www.waseemziyai.com

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

# تفسیر الحسنات

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

پارہ

۲۱-۲۵

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور ـ کراچی
پاکستان

www.waseemziyai.com

August-2018

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ۔

# مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

## مختصر تعارف

### طلباء

| | |
|---|---|
| شعبہ حفظ: 145 | شعبہ ناظرہ: 200 |
| درسِ نظامی: 105 | شعبہ تجوید: 11 |

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

### مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ و ناظرہ: 14 اساتذہ — شعبہ درسِ نظامی و تجوید: 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ

باورچی: 2 — خادم: 4 — چوکیدار: 2

کل طلباء کم و بیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

## مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

**DONATION**

**HABIB BANK LTD.BARNESS STREET BRANCH**
**ACC TITLE:MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA(TRUST)**
**ACC NO:00500025657003 - branchcode:0050**

f @markazuloloom — waseem ziyai

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ

# تفسیر الحسنات

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی - پاکستان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ

# تفسیر الحسنات

جلد پنجم

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

پارہ

۲۱ ـــــ ۲۵

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی - پاکستان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تفسیر الحسنات کے جملہ حقوقِ اشاعت بحق جامعہ حسنات العلوم محفوظ ہیں


| | |
|---|---|
| نام کتاب | تفسیر الحسنات (جلد پنجم) |
| مفسر | علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ |
| ناشر | محمد حفیظ البرکات شاہ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور |
| ایڈیشن | بار ہشتم |
| تاریخ اشاعت | جون 2018ء |
| تعداد | ایک ہزار |
| کمپیوٹر کوڈ | QT25 |

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37225085-37247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-32212011-32630411۔ فیکس:۔ 021-32210212

e-mail: info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com



جامعہ حسنات العلوم کے تمام اراکین تہہ دل سے محترم سلیم شاہد صاحب، والدین وعزیز واقارب (مبشر الیکٹرک سٹور نشتر روڈ لاہور) کے مشکور ہیں کہ انہوں نے تفسیر الحسنات کے سلسلہ میں جامعہ حسنات العلوم کے ساتھ تعاون کیا اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقہ میں ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین۔ دعا گو

ناظم اعلیٰ جامع حسنات العلوم

الحاج عبدالقیوم قادری اشرفی


MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

# فہرست مضامین


سورۂ عنکبوت بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع 63
تلاوت کر۔ نماز بے حیائی کو روکتی ہے 63
اللہ کا ذکر غالب ہے 63
قرآن کریم آسمانی کتاب ہے 63
لفظی ترجمہ 64
خلاصہ تفسیر پانچواں رکوع 65
نماز قائم کرو بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بری بات سے 65
حضرت انس کی روایت۔ 65
انصاری نوجوان کا واقعہ 65
مت جھگڑا کرو 66
شیرینی بیانی 66
قرآن کریم آسمانی کتاب ہے اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں 66
نبی آخرالزمان کتاب لائے 66
یہ قرآن کھلی اور روشن آیتیں ہیں 67
کافروں کا اعتراض اس کا جواب 67
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات 67
مختصر تفسیر پانچواں رکوع 67
ذکر اللہ جو دن میں پانچ بار بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر خشوع وخضوع سے تسبیح وتہلیل کرتا رہے بیشک نماز روکتی ہے فواحش سے جب تک نمازی نماز میں مشغول رہے 68
اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے 68
علامہ آلوسی کے بارہ قول 68
نہ جھگڑا کرو یہود ونصاریٰ سے مگر ایسے طریقہ سے جو احسن ہو 70
عملوں میں بہترین عمل کون سا ہے 70
ذکر اللہ سے مراد نماز ہے 70
ظالموں کا بیان 70
اہل کتاب توریت کی تلاوت عبرانی میں کرتے تھے اور اس کی تفسیر عربی میں سناتے تھے 71
کتابی منکرین کی دشمنی کا اظہار 70
نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کا انکار 72
حضور علیہ السلام کی تعلیمات پر کسی دوسرے کی تعلیم کو ترجیح دینا بے دینی ہے ہلاکت میں پڑنا ہے 73
بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع سورۂ عنکبوت 73
لفظی ترجمہ 74
خلاصہ تفسیر چھٹا رکوع سورۂ عنکبوت 76
جو باطل پرست ہیں اور اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں تو نرے نقصان حاصل کریں گے عذاب یقینی ہے 76
بے شک مری زمین فراخ ہے مری ہی پوجا کرو 77
ملک خدا تنگ نیست پائے گدا ہا تنگ نیست 77
ہر جان جو ذائقہ موت چکھنا ہے 77
کیا اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا 78
اللہ رازق ہے۔ 78
اللہ ہی فراخ فرماتا ہے رزق جسے چاہے 78


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| اسی کے یدِ قدرت میں فراخی وتنگی رزق ہے | 78 |
| مختصر تفسیر چھٹا رکوع سورۂ عنکبوت | 79 |
| اللہ کافی ہے وہ جو ایمان لائے اور باطل پر اور اللہ کے منکر ہوئے وہ نقصان میں ہیں | 79 |
| وہ جلدی چاہتے ہیں عذاب اجل سے مراد قیامت ہے | 79 |
| بعض عذاب امم ماضیہ پر رات میں نازل ہوئے | 80 |
| جس دن چھا جائے گا ان پر عذاب | 80 |
| علامہ آلوسی کی بحث | 80 |
| مفسرین کے اقوال | 80 |
| کل نفس ذائقة الموت شان نزول | 81 |
| اللہ ہی انہیں رزق دیتا ہے | 82 |
| مردہ زمین میں زندہ فرما کر سرسبز کرتا ہے | 82 |
| بامحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع | 83 |
| لفظی ترجمہ | 83 |
| خلاصہ تفسیر ساتواں رکوع | 84 |
| دنیا کھیل کود ہے دنیا فانی ہے | 84 |
| اللہ کی ناشکری صریح ناشکری کا ذکر | 85 |
| جو اللہ پر جھوٹ باندھے | 85 |
| جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی | 85 |
| مختصر تفسیر ساتواں رکوع سورۂ عنکبوت | 85 |
| دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کی حیثیت نہیں رکھتی | 86 |
| جب سوار ہوتے ہی کشتی میں اللہ کی نعمتوں سے کفر کرتے ہیں | 86 |
| شان نزول | 87 |
| بے شک ضرور نیکوں کے ساتھ ہے | 87 |
| سورۂ روم | 88 |
| بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع سورۂ روم | 88 |
| لفظی ترجمہ | 89 |
| خلاصہ تفسیر پہلا رکوع سورۂ روم | 90 |
| علامہ آلوسی کی روم کے بارے بحث | 90 |
| پختہ پیشینگوئی | 91 |
| شان نزول | 91 |
| حضرت صدیق اکبر کا کفار مکہ میں اعلان | 91 |
| سواونٹ کی شرط | 91 |
| امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا اس شرط کے بارے میں موقف | 91 |
| حضرت صدیق اکبر نے سواونٹ وصول کر لئے اور حضور کے حکم کے مطابق صدقہ کر دیئے | 91 |
| ساتویں برس میں رومی غالب آئے اور فارس مغلوب ہوا | 92 |
| حضور علیہ السلام کی تصدیق نبوت پر بین دلیل | 92 |
| اللہ کی مدد اللہ کا وعدہ ہے | 92 |
| دنیا میں ان کا انجام | 92 |
| آسمان اور زمین جو کچھ ان میں ہے متعین وقت تک کیلئے بنایا | 92 |
| کیا انہوں نے زمین پر سیر نہ کی کہ دیکھتے ان کا انجام؟ | 93 |
| اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ظلم ہو سکتا ہے نہ اس نے ظلم کیا | 93 |
| مختصر تفسیر پہلا رکوع سورۂ روم | 93 |
| روم مغلوب کئے جائیں گے اس مغلوبیت کے بعد فارس پر عنقریب غالب ہوں گے | 93 |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

علامہ آلوسی کی بحث 93
عہد رسالت مآب میں فارس سے ان کا مقابلہ ہوا تو ان پر فارس غالب ہوا 94
متعدد روایات اقوال 94
بضع کے متعلق علامہ آلوسی کا قول 94
واقعہ کا شان نزول روایت 94
روایت ہے 94
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشینگوئی بشارت دینا 95
رومیوں کا فارس پر فتحیاب ہونے کی بشارت 95
ابی بن خلف کا انکار کرنا 95
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جواب دینا اور شرط لگانا 95
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانا کہ بضع کا اطلاق تین سونو سال تک ہوتا ہے 95
حضرت صدیق کا دوبارہ ابی بن خلف کی طرف تشریف لانا شرط کی دوبارہ تجدید کرنا 95
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ہجرت کے وقت ابی نے ضمانتی طلب کیا 95
ابی سے احد میں حضرت عبدالرحمٰن نے ضمانت طلب کی 96
ابی کا احد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک سے زخمی ہونا 96
ترمذی شریف کی روایت 96
یوم بدر پر روم کا فارس پر فتحیاب ہونا 96
حضرت صدیق اکبر نے شرط کے سو اونٹ حاصل کئے اور بارگاہ رسالت پناہ میں حاضر ہوئے 96
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ یہ اونٹ صدقہ کردو 96
عقود فاسدہ 96
امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک حربی سے ہے 96
علامہ آلوسی فرماتے ہیں 96
مسلک امام ابوحنیفہ امام محمد کے مطابق 96
دارالحرب میں مسلمین وکفار کے مابین جائز ہیں 96
ناطوس کا قتل 96
خواب میں خسرو پانجبوں لایا گیا 96
ہرقل نے نو ہزار لشکری قتل کر دیئے 97
رومیوں نے اپنے گھوڑے مدائن میں باندھ دیئے 97
علامہ آلوسی کی بحث 97
رومی اکثر مسلمان ہوئے 97
اللہ کا ہی حکم ہے اول آخر اللہ کا وعدہ 97
حق کی تعریف میں صاحب روح المعانی فرماتے ہیں 98
مرنے کے بعد اٹھنے کو غلط سمجھتے تھے 98
کیا سیر نہ کی زمین میں دیکھنے والوں کا کیا انجام ہوا 99
عاد وثمود کے کھنڈروں کا مشاہدہ 99
تعمیرات میں ماہر تھے 99
معجزات کا انکار 99
ہلاکت موجب ہوا 99
ظلم کی بحث 99
بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع سورۂ روم 100
لفظی ترجمہ 100
خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع سورۂ روم 101
رکوع کے مشکل لغات 101
خلاصہ تفسیر 101
مرنے کے بعد وہی دوبارہ پیدا کرے گا 101


MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

معادحشر کا بیان 102
اعتقاد باطلہ 102
انبیاء اولیاء شفاعت سفارش کریں گے 103
فرمانبردار گنہگار علیحدہ علیحدہ ہوجائیں گے 103
اللہ کی تسبیح کرو صبح شام ان اوقات میں تسبیح وتحمید کرو 103
حدیث پاک 104
سیدالمفسرین ابن عباس کے نزدیک 104
نزول آیات کے وقت مکہ معظمہ میں ہر نماز میں دو رکعت تھیں 104
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث 104
ان اسرار کی تصریح 104
تعریف موت 105
ازمفردات راغب اصفہانی بیان اللسان 105
حیات سے موت کی تشریح 105
صاحب البیان موت کے معانی لکھتے ہیں 106
صاحب منجد معانی لکھتے ہیں 106
مختصر تفسیر دوسرا رکوع سورۂ روم 106
تم جزاسزا کیلئے اللہ کے حضور حاضر کئے جاؤ گے 106
جن و شیاطین روز قیامت سفارش کے قابل نہ ہوسکیں گے 107
قیامت کے دن مومن کافر علیحدہ علیحدہ ہوں گے 107
بیان اللسان میں حبر کی تعریف 107
علامہ آلوسی کہتے ہیں روضہ وہ زمین ہے جس پر سبزہ پانی ہو 107
تسبیح وتنزیہ بیان کرو 108
علامہ آلوسی لکھتے ہیں تسبیح سے مراد نماز ہے 108
پنجگانہ نماز کا حکم 108
نافع بن ارزق کا سید المفسرین ابن عباس سے دریافت کرنا 108
اس آیت میں نمازوں کے اوقات جمع ہیں 109
حضرت حسن فرماتے ہیں صلوٰۃ خمس کی فرضیت مدینہ میں ہوئی 109
امام رازی فرماتے ہیں تسبیح کا حل تنزیہہ ہے 109
زبان سے ذکر 109
ارکان و اعضا سے عمل صالح کرنا ایمان دل کو منزہ کرتا ہے 109
مجاہد موت اور زندگی سے مراد کفرواسلام لیتے ہیں 110
قبروں سے نکلنے پر بحث 110
بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع سورۂ روم 110
لفظی ترجمہ 111
خلاصہ تفسیر رکوع سورۂ روم 113
تخلیق انسانی کی ابتداء 113
ابوالبشر آدم کو اول مٹی سے بنایا پھر اس سے اس کی 113
تمام نسل پیدا کی 113
عورت مرد کا جوڑا ایک جنس سے پیدا ہوا 113
ہر ملک کے لوگوں کے رنگ مختلف بنائے 113
قدرت کے نشان واضح ہیں 113
سوتے وقت کی دعا 114
اس کی نشانیاں آسمان زمین اس کے حکم سے قائم ہیں 114
مختصر تفسیر تیسرا رکوع سورۂ روم 115
تمہارے لئے تمہیں میں سے جوڑا پیدا کیا 115
علامہ آلوسی فرماتے ہیں انسان کے جنس سے ہی نسوانی طبقہ کی پیدائش ہے 115
مختلف اقوال 115


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

علامات قدرت سے تیسری شان 116
زبانیں بہتر ہیں تمہارا سونا 116
رات کا اور دن میں طلب معاشی ہے 116
آسمان زمین بغیر کسی سہارے کے قائم ہیں 117
نشانیوں کا بیان 117
بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع سورۂ روم 117
لفظی ترجمہ 119
خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع سورۂ روم 121
ایک مثال 121
اللہ کا شریک کیسے ہوسکتا ہے 121
فطرت سے مراد دین اسلام ہے 122
انسان کی فطرت جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کرایا 122
پرویزی فرقہ 122
جب انسان پر کوئی مصیبت آتی ہے 123
اللہ ہی کشادہ فرماتا ہے رزق کو 123
تو دے رشتہ داروں کو ان کا حق 123
مسکین اور مسافر کی ضرورت پوری کرنا 123
جو چیز زیادہ لینے کو دو 124
خیرات دو اللہ کی رضاجوئی میں سو ان کا اجر دوچند ہے 124
اللہ ہی وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا 124
مختصر تفسیر چوتھا رکوع سورۂ روم 124
اے مشرکو اپنے حال پر غور کرو 124
اخروی عذاب سے بے خبر ہیں 124
جسے خالق کل نے گمراہ کیا ہے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا 125
فطرت سے مراد دین اسلام ہے 125
صحابہ کرام کے اقوال 125
کسی کو یہ قدرت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور فطرت کو بدل سکے 125
ہر فرقہ جس جماعت میں ہے خوش ہے 126
ضر سے مراد شدت وکرب ہے 126
جب تکلیف پہنچتی ہے تو پکارتے ہیں اپنے رب کو 126
پھر ایک گروہ اللہ تعالیٰ کا شریک بنالیتا ہے 126
انتباہ بعض بے دین اولیاء کرام اور انبیاء کرام پر ان آیتوں کو منطبق کر لیتے ہیں 126
توسل کی بحث 126
جب تنگی سختی کربت آتی ہو تو 127
بے شک اللہ ہی فراخی رزق کرتا ہے 127
جو اللہ کی رضاجوئی کرتے ہیں وہی کامیاب ہیں 127
دستور رواج ایک کی اصلاح کے لئے ارشاد ہے 127
جو چیز تم زیادہ لینے کے لئے دو لوگوں میں یہ رواج تھا کہ شادی بیاہ موت غمی اس نیت سے دیتے تھے کہ جس قدر دیا ہے اس سے دوگنا لیں گے 127
روزی دینا مارنا جلانا سب اللہ کے ہی قبضہ میں ہے 128
بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع 128
لفظی ترجمہ 129
مختصر تفسیر پانچواں رکوع سورۂ روم 131
ظاہر ہوگیا خسار خشکی وتری میں 131
اپنا رخ سیدھا اللہ کی عبادت کے لئے رکھو 132
شیون قدرت سے تین شانیں بیان فرماتا ہے 132
سرد ہواؤں سے بارش اور کثرت پیداوار دریا میں کشتیاں چلیں تاکہ تجارت و معاشی حاصل ہو حج میں تجارت کی اجازت ہے 132

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| ترمذی شریف میں ہے جو بھائی اپنے مسلمان بھائی کی آبرو بچائے گا اللہ تعالیٰ جہنم سے نجات دے گا | 133 |
| کیسے زندہ کیا زمین کو اس کے مرنے کے بعد | 133 |
| زمین کا مرنا بنجر ہو جانا ہے زندہ ہونا سرسبز ہونا | 133 |
| مومن پر جب سختی آتی ہے شکر کرتا ہے بلا آتی ہے صبر کرتا ہے | 134 |
| زندہ دل اور مردہ دل کبھی ہدایت قبول نہ کریں گے | 134 |
| انتباہ | 134 |
| مفردات راغب سے موتی کی تعریف | 134 |
| اندھوں سے دل کے اندھے مراد ہیں | 134 |
| مختصر تفسیر اور پانچواں رکوع | 135 |
| فساد ظاہر ہو گیا | 135 |
| ظہور فساد سے بر و بحر میں قحط میں غرق ہونا برکتیں کم ہونا | 135 |
| سید المفسرین ابن عباس فرماتے ہیں زمین کا خشک ہونا اور دریاؤں کا انقطاع فساد و بر و بحر ہے | 135 |
| مختلف اقوال | 135 |
| بندوں کی بداعمالیوں سے فساد ظاہر ہوتا ہے | 135 |
| ایک قول یہ ہے | 136 |
| علامہ آلوسی فرماتے ہیں | 136 |
| سیر کرو تو دیکھو انجام | 136 |
| شرک کی وجہ سے عذاب آتا ہے | 136 |
| وہ دن جب آئے گا تو علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے سب | 136 |
| اپنا منہ سیدھا کرو سیدھے دین کی طرف | 136 |
| مہد کی تعریف پر بحث | 137 |
| اللہ مشرک کافر کو پسند نہیں فرماتا | 137 |
| عربی محاورہ میں ریاح اور ریح کے خواص | 137 |
| ہواؤں کے نام آٹھ ہیں مفصل بحث | 137 |
| حضرت ابن عباس سے طبرانی بیہقی میں روایت | 138 |
| محقق قول | 138 |
| ریاح کا اطلاق رحمت پر آتا ہے | 138 |
| جب نماز جمعہ ہو جائے زمین پر پھیل جاؤ | 138 |
| یہ امر تشفیقی ہے | 138 |
| حج میں تم پر کوئی گناہ نہیں اگر معاش حاصل کرو | 138 |
| بے شک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے | 139 |
| علامہ آلوسی فرماتے ہیں اللہ وہ ہے جو بھیجتا ہے ہوائیں | 139 |
| ابلاس کے معانی | 139 |
| اللہ تعالیٰ زندہ فرماتا ہے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد | 139 |
| کھیتوں کا زرد پڑنا واہایا گیا | 140 |
| مومن اللہ پر ہر حال میں بھروسہ کرتا ہے | 140 |
| مشرکین کا معاملہ برعکس ہے | 140 |
| سماع موتی پر تفصیل سے بحث | 141 |
| اول مخالف کے دلائل | 141 |
| پھر سماع موتی پر دلائل | 141 |
| پھر علامہ آلوسی پر سورۂ نمل میں ارشاد | 141 |
| ترجمہ آیت کریمہ | 141 |
| تیسری آیت کا ترجمہ | 141 |
| سماع موتی پر اجلہ علماء نے فرمایا | 141 |
| علامہ سفارینی بحور زاخرہ میں روایت کرتے ہیں | 142 |
| ان اکابر علماء محققین کے دلائل جو سماع موتی کے حامی ہیں | 142 |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| ابن عبدابر فرماتے ہیں اکثر میں محققین سماع موتی کے قائل ہیں | 142 |
| حضرت انس اور حضرت ابوطلحہ سے روایت | 142 |
| ام مجن کے بعد انتقال کا حال | 143 |
| حضور علیہ السلام نے دریافت فرمایا | 143 |
| حضرت مصعب بن عمیر اور ان کے رفقاء کی لاشوں پر تشریف لائے اور زندہ ہونے کی شہادت دی فرمایا کوئی انہیں سلام نہیں کرتا مگر وہ اس کو قیامت تک جواب دیتے ہیں | 143 |
| حضور علیہ السلام نے فرمایا | 143 |
| ابن ابی الدنیا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت بخاری مسلم میں ہے | 143 |
| جب بندہ کو قبر میں دفنا کر واپس ہوتے ہیں تو میت قدموں کی آواز سنتی ہے | 143 |
| علامہ سہیلی نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ قدرت رکھتا ہے وہ سنا سکتا اور راہ بھی دکھا سکتا ہے | 143 |
| علامہ آلوسی نے منکرین کے اقوال لکھے ہیں | 144 |
| بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع سورۂ روم | 144 |
| لفظی ترجمہ | 145 |
| خلاصہ تفسیر چھٹا رکوع سورۂ روم | 146 |
| جنین کی صورت میں بنایا کیڑے کی طرح کملاتا | 146 |
| پھر قوت کے بعد بڑھاپا دیا | 146 |
| تین کیفیتیں | 146 |
| رحم مادر سے بڑھاپے تک کی مدت اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھ دی | 146 |
| مختصر تفسیر اور چھٹا رکوع سورۂ روم | 147 |
| وہ نطفہ جسے قرآن کریم نے ماء مھین فرمایا | 147 |
| حدیث صحیحہ | 148 |
| نفخہ اولیٰ اور ثانیہ کے مابین چالیس کی مدت ہے چالیس سال یا چالیس ہزار سال کی | 148 |
| علامہ آلوسی فرماتے ہیں | 149 |
| سورۂ لقمان | 150 |
| بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع سورۂ لقمان | 150 |
| پہلا رکوع سورۂ لقمان لفظی ترجمہ | 151 |
| خلاصہ تفسیر پہلا رکوع سورۂ لقمان | 152 |
| مشرکین کی لغویت کا تذکرہ شان نزول | 152 |
| یہ تمام توبیخی آیتیں نضر بن حارث اور اس کے متبعین کے حق میں ہیں | 153 |
| وقر عربی میں بہرے پن کو کہتے ہیں | 153 |
| دنیا کی ہر نعمت میں زوال ہے | 153 |
| مختصر تفسیر پہلا رکوع سورۂ لقمان | 154 |
| ربط سورۂ روم، لقمان | 154 |
| الف لام میم کی تصریح | 154 |
| مومن وہ ہے جو حکمت عملی کے تحت عبادت بدنی اور مالی نماز زکوٰۃ سے کرے | 155 |
| نماز بغیر اتباع رسول صحیح نہیں | 155 |
| حدیث جرائیل | 155 |
| ان لوگوں کا ذکر جو عناد اصرار علی اشرک سورۂ روم میں | 155 |
| لہوالحدیث کی تعریف و بحث | 156 |
| عوارف المعارف | 156 |
| احیاء العلوم میں تصریح | 156 |
| شان نزول | 156 |
| عجمیوں کے قصوں کی کتابیں نظر ابن حارث لایا | 157 |


MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

علامہ آلوسی کی لہوالحدیث پر ایک مبسوط تقریر 157
مفسرین کی رائے جریر ابن عباس سے روایت 157
شان نزول 158
نظر بن حارث نے ایک لونڈی خریدی کا واقعہ 158
قریش نے قرآن کریم سننا ترک کر دیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی 158
علامہ خفاجی فرماتے ہیں 159
شعبی فرماتے ہیں آیہ کریمہ میں اشتراء 159
مفسرین کے نزدیک غنائی کی برائی کا بیان ہے 159
فحاشی بے حیائی اور جملہ امور خلاف شرع ہیں 159
چنانچہ حدیث میں ہے اللہ لعنت فرماتا ہے گانے والے پر اور جس کیلئے گایا جائے 159
غنا دل میں نفاق اس طرح پیدا کرتا ہے جیسے پانی چنا اگاتا ہے 159
گانے کے نقصانات 159
اقوال احادیث کی روشنی میں 160
آیات علماء کے اقوال کی روشنی میں 160
خلاصہ مفہوم عبارات منقولہ 161
تحقیقی اباحت بالشرط 161
روایت مسلم شریف 161
علامہ قرطبی فرماتے ہیں 162
امام حجۃ الاسلام غزالی کا فیصلہ 163
حضرت سعدی شیرازی کا فیصلہ 163
ترجمہ تشریح 163
وہ سماع جس میں امور آخرت کا ذکر ہو اس میں حرج نہیں 164
حجۃ الاسلام فرماتے ہیں 164
عارف کامل کے لئے سماع کے ہر پہلو میں رجوع الی اللہ حاصل ہوتا ہے 164
قاضی حسین حضرت جنید بغدادی سے نقل فرماتے ہیں 164
عارف لوگ شرکت کرتے ہیں ان کیلئے مستحب ہے 165
علامہ قشیری فرماتے ہیں 165
سماع کے لئے شرائط ہیں ان سے معرفت اسماء صفات کا علم ضروری ہے 165
حضرت عطیہ کے نام سے روایت میں سماع تو ابد کی نسبت پر تعجب اس کا رد 165
حضرت عبدالرحمن جامی سے رباعی کی نسبت پر تعجب 166
علامہ آلوسی اس روایت کی تردید فرماتے ہیں 166
محدثین اہل سنت بالاجماع اس روایت کو بے اصل کہتے ہیں 166
تالیاں بجانا عورتوں کا فعل ہے 166
بال نوچنا سینہ کوبی کرنا کپڑے پھاڑنا حرام ہے 166
مزامیر سے متعلق آخر میں یہ فیصلہ ہے 166
حرمت آلات ملاہی پر سید المفسرین ابن عباس اور حسن رضی اللہ عنہما نے لہوالحدیث کی تفسیر میں فرمایا 167
حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا میری امت میں ایسی قوم بھی ہوگی جو ریشم اور شراب اور مزامیر کو جائز کرے گی 167
وہ کتابیں جو نضر بن حارث نے فارس سے خریدی 167
ان کے مطالعہ کی حرمت 167
علامہ آلوسی فرماتے ہیں 167
جب پڑھی جاتی ہیں اس پر ہماری آیتیں تو تکبر سے


MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

پھر جاتا ہے 167
مومنوں کا حال 168
جنات نعیم جنات فردوس عدن میں کون رہے گا 168
عزیز کی تعریف حکیم 168
حکیم کی تعریف 168
عمد کی جمع 168
با محاورہ ترجمہ دوسرا رکوع سورۂ لقمان 169
لفظی ترجمہ 170
خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع سورۂ لقمان 171
حضرت لقمان کا نسب 172
مختلف اقوال 172
حضرت لقمان نے اپنے صاحبزادہ کو تیرہ نصیحتیں 172
مختصر تفسیر دوسرا رکوع سورۂ لقمان 175
لقمان عجمی نام نہ عربی اس کے متعلق 21 قول 175
منقولہ بالا روایات نقل کر کے آلوسی فرماتے ہیں 176
حکمت کی عطا جو فرمائی گئی اس کے سات معنی ہیں 176
آپ کے وعظ و پند ارباب سیر نے انہیں نصائح
سے اخذ کر کے لکھے ہیں۔ پچیس ہیں۔ 176
حمید کی تشریح 179
حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحتوں کا تذکرہ 179
حضرت لقمان اپنے بیٹے کو ہدایت کرتے رہے حتیٰ
کہ انتقال فرمایا 179
حاملہ پر تین ضعف طاری ہوتے ہیں 180
رضاعت کی مدت امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے
نزدیک 180
والدین کے حقوق میں وصیت 180
جو شخص پنج وقتہ نماز ادا کرے وہ اللہ کا شکر گزار ہے 181
حضرت سعد بن وقاص فرماتے ہیں 181
میں مسلمان ہو گیا 181
مری ماں نے کھانا پینا ترک کر دیا 181
شان نزول 182
نصائح لقمان علیہ السلام 182
سوم نہی عن المنکر 183
چہارم حق گوئی پر جو اذیت پہنچے صبر کرے 183
آلوسی فرماتے ہیں 184
علامہ راغب کہتے ہیں 184
با محاورہ ترجمہ تیسرا رکوع سورۂ لقمان 184
لفظی ترجمہ 185
خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع سورۂ لقمان 187
آسمانوں میں چاند سورج ستارے ہمارے لئے
پیدا کئے 187
زمین میں دریا، نہریں سمندر، کانیں 187
آیہ کریمہ کا شان نزول 188
اپنے حبیب پاک کو تسلی فرمائی جاتی ہے 189
آیہ کریمہ کا شان نزول 189
مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع سورۂ لقمان 191
نعمت باطنہ 191
نور النور کا ظہور ہونا 192
اقوال مذکورہ کی وضاحت 192
بعض احادیث سے جس نے اپنے تمام امور اللہ
تعالیٰ کے سپرد کر دیئے وہ محسن مخلص ہے 193
حدیث میں اضطرار کا مفہوم واضح ہوتا ہے 194
آلوسی فرماتے ہیں اضطرار کی تعریف 194
حمید کی تفسیر روح المعانی میں یہ ہے 194


MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

شان نزول 195

کلمات اللہ سے مراد علم سبحانہ وتعالیٰ ہے اور حکمت الٰہی ہے 195

یہود کا اعتراض 196

حضور علیہ السلام کا جواب 196

علم دو قسم کے ہیں 196

آیہ کریمہ کا شان نزول 196

ایلاج عربی میں داخل کرنے کو کہتے ہیں 197

رات کو دن، پر مقدم فرمانے کی حکمت علامہ آلوسی فرماتے ہیں 197

سورج چاند میں شان ابدیت ہے 197

آیہ کریمہ میں تین باتیں الوہیت شان پر واضح فرمائیں 197

یعنی وہی حق اور واجب الوجود ہے 198

با محاورہ ترجمہ چوتھا رکوع سورۂ لقمان 198

لفظی ترجمہ 199

خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع سورۂ لقمان 200

صبارہ سے مراد جو بلاؤں پر صبر کرے 200

آیہ کریمہ کا شان نزول 200

علم خمس والی آیت کا شان نزول 201

حارث بن عمرو کے پانچوں سوالات کا ایک ہی جواب 201

ذاتی علم سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں 201

بارش کا وقت، حمل میں کیا ہے، کہاں مرنا ہے ان امور کی خبریں بکثرت انبیاء، اولیاء نے دی ہیں اور قرآن حدیث میں مذکور ہیں۔ 202

بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے کسی کو علم غیب نہیں ہو سکتا جب مطلع فرمادے تو نبی، ولی کو علم ہوتا ہے 202

مختصر تفسیر چوتھا رکوع سورۂ لقمان 203

علامہ آلوسی فرماتے ہیں موجوں میں پھنسنے والے دو قسم پر منقسم فرماتے 203

جب فتح مکہ ہوا تو حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ اب اپنے ہاتھ اہل مکہ کے قتل سے روک لئے جائیں مگر چار آدمی ان کو ضرور قتل کیا جائے 204

عکرمہ دریائی سفر میں چل دیئے راستہ میں ریح عاصف نے گھیر لیا تو انہوں نے اسلام لانے کا عہد کیا بقایا اپنی کفر پر جمے رہے 204

حکم تقویٰ خوف قیامت کا ذکر 204

علم قیامت اللہ کے پاس ہے 204

شان نزول علامہ آلوسی 204

حارث بن عمرو یا وارث بن عمرو نے حضور علیہ السلام سے قیامت 204

خشک زمینوں کے تروتازہ ہونے، لڑکی یا لڑکا ہونے کل کے بارے میں مرنے کے بارے میں سوالات اور شان نزول آیت کی تفصیل 205

آیت کریمہ سے علم خمس کا استنباط 205

احادیث سے علم خمس کی کنجیاں حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیں 205

علم خمس پر بحث 205

اللہ تعالیٰ نے ان پانچ باتوں کو خصوصیت سے کیوں بیان فرمایا 206

علامہ آلوسی کی بحث 206

ان علوم میں سے علی وجہ الاتم اللہ تعالیٰ جسے محیط فرمادے 207


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

شفا شریف مواہب لدنیہ مغیبات عطا فرمانے پر بحث 207
امام اہل سنت اعلیٰ حضرت نے تحریر فرمایا 208
الدولۃ المکیہ 208
مشرکین کے نظریات کی قیامت کے بارے میں
بیخ کنی حسابات سے ثابت ہے کہ اگر دنیا باقی رہی تو علو مین قرآن ۵۸۴ھ کے بعد زبور واقع ہوگا۔ 208
امام مہدی کاظہور واقع ہوگا۔ 209
شیخ محی الدین اکبر فرماتے ہیں دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے علم خمس پر بحث العلوم میں لا الٰہ الا اللہ کے معنی عوام کے مسلم ہے۔ 209
ہر شی اللہ تعالیٰ کے سوائے بے حقیقت ہے۔ 210
مفصل بحث 210
رباعی امام مسند امام احمد میں ہے۔ 211
مفصل بحث 211
خلاصہ بحث جو کچھ جیسے جتنا علم عطا ہوا وہ سب بعطاء الٰہی ہوا 211
علم قیامت حضور علیہ السلام کو حاصل تھا۔ 212
حضور علیہ السلام اور غلامان حضور علیہ السلام کو بعطائے الٰہی علوم خمسہ حاصل تھے 212
تفسیر روح البیان 212
مشکوٰۃ ترمذی میں مفصل حدیث 212
حضور علیہ السلام نے امام مہدی کے پیدا ہونے کی خبر دی۔ جو صحیح حدیثوں میں موجود ہے 214
جوام فضل کا خواب حضور علیہ السلام نے تعبیر دی۔ 214
شیخ ابن حجر عسقلانی کے والد کے یہاں اولاد زندہ نہ رہتی تھی 214
عمرو بن اخطب انصاری سے روایت 214
عدم احادیث مشکوٰۃ میں ہے۔ 215
غزوۂ خیبر پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی مفصل بحث 215
حضور علیہ السلام نے حضرت معاذ کو وصیت فرمائی اور فرمایا اے معاذ قریب ہے کہ اس سال کے بعد ہماری تمہاری ملاقات نہ ہو 215
شیخ ولی الدین ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی کی عیادت کے لئے گیا انہوں نے اپنے انتقال کی خبر دی 216
سورۂ سجدہ با محاورہ ترجمہ پہلا رکوع 217
لفظی ترجمہ 218
خلاصہ تفسیر پہلا رکوع سورۂ سجدہ 219
ربط آیات 219
مشرکین کے خیالات باطلہ کا رد 220
حضور علیہ السلام تمام عالم کے لئے مبعوث ہوئے 220
وہ احکام جن کا پہنچانا رسول معظم پر فرض ہے 220
حدیث سے ثابت ہے کہ قیامت کا دن کافر پر ہزار برس پچاس ہزار برس کا معلوم ہوگا 220
یوم قیامت کی ہولناک کیفیت 221
انسان کی پیدائش گارے سے شروع کی 221
مِنْ زَوْجِهٖ کے معنی پر مفصل بحث 222
مشرکین مکہ توہمات باطلہ کے شکار تھے 222
مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع سورۂ سجدہ 223
الم کی تفسیر پر علامہ آلوسی نے مزید کہا 223
زمانہ فترت پر علامہ آلوسی نے مزید کہا 223
زمانہ فترت تک کسی نبی کی بعثت نہیں ہوتی 223
بت پرستی کا رواج دینے والا عمرو الخزاعی پیدا ہوا 224


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عمرو بن نفیل عدوی عبادت کی طرف مائل کرنے والے تھے بعثت نبوت سے پانچ سال قبل کا زمانہ پایا پہلے ہی وصال پایا 224
حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کہ کعبہ کو پشت لگائے فرماتے تھے کہ قسم اس ذات کی جس کے قدرت میں میری جان ہے 224
حضرت موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں ذکر کیا کہ ذبح لغیر اللہ سے روکتے تھے اہلال لغیر اللہ کا مفہوم زید بن عمرو بن نفیل کی طرح قس بن ساعدۃ الایادی بھی مومن تھے اور دعوت توحید دیتے تھے 224
علامہ سجستانی فرماتے ہیں کہ ان کی عمر تین سو اسی سال کی ہوئی 224
زمانہ فترت میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد سے عہد سرور دو عالم تک عرب میں کوئی نبی نہیں آیا 224
سِتَّةِ اَیَّامٍ اور استوی علی العرش کی بحث 225
اس خیال فاسدہ کا جواب جو مشرکین ظاہر کرتے تھے 225
سماء الی الارض سے مراد ابتداء اور انتہا ہے 225
الف سنہ کی تشریح 226
عربی میں ذریت کو ہی نسل کہتے ہیں 226
سُلَالَةٍ عربی میں خلاصہ کو کہتے ہیں 226
ذات واجب الوجود تعالیٰ زمان و مکان سے منزہ ہے 226
روح کے بارے میں ارباب کلام نے تصریح کی 226
علامہ ابن قیم نے تقریباً 100 دلائل بیان کئے 227
وفات عربی میں پورا پورا لینے کے معنی دیتا ہے 227
مشرکین کے بعد وفات کے بارے میں سوالات 227
ایک انصاری کی عیادت کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تشریف لانا بعد ملک الموت سے گفتگو 227
بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع سورۂ سجدہ 228
لفظی ترجمہ 230
خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع سورۂ سجدہ 231
نکس کے معنی علامہ آلوسی لکھتے ہیں اپنے افعال و کردار سے شرمندہ و نادم ہو کر عرض کریں گے 231
کفار عرض کریں گے کہ تو دنیا میں دوبارہ بھیج تاکہ تیرے رسولوں کی تعلیم پر عمل کریں 231
سجدہ میں گر جاتے ہیں خشوع خضوع سے 232
شان نزول بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ 232
ایک روایت میں ہے کہ تہجد گزاروں کی فضیلت بیان ہوئی 232
افشو السلام اطعموا الطعام صلو باللیل والناس نیام 232
عبادت کے صلے میں جو راحتیں نعمتیں مومنوں پر ہوں گی 232
شان نزول یہ ہے 233
مومنین صالحین کی جنت الماویٰ میں مہمانداری ہوگی 233
کافر و فاسق کا ٹھکانہ جہنم ہوگا 233
مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع سورۂ سجدہ 234
مجرمین منکرین اپنے رب کے حضور گردن جھکائے ہوئے ہوں گے 234
شرم خجالت سے ان کی گردنیں جھکی ہوں گی 234
ہماری طرف سے فیصلہ حتمی ہو چکا ہے کہ ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سے پر کریں گے 234

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اب چکھو اس کا بدلہ جو تم نے بھلایا تھا 234
ہماری آیتوں پر تو وہی ایمان لاتے ہیں جب انہیں نصیحت کی جائے تو وہ سجدہ میں گر جاتے ہیں 235
ابوحیان کہتے ہیں یہ سجدہ کی آیت قرآن کریم کی تمام آیات سے زیادہ اہم ہے 235
ابن جریج اور مجاہد کہتے ہیں یہ آیت کریمہ منافق کے متعلق نازل ہوئی 235
ان کے پہلو خواب گاہوں سے الگ رہتے ہیں وہ پکارتے ہیں اپنے رب کو خوف امید سے 235
جنوب جنب کی جمع ہے 235
تتجافی عربی میں بعد کے معنی میں مستعمل ہے 235
مضاجع جمع ہے مضجع کی 236
عبداللہ بن رواحہ نے بارگاہ رسالت پناہ میں نعت پیش کی 236
مجاہد، مالک اور اوزاعی کہتے ہیں تتجافی سے مراد نوافل یا بالیل کے لئے قیام کرنا ہے 236
احادیث صحیحہ سے بھی اس کی تائید ملتی ہے 236
حضرت معاذ بن جبل سے روایت 236
حسن وعطا سے روایت ہے کہ عشاء پڑھنے سے قبل نہ سوئے تو تتجافی کی تعریف میں داخل ہے 237
ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت انصار کی تعریف میں نازل ہوتی 237
کوئی جان نہیں جانتی جو مخفی رکھا ہے 237
حضرت ابوہریرہ سے ایک حدیث روایت بخاری مسلم میں ہے 237
شیر خدا اسداللہ کرم اللہ وجہہ الکریم کی تائید میں آیت 237
حضرت علی اور ولید کے درمیان بدر والے دن جھگڑا 238
ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کا مقام 238
ماویٰ وہ مکان ہے جو جنت میں ہے 238
مختلف روایات 238
فاسق کا ٹھکانہ آگ ہے جس سے نکل نہ سکیں گے 239
فاسق کے مقام ومحل کے لئے روایت 239
انہیں کہا جائے گا اور کہ چکھو اب اس آگ کا عذاب جسے جھٹلاتے تھے 239
بڑے عذاب کا چھوٹا عذاب اس میں مختلف اقوال 239
بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع سورۂ سجدہ 240
لفظی ترجمہ 241
خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع سورۂ سجدہ 242
شب معراج حضور ﷺ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی 242
حضرت موسیٰ کو باتوریت کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا 242
بے شک تمہارا رب ان میں فیصلہ کرے گا بروز قیامت جس بات میں وہ اختلاف کرتے تھے 242
جب رحمت الٰہی سے پانی چلنے لگتا ہے تو اس میں سبزہ کھیتی اُگتی ہے 243
کفار بطور استہزاء کہتے ہیں۔ اس کا جواب زبان مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء سے دلایا جاتا ہے 243
مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع سورۂ سجدہ 244
آیت کریمہ کے معنی پر آلوسی کہتے ہیں 244
لقا مصطفیٰ علیہ السلام لیل اسریٰ میں موسیٰ علیہ السلام سے ہے 244
حق گوئی پر مخالفین کی عزت سے شدت واکراہ ہوا کرتی ہے 245
محور ایمان سے ان کے قدم متزلزل نہیں ہوئے 245


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایسی زمین میں ہم کھیتی اگاتے ہیں جس سے چارپائے چرتے ہیں اور آدمی اس کا دانہ اپنے کھانے کو لیتے ہیں 246
سورۂ احزاب مدنیہ 247
انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون 247
بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع سورۂ احزاب 247
لفظی ترجمہ 248
خلاصہ تفسیر پہلا رکوع سورۂ احزاب 250
اتق اللہ میں استمرار و دوام مضمر ہے 250
اس کا شان نزول 250
ایک واقعہ پر روشنی ڈالتا ہے 250
غزوۂ احد کے بعد مدینہ طیبہ میں عکرمہ بن ابی جہل ابو الاعور سلمی آئے اور حضور علیہ السلام سے امن کی درخواست دی 250
حضور علیہ السلام خطاً انہیں امن دیدیا یا ایھا النبی فرما کر کیوں ندا فرمائی 251
اے محبوب اللہ پر توکل کرو اللہ کافی ہے 251
ایک شخص ابو معمر حمید فہری کا اپنے حافظہ قوی ہونے کا دعویٰ اور بدر کے میدان میں اس طرح بھاگا کہ ایک جوتی پیر میں تھی اور ایک ہاتھ میں 252
ابوسفیان کا اس سے سوال 252
ظہار کی تعریف 252
ظہار کا کفارہ 253
حضرت زید حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زرخرید غلام تھے 253
حضرت زید کو حضور کا فرزند لوگ کہنے لگے 253
حضور علیہ السلام نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اپنے عقد میں لے لیا تو مشرکین منافقین نے طعن تشنیع کی 253
انہیں ان کے باپ کا ہی کہہ کر پکارو جن سے وہ پیدا ہوئے یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف ہے 253
منصب مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر فرمایا جارہا ہے 254
یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے 254
اور ان کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں باعتبار حرمت و تعظیم 254
متروکہ میں بعد اداء دین تجہیز و تکفین اول ذوی الفروض میں تقسیم ہوگا عصبات میں پھر نسبی ذوی العروض پر رد ہوگا پھر ذوی الارحام میں پھر مولی الموالات ہیں 255
اے محبوب یاد فرمائیے جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا 255
یہاں حضور علیہ السلام کا ذکر دوسرے نبیوں سے مقدم کرنا 255
مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع سورۃ احزاب 255
اس سورۂ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو منادی بالوصف فرمایا نام مبارک تعظیماً نہیں لیا بلکہ ایھا النبی فرمایا خبر رہنے والے 255
یہ ہمارے رسول ہیں جیسے فرمایا محمد رسول اللہ وغیرہ 256
شان نزول آیہ کریمہ 257
قلب سے مراد وہ مضغہ ہے جو جوف صدر میں بنایا گیا سب سے پہلا عضو جو پیدا کیا جاتا ہے وہ قلب ہے 259
انسان کے جسم میں ایک مضغہ ہے اگر وہ صحیح ہے تمام جسم صحیح ہے 259
اصلیت ظہار 259
ایسے ہی جسے منہ بولا بیٹا کہہ دیا وہ درحقیقت بیٹا نہیں ہوسکتا یہ رسم مشرکین کی تھی مفصل واقعہ 260
حضرت زید کی ذہانت حضور کو پسند آگئی حضرت ام

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

المومنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اس غلام کو ہبہ کردو 261

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے مشروط ہبہ کردیا 261

حضرت زید کے چچا نے انہیں پہچان لیا 262

مفصل واقعہ 262

حضور علیہ السلام نے حضرت زید کو آزاد فرمادیا اور فرمایا کہ زید میرے بیٹے کے قائم مقام ہے 264

ارشاد ربانی 264

مفہوم آیت یہ امر واضح ہوتا ہے کہ انتساب الی غیر ابیہ کبائر میں ہے 264

شیخین اور ابوداؤد سعد بن ابی وقاص سے راوی کہ جو کسی کے باپ کے علاوہ منسوب کرے اور جانتا ہو کہ یہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے 265

حضور علیہ السلام اولی بالمومنین من انفسھم 265

آیت کریمہ کا شان نزول 265

ازواج مطہرات کا یہ احترام ہے کہ وہ امت کے لئے ہمیشہ ماں کی طرح حرام ہیں 265

حضرت ابی بن کعب کے مصحف میں آیہ کریمہ یوں تھی 266

صاحب روح المعانی فرماتے ہیں 266

ہر نبی اپنی امت کا باپ ہے مفصل بحث 266

علامہ آلوسی فرماتے ہیں اولوا الارحام وہ ہیں جو عصبات کے میراث میں شریک ہیں 266

تمام نبیوں سے تبلیغ رسالت کا عہد 266

حضور علیہ السلام کی فضیلت انبیاء پر ہے 267

حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مقدم کیا 267

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مخلوق کی ابتداء مجھ سے کی گئی اور میں بعثت میں سب کے آخر میں ہوں 267

دیگر احادیث مبارکہ 267

بامحاورہ ترجمہ اور دوسرا رکوع سورۂ احزاب 268

لفظی ترجمہ 269

خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع سورۂ احزاب 271

جنود جند کی جمع ہے 271

نبا خبر کو کہتے ہیں 272

غزوہ احزاب 273

کفار یہود کی سازش کی اطلاع قبیلہ بنی خزاعہ نے دی 273

مدینہ منورہ کا محاصرہ 273

خندق کنی کی تیاریاں 273

یہ محاصرہ پندرہ یا چوبیس روز رہا 273

لشکر ملائکہ کا آنا 273

حضرت حذیفہ یمان کو خبر لینے بھیجا دست نوری کے پھیرنے سے حضرت حذیفہ پر سردی کا اثر نہ رہا 274

کفار پر گرد پڑ رہی تھی عجیب پریشانی کا عالم تھا 274

ابوسفیان گھبرا کر اٹھا گھوڑے اونٹ ہلاک ہو چکے تھے 274

ہوا ہر لحظہ اتنی تیز ہو رہی تھی کہ ہر چیز کو الٹ دیتی تھی 274

مفصل تفصیل 274

منافق کے حال کا ذکر فرمایا جارہا ہے جن کے دلوں میں مرض نفاق تھا 275

مدینہ منورہ کو یثرب کہنے والے منافق تھے۔ حضور علیہ السلام نے مدینہ کو یثرب کہنے سے منع فرمایا 275

بنی حارثہ اور بنی سلیم اتنے متاثر ہوئے کہ بھاگنے کا ارادہ کر چکے تھے 275

بھاگنے والوں کی سزا اور ان کا حال بیان کیا گیا۔ 275


MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| شان نزول | 276 |
| عبداللہ بن سلول منافق اس کے ساتھی حق سے روکنے کی کوشش کرتے تھے | 277 |
| مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع سورۂ احزاب | 277 |
| وہ لشکر کیا تھے اس کی تصریح | 278 |
| بنو قریظہ کی عہد شکنی | 278 |
| حضرت سلمان فارسی کے مشورہ سے خندق کھدوانے کا حکم چالیس گز مقرر فرمائی | 278 |
| تین ہزار لشکر مسلمانوں کا تھا مفصل واقعہ | 278 |
| اللہ نے باد صبا بھیجی جو اس قدر سرد تھی ٹھٹھر گئے سب بھاگ پڑے | 279 |
| حضرت حذیفہ بن یمان کا چشم دید واقعہ | 280 |
| حضرت حذیفہ بن یمان کے حالات | 280 |
| کنایۃً فرمایا کہ مدینہ والوں کو منافقین مشرکین نے ہر طرف سے گھیر لیا یعنی خوف سے شدید گھبراہٹ کا حال | 281 |
| محاورہ اردو میں کلیجہ منہ کو آنا کہتے ہیں۔ | 281 |
| حضرت ابو سعید خدری نے حضور کی خدمت میں عرض کیا اللہ تعالیٰ نے آندھی سے دشمن کا منہ پھیر دیا اور انہیں بھگا دیا مومن ثابت قدم رہے۔ | 281 |
| اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا کیا۔ | 281 |
| بعض وہ تھے جو اس امتحان میں خوفزدہ ہو کر گھبرا گئے | 282 |
| منافقین مختلف گمان میں پڑ گئے اور کہنے لگے۔ | 282 |
| اس موقعہ پر مومنین کو امتحان میں ڈالا گیا اور انہیں جھنجوڑ دیا۔ | 282 |
| مختلف اقوال | 282 |
| صحابہ جب خندق کھود رہے تھے تو کھدائی میں ایک چٹان ایسی نکلی جو کدال سے نہ ٹوٹتی تھی۔ | 282 |
| صحابہ نے حضور علیہ السلام سے عرض کی۔ | 282 |
| حضور علیہ السلام نے حضرت سلمان فارسی سے کدال لے کر اس چٹان پر ضرب لگائی تو ایک بجلی نکلی جس نے مدینہ کے کنارے روشن کر دیئے۔ | 282 |
| دوسری ضرب میں پھر روشنی نکلی، تیسری ضرب میں چٹان ریزہ ریزہ ہو گئی حضور نے تکبیر فرمائی۔ | 283 |
| حضور علیہ السلام نے مختلف بشارتیں دیں | 283 |
| حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چٹان پر ضرب مارتے ہوئے مختلف مشاہدات کا ذکر فرمایا | 283 |
| منافقین کا انکار | 283 |
| اس پر آیت کریمہ کا نزول | 283 |
| منافق کے بارے میں مختلف اقوال | 284 |
| یثرب کے بارے میں تشریح | 284 |
| جو مدینہ منورہ کو یثرب کہے اسے استغفار کرنا چاہیے | 284 |
| مدینہ منورہ کے ناموں پر مفصل بحث | 284 |
| منافقین کی حالت | 285 |
| آیات کریمہ کی روشنی میں بنو حارثہ اور بنو سلمہ جنہوں نے لیلۃ العقبہ میں حضور علیہ السلام سے عہد کیا تھا منحرف ہو گئے۔ | 286 |
| آیات کریمہ سے اس کے عزائم کا رد | 287 |
| شان نزول آیت کریمہ | 287 |
| زبان طعن دراز کرنا مال غنیمت کا لالچ | 288 |
| با محاورہ ترجمہ تیسرا رکوع | 289 |
| لفظی ترجمہ | 290 |
| خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع سورۂ احزاب پ 21 | 291 |
| اتباع مصطفی کی تعلیم | 291 |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صحیح الایمان لوگوں کے ایمان اور بھی زیادہ مضبوط ہو گئے 292
تو اللہ کا وعدہ سچا ہوا 292
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشینگوئی 292
صحابہ نے تصدیق کی 292
حضرت عثمان طلحہ سعید بن زید سیدنا حمزہ، حضرت معصب رضوان اللہ علیہم نے منت مانی اس جہاد میں پوری کی 292
اللہ سچوں کو اس کے سچ کا صلہ دے گا اور منافقوں کو عذاب 293
مدینہ منورہ میں بمعہ صحابہ حضور تشریف لائے ہتھیار کھول دیئے 293
جبرئیل امین حاضر خدمت ہوئے اور بنی قریظہ کی طرف جانے کا حکم پہنچایا۔ 294
نماز عصر بنی قریظہ میں پہنچ کر پڑھنے کا حکم فرمایا 294
حضور علیہ السلام نے نماز عصر صحابہ بنی قریظہ میں ادا کی 294
بعد صحابہ نے عشاء کی نماز ادا کر کے عصر ادا کی اللہ تعالیٰ نے ان کی گرفت نہ کی لشکر اسلام نے پچیس روز تک بنی قریظہ کا محاصرہ رکھا ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ 294
یہودیوں نے قبیلہ بنی اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ کو ان کے بارے میں حکم دینے پر مامور کیا۔ حضرت سعد نے حکم دیا کہ ان کے مرد کو قتل کر دیا جائے۔ 294
عورتیں بچے قید کیے جائیں 294
بازار مدینہ خندق کھود کر وہاں قتل کر دیا گیا 294
ان لوگوں میں بنی نضیر کا سردار حیی بن اخطب اور
بنی قریظہ کا سردار کعب بنی اسد بھی تھا 294
مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع سورہ احزاب پ 21 294
صحابہ کرام اس حد تک اسوہ حسنہ کا اتباع کرتے تھے کہ عبادات نافلہ میں بھی حضور کی پیروی مقدم رکھتے تھے 295
حفص بن عاصم فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو سفر میں فرض نماز کے ساتھ اول آخر نفل نہیں پڑھتے دیکھا 295
آپ نے فرمایا حضور علیہ السلام کو سفر میں فرضوں سے اول آخر نفل پڑھتے نہیں دیکھا 295
عبدالرزاق اپنی مصنف میں قتادہ سے روای ہیں 295
اس پر اجماع ہے کہ ذکر کے جب تک معنی نہ سمجھے ذاکر کو ثواب نہیں ملتا 296
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ میں پیشینگوئی فرمائی تھی کہ کفار کا لشکر تمہیں گھیر لے گا نو دس تاریخ میں مدینہ پر آئے گا صحابہ کا ایمان صبر و رضا بڑھ گیا 296
بعض نے استدلال کیا کہ ایمان کم زیادہ ہوتا ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ 296
اس جنگ کی وجہ بیان فرمائی جاتی ہے 297
انجام جنگ کا بیان 297
صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ کا شان نزول 297
انس بن نضر بدر سے رہ گئے یہ غیر حاضری بہت شاق گزری جنگ احد میں شریک ہوئے اور شہید ہو گئے۔ 297
چند صحابہ نے منت مانی کہ حضور کی معیت میں ثابت قدم رہیں گے۔ 298
دو جماعتیں مراد ہیں ایک وہ جو بموجب نذر میدان


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں شہید ہو گئے۔ دوسرے میدان میں لڑے اور شہید نہیں ہوئے۔ 298

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس شخص کو دیکھے جس نے اپنی نذر پوری کر دی تو وہ طلحہ کو دیکھ لے۔ 298

اس مشرک کے لئے وعید ہے جو بحالت شرک مر گیا 299

ایسے ہی منافق۔ 299

منافقوں کو اگر عذاب دینا چاہے تو انہیں ان کے نفاق پر ہی مار دے۔ 299

یا توبہ کی توفیق دے کر انہیں نفاق سے ایمان کی طرف حیات دنیا میں لے آئے۔ 299

مومنین کی صداقت سے انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ثابت قدمی کے بدلے ان کے دشمن کو ہزیمت دی۔ 299

حمایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوئی کہ ریح اور ملائکہ کی مدد آ گئی۔ 299

صیاصی جمع ہے صیعہ کی اس پر مفصل بحث 300

بارگاہ رسالت پناہ میں حضرت جبرائیل امین کا حاضر ہونا 300

اللہ کے حکم کے مطابق بنی قریظہ کی طرف تشریف لے جانا۔ 300

حضور علیہ السلام نے مدینہ میں اعلان کرا دیا کہ اطاعت کرنے والے مدینہ میں عصر نہ پڑھیں۔ 300

بنی قریظہ میں پہنچ کر عصر ادا کریں۔ 300

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضور علیہ السلام کی خدمت میں مشورہ 301

حضور علیہ السلام کا یہود سے مکالمہ۔ 301

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا محاصرہ پچیس رات فرمایا۔ 301

مختلف اقوال 302

کعب بن اسد نے تین تجاویز یہودیوں کے سامنے رکھیں۔ 302

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر کو گفتگو کرنے کے لئے حضور کی خدمت میں پیغام بھیجا۔ 303

حضور علیہ السلام نے ابولبابہ کو ان کی طرف بھیج دیا۔ 303

تو جب ابولبابہ کو انہوں نے دیکھا تو سب مضطربانہ ان کی طرف بڑھے۔ 303

سب نے ابولبابہ سے کہا کہ آپ کی رائے کیا ہے ہم حضور علیہ السلام کی پیروی کریں آپ نے زبان سے ہاں کیا اور حلق کٹنے کا اشارہ کیا۔ 303

بعد میں محسوس کیا کہ میری طرف سے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت ہوئی ہے۔ 303

آپ سیدھے مسجد نبوی میں گئے اور ایک ستون سے اپنے آپ کو باندھ دیا حتیٰ کہ توبہ قبول کے احکام نازل ہوئے۔ 303

بنی قریظہ اور قبیلہ اوس آپس کے حلیف تھے حضور نے فرمایا اے اوس والو تم اس میں خوش ہو کہ تمہارے قبیلہ کا آدمی فیصلہ کرے۔ 303

سب نے بطیب خاطر منظور کیا۔ 303

حضور علیہ السلام نے سعد بن معاذ کو جو ایک خیمہ میں تھے یوم خندق میں ابن عرفہ قریشی کا تیر رگ اکحل پر لگا۔ آپ نے دعا کی قریظہ کے فیصلے سے پہلے موت نہ آئے۔ 303

بنی قریظہ سے قلعہ سے بحکم حضرت سعد بن معاذ اترنے کا اقرار کر لیا تھا۔ 304

جب حضرت سعد حضور علیہ السلام کی خدمت میں اور


MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

مسلمانوں کے پاس تشریف لائے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اپنے سردار کی تعظیم کو کھڑے ہو جاؤ سب تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے۔ 304

اے ابا عمر حضور علیہ السلام نے آپ کے ہاتھ میں حکومت قریظہ دے دی ہے۔ 304

حضرت سعد نے فرمایا تم پر اللہ کا عہد اور پیمان ہے تو ان میں حکم وہی ہے جو اللہ کا حکم ہے سب نے سن کر جواب دیا۔ بے شک۔ 304

حضور علیہ السلام نے نعرہ تکبیر لگاتے ہوئے فرمایا بے شک تم نے اللہ کے حکم کے موافق فیصلہ دیا۔ 305

حضرت ثابت بن قیس بن شماش رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے زبیر بن باطا القرظی کو طلب کیا۔ 305

ثابت بن قیس بن شماش زبیر کے پاس آئے اور فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے تیرا خون بخش دیا میں بھی تجھے معاف کرتا ہوں۔ 305

زبیر بن باطا قرظی بولا میں ضعیف ہوں نہ میری بیوی نہ بچہ میں زندہ رہ کر کیا کروں گا۔ مفصل بحث۔ 305

حضرت ثابت بن قیس نے فرمایا اللہ کی قسم انہیں ان کے دوستوں سے ملا دیا اللہ نے جہنم میں ڈال دیا۔ 306

سلمیٰ بنت اقیس ام المنذر نے حضور سے رفاعہ بن سموال قرظی کو مانگا حضور نے عطا فرما دیا۔ 306

یہ حضور کی خالہ ہیں۔ دست حق پرست عورتوں کے ساتھ حضور کی بیعت کی۔ 306

حضور نے ان کے مال عورتیں سب مسلمانوں میں تقسیم فرما دیئے تھے۔ 306

تقاسم غنائم میں حضور نے دو صورتیں تقسیم کی رکھیں سواروں کو تین حصہ اور پیادہ پا کو ایک حصہ دیا گیا۔ 306

اس غزوہ میں چھتیس سوار تھے۔ اور قیدی چھ سو پچاسی تھے۔ 306

لونڈیوں میں حضور علیہ السلام نے ریحانہ بنت عمر کو منتخب کیا مرتے دم تک وہ حضور کی غلامی میں رہیں۔ 306

غزوہ خندق قریظہ ایک ہی سنہ میں ہوا۔ 307

قریظہ کا انجام پورا ہو گیا تو حضرت سعد بن معاذ کا وہ زخم جو اکحل انگلی پر جوشی دینے لگا اور زخم میں شہید ہوئے۔ 307

اور مالک وقابض کیا تھیں ان کی مزروعہ زمینوں اور گھروں اور مالوں پر اور قابض کرے گا اس زمین پر جس پر تم ابھی پہنچے نہیں۔ 307

اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ 307

مختلف اقوال 307

بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع سورہ احزاب پ 21 307

لفظی ترجمہ 308

خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع سورہ احزاب پ 21 308

شان نزول 308

ازواج مطہرات نے دنیوی سامان طلب کیا جو حضور علیہ السلام کو یہ مطالبہ ناگوار ہوا۔ 308

آیت کریمہ میں ازواج مطہرات کو اختیار دے دیا گیا 309

اس وقت حضور علیہ السلام کی نو بیویاں تھیں۔ 309

اسماء مبارکہ ازواج مطہرات حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو ترجیح دی۔ 309


www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| تمام ازواج مطہرات نے بھی یہی جواب دیا۔ | 309 |
| اس واقعہ سے فقہا نے مندرجہ ذیل مسائل مستنبط کیے۔ | 309 |
| ازواج مطہرات کے درجات اس آیت میں بیان فرمائے۔ | 310 |
| ازواج مطہرات کا مطہرات ہونا ضروری ہے۔ | 310 |
| نزول آیت قصہ افک پر ہے۔ | 310 |
| منافقوں کا رد کیا گیا۔ | 310 |
| نبی علیہ السلام کی ازواج تمام جہان کی عورتوں سے زیادہ افضل ترین ہیں مفصل بحث | 310 |
| مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع سورہ احزاب پ 21 | 311 |
| حیات دنیا سے وسعت مراد اور زینتہا سے مال و دولت سونا چاندی مراد ہے پر مفصل بحث۔ | 311 |
| ازواج مطہرات نے اعلیٰ لباس اور نفقہ میں فراخی طلب کی تھی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بارگاہ رسالت میں حضرت فاروق اعظم کا حاضر ہونا اور ازواج کے بارے میں گفتگو فرمانا۔ | 312 |
| حضرت صدیق اکبر نے حضرت عائشہ کو اور حضرت عمر بن الخطاب نے حضرت سیدہ حفصہ کو فہمائش کرنی چاہی۔ حضور نے منع فرما دیا اور فرمادیا یہ ام المومنین ہیں۔ | 312 |
| تمام ازواج مطہرات نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ وہ کوئی ایسا سوال نہ کریں گی جو حضور کے نزدیک پسند نہ ہو۔ | 312 |
| مفصل بحث | 313 |
| ازواج مطہرات کے متعلق مفصل تعارف | 313 |
| ازواج مطہرات کے مطالبات کی تفصیل | 314 |
| حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ سے کسی نے بخشش کے بارے میں سوال کیا آپ نے اس کا جواب دیا۔ | 315 |
| اور یہ آیت تلاوت فرمائی | 315 |
| بحمدہ تعالیٰ پارہ 21 ختم ہوا | 316 |
| بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع سورہ احزاب پ 22 | 316 |
| لفظی ترجمہ | 316 |
| خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع سورہ احزاب پ 22 | 317 |
| ایمان والوں فرمانبرداروں کا اجر ثواب۔ | 317 |
| ازواج مطہرات کے بیس گنا اجر ہے۔ | 317 |
| تمام جہانوں کی عورتوں پر تمہاری فضیلت ہے۔ | 317 |
| ازواج مطہرات کے منصب جلیل کو واضح فرمایا یہ منصب منصوص قطعی ہے۔ | 317 |
| ازواج مطہرات میں سے کی شان میں گستاخانہ کلمہ کفر ہے۔ | 317 |
| پردہ کا حکم | 318 |
| قبل اسلام جاہلیت کا زمانہ ہے۔ | 318 |
| تبرج فرما کر بتا دیا کہ ایسے مظاہرہ حسن و زینت نہ کرو۔ | 318 |
| جاہلیت کے لباس جن سے جسم کے اعضاء نہ چھپتے تھے۔ | 318 |
| اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمائے۔ | 319 |
| ازواج کے ساتھ اہل بیت میں سب شامل ہیں۔ | 319 |
| حضرت امام ابومنصور نے بھی فرمایا کہ اہل بیت میں سب داخل ہیں۔ | 319 |
| مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع سورہ احزاب پ 22 | 319 |
| یقنت قنوت سے ہے۔ | 319 |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قنوت سکوت کو بھی کہتے ہیں۔ 319

اور خشوع خضوع کو بھی 319

علامہ آلوسی فرماتے ہیں جب اطاعت الٰہی مع اطاعت سید اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع نہ ہو تو اطاعت لغو ہے۔ 320

ازواج مطہرات کی دوسری خصوصیات کا بیان جو تمام عورتوں سے علیحدہ ہے۔ 320

روایت ہے کہ بعض ازواج مطہرات امہات المومنین اجنبی سے بات کرتیں تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر آواز بدل لیتی تھیں۔ 321

اور قرار پکڑو اپنے گھروں میں عورت سراپا عورت ہے۔ 321

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 321

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ عورتوں کا جہاد گھروں میں بیٹھنا ہے۔ 321

علامہ آلوسی فرماتے ہیں عورتوں پر حرام ہے گناہ کبیرہ ہے گھر سے نکلنا خواہ زیارت قبور کے لئے ہو جب کہ فتنہ کا خطرہ 321

تبرج اس مظاہرہ کو کہتے ہیں جس میں عورت محاسن ظاہر کرے جن کا ستر واجب ہے۔ 322

جاہلیت اولی سے مراد ایام جاہلیت تہذیب ہے۔ 322

حضور ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں حج کر چکی ہوں اور عمرہ بھی اب اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں اپنے گھر میں قرار پکڑوں۔ 323

آپ گھر سے نہ نکلیں حتی دنیا سے رخصت ہو جائیں۔ 323

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا اجتہاد۔ 323

رجس کی تعریف میں مفسرین کے نو قول ہیں 323

ایک چادر میں حضور علیہ السلام نے سیدہ فاطمہ علی حسن و حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین 324

مفصل بحث 324

بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع سورہ احزاب پ 22 325

لفظی ترجمہ 326

خلاصہ تفسیر پانچواں رکوع سورہ احزاب پ 22 328

آیت کریمہ کا شان نزول 329

دس مراتب مردوں کے بیان فرمائے دس مراتب عورتوں کے لئے بھی بیان ہوئے۔ 329

روایت ہے کہ بندہ ذاکرین میں تب شمار ہوتا ہے جب کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتا رہے۔ 329

حضرت زینب بنت جحش اسدیہ رضی اللہ عنہا ان کے بھائی عبداللہ بن جحش ان کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب کے واقعہ میں فرمان الٰہی ہے۔ 330

حضور علیہ السلام نے حضرت زینب بنت جحش کے لئے ان کے رشتہ کا پیام دیا۔ 330

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ 330

حکم سنتے ہی رضامند ہوگئیں۔ 330

حضرت سے آپ کا نکاح کر دیا اور حضرت زینب کا مہر دس دینار ساٹھ درہم ایک جوڑا پچاس مد کھانا تین صاع کھجوریں رکھا۔ 330

حضور علیہ السلام کو وحی آئی کہ زینب آپ کی ازواج مطہرات میں داخل ہوں گی۔ 330

آپ اپنے دل میں مخفی رکھے ہوئے ہیں محض اس خوف سے مشرکین متبنی کو بیٹے کے قائم مقام سمجھ کر


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس کی بیوی کو پالنے والے پر حرام سمجھتے ہیں۔ 331
اس رسم کو دفع کرنے کے لئے حضرت زینب کا عقد آپ سے کریں گے۔ 331
چنانچہ حضور علیہ السلام نے حضرت زینب سے عقد فرما لیا۔ 331
اس شادی کا ولیمہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہتمام وسعت سے کیا۔ 332
آیات کریمہ میں اعتراضات کرنے والوں کو جواب دیا جارہا ہے۔ 332
انبیاء کرام کو باب نکاح میں انہوں نے زیادہ وسعت دی گئی۔ 332
مفصل بحث 332
ہمارے محبوب مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ 332
حضرت قاسم طیب اور طاہر اور ابراہیم حضور کے فرزند تھے مگر اس عمر کو نہیں پہنچے ایام طفولیت میں ہی وفات پاگئے۔ 332
مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع سورہ احزاب پ 22 333
یہ دس صفات ایسی ہیں جن میں ذکور و اناث مساوی ہیں اس کا تذکرہ فرما کر اجر بیان فرمایا 333
آیت کریمہ کا شان نزول 334
دوسری روایت شان نزول 334
شہادت توحید و رسالت شان نزول ایک روایت میں یہ ہے۔ 335
حضور نے ان کا عقد زید بن حارثہ سے کردیا۔ 336
ایک روایت میں ابن ابی حاتم ابن زید سے ہے یہ آیت حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی۔ 336
حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ 336
تفصیلی بحث 336
حضرت زینب رضی اللہ عنہا اس پر فخریہ فرماتی تھیں اور ازواج النبی سے کہتی تھیں تمہارے عقد تمہارے اہل نے کیے اور میرا عقد اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا 338
حضرت زینب رضی اللہ عنہا فخریہ عرض کرتی تھیں 338
حضرت زینب سے عقد کے بارے میں تحریک 338
تفصیلات 338
سابقہ انبیاء کے تحت مہر والی بیویاں اور لونڈیاں تھیں 340
یہودیوں نے حضور پر عیب لگانا چاہا کثرت ازواج کا اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا۔ 340
اس آیت کریمہ میں نفی فرما دی گئی کہ زید وہ بیٹے نہیں جس کی بیوی کا نکاح حضور پر حرام ہو۔ 341
آیہ کریمہ میں رجال، نساء، والدان علیحدہ علیحدہ فرمایا گیا۔ مفصل بحث 341
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس ابوت کا سلب فرمایا جس ابوت سے حضور اور متبنی کے درمیان حرمت مصاہرت ہو۔ 342
حضور کے جتنے صاحبزادے ہوئے وہ طفولیت میں ہی انتقال کر گئے۔ 342
بچپن میں حضرت ابراہیم کا وصال مفصل واقعہ۔ 342
اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے انتقال نہ فرماتے۔ 342


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حضرت ابراہیم کی نماز جنازہ اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشادات۔ 343
علم الٰہی کا فیصلہ خاتم کی تحقیق 343
اس تحقیق پر اعتراضات کے جوابات 343
علامہ خفاجی فرماتے ہیں 344
علامہ نسفی بھی فرماتے ہیں نبی رسول بعد موت باقی رہتے ہیں۔ 344
حدیث نبوی ﷺ نزول عیسیٰ علیہ السلام 344
حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی زیارت کی۔ 345
حضور علیہ السلام نے فرمایا الی آخرہ 345
مولائے کائنات علی المرتضی دیگر واقعات 345
حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب جاگتے دیکھے گا شیطان ہماری صورت میں نہیں آسکتا۔ 346
ایسا ہی طبرانی نے روایت کیا متذکرہ حدیث پاک پر مفصل بحث 346
امام جلال الدین سیوطی نے اس قسم کی بہت سی احادیث نقل فرما کر آخر میں فرمایا حضور علیہ السلام زندہ ہیں۔ 347
حضور ﷺ نے اپنی ذات اقدس کے متعلق فرمایا حضور علیہ السلام کا خواب دیکھنا صحیح ہے۔ 347
بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع سورہ احزاب پ 22 348
لفظی ترجمہ 350
خلاصہ تفسیر چھٹا رکوع سورہ احزاب پ 22 352
ذکر کثیر سے مراد اللہ تعالیٰ کی یاد دل میں رکھنا 352
اطراف لیل ونہار کا تذکرہ کرنے سے مداومت ذکر ہے۔ 352
شان نزول درود پاک کی فضیلت 352
مومنین جب قبروں سے نکلیں گے تو ملائکہ ان پر سلام کہیں گے۔ 353
مفردات راغب قیامت تک ہونے والی ہر شئی منکشف ہونی لازمی ہے۔ مبشرا ونذیرا۔ 353
داعیا الی اللہ باذنہ پر بحث سراجاً منیراً 353
عقیدہ محبت کی بات سراج وہاج پر مفصل بحث 354
چند احکام خواتین اسلام کے حق میں نافذ کیے گئے۔ 355
ازواج منکوحہ اور کنیزوں کا علیحدہ علیحدہ حکم ہے 355
جہاد میں غنائم جو آئیں ان کنیزیں مملوک بمسلک یمین ہوتی ہیں مفصل بحث 356
اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرعاً مہر کی مقدار مقدر ہے اور دس درہم ہیں جس سے کم ممنوع ہیں درہم کی تفصیل 356
ترجی ارجاء سے ماخوذ ہے اور ارجاء موخر کرنے کو کہتے ہیں 357
عدل وانصاف 357
اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو مختار کیا۔ 357
ازواج مطہرات کے حق میں ان کے اس ایثار کے بعد حکم نازل ہوا۔ 357
ازواج مطہرات جو نو تھیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کر لیا تھا اور وہ تارک دنیا ہوگئی تھیں۔ امت کے لئے چار حضور علیہ السلام کے لئے نو تک رکھ دیا گیا۔ 358
نو ازواج کے علاوہ اور نکاح ممنوع فرما دیا۔ 358
حضرت صدیقہ اور ام سلمہ فرماتی ہیں یہ آیت


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| منسوخ الحکم ہے۔ | 358 |
| مملوکہ کی حلت اسی آیہ کریمہ میں بھی موجود ہے۔ | 358 |
| حضرت ماریہ قبطیہ حضور کی ملک میں آئیں ان سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ | 358 |
| مختصر تفسیر اردو چھٹا رکوع سورہ احزاب پ22 | 358 |
| علامہ آلوسی فرماتے ہیں اس شان سے اس کی یاد کرو جس شان کا وہ اہل ہے۔ | 358 |
| ذکر کثیر پر مفصل بحث | 358 |
| روح الامین کا بارگاہ رسالت میں حاضر ہونا اور ذکر کی فضیلت بیان کرنا | 389 |
| علامہ آلوسی فرماتے ہیں صبح وشام تسبیح کی تخصیص اس لئے ہے کہ ان دونوں وقتوں میں ملائکہ رات دن کے حاضر ہوتے ہیں۔ مفصل بحث | 359 |
| ہدایت وضلال اور امت کی حالت پر قیامت کے دن حضور شہادت دیں گے۔ چند احادیث پیش نظر ہیں جس سے علم مصطفی کا ثبوت ملتا ہے۔ | 361 |
| علامہ آلوسی فرماتے ہیں | 362 |
| اہلسنّت کا عقیدہ ہے | 362 |
| بعض سادات صوفیہ نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا | 362 |
| شاہداً سے مراد یہ ہے کہ آپ تمام امم پر بروز قیامت اس امر پر شاہد ہوں گے کہ انبیاء کرام نے تبلیغ رسالت فرمائی۔ اور انہیں توحید الٰہی کی طرف بلایا۔ | 362 |
| نص سے ثابت ہے کہ حضور شاہد مطلق ہیں | 362 |
| آلوسی فرماتے ہیں بشارت جنت کی دینے والے اپنے اتباع کرنے والوں کو | 363 |
| ایسا روشن آفتاب جو گمراہوں کو ظلمات جہل وگمراہی سے روشنی ایمان کی طرف لانے والا ہے۔ | 363 |
| مبشر جنت، نذیر جہنم، داعی الی اللہ، سراج منیر جیسی صفات نبی خاتم امام الکل فی الکل مبعوث فرمایا | 363 |
| شان نزول | 363 |
| خصوصی احکام طلاق اور اس کا حکم عدت واضح کیا جاتا ہے | 364 |
| حضور علیہ السلام سے فرما کر مخصوص حکم دیا جاتا ہے۔ | 365 |
| وہ ازواج جو قریشہ ہیں حضور کے عقد میں آئیں چھ ہیں باقی دوسرے قبائل ہیں۔ | 366 |
| حضرت خولہ بنت حکیم کو حضور نے قبول نہیں فرمایا | 367 |
| مفصل واقعہ حضور علیہ السلام کو اختیار دیا گیا۔ | 397 |
| تبدیلی حکم پر آیات | 369 |
| بامحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع سورہ احزاب پ22 | 370 |
| لفظی ترجمہ | 371 |
| خلاصہ تفسیر ساتواں رکوع سورہ احزاب پ22 | 372 |
| گھر مرد کا ہوتا ہے۔ داخلہ کی اجازت مرد سے ہی لی جائے | 373 |
| جن مکانات میں ازواج مطہرات تھیں وصال مبارک کے بعد بھی انہیں میں رہیں ملک حضور علیہ السلام کی ہی تھے غیر مرد کو کسی گھر میں بلا اجازت داخل ہونا جائز نہیں۔ | 373 |
| آیت کریمہ شان نزول | 373 |
| مسئلہ کسی کے گھر جائے تو جم کر نہ بیٹھے | 373 |
| ازواج مطہرات کے احترام کا حکم | 374 |
| جو خاتون حضور علیہ السلام کے عقد میں آچکی وہ بمنزلہ ماں ہوگئی۔ | 374 |


MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وہ کنیزیں جو باریاب بارگاہ رسالت پناہ ہو چکی ہیں وہ بمنزلہ ماں ہیں 374
شان نزول یہ ہے۔ 374
باپ بیٹے بھائی بھتیجے بھانجوں سے پردہ ضروری نہیں۔ 375
کافرہ عورت سے پردہ مومنہ عورت پر ضروری ہے 375
ہر مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے اور سننے والے پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے صلوا صیغہ امر ہے جو وجوب کا متقاضی ہے اسی بناء پر حضور علیہ السلام پر درود بھیجنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ 375
التحیات میں السلام علیك یا ایها النبی پڑھنا واجب ہے 375
اللھم صل علی محمد کے معنی علماء کرام یہ کرتے ہیں۔ 375
حدیث میں ہے حضور نے فرمایا جو مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے لئے فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ 375
مسلم شریف کی حدیث 375
ترمذی شریف کی احادیث 375
اللہ کے رسول کو ایذا دینے والے وہ ہیں جو تنقیص کرتے ہیں۔ 376
یہ ایذا دینے والے جو اللہ تعالیٰ کی شان میں بکواس کرتے ہیں۔ 376
شان نزول 376
مختصر تفسیر اردو ساتواں رکوع سورہ احزاب پ22 276
حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے عقد فرمایا تو ولیمہ کی دعوت میں بلایا دعوتیں کھا، کھا کر چلے گئے تین بیٹھے رہے حضور نے حجرہ پر پردہ ڈال دیا 376
جب تم بلائے جاؤ تو حاضر ہو جاؤ اور جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو وہاں سے منتشر ہو جاؤ اور باتیں کرنے میں دل نہ بہلاؤ۔ 377
ازواج مطہرات کی حرمت کا اظہار جب تم ازواج مطہرات سے کوئی چیز طلب کرو تو پردہ سے طلب کرو 377
شان نزول 377
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش پر آیات پردہ کا نزول ہوا 377
فاروق اعظم پردہ کے معاملہ میں بہت حریص تھے 378
پردہ کے احکام اور نزول آیات حجاب کی تفصیل۔ 378
آیات حجاب کا نزول ۵ھ میں ہوا۔ 378
حضور علیہ السلام کو ایذا دینا ان کی ازواج مطہرات سے ان کے بعد نکاح کا خیال کرنا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بھاری گستاخی ہے۔ 378
شان نزول، نزول آیات حجاب 379
غلام اور لونڈی دونوں سے حجاب نہیں 380
امام ابوحنیفہ کے نزدیک صرف کنیزیں ہیں نہ کہ غلام 380
ازواج مطہرات کا پردہ کی پابندی حتیٰ کہ بعد وفات بھی حجاب قائم رکھا 380
گھوارہ سنت فاروقی ہے 380
ایک روایت ہے کہ یہ گھوارہ سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کے جنازے کے لئے بنایا گیا 380
حضور علیہ السلام پر درود نئے نئے آداب و القاب کے ساتھ بھیجا جائے۔ 381
درود تاج اور ناریہ جیسے الفاظ آیت کریمہ کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اقتضاء سے مستضاد ہیں۔ 381
اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اظہار تعلیم اعلاء ذکر کے لئے دنیا میں غلبہ دین اور بقاء عمل شریعت کے واسطے ہے۔ 381
علامہ آلوسی فرماتے ہیں سرکار ابد قرار کی شان عظمت میں مبالغہ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ 382
صلوٰۃ من جانب اللہ اور من ملائکہ علیہم السلام یہ ایک قسم کی تعظیم ہے جو شان مصطفی کے لائق ہے۔ 383
صحابہ نے حضور علیہ السلام سے ہی سوال کیا کہ صلوٰۃ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کیونکر پڑھیں۔ 383
اقوال و باللہ التوفیق 383
ایک قول ہے کہ ہر مجلس میں درود ایک بار پڑھنا واجب ہے۔ ایک قول ہے کہ ہر دعا میں درود واجب ہے۔ 384
علامہ طحاوی اور احناف کے یہاں واجب ہے جب بھی حضور علیہ السلام کا ذکر کرتے ان روایات کو ضعیف کہنے والوں کا جواب۔ 384
ایک حدیث ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جب تم درود پڑھتے ہو تو مجھ پر تمہارے درود کے ساتھ تمہارے نام اور تم بھی پیش کیے جاتے ہو۔ 385
سوال یہ ہے کہ درود صرف حضور علیہ السلام پر بھیجیں یا دیگر انبیاء پر بھی اس کا جواب احادیث کی روشنی میں 386
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو جو ایذا دیتے ہیں اللہ ان پر لعنت فرماتا ہے۔ 387
بامحاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع سورہ احزاب پ 22 389
لفظی ترجمہ 390
خلاصہ تفسیر آٹھواں رکوع سورہ احزاب پ 22 391
آیہ کریمہ کا منشاء حجاب وستر ہے۔ 391
اللہ تعالیٰ نے لونڈی اور آزاد عورت میں جلباب کو مابہ الامتیاز رکھا۔ 391
منافقین کا ذکر 391
شان نزول 392
وہ کافر و منافق اللہ کی رحمت سے بعید کر دیئے گئے 392
مختصر تفسیر اردو آٹھواں رکوع سورہ احزاب پ 22 393
پردہ کا قرآن کریم سے حکم اور پردہ کے اسباب 393
آیت کریمہ کی تفسیر میں ابو حبان کسائی سے ناقل ہیں 393
ایک نفیس نکتہ 394
اگر نہ باز آئے منافق اور وہ جن کے دلوں میں مرض فسق ہے۔ 394
منافقین کی حالت زار، مسلمان نما ہی منافق۔ 395
تینوں قسم منافقوں کی ہیں 396
قیامت کے بارے میں سوال 396
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب آپ جواب دیجئے 396
بامحاورہ ترجمہ نواں رکوع سورہ احزاب پ 22 397
لفظی ترجمہ 398
خلاصہ تفسیر نواں رکوع سورہ احزاب پ 22 398
موسیٰ علیہ السلام کی نظیر دے کر مومنین کو تنبیہ کی گئی کہ نبی کریم کا ادب واحترام بجالاؤ۔ 399
بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام پر برص کا عیب لگایا پتھر کپڑے لے کر چل دیا۔ 399
آپ کا جسد نور ہی پاک صاف تھا۔ 399
حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امانت سے مراد اطاعت وادائے فرائض ہیں۔ 399


MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں امانت نماز میں
ادا کرنا زکوٰۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا حج
بیت اللہ کرنا سچ بولنا وغیرہ وغیرہ۔ 399
امانت کے بعد منافقین کا نفاق مشرکین کا شرک
بآسانی ظاہر ہو جائے گا۔ 400
مختصر تفسیر اردو نواں رکوع سورہ احزاب پ 22 40
حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام بہت زیادہ
حیادار تھے۔ 401
پتھر کا کپڑے لے کر چلنے کا مفصل واقعہ۔ 401
ایک قول میں حضرت ہارون کے قتل کا الزام لگایا 401
حضرت ہارون کے وصال کا مفصل واقعہ 402
بعض روایات میں ہے بہر حال الزام یقیناً بنی
اسرائیل نے لگایا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس
الزام سے پاک کیا۔ 402
آپ نے جو بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کیا وہ ضرور دیا
گیا سوائے رویت فی الدنیا کے۔ 402
اتقوا کے معنی ہیں اللہ کا خوف رکھو ہر حرکت وعمل
میں خصوصاً ان باتوں میں جو حضور علیہ السلام کو ایذا دیتے
ہیں۔ 403
اللہ اور رسول کے اوامر و مناہی میں اتباع کرے وہ
زبردست کامیاب ہے۔ 403
بے شک ہم نے پیش کیا اپنی امانت کو آسمانوں اور
زمین پہاڑوں پر تو وہ انکاری ہوئے۔ 403
امانت کے متعلق جو اقوال ہیں وہ پیش نظر ہیں۔ 403
اللہ تعالیٰ نے جب آسمان زمین اور پہاڑ پیدا
فرمائے تو سب سے ارشاد ہوا کچھ فرائض فرض
کرنے والا ہوں اللہ تعالیٰ نے امانت و فرائض
آسمان دنیا پر پیش کی تو اس نے عاجزی سے انکار
کیا۔ 405
جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں
نفخ روح کر دیا تو امانت الٰہی کو متمثل بفرح یعنی ایک
چٹان کی صورت میں 406
سورۃ سبا با محاورہ ترجمہ پہلا رکوع سورہ سبا پ 22 407
لفظی ترجمہ 408
خلاصہ تفسیر پہلا رکوع سورہ سبا پ 22 409
وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے اور جو زمین
سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس
میں چڑھتا ہے اور وہی مہربان بخشنے والا ہے۔ 410
مشرکین نے جب قیامت سے انکار کیا تو حضور
کی زبان مبارک سے اس کے آنے کو قطعی یقینی
ظاہر فرمایا اور ارشاد ہوا۔ 410
عزب کے لغوی معنی دور ہونے کے ہیں یا غائب
ہونے کے ہیں 410
مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع سورہ سبا۔ پ 22 412
شان نزول علامہ آلوسی لکھتے ہیں 412
ابوسفیان کا مر کر دوبارہ زندہ ہونے سے انکار کرنا 403
آیات سے انکار۔ 412
دنیا میں شکر نعمت واجب ہے۔ 413
اہل سنت کے عقیدہ میں نعم اخروی اللہ تعالیٰ کے
فضل سے عطا ہوں گی۔ 413
منکرین قیامت کا رد فرمایا جاتا ہے۔ 414
اے محبوب فرمادیجئے تم انکار کرو یا نہ کرو وہ قیامت
ضرور ضرور آئے گی۔ 414
آیات الٰہی پر اعتراضات لا یعنی کر کے اس کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OL COMIL ISLAMIA ACADEMY

ابطال کی جوسعی کرنے والے ہیں ان کے لئے عذاب ہے ذلت کا مصیبتیں اور بلائیں ہیں۔ 415
عزیز وہ ہے جو سب پر غالب ہو اور کسی سے مغلوب نہ ہو حمید وہ ہے جو اپنی تمام شانوں میں قابل ستائش ہو۔ 415
جب تم مر کر اپنے جسموں سے ریزہ ریزہ ہو جاؤ یعنی گل کر مٹی ہو جاؤ گے تو تمہاری نئی پیداوار ہوگی۔ 416
مشرکین کا منہ توڑ جواب 416
بے شک اس میں اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے اور عبرت ہے ایمان والے رجوع لانے والے۔ 417
بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع سورہ سبا پ22 417
لفظی ترجمہ 419
اس رکوع کی نادر لغات 421
خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع سورہ سبا۔ پ22 421
اے پہاڑو اور پرندو داؤد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لاؤ 422
حکم حکیم علی الاطلاق ہے۔ 422
ہم نے نرم کیا اس کے لئے لوہا کہ بناؤ وسیع زرہیں ان کی کڑیاں اندازے سے رکھ۔ 422
حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ لوہا نرم ہو جاتا تھا۔ 422
بارگاہ الٰہی میں دعا بیت المال سے بے نیازی۔ 422
حضرت سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ اور سلیمان کے لئے ہوا مسخر کی جس کی صبح کی منزل ایک ماہ کی راہ اور شام کی منزل ایک ماہ کی راہ ہے۔ 423
ہم نے سلیمان کے لئے پگھلے ہوئے تانبہ کا چشمہ بہایا جو تین روز سرزمین عین میں پانی کی طرح جاری رہا 423
مختلف اقوال 423
ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا۔ 423
وہ جن کیا کام کرتے تھے اس کی تفصیل 423
حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ میں دعا کی تھی۔ 424
وفات حضرت سلیمان کا حال جنوں کو معلوم نہ ہوا آپ کا قیام ایک سال تک رہا جنوں کو آپ کی وفات کا علم نہ ہوا ایک سال کے بعد دیمک نے وہ عصا کھا لیا جب سلیمان زمین پر گر پڑے جنوں کو حال معلوم ہوا۔ 424
جن ایک سال تک مشقت کے ساتھ تعمیر میں مصروف رہے۔ 425
حضرت سلیمان تیرہ سال کی عمر میں سریر آراء سلطنت ہو گئے اور چالیس سال سلطنت کی۔ 425
بے شک سبا کے لئے ان کی آبادی میں نشانی تھی وہ باغ داہنے اور بائیں سب عرب کا ایک قبیلہ تھا جو اپنے دادا کے نام سے مشہور ہے۔ 425
اس بستی میں اللہ تعالیٰ نے ایسی نعمتیں عطا کیں کہ ایک جگہ سے خالی ٹوکری لے کر چلتا تو بغیر ہاتھ سے توڑے وہ ٹوکری پھلوں سے بھر جاتی تھی۔ 425
شکر کا حکم ہوا اس پاک بستی میں نہ مچھر، نہ مکھی، نہ موذی جانور تھے۔ 425
انہوں نے ناشکری کی طوفان کا پانی بھیجا۔ 425
حضرت وہب کہتے ہیں کہ اس بستی میں تیرہ نبی دعوت حق دینے کے لئے مبعوث ہوئے۔ انہوں نے انکار کیا۔ 426
سیلاب کا زبردست عذاب آیا باغ سارا مال غرق

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہو گیا۔ 426

سزا جب ہی دیتے ہیں جب ناشکر ہو جائے۔ 426

شہر سبا کی نعمتوں کی تشریح۔ 426

اس قوم کے متمول لوگوں کا حسد۔ 426

ان آیات میں ان کا ذکر صبر وشکر صفت مومن ہے جب وہ بلا ومصائب میں مبتلا ہوتا ہے صبر کرتا ہے اور جب نعمت پاتا ہے شکر کرتا ہے۔ 427

شیطان کا گمان اہل سبا کے لئے صحیح ہو گیا کہ انسان کو شہوت اور حرص اور غضب کے ذریعہ آسانی سے گمراہ کیا جا سکتا ہے۔ 427

اہل سبا شیطان کے مکر وفریب میں آئے 427

مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع سورہ سبا پ 22 428

حضرت داؤد وسلیمان علیہ السلام کی معجزانہ شانوں کا تذکرہ 428

ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا کہ داؤد علیہ السلام کے نغمات تسبیح کی طرف رجوع لاؤ۔ ان کی آواز میں تسبیح کرو۔ 428

کنکریوں نے دست اقدس سرور عالم ﷺ میں تسبیح کی صدیق اکبر کے دست مبارک میں تسبیح کی 429

آپ کے دست اقدس میں لوہا موم کی طرح گرم ہو کر گندھے آٹے کی صورت میں ہو جاتا تھا۔ 429

حضرت داؤد علیہ السلام بغیر جال لگائے کڑیوں کو جوڑتے اور بے جوڑ ہوتی تھی۔ 429

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے بارے میں تجسس کرتے بھیس بدل کر قوم میں نکلتے اور دریافت کرتے۔ 430

ایک فرشتہ نے کہا کہ وہ بیت المال سے کھاتے ہیں اپنے ہاتھ سے کماتے نہیں۔ 430

آپ نے دعا کی کوئی ایسی صنعت تعلیم فرما دے کہ آسانی سے وہ روزی حاصل کریں تو اللہ تعالیٰ نے ذرہ بنانا تعلیم فرمایا اور آپ کے ہاتھ میں لوہا نرم کر دیا۔ 430

حکیم ترمذی نوادر الاصول میں اور ابن حاتم ابن شوذب سے راوی ہیں۔ 430

حضرت سلیمان علیہ السلام بیت المقدس سے صبح کی سیر کو نکلتے تو اصطخر میں دوپہر کو آرام فرماتے اور اصطخر سے صبح چلتے تو قلعہ خراسان میں آ کر قیلولہ فرماتے 431

اس ہوا کی تعریف میں بعض پرانے اشعار جنہیں وہب بن منبہ نے بحر میں نقل کیا۔ 431

حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ کا مستقر یعنی ایروڈرم تدمر تھا وہاں جنوں نے میدان میں اونچے اونچے ستون وخام ابیض اور اشقر قائم کیے 431

قطر پر روح المعانی میں ہے قطر سے مراد پگھلا ہوا تانبہ لوہے کی دھاتیں ہیں۔ 432

اللہ تعالیٰ نے تانبہ کا چشمہ اس کی کان سے ایسے ہی جاری فرما دیا تھا جیسے پانی کا چشمہ جاری ہوتا ہے۔ 432

حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ آگ کا کوڑا لئے ہوتا ہے جب کوئی جن قصور کرتا تو وہ ایسے مارتا کہ جن مارنے والے کو نہیں دیکھ سکتا۔ 433

فقہاء نے محراب کے اندر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ لکھا ہے بلکہ محراب سے پیر باہر رکھ کر کھڑا ہونا چاہیے تاکہ کراہت لازم نہ آئے۔ 433

ضحاک اور ابو العالیہ کہتے ہیں کہ وہ ملائکہ کی تصاویر اور انبیاء وصلحا کی تصویریں ہوتی تھیں یہ مسجد بناتے تھے تانبہ پیتل اور شیشہ اور سنگ رخام سے تاکہ لوگ انہیں دیکھیں اور پوجیں۔ 433


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

حضرت سلیمان علیہ السلام نے تانبہ کی صورتیں بنا کر دعا کی کہ الٰہی ان میں نفخ روح فرما دے۔ 433

اور یہ جو روایت ہے کہ آپ کی کرسی کے نیچے جنوں نے دو شیر بنائے تھے اور دو عقاب کرسی کے اوپر بناتے تھے جب بلندی پر چڑھتے تو شیر اپنے بازو پھیلاتے رہتے اور جب اتر کر بیٹھنا چاہتے تو عقاب آپ پر سایہ کرتے بازوؤں سے۔ 434

اس دور کی ترقی 434

فلاسفہ نے طلسمات کے ذریعہ بڑے بڑے حیرت ناک مظاہرے کیے۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں باب الطلسم کے نام سے ایک دروازہ بغداد شریف میں ہے۔ 434

شاہ بغداد کی کرامت 434

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ مصورین قیامت کے دن سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے اور بھی احادیث موجود ہیں۔ 435

یہ حرمت جو شریعت مطہرہ میں ہے اس کی وجہ وجیہ صحیح ہے اس لئے کہ مرور ایام کے بعد جاہل لوگ اسے پوجنے لگتے ہیں۔ 436

بہت سے مرید اپنے پیروں کی تصاویر کو مرقعہ کہتے ہیں زیارت کرنا عبادت سمجھتے ہیں والعیاذ باللہ۔ 436

جفان جفن کی جمع ہے۔ 436

جفان سلیمان کی وسعت 436

قدور جمع قدر کی ہے۔ قدر وہ جس میں فخریہ طور پر پکاتے ہیں۔ 436

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی الٰہی کیا کوئی تیری مخلوق میں مجھ سے زیادہ ذکر کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے مینڈک کے متعلق وحی فرمائی حکم فرمایا اے داؤد شکر کرتے ہوئے عمل کرو۔ 437

کشاف میں ہے شکر گزار وہ ہے جو ہر حال میں شکر کرے اشعار ذیل سے شکر کی تعریف واضح ہوتی ہے۔ 437

یعنی جب سلیمان علیہ السلام پر موت کا حکم نافذ کیا تو جن اس سے واقف نہ ہوئے اور برابر کام کرتے رہے۔ 438

دابۃ الارض ہر زمین پر چلنے والے کو کہتے ہیں۔ 438

علامہ آلوسی فرماتے ہیں یہاں دابۃ الارض سے مراد ارضہ ہے وہ ایک چھوٹا سا کیڑا ہے۔ 438

حیوۃ الحیوان میں ہے دیمک نام ہے۔ 438

تو اس جانور نے جب آپ کا عصا نیچے سے کھا لیا اور آپ گر پڑے تو جنوں نے کہا کہ اگر ہم غیب جانتے اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔ 439

حضرت سلیمان علیہ السلام مسجد بیت المقدس میں لمبی مدت اعتکاف فرمایا کرتے تھے محراب میں ایک درخت پایا جسے اللہ تعالیٰ نے بولنے کی طاقت عطا کی۔ 439

اس درخت سے اپنا عصا بنایا۔ 439

آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ جب مری روح قبض کرنے کا حکم ہو تو مجھے خبر کر دینا۔ آپ نے ایک گھنٹہ قبل جنوں کو حکم دیا کہ ایک مکان شیشہ کا ایسا بنایا جائے جس میں دروازہ نہ ہو آپ اس میں کھڑے ہو گئے۔ 439

وہ عصا جس کے تکیہ پر آپ کا قیام تھا اسے دیمک کھا چکی ہے۔ 439


MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

3


ایک سال انتقال کوگزر چکا تھا۔ 439

داؤد علیہ السلام نے بناء بیت المقدس اس جگہ فرمائی جہاں موسیٰ علیہ السلام نے خیمے نصب کیے تھے آپ نے حضرت سلیمان کو وصیت فرمائی۔ 440

سبا اصل میں ایک آدمی کا نام ہے۔ 440

فروہ بن مسیک فرماتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور سبا کے بارے میں سوال کیا حضور علیہ السلام نے فرمایا وہ عرب کے لوگوں میں سے تھا اس سے دس خاندان نکلے اس میں سے چھ ایمان لائے 440

سبا بن یشجب یمن کے پہلے بادشاہ ہیں۔ 441

وجود الٰہی کا جس نے انکار کیا وہ یہی شخص تھا۔ 441

اس کی حکومت چار سو چوراسی سال رہی۔ 441

اس بستی کے لوگوں کیلئے تیرہ نبی مبعوث ہوئے۔ 441

وہ جنگل جس میں سیلاب آیا ایک میدانی پہاڑ کے بیچ تھا اس کی جانب فصیل بنائی تھی۔ 442

مفصل روایت 442

بلقیس نے ملک سبا کا تخت چھوڑ دیا اور وہ ایک مکان میں چلی گئی۔ 442

قوم نے متفق ہو کر کہا کہ اب ہم تیری پیروی کریں گے بلقیس نے پہاڑ سے پہاڑ تک ایک فصیل بنانے کا حکم دیا۔ انہوں نے بڑی چٹانوں سے پتھروں سے اس فصیل کو تیار کیا۔ بارش کا پانی اس میں جمع ہوتا بہت سی نہریں راستے رکھے۔ 442

یہ سیلاب عہد ملک ذی الازی بن حبان میں آیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے بیچ تھا بدل دیا ہم نے ان باغوں کے دو باغ جو کیسلے کڑوے پھل والے تھے۔ 443

وہ باغ تباہ کر کے ان کی جگہ جنگلی جڑی بوٹیاں اگا دیں۔ 443

ایک اہم سوال 443

جانے آنے کی مقداریں مقرر کیں۔ 444

دونوں آبادیوں کے درمیان ایک میل کا فاصلہ تھا۔ 444

جب سبا والوں پر نعمتیں وسیع ہوئیں اور ان کا جی بھر گیا اور یہ چاہا کہ جنگل اور میدان بیچ میں ہوں تاکہ غریب لوگوں سے امتیاز رہے۔ 444

طریفہ ایک کاہنہ تھی اس نے اپنی کہانت سے دیکھا کہ ملک سبا تباہ ہوگا۔ 446

مفصل واقعہ 446

با محاورہ ترجمہ تیسرا رکوع سورہ سبا پ22 447

لفظی ترجمہ 448

خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع سورہ سبا پ22 449

اور نہیں فائدے دے گی اس کے حضور کسی کی شفاعت مگر اس کی جو ماذون بالشفاعت ہو۔ 449

ایک فرقہ نصیریہ وھو العلی الکبیر سے علی مرتضیٰ مراد لیتے ہیں جو جہالت محض ہے۔ 450

اللہ تعالیٰ سب کو جمع کرے گا اہل حق کو جنت میں اور اہل باطل کو جہنم میں داخل کرے گا۔ 450

اس آیت کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت عام ہے۔ اور تمام لوگ آپ کی رسالت کے احاطہ میں ہیں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مجھے چھ خصوصیات ایسی عطا ہوئیں مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ 451

مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع سورہ سبا پ22 451

اے محبوب ان مشرکوں سے فرمائیے جو قصہ سبا کی


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

مشہور مثال جانتے ہیں۔ 452

علامہ آلوسی فرماتے ہیں کوئی شفاعت کسی حال میں نفع بخش نہیں جب تک وہ ماذون بالشفاعت نہ ہو 452

نبی ہو یا ملک مثل اس کے کوئی غوث ولی قطب جو مقام شفاعت کے اہل ہیں۔ 452

ہمارے رب نے حق فرمایا اور اجازت شفاعت ہے اس کے لئے جس کے حق میں اس کی رضا ہے۔ 453

جبرئیل علیہ السلام جب حضور علیہ السلام کی طرف حاضر ہوئے تو ملائکہ سمجھے قیامت کا حکم لے کر آئے ہیں۔ 453

علامہ طیبی فرماتے ہیں مشرکین بتوں اور ملائکہ کو شفاعت کے لئے پکاریں گے جواب دیئے جائیں گے کہ ان کو کہو جنہیں تم معبود سمجھے ہوئے ہو۔ 453

ابن ابی حاتم زید بن اسلم سے راوی ہیں کہ آیہ کریمہ میں جو ارشاد ہے وہ یہ ہے۔ 454

جب شیاطین کے دلوں میں گھبراہٹ جاتی رہیں گی تو کہیں گے حق فرمایا اور وہ بلند بالا ہے۔ 454

لکم دینکم ولی دین پر حکم ہے منسوخ الحکم اور مامور تلاوت۔ 454

یعنی حشر ونشر کے بعد بروز قیامت فیصلہ صحیح ہو جائے گا کہ کون جہنم میں جاتا ہے اور کون جنت میں۔ 454

پیپل تلسی پتھر لکڑی چاند سورج ستارے وہ ہیں جنہیں تم معبود سمجھے بیٹھے ہو ان کی حقیقت واضح ہے 455

کافۃ للناس سے مراد تمام لوگوں کے لئے بشیر نذیر ہے۔ 455

ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام کی بعثت عرب وعجم اور تمام امتوں کی طرف ہے۔ 455

اور کہتے ہیں کہ کفار کب ہوگا یہ وعدہ پورا اگر تم سچے ہو اس میں مشرکین کا تخاطب حضور علیہ السلام سے ہے۔ 456

اس کا جواب دیا گیا اے محبوب انہیں کہہ دو کہ تمہارا دن مقرر ہے ایک دن نہ پیچھے ہوگا نہ آگے یہ ان کے سوال کا جواب ہے۔ 456

بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع سورہ سباپ 22 456

لفظی ترجمہ 457

خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع سورہ سباپ 22 458

کافر بولے ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے اس قرآن پر اور نہ ان کتابوں پر جو اس سے پہلے نازل ہوئے 458

کمزور غرباء متکبر لوگوں سے کہیں گے کہ اگر تم ہمیں ایمان لانے سے نہ روکتے تو ہم ضرور ہی مومن ہوتے۔ 459

اس پر غرباء جواب دیں گے 459

آیت کریمہ میں ضعیف متمول تابع متبوع کا تذکرہ ہے۔ 459

سید عالم کی تسکین خاطر فرمائی گئی۔ 459

شان نزول 460

مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع سورہ سباپ 22 461

جب وہ محاسبہ کے میدان میں کھڑے ہوں گے تو اے محبوب ایمان والوں کو دیکھو۔ 461

وہ شرما کر اپنی ندامت چھپائیں گے عذاب دیکھیں گے پچھتائیں گے مبہوت ہو کر رہ جائیں گے۔ 462

جو بھی بستی ہے اس میں ہم نے اپنا نذیر بھیجا۔ 462

مشرکین ومتمول رسالت کے منکر رہے۔ 462

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو تسلی دی گئی۔ 462

حدیث ہرقل میں بھی غرباء کا ایمان لانا جب بیان ہوا تو اس نے یہ علامت تو ان کی صداقت وہدایت


MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

کی ہے۔ 462

اہل مکہ کی سرکشی 462

مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ جو دنیا میں عزت سے بسر کرے گا وہ آخرت میں بھی عزت سے ہی رہے گا 462

قرآن کریم کا ارشاد کفر کرنے والوں کے لئے ہم دنیا اتنی فراخ کرتے ہیں کہ ان کے گھر چاندی کی چھتوں کے ہوتے آخرت کی نعمتیں امت کے مومنین کے لئے ہیں۔ 462

بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع سورہ سبا۔ پ22 463

لفظی ترجمہ 464

خلاصہ تفسیر پانچواں رکوع سورہ سبا۔ پ22 465

جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے ان کے لئے دو چند بدلہ ہے۔ 465

ایک ایک نیکی کے بدلے دس دس نیکیاں ملیں گی۔ 465

آخرت کے متعلق ان کا عقیدہ کہ مرنے کے بعد اٹھنا ہی نہیں تو عذاب ثواب کیسا۔ 466

جس کے لئے علم اللہ میں وسعت رزق تھی اس پر وسعت اور جس کے لئے تنگی رزق مقدر کی گئی۔ 466

انفاق سبیل اللہ کا بدلہ صرف مسلمان کے لئے ہے۔ 466

صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے۔ 467

جس دن محشور فرمائے گا ان سب کو پھر فرمائے گا فرشتوں سے کہا یہ لوگ تمہیں پوجتے تھے۔ 467

مشرکین مکہ عذاب وثواب کا استہزاء کرتے تھے اور کہتے تھے جب مر کر مٹی ہو جائیں گے تو عقل سے بعید ہے کہ پھر زندہ ہوں۔ 467

اور جب پڑھی جائیں ہماری روشن آیتیں تو کہتے ہیں یہ کیا ہے ایک آدمی کی طرف سے کہ دور رکھنا چاہتا ہے تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے اس کا مقابلہ نہ ہو تو جادو سے تشبیہ دے دی۔ 467

کفار مکہ سے پہلے کفار کا حال اجمالاً بیان فرما کر اظہار فرمایا ہے ہم نے ان کو تباہ و ہلاک کر دیا تو ان کا ہلاک کرنا کیا دشوار ہے۔ 468

مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع سورہ سبا پ22 468

اس میں کفار کو ارشاد ہے کہ کثرت اموال و اولاد موجب تقرب نہیں ہو سکتے۔ 469

مگر جو ایمان لایا اور نیک عمل کئے اس کے کیے اور اس عمل کا بدلہ دو چند ہے اور وہ بالا خانوں میں امن و امان سے جنت میں ہوں گے۔ 469

تمہارے مال و اولاد تقرب کے موجب نہیں مگر مومن کے لئے انہیں خیرات وصدقات کا صلہ دو چند سے سات سو گنا تک ملے گا۔ 469

علامہ آلوسی فرماتے ہیں وہ لوگ جو ہماری آیتوں کی تکذیب میں سعی کرتے ہیں۔ 469

کبھی وہ اپنے فضل سے رزق فراخ فرما دیتا ہے اور کبھی اس پر تنگ فرما دیتا ہے۔ 470

جو کچھ اس کے لئے خرچ کرو گے تو وہ اس کے بدلے میں تمہیں اور اجر دے گا۔ 470

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہر صبح دو فرشتے نازل ہو کر دعا کرتے ہیں۔ 470

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم خرچ کر ہم پر، ہم تجھ پر خرچ کریں گے۔ 470

حضور علیہ السلام نے فرمایا خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا توسیع کر تجھ وسعت ملے گی اے زبیر کھا اور کھلا اور


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مشک کا منہ بند نہ کر کہ تجھ پر رزق بند ہو جائے گا۔ 470
سختی نہ کر تجھ پر سختی ہوگی اس آخرالحدیث 471
تمام مخلوق بعد حشر موقف میں کھڑی ہو اور ان سے سات ہزار برس تک کلام نہ ہوتی حتیٰ کہ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت کے لئے کھڑے ہوں گے۔ 471
عرب میں بت پرستی کا بانی عمر بن لحیی ہے۔ 471
یعنی فرشتے عرض کریں گے الٰہی تو ہی وہ ہے جس سے ہماری دوستی ہے۔ 472
آج کے دن ان کا ایک دوسرے کو نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان 472
عام کفار بھی کہنے لگے اس کتاب حق کی شان میں جب وہ ان کے سامنے آئی وہ اس کے مقابلہ میں عاجز آئے۔ 473
کفار مکہ کو ہم نے کوئی کتاب بھی نہ دی۔ 473
جو حضور علیہ السلام کا منکر ہو یا کسی غیر کو نبی یا مسیح موعود مانتا ہے وہ عقیدہ اساسی کا منکر قطعی مرتد قرار پاتا ہے۔ 473
بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع سورہ سبا پ22 473
لفظی ترجمہ 474
نادر لغات 475
خلاصہ تفسیر چھٹا رکوع سورہ سبا پ22 476
اگر تم میری نصیحت پر عامل رہے تو تم پر حق واضح ہو جائے گا۔ 476
تم طلب حق کی نیت سے اپنے آپ کو جنبہ داری اور تعصب قوی سے خالی کر کے اللہ کے لئے قائم ہو جاؤ دو دو تا کہ تا ہم مشورہ کر سکو۔ 476
تبلیغ رسالت و ہدایت پر ہیں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا 477
جاء الحق سے مراد قرآن و سلام ہے۔ 477
کفار مکہ نے حضور علیہ السلام پر گمراہ ہونے کا الزام لگایا اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دلوایا۔ 477
تمام انبیاء معصوم ہوتے ہیں ان سے گناہ نہیں ہو سکتے تمام خلق کو نیک راہیں آپ کی اتباع سے ملتی ہیں۔ 477
عرب کے مایہ ناز شاعر جب مسلمان ہو گئے تو کفار نے طعنہ دیا۔ 477
تین آیتیں یہ ہیں جو کلام بشر نہیں۔ 477
نہ کچھ دیکھا نہ دیکھ سکتے ہیں لیکن ہمارے حبیب پاک شان میں بے سوچے بکتے تھے۔ 478
مختصر تفسیر اردو چھٹا رکوع سورہ سبا پ22 478
پھر غور و فکر سے نتیجہ اخذ کرو کہ ایسا عظیم نظام جو دنیا اور آخرت پر حاوی ہو۔ 479
بطور معجزہ بے جان پتھر بھی ان کے آگے جھکتا ہے۔ 479
حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایسے حال میں مبعوث ہوا کہ قیامت اس طرح سامنے ہے۔ 479
فرما دیجئے کہ میں تم سے اجر تبلیغ میں کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر مودۃ فی القربیٰ۔ 480
قربیٰ سے مراد حضور کے قریبی مراد ہیں۔ 480
امام زین العابدین بھی ہی فرماتے ہیں۔ 480
فذف بالحق سے مراد علامہ سدی وحی کے ذریعہ حکم دینا مراد لیتے ہیں۔ 480
میرا ہدایت پانا تمہاری ہدایت جیسا نہیں انبیاء کی ہدایت بذریعہ وحی منیر ہے۔ 481


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ایمان کے جہاں مکلف وہاں ایمان نہ لائے اب عذاب دیکھ کر امنا کہتے ہیں اور یہ مقام اجزاء ہے 482
اس سے پہلے کفر کیا کرتے تھے جن کی حقیقت ان پر ظاہر نہ تھی۔ 482
آج امنا کہہ کر ایمان کہاں حاصل کر سکتے ہیں۔ 482
سورہ فاطر 483
اس سورہ کا نام سورہ ملائکہ بھی ہے 483
بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع سورہ فاطر پ22 483
لفظی ترجمہ 484
خلاصہ تفسیر پہلا رکوع سورہ فاطر پ22 485
فرشتوں کو رسول کرنے والا (اپنے انبیاء کی طرف) جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں۔ 485
اللہ رحمت کھولتا ہے لوگوں کے لئے اس کو روکنے والا نہیں۔ 485
اس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا آسمان کو بغیر ستون کے قائم کیا۔ 485
اپنے محبوب کو تسلی کے لئے ارشاد ہے اگر آپ کو جھٹلائیں آپ کی نبوت رسالت سے انکار کریں تو آپ سے پہلے بھی یہ جھٹلا چکے ہیں۔ خاتم کے معنی آخر نبی کے ہیں وہی اللہ اپنے نبیوں کی مدد فرمائے گا۔ 486
بے شک شیطان تمہارے حق میں دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو۔ 486
اس کے بعد شیطان کے پیروکاروں کا حال مفصل بیان فرمایا جاتا ہے۔ 487
فاطر فطر سے مشتق ہے فطر کہتے ہیں پھاڑنے کو۔ 487
مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع سورہ فاطر پ22 487
لغت فطر کی تصریح پر اہل عرب کی طرف سے وضاحت 487
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں دو اعرابی جھگڑتے ہوئے آئے ایک کنوئیں پر تو ایک دن ان میں سے کہنے لگا میں نے اس کا فطر کیا۔ 487
فطر کے اصل معنی چیرنے کے ہیں۔ 487
تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو آسمانوں کو چیرتا ہے بارش کے ساتھ زمین کو چیرتا ہے سبزیوں کے ساتھ۔ 488
چند اقوال 488
اس سورہ مبارکہ میں حمد سے اشارہ ہے اس نعمت کی طرف جو آخرت میں باقی ہو۔ 488
سب حمد اللہ کو ہے جو آسمان و زمین کا نزول ارواح کے لئے چیرنے والا ہے۔ 488
سورہ سبا کے مضمون سے سورہ فاطر کا یہ ربط ہوا۔ 488
مومنین کے لئے ابواب کھول دیئے جائیں گے 489
حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے جبرائیل امین کو چھ سو پر کے ساتھ دیکھا 489
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دوبار ملاحظہ فرمایا 489
فلاسفہ نے ملائکہ کو عقول مجردہ کا نام دیا۔ 489
یزید فی الخلق سے مراد خلق انسانی ہے۔ 490
سدی فرماتے ہیں رحمت سے مراد بارش ہے۔ 490
ابن منذر عامر بن قیس سے راوی ہیں۔ 490
چار آیتیں قرآن میں ہیں جب میں نے انہیں پڑھا تو اب مجھے پرواہ نہیں رہی شام کیا ہے صبح کیا


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہے۔ 491
جب بلاؤں کی شدت ہوتو سورۂ الم نشرح 491
یاد کرو اللہ کی نعمت جو تم پر فرمائی۔ 491
بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع سورہ فاطر پ 22 493
لفظی ترجمہ 494
حل لغات نادرہ 496
خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع سورہ فاطر پ 22 496
شان نزول 497
اللہ وہ ہے جس نے ہوائیں چھوڑیں جو بادل اٹھاتی
ہیں 497
بلد میت سے وہ آبادی ہے جس میں سبزہ کھیتی خشک
ہوگئی ہو۔ 497
ایک صحابی نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا انسان کو
مرنے کے بعد کس طرح زندہ فرمائے گا۔ 497
حدیث پاک 498
پاکیزہ کلام سے مراد کلمہ توحید تسبیح اور تکبیر ہے۔ 498
مکروہ کام گناہ کرنے والوں سے مراد قریش میں جو
دارالندوہ میں جمع ہوکر منصوبہ بناتے تھے ان کا مکر
برباد ہوگا چنانچہ ایسا ہوا۔ 498
پانی کی بوند سے تمہیں جوڑا جوڑا کیا۔ 498
معمرہ وہ ہے جس کی عمر ساٹھ سال تک ہوجائے اور کم
عمرہ وہ ہے جو اس سے قبل انتقال کرے۔ 498
دونوں سمندر یکساں نہیں بلکہ دونوں میں اتنا فرق
ہے کہ یہ میٹھا پانی ہے تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ پانی
چیرتی ہیں دریا میں چلتے ہوئے یا آواز کرتی ہیں۔ 499
رات لاتا ہے دن کے حصہ میں تو دن بڑھ جاتا ہے
دن لاتا ہے رات کے حصہ میں تو رات بڑھ جاتی
ہے مقدار پندرہ گھنٹہ تک ہوجاتی ہے مسخر کیے چاند
سورج پر ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے جب قیامت
آئے گی تو ان کا چلنا موقوف ہوجائے گا۔ 499
مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع سورہ فاطر پ 22 499
کیا وہ کافر اور وہ جو ایمان لایا دونوں مساوی ہیں۔ 500
استفہام انکاری مختلف جگہ ہیں۔ 500
ہدایت وضلالت مشیت الٰہی کے تحت ہے۔ 500
آپ ان کے مومن ہونے کی حرص نہ فرمائیں اور
اپنی جان پاک ان کی حسرت میں ہلاک نہ کریں۔ 500
شان نزول بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ ہے 501
ضحاک سے راوی ہیں کہ یہ آیت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور
ابوجہل کے متعلق نازل ہوئیں۔ 501
اللہ وہ ہیں جو ہوائیں چلاتا ہے اور بادل سیراب
فرماتا ہے مردہ شہروں کو۔ 501
میت اسے کہتے ہیں جو مرجائے بارش برسنے والی
جو بادل سے آتی ہے وہ سبب ہوتی ہے زمین کی
زندگی کا جسے سرسبزی کہتے ہیں۔ 501
میت کا نشر بمعنی زندہ کرنا مستعار ہے نشر ثوب سے
اس کے معنی کپڑا اچھانا ہے۔ 502
اللہ تعالیٰ روح حیات کو بدن انسان کی طرف ہانکے
گا۔ 502
ملک صور آسمان وزمین کے مابین کھڑا ہوکر صور
پھونکے گا جس اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق مرجائیں سوا
اس ہستی کے۔ 502
فرشتہ کھڑا ہوکر نفخ صور کرے تو ہر جان چلنے لگے
اپنے جسم کی طرف 502
مسلم شریف کی حدیث 502


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ابوزید وقواتی کہتے ہیں کہ ہر مخلوق کے جسم سے ایک
جوہر باقی رہتا ہے جو متغیر نہیں ہوتا اس پر نشاۃ ثانیہ
ہوگی۔ 502
جوعزت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے وہ بالذات ہے۔ 503
کلمہ طیبہ اللہ کے حضور پہنچتا ہے اور نیک اعمال
اسے بلند کرتا ہے۔ 504
ابن عباس فرماتے ہیں کلمہ طیبہ سے مراد لا الٰہ الا اللہ
ہے اور اسی پر مدار نجات ہے۔ 504
ایک حدیث 504
اللہ کسی قول کو قبول نہیں فرماتا مگر عمل کے ساتھ اور
کوئی قول وعمل قبول نہیں مگر نیت کے ساتھ۔ 504
مکر السیئات سے مراد ان لوگوں کی چالیں ہیں جو
دار الندوہ میں جمع ہو کر حضور علیہ السلام کے خلاف چلتے
تھے۔ 504
اس کا مکر فاسد ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی خفیہ
تدبیر ایسی غالب آئی۔ 504
انہیں مکہ معظمہ سے نکالا گیا قتل کیا گیا۔ 504
اللہ نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر نطفہ سے پھر
جوڑا۔ 504
کوئی حاملہ نہیں ہوتی بچہ نہیں جنتی مگر اللہ کے علم میں
ہے۔ 505
علامہ آلوسی فرماتے ہیں عمل صالح سے عمر بڑھ سکتی
ہے نیک عمل نہ کرے اسے تغیر تبدل سے تغیر تقدیر
لازم نہیں آتی۔ 505
کعب بن احبار فرماتے ہیں اگر حضرت عمر دعا
فرماتے تو یقیناً ان کی موت کا وقت مؤخر ہو جاتا۔ 505
صدقہ اور صلہ رحمی گھروں کو آباد کرتے ہیں اور
عمریں بڑھاتے ہیں۔ 505
صحیفۃ الانسان یہ ہے کہ فرشتے بعد استقرار حمل
چالیس پچاس یا پنتالیس رات گزرنے کے بعد
نطفہ بارگاہ رب العزت سے عرض کرتا ہے کہ اسے
شقی لکھوں یا سعید، مرد یا عورت۔ 505
جو حکم ہوتا ہے لکھ دیا جاتا ہے۔ 506
دو دریا مساوی نہیں یہ عذب ہے پاک ستھرا ہے۔ 506
فرات مسکن بخشش اور مزیل تشنگی ہے۔ 506
اجاج اسے کہتے ہیں جو شدید الملوحت اور شدید
المرارت ہو یعنی وہ پانی ملاحت کی وجہ سے گلا جلا
ڈالے۔ 506
کڑوے میٹھے پانی سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت
مچھلی وغیرہ۔ 506
لحم طری سے مراد مچھلی ہے۔ لحم سے مراد ذبیحہ گاؤ
ہے۔ 506
جو قسم کھائے کہ گوشت نہ کھائے گا اور مچھلی کھالے تو
اس پر حنث بھینس لازم نہیں آئے گی۔ 506
حلیہ وہ زیور ہے جو کھاری سمندر سے موتی اور مونگا
نکال کر زیور کی شکل میں استعمال ہوتا ہے۔ 507
میٹھے اور کھاری پانی کی بحث جب پانی حرکت میں
کشتی سے پھٹتا جاتا ہے۔ 507
اسے مخرت السفینہ کہتے ہیں۔ 507
ایک قول ہے مخر کشتی کے چلنے سے جو پانی میں آواز
ہوتی ہے اسے کہتے ہیں۔ 507
اس ملک سے اس ملک میں سفر کر کے اپنے تجارتی
منافع حاصل کرو۔ 507
داخل کرتا ہے رات کو حصہ دن میں اور داخل کرتا


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| ہے دن کا حصہ رات میں۔ سورج اور چاند مسخر فرمائے سورج کی مدت سیر ایک سال ہے اور چاند کی سیر ایک ماہ مقرر ہے۔ | 507 |
| یہ وہ اللہ ہے جس کی عظیم شانیں اس کی صنعت کمال سے ظاہر ہیں۔ | 508 |
| ہر ایک اپنے محور پر چل رہا ہے سورج سال میں اپنا دورہ ختم کرتا ہے چاند ایک ماہ میں پورا کرتا ہے۔ | 508 |
| قطمیر عربی زبان میں خرمے کی گٹھلی پر جو جھلی ہوتی ہے اسے کہتے ہیں۔ | 508 |
| ابن منذر کہتے ہیں جو کھجور کے سر پر ایک ٹوپی ہوتی ہے اسے قطمیر کہتے ہیں۔ | 508 |
| مختلف اقوال | 508 |
| اگر تم پکارو تو تمہاری پکار نہ سن سکیں۔ | 508 |
| آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ کے ملائکہ کے قول کو بیان فرمایا۔ | 508 |
| با محاورہ ترجمہ تیسرا رکوع سورہ فاطر پ22 | 509 |
| لفظی ترجمہ | 510 |
| خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع سورہ فاطر پ22 | 511 |
| اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور فنا کر دے اور نئی مخلوق لے آئے۔ | 511 |
| اور کوئی جان بوجھ اٹھانے والی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔ | 511 |
| پاکیزگی سے مراد گناہوں سے بچنا ہے۔ | 512 |
| نہیں برابر اندھا اور آنکھ والا مومن کافر۔ | 512 |
| مومن نور ایمان سے زندہ ہے۔ | 512 |
| جسے ہدایت دینا منظور ہو اسے توفیق قبول گوش عطا فرما دیتا ہے۔ | 512 |
| چند لغات کا حل | 513 |
| مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع سورہ فاطر پ22 | 513 |
| شدۃ احتیاج میں اللہ کے حضور فقیر ہیں | 513 |
| انسان کو ضعیف فرمایا۔ | 513 |
| وہی مستحق حمد ہے۔ | 514 |
| یہاں غنی کو حمید پر مقدم کرنے میں مناسبت خاص ہے | 514 |
| شان نزول | 514 |
| لے آئے نئی مخلوق | 514 |
| اگر وہ چاہے تو تم کو دنیا سے لے جائے۔ | 514 |
| اور کوئی گناہ گار جان نہیں اٹھا سکتی دوسرے گناہ گار کا بوجھ | 514 |
| شان نزول | 515 |
| اعمال طالح کی سزا اعمال صالح کی جزا دے گا۔ | 515 |
| کافر مومن کا فرق عدم تساوی مثالوں سے بیان فرمائی جاتی ہے۔ | 515 |
| جہالت کی اندھیریاں یا حق کے انوار مساوی نہیں | |
| زندہ اور مردے مساوی نہیں | 516 |
| حدیث قلیب بدر والی سے ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام نے مقتولین کفار کو پکارا۔ | 516 |
| حدیث قلیب بدر یہ ہے مسلم شریف میں ہے۔ | 516 |
| حضور نے یہ قسم فرمایا | 517 |
| سماع موتی سے انکار غلط ہے بے شک اللہ جسے چاہے گوش قبول عطا فرما دے۔ | 517 |
| اے محبوب آپ اپنی قوت و ارادے سے کسی کو ہدایت نہیں فرما سکتے۔ | 518 |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آپ نہیں مگر ڈرانے والے بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشارت دینا اور ڈر سنانے والا بھیجا۔ 518
بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع سورہ فاطر پ 22 519
لفظی ترجمہ 520
خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع سورہ فاطر پ 22 522
تو نکالے ہم نے اس سے پھل رنگ برنگ 522
پہاڑوں میں راستے ہیں سفید سرخ کالے 522
اہل علم کی تعریف ہے۔ 523
وحی کے ذریعہ جو کتاب کا ذکر ہے وہ قرآن کریم ہے۔ 523
ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہ تین گروہ وہ ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔ 524
میانہ روی میں رہنے والا گروہ ہے۔ جس کے عمل ریا سے ملوث ہوں۔ 524
ظالم نفسہ اپنی جان پر ظلم کرنے والا گروہ۔ 524
حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے امتیوں کو یہ کتاب عطا فرمائی جنہیں تمام امتوں پر فضیلت حاصل ہے۔ 524
دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا۔ 524
ام المومنین کا کمال انکسار آیت نظر ان کی جلالت مرتبت بتا رہی ہے۔ 524
ہر سہ گروہ کے لئے ارشاد ہے۔ 524
ہول قیامت کی فکر تھی کہ وہاں کیا ہوگا۔ 525
اس پر وہ بخشش دیکھ کر حمد الٰہی کریں۔ 525
جو کافر ہی رہے ان کے لئے جہنم کی آگ ہے۔ نہ انہیں قضاء آئے کہ مر جائیں اور نہ ان پر ان کا عذاب کچھ ہلکا کیا جائے۔ 525
مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع سورہ فاطر پ 22 525
چند لغات کا حل 525
مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع۔ سورت فاطر۔ پ 22 526
اللہ نے آسمان سے پانی نازل کیا۔ اس کی قدرت کا یہ مشاہدہ نہ کیا۔ 526
اس پانی سے ہم نکالتے ہیں ایسے پھل کہ جن کے رنگ مختلف ہیں۔ 527
پہاڑوں سے راستے سفید سرخ مختلف رنگوں والے 527
جدد کی تفصیل 527
غرابیب وغربیب کی جمع ہے وہ دور کی سیاہی ہے۔ 527
غراب کوئے کو بھی کہتے ہیں۔ 527
حدیث میں ہے۔ 527
شیخ بیت کو بغض سے اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے سیاہ خضاب کرنے والے بڈھے کو اللہ سے ڈرنے والے 527
اس کے بندوں میں علماء ہیں 527
علماء سے مراد وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کا عرفان رکھیں۔ 528
جو عرفان زیادہ رکھے گا وہ جنت بھی زیادہ رہے گا۔ 528
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی۔ 528
یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔ 528
ایمان والوں کا انعام 528
یہ بشارت جو اس مومن کے لئے ہے جو ان صفات سے متصف ہو۔ 529
عبادت مالی کا حکم 529
پوشیدہ خرچ کرنے والا 529
اپنے رب سے ایسی تجارت کی جس میں کھوٹ اور نقصان نہ ہو۔ 529


MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

حضرت معاذ فرماتے ہیں جو توبہ سے قبل معصیت شعاری میں مرجائے وہ ظالم نفسہ ہے اس کی تفسیر میں تنتالیس اقوال ہیں۔ 531

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا یہ تمام اس امت کے افراد ہیں اور سب جنتی ہیں۔ 532

حضور علیہ السلام نے آیت کریمہ تلاوت فرما کر اس کی تفصیل فرمائی۔ 532

جنتی جنت میں داخل ہو کر کہیں گے۔ 533

حزن خوف عاقبت کو کہتے ہیں۔ 533

اللہ تعالیٰ بخشش فرمانے والا ہمارے گناہ کو اور چشم پوشی کرنے والا۔ 533

جسمانی تکان کو نصب کہتے ہیں اور نفسانی کوفت کو لغوب کہتے ہیں۔ 533

عذاب جہنم میں جہنمی کا یہ حال ہے کہ نہ مرتا نہ جیتا ہے۔ 534

جہنمی جہنم میں پکارتے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں نکال اس جہنم سے کہ ہم اب نیک عمل کریں گے۔ 534

عمل صالح توحید اور اتباع اور حضور علیہ السلام 534

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبیخاً جواب ہوگا۔ 534

عمر کا تذکرہ 534

بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع سورہ فاطر پ22 535

لفظی ترجمہ 536

خلاصہ تفسیر پانچواں رکوع سورہ فاطر پ22 538

ذاتی غیب سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ 538

آسمان زمین میں قدرت الٰہی سے اپنی جگہ قائم ہیں ہل نہیں سکتے۔ 539

آیہ کریمہ کا شان نزول بتاتا ہے کہ قبل بعثت جناب مصطفی ﷺ تمام قریش یہود نصاری کی مذمت کرتے تھے۔ 539

تو جب ان کے پاس ڈر سنانے والا تشریف لائے تو انہوں نے نفرت کا اظہار کیا۔ 539

اللہ تعالیٰ بندوں کے معاصی پر گرفت فرمائے تو کوئی نہ بچے۔ 540

لغات نادرہ 541

مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع سورہ فاطر پ22 541

حضرت کعب نے کہا آسمان اپنے قطب میں چکی کی طرح پھرتا ہے۔ 542

فلاسفہ قدیم وجدید کے بہت اختلافات ہیں۔ 543

بعض کے نزدیک مکر سے مراد سازش کرنا مخالفت میں خفیہ چالیں چلنا ہے۔ 543

تو کیا انتظار کر رہے مگر پہلوں کی طرح عذاب کا تو ہرگز نہ پائے گا عذاب کا ٹلنا اگر اللہ تعالیٰ گرفت فرمانا چاہے تو روئے زمین پر کوئی نہ رہے۔ 544

سورۂ یٰسین شریف بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع سورہ یٰسین پ22 545

لفظی ترجمہ 545

خلاصہ تفسیر پہلا رکوع سورۂ یٰسین پ22 546

مختصر فضائل سورۂ یٰسین پ22 547

قرآن کریم کا قلب یاسین ہے۔ 547

احادیث صحیحہ انسان کامل 547

انسان کامل 547

کفار کا رد 547


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| شان نزول | 548 |
| عزت کے ثواب سے مراد جنت ہے | 549 |
| مردوں کو زندہ کرنے کے بعد ان کا محاسبہ ہوگا | 549 |
| جو نیک طریقہ جاری کرے گا اسے اس کا اجر ثواب ملے گا اور برا طریقہ رائج کرنے والا خود گنہگار رہوگا | 549 |
| صدہا امور خیر ایسے ہیں کہ اللہ کے بندوں نے جاری کیے انہیں ناجائز کہنا ناجائز ہے۔ | 549 |
| شان نزول | 549 |
| لغات نادرہ | 549 |
| مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع سورہ یاسین پ22 | 550 |
| اس سورہ مبارکہ کے لئے حکم ہے کہ اسے مرنے والوں پر تلاوت کریں۔ | 550 |
| حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ | 550 |
| سعید بن منصور سے روایت | 550 |
| سورہ یاسین کو پڑھنے والے کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہیں | 550 |
| یہ دنیا و آخرت کی بلاؤں سے حفاظت کرتی ہے۔ | 550 |
| قبیلہ بنی مسلمہ نے جو نواحی مدینہ میں رہتے تھے جب مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا اس وقت یہ نازل ہوئی۔ | 550 |
| اس کے فضائل میں بہت سی احادیث ہیں علاوہ اس کے جو بیان ہوچکیں | 551 |
| صحیح حدیث | 551 |
| سورۂ فاطر سے سورۂ یاسین کا ربط | 551 |
| حروف مقطعات کی تفسیر | 551 |
| سب جگہ یہی ہے کہ ان کی مراد حقیقت اللہ ہی جانتا ہے | 552 |
| معنی تصغیر کی وضاحت | 552 |
| کفار کی سزا کا ذکر | 553 |
| تبلیغی فریضہ کی اہمیت | 556 |
| اچھے برے رواج کا تذکرہ | 557 |
| متروکہ آثار کا تاثر | 557 |
| بامحاورہ ترجمہ رکوع 2 سورہ یٰسین | 559 |
| لفظی ترجمہ | 559 |
| خلاصہ تفسیر اردو دوسرا رکوع سورۂ یٰسین | 560 |
| حبیب نجار وغیرہ کا اسلام لانا | 560 |
| شمعون وغیرہ کی مذمت | 561 |
| کافروں کا مقابلہ | 562 |
| مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع سورۂ یٰسین پ22 | 564 |
| عیسیٰ علیہ السلام کے تبلیغی فرستادہ | 565 |
| کافروں کا ٹکراؤ | 566 |
| حواریوں کی کرامات | 567 |
| بامحاورہ ترجمہ نصف دوسرا رکوع سورۂ یٰسین | 570 |
| حل لغات | 570 |
| خلاصہ تفسیر نصف دوسرا رکوع سورۂ یٰسین | 571 |
| حبیب حواری کی شہادت | 572 |
| بعض لغات نادرہ | 573 |
| مختصر تفسیر اردو نصف دوسرا رکوع سورۂ یٰسین | 574 |
| حبیب کے قتل کی نوعیت | 576 |
| ہلاکت اعداء کی نوعیت | 576 |
| بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع سورۂ یٰسین | 578 |
| حل لغات | 579 |
| خلاصہ تفسیر اردو تیسرا رکوع سورۂ یٰسین | 581 |
| مصنوعات الٰہیہ کا تذکرہ | 581 |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

احکام شرح کا مذاق 582
عذاب نا قابل برداشت 583
مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع سورۂ یٰسین 585
انعامات قدرت کا ذکر 585
تخلیقی فوائد 586
مستقر سورج 587
سیاروں کی حرکات 590
سیاروں کی روشنی کا مبدء 591
ستاروں کی منازل وغیرہ 591
فلک میں احتمالات اور ستاروں کا مستقر 592
کفار کی سرکشی وتمرد 593
کفار کا احکام شرع سے مذاق 594
بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع سورۂ یٰسین 595
حل لغات 596
خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع سورۂ یٰسین 598
نفخۂ اولیٰ وثانیہ کا حال 598
کفار ومومنین کی عملی جزاء 599
بعض لغات نادرہ کی تفصیل 600
مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع سورۂ یٰسین 600
نفخۂ اسرافیل پر اجماع وفیصلہ وجزاء 601
جنتی اور دوزخی کو جزاءِ عمل 602
اہل جنت اسباب تلذذ 604
منکرین کے مونہوں پر بوقت انکار مہر لگا دی جائے
گی 606
بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع سورۂ یٰسین 608
حل لغات 610
خلاصہ تفسیر پانچواں رکوع سورۂ یٰسین 611
لغو شاعری کی مذمت 612
انعامات قدرت 614
منکرین آخرت کا رد 615
لغات نادرہ 615
مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع سورۂ یٰسین 616
آپ شاعر نہیں ہیں 616
برے اشعار کی مذمت 618
ہدایت آمیز اشعار کا جواز 619
شعری اوزان کا تذکرہ 621
باطل معبودات دربار عدالت میں 622
انسان کو چاہیے کہ اپنے مبدأ ومعاد کو ملاحظہ کرے 623
مردہ زندہ ہونے کا مشاہدہ 623
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر محال ہے 624
ہر درخت میں آگ ہے 625
روح وانسان کی تحقیق 626
عالم کون وعالم امر کی وضاحت 626
سورۃ الصافات 627
بامحاورہ ترجمہ اردو پہلا رکوع سورۃ الصافات 627
حل لغات 628
خلاصہ تفسیر پہلا رکوع سورۃ الصافات 630
جو سب کائنات کا مالک ہے 630
تو دوسرا مستحق عبادت نہیں۔ 630
شیاطین آسمان تک نہیں جاسکتے 630
کفار ممکن چیز کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ 631
حل لغات نادرہ 632
مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع سورۃ الصافات 632
علامات وحدانیت 633


MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

بعض ستاروں کی تعداد اور حرکات 633
آسمانوں کو شیاطین وغیرہ متمردین سے محفوظ کر دیا
گیا ہے 634
دیکھنے والوں کے لئے آسمانوں کو مزین کر دیا گیا
ہے۔ 634
ایک کافر پہلوان کو حضور علیہ السلام نے بری طرح بچھاڑا
مگر وہ باوجود اقرار کرکے ایمان نہ لایا۔ 636
کفار کا دوبارہ زندہ ہونے سے انکار 637
بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع سورۃ الصافات 638
حل لغات 641
خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع سورۃ الصافات پ23 644
ظلم و شرک کرنے والوں کو جمع کیا جائے گا اور
دوزخ کی راہ چلایا جائے گا ہر ایک کافر اپنی ہم قسم
کے ساتھ محشور کیا جائے گا (حدیث نبوی) 644
قیامت کے دن اپنی جگہ سے نہ ہل سکے گا جب تک
چار باتیں پوچھ نہ لی جائیں 645
وہ باتیں یہ ہیں خازن جہنم کا سوال جہنمیوں سے ہو
گا۔ 645
کفار اپنے سرداروں سے کہیں گے جو دنیا میں گمراہ
کرتے تھے وہ بے ایمان تھے۔ 645
سردار جواب دیں گے ہمارا تم پر کچھ زور نہ تھا بلکہ تم
خودسرکش تھے۔ 645
انبیاء کی تعلیمات کی تصدیق کریں گے جو بے سود
ہوگا۔ 645
کفار کی ہٹ دھرمی کا بیان۔ 646
حضور علیہ السلام کو شاعر مجنون کہنا معاذ اللہ۔ 646
شرک و تکذیب انبیاء کا بدلہ تمہیں آخرت میں ملے
گا۔ 646
ان مخلصین ایمان والوں کے لئے نفیس و لذیذ
میوے نعمتیں خوش منظر ہوں گے عزت کے ساتھ
تخت نشین ہوں گے۔ 646
شراب سے بیماری، حوران جنت پاک صاف ہوں
گی اہل جنت کے حالات۔ 656
مرنے کے بعد دوبارہ زندگی سے انکار۔ 647
جنتی جہنمیوں کا حال دیکھیں گے جو آگ بھڑکتی
میں ہوں گے موت کو موت آجائے گی اہل جنت
کی گفتگو ہوگی۔ 647
تھوہڑ کا درخت جو نہایت تلخ انتہا درجہ کا بدمزہ ہے
جہنمیوں کے لئے ہوگا کفار کا گمان باطل لغو تھا کا
جواب۔ 678
کھانے والوں کا حال یہ عذاب گمراہ باپ داداؤں
کی وجہ سے ہوا۔ 678
لغات نادرہ کا حل 648
مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع سورہ صافات پ23 649
جمع کرو ایندھن جو مشرک ہیں جہنم میں ہانکو یہ حکم
اللہ تعالیٰ کی طرف ملائکہ کو ہوگا ملائکہ زبانیہ ان
فرشتوں کو کہیں گے جو جہنم میں جہنمیوں کو دھکیلیں
گے۔ 649
زبانیہ جمع زبنۃ کی ہے زبن لغت میں دفع کو کہتے
ہیں۔ 650
جحیم جہنم کے طبقہ کا نام ہے جس میں شدت سے
آگ دھکتی ہے۔ 650
حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ 650
حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کلمہ توحید کے

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

بارے میں سوال ہوگا۔ 650
علامہ آلوسی فرماتے ہیں یہ خطاب مشرکین اور ان کے معبودوں سے ہوگا۔ 650
روساء مشرکین کا جواب مشرکین کا اعتراف جرم۔ 651
تو بے شک وہ روسائے قوم اور ان کے متبعین آج عذاب میں شریک ہیں۔ 651
مشرکین کے لئے یہی قانون حکمت ہے کہ انہیں سزا دی جائے۔ 652
مشرکین کی شان رسالت پر اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ارشاد ہے۔ 652
اللہ کے مخلص بندے وہ ہیں ان کے رزق معلوم الخصائص ہے۔ 652
قتادہ کہتے ہیں کہ رزق معلوم سے مراد جنت کی نعمتیں ہیں۔ 652
غول بے حسی میں کسی شی کے ہلاک کرنے کو کہتے ہیں۔ 653
ابن عباس فرماتے ہیں دنیا کی شراب اور جنت کی شراب کا فرق۔ 653
نزف کے معنی نکالنا۔ 653
حوران بہشتی۔ 654
عین وجمع علیاہ کی موٹی آنکھ والیاں۔ 654
منکرین کا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے انکار پر پچھتاوہ۔ 654
حضرت عطا خراسانی رحمۃ اللہ علیہ آیہ کریم کے شان نزول پر فرماتے ہیں۔ 654
ہزار دینار پر صدقہ کر کے جنت خرید لی۔ 654
چند اردو مثالیں ہیں۔ 654
اہل جنت جھروکوں میں سے اہل جہنم کا حال دیکھیں گے۔ 655
جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو ان کی موت مینڈھے کی شکل میں ذبح کر کے دکھائی جائے گی۔ 656
زقوم ایک درخت کا نام ہے۔ 657
تلخ بدبودار دودھ والا اس کی جڑ جہنم میں ہوگی۔ 657
جہنمیوں کی خوراک۔ 657
اس کے پینے سے جہنمیوں کا حال جھٹلانے والوں کا حشر 657
بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع سورۃ صافات پ23 658
حل لغات 660
خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع سورۃ صافات پ23 662
حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نوسو برس تبلیغ فرمائی
دنیا میں جتنے بھی انسان ہیں سب حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ 662
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کے کشتی سے اترنے کے بعد جتنے مرد عورت تھے سبھی مرگئے آپ کے قوم کے بقیہ کافر بھی ہلاک کردیئے گئے۔ 662
عرب اور فارس اور روم آپ کے بیٹے سام کی اولاد ہیں اور سوڈان کے لوگ آپ کے بیٹے یافث سے ہیں۔ 662
حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر جمیل۔ 662
ان کی امتیں باقی رکھا گیا آپ کی قوم کے بقیہ کافر بھی ہلاک کردیئے گئے۔ 662
قلب سلیم دے کر حضرت ابراہیم نے اپنے باپ اور قوم سے پوچھا تم کیا پوچھتے ہو حضرت نوح اور


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حضرت ابراہیم کے درمیان دو ہزار چھ سو چالیس برس کا زمانہ حائل ہے۔ 662
قوم نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ کل ہماری عید ہے۔ 663
یہ زمانہ نجوم پرستی کا تھا آپ نے ایک ستارہ پر نگاہ ڈالی اور فرمایا انی سقیم۔ 663
حضور علیہ السلام نے فرمایا چھوت چھات کچھ نہیں۔ 663
آپ ان کے بت خانہ میں پہنچ گئے ان کے آگے جو کھانے رکھے فرمایا کھاتے کیوں نہیں بولتے کیوں نہیں۔ 664
بت توڑنے شروع کر دیئے پارہ پارہ کر دیا۔ 664
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اپنے گھڑے ہوئے بتوں کو پوجتے ہو 664
کافر بولے ابراہیم کے لئے مکان بناؤ۔ 664
آتش کدہ۔ 664
تیس گز مربع مکان بنایا۔ 664
منجنیق کے ذریعہ آگ میں ڈالا۔ 664
اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو محفوظ کیا۔ 664
حضرت ابراہیم نے ہجرت کا ارادہ فرمایا۔ 664
مقام ارض مقدسہ میں اولاد کے لئے دعا کی۔ 664
حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبیح کی پیدائش۔ 664
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب۔ 664
حضرت اسماعیل علیہ السلام سے مشورہ۔ 665
حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبیح نے جواب میں حکم الٰہی پر فدا ہونا کمال شوق رغبت سے ظاہر کیا۔ 665
یہ واقعہ منیٰ میں ہوا مفصل واقعہ جنت سے فدیہ کے لئے ذبیحہ بھیجا گیا۔ 665
لغات نادرہ 666
مختصر تفسیر تیسرا رکوع سورہ صافات پ 23 667
بعض مرسلین کا اجمالاً تذکرہ فرمایا جارہا ہے۔ 667
قوم نوح سے مایوس ہو کر پکارا تو ہم نے اس کی پکار سنی 667
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا تین بیٹوں کے سوا کوئی نہ بچا یعنی سام، عام، یافث۔ 668
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ ارشاد ہے۔ 669
حضرت ابراہیم علیہ السلام اصول دین میں حضرت نوح علیہ السلام کے پیرو تھے۔ 669
سلیم القلب کی تفسیر میں پانچ قول۔ 669
علم نجوم کی شرعی حیثیت۔ 670
امراض متعدیہ۔ 670
اللہ تعالیٰ نے خلیل کو اس آگ سے محفوظ رکھا۔ 672
آپ نے فرمایا میں جانے والا ہوں اپنے رب کی طرف 672
آپ بحکم اس سرزمین شام میں ارض مقدسہ تشریف لے آئے یہاں آپ نے اپنے رب سے دعا فرمائی جس کا ذکر آئندہ آیات میں ہے۔ 672
حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبیح کی ولادت کا مژدہ دیا۔ 672
تو جب اسماعیل حضرت ابراہیم علیہما السلام کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہو گئے۔ 672
حضرت خلیل نبی تھے نبی کا خواب حق ہوتا ہے۔ 672
حضرت اسماعیل نے جواب دیا کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔ 672
حکم کی تعمیل میں جب جھک گئے۔ مفصل واقعہ۔ 672


MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع صافات پ 23 | 674 |
| لفظی ترجمہ | 675 |
| خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع سورہ صفات پ 23 | 676 |
| حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو نبوت و رسالت عنایت فرمائی۔ | 676 |
| فرعون کے مظالم سے انہیں اور بنی اسرائیل کو قبطیوں کے مظالم سے نجات دلا کر انہیں قوم سبط کی قوم قبط پر غالب فرمایا۔ | 676 |
| حضرت الیاس علیہ السلام کی منقبت بیان کی۔ | 676 |
| حضرت الیاس علیہ السلام بعلبک اور اس کے نواح کی طرف مبعوث تھے۔ | 676 |
| اس قوم کا ایک بت تھا۔ جس کا نام بعل تھا جو سونے کا تھا یہ بیس گز لمبا تھا اس کے چار منہ تھے۔ | 676 |
| حضرت لوط علیہ السلام ان کی قوم کا ذکر فرما کر رکوع ختم کیا | 76 |
| مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع سورہ صافات پ 23 | 677 |
| ہم نے احسان فرمایا موسیٰ وہارون علیہما السلام پر۔ | 677 |
| حضرت الیاس علیہ السلام کی منقبت فرمائی۔ | 678 |
| طبری کہتے ہیں حضرت الیاس حضرت الیسع کے چچا کے بیٹے تھے۔ | 678 |
| آپ کی بعثت حضرت حزقیل کے بعد ہوئی۔ | 678 |
| وہب کہتے ہیں کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام کی طرح عمر ابدی میں ہیں۔ | 678 |
| مفصل بحث | 678 |
| حضرت الیاس علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ کیا تمہیں عذاب الٰہی کا خوف نہیں تم بعل کو پوجتے ہو | 679 |
| بعل کی اصل حقیقت | 679 |
| تحقیق الیاسین | 680 |
| ال یاسین لغۃ یاس سے ہے | 680 |
| جو عربی میں مستعمل ہے۔ | 680 |
| اس باب میں سیناء اور سنین ہے۔ | 680 |
| یہ تصریح ابن حاجب نے شرح مفصل میں کی۔ | 680 |
| یہ تمام اقوال بیان فرما کر آلوسی فرماتے ہیں مخفی نہ رہنا چاہیے۔ | 680 |
| جب نبوت رسالت حضور پر ختم کردی گئی تو الیاس نے آل یاسین قرار دے کر انہیں لمن المرسلین کہنا خلاف جمہور ہے اور نص کے بھی خلاف ہے۔ | 680 |
| حضرت لوط علیہ السلام کی قوم شہر سدوم میں آباد تھی | 680 |
| بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع سورہ صافات پ 23 | 681 |
| لفظی ترجمہ | 683 |
| خلاصہ تفسیر اردو پانچواں رکوع صافات پ 23 | 685 |
| اس رکوع میں حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ مذکور ہے | 685 |
| مچھلی نے نگل لیا | 685 |
| مچھلی کے پیٹ میں کتنے عرصہ رہے مختلف روایات | 685 |
| آپ شکم ماہی میں بہت نحیف وضعیف ہو چکے تھے | 685 |
| اُگا یا ہم نے ایک پودا کدو کا تا کہ سایہ کر لے۔ | 685 |
| کدو پر مکھی نہیں آتی بیل کی جگہ سایہ دار درخت بن گیا۔ | 686 |
| بحکم الٰہی ایک بکری تھن منہ میں دے کر دودھ دے جاتی تھی۔ | 686 |
| سرزمین موصل میں قوم نینوا میں مبعوث ہوتے ان کی آبادی ایک لاکھ تھی۔ | 686 |
| اے محبوب ان منکروں سے کفار مکہ سے انکار کی وجہ معلوم فرمائیں۔ | 686 |
| قبیلہ جہینہ اور بنی سلمہ کا یہ عقیدہ تھا کہ معاذ اللہ | |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اس کا رد فرمایا گیا۔ 686

تمہارا دعویٰ بے دلیل ہے مشرکین نے اللہ اور جنوں کے مابین رشتہ بنایا اللہ تعالیٰ اس قسم کی باتوں سے مبرا ہے۔ 687

فرشتوں کا بیان 687

کفار مکہ کی بہانہ سازیاں واضح فرمائی جارہی ہیں۔ 687

اے محبوب تھوڑی مدت تک ان سے منہ پھیر لیجئے اور انتظار کیجئے وہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے۔ 688

مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع سورہ صافات پ 23 688

حضرت یونس علیہ السلام کو 28 برس کی عمر میں ان کی نبوت ملی۔ 688

اس میں اختلاف ہے متی ماں کا نام یا باپ کا نام حکم حاصل کیے بغیر ہی وہاں سے چلے گئے۔ 688

جب قوم پر آثار عذاب نمودار ہوئے تو آپ کو تلاش کیا۔ 689

سب چھوٹے بڑے جنگل میں نکلو توبہ کرو عذاب ٹل گیا۔ 689

مفصل واقعہ 689

قرعہ کس طرح ڈالا۔ 689

اس مچھلی کا نام نجم تھا۔ 690

شکم ماہی میں سلامت رہنا تسبیح کی برکت سے تھا۔ 690

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو فراخی میں وہ تمہیں یاد فرمائے گا۔ 691

علامہ آلوسی کی توضیح 691

یونس علیہ السلام کو جب مچھلی نے نگل لیا اور اس کے شکم کی گہرائیوں میں پہنچے تو زمین کی تسبیح آپ کو مسموع ہوتی آپ نے ظلمات شکم میں پڑھنا شروع کیا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ 691

مچھلی ایک میدان میں پہنچی تو وہاں اس نے اگل دیا۔ 692

مختلف روایات واقوال 692

دوپہر کو مچھلی نے لقمہ کیا اور شام کو اگل دیا۔ 693

مختلف اقوال 693

آپ کے جسم کی حالت 693

گھیا حضور علیہ السلام کو مرغوب تھا۔ 694

حضرت یونس علیہ السلام کے سایہ کے لئے جو درخت پیدا کیا اس کا نام یقطین رکھا۔ 694

حضرت یونس علیہ السلام کو سایہ کیا اور اس کے پھل سے آپ نے افطار فرمایا۔ 694

حضرت یونس علیہ السلام کے قصہ کے متعلق ایک طویل حدیث 695

مفصل قصہ یونس علیہ السلام 696

اللہ تعالیٰ کے حکم سے درخت خشک ہوگیا۔ 698

عرب میں قبیلہ جہینہ اور سلیم اور خزاعہ اور بنی ملیح کا یہ عقیدہ تھا ملائکہ اللہ تعالیٰ بیٹیاں ہیں۔ معاذ اللہ۔

مشرکین کا باطل نظریہ کا رد۔ 698

ملائکہ لطیف نوراجسام سے 699

عیسائی یہودی کے باطل نظریات کا رد 699

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ان لوگوں سے سوال 699

مختلف عقائد باطلہ کا رد 700

پاک ہے اللہ اس سے جو وہ صفت کرتے ہیں 700

ملائکہ کا اعتراف عبودیت ظاہر فرمایا 701

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فرماتی ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا آسمان میں قدم جگہ نہیں مگر فرشتہ ساجد ہیں۔ 702
ملائکہ عبادت الٰہی میں صف بستہ ہیں 702
متعدد اقوال 702
شرافت انبیاء 704
بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع سورہ ص پ23 705
لفظی ترجمہ 706
خلاصہ تفسیر پہلا رکوع سورہ ص پ23 707
ص اے صادق مصدق 707
ذکر قرآن کریم کی قسم 707
کفار نے معجزات دیکھ کر جادوگر کہنا شروع کر دیا۔ 708
ولید بن مغیرہ نے پچیس قریش ابوطالب کے پاس لایا 708
مفصل واقعہ 708
اہل مکہ کو حضور علیہ السلام کے منصب نبوت پر حسد ہوا۔ 709
مشرکین کے اعتراضات۔ 709
فرعون جس کسی پر غضب ناک ہوتا تو اسے لٹا کر ہاتھ پیر بندھوا کر پٹواتا۔ 710
مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع سورہ ص پ23 710
ص یہ ایک آیت ہے جیسا کہ بعض سورتوں میں بھی ہیں۔ 710
قرآن کریم میں ذکر سے مراد نصیحت و ہدایت ہے۔ 711
متنبّی کہتا ہے۔ 712
شان نزول 713
ابوطالب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلایا حضور علیہ السلام تشریف لائے۔ 713
حضور علیہ السلام نے فرمایا وہ کلمہ پڑھ لیں۔ 714
تو گھبرا کر سب کپڑے جھاڑتے کھڑے ہو گئے۔ 714
حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر تم میرے ہاتھ میں سورج لا کر رکھ دو بھی میں اس کے سوا کچھ طلب نہ کروں گا۔ 714
ذکر سے مراد قرآن پاک ہے۔ 715
قرآن کریم کے ساتھ اظہار شک کرنا محض اپنے دل کی جلن کی وجہ سے ہے۔ 715
نبوت کسبی نہیں ہوتی بلکہ وہبی ہوتی ہے۔ 715
ہزم لغوی معنی کی تشریح 716
قوم فرعون ہلاک وغرق نیل ہوئی۔ 717
قوم ہود ریح صرصراً سے تباہ ہوئی قوم لوط پر پتھروں اور ہوا کی بارش ہوئی۔ 717
بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع سورہ ص پ23 717
حل لغات 719
خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع سورہ ص پ23 720
یہ صیحہ چنگھاڑ کے معنی میں ہیں۔ 720
بروز قیامت نفخہ اولیٰ مشرکین کے عذاب کے لئے ہوگا۔ 720
حضرت داؤد علیہ السلام کی عبادت۔ 721
ان کے لئے پہاڑ مسخر کیے تسبیح کر کے شام کو سورج چمکتے پرندے جمع کیے ہیں۔ 721
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں روئے زمین کے حکمرانوں میں آپ کی سلطنت مضبوط قوی تھی۔ 721
فرشتوں کا فیصلہ حاصل کرنے کے لئے حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت واقعہ یہ تھا۔ 722
لغات نادرہ۔ 723


MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع سورہ ص پ 23 | 724 |
| لفظ قط اور داود علیہ السلام کی رفعت شان۔ | 725 |
| حضرت داؤد علیہ السلام کی نوعیت تسخیر۔ | 726 |
| صلوٰۃ اشراق کی اصل۔ | 727 |
| رکعات نماز اشراق۔ | 727 |
| آپ پر ملائکہ کا...... آپ سے ملائکہ کی گفتگو | 729 |
| حضرت داؤد علیہ السلام دربار الٰہی کی طرف رجوع | 731 |
| حضرت داؤد علیہ السلام کے نکاح کی کیفیت | 732 |
| داؤد علیہ السلام کی خلافت | 733 |
| بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع سورہ ص پ 23 | 733 |
| حل لغات | 736 |
| خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع سورۃ ص پ 23 | 736 |
| حضرت سلیمان علیہ السلام کا انداز حیات | 738 |
| خلاصہ تفسیر اور شان نزول | 738 |
| ایک حکایت | 741 |
| مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع سورہ ص پ 23 | 743 |
| انسان کو غور وفکر کی اشد ضرورت ہے۔ | 744 |
| حضرت سلیمان علیہ السلام کا رجحان طبعی | 744 |
| وراثت انبیاء علیہم السلام کی حقیقت | 745 |
| غروب شمس کی صورت | 747 |
| حضرت سلیمان علیہ السلام اور گھوڑوں کا قتل | 749 |
| حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کا واقعہ | 753 |
| حضرت سلیمان علیہ السلام کی ملکی تسخیر | 756 |
| آپ کے زمانہ میں ملوک فارس سے کیخسرو تھا۔ | 758 |
| داؤد دینوری اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت پر زمانہ کیخسرو ابن سیاوش میں قبضہ فرما کر ملک شام کی طرف رخ کیا اور عراق تک فتح کیا۔ | 758 |
| یہ خبر جب کیخسرو کو پہنچی تو وہ خراسان کی طرف بھاگ گیا اور چند دن بعد مر گیا۔ | 758 |
| بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع سورہ ص پ 23 | 758 |
| لفظی ترجمہ | 760 |
| خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع سورہ ص پ 23 | 762 |
| ہمارے بندے ایوب کو جب کہ وہ پکارا مجھے چھوا شیطان نے تکلیف ایذا سے | 762 |
| حضرت ایوب کو زمین پر اپنا پاؤں مارنے کا حکم | 762 |
| سرد وشیریں چشمہ ظاہر ہونا اس چشمہ میں نہانے کا حکم۔ | 762 |
| غسل اور پینے سے تمام جسمانی مالی تکالیف رفع ہو گئیں۔ | 762 |
| حتیٰ کہ مری ہوئی اولاد بھی زندہ ہو گئی فضل ورحمت الٰہی سے بیوی صاحبہ کو سوضربیں مارنے کی قسم کا واقعہ۔ | 762 |
| قسم ادا کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا۔ | 762 |
| چند انبیاء کرام کا ذکر | 762 |
| نوٹ | 763 |
| حضرت ذوالکفل کی نبوت میں اختلاف ہے | 763 |
| فاسق منافق کا ذکر۔ | 763 |
| حل لغات | 763 |
| مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع سورہ ص پ 23 | 765 |
| مس شیطان کا واقعہ بتایا جاتا ہے۔ | 766 |
| ایسے تمام اقوال وہ ہیں جو انبیاء علیہم السلام کی شان سے بعید ہیں۔ | 766 |
| محققین کا اس پر اجماع ہے وہ نصب وعذاب وہ تھا | |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وہ مرض اور الم۔ 766

ایک قول ہے کہ یہ وسوسہ غیر ایوب علیہ السلام کی طرف تھا۔ 767

غسل کے لئے گرم اور پینے کے لئے سرد چشمہ پھوٹ پڑے۔ 767

اس ابتلا میں سات سال چند ماہ رہے۔ 768

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ کے دونوں پیروں سے لے کر سر تک زخم ہی زخم تھے آپ کی بیوی نے جو آپ کی خدمت کرتی تھی شکوہ کیا۔ 768

آپ نے جواب میں صبر کی تلقین کی۔ 768

آپ نے دعا کی اور تمام مصیبتوں سے نجات مل گئی۔ 768

سونے کی ٹیڑیاں برسیں۔ 768

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام اٹھارہ سال مصائب میں رہے 768

انبیاء کرام پر عوارض بشری کا آنا نہ حرام ہیں۔ 769

ایسا مرض جس سے عقل میں فتور آئے۔ 769

حضرت شعیب کے بارے میں نابینا کہنا جائزہ نہیں ثابت نہیں۔ 769

حضرت ایوب صحت یاب ہوئے تو خیال آیا کہ اس وفادار بیوی کو انعام کے بجائے سو ضربیں لگانی ہیں تو حکم الٰہی ہوا کہ ایک جھاڑو تر اور خشک گھاس کی لے کر انہیں مارو تمہاری قسم پوری ہو جائے گی۔ 770

علامہ آلوسی لکھتے ہیں یہ رخصت ہماری شریعت میں باقی ہے۔ 770

اس پر متعدد حدیثیں نقل کرتے ہیں۔ 770

ان احادیث کو دلیل عموم حکم پر نہیں مانا جائے گا۔ 770

حضرت ایوب علیہ السلام کو جب یہ ابتلاء ہوا تو آپ نے بارگاہ حق میں عرض کی۔ 772

تین نبیوں کے اوصاف کا بیان 772

ایک قول یہ ہے کہ دار دنیا میں ان کی ثناء جمیل اور لسان صدق اس شان سے ہو کہ غیر کو ایسی شان سے نہیں فرمایا۔ 772

حضرت ذوالکفل حضرت زکریا علیہ السلام ہیں۔ 773

مختلف اقوال۔ 773

عدن مصدر ہے اس مکان کا جس میں استقرار ہو۔ 774

طاغی لاغی افراد کا حال بیان فرمایا ہے۔ 774

طاغین سے مراد کفار ہیں۔ 775

بے شک وہ آگ میں جانے والے ہیں۔ 775

متبعین سرداران کفار کہیں اے رب ہمارے جس نے یہ عذاب ہم پر کرایا تو انہیں عذاب دو چند جہنم میں کر۔ 776

فقراء مومنین جنہیں وہ نہ دیکھیں گے کہیں گے کیا بات ہے کہ ہم نہیں دیکھتے یہ ان کے ساتھ استہزاء کرتے تھے۔ 776

بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع سورہ ص پ 23 777

لفظی ترجمہ 778

خلاصہ تفسیر پانچواں رکوع سورہ ص پ 23 779

وہی ایک رب ہے آسمانوں کا زمین کا اور جو کچھ ان کے مابین ہے عزت والا بخشنے والا۔ 780

ملائکہ مقربین حضرت آدم علیہ السلام کے باب میں جو سوال و جواب دے دیئے تھے اس کا مجھے کچھ علم نہ ہوتا۔ 780

دارمی ترمذی کی احادیث ملائکہ کا مخاصمہ 780


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے جان لیا۔ 781
حدیث پاک 781
میں نے جان لیا جو کچھ زمین کے مشرق و مغرب میں ہے۔ 781
علامہ خازن اس حدیث پر فرماتے ہیں۔ 781
حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت پر ملائکہ کو بشارت 781
شیطان جسے ابلیس فرمایا گیا وہ قوم جن سے تھا فرشتوں میں سے نہ تھا۔ 782
شیطان نے مہلت طلب کی تاکہ ابنائے آدم کو گمراہ کرتا۔ 782
فرمایا تو مہلت والوں میں ہے جانے ہوئے وقت کے دن تک۔ 782
مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع سورہ ص پ 23 783
مشرکین مکہ کا رد فرمایا گیا 783
فرما دیجئے وہ خبر عظیم ہے جس سے تم بے خبر اور معترض ہو موجودات کی پیدائش اسی ذات سبحانہ و تعالیٰ سے ہوئی اور وہی مدبر جمیع امور ہے۔ 783
طویل حدیث کا ترجمہ یہ ہے نماز میں دیر سے تشریف لائے۔ 784
حدیث پاک کا ترجمہ۔ 785
عالم بالا کے فرشتہ کس معاملہ میں جھگڑتے ہیں۔ 785
درجات کفارات 785
معنی اختصام ملائکہ 786
تعریف لفظ بشر 786
سجدہ تحیہ و تکریم شریعت آدم میں جائز ہے۔
شریعت مصطفیٰ میں حرام ہے۔ 787
حضور علیہ السلام نے غیر خدا کے لئے ہر قسم کا سجدہ حرام فرمایا 787
پھر ہر شئی کے لئے فرمایا ہو جا تو وہ ہوگئی کیا تو نے تکبر کیا۔ 788
استفہام انکاری 788
ابلیس کا جواب احمقانہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جس جنت سے ابلیس نکالا گیا وہ جنت عدن تھی نہ کہ جنت خلد۔ 789
ابلیس کی خلقت بدل دی رجم کہتے ہیں پتھروں سے مارنے کو شیاطین کے لئے شہاب ثاقب سے 789
لعنت کے معنی ابعاد عن الرحمہ یعنی رحمت سے دور کر دینا قیامت تک لعنت رہے گی اور قیامت یوم جزا ہے۔ 789
ابلیس نے عرض کی الٰہی جب تو نے مجھے رجیم و مطرود کر دیا ہے تو کم از کم حیات دنیا میں تو مجھے مہلت دے دے۔ 789
ارشاد ہوا ہاں تجھے مہلت ہے۔ 790
ابلیس بولا الٰہی اب تیری عزت کی قسم ضرور سب کو گمراہ کروں گا سوائے مقبول بندوں کے۔ 790
حضور علیہ السلام نے جہنمیوں اور جنتیوں کی علامات بیان کیں۔ 790
بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع سورہ زمر پ 23 791
لفظی ترجمہ 792
خلاصہ تفسیر پہلا رکوع سورہ زمر پ 23 795
کتاب اتارنا اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے 795
کتاب سے مراد قرآن کریم 795
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مخاطبہ 795


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یہاں بیان صرف اور صرف بت پرستوں کیلئے ہے 795
وہ ذات پاک ہے اولاد بیوی سے 796
رام لچھمن مہادیو کے پجاریوں کے توہمات 796
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ہر قسم کے جوڑے مراد ہیں۔ 796
یہ شانیں ہیں تمہارے رب کی جس کی بادشاہت اور سلطنت ہر شئی پر ہے۔ 796
اگر تم کفران نعمت کرو اطاعت وعبادت چھوڑ دو تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ 797
مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع سورہ زمر۔پ23 798
دین کے تیس معنی ہیں۔ 799
صرف خلوص پر اجر ملتا ہے۔ 800
توحید کا تذکرہ 800
کفار کی بت پرستی کی وجہ 800
توحید میں قول وفعل 800
بتوں کو جہنم میں ڈالنے کی وجہ 801
اللہ کی اولاد کہنا باطل ہے اور اس کے دلائل 801
کائنات عالم کا سلسلہ تسخیر 802
تخلیق کائنات کی نوعیت 802
اللہ ایمان لانا پسند کرتا ہے اور کفر کو ناپسند 804
انسان نعمت الٰہی بھول جاتا ہے۔ 804
کافر اور مومن کا انجام برابر نہیں۔ 805
بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع۔سورہ زمر۔23 806
لفظی ترجمہ 807
خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع۔سورہ زمر۔23 809
صبر کے اجر کی نوعیت 809
احکام شرعیہ کا نفاذ رسول کی طرف سے ہوتا ہے اور اس کی اتباع ضروری ہے۔ 810
جو کان لگا کر میری بات سنے وہی ہدایت یافتہ ہے 810
اتباع کرنے والوں کے مراتب 810
مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع۔سورہ زمر۔پ23 811
عبد کی نسبت اللہ اور رسول کی طرف جائز اور اس کے شواہد۔ 812
مہاجرین مکہ کے لئے ارض اللہ مدینہ منورہ ہے۔ 813
اخلاص میں حضور علیہ السلام سب سے زیادہ ہیں۔ 813
توحید کے انکار کا انجام اور اثبات کی رفعت شان 813
طاغوت کا تعارف اور نیکی کا ثمرہ۔ 815
مشرک ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور مومن ومخلص جنت میں 815
بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع۔سورہ زمر۔پ23 816
لفظی ترجمہ 817
خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع۔سورہ زمر۔پ23 819
انسان میں چار نفس اور ان کے تاثرات 819
لفظ تقشعر کی تفصیل 820
قرآن کی تاثیر کی وجہ 820
لفظ متشاکسوں کی تشریح 821
سلماً لرجل کی تفسیر 821
انک میت وانهم میتون 822
مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع۔سورہ زمر۔پ23 823
دل پر قرآنی تاثرات 823
نعت اولیاء کرام 824
ذکر الٰہی سے اطمینان پاتے ہیں 824
کفر وایمان کا ثمرہ 825
ایمان اور مثالیں 827

MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

معنی موت کی توضیح 828
بارہ اقسام موت کی تشریح 829
بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع۔ سورہ زمر۔ پ 24 832
لفظی ترجمہ 833
خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع۔ سورہ زمر۔ پ 24 834
کفار پر الزامی حجت 834
ایمان لانے پر دلائل 835
مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع۔ سورہ زمر۔ پ 24 836
الذی صدق بہ کی شرح 837
ایمان پر حسب مراد انعام 837
بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع۔ سورہ زمر۔ پ 23 840
حل لغات 841
خلاصہ تفسیر پانچواں رکوع۔ سورہ زمر۔ پ 24 843
روح النفس میں امتیاز 843
شفاعت اللہ کا حق ہے جس کو چاہے عطا کرسکتا ہے 845
اللہ وحدانیت سے کفار چڑتے ہیں۔ 845
انسان ناشکر گزار ہے۔ 846
مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع۔ سورہ زمر۔ پ 24 847
مسئلہ شفاعت کی اہمیت 847
مشرکین اور توحید 848
تصرف ذاتی طور پر اللہ کا ہے۔ 849
کفار کو عذاب اعمال دیکھ کر بالکل مایوسی ہوجائے گی 851
کفار پر ان کی بداعمالی مفید ثابت نہ ہوگی۔ 851
بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع۔ سورہ زمر۔ پ 24 852
حل لغات 853
خلاصہ تفسیر چھٹا رکوع۔ سورہ زمر۔ پ 24 854
مایوسی کی ممانعت 854
نیک اعمال کی ترغیب 855
مختصر تفسیر اردو چھٹا رکوع۔ سورہ زمر۔ پ 24 857
امیدوار رہنا چاہیے 857
امید افزا بیان 857
انابۃ اور توبہ میں امتیاز 860
موت سے قبل سوچو 860
دنیا میں دوبارہ آنے کی آرزو 862
بروز حشر بداعمالی کی وجہ سے رنگ بدل جائے گا۔ 863
مومنین کے مراتب کا بیان 864
بامحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع۔ سورہ زمر۔ پ 24 864
حل لغات 865
خلاصہ تفسیر اردو ساتواں رکوع۔ سورہ زمر۔ پ 24 866
اللہ کی عبادت کرو اور اس کی قدر عامہ کا اقرار کرو 866
انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ 867
نمازیں (بطور ذوق) پڑھتے ہیں 867
اور نفحہ صعق کی تشریح 867
قیامت میں حساب وکتاب کی تفصیل 868
مختصر تفسیر اردو ساتواں رکوع۔ سورہ زمر۔ پ 24 868
خداوند تعالیٰ کے جلال وقدر کا تذکرہ 869
مستحقین عذاب کو اعلان کہ بچ سکتے ہو تو زور لگالو۔ 871
اس کی قدرت غیر متصور اور حقیقت صور 871
اور صور سے کون بے ہوش ہوگا 872
دوسرا مرتبہ نفخ صور 873
حضور علیہ السلام کا نور پاک بے مثل ہے 875
قیامت میں زمین سورج چاند کے بغیر کیسے روشن ہو گی۔ 875
بامحاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع۔ سورہ زمر۔ پ 24 877


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حل لغات 878
حل لغات نادرہ 879
مختصر تفسیر اردو آٹھواں رکوع۔ سورہ زمر۔ پ 24 879
اسلام میں اکراہ وجبر کی بحث 880
کفر کی دو قسم 880
جنت میں داخل ہونے کی کیفیت 880
سورہ مومن 882
بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع۔ سورہ مومن۔ پ 24 882
حل لغات 883
حل لغات نادرہ 884
مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع۔ سورہ مومن۔ پ 24 885
سورہ مومن 885
کفار کا طرز حیات 885
قیامت میں انداز حساب وکتاب 886
بامحاورہ ترجمہ اردو دوسرا رکوع۔ سورہ مومن 888
حل لغات 889
حل لغات نادرہ 890
تفسیر اردو تیسرا رکوع۔ سورہ مومن۔ پ 24 891
کفار کی دنیا میں رجوع کی کیفیت 891
قبر میں سوال وجواب کی کیفیت 892
اعمال جزا کی تفصیل 893
بامحاورہ ترجمہ اردو تیسرا رکوع۔ سورہ مومن 894
حل لغات 895
تفسیر اردو تیسرا رکوع۔ سورہ مومن۔ پ 24 896
موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا مکالمہ اور آپ کی پیدائش مبارکہ 897
موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو فرعون سے خطرہ 897
موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی کیفیت اور فرعون کی گود میں پرورش 899
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کی نوعیت 899
ضلالت کے آٹھ معنی موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں میں مقابلہ 899
فرعون کی پیدائش کی حقیقت 900
فرعون نے حکومت کیسے حاصل کی۔ 901
بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع۔ سورہ مومن۔ پ 24 901
حل لغات 903
حل لغات نادرہ 905
مختصر تفسیر چوتھا رکوع۔ سورہ مومن۔ پ 24 905
فرعون کے ولی عہد کی تفصیل 905
رجل مومن کی تقریر 905
فرعون نے ہامان کو ایک محل تعمیر کرنے کا حکم دیا 907
بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع۔ سورہ مومن 908
حل لغات 909
مختصر تفسیر چھٹا رکوع۔ سورہ مومن۔ پ 24 911
بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع۔ سورہ مومن۔ پ 24 919
حل لغات 920
حل لغات نادرہ 921
مختصر تفسیر اردو چھٹا رکوع۔ سورہ مومن۔ پ 24 921
موسیٰ علیہ السلام کو توریت ملی 922
قریش کا بلاوجہ جھگڑا 923
بامحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع۔ سور مومن۔ پ 24 925
حل لغات 926
حل لغات نادرہ 927
مختصر تفسیر اردو ساتواں رکوع۔ سورہ مومن 927


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| انعامات الٰہی اوران کی ناشکری | 927 |
| تاکید ثبات توحیداورانسان کی تدریجی نشوونما | 929 |
| قدرت تکوینی کا مظاہرہ | 929 |
| بامحاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع۔سورہ مومن | 930 |
| حل لغات | 931 |
| حل لغات نادرہ | 932 |
| مختصر تفسیر آٹھواں رکوع۔سورہ مومن۔پ24 | 932 |
| حضور علیہ السلام کے عطائی علم کی وسعت | 934 |
| بامحاورہ ترجمہ نواں رکوع۔سورہ مومن۔پ24 | 934 |
| حل لغات | 935 |
| حل لغات نادرہ | 936 |
| مختصر تفسیر نواں رکوع۔سورہ مومن۔پ24 | 936 |
| حلال وحرام جانوروں کا ذکر | 937 |
| کفار نے معجزات کا عمداًوعناداًانکار کیا۔ | 938 |
| بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع۔سورہ حم السجدہ۔پ24 | 939 |
| حل لغات | 939 |
| حل لغات نادرہ | 940 |
| مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع۔سورۂ حم السجدہ | 940 |
| کفار نے حقائق قرآن کوعربی فہم کے مالک ہوتے ہوئے نظرانداز کردیااور بے باکی سے کہہ دیاکہ ہمارے دلوں پرغفلت کے پردے ہیں۔ | 941 |
| حضور علیہ السلام باوجود بشر ہونے کے تبلیغی انداز مختلف تھے۔ | 942 |
| بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع۔سورۂ حم السجدہ | 944 |
| حل لغات | 945 |
| حل لغات نادرہ | 947 |
| مختصر تفسیر اردودوسرا رکوع۔سورہ مومن | 947 |
| قدرت الٰہیہ کے صنعتی تاثرات | 948 |
| آسمانی تحفظات | 948 |
| بعض کافروں کی بدنی غیر معمولی قوتوں کا تذکرہ | 949 |
| کفار کی قوتیں اوران کا استعمال غلط طور پر | 949 |
| عناصر کا عملی تاثر | 950 |
| بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع۔سورۂ حم السجدہ | 951 |
| حل لغات | 952 |
| حل لغات نادرہ | 953 |
| مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع۔سورۂ حم السجدہ | 954 |
| انسان کے اعضاء کا انسان کے خلاف شہادت دینا | 955 |
| اعضاء کی مخالفانہ شہادت پر کفار وغیرہ کا اعتراض | 955 |
| کفار کی عذرداری کہ ہم کوایک دفعہ پھر دنیا میں بھیج کر دیکھا جائے جس کواللہ نے رد کردیا۔ | 956 |
| بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع۔سورۂ حم السجدہ | 957 |
| حل لغات | 958 |
| حل لغات نادرہ | 959 |
| مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع۔سورۂ حم السجدہ | 959 |
| بروز قیامت کفار کی دنیا میں دوبارہ رجوع کی التجاء | 959 |
| مومنین کا بروز قیامت احترام | 960 |
| بامحاورہ ترجمہ اردو پانچواں رکوع۔سورۂ حم السجدہ | 961 |
| حل لغات | 962 |
| حل لغات نادرہ | 964 |
| مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع۔سورہ حم السجدہ | 965 |
| ابوسفیان کے ساتھ مراسم | 966 |
| کفار کی سرکشی سے کوئی خطرہ نہیں | 967 |
| قرآن میں کسی کاانکار یاالحاد بے معنی ہے۔ | 967 |
| بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع۔سورہ حم السجدہ | 968 |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

حل لغات 969

مختصر تفسیر اردو چھٹا رکوع۔ سورہ حم السجدہ 969

با محاورہ ترجمہ بقیہ چھٹا رکوع۔ سورہ حم السجدہ 970

حل لغات 971

لغات نادرہ کامل 972

مختصر تفسیر اردو بقیہ چھٹا رکوع۔ سورہ حم السجدہ 973

ضلالت کے تقریباً سات معنی 974

قیامت سے کفار کا عقیدہ فاسد 975

کفار کے معاندانہ رویہ کی مذمت 975

کائنات میں بعض لطائف کا تذکرہ 977

سورۂ شوریٰ 977

با محاورہ ترجمہ پہلا رکوع۔ سورۂ شوریٰ 978

حل لغات 979

مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع۔ سورۂ شوریٰ 980

قرآن کی بے مثل فصاحت وبلاغت 980

قرآن عربی میں نازل کیا ہے تاکہ انسان اپنے رخسار سے نیک وبد کو پہچان سکے۔ 981

دوزخ وجنت کا وجود 982

رحمت وغضب کا مظہر ہے 982

با محاورہ ترجمہ دوسرا رکوع۔ سورۂ شوریٰ 984

حل لغات 985

حل لغات نادرہ 987

مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع۔ سورۂ شوریٰ۔ پ25 987

صفات الٰہیہ اسباب کی محتاج نہیں 988

احکام شرعیہ کے تغیر وتبدل میں ذاتی طور پر کوئی مجاز نہیں۔ 988

اپنی رائے سے شرع میں اختلاف مذموم ہے۔ 988

مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسائل محققہ بیان کرے قصوں اور ناقابل قبول مثالوں سے پرہیز کرے 990

قرآن کے مقابل افسانے نہیں ہونے چاہئیں۔ 990

قیامت کے حساب وکتاب سے ڈرتے رہو۔ 991

با محاورہ ترجمہ تیسرا رکوع۔ سورۂ شوریٰ۔ پ25 993

حل لغات 994

حل لغات نادرہ 996

مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع۔ سورۂ شوریٰ 997

وسعت علم رسالت علیہ السلام 998

ہمارے حضور شاہد کائنات بہ حیات جسمانی ہیں۔ 998

حضور علیہ السلام کے متعلقین کا اعزاز واکرام 998

باہمی اتفاق واتحاد کی ضرورت 999

اعمال میں خلوص ہو اور توبہ میں تصنع نہیں ہونا چاہیے ورنہ توبہ نہیں 1000

اور اگر اللہ زیادہ رزق دے تو بربادی کا خطرہ ہوتا ہے اکثر تمہیں غرور پیدا ہو جاتا ہے وہ مقدر ضرورت عطا کرتا ہے۔ 1000

با محاورہ ترجمہ چوتھا رکوع۔ سورۂ شوریٰ 1001

حل لغات 1002

حل لغات نادرہ 1004

مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع۔ سورۂ شوریٰ 1004

تکالیف رفع درجات کے لئے بھی ہوتی ہے۔ 1005

مظاہر قدرت 1006

اللہ کی راہ میں صرف کرنا سعادت مندی ہے۔ 1006

ایمان کا تقاضا اور ظلم کا تاثر 1006

با محاورہ ترجمہ پانچواں رکوع۔ سورۂ شوریٰ 1008


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حل لغات 1010
حل لغات نادرہ 1011
مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع۔ سورۂ شوریٰ 1012
شفاعت کی تشریح 1013
قدرت تخلیقی اور تکوینی قوت کی وضاحت 1013
نور مخلوق سے ہم کلام 1014
علم عطائی کی بحث 1015
سورۂ زخرف 1017
بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع۔ سورۂ زخرف۔ پ25 1017
حل لغات 1018
حل لغات نادرہ 1019
مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع۔ سورۂ زخرف 1019
حقیقت قرآن کی توضیح اور اس سے اعراض کا تاثر 1019
خداوندی انعامات اور انہیں تفکر کی دعوت 1020
حشر و نشر کا بیان 1020
ایجاد کائنات کی تشریح 1021
بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع۔ سورۂ زخرف 1023
حل لغات 1024
حل لغات نادرہ 1025
مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع۔ سورۂ زخرف 1025
زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کا بیان۔ 1026
عورتوں کا ناقص العقل ہونا۔ 1027
کفار کا نظریہ کہ نیک و بد سب میں خدا کے ارادے ہیں 1028
بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع۔ سورۂ زخرف 1028
حل لغات 1029
حل لغات نادرہ 1031
مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع۔ سورۂ زخرف 1031
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کا قصہ 1031
نبی کی عصمت 1032
انسانی بے اعتدالیاں 1033
بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع۔ سورۂ زخرف 1034
حل لغات 1035
حل لغات نادرہ 1036
مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع۔ سورۂ زخرف 1036
انسانی نفس کے اقسام 1036
کفار کا عنادی انکار 1037
تعلیم کی تصدیق 1037
بامحاورہ ترجمہ پانچوع رکوع۔ سورۂ زخرف 1039
حل لغات 1040
حل لغات نادرہ 1041
مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع۔ سورۂ زخرف 1041
انبیاء علیہم السلام کی زندگی پر بے معنی اعتراض 1042
فرعونی غرور 1043
بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع۔ سورۂ زخرف 1044
حل لغات 1045
حل لغات نادرہ 1046
مختصر تفسیر اردو چھٹا رکوع۔ سورۂ زخرف 1047
کفار کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے بعض مناقشات اور ان کا رد۔ 1048
عیسیٰ علیہ السلام اب تک زندہ ہیں 1049
بامحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع۔ سورۂ زخرف 1049
حل لغات 1051


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حل لغات نادرہ 1053
مختصر تفسیر اردو ساتواں رکوع۔ سورۂ زخرف 1053
اہل جنت اور جہنم کے ٹھکانوں کا بیان 1054
اہل جہنم کے غلط تصورات 1055
با محاورہ ترجمہ پہلا رکوع۔ سورۂ دخان۔ پ25 1057
حل لغات 1059
حل لغات نادرہ 1061
مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع۔ سورۂ دخان 1061
کفار کے بعض غلط نظریات کا رد 1062
فرعونیوں کا غرق ہونا اور اسرائیل کی نجات 1063
با محاورہ ترجمہ دوسرا رکوع۔ سورہ دخان 1064
حل لغات 1065
حل لغات نادرہ 1066
مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع۔ سورۂ دخان 1066
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا بیان 1066
نجات بنی اسرائیل اور بنی اسرائیل کا ناگفتہ بہ بد عقیدہ۔ 1067
تبع اکبر حمیدی کا نیت بد سے توبہ اور خیرات اور ریشمی غلاف وغیرہ کی نذر 1068
تبع اول مقام مدینہ طیبہ میں دور 1068
لشکر کا ڈیرہ تبع حمیری کا رقعہ حضور علیہ السلام کے نام 1069
با محاورہ ترجمہ تیسرا رکوع سورہ دخان 1070
حل لغات 1071
حل لغات نادرہ 1072
مختصر تفسیر تیسرا رکوع۔ سورۂ دخان 1072
مومن کا مقام آخرت 1073
سورۂ جاثیہ 1074
با محاورہ ترجمہ پہلا رکوع۔ سورۂ جاثیہ 1074
حل لغات 1075
حل لغات نادرہ 1077
مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع۔ سورۂ جاثیہ 1077
کائنات ارضی وسماوی کے تخلیقی اسباب ونتائج 1077
منکرین اسباب کو تنبیہ 1078
کفار کو اخروی خسارہ 1079
با محاورہ ترجمہ دوسرا رکوع۔ سورۂ جاثیہ 1080
حل لغات 1082
حل لغات نادرہ 1083
مختصر تفسیر دوسرا رکوع۔ سورۂ جاثیہ 1083
تسخیر کائنات کی تفصیل 1083
قدرت ہونے پر جہاد کا حکم 1085
یہود نے انعامات الٰہیہ کا شکریہ ادا نہ کیا 1085
ایماندار اور مشرک برابر نہیں ہو سکتے۔ 1086
با محاورہ ترجمہ تیسرا رکوع۔ سورۂ جاثیہ 1087
حل لغات 1088
مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع۔ سورۂ جاثیہ 1089
کفار کے بتوں کی تشریح اور انکار آخرت کے اسباب 1090
با محاورہ ترجمہ چوتھا رکوع۔ سورۂ جاثیہ 1090
حل لغات 1091
لغات نادرہ 1093
مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع۔ سورۂ جاثیہ 1093
کفار کے آخرت کا انکار کرنے کا ذکر اور اس پر سزا 1094


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

# تفسیر الحسنات

تفسیر الحسنات، مفسر قرآن حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری چشتی اشرفی نوراللہ مرقدہٗ کی تصنیف ہے۔ جسے آپ نے آسان اور سلیس اردو میں تحریر کیا ہے۔ علامہ مغفور اپنے دور کے عظیم علما میں سے تھے۔

تقریر و تحریر، سیاست و تدبر میں یگانہ تھے۔ نامور طبیب بھی تھے اور بے مثل خطیب بھی۔ تاحین حیات مسجد وزیر خاں کے خطیب رہے۔ اور تقریباً نصف صدی تک لوگوں کی علمی تشنگی کو روحانی و ایمانی سیرابی سے مالا مال کرتے رہے۔ آپ مرجع خلائق عالم تھے اور اپنے دور میں حنفیوں کی ریاست کے والی تھے۔

فقہ، اصول فقہ (مسائل فقہیہ) تفسیر، اصول تفسیر، تشریح آیات میں آپ اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ علم حدیث پر گہری اور عمیق نگاہ تھی۔ طب، فلسفہ، ادب، شعر تو گویا ان کا عمومی مذاق تھا ان کی مجلس پر بہار ہوتی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ عشق تھا۔ مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، احترام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عظمت اولیاء تصرفات اولیاء اصلاح عقائد اور اصلاح معاشرہ ان کے پسندیدہ موضوعات تھے۔ وہ بیک وقت صاحب نسبت صوفی شیخ طریقت، طبیب حاذق، مفسر قرآن، محدث، فقیہ و مفتی، شاعر و ادیب، نثار و قلمکار، شیریں بیان مقرر، بے باک خطیب اور منجھے ہوئے اسلامی ذہن کے بلند پایہ سیاستدان بھی تھے انہوں نے جہاد کشمیر میں عملی حصہ لیا اور تحریک ختم نبوت کے مرکزی صدر اور روح رواں تھے اور جمعیۃ العلماء پاکستان ان کے ہی زیر قیادت و سیاست پروان چڑھی۔

ان کی تصانیف میں طیب الوردہ فی شرح قصیدہ بردہ، کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب، اوراق غم، شمیم رسالت بہت مشہور ہیں لیکن تفسیر قرآن میں ان کی یادگار تفسیر الحسنات ایک خاص عظمت کی حامل ہے۔ تحریک ختم نبوت کے دوران آپ سکھر جیل میں کچھ عرصہ قید رہے۔ اسی دوران آپ نے اس تفسیر کا آغاز کیا۔ اور تادم آخر اس میں مصروف رہے۔

اس تفسیر کے لکھتے وقت آپ کے پیش نظر وہ تمام حالات و واقعات و مشاہدات تھے جس کا آپ کو نصف صدی سے اوپر کا عملی تجربہ تھا۔ چنانچہ آپ نے اس تفسیر میں اس امر کی طرف خصوصی توجہ دی ہے کہ یہ تفسیر صرف علماء ہی تک محدود نہ رہے بلکہ عوام بھی اس سے کماحقہٗ استفادہ کر سکیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں بڑی کامیاب کوشش کی اور آپ کی تفسیر عصر حاضر کی متداول تفاسیر میں سے ایک اہم تفسیر ہے جسے تمام حلقوں میں مکمل پذیرائی حاصل ہوئی ہے اور خدا کے کثیر بندوں کو تفہیم قرآن کے سلسلہ میں ٹھوس مدد ملی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIE ISLAMIA ACADEMY

# پارہ نمبر ۲۱

## بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع ۔سورۃ عنکبوت۔ پ ۲۱

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

اے محبوب پڑھو جو وحی کی گئی تمہاری طرف کتاب اور نماز قائم کرو بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو

وَ لَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖۗ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

اور اے مسلمانو! تم کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو مگر وہ جنہوں نے ظلم کیا ان میں سے اور کہو ہم ایمان لائے اس کے ساتھ جو اترا ہماری طرف اور جو اترا تمہاری طرف اور ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہے اور ہم اس کے حضور جھکے ہوئے ہیں

وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

اور اے محبوب یونہی اتاری ہم نے تمہاری طرف کتاب تو وہ جنہیں ہم نے کتاب دی ایمان لاتے ہیں اس پر اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اس پر اور نہیں منکر ہوتے مگر کافر

وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور نہیں تھے تم اس سے پہلے کتاب پڑھنے والے اور نہ لکھنے والے اسے اپنے ہاتھ سے یوں ہوتا تو باطل والے ضرور شک لاتے

بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جنہیں علم دیا گیا اور نہیں انکار کرتے ہماری آیتوں کا مگر ظالم لوگ

وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾

اور بولے کیوں نہ اتریں کچھ نشانیاں ان پر ان کے رب کی طرف سے فرما دیجئے نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں

اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰی عَلَیْهِمْؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

اور کیا یہ انہیں بس نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو ان پر تلاوت کی جاتی ہے بے شک اس میں رحمت اور نصیحت ہے ایمان والوں کے لئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

## حل لغات پانچواں رکوع۔ سورۃ عنکبوت۔ پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| اُتْلُ۔ پڑھو | مَآ۔ جو | اُوْحِیَ۔ وحی کی گئی | اِلَیْکَ۔ آپ کی طرف |
| مِنَ الْکِتٰبِ۔ کتاب سے | وَ۔ اور | اَقِمِ۔ قائم کر | الصَّلٰوۃَ۔ نماز |
| اِنَّ۔ بے شک | الصَّلٰوۃَ۔ نماز | تَنْھٰی۔ روکتی ہے | عَنِ الْفَحْشَآءِ۔ بے حیائی |
| وَ۔ اور | الْمُنْکَرِ۔ برائی سے | وَ۔ اور | لَذِکْرُ۔ یقیناً ذکر |
| اللّٰہِ۔ اللہ کا | اَکْبَرُ۔ بہت بڑا ہے | وَ۔ اور | اللّٰہُ۔ اللہ |
| یَعْلَمُ۔ جانتا ہے | مَا۔ جو | تَصْنَعُوْنَ۔ تم کرتے ہو | وَ۔ اور |
| لَا۔ نہ | تُجَادِلُوْٓا۔ جھگڑو | اَھْلَ الْکِتٰبِ۔ اہل کتاب سے | |
| اِلَّا۔ مگر | بِالَّتِیْ۔ ایسے طریقہ سے | ھِیَ۔ کہ وہ | اَحْسَنُ۔ اچھا ہو |
| اِلَّا الَّذِیْنَ۔ مگر ان سے | ظَلَمُوْا۔ جو ظالم ہیں | مِنْھُمْ۔ ان میں سے | وَ۔ اور |
| قُوْلُوْٓا۔ کہو | اٰمَنَّا۔ ہم ایمان لائے | بِالَّذِیْٓ۔ ساتھ اس کے | اُنْزِلَ۔ اتارا گیا |
| اِلَیْنَا۔ ہماری طرف | وَ۔ اور | اُنْزِلَ۔ اتارا گیا | اِلَیْکُمْ۔ تمہاری طرف |
| وَ۔ اور | اِلٰھُنَا۔ ہمارا خدا | وَ۔ اور | اِلٰھُکُمْ۔ تمہارا خدا |
| وَاحِدٌ۔ ایک ہے | وَّ۔ اور | نَحْنُ۔ ہم | لَهٗ۔ اسی کے |
| مُسْلِمُوْنَ۔ فرمانبردار ہیں | وَ۔ اور | کَذٰلِکَ۔ اسی طرح | اَنْزَلْنَآ۔ اتاری ہم نے |
| اِلَیْکَ۔ تیری طرف | الْکِتٰبَ۔ کتاب | فَالَّذِیْنَ۔ تو وہ کہ | اٰتَیْنٰھُمُ۔ دی ہم نے ان کو |
| الْکِتٰبَ۔ کتاب | یُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لاتے ہیں | بِهٖ۔ اس پر | وَ۔ اور |
| مِنْ ھٰٓؤُلَآءِ۔ ان سے | مَنْ۔ وہ بھی ہے جو | یُّؤْمِنُ۔ ایمان لاتا ہے | بِهٖ۔ اس پر |
| وَ۔ اور | مَا۔ نہیں | یَجْحَدُ۔ انکار کرتے | بِاٰیٰتِنَآ۔ ہماری آیتوں کا |
| اِلَّا۔ مگر | الْکٰفِرُوْنَ۔ کافر لوگ | وَ۔ اور | مَا۔ نہیں |
| کُنْتَ۔ تھا تو | تَتْلُوْا۔ پڑھتا | مِنْ قَبْلِهٖ۔ اس سے پہلے | مِنْ کِتٰبٍ۔ کتاب |
| وَّ۔ اور | لَا۔ نہ | تَخُطُّهٗ۔ لکھتا اس کو | بِیَمِیْنِکَ۔ اپنے دائیں |
| ہاتھ سے | اِذًا۔ تو اس وقت | لَّارْتَابَ۔ شک کرتے | الْمُبْطِلُوْنَ۔ باطل پرست |
| بَلْ۔ بلکہ | ھُوَ۔ وہ | اٰیٰتٌۢ۔ آیتیں ہیں | بَیِّنٰتٌ۔ ظاہر |
| فِیْ۔ بیچ | صُدُوْرِ۔ سینے | الَّذِیْنَ۔ ان کے جو | اُوْتُوا۔ دیئے گئے |
| الْعِلْمَ۔ علم | وَ۔ اور | مَا۔ نہیں | یَجْحَدُ۔ انکار کرتے |
| بِاٰیٰتِنَآ۔ ہماری آیتوں کا | اِلَّا۔ مگر | الظّٰلِمُوْنَ۔ ظالم لوگ | وَ۔ اور |
| قَالُوْا۔ بولے | لَوْلَآ۔ کیوں نہ | اُنْزِلَ۔ اتاری گئیں | عَلَیْهِ۔ اس پر |

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| اٰیٰتٌ۔نشانیاں | مِّنْ رَّبِّهٖ۔اس کے رب سے | قُلْ۔فرمادیں | اِنَّمَا۔اس کے سوانہیں کہ |
| الْاٰیٰتُ۔نشانیاں | عِنْدَ۔نزدیک | اللّٰهِ۔اللہ کے ہیں | وَ۔اور |
| اِنَّمَآ۔اس کے سوانہیں | اَنَا۔میں | نَذِیْرٌ۔ڈرسنانے والا ہوں | مُّبِیْنٌ۔ظاہر |
| اَوَ۔کیا | لَمْ۔نہیں | یَكْفِهِمْ۔کافی ان کو | اَنَّآ۔کہ ہم نے |
| اَنْزَلْنَا۔اتاری | عَلَیْكَ۔تجھ پر | الْكِتٰبَ۔کتاب جو | یُتْلٰى۔پڑھی جاتی ہے |
| عَلَیْهِمْ۔ان پر | اِنَّ۔بے شک | فِیْ۔بیچ | ذٰلِكَ۔اس کے |
| لَرَحْمَةً۔البتہ رحمت ہے | وَّ۔اور | ذِكْرٰى۔نصیحت | لِقَوْمٍ۔قوم |
| یُّؤْمِنُوْنَ۔مومن کے لئے | | | |

## خلاصہ تفسیر پانچواں رکوع۔سورۃ عنکبوت۔پ ۲۱

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

اے محبوب جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھو کتاب سے اور نماز قائم کرو بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اس میں حضور سید عالم ﷺ کو ارشاد الٰہی ہے کہ ان پر قرآن کریم کی تلاوت کیجئے کہ اس کی تلاوت عبادت بھی ہے اور اس میں پرانی سرکش باغی قوموں کا ذکر بھی ہے جو اپنی بداعمالیوں سے ہلاک ہوئیں جیسے قوم نوح، قوم عاد اور قوم ثمود اور قوم لوط وغیرہ اور اس میں لوگوں کے لئے پند ونصیحت بھی ہے اور احکام وآداب ومکارم اخلاق کی بھی تعلیم ہے۔

اور نماز قائم رکھو کہ وہ ممنوعات شرعیہ سے روکنے والی ہے چنانچہ خواص نماز سے یہ بھی ہے کہ جو اسے ادا کرتا ہے وہ ایک نہ ایک دن تمام برائیاں ترک کر دیتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری نوعمر جوان سید عالم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور تمام کبائر کا بھی مرتکب رہتا تھا۔ حضور ﷺ سے اس کا حال عرض کیا گیا حضور ﷺ نے فرمایا اس کی نماز اس کے تمام عیب ایک دن چھڑا دے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ تائب ہو گیا اور تمام کبائر ترک کر دیئے۔

چنانچہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کی نماز بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ درحقیقت نماز ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر افضل طاعات سے ہے۔

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں بہتر اور رب تعالیٰ کے نزدیک پاکیزہ تر اور بلند رتبہ ہے حتیٰ کہ تمہارے سونا چاندی دینے سے بھی بہتر ہے صحابہ نے عرض کی حضور وہ کیا عمل ہے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

بیان فرما کر اس طرف اشارہ فرمایا کہ ہر عمل بہ خلوص قلب کرو اس لئے کہ وہ تمہارے ہر کام کا جاننے والا ہے۔ اور جب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تمہارا دل اور تمہارا باطن صاف ہو جائے گا تو اس میں نور الٰہی جلوہ گر ہوگا۔ پھر تمہارے بیان زبان اور کام میں خود بخود برکت ہوگی اور جسے جو تعلیم دو گے اس کے قبول میں کسی کو انکار نہ ہوگا بشرطیکہ اس کی ضلالت مقدر نہ ہو۔

اس کے بعد اہل کتاب کے ساتھ مناظرہ اور ان سے جھگڑا کرنے کو بھی روک دیا گیا۔ عیسائی یہودیوں کا یہ طریقہ ہو گیا تھا کہ مسلمانوں سے الجھا کرتے تھے تو مسلمان بھی انہیں منہ توڑ جواب دینے لگے تو ارشاد الٰہی ہوا کہ منہ توڑ جواب درشت بیان سخت کلام موجب ہدایت نہیں ہوتا۔ لہٰذا

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

اور اے مسلمانو! اہل کتاب سے نہ جھگڑا کرو مگر اس طریقہ سے جو اچھے پہلو سے ہو مگر ان سے جو ظالم و مشرک ہیں (ان سے مقابلہ کرو) اور کہو ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف نازل ہوا اور جو تم پر نازل ہوا اور ہمارا تمہارا خدا ایک ہے اور ہم اسی کے آگے نگونسار ہیں۔

یعنی جو تحقیق حق کریں ان سے نرم کلامی، شیریں بیانی سے گفتگو کی جائے اور جو ہٹ دھرم ہیں اور سخن پرور ضدی ہٹیلے، متعصب، زبان دراز تو ان سے مکالمہ و مناظرہ ہی نہ کرو انہیں کہہ دو کہ ابھی ہم پر انوار نبوت جاری ہیں ہم جو کچھ تم پر اترا اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا تمہارا خدا ایک ہی ہے ہم اسی کو سجدہ کرتے ہیں زیادہ جھگڑنے اور طعن و تشنیع کرنے کی ہمیں عادت ہی نہیں ہماری شریعت ممانعت کرتی ہے۔ ہم تورات، زبور، انجیل، قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

اور ایسے ہی ہم نے (اے کتابیو!) تمہاری طرف کتاب نازل کی تو جنہیں ہم نے کتاب دی تھی وہ تو اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان میں سے کچھ لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں سے انکار نہیں کرتے مگر منکر کافر۔

گو یہود و نصاریٰ کو اس طرح ارشاد ہوا کہ تمہیں مسلمانوں کے اہل حق ہونے میں کیا کلام ہے جب کہ بات صاف ہے کہ ہم پر بھی نبی آخر الزمان کتاب لائے چنانچہ تمہارے اندر جو خدا ترس تھے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ اور عرب کے منصف لوگ وہ سب ایمان لائے اور جو ازلی کافر و ظالم ہے وہی منکر ہے۔ پھر ارشاد ہے:

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور اے محبوب! اس سے پہلے آپ نے ان کی کتاب نہ پڑھی اور نہ اپنے دست اقدس سے لکھی اگر ایسا ہوتا تو بھی شک کی گنجائش تھی باطل پرستوں کے لئے۔

اور وہ کہہ سکتے تھے کہ پہلی کتابیں دیکھ کر ایک کتاب بنا لی ہے۔ پھر جب ایسا نہیں ہوا تو سوا الہام الٰہی کے ایک نبی امی کس طرح ایک کتاب بنا سکتا ہے۔

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

بلکہ یہ (قرآن) کھلی اور روشن آیتیں ہیں ان کے دلوں میں جنہیں علم دیا گیا اور ہماری آیتوں سے انکار نہیں کرتا مگر جبلی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ظالم مشرک۔

یعنی یہ قرآن ایسی روشن آیتیں ہیں جو حفاظ کے سینوں میں بھی لکھی ہوئی ہیں اور عالم بالا سے ملائکہ کی حفاظت میں ہے۔

اس سے انکار کی جرأت وہی کرسکتا ہے جو جبلی ظالم ومشرک ہو۔ یہ تھا طریقۂ مناظرہ، اس کے بعد ارشاد ہے:

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾

اور منکر بولے کیوں نہ ان پر اللہ کی نشانیاں نازل ہوئیں اے محبوب! فرما دیجئے نشانیاں اللہ کے پاس ہیں اور میں ڈر سنانے والا ہوں صاف اور روشن طرح۔

یعنی ان کا یہ مطالبہ ہوا کہ جیسے موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام و دیگر انبیاء کرام کو کتاب کے ساتھ معجزات بھی ملے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیوں نہ ملے۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کیوں دعویٰ نہ فرمایا کہ میں کوڑھی کو تندرست اور اندھے کو سوانکھا کر دیتا ہوں، مردے کو باذن الٰہی زندہ کرتا ہوں۔

حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہزار ہا معجزات ہیں مری ہوئی گوہ کا زندہ ہونا، جماد محض کنکریوں کا کلمہ پڑھنا، درختوں کا حکم سے اپنی جڑیں ڈھیلی کر کے حاضر آنا، نکلی ہوئی آنکھ کا ہتھیلی سے صحیح ہونا۔ ٹوٹی ہڈی، کٹے ہوئے بازو کا جڑنا، ایک پیالہ پانی سے لشکر کا سیراب ہونا، انگشت ہائے مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہونا حتیٰ کہ رجعت شمس اور شق قمر اور کیا کیا معجزات ظاہر فرمائے۔

لیکن جیسے عیسیٰ علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام نے عصائے موسوی، ابراء اکمہ وابرص کا دعویٰ کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا نہیں کیا۔

اس کی وجہ صرف اور صرف یہی تھی کہ موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کو گنے ہوئے معجزات عطا ہوئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مختار کل بنایا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے معجزے گناتے۔

اسی وجہ سے مشرکین کی اندھی آنکھیں نہ دیکھ سکیں اور باری تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا کہ جب یہ اندھے ہیں تو انہیں اندھا ہی رہنے دیں اور فرما دیں نشانات تو اللہ کے قبضہ میں ہیں اور میں کھلا ڈر سنانے والا ہوں اور میرا بڑا معجزہ ابدی ازلی قرآن کریم ہے کہ میں ہوں تو یہ ہے میں تمہاری آنکھوں سے روپوش ہوجاؤں گا جب بھی یہ رہے گا چنانچہ ارشاد ہوا:

اَوَلَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰی عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

کیا انہیں یہ کافی نہیں کہ ہم نے نازل فرمائی آپ پر اے محبوب! وہ کتاب جو ان پر پڑھی جاتی ہے بے شک اس میں رحمت اور تذکیر ہے مومنوں کے لئے۔

اس کے پڑھنے والے کی تسلی وتشفی ہوتی ہے۔ آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ مومن کے لئے تو یہی کافی و افی شافی ہے اور منکر، معجزات دیکھ کر بھی جادوگر کہتا رہتا ہے۔

## مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع - سورۃ عنکبوت - پ ۲۱

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ۔ تلاوت کرتے رہو اس میں سے جو وحی کی گئی آپ کی طرف کتاب سے۔

اس پر آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اَیْ دُمْ عَلٰی تِلَاوَۃِ ذٰلِكَ تَقَرُّبًا اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی بِتِلَاوَتِهٖ وَ تَذَكُّرًا لِمَا فِیْ

تَضَاعِيْفِهٖ مِنَ الْمَعَانِيْ وَ تَذْكِيْرًا لِّلنَّاسِ وَ حَمْلًا لَّهُمْ عَلَى الْعَمَلِ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْاَحْكَامِ وَ مَحَاسِنِ الْاٰدَابِ وَ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ۔ یعنی ہمیشہ سناؤ اور مداومت رکھو تلاوت قرآن اس پر تقرب الی اللہ کے لئے اور مذاکرہ کے لئے اور لوگوں میں تذکیر پھیلانے کے لئے اور اس عمل پر آمادہ کرنے کو جو اس میں احکام اور محاسن آداب و مکارم اخلاق کا بیان ہے۔

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ۔ اور ہمیشہ قیام نماز پر مداومت رکھو۔ اَیْ دَاوِمْ عَلٰى اِقَامَتِهَا۔ یعنی اس کی اقامت ہمیشہ رکھو۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ۔ بے شک نماز روکتی ہے بے حیائیوں اور برے افعال سے۔

كَاَنَّهٗ قِيْلَ وَصَلِّ بِهِمْ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهَاهُمْ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ۔ گویا حکم ہے کہ نماز ان کے ساتھ ادا کرو بے شک یہ نماز انہیں فواحشات و منکرات سے روک دے گی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر نماز مانع فواحش نہ بھی مانی جائے تو اس حقیقت سے تو انکار نہیں ہو سکتا کہ مصلی جب تک نماز میں تکبیر و تسبیح قرأت وقوف اللہ تعالیٰ کے حضور رکوع و سجود و قعدہ میں رہتا ہے وہ یقیناً خضوع و خشوع اور تعظیم الٰہی کرتا ہے تو گویا یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ جو نماز کی طرف آئے گا وہ کم از کم ارتکاب فواحش کا مرتکب نہ ہوگا اور اپنے رب تعالیٰ کی نافرمانی سے باز رہے گا۔

اور جو دن میں پانچ بار بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر خشوع و خضوع سے تسبیح و تہلیل کرتا رہے اسے کبھی نہ کبھی یہ محسوس ہو جائے گا کہ اپنے رب کے حضور سے میں ابھی ابھی آیا ہوں تو فحش و منکرات کیسے کروں۔

چنانچہ ابو حبان ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور کلبی اور ابن جریج اور حماد بن ابی سلیمان راوی ہیں: اِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنْ ذَالِكَ مَا دَامَ الْمُصَلِّيْ فِيْهَا۔ بے شک نماز روکتی ہے فواحش سے جب تک نمازی اس میں مشغول رہے۔

اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور بیہقی شعب الایمان میں حسن سے راوی ہیں: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ تَنْهَهُ صَلَاتُهٗ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسے نماز فواحش و منکرات سے نہ روکے اس کی نماز کامل نہیں۔

احمد و ابن حبان اور بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يُّصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ قَالَ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ۔ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور! فلاں شخص رات بھر نماز پڑھتا ہے اور جب صبح کرتا ہے تو چوری کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ نماز عنقریب اس سے روک دے گی جو تو کہتا ہے۔ اور

اس کی مؤید ایک اور حدیث ہے کہ ایک انصاری نوجوان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور فواحشات میں سے کسی فحش کو نہ چھوڑتے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ حال عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ صَلٰوتَهٗ سَتَنْهَاهُ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا تَابَ۔ اس کی نماز اسے روک دے گی چنانچہ کچھ دن نہ گزرے کہ وہ تائب ہو گئے۔

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ۔ اور یقیناً اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے۔

اس کے متعلق علامہ آلوسی رحمہ اللہ بارہ قول نقل فرماتے ہیں:

۱۔ ابن عباس، ابن مسعود، ابن عمر اور ابو قرہ اور مجاہد اور عطیہ کہتے ہیں: اَلْمَعْنٰى وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ مِنْ ذِكْرِكُمْ اِيَّاهُ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

سُبۡحٰنَہٗ۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑا ہے تمہارے ذکر کرنے سے جو تم اسے یاد کرتے ہو۔ ثُمَّ قَرَأَ فَاذۡکُرُوۡنِیۡۤ اَذۡکُرۡکُمۡ۔

۲- اَخۡرَجَ عَبۡدُ بۡنُ حُمَیۡدٍ وَابۡنُ جَرِیۡرٍ عَنۡ اَبِیۡ مَالِکٍ اَنَّہٗ قَالَ ذِکۡرُ اللّٰہِ تَعَالَی الۡعَبۡدَ فِی الصَّلٰوۃِ اَکۡبَرُ مِنَ الصَّلٰوۃِ۔ نماز میں ذکر الٰہی کرنا بندہ کے لئے نماز سے افضل ہے۔

۳- وَجُوِّزَ اَنۡ یَّکُوۡنَ عَامًّا اَیۡ اَکۡبَرُ مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ۔ بعض نے یہ معنی لئے ہیں کہ اللہ کا ذکر ہر شے سے افضل ہے۔

۴- وَقِیۡلَ الۡمَعۡنٰی وَلَذِکۡرُ الۡعَبۡدِ لِلّٰہِ تَعَالٰی فِی الصَّلٰوۃِ اَکۡبَرُ مِنۡ سَائِرِ اَرۡکَانِ الصَّلٰوۃِ۔ ذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ کے یہ معنی ہیں کہ بندہ کا ذکر اللہ تعالیٰ کے لئے تمام ارکان صلوۃ سے بڑا ہے۔

۵- وَ قِیۡلَ اَیۡ وَلَذِکۡرُ الۡعَبۡدِ لِلّٰہِ تَعَالٰی فِی الصَّلٰوۃِ اَکۡبَرُ مِنۡ ذِکۡرِہٖ اِیَّاہُ سُبۡحٰنَہٗ خَارِجَ الصَّلٰوۃِ۔ بندہ کا اللہ تعالیٰ کے لئے نماز میں ذکر کرنا خارج نماز میں ذکر سے اکبر و اعلیٰ ہے۔

۶- وَ قِیۡلَ اَیۡ وَلَذِکۡرُ الۡعَبۡدِ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَکۡبَرُ مِنۡ سَآئِرِ اَعۡمَالِہٖ۔ بندہ کا ذکر خالص اللہ تعالیٰ کے لئے بہت بڑی شان رکھتا ہے اس کے تمام اعمال صالح سے۔

۷- امام احمد بن حنبل اور ابن منذر معاذ بن جبل سے راوی ہیں: قَالَ مَا عَمِلَ اٰدَمِیٌّ عَمَلًا اَنۡجٰی لَہٗ مِنۡ عَذَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ انسان کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والا نہیں ذکر اللہ کے مقابلہ میں۔
اس پر عرض کیا گیا: وَلَا الۡجِهَادُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ تَعَالٰی؟ قَالَ وَلَا اَنۡ یَّضۡرِبَ بِسَیۡفِہٖ حَتّٰی یَنۡقَطِعَ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوۡلُ فِیۡ کِتَابِہٖ وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ۔ اور کیا جہاد بھی اس سے بڑا نہیں؟ فرمایا اگر تلوار سے قتال کرے یہاں تک کہ شہید ہو جائے تو بھی ذکر اللہ سے بڑا عمل نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ۔

۸- وَاَخۡرَجَ ابۡنُ اَبِیۡ شَیۡبَۃَ وَابۡنُ جَرِیۡرٍ عَنۡ اَبِی الدَّرۡدَآءِ قَالَ اَلَا اُخۡبِرُکُمۡ بِخَیۡرِ اَعۡمَالِکُمۡ وَاَحَبِّھَا اِلٰی مَلِیۡکِکُمۡ وَاَسۡنَاھَا فِیۡ دَرَجَاتِکُمۡ وَ خَیۡرٍ مِّنۡ اَنۡ تَغۡزُوۡا عَدُوَّکُمۡ فَیَضۡرِبُوۡا رِقَابَکُمۡ وَتَضۡرِبُوۡا رِقَابَھُمۡ وَ خَیۡرٍ مِّنۡ اِعۡطَاءِ الدَّنَانِیۡرِ وَالدَّرَاھِمِ قَالُوۡا وَ مَا ھُوَ یَا اَبَا الدَّرۡدَآءِ قَالَ ذِکۡرُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ لَا شَیۡءَ اَفۡضَلُ مِنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ۔

ابو درداء فرماتے ہیں کیا میں تمہیں تمام اعمال سے بہتر عمل اور اللہ تعالیٰ کا محبوب اور بلند درجہ تمہارے درجات میں جو عمل ہے وہ بتاؤں؟ عرض کیا گیا وہ کون سا عمل ہے؟ فرمایا وہ اللہ کا ذکر ہے جیسا کہ ارشاد ہے وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ۔ دنیا کی کوئی شے ذکر الٰہی سے بلند و بالا نہیں۔

۹- ابن جریر حضرات سلمان سے راوی ہیں: اَنَّہٗ سُئِلَ اَیُّ الۡعَمَلِ اَفۡضَلُ قَالَ اَمَا تَقۡرَأُ الۡقُرۡاٰنَ وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ لَاشَیۡءَ اَفۡضَلُ مِنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے۔ فرمایا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ۔ کوئی شے اللہ کے ذکر سے افضل نہیں ہے۔

۱۰- سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر اور حاکم و بیہقی عنترہ سے راوی ہیں: قَالَ قُلۡتُ لِابۡنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا اَیُّ الۡعَمَلِ اَفۡضَلُ قَالَ ذِکۡرُ اللّٰہِ اَفۡضَلُ وَمَا قَعَدَ قَوۡمٌ فِیۡ بَیۡتٍ مِّنۡ بُیُوۡتِ اللّٰہِ یَدۡرُسُوۡنَ کِتَابَ اللّٰہِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQAIS ISLAMIA ACADEMY

وَيَتَعَاطُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا ظَلَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا وَكَانُوْا اَضْيَافَ اللّٰهِ تَعَالٰى مَادَامُوْا فِيْهِ حَتّٰى يُفِيْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَمَا سَلَكَ رَجُلٌ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ الْعِلْمَ اِلَّا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال ہوا عملوں میں بہترین عمل کون سا ہے فرمایا اللہ کا ذکر اور کوئی قوم اللہ کے گھر میں نہیں بیٹھتی درس وتدریس کتاب اللہ کے لئے مگر ملائکہ اپنے نورانی پروں سے ان پر سایہ کرتے ہیں اور وہ اس وقت تک اللہ کے مہمان ہوتے ہیں جب تک وہ دوسرے معاملوں میں نہ مشغول ہوں اور کوئی آدمی تحصیل علم کو نہیں نکلتا مگر اللہ اس کے لئے جنت کی راہ سہل اور آسان کر دیتا ہے۔

۱۱- ایک قول ہے کہ ذکر اللہ سے مراد ہی نماز ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ۔

۱۲- وَقِيْلَ الْمَعْنٰى وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَكْبَرُ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ۔ ایک قول میں ہے کہ فواحش ومنکرات کے مقابلہ کے لئے اللہ کا ذکر بلند وبالا ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ ۔ اور اللہ تعالیٰ خود جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو بھلائی اور اطاعت سے تو وہ اس کا بدلہ دیتا ہے اور جو برائیوں سے کرتے ہو وہ اس کی سزا دیتا ہے۔ (روح المعانی جلد ۲۱)

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِىْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

نہ جھگڑا کرو یہود ونصاریٰ سے مگر ایسے طریقہ سے جو احسن اسلوب سے ہو مگر وہ جو ظالم ہیں ان میں سے ان سے کہہ دو ہم ایمان لائے اس کے ساتھ جو ہم پر اترا اور جو تم پر اترا اور ہمارا اور تمہارا الٰہ ایک ہے اور ہم اس کے لئے نگونسار ہیں۔

یعنی یہود ونصاریٰ یا نصاریٰ نجران سے جھگڑا نہ کرو کہ وہ اہل کتاب ہیں مگر ان سے ایسی گفتگو کرو جس میں اچھے خصائل کا مظاہرہ ہو، خشونت کے مقابلہ میں نرمی ہو، غضب کے بجائے کظم غیظ ہو اور نصیحت وخیر خواہی مدنظر رہے۔

مگر جو اعتداء وعناد میں قبول حق سے منحرف ہوں اور انہیں رفق ولینت فائدہ نہ دے تو پھر ان سے غلظت کرو جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ۔

ابن جریر مجاہد سے راوی ہیں: اِنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا هُمُ الَّذِيْنَ اَثْبَتُوا الْوَلَدَ وَالشَّرِيْكَ اَوْ قَالُوْا يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ اَوْ اَللّٰهُ سُبْحٰنَهٗ فَقِيْرٌ اَوْ اٰذَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وہ لوگ جو ظالم ہیں وہ ایسے عیسائی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد مانتے اور اس کا شریک بناتے ہیں یا کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ مغلول ہیں یا معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ فقیر ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں ان سے غلظت یعنی سختی جائز ہے۔

وَهٰذِهِ الْغِلْظَةُ الَّتِىْ تُفْهِمُ الْاٰيَةُ الْاِذْنُ بِهَا لَا تَصِلُ اِلَى الْقِتَالِ۔ اور یہ غلظت اس حد تک مفہوم آیت سے واضح ہے جو قتال تک نہ پہنچے اس لئے کہ وہ ظالم ہیں لیکن اہل کتاب ہیں۔

دوسری توجیہ یہ ہے کہ یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اور حکم جہاد مدینہ میں آیا اس بناء پر اس جگہ حکم قتال نہیں۔

بعض نے تصریح کی کہ اس سورہ مبارکہ کی بعض آیتیں مدنی ہیں بناء بریں اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا کا استثناء مدینہ میں ہی آیا۔

ابن زید فرماتے ہیں: اِنَّ الْمُرَادَ بِاَهْلِ الْكِتَابِ مُؤْمِنُوْا اَهْلِ الْكِتَابِ وَبِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ مُوَافَقَتُهُمْ فِيْمَا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حَدَّثُوْا بِہٖ مِنْ اَخْبَارِ اَوَآئِلِھِمْ وَبِالَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَنْ بَقِیَ مِنْھُمْ عَلٰی کُفْرِہٖ۔

اوراس میں بھی اختلاف ہے کہ یہ آیت منسوخ الحکم ہے۔

ابوداؤد سے اس کا نسخ ثابت ہے۔

اورابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن الانباری قتادہ سے راوی ہیں: اِنَّہٗ قَالَ نَھٰی فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ عَنْ مُجَادَلَۃِ اَھْلِ الْکِتَابِ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِکَ فَقَالَ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ خلاصہ یہ کہ اس آیت کریمہ میں اہل کتاب سے مجادلہ کی ممانعت ہے پھر حکم آ گیا: قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ اس سے پہلا حکم منسوخ ہوگیا۔

وَقَالَ فِیْ مَجْمَعِ الْبَیَانِ الصَّحِیْحُ اِنَّھَا غَیْرُ مَنْسُوْخَۃٍ لِاَنَّ الْمُرَادَ بِالْجِدَالِ الْمُنَاظَرَۃُ وَ ذَالِکَ عَلَی الْوَجْہِ الْاَحْسَنِ ھُوَ الْوَاجِبُ الَّذِیْ لَا یَجُوْزُ غَیْرُہٗ۔

وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا۔ اوران سے کہو ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف نازل ہوا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالَّذِیْ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ اَیْ بِالَّذِیْ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ۔

وَ اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَ غَیْرُھُمَا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ اَھْلُ الْکِتَابِ یَقْرَءُوْنَ الْکِتَابَ بِالْعِبْرَانِیَّۃِ وَیُفَسِّرُوْنَھَا بِالْعَرَبِیَّۃِ لِاَھْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَھْلَ الْکِتَابِ وَلَا تُکَذِّبُوْھُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْکُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب تورات کی تلاوت عبرانی میں کرتے اوراس کی تفسیر مسلمانوں کو عربی میں سناتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جو کچھ سنائیں اس کی نہ تصدیق کرو نہ تکذیب بلکہ کہہ دیا کرو ہم اس پر ایمان لائے جو ہم پر اترا اور جو تم پر اترا۔

وَاِلٰھُنَا وَاِلٰھُکُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ ۔ اورہمارا تمہارا خدا ایک ہے اور ہم اس کے لئے جھکے ہوئے ہیں۔ یعنی اس کی توحید میں ہم کسی کی شرکت نہیں مانتے اور ہم اسی کے حکم کے مطیع ہیں۔

وَکَذٰلِکَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ۚ وَمِنْ ھٰٓؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِہٖ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الْکٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

اورایسے ہی نازل کی ہم نے تمہاری طرف کتاب تو وہ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی اس پر ایمان لاتے ہیں اورکچھ ان میں سے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں سے منکر نہیں ہوتے مگر کافر۔

یعنی قرآن پاک آپ پر ایسے ہی نازل کیا گیا جیسے یہود کی طرف تورات، نصاریٰ کی طرف انجیل اتاری تھی تو جنہیں تورات دی ان میں سے کچھ ایمان لائے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھی۔

اس پر آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ھٰذَا یُؤَیِّدُ الْقَوْلَ بِاَنَّ الْاٰیَاتِ الْمَذْکُوْرَۃَ مَدَنِیَّۃٌ اِذْ کَوْنُھَا مَکِّیَّۃً وَعَبْدُ اللّٰہِ مِمَّنْ اَسْلَمَ بَعْدَ الْھِجْرَۃِ بِنَآءً عَلٰی اَنَّہٗ اِعْلَامٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِاِسْلَامِھِمْ فِی الْمُسْتَقْبِلِ۔ یہ سورہ مکی ہے اورحضرت عبداللہ بن سلام اوران کے اصحاب مدینہ میں ایمان لائے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ان کو خبر دی یہ غیبی خبروں میں سے ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

جو بہ اعلام الٰہی وقت سے قبل حاصل ہوئی تھی۔

اور اہل مکہ میں بعض ان میں سے ایمان لائے ہیں اور ہماری آیتوں کے منکر نہیں مگر وہ جو کفر میں سخت ہیں۔ عربی میں جحود اس انکار کو کہتے ہیں جو واقف ہونے کے بعد بھی کیا جائے یعنی جان بوجھ کر مکر جانا۔ اور واقعہ بھی یہی تھا کہ یہود اچھی طرح جانتے تھے کہ حضور سید یوم النشور ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں کَمَا قَالَ تَعَالٰی يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۴۶ ۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۴۸

اور اس سے قبل آپ کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے ایسا ہوتا تو باطل پرست ضرور ہی شک کرتے۔

یعنی قرآن کریم کے نزول سے قبل آپ اگر لکھے پڑھے ہوتے تو یہ کتابی منکر و جاحد یہ شک ڈالتے کہ انہوں نے ہماری کتابوں سے لکھ لیا ہے۔ یا کہتے کہ ہماری کتابوں میں نبی آخر الزمان کی یہ صفت ہے کہ وہ امی ہوں گے نہ لکھیں گے نہ پڑھیں گے مگر انہیں اس شک کا بھی موقع نہ ملا۔

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۹

بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جنہیں علم دیا گیا اور آیتوں کا انکار نہیں کرتے مگر دیدہ دانستہ انکار کرنے والے لوگ۔

یہاں ھو ضمیر کا مرجع قرآن کریم ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم روشن آیتیں ہیں جو علما اور حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہیں۔ اور روشن آیت ہونے کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ ظاہر الاعجاز ہیں اس لئے کہ یہ دونوں صفتیں قرآن پاک کے ساتھ خاص ہیں اور کوئی کتاب ایسی نہیں جو معجزانہ شان سے اپنا مقابل معدوم کر دے اور نہ ایسی کوئی کتاب ہے جو ہر زمانہ میں سینوں میں محفوظ ہو۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ھو کی ضمیر کا مرجع سید عالم ﷺ ہیں تو اب یہ معنی ہوں گے کہ سید عالم ﷺ ان آیات بینات کے ساتھ موصوف ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں جنہیں اہل کتاب میں سے علم دیا گیا کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں حضور ﷺ کی نعت وصفت پاتے ہیں۔ کما فی الخازن۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۵۰

اور بولے یہودی کیوں نہ اتاری گئیں ان پر نشانیاں فرما دیجئے نشانیاں اور معجزات تو اللہ کی طرف سے ہیں اور میں تو کھلا ڈرانے والا ہوں۔

یعنی جیسے حضرت صالح کی تصدیق ناقہ سے ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام کی عصا سے اس طرح حضور ﷺ پر کیوں نہ ایسی نشانیاں اتریں۔ حالانکہ شق قمر کا معجزہ تو اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝۱ میں منصوص ہے اور اس کے علاوہ ہزارہا معجزات احادیث سے ثابت ہیں جیسے حضرت ابو محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

كَمْ اَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

احادیث میں کنکریوں کا ابوجہل کی مٹھی میں کلمہ پڑھنا اور سَجَدَ الشَّجَرُ نَطَقَ الْحَجَرُ شَقَّ الْقَمَرُ بِاِشَارَتِہٖ۔ وغیرہ معجزات کا ظاہر ہونا موجود ہے۔

لیکن چونکہ نبوت کی تصدیق کے لئے معجزہ شرط نہیں اس وجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصدیق کے لئے انہیں پیش نہیں کیا گیا بلکہ فرمایا:

اَوَلَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ۠﴿۵۱﴾

کیا یہ کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر نازل فرمادی کتاب جو پڑھی جاتی ہے ان پر بے شک اس میں ضرور نعمت وعظمت ہے اور نصیحت ایمان والوں کے لئے۔

اس کا شان نزول یہ ہے:

فریابی، دارمی، ابوداؤد، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم یحییٰ بن جعدہ سے راوی ہیں: قَالَ جَآءَ اُنَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِكَتِفٍ قَدْ كَتَبُوْا فِیْهَا بَعْضَ مَا سَمِعُوْهُ مِنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِقَوْمٍ حُمْقًا اَوْ ضَلَالَةً اَنْ یَّرْغَبُوْا عَمَّا جَآءَ بِهٖ نَبِیُّهُمْ اِلَیْهِمْ اِلٰى مَا جَآءَ بِهٖ غَیْرُهٗ اِلٰى غَیْرِهِمْ فَنَزَلَتْ۔

کچھ لوگ مسلمانوں میں سے شانہ کی ہڈی پر لکھ کر وہ چیزیں لائے جو انہوں نے یہودیوں سے سنیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا وہ قوم احمق یا گمراہ ہے جو اپنے نبی کی لائی ہوئی تعلیم چھوڑ کر غیروں کی تعلیم کی طرف راغب ہو۔ اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد ہوا: اَوَلَمْ یَكْفِهِمْ الخ۔

اس کے علاوہ اور بھی وہ روایتیں ہیں جن میں اس قسم کے مضامین ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم کے مقابلہ میں کسی دوسرے مذہب کی تعلیم کو ترجیح دینا یا پسند کرنا گمراہی اور بے دینی اور ہلاکت میں پڑنا ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع۔سورۃ عنکبوت۔پ ۲۱

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ شَهِیْدًاۚ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴿۵۲﴾

فرمادیجئے اللہ کافی ہے میرے تمہارے مابین گواہ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جو باطل پر یقین لائے اور اللہ کے منکر ہوئے وہی نقصان وخسران میں ہیں

وَ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِؕ وَ لَوْ لَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُؕ وَ لَیَاْتِیَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ﴿۵۳﴾

اور تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور اگر ایک مقررہ مدت نہ ہوتی تو ضرور ان پر عذاب آجاتا اور ضرور آئے گا ان پر اچانک ایسے حال میں کہ انہیں شعور بھی نہ ہوگا

یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَۙ﴿۵۴﴾

تم سے جلدی کرتے ہیں عذاب اور بے شک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو

یَوْمَ یَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ

جس دن ان پر چھائے گا عذاب ان کے اوپر اور ان کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٥٥

پاؤں تلے سے اور فرمائے گا اللہ چکھو اپنے کرتوت کا مزہ

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝٥٦

اے میرے بندو جو ایمان لائے بے شک میری زمین وسیع ہے تو پھر مجھی کو پوجو

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝٥٧

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر ہماری طرف لوٹ کر آؤ گے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝٥٨

اور وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ضرور ہم انہیں جنت کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی ہمیشہ ان میں رہیں گے اور بہترین بدلہ ہے کام کرنے والوں کا

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝٥٩

جنہوں نے صبر کیا اور وہ صرف اپنے رب ہی پر بھروسا رکھتے ہیں

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ڰ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ڮ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦٠

اور بہت سے چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اللہ روزی دیتا ہے انہیں اور تمہیں اور وہ سنتا جانتا ہے

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٦١

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے بنائے آسمان اور زمین اور مسخر کیے چاند سورج ضرور کہیں گے کہ اللہ نے تو کہاں اوندھے پڑے ہو

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٦٢

اللہ کشادہ کرتا ہے رزق جسے چاہے اپنے بندوں سے اور تنگ کرتا ہے بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝٦٣

اور اگر تم ان سے پوچھو کون اتارتا ہے آسمان سے پانی تو اس کے سبب زمین زندہ کرتا ہے مرنے کے بعد ضرور کہیں گے اللہ فرما دیجئے سب خوبیاں اللہ کو بلکہ ان کے اکثر بے عقل ہیں

## حل لغات چھٹا رکوع - سورۃ عنکبوت - پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| قُلْ - فرما دو | كَفٰى - کافی ہے | بِاللّٰهِ - اللہ | بَيْنِيْ - میرے |
| وَ - اور | بَيْنَكُمْ - تمہارے درمیان | شَهِيْدًا - گواہ | يَعْلَمُ - جانتا ہے |
| مَا - جو | فِيْ - بیچ | السَّمٰوٰتِ - آسمانوں | وَ - اور |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْاَرْضِ۔زمین کے ہے وَ۔اور الَّذِیْنَ۔وہ جو اٰمَنُوْا۔ایمان لائے
بِالْبَاطِلِ۔باطل پر وَ۔اور كَفَرُوْا۔کافر ہوئے بِاللّٰهِ۔اللہ سے
اُولٰٓئِكَ۔تو یہی هُمُ۔وہ ہیں الْخٰسِرُوْنَ۔خسارے والے وَ۔اور
يَسْتَعْجِلُوْنَكَ۔جلدی چاہتے ہیں آپ سے بِالْعَذَابِ۔عذاب وَ۔اور
لَوْ۔اگر لَآ۔نہ ہوتی اَجَلٌ۔مدت مُّسَمًّى۔مقرر
لَّجَآءَ۔تو آتا هُمُ۔ان کے پاس الْعَذَابُ۔عذاب وَ۔اور
لَيَاْتِيَنَّهُمْ۔تو ضرور آجاتا ان کے پاس بَغْتَةً۔اچانک وَّ۔اور
هُمْ۔وہ لَا۔نہ يَشْعُرُوْنَ۔سمجھتے ہوں گے يَسْتَعْجِلُوْنَكَ۔جلدی
چاہتے ہیں آپ سے بِالْعَذَابِ۔عذاب وَ۔اور اِنَّ۔بے شک
جَهَنَّمَ۔جہنم لَمُحِيْطَةٌۢ۔گھیرنے والی ہے بِالْكٰفِرِيْنَ۔کافروں کو يَوْمَ۔جس دن
يَغْشٰهُمُ۔ڈھانپے گا ان کو الْعَذَابُ۔عذاب مِنْ فَوْقِهِمْ۔ان کے اوپر سے
وَ۔اور مِنْ تَحْتِ۔نیچے اَرْجُلِهِمْ۔انکے پاؤں سے وَ۔اور
يَقُوْلُ۔کہے گا ذُوْقُوْا۔چکھو مَا۔جو كُنْتُمْ۔تم
تَعْمَلُوْنَ۔کرتے تھے يٰعِبَادِيَ۔اے بندو میرے الَّذِيْنَ۔جو اٰمَنُوْٓا۔ایمان لائے ہو
اِنَّ۔بے شک اَرْضِيْ۔میری زمین وَاسِعَةٌ۔فراخ ہے فَاِيَّايَ۔تو میری ہی
فَاعْبُدُوْنِ۔پوجا کرو كُلُّ۔ہر نَفْسٍ۔آدمی ذَآئِقَةُ۔چکھنے والا ہے
الْمَوْتِ۔موت ثُمَّ۔پھر اِلَيْنَا۔ہماری طرف تُرْجَعُوْنَ۔پھیرے جاؤ گے
وَ۔اور الَّذِيْنَ۔وہ جو اٰمَنُوْا۔ایمان لائے وَ۔اور
عَمِلُوا۔عمل کیے الصّٰلِحٰتِ۔نیک لَنُبَوِّئَنَّهُمْ۔تو ضرور ضرور ہم ان کو جگہ دیں گے
مِّنَ الْجَنَّةِ۔جنت کے غُرَفًا۔بالاخانوں میں تَجْرِيْ۔چلتی ہیں مِنْ تَحْتِهَا۔ان کے نیچے
الْاَنْهٰرُ۔نہریں خٰلِدِيْنَ۔ہمیشہ رہیں گے فِيْهَا۔اس میں نِعْمَ۔اچھا ہے
اَجْرُ۔بدلہ الْعٰمِلِيْنَ۔عمل کرنے والوں کا الَّذِيْنَ۔وہ جنہوں نے
صَبَرُوْا۔صبر کیا وَ۔اور عَلٰى۔اوپر رَبِّهِمْ۔اپنے رب کے
يَتَوَكَّلُوْنَ۔توکل کرتے ہیں وَ۔اور كَاَيِّنْ۔کتنے ہی مِّنْ دَآبَّةٍ۔جانور ہیں کہ
لَّا۔نہیں تَحْمِلُ۔اٹھاتے رِزْقَهَا۔اپنا رزق اَللّٰهُ۔اللہ
يَرْزُقُهَا۔روزی دیتا ہے ان کو وَ۔اور اِيَّاكُمْ۔تم کو بھی
وَ۔اور هُوَ۔وہ ہے السَّمِيْعُ۔سننے والا الْعَلِيْمُ۔جاننے والا
وَ۔اور لَئِنْ۔اگر سَاَلْتَهُمْ۔تو پوچھے ان سے مَّنْ۔کس نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| خَلَقَ۔ پیدا کیے | السَّمٰوٰتِ۔ آسمان | وَ۔ اور | الْاَرْضَ۔ زمین |
| وَ۔ اور | سَخَّرَ۔ تابع کیے | الشَّمْسَ۔ سورج | وَ۔ اور |
| الْقَمَرَ۔ چاند | لَیَقُوْلُنَّ۔ تو ضرور ضرور کہیں گے | | اللّٰہُ۔ اللہ نے |
| فَاَنّٰی۔ تو کہاں | یُؤْفَکُوْنَ۔ پھیرے جاتے ہیں | | اَللّٰہُ۔ اللہ |
| یَبْسُطُ۔ فراخ کرتا ہے | الرِّزْقَ۔ رزق | لِمَنْ۔ جس کا | یَّشَآءُ۔ چاہے |
| مِنْ عِبَادِہٖ۔ اپنے بندوں سے | وَ۔ اور | یَقْدِرُ۔ تنگ کرتا ہے | لَہٗ۔ اس کو |
| اِنَّ۔ بے شک | اللّٰہَ۔ اللہ | بِکُلِّ۔ ہر | شَیْءٍ۔ چیز کو |
| عَلِیْمٌ۔ جانتا ہے | وَ۔ اور | لَئِنْ۔ اگر | سَاَلْتَھُمْ۔ تو پوچھے ان سے |
| مَّنْ۔ کس نے | نَّزَّلَ۔ اتارا | مِنَ السَّمَآءِ۔ آسمان سے | مَآءً۔ پانی |
| فَاَحْیَا۔ تو زندہ کیا | بِہٖ۔ اس سے | الْاَرْضَ۔ زمین کو | مِنْ بَعْدِ۔ پیچھے |
| مَوْتِھَا۔ اس کی موت کے | لَیَقُوْلُنَّ۔ تو ضرور کہیں گے | اللّٰہُ۔ اللہ نے | قُلِ۔ فرمائیے |
| الْحَمْدُ۔ سب خوبیاں | لِلّٰہِ۔ اللہ کی ہیں | بَلْ۔ بلکہ | اَکْثَرُھُمْ۔ ان کے اکثر |
| لَا۔ نہیں | یَعْقِلُوْنَ۔ سمجھتے | | |

## خلاصہ تفسیر چھٹا رکوع۔ سورۃ عنکبوت۔ پ ۲۱

قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَکُمْ شَہِیْدًا ۚ۔ فرما دیجئے میرے تمہارے مابین اللہ کافی ہے شہادت کے لئے۔

اگر دلائل نبوت اور معجزات کے ذریعہ میری تصدیق نہیں کرتے تو میرے تمہارے مابین اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ ۙ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

اور وہ جو باطل پرست ہیں اور اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں یہ تو نرے نقصان و خسران میں ہیں۔

یعنی جو بتوں کے پجاری اور باطل کو حق سمجھ رہے ہیں وہ اللہ کے منکر ہیں اور جو اس راہ پر لگے ہوئے ہیں وہ سوائے نقصان و خسران کیا حاصل کریں گے۔

پھر وہ تو ایسے ضدی ہٹیلے ہیں کہ عذاب کی پیشگوئی پر ایمان لانے کی بجائے ہٹ دھرمی کرتے اور کہتے ہیں جب عذاب ہم پر آنا ہے تو کب آئے گا اگر آپ سچے ہیں تو عذاب لائیے اس کا جواب دیا گیا:

وَ یَسْتَعْجِلُوْنَکَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ لَوْ لَآ اَجَلٌ مُّسَمًّی لَّجَآءَھُمُ الْعَذَابُ ؕ وَ لَیَاْتِیَنَّھُمْ بَغْتَۃً وَّ ھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾

اور جلدی کرتے ہیں عذاب کی آپ سے اور اگر اس کے آنے میں ایک مدت مقرر نہ ہوتی تو ضرور ان پر عذاب آجاتا اور ایسا آتا کہ اچانک آتا کہ انہیں پتا بھی نہ لگتا۔

مگر حکمت الٰہی میں ایک مدت ہے ورنہ ان کی سرکشی پر اچانک عذاب آتا کہ انہیں شعور بھی نہ ہوتا۔ چنانچہ وہ وقت مقررہ پر آیا بھی جیسے بدر کا عذاب اہل مکہ پر قحط عظیم وغیرہ چنانچہ پھر دوبارہ اسی کلمہ کا اعادہ فرمایا گیا:

یَسْتَعْجِلُوْنَکَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ اِنَّ جَھَنَّمَ لَمُحِیْطَۃٌۢ بِالْکٰفِرِیْنَ ﴿۵۴﴾ یَوْمَ یَغْشٰھُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِھِمْ وَ مِنْ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾

اور آپ سے جلدی مانگتے ہیں عذاب حالانکہ جہنم کافروں پر محیط ہے۔ جس دن چھائے گا ان پر عذاب اوپر سے اور پاؤں کے تلے سے اور (اللہ) فرمائے گا کہ اب چکھو اس کا بدلہ جو تم کرتے تھے۔

یعنی بطور تعجب ارشاد ہے کہ یہ کیا جلدی کر رہے ہیں حالانکہ جہنم انہیں گھیرے ہوئے ہے۔ یہ اس وقت ارشاد ہوا جب کفار و مشرکین مکہ اور ان کے ساتھ اہل کتاب بھی اپنے نامحمود طریقے اور حسد اور عناد پر اتر آئے اور عذاب آخرت سے قطعاً نہ ڈرے اور جوش تعصب میں اہل ایمان کو ستانے لگے اور مسلمان اپنی تکالیف کو نہایت استقلال و صبر و استقامت سے برداشت کرتے رہے حتیٰ کہ ادائے ارکان دین سے بھی سختی سے مانع ہونے لگے تو مسلمانوں کو ترک وطن کا حکم ہوا اور مسلمان بموجب حکم حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر کے جانے لگے تو ارشاد ہوا:

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

اے میرے بندو! بے شک میری زمین فراخ ہے تو میری ہی پوجا کرو۔

یہاں ایماندار بندوں کو ندا دی گئی ہے اور اشارۃً ارشاد ہے کہ ایسے گندے بندوں میں کیوں پڑے ہوئے ہو میری زمین تنگ نہیں ع

ملک خدا تنگ نیست - پائے گدا لنگ نیست

یہاں سے نکل جاؤ اور اطمینان سے میری ہی عبادت کرو۔ چونکہ ترک وطن نفسیاتی طور پر ہر کس و ناکس پر بار گزرتا ہے پھر ایسی صورت میں جبکہ حبیب مکرم سید عالم ﷺ سے بھی مفارقت ہو یہ لازمی طور پر شاق گزرنا ہی تھا۔ پھر مسافرت کی صعوبتیں تنگ دستی کی کلفتیں یہ بھی سامنے تھیں ان سے تسکین و اطمینان دلانے کے لئے دنیا کی بے ثباتی اور حیات انسانی کی بے اعتباری ظاہر فرمانے کو ارشاد ہوا:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾

ہر جان کو ذائقہ موت چکھنا ہے پھر ہماری طرف ہی تو لوٹ کر آؤ گے۔

گویا ارشاد ہوا کہ اگر تم یہاں رہو گے تو موت سے محفوظ نہیں اور باہر نکلے تو موت لازمی ہے اور مرنے کے بعد وطن ہو یا پردیس دونوں برابر ہیں اور ہمارے پاس پلٹ کر آنا ہے لہٰذا بہتر یہی ہے کہ اللہ کی راہ میں مرو اور ہمارے پاس پہنچو کہ وہاں نہ غم مفارقت ہے نہ الم مہاجرت۔ یہ دنیا چند روزہ ہے اس کے دن جدائی میں کٹے تو کیا اور مل جل کر رہے تو کیا اسی طرح تمہارے دشمنوں مخالفوں کا زور بھی چند روزہ ہے۔ دوسری بشارت بھی ہمارے متبعین کے لئے ہے چنانچہ ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ

اور وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے انہیں ہم ضرور جگہ دیں گے جنت کے بالاخانوں میں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

یعنی اس ایمان اور ترک وطن کے صلے میں ہم تمہیں ایسا وطن دیں گے لَنُبَوِّئَنَّهُمْ کے معنی اَیْ لَنُنْزِلَنَّهُمْ ہیں جس میں تم بالاخانوں میں ہمیشہ رہو گے۔ غُرَفًا یَعْنِیْ عَوَالِی الْجَنَّةِ بلند منزلوں میں رہو گے اور یہ رہنا ہمیشہ کے لئے ہوگا اس سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM IL ISLAMIA ACADEMY

خروج وفنا نہ ہوگا۔

نِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِیۡنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا وَعَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ﴿۵۹﴾

کیا اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسا کیا۔

یعنی سفر اور ہجرت میں ہر تکلیف صبر و استقلال سے گوارا کرتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ گھر میں بھی بلا مدد الٰہی چارہ نہیں تو سفر میں بھی بہرحال وہی سب کا انیس ہے اس کے بعد تین آیتوں میں اس توکل اور رازق حقیقی کی رزاقی کا اظہار ہے۔

اول آیت وَکَاَیِّنۡ مِّنۡ دَآبَّۃٍ لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَہَا ٭ۖ اَللّٰہُ یَرۡزُقُہَا وَاِیَّاکُمۡ ۫ۖ وَہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۶۰﴾

اور کتنے ہی زمین پر چلنے والے ایسے ہیں کہ اپنی روزی اٹھا کر نہیں چلتے اللہ انہیں روزی دیتا ہے اور تمہیں بھی دیتا ہے اور وہ سنتا جانتا ہے۔

اور یہ حقیقت ہے کہ ہزاروں چار پائے وہ ہیں جو اپنی روزی کا کچھ انتظام نہیں کرتے اور انہیں بھی روزی ملتی ہے۔ پرند ہوائی ایسے ہیں جن کا گھر در نہیں مگر انہیں بھی روزی ملتی ہے تو پھر سمجھ لینا چاہیے کہ جس رزاق نے اپنی مخلوق کی روزی اپنے ذمہ لے رکھی ہے وہ سفر و حضر میں کیا ہمیں روزی نہ دے گا ع

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم تو کہ با دشمناں نظر داری

دوسری آیت میں اس توکل کو اور بھی مستحکم فرمایا گیا چنانچہ ارشاد ہے:

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰہُ ۚ فَاَنّٰی یُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۶۱﴾

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور سورج چاند کو اس کے محور میں مسخر فرمایا تو ضرور کہیں گے اللہ نے تو پھر کہاں بھٹکتے پھرتے ہیں۔

یہ تعریضاً مشرکوں کے متعلق ارشاد ہے۔

تیسری آیت اَللّٰہُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ وَیَقۡدِرُ لَہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۶۲﴾

اللہ ہی فراخ فرماتا ہے رزق جسے چاہے اپنے بندوں میں سے اور تنگ کرتا ہے جس پر چاہے بے شک اللہ ہر شے سے خبردار ہے۔

اسی کے ید قدرت میں فراخی و تنگیٔ رزق ہے اور وہی ہر شے کا علم رکھتا ہے۔ پھر ارشاد ہے:

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ مَّنۡ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِہَا لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰہُ ؕ

اور اگر آپ پوچھیں ان سے کہ کون آسمان سے پانی نازل کرتا ہے جس سے مردہ زمین اور بنجر میدان زندہ ہو کر سرسبز و شاداب ہوتے ہیں خشک ہونے کے بعد تو ضرور کہیں گے اللہ۔

ان تینوں آیتوں میں مہاجرین کو اطمینان دلایا گیا اور مشرکین سے تعریض فرمائی پھر ارشاد ہے:

قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ؕ بَلۡ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۳﴾

www.waseemziyai.com

فرما دیجئے درحقیقت حمد حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کو ہے بلکہ اکثر ان کے بے عقل ہیں۔

## مختصر تفسیر اردو چھٹا رکوع - سورۃ عنکبوت - پ ۲۱

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ

فرما دیجئے میرے تمہارے مابین اللہ تعالیٰ کافی ہے شاہد یعنی گواہ ہونے میں۔

یعنی عالم میں جو میری طرف سے انذار و تبلیغ میں سعی ہوئی اور جو کچھ تمہاری طرف سے میرے مقابلہ میں تکذیب وانکار رہا اس کا بدلہ ہر ایک کو وہی دے گا۔

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وہ جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔

یعنی میری شان تبلیغ اور تمہاری کیفیت تکذیب کا اسے علم ہے۔

آیۂ کریمہ کا شان نزول یہ ہے۔ مروی ہے: اَنَّ كَعْبَ بْنَ اَشْرَفَ وَ مَعَهٗ قَالُوْا يَا مُحَمَّدُ مَنْ يَّشْهَدُ بِاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَزَلَتْ۔ کعب بن اشرف اور اس کی ہم خیال جماعت بولی اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم) کون اس امر پر گواہ ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو من جانب اللہ جواب ہوا کہ اے محبوب فرما دیجئے كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۵۲

اور وہ جو ایمان لائے باطل پر اور اللہ سے منکر ہوئے وہ نقصان وخسران میں ہیں۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ کے یہ معنی ہیں: اَیْ لِغَيْرِ اللّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ وَ هُوَ شَامِلٌ لِنَحْوِ عِيْسٰى وَالْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ - وَالْبَاطِلُ فِي الْحَقِيْقَةِ عِبَادَتُهُمْ وَلَيْسَ الْبَاطِلُ هٰهُنَا مِثْلُهٗ فِيْ قَوْلِ حَسَّانَ - اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔

وَقَالَ مُقَاتِلٌ اَیْ بِعِبَادَةِ الشَّيْطَانِ۔

اللہ کے سوا غیر خدا پر ایمان لا کر عبادت کرنا مثل عیسیٰ علیہ السلام اور ملائکہ علیہم السلام کو پوجنا خدا ماننا اور باطل حقیقت میں عبادت غیر اللہ کو ہی کہتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت حسان نے فرمایا: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهِ بَاطِلٌ۔ خبردار اللہ کے سوا سب باطل ہے (یہ مصرعہ حضرت حسان نے لبید بن ربیعہ کا نقل کیا ہے)

اور كَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ کی مراد ایسے افعال ہیں جو موجبات ایمان بغیر اللہ کو مستلزم ہوں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۵۲۔ ایسے خیال باطل وفاسد پر رہنے والے نقصان وخسران میں ہیں۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۳

اور وہ جلدی چاہتے ہیں عذاب اور اگر نہ ہوتی ایک مدت حکمت الٰہیہ میں مقرر تو آ جاتا ان پر عذاب اور آتا بھی ایسا اچانک کہ انہیں خبر بھی نہ ہوتی۔

یعنی لوح محفوظ میں اس کا وقت نہ مقرر کر دیا ہوتا تو اچانک عذاب آ جاتا۔ مگر ایک روایت میں ہے: اِنَّهٗ تَعَالٰى وَعَدَ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ قَوْمَهٗ بِعَذَابِ الْاِسْتِيْصَالِ وَاَنْ يُّؤَخِّرَ عَذَابَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا اپنے رسول پاک سے کہ وہ عذاب استیصال آپ کی قوم پر نہ فرمائے گا اور ایسا عذاب قیامت تک کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

لئے مؤخر فرمایا گیا۔

ابن جبیر فرماتے ہیں: اَلْمُرَادُ بِالْاَجَلِ یَوْمُ الْقِیَامَةِ۔ اجل سے مراد روز قیامت ہے۔

ابن سلام کہتے ہیں: اَلْمُرَادُ بِهٖ اَجَلُ مَا بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ۔ اجل سے مراد نفخہ اولیٰ اور ثانیہ کا درمیان ہے۔

وَ قِیْلَ یَوْمُ بَدْرٍ۔ بعض نے کہا اس سے مراد یوم بدر ہے۔

وَلَيَأْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ اوران پر ضرور عذاب آئے گا اچانک اور انہیں اس کا پتا بھی نہ چلے گا۔

کَدَاْبِ بَعْضِ الْعُقُوْبَاتِ النَّازِلَةِ عَلٰی بَعْضِ الْاُمَمِ بَیَاتًا وَّ هُمْ نَائِمُوْنَ اَوْضُحًی وَّ هُمْ یَلْعَبُوْنَ۔ مثل بعض عذابوں کے جو امم ماضیہ پر رات میں نازل ہوئے اس حال میں کہ وہ سو رہے تھے یا دن دہاڑے اس حال میں کھیل کود میں مصروف تھے۔

اور یا عذاب بدر کہ انہیں اس کی قطعاً توقع نہ تھی کہ مسلمان ان پر غالب آئیں گے اور خلاف توقع مارے گئے۔

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾

آپ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور بے شک جہنم ان پر محیط ہے جو کافر ہیں۔

یعنی یہ کیا جلدی کررہے ہیں حالانکہ جہنم تو ان پر محیط ہے اس لئے کہ جس کے ایسے اعمال ہیں اس کے لئے جہنم کے سوا اور کیا ہوگا۔

يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾

جس دن چھا جائے گا ان پر عذاب ان کے اوپر سے اور نیچے سے اور (اللہ فرمائے گا) چکھو بدلہ اس کا جو تم کرتے رہے تھے۔

آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کَاَنَّهٗ قِیْلَ یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ الْعَذَابُ وَیَحِلُّ عَلَیْهِمُ الَّذِیْ اُشِیْرَ اِلَیْهِ بِاِحَاطَةِ جَهَنَّمَ بِهِمْ یَکُوْنُ مِنَ الْاَحْوَالِ وَالْاَهْوَالِ مَا لَا یَفِیْ بِهِ الْمَقَالُ۔ گویا فرمایا گیا کہ جس دن عذاب آجائے گا اور ان پر حلول کرے گا اس میں اشارہ ہے احاطۂ جہنم کی طرف جو حالات اور پریشانیاں ہوں وہ ایسی ہوں گی کہ وہ بیان سے باہر ہیں۔

وَ یَقُوْلُ۔ اَیِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَقِیْلَ اَلْمَلَكُ الْمُوَکَّلُ بِهِمْ۔ اور فرمائے اللہ عزوجل اور ایک قول ہے کہ وہ فرشتہ کہے گا جو ان پر مقرر ہوگا۔

ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾۔ اَیْ جَزَآءَ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ فِی الدُّنْیَا عَلَی الْاِسْتِمْرَارِ مِنَ السَّیِّئَاتِ الَّتِیْ مِنْ جُمْلَتِهَا الْاِسْتِعْجَالُ بِالْعَذَابِ۔ چکھو جو کچھ تم کرتے رہے ہو یعنی اپنے ان اعمال کا بدلہ چکھو جو تم دنیا میں گناہوں سے مسلسل کرتے رہے ہو اور اس پر استعجال عذاب بھی کرتے رہے۔

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

اے میرے وہ بندو جو ایمان لائے ہو میری زمین وسیع ہے تو مجھی کو پوجو۔

آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نَزَلَتْ عَلٰی مَا رُوِیَ عَنْ مُقَاتِلٍ وَالْکَلْبِیِّ فِی الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَکَّةَ اُمِرُوْا بِالْهِجْرَةِ عَنْهَا وَعَلٰی هٰذَا اَکْثَرُ الْمُفَسِّرِیْنَ۔ مقاتل اور کلبی کی روایت کے مطابق یہ آیت کریمہ ضعیف و کمزور مکہ کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مسلمانوں کے حق میں نازل ہوئی اور انہیں مکہ سے ہجرت کا حکم دیا گیا اور اسی قول پر اکثر مفسرین ہیں۔

وَعَمَّمَ بَعْضُهُمُ الْحُكْمَ فِي كُلِّ مَنْ لَّا يَتَمَكَّنُ مِنْ إِقَامَةِ أُمُوْرِ الدِّيْنِ كَمَا يَنْبَغِيْ فِيْ أَرْضٍ لِمُمَانَعَتِهٖ مِنْ جِهَةِ 6
الْكَفَرَةِ أَوْ غَيْرِهِمْ فَقَالَ تَلْزِمُهُ الْهِجْرَةُ إِلَى الْأَرْضِ يَتَمَكَّنُ فِيْهَا مِنْ ذٰلِكَ وَرُوِيَ هٰذَا عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ وَّ عَطَا وَ مُجَاهِدٍ وَ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

بعض نے اس حکم کو عام مانا وہ کہتے ہیں یہ حکم ہر اس موقع کے لئے ہے جبکہ امور دینیہ پر قائم رہنا مشکل ہو جائے اور جیسا چاہیے ویسا عمل نہ کر سکے اور کفار کا زور ہو جائے تو اس وقت ہجرت کرنا لازم ہو جاتا ہے اس مقام کی طرف جہاں اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کر سکے اور ایسا ہی ابن جبیر عطا مجاہد اور مالک بن انس کا قول ہے۔

فَإِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ کے معنی میں آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: إِنَّ أَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَإِنْ لَّمْ تَخْلُصُوْا إِلَى الْعِبَادَةِ فَأَخْلِصُوْهَا إِلَيَّ فِيْ غَيْرِهَا۔ یعنی میری زمین وسیع ہے تو اگر میری عبادت بالاخلاص ایک جگہ کرنا دشوار ہو تو دوسری زمین میں چلے جاؤ۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۟ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾

ہر جان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے پھر ہماری طرف ہی پلٹ کر آنا ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں بندوں کو اخلاص عبادت اور ہجرت کے لئے برانگیختہ کیا گیا ہے اس لئے کہ اس میں واضح فرمایا ہے کہ دنیا دار بقا نہیں اور اس کے بعد جہاں جانا ہے وہ دار جزا ہے تو گویا فرمایا گیا: كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۟ يَعْنِيْ وَاجِدَةٌ مَرَارَةَ الْمَوْتِ وَمُفَارَقَةَ الْبَدَنِ الْبَتَّةَ فَلَابُدَّ أَنْ تَذُوْقُوْهُ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ إِلٰى حُكْمِنَا وَ جَزَائِنَا بِحَسْبِ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ كَانَتْ هٰذِهٖ عَاقِبَةٌ فَلَابُدَّ لَهٗ مِنَ التَّزَوُّدِ وَالْإِسْتِعْدَادِ۔

ہر جان کو ذائقہ موت پانا ہے اور اس کی تلخی چکھنی ہے اور بدن سے مفارقت روح لازمی ہے تو لازمی ہے کہ موت کا مزہ چکھا جائے پھر بعد تراخی زمان یا رتبہ تمہیں سب کو اللہ کے حکم اور جزاء کی طرف لوٹنا ہے جو بحسب عمل سب کو ملے گی تو جو ایسا ہے کہ اس کی عاقبت یہ ہے اسے لازم ہے کہ دار آخرت کا ذخیرہ جمع کرے اور وہاں کی نعمتیں حاصل کرنے کی استعداد پیدا کرے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾

اور وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ہم ضرور انہیں اتاریں گے جنت کے بلند محلوں میں بہترین بدلہ ہے اچھے عمل والوں کا جو اذیت کفار و مشرکین پر صبر کر کے اپنے رب پر توکل کریں۔

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ کے معنی آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أَيْ لَنُنْزِلَنَّهُمْ عَلٰى وَجْهِ الْإِقَامَةِ یعنی ہم اتاریں گے انہیں اور سکونت دیں گے۔

مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا أَيْ عَلَالِيَّ وَ قُصُوْرًا جَلِيْلَةً لَا قُصُوْرَ فِيْهَا وَ هِيَ عَلٰى مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنَ الدُّرِّ وَالزَّبَرْجَدِ وَالْيَاقُوْتِ۔ یعنی بلند محلوں میں کہ اس کے مثل کوئی محل نہ ہو جیسا کہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ وہ محل موتی اور زبرجد اور یاقوت کے ہوں گے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی اور وہ اس محل میں ہمیشہ رہیں۔

نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ بہترین بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کا جو صبر کرتے تھے اذیت مشرکین پر اور شدائد مہاجرت پر کہ اس میں انہیں رنج و محن ہوئے۔

اور اپنے رب پر بھروسا کے لئے تمام مصائب برداشت کرتے رہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اور بہت سے زمین پر چلنے والے ہیں کہ وہ اپنی روزی اٹھا کر نہیں چلتے۔

آیۂ کریمہ کا شان نزول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ہے: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِمَكَّةَ الْمُهَاجَرَةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالُوْا كَيْفَ نَقْدِمُ بَلْدَةً لَيْسَ فِيْهَا مَعِيْشَةٌ فَنَزَلَتْ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومنین کو مکہ سے ہجرت کا مدینہ کی طرف حکم دیا تو صحابہ نے عرض کی حضور! صلی اللہ علیک وسلم ہم کیسے ایسے شہر کی طرف جائیں جہاں ہماری معاش کا نظام نہیں تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ جس میں بتایا کہ زمین پر چلنے والے بہت سے ایسے ہیں کہ ادھر سے ادھر جاتے ہیں اور اپنی روزی اٹھا کر نہیں چلتے حتیٰ کہ چیونٹی، چوہا، کوا، بلبل، تو تمہیں بھی اسی بناء پر حکم ہے۔

اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ اللہ ہی انہیں رزق دیتا ہے اور تمہیں بھی کہ وہ سنتا جانتا ہے۔

چنانچہ ہر حاجت مند کو حالت اضطرار میں وہی اس کی روزی پہنچاتا ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾

اور اگر آپ پوچھیں ان سے کس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور سورج چاند کو مسخر کیا تو ضرور کہیں گے اللہ نے تو کہاں بھٹک رہے ہو۔

یعنی جب اس سے انکار کسی کو بھی نہیں کہ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ وہی ہے اور خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ بھی وہی ہے اور خلاق عالم وہی ایک ذات ہے۔ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اس کے سوا کوئی نہیں تو یہ ادھر ادھر بھٹکنا بے عقلی اور جہالت ہے۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾

کشادہ فرماتا ہے رزق جس کے لئے چاہے اور جس پر چاہے تنگ فرماتا ہے بے شک اللہ ہر شے کا علم رکھتا ہے۔

اور اسی کے مطابق بسط رزق اور تنگی اپنی حکمت بالغہ سے فرماتا ہے۔ چنانچہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فَيَعْلَمُ اَنَّ كُلًّا مِّنَ الْبَسْطِ وَالْقَدْرِ فِيْ اَيِّ وَقْتٍ يُّوَافِقُ لَهُ الْحِكْمَةُ وَالْمَصْلِحَةُ فَيَفْعَلُ كُلًّا مِّنْهُمَا فِيْ وَقْتِهٖ - اَوْ فَيَعْلَمُ مَنْ يَّلِيْقُ بِبَسْطِ الرِّزْقِ فَيَبْسُطُهٗ لَهٗ وَمَنْ يَّلِيْقُ بِقَدْرِهٖ فَيَقْدِرُ لَهٗ۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

اور اگر پوچھے تو ان سے کہ کون آسمان سے پانی برساتا ہے کہ اس سے مردہ زمین زندہ فرما کر سرسبز کرتا ہے تو ضرور کہیں گے اللہ ہی کرتا ہے تو فرما دیجئے اللہ کو ہی حمد ہے بلکہ اکثر ان کے بے عقل ہیں۔

يَعْنِيْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَشْيَاءِ فَلِذٰلِكَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِمُقْتَضٰى قَوْلِهِمْ هٰذَا فَيُشْرِكُوْنَ بِهٖ سُبْحٰنَهٗ اَخَسَّ مَخْلُوْقَاتِهٖ۔ یعنی انہیں کسی شے میں عقل نہیں اسی لئے وہ عمل نہیں کرتے اور اللہ کا شریک ذلیل مخلوق کو بناتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

6/6

## بامحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع - سورۃ عنکبوت - پ ۲۱

| | |
|---|---|
| وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ | اور کیا ہے یہ دنیا کی زندگی مگر کھیل کود اور بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی ہے زندگی والا کاش وہ لوگ جانتے |
| فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ | تو جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو پکارتے ہیں اسی کو خالص مان کر تو جب وہ انہیں بچا لاتا ہے خشکی کی طرف تو شرک کرنے لگتے ہیں |
| لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ٚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ | تا کہ ناشکری کریں ہماری دی ہوئی نعمتوں سے اور تا کہ تمتع حاصل کریں تو اب عنقریب جان لیں گے |
| اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ | کیا نہ دیکھا انہوں نے کہ ہم نے حرم کی زمین پناہ بنائی اور اچک لئے جاتے ہیں ان کے گرد لوگ تو کیا باطل پر یقین لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں سے کفران نعمت کرتے ہیں |
| وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ | اور کون بڑا ظالم ہے اس سے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کی تکذیب کرے جب اس کے پاس آئے کیا نہیں جہنم میں ٹھکانا کافروں کے لئے |
| وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾ ع | اور وہ جو کوشش کریں ہماری راہ میں ضرور ہم انہیں اپنا راستہ دکھا دیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے |

## حل لغات ساتواں رکوع - سورۃ عنکبوت - پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ - اور | مَا - نہیں | هٰذِهِ - یہ | الْحَيٰوةُ - زندگی |
| الدُّنْيَآ - دنیا کی | اِلَّا - مگر | لَهْوٌ - کھیل | وَّ - اور |
| لَعِبٌ - کود | وَ - اور | اِنَّ - بے شک | الدَّارَ - گھر |
| الْاٰخِرَةَ - آخرت کا | لَهِيَ - یقیناً وہی | الْحَيَوَانُ - زندگی ہے | لَوْ - کاش |
| كَانُوْا - وہ ہوتے | يَعْلَمُوْنَ - جانتے | فَاِذَا - تو جب | رَكِبُوْا - سوار ہوتے ہیں |
| فِي - بیچ | الْفُلْكِ - کشتی کے | دَعَوُا - پکارتے ہیں | اللّٰهَ - اللہ کو |
| مُخْلِصِيْنَ - خالص کرکے | لَهُ - اس کے لئے | الدِّيْنَ - دین | فَلَمَّا - پھر جب |
| نَجّٰىهُمْ - نجات دیتا ہے ان کو | | اِلَى - طرف | الْبَرِّ - خشکی کی |
| اِذَا - تو اچانک | هُمْ - وہ | يُشْرِكُوْنَ - شرک کرتے ہیں | لِيَكْفُرُوْا - تا کہ انکار کریں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| بِمَآ ۔ اس کا جو | اٰتَيْنٰهُمْ ۔ دیا ہم نے ان کو | وَ ۔ اور | لِيَتَمَتَّعُوْا ۔ تا کہ فائدہ |
| اٹھائیں | فَسَوْفَ ۔ تو جلدی | يَعْلَمُوْنَ ۔ جان لیں گے | اَوَ ۔ کیا |
| لَمْ ۔ نہ | يَرَوْا ۔ دیکھا انہوں نے | اَنَّا ۔ کہ ہم نے | جَعَلْنَا ۔ بنایا |
| حَرَمًا ۔ حرم | اٰمِنًا ۔ امن والا | وَّ ۔ اور | يُتَخَطَّفُ ۔ اچکے جاتے ہیں |
| النَّاسُ ۔ لوگ | مِنْ حَوْلِهِمْ ۔ ان کے گرداگرد | اَفَبِالْبَاطِلِ ۔ کیا باطل کے ساتھ | |
| يُؤْمِنُوْنَ ۔ ایمان لاتے ہیں | وَ ۔ اور | بِنِعْمَةِ ۔ انعام | اللّٰهِ ۔ خداوندی کا |
| يَكْفُرُوْنَ ۔ انکار کرتے ہیں | وَ ۔ اور | مَنْ ۔ کون | اَظْلَمُ ۔ زیادہ ظالم ہے |
| مِمَّنِ ۔ اس سے جو | افْتَرٰى ۔ باندھے | عَلَى ۔ اوپر | اللّٰهِ ۔ اللہ کے |
| كَذِبًا ۔ جھوٹ | اَوْ ۔ یا | كَذَّبَ ۔ جھٹلائے | بِالْحَقِّ ۔ حق کو |
| لَمَّا ۔ جب | جَآءَ ۔ آئے | هٗ ۔ اس کے پاس | اَ ۔ کیا |
| لَيْسَ ۔ نہیں ہے | فِيْ ۔ بیچ | جَهَنَّمَ ۔ دوزخ کے | مَثْوًى ۔ جگہ |
| لِّلْكٰفِرِيْنَ ۔ کافروں کے لئے | وَ ۔ اور | الَّذِيْنَ ۔ جو | جَاهَدُوْا ۔ کوشش کریں |
| فِيْنَا ۔ ہمارے متعلق | لَنَهْدِيَنَّهُمْ ۔ تو ضرور دکھائیں گے ہم ان کو | | سُبُلَنَا ۔ اپنی راہیں |
| وَ ۔ اور | اِنَّ ۔ بے شک | اللّٰهَ ۔ اللہ | لَمَعَ ۔ ساتھ |
| الْمُحْسِنِيْنَ ۔ نیکوں کے ہے | | | |

## خلاصہ تفسیر ساتواں رکوع ۔ سورۃ عنکبوت ۔ پ ۲۱

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ ۔ اور کیا ہے یہ دنیا مگر کھیل کود۔

یعنی دنیا ایسے ہی ہے جیسے بچے گھڑی بھر کھیلتے ہیں اور ان کا دل اس کھیل میں لگ جاتا ہے۔ پھر سب گھروندے چھوڑ چھاڑ کر چل دیتے ہیں ایسے ہی دنیا ہے۔

وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾

اور بے شک آخرت کا گھر وہی حقیقی زندگی کا گھر ہے کاش وہ جانتے۔

یعنی حقیقت دنیا و آخرت جانتے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت جاودانی تو فانی زندگی کو دوامی زندگی پر کبھی ترجیح نہ دیتے۔

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾

تو جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں (اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو باوجود اپنے شرک و عناد کے بتوں کو نہیں پکارتے بلکہ) اللہ کو پکارتے ہیں ایک اسی کو خالص مان کر (کہ وہی اس طوفان اور سمندر کے طغیان سے نجات دینے والا ہے۔)

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾

تو جب وہ انہیں بچا لاتا ہے خشکی کی طرف تو وہیں شریک کرنے لگتے ہیں۔

یعنی جب اندیشۂ غرق نہیں رہتا اور پریشانی خشکی پر آنے سے ختم ہو جاتی ہے اور اطمینان مل جاتا ہے تو شرک کرنے میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

دیر ہی نہیں لگاتے۔ واقعہ یہ ہے کہ مشرکین دریائی سفر میں جاتے ہوئے اپنا بت ساتھ لے جاتے لیکن جب باد مخالف چلنے لگتی اور کشتی کے غرق ہوجانے کا خطرہ لاحق ہوجاتا تو بتوں کو بھول جاتے بلکہ انہیں دریا میں پھینک دیتے اور رب حقیقی کو رَبَّنَا اِحْفِظْنَا رَبَّنَا اِحْفِظْنَا پکارنے لگتے اور جب خشکی پر آجاتے تو وہی پرانا شرک شروع کردیتے۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

تاکہ کفران نعمت کریں ہماری دی ہوئی نعمت کا اور برتیں تو عنقریب جان لیں گے۔

یعنی مصیبت سے نجات پانے کا شکر کرنے کے بجائے ناشکری کرتے ہیں اور اپنی بت پرستی میں مشغول ہوجاتے ہیں برخلاف مومنین کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اخلاص کے ساتھ شکر کرتے ہیں۔ تو کافروں کو اس کا انجام معلوم ہوجائے گا۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾

کیا نہ دیکھا انہوں نے کہ ہم نے بنائی زمین حرم پناہ والی اور اچک لئے جاتے ہیں اس کے گرد کے لوگ تو کیا باطل کے ساتھ ہی ایمان رکھتے اور اللہ کی دی ہوئی نعمت سے ناشکری کرتے ہیں۔

یعنی اہل مکہ نے یہ نہ دیکھا کہ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا کے مطابق اہل حرم سکان مکہ معظمہ امن میں رہتے ہیں اور اس کے ماحول میں جو ہیں وہ قتل بھی کیے جاتے ہیں اور گرفتار بھی ہوتے ہیں مگر باوجود اس کے وہ بت پرست ہیں جو بالکل باطل ہے اور نعمت سے مراد سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یا پھر اسلام اور مشرکین اس سے منکر ہیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ترین ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب وہ اس کے پاس آئے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں۔

یعنی اس سے زیادہ اظلم کون ہے جو اللہ کا شریک مانے یا قرآن کریم اور نبی رؤف ورحیم کی تکذیب کرے تو یقیناً ایسے مشرک اور کافروں کا ٹھکانا جہنم ہے اَلَيْسَ استفہام انکاری ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾ ع

اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنی راہیں دکھائیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔

سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یعنی جس نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم اسے ثواب کی راہ دکھائیں گے۔

حضرت سعد بن عبداللہ فرماتے ہیں جو اقامت سنت میں سعی کرے گا ہم اسے جنت کی راہ دکھائیں گے اور اللہ نیکوں کے ساتھ ہے یعنی ان کی نصرت ومدد فرماتا ہے۔

## مختصر تفسیر اردو ساتواں رکوع۔ سورۃ عنکبوت۔ پ ۲۱

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾

اور کیا ہے یہ دنیا کی زندگی مگر کھیل کود اور بے شک آخرت کا گھر ہی دار حیات ہے کاش وہ جانتے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس میں دنیا کی زندگی کی حقارت کی طرف اشارہ ہے۔ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَكَيْفَ لَا وَالدُّنْيَا لَا تَزِنُ عِنْدَاللهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ۔ اور کیوں نہیں جبکہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کی حیثیت نہیں رکھتی۔

فَقَدْ اَخْرَجَ التِّرْمَذِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَّا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةَ مَآءٍ۔ ترمذی شریف میں ہے سہل بن سعد نے کہا کہ فرمایا سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی اللہ کے نزدیک حقیقت رکھتی تو کافر کو ایک گھونٹ پانی کی نہ پلایا جاتا۔

''مگر یہ کھیل کود ہے۔'' يَعْنِىْ اِلَّا كَمَا يَلْعَبُ بِهِ الصِّبْيَانُ يَجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ وَيَبْتَهِجُوْنَ بِهٖ سَاعَةً ثُمَّ يَتَفَرَّقُوْنَ عَنْهُ۔ یعنی جیسے بچے کھیل کود میں جمع ہو جاتے ہیں اور اس سے خوش ہوتے ہیں تھوڑی دیر پھر اس سے علیحدہ ہو کر چلے جاتے ہیں۔ یہ حال حیات دنیا کا ہے۔

وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۔ اور بے شک آخرت کا گھر ہی حقیقی حیات کا گھر ہے۔

اِذْ لَا يَعْرِضُ الْمَوْتُ وَالْفَنَاءُ لِمَنْ فِيْهَا۔ اس لئے کہ آخرت کے گھر میں جو ہے اس پر موت اور فنا عارض نہیں ہوتی۔

حیوان اصل میں حییان تھا۔ دوسری یاء کو واو سے بدل دیا اور یہ بدلنا خلاف قیاس ہے۔

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ ۔ اَىْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَمَا اٰثَرُوْا عَلَيْهَا الدُّنْيَا الَّتِىْ اَصْلُهَا عَدَمُ الْحَيَاةِ۔ یعنی کاش وہ سمجھتے کہ دنیا سے تعلق کیسا ہے اس لئے کہ دنیا کی اصل ہی عدم حیات ہے۔ اور اس کی ناپائیداری اس سے ثابت ہے کہ جب وہ دریائی سفر کرتے ہیں تو حیات وموت کی کشمکش میں آجاتے ہیں چنانچہ ارشاد باری ہے:

فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

تو جب سوار ہوتے ہیں کشتی میں تو پکارتے ہیں اللہ کو خالص طور پر۔

يَعْنِىْ لَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّا اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَدْعُوْنَ سِوَاهُ سُبْحٰنَهٗ لِعِلْمِهِمْ بِاَنَّهٗ لَا يَكْشِفُ الشَّدَائِدَ اِلَّا هُوَ عَزَّوَجَلَّ۔ اس وقت سوائے اللہ عزوجل کے کوئی یاد نہیں رہتا اور اس کے سوا اور کسی کو نہیں پکارتے اس لئے کہ دل میں وہ سمجھتے ہیں کشف شدائد سوا اللہ عزوجل کوئی نہیں کرسکتا۔

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لا

تو جب ہم انہیں نجات دیتے ہیں خشکی کی طرف تو شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

یہاں لام بمعنی کَیْ ہے یعنی تاکہ وہ کفر کریں ہماری دی ہوئی نعمتوں سے اور حیات دنیا میں متمتع رہیں تو عنقریب جان لیں گے۔

اَىْ يُشْرِكُوْنَ لِيَكُوْنُوْا كَافِرِيْنَ بِمَا اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ نِّعْمَةِ النَّجَاةِ بِسَبَبِ شِرْكِهِمْ وَلِيَتَمَتَّعُوْا بِاجْتِمَاعِهِمْ عَلٰى عِبَادَةِ الْاَصْنَامِ۔ تاکہ وہ شرک کرکے کافر رہیں ہماری نعمتوں سے اپنے شرک کے سبب اور بت پرستی پر راضی رہ کر چند روزہ زندگی پوری کریں۔ پھر اس کے بعد عنقریب اس کی سزا بروز قیامت پائیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OVAIS ISLAMIA ACADEMY

يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے زمین حرم کو جائے امن بنایا اور اس کے گرد لوگ اچک لئے جاتے ہیں تو کیا باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں سے کفر کرتے ہیں۔

یعنی حرم پاک کو ایسا جائے امن بنایا کہ وہاں کے وحوش وطیور بھی مامون ومحفوظ ہیں یہاں حرم سے مراد جائے حرم ہے یہ درحقیقت اس بات کا جواب ہے جو اہل مکہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے کی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ضحاک راوی ہیں جو آیہ کریمہ کا شان نزول ہے:

اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ قَالُوْا يَا مُحَمَّدُ مَا يَمْنَعُنَا اَنْ نَّدْخُلَ فِيْ دِيْنِكَ اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ يَّتَخَطَّفَنَا النَّاسُ لِقِلَّتِنَا وَالْعَرَبُ اَكْثَرُ مِنَّا فَمَتٰى بَلَغَهُمْ اِنَّا قَدْ دَخَلْنَا فِيْ دِيْنِكَ اُخْتُطِفْنَا فَكُنَّا اُكْلَةَ رَأْسٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ مکہ والوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا ہمیں آپ کے دین میں کوئی وجہ مانع نہیں مگر صرف یہ خوف ہے کہ ہم قلیل ہیں اور عرب کافی ہیں تو جب انہیں خبر پہنچے گی کہ ہم آپ کے دین میں داخل ہو گئے ہیں تو وہ ہمیں اچک لیں گے اور ہلاک وقتل کر دیں گے۔ اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں بتایا گیا کہ تم ایسی امن والی زمین پاک میں ہو جہاں تم اور وحوش وطیور اور سبزہ گھاس بھی محفوظ ہے پھر تمہارا یہ خوف لغو ہے۔

تو پھر یہ جانتے ہوئے بھی باطل یعنی بتوں کے اوپر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ پر کفران نعمت کرتے ہو اور شرک میں مبتلا ہو۔ پھر ارشاد ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾

اور کون اس سے زیادہ ظالم ہے جو افتراء باندھے اللہ پر جھوٹا یا جھٹلائے حق کو جب وہ ان کے پاس آئے کیا ان کا ٹھکانا جہنم میں نہیں جو کافر ہیں۔ اور جو کوشش کریں ہمارے دین میں ضرور ہم انہیں اپنے راستوں کی ہدایت فرمائیں گے اور بے شک اللہ ضرور نیکوں کے ساتھ ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنا اور کہنا کہ اس جیسا اور بھی ہے یہ جھوٹ اور افتراء ہے اور اللہ پر جھوٹ افتراء کرنے والا ظالم ترین ہے اور ظاہر ہے ایسے لوگوں کا مثوی یعنی ٹھکانا جہنم ہے۔

اور جو اللہ کی راہ میں کوشش کرے اور حق پر قائم رہے اس کے لئے وعدہ فرمایا گیا کہ ہم اسے اپنی راہ دکھائیں گے جن کے ذریعہ ہماری جناب تک وہ پہنچ سکے بعض نے اس کے معنی کیے:

اَلْمُرَادُ لَنُرِيَنَّهُمْ هِدَايَةً اِلٰى سُبُلِ الْخَيْرِ وَ تَوْفِيْقًا لِسُلُوْكِهَا فَاِنَّ الْجِهَادَ هِدَايَةٌ اَوْ مُرَتَّبٌ عَلَيْهَا وَقَدْ قَالَ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى۔

اور حدیث میں ہے: مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔

سدی کہتے ہیں: اَلْمَعْنٰى وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا بِالثَّبَاتِ عَلَى الْاِيْمَانِ لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اِلَى الْجَنَّةِ۔

ایک قول ہے: اَلْمَعْنٰى وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِي الْغَزْوِ لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَ الشَّهَادَةِ وَالْمَغْفِرَةِ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے ساتھ ہے جس کا یہ فائدہ ہوگا کہ ان کی نصرت و اعانت نیکوں کے ساتھ ہے۔

اس سورہ مبارکہ کے ختم پر وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ فرمایا گیا اور شروع اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۔ سے فرمایا۔ اس میں تلمیحاً واسطہ عقد ہے موحدین کے لئے۔

## سُوْرَةُ الرُّوْمِ

## بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع۔سورۃ روم۔پ ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۞ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۞ فِيْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۞

الٓمّٓ۔ رومی مغلوب ہوئے پاس کی زمین میں اور وہ اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب غالب ہوں گے

فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ بَعْدُ ؕ وَ يَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۞

چند سال میں حکم اللہ کا ہے آگے اور پیچھے اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے

بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۞

اللہ مددگار ہے اور وہ مدد کر دیتا ہے جس کی چاہے اور وہی عزت والا مہربان ہے

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞

یہ اللہ کا وعدہ ہے وہ خلاف نہیں کرتا اپنا وعدہ لیکن اکثر لوگوں سے نہیں جانتے

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖۚ وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۞

وہ جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے کی ظاہری زندگی دنیا کی اور وہ آخرت سے غافل ہیں

اَوَ لَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۞

کیا وہ نہیں سوچتے کہ اللہ نے ہی پیدا نہ فرمائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے مگر حق اور ایک مقررہ میعاد سے اور بے شک بہت سے لوگ اپنے رب سے ملنے کے منکر ہیں

اَوَ لَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا الْاَرْضَ وَ عَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۞

اور کیا انہوں نے زمین کی سیر نہ کی کہ دیکھتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا وہ ان سے زیادہ تھے قوت میں اور انہوں نے زمین جوتی اور آباد کی ان کی آبادی سے زیادہ اور ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر رسول آئے تو نہ تھا اللہ ان پر ظلم کرنے والا لیکن وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْۤاٰۤى اَنْ

پھر جنہوں نے برائی کی ان کا انجام برائی سے ہوا کہ اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠　کی آیتیں جھٹلائیں اور ان سے تمسخر کرتے تھے

## حل لغات پہلا رکوع ۔ سورۃ روم ۔ پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| الٓمّٓ ۔ | غُلِبَتِ ۔ مغلوب ہوگئے | الرُّوْمُ ۔ رومی | فِیْٓ ۔ بیچ |
| اَدْنَی ۔ قریب کی | الْاَرْضِ ۔ زمین کے | وَ ۔ اور | هُمْ ۔ وہ |
| مِّنْۢ بَعْدِ ۔ بعد | غَلَبِهِمْ ۔ اپنے مغلوب ہونے کے | | سَيَغْلِبُوْنَ ۔ جلدی غالب |
| آ جائیں گے | فِیْ ۔ بیچ | بِضْعِ ۔ چند | سِنِيْنَ ۔ سالوں کے |
| لِلّٰهِ ۔ اللہ ہی کا | الْاَمْرُ ۔ حکم ہے | مِنْ قَبْلُ ۔ پہلے بھی | وَ ۔ اور |
| مِنْۢ بَعْدُ ۔ پیچھے بھی | وَ ۔ اور | يَوْمَئِذٍ ۔ اس دن | يَّفْرَحُ ۔ خوش ہوں گے |
| الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ مومن | بِنَصْرِ ۔ مدد | اللّٰهِ ۔ اللہ کی سے | يَنْصُرُ ۔ مدد دیتا ہے |
| مَنْ ۔ جسے | يَّشَآءُ ۔ چاہے | وَ ۔ اور | هُوَ ۔ وہ |
| الْعَزِيْزُ ۔ غالب | الرَّحِيْمُ ۔ مہربان ہے | وَعْدَ ۔ وعدہ ہے | اللّٰهِ ۔ اللہ کا |
| لَا ۔ نہیں | يُخْلِفُ ۔ خلاف کرتا | اللّٰهُ ۔ اللہ | وَعْدَهٗ ۔ اپنے وعدے کا |
| وَ ۔ اور | لٰكِنَّ ۔ لیکن | اَكْثَرَ ۔ اکثر | النَّاسِ ۔ لوگ |
| لَا ۔ نہیں | يَعْلَمُوْنَ ۔ جانتے | يَعْلَمُوْنَ ۔ جانتے ہیں | ظَاهِرًا ۔ ظاہری |
| مِّنَ الْحَيٰوةِ ۔ زندگی | الدُّنْيَا ۔ دنیا کی | وَ ۔ اور | هُمْ ۔ وہ |
| عَنِ الْاٰخِرَةِ ۔ آخرت سے | هُمْ ۔ وہ | غٰفِلُوْنَ ۔ غافل ہیں | اَوَ ۔ کیا |
| لَمْ ۔ نہ | يَتَفَكَّرُوْا ۔ سوچا انہوں نے | فِیْٓ ۔ بیچ | اَنْفُسِهِمْ ۔ اپنی جانوں کے |
| مَا ۔ نہیں | خَلَقَ ۔ پیدا کیا | اللّٰهُ ۔ اللہ نے | السَّمٰوٰتِ ۔ آسمانوں |
| وَ ۔ اور | الْاَرْضَ ۔ زمین کو | وَ ۔ اور | مَا ۔ جو |
| بَيْنَهُمَآ ۔ ان کے درمیان ہے | اِلَّا ۔ مگر | بِالْحَقِّ ۔ ساتھ حق کے | وَ ۔ اور |
| اَجَلٍ ۔ مدت | مُّسَمًّى ۔ مقرر | وَ ۔ اور | اِنَّ ۔ بے شک |
| كَثِيْرًا ۔ بہت سے | مِّنَ النَّاسِ ۔ لوگ | بِلِقَآئِ ۔ ملاقات | رَبِّهِمْ ۔ اپنے رب کی سے |
| لَكٰفِرُوْنَ ۔ منکر ہیں | اَوَ ۔ کیا | لَمْ ۔ نہ | يَسِيْرُوْا ۔ پھرے وہ |
| فِی ۔ بیچ | الْاَرْضِ ۔ زمین کے | فَيَنْظُرُوْا ۔ کہ دیکھتے | كَيْفَ ۔ کیسا |
| كَانَ ۔ ہوا | عَاقِبَةُ ۔ انجام | الَّذِيْنَ ۔ ان کا جو | مِنْ قَبْلِهِمْ ۔ ان سے پہلے تھے |
| كَانُوْٓا ۔ وہ | اَشَدَّ ۔ زیادہ تھے | مِنْهُمْ ۔ ان سے | قُوَّةً ۔ طاقت میں |
| وَّ ۔ اور | اَثَارُوا ۔ جوتا انہوں نے | الْاَرْضَ ۔ زمین کو | وَ ۔ اور |
| عَمَرُوْهَآ ۔ آباد کیا اس کو | اَكْثَرَ ۔ زیادہ | مِمَّا ۔ اس سے جو | عَمَرُوْا ۔ آباد کیا انہوں نے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| هَا۔اس کو | وَ۔اور | جَآءَتْهُمْ۔آئے ان کے پاس | رُسُلُهُمْ۔ان کے رسول |
| بِالْبَيِّنٰتِ۔دلائل لے کر | فَمَا۔تو نہیں | كَانَ۔تھا | اللّٰهُ۔اللہ |
| لِيَظْلِمَهُمْ۔کہ ظلم کرتا ان پر | وَ۔اور | لٰكِنْ۔لیکن | كَانُوْٓا۔تھے |
| اَنْفُسَهُمْ۔اپنی جانوں پر | يَظْلِمُوْنَ۔ظلم کرتے | ثُمَّ۔پھر | كَانَ۔ہوا |
| عَاقِبَةَ۔انجام | الَّذِيْنَ۔ان کا جنہوں نے | اَسَآءُوا۔برائی کی | السُّوْٓآٰی۔برا |
| اَنْ۔یہ کہ | كَذَّبُوْا۔جھٹلایا | بِاٰيٰتِ۔آیتوں | اللّٰهِ۔اللہ کی کو |
| وَ۔اور | كَانُوْا۔تھے | بِهَا۔ان سے | يَسْتَهْزِءُوْنَ۔ٹھٹھا کرتے |

## خلاصہ تفسیر پہلا رکوع۔سورۃ روم۔پ ۲۱

سورہ روم مکیہ ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور ابن عطیہ وغیرہ سے مروی ہے لَا خِلَافَ فِيْ مَكِّيَّتِهَا وَلَمْ يَسْتَثْنُوْا مِنْهَا شَيْئًا۔ بلا خلاف یہ سورہ مبارکہ مکیہ ہے اور اس میں کسی آیت کا بھی استثناء نہیں کیا گیا۔

حسن فرماتے ہیں: هِيَ مَكِّيَّةٌ اِلَّا قَوْلَهٗ تَعَالٰى فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَهُوَ خِلَافُ مَذْهَبِ الْجُمْهُوْرِ وَالتَّفْسِيْرِ الْمُرْتَضٰى۔ یہ سورہ مکیہ ہے مگر آیت فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ الآیۃ لیکن یہ قول خلاف مذہب جمہور اور مستند تفاسیر کے ہے۔

اور اس کی آیتیں ساٹھ ہیں اور بعض کے نزدیک پچپن آیات ہیں۔

اور سابقہ سورہ عنکبوت سے اس کا اتصال بقول جلال الدین سیوطی اس حکمت سے ہے کہ اس کے آخر میں وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ۔ آیا ہے۔

اور اس سورہ مبارکہ میں شروع نصاریٰ اہل کتاب پر مومنین کو نصرت کا وعدہ دیا ہے اور مومنین کو فرح و سرور اس وعدہ سے ہوا اس لئے کہ دولت اہل جہاد کے لئے ہے دین و دنیا کی۔

اس سورہ مبارکہ میں ۶ رکوع ۶۰ آیتیں، تین ہزار پانچ سو چونتیس حروف ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝۱ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝۲ ۔الف، لام، میم، مغلوب ہو گا روم۔

روم کی تحقیق پر آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هِيَ قَبِيْلَةٌ عَظِيْمَةٌ مِنْ وُلْدِ رُوْمِيْ بْنِ يُوْنَانَ بْنِ عَلْجَانَ بْنِ يَافِثَ بْنِ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ روم ایک زبردست قبیلہ ہے اولاد رومی بن یونان بن علجان بن یافت بن نوح علیہ السلام کا۔

اور ایک قول ہے: مِنْ وُلْدِ يَافَانَ بْنِ يَافِثَ۔ یہ قبیلہ اولاد یافان بن یافث سے تھا۔

اور ایک قول ہے: مِنْ اَوْلَادِ رَعْوِيْلَ بْنِ عِيْصِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔ یہ قبیلہ اولاد رعویل بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کا تھا۔

اور جوہری کہتے ہیں: مِنْ وُلْدِ رُوْمِ بْنِ عِيْصَ الْمَذْكُوْرِ۔ یہ قبیلہ روم بن عیص سے تھا۔

الٓمّٓ ۝۱ ۔ یہ ابتدائے سورت کے حروف مقطعات ہیں۔ ان کی تشریح اول آ چکی ہے۔ یہاں دوسری تصریح مناسبت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مضمون سورہ سے یہ ہے کہ الف سے مراد اسلام اور لام سے مراد اہل کتاب اور میم سے ان کا مغلوب ہونا ظاہر فرمایا گیا۔ گویا اس میں یہ اشارہ ہے کہ اگرچہ فی الحال رومی ایرانیوں سے مغلوب ہو گئے ہیں لیکن بالآخر رومی ایرانیوں پر غالب آئیں گے اور پھر مسلمان رومیوں اور ایرانیوں دونوں پر غالب آئیں گے۔

غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿٢﴾ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿٣﴾ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ

اس کا شان نزول یہ ہے کہ

فارس اور روم کے مابین جنگ تھی اور چونکہ اہل فارس مجوسی تھے اس لئے مشرکین عرب ان کا غالب ہونا پسند کرتے تھے۔

اور رومی اہل کتاب تھے مسلمان ان کا غلبہ پسند کرتے تھے۔

خسرو پرویز فارس کا تاجدار تھا اس نے رومیوں پر لشکر کشی کی اور قیصر روم جسے ہرقل کہتے تھے اور انگریز مؤرخ ہرکلس لکھتا ہے اس نے بھی لشکر دفاع کے لئے بھیجا۔

یہ لشکر سرزمین شام کے قریب مقابل ہوئے۔ مختصر یہ کہ اہل فارس ان پر غالب ہوئے۔ مسلمان یہ خبر سن کر غمگین ہوئے اور کفار مکہ بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم بھی اہل کتاب اور نصاریٰ بھی اہل کتاب تم دونوں مذہبی بھائی ہو۔ اور ہم بھی امی اور اہل فارس بھی امی لہٰذا وہ ہمارے بھائی ہیں۔

چونکہ اہل فارس ہمارے بھائی کتابیوں پر غالب ہوئے تو جب ہماری جنگ ہوگی تو ہم بھی یقیناً تم پر غالب ہوں گے۔

اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ان میں خبر دی گئی کہ چند سال گزرتے ہیں کہ رومی اہل فارس پر غالب آجائیں گے۔ تو یہ آیتیں سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کفار مکہ میں اعلان فرمادیا کہ خدا کی قسم رومی ضرور اہل فارس پر غلبہ پائیں گے اے مکہ والو تم اس نتیجہ جنگ سے خوش نہ ہو ہمیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے۔

اس پر ابی بن خلف آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور سو سو اونٹ کی شرط ٹھہرانے لگا۔

آپ نے فیصلہ فرمایا کہ اگر نو سال میں اہل فارس غالب آجائیں تو ہمارے ذمہ ہوگا کہ ہم ابی کو سو اونٹ دیں گے اور اگر رومی فارس پر غالب آجائیں تو ابی کے ذمہ ہوگا کہ وہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ دے۔

یہ وہی سٹہ تھا جس پر آج لندن کے نرخ پر شرطیں کر کے لاکھوں روپیہ ادھر ادھر ہو جاتا ہے۔ اس وقت تک اس کی حرمت کا حکم نہ تھا۔ بعد میں عقود فاسدہ ربوا وغیرہ حرام ہو گیا۔

بعض ائمہ مثل امام ہمام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اس طرف ہیں کہ اس قسم کے عقود حربی کفار وغیرہ کے ساتھ جائز ہیں اور اسی واقعہ کو اس کی حلت پر دلیل لاتے ہیں۔

چنانچہ سات سال بعد یہ پیشگوئی صحیح ہوگئی اور صلح حدیبیہ یا بدر کے دن رومی اہل فارس پر غالب آگئے اور رومیوں نے مدائن میں اپنے گھوڑے باندھ دیے۔ اور عراق میں رومیہ نامی ایک شہر کی بناء رکھ دی۔

اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے شرط کے سو اونٹ ابی کی اولاد سے وصول کر لئے اس لئے کہ اس مدت کے پورے ہونے سے پہلے ابی مر چکا تھا۔

پھر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق کو حکم دیا کہ یہ شرط کے حاصل کیے ہوئے اونٹ صدقہ کر دیں تو آپ نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

صدقہ کر دیئے۔

اس پیشگوئی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق نبوت پر بین دلیل کہا گیا جو قرآن اور سید انام کی مصدق ہیں۔

(خازن، مدارک)

فِیْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ۔ پاس کی زمین میں۔

یعنی شام کی اس سرزمین میں جو فارس کے قریب ہے۔

وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ

اور وہ اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب غالب ہوں گے چند سال میں۔

عربی میں بضع کا اطلاق نو برس پر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نو سال کی مدت کے اندر ساتویں ہی برس رومی غالب آ گئے اور فارس مغلوب ہو گئے۔

لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ۔ اللہ کا ہی حکم ہے پہلا اور بعد کا۔

یعنی رومیوں کے غلبہ سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی حکم الٰہی کا ہی ظہور تھا۔

اہل فارس کا غلبہ بھی بحکم الٰہی تھا اور اہل روم کا پھر غلبہ یہ دونوں بحکم الٰہی تھے جو قضا و قدر کے ماتحت ہیں۔

گویا اس قادر و قیوم نے اول فارسیوں کو غالب کیا اور اسی نے کتابیوں کو ان پر غالب فرمایا۔ یوم بدر میں مسلمانوں کو مشرکوں پر اور اہل فارس پر غلبہ دے کر۔

وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ۔ اس دن ایمان والے خوش ہیں اللہ کی مدد سے۔

يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾۔

وہ مدد کرتا ہے جس کی چاہے اور وہی عزت والا مہربان ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کو اس دن فرح و سرور بخشا۔

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾

اللہ کا وعدہ ہے اور وہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

چنانچہ جو اس نے وعدہ کیا اسے پورا فرمایا مگر جاہل لوگ اس کی حکمتوں سے بے خبر ہیں۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾

وہ تو ظاہری زندگی دنیا کو جانتے ہیں اور آخرت سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

یعنی ان کی نظر میں صرف اور صرف دنیا کی زندگی ہے اور بعث و نشر سے اتنے بے خبر ہیں کہ اسے مانتے بھی نہیں چنانچہ ارشاد ہے:

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾

کیا انہوں نے غور و فکر اپنے جی میں نہ کیا کہ اللہ نے ہی یہ پیدا کیے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے مابین ہے اللہ تعالیٰ نے عبث اور باطل نہیں بنائی ان کی تخلیق میں بے شمار حکمتیں ہیں اور یہ سب کچھ ہمیشہ کے لئے نہیں بنایا بلکہ ایک مدت معین کر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

دی ہے جب وہ مدت پوری ہوجائے گی تو یہ سب کچھ فنا ہوں گے اور وہ مدت قیامت کے قائم ہونے تک ہے اور یہ کافر اسے کیا سمجھیں یہ تو بعث بعد الموت پر بھی ایمان نہیں رکھتے۔ پھر ارشاد ہے:

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا الْاَرْضَ وَ عَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ؕ۝۹

اور کیا انہوں نے زمین میں سیر نہ کی کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے زیادہ زوردار اور طاقتور تھے اور زمین جوت کر انہوں نے آباد کی ان سے زیادہ زمینیں اور ان کے پاس رسول آئے روشن نشانیاں لے کر تو اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

یعنی وہ قوم ان سے پہلے گزر چکی جو ان سے زیادہ دنیاوی معاملات میں ترقی کر چکی تھی۔ انہوں نے ان سے زیادہ زمینیں آباد کیں اور ان سے زیادہ قوت والی تھیں اور جب ان کے پاس ہمارے رسول نشانیاں لے کر آئے تو اپنی عقل کج خرام سے ان کی تکذیب پر اتر آئے آخر اسی تکذیب کی سزا میں ہلاک کیے گئے ان کے اجڑے دیار اور ان کی بربادی کے آثار دیکھنے والوں کے لئے موجب عبرت ہیں اور یہ ان کے کیے کی سزا ہے جیسا انہوں نے کیا ویسا ہی بدلہ پایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ظلم ہوسکتا ہے نہ اس نے ظلم کیا بلکہ انہوں نے اپنی جانوں پر بداعمالی کر کے ظلم کیا اس کی سزا پائی۔ اور وہ ہلاک ہوئے۔

چنانچہ ارشاد باری ہے:

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْۤاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰

پھر جنہوں نے حد سے بڑھ کی برائی کی ان کا انجام یہ ہوا کہ اللہ کی آیتیں جھٹلانے لگے اور ان کے ساتھ وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

## مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع ۔ سورۃ روم ۔ پ ۲۱

الٓمّٓ ۝۱ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝۲ فِیْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۝۳ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ؕ۬

الف، لام، میم اس کی تصریح اول آچکی ہے۔ علامہ آلوسی رحمہ اللہ باب الاشارات میں فرماتے ہیں: اَلْاَلِفُ اِشَارَةٌ اِلٰی اُلْفَةِ طَبْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاللَّامُ اِلَی اللُّؤْمِ طَبْعِ الْكَافِرِیْنَ وَالْمِیْمُ اِلٰی مَغْفِرَةِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

یعنی روم مغلوب کیے جائیں گے فِیْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ اَیْ اَقْرَبِهَا۔ قریب کی زمین میں اور وہی یعنی روم اس مغلوبیت کے بعد فارس پر عنقریب غالب ہوں گے چند سالوں میں۔

غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝۲۔ اس پر علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هِیَ قَبِیْلَةٌ عَظِیْمَةٌ مِّنْ وُّلْدِ رُوْمِیِّ بْنِ یُوْنَانَ بْنِ عَلْجَانَ بْنِ یَافِثَ بْنِ نُوْحٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔ رومی ایک بہت بڑے قبیلے کا نام ہے جو رومی بن یونان بن علجان بن یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے تھا۔

وَ قِیْلَ مِنْ وُّلْدِ رَعْوِیْلَ بْنِ عِیْصِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ۔ ایک قول ہے کہ یہ اولاد رعویل بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام سے تھا۔

وَقِیْلَ مِنْ وُلْدِ یَافَانَ بْنِ یَافِثَ۔ ایک قول ہے کہ وہ یافان بن یافث کی اولاد سے ہے۔

وَقَالَ الْجَوْهَرِیُّ مِنْ وُلْدِ رُوْمِ بْنِ عِیْصٍ۔ جوہری کی تحقیق میں وہ اولاد روم بن عیص سے ہے۔

صَارَتْ لَهَا وَاقِعَةٌ مَّعَ فَارِسَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَغَلَبَتْهَا وَقَهَرَتْهَا فَارِسُ۔ عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فارس سے ان کا مقابلہ ہوا تو ان پر فارس غالب ہوا اور یہ مغلوب ہو گئے تھے۔

فِیْۤ اَدْنَی الْاَرْضِ - اَیْ اَقْرَبِهَا وَالْمُرَادُ بِالْاَرْضِ اَرْضُ الرُّوْمِ - اَدْنَی الْاَرْضِ سے مراد قریب کی زمین ہے اور وہ ارض روم ہے۔

وَقَدْ جَآءَ مِنْ طُرُقٍ عَدِیْدَةٍ اِنَّ الْحَرْبَ وَقَعَ بَیْنَ اَذْرُعَاتٍ وَّ بُصْرٰی۔ متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگ اذرعات اور بصری کے مابین واقع ہوئی ہے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِالْجَزِیْرَةِ یَعْنِی الْجَزِیْرَةَ الْعُمْرِیَّةَ لَا جَزِیْرَةَ الْعَرَبِ۔ مجاہد کہتے ہیں یہ جنگ جزیرہ عمریہ میں ہوئی تھی نہ کہ جزیرہ عرب میں۔

ابن حجر مکی پہلے قول کو صحیح فرماتے ہیں۔

وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۝ - اور وہ یعنی روم والے فارس کے غلبہ کے بعد فارس پر غالب آئیں گے۔

فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ؕ۔ چند سالوں میں۔

وَالْبِضْعُ مَا بَیْنَ الثَّلَاثِ اِلَی الْعَشْرِ۔ بضع کے متعلق آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ تین سے دس سال کے لئے مستعمل ہوتا ہے بقول اصمعی۔

اور مجمل میں ہے: مَا بَیْنَ الْوَاحِدِ اِلَی التِّسْعَةِ۔ ایک سے نو تک کو بضع کہتے ہیں۔

وَقَالَ الْمُبَرِّدُ مَا بَیْنَ الْعَقْدَیْنِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَعْدَادِ۔ مبرد کہتے ہیں تمام دہائیوں میں دو عددوں کے مابین کو بضع کہتے ہیں۔

## اس کا واقعہ نزول اس طرح ہے

رُوِیَ اَنَّ فَارِسَ غَزَوُا الرُّوْمَ فَوَافَوْهُمْ بِاَذْرُعَاتٍ وَّ بُصْرٰی فَغَلَبُوْا عَلَیْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابَهٗ وَ هُمْ بِمَكَّةَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَكْرَهُ اَنْ یَّظْهَرَ الْاُمِّیُّوْنَ مِنَ الْمَجُوْسِ عَلٰی اَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الرُّوْمِ وَ فَرِحَ الْكُفَّارُ بِمَكَّةَ وَ شَمِتُوْا فَلَقُوْا اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّكُمْ اَهْلُ كِتَابٍ وَالنَّصَارٰی اَهْلُ كِتَابٍ وَّ ظَهَرَ اِخْوَانُنَا مِنْ اَهْلِ فَارِسَ عَلٰی اِخْوَانِكُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَاِنَّكُمْ اِنْ قَاتَلْتُمُوْنَا لَنَظْهَرَنَّ عَلَیْكُمْ اَلْبَتَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اَلْاٰیَاتِ۔

روایت ہے کہ فارس نے رومیوں پر چڑھائی کی اور وہ اذرعات و بصری تک پہنچ گئے اور رومیوں پر غالب آ گئے اس واقعہ کی اطلاع جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم تک پہنچی اور یہ سب مکہ معظمہ میں تھے تو یہ خبر صحابہ کرام کو شاق معلوم ہوئی اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسے پسند نہ فرماتے تھے کہ امی یعنی اہل فارس جو مجوسی ہیں وہ اہل کتاب پر غالب آئیں اور اس خبر سے مشرکین مکہ خوش ہوئے اور طعنہ دینے لگے مسلمانوں کو۔ تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے ملے اور بولے تم اہل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

کتاب اور نصاریٰ بھی اہل کتاب۔ اس وقت ہمارے بھائی جو اہل فارس ہیں تمہارے بھائی اہل کتاب پر غالب آ گئے ہیں۔ اور اگر تم ہمارے ساتھ مقابلہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں تم پر فتح یاب فرمائے گا، تو یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا:

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ۙ﴿۲﴾ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ هُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِهِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ ۬ؕ الخ

فَخَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اِلَی الْكُفَّارِ فَقَالَ اَفَرِحْتُمْ بِظُهُوْرِ اِخْوَانِكُمْ عَلٰی اِخْوَانِنَا فَلَا تَفْرَحُوْا وَلَا يُقِرَّنَّ اللهُ عَيْنَكُمْ فَوَاللهِ لَيَظْهَرَنَّ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کفار کی طرف تشریف لائے اور فرمایا کیا تم اپنے مشرک بھائیوں کی فتح پر خوش ہو کہ ہمارے بھائیوں پر وہ غالب آ گئے تو میں تمہیں کہتا ہوں کہ اس پر نہ اتراؤ اللہ تعالیٰ اس فتح پر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی نہ کرے گا قسم بخدا عنقریب رومی فارس پر فتح یاب ہوں گے یہ غیبی اطلاع ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔ یہ سن کر

فَقَامَ اِلَيْهِ اُبَيُّ بْنُ خَلَفٍ فَقَالَ كَذَبْتَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنْتَ اَكْذَبُ يَا عَدُوَّ اللهِ تَعَالٰی اُنَاصِبُكَ عَشْرَ قَلَائِصَ مِنِّیْ وَعَشْرَ قَلَائِصَ مِنْكَ فَاِنْ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ غَرِمْتَ وَاِنْ ظَهَرَتْ فَارِسُ غَرِمْتُ اِلٰی ثَلَاثِ سِنِيْنَ فَنَاحَبَهٗ۔

آپ کی طرف ابی بن خلف کھڑا ہو کر بولا آپ غلط کہتے ہیں تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو بڑا جھوٹ بولنے والا ہے اے اللہ کے دشمن آ میں دس اونٹ اپنی طرف سے شرط رکھتا ہوں اور دس تو اپنی طرف سے رکھ دے۔ اگر روم فارس پر تین سال تک غالب آ گیا تو تیرے دس اونٹ میں لے لوں گا اور فارس رومیوں پر غالب آ گیا تو میرے دس اونٹ تیرے ہو جائیں گے۔ چنانچہ یہ فیصلہ ہو گیا۔

ثُمَّ جَآءَ اَبُوْبَكْرٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا هٰكَذَا ذَكَرْتُ اِنَّمَا الْبِضْعُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِ اِلَی التِّسْعِ فَزَايِدْهُ فِی الْخَطَرِ وَمَادِّهٖ فِی الْاَجَلِ۔

پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر آئے اور جو گفتگو ابی بن خلف سے ہوئی تھی وہ سنائی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صدیق تین سال نہیں اس لئے کہ بضع کا اطلاق تین سے نو تک ہوتا ہے لہٰذا مدت میں زیادتی کر لو اور اس پر یہ طے کر لو۔

فَخَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَقِیَ اُبَيًّا فَقَالَ لَعَلَّكَ نَدِمْتَ قَالَ لَا تَعَالَ اُزَايِدُكَ فِی الْخَطَرِ وَاُمَادُّكَ فِی الْاَجَلِ فَاجْعَلْهَا مِائَةَ قَلُوْصٍ اِلٰی تِسْعِ سِنِيْنَ۔

تو حضرت صدیق ابی بن خلف کی طرف پھر تشریف لے گئے تو ابی کہنے لگا شاید آپ اپنے عہد سے نادم ہیں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ آؤ ہم زیادہ اونٹوں کی شرط کرتے ہیں یعنی سو سو اونٹ نو سال تک۔

قَالَ قَدْ فَعَلْتُ فَلَمَّا اَرَادَ اَبُوْبَكْرٍ الْهِجْرَةَ طَلَبَ مِنْهُ اُبَيٌّ كَفِيْلًا فَاَعْطَاهُ كَفِيْلًا بِالْخَطَرِ اِنْ غَلَبَ فَكَفَلَ بِهٖ اِبْنُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَمَّا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰی اُحُدٍ طَلَبَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِالْكَفِيْلِ فَاَعْطَاهُ كَفِيْلًا - وَمَاتَ اُبَيٌّ مِنْ جُرْحٍ جَرَحَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ لَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ۔

ابی بولا مجھے منظور ہے تو جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ہجرت کے ارادہ سے مدینہ روانہ ہونے لگے تو ابی بن خلف نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

ضمانتی طلب کیا آپ نے ضمانت عبدالرحمٰن اپنے بیٹے کی دے دی تو جب ابی غزوۂ احد کے لئے نکلا تو حضرت عبدالرحمٰن نے اس سے ضمانت مانگی اس نے بھی ضمانت دے دی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ سے وہ احد میں زخمی ہو کر مر گیا۔ پھر رومی ساتویں سال فارس پر غالب آ گئے تو اس کے ورثاء نے ابوبکر صدیق کو سو اونٹ دے دیئے۔

بعض روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ رومی یوم حدیبیہ میں غالب آئے۔

اور ترمذی کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ جب یوم بدر آیا تو اسی دن روم فارس پر فتح یاب ہوئے اور حضرت صدیق شرط کے اونٹ لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو

فَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ تَصَدَّقْ بِهٖ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا کہ یہ سب اونٹ صدقہ کر دو۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ اونٹ کس لئے صدقہ کیے گئے؟ اگر یہ شرط قبل تحریم قمار تھی کہ جائز تھی اور چونکہ یہ سورہ مکی ہے اور تحریم خمر اور میسر آخر نزول قرآن پر آئی تو یہ مال مشکوک بھی نہ تھا اور اگر بعد تحریم یہ شرط کی گئی تھی تو مال حرام کا صدقہ بھی جائز نہیں تھا۔

اگر کہا جائے کہ یہ مال حربی کا تھا اور عقود فاسدہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک حربی سے ہیں تو اس پر آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مصلحت اسی میں دیکھی کہ یہ صدقہ کر دیئے جائیں تو مال حلال کا صدقہ ہی ہوا۔

اور مسلک امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے مطابق عقود فاسدہ دارالحرب میں مسلمین و کفار کے مابین جائز ہیں۔ بناء بریں اس کے حلال و مباح ہونے میں کوئی تامل نہیں بشرطیکہ وہ دارالحرب میں کسی حربی سے کیا جائے جیسا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ابی بن خلف کے ساتھ کیا تھا۔ کما فی روح المعانی و تفسیر النسفی۔

خلاصہ یہ کہ یہ رومیوں کو فتح فارس پر سلطنت خسرو پرویز میں ہوئی۔ كَمَا قَالَ الْاٰلُوْسِيُّ۔

وَكَانَتْ كِلْتَا الْغَلَبَتَيْنِ فِيْ سَلْطَنَةِ خُسْرُوْ پَرْوِيْزْ۔ اور یہ دونوں غلبہ خسرو پرویز کے عہد میں ہوئے۔

چنانچہ صاحب روضۃ الصفا میں فرماتے ہیں: اَنَّهٗ لَمَّا مَضٰى مِنْ سَلْطَنَةِ خُسْرُوْ اَرْبَعَةَ عَشَرَ سَنَةً غَدَرَ الرُّوْمِيُّوْنَ بِمُلْكِهِمْ وَ قَتَلُوْهُ مَعَ اِبْنِهٖ بِنَاطُوْسَ وَهَرَبَ اِبْنُهُ الْاٰخَرُ اِلٰى خُسْرُوْ فَجَهَّزَ مَعَهٗ ثَلَاثَةَ رُؤُوْسِ اُوْلِيْ قَدْرٍ رَفِيْعٍ مَعَ عَسْكَرٍ عَظِيْمٍ فَدَخَلُوْا بِلَادَ الشَّامِ وَفَلَسْطِيْنَ وَبَيْتَ الْمُقَدَّسِ وَاَسَرُوْا مَنْ فِيْهَا مِنَ الْاَسَاقِفَةِ وَ غَيْرِهِمْ وَاَرْسَلُوْا اِلٰى خُسْرُوْ وَالصَّلِيْبَ الَّذِيْ كَانَ مَدْفُوْنًا عِنْدَهُمْ فِي التَّابُوْتِ مِنْ ذَهَبٍ وَكَذٰلِكَ اِسْتَوْلُوْا عَلَى الْاَسْكَنْدَرِيَّةِ وَبِلَادِ النُّوْبَةِ اِلٰى اَنْ وَصَلُوْا اِلٰى نَوَاحِي الْقُسْطُنْطُنِيَّةِ وَ اَكْثَرُوا الْخَرَابَ وَ جَهَدُوْا عَلٰى اِطَاعَتِهِ الرُّوْمِيِّيْنَ لِابْنِ قَيْصَرَ فَلَمْ تَحْصُلْ۔

جبکہ سلطنت خسرو کو چودہ برس گزر گئے تو رومیوں نے ان کے ملک پر چڑھائی کی اور انہیں مع اس کے بیٹے ناطوس کے قتل کر دیا اور دوسرا بیٹا خسرو کی طرف بھاگ گیا۔ پھر اس کے ساتھ تین رئیس بڑے معزز تیار ہوئے اور ایک بھاری لشکر کے ساتھ بلاد شام اور فلسطین اور بیت المقدس میں داخل ہوئے اور جتنے وہاں سردار تھے سب کو قید کر کے خسرو کی طرف بھیج دیئے اور وہ صلیب جو سونے کے صندوق میں بند کر کے دفن کر رکھی تھی وہ بھی خسرو کی طرف بھیج دی حتیٰ کہ اسکندریہ اور بلاد نوبہ پر قبضہ کرتے کرتے نواحی قسطنطنیہ تک پہنچ گئے اور خوب جنگ رہی۔ اور رومیوں کے مطیع کرنے میں کافی جدوجہد کی گئی لیکن اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

میں کامیابی نہ ہوئی۔

ایک قول یہ ہے کہ رومیوں نے اس وقت ایک شخص کو اپنا حاکم بنا لیا تھا جس کا نام ہرقل تھا جسے انگریزی تواریخ میں ہرکلس کہتے ہیں یہ نہایت عادل اور خدا ترس تھا۔ اس نے جب فارس کی تخریبی کیفیت یہاں تک دیکھی کہ روم میں قتل و غارت عام ہونے لگا۔ 7

تو یہ رویا اور بارگاہ الٰہی میں تخلیص روم کی دعا کی چنانچہ تیر دعا نشانہ اجابت پر لگا اور اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کے آگے خسرو پا بجولاں لایا گیا ہے۔ اور اسے کوئی کہتا ہے کہ پرویز کے مقاتلہ میں جلدی کر تجھے فتح و ظفر حاصل ہوگی چنانچہ ہرقل نے لشکر جمع کیا اور قسطنطنیہ سے نصیبین کی طرف روانہ ہوا جب خسرو نے سنا تو اس نے بھی بارہ ہزار کا لشکر جمع کیا جس میں اس کی قوم کے امراء بھی شامل تھے۔

پھر ہرقل نے ان سے مقابلہ کر کے ان کے نو ہزار لشکری اور رؤساء قتل کر دیئے۔ بعض روایات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ رومیوں نے اپنے گھوڑے مدائن میں باندھ دیئے۔

آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَرَأَيْنَا فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ اَنَّ سَبَبَ ظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰى فَارِسَ اَنَّ كِسْرٰى بَعَثَ اِلٰى اَمِيْرِهٖ شَهْرَيَارَ وَهُوَ الَّذِيْ وَلَّاهُ عَلٰى مُحَارَبَةِ الرُّوْمِ اَنِ اقْتُلْ اَخَاكَ فَرْخَانَ لِمَقَالَتِهٖ قَالَهَا وَهُوَ قَوْلُهٗ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ جَالِسًا عَلٰى سَرِيْرِ كِسْرٰى فَلَمْ يَقْتُلْهُ فَبَعَثَ اِلٰى فَارِسَ اَنِّيْ قَدْ عَزَلْتُ شَهْرَيَارَ وَوَلَّيْتُ اَخَاهُ فَرْخَانَ فَاَطْلَعَ فَرْخَانُ عَلٰى حَقِيْقَةِ الْحَالِ فَرَدَّ الْمُلْكَ اِلٰى اَخِيْهِ وَكَتَبَ شَهْرَيَارُ اِلٰى قَيْصَرَ مَلِكِ الرُّوْمِ فَتَعَاوَنَا عَلٰى كِسْرٰى فَغَلَبَتِ الرُّوْمُ فَارِسَ وَجَاءَ الْخَبَرُ فَفَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ الْبَيِّنَاتِ الْبَاهِرَةِ الشَّاهِدَةِ بِصِحَّةِ النُّبُوَّةِ وَكَوْنِ الْقُرْاٰنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِمَا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاَخْبَارِ عَنِ الْغَيْبِ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالَى الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ۔

میں نے بعض کتابوں میں دیکھا کہ روم کے غلبہ کا سبب فارس پر یہ ہوا کہ کسریٰ نے اپنے امیر شہریار کو حکم بھیجا کہ وہ اپنے بھائی فرخان کو قتل کر دے اور اسی وجہ میں اسے محاربہ روم پر والی حرب مقرر کیا تھا۔ تو اس نے چونکہ ایسا نہ کیا تو اس نے لشکر کو لکھا اور حکم دیا کہ میں شہریار کو معزول کر کے اس کے بھائی فرخان کو مقرر کرتا ہوں۔ فرخان نے اس واقعہ کی اطلاع شہریار کو دے دی۔ اس نے اپنے بھائی فرخان کو بھیجا اور قیصر روم کو لکھا کہ ہم تمہاری اعانت کریں گے چنانچہ اس طرح روم فارس پر غالب آ گیا اور اس کی خبر جب مسلمانوں کو ملی تو وہ مسرور ہوئے۔ اس واقعہ میں آیات بینات سے باہر و ظاہر مشاہدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت نبوت کا ہوا اور قرآن کریم کی پوری تصدیق ہوئی کہ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس میں اخبار بالغیب ایسی ایسی ہیں جنہیں سوا اللہ کے کوئی بالذات نہیں جانتا اور وہ علیم و خبیر ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے۔

اور اس کے بعد صحیح روایات سے ثابت ہے کہ رومی اکثر مسلمان ہوئے۔ روح المعانی

اور یہ بھی روایت ہے کہ یہ آیہ کریمہ دو بار نازل ہوئی۔

ایک بار مکہ معظمہ میں اور ایک بار یوم بدر میں۔

لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۔ اللہ کا ہی حکم ہے اول اور آخر۔

اس پر آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اَیْ مِنْ قَبْلِ هٰذِهِ الْحَالَةِ وَمِنْ بَعْدِهَا ۔ یعنی موجودہ حالت سے قبل بھی اللہ کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ہی حکم تھا اور موجودہ حال کے بعد بھی اللہ کا ہی حکم ہوگا۔

یعنی زمانہ متقدم اور زمانہ متاخر میں بہرحال حکم الٰہی نافذ و صادر ہے۔

وَ یَوْمَىٕذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۙ۝۵

اللہ کا وعدہ وہ ہے کہ وہ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

اور وہ اپنے جہل کی وجہ میں اس کی شیون قدرت نہیں سمجھتے۔

یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۖۚ ۔ وہ تو ظاہری حیات دنیا ہی کو جانتے ہیں۔

یعنی دنیا کی سجاوٹ اور اس کی لذتوں ہی کو سمجھتے ہیں کہ یہی سب کچھ ہے اور اس پر مٹے ہوئے ہیں اور اسی کے لئے کوشاں ہیں۔

وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۷ ۔ اور وہ آخرت کے درجات سے بالکل غافل ہیں۔

آخرت کا تو ان کے دل میں خیال ہی نہیں گزرتا ان کے ذہن میں صرف اور صرف حیات دنیا ہے سب کچھ ہی اسی کے عیش و عشرت پر مٹا ہوا ہے۔ چنانچہ آگے ارشاد ہے:

اَوَ لَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

(یہ استفہام انکار و استقباح ہے) کیا وہ اپنے دل میں سوچتے نہیں کہ اللہ نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے مابین ہے یوں ہی پیدا نہ فرمائے مگر حق اور ایک مقررہ مدت کے لئے۔

جیسے دوسری جگہ ایمان والوں کی شان بیان فرماتے ہوئے ارشاد ہوا: وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ ۔ وہ فکر و تدبر کرتے ہیں خلق سماوارض میں اور کہتے ہیں اے ہمارے رب! تو نے سب کچھ عبث پیدا نہ فرمایا۔ بلکہ اپنی حکمت کا اظہار اس کے ذریعہ فرمایا ہے۔

حق کی تعریف میں صاحب روح المعانی فرماتے ہیں: وَالْمُرَادُ بِالْحَقِّ هُوَ الثَّابِتُ الَّذِیْ یَحِقُّ اَنْ یَّثْبُتَ لَا مُحَالَةَ۔ حق اس ثابت شے کو کہتے ہیں جو موجب ثبوت ہو سکے۔

اور اَجَلٍ مُّسَمًّى کا عطف حق پر ہے یعنی ایک وقت معین کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں مقدر فرمایا کہ ان کی بقا اس وقت تک لازمی ہوگی اور وہ وقت معین قیامت ہے اور اس کے بعد یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ کا ظہور ہوگا۔

یعنی اس دن اس زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا اور آسمان لپیٹ لئے جائیں گے جیسا کہ ارشاد ہے: یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ۔

لیکن جو حضور الٰہی میں حاضر ہونا ہی نہ مانتے ہوں وہ اس اعتقاد پر کیسے رہ سکتے ہیں اسی وجہ میں ارشاد ہے:

وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝۸

اور بے شک بہت آدمیوں سے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے بھی منکر ہیں۔

یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کو غلط سمجھتے ہیں اور بعث بعد الموت کو نہیں مانتے۔ حالانکہ وہ اس امر کے قائل ہیں کہ دنیا ابدی ہے نہ قدیم جیسے فلاسفہ ابدیت دنیا کے قائل ہیں انہیں توبیخاً ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ؕ۝ ۷/۷

کیا نہ سیر کی انہوں نے زمین میں تو دیکھتے کہ کیسا ہوا ان کا انجام جو ان سے پہلے تھے اور ان سے قوت میں سخت اور آبادی میں زیادہ اور زمین کاشت کرنے میں ان سے کہیں زیادہ قوی ان کے پاس رسول آئے دلائل و بینات کے ساتھ تو اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا۔ میں جو ہمزہ ہے یہ انکار توبیخی ہے یا ابطالی ہے۔

تو اس کے معنی یہ ہوئے: اِنَّهُمْ قَدْ سَارُوْا فِیْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَ شَاهَدُوْا مِنَ الْاُمَمِ الْمُهْلَكَةِ كَعَادٍ وَّ ثَمُوْدَ۔ وہ یقیناً اقطار ارض میں پھرے ہیں اور انہوں نے ہلاک شدہ قوموں کے انجام دیکھے ہیں عاد و ثمود کی آبادی کے کھنڈروں کا مشاہدہ کیا ہے اور انہیں معلوم ہے کہ وہ ان سے کہیں زیادہ حیات دنیاوی میں متمتع تھے۔

وَّ اَثَارُوا الْاَرْضَ۔ یعنی زراعت اور کاشتکاری میں بہت بلند ہمت تھے۔

بعض نے کہا: کنوئیں کھودنے میں بہت طاقتور تھے۔

بعض نے کہا: کانیں کھودنے میں بہت زور آور تھے۔

ابوحیوۃ کہتے ہیں: وَّ اٰثَارُوا الْاَرْضَ اَیْ اَلْقَوْا فِیْهَا اٰثَارًا۔ یعنی زمین میں اپنی یادگاریں چھوڑ گئے۔

وَعَمَرُوْهَاۤ۔ یعنی تعمیرات میں سب سے زیادہ تھے۔ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَانُوْا قَبْلَهُمْ یَصْنَعُوْنَ الْعِمَارَاتِ مِنَ الزِّرَاعَةِ وَالْغَرْسِ وَالْبِنَآءِ۔ یہ لوگ جو ان سے پہلے تھے اور فنون عمارت اور زراعت اور چاہ کنی اور تعمیر میں ان سے کہیں زیادہ دستگاہ رکھتے تھے۔

اور یہ اس اعتبار سے بھی صحیح ہے کہ اہل مکہ ان سے ہر صورت میں کمزور تھے اور وہ تو ایسی وادی کے رہنے والے تھے جو غیر ذی زرع ہے پھر انہیں اپنے دشمن کا ہر دم خطرہ تھا یَخَافُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفَهُمُ النَّاسُ۔ اور ان میں بھی رسل کرام معجزات باہرہ اور آیات واضحہ کے ساتھ تشریف لائے لیکن انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہلاک کیے گئے۔

فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ۔ یَعْنِیْ فَمَا كَانَ اللّٰهُ تَعَالٰی شَانُهٗ لِیُهْلِكَهُمْ مِنْ غَیْرِ جُرْمٍ یَّسْتَدْعِیْهِ مِنْ قِبَلِهِمْ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ ان پر ظلم کرے یعنی بلا ایسے جرم کے جو سزا کا موجب ہو جسے ظلم کہا جائے۔ حالانکہ اہل سنت کے اعتقاد میں ہے کہ

اِنَّ اِهْلَاكَهٗ تَعَالٰی مِنْ غَیْرِ جُرْمٍ لَیْسَ مِنَ الظُّلْمِ فِیْ شَیْءٍ لِاَنَّهٗ عَزَّوَجَلَّ مَالِكٌ وَالْمَالِكُ یَفْعَلُ بِمِلْكِهٖ مَا یَشَآءُ۔ اللہ تعالیٰ کا بغیر جرم ہلاک کرنا بھی جرم نہیں ہوسکتا اس لئے کہ وہ عزوجل مالک مطلق ہے اور مالک اپنی ملک میں جو چاہے کرسکتا ہے اسے ظلم نہیں کہا جاسکتا۔

تو یہاں فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ کمال نزاہت ذات واجب تعالیٰ کے لئے ارشاد ہوا۔ اور پھر وہ اقوام تو پہلے ہی مرتکب کبائر تھیں چنانچہ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ۔ فرمایا گیا اور آگے ارشاد ہوا:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾

پھر ہوا انجام ان کا برا برائی کے بدلے یہ کہ جھٹلایا انہوں نے آیات اللہ کو اور وہ اس کے ساتھ استہزاء کرتے تھے۔

یعنی وہ سب سے بڑا گناہ یہ کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تکذیب اور استہزاء کرتے تھے۔

## بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع۔ سورۃ روم۔ پ ۲۱

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾
اللہ ہی ابتدا فرماتا ہے مخلوق کی پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا پھر اسی کی طرف لوٹو گے

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾
اور جس دن قیامت ہوگی تو مایوس ہوں گے مجرم لوگ

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾
اور نہ ہوگا ان کے معبودوں میں سے کوئی سفارشی اور ہوں گے یہ بھی اپنے معبودوں سے منکر

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾
اور جس دن قیامت ہوگی اس دن سب جدا جدا ہوں گے

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾
لیکن وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ باغوں میں جشن کریں گے

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾
اور وہ جو کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور آخرت کے ملنے کے منکر رہے وہ عذاب میں گرفتار ہوں گے

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾
اور اللہ کی تسبیح کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾
اور اسی کے لئے حمد ہے آسمان اور زمین میں اور پچھلے پہر اور جب دن ڈھلے

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ ع
نکالتا ہے زندہ کو میت سے اور نکالتا ہے مردہ زندہ سے اور تروتازہ کرتا ہے زمین کو بعد بنجر ہو جانے کے اور ایسے ہی تم نکالے جاؤ گے

## حل لغات دوسرا رکوع۔ سورۃ روم۔ پ ۲۱

اَللّٰهُ۔ اللہ    يَبْدَؤُا۔ پہلی بار پیدا کرتا ہے    الْخَلْقَ۔ مخلوق کو
ثُمَّ۔ پھر    يُعِيْدُهٗ۔ دوبارہ پیدا کرے گا اس کو    ثُمَّ۔ پھر
اِلَيْهِ۔ اس کی طرف    تُرْجَعُوْنَ۔ لوٹائے جاؤ گے    وَ۔ اور    يَوْمَ۔ جس دن
تَقُوْمُ۔ قائم ہوگی    السَّاعَةُ۔ قیامت    يُبْلِسُ۔ مایوس ہو جائیں گے    الْمُجْرِمُوْنَ۔ مجرم لوگ
وَ۔ اور    لَمْ۔ نہ    يَكُنْ۔ ہوں گے    لَّهُمْ۔ ان کے لئے
مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ۔ ان کے شریکوں سے    شُفَعٰٓؤُا۔ سفارشی    وَ۔ اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| كَانُوْا ۔ ہوں گے | شُرَكَآىِٕهِمْ ۔ اپنے شریکوں سے | | كٰفِرِيْنَ ۔ منکر |
| وَ ۔ اور | يَوْمَ ۔ جس دن | تَقُوْمُ ۔ قائم ہوگی | السَّاعَةُ ۔ قیامت |
| يَوْمَىِٕذٍ ۔ اس دن | يَّتَفَرَّقُوْنَ ۔ جدا ہو جائیں گے | | فَاَمَّا ۔ تو پھر |
| الَّذِيْنَ ۔ وہ جو | اٰمَنُوْا ۔ ایمان لائے | وَ ۔ اور | عَمِلُوا ۔ عمل کیے |
| الصّٰلِحٰتِ ۔ اچھے | فَهُمْ ۔ تو وہ | فِيْ ۔ بیچ | رَوْضَةٍ ۔ باغوں کے |
| يُّحْبَرُوْنَ ۔ عیش کریں گے | وَ ۔ اور | اَمَّا ۔ وہ | الَّذِيْنَ ۔ جو |
| كَفَرُوْا ۔ کافر ہوئے | وَ ۔ اور | كَذَّبُوْا ۔ جھٹلایا | بِاٰيٰتِنَا ۔ ہماری آیتوں کو |
| وَ ۔ اور | لِقَآئِ ۔ ملاقات | الْاٰخِرَةِ ۔ آخرت کو | فَاُولٰٓئِكَ ۔ تو یہ |
| فِي ۔ بیچ | الْعَذَابِ ۔ عذاب کے | مُحْضَرُوْنَ ۔ حاضر ہوں گے | فَسُبْحٰنَ ۔ تو پاکی بولو |
| اللّٰهِ ۔ اللہ کی | حِيْنَ ۔ جب | تُمْسُوْنَ ۔ شام کرو | وَ ۔ اور |
| حِيْنَ ۔ جب | تُصْبِحُوْنَ ۔ صبح کرو | وَ ۔ اور | لَهُ ۔ اسی کی |
| الْحَمْدُ ۔ تعریف ہے | فِي ۔ بیچ | السَّمٰوٰتِ ۔ آسمانوں | وَ ۔ اور |
| الْاَرْضِ ۔ زمین کے | وَ ۔ اور | عَشِيًّا ۔ پچھلے پہر | وَّ ۔ اور |
| حِيْنَ ۔ جب | تُظْهِرُوْنَ ۔ دن ڈھلے | يُخْرِجُ ۔ نکالتا ہے | الْحَيَّ ۔ زندہ کو |
| مِنَ الْمَيِّتِ ۔ مردہ سے | وَ ۔ اور | يُخْرِجُ ۔ نکالتا ہے | الْمَيِّتَ ۔ مردہ کو |
| مِنَ الْحَيِّ ۔ زندہ سے | وَ ۔ اور | يُحْيِ ۔ زندہ کرتا ہے | الْاَرْضَ ۔ زمین کو |
| بَعْدَ ۔ بعد | مَوْتِهَا ۔ اس کی موت کے | وَ ۔ اور | كَذٰلِكَ ۔ اسی طرح |
| تُخْرَجُوْنَ ۔ نکالے جاؤ گے تم | | | |

## خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع ۔ سورۃ روم ۔ پ ۲۱

اس رکوع میں مشکل لغات یہ ہیں:

يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ ۔ ابلیس بھی اس سے مشتق ہے۔ مادہ بلس ہے۔ اس کے معنی يَسْكُتُوْنَ مُتَحَيِّرِيْنَ اٰئِسِيْنَ۔
محاورہ میں بولتے ہیں: نَاظَرْتُهٗ فَاَبْلَسَ اِذَا سَكَتَ وَاَيِسَ مِنْ اَنْ يَّحْتَجَّ۔

وَكَانُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ ۔ اَیْ يَكْفُرُوْنَ بِاٰلِهَتِهِمْ حِيْنَ يَئِسُوْا مِنْهُمْ۔ یعنی خاموش، متحیر اور مایوس ہوں گے اس لئے کہ ان کے عقائد فاسدہ کی حقیقت منکشف ہو جائے گی۔

يَوْمَىِٕذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ ۔ اس دن علیحدہ علیحدہ ہوں گے۔

### خلاصہ تفسیر

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کی خلق فرمانے میں ابتداء فرماتا ہے پھر مرنے کے بعد وہی دوبارہ پیدا کرے گا پھر اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

یہاں سے معاد یعنی حشر کا بیان ہے اور اسے مدلل کرنے کے لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کو شروع سے پیدا کرتا ہے جبکہ تم بے جان ایک قطرہ کی صورت میں بنائے گئے تو اسی نے تم میں جان ڈالی۔ پھر یہ نہیں کہ پہلی بار پیدا کر کے پھر فارغ ہو گیا۔ بلکہ یہ شان تخلیق کی نئی شان سے ظاہر فرماتا ہے۔ اس عالم کی بھاری بھاری چیزیں مثل آسمان و زمین اور کواکب وعناصر اربعہ کے اور علاوہ ازیں انسان و نباتات و حیوان وغیرہ کے بے شمار اشیاء پیدا فرماتا ہے اور یہ وہ ہیں جن کا نام و نشان بھی اول نہیں ہوتا وہی خالق ذوالجلال ہی ان کی ابتدائی تخلیق فرماتا ہے اور جو ابتداء خلق پر قادر ہے وہ ان کے فنا ہونے کے بعد ہر شے کو دوبارہ فرما دے۔ حتیٰ کہ دوبارہ پیدا ہو کر عدالت الٰہی میں حاضری بھی ہوگی۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۱۲﴾

جس دن قیامت قائم ہو اس دن مجرمین و مشرکین مایوس ہو جائیں گے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں مجرمین سے کون مراد ہیں مشرک کافر اور اہل اسلام میں سے فاسق و بدکار سب یا مخصوص فرقہ؟

تو غور کرنے سے سیاق مضمون خود ہی اس امر کی تصریح کرتا ہے کہ اس سے مراد وہی ہیں جن کے یہ اعتقاد ہیں کہ گائے کی دم پکڑ کر دریائے عذاب سے پار ہو جائیں گے اور برہمن پنڈتوں نے اس عقیدہ کو مشرکین ہنود کے دل میں مرکوز کر دیا ہے۔

چنانچہ وہ دہرم آسماء اور بلونت سانڈ کا دان اپنی نجات کے لئے لازمی سمجھتے ہیں۔ اور بعض مہاراجہ یہ سمجھتے تھے کہ بیل پر سوار ہو کر پار ہو جائیں گے۔

بعض کا یہ گمان تھا کہ ہنومان جی بچا لیں گے۔

بعض عیسائی یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے مسیح ہیں وہ ہمارے ہر قسم کے گناہوں کا کفارہ ہو چکے ہیں ان کا بپتسمہ یعنی اصطباغ لینے کے بعد مر کر خدا تعالیٰ کے داہنے طرف تخت رب العالمین کا کنارہ دبا کر بیٹھ جائیں گے۔

ایسے ہی کفار مکہ لات و منات، عزیٰ نائلہ، صائلہ پر تکیہ کیے ہوئے تھے۔ صابی جماعت ملائکہ، عناصر اربعہ اور آفتاب کو قاضی الحاجات دافع مشکلات جانتے تھے۔

آج بھی مسلمانوں کا جاہل طبقہ تعزیہ، دلدل، ذوالجناح اور شہزادہ گلگوں قبا شہید دشت کربلا کے گھوڑے کی نعل کو پوجتا اور اسے دافع کرب و بلا جانتا ہے اور کوئی علم اور استھان کو حاجت روا کہتا ہے۔ یہ سب جب میدان حشر میں ان کی کسمپرسی مشاہدہ کریں گے اور

وَلَمْ يَكُن لَّهُم شُفَعَآءُ۔ اور ان کی سفارش و شفاعت نہ کریں گے تو

وَكَانُوا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِينَ ﴿۱۳﴾ ۔ وہ ان سفارشیوں سے مایوس ہو کر منکر ہو جائیں گے۔

اور کہیں گے کہ ہم دنیا میں حماقت کرتے تھے جو انہیں ایسا حمایتی جانتے تھے۔ چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہے:

سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ۔ قریب ہے کہ وہ ان کی عبادت سے منکر ہو جائیں گے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ البتہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام علی الخصوص سید اکرم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے متبعین کاملین اپنے پیروؤں اور مریدوں کی سفارش کریں گے اس لئے وہ جنہیں سیہ کاران امت کہا جاتا ہے یہ بارگاہ کبریائی کے باغی نہیں ہیں بلکہ باقتضاء بشریت ان سے خطائیں سرزد ہوئی ہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود نہیں مانا اور جن کے لئے آیہ کریمہ نازل ہوئی ہے وہ وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ کو بھی پوجتے یا اسے متصرف بالذات جانتے ہیں۔

چنانچہ آگے ارشاد خداوندی ہے:

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾

اور جس دن قیام قیامت ہو اس دن یہ علیحدہ کر دیئے جائیں گے۔

اور فرمانبردار گنہگار علیحدہ ہو جائیں گے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾

تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کیے وہ بہشت میں چین کریں گے۔

اس لئے کہ مدار نجات ایمان اور نیک اعمال پر ہے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور وہ جو کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کی تکذیب کی اور آخرت میں ملنے کے منکر ہوئے وہ عذاب میں پھنسے ہوئے ہوں گے۔

اس میں شرک سے لے کر اصرار علی الکبائر، مستحل حرام وغیرہ سب داخل ہیں۔ چنانچہ کفار و مشرکین تکذیب آیات الٰہی کرتے اور انکار قیامت اور منکر حشر و نشر تھے اور حرام کو حلال سمجھتے تھے وہ عذاب میں محضر ہوں گے۔ محضر کہتے ہیں جبراً کسی کو عذاب میں پکڑ کر حاضر کرنے کو یعنی يُجْبَرُوْنَ وَيُسَاهُوْنَ بِاَنْوَاعِ الْمَسَآءِ لَحْظَةً فَلَحْظَةً۔ نیشاپوری۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾۔ تو اللہ کی تسبیح کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو۔

اس میں مومنوں کی شان ظاہر فرمائی جس سے اس امر کی وضاحت ہے کہ کافر تکذیب آیات اور انکار لقاء آخرت کرتے ہیں اور مومن بہ پابندئ وقت ہماری تسبیح و تہلیل کرتے ہیں۔ اگر چہ بہ ظاہر جملہ خبریہ ہے لیکن باعتبار معنی امر ہے۔ اس سے یہ حکم واضح ہوتا ہے کہ صبح سے شام تک اوقات عبادت میں تسبیح کرو۔ اور اس طرز بیان سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تسبیح کرانے کا محتاج نہیں بلکہ یہ مطیعین کی شان میں داخل ہے کہ وہ تسبیح کرتے ہیں اور منکرین کا حال یہ ہے کہ وہ تکذیب کرتے ہیں۔ تو اس صورت میں اسے جملہ خبریہ بھی مان لینا صحیح ہو سکتا ہے اگر چہ جمہور اسے بہ معنی امر ہی لیتے ہیں۔ یعنی اس کے معنی یہ ہیں کہ ان اوقات میں تسبیح و تحمید کرو۔

شام کے وقت اور صبح کے وقت اور اس کے درمیانی اوقات ظہر و عصر کے وقت۔ گویا اس میں پانچوں نمازوں کے اوقات بہ اقتضاء نص بیان کیے گئے۔ اور آگے اس کی وضاحت اس طرح کی گئی:

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

اور اس کے لئے حمد ہے آسمانوں اور زمین میں اور پچھلے پہر اور جب دن ڈھلے۔

www.waseemziyai.com

گویا فرمایا اللہ تعالیٰ پاک اور منزہ ہے۔ پھر عَشِيًّا کا عطف فِي السَّمٰوٰتِ پر کیا گیا جس سے یہ معنی مستفاد ہوئے: کہ صبح اور شام اس کی تسبیح کرو اور ظہر و عصر کے وقت اس کی حمد بیان کرو اور اس کی خوبیاں بیان کرنا اس کے انعام و اطاعت کا شکر ادا کرنا ہے۔ چنانچہ

نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتکریم نے فرمایا کہ جو صبح و شام سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ پڑھے اس روز اس کے برابر کسی کی نیکیاں نہ ہوں گی یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

علماء محققین کی ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی اور اس وقت مسلمانوں پر نماز پنجگانہ فرض نہ تھی صرف اوقات مذکورہ صبح و شام میں تسبیح کر لینا ہی کافی تھا۔

مگر سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس سے مراد پنجگانہ نماز ہے اور قرآن کریم کا اسلوب بیان ایسا ہے کہ نماز میں جو کچھ ہوتا ہے اسے بیان فرما کر بھی پنجگانہ مراد لیتا ہے۔

چنانچہ نماز میں تسبیح بھی ہے اور تحمید بھی رکوع بھی ہے اور سجود بھی، اس لئے کہیں تسبیح سے کہیں تحمید سے کہیں رکوع سے اور کہیں سجدہ سے تعبیر فرما کر بیان کیا گیا اور اس سے مراد عموماً نماز ہی ہے۔

حِيْنَ تُمْسُوْنَ۔ فرما کر مغرب اور عشا کا حکم دیا گیا۔

اور حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ فرما کر صبح کی نماز فجر کا حکم دیا گیا۔

اور عَشِيًّا فرما کر نماز عصر مراد لی۔

اور تُظْهِرُوْنَ فرما کر ظہر کا حکم دیا گیا۔

البتہ یہ صحیح ہے کہ اول جبکہ نزول آیات ہوا اس وقت مکہ معظّمہ میں ہر وقت کی نماز میں صرف دو دو رکعت ہی تھیں۔

پھر جب مدینہ منورہ تشریف آوری ہوئی تو چار تین اور دو رکعتوں کی تفصیل فرمائی گئی۔

چنانچہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث جسے بخاری و مسلم نے نقل کیا اس امر کی مؤید ہے: فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ ھَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَ تُرِکَتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ عَلٰی فَرِیْضَۃِ الْاُوْلٰی۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

مزید برآں ان اسرار کی تصریح یہ بھی ہے کہ

اول جو اوقات شغل و غفلت اور کاروبار دنیاوی تھے ان میں اللہ تعالیٰ کی یاد رکھنے کے لئے یہ اوقات مقرر فرمائے گئے۔

دوم اس وجہ سے کہ یہی اوقات تجدد نعماء الٰہی کے ہیں اس لئے ہر نعمت کی تجدید پر شکر نعمت کے لئے یہ مقرر کیے گئے۔

سوم یہ کہ عالم غیب میں یہ اوقات اہل زمین کی عبادت و دعا و استغفار کے لئے مقبولیت و قبولیت کے خاص وقت تھے۔

اس کے بعد مزید برآں خود قرآن کریم بھی اس پر چند دلائل بیان فرماتا ہے جس سے بت پرستی کی مذمت اور وہ انعام الٰہی جن کا حیات انسانی اور آرام و آسائش سے تعلق ہے ظہور ہوتا ہے چنانچہ ارشاد ہے:

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ

وہی اللہ تعالیٰ ہے جو نکالتا ہے زندہ کو میت سے اور میت کو زندہ سے خارج فرماتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

یہ بت اور غیر خدا کی طاقت نہیں لہٰذا اس کے لائق حمد و تسبیح و عبادت ہے۔

وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۔ اور وہی زندہ فرماتا ہے زمین کو اس کے مرنے کے بعد۔

یعنی جب زمین بنجر ہو چکی ہو تو اس پر سبزہ اگا کر اسے سرسبز شاداب کرتا ہے۔ یہاں موت کی مختصر تفصیل ہم پھر بیان کر دیتے ہیں اگرچہ اول بھی ہم بیان کر چکے ہیں۔

## تعریف موت

از مفردات راغب اصفہانی و بیان اللسان و منجد۔

علامہ راغب اصفہانی فرماتے ہیں: اَنْوَاعُ الْمَوْتِ بِحَسْبِ اَنْوَاعِ الْحَيٰوةِ۔ موت کی اقسام بہ حسب اقسام حیات ہیں:

فَالْاَوَّلُ مَا هُوَ بِاِزَآءِ الْقُوَّةِ النَّامِيَةِ الْمَوْجُوْدَةِ فِى الْاِنْسَانِ وَالْحَيْوَانَاتِ وَالنَّبَاتَاتِ۔ پہلی قسم موت کی قوت نامیہ کے ازالہ کی صورت میں ہے جو انسان و حیوان اور نباتات میں ہوتی ہے۔

جیسے يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۔ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا۔ یہاں ازالہ قوت نامیہ کے معنی میں موت استعمال فرمایا گیا۔

زمین زندہ فرماتا ہے اس کے مرنے کے بعد اس سے مراد سبزہ نہ ہونا۔ سرسبز زمین کا بنجر ہو جانا مراد ہے جسے موت سے تعبیر کیا گیا۔

دوسری قسم اَلثَّانِىْ زَوَالُ الْقُوَّةِ الْحَاسَّةِ۔ زوال قوت حسیہ کو بھی موت سے تعبیر کیا گیا جیسے يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا - ءَاِذَا مَامِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا۔ کفار کو مرنے کے بعد زندہ ہونے کا حس نہ ہوا اس بنا پر وہ مردہ بصورت زندہ بنائے گئے۔

تیسری قسم زَوَالُ الْقُوَّةِ الْعَاقِلَةِ وَهِىَ الْجِهَالَةُ۔ عقل کی قوت کا ازالہ بھی موت کے معنی میں فرمایا گیا جیسے فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى۔ ان بے عقلوں کو آپ اپنی نصیحت اور ہدایت کی آواز نہیں سنا سکتے۔ یہاں عدم سماع موتی جو مراد لیتے ہیں وہ غلط ہے بلکہ محاورہ اور عرف میں جاہل اور بے عقلوں کے حق میں فرمایا گیا کہ وہ آپ کی ہدایت قبول کرنے کی طرف مائل نہیں ہو سکتے۔

چوتھی قسم موت کی حزن مکدر للحیات بھی ہے یعنی ایسا زندگی سے تنگ آ جانا کہ اپنے کو مردہ تصور کرنا چنانچہ ارشاد ہے:

وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ۔

پانچویں قسم موت کی نیند ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے: اَلنَّوْمُ مَوْتٌ خَفِيْفٌ وَالْمَوْتُ نَوْمٌ ثَقِيْلٌ۔ نیند ہلکی موت ہے اور موت بھاری نیند ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے وفات سے تعبیر فرمایا۔

وَهُوَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ۔ اور اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِىْ لَمْ تَمُتْ فِىْ مَنَامِهَا - وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۚ بَلْ اَحْيَآءٌ۔

فَقَدْ قِيْلَ نَفْىُ الْمَوْتِ هُوَ عَنْ اَرْوَاحِهِمْ فَاِنَّهٗ نَبَّهَ عَلٰى تَنْعِيْمِهِمْ وَقِيْلَ نَفَا عَنْهُمُ الْحُزْنَ الْمَذْكُوْرَ فِىْ قَوْلِهٖ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَقَوْلُهٗ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ فَعِبَارَةٌ عَنْ زَوَالِ الْقُوَّةِ الْحَيْوَانِيَّةِ وَاِبَانَةِ الرُّوْحِ عَنِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْجَسَدِ۔

چھٹی قسم:- اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ - قِيْلَ مَعْنَاهُ سَتَمُوْتُ تَنْبِيْهًا اَنَّهُ لَا بُدَّ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمَوْتِ كَمَا قِيْلَ الْمَوْتُ ضُمَّ فِيْ رِقَابِ الْعِبَادِ۔

وَ قِيْلَ بَلِ الْمَيِّتُ هٰهُنَا لَيْسَ بِاِشَارَةٍ اِلٰى اِبَانَةِ الرُّوْحِ عَنِ الْجَسَدِ بَلْ هُوَ اِشَارَةٌ اِلٰى مَا يَعْتَرِى الْاِنْسَانَ فِيْ كُلِّ حَالٍ مِّنَ التَّحَلُّلِ وَالنَّقْصِ فَاِنَّ الْبَشَرَ مَادَامَ فِي الدُّنْيَا يَمُوْتُ جُزْءًا فَجُزْءًا - وَ قَدْ عَبَّرَ قَوْمٌ عَنْ هٰذَا الْمَعْنٰى بِالْمَائِتِ وَ فَصَلُوْا بَيْنَ الْمَيِّتِ وَالْمَائِتِ فَقَالُوْا اَلْمَائِتُ هُوَ الْمُتَحَلِّلُ - اِنْتَهٰى۔

صاحب بیان اللسان موت کے معنی پر لکھتے ہیں:

مَوات۔ بے جان چیز، مردہ، بنجر ویران زمین۔

صاحب منجد کہتے ہیں:

اَلْمُنٰى اَلْمَوْتُ - اَلْقَصْدُ - قَدَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَیْ يُقَدِّرُهٗ۔ منی اور موت وہ قصد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا۔ یعنی وقت مقررہ۔ چنانچہ امثلہ مذکورہ کے بعد ارشاد ہے:

وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾۔ اور ایسے ہی تم زمین سے نکالے جاؤ گے۔

یعنی جیسے جڑی بوٹیاں بنجر زمین سے فنا ہونے کے بعد نکلتی ہیں ایسے ہی تم بھی نکالے جاؤ گے جسے حشر و نشر سے تعبیر کیا گیا اور مسئلہ حشر و نشر واضح فرمایا۔

## مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع - سورۃ روم - پ ۲۱

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾

اللہ ہی ابتداء خلق فرماتا ہے پھر وہ دوبارہ پیدا کرے گا پھر اسی کی طرف تمہیں لوٹنا ہے۔

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ پر آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اَیْ يُنْشِئُهُمْ جس کے معنی ابتداءً پیدا کرنا ہے۔ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پر بِالْبَعْثِ فرماتے ہیں۔ جس کے یہ معنی ہوتے ہیں پھر مرنے کے بعد تمہاری دوبارہ بعثت فرمائے گا۔

ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ پھر تم جزاء و سزا کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر کیے جاؤ گے۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم اس دن مایوس ہوں گے۔

يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ کے معنی اگرچہ انقطاع حجت اور سکوت کے ہیں لیکن اس سے ملتے جلتے متعدد معانی ارباب لغت نے بھی کیے ہیں چنانچہ علامہ راغب اصفہانی کہتے ہیں: اَلْاِبْلَاسُ الْحُزْنُ الْمُعْتَرِضُ مِنْ شِدَّةِ الْيَاْسِ وَ مِنْهُ اشْتُقَّ اِبْلِيْسُ۔ ابلاس وہ حزن ہے جو انتہاء مایوسی پر عارض ہوتا ہے اور اسی سے ابلیس مشتق ہے۔

چنانچہ محاورہ میں بولتے ہیں: اَبْلَسَ الرَّجُلُ آدمی ابلس ہوگیا اِذَا يَئِسَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ۔ جبکہ وہ ہر بھلائی سے مایوس ہوجائے چنانچہ حدیث میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منصب تقرب کے اظہار میں فرمایا: وَ اَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا يَئِسُوْا۔ میں خوشخبری دینے والا ہوں ان کو جب کہ وہ مایوس ہوجائیں گے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL-ISLAMIA ACADEMY

اور ہرگز نہ ہوں گے ان کے معبودوں سے سفارشی اور وہ خود اپنے معبودوں سے منکر ہوں گے۔

یعنی جنہیں وہ لوگ اللہ کا شریک گمان کرتے تھے یعنی بت اور بقول مقاتل ملائکہ علیہم السلام یا جن وشیاطین وہ بروز قیامت ان کی سفارش کے قابل نہ ہوسکیں گے یا ان کے سردار جن کی طرف ان کا خیال تھا کہ ہمارے آڑے آئیں گے جب ان سے مایوس ہوجائیں گے تو اس دن وہ ان سے منحرف ومنکر ہوجائیں گے۔ چنانچہ علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اَلْمَعْنٰی اَنَّھُمْ لَمْ یَشْفَعُوْا لَھُمْ مَعَ اَنَّھُمْ سَبَبُ کُفْرِھِمْ فِی الدُّنْیَا۔ آیہ کریمہ کے یہ معنی ہوئے کہ جو بروز قیامت شفاعت کا منصب بھی رکھتے ہوں جیسے ملائکہ اور انبیاء واولیاء وہ سب ان کے کفر کے سبب جو وہ دنیا میں کرتے رہے ان کی شفاعت ہرگز نہ کریں گے۔

اس سے ثابت ہوا کہ شفاعت کا منصب تو حق ہے لیکن کفار ومشرکین کے لئے وہ ہرگز شفاعت نہ کریں گے۔

اور یہ امر بھی اس سے ثابت ہوا کہ شفاعت وسفارش انہی کی ہوگی جو سرکش نہیں تھے۔ اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ مانا تھا اور جو اس آیت کریمہ سے عام منصب شفاعت کا انکار کرے وہ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ اور مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کا منکر ہے اور آگے کی آیت کریمہ میں اور وضاحت ہے:

وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یَوْمَىٕذٍ یَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾

اور جس دن قیام قیامت ہو اس دن مومن وکافر علیحدہ علیحدہ ہوں گے۔

جیسا کہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یَتَفَرَّقُوْنَ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَالْكَافِرِیْنَ۔

چنانچہ ابن ابی حاتم حسن سے راوی ہیں: اِنَّهٗ قَالَ فِیْ ذٰلِكَ هٰؤُلَآءِ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَ هٰؤُلَآءِ فِیْ اَسْفَلِ السَّافِلِیْنَ وَالتَّفْصِیْلُ یُؤْذِنُ بِذٰلِكَ اَیْضًا۔

منصور نے فرمایا اس وقت اعلان ہوجائے گا کہ یہ جماعت اعلیٰ علیین والی ہے اور یہ جماعت اسفل السافلین کے لئے ہے اس کی مزید توضیح آگے آئے گی۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾

تو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ باغیچوں میں ممتاز ہو۔

بیان اللسان میں حبر کی تعریف یہ ہے حبر یہود کا عالم۔ عیسائیوں کا پاپ۔ نیک آدمی۔

مفردات راغب میں ہے: اَلْحِبْرُ الْاَثَرُ الْمُسْتَحْسَنُ۔ حبر اچھے نشان والے کو کہتے ہیں وَمِنْهُ مَا رُوِیَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ رَجُلٌ قَدْ ذَهَبَ حِبْرُهٗ وَ سِبْرُهٗ اَیْ جَمَالُهٗ وَ بَهَآؤُهٗ وَ مِنْهُ سُمِّیَ الْحِبْرُ شَاعِرٌ مُحَبَّرٌ وَ ثَوْبٌ حِبَرٌ مُسْتَحْسَنٌ وَ مِنْهُ اَرْضٌ مِحْبَارٌ وَالْحِبْرُ مِنَ النَّاسِ وَ حِبْرُ فُلَانٍ بَقِیَ بِحَارَةٍ اَثَرٌ مِنْ قَرْحٍ وَالْحِبْرُ الْعَالِمُ لِمَا یَبْقٰی مِنْ اَثَرِ عُلُوْمِهِمْ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَ مِنْ اٰثَارِ اَفْعَالِهِمُ الْحَسَنَةِ الْمُقْتَدٰی بِهَا قَالَ تَعَالٰی اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاِلٰی هٰذَا الْمَعْنٰی اَشَارَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَوْلِهٖ اَلْعُلَمَآءُ بَاقُوْنَ مَا بَقِیَ الدَّهْرُ اَعْیَانُهُمْ مَفْقُوْدَةٌ وَاٰثَارُهُمْ فِی الْقُلُوْبِ مَوْجُوْدَةٌ وَ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ اَیْ یَفْرَحُوْنَ حَتّٰی یَظْهَرَ عَلَیْهِمْ حِبَارُ نَعِیْمِهِمْ۔

اور علامہ آلوسی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اَلرَّوْضَةُ الْاَرْضُ ذَاتُ النَّبَاتِ وَالْمَآءِ۔ روضہ وہ زمین ہے جس پر سبزہ اور پانی ہو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

اس میں وہ فرح وانبساط سے رہیں گے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ⑯

اور وہ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور آخرت کے ملنے سے منکر ہوئے یہ وہ ہیں جو ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

مُحْضَرُوْنَ کے معنی عَلَى الدَّوَامِ لَا يَغِيْبُوْنَ عَنْهُ اَبَدًا۔ ہیں یعنی وہ عذاب میں ہر آن اس طرح رہیں گے کہ ان سے عذاب کبھی مخفی نہ ہو۔

اور وَالظَّاهِرُ اَنَّ الْفَسَقَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ غَيْرُ دَاخِلِيْنَ فِيْ اَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ۔ ایمان والوں سے فاسق فاجر اس فرقہ میں داخل نہیں ہیں۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ⑰ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ⑱

تو تسبیح وتنزیہ بیان کرو اللہ کی جب شام کرو اور جب صبح کرو اور اسی کے لئے حمد ہے آسمانوں اور زمین میں اور جب دن ڈھلے اور جب دوپہر کرو۔

اس آیہ کریمہ میں گویا یہ فرمایا کہ جب تم نے یہ جان لیا کہ انجام کفر وشرک کیا ہے اور جزاء اطاعت کیا تو اب تم پر لازم ہے کہ صبح وشام اللہ کی تسبیح نماز سے کرو اور اللہ کی حمد دوپہر اور دن ڈھلے کرو۔

وَلَهُ الْحَمْدُ اگرچہ جملہ خبریہ ہے لیکن اِنَّ الْاِخْبَارَ بِثُبُوْتِ الْحَمْدِ لَهٗ تَعَالٰى وَوُجُوْبُهٗ عَلَى الْمُمَيِّزِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یہ جملہ اگرچہ خبریہ ہے لیکن ثبوت حمد الٰہی کی خبر وجوب کی دلیل ہے اہل فہم کے لئے زمین وآسمان میں جو بھی ہیں۔

چنانچہ آلوسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: كَاَنَّهٗ قِيْلَ اِذَا ضَحَّ وَاتَّضَحَ عَاقِبَةُ الْمُطِيْعِيْنَ وَالْعَاصِيْنَ فَقُوْلُوْا نُسَبِّحُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْمَعْنٰى فَسَبِّحُوْهُ تَسْبِيْحًا فِي الْاَوْقَاتِ وَقِيْلَ الْمُرَادُ بِالتَّسْبِيْحِ الصَّلٰوةُ۔

اور ایک قول ہے کہ تسبیح سے مراد نماز ہے اور اس آیت کریمہ میں نماز پنجگانہ کا حکم ہے۔

چنانچہ عبدالرزاق اور فریابی اور ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور حاکم ابی رزین سے راوی ہیں: قَالَ جَآءَ نَافِعُ بْنُ الْاَزْرَقِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ الصَّلٰوةَ الْخَمْسَ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَرَاَ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ- صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ۔ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ- صَلٰوةُ الصُّبْحِ۔ وَعَشِيًّا- صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔ وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ- صَلٰوةُ الظُّهْرِ۔

نافع بن ازرق سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر آئے اور پوچھا کہ کیا آپ پنج وقتہ نمازوں کا حکم قرآن پاک میں پاتے ہیں تو آپ نے فرمایاں ہاں یہ آیہ کریمہ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ تلاوت فرما کر نماز مغرب ثابت کی۔ اور حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ پڑھ کر نماز فجر، وَعَشِيًّا پڑھ کر نماز عصر، وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ سے نماز ظہر ثابت فرمائی۔

اور ابن ابی شیبہ اور ابن جریر اور ابن المنذر سے مروی ہے: قَالَ جَمَعَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ مَوَاقِيْتَ الصَّلٰوةِ۔ فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس آیت میں نمازوں کے اوقات جمع ہیں۔

فَسُبۡحٰنَ اللّٰہِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ میں مغرب وعشاء ہے۔ وَحِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ میں نماز فجر ہے اور وَعَشِیًّا میں عصر ہے وَّ حِیۡنَ تُظۡہِرُوۡنَ میں نماز ظہر ہے۔

وَذَهَبَ الْحَسَنُ إِلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى أَنَّهُ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ الْاٰيَةَ مَدَنِيَّةٌ لِمَا أَنَّهُ يَرٰى فَرْضِيَّةَ الْخَمْسِ بِالْمَدِيْنَةِ وَإِنَّهُ كَانَ الْوَاجِبُ بِمَكَّةَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ أَيِّ وَقْتٍ اِتَّفَقَتِ الصَّلٰوةُ فِيْهِ - وَ الصَّحِيْحُ إِنَّهَا فُرِضَتْ بِمَكَّةَ وَدَلَّ عَلَيْهِ حَدِيْثُ الْمِعْرَاجِ دَلَالَةً بَيِّنَةً۔

حضرت حسن ہی اس طرف ہیں حتیٰ کہ وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت مدنی ہے اس لئے کہ صلوٰۃ خمس کی فرضیت مدینہ میں ہوئی اور مکہ میں دو رکعت ہی فرض تھیں اوقات نماز میں جس وقت بھی اتفاق ہوا اور صحیح قول یہ ہے کہ پنجگانہ مکہ میں ہی فرض ہوئی جس پر حدیث معراج دلیل بین ہے۔

امام رازی فرماتے ہیں کہ تسبیح کا حمل تنزیہ پر ہے: وَ ذٰلِكَ لِأَنَّ التَّنْزِيْهَ الْمَأْمُوْرَ بِهٖ يَتَنَاوَلُ التَّنْزِيْهَ بِالْقَلْبِ وَ هُوَ الْاِعْتِقَادُ الْجَازِمُ وَبِاللِّسَانِ مَعَ ذٰلِكَ وَ هُوَ الذِّكْرُ الْحَسَنُ وَبِالْاَرْكَانِ مَعَهُمَا جَمِيْعًا وَ هُوَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ۔ یہ اس لئے فرمایا گیا کہ تنزیہ مامور بہ تنزیہ قلب ہے اور یہی اعتقاد ہے کہ کنج قلب سے سوائے عظمت الٰہی کچھ نہ رہے۔ اور اس کے ساتھ زبان سے ذکر حسن اور ارکان واعضاء سے اعمال صالحہ لازمی ہے۔

لِأَنَّ الْاِنْسَانَ إِذَا اعْتَقَدَ شَيْئًا ظَهَرَ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ وَإِذَا قَالَ ظَهَرَ صِدْقُهٗ فِيْ مَقَالِهٖ مِنْ أَحْوَالِ أَفْعَالِهٖ وَاللِّسَانُ تَرْجُمَانُ الْجَنَانِ وَالْاَرْكَانُ بُرْهَانُ اللِّسَانِ لٰكِنِ الصَّلٰوةُ أَفْضَلُ أَعْمَالِ الْاَرْكَانِ وَ هِيَ مُشْتَمِلَةٌ عَلَى الذِّكْرِ بِاللِّسَانِ وَالْقَصْدِ بِالْجَنَانِ فَهُوَ تَنْزِيْهٌ فِي التَّحْقِيْقِ۔

اس لئے کہ جب انسان کسی چیز کو مان لیتا ہے اور اس کا دل اسے قبول کر لیتا ہے تو اس کی زبان پر اس کا ظہور ہو جاتا ہے اور جب وہ زبان سے اس کا اظہار کرتا ہے تو دل کی تصدیق واضح ہو جاتی ہے اس لئے کہ افعال اور زبان ہی ترجمان جنان ہوتے ہیں تو یہ تنزیہ ذات واجب تعالیٰ ہے اور اعضاء سے اس کا ظہور وصدور یہ برہان زبان ہے اس میں سب سے افضل نماز ہے اس لئے کہ یہ عبادت مشتمل ہے ذکر لسان وقصد بالجنان اور عمل بالارکان پر۔ یقیناً۔ تو اب فَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمۡ فِیۡ رَوۡضَةٍ یُّحۡبَرُوۡنَ کا یہ مطلب نکلا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: إِذَا عَلِمْتُمْ أَنَّ ذٰلِكَ الْمَقَامَ لِمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ الصّٰلِحٰتِ۔ جب یہ جان لیا کہ اس مقام پر جو پہنچا وہ ایمان اور عمل صالح کرے گا۔ اس لئے کہو وَالْاِيْمَانُ تَنْزِيْهٌ بِالْجَنَانِ وَ تَوْحِيْدٌ بِاللِّسَانِ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ اِسْتِعْمَالُ الْاَرْكَانِ فَالْكُلُّ تَنْزِيْهَاتٌ وَ تَحْمِيْدَاتٌ۔ ایمان دل کو منزہ کرتا ہے اور توحید زبان سے اور عمل صالح اعضاء کا استعمال ہے تو سب مل کر تنزیہات وتحمیدات ہیں۔

چنانچہ امام احمد، ابن جریر ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابن السنی عمل یوم ولیل میں اور طبرانی ابن مردویہ اور بیہقی دعوات میں معاذ بن جبل اور انس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَلَا أُخْبِرُكُمْ لِمَ سَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَا الَّذِيْ وَفّٰى لِأَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ كُلَّمَا أَصْبَحَ وَ أَمْسٰى فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ۔ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شان ابراہیم علیہ السلام میں وَ إِبْرٰهِيْمَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

الَّذِیْ وَفّٰۤی کیوں فرمایا اس لئے کہ وہ صبح وشام فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ۔ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَاتِ فرمایا کرتے تھے۔

اور ابوداؤد وطبرانی، ابن السنی، ابن مردویہ ابن عباس سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِیْ یَوْمِهٖ وَ مَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُمْسِیْ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ مِنْ لَیْلَتِهٖ ۔ جو صبح وشام فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ۔ سے لے کر وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ تک پڑھے جو کچھ دن رات میں اس سے جو عبادات نفلی فوت ہوئے سب پالئے۔ چنانچہ آگے ارشاد ہے:

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾

نکالتا ہے زندہ انسان نطفہ بے جان سے اور نکالتا ہے بے جان نطفہ زندہ انسان سے اور سرسبز وشاداب کرتا ہے بنجر زمین اس کے مرنے کے بعد اسی طرح تم بھی گھاس کی طرح مر کر زندہ ہو کر نکلو گے۔

موت کی تحقیق خلاصہ تفسیر میں بیان ہو چکی۔ آلوسی رحمہ اللہ نے مختصر اور جامع تعریف کی چنانچہ فرمایا: یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ الْاِنْسَانَ مِنَ النُّطْفَةِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ النُّطْفَةَ مِنَ الْاِنْسَانِ وَ هُوَ التَّفْسِیْرُ الْمَاثُوْرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

اور مجاہد موت اور زندگی سے مراد کفر واسلام لیتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں: یُخْرِجُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الْكَافِرِ وَ یُخْرِجُ الْكَافِرَ مِنَ الْمُؤْمِنِ۔

وَ یُحْیِ الْاَرْضَ (بِالنَّبَاتِ) بَعْدَ مَوْتِهَا (یُبْسِهَا وَ الْاِحْیَآءُ وَ الْمَوْتُ مَجَازَانِ) وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ (اَیْ مِثْلَ ذَالِكَ الْاِخْرَاجِ الْبَدِیْعِ الشَّاْنِ) تُخْرَجُوْنَ (مِنْ قُبُوْرِكُمْ) ۔ یعنی زندہ مومن مردہ کافر سے نکالتا ہے اور مردہ کافر زندہ مومن سے اور زمین زندہ کرتا ہے سبزہ سے بعد موت یعنی خشک ہو جانے کے بعد ایسے ہی تم اپنی اپنی قبروں سے نکلو گے۔

## با محاورہ ترجمہ تیسرا رکوع ۔ سورۃ روم ۔ پ ۲۱

| | |
|---|---|
| وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ | اللہ تعالیٰ کے نشان ہائے قدرت سے یہ بھی ہے کہ تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر تم بشر ہو کر منتشر ومتصرف ہو |
| وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ | اور اس کی نشانیوں سے یہ بھی ہے کہ تمہارے لئے پیدا کئے تمہیں میں سے جوڑے تا کہ تم سکون حاصل کرو اور آپس میں تمہارے اندر محبت ومیلان ہو اور کیا ہم نے تمہارے جوڑوں میں مرد عورت کے اندر محبت ورحم بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں سمجھنے والی قوم کے لئے |
| وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ | اور اس کی نشانیوں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین کو پیدا کر کے ان میں زبانوں کے اختلاف اور رنگوں کے |

لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿۲۲﴾

اختلاف رکھے بے شک اس میں جاننے والوں کے لئے علامات ونشان ہیں

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ مَنَامُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَابْتِغَآؤُکُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

اوراس کی نشانیوں سے یہ ہے کہ تمہارے سونے کے لئے رات اور استراحت وکسب معاش کے لئے دن بنایا جس میں تم اللہ کا فضل تلاش کرتے ہو بے شک اس میں نشانی ہے اس قوم کے لئے جو سنے

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

اوراس کی نشانیوں سے یہ ہے کہ دکھاتا ہے تمہیں بجلی اور کڑک ڈرانے اور امید دلانے کے لئے اور اتارتا ہے آسمان سے پانی تو سرسبز وشاداب کرتا ہے اس سے زمین کو خشک اور بنجر ہو جانے کے بعد بے شک اس میں عقل والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِہٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاکُمْ دَعْوَۃً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾

اوراس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں پھر جب تمہیں ندا فرمائے گا زمین سے جبھی تم نکل آؤ گے

وَلَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ کُلٌّ لَّہٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾

اوراسی کے لئے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب کے سب اس کے زیر حکم ہیں

وَھُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ وَھُوَ اَھْوَنُ عَلَیْہِ ؕ وَلَہُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۲۷﴾ ع

اور وہی ہے کہ اول بناتا ہے پھر اسے دوبارہ (مٹا کر) بنائے گا اور یہ (تمہارے نزدیک) اول پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہونا چاہئے اور اس کے لئے بڑی بڑی مثالیں ہیں آسمان وزمین میں اور وہی عزت وحکمت والا ہے

## حل لغات تیسرا رکوع-سورۃ روم-پ ۲۱

وَ۔اور　مِنْ اٰیٰتِہٖٓ۔اس کی نشانیوں سے ہے　اَنْ۔یہ کہ

خَلَقَکُمْ۔پیدا کیا تم کو　مِّنْ تُرَابٍ۔مٹی سے　ثُمَّ۔پھر　اِذَآ۔ناگہاں

اَنْتُمْ۔تم　بَشَرٌ۔انسان ہو　تَنْتَشِرُوْنَ۔چلتے پھرتے　وَ۔اور

مِنْ اٰیٰتِہٖٓ۔اس کی نشانیوں سے ہے　اَنْ۔یہ کہ　خَلَقَ۔پیدا کیں

لَکُمْ۔تمہارے لئے　مِّنْ اَنْفُسِکُمْ۔تمہاری اپنی جانوں سے　اَزْوَاجًا۔بیویاں

لِّتَسْکُنُوْٓا۔تاکہ تم سکون حاصل کرو　اِلَیْھَا۔اس کی طرف　وَ۔اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| جَعَلَ۔بنائی | بَيْنَكُمْ۔تم میں | مَّوَدَّةً۔محبت | وَّ۔اور |
| رَحْمَةً۔شفقت | اِنَّ۔بے شک | فِيْ۔بیچ | ذٰلِكَ۔اس کے |
| لَاٰيٰتٍ۔نشانیاں ہیں | لِّقَوْمٍ۔ان کے لئے | يَّتَفَكَّرُوْنَ۔جو سوچیں | وَ۔اور |
| مِنْ اٰيٰتِهٖ۔اس کی نشانیوں سے ہے | | خَلْقُ۔پیدائش | السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں |
| وَ۔اور | الْاَرْضِ۔زمین کی | وَ۔اور | اخْتِلَافُ۔اختلاف |
| اَلْسِنَتِكُمْ۔تمہاری زبانوں کا | وَ۔اور | اَلْوَانِكُمْ۔تمہارے رنگوں کا | اِنَّ۔بے شک |
| فِيْ۔بیچ | ذٰلِكَ۔اس کے | لَاٰيٰتٍ۔نشان ہیں | لِّلْعٰلِمِيْنَ۔جاننے والوں |
| کے لئے | وَ۔اور | مِنْ اٰيٰتِهٖ۔اس کی نشانیوں سے ہے | |
| مَنَامُكُمْ۔تمہارا سونا | بِالَّيْلِ۔رات کو | وَ۔اور | النَّهَارِ۔دن کو |
| وَ۔اور | ابْتِغَآؤُ۔تلاش کرنا | كُمْ۔تمہارا | مِّنْ فَضْلِهٖ۔اس کا فضل |
| اِنَّ۔بے شک | فِيْ۔بیچ | ذٰلِكَ۔اس کے | لَاٰيٰتٍ۔نشان ہیں |
| لِّقَوْمٍ۔ان کے لئے جو | يَّسْمَعُوْنَ۔سنیں | وَ۔اور | مِنْ اٰيٰتِهٖ۔اس کی نشانیوں |
| سے ہے کہ | يُرِيْكُمُ۔دکھاتا ہے تم کو | الْبَرْقَ۔بجلی | خَوْفًا۔ڈر |
| وَّ۔اور | طَمَعًا۔امید سے | وَّ۔اور | يُنَزِّلُ۔اتارتا ہے |
| مِنَ السَّمَآءِ۔آسمان سے | مَآءً۔پانی | فَيُحْيٖ۔پھر زندہ کرتا ہے | بِهٖ۔اس کے ساتھ |
| الْاَرْضَ۔زمین کو | بَعْدَ۔بعد | مَوْتِهَا۔اس کی موت کے | اِنَّ۔بے شک |
| فِيْ۔بیچ | ذٰلِكَ۔اس کے | لَاٰيٰتٍ۔نشان ہیں | لِّقَوْمٍ۔ان کے لئے جو |
| يَّعْقِلُوْنَ۔سوچیں | وَ۔اور | مِنْ اٰيٰتِهٖ۔اس کی نشانیوں سے ہے | |
| اَنْ۔یہ کہ | تَقُوْمَ۔کھڑے ہیں | السَّمَآءُ۔آسمان | وَ۔اور |
| الْاَرْضُ۔زمین | بِاَمْرِهٖ۔اس کے حکم سے | ثُمَّ۔پھر | اِذَا۔جب |
| دَعَا۔بلائے گا | كُمْ۔تم کو | دَعْوَةً۔بلانا | مِّنَ الْاَرْضِ۔زمین سے |
| اِذَآ۔تو ناگہاں | اَنْتُمْ۔تم | تَخْرُجُوْنَ۔نکل آؤ گے | وَ۔اور |
| لَهٗ۔اسی کا ہے | مَنْ۔جو | فِي۔بیچ | السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں |
| وَ۔اور | الْاَرْضِ۔زمین کے ہے | كُلٌّ۔ہر ایک | لَّهٗ۔اس کے لئے |
| قٰنِتُوْنَ۔فرمانبردار ہے | وَ۔اور | هُوَ۔وہ | الَّذِيْ۔وہ ہے جو |
| يَبْدَؤُا۔پہلی بار پیدا کرتا ہے | | الْخَلْقَ۔مخلوق کو | ثُمَّ۔پھر |
| يُعِيْدُهٗ۔دوبارہ پیدا کرے گا اس کو | | وَ۔اور | هُوَ۔وہ |
| اَهْوَنُ۔زیادہ آسان ہے | عَلَيْهِ۔اس پر | وَ۔اور | لَهُ۔اس کی |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَلْمَثَلُ۔مثال | اَلْاَعْلٰی۔بلند ہے | فِی۔بیچ | السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں |
| وَ۔اور | الْاَرْضِ۔زمین کے | وَ۔اور | هُوَ۔وہ ہے |
| الْعَزِيْزُ۔غالب | الْحَكِيْمُ۔حکمت والا | | |

ع

## خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع۔سورۃ روم۔پ ۲۱

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

اور اس کے نشان ہائے قدرت سے یہ بھی ہے کہ تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر تم جبھی انسان بن کر پھیل رہے ہو۔

اس میں ابتدائے تخلیق کا بیان ہے کہ تمہیں مٹی سے پیدا کیا یعنی آدم ابوالبشر کو اول مٹی سے بنایا پھر اس سے اس کی تمام نسل پیدا ہوئی تو سب کی پیدائش مٹی سے ہی ہوئی۔ اگرچہ انسان نطفہ سے بنا مگر وہ مٹی سے ہی مانا جائے گا اس لئے کہ اغذیہ ترابی سے سب کی نشوونما ہے اور وہ تمام غذائیں اصل میں مٹی ہیں اور آخر میں مٹی ہی ہوں گی بناء بریں سب کی تخلیق مٹی سے مانی گئی۔ پھر دوسری نشانی کا بیان ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور اس کے نشان ہائے قدرت سے یہ ہے کہ تمہارے لئے پیدا کیں تم ہی میں سے بیویاں تاکہ تم سکون حاصل کرو ان سے اور تم میں باہمی محبت پیدا کی اور رحمت بے شک اس میں بڑی نشانیاں ہیں غور کرنے والوں کے لئے۔

یعنی عورت مرد کا جوڑا ایک جنس سے پیدا فرمایا اگر غیر جنس سے پیدا کیا جاتا تو مودت و محبت نہ ہوتی اور غیر جنس ہونے سے نظام خانہ داری بھی صحیح نہ رہتا پھر تیسری نشانی بیان فرمائی:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

اور اس کے نشان ہائے قدرت سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور زبانوں کا اختلاف اور رنگوں کا اختلاف (یعنی تمہارے رنگوں کا علیحدہ علیحدہ ہونا) بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں اہل علم کے لئے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنا نشان قدرت آسمان و زمین بنا کر اس کے بسنے والوں کی زبانیں مختلف رکھیں اور ہر ملک کے لوگوں کے رنگ مختلف بنائے جیسے چینی، ترکی، حبشی، سندھی، حجازی، مصری، شامی، نجدی میں زبان اور رنگ سے امتیاز ہوتا ہے پھر چوتھی نشانی کا اظہار ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

اور اس کے نشان ہائے قدرت سے ہے تمہارا رات کو سونا اور دن میں اس کے فضل سے روزی تلاش کرنا بے شک اس میں بڑی نشانیاں ہیں سننے والوں کے لئے۔

اور یہ قدرت کے نشان واضح ہیں کہ رات کو اگر نہ سویا جائے تو دن میں تلاش معاش میں دماغ معطل ہو جائے تمام کاروبار کا نظام بگڑ جائے اور اگر ہمیشہ شب ہی رہتی اور دن نہ ہوتا تو نظام معاش خراب ہو جاتا اور دن ہی رہتا اور رات نہ ہوتی تو اعضاء میں وہ کسل ہوتا کہ نظام معاش اور استراحت صحیح نہ رہتا علاوہ اس کے مرنے جینے کا جو روزانہ سبق انسان حاصل کرتا

ہے وہ بھی بھول جاتا۔

جیسے حضور ﷺ نے فرمایا: سوتے وقت بِاسْمِكَ اَحْيَا وَ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ پڑھ کر سویا کرو یعنی یہ کہا کرو الٰہی تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ تھا اور تیرے ہی نام کے ساتھ مر رہا ہوں اور جب جاگو تو کہا کرو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ۔ سب حمد اس کے لئے ہے جس نے مجھے مار کر زندہ کیا۔

یہاں لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ بھی اسی لئے فرمایا گیا کہ یہ حال سن کر وہ سمجھ سکیں کہ جیسے اب مر کر زندہ ہوئے ایسے ہی مر کر ایک دن حشر میں اٹھیں گے۔ پھر پانچواں نشان قدرت بیان فرمایا:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

اور اس کی نشانیوں سے یہ بھی ہے کہ تمہیں بجلیاں دکھاتا ہے خوف اور امید کے لئے اور اتارتا ہے آسمان سے پانی تو زندہ فرماتا ہے اس سے زمین کو خشک ہونے کے بعد بے شک اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

اس میں بجلی کا ذکر فرما کر اپنی قدرت کی نشانی بیان کی اس لئے کہ بجلی انسان کو خوفزدہ بھی کرتی ہے اور امید باران رحمت بھی دلاتی ہے پھر اس کے بعد جو بارش ہوتی ہے اس سے خشک زمین جو خاک اڑاتی تھی سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔ فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا میں موت کی تصریح ہم پہلے کر چکے ہیں اس کے بعد چھٹی اپنی شان قدرت بیان فرمائی:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور اس کی نشانیوں سے یہ بھی ہے کہ آسمان و زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تمہیں وہ زمین سے بلائے گا تو جبھی تم نکل آؤ گے اور اسی کا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے سب اس کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ آسمان و زمین محض اس کے حکم سے قائم ہیں اس میں انسانی دماغ اور تصرف افعال کو کچھ دخل نہیں اس میں نہ بنیادیں ہیں نہ آسمان کے لئے کوئی ستون ہے دوسری آیت کریمہ میں بھی حشر کا اعادہ فرمایا گیا کہ جب وہ قادر علی الاطلاق تمہیں زمین میں سے بلائے گا تو فوراً تم سب نکل آؤ گے اس لئے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی ملک ہے اور اسی کے آگے نگونسار ہے اس کے بعد ساتویں شان قدرت میں بدء خلق کو ظاہر فرمایا:

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ع

اور وہی ذات ہے جو خلق کو ابتداءً پیدا کرتی ہے پھر اسے مار کر دوبارہ اٹھاتی ہے اور وہ اس کے لئے بہت آسان ہے اور اس کی شان بلند و بالا ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ سب سے اول اسی نے سب کچھ بنایا اور وہی مٹا کر پھر زندہ کریگا۔ اور جسے اول بنانا مشکل نہ ہوا سے دوبارہ بنانا تو بہر حال آسان ہے اور اس کی شیون قدرت کی بڑی بلند و بالا مثالیں ہیں اس لئے کہ وہ زبردست حکمت والا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع - سورۃ روم - پ ۲۱

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝۲۰

اور اس کے نشان ہائے قدرت سے یہ ہے کہ تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر تم بصورت بشر پھیل گئے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی روشن نشانیوں سے یہ ایک نشانی ہے کہ تمہیں زندہ پیدا فرمایا مٹی سے اور بے جان کو زندہ سے نکالا جسے نطفہ کہتے ہیں پھر اس سے زندہ انسان نکالا جسے طفل کہتے ہیں یہ صریح دلیل ہے جماد کو جاندار کرنے کی اور احیاء ارض بعد الموت کی۔

اور تخلیق آدم علیہ السلام مٹی سے کی گئی پھر عام طور پر نطفہ کے ذریعہ پیدائش ہوئی تو وہ نطفہ درحقیقت مٹی سے ہی بنا ہے پھر اس سے عام مخلوق اور بشر بنے جو زمین میں پھیل گئے اور اپنی معاش وضروریات کے لئے پھرنے لگے۔

یہاں اذا فجائیہ ہے۔ یہ پہلا نشان قدرت ظاہر فرمایا اس کے بعد چھ آیات قدرت کاملہ ظاہر فرمائے چنانچہ دوسرا نشان قدرت اس طرح ظاہر فرمایا:

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱

اور اس کی نشانیوں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تم ہی میں سے جوڑا پیدا کیا تاکہ تم سکون پکڑو ان کی طرف اور کیا تم میں آپس میں محبت ورحمت کا رابطہ بے شک اس میں بھی غور وفکر والوں کے لئے نشان ہیں۔

یہاں بھی من تبعیضیہ ہے یعنی نشانیاں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی لاکھوں بلکہ بے گنتی ہیں لیکن ان میں سے بعض یہ ہیں کہ تمہاری اصلی تخلیق حضرت حوا سے ہے اور وہ حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا ہوئیں جیسا کہ آلوسی رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں:

فَاِنَّ خَلْقَ اَصْلِ اَزْوَاجِكُمْ حَوَّا مِنْ ضِلْعِ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مُتَضَمِّنٌ بِخَلْقِهِنَّ مِنْ اَنْفُسِكُمْ۔ تو ثابت ہوا کہ انسان کی جنس سے ہی نسوانی طبقہ کی پیدائش ہے نہ کہ غیر چیز سے اور یہ اس لئے بھی ضروری تھا تاکہ لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا سکون حاصل ہو یُقَالُ سَكَنَ اِلَیْهِ اِذَا مَالَ فَاِنَّ الْمُجَانَسَةَ مِنْ دَوَاعِی النِّظَامِ وَالتَّعَارُفِ كَمَا اَنَّ الْمُخَالَفَةَ مِنْ اَسْبَابِ التَّفَرُّقِ وَالتَّنَافُرِ۔

محاورہ میں سکن میلان کے معنی میں مستعمل ہے اور میلان مقتضی نظام وتعارف ہے جیسے مخالفت اسباب تفرق وتنافر سے ہے۔ اسی لئے فرمایا:

وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ۔ اور کیا تمہارے اندر مودت ومحبت اور رحمت۔

یعنی ازواج میں مرد وعورتوں کے اندر محبت والفت پیدا فرمادی تاکہ امور خانہ داری کا نظام پورا رہے حسن فرماتے ہیں اور مجاہد وعکرمہ بھی یہی کہتے ہیں: اَلْمَوَدَّةُ كِنَایَةٌ عَنِ النِّكَاحِ وَالرَّحْمَةُ كِنَایَةٌ عَنِ الْوَلَدِ۔ مودت کنایہ ہے نکاح سے اور رحمت سے کنایہ ہے اولاد کی طرف۔

اور ایک قول ہے: كَوْنُ الْمَوَدَّةِ بِمَعْنَی الْمَحَبَّةِ كِنَایَةٌ عَنِ النِّكَاحِ اَیِ الْجِمَاعِ۔ مودت بمعنی محبت کنایہ نکاح سے ہے۔ اور نکاح بمعنی جماع ہے۔

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

ایک قول ہے: مَوَدَّةٌ لِلشَّابَّةِ وَ رَحْمَةٌ لِلْعُجُوْزِ۔ محبت جوان عورت کے لئے ہوتی ہے اور رحمت بڑھیا عورت کے ساتھ۔

ایک قول یہ بھی ہے: مَوَدَّةٌ لِلْكَبِيْرِ وَ رَحْمَةٌ لِلصَّغِيْرِ۔ مودت بڑے سے ہوتی ہے اور رحم چھوٹے کے ساتھ چنانچہ حدیث میں ہے: مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ جو چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾۔ بے شک اس میں سوچنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

علامہ طیبی فرماتے ہیں: لَمَّا كَانَ الْقَصْدُ مِنْ خَلْقِ الْاَزْوَاجِ وَالسُّكُوْنِ اِلَيْهَا وَاِلْقَاءِ الْمَحَبَّةِ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ لَيْسَ مُجَرَّدُ قَضَاءِ الشَّهْوَةِ الَّتِيْ يَشْتَرِكُ بِهَا الْبَهَائِمُ بَلْ تَكْثِيْرُ النَّسْلِ وَ بَقَاءُ نَوْعِ الْمُتَفَكِّرِيْنَ فَاصِلَةٌ هُنَا۔

جبکہ خلق ازواج اور ان کے ساتھ سکون اور آپس میں میاں بیوی کی محبت رکھی گئی تو یہ مجرد قضاء شہوت کے لئے ہی نہیں ہے اس لئے کہ اس میں تو بہائم بھی شریک ہیں بلکہ اس سے مقصود تکثیر نسل اور بقاء نوع متفکرین بھی ہے آگے ارشاد ہے جو علامات قدرت سے تیسری شان ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿٢٢﴾۔

اور اس کے نشان ہائے قدرت سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا ہے اور زبانوں اور رنگوں کا اختلاف ہے بے شک اس میں اہل علم کے لئے نشانیاں ہیں۔

زمین و آسمان میں رہنے والوں کے لئے اختلاف لسان والوان رکھ کر کسی کو عربی میں بولنے والا بنایا کسی کو فارسی میں کسی کو رومی میں وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ وہب کہتے ہیں: اِنَّ الْاَلْسِنَةَ اِثْنَانِ وَ سَبْعُوْنَ لِسَانًا فِيْ وُلْدِ حَامٍ سَبْعَةَ عَشَرَ وَفِيْ وُلْدِ سَامٍ تِسْعَةَ عَشَرَ وَفِيْ وُلْدِ يَافِثَ سِتَّةٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ۔

زبانیں بہتر ہیں۔

حام کی اولاد میں سترہ، سام کی اولاد میں انیس اور یافث کی اولاد میں چھتیس زبانیں ہیں۔

ایسے ہی رنگ الوان کا حال ہے۔ گورا رنگ اور کالا رنگ اور متوسط گندمی رنگ مختلف قوموں میں رکھے گئے ہیں۔

اس میں بھی اس خالق مطلق کی شان قدرت کا مظاہرہ اہل علم کے لئے ہے جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے: وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ۔ حقیقت شان کو اہل علم ہی سمجھتے ہیں۔

اس کے بعد چوتھی شان کا اظہار ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٢٣﴾

اور اس کی نشانیوں سے تمہارا سونا رات کا ہے اور دن میں طلب معاش ہے اس کے فضل سے بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لئے۔

اس میں قادر مطلق کی شان نظر آتی ہے کہ لیل ونہار کو دو مفاد میں منقسم فرمایا۔ دن کو تلاش معاش کے لئے اور شب کو اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

تلاش میں جو محنت ہوتی ہے اور اس سے انسان فطرتاً تھک جاتا ہے اس کے دور کرنے کو رات بنادی اور رات آجانے کے بعد انسان کو سونے کی طرف مائل کردیا یہ اس کی آیات قدرت ہیں لیکن ان کے لئے جو سنیں اور سمجھیں۔ اب پانچویں شان کا بیان شروع فرمایا:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

اور اس کی نشانیوں سے یہ ہے کہ وہ دکھاتا ہے تمہیں بجلی ڈرانے والی اور امید دلانے والی اور نازل کرتا ہے آسمان سے پانی تو سرسبز وشاداب کرتا ہے اس سے زمین کو خشک ہوجانے کے بعد بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے۔

اس سے یہ بھی روشن اور واضح ہوجاتا ہے کہ جب خشک اور خاک شدہ گھاس سرسبز کردی جاتی ہے تو انسان کو اس کے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کردینا اس کی قدرت سے کیوں بعید ہو لیکن اس نظریہ کو عقل مند ہی سمجھ سکتے ہیں۔

اور فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ کی تفسیر خلاصہ تفسیر میں بیان ہوچکی۔ پھر چھٹی شان کا بیان ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ آسمان وزمین قائم ہیں اس کے حکم سے پھر جب تمہیں زمین سے ندا کرے گا جبھی تم نکل پڑوگے اور اسی کی ملک ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سب اس کے زیر فرمان ہیں۔

یعنی آسمان اور زمین بغیر کسی سہارے کے قائم ہیں اس میں صرف اور صرف اسی کا حکم ہے اور جب وہ تمہیں ایک ندا دے گا تو تم اپنی اپنی قبروں سے نکل پڑوگے اور وہ آواز صور اسرافیل کی آواز ہوگی۔ اس پر کسی شاعر نے خوب کہا ہے:

وَ فِيْ كُلِّ شَيْئٍ لَّهٗ اٰيَةٌ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ وَاحِدٌ

اب ساتویں شان کی نشانی کا بیان ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ

اور وہی ہے تمام خلق کی ابتداء فرما کر اس کے فنا ہوجانے کے بعد پھر دوبارہ بنائے گا اور وہ تمہاری سمجھ میں بھی آسان ہے۔

اسی لئے تمہاری عقل ابتدائے ایجاد کو مشکل سمجھتی ہے اور دوبارہ اسے بنانا آسان جانتی ہے لیکن یہ بے عقل جاہل ہماری ابتدائے تخلیق کو مان کر دوبارہ بنانے کو مشکل بلکہ محال سمجھتے ہیں اس کے بعد ارشاد ہے:

وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾

اور اسی کے لئے ہیں سب سے برتر شانیں آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع - سورۃ روم - پ ۲۱

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ

مثال دیتا ہے تمہارے لئے تمہارے ہی حال سے کیا تمہارے لئے تمہارے ہاتھ کی ملکیت غلاموں سے کچھ شریک ہیں اس میں جو ہم نے تمہیں روزی دی تو تم سب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

اس کے برابر ہوایسے کہ ان سے ڈرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو ایسے ہی تفصیل سے ہم نشانیاں بیان کرتے ہیں عقل والوں کے لئے

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ یَّهْدِیْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۹﴾

بلکہ وہ ظالم جو اپنی خواہشوں کے پیچھے ہولئے اپنی جہالت سے تو کون اس کو ہدایت کرے جسے اللہ تعالیٰ نے گمراہ کیا اور ان کا کوئی مددگار نہیں

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

تو قائم کرو اپنا رخ دین کے لئے خالص اسی کے ہو کر یہ اللہ کی بنائی ہوئی فطرت ہے جس پر لوگوں کو قائم کیا نہیں بدل سکتا اللہ کی بنائی ہوئی چیز کو یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

مُنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۳۱﴾

رجوع لائے ہیں اسی کی طرف اور اس سے ڈرتے ہیں اور قائم رکھو نماز اور نہ ہو مشرکوں سے

مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾

اور ان میں سے جنہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اپنے دین کو اور ہو گئے گروہ گروہ ہر جماعت اپنی تعلیم پر ہی خوش ہے

وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور جب پہنچتی ہے لوگوں کو تکلیف پکارتے ہیں اپنے رب کو اس کی طرف رجوع ہو کر پھر جب ذائقہ آتا ہے اس کی طرف رحمت کا تو جبھی ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا شریک بنالیتا ہے

لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

تاکہ ناشکری کرے اس کی جو ہم نے دیا تو برائے چندے عیش کرو عنقریب جان لوگے

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ یَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ یُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾

کیا ہم نے اتاری ہے ان پر کوئی سند کہ وہ بتاتی ہے ہمارے شریک

وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ اِذَا هُمْ یَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾

اور جب ہم چکھاتے ہیں لوگوں کو رحمت کا مزہ تو خوش ہوتے ہیں اس سے اور اگر کوئی برائی پہنچے ان کے ہاتھوں کے کرتوت سے جبھی مایوس ہو جاتے ہیں

اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

کیا نہ دیکھا انہوں نے کہ اللہ وسیع کرتا ہے رزق جس کے لئے چاہے اور تنگ کرتا ہے جس پر چاہے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان لانے والوں کے لئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ
ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾
وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاۡ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا
يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ
تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ
ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ
مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾

تو دور شتہ داروں کو ان کا حق اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر
ہے ان کے لئے جو چاہتے ہیں اللہ کی رضا اور یہی
کامیاب ہیں
اور تم جو چیز زیادہ لینے کو دو کہ دینے والے کے مال بڑھیں
تو نہ بڑھے گا وہ اللہ کے یہاں اور جو تم خیرات دو اللہ کی
رضا چاہتے ہوئے تو ان لوگوں کے لئے دو چندا جر ہے
اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا پھر
تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے
شریکوں میں سے بھی کوئی ایسا ہے جو یہ کام کر سکے پاکی
اور برتری ہے اسے ان کے شریکوں سے

## حل لغات چوتھا رکوع - سورۃ روم - پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| ضَرَبَ ۔ بیان کی | لَكُمْ ۔ تمہارے لئے | مَّثَلًا ۔ مثال | مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۔ تمہاری اپنی |
| جانوں سے | هَلْ ۔ کیا | لَّكُمْ ۔ تمہارے لئے ہے | مِّنْ مَّا ۔ اس سے جو |
| مَلَكَتْ ۔ مالک ہیں | اَيْمَانُكُمْ ۔ تمہارے ہاتھ | مِّنْ شُرَكَآءَ ۔ کوئی شریک | فِيْ ۔ بیچ |
| مَا ۔ اس کے جو | رَزَقْنٰكُمْ ۔ دیا ہم نے تم کو | | فَاَنْتُمْ ۔ توتم |
| فِيْهِ ۔ اس میں | سَوَآءٌ ۔ برابر ہو | تَخَافُوْنَهُمْ ۔ ڈروتم ان سے | كَخِيْفَتِكُمْ ۔ جیسے ڈرتے |
| ہوتم | اَنْفُسَكُمْ ۔ آپس میں | كَذٰلِكَ ۔ ایسے ہی | نُفَصِّلُ ۔ بیان کرتے ہیں ہم |
| الْاٰيٰتِ ۔ آیتیں | لِقَوْمٍ ۔ ان کے لئے جو | يَّعْقِلُوْنَ ۔ سوچیں | بَلِ ۔ بلکہ |
| اتَّبَعَ ۔ پیروی کی | الَّذِيْنَ ۔ انہوں نے جو | ظَلَمُوْٓا ۔ ظالم ہیں | اَهْوَآءَ ۔ خواہشات |
| هُمْ ۔ اپنی کی | بِغَيْرِ ۔ بغیر | عِلْمٍ ۔ علم کے | فَمَنْ ۔ توکون |
| يَّهْدِيْ ۔ ہدایت دے | مَنْ ۔ اس کو جسے | اَضَلَّ ۔ گمراہ کیا | اللّٰهُ ۔ اللہ نے |
| وَ ۔ اور | مَا ۔ نہیں | لَهُمْ ۔ ان کے لئے | مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۔ کوئی مددگار |
| فَاَقِمْ ۔ تو قائم رکھ | وَجْهَكَ ۔ اپنا چہرہ | لِلدِّيْنِ ۔ دین کے لئے | حَنِيْفًا ۔ خالص |
| فِطْرَتَ ۔ پیدائش | اللّٰهِ ۔ اللہ کی | الَّتِيْ ۔ وہ جو | فَطَرَ ۔ پیدا کیا |
| النَّاسَ ۔ لوگوں کو | عَلَيْهَا ۔ اس پر | لَا ۔ نہیں ہے | تَبْدِيْلَ ۔ تبدیلی |
| لِخَلْقِ ۔ واسطے پیدائش | اللّٰهِ ۔ اللہ کے | ذٰلِكَ ۔ یہ | الدِّيْنُ ۔ دین ہے |
| الْقَيِّمُ ۔ سیدھا | وَ ۔ اور | لٰكِنَّ ۔ لیکن | اَكْثَرَ ۔ اکثر |
| النَّاسِ ۔ لوگ | لَا ۔ نہیں | يَعْلَمُوْنَ ۔ جانتے | مُنِيْبِيْنَ ۔ رجوع کرتے |

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہوئے | اِلَیۡهِ۔اس کی طرف | وَ۔اور | اِتَّقُوۡهُ۔ڈرو |
| هٗ۔اس سے | وَ۔اور | اَقِیۡمُوا۔قائم کرو | الصَّلٰوةَ۔نماز |
| وَ۔اور | لَا۔نہ | تَكُوۡنُوۡا۔ہوجاؤتم | مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ۔مشرکوں |
| میں سے | مِنَ الَّذِیۡنَ۔ان سے جنہوں نے | | فَرَّقُوۡا۔ٹکڑے کیا |
| دِیۡنَهُمۡ۔اپنے دین کو | وَ۔اور | كَانُوۡا۔ہوگئے | شِیَعًا۔فرقے فرقے |
| كُلُّ۔ہر | حِزۡبٍ۔فرقہ | بِمَا۔اس سے جو | لَدَیۡهِمۡ۔ان کے پاس ہے |
| فَرِحُوۡنَ۔خوش ہیں | وَ۔اور | اِذَا۔جب | مَسَّ۔پہنچتی ہے |
| النَّاسَ۔لوگوں کو | ضُرٌّ۔کوئی تکلیف | دَعَوۡا۔پکارتے ہیں | رَبَّهُمۡ۔اپنے رب کو |
| مُنِيۡبِيۡنَ۔رجوع کرتے ہوئے | | اِلَیۡهِ۔اس کی طرف | ثُمَّ۔پھر |
| اِذَاۤ۔جب | اَذَاقَهُمۡ۔چکھاتا ہے ان کو | مِّنۡهُ۔اپنی طرف سے | رَحۡمَةً۔رحمت |
| اِذَا۔تواچانک | فَرِیۡقٌ۔ایک فرقہ | مِّنۡهُمۡ۔ان میں سے | بِرَبِّهِمۡ۔اپنے رب کے ساتھ |
| یُشۡرِكُوۡنَ۔شرک کرتے ہیں | لِیَكۡفُرُوۡا۔تا کہ ناشکری کریں | | بِمَاۤ۔اس کی جو |
| اٰتَیۡنٰهُمۡ۔دیا ہم نے ان کو | فَتَمَتَّعُوۡا۔تو فائدہ اٹھاؤ | فَسَوۡفَ۔جلدی | تَعۡلَمُوۡنَ۔جانو گے تم |
| اَمۡ۔کیا | اَنۡزَلۡنَا۔اتاری ہم نے | عَلَیۡهِمۡ۔ان پر | سُلۡطٰنًا۔کوئی دلیل |
| فَهُوَ۔تو وہ | یَتَكَلَّمُ۔بیان کرتی ہے | بِمَا۔جو | كَانُوۡا۔تھے |
| بِهٖ۔اس کے ساتھ | یُشۡرِكُوۡنَ۔شرک کرتے | وَ۔اور | اِذَاۤ۔جب |
| اَذَقۡنَا۔ہم چکھاتے ہیں | النَّاسَ۔لوگوں کو | رَحۡمَةً۔رحمت | فَرِحُوۡا۔خوش ہوتے ہیں |
| بِهَا۔اس سے | وَ۔اور | اِنۡ۔اگر | تُصِبۡهُمۡ۔پہنچے ان کو |
| سَیِّئَةٌۢ۔کوئی تکلیف | بِمَا۔بسبب اس کے جو | قَدَّمَتۡ۔آگے بھیجا | اَیۡدِیۡهِمۡ۔ان کے ہاتھوں نے |
| اِذَا۔تواچانک | هُمۡ۔وہ | یَقۡنَطُوۡنَ۔مایوس ہوتے ہیں | اَوَ۔کیا |
| لَمۡ۔نہ | یَرَوۡا۔دیکھا انہوں نے | اَنَّ۔کہ بے شک | اللّٰهَ۔اللہ |
| یَبۡسُطُ۔فراخ کرتا ہے | الرِّزۡقَ۔رزق | لِمَنۡ۔جس کے لئے | یَّشَآءُ۔چاہے |
| وَ۔اور | یَقۡدِرُ۔تنگ کرتا ہے | اِنَّ۔بے شک | فِیۡ۔بیچ |
| ذٰلِكَ۔اس کے | لَاٰیٰتٍ۔نشان ہیں | لِّقَوۡمٍ۔ان کے لئے جو | یُّؤۡمِنُوۡنَ۔ایمان لائیں |
| فَاٰتِ۔تو دو | ذَاالۡقُرۡبٰی۔رشتہ دار کو | حَقَّهٗ۔اس کا حق | وَ۔اور |
| الۡمِسۡكِیۡنَ۔مسکین | وَ۔اور | ابۡنَ السَّبِیۡلِ۔مسافر کو | ذٰلِكَ۔یہ |
| خَیۡرٌ۔بہتر ہے | لِّلَّذِیۡنَ۔ان کے لئے جو | یُرِیۡدُوۡنَ۔چاہتے ہیں | وَجۡهَ۔رضامندی |
| اللّٰهِ۔اللہ کی | وَ۔اور | اُولٰٓئِكَ۔یہی | هُمُ۔وہ ہیں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَلْمُفْلِحُوْنَ۔ نجات پانے والے | | وَ۔ اور | مَآ۔ جو |
| اٰتَيْتُمْ۔ دو تم | مِّنْ رِّبًا۔ زیادہ لینے کے لئے | | لِّيَرْبُوَاْ۔ تا کہ زیادتی ہو |
| فِیْٓ۔ بیچ | اَمْوَالِ۔ مال | النَّاسِ۔ لوگوں کے لئے | فَلَا۔ تو نہیں |
| يَرْبُوْا۔ بڑھتا | عِنْدَ۔ نزدیک | اللّٰهِ۔ اللہ کے | وَ۔ اور |
| مَآ۔ جو | اٰتَيْتُمْ۔ دو تم | مِّنْ زَكٰوةٍ۔ زکوۃ کہ | تُرِيْدُوْنَ۔ چاہتے ہو |
| وَجْهَ۔ رضامندی | اللّٰهِ۔ اللہ کی | فَاُولٰٓئِكَ۔ تو یہی | |
| هُمُ۔ وہ ہیں | الْمُضْعِفُوْنَ۔ دگنا پانے والے | اَللّٰهُ۔ اللہ | الَّذِیْ۔ وہ ہے جس نے |
| خَلَقَكُمْ۔ پیدا کیا تم کو | ثُمَّ۔ پھر | رَزَقَكُمْ۔ رزق دیا تم کو | ثُمَّ۔ پھر |
| يُمِيْتُكُمْ۔ مارے گا تم کو | ثُمَّ۔ پھر | يُحْيِيْكُمْ۔ زندہ کرے گا تم کو | هَلْ۔ کیا ہے کوئی |
| مِنْ شُرَكَآئِكُمْ۔ تمہارے شریکوں سے | | مَّنْ۔ جو | يَّفْعَلُ۔ کر سکے |
| مِنْ ذٰلِكُمْ۔ اس میں سے | مِّنْ شَیْءٍ۔ کوئی چیز | سُبْحٰنَهٗ۔ پاک ہے وہ | وَ۔ اور |
| تَعٰلٰى۔ بلند ہے | عَمَّا۔ اس سے | يُشْرِكُوْنَ۔ جو وہ شریک کرتے ہیں | |

## خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع۔ سورۃ روم۔ پ ۲۱

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ تمہارے لئے ایک مثال دیتا ہے تمہارے اپنے حال سے (اور وہ مثال یہ ہے کہ)

هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ

تمہارے لئے کیا تمہارے ہاتھ کی ملک غلاموں میں سے کچھ شریک ہیں اس میں جو ہم نے تمہیں روزی دی تو تم سب اس میں برابر ہو۔

یعنی کیا تمہارے غلام تمہارے ساجھی ہیں اور مال و متاع وغیرہ میں تم اور تمہارے غلام یکساں حق رکھتے ہیں اور تم ان کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں تصرف کرنے سے قاصر ہو۔ اور تم اور وہ برابر ہیں حتیٰ کہ

تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ تم ان سے ڈرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو۔

مدعا یہ ہے کہ تم جس طرح اپنے غلاموں مملوکوں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کر سکتے تو کتنا ظلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مملوک اور مقتدر بندوں کو اس کا شریک اور برابر قرار دیتے ہو۔ گویا ارشاد ہے کہ اے مشرکو! تم اللہ کے سوا جنہیں اپنا معبود بنا رہے ہو وہ سب اس کے بندے اور مملوک ہیں۔

تو اگر تم اپنے غلاموں مملوکوں کو اپنے برابر ہونا پسند نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کے مساوی قرار دینا کتنی بے انصافی اور ظلم ہے یہ اتنی واضح مثال ہے کہ خود ہی ارشاد فرمایا:

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

ہم ایسی مفصل نشانیاں بیان کرتے ہیں عقل مندوں کے لئے۔ آگے ارشاد ہے:

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بلکہ اتباع کرتے ہیں ظالم لوگ اپنی خواہشات کا اپنی جہالت سے۔

فَمَنۡ يَّهۡدِىۡ مَنۡ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۲۹﴾

تو اسے کون ہدایت کر سکتا ہے جس کو اللہ نے گمراہ کیا اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔

یعنی جو پیدائشی گمراہ ہو اسے کسی کی ہدایت فائدہ نہیں دے سکتی اور عذاب آخرت سے بچانے میں اس کا کوئی مددگار نہیں ہو سکتا اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ عام حکم ہے۔

فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ؕ تو اپنا منہ سیدھا رکھو اللہ کی اطاعت کے لئے صرف اسی کے ہو کر۔

یعنی خلوص کے ساتھ دین الٰہی پر استقامت و استقلال سے قائم رہو۔

فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيۡهَا ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ ؕ

فطرت الٰہی وہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا کوئی نہیں بدل سکتا اس کی پیدا کی ہوئی شان کو۔

فطرت سے مراد دین اسلام ہے۔ آیہ کریمہ کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو ایمان پر پیدا کیا۔ جیسا کہ بخاری و مسلم میں ہے: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ اَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ۔ ہر پیدا ہونے والا فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی کر لیں یا نصرانی یا مجوسی بنا لیں۔

تو لَا تَبۡدِيۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ کے یہ معنی ہوئے کہ پیدائش کے وقت ہر ایک اپنی فطرت کے مطابق ہی ہوتا ہے اس وقت کسی کو بدلنے کا حق نہیں لہٰذا تم کو چاہئے کہ اسی اپنی پیدائش پر قائم رہو۔ اس لئے کہ

ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ ۙ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۰﴾ یہی سیدھا دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

یعنی دین قیم ہی پر قائم رہو اور جاہل اس حقیقت سے نابلد ہیں۔

مُنِيۡبِيۡنَ اِلَيۡهِ وَاتَّقُوۡهُ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۳۱﴾

اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو۔

انابت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور اطاعت کے ساتھ رجوع ہو اور اس کے ساتھ کسی غیر کی پوجا اور عبادت نہ کرو اور مشرک نہ بنو۔

مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿۳۲﴾

ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقہ فرقہ ہو گئے ہر گروہ جس فرقہ کے پاس ہے اس پر خوش ہے۔

کوئی چکڑالوی ہے اور کوئی نجدی، کوئی نیچری ہے اور کوئی وہابی، کوئی غیر مقلد ہے کوئی رافضی خارجی، کوئی معتزلی ہے اور کوئی اپنی جماعت کے سوا کسی کو اسلامی ہی نہیں مانتا۔ کوئی پرویزی ہے۔ یہ فرقہ بھی ابھی موجود ہے۔

غرضیکہ وجود الٰہی اور معبود حقیقی کی عبادت میں بھی اختلاف کر کے اپنے اپنے گروہ کے ساتھ خوش ہے۔ کوئی تین نمازیں مانتا ہے کوئی دو ہی پر اکتفاء کرتا ہے کوئی موجودہ نماز کو مولوی کی گھڑی ہوئی بتاتا ہے۔ حج کو ہندو یاترا بتاتا ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ سب اپنی اپنی جماعت میں خوش ہیں۔ چنانچہ آگے ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِیَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَیْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور جب پہنچتی ہے لوگوں کو تکلیف تو پکارتے ہیں اپنے رب کو اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے پھر جب وہ انہیں اپنے پاس سے رحمت کا مزہ دیتا ہے تو جبھی ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔ تاکہ ہمارے دیئے ہوئے کی ناشکری کریں تو عیش کرلو چند روز عنقریب جان لوگے۔

یعنی جب کسی مرض یا قحط یا اور کسی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں تو صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں۔ اور جب رحمت الٰہی سے وہ آرام اور فراخی پاتے ہیں تو پھر وہی شرک کرنے لگتے ہیں تو انہیں فرمادیجئے کہ چند دنیوی نعمتوں سے عیش کرلو پھر جان لوگے کہ تمہارا انجام کیا ہے اور آج اللہ کی نعمتوں سے ناشکری کا کیا صلہ ملتا ہے۔

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ یَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ یُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾

یا ہم نے ان پر کوئی سند اتاری کہ وہ انہیں ہمارا شریک بتارہی ہے۔

یعنی ان پر کوئی کتاب یا حجت نازل کی گئی ہے جو انہیں شرک کرنے کا حکم دیتی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے نہ کوئی حجت ہے نہ کوئی سند محض اپنے توہمات باطلہ فاسدہ کاسدہ کے شکار ہیں۔

وَ اِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ اِذَا هُمْ یَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾

اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں اس پر خوش ہوتے ہیں اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے ان کی بداعمالیوں سے تو وہ ناامید ہوجاتے ہیں۔

رحمت حق سے تندرستی اور وسعت رزق کا جب انہیں مزہ آتا ہے خوش ہوتے ہیں، اتراتے ہیں۔ اور جب ان کے کرتوت کے بدلے کوئی مصیبت آئے تو مایوس ہوجاتے ہیں اور یہ مومن کی شان سے بعید ہے وہ جب فراخی ہو شکر کرتا ہے اور تنگی ہو تو صبر کرتا ہے۔

اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ اللہ ہی کشادہ فرماتا ہے رزق جس کے لئے چاہے اور تنگ کرتا ہے اس میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

یعنی حقیقت یہی ہے کہ فراخی اور تنگی دونوں من جانب اللہ ہیں اور مومن دونوں شانوں سے اللہ تعالیٰ کو ہی یاد کرتا ہے لہٰذا

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾

تو دے رشتہ داروں کو ان کا حق اور مسکین و مسافر کی خبر گیری کر، یہ ان کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں، اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔

یعنی صلہ رحمی اعزاء و اقرباء کے ساتھ اور مسکین اور مسافر کی ضرورت پوری کرنا یہ کامیابی کی نشانی ہے اور چونکہ یہاں امر ہے اس لئے صلہ رحمی واجب ہوئی کمافی المدارک۔ اس کے بعد باہمی لین دین کے متعلق حکم نافذ ہوا:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَاۡ فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰہِ ۚ وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾

اور تم جو چیز زیادہ لینے کو دو کہ دینے والے کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھے گی اور جو تم خیرات دو اللہ کی رضا جوئی میں سو ان کا اجر دو چند ہے۔

لوگوں میں رواج تھا کہ وہ دوسرے احباب عزیز و آشنا کو کچھ دیتے تو یہ نیت رکھتے کہ یہ ہمیں اس سے زیادہ دے گا۔ یہ رواج اگرچہ جائز ہے لیکن اس قسم کا لین دین ثواب آخرت سے خالی ہے اور اس میں برکت نہیں البتہ اللہ کے لئے کسی کی خدمت کرنا اس میں اجر دو چند ہے بلکہ دس گنا۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِہَا۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ؕ ہَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ﴿۴۰﴾

اللہ ہی وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا۔ کیا تمہارے معبودوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کرے پاکی ہے اسے اور بلندی ہے اسے تمہارے اس شرک سے۔

یعنی پیدا کرنا، رزق دینا، مارنا، جلانا یہ سب کام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہے مخلوق میں سے کسی کے اندر یہ قوت نہیں۔

## مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع - سورۃ روم - پ ۲۱

ضَرَبَ لَکُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ ؕ ہَلْ لَّکُمْ مِّنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِّنْ شُرَکَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰکُمْ فَاَنْتُمْ فِیْہِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَہُمْ کَخِیْفَتِکُمْ اَنْفُسَکُمْ ؕ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

تمہارے لئے ایک مثال بیان کرتا ہے خود تمہارے اپنے حال سے کیا تمہارے لئے تمہارے اپنے ملک غلام تمہارے شریک ہیں اس میں جو ہم نے بخشش کی تمہیں تو تم سب اس میں برابر ہو کہ تم ان سے ڈرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو ہم نشانیاں مفصل بیان کرتے ہیں عقل والوں کے لئے۔

اس میں مشرکین کو مخاطب کر کے ارشاد ہے کہ اے مشرکو تم اپنے حال پر غور کرو کہ تمہارے غلام جو تمہاری ملک ہیں کیا تمہارے ساجھی ہیں مال و متاع میں یکساں مساوی استحقاق رکھتے ہیں اور ایسے ہی مختار ہیں جیسے تم۔ اگر ایسا ہے تو تم اپنے مملوکات میں بغیر ان غلاموں کی اجازت کے کچھ تصرف کرنے کا حق نہ رکھتے ہو گے۔

اس بیان سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ تم اپنے غلاموں کو کسی طرح اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کر سکتے تو کس قدر جہالت و حماقت ہے کہ اپنے عارضی مملوک تو تم اپنے مساوی ماننے کو تیار نہیں اور اللہ تعالیٰ جس کی ہر شے مملوک حقیقی ہے اسے تم اس کے سوا اپنا معبود بنا کر اس مالک حقیقی کا ساجھی اور شریک بناتے ہو حالانکہ تم بھی سمجھتے ہو کہ کائنات میں جو بھی ہے اس کا بندہ اور اس کی ملک ہے تو یہ شرک کرنا ان کا اپنی جانوں پر ظلم عظیم کرنا ہے۔ یہ ایک ایسی مثال ہے کہ جس میں ذرہ بھر بھی عقل ہے وہ اسے تسلیم کریگا اور جو لوگ اپنی خواہشوں کے پیرو ہو کر اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں وہ درحقیقت اخروی عذاب سے بے خبر ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَہْوَآءَہُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ یَّہْدِیْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰہُ ؕ وَمَا لَہُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۹﴾

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بلکہ یہ ظالم اپنی خواہشات کے پیرو ہو کر جہالت اور عذاب آخرت سے بے خبر ہونے کی بناء پر لگے ہوئے ہیں تو اسے کون ہدایت کرے جسے اللہ تعالیٰ نے گمراہ ہی پیدا فرمایا اور ان کا کوئی بھی آخرت میں مددگار نہیں ہوگا۔

یعنی جنہیں خالق کل مالک کل نے گمراہ پیدا کیا اسے کوئی ہدایت نہیں کر سکتا اور ان کو عذاب آخرت سے بچانے میں کوئی مددگار نہیں اس کے بعد بظاہر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطبہ فرما کر اپنے بندوں کو حکم دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا‌ؕ فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيۡهَا‌ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ‌ؕ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ ۙ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳۰﴾

تو اپنا رخ سیدھا کر دین الٰہی کے لئے صرف اسی ایک ذات کی طرف، اللہ تعالیٰ کی فطرت وہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے، اسے کوئی نہیں بدلے یہی سیدھا دین ہے مگر بہت لوگ نہیں جانتے۔

یعنی خلوص کے ساتھ دین حق پر استقامت اور استقلال سے قائم رہو اور فطرت سے مراد دین اسلام ہے۔ چنانچہ ابن مردویہ حماد بن الصفا سے راوی ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت قتادہ سے اس آیت کریمہ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيۡهَا دِيۡنُ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

وَالۡمُرَادُ بِفِطۡرَتِهِمۡ عَلٰى دِيۡنِ الۡاِسۡلَامِ خَلَقَهُمۡ قَابِلِيۡنَ لَهٗ غَيۡرَ نَابِيۡنَ عَنۡهُ وَلَا مُنۡكِرِيۡنَ لَهٗ لِكَوۡنِهٖ مُجَاوِبًا لِلۡعَقۡلِ مُسَاوِقًا لِلنَّظَرِ الصَّحِيۡحِ۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ دین اسلام پر سب کی پیداوار ہے اسے مانتے ہوئے ہر ایک پیدا ہوا۔

فَفِى الصَّحِيۡحَيۡنِ عَنۡ اَبِىۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَا مِنۡ مَّوۡلُوۡدٍ يُوۡلَدُ اِلَّا عَلَى الۡفِطۡرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوۡ يُنَصِّرَانِهٖ اَوۡ يُمَجِّسَانِهٖ۔

بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا نہیں ہوتا مگر فطرت اسلامیہ پر تو پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی کرلیں یا نصرانی اور مجوسی۔

ایک حدیث میں یہ بھی ارشاد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَشۡقٰى شَقِىٌّ فِىۡ بَطۡنِ اُمِّهٖ۔

اور لَا تَبۡدِيۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ کے متعلق آلوسی فرماتے ہیں: قِيۡلَ الۡمَعۡنٰى لَا يَقۡدِرُ اَحَدٌ عَلٰى اَنۡ يُّغَيِّرَ خَلۡقَ اللّٰهِ سُبۡحٰنَهٗ وَفِطۡرَتَهٗ عَزَّوَجَلَّ۔ یعنی کسی کو یہ قدرت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور فطرت کو بدل سکے۔

ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ ۙ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۰﴾۔

یہ دین ایسا سیدھا اور مستوی ہے کہ اس میں کوئی کجی نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اور اگر جانتے تو ان پر لازم تھا کہ

مُنِيۡبِيۡنَ اِلَيۡهِ وَاتَّقُوۡهُ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ﴿۳۱﴾

رجوع رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور اخلاص کے ساتھ اور اس سے ڈرتے اور نماز قائم رکھتے اور مشرکوں سے نہ ہوتے۔

مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا‌ ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿۳۲﴾

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

بے دین اور مشرکوں سے وہ ہیں جنہوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور فرقہ فرقہ ہو گئے۔ ہر فرقہ جس جماعت میں ہے خوش ہے اور اتراتا ہے۔

یعنی وہ فرقے جس طریقہ پر ہیں سمجھتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں۔

وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۪ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور جب پہنچتی ہے لوگوں کو تکلیف تو پکارتے ہیں اپنے رب کو اس کی طرف جھکتے رجوع لاتے پھر جب وہ انہیں اپنے پاس سے رحمت کا مزہ دیتا ہے جبھی ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے تا کہ کفران نعمت کرے ہماری دی ہوئی نعمت سے تو متمتع ہو لو برائے چندے پھر عنقریب اس کا انجام جان لو گے۔

ضر سے مراد شدت و کرب ہے۔

دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ يَعْنِىْ رَاجِعِيْنَ اِلَيْهِ تَعَالٰى مِنْ دُعَاءِ غَيْرِهٖ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْاَصْنَامِ وَغَيْرِهَا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لاتے ہیں اور اسی کو پکارتے ہیں پھر بت وغیرہ سب بھول جاتے ہیں ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً خَلَاصًا مِّنْ تِلْكَ الشِّدَّةِ۔ پھر جب انہیں اس شدت و نکبت سے خلاصی مل جاتی ہے اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ تو انہیں مخلصانہ پکارنے والوں کا ایک گروہ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا لیتا ہے اور اس نجات کو بتوں ستاروں اور مثل اس کے کسی مخلوق کی طرف منسوب کر لیتا ہے اور مشرک ہو جاتا ہے۔

## انتباہ

ان آیتوں کو بعض مسلمان نما بے دین، اولیاء کرام اور انبیاء عظام پر منطبق کر لیتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ اولیاء و انبیاء کے توسل سے جو لوگ اپنی مشکلات میں استمداد کرتے ہیں وہ بھی اسی شمار میں ہیں یہ غلط اور بالکل غلط ہے۔

اس لئے کہ بتوں سے توسل کرنا جماد اور لایعقل سے توسل کرنا ہے اور ان سے توسل ان کے تقرب اور محبوبیت کے طفیل ہے یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے لہٰذا یہ تشدد بے جا ہے کہ جائز امور کو بھی اسی شرک کے مساوی قرار دیا جائے۔

پھر ان کا بتوں ستاروں پتھروں سے توسل اس لئے ہے کہ

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ۔ تا کہ ہمارے دیئے ہوئے کے ساتھ کفر کریں۔ (چنانچہ توبیخاً ارشاد ہے:)

فَتَمَتَّعُوْا ۪ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾۔ اچھا برائے چندے برت لو متمتع ہو لو عنقریب تم جان لو گے۔

پھر دوبارہ التفات توبیخی فرما کر ارشاد ہے:

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾۔

یا ہم نے ان پر اس پوجا پاٹ کی کوئی سند اتاری ہے یعنی حجت یا کتاب علیحدہ نازل کی ہے کہ وہ انہیں ہمارے شریک بتا رہے ہیں۔

لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ سب کچھ ان کے اوہام باطلہ فاسدہ کاسدہ رذیلہ خبیثہ ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی سند اور حجت نہیں آئی پھر ان کے تذبذب کا نقشہ اس طرح کھینچ کر بیان فرمایا گیا:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝٣٦

اور جب ہم چکھاتے ہیں لوگوں کو رحمت سے تو خوش ہوتے اور اتراتے ہیں اور اگر پہنچے ان کو برائی ان کے اعمال کا بدلہ تو جبھی مایوس ہوجاتے ہیں۔

یعنی صحت، فراخی رزق دیکھ کر اتراتے اور خوش ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم جس طریقہ پر ہیں وہی صحیح ہے۔

اور جب تنگی قحط امساک باراں یا کوئی بیماری کی شکل میں ان پر مصیبت نازل ہوتی ہے تو علی الفور مایوس ہوجاتے ہیں حالانکہ یہ سب کچھ ان کے عملوں کا نتیجہ ہوتا ہے اور مومن کی شان اس کے برعکس ہوتی ہے اسے جب نعمت ملتی ہے تو بجائے اترانے کے اللہ کے حضور سجدہ شکر بجالاتا ہے اور جب تنگی، سختی، کربت ونکبت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار ہوکر اسی کے حضور اپنی دعا میں اس کے مقربین کے توسل سے فراخی طلب کرتا ہے آگے ارشاد ہے:

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٣٧

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ بے شک اللہ ہی فراخیٔ رزق فرماتا ہے جسے چاہے اور تنگی بھی وہ کرتا ہے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے۔

اس کے بعد ارشاد ہے کہ جب تم یہ سمجھ چکے ہو تو اب تم پر لازم ہے کہ

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٣٨

رشتہ داروں کو ان کا حق دو اور مسکین غریب کی مدد کرو اور مسافر بے وطن کی خدمت کرو۔ یہ بہتر ہے ان کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کرتے ہیں اور وہی کامیاب ہیں۔

صاحب مدارک فرماتے ہیں کہ اس آیہ کریمہ سے محارم کے نفقہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے اس لئے کہ امر وجوب کے لئے آتا ہے۔

اور ذوی القربیٰ، مساکین اور ابن السبیل کی خدمت میں احسان رکھنے کی بجائے رضائے الٰہی کا طالب رہنا مسلمان کا مقتضیٰ ہے۔ اور جو مخمور ایمان پر ہے وہی کامیاب اور فلاح یافتہ ہیں۔

اس کے بعد ایک دستور اور رواج کی اصلاح کے لئے ارشاد ہے جو لوگوں میں مروج تھا کہ وہ دوست احباب اور برادری میں شادی بیاہ موت غمی میں اس نیت سے دیتے تھے کہ جتنا دیا ہے اس سے زائد حاصل کریں تو اگرچہ یہ جائز ہے لیکن اس قسم کا لین دین آخرت میں کسی ثواب کا موجب نہیں لہٰذا مومن جو کام کریگا وہ خالصتاً لوجہ اللہ ہی کرے گا چنانچہ ارشاد ہے:

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝٣٩

اور تم جو چیز زیادہ لینے کو دو کہ دینے والے کا مال بڑھے تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھے گی (یعنی اس نیت سے دینا لینا مناسب نہیں، اس کا اجر آخرت میں کچھ نہیں ہے) اور جو تم خیرات دو اللہ کی رضا جوئی میں تو وہ تمہارے لئے دونا ہے۔

اور دونا ہی نہیں بلکہ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا دس گنا بھی ہوگا اور وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ اور ضعف در ضعف بھی ہوگا

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جسے اللہ چاہے۔اب آخر رکوع میں اپنی قدرت مطلقہ کا مظاہرہ فرمایا جاتا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾

اللہ وہ اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہیں رزق دیا، پھر تمہیں موت دے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا۔

گویا فرمایا گیا کہ پیدا کرنا، روزی دینا، مارنا جلانا یہ سب کام اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہیں تم جنہیں اللہ کے سوا معبود بنائے بیٹھے ہو اور انہیں اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو ذرا بتاؤ تو کہ تمہارے معبودوں بتوں میں کوئی بھی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔ سُبْحٰنَهٗ پاکی ہے اس کی ذات کے لئے وَتَعٰلٰى اور بلندی و برتری ہے اسے شرک سے۔ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

اور اس قسم کی خیر خیرات کی فضیلت میں کسی نے ایک شاندار رباعی کہی ہے جسے آلوسی نقل فرماتے ہیں:

اِذَا جَادَتِ الدُّنْيَا عَلَيْكَ فَجُدْ بِهَا عَلَى النَّاسِ طُرًّا اِنَّهَا تَتَقَلَّبُ
فَلَا الْجُوْدُ يُفْنِيْهَا اِذَا هِيَ اَقْبَلَتْ وَلَا الْبُخْلُ يُبْقِيْهَا اِذَا هِيَ تَذْهَبُ

جب تجھ پر دنیا فراخ ہو تو تو بھی اس کے ذریعے احسان کر لوگوں پر کافی اور فراخ دلی سے اس لئے کہ وہ جانے والی ہے۔

جب دنیا آ رہی ہو تو سخاوت سے ختم نہیں ہوتی اور جب جانے لگے تو بخل اسے باقی نہیں رکھ سکتا۔

## بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع - سورۃ روم - پ ۲۱

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾

ظاہر ہوا فساد خشکی اور تری میں ان برائیوں سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کیں تا کہ انہیں ان کے بعض اعمال بد کا مزہ چکھائے شاید کہ وہ باز آئیں

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾

آپ فرمائیں زمین میں سیر کرو دیکھو کیا انجام ہوا تم سے پہلوں کا ان میں اکثر مشرک تھے

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾

تو اپنا منہ سیدھا کر عبادت کے لئے قبل اس کے کہ آئے وہ دن جسے کوئی نہیں ٹال سکتا اللہ کے مقابلہ میں اس دن الگ پھٹ جائیں گے

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾

جو کفر کرے اس پر اس کے کفر کا وبال ہے اور جو اچھا کام کرے وہ اپنی جان کے لئے تیاری کرتے ہیں

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾

تا کہ صلہ دے ایمان والوں کو اور نیک عمل کرنے والوں کو اپنے فضل سے بے شک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَ

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے مژدہ دینے کو اور تا کہ تمہیں اپنی رحمت کا ذائقہ دے اور اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٤٦﴾ 9

لئے کہ کشتی چلے اس کے حکم سے اور اس لئے کہ اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ شکر گزار بنو

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ
فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ
أَجْرَمُوا ۖ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾

اور بے شک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول بھیجے ان کی قوم کی طرف تو وہ لائے ان کے پاس کھلی نشانیاں تو ہم نے بدلہ لیا ان سے جو مجرم تھے اور ہمارے ذمہ حق کرم ہے مومنوں کی مدد کرنا

اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا
فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا
فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۖ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ
مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٨﴾

اللہ وہ ہے جو بھیجتا ہے ہوائیں کہ ابھارتی ہیں بادل پھر اسے پھیلا دیتا ہے آسمان میں جب چاہے اور کرتا ہے اسے پارہ پارہ تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکل رہا ہے تو جب اسے پہنچاتا ہے جسے چاہے اپنے بندوں میں سے تو جبھی وہ خوشی کرتے ہیں

وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ
لَمُبْلِسِينَ ﴿٤٩﴾

اگر چہ اس کے اتارنے سے پہلے آس توڑے ہوئے تھے

فَانْظُرْ إِلَىٰ آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾

تو دیکھو اللہ کی رحمت کے آثار کیسے زمین جلاتا ہے اس کے مرنے کے بعد بے شک اس طرح وہ مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر شے پر قادر ہے

وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَظَلُّوا مِنْ
بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ ﴿٥١﴾

اور اگر ہم بھیجیں کوئی ہوا جس سے وہ کھیتی پیلی کر دے تو ضرور اس کے بعد کفران نعمت کریں

فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ
إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿٥٢﴾

تو بے شک آپ مردوں کو نہیں سناتے اور نہ بہروں کو پکارنا سناؤ جب وہ پشت پھیر کر لوٹیں

وَمَا أَنْتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِنْ تُسْمِعُ
إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ ﴿٥٣﴾

اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے راہ پر لاؤ تم تو اسی کو سناتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تو وہ جھکے ہوئے مسلمان ہیں

## حل لغات پانچواں رکوع - سورۃ روم - پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| ظَهَرَ - ظاہر ہوا | الْفَسَادُ - فساد | فِي - بیچ | الْبَرِّ - خشکی |
| وَ - اور | الْبَحْرِ - تری کے | بِمَا - بسبب اس کے جو | كَسَبَتْ - کمایا |
| اَيْدِي - ہاتھوں | النَّاسِ - لوگوں کے نے | لِيُذِيقَهُمْ - تا کہ چکھائے ان کو | |
| بَعْضَ - بعض | الَّذِي - اس کا جو | عَمِلُوا - کیا انہوں نے | لَعَلَّهُمْ - تا کہ وہ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| يَرْجِعُوْنَ۔لوٹیں | قُلْ۔فرمادیں | سِيْرُوْا۔سیر کرو | فِي۔بیچ |
| الْاَرْضِ۔زمین کے | فَانْظُرُوْا۔تو دیکھو | كَيْفَ۔کیسا | كَانَ۔ہوا |
| عَاقِبَةُ۔انجام | الَّذِيْنَ۔ان کا جو | مِنْ قَبْلُ۔پہلے | كَانَ۔تھے |
| اَكْثَرُ۔اکثر | هُمْ۔ان میں سے | مُّشْرِكِيْنَ۔مشرک | فَاَقِمْ۔تو قائم رکھ |
| وَجْهَكَ۔اپنا چہرہ | لِلدِّيْنِ۔دین | الْقَيِّمِ۔سیدھے کے لئے | مِنْ قَبْلِ۔پہلے |
| اَنْ۔اس سے کہ | يَّاْتِيَ۔آئے | يَوْمٌ۔ایسا دن | لَّا۔کہ نہیں |
| مَرَدَّ۔واپس ہونا | لَهٗ۔اس کو | مِنَ اللّٰهِ۔اللہ سے | يَوْمَئِذٍ۔اس دن |
| يَّصَّدَّعُوْنَ۔الگ الگ ہوجائیں گے | | مَنْ۔جو | كَفَرَ۔کفر کرے |
| فَعَلَيْهِ۔تو اس پر ہے | كُفْرُ۔کفر | هٗ۔اس کا | وَ۔اور |
| مَنْ۔جو | عَمِلَ۔کام کرے | صَالِحًا۔نیک | فَلِاَنْفُسِهِمْ۔تو ان کے اپنے |
| لئے ہے | يَمْهَدُوْنَ۔تیاری کرتے ہیں | | لِيَجْزِيَ۔تاکہ بدلے دے |
| الَّذِيْنَ۔ان کو جو | اٰمَنُوْا۔ایمان لائے | وَ۔اور | عَمِلُوا۔عمل کئے |
| الصّٰلِحٰتِ۔اچھے | مِنْ فَضْلِهٖ۔اپنے فضل سے | اِنَّهٗ۔بے شک وہ | لَا۔نہیں |
| يُحِبُّ پسند کرتا | الْكٰفِرِيْنَ۔کافروں کو | وَ۔اور | مِنْ اٰيٰتِهٖٓ۔اس کی نشانیوں |
| سے ہے | اَنْ۔یہ کہ | يُّرْسِلَ۔بھیجتا ہے | الرِّيَاحَ۔ہواؤں کو |
| مُبَشِّرٰتٍ۔خوشخبری دینے والیاں | | وَّ۔اور | لِيُذِيْقَكُمْ۔تاکہ چکھائے |
| تم کو | مِّنْ رَّحْمَتِهٖ۔اپنی رحمت سے | | وَ۔اور |
| لِتَجْرِيَ۔تاکہ چلیں | الْفُلْكُ۔کشتیاں | بِاَمْرِهٖ۔اس کے حکم سے | وَ۔اور |
| لِتَبْتَغُوْا۔تاکہ ڈھونڈو | مِنْ فَضْلِهٖ۔اس کے فضل سے | | وَ۔اور |
| لَعَلَّكُمْ۔تاکہ تم | تَشْكُرُوْنَ۔شکر کرو | وَ۔اور | لَقَدْ۔بے شک |
| اَرْسَلْنَا۔بھیجا ہم نے | مِنْ قَبْلِكَ۔تم سے پہلے | رُسُلًا۔رسولوں کو | اِلٰى۔طرف |
| قَوْمِهِمْ۔ان کی قوم کے | فَجَآءُوْ۔تو لائے وہ | هُمْ۔ان کے پاس | بِالْبَيِّنٰتِ۔روشن دلائل |
| فَانْتَقَمْنَا۔تو بدلہ لیا ہم نے | مِنَ الَّذِيْنَ۔ان سے جو | اَجْرَمُوْا۔مجرم تھے | وَ۔اور |
| كَانَ۔ہے | حَقًّا۔واجب | عَلَيْنَا۔ہم پر | نَصْرُ۔مدد کرنا |
| الْمُؤْمِنِيْنَ۔مومنوں کی | اَللّٰهُ۔اللہ | الَّذِيْ۔وہ ہے | يُرْسِلُ۔بھیجتا ہے |
| الرِّيٰحَ۔ہواؤں کو | فَتُثِيْرُ۔تو اٹھاتی ہیں | سَحَابًا۔بادل | فَيَبْسُطُهٗ۔تو پھیلاتا ہے |
| فِي۔بیچ | السَّمَآءِ۔آسمان کے | كَيْفَ۔جیسا | يَشَآءُ۔چاہے |
| وَ۔اور | يَجْعَلُهٗ۔بناتا ہے اس کو | كِسَفًا۔ٹکڑے ٹکڑے | فَتَرَى۔تو تو دیکھتا ہے |

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

9/9

| | | | |
|---|---|---|---|
| الْوَدْقَ۔بارش کو | يَخْرُجُ۔نکلتی ہے | مِنْ خِلٰلِهٖ۔اس کے اندر سے | فَاِذَآ۔تو جب |
| اَصَابَ۔پہنچاتا ہے | بِهٖ۔وہ | مَنْ۔جس کو | يَّشَآءُ۔چاہے |
| مِنْ عِبَادِهٖٓ۔اپنے بندوں میں سے | | اِذَا۔تو اچانک | هُمْ۔وہ |
| يَسْتَبْشِرُوْنَ۔خوش ہوتے ہیں | | وَ۔اور | اِنْ۔بے شک |
| كَانُوْا۔تھے وہ | مِنْ قَبْلِ۔پہلے | اَنْ۔اس سے کہ | يُّنَزَّلَ۔اتارا جائے |
| عَلَيْهِمْ۔ان پر | مِّنْ قَبْلِهٖ۔اس سے پہلے | لَمُبْلِسِيْنَ۔ناامید | فَانْظُرْ۔تو دیکھ |
| اِلٰٓى۔طرف | اٰثٰرِ۔نشان | رَحْمَتِ۔رحمت | اللّٰهِ۔اللہ کے |
| كَيْفَ۔کیسے | يُحْيِ۔زندہ کرتا ہے | الْاَرْضَ۔زمین کو | بَعْدَ۔بعد |
| مَوْتِهَا۔اس کی موت کے | اِنَّ۔بے شک | ذٰلِكَ۔یہ ہے | لَمُحْيِ۔زندہ کرنے والا |
| الْمَوْتٰى۔مردوں کو | وَ۔اور | هُوَ۔وہ | عَلٰى۔اوپر |
| كُلِّ۔ہر | شَيْءٍ۔چیز کے | قَدِيْرٌ۔قادر ہے | وَ۔اور |
| لَئِنْ۔اگر | اَرْسَلْنَا۔بھیجیں ہم | رِيْحًا۔ہوا | فَرَاَوْ۔تو دیکھیں |
| هُ۔اس کو | مُصْفَرًّا۔زرد | لَّظَلُّوْا۔تو ہو جائیں | مِنْ بَعْدِ۔بعد |
| هٖ۔اس کے | يَكْفُرُوْنَ۔کفر کرتے ہیں | فَاِنَّكَ۔بے شک تو | لَا۔نہیں |
| تُسْمِعُ۔سنا سکتا | الْمَوْتٰى۔مردوں کو | وَ۔اور | لَا۔نہیں |
| تُسْمِعُ۔سنا سکتا | الصُّمَّ۔بہروں کو | الدُّعَآءَ۔پکار | اِذَا۔جب |
| وَلَّوْا۔پھر جائیں | مُدْبِرِيْنَ۔پیٹھ دے کر | وَ۔اور | مَآ۔نہیں |
| اَنْتَ۔تو | بِهٰدِ۔راہ دکھانے والا | الْعُمْيِ۔اندھوں کو | عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ۔ان کی |
| گمراہی سے | اِنْ۔نہیں | تُسْمِعُ۔سناتا تو | اِلَّا۔مگر |
| مَنْ۔اس کو جو | يُّؤْمِنُ۔ایمان لائے | بِاٰيٰتِنَا۔ہماری آیتوں پر | فَهُمْ۔تو وہ |
| مُّسْلِمُوْنَ۔فرمانبردار ہیں | | | |

## خلاصہ تفسیر پانچواں رکوع۔سورۃ روم۔پ ۲۱

جب مشرکین متمردین ان قدرتوں میں سے کسی قدرت کا جواب نہ دے سکے اور ساکت و عاجز ہو کر رہ گئے دم مارنے کی مجال نہ رہی تو اب ارشاد ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾

ظاہر ہو گیا فساد خشکی اور تری میں ان برائیوں سے جو لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے کیں (یعنی کفر و شرک اور معاصی کے سبب ان پر قحط پڑا اور امساک باراں ہوا جس سے قلت پیداوار اور کاشت میں خرابیاں، تجارتوں میں نقصان اور جانوں کی اضاعت، جانوروں کی موت، آتشزدگی، غرق اور بے برکتی ہر شے میں ظاہر ہوئی یہی فساد بر و بحر ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

تا کہ انہیں ہم ان کے بد اعمال کا ذائقہ چکھائیں شاید وہ آئندہ کے لئے باز آجائیں۔ (اور کفر و شرک سے تائب ہوں)

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾

انہیں فرمائیے کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ کیسا انجام ہوا تم سے پہلوں کا ان میں اکثر مشرک تھے۔

اور اسی شرک کے سبب ہلاک کئے گئے ان کے مساکن و منازل آج ویران پڑے ہیں، مکان ہیں مگر مکین نہیں اور زینت المکان بالمکین ہوتی ہے اس سے عبرت حاصل کرو۔ اس کے بعد ارشاد ہے جو بظاہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطبہ ہے اور اس میں قوم کو ہدایت فرمائی گئی۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾

تو اپنا رخ سیدھا اللہ کی عبادت کے لئے رکھو اس سے قبل کہ وہ دن آئے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنا نہیں (یعنی قیامت کا دن جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرما دیا ہے اور اسے کوئی ٹال نہیں سکتا) اس دن سب الگ الگ پھٹ جائیں گے۔

یعنی حساب کے بعد متفرق ہو کر جنتی جنت کی طرف اور دوزخی دوزخ کی طرف بھیج دیئے جائیں گے اور اس دن

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾

جس نے کفر کیا اس کے کفر کا وبال اس کی جان پر ہوگا اور جو نیک کام کرے وہ اپنے ہی لئے تیاری کر رہے ہیں۔

یعنی کافر جہنم میں جا کر عذاب پائیں گے اور مومن نیک عمل کرنے والے منازل جنت میں راحت و آرام عیش و عشرت میں جائیں گے یہ صلہ ہے۔

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾

تا کہ دے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اچھے عملوں کا بدلہ اپنے فضل سے بے شک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

نیکوں کو ثواب اور اجر عظیم اپنے فضل سے دیتا ہے اور کافروں پر غضب و عتاب کرتا ہے۔ اس کے بعد اپنی شیون قدرت سے بعض شانیں ظاہر فرماتا ہے چنانچہ اس آیت کریمہ میں تین شانیں بیان فرمائیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾

اور اس کی نشانیوں سے یہ ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے مژدہ سناتی (یعنی سرد ہواؤں سے بارش اور کثرت پیداوار کی بشارت ملتی ہے)

اور یہ کہ تمہیں اپنی رحمت کا ذائقہ دے (فراخی و فراوانی سے)

اور اس لئے کہ کشتی اس کے حکم سے چلے (دریاؤں میں ان ہواؤں سے)

اور اس لئے کہ اس کا فضل تلاش کرو۔

یعنی سرد ہواؤں سے بارش اور بارش سے دریا اور دریا میں کشتیاں چلیں تا کہ اس کا فضل یعنی تجارت و معاش دریائی سفروں سے حاصل کرو۔ اس آیت کریمہ میں کسب معاش کو فضل فرمایا اور جمعہ کے احکام میں بھی فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ فرمایا جس سے تجارت اور کسب معاش ہی مراد ہے اور حج کے احکام میں بھی ارشاد ہے: لَيْسَ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ۔ اس میں بھی حج کے ساتھ تجارت کرنے کی اجازت ہے۔

اور یہ اس لئے کہ تم شکر گزار بنو (یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرو اور اس کی توحید کو قبول کرو۔

اس کے بعد انبیاء کرام پر ایمان نہ لانے والوں کا حال پھر بیان کیا گیا۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

اور بے شک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے (جو ان رسولوں کی صدق رسالت پر دلیل واضح تھیں تو اس قوم میں سے بعض ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا تو جنہوں نے کفر کیا۔

فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

تو ہم نے بدلہ لیا مجرموں سے اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مومنین کی مدد کرنا۔

یعنی یہ ہم پر حق کرم ہے کہ مومنین کو عذاب سے محفوظ رکھیں اور یہ ہمارا انتقام ہے کہ مجرموں کو دنیا میں ہی عذاب سے ہلاک کر دیں۔ آیۂ کریمہ میں نبی کریم ﷺ کو آخرت کی کامیابی اور عدو پر فتح و نصرت کی بشارت ہے۔

ترمذی شریف میں ہے کہ جو بھائی اپنے مسلمان بھائی کی آبرو بچائے گا اللہ تعالیٰ اسے بروز قیامت جہنم کی آگ سے محفوظ کرے گا اس پر حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اس کے بعد اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرمایا گیا۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

اللہ وہ ہے کہ بھیجتا ہے ہوائیں کہ ابھارتی ہیں بادل پھر اسے پھیلا دیتا ہے آسمان میں جیسے چاہے (کم یا زیادہ اور جس طرف چاہے ان بادلوں کو ہانکتا ہے) اور انہیں پارہ پارہ کرتا ہے (یعنی کبھی ابر محیط بھیجتا ہے جس سے کالی گھٹا چھا جاتی ہے اور کبھی متفرق ٹکڑے لکہ ہائے ابر کے نظر آتے ہیں) تو تم دیکھتے ہو کہ ان بادلوں میں سے مینہ نکل رہا ہے پھر جب اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جس کی طرف چاہے تو وہ خوشی مناتے ہیں اگرچہ اس بارش سے پہلے وہ مایوس بیٹھے ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار دیکھو (یعنی وہ بارش رحمت الٰہی کے آثار دکھاتی ہے اور بندوں کو دکھاتی ہے کہ) اس نے کس طرح بوندیاں برسا کر زمین کو سرسبز و شاداب کیا جسے قرآنی زبان میں ارشاد فرمایا:

كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ۔ کیسے زندہ کیا زمین کو اس کے مرنے کے بعد۔

زمین کا مرنا خشک و بنجر ہو جانا ہے اور زندہ ہونا سرسبز و شاداب ہو کر کہیں پھل کہیں پھول اگانا ہے۔ یہ بیلا، چنبیلی، نسرین، و نسترن، گلاب اور نرگس کا مہکنا۔ امرود، سیب، سنگترہ، مالٹا، انگور، آم اور انواع و اقسام کے پھلوں سے متمتع کرنا زمین زندہ کر کے اپنے بندوں پر اپنی رحمت کے آثار دکھانا ہے اور اس میں فلسفۂ نشر بعد الموت کو بھی واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتَىٰ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾

اس میں یہ بھی ہے کہ ایسے ہی وہ مردوں کو زندہ کرے گا۔ اس لئے کہ وہ قادر مطلق سب کچھ کرسکتا ہے۔

اور یہ ہوائیں بارشیں لازمی طور پر سرسبز و شاداب کرنے والی نہیں ہوتیں بلکہ ان سے اگر مشیت الٰہی میں نقصان پہنچانا ہو تو سرسبز کھیتیاں زرد پڑ جاتی ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوا مِن بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ ﴿٥١﴾

اور اگر ہم کوئی ہوا بھیجیں (جو کھیتیوں کو مضر پڑے تو سرسبز و شاداب کھیتیوں کو) تم دیکھو گے کہ زرد پڑ گئی ہیں (تو اس میں تم اپنا کچھ زور نہیں لگا سکتے سوا اس کے کہ) اس حال کو دیکھ کر ناشکری کرنے لگو (اور پہلی نعمت سے بھی منکر ہو جاؤ)

حالانکہ ایمان کا مقتضٰی یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ پر ہر صورت میں بھروسا کیا جاتا چنانچہ مومن کو جب نعمت پہنچتی ہے تو شکر بجالاتا ہے اور جب بلا آتی ہے تو صبر کرتا ہے اور دعا و استغفار کر کے اس کے دفعیہ کی سعی کرتا ہے۔

اس کے بعد اپنے حبیب لبیب جناب مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء کو بطور تسلیہ فرمایا جاتا ہے کہ آپ لوگوں کی محرومی اور ان کے بے ایمان ہونے پر غم نہ فرمائیں ہم نے کسی کے دل زندہ رکھے ہیں اور کسی کے مردہ دل ہیں۔ جن کے دل مردہ ہو چکے ہیں وہ آپ کی ہدایت کبھی نہ سنیں گے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿٥٢﴾

تو بے شک اے محبوب! آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنائیں جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر جائیں۔

یعنی جو مردہ دل ہیں اور جن کے کان قبول حق سے بہرے ہو چکے ہیں ان سے کسی طرح کے سمجھنے کی کوئی امید نہ رکھیے۔

## انتباہ

اس کے معنی بعض جاہل ارباب قبور کو اپنی آواز نہ پہنچنا مراد لیتے ہیں حالانکہ مفردات راغب میں لفظ موتیٰ بمعنی عدم تعقل بھی لیا گیا ہے جو تفصیل کے ساتھ ہم اول بیان کر چکے ہیں تو یہاں موتی کا عدم سماع قبول ہدایت کا عدم مراد ہے جیسے اصم بہرہ سے مراد ضدی ہٹیلا ہے۔ چنانچہ سیاق آیت بھی اسی کا مؤید ہے۔ حَيْثُ قَالَ وَمَا أَنتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ۔ اور آپ حق دیکھنے سے اندھے کو ان کی گمراہی سے راہ پر نہیں لا سکتے۔

إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ﴿٥٣﴾ ع

آپ تو اسی کو سنانے والے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور وہی گردن رکھنے والے مسلمان ہیں۔

یہاں اندھوں سے بھی نافہم دل کے اندھے مراد ہیں۔

غرضیکہ آیات بینات میں مردوں سے کفار مراد ہیں جو دنیوی زندگی رکھتے ہیں مگر وعظ و نصیحت سے منتفع نہیں ہو سکتے اس میں وہ مردہ ہیں۔

پھر بکثرت احادیث ہیں جن سے مردوں کا سننا اور ان کی قبروں پر زائرین کا پہچاننا ثابت ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع-سورۃ روم-پ ۲۱

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾

فساد ظاہر ہو گیا خشکی اور تری میں بسبب لوگوں کی کرنیوں کے تاکہ چکھائیں ان کو ان کے عمل کا بدلہ شاید وہ باز آجائیں۔

ظہور فساد بر و بحر میں قحط اور موتیں اور آگ لگنا، غرق ہونا، لوٹ مار عام ہونا، برکتیں کم ہو جانا، منافع کی قلت اور نقصانات کی کثرت ہے۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اَجْدَبَتِ الْاَرْضُ وَانْقَطَعَتْ مَادَّةُ الْبَحْرِ۔ زمین خشک ہونا اور دریاؤں کا انقطاع فساد بر و بحر ہے۔

وَقَالُوْا اِذَا انْقَطَعَ الْمَطَرُ عَمِيَتْ دَوَابُّ الْبَحْرِ۔ ایک قول یہ ہے کہ جب بارش بند ہو جاتی ہے تو دریائی جانور اندھے ہو جاتے ہیں۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ بِقَتْلِ ابْنِ اٰدَمَ اَخَاهُ وَفِي الْبَحْرِ بِاَخْذِ السُّفُنِ غَصْبًا۔ مجاہد کہتے ہیں: ظہور فساد فی البر ابن آدم کا قتل اپنے بھائی کو ہے اور فساد فی البحر کشتیاں غاصبانہ طور پر پکڑنا ہے۔

قَالَ الضَّحَّاكُ كَانَتِ الْاَرْضُ خَضِرَةً مُوْنِقَةً لَا يَاْتِي ابْنُ اٰدَمَ شَجَرَةً اِلَّا وَجَدَ عَلَيْهَا ثَمَرَةً وَكَانَ مَاءُ الْبَحْرِ عَذْبًا وَكَانَ لَا يَفْتَرِسُ الْاَسَدُ الْبَقَرَ وَلَا الذِّئْبُ الْغَنَمَ فَلَمَّا قَتَلَ قَابِيْلُ هَابِيْلَ اِقْشَعَرَّمَا فِي الْاَرْضِ وَشَاكَتِ الْاَشْجَارُ وَصَارَ مَاءُ الْبَحْرِ مِلْحًا زُعَاقًا وَقَصَدَ الْحَيَوَانُ بَعْضُهُ بَعْضًا۔

ضحاک کہتے ہیں کہ زمین سرسبز و شاداب تھی انسان کسی درخت پر نہ جاتا مگر پھل حاصل کرتا اور سمندر کا پانی شیریں تھا۔ اور شیر گاؤ کا شکار نہ کرتا تھا اور بھیڑیا بکری پر نہ پڑتا تو جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو روئے زمین کی ہر شے لرز گئی اور درخت خشک ہو گئے اور سمندر کا پانی کھاری کڑوا ہو گیا اور حیوانات ایک دوسرے پر پڑنے لگ گئے۔

وَذُكِرَ اَنَّ اَوَّلَ مَعْصِيَةٍ فِي الْبَحْرِ غَصْبُ جَلَنْدِيٍّ كُلَّ سَفِيْنَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ فَكَانَ تَخْصِيْصُ الْاَمْرَيْنِ بِالذِّكْرِ لِذٰلِكَ وَاَيًّا مَّا كَانَ۔ روایت ہے کہ پہلی معصیت دریا میں گزرنے والی کشتیوں کا جلندی کے ہاتھوں غصب تھا جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے:

وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا۔ بہرحال بہ اختلاف رواۃ فساد بحر و بر اس طرح شروع ہوا کہ بندوں نے بداعمالیاں شروع کیں۔

بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ يَعْنِيْ بِسَبَبِ مَا فَعَلَهُ النَّاسُ مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالذُّنُوْبِ۔ یعنی لوگوں کے افعال معصیت کے سبب فساد ظاہر ہوا۔

لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾

تاکہ چکھائیں بعض ان لوگوں کو ان کی کرنی کا بدلہ اس لئے کہ شاید وہ باز آجائیں۔

ابن جریر اور ابن ابی حاتم قتادہ سے راوی ہیں: كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بُعِثَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجَعَ مَنْ رَجَعَ مِنَ النَّاسِ عَنِ الضَّلَالِ وَالظُّلْمِ۔ یہ تمام فساد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے ہوا پھر جب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی تو لوگوں میں سے جو لوٹ کر آئے وہ گمراہی وظلم سے لوٹ کر ہدایت پر آ گئے۔

وَ قِیْلَ کَانَ اَوَائِلَ الْبِعْثَةِ وَذٰلِكَ اَنَّ كُفَّارَ قُرَیْشٍ فَعَلُوْا مَا فَعَلُوْا مِنَ الْمَعَاصِیْ وَالْاِصْرَارِ عَلَى الشِّرْكِ وَاِیْذَآءِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُقْحِطُوْا وَحَلَّ بِهِمْ مِنَ الْبَلَاءِ مَا حَلَّ فَاَخْبَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَنَّ ذٰلِكَ بِسَبَبِ مَعَاصِیْهِمْ لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ۔

ایک قول یہ ہے کہ اول زمانہ بعثت میں کفار قریش نے جو کچھ سیاہ کاریاں کیں اور شرک پر مصر رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذائیں پہنچائیں تو حضور نے ان کے لئے دعا فرمائی تو ان پر قحط پڑا اور بلائیں نازل ہوئیں اور اس کی اطلاع حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی کہ یہ ان مشرکین کی معاصی کے سبب فساد آیا ہے کہ یہ اپنے افعال ذمیمہ کا مزہ چکھیں اور ان میں سے بعض باز آ جائیں اور برے اعمال ترک کر دیں آگے ارشاد ہے:

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِیْنَ ﴿۴۲﴾

فرمایئے انہیں کہ سیر کرو زمین میں تو دیکھو کیسا ہوا انجام ان کا جو پہلے گزر گئے جن کے اکثر مشرک تھے۔

آلوسی فرماتے ہیں: مَسُوْقٌ لِتَاكِیْدِ سَبَبِ الْمَعَاصِیْ لِغَضَبِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَكَالِهٖ حَیْثُ اُمِرُوْا بِاَنْ یَّسِیْرُوْا فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ اَهْلَكَ اللّٰهُ تَعَالَى الْاُمَمَ وَاَذَاقَهُمْ سُوْٓءَ الْعَاقِبَةِ لِمَعَاصِیْهِمْ۔

یہ سلسلہ بیان ہے معاصی کے سبب اللہ کے غضب اور عذاب کی وضاحت کا جس کے لئے حکم کئے گئے تھے کہ سیر کرو تو دیکھو کس طرح ہلاک کیا اللہ تعالیٰ نے پہلی امتوں کو اور ان کے معاصی کا کیسا برا انجام ہوا اور ان میں کم مشرک نہ تھے بلکہ اکثریت مشرکین کی تھی جو تدمیر کی موجب ہوئی۔

اس کے بعد گویا یہ فرما کر ارشاد ہے: اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ جب بات یہ ہے کہ شرک کی وجہ سے عذاب ونکال آتا ہے اور تدمیر مشرک بذریعہ عذاب ہوتی ہے تو تمہیں چاہئے کہ

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ یَوْمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾

اب اپنا منہ سیدھا کرو سیدھے دین کی طرف قبل اس کے کہ آئے وہ دن کہ کوئی اللہ تعالیٰ کے مقابل اس دن کو نہیں ٹال سکتا اس دن سب علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے۔

یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ۔ میں مَرَدَّ مصدر ہے بمعنی رد۔ تو اس کے معنی یہ ہوئے: لَا یَرُدُّهٗ سُبْحٰنَهٗ بَعْدَ اَنْ یَجِیْءَ بِهٖ۔ اس دن کو اللہ تعالیٰ دفع نہ کرے گا جبکہ وہ آ جائے گا وَلَا رَدَّ لَهٗ مِنْ جِهَتِهٖ عَزَّوَجَلَّ فَیُفِیْدُ اِنْتِفَآءَ رَدِّ غَیْرِهٖ تَعَالٰی۔ اور چونکہ وہ دن اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ ہے اس لئے بندہ بھی اسے رد نہ کر سکے گا جب کہ وہ آ جائے گا۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ۔ کوئی نہیں روک سکتا جسے اے اللہ تو عطا فرمائے۔ اور

یَوْمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ کے یہ معنی ہیں: یَوْمَ اِذْ یَاْتِیْ یَتَفَرَّقُوْنَ تَفَرُّقَ الْاَشْخَاصِ وہ دن جب آ جائے تو علیحدہ علیحدہ ہو جائیں سب جیسے قرآن پاک میں ہے دوسرے مقام پر یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ۔ اور

یَصَّدَّعُوْنَ اصل میں یَتَصَدَّعُوْنَ ہے ت صاد کے ساتھ بدل کر ص کا ص میں ادغام کیا گیا ہے اور تصدع کے معنی تَفَرُّقُ اَجْزَاءِ الْاَوَانِیْ کے ہیں برتنوں کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ پھر یہ مطلق تفرق کے معنی میں استعمال ہونے لگا تو یہاں بھی وہی

تفرق کے معنی دے گا یَعْنِیْ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ ایک فریق جنت میں جائے گا اور ایک فریق جہنم میں۔ پھر ارشاد ہے:

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾

جو کفر کرے تو اس پر اس کا وبال نکال ہے اور جو نیک عمل کرے تو وہ اپنی جان کے لئے عیش کی تیاری کرے گا۔

اَیْ وَبَالُ کُفْرِہٖ وَھِیَ النَّارُ الْمُؤَبَّدَۃُ۔ یعنی وبال کفر دوامی ابدی آگ ہے۔

اور نیکوں کا بدلہ یَمْھَدُوْنَ سے ظاہر فرمایا۔

یَمْھَدُوْنَ مِنْ مَھَدَ فِرَاشَہٗ وَطَّاَہٗ اَیْ یُوَطِّئُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ کَمَا یُوَطِّیءُ الرَّجُلُ لِنَفْسِہٖ فِرَاشَہٗ لِئَلَّا یُصِیْبَہٗ فِیْ مَضْجَعِہٖ مَایُنِیْبُہٗ وَیُنَغِّصُ عَلَیْہِ مَرْقَدَہٗ مِنْ نَتُوْءٍ اَوْ قَضَضٍ اَوْ بَعْضِ مَایُؤْذِی الرَّاقِدَ۔ یَمْھَدُوْنَ۔ مہد سے ہے اور وہ وہ بستر ہے جس پر سونے والا اپنے لئے آرام چاہتا ہے کہ اس کے لیٹنے میں کنکر کانٹا کچھ نہ چبھے، نرم و گداز ہو۔ تو خلاصہ معنی یہ ہوئے کہ اعمال صالحہ کرنے والا اپنے لئے آرام حاصل کرے گا۔

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾۔ اور بے شک اللہ سرکش منکر کافر کو پسند نہیں کرتا۔

اور اس عدم محبت میں کنایہ ہے بغض کی طرف عرف عام میں گویا فرمایا گیا کہ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ عِنْدَہٗ تَعَالٰی اِلَّا الْمُؤْمِنُ الصَّالِحُ۔ اس کے بعد شیون قدرت سے اپنی قدرت مطلقہ کا اظہار فرمایا جاتا ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾

اور اس کی نشانیوں سے یہ ہے کہ بھیجتا ہے ہوائیں بشارت دیتی اور اس لئے کہ تمہیں اپنی رحمت کا ذائقہ دے اور اس لئے کہ جاری کرے کشتی اپنے حکم سے اور اس لئے کہ تلاش کرو تم اللہ کے فضل سے اور اس لئے کہ تم شکرگزار بنو۔

عربی محاورہ میں ریاح اور ریح دونوں کے خواص جدا جدا ہیں اور ہواؤں کے نام آٹھ ہیں۔ چنانچہ آلوسی فرماتے ہیں:

رِیَاحُ الْجَنُوْبِ وَ مَھَبُّھَا مِنْ مَطْلَعِ سُھَیْلٍ اِلَی الثُّرَیَّا۔ ریاح جنوب اور اس کی حرکت مطلع سہیل سے مطلع ثریا تک ہے۔

وَالصَّبَا وَ مَھَبُّھَا مِنْ مَطْلَعِ الثُّرَیَّا اِلٰی بَنَاتِ نَعْشٍ۔ اور صبا اور اس کی حرکت مطلع ثریا سے بنات النعش تک ہے۔

وَرِیَاحُ الشَّمَالِ وَ مَھَبُّھَا مِنْ بَنَاتِ النَّعْشِ اِلٰی مَسْقَطِ النَّسْرِ الطَّائِرِ فَاِنَّھَا رِیَاحُ الرَّحْمَۃِ۔ اور ریاح شمال اس کی حرکت بنات نعش سے شروع ہے اور نسر پرند کے گرنے کے مقام تک ہے اور یہ تینوں ہوائیں ریاح رحمت ہیں۔

وَ اَمَّا الدَّبُوْرُ وَ مَھَبُّھَا مِنْ مَسْقَطِ النَّسْرِ الطَّائِرِ اِلٰی مَطْلَعِ سُھَیْلٍ فَرِیْحُ الْعَذَابِ۔ دبور کی حرکت نسر طائر کے گرنے سے مطلع سہیل تک ہے۔ یہ ہوا عذاب والی ہے۔

اور پہلی تین ہوائیں برسنے والے بادل لاکر جمع کرتی ہیں اس لئے انہیں رحمت فرمایا۔

اور ابوعبیدہ کہتے ہیں: اَلشَّمَالُ عِنْدَ الْعَرَبِ لِلرَّوْحِ۔ ہوا شمال عرب کے نزدیک تازگی لانے والی ہے۔

وَالْجَنُوْبُ لِلْاَمْطَارِ۔ اور ہوا جنوب بارشوں کے لئے ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالْاِنْدَائُ وَالصَّبَا لِاِلْقَاحِ الْاَشْجَارِ۔ اور انداء وصبا درختوں کے پھل لاتی ہیں۔

وَالدَّبُوْرُ لِلْبَلَآئِ وَاَهْوَنُهٗ اَنْ تُثِیْرَ غُبَارًا عَاصِفًا یَقْذِی الْعَیْنَ وَهِیَ اَقَلُّهُنَّ هُبُوْبًا۔ اور دبور بلا کے لئے ہے اور دبور میں ہلکی بلا یہ ہوتی ہے کہ غبار اڑا کر آنکھوں میں جاتا ہے اور یہ ادنی درجہ اس کی حرکت کا ہے۔

اور طبرانی اور بیہقی اپنی سنن میں حضرت ابن عباس سے راوی ہیں کہ جب آندھیاں چلتیں تو حضور ﷺ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِیْحًا وَهُوَ مَبْنِیٌّ عَلٰی اَنَّ الرِّیَاحَ لِلرَّحْمَةِ وَ الرِّیْحُ لِلْعَذَابِ۔ الٰہی اس ہوا کو ریاح کر دے اور ریح نہ کر۔ یہ اس بنا پر دعا فرمائی کہ ریاح رحمت کے لئے ہوتی ہے اور ریح عذاب کے لئے۔

صاحب نہایہ کہتے ہیں: اَلْعَرَبُ تَقُوْلُ لَا تَلْقَحُ السَّحَابُ اِلَّا مِنْ رِیَاحٍ مُّخْتَلِفَةٍ فَکَاَنَّهٗ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لِقَاحًا لِلسَّحَابِ وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا۔ عرب کہتے ہیں ابر نہیں برستا مگر مختلف ہواؤں سے تو گویا حضور ﷺ نے اسی محاورہ میں اپنی دعا میں فرمایا: الٰہی! اس ہوا کو ابر برسانے والی کر اور اسے عذاب نہ کر۔

اور محقق قول یہی ہے کہ ریاح کا اطلاق رحمت پر آتا ہے۔

اور ریح بھی عذاب ورحمت دونوں میں استعمال ہوتی ہے جیسے عذاب کے قصوں میں ہے۔ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ اور رِیْحًا صَرْصَرًا۔ اور ریح بلا عذاب والی ہوا پر بھی بولا گیا قرآن پاک میں فرمایا وَجَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ اور وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ۔ آگے ارشاد ہے:

مُبَشِّرٰتٍ اَیْ بِالْمَطَرِ۔ خوشخبری دینے والی بارش کی۔

وَّ لِیُذِیْقَکُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ - یَعْنِی الْمَنَافِعَ التَّابِعَةَ لَهَا کَتَذْرِیَةِ الْحُبُوْبِ وَتَخْفِیْفِ الْعُفُوْنِ وَسَقْیِ الْاَشْجَارِ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ مِنَ اللُّطْفِ وَالنِّعَمِ۔ اور تاکہ ذائقہ دے تمہیں اپنی رحمت سے یعنی ان منافع سے متمتع کرے جو بارش کے تابع ہیں مثل دانہ کا بالوں میں بھرنا، عفونت موسمی کا کم ہوجانا، درختوں کا تروتازہ ہونا وغیرہ وغیرہ لطف ورحمت سے۔

وَلِتَجْرِیَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ فِی الْبَحْرِ عِنْدَ هُبُوْبِهَا بِاَمْرِهٖ عَزَّوَجَلَّ۔ اور تاکہ چلائے کشتی دریا میں ہوا چلتے وقت حکم الٰہی سے۔

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ۔ اور تاکہ تلاش کرو تم اللہ کے فضل سے۔

اپنے معاش اس کشتی کے ذریعہ بِتِجَارَةِ الْبَحْرِ دریائی تجارت کے ذریعہ۔ اور ابتغاء فضل سے مراد تلاش معاش اور تجارت ہی ہے چنانچہ جمعہ کے روز اذان خطبہ کے بعد بیع وشراء کی ممانعت فرماتے ہوئے فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ فرمایا گیا جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ جب نماز جمعہ ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ یہ امر تشفیقی ہے کہ اگر معاش چاہو تو پھیل کر اللہ کا فضل تلاش کرو یعنی معاش تلاش کرو۔ اسی طرح حج کے احکام میں دوسرے پارہ کے اندر ارشاد ہے: لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ ؕ۔ حج میں تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تجارت کے ذریعہ معاش حاصل کرو۔

گویا یہ عقیدہ اسلام میں اہل اسلام کا ہرگز نہیں کہ حج کے ایام میں رہبانیت میں رہ کر تلاش معاش بالکل نہ کی جائے بلکہ ارکان حج ادا ہوں اور خالی اوقات میں تجارت وغیرہ بھی کی جائے تو گناہ نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ ۔اور تا کہ اللہ کی نعمتوں سے متمتع ہو کر اس کا شکر ادا کرو۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اقدس کی تسکین کے لئے ارشاد ہے کہ اے محبوب! آپ سے قبل ہم نے پہلی قوموں میں ان کی ہی برادری سے رسول بھیجے اور وہ معجزات باہرہ لے کر آئے تھے تو لوگوں نے انہیں بھی جھٹلایا پھر ہم نے انہیں عذاب سے ہلاک کر دیا البتہ یہ ہمارے ذمہ حق کرم ہے کہ ہم مومنین کی مدد فرماتے ہیں: حیث قال تعالیٰ:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

اور بے شک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے ان کی قوم کی طرف تو وہ معجزات ودلائل کے ساتھ ان میں تشریف لائے (تو بعض ان میں سے ایمان لائے اور اکثر نے تکذیب کی) تو ہم نے انتقام لیا ان سے جو مجرم تھے اور یہ ہم پر حق کرم تھا ایمان والوں کی مدد کرنا۔

اور یہ انتقام حق وعدل خالص تھا چنانچہ آلوسی بھی فرماتے ہیں: وَكَانَ الْاِنْتِقَامُ حَقًّا وَعَدْلًا لَا ظُلْمًا وَجَوْرًا۔

گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی فرمائی گئی کہ اے محبوب! اگر یہ ہدایت قبول نہیں کرتے تو آپ اس پر غم نہ فرمائیں آپ سے پہلے رسولوں کی بھی سرکشوں نے تکذیب کی اور وہ ہلاکت کو پہنچے اور مومن محفوظ رہے۔ پھر اپنی شیون قدرت کے بیان کی طرف استیناف فرمایا گیا۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ

اللہ وہ ہے جو بھیجتا ہے ہوائیں کہ وہ ابر حرکت میں لاتی ہیں تو وہ پھیل جاتے ہیں آسمان میں جیسے وہ چاہے۔

کبھی پھیلے ہوئے کبھی گھٹا کی طرح چھائے ہوئے کبھی ٹھہرے کبھی ادھر سے ادھر جاتے ہوئے۔

وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا۔ اور کرتا ہے اس ابر کو کسف یعنی ٹکڑے ٹکڑے کسف قطعہ کو کہتے ہیں۔

فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ

تو تو دیکھتا ہے ودق یعنی بارش کہ ان میں سے برستی ہے اور ابر کے تخلخل سے پانی گرنے لگتا ہے۔

فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ۚ

تو جب پہنچتا ہے کسی زمین پر اس ابر سے جسے چاہے اپنے بندوں سے تو وہ خوشیاں کرتے ہیں۔

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾

اگر چہ وہ ہوتے ہیں اس سے قبل اس کے برسنے سے مایوس وبددل۔

ابلاس کے معنی ایاس کے ہیں اور ایاس ناامیدی کو کہتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ قلب انسان سرعت کے ساتھ منقلب ہو جاتا ہے ابلاس میں ہوتا ہے تو استبشار کی طرف بدل جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ انسان کے دل کو قلب کہا جاتا ہے يَتَقَلَّبُ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ چنانچہ ارشاد ہے:

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو دیکھ اللہ کے آثار رحمت کی طرف کہ کس طرح زندہ فرمایا زمین کو اس کے مرنے کے بعد بے شک ایسے ہی ضرور زندہ کرے گا مرے ہوؤں کو اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

گویا ارشاد ہے: فَانْظُرْ لِاِحْيَائِهٖ تَعَالٰی الْبَدِيْعَ لِلْاَرْضِ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ تو دیکھو اللہ تعالیٰ کا زندہ فرمانا زمین کو اس کے مرجانے کے بعد۔ یعنی جبکہ زمین سرسبز و شاداب تھی اسے خشک کر کے بنجر بنا کر اس کی قوت نامیہ کو ضائع فرما کر پھر اسے زندہ کیا اس بدائع صنائع کے ساتھ سمجھ لو کہ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ایسے ہی انسان و حیوان کی قوت نامیہ مٹا کر اسے خاک کر کے پھر زندہ کیا جائے گا وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اور وہ قادر علی الاطلاق سب کچھ کرنے پر قادر ہے آگے ارشاد ہے:

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا

اور اگر ہم بھیجیں ریاح کے بدلہ ریح یعنی ایسی ہوا جو پانی برسانے کی بجائے سبزیوں کو زرد کر کے سکھا دے۔

گویا مقصود بیان یہ ہے کہ وَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی لَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا حَارَّةً اَوْ بَارِدَةً فَضَرَبَتْ زَرْعَهُمْ بِالصَّفَارِ فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا بَعْدَ خُضْرَتِهٖ وَ نَضَارَتِهٖ لَيَظَلُّ مِنْ بَعْدِهٖ اَيْ مِنْ بَعْدِ الْاِرْسَالِ اَوْ مِنْ بَعْدِ اِصْفِرَارِ زَرْعِهِمْ اَوْ مِنْ بَعْدِ كَوْنِهِمْ رَاجِيْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ يَكْفُرُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ میں یہ قدرت ہے کہ اگر وہ ریح حار یا بارد ایسی بھیج دے کہ وہ کھیتیوں کو زرد کر دے جیسے سرد ہوا بھی ایسی ہوتی ہے کہ کاشت کو زرد کر دیتی ہے جیسے کہتے ہیں دہا مار گیا اور گرم تو گرم ہوتی ہی ہے تو سرسبز و شاداب کاشت سے خوشیاں منائی جا رہی تھیں اور کاشتکار خوش تھا کہ اس سال پیداوار خوب ہوگی کہ دہا مار گیا یا لو لگ گئی اور کھیتیاں زرد پڑ گئیں تو فوراً ناشکری کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ

حَيْثُ كَانَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّتَوَكَّلُوْا عَلَى اللّٰهِ سُبْحٰنَهٗ فِيْ كُلِّ حَالٍ وَّيَلْجَئُوْا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِالْاِسْتِغْفَارِ اِذَا احْتَبَسَ عَنْهُمُ الْمَطَرَ وَلَا يَيْاَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيُبَادِرُوْا اِلَى الشُّكْرِ بِالطَّاعَةِ اِذَا رَخَاهُمْ جَلَّ وَعَلَا بِرَحْمَتِهٖ وَلَا يَفْرَطُوْنَ بِالْاِسْتِبْشَارِ وَاَنْ يَّصْبِرُوْا عَلٰى بَلَائِهٖ تَعَالٰى اِذَا اعْتَرَضَ زَرْعَهُمْ اٰفَةٌ وَلَا يَكْفُرُوْا بِنَعْمَائِهٖ جَلَّ شَانُهٗ فَعَكَسُوا الْاَمْرَ وَاَبَوْا مَا يُجْدِيْهِمْ وَاَتَوْا بِمَا يُؤْذِيْهِمْ وَلَا يَخْفٰى مَا فِي الْاٰيَاتِ مِنَ الدَّلَالَةِ عَلٰى تَرْجِيْحِ جَانِبِ الرَّحْمَةِ عَلٰى جَانِبِ الْعَذَابِ فَلَا تَغْفَلْ۔

حالانکہ مومن پر یہ واجب تھا کہ اللہ پر ہر حال میں بھروسا کرتا اور امساک باراں یا گرم ہوا یا دہا پڑنے پر اس کے حضور استغفار کرتا اور اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوتا اور ہر حال میں شکر کی طرف مبادرت کرتا اور اطاعت کی طرف مائل رہتا اور جب اللہ تعالیٰ کی رحمت آئے تو خوشی منانے میں افراط نہ ہو اور بلا آئے تو صبر لازم ہے جب کھیتی پر کوئی آفت آئے تو اس کی نعمتوں سے ناشکر نہ بنیں۔

لیکن ان مشرکین کا معاملہ برعکس ہے کہ جب فراخی آتی ہے تو اللہ تعالیٰ سے منکر ہوتے ہیں اور جب بلا آتی ہے تو ناشکری کرتے ہیں۔ غرضکہ آیات کریمہ میں اس امر کو واضح فرمایا گیا کہ فراخی و نعمت میں اللہ تعالیٰ کو بھول کر عیش میں نہ پھولے اور عذاب و بلا میں ناشکری نہ کرے۔ آگے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مزید تسلی فرمانے کے لئے ارشاد ہوا کہ لَا تَحْزَنْ لِعَدَمِ اِهْتِدَائِهِمْ بِتَذْكِيْرِكَ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى

کہ اے محبوب! ان کی ہدایت نہ قبول کرنے پر آپ غم نہ فرمائیں اس لئے کہ آپ ان مردوں کو اپنی آواز ہدایت نہیں سنا سکتے۔ یہاں موتی سے مراد بے عقل جاہل مشرکین ہیں۔

سیاق مضمون میں اول تسلی فرمائی گئی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فرما کر فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فرما کر اور پھر فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ فرما کر مزید تسلی فرمائی گئی۔

اور اس کے بعد مفہوم کو واضح لائح اور روشن فرمانے کے لئے پھر ارشاد ہوا۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سماع موتی پر تفصیل سے بحث کی جائے۔ اس لئے کہ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى سے مخالف اپنی مقصد تائید حاصل کرنے کی سعی بے حاصل کرتا ہے اور قائل سماع موتی اپنا مقصد واضح کرتا ہے۔

علامہ آلوسی نے اس مقصد میں آیہ کریمہ کے ماتحت اول مخالف کے دلائل نقل فرمائے پھر قائل سماع موتی کے دلائل دیئے اس کے بعد محاکمہ فرمایا ہے۔

ہم یہاں اول مخالف کے دلائل نقل کر کے پھر سماع موتی پر دلائل نقل کریں گے اس کے بعد محاکمۂ آلوسی پیش کریں گے۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾

اور سورۂ نمل میں بھی ارشاد ہے جو فا تعقیب کے بغیر بعینہ یہی آیت ہے:

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَ مَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾

اور ایک جگہ ارشاد ہے: وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ۔

ترجمہ آیہ کریمہ یہ ہے: بے شک تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے اور نہ تمہارے سنائے بہرے پکار سنیں جب پھریں پیٹھ پھیر کر اور تم نہیں اندھوں کو گمراہی سے ہدایت کرنے والے۔ تمہارے سنائے تو وہی سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ مسلمان ہیں۔

اور تیسری آیت کا ترجمہ یہ ہے: اور نہیں آپ سنانے والے انہیں جو قبروں میں ہیں۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ یہاں میں وہ نقل کرتا ہوں جو سماع موتی کی بحث میں اجلہ علماء نے فرمایا۔

نُقِلَ عَنِ الْعَلَّامَةِ ابْنِ الْهُمَامِ اَنَّهُ قَالَ اَكْثَرُ مَشَائِخِنَا عَلٰى اَنَّ الْمَيِّتَ لَا يَسْمَعُ۔ اول علامہ ابن الہمام نے جو فرمایا وہ نقل کرتا ہوں کہ ہمارے اکثر مشائخ اسی پر متفق ہیں کہ میت خود نہیں سنتی۔ اور ان کی دلیل اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى اور وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَلِذَالِكَ لَمْ يَقُولُوا بِتَلْقِينِ الْقَبْرِ۔ اسی لئے انہوں نے تلقین علی القبر کے لئے نہیں کہا۔

وَ قَالُوْا لَوْحَلَفَ لَا يُكَلِّمُ فُلَانًا فَكَلَّمَهُ مَيِّتًا لَا يَحْنَثُ۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ یہ فقہ کا مسئلہ ہے کہ اگر کوئی قسم کھائے کہ میں فلاں سے بات نہ کروں گا اور اس کے مرنے کے بعد اس کی میت سے بولا تو حنث یمین لازم نہ آئے گا۔

وَ حَكَى السَّفَارِيْنِيُّ فِي الْبُحُوْرِ الزَّاخِرَةِ اَنَّ عَائِشَةَ ذَهَبَتْ اِلٰى نَفْيِ سِمَاعِ الْمَوْتٰى وَوَافَقَتْهَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْعُلَمَآءِ عَلٰى ذٰلِكَ۔ علامہ سفارینی بحور زاخرہ میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نفی سماع موتی کی طرف گئیں اور ان کے ساتھ علماء کی ایک جماعت نے موافقت کی۔

اور اس قول کو قاضی ابو یعلیٰ اکابر اصحاب حنابلہ نے ترجیح دی چنانچہ جامع کبیر میں ان کا یہ قول موجود ہے اور وہ آیہ کریمہ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى سے حجت لیتے ہیں۔

یہ ہیں مختصر سے دلائل عدم سماع موتی پر اب ان اکابر علماء محققین کے دلائل ملاحظہ فرمائیں جو سماع موتی کے حامی ہیں وھو ھذا۔

قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ عَلٰى ذٰلِكَ۔ ابن عبدالبر فرماتے ہیں اکثر محققین سماع موتی کے قائل ہیں ان میں سے ابن جریر، طبری اور ابن قتیبہ وغیرہ ہیں۔

وَاحْتَجُّوْا بِمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ يَعْنِيْ مُشْرِكِيْ قُرَيْشٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ رَجُلًا وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعٍ وَّ عِشْرِيْنَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَاُلْقُوْا فِيْ طُوًى اَيْ بِئْرٍ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَاهُمْ يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ اَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَ رَبِّيْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَّا اَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ۔

ابن جریر اور طبری اور ابن قتیبہ بخاری و مسلم کی اس حدیث سے سند لیتے ہیں جو حضرت انس اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب یوم بدر ہوا اور مشرکین قریش پر مسلمان غالب آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند اور بیس مقتولین مشرکین کے لئے حکم دیا اور ایک روایت میں ہے کہ چوبیس مشرکین کے مقتولوں کے متعلق حکم دیا کہ انہیں بدر کے کنوئیں میں ڈال دیا جائے چنانچہ وہ ڈال دیئے گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے نام لے کر آواز دی:

اے ابا جہل بن ہشام!

اے امیہ بن خلف!

اے عتبہ بن ربیعہ!

کیا تم نے نہ پالیا وہ جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا سچ اور پورا ہم نے تو پالیا جو ہمارے رب نے وعدہ فرمایا تھا حق۔

تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے حضور! آپ ان جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن میں روح نہیں ہے۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ید قدرت میں محمد کی جان ہے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے جو میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

کہہ رہا ہوں۔

زَادَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ اَنَسٍ وَلٰکِنَّھُمْ لَا یَقْدِرُوْنَ اَنْ یُّجِیْبُوْا۔ مسلم کی روایت میں یہ اور زائد ہے لیکن ان میں جواب کی طاقت نہیں۔

وَ بِمَا اَخْرَجَهٗ اَبُوالشَّیْخِ مِنْ مُرْسَلِ عَبْدِ بْنِ مَرْزُوْقٍ قَالَ کَانَتْ اِمْرَاَةٌ بِالْمَدِیْنَةِ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَتْ فَلَمْ یَعْلَمْ بِهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰی قَبْرِهَا فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَا هٰذَا الْقَبْرُ فَقَالُوْا اُمِّ مِحْجَنٍ قَالَ النَّبِیُّ اَلَّتِیْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ قَالُوْا نَعَمْ فَصَفَّ النَّاسَ فَصَلّٰی عَلَیْهَا فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ وَجَدْتِّ اَفْضَلَ؟ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَسْمَعُ قَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهَا فَذَکَرَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهَا اَجَابَتْهُ قُمُّ الْمَسْجِدِ۔

ایک عورت مدینہ منورہ کی مسجد میں جھاڑو دیتی تھی وہ انتقال کر گئی۔ ایک روز اس کی قبر کے پاس سے حضور ﷺ گزرے تو قبر دیکھ کر فرمایا یہ کس کی قبر ہے؟ عرض کیا گیا ام محجن کی۔ فرمایا: وہ ام محجن جو مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی؟ عرض کیا گیا: جی ہاں۔ تو حضور ﷺ نے صحابہ کی صفیں بنائیں اور اس پر نماز پڑھی پھر اسے مخاطب کر کے فرمایا، کون سا عمل تم نے افضل پایا؟ صحابہ نے عرض کی حضور! کیا ام محجن سنتی ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا تم اس سے زیادہ نہیں سن سکتے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا اس نے جواب دیا ہے کہ مسجد کو صاف کرنا۔

اور بیہقی اور حاکم حضرت ابوہریرہ سے راوی ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰی مُصْعَبِ بْنِ عُمَیْرٍ وَ عَلٰی اَصْحَابِهٖ حِیْنَ رَجَعَ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّکُمْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ اللّٰهِ فَزُوْرُوْهُمْ وَسَلِّمُوْا عَلَیْهِمْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا رَدُّوْا عَلَیْهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

حضور ﷺ احد سے واپس تشریف لا کر حضرت مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھیوں کی لاشوں پر تشریف لائے اور فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شک تم زندہ ہو اللہ کے پاس تو ان پر حاضر ہو کر ان کی زیارت کیا کرو اور ان پر سلام کرو قسم بخدا کوئی انہیں سلام نہیں کرتا مگر وہ اس کو قیامت تک جواب دیتے رہیں گے۔ اس حدیث کی تصحیح حاکم و بیہقی نے کی۔

اور ابن عبداللہ نے جو حدیث نکالی اس پر عبدالحق نے فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے اور وہ ابن عباس سے مرفوعاً راوی ہیں: مَا مِنْ اَحَدٍ یَمُرُّ بِقَبْرِ اَخِیْهِ الْمُؤْمِنِ کَانَ یَعْرِفُهٗ فِی الدُّنْیَا یُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِلَّا عَرَفَهٗ وَرَدَّ عَلَیْهِ۔

کوئی تم میں سے نہیں جو اپنے مومن بھائی کی قبر سے گزرے جسے وہ دنیا میں جانتا تھا اور صاحب قبر کو سلام کہے مگر وہ اسے پہچانتا ہے اور اسے سلام کا جواب دیتا ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن ابی جعفر نے فرمایا کہ میت کو لے کر جب چلتے ہیں تو اس کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے جو ہمراہ چلتا ہے جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس روح کو واپس جسم میں کر دیتا ہے۔ تاکہ فرشتے سوال و جواب کریں۔ سوال و جواب کے بعد فرشتہ کو حکم ہوتا ہے کہ وہ اس کی روح کو جہاں اللہ کا حکم ہے پہنچا دے۔

اور بخاری و مسلم میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ۔ بندہ کو جب قبر میں دفنا کر واپس ہوتے ہیں تو میت قدموں کی آواز سنتی ہے۔

اس پر اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْتَهْدِی الْعُمْیَ پیش کی گئی تو علامہ سہیلی نے جواب دیا کہ بالذات کوئی نہیں سنا سکتا اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہدایت اندھے کو نہیں دے سکتا مگر اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی ھُوَ الَّذِیْ یُسْمِعُ وَیَھْدِیْ۔ اللہ تعالیٰ میں سب کچھ قدرت ہے وہ سنا بھی سکتا ہے اور راہ بھی دکھا سکتا ہے۔ انتہی مختصراً۔

علامہ آلوسی نے منکرین سماع موتی کے اور اقوال بھی لکھے ہیں ہم نے بخوف طوالت انہیں چھوڑ دیا ہے آخر میں جو محاکمہ فرمایا ہے وہ تمام قضیہ کے فیصلہ کو کافی ہے:

وَالْحَقُّ اِنَّ الْمَوْتٰی یَسْمَعُوْنَ فِی الْجُمْلَةِ وَ ھٰذَا عَلٰی اَحَدِ وَجْھَیْنِ۔ صحیح یہی ہے کہ میت ضرور سنتی ہے اور اس پر دو وجہوں سے ایک وجہ ہے۔

اُوْلٰھُمَا اَنْ یَّخْلُقَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ بَعْضِ اَجْزَآءِ الْمَیِّتِ قُوَّةً یَّسْمَعُ بِھَا مَتٰی شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَحْوَہٗ مِمَّا یَشَآءُ اللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ سِمَاعَہٗ اِیَّاہُ وَلَا یَمْنَعُ مِنْ ذٰلِکَ کَوْنُہٗ تَحْتَ اَطْبَاقِ الثَّرٰی۔

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اجزاء میت کو وہ قوت پیدا فرما سکتا ہے جس کے ذریعہ وہ سن سکے جب اللہ چاہے اور ایسے ہی جو اللہ چاہے تو اسے سماعت دے دے اور اس سے اس کے تحت الثریٰ میں بھی ہونا مانع نہیں۔

وَ ثَانِیْھِمَا اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ السِّمَاعُ لِلرُّوْحِ بِلَاوَاسِطَةِ قُوَّةٍ فِی الْبَدْنِ وَلَا یَمْتَنِعُ اَنْ تَسْمَعَ بَلْ اَنْ تُحِسَّ وَتُدْرِکَ مُطْلَقًا بَعْدَ مُفَارَقَتِھَا الْبَدَنَ بِدُوْنِ وِسَاطَةِ قُوِیٍّ فِیْہِ۔

دوسری صورت یہ ہے کہ یہ سماع روحانی ہو بلا واسطہ قوت بدنیہ کے اور یہ ممتنع نہیں کہ روح مفارقت بدن کے بعد سن لے۔

## بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع ۔ سورۃ روم ۔ پ ۲۱

| | |
|---|---|
| اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَةً ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَ ھُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ﴿۵۴﴾ | اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا کمزوری سے پھر تمہیں ناتوانی کے بعد توانائی بخشی پھر توانائی کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا وہ پیدا کرتا ہے جو چاہے اور وہ جاننے والا قدرت والا ہے |
| وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؕ کَذٰلِکَ کَانُوْا یُؤْفَکُوْنَ ﴿۵۵﴾ | اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم قسم کھائیں گی کہ نہ رہے تھے مگر ایک ساعت اور ایسے ہی اوندھے جاتے ہیں |
| وَ قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ ۫ فَھٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰکِنَّکُمْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ | اور بولے وہ جن کو علم اور ایمان ملا بے شک تم رہے اللہ کے لکھے میں اٹھنے کے دن تک تو یہ ہے وہ دن اٹھنے کا لیکن تم نہ جانتے تھے |
| فَیَوْمَئِذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُھُمْ وَلَا ھُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ | تو اس دن نہ نفع دے گی ظالموں کو معذرت ان کی اور نہ ان سے کوئی خوشامد پسند کرے |
| وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ لَئِنْ جِئْتَھُمْ بِاٰیَةٍ لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ | اور بے شک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان کی اور اگر تم ان کے پاس کوئی نشانی لاؤ تو |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ | ضرور کافر کہیں گے کہ تم نہیں مگر باطل پرست لوگ |
| كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ | ایسے ہی مہر کر دیتا ہے اللہ جاہلوں کے دلوں پر 1 |
| فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع | تو صبر کرو بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور تمہیں تیز نہ کر دیں ان کے انکار جو یقین نہیں رکھتے |

## حل لغات چھٹا رکوع۔سورۃ روم۔پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَللّٰهُ۔اللہ | الَّذِيْ۔وہ ہے جس نے | خَلَقَكُمْ۔پیدا کیا تم کو | مِّنْ ضُعْفٍ۔کمزوری سے |
| ثُمَّ۔پھر | جَعَلَ۔بنائی | مِنْۢ بَعْدِ۔بعد | ضُعْفٍ۔کمزوری کے |
| قُوَّةً۔قوت | ثُمَّ۔پھر | جَعَلَ۔بنائی | مِنْۢ بَعْدِ۔بعد |
| قُوَّةٍ۔قوت کے | ضُعْفًا۔کمزوری | وَّ۔اور | شَيْبَةً۔بڑھاپا |
| يَخْلُقُ۔پیدا کرتا ہے | مَا۔جو | يَشَآءُ۔چاہے | وَ۔اور |
| هُوَ۔وہ ہے | الْعَلِيْمُ۔جاننے والا | الْقَدِيْرُ۔قدرت والا | وَ۔اور |
| يَوْمَ۔جس دن | تَقُوْمُ۔قائم ہوگی | السَّاعَةُ۔قیامت | يُقْسِمُ۔قسمیں کھائیں گے |
| الْمُجْرِمُوْنَ۔مجرم | مَا۔نہیں | لَبِثُوْا۔ٹھہرے | غَيْرَ۔سوائے |
| سَاعَةٍ۔ایک گھڑی کے | كَذٰلِكَ۔اسی طرح | كَانُوْا۔تھے | يُؤْفَكُوْنَ۔الٹے پھرتے |
| وَ۔اور | قَالَ۔بولے | الَّذِيْنَ۔وہ جو | اُوْتُوا۔دیئے گئے |
| الْعِلْمَ۔علم | وَ۔اور | الْاِيْمَانَ۔ایمان | لَقَدْ۔بے شک |
| لَبِثْتُمْ۔ٹھہرے تم | فِيْ۔بیچ | كِتٰبِ۔تحریر | اللّٰهِ۔خداوندی کے |
| اِلٰى۔طرف | يَوْمِ۔دن | الْبَعْثِ۔قیامت کے | فَهٰذَا۔تو یہ ہے |
| يَوْمُ۔دن | الْبَعْثِ۔قیامت کا | وَ۔اور | لٰكِنَّكُمْ۔لیکن تم |
| كُنْتُمْ۔تھے | لَا۔نہ | تَعْلَمُوْنَ۔جانتے | فَيَوْمَئِذٍ۔تو اس دن |
| لَّا۔نہ | يَنْفَعُ۔فائدہ دے گا | الَّذِيْنَ۔ان کو جو | ظَلَمُوْا۔ظالم ہیں |
| مَعْذِرَتُهُمْ۔ان کا عذر | وَ۔اور | لَا۔نہ | هُمْ۔ان کو |
| يُسْتَعْتَبُوْنَ۔خوشامد کرنے کی اجازت ہوگی | | وَ۔اور | لَقَدْ۔بے شک |
| ضَرَبْنَا۔بیان کیں ہم نے | لِلنَّاسِ۔لوگوں کے لئے | فِيْ۔بیچ | هٰذَا۔اس |
| الْقُرْاٰنِ۔قرآن کے | مِنْ كُلِّ۔ہر طرح کی | مَثَلٍ۔مثالیں | وَ۔اور |
| لَئِنْ۔اگر | جِئْتَهُمْ۔لائے تو ان کے پاس | بِاٰيَةٍ۔کوئی نشانی | لَّيَقُوْلَنَّ۔تو ضرور کہیں گے |
| الَّذِيْنَ۔وہ جو | كَفَرُوْٓا۔کافر ہیں | اِنْ۔نہیں | اَنْتُمْ۔تم |

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِلَّا ۔ مگر | مُبۡطِلُوۡنَ ۔ باطل پرست | کَذٰلِکَ ۔ اسی طرح | یَطۡبَعُ ۔ مہر کرتا ہے |
| اللّٰہُ ۔ اللہ | عَلٰی ۔ اوپر | قُلُوۡبِ ۔ دلوں | الَّذِیۡنَ ۔ ان کے جو |
| لَا ۔ نہیں | یَعۡلَمُوۡنَ ۔ جانتے | فَاصۡبِرۡ ۔ تو صبر کر | اِنَّ ۔ بے شک |
| وَعۡدَ ۔ وعدہ | اللّٰہِ ۔ اللہ کا | حَقٌّ ۔ سچا ہے | وَّ ۔ اور |
| لَا ۔ نہ | یَسۡتَخِفَّنَّکَ ۔ ہلکا کر دیں تجھ کو | الَّذِیۡنَ ۔ وہ جو | لَا ۔ نہیں |
| یُوۡقِنُوۡنَ ۔ یقین کرتے | | | |

## خلاصہ تفسیر چھٹا رکوع ۔ سورۃ روم ۔ پ ۲۱

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں کمزور پیدا کیا۔

یعنی اول جنین کی صورت میں بنایا کہ کیڑے کی طرح کملاتا رینگتا تھا۔

ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّۃً ۔ پھر کمزور جنین کو ناتوانی سے توانا کیا۔

یعنی پھر رحم مادر سے باہر آ کر شیر خوار رہا۔

ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّۃٍ ضُعۡفًا وَّ شَیۡبَۃً ؕ ۔ پھر کیا قوت کے بعد کمزور اور بڑھاپا دیا۔

یعنی پھر جوان کر کے قوی بنا کر ضعیف کیا یعنی بوڑھا کیا۔ یہ تین کیفیتیں رحم مادر سے بڑھاپے تک انسان پر آتی ہیں ان کی تفصیل بیان کر کے اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرمایا۔

یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡقَدِیۡرُ ﴿۵۴﴾ ۔ پیدا کرتا ہے اللہ جو چاہے اور وہ علم وقدرت والا ہے۔

اس کے بعد کفار و مشرکین کا آخرت میں مکرنا اور دنیا کے قیام سے انکار کرنا ظاہر فرمایا کہ وہ آخرت کو دیکھ کر دنیا اور قبر کی مدت کا انکار کریں گے اور کہیں گے قسمیں کھائیں گے۔

وَ یَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَۃُ یُقۡسِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۬ۙ ۔ جس دن قیامت قائم ہو تو مجرم قسمیں کھائیں۔

مَا لَبِثُوۡا غَیۡرَ سَاعَۃٍ ؕ ۔ اور کہیں گے کہ نہ رہے تھے مگر ایک ساعت کے لئے۔

آخرت کی شان دیکھ کر انہیں دنیا اور قبر کا قیام ایک ساعت کے برابر معلوم ہوگا اور وہ اسے ایک گھڑی سے تعبیر کریں گے۔

کَذٰلِکَ کَانُوۡا یُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۵۵﴾ ۔ وہ ایسے ہی تھے غلط باتیں بنانے والے۔

یعنی دنیا میں جیسے غلط اور باطل باتوں پر جمے ہوئے تھے اور حق سے انحراف کرتے تھے کہیں بعث بعد الموت کے منکر ہوتے تھے ایسے ہی اب قبر یا دنیا میں رہنے کے انکار پر قسم کھاتے ہیں اور اس طویل قیام کو ایک گھڑی کا قیام کہہ رہے ہیں۔ ان کی ایسی جھوٹی قسم پر اللہ تعالیٰ انہیں اہل محشر میں رسوا فرمائے گا اور ان پر ثابت ہو جائے گا کہ بھری محفل میں یہ کس طرح دروغ حلفی کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت

وَ قَالَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَ الۡاِیۡمَانَ لَقَدۡ لَبِثۡتُمۡ فِیۡ کِتٰبِ اللّٰہِ اِلٰی یَوۡمِ الۡبَعۡثِ ۫ فَہٰذَا یَوۡمُ الۡبَعۡثِ وَ لٰکِنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۶﴾

اور کہیں گے وہ جنہیں علم و ایمان ملا کہ (تم جھوٹ بول رہے ہو) بے شک تم رہے اللہ کی لکھی ہوئی مدت دنیا و قبر میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بعثت کے دن تک (جس کا تم انکار کرتے تھے) تو یہ یوم بعث وحشر ہے لیکن تم جہالت میں تھے۔

یعنی تمہاری دنیا کی عمر قبر کے اندر رہنے کی مدت اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھ دی تھی اس کے مطابق تم قبروں میں رہے اور دنیا میں جئے اور وہ دن جسے یوم بعث کہا جاتا ہے تم اسے جھٹلاتے اور کہتے تھے:

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ۔ (جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے اس کے بعد لوٹنا عقلاً بعید ہے) تو یہ دن بعث کا ہے مگر وہ جہالت سے نہیں جانتے۔ آگے ارشاد ہے:

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٥٧﴾

تو اس دن نفع نہ دے گی ظالموں کو ان کی معذرت اور نہ ان کی طرف سے توبہ منظور۔

اِسْتِعْتَاب: اِزَالَةُ الْعَتَبِ كَالْعَطَا وَالْاِسْتِعْطَاءِ۔ عتاب پر بخشش مانگنے کی تحریک بھی انہیں کوئی نہ پڑے۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿٥٨﴾

اور بے شک ہم نے دیں اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں اور اگر تم ان کے پاس کوئی نشان لاؤ تو ضرور کافر کہیں گے تم تو نرے باطل پر ہو۔

ہر قسم کی مثالیں اس لئے دی گئیں تاکہ انہیں تنبیہ ہو مگر وہ اپنی سیاہ باطنی اور قساوت قلبی سے کسی نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ ہدایت کرنے والے کو باطل پر بتاتے ہیں۔

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾۔ ایسے ہی مہر کر دی اللہ نے جاہلوں کے دلوں پر لہٰذا

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع

تو صبر کرو (منکروں کی ایذا و عداوت پر) بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور نہ برانگیختہ کرے آپ کو (انکار ان کا) ان پر جو ایمان نہیں لاتے۔

یعنی یہ لوگ جنہیں آخرت کا یقین نہیں ہے اور بعث و حساب کے منکر ہیں ان کی شدتیں اور ان کے انکار و نالائق حرکات آپ کو طیش میں نہ لے آئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ ان کے حق میں عذاب کی دعا فرمانے میں عجلت فرمائیں اور اس سے وہ ہلاک ہو جائیں۔

## مختصر تفسیر اردو چھٹا رکوع - سورۃ روم - پ ۲۱

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ۔ اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا تمہیں ضعف سے۔

یہ مبتدا و خبر ہے اس کے معنی یہ ہوئے کہ تمہاری ابتداء ضعف سے ہے اور کمزوری اور ضعف کو انسان کی اساس قرار دیا گیا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا۔

مِّنْ ضُعْفٍ۔ میں من ابتدائیہ ہے اور ضعف سے ضعیف شے مراد ہے اور وہ نطفہ ہے جسے قرآن کریم نے ماءِ مہین فرمایا پھر تدریجی ترقی کا ذکر فرمایا۔

ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً۔ پھر اس قادر مطلق نے حالت ضعف سے قوت کی طرف بڑھایا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس بیان میں بلوغ سے حلم تک اور تعلق روح بالابدان کو واضح فرمایا اس کے بعد ترقی سے تنزل کی حالت کا بیان فرمایا چنانچہ ارشاد فرمایا:

ثُمَّ جَعَلَ مِنۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ ضَعۡفًا وَّ شَيۡبَةً ؕ

پھر کیا قوت کے بعد جوان کر کے انحطاط میں حتیٰ کہ شباب کے بعد شیب طاری کیا جسے بڑھاپا کہتے ہیں۔

گویا انسان ابتداءً کمزور تھا اور پھر اس کی انتہا کو بھی کمزور فرمایا۔

لفظ ضعف۔ بفتح ضاد اور بضم ضاد مستعمل ہے۔ اس پر ارباب لغت کہتے ہیں: اِنَّ الضُّعۡفَ بِالضَّمِّ مَا كَانَ فِي الۡبَدَنِ۔ ضاد کے پیش کے ساتھ ضعف اس کمزوری کے لئے مستعمل ہے جس کا تعلق بدن سے ہو۔

اور ضعف بفتح ضاد اس کمزوری کے معنی میں مستعمل ہے جس کا تعلق عقل سے ہو اور اس کی دونوں قراءتیں ہیں لغت قریش میں بضم ضاد پڑھتے ہیں اور عاصم بھی بضم ضاد پڑھتے ہیں اور ابی عبدالرحمٰن اور جحدری بھی ایسے ہی پڑھتے اور ضحاک پہلے ضعف کو ضمہ سے اور باقی ضعف کو فتح سے پڑھتے ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الۡعَلِيۡمُ الۡقَدِيۡرُ ﴿۵۴﴾ ۔ وہ پیدا فرماتا ہے جسے چاہے وہ علم وقدرت والا ہے۔

اس کی مشیت وقدرت میں کسی کو دخل دینے کی مجال ہی نہیں اس کے بعد کیفیت قیامت کا اظہار شروع ہے۔

وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ يُقۡسِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۙ مَا لَبِثُوۡا غَيۡرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوۡا يُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۵۵﴾

اور جب قیام قیامت ہوگی تو مجرمین مشرکین قسم کھائیں گے کہ ہم دنیا اور قبر میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے۔ ایسے ہی سچ بولنے سے منحرف ہو کر جھوٹ بکیں گے۔

عربی میں ساعت زمان قلیل کے بھی ایک کو کہتے ہیں یا اچانک کسی امر کے ظاہر ہونے کو۔

وَ رَوٰى غَيۡرُ وَاحِدٍ عَنۡ قَتَادَةَ اَنَّهُمۡ يَعۡنُوۡنَ مَا لَبِثُوۡا فِي الدُّنۡيَا غَيۡرَ سَاعَةٍ۔ وہ دنیا کے قیام کو مراد لے کر کہیں گے کہ ہم ایک گھڑی سے زیادہ نہ رہے اور بِعۡثَةُ مَا بَيۡنَ النَّفۡخَتَيۡنِ کو کہتے ہیں۔ چنانچہ حدیث صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَا بَيۡنَ النَّفۡخَتَيۡنِ اَرۡبَعُوۡنَ۔ نفخہ اولیٰ اور ثانیہ کے مابین چالیس کی مدت ہے قِيۡلَ اَرۡبَعُوۡنَ يَوۡمًا يَا اَبَا هُرَيۡرَةَ قَالَ اَبَيۡتُ قِيۡلَ اَرۡبَعُوۡنَ شَهۡرًا قَالَ اَبَيۡتُ قِيۡلَ اَرۡبَعُوۡنَ سَنَةً قَالَ اَبَيۡتُ۔ آپ سے پوچھا گیا چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال۔ چالیس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے اَبَيۡتُ فرمادیا وَ عَنٰى بِقَوۡلِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَبَيۡتُ اَيۡ اُمۡتُنِعۡتُ مِنۡ بَيَانِ ذٰلِكَ لَكُمۡ۔ میں منع کیا گیا ہوں اس امر کی وضاحت سے کرنے کے لئے۔

یا اس کے معنی یہ ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی تصریح معلوم کرنے میں رہ گیا۔

اسی لئے کہا گیا ہے کہ لَا يُعۡلَمُ اَهِيَ اَرۡبَعُوۡنَ سَنَةً اَمۡ اَرۡبَعُوۡنَ اَلۡفُ سَنَةٍ کوئی نہیں جانتا کہ مابین النفختین چالیس سال ہیں یا چالیس ہزار سال۔

وَ جُوِّزَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا عَدُّوۡا مُدَّةَ لِقَائِهِمۡ فِي الدُّنۡيَا سَاعَةً لِعَدَمِ انۡتِفَاعِهِمۡ بِهَا وَالۡكَثِيۡرُ بِلَا نَفۡعٍ قَلِيۡلٌ كَمَا اَنَّ الۡقَلِيۡلَ مَعَ النَّفۡعِ كَثِيۡرٌ۔ اور یہ بھی جائز رکھا ہے کہ مشرکین نے ساعت کہہ کر دنیا کے قیام کی مدت مراد لی ہو اس لئے کہ اس قیام دنیا میں وہ نفع اخروی حاصل نہ کر سکے اور کثیر بلا نفع قلیل ہے جیسے قلیل نفع کے ساتھ کثیر ہوتا ہے تو مَا لَبِثُوۡا غَيۡرَ سَاعَةٍ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تاسف و تحسر میں وہ کہیں گے کہ ایام حیات دنیا ضائع گئے۔

كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ ۔ایسے ہی جھوٹ یہ دنیا میں گھڑتے تھے۔

اس پر منجانب اللہ ارباب حشر کے مجمع میں انہیں رسوا کیا جائے گا اور ان کے آگے کہا جائے گا کہ مفتریان کذاب یہ بک رہے ہیں کہ ہم گھڑی بھر ہی دنیا میں رہے تھے تو اس پر اہل علم و ایمان ان کے اس قول کا رد کریں گے حیث قال:

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

اور کہیں گے وہ جنہیں ایمان و علم دیا گیا دنیا میں ان مشرکوں سے کہ بے شک تم رہے دنیا میں علم اللہ اور لوح محفوظ میں لکھی ہوئی مدت تک (اور تم بعث ونشر کے وہاں منکر تھے) تو آج دیکھ لو فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ کہ یہ دن ہے بعث ونشر کا وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔لیکن تم اپنی جہالت کے اندر رہ کر ان سے سچ نہیں جانتے تھے۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ

تو یہ دن وہ ہے کہ ظالموں کو ان کی معذرت نفع نہ دے گی (یعنی وہ عذر جہالت اگر کریں تو وہ بھی ان کے لئے سود مند نہیں ہوسکتا)

وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ ۔اور ان سے عتاب الٰہی کا دفع بھی نہ چاہا جائے گا۔آلوسی فرماتے ہیں:

اَیْ لَا یُقَالُ لَهُمْ اَرْضُوْا رَبَّكُمْ بِالتَّوْبَةِ وَالطَّاعَةِ كَمَا كَانَ يُقَالُ لَهُمْ ذٰلِكَ فِی الدُّنْيَا۔یعنی ان سے جیسے دنیا میں کہا جاتا تھا کہ اپنے رب کو توبہ و طاعت سے خوش کرلو آج وہ بھی موقع نہیں۔اور استعتاب،طلب عتبی ہے جو ازالۂ عتاب کو چاہ کر عطا و بخشش چاہنے کے معنی دیتا ہے۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ

اور بے شک دیں ہم نے لوگوں کو اس قرآن میں بہت سی مثالیں ہر قسم کی۔

وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

اور اگر آپ لائیں ان پر کوئی معجزہ یا نشان تو اسے قبول کرنے کی بجائے یہی کہیں گے تم تو کچھ نہیں مگر باطل پر ہو اس لئے کہ

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ ۔ان کے دلوں پر اللہ نے ایسے ہی مہر کر دی ہے جہالت کی۔

اَیْ لَا یَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ وَلَا یَتَحَرَّوْنَ الْحَقَّ بَلْ یُصِرُّوْنَ عَلٰی خُرَافَاتِ اِعْتِقَادِهَا۔یعنی وہ اپنی جہالت میں رہ کر علم نہیں چاہتے اور حق نہیں ڈھونڈتے بلکہ مصر ہیں اپنی انہیں خرافات پر جن کے ساتھ یہ عقیدہ کر چکے ہیں۔اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی فرمائی جاتی ہے۔چنانچہ ارشاد ہے:

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۔اے محبوب!صبر فرمائیں بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔

اور وہ وعدہ نصرت کا اور غلبۂ دین کا اور اعلاء کلمۃ الحق کا اور اس کا انجام لازم ہے کہ انہیں ان کی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کی سزا دی جائے۔

وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور آپ کو ان کی سرکشی آمادہ نہ کردے ان کے لئے عذاب کی دعا پر کہ جب یہ یقین نہیں لاتے۔

# سُوْرَةُ لُقْمَانَ

مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ اَرْبَعٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ۔ اس میں چونتیس آیتیں اور چار رکوع اور پانچ سو اڑتالیس کلمے اور دو ہزار ایک سو دس حرف ہیں۔

ایک روایت ہے کہ اس سورہ مبارکہ میں دو آیتیں مدنی ہیں وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ سے

## بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع - سورۃ لقمان - پ ۲۱

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝١ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝٢
الٓمّٓ۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝٣
ہدایت اور رحمت ہیں نیکوں کے لئے

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤
وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور آخرت پر یقین لائیں

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٥
یہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور انہی کا کام بنا ہوا ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٦
اور کچھ وہ ہیں کہ خریدتے ہیں کھیل کی بات کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بغیر جانے بوجھے اور اسے ہنسی بنالیں یہ ہیں جن کے لئے ذلت کا عذاب ہے

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٧
اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر کرتا ہوا پھرے جیسے اس نے وہ سنی ہی نہیں جیسے اس کے کان بند ہیں تو اسے دردناک عذاب کا مژدہ دو

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝٨
بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے باغ نعمتوں والے ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٩
کہ ہمیشہ رہیں اس میں اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَ اَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝١٠
اسی نے آسمان بنائے بے ستونوں کے کہ تم دیکھ رہے ہو اور ڈالے زمین میں لنگر کہ نہ کانپے مع تمہارے اور پھیلائے اس نے زمین میں ہر قسم کے چوپائے اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی تو اگائے ہم نے اس میں ہر قسم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے جوڑے

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۱﴾

یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے تو وہ بھی مجھے دکھاؤ کہ کیا پیدا کیا انہوں نے جو اس کے سوا ہیں بلکہ ظالم کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں

## حل لغات پہلا رکوع - سورۃ لقمان - پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| الٓمّٓ ۔ | تِلْكَ ۔ یہ | اٰیٰتُ ۔ آیتیں ہیں | الْكِتٰبِ ۔ کتاب |
| الْحَكِیْمِ ۔ حکمت والی کی | هُدًی ۔ ہدایت | وَّ ۔ اور | رَحْمَةً ۔ رحمت |
| لِّلْمُحْسِنِیْنَ ۔ نیکوں کے لئے | الَّذِیْنَ ۔ وہ جو | یُقِیْمُوْنَ ۔ قائم کریں | الصَّلٰوةَ ۔ نماز |
| وَ ۔ اور | یُؤْتُوْنَ ۔ دیں | الزَّكٰوةَ ۔ زکوٰۃ | وَ ۔ اور |
| هُمْ ۔ وہ | بِالْاٰخِرَةِ ۔ آخرت پر | هُمْ ۔ وہ | یُوْقِنُوْنَ ۔ یقین رکھیں |
| اُولٰٓئِكَ ۔ یہی لوگ | عَلٰی ۔ اوپر | هُدًی ۔ ہدایت کے ہیں | مِّنْ رَّبِّهِمْ ۔ اپنے رب سے |
| وَ ۔ اور | اُولٰٓئِكَ ۔ یہی | هُمُ ۔ وہ ہیں | الْمُفْلِحُوْنَ ۔ کامیاب |
| وَ ۔ اور | مِنَ النَّاسِ ۔ بعض لوگوں سے | مَنْ ۔ ایسے ہیں جو | یَّشْتَرِیْ ۔ خریدتے ہیں |
| لَهْوَ ۔ کھیل کی | الْحَدِیْثِ ۔ بات | لِیُضِلَّ ۔ تاکہ گمراہ کرے | عَنْ سَبِیْلِ ۔ راہ |
| اللّٰهِ ۔ خدا سے | بِغَیْرِ ۔ بغیر | عِلْمٍ ۔ علم کے | وَّ ۔ اور |
| یَتَّخِذَ ۔ پکڑتا ہے | هَا ۔ اس کو | هُزُوًا ۔ ٹھٹھا | اُولٰٓئِكَ ۔ یہ ہیں |
| لَهُمْ ۔ کہ ان کے لئے ہے | عَذَابٌ ۔ عذاب ہے | مُّهِیْنٌ ۔ ذلیل کرنے والا | وَ ۔ اور |
| اِذَا ۔ جب | تُتْلٰی ۔ پڑھی جاتی ہیں | عَلَیْهِ ۔ اس پر | اٰیٰتُنَا ۔ ہماری آیتیں |
| وَلّٰی ۔ پھرتا ہے | مُسْتَكْبِرًا ۔ تکبر کرتا | كَاَنْ ۔ گویا کہ | لَّمْ ۔ نہیں |
| یَسْمَعْهَا ۔ سنا اس کو | كَاَنَّ ۔ گویا کہ | فِیْٓ ۔ بیچ | اُذُنَیْهِ ۔ اس کے کانوں کے |
| وَقْرًا ۔ بوجھ ہے | فَبَشِّرْهُ ۔ تو خوشخبری دو اس کو | بِعَذَابٍ ۔ عذاب | اَلِیْمٍ ۔ دردناک کی |
| اِنَّ ۔ بے شک | الَّذِیْنَ ۔ وہ جو | اٰمَنُوْا ۔ ایمان لائے | وَ ۔ اور |
| عَمِلُوا ۔ عمل کئے | الصّٰلِحٰتِ ۔ نیک | لَهُمْ ۔ ان کے لئے | جَنّٰتُ ۔ باغ ہیں |
| النَّعِیْمِ ۔ نعمتوں کے | خٰلِدِیْنَ ۔ ہمیشہ رہیں | فِیْهَا ۔ اس میں | وَعْدَ ۔ وعدہ |
| اللّٰهِ ۔ اللہ کا | حَقًّا ۔ سچا ہے | وَ ۔ اور | هُوَ ۔ وہ |
| الْعَزِیْزُ ۔ غالب ہے | الْحَكِیْمُ ۔ حکمت والا | خَلَقَ ۔ پیدا کیا اس نے | السَّمٰوٰتِ ۔ آسمانوں کو |
| بِغَیْرِ ۔ بغیر | عَمَدٍ ۔ ستون کے | تَرَوْنَهَا ۔ کہ دیکھتے ہو تم اس کو | |
| وَ ۔ اور | اَلْقٰی ۔ ڈالے | فِی ۔ بیچ | الْاَرْضِ ۔ زمین کے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| رَوَاسِیَ۔لنگر | اَنْ۔یہ کہ | تَمِیْدَ۔نہ حرکت کرے | بِکُمْ۔تمہارے ساتھ |
| وَ۔اور | بَثَّ۔پھیلائے | فِیْهَا۔اس میں | مِنْ كُلِّ۔ہر طرح کے |
| دَآبَّةٍ۔چار پائے | وَ۔اور | اَنْزَلْنَا۔اتارا ہم نے | مِنَ السَّمَآءِ۔آسمان سے |
| مَآءً۔پانی | فَاَنْۢبَتْنَا۔تو اگائے ہم نے | فِیْهَا۔اس میں | مِنْ كُلِّ۔ہر طرح کے |
| زَوْجٍ۔جوڑے | كَرِیْمٍ۔بارونق | هٰذَا۔یہ ہے | خَلْقُ۔پیدائش |
| اللّٰهِ۔اللہ کی | فَاَرُوْنِیْ۔تو دکھاؤ مجھے | مَاذَا۔کیا | خَلَقَ۔پیدا کیا ہے |
| الَّذِیْنَ۔انہوں نے | مِنْ دُوْنِهٖ۔جو اس کے سوا ہیں | | بَلِ۔بلکہ |
| الظّٰلِمُوْنَ۔ظالم | فِیْ۔بیچ | ضَلٰلٍ۔گمراہی | مُّبِیْنٍ۔کھلی کے ہیں |

## خلاصہ تفسیر پہلا رکوع۔سورۃ لقمان۔پ ۲۱

الٓمّٓ ۚ ① تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ۙ ② هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِیْنَ ۙ ③ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ؕ ④ اُولٰٓىِٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑤

الٓمّٓ۔یہ حروف مقطعات سے ہے جس کی تصریح بیان ہو چکی ہے اور چونکہ اس کے معنی تاویلی منقولات کے تتبع میں کئے جا سکتے ہیں لہٰذا یہ تیسرا الٓمّٓ ہے۔ یہاں تیسرے پہلو سے یہ معنی اشارات میں علامہ آلوسی نے یہ کئے ہیں۔ الف سے مراد آلاءِ الٰہی اور لام سے مراد لطف جل شانہ اور میم سے مراد مجد عزوجل ہے۔

تو گویا فرمایا گیا جو اس کتاب حکیم پر عمل کرے گا۔ نماز قائم رکھے گا۔ زکوٰۃ دے گا اس پر آلاءِ الٰہی اور لطف جلت پناہی اور مجد سبحانہ وتعالیٰ حاصل ہے پھر ارشاد ہے:

تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ۙ ② ۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں جو

هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِیْنَ ۙ ③ ۔ ہدایت ورحمت ہیں نیکوں کے لئے۔

وہ نیک جو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور آخرت پر یقین لائیں۔

اُولٰٓىِٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑤ ۔

یہ وہ ہیں جو اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔

اس کے بعد مشرکین کی لغویت مابی کا تذکرہ اور قصے کہانی سے دلچسپی رکھنے کا حال شروع فرمایا گیا۔

## شان نزول

سورۃ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نضر بن حارث کلدہ تجارت کے سلسلہ میں دوسرے ملکوں کی طرف جاتا تھا اسے اس سفر میں عجمیوں کی کتابیں مل گئیں یہ انہیں خرید لایا اور ان کا مطالعہ کر کے قریش کو قصے کہانیاں سناتا اور کہتا کہ رب کائنات اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تمہیں عاد وثمود کے واقعات سناتے ہیں۔

اور میں تمہیں رستم واسفندیار اور شاہان فارس کی کہانیاں سناتا ہوں اس کی لغویت میں کچھ لوگ آ گئے اور ان کہانیوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

کے سننے میں مشغول ہو گئے اور قرآن کریم سننے سے رہ گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

اور کچھ لوگ ایسے ہیں کہ خریدتے ہیں کھیل کی باتیں کہ گمراہ کریں اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے اور اسے ہنسی بنالیں یہ وہ ہیں جن کے لئے ذلت کا عذاب ہے اور جب پڑھی جائیں اس پر ہماری آیتیں تو تکبر کرتا ہوا پھر جائے جیسے اس نے انہیں سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں کان بند ہیں تو اسے دردناک عذاب کی بشارت دو۔

یہ تمام توبیخی آیتیں نضر بن حارث اور اس کے اتباع کے حق میں ہیں یعنی یہ خود بھی دین سے جاہل اور اپنی جہالت سے دوسروں کو بھی اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکتا اور آیات الٰہی کے ساتھ تمسخر کرتا ہے تاکہ اور لوگ بھی التفات نہ کریں۔

وقر عربی میں بہرے پن کو کہتے ہیں یعنی اگرچہ سنتا ہے مگر آیات الٰہی کے سننے سے بہرا ہے تو ایسے خبیث کو عذاب کی بشارت دیجئے۔

آگے بموجب اسلوب بیان قرآن پاک مومنین کا مقام ظاہر فرمایا گیا اس لئے کہ قرآن پاک میں عام طور پر یہی طریقہ بیان ہے کہ اگر اول جہنمیوں کا ذکر لایا گیا ہے تو اس کے بعد جنتیوں کا تذکرہ ضرور فرمایا گیا اور اگر اول اہل جنت کا ذکر لایا گیا تو اس کے بعد اہل جہنم کا بیان فرمایا گیا چنانچہ اب اہل جنت کو بشارت ہے حیث قال:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے نعمتوں والے باغیچے ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ کا وعدہ حق ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔

اس آیہ کریمہ میں اس طرف اشارہ فرمایا گیا کہ دنیا کی ہر نعمت میں زوال ہے اور ہر آسائش میں دوام نہیں لیکن اخروی نعمت میں خوف زوال ونکال نہیں جو نعمت جنتی بھی جسے ملے گی وہ دوامی ہوگی۔ دنیا کی صحت وعافیت جوانی وفراخی وسعت رزق ودولت سب عارضی ہیں برائے چندے ہیں اور آخرت میں جنت کے پھل پھول اور تمام نعمتیں فصل وموسم کے ساتھ نہیں ہوں گی، بلکہ ہمیشہ ہوں گی۔ جب جنتی جس نعمت کی خواہش کرے گا اسے بلا تاخیر وتعویق حاصل ہوگی۔ اب اپنی قدرت مطلقہ کا مظاہرہ تخلیق سما سے فرمایا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے:

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝

اللہ تعالیٰ شانہ نے آسمان بنائے بغیر ایسے ستون کے جو تمہیں نظر آئیں (یعنی اس کے نیچے کوئی ستون نہیں تمہاری نظر خود اس کی شاہد ہے) اور زمین میں لنگر ڈالے (بلند پہاڑوں کے) (رَوَاسِيَ جمع ہے راسیہ کی راسیہ لنگر کو کہتے ہیں جن سے سمندر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-I ISLAMIA ACADEMY

میں جہاز قائم رہتے ہیں) کہ تمہیں لے کر نہ کانپے (اس لئے کہ اگر زمین ڈانواں ڈول ہوتو جو اس پر ہوں وہ بھی ہچکولے کھائیں گے اس لئے بلند پہاڑوں کے لنگر قائم فرمادیئے گئے کہ وہ قائم رہے) اور اس زمین میں ہر طرح کے جانور پھیلا دیئے (تا کہ ان سے دودھ، دہی، گھی حاصل کرو ان میں سے حلال جانوروں کے گوشت کھاؤ، سواری کرو، سامان لے جاؤ) اور ہم نے اپنے فضل سے آسمان سے پانی اتارا تو اس سے زمین میں ہر نفیس جوڑا اگایا (عمدہ عمدہ قسم کے نباتات پیدا کئے جو تم دیکھ رہے ہو) تو یہ اللہ کا بنایا ہوا ہے (تو اے مشرکو منکرو!) مجھے دکھاؤ جو اس کے سوا اوروں نے بنایا (یعنی وہ بت جنہیں تم پوج رہے ہو اور مستحق عبادت قرار دیتے ہو ان کی بھی کوئی تخلیق دکھاؤ) بلکہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں۔

## مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع - سورۃ لقمان - پ ۲۱

الٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾

الف، لام، میم، کی تصریح و تاویل خلاصہ تفسیر میں بیان ہو چکی۔

یہ آیتیں ہیں حکمت والی کتاب کی جو ہدایت اور رحمت ہے نیک لوگوں کے لئے وہ جو نماز ادا کرتے اور زکوۃ دیتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

### ربط سورہ روم ولقمان

چونکہ آخر سورۃ روم میں وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فرما کر اعجاز و جامعیت قرآن پاک کی طرف اشارہ تھا، اس کے بعد قوم کی سرکشی بیان فرما کر سورت ختم فرمادی تھی۔

اس سورۃ مبارکہ میں شروع سورت میں مقطعات کے ساتھ ابتداء فرما کر دعویٰ حقانیت قرآن کو مؤکد فرمایا گویا ارشاد ہوا:

اَلف - اَنَا اللهُ۔ اور ل سے جبریل مراد لے کر فرمایا: اُرْسِلَ بِوَسَاطَةِ جِبْرِيْلَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ۔ م سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا اول لے کر فرمایا اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ گویا فرمایا۔

یہ کتاب اللہ تعالیٰ نے جبریل کے واسطہ سے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نازل فرمائی۔ پھر اس کی صفت کی تصریح فرمائی۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾

یہ آیات کتاب حکمت والی کی ہیں۔ (پھر اس کتاب کے مفاد ظاہر فرمائے گئے)

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾ -

یہ ہدایت اور رحمت ہے نیکوں کے لئے (پھر نیکوں کی تین صفات بیان فرمائی گئیں)

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

اور نیک وہ ہیں جو نماز قائم رکھتے اور زکوۃ دیتے ہیں۔

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ - اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گویا یہ فرمایا کہ مومن وہ ہے جو حکمت عملی کے ماتحت عبادت بدنی اور مالی نماز و زکوٰۃ کے ساتھ کرے اور حکمت نظری بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ کے ساتھ پوری ہو جاتی ہے اس لئے کہ دار آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات پر ایمان رکھتا ہے جو دار آخرت میں سزا و جزا دینے والا ہے اور اسی طرح ملائکہ اور انبیاء اور کتب منزلہ پر بھی اس کا ایمان صحیح ہوگا جو دار آخرت کے لئے سعادت حاصل کرنے کے ہادی اور شقاوت سے مانع ہیں۔

اور چونکہ ایمان اور عمل صالح دونوں کا ہونا مومن و محسن میں ضروری ہے تو دار آخرت پر بھی مومن کا ایمان لازمی ہے اس لئے کہ نماز، زکوٰۃ، اعمال صالحہ توشۂ آخرت ہیں تو جو آخرت کو نہ مانے اسے توشۂ آخرت کی کیا ضرورت ہے۔

پھر متقی اور محسن کی شان بھی واضح فرمادی چنانچہ پہلے پارہ کے پہلے رکوع میں هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ فرما کر الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ فرمایا:

یعنی متقی کو یہ ہدایت فرماتا ہے اور وہ کون ہیں:

۱- غائبانہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے۔

۲- نماز قائم رکھنے والے۔

۳- اور ظاہر ہے نماز بغیر حضور ﷺ کی اتباع کے صحیح نہیں تو تیسری شرط حضور ﷺ پر ایمان لانا بھی ہوئی۔

۴- اللہ کے دیئے سے خرچ کرنا۔

۵- بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ پر ایمان رکھنا۔

۶- بِمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِهٖ پر ایمان رکھنا۔

۷- آخرت پر یقین رکھنا۔

۸- پھر حضور ﷺ پر اور بِمَآ اُنْزِلَ پر ایمان لانے کے ساتھ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ پر بھی ایمان ضروری ہوا تو یہ آٹھویں شرط ہوگئی۔

پھر یہ امر بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ تقویٰ سے احسان کا مرتبہ بالا ہے چنانچہ حدیث جبریل میں حضور ﷺ سے روح الامین علیہ السلام نے اول اسلام کی تعریف پوچھی پھر ایمان کی تعریف پر سوال کیا پھر تیسری بار احسان کے متعلق استفسار کیا۔

جس کے جواب میں حضور ﷺ نے فرمایا: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت یہ سمجھ کر کی جائے کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو تو کم از کم یہ سمجھ لو کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ جب وہ محسنین میں شمار ہوگا۔ تو اس کے بعد بشارت یہ ہے:

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۔

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر قائم ہیں اور پھر مؤکد فرمایا کہ یہی لوگ فلاح یافتہ کامیاب ہیں۔

اس کے بعد ان لوگوں کا تذکرہ فرمایا جاتا ہے جن کے عناد و اصرار علی الشرك کا ذکر سورہ روم میں وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا میں فرمایا یہاں شروع سورت میں یہی ارشاد کیا گیا:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ

اور بعض لوگوں میں وہ ہیں جولہو ولعب کی باتیں خرید تے ہیں تا کہ اللہ کی راہ سے بہکائیں۔

لہوالحدیث کی تفسیر بیضاوی شریف میں یہ ہے کہ مَا يُلۡهِيۡ وَلَا يَعۡنِيۡ كَالۡاَحَادِيۡثِ الَّتِيۡ لَا اَصۡلَ لَهَا وَالۡاَسَاطِيۡرِ الَّتِيۡ لَا اِعۡتِبَارَ فِيۡهَا وَالۡمَضَاحِكُ وَ فُضُوۡلُ الۡكَلَامِ۔ لہوالحدیث لایعنی اور بے فائدہ کلام کو کہتے ہیں جس کی کوئی اصل نہ ہو اور وہ قصے کہانیاں جن میں کچھ عبرت نہ ہواور ہنسانے والے لطیفے اور فضول گفتگو کو کہتے ہیں۔

حضرت سید المفسرین ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے قسم کھا کر فرمایا کہ لہوالحدیث سے مراد راگ ہے۔

(مدارک)

علامہ قرطبی فرماتے ہیں لہوالحدیث کی بہترین تفسیر راگ رنگ ہے، اور یہی صحابہ وتابعین کا قول ہے۔

امام احمد و بخاری رحمہما اللہ نے الادب المفرد میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا کہ اس سے مراد غنا یعنی راگ ہے۔

علامہ طبری کہتے ہیں کہ اس سے مراد راگ ہے اور علماء وامصار راگ کے ممنوع ومکروہ ہونے پر سب متفق ہیں۔ البتہ ابراہیم بن مسعود اور عبداللہ عنبری طبل جنگ اور عید میں شادیوں میں دف کے ساتھ اعلان کو جائز کہتے ہیں۔

باقی شہوت انگیز مضامین کا گانا اس کی حرمت میں وہ بھی متفق ہیں۔ مگر ان اشعار کے مجوز ہیں جن میں دنیا سے نفرت اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہو ان کے کہنے اور سننے کے مجوز ہیں خواہ وہ بہ الحان دلربا پڑھے جائیں یا بغیر الحان کے۔

عوارف المعارف اور احیاء العلوم وغیرہ میں اس کی اباحت پر تصریح ہے کہ یہ اہل اللہ کے لئے خصوصیت سے جائز ہے لیکن وہ اہل اللہ جن پر غلبہ حاصل ہو اور شوق وصال جمیل حقیقی غالب ہے ایسے لوگوں کے لئے مکان وزمان اور اہل مجلس کے اہل ہونے کی بھی قید ہے۔

برخلاف موجودہ صوفیہ کی مجالس سماع جن میں عوام کالانعام کا اجتماع ہوتا ہے اور ستار وسارنگی اور طبلہ سب ہی کچھ ہوتا ہے اس کے ممنوع ہونے میں کسی اہل علم نے انکار نہیں کیا۔ (تفسیر احمدی)

## شانِ نزول

ابن جریر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ یہ آیت ایک قریشی کے متعلق نازل ہوئی جو گانے والی لونڈیاں خرید کر لاتا اور انہیں گانے پر رکھتا۔

ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی یہ مغنیات خرید کر لاتا اور ان کے ذریعہ ان لوگوں کو گمراہ کرتا جو اسلام کی طرف مائل ہوتے تھے۔ انہیں شراب پلاتا گانا سنواتا اور کہتا بتاؤ یہ بہتر ہے یا وہ جس کی طرف تمہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاتے ہیں ان کی تعلیم میں نماز پڑھنا روزہ رکھنا اور جہاد کرنا ہے اور یہاں عیش ہی عیش ہے۔

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نضر بن حارث بغرض تجارت سفر میں گیا تو وہاں سے عجمیوں کے قصوں کی کتابیں خرید لایا جس میں اسفندیار اور رستم کے قصے تھے اور لوگوں کو وہ سنا کر کہتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاد وثمود کے قصوں کے سوا اور کیا سناتے ہیں۔ اور میں تمہیں رستم واسفندیار کے حالات بتاتا ہوں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (مدارک) چنانچہ ارشاد ہے کہ یہ جاہل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL-ISLAMIA ACADEMY

جولہوالحدیث کے ساتھ تمہیں گمراہ کر کے اپنی جہالت کے ماتحت ایسی بے اصل باتیں کرتے ہیں اور آیات الٰہی کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں۔

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٦﴾

تاکہ اللہ کی راہ سے گمراہ کریں اور اپنی جہالت سے اس کا مذاق اڑاتے ہیں ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

علامہ آلوسی نے لہوالحدیث پر ایک مبسوط تقریر کی ہے حسب موقع ہم اسے پیش کرتے ہیں جس سے روایات سیر اور احادیث غناوغیرہ کی تصریح ملتی ہے اور وہ لوگ جو شادی بیاہ میں گانے بجانے کے مجوز ہیں ان کے دماغ کا تنقیہ کرتی ہے۔

وھوھذا

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ۔ كَاَنَّهٗ قِيْلَ مِنَ النَّاسِ هَادٍ وَ مَهْدِيٌ وَ مِنْهُمْ ضَالٌّ وَّ مُضِلٌّ لَهْوَالْحَدِيْثِ۔ گویا ارشاد ہے کہ لوگوں میں سے ہدایت یافتہ ہیں اور انہیں میں ضال و مضل ہیں تو جو ضال و مضل ہیں وہ خریدتے ہیں لغو باتیں۔

اورلہوالحدیث پر فرماتے ہیں: عَلٰى مَا رُوِىَ عَنِ الْحَسَنِ كُلُّ مَا يُشْغِلُكَ عَنْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ بروایت حسن تعریف لہوالحدیث میں ہے کہ ہر وہ بات جو اللہ کی عبادت سے غافل کرے وہی لہوالحدیث ہے۔

وَ ذَكَرَهٗ مِنَ السَّمَرِ وَالْاَضَاحِيْكِ وَالْخُرَافَاتِ وَالْغِنَا وَنَحْوِهَا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ لہوالحدیث رات میں افسانہ گوئی کرنا، مذاق کرنا، خرافات بکنا، گانا بجانا اور مثل اس کے ایسے لغوافعال میں پڑنا یہ سب لہوالحدیث ہے۔

اورلہو کی اضافت حدیث کی طرف اس لئے ہے کہ ہر منکر بات دنیا والوں کی گفتگو اس میں شامل ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: اَلْحَدِيْثُ فِى الْمَسْجِدِ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ الْبَهِيْمَةُ الْحَشَاشَ۔ مسجد میں دنیا کی باتیں نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہیں جیسے جانور چارہ چرجاتا ہے۔

اسی بناء پر مِنَ النَّاسِ میں جو مِن ہے اسے بعض نے بیانیہ کہا ہے اور بعض نے تبعیضیہ بتایا ہے۔

وَعَنِ الضُّحَاكِ اَنَّ لَهْوَ الْحَدِيْثِ الشِّرْكُ وَ قِيْلَ السِّحْرُ۔ ضحاک لہوالحدیث شرک کو کہتے ہیں۔ اور ایک قول ہے کہ اس سے مراد سحر جادو ٹوناٹوٹکا ہے۔

اور ابن ابی شیبہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن جریر اور ابن منذر اور حاکم اور بیہقی شعب الایمان میں ابوالصہبا سے راوی ہیں: قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ الْغِنَا وَبِهٖ فَسَّرَ كَثِيْرٌ۔ فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ وَمِنَ النَّاسِ کے متعلق سوال کیا تو فرمایا خدا کی قسم لہوالحدیث غنا ہے اور یہی تفسیر بہت سے مفسرین نے کی۔

وَ مَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِى الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَابْنُ اَبِى الدُّنْيَا وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ اَبِىْ حَاتِمٍ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِىْ سُنَنِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَهْوَ الْحَدِيْثِ هُوَ الْغِنَاءُ وَاَشْبَاهُهٗ۔ لہوالحدیث وہ غنا ہے اور اس جیسی چیزیں۔

وَ اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ مَكْحُوْلٍ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ قَالَ الْجَوَارِى الضَّارِبَاتُ۔ لہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

الحدیث خریدنے والی لونڈیاں گانے بجانے والی ہیں۔

اور آدم ابن جریر اور بیہقی اپنی سنن میں مجاہد سے راوی ہیں: اَنَّهٗ قَالَ فِيْهِ هُوَ اِشْتَرَاؤُهُ الْمُغَنِّيْ وَالْمُغَنِّيَةَ وَالْاِسْتِمَاعُ اِلَيْهِ وَاِلٰى مِثْلِهٖ مِنَ الْبَاطِلِ۔ گانے والی لونڈیاں خریدنا اوران سے گانا سننا اور مثل اس کے ایسے ہی باطل افعال مراد ہیں۔

اور ایک روایت میں بیہقی نے اپنی سنن میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کا شان نزول یوں بیان فرمایا هُوَ رَجُلٌ يَشْتَرِيْ جَارِيَةً لَيْلًا اَوْ نَهَارًا۔ وہ ایک آدمی تھا جس نے ایک لونڈی خریدی جودن رات اسے گانا سناتی تھی۔

وَاشْتَهَرَ اَنَّ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي النَّضْرِ بْنِ الْحَارِثِ۔ اور مشہور یہ ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے متعلق نازل ہوئی۔

اور بروایت جریر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں ہے کہ اِنَّهُ اشْتَرٰى قَيْنَةً فَكَانَ لَا يَسْمَعُ بِاَحَدٍ يُرِيْدُ الْاِسْلَامَ اِلَّا انْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى قَيْنَتِهٖ فَيَقُوْلُ اَطْعِمِيْهِ وَاسْقِيْهِ وَ غَنِّيْهِ وَيَقُوْلُ هٰذَا خَيْرٌ مِّمَّا يَدْعُوْكَ اِلَيْهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَاَنْ يُّقَاتِلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَزَلَتْ۔

نضر بن حارث نے ایک لونڈی خریدی تو جب وہ سنتا کہ فلاں مسلمان ہوا چاہتا ہے تو یہ اس لونڈی کو اس کے پاس بھیجتا اور کہہ دیتا کہ اسے خوب کھلا پلا اور گانا گا کر اسے فریفتہ کردے پھر خود جا کر کہتا کہ یہ بہتر ہے یا وہ جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز، روزہ اور جہاد وغیرہ پیش کرتے ہیں جس میں محنت وفکر کے سوا اور کچھ نہیں۔

اور اس کے اسباب نزول واحدی، کلبی اور مقاتل سے یہ نقل فرماتے ہیں: اِنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ تَاجِرًا اِلٰى فَارِسَ فَيَشْتَرِيْ اَخْبَارَ الْاَعَاجِمِ وَفِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ كُتُبَ الْاَعَاجِمِ فَيَرْوِيْهَا وَ يُحَدِّثُ بِهَا قُرَيْشًا وَّ يَقُوْلُ لَهُمْ اِنَّ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ يُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَاَنَا اُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثِ رُسْتُمَ وَاِسْفَنْدَيَارَ وَاَخْبَارِ الْاَكَاسِرَةِ فَيَسْتَمِعُوْنَ حَدِيْثَهٗ وَيَتْرُكُوْنَ اِسْتِمَاعَ الْقُرْاٰنِ فَنَزَلَتْ۔

نضر بن حارث تجارت کے لئے فارس کو گیا تو اخبار اعاجم وہاں سے خرید لایا اور بعض روایات میں ہے کہ عجمیوں کی تاریخ کی کتابیں لے آیا اور اس سے قریش کو سناتا اور ان سے کہتا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں عاد وثمود کا قصہ سناتے ہیں اور میں رستم و اسفندیار کا حال اور اکاسرۂ فارس کے حالات سناتا ہوں۔ تو یہ چٹ پٹے اور نمکین افسانے سن کر قریش نے قرآن کریم سننا ترک کردیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

وَقِيْلَ اِنَّهَا نَزَلَتْ فِي ابْنِ خَطَلٍ اِشْتَرٰى جَارِيَةً تُغَنِّيْ بِالسِّبَابِ۔ ایک قول ہے کہ یہ آیت کریمہ ابن خطل کے حق میں نازل ہوئی اس نے ایک لونڈی خریدی تھی جو گالیاں گایا کرتی تھی۔

اور یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ نزول آیت کریمہ اس قسم کے گانے بجانے والیوں کے حق میں ہی ہے اس لئے کہ عورتوں کے حق میں زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ بھی فرمایا گیا ہے۔

بحر میں ہے: اِنْ اُرِيْدَ بِلَهْوِ الْحَدِيْثِ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ الشِّرَآءُ كَالْجَوَارِي الْمُغَنِّيَاتِ وَ كَكُتُبِ الْاَعَاجِمِ فَالْاِشْتِرَآءُ حَقِيْقَةٌ۔ لہو حدیث میں جو شراء واقع ہوا وہ گانے والی لونڈیاں ہیں یا افسانوں کے مجموعہ ہیں تو اشتراء حقیقی لہو حدیث کا صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَیْ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ یَعْنِیْ ذَاتَ لَهْوِ الْحَدِیْثِ۔ تو جو لہو ولعب کی باتوں کو کتاب کی شکل میں خریدے یا گانے بجانے کا سامان خریدے تو وہ اشتراء لہو حدیث ہوگا۔

علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ بھی یہی فرماتے ہیں: لَمَّا اُشْتُرِیَتِ الْمُغَنِّیَۃُ لِغِنَائِهَا فَکَانَ الْمُشْتَرٰی هُوَ الْغِنَآءُ نَفْسُهٗ فَتَدَبَّرْ۔ جب گانے والی گانے کے لئے خریدی تو خریدار نفس غنا کا ہوا۔ اب تو لہو الحدیث سے اشتراء غنا ہی لازم آیا۔

وَ فِی الْاٰیَۃِ عِنْدَ الْاَکْثَرِیْنَ ذَمٌّ لِلْغِنَآءِ بِاَعْلٰی صَوْتٍ وَقَدْ تَضَافَرَتِ الْاٰثَارُ وَ کَلِمَاتُ کَثِیْرٍ مِّنَ الصُّلَحَآءِ وَالْاَخْیَارِ عَلٰی ذَمِّهٖ مُطْلَقًا لَا فِیْ مَقَامٍ دُوْنَ مَقَامٍ۔

آیہ کریمہ میں اکثر مفسرین کے نزدیک غنا کی برائی کا بیان ہے جبکہ وہ بلند آواز سے کیا جائے اور اس پر بہت سی حدیثیں واضح آرہی ہیں اور علما کے اقوال بھی اس کی مخالفت میں مطلقاً وارد ہیں نہ یہ کہ کسی مقام پر ممنوع اور کسی جگہ جائز ہو۔

وَ اَخْرَجَا اَیْضًا عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْغِنَاءِ فَقَالَ لِلسَّائِلِ اَنْهَاكَ عَنْهُ وَاَکْرَهُهٗ لَكَ۔ شعبی فرماتے ہیں کہ قاسم بن محمد سے غنا کے متعلق سوال ہوتو آپ نے سائل کو جواب دیا تجھے اس سے روکا گیا ہے اور تیرے لئے یہ مکروہ ہے۔

تو سائل نے عرض کیا: اَحَرَامٌ هُوَ؟ حضور کیا وہ حرام ہے قَالَ اُنْظُرْ یَا ابْنَ اَخِیْ اِذَا مَیَّزَ اللّٰهُ تَعَالَی الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ فِیْ اَیِّهِمَا یَجْعَلُ سُبْحٰنَهُ الْغِنَآءَ۔ آپ نے فرمایا اے بھتیجے! جب اللہ تعالیٰ نے حق کو باطل سے متمیز کر دیا تو غناء کو حق میں رکھا یا باطل میں؟

اور یہ جواب نہایت جامع ہے اس لئے کہ حق عبادات وریاضیات ومجاہدات ہیں اور باطل عیاشی فحاشی بے حیائی اور جملہ امور خلاف شرع ہیں تو اب خود ہی غور کر لیا جائے کہ مزامیر وغنا عبادات میں ہیں یا عیاشی فحاشی میں۔

ظاہر ہے کہ یہ افعال فحاشی میں داخل ہیں اور وہ باطل ہے تو غنا باطل میں داخل ہے نہ کہ حق میں۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالَی الْمُغَنِّیَ وَ الْمُغَنّٰی لَهٗ۔ اللہ لعنت فرماتا ہے گانے والے پر اور جس کے لئے گایا جائے اس پر۔

وَفِی السُّنَنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِنَآءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَآءُ الْبَقْلَ۔ غنا دل میں نفاق اس طرح پیدا کرتا ہے جیسے پانی چنا اگاتا ہے۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی ابی عثمان لیثی سے راوی ہیں کہ یزید بن ولید الناقص نے کہا: یَا بَنِیْ اُمَیَّۃَ اِیَّاکُمْ وَالْغِنَآءَ فَاِنَّهٗ یُنْقِصُ الْحَیَآءَ وَیَزِیْدُ فِی الشَّهْوَۃِ وَیَهْدِمُ الْمُرُوَّۃَ وَاِنَّهٗ لَیَنُوْبُ عَنِ الْخَمْرِ وَیَفْعَلُ مَا یَفْعَلُ السَّکْرُ فَاِنْ کُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِیْنَ فَجَنِّبُوْهُ النِّسَآءَ فَاِنَّ الْغِنَآءَ دَاعِیَۃُ الزِّنَا۔

یزید بن ولید ناقص نے فرمایا: اے بنی امیہ اپنے کو گانے بجانے سے مجتنب رکھو اس لئے کہ وہ حیاء میں نقص لاتا اور شہوت بڑھاتا ہے اور مروت کو گرا کر شراب کی طرف لے جاتا ہے اور اس کا سننے والا وہی کام کرتا ہے جو نشہ میں کئے جاتے ہیں تو اگر لازمی طور پر ایسا کرنا ہے تو کم از کم عورتوں کو اس سے الگ رکھو اس لئے کہ گانا بجانا زنا کی طرف بلاتا ہے۔

ضحاک کہتے ہیں: اَلْغِنَا مُنْفِدَۃٌ لِّلْمَالِ مُسْخِطَۃٌ لِّلرَّبِّ مُفْسِدَۃٌ لِّلْقَلْبِ۔ گانا مال ختم کرتا اور اللہ تعالیٰ کا غضب پیدا کرتا اور دل میں فساد لاتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM
ISLAMIA ACADEMY

سعید بن منصور اور احمد و ترمذی اور ابن ماجہ ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم، احمد، طبرانی وغیرہ ابی امامہ سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِيْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَ ثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِيْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ۔ الخ

گانے والی لونڈیوں کی تجارت نہ کرو نہ انہیں خریدو نہ انہیں تعلیم دو ان کی تجارت میں بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے اسی کے بارہ میں وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ الآیہ نازل ہوئی ہے۔

وَ قِيْلَ الْغِنَاءُ جَاسُوْسُ الْقَلْبِ وَ سَارِقُ الْمُرُوَّةِ وَ الْعُقُوْلِ بِتَغَلْغُلٍ فِيْ سُوَيْدَآءِ الْقُلُوْبِ وَ يَطَّلِعُ عَلٰى سَرَائِرِ الْاَفْئِدَةِ وَيَدُبُّ عَلٰى اِلٰى بَيْتِ التَّخْيِيْلِ فَيُنْشِرُ مَا غَرَزَ فِيْهَا مِنَ الْهَوٰى وَالشَّهْوَةِ وَالسَّخَافَةِ وَالرَّعُوْنَةِ فَبَيْنَمَا تَرَى الرَّجُلَ وَعَلَيْهِ سِمَةُ الْوَقَارِ وَ بَهَآءُ الْعَقْلِ وَ بَهْجَةُ الْاِيْمَانِ وَ وَقَارُ الْعِلْمِ كَلَامُهٗ حِكْمَةٌ وَ سُكُوْتُهٗ عِبْرَةٌ فَاِذَا سَمِعَ الْغِنَآءَ نَقَصَ عَقْلُهٗ وَ حَيَآؤُهٗ وَ ذَهَبَتْ مُرُوَّتُهٗ وَ بَهَآؤُهٗ فَيَسْتَحْسِنُ مَاكَانَ قَبْلَ السَّمَاعِ يَسْتَقْبِحُهٗ وَ يُبْدِاُ مِنْ اَسْرَارِهٖ مَا كَانَ يَكْتُمُهٗ وَ يَنْتَقِلُ مِنْ بَهَآءِ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْنِ اِلٰى كَثْرَةِ الْكَلَامِ وَالْهَذْيَانِ وَالْاِهْتِزَازِ كَاَنَّهٗ جَآنٌّ وَ رُبَمَا صَفَقَ بِيَدَيْهِ وَدَقَّ الْاَرْضَ بِرِجْلَيْهِ وَ هٰكَذَا تَفْعَلُ الْخَمْرُ اِلٰى غَيْرِ ذَالِكَ۔

اب اس کے حکم میں علما کا اختلاف ہے ہمارے امام ہمام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور قاضی ابوالطیب اور قرطبی اور ماوردی اور علامہ قاضی عیاض رحمہم اللہ تو اس کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں۔

اور ان کے اتباع میں صاحب فتاویٰ تاتارخانیہ کہتے ہیں: اِعْلَمْ اَنَّ التَّغَنِّيَ حَرَامٌ فِيْ جَمِيْعِ الْاَدْيَانِ۔

وَ صَاحِبَا الْهِدَايَةِ وَالذَّخِيْرَةِ سَمَّيَاهُ كَبِيْرَةً هٰذَا فِي التَّغَنِّيْ لِلنَّاسِ فِيْ غَيْرِ الْاَعْيَادِ وَالْاَعْرَاسِ وَيَدْخُلُ فِيْهِ التَّغَنِّي الصُّوْفِيَّةِ فِيْ زَمَانِنَا فِي الْمَسَاجِدِ وَالدَّعَوَاتِ بِالْاَشْعَارِ وَالْاَذْكَارِ مَعَ اِخْتِلَاطِ اَهْلِ الْاَهْوَآءِ وَالْاَمْرَدِ بَلْ هٰذَا اَشَدُّ مِنْ كُلِّ تَغَنٍّ لِاَنَّهٗ مَعَ اِعْتِقَادِ الْعِبَادَةِ۔

وَ اَمَّا التَّغَنِّيْ وَحْدَهٗ بِالْاَشْعَارِ لِدَفْعِ الْوَحْشَةِ اَوْ فِي الْاَعْيَادِ وَالْاَعْرَاسِ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَالصَّوَابُ مَنْعُهٗ مُطْلَقًا فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ۔

وَ فِي الدُّرِّ الْمُخْتَارِ التَّغَنِّيْ لِنَفْسِهٖ لِدَفْعِ الْوَحْشَةِ لَابَاْسَ بِهٖ عِنْدَ الْعَامَّةِ عَلٰى مَا فِي الْعِنَايَةِ وَصَحَّحَهُ الْعَيْنِيُّ وَغَيْرُهٗ قَالَ وَلَوْ كَانَ فِيْهِ وَعْظٌ وَ حِكْمَةٌ فَجَائِزٌ۔

وَ قَوْلُهٗ لَابَاْسَ بِهٖ - لِمَا جَآءَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَخِيْهِ الْبَرَآءِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ زُهَّادِ الصَّحَابَةِ وَكَانَ يَتَغَنّٰى - وَاُجِيْبَ بِاَنَّهٗ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مُغَنِّيًا بِتَغَنِّيْ بِنَشِيْدِ الْاَشْعَارِ اَيِ الْمُبَاحَةِ - وَ مِنْهُمْ مَنْ اَجَازَهٗ فِي الْعُرْسِ كَمَا جَاءَ ضَرْبُ الدَّفِّ فِيْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ اَبَاحَهٗ مُطْلَقًا وَ مِنْهُمْ مَنْ كَرِهَهٗ مُطْلَقًا اِنْتَهٰى۔

امام ابوبکر طرطوسی اپنی کتاب تحریم السماع میں فرماتے ہیں: اِنَّ الْاِمَامَ اَبَاحَنِيْفَةَ يَكْرَهُ الْغِنَا وَ يَجْعَلُهٗ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ كَذٰلِكَ مَذْهَبُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ سُفْيَانَ وَ حَمَّادٍ وَ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ وَ غَيْرِهِمْ لَا اِخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ وَلَا نَعْلَمُ خِلَافًا بَيْنَ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فِيْ كَرَاهَةِ ذٰلِكَ وَالْمَنْعِ مِنْهُ وَكَانَ مُرَادُهٗ بِالْكَرَاهَةِ الْحُرْمَةَ وَالْمُتَقَدِّمُوْنَ كَثِيْرًا مَا يُرِيْدُوْنَ بِالْمَكْرُوْهِ الْحَرَامَ كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

## خلاصہ

مفہوم عبارات منقولہ یہ ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک غنا مکروہ ہے اور مکروہ سے مراد حرام ہے اور یہی مذہب اہل کوفہ اور اہل بصرہ کا ہے۔ حضرت سفیان وحماد اور ابراہیم اور علامہ شعبی اسی مذہب پر ہیں۔

وَ نَقَلَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِيْهِ اَيْضًا عَنِ الْاِمَامِ مَالِكٍ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْغِنَآءِ وَعَنْ اِسْتِمَاعِهٖ۔ اور امام مالک علیہ الرحمۃ نے بھی غنا کو منع فرمایا اور حنابلہ بھی حرمت کے قائل ہیں۔

اور علامہ طرطوسی نے کتاب الرؤیۃ الفقہاء میں فرمایا: اِنَّ الْاِمَامَ الشَّافِعِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّ الْغِنَا لَهْوٌ مَكْرُوْهٌ يُّشْبِهُ الْبَاطِلَ وَ مَنِ اسْتَكْثَرَ مِنْهُ فَهُوَ سَفِيْهٌ تُرَدُّ شَهَادَتُهٗ۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں غنا لہو اور مکروہ ہے اور اس میں زیادتی کرنے والا سفیہ ہے اور اس کی شہادت مردود ہے۔

اور شرح کبیر للجامع الصغیر میں علامہ مناوی فرماتے ہیں: اِنَّ مَذْهَبَ الشَّافِعِيِّ اِنَّهٗ مَكْرُوْهٌ تَنْزِيْهًا عِنْدَ اَمْنِ الْفِتْنَةِ۔ غنا بلا مزامیر مکروہ تنزیہی ہے جبکہ فتنہ سے امن ہو یعنی لہو ولعب یا لغو باتوں سے نہ ہو۔

منہاج میں ہے: يُكْرَهُ الْغِنَا بِلَا اٰلَةٍ۔ بلا مزامیر بھی غنا مکروہ ہے۔

گزشتہ اقوال فقہاء محققین سے تو واضح ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک نفس غنا میں بھی حرمت کراہت اور کراہت تنزیہی ہے۔ رہا بالمزامیر اس کی حرمت میں سب متفق ہیں۔

اب وہ تحقیق بھی نقل کرنا ضروری ہے جس سے اباحت بالشرط نکلتی ہے۔

وَ مِثْلُ الْاِخْتِلَافِ فِي الْغِنَآءِ الْاِخْتِلَافُ فِي السَّمَاعِ فَاَبَاحَ قَوْمٌ كَمَا اَبَاحُوا الْغِنَا وَاسْتَدَلُّوْا عَلٰى ذٰلِكَ بِمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ۔

جیسے غنا میں اختلاف ہے۔ سماع میں بھی اختلاف ہے۔ جو اباحت کے قائل ہیں وہ حدیث عائشہ سے استدلال کرتے ہیں جو بخاری شریف میں ہے۔ فرماتی ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور میرے پاس دو کنیزک تھیں جو گاتی تھیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کروٹ لے کر آرام فرما ہو گئے اور ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ تَسَجّٰى بِثَوْبِهٖ وَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَانْتَهَرَنِيْ وَ قَالَ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ بروایت مسلم یوں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کپڑا لپیٹ کر آرام گزین تھے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حاضر آئے اور انہوں نے مجھے روکا (یعنی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو) اور فرمایا شیطان کا راگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں !!!؟

فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَ كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف رخ کر کے فرمایا چھوڑ دو انہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پھر ادھر سے بے توجہ ہو گئے تو (حضرت سیدہ) نے ان لونڈیوں کو کچوکا لگایا تو وہ دونوں چلی گئیں اور وہ دن عید کا تھا۔

اس سے اباحت غناء وسماع کے حامی استدلال کرتے ہیں کہ یہاں غناء یا سماع تھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کے مشغلہ سے روکنے کو منع فرمایا اس سے یہ ثابت بھی ہوتا ہے کہ مرد لونڈی کا گانا سن سکتا ہے اگرچہ وہ اس کی مملوکہ نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

ہو اس لئے کہ حضور ﷺ نے ان کا گانا سنا اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو منع کرنے سے روکا اور وہ گاتی رہیں حتیٰ کہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کے اشارہ سے وہ گئیں۔

وَاِنْكَارُ اَبِیْ بَكْرٍ عَلٰى اِبْنَتِهٖ عَنْهُمَا مَعَ عِلْمِهٖ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَظُنُّ اَنَّ ذٰلِكَ لَمْ یَكُنْ بِعِلْمِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِكَوْنِهٖ دَخَلَ فَوَجَدَهٗ مُغَطّٰى بِثَوْبِهٖ فَظَنَّهٗ نَائِمًا۔ اور حضور ﷺ کی موجودگی میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منع فرمانا جب ہی جائز مانا جاسکتا ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو چادر لپیٹے آرام گزین پایا تھا تو آپ سمجھے کہ حضور ﷺ خواب استراحت میں ہیں۔

وَفِیْ فَتْحِ الْبَارِیْ اِسْتَدَلَّ جَمَاعَةٌ مِّنَ الصُّوْفِیَّةِ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَلٰى اِبَاحَةِ الْغِنَآءِ وَ سِمَاعِهٖ بِاٰلَةٍ وَ بِغَیْرِ اٰلَةٍ۔ فتح الباری میں ہے کہ ایک جماعت صوفیہ اس حدیث سے اباحت غناء اور سماع باآلہ اور بلا آلہ کا استدلال کرتی ہے۔

اور بخاری میں جو روایت ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے: قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبُوْبَكْرٍ وَعِنْدِیْ جَارِیَتَانِ مِنْ جَوَارِی الْاَنْصَارِ تُغَنِّیَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ یَوْمَ بُعَاثٍ قَالَتْ وَلَیْسَتَا بِمُغَنِّیَتَیْنِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ فِیْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ ذٰلِكَ یَوْمُ عِیْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَابَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَ هٰذَا عِیْدُنَا فَنَفَتْ فِیْهِ عَنْهُمَا مِنْ طَرِیْقِ الْمَعْنٰى مَا اَثْبَتَهٗ لَهُمَا بِاللَّفْظِ لِاَنَّ الْغِنَآءَ یُطْلَقُ عَلٰى رَفْعِ الصَّوْتِ وَعَلَى التَّرَنُّمِ الَّذِیْ تُسَمِّیْهِ الْعَرَبُ النَّصِیْبَ بِفَتْحِ النُّوْنِ وَسُكُوْنِ الْمُهْمَلَةِ وَعَلٰى وَ لَا یُسَمّٰى فَاعِلُهٗ مُغَنِّیًا وَ اِنَّمَا یُسَمّٰى بِذٰلِكَ مَنْ یُنْشِدُ بِتَمْطِیْطٍ وَ تَكْسِیْرٍ وَ تَهْیِیْجٍ وَ تَشْوِیْقٍ بِمَا فِیْهِ تَعْرِیْضٌ بِالْفَوَاحِشِ اَوْ تَصْرِیْحٌ بِذٰلِكَ۔

اس پر علامہ قرطبی فرماتے ہیں:

قَوْلُهَا - لَیْسَتَا بِمُغَنِّیَتَیْنِ - اَیْ لَیْسَتَا مِمَّنْ یَّعْرِفُ الْغِنَا كَمَا تَعْرِفُهُ الْمُغَنِّیَاتُ الْمَعْرُوْفَاتُ بِذٰلِكَ وَ هٰذَا مِنْهُمَا تَجَوُّزٌ عَنِ الْغِنَا الْمُعْتَادِ عِنْدَ الْمُشْتَهِرِیْنَ بِهٖ وَهُوَ الَّذِیْ یُحَرِّكُ السَّاكِنَ وَیَبْعَثُ الْكَامِنَ۔

وَ هٰذَا النَّوْعُ اِذَا كَانَ فِیْ شِعْرٍ فِیْهِ وَصْفُ مَحَاسِنِ النِّسَآءِ وَالْخَمْرِ وَ غَیْرِهِمَا مِنَ الْاُمُوْرِ الْمُحَرَّمَةِ لَا یُخْتَلَفُ فِیْ تَحْرِیْمِهٖ۔

وَ اَمَّا مَا ابْتَدَعَهُ الصُّوْفِیَّةُ فِیْ ذٰلِكَ فَمِنْ قَبِیْلِ مَا لَا یُخْتَلَفُ فِیْ تَحْرِیْمِهٖ لٰكِنِ النُّفُوْسُ الشَّهْوَانِیَّةُ غَلَبَتْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ یُنْسَبُ اِلَى الْخَیْرِ حَتّٰى لَقَدْ ظَهَرَتْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْهُمْ فَعَلَاتُ الْمَجَانِیْنِ وَالصِّبْیَانِ حَتّٰى وَ قَصُوْا الْحَرَكَاتِ مُتَطَابِعَةً وَ تَقْطِیْعَاتٍ مُتَلَاحِقَةً ۔ وَانْتَهٰى ۔ یَقُوْمُ مِنْهُمْ اِلٰى اَنْ جَعَلُوْهَا مِنْ بَابِ الْقُرَبِ وَصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَاَنَّ ذٰلِكَ یُثْمِرُ سَنِیَّ الْاَحْوَالِ وَ هٰذَا عَلَى التَّحْقِیْقِ مِنْ اٰثَارِ الزَّنْدَقَةِ وَ قَوْلِ اَهْلِ الْمَخْرَفَةِ وَاللّٰهُ تَعَالَى الْمُسْتَعَانُ اِنْتَهٰى كَلَامُ الْقُرْطَبِیِّ۔

وَ قَالَ بَعْضُ الْاَجِلَّةِ

لَیْسَ فِی الْخَبَرِ الْاِبَاحَةُ مُطْلَقًا فَیُصَارُ اِلٰى مَا فِیْهِ اِبَاحَةٌ فِیْ سُرُوْرٍ شَرْعِیٍّ كَمَا فِی الْاَعْیَادِ وَ الْاَعْرَاسِ فَهُوَ دَلِیْلٌ لِّمَنْ اَجَازَهٗ فِی الْعُرْسِ كَمَا اَجَازَ ضَرْبَ الدَّفِّ فِیْهِ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَ مَعَ هٰذَا اَشَارَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْتِفَافِهٖ بِثَوْبِهٖ وَ تَحْوِيْلِ وَجْهِهِ الشَّرِيْفِ اِلٰى اَنَّ الْاِعْرَاضَ عَنْ ذٰلِكَ اَوْلٰى۔

وَ سِمَاعُ صَوْتِ الْجَارِيَةِ الْغَيْرِ الْمَمْلُوْكَةِ بِمِثْلِ هٰذَا الْغِنَاءِ اِذَا اَمِنَتَ الْفِتْنَةَ مِمَّا لَا بَاْسَ بِهٖ فَلْيَكُنِ الْخَبَرُ دَلِيْلًا عَلٰى جَوَازِهٖ۔

وَ نَحْوُهُ التَّغَنِّيْ فِيْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ۔

وَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَ اَبُوْعُبَيْدَةَ فَسَّرَا التَّغَنِّيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِالْاِسْتِغْنَاءِ فَكَاَنَّهٗ قِيْلَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَسْتَغْنِ بِالْقُرْاٰنِ عَنْ غَيْرِهٖ وَ هُوَ مَعَ هٰذَا الْغِنٰى لِذَاتِهِ الْوَحْشَةَ عَنْ نَفْسِهٖ فِيْ عُقْرِ دَارِهٖ وَ مِثْلُهٗ مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ اِنْتَهَيْتُ اِلٰى بَابِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَمِعْتُهٗ يُغَنِّيْ۔

فَكَيْفَ ثَوَائُ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ مَا　　قَضٰى وَطَرًا مِّنْهَا جَمِيْلُ بْنُ مَعْمَرٍ

اَرَادَ بِهٖ حِيْنَئِذٍ الْجُمَحِيَّ وَكَانَ خَاصًّا بِهٖ فَلَمَّا اسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ قَالَ لِيْ اَسَمِعْتَ مَا قُلْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّا اِذَا خَلَوْنَا قُلْنَا مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِهِمْ۔

وَ حَرَّمَ جَمَاعَةٌ السِّمَاعَ مُطْلَقًا۔

اور امام حجۃ الاسلام غزالی رحمہ اللہ نے اس کے متعلق یہ فیصلہ کیا:

اَلسِّمَاعُ اِمَّا مَحْبُوْبٌ بِاَنْ غَلَبَ عَلَى السَّامِعِ حُبُّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلِقَاؤُهٗ لِيَسْتَخْرِجَ بِهٖ اَحْوَالًا مِنَ الْمُكَاشَفَاتِ وَالْمُلَاطَفَاتِ۔ سماع اس صورت میں محبوب ہے اگر سامع پر حب الٰہی کا غلبہ ہو اور اس سے ملنے کا مشتاق ہوتا کہ مکاشفات و ملاطفات کے برازخ میں اس پر احوال ظاہر ہوں۔

وَاِمَّا مُبَاحٌ بِاَنْ كَانَ عِنْدَهٗ عِشْقٌ مُّبَاحٌ لِحَلِيْلَتِهٖ اَوْلَمْ يَغْلِبْ عَلَيْهِ حُبُّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا الْهَوٰى۔ اور دوسری جائز ہے اگر اس کے دل میں اپنی بیوی کا عشق مباح ہو اگرچہ اس پر حب اللہ غالب نہ ہو اور نہ خواہشات نفسانیہ کا غلبہ ہو۔

وَاِمَّا مُحَرَّمٌ بِاَنْ غَلَبَ عَلَيْهِ هَوًى مُحَرَّمٌ۔ اور اس صورت میں حرام ہے کہ اس سے خواہشات شہوانیہ کا غلبہ ہو۔

چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ نے بھی اسی نظریہ کے ماتحت فرمایا ہے:

ندانم سماع اے برادر کہ چیست　　مگر مستمع را بدانم کہ کیست
اگر مرد لہو است بازی دلاغ　　قوی تر شود لہوش اندر دماغ
وگر برج معنی بود طیر او　　فرشتہ فروماند از سیر او
جہاں پر سماع است مستی و شور
و لیکن چہ داند در آئینہ کور

## ترجمہ

سماع کو تو میں نہیں جانتا کہ کیا ہے مگر سننے والے کو سمجھتا ہوں کہ وہ کیسا ہوتا ہے۔
اگر وہ لہو و لعب اور کھیل کود کا شکار ہے تو اس محفل میں اس کا لہو اس کے دماغ پر مستولی ہو جائے گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور اگر مرد حق نوش حقیقت نیوش ہے تو فرشتہ اس کے طیران و سیران سے پیچھے رہ جائے گا۔

اور حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا جہان میں سماع و مستی کا شور ہے۔ مگر جس کا آئینہ قلب اندھا ہو وہ اسے کیا جانے۔

وَ سُئِلَ الْعِزُّ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ اِسْتِمَاعِ الْاِنْشَادِ فِی الْمَحَبَّةِ وَ الرَّقْصِ فَقَالَ الرَّقْصُ بِدْعَةٌ لَا یَتَعَاهَدُهٗ اِلَّا نَاقِصُ الْعَقْلِ فَلَا یُصْلِحُ اِلَّا لِلنِّسَآءِ۔ عز بن عبد السلام سے استفسار کیا گیا محبت میں اشعار سننے اور رقص کرنے کے متعلق تو آپ نے جواب دیا کہ رقص بدعت ہے اس کی طرف مائل نہ ہوگا مگر ناقص العقل یہ مناسب نہیں مگر مستورات میں رواج ہے۔

وَاَمَّا اسْتِمَاعُ الْاِنْشَادِ الْمُحَرِّكِ لِلْاَحْوَالِ السَّنِیَّةِ وَ ذِكْرِ اُمُوْرِ الْاٰخِرَةِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ بَلْ یُنْدَبُ عِنْدَ الْفُتُوْرِ وَ سَاٰمَةِ الْقَلْبِ وَلَا یَحْضُرُ السَّمَاعَ مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ هَوًى خَبِیْثٌ فَاِنَّهٗ یُحَرِّكُ مَا فِی الْقَلْبِ۔

اور وہ سماع جس میں احوال سنیہ اور ذکر امور آخرت کی تحریک ہو اس میں حرج نہیں بلکہ وہ مستحسن ہے ایسی حالت میں جب کہ اخلاق میں فتور اور دلوں میں ناشائستگی پیدا ہو چکی ہو۔ اور وہ شخص محفل سماع میں نہ جائے جس کے دل میں خبیث خواہشات ہوں اس لئے کہ وہ جو دل میں ہوتا ہے اسی کو حرکت میں لاتا ہے۔

چنانچہ حجۃ الاسلام فرماتے ہیں:

اَلسَّمَاعُ یَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ السَّامِعِیْنَ وَالْمَسْمُوْعِ مِنْهُمْ۔ سماع کا حکم سامع اور مسموع منہم کی کیفیت پر مختلف ہے۔

وَ هُمْ اِمَّا عَارِفُوْنَ بِاللّٰهِ۔ اور کیفیات مختلفہ عارف باللہ افراد میں بھی مختلف ہوتی ہیں۔

فَمَنْ غَلَبَ عَلَیْهِ الْخَوْفُ اَثَّرَ فِیْهِ السَّمَاعُ عِنْدَ ذِكْرِ الْمَخْرَفَاتِ نَحْوُحُزْنٍ وَ بُكَاءٍ وَ تَغَیُّرِلَوْنٍ۔ جس پر خوف الٰہی غالب ہو اس پر وہ سماع جس میں خرافات ہی ہوں حزن و بکاء لاتا ہے اور رنگ چہرہ کا متغیر ہو جاتا ہے۔

وَ هُوَ اِمَّا خَوْفُ عِقَابٍ اَوْ فَوَاتُ ثَوَابٍ اَوْ اُنْسٍ اَوْ قُرْبٍ۔ وہ خوف عذاب یا فوات ثواب کے غم سے ایسا ہوتا ہے یا اس سے ان کا دل انس و قرب کی طرف مائل ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ عارف کامل کے لئے سماع کے ہر پہلو میں رجوع الی اللہ ہی حاصل ہوتا ہے برخلاف عوام کالانعام کے کہ ان میں اثر ان کے خیالات فاسدہ کاسدہ رذیلہ خبیثہ کا ہی ہوتا ہے۔

وَلِهٰذَا لَمْ یَشْتَغِلِ النَّبِیُّوْنَ وَالصِّدِّیْقُوْنَ وَاَصْحَابُهُمْ سَمَاعَ الْمَلَاهِیْ وَالْغِنَا وَاقْتَصَرُوْا عَلٰى كَلَامِ رَبِّهِمْ سُبْحَانَهٗ۔ اسی وجہ میں ایسے لہو و لعب کی طرف انبیاء اور صدیقین اور ان کے اصحاب مشغول نہیں ہوئے وہ کلام اللہ کے سوا اور کسی کلام کو سننا پسند نہیں کرتے۔

غرضکہ خلاصہ کلام غزالی وہی ہے جو ہم شیخ سعدی کی رباعی میں بیان کر چکے ہیں۔

چنانچہ قاضی حسین حضرت شیخ الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

اَلنَّاسُ فِی السَّمَاعِ اِمَّا عَوَامٌّ وَ هُوَ حَرَامٌ عَلَیْهِمْ لِبَقَا نُفُوْسِهِمْ۔ سماع میں شرکت کرنے والے یا عوام ہوتے ہیں ان پر وہ حرام ہے اس لئے کہ ان میں نفسانیت کا غلبہ ہوتا ہے۔

وَ اِمَّا زُهَّادٌ وَ هُوَ مُبَاحٌ لَهُمْ لِحُصُوْلِ مُجَاهَدَتِهِمْ۔ یا زاہد لوگ شریک ہوتے ہیں ان کے لئے مباح ہے کہ اس سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

مجاہدہ حاصل ہوتا ہے۔

وَ اِمَّا عَارِفُوْنَ وَ هُوَ مُسْتَحَبٌّ لَّهُمْ لِحَيَاةِ قُلُوْبِهِمْ۔ یا عارف لوگ شرکت کرتے ہیں ان کے لئے مستحب ہے کہ انہیں حیات قلب اور زندہ دلی حاصل ہوتی ہے۔

ایک قول حضرت جنید بغدادی سے یہ بھی ہے جبکہ آپ سے سماع کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: هُوَ ضَلَالٌ لِلْمُبْتَدِئِ وَالْمُنْتَهِيْ لَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ۔ وہ مبتدی کے لئے گمراہی ہے اور منتہی اس کا محتاج نہیں۔

علامہ قشیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اِنَّ لِلسَّمَاعِ شَرَائِطَ۔ مِنْهَا مَعْرِفَةُ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ لِيَعْلَمَ صِفَاتَ الذَّاتِ مِنْ صِفَاتِ الْاَفْعَالِ وَ مَا يَمْتَنِعُ فِيْ نَعْتِ الْحَقِّ سُبْحَانَهٗ وَ مَا يَجُوْزُ وَصْفُهٗ تَعَالٰى بِهٖ وَ مَا يَجِبُ وَ مَا يَصِحُّ اِطْلَاقُهٗ عَلَيْهِ عَزَّشَانُهٗ مِنَ الْاَسْمَاءِ وَ مَا يَمْتَنِعُ۔

سماع کے لئے شرائط ہیں ان میں سے معرفت اسماء اور صفات کا علم ضروری ہے تاکہ سامع صفات ذات وصفات افعال کا جاننے والا ہو اسماء میں سے اور سمجھتا ہو کہ اس لفظ میں کیا ممنوع ہے اور کیا نعت حق سبحانہ وتعالیٰ کے لئے صحیح ہے۔

ثُمَّ قَالَ فَهٰذِهٖ شَرَائِطُ صِحَّةِ السَّمَاعِ عَلٰى لِسَانِ اَهْلِ التَّحْصِيْلِ مِنْ ذَوِي الْعُقُوْلِ۔ پھر فرمایا یہ شرائط صحت سماع ذوی العقول اور اہل تحصیل کی زبان پر ہیں۔

وَ اَمَّا عِنْدَ اَهْلِ الْحَقَائِقِ فَالشَّرْطُ فَنَاءُ النَّفْسِ بِصِدْقِ الْمُجَاهَدَةِ ثُمَّ حَيَاةُ الْقَلْبِ بِرُوْحِ الْمُشَاهَدَةِ فَمَنْ لَّمْ تَتَقَدَّمْ بِالصِّحَّةِ مُعَامَلَتُهٗ وَلَمْ تَحْصُلْ بِالصِّدْقِ مُنَازَلَتُهٗ فَسَمَاعُهٗ ضِيَاعٌ۔ اور اہل حقائق کے لئے فناء نفس صدق مجاہدہ کے ساتھ شرط ہے پھر روح مشاہدہ کے ساتھ دل کا زندہ ہونا بھی لازمی ہے اور جو اس مقام پر اپنے معاملہ میں صحیح نہیں اور منازل صدیق سے اسے حاصل نہیں اس کا سماع محض اضاعت ہے۔

اس کے بعد آخر بحث میں صاف فرماتے ہیں:

وَ بِهٖ يَتَبَيَّنُ تَحْرِيْمُ السَّمَاعِ عَلٰى اَكْثَرِ مُتَصَوِّفَةِ الزَّمَانِ لِفَقْدِ شُرُوْطِ الْقِيَامِ بِاٰدَابِهٖ۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ اکثر متصوفہ زمانہ کے لئے سماع کی حرمت واضح ہے اس لئے کہ ان میں شروط قیام اداء مفقود ہے۔ پھر فرماتے ہیں:

وَ مِنَ الْعَجَبِ اَنَّهُمْ يَنْسِبُوْنَ السَّمَاعَ وَالتَّوَاجُدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَرْوُوْنَ عَنْ عَطِيَّةَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَصْحَابِ الصُّفَّةِ يَوْمًا فَجَلَسَ بَيْنَهُمْ وَ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ يُّنْشِدُنَا فَقَالَ وَاحِدٌ۔

لَسَعَتْ حَيَّةُ الْهَوٰى كَبِدِيْ فَلَا طَبِيْبَ لَهٗ وَلَا رَاقِ
اِلَّا الْحَبِيْبُ الَّذِيْ شُغِفْتُ بِهٖ فَعِنْدَهٗ رُقْيَتِيْ وَ تِرْيَاقِ

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ تَمَايَلَ حَتّٰى سَقَطَ الرِّدَاءُ الشَّرِيْفُ عَنْ مَنْكِبِهٖ فَاَخَذَهٗ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ فَقَسَّمُوْهُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ بِاَرْبَعِمِائَةِ قِطْعَةٍ۔

سخت تعجب ہے ان صوفیوں نے سماع و تواجد کی نسبت حضور ﷺ تک کر ڈالی اور حضرت عطیہ کے نام سے روایت کر ڈالی کہ حضور ﷺ ایک دن اصحاب صفہ پر تشریف لائے اور ان میں جلوہ افروز ہو کر فرمایا تم میں کوئی ہے جو ہمیں کچھ اشعار

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

سنائے تو ایک ان میں سے کھڑے ہوئے اور مذکورہ رباعی سنائی جس کا ترجمہ علامہ نامی مولانا عبدالرحمن جامی کی طرف سے رباعی میں منسوب ہے وہ یہ ہے:

بگزید مار عشقت جگر کباب ما را نہ طبیب می شناسد نہ فسونگرے دوا را

مگر آں حبیب دلبر کہ ربود دل ز دستم بفسونگری گر آید بکند علاج ما را

اور اس روایت کو متاخرین صوفیہ نے سند میں نقل کیا۔

کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اصحاب صفہ میں سے کسی دل سوختہ نے مذکورہ رباعی سنائی اور اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا تواجد ہوا کہ رداء مبارک دوش اقدس سے گر گئی اصحاب صفہ نے اسے اٹھالیا اور تبرکاً چار سو ٹکڑے کر کے آپس میں تقسیم کرلیا۔

علامہ آلوسی اس روایت کو غلط لکھتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں: وَ هُوَ لَعَمْرِیْ كِذْبٌ صَرِيْحٌ وَاِفْكٌ قَبِيْحٌ لَا اَصْلَ لَهٗ بِالْاِجْمَاعِ مُحَدِّثِيْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَمَا اَرَاهُ اِلَّا مِنْ وَضْعِ الزَّنَادِقَةِ۔

یہ روایت قسم بہ خدا صاف جھوٹ اور من گھڑت ہے اس کی کوئی اصل نہیں محدثین اہل سنت بالاجماع اسے بے اصل فرماتے ہیں اور میں اسے زنادقہ کی گھڑی ہوئی روایت سمجھتا ہوں۔

فَهٰذَا الْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ يَتْلُوْهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَتْلُوْهُ هُوَ اَيْضًا اَلْبَتَّةَ۔ یہ قرآن کریم وہ محبوب ترین کلام ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تلاوت کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی جبریل کو سنایا۔ باقی یہ قصے جو تم نے سنے سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ۔

وَ قَدْ حَرَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَآءِ التَّصْفِيْقَ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ وَلَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ۔ تالیاں بجانا عورتوں کا فعل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے مشابہت مردکی اور عورتوں کو مشابہت مردوں کی کرنے والوں پر لعنت فرمائی۔

وَكَذٰلِكَ نَتْفُ الشُّعُوْرِ وَضَرْبُ الصُّدُوْرِ وَتَمْزِيْقُ الثِّيَابِ مُحَرَّمٌ۔ ایسے ہی بال نوچنا سینہ کوبی کرنا کپڑے پھاڑنا یہ بھی حرام ہے۔

وَ اَيُّ ثَمَرَةٍ لِضَرْبِ الصُّدُوْرِ وَ نَتْفِ الشُّعُوْرِ وَشَقِّ الْجُيُوْبِ اِلَّا رَعُوْنَاتٍ صَادِرَةٍ عَنِ النُّفُوْسِ۔ اور ضرب صدور، نتف شعور اور شق جیوب سے کیا حاصل ہوتا ہے سوائے رعونت نفسانیہ کے۔

اور مزامیر کے متعلق آخر میں یہ فیصلہ ہے:

وَ مِمَّا ذَكَرْنَا يُعْلَمُ مَا فِي الْاِسْتِدْلَالِ بِهَا عَلٰى حُرْمَةِ الْمَلَاهِيْ كَالرَّبَابِ وَالْجَنْكِ وَالطَّيْرِ وَ الْكَمَنْجَةِ وَالْمِزْمَارِ وَ غَيْرِهَا مِنَ الْاٰلَاتِ الْمُطْرَبَةِ بِنَاءً عَلٰى مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنِ اَنَّهُمَا فَسَّرَا لَهْوَ الْحَدِيْثِ بِهَا نَعَمْ اِنَّهٗ يُحَرَّمُ اِسْتِعْمَالُهَا وَاِسْتِمَاعُهَا لِغَيْرِ مَا ذُكِرَ فَقَدْ صَحَّ مِنْ طُرُقٍ خِلَافًا لِمَا وَهِمَ فِيْهِ اِبْنُ حَزْمٍ الضَّالُّ وَالْمُضِلُّ۔

فَقَدْ عَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ وَوَصَلَهُ الْاِسْمَاعِيْلِيُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْنُعَيْمٍ وَاَبُوْدَاؤدَ - وَ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ لَا مَطْعَنَ فِيْهَا وَ صَحَّحَهٗ جَمَاعَةٌ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ كَمَا قَالَهٗ بَعْضُ الْحُفَّاظِ اَنَّهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَكُوْنُ

مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ یَّسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَ هُوَ صَرِیْحٌ فِیْ تَحْرِیْمِ جَمِیْعِ اٰلَاتِ اللَّهْوِ الْمُطْرِبَةِ وَ مِمَّا یُشْبِهُ الصَّرِیْحَ فِیْ ذَالِكَ مَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کِتَابِ ذَمِّ الْمَلَاهِیْ عَنْ اَنَسٍ وَاَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِیْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِیْ اُمَامَةَ مَرْفُوْعًا لَیَکُوْنَنَّ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَ مَسْخٌ وَ ذٰلِكَ اِذَا شَرِبُوا الْخُمُوْرَ وَاتَّخَذُوا الْقَیْنَاتِ وَضَرَبُوْا بِالْمَعَازِفِ۔

اور حرمت آلات ملاہی پر سید المفسرین ابن عباس اور حسن رضی اللہ عنہما نے لہو الحدیث کی تفسیر میں فرمایا کہ ان کا استعمال و استماع حرام ہے اور اس پر بخاری نے تعلیقاً حدیث نقل کی اور احمد اور ابن ماجہ، ابونعیم اور ابوداؤد نے باسانید صحیحہ حدیث نقل کی اور اس کی صحت دوسرے محدثین وائمہ نے تسلیم کی۔

وہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایسی قوم بھی ہوگی جو ریشم اور شراب اور مزامیر کو جائز کرے گی۔ اس سے صراحتاً تمام مزامیر و آلات لہو مطربہ کی حرمت واضح ہے۔ اور ابن ابی الدنیا نے کتاب ذم الملاہی میں انس واحمد اور طبرانی نے ابن عباس سے اور ابوامامہ سے مرفوعاً نقل کی ہے کہ میری اس امت میں خسف اور مسخ ہوگا یہ جب ہوگا جب کہ شرابیں پی جائیں اور کنجریوں سے تعلقات قائم کئے جائیں اور گانے بجانے کے آلات رکھے جائیں۔

اور عز بن عبدالسلام اور ابن دقیق العید نے جو روایت کہ یَوْمُ الْعِیْدِ کَانَا یُسْمَعَانِ ذَالِكَ وَ الظَّاهِرُ اِنَّهٗ کِذْبٌ لَّا اَصْلَ لَهٗ۔ کہ عید بقر میں یہ چیزیں سنی جاتی تھیں یہ روایت خالص کذب ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

اس کے بعد آخر میں وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ پر فرماتے ہیں:

وَ اسْتَدَلَّ بَعْضُهُمْ بِالْاٰیَةِ عَلَی الْقَوْلِ بِاَنَّ لَهْوَ الْحَدِیْثِ الْکُتُبُ الَّتِیْ اِشْتَرَاهَا نَضْرُ بْنُ الْحٰرِثِ عَلٰی حُرْمَةِ مُطَالَعَةِ کُتُبِ تَوَارِیْخِ الْفُرْسِ الْقَدِیْمَةِ وَسِمَاعِ مَا فِیْهَا وَقِرَاءَتِهٖ۔

آیت کریمہ میں جو اشتراء لہو حدیث ہے اس سے وہ کتابیں مراد ہیں جو نضر بن حارث نے فارس سے خریدیں ان کے مطالعہ کی حرمت اور اسے سننا حرام فرمایا گیا۔ اس لئے کہ ان کتابوں میں کذب کا طومار ہے اور کذب کے طومار کو پڑھنا اضاعت وقت اور تشغل بغیر اللہ ہے اور تشغل بغیر اللہ پر اس آیہ کریمہ سے حکم حرمت ہے چنانچہ آگے ارشاد ہے:

لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝۶

تا کہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے اور اس دین کا مذاق اڑائے یہ وہ ہیں جن کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

آلوسی فرماتے ہیں: وَالْمُرَادُ لِیَثْبُتَ عَلٰی ضَلَالِهٖ وَ یَزِیْدَ فِیْهِ۔ اس سے یہ مراد ہے کہ لہو الحدیث کا اشتراء اس لئے کرتا ہے کہ وہ اپنی گمراہی پر قائم و ثابت رہ کر یہ زیادتی اور کرے اور لوگوں کو گمراہ کرے اور آیات اللہ کا مذاق اڑائے ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

مُّهِیْنٌ۔ اہانت سے ہے۔ آگے ارشاد ہے:

وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۷

اور جب پڑھی جاتی ہیں اس پر ہماری آیتیں تو تکبر سے پھر جاتا ہے گویا اس نے وہ سنی ہی نہیں گویا اس کے کانوں میں ٹینٹ ہیں تو اسے دردناک عذاب کی بشارت دو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

عربی میں وقر صمم کو کہتے ہیں اور صمم ہر اس ثقل کو کہتے ہیں جو مانع سماع ہو۔ تو گویا اس کا تکبر اسے ایسا بہرا بنا دیتا ہے گویا وہ سنتا ہوا بہرا ہے تو اسے دردناک عذاب کی خبر کا حکم ہے۔

اب جبکہ جہنمیوں کا ذکر ہو چکا تو اس کے بعد لازمی ہوا کہ مومنوں کا حال بھی بیان ہو اس لئے کہ کلام پاک کا یہی اسلوب بیان ہے چنانچہ ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۙ﴿۸﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾

بے شک وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے باغیچے ہیں نعمتوں کے ہمیشہ اس میں رہیں وعدہ اللہ کا سچا ہے اور وہ عزت والا حکمت والا ہے۔

یہاں جنت نعیم کا بالخصوص تذکرہ اس وجہ میں ہے کہ ابن ابی حاتم مالک بن دینار سے راوی ہیں: جَنَّاتُ النَّعِيْمِ بَيْنَ جَنَّاتِ الْفِرْدَوْسِ وَبَيْنَ جَنَّاتِ عَدْنٍ وَفِيْهَا جَوَارٍ خُلِقْنَ مِنْ وَرْدِ الْجَنَّةِ قِيْلَ وَمَنْ يَّسْكُنُهَا قَالَ الَّذِيْنَ هَمُّوْا بِالْمَعَاصِيْ فَلَمَّا ذَكَرُوْا عَظَمَتِيْ رَاقَبُوْنِيْ وَالَّذِيْنَ انْثَنَتْ اَصْلَابُهُمْ فِيْ خَشْيَتِيْ۔

جنات نعیم جنات الفردوس اور جنات عدن کے بیچ میں ہے اس میں وہ کنیزکیں ہوں گی جن کی پیدائش جنت کے گلاب سے ہوئی۔ عرض کیا گیا اس میں کون رہے گا فرمایا وہ جو گناہ کے لئے تیار ہو تو جب اس کے آگے میری عظمت کا ذکر کیا جائے تو میری طرف جھک جائے اور وہ جن کی صلب میں تخمیر میرے خوف کی ہو۔

اور عزیز کی تعریف یہ ہے: اَلَّذِيْ لَا يَغْلِبُهٗ شَيْءٌ لِيَمْنَعَ مِنْ اِنْجَازِهٖ۔ عزیز وہ ہے جس پر کوئی غالب آکر سزا و جزا سے مانع نہ ہو سکے۔ اور

حکیم وہ ہے: اَلَّذِيْ لَا يَفْعَلُ اِلَّا مَا تَقْتَضِيْهِ الْحِكْمَةُ وَالْمَصْلِحَةُ۔ جو کوئی کام حکمت و مصلحت کے مقتضا کے خلاف نہ کرے۔ جیسے کہتے ہیں: فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْ عَنِ الْحِكْمَةِ۔ آگے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت عالیہ کا ذکر ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۰﴾

(وہ عزیز و حکیم وہ ہے) کہ اس نے آسمانوں کو بلا ستون پیدا فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو اور زمین میں میخیں قائم کیں تاکہ تمہیں جھکولے نہ دے اور پھیلایا ہر قسم کا جانور زمین میں اور اتارا آسمان سے پانی تو اگایا ہم نے اس زمین میں ہر قسم کے منافع والا جوڑا۔

عَمَدٍ جمع ہے عِمَادٌ کی جیسے اَهَبٌ جمع ہے اِهَاب کی یعنی کھال۔ عمد ہر اس سہارے کو کہتے ہیں جس پر چھت قائم رہ سکے۔

تَرَوْنَهَا۔ یعنی تم دیکھ رہے ہو۔ اگر ستون ہوتا تو تم دیکھتے۔

رَوَاسِيَ۔ شَوَامِخ۔ ثَوَابِت۔ یہ تمام میخ کے معنی میں مستعمل ہے۔

تَمِيْدَ۔ اضطراب کے معنی دیتا ہے يَعْنِيْ لِئَلَّا تَمِيْدَ بِكُمْ اَيْ تَضْطَرِبَ یعنی اگر پہاڑوں کی میخیں نہ ہوتیں تو تم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

زمین پر قائم نہ رہ سکتے۔ سعدی نے خوب کہا ہے:

زمین از تپ و لرزه آمد ستوه فرد کوفت بر دامنش میخ کوه

وَبَثَّ۔ کے معنی اَوْجَدَ وَاَظْهَرَ کے ہیں۔ وَاَصْلُ الْبَثِّ الْاِثَارَةُ وَالتَّفْرِيْقُ اور بث کے اصلی معنی پھیلانے اور متفرق کرنے کے ہیں۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً۔ سے مراد مطر بارش ہے اور آسمان سے برسانا بلندی کی بنا پر فرمایا کہ ہر بلند سما ہے اور بارش بلندی سے آتی ہے اسی بناء پر وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فرمایا۔

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا۔ یعنی اس پانی کے ذریعہ زمین سے ہم نے اگایا ہر قسم کے سبزہ کا جوڑا۔

كَرِيْمٍ ۔ یعنی شریف۔ کثیر المنفعت۔

اس کے بعد آسمان و زمین پر اپنی قدرت مطلقہ کا اظہار فرما کر ارشاد ہے:

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۱﴾

یہ تو اللہ تعالیٰ کی شان تخلیق ہے تو کون ہے ان میں سے جو اللہ کے سوا تمہارے معبود ہیں جو اس قسم کی تخلیق کر سکیں بلکہ ظالم و مشرک دور کی گمراہی میں ہیں۔ (کہ ہدایت پر نہیں آتے)

## بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع۔ سورۃ لقمان۔ پ ۲۱

| | |
|---|---|
| وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ | اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی کہ اللہ کا شکر کر اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو کفران نعمت کرے تو بے شک اللہ بے پروا سب خوبیوں سے سراہا ہوا ہے |
| وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ | اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا اور وہ اس کو نصیحت کرتا تھا اے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا ظلم ہے |
| وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ | اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اس کے ماں باپ کے حق میں اس کی ماں نے اپنے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری برداشت کر کے اور اس کا دودھ دو برس میں چھوٹنا ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر میری ہی طرف آنا ہے |
| وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۖ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ | اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور ان کا ساتھ دے دنیا میں اچھی طرح اور اس کی راہ کی پیروی کر جو میری طرف رجوع لایا پھر میری طرف ہی تمہیں واپس |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آنا ہے تو میں تم کو بتاؤں گا جو تم کرتے تھے

يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾

اے میرے بیٹے! گناہ اگر رائی کے برابر ہو پھر وہ ہو پتھر کی چٹان میں یا آسمان میں یا زمین میں کہیں ہو اللہ اسے لے آئے گا بے شک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ ۚ

اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو مصیبت تجھ پر آئے اس پر صبر کر بے شک یہ ہمت کے کام ہیں

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ ۚ

اور کسی کے ساتھ گفتگو میں رخسارہ نہ پھلا اور زمین میں اتراتا نہ چل بے شک اللہ کو اتراتا تکبر کرتا اچھا نہیں لگتا

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ ع

اور درمیانہ روی اختیار کر اور پست رکھ اپنی آواز بے شک مکروہ آوازوں میں گدھے کی آواز ہے

## حل لغات دوسرا رکوع ۔ سورۃ لقمان ۔ پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | لَقَدْ۔بے شک | اٰتَيْنَا۔دی ہم نے | لُقْمٰنَ۔لقمان کو |
| الْحِكْمَةَ۔حکمت | اَنِ۔یہ کہ | اشْكُرْ۔شکر کرے | لِلّٰهِ۔اللہ کا |
| وَ۔اور | مَنْ۔جو | يَّشْكُرْ۔شکر کرے | فَاِنَّمَا۔تو وہ |
| يَشْكُرُ۔شکر کرے گا | لِنَفْسِهٖ۔اپنے لئے | وَ۔اور | مَنْ۔جو |
| كَفَرَ۔کفر کرے | فَاِنَّ۔تو بے شک | اللّٰهَ۔اللہ ہے | غَنِيٌّ۔بے پروا |
| حَمِيْدٌ۔تعریف کیا گیا | وَ۔اور | اِذْ۔جب | قَالَ۔کہا |
| لُقْمٰنُ۔لقمان نے | لِابْنِهٖ۔اپنے بیٹے کو | وَ۔اور | هُوَ۔وہ |
| يَعِظُهٗ۔نصیحت کرتا تھا اس کو | يٰبُنَيَّ۔اے بیٹا | لَا۔نہ | تُشْرِكْ۔شرک کرنا |
| بِاللّٰهِ۔اللہ کے ساتھ | اِنَّ۔بے شک | الشِّرْكَ۔شرک | لَظُلْمٌ۔ظلم ہے |
| عَظِيْمٌ۔بہت بڑا | وَ۔اور | وَصَّيْنَا۔نصیحت کی ہم نے | الْاِنْسَانَ۔انسان کو |
| بِوَالِدَيْهِ۔اس کے ماں باپ کے متعلق | | حَمَلَتْهُ۔اٹھایا اس کو | اُمُّهٗ۔اس کی ماں نے |
| وَهْنًا۔کمزوری | عَلٰى۔اوپر | وَهْنٍ۔کمزوری کے ساتھ | وَّ۔اور |
| فِصٰلُهٗ۔دودھ چھڑانا اس کا | فِيْ۔بیچ | عَامَيْنِ۔دو سال کے | اَنِ۔یہ کہ |
| اشْكُرْ۔حق مان | لِيْ۔میرا | وَ۔اور | لِوَالِدَيْكَ۔اپنے ماں باپ کا |
| اِلَيَّ۔میری طرف ہی | الْمَصِيْرُ۔پھرنا ہے | وَ۔اور | اِنْ۔اگر |
| جَاهَدٰ۔جھگڑیں | كَ۔تجھ سے | عَلٰٓى۔اوپر | اَنْ۔اس کے کہ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| تُشْرِكَ۔ توشریک بنائے | بِیْ۔ میرا | مَا۔ اس کو جو | لَيْسَ۔ نہیں ہے |
| لَكَ۔ تجھے | بِهٖ۔ اس کا | عِلْمٌ۔ کوئی علم | فَلَا۔ تو نہ |
| تُطِعْهُمَا۔ کہا مان ان کا | وَ۔ اور | صَاحِبْهُمَا۔ ساتھ دے ان کا | فِی۔ بیچ |
| الدُّنْيَا۔ دنیا کے | مَعْرُوْفًا۔ بھلائی سے | وَّ۔ اور | اتَّبِعْ۔ پیروی کر |
| سَبِيْلَ۔ راستے | مَنْ۔ اس آدمی کے جو | اَنَابَ۔ رجوع ہوا | اِلَیَّ۔ میری طرف |
| ثُمَّ۔ پھر | اِلَیَّ۔ میری طرف ہے | مَرْجِعُكُمْ۔ تمہارا لوٹنا | فَاُنَبِّئُكُمْ۔ تو میں بتاؤں گا |
| تم کو | بِمَا۔ جو | كُنْتُمْ۔ تم تھے | تَعْمَلُوْنَ۔ کرتے |
| يٰبُنَیَّ۔ اے بیٹا | اِنَّهَآ۔ وہ | اِنْ۔ اگر | تَكُ۔ ہوگا |
| مِثْقَالَ۔ برابر | حَبَّةٍ۔ ایک دانے | مِّنْ خَرْدَلٍ۔ رائی کے | فَتَكُنْ۔ پھر ہو وہ |
| فِیْ۔ بیچ | صَخْرَةٍ۔ پتھر کے | اَوْ۔ یا | فِی۔ بیچ |
| السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں کے | اَوْ۔ یا | فِی۔ بیچ | الْاَرْضِ۔ زمین کے |
| يَاْتِ۔ تو لائے گا | بِهَا۔ اس کو | اللّٰهُ۔ اللہ | اِنَّ۔ بے شک |
| اللّٰهَ۔ اللہ | لَطِيْفٌ۔ باریک بین | خَبِيْرٌ۔ خبردار ہے | يٰبُنَیَّ۔ اے بیٹا |
| اَقِمِ۔ قائم کر | الصَّلٰوةَ۔ نماز | وَ۔ اور | اْمُرْ۔ حکم کر |
| بِالْمَعْرُوْفِ۔ بھلائی کا | وَ۔ اور | انْهَ۔ روک | عَنِ الْمُنْكَرِ۔ برائی سے |
| وَ۔ اور | اصْبِرْ۔ صبر کر | عَلٰی۔ اوپر | مَآ۔ اس کے جو |
| اَصَابَكَ۔ تکلیف آئے تجھ کو | اِنَّ۔ بے شک | ذٰلِكَ۔ یہ | مِنْ عَزْمِ۔ ہمت کے |
| الْاُمُوْرِ۔ کاموں سے ہے | وَ۔ اور | لَا۔ نہ | تُصَعِّرْ۔ چڑھا |
| خَدَّكَ۔ اپنا رخسارہ | لِلنَّاسِ۔ لوگوں کے لئے | وَ۔ اور | لَا۔ نہ |
| تَمْشِ۔ چل | فِی۔ بیچ | الْاَرْضِ۔ زمین کے | مَرَحًا۔ اکڑ کر |
| اِنَّ۔ بے شک | اللّٰهَ۔ اللہ | لَا۔ نہیں | يُحِبُّ۔ پسند کرتا |
| كُلَّ۔ ہر | مُخْتَالٍ۔ اکڑنے والے | فَخُوْرٍ۔ متکبر کو | وَ۔ اور |
| اقْصِدْ۔ درمیانہ رہ | فِیْ۔ بیچ | مَشْيِكَ۔ اپنی چال کے | وَ۔ اور |
| اغْضُضْ۔ نیچی رکھ | مِنْ صَوْتِكَ۔ اپنی آواز | اِنَّ۔ بے شک | اَنْكَرَ۔ بدترین |
| الْاَصْوَاتِ۔ آوازوں سے | لَصَوْتُ۔ آواز | الْحَمِيْرِ۔ گدھے کی ہے | |

## خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع۔ سورۃ لقمان۔ پ ۲۱

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ۔ اور بے شک ہم نے عطا کی لقمان کو حکمت۔

محمد بن اسحاق حضرت لقمان کا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں لقمان بن باعور بن ناحور بن تارخ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وہب کہتے ہیں: حضرت لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے ہیں۔

مقاتل کہتے ہیں: لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کی خالہ کے صاحبزادے ہیں۔

واقدی کی تحقیق یہ ہے کہ آپ بنی اسرائیل میں قاضی تھے۔

اور ایک قول سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی عمر ایک ہزار سال کی ہوئی۔ آپ نے حضرت داوٗد علیہ السلام کا زمانہ پایا اور آپ نے انہیں سے تعلیم لی اور اس زمانہ میں آپ نے منصب افتاء ترک فرمایا، اس سے قبل آپ فتویٰ دیتے تھے۔

لقمان علیہ السلام کی نبوت میں اختلاف ہے۔

علما کی ایک جماعت اس طرف ہے کہ آپ حکیم تھے نبی نہ تھے۔

اور حکمت عقل وفہم کو ہی کہتے ہیں۔

ایک قول ہے کہ حکمت وہ علم ہے جس کے مطابق عمل کیا جائے۔

بعض نے کہا حکمت معرفت اور اصابت رائے فی الامور کو کہتے ہیں۔

بعض نے کہا کہ حکمت ایسی شے ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے دل میں وہ ڈالتا ہے اس سے اس کا دل روشن ہو جاتا ہے۔

اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ۔ تا کہ شکر کرے اللہ کا۔

کہ اس نے حکمت کی دولت عطا کی اور جو شکر کرتا ہے اللہ اس کے لئے نعمت زیادہ فرماتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ چنانچہ ارشاد ہے:

وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ۔ اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنی ہی جان کے بھلے کو شکر کرتا ہے۔

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ ۔ اور جو کفران نعمت کرے تو بے شک اللہ بے پروا سب خوبیوں سے سراہا گیا ہے۔

اس کے بعد حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے کو جن کا نام انعم یا اشکم تھا تیرہ نصیحتیں فرمائی ہیں ان کو مفصل بیان فرمایا گیا ہے۔

اس لئے کہ انسان کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ کامل ہو اور دوسرے کو کامل بنائے۔

چنانچہ حضرت لقمان علیہ السلام کا کامل ہونا اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ سے واضح ہو رہا ہے۔

اور صاحبزادہ کی تکمیل وَهُوَ يَعِظُهٗ سے ظاہر ہے۔

اور اس طریقہ نصیحت سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ نصیحت اول گھر والوں اور قرابت والوں سے شروع ہونی چاہئے۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہی حکم ہوا جو وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ سے واضح ہے۔

دوسرے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ نصیحت کی ابتداء اکبر الکبائر شرک سے روکنے میں کی جائے۔ اس کے بعد اور نصیحتیں ہوں۔ چنانچہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرنے میں سب سے اول شرک سے روکنے پر زور دیا۔ چنانچہ ارشاد ہے:

نصیحت اول: وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے سے وعظ و پند فرماتے ہوئے کہا اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔

اس لئے کہ اس میں غیر مستحق عبادت کو مستحق ماننا ہے اور ظلم وَضْعُ الشَّيْئِ عَلٰى غَيْرِ مَحَلِّهٖ کو کہتے ہیں تو شرک ظلم عظیم ہوا۔

نصیحت دوم: وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ

اور ہم نے آدمی کو تاکید فرمائی اس کے ماں باپ کے حق میں اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری برداشت کر کے۔

لہٰذا ان کے حقوق بہر حال ملحوظ رکھے جائیں اس لئے کہ ایام حمل میں اس کا ضعف دن بدن ترقی پر ہوتا ہے جتنا حمل بڑھتا ہے اتنا ہی ضعف ترقی کرتا ہے حتیٰ کہ دردزہ سب سے زیادہ سخت ہے۔

نصیحت سوم: وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۗ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾

اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہے اس حکمت میں میرا شکر کرو اور اپنے ماں باپ کا شکر گزار رہو۔

کہ ہم نے ان کے دل میں تیری محبت ڈالی اور انہوں نے تجھے پرورش کیا آخر مجھی تک آنا ہے۔

نصیحت چہارم: وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۖ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے اسے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کی پیروی نہ کر اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور اس کے راہ کی پیروی کر جو میری طرف لائے پھر میری ہی طرف تمہیں پھر آنا ہے تو میں بتادوں گا جو تم کرتے تھے۔

سفیان بن عیینہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جس نے پنجگانہ نمازیں ادا کیں اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرلیا اور جس نے پنجگانہ نمازوں کے بعد والدین کی خدمت کی اور ان کے حق میں دعا کی اس نے والدین کا شکر بھی ادا کرلیا۔

اور مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ علم کے یہ معنی ہیں کہ جان بوجھ کر تو کوئی کسی کو میرا شریک ٹھہرا ہی نہیں سکتا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا شریک محال ہے اب جو کسی کو میرا شریک بنائے گا تو بے علمی سے ہی ٹھہرائے گا اور ماں باپ بھی اگر کہیں گے تو جہالت سے ہی کہیں گے لہٰذا ان کی پیروی جائز نہیں۔

علامہ نخعی فرماتے ہیں کہ والدین کی اطاعت واجب ہے لیکن اگر وہ شرک کا حکم کریں تو اس میں ان کی اطاعت حرام ہے۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلَا لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت روا نہیں۔

اور شرک کے حکم سے مخالفت کے باوجود وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۖ کے یہ معنی ہیں کہ حسن اخلاق اور حسن سلوک اور تحمل و بردباری سے ان کی خدمت پھر بھی کی جائے۔

اور وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ سے مراد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی راہ ہے اس کو مذہب سنت و

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جماعت کہتے ہیں۔

آیۂ کریمہ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ سے اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ تک نصیحت ضروری ہے لیکن یہ حضرت لقمان علیہ السلام کا بیان نہیں ہے بلکہ انہوں نے جب اپنے صاحبزادے کو اللہ تعالیٰ کی شکر نعمت کا وعظ فرمایا اور شرک سے منع کیا تو اللہ تعالیٰ نے والدین کی اطاعت کی حد بیان فرمادی۔ اس لئے یہ بھی نصائح لقمان میں شمار کیا گیا۔ اب پھر وعظ لقمان علیہ السلام شروع ہے۔

نصیحت پنجم: یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾

اے میرے بیٹے! گناہ اگرچہ رائی کے برابر ہو اور وہ پتھر کی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو اللہ اسے لے آئے گا بے شک وہ ہر باریک کا جاننے والا اور خبردار ہے۔

یعنی گناہ اور برائی کیسی ہی پوشیدہ جگہ میں ہو اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں رہ سکتی وہ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اور عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہے۔

نصیحت ششم: یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ۔ اے میرے بیٹے نماز قائم رکھ۔

نصیحت ہفتم: وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ۔ اور اچھی بات کا حکم دے۔

نصیحت ہشتم: وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ اور بری بات سے منع کر۔

نصیحت نہم: وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ج

اور جو کچھ تم پر افتاد ہو اس پر صبر کر بے شک یہ ہمت کے کام ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ہر چیز صغیر و کبیر اس کے احاطہ علم میں ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے میں مصائب و آلام بھی آئیں گے ان پر صبر کرنا ہمت کا کام ہے۔

نصیحت دہم: وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ۔ اور کسی سے بات کرنے میں کج رخی نہ کر۔

نصیحت یازدہم: وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ۔ اور زمین پر اتراتا ہوا نہ چل اس لئے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾۔ بے شک اللہ اترانے والے اور متکبر کو پسند نہیں کرتا۔

نصیحت دوازدہم: وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ۔ اپنی چال نرم عاجزانہ رکھ۔

نصیحت سیزدہم: وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ۔ اور اپنی آواز کچھ نیچی رکھ۔

یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ایذا اگر پہنچے تو اس پر صبر ضروری ہے۔

اور غنی و فقیر امیر و کبیر منشی و دبیر جوان و پیر سب کے ساتھ یکساں عاجزانہ برتاؤ کیا جائے۔ رفتار نہ بہت تیز ہو نہ بالکل نرم اور آواز اونچی کر کے شور و شغب مناسب نہیں آخر میں فرمایا:

اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ع

بے شک آوازوں میں بری آواز گدھے کی ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے کلام ناپسند فرماتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

## مختصر تفسیر دوسرا رکوع - سورۃ لقمان - پ ۲۱

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ۔ اور بے شک عطا فرمائی ہم نے لقمان کو حکمت۔

لقمان عجمی نام ہے نہ کہ عربی۔ یہ لقم سے مشتق ہے اس کے متعلق ۲۱ قول ہیں:

اول: آپ باعورا کے بیٹے ہیں۔ هُوَ ابْنُ بَاعُوْرَةَ۔

دوسرا قول: وہب کہتے ہیں: بھانجے ہیں حضرت ایوب کے۔ قَالَ وَهْبٌ وَ كَانَ ابْنُ اُخْتِ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

تیسرا قول: مقاتل کا ہے: كَانَ ابْنُ خَالَتِهٖ۔ آپ ایوب علیہ السلام کی خالہ کے صاحبزادے ہیں۔

چوتھا قول: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ السُّهَيْلِيُّ هُوَ ابْنُ عُنْقَا بِنْ سَرُوْنَ۔ آپ عنقا بن سرون کے بیٹے ہیں۔

پانچواں قول: كَانَ مِنْ اَوْلَادِ اٰزَرَ وَ عَاشَ اَلْفَ سَنَةٍ وَ اَدْرَكَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اَخَذَ مِنْهُ الْعِلْمَ وَ كَانَ يُفْتِيْ قَبْلَ مَبْعَثِهٖ فَلَمَّا بُعِثَ قَطَعَ الْفَتْوٰى فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ اَلَا اَكْتَفِيْ اِذْ اُكْتُفِيْتُ۔ آپ آزر کی اولاد میں سے ہیں آپ کی عمر ایک ہزار سال کی ہوئی آپ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو پایا اور آپ سے علم سیکھا آپ فتویٰ دیا کرتے تھے جب آپ کی بعثت ہوئی تو فتویٰ دینا ترک کر دیا لوگوں نے وجہ پوچھی فرمایا کیا میں کافی نہیں ہوں۔

چھٹا قول: كَانَ قَاضِيًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ۔ آپ بنی اسرائیل کے قاضی تھے۔

ساتواں قول: وَ نُقِلَ ذٰلِكَ عَنِ الْوَاقِدِيِّ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَ كَانَ فِيْ زَمَانِهٖ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَ عِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔

واقدی نے گزشتہ خیال بیان کر کے یہ کہا کہ آپ کا زمانہ عیسیٰ علیہ السلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین کا ہے۔

آٹھواں قول: قَالَ عِكْرِمَةُ وَ الشَّعْبِيُّ كَانَ نَبِيًّا۔ عکرمہ اور شعبی کہتے ہیں آپ نبی تھے وَالْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ فِيْ زَمَنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ اکثر اس طرف ہیں کہ آپ زمانہ داؤد علیہ السلام میں تھے وَلَمْ يَكُنْ نَبِيًّا۔ اور آپ نبی نہیں تھے۔

اس میں بھی اختلاف ہے کہ آپ غلام تھے یا آزاد؟

گیارہواں قول: وَالْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ عَبْدًا۔

بارہواں قول: وَاخْتَلَفُوْا فَقِيْلَ كَانَ حَبَشِيًّا۔ بعض نے کہا آپ حبشی تھے وَ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ مُجَاهِدٍ۔

تیرہواں قول: وَاَخْرَجَ ذٰلِكَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا وَ ذَكَرَ مُجَاهِدٌ فِيْ وَصْفِهٖ اَنَّهٗ كَانَ غَلِيْظَ الشَّفَتَيْنِ مُصَفَّحَ الْقَدَمَيْنِ۔

چودہواں قول: وَ قِيْلَ كَانَ نُوْبِيًّا مُشَقَّقَ الرِّجْلَيْنِ ذَا مَشَافِرَ وَجَاءَ ذٰلِكَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَ مُجَاهِدٍ۔

پندرہواں قول: وَ اَخْرَجَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَا انْتَهٰى اِلَيْكُمْ مِنْ شَاْنِ لُقْمَانَ قَالَ كَانَ قَصِيْرًا اَفْطَسَ مِنَ النُّوْبَةِ۔

سولہواں قول: وَاَخْرَجَ هُوْدُ بْنُ جَرِيْرٍ وَ ابْنُ الْمُنْذِرِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ لُقْمَانَ كَانَ اَسْوَدَ مِنْ سُوْدَانِ مِصْرَ ذَا مَشَافِرَ اَعْطَاهُ الْحِكْمَةَ وَ مَنَعَهُ النُّبُوَّةَ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سترہواں قول: وَاخْتُلِفَ فِیْمَا کَانَ یُعَانِیْهِ مِنَ الْاَشْغَالِ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الرَّبِیْعِ کَانَ نَجَّارًا۔

اٹھارہوں قول: وَفِیْ مَعَانِی الزُّجَاجِ کَانَ نَجَّادًا بِالدَّالِ عَلٰی وَزْنِ کَتَّانَ مَنْ یُّعَالِجُ الْفُرُشَ وَالْوَسَائِدَ وَ یُخِیْطُهُمَا۔

انیسواں قول: وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَحْمَدُ فِی الزُّهْدِ وَابْنُ الْمُنْذِرِ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ کَانَ خَیَّاطًا۔

بیسواں قول: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ کَانَ رَاعِیًا۔

اکیسواں قول: وَقِیْلَ کَانَ یَحْتَطِبُ لِمَوْلَاهُ کُلَّ یَوْمٍ حَزْمَةً۔

منقولہ بالا روایات نقل کر کے آلوسی فرماتے ہیں ہمیں وثوق سے کوئی بات ان روایات سے حاصل نہیں ہوئی سوا اس ایک روایت کے جو مفسرین نے نقل کی۔

بائیسواں قول: اِنَّهٗ کَانَ رَجُلًا صَالِحًا حَکِیْمًا وَلَمْ یَکُنْ نَبِیًّا۔ کہ لقمان ایک نیک آدمی تھے اور حکیم تھے اور نبی نہیں تھے۔ اور

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَةَ۔ میں حکمت کی عطا جو فرمائی گئی اس کے سات معنی ہیں:

۱- اَلْحِکْمَةُ عَلٰی مَا اَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْعَقْلُ وَ الْفَهْمُ وَ الْفِطْنَةُ۔ حکمت سے مراد عقل اور فہم رسا اور ذہن ہے۔

۲- وَاَخْرَجَ الْفِرْیَابِیُّ وَاَحْمَدُ فِی الزُّهْدِ وَابْنُ جَرِیْرٍ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهَا الْعَقْلُ وَ الْفِقْهُ وَ الْاِصَابَةُ فِی الْقَوْلِ۔ حکمت عقل، تفقہ اور اصابت رائے کو کہتے ہیں۔

۳- وَقَالَ الرَّاغِبُ هِیَ مَعْرِفَةُ الْمَوْجُوْدَاتِ وَ فِعْلُ الْخَیْرَاتِ۔ حکمت نام ہے موجودات کی معرفت اور نیک کاموں کی توفیق کا۔

۴- وَقَالَ الْاِمَامُ هِیَ عِبَارَةٌ عَنْ تَوْفِیْقِ الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ۔ حکمت سے مراد توفیق عمل اور علم ہے۔

۵- وَقَالَ اَبُوْحَیَّانَ هِیَ الْمَنْطِقُ الَّذِیْ یَتَّعِظُ بِهٖ وَیُنَبِّهُ وَیَتَنَاقَلُهُ النَّاسُ لِذٰلِكَ۔ وہ منطق ہے جس کے ساتھ لوگوں کو وعظ اور تنبیہ کی جائے۔

وَقِیْلَ اِتْقَانُ الشَّیْئِ عِلْمًا وَّ عَمَلًا۔ حکمت اس یقین کا نام ہے جو علم و عمل میں حاصل ہو۔

وَقِیْلَ کَمَالٌ حَاصِلٌ بِاسْتِکْمَالِ النَّفْسِ الْاِنْسَانِیَّةِ بِاقْتِبَاسِ الْعُلُوْمِ النَّظَرِیَّةِ وَاکْتِسَابِ الْمَلَکَةِ التَّامَّةِ عَلَی الْاَفْعَالِ الْفَاضِلَةِ عَلٰی قَدْرِ طَاقَتِهَا۔ وہ کمال حاصل ہے نفس انسانیت کا اقتباس علوم نظریہ سے اور اکتساب ملکہ تامہ کا افعال فاضلہ میں بحد قدرت وطاقت۔

اور آپ کے وعظ پند و حکمت جو آپ نے اپنے صاحبزادے کو فرمائے قرآن کریم کے علاوہ پچیس ارباب سیر نے انہیں نصائح سے اخذ کر کے لکھے ہیں وہ یہ ہیں:

۱- یَا بُنَیَّ اِنَّ الدُّنْیَا بَحْرٌ عَمِیْقٌ وَقَدْ غَرِقَ فِیْهَا نَاسٌ کَثِیْرٌ فَاجْعَلْ سَفِیْنَتَكَ فِیْهَا تَقْوَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَحَشْوُهَا الْاِیْمَانَ وَشِرَاعُهَا التَّوَکُّلَ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی لَعَلَّكَ اَنْ تَنْجُوَ وَلَا اَرَاكَ نَاجِیًا۔ اے میرے بیٹے دنیا ایک گہرا دریا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہے اس میں بہت لوگ ڈوب چکے ہیں تجھے چاہئے کہ اس میں اپنی کشتی اللہ کے خوف کی بنا اور اس کے حشو میں ایمان
رکھ اور اس کے تختے ایمان کے ہوں اور اس کی لکڑی توکل کی ہو تو امید ہے کہ تو نجات پا جائے گا۔ 1

۲- مَنْ کَانَ لَهٗ مِنْ نَّفْسِهٖ وَاعِظٌ کَانَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَافِظٌ۔ جو اپنے نفس کے لئے واعظ ہو اللہ تعالیٰ اس کا محافظ ہے۔

۳- مَنْ اَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَّفْسِهٖ زَادَهُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ عِزًّا۔ جو اپنے لئے انصاف پسند کرے اللہ اس کی عزت زیادہ فرماتا ہے۔

۴- وَالَّذِیْ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ اَقْرَبُ مِنَ التَّعَزُّزِ بِالْمَعْصِیَةِ۔ اللہ کی اطاعت میں اپنے کو ذلیل سمجھنا معصیت سے علیحدہ رکھنے میں زیادہ قوت دیتا ہے۔

۵- ضَرْبُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ کَالسَّمَادِ لِلزَّرْعِ۔ باپ کی مار اولاد کو مثل نلائی (گوڈی) کے جو کاشتکار اپنی کھیتی کو کرتا ہے۔

۶- یَا بُنَیَّ اِیَّاكَ وَالدَّیْنَ فَاِنَّهٗ ذُلُّ النَّهَارِ وَهَمُّ اللَّیْلِ۔ اے میرے بیٹے قرض سے اپنے کو بچا کہ وہ دن کی ذلت اور رات کا غم ہے۔

۷- یَا بُنَیَّ اُرْجُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ رِجَآءً لَا یُجْرِئُكَ عَلٰی مَعْصِیَتِهٖ تَعَالٰی۔ اے میرے بیٹے اللہ تعالیٰ سے امید رکھ ہر مقصود کی تو تو معصیت الٰہی کی طرف نہ جا سکے گا۔

۸- وَ خَفِ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ خَوْفًا لَا یُیَئِّسُكَ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ اور اللہ سے ڈرتا رہ رحمت الٰہی سے تجھے مایوسی نہ ہو گی۔

۹- مَنْ کَذَبَ ذَهَبَ مَآءُ وَجْهِهٖ۔ جو جھوٹ بولے اس کے چہرے کی آبرو جاتی رہتی ہے۔

۱۰- مَنْ سَآءَ خُلُقُهٗ کَثُرَ غَمُّهٗ۔ جس کا خلق برا ہو اس پر غم زیادہ رہتا ہے۔

۱۱- نَقْلُ الصُّخُوْرِ مِنْ مَّوَاضِعِهَا اَیْسَرُ مِنْ اِفْهَامِ مَنْ لَّا یَفْهَمُ۔ بھاری چٹانوں کا اپنی جگہ سے ہٹانا آسان ہے اس کے سمجھانے سے جو نہ سمجھنا چاہے۔

۱۲- یَا بُنَیَّ حَمَلْتُ الْجَنْدَلَ وَالْحَدِیْدَ وَکُلَّ شَیْءٍ ثَقِیْلٍ فَلَمْ اَحْمِلْ شَیْئًا هُوَ اَثْقَلُ مِنْ جَارِ السُّوْءِ۔ اے میرے بیٹے لشکر اور لوہا اور ہر بھاری چیز اٹھائی جا سکتی ہے مگر برے ہمسایہ کی زیادتیاں سب سے بھاری ہوتی ہیں۔

۱۳- وَذُقْتُ الْمُرَارَ فَلَمْ اَذُقْ شَیْئًا هُوَ اَمَرُّ مِنَ الْفَقْرِ۔ میں نے بہت سی کڑوی چیزیں چکھیں مگر تنگدستی سے زیادہ میں نے تلخ کسی نہ کو پایا۔

۱۴- یَا بُنَیَّ لَا تُرْسِلْ رَسُوْلَكَ جَاهِلًا فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ حَکِیْمًا فَکُنْ رَسُوْلَ نَفْسِكَ۔ اے میرے بیٹے جاہل پیامبر کبھی نہ بھیج اگر تجھے عقل مند کی وفہیم نہ ملے تو اپنے دل ہی کو اپنا پیامبر کر۔

۱۵- یَا بُنَیَّ اِیَّاكَ وَالْکَذِبَ فَاِنَّهٗ شَهِیٌّ کَلَحْمِ الْعُصْفُوْرِ عَمَّا قَلِیْلٍ یُغْلِیْ صَاحِبَهٗ۔ اے میرے بیٹے اپنے کو دروغ گوئی سے بچا جیسے چڑیا کا گوشت لذیذ ہوتا ہے اس کے باوجود کہ کم ہوتا ہے اور کھانے والے کو جوش میں لاتا ہے۔

۱۶- یَا بُنَیَّ اُحْضُرِ الْجَنَائِزَ وَلَا تَحْضُرِ الْعُرْسَ فَاِنَّ الْجَنَائِزَ تُذَکِّرُكَ الْاٰخِرَةَ وَالْعُرْسَ یُشْهِیْكَ الدُّنْیَا۔ اے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

میرے بیٹے جنازوں میں ضرور شریک ہوا کر اور شادیوں میں نہ شریک ہو اس لئے کہ جنازہ آخرت یاد دلاتا ہے اور شادی بیاہ دنیا کی حرص بڑھاتے ہیں۔

۱۷- يَا بُنَيَّ لَا تَأْكُلْ شِبْعًا فَإِنَّ اِلْقَآءَكَ اِيَّاهُ لِلْكَلْبِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَأْكُلَهُ۔ اے میرے بیٹے شکم سیر ہو کر نہ کھایا کر اس لئے کہ تجھے لقمہ تر ڈالنے سے کتے کو ڈالنا بہتر ہے کہ وہ کھالے اور اپنے مالک کی حفاظت کرے۔

۱۸- يَا بُنَيَّ لَا تَكُنْ حُلْوًا فَتُبْلَعَ وَلَا مُرًّا فَتُلْفَظَ۔ بیٹے نہ اتنا میٹھا بن کہ تجھے ہر کوئی نگل جائے اور نہ اتنا کڑوا ہو کہ ہر ایک تھوک دے۔

۱۹- لَا يَاكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا الْاَتْقِيَاءُ وَشَاوِرْ فِيْ اَمْرِكَ الْعُلَمَاءَ۔ تیرا کھانا سوا اتقیاء کے کوئی نہ کھا سکے اور اپنے معاملہ میں علماء سے مشورہ کیا کر۔

۲۰- لَا خَيْرَ لَكَ فِيْ اَنْ تَتَعَلَّمَ مَا لَمْ تَعْلَمْ وَلَمَّا تَعْمَلْ بِمَا قَدْ عَلِمْتَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ رَجُلٌ اِحْتَطَبَ حَطَبًا فَحَمَلَ حَزْمَةً وَ ذَهَبَ يَحْمِلُهَا فَعَجَزَعَنْهَا فَضَمَّ اِلَيْهَا اُخْرٰى۔ تیرا تعلیم حاصل کرنا جاہل سے بہتر نہیں اور جب تو اس تعلیم پر عمل کرے گا جو تو نے جاہل سے لی تو وہ مثل ایسے آدمی کے ہوگا کہ لکڑیوں کا گٹھا بغیر اندازہ کئے لے کر چل دیا راستہ میں تھک گیا تو دوسرے آدمی اسے اٹھا لے گئے۔

۲۱- يَا بُنَيَّ اِذَا تُوَاخِيْ رَجُلًا فَاغْضِبْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنْ اَنْصَفَكَ عَنْهُ غَضَبَهُ وَاِلَّا فَاحْذَرْهُ۔ بیٹے جب تو برادرانہ رابطہ کسی سے کرے تو وہ اس سے پہلے غضب ناک ہو تو اگر انصاف کرے اس کے غصہ پر تو مناسب ہے ورنہ علیحدہ رہنے میں ہی بہتری ہے۔

۲۲- لِتَكُنْ كَلِمَتُكَ طَيِّبَةً وَلْيَكُنْ وَجْهُكَ بَسْطًا تَكُنْ اَحَبَّ النَّاسِ مِمَّنْ يُعْطِيهِمُ الْعَطَا۔ تیرے کلمات پاک ستھرے ہوں اور تو خندہ جبین ہو تو لوگوں میں محبوب ترین ہوگا اس سے جو بہت کچھ بخششیں دیتا ہو۔

۲۳- يَا بُنَيَّ اَنْزِلْ نَفْسَكَ مِنْ صَاحِبِكَ مَنْزِلَةَ مَنْ لَّا حَاجَةَ لَهُ بِكَ وَلَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ۔

۲۴- يَا بُنَيَّ كُنْ كَمَنْ يَبْتَغِيْ مَحْمَدَةَ النَّاسِ وَلَا يَكْسِبُ ذَمَّهُمْ فَنَفْسُهُ مِنْهُ فِيْ عَنَاءٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِيْ رَاحَةٍ۔ بیٹے ایسی زندگی بسر کر کہ کسی سے اپنی مدح نہ چاہ اور برائی کسی سے لے کہ اس سے اس کی جان غم میں ہو اور لوگ اس سے راحت میں ہوں۔

۲۵- يَا بُنَيَّ اِقْنَعْ بِمَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْكَ فَاِنَّكَ مَا سَكَتَّ تَسْلَمُ وَاِنَّمَا يَنْبَغِيْ لَكَ مِنَ الْقَوْلِ مَا يَنْفَعُكَ۔ خاموشی میں سلامتی ہے اور بولے اتنا ہی جو نفع رساں ہو۔

اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ- ان تفسیر یہ ہے زجاج کہتے ہیں کہ ان مصدریہ ہے۔

وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ- اور جو شکر گزار ہوگا وہ اپنے بھلے کے لئے ہوگا۔

اور وہ بھلا اس کے حق میں یہ ہوگا کہ یہ شکر موجب رحمت اور مزید نعمت اور جنت الخلد میں فائزی کا سبب ہوگا۔

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ - اور جو کفران نعمت کرے تو اللہ بے پرواہ ہے سراہا گیا۔

یعنی وہ تمام اشیاء سے غنی ہے اسے شکر کی بھی احتیاج نہیں کہ کفر اسے نقصان دے کفران نعمت کرنے والا اپنا بدلہ لے گا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور شکر گزار اپنا صلہ پائے گا۔

اور حمید ایسا حمید ہے کہ اگر کوئی بھی اس کی حمد نہ کرے تو جمیع مخلوقات زبان حال سے اس کی حمد کرتی ہے یہ حمید بروزن فعیل ہے جس کے معنی ہوتے ہیں محمود کے۔

جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ، لَمْ يَشْكُرِ اللهَ تَعَالٰى عَبْدٌ لَمْ يَحْمَدْهُ۔

اس کے بعد حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحتوں کا تذکرہ ہے۔

وَإِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ۔ اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے۔

ابن لقمان کا نام طبری اور قتیبی نے تاران بتایا ہے۔

ایک قول ہے کہ ماثان نام تھا۔

ایک قول ہے کہ انعم تھا۔

ایک قول ہے کہ اشکم تھا۔

ایک قول ہے کہ مشکم تھا۔

اور وہ وعظ کرتے تھے۔ وعظ بقول راغب زَجْرٌ مُقْتَرِنٌ بِتَخْوِيفٍ کو کہتے ہیں یعنی خوف دلانا اور نصیحت کرنا۔

وَقَالَ الْخَلِيْلُ هُوَ التَّذْكِيْرُ بِالْخَيْرِ فِيْمَا يَرِقُّ لَهُ الْقَلْبُ۔ علامہ خلیل فرماتے ہیں وعظ تذکیر بالخیر کو کہتے ہیں جس کے سننے سے انسان کا دل نرم ہو۔

تو آپ نے پہلی نصیحت جو فرمائی وہ اجتناب عن الشرك کی فرمائی اس لئے کہ اکبر کبائر شرک ہی ہے چنانچہ فرمایا:

يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۖ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾

اے میرے بیٹے اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔

اس لئے کہ ظلم وَضْعُ الشَّيْئِ عَلٰى غَيْرِ مَحَلِّهٖ۔ کو کہتے ہیں تو غیر خدا کو خدا ماننا بے محل فعل ہے اسی لئے اسے ظلم عظیم فرمایا۔

بعض نے کہا کہ كَانَ ابْنُهٗ كَافِرًا وَلِذَا نَهَاهُ عَنِ الشِّرْكِ فَلَمْ يَزَلْ يَعِظُهٗ حَتّٰى اَسْلَمَ وَكَذَا قِيْلَ لِامْرَأَتِهٖ۔ تاران یا ماثان کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ کافر تھا تو آپ نے اسے شرک سے روکا اور نصیحت ہی فرماتے رہے حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا اور یہی آپ کی بیوی کا حال تھا۔

وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِيْ نَعْتِ الْخَائِفِيْنَ عَنِ الْفَضْلِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ مَا زَالَ لُقْمَانُ يَعِظُ ابْنَهٗ حَتّٰى مَاتَ۔

فضل رقاشی سے مروی ہے کہ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو ہدایت کرتے رہے حتیٰ کہ اس حال میں انتقال فرمایا۔

وَاَخْرَجَ عَنْ حَفْصِ الْكِنْدِيِّ قَالَ وَضَعَ لُقْمَانُ جِرَابًا مِنْ خَرْدَلٍ وَجَعَلَ يَعِظُ ابْنَهٗ مَوْعِظَةً وَيُخْرِجُ خَرْدَلَةً فَنَفِدَ الْخَرْدَلُ فَقَالَ يَا بُنَيَّ لَقَدْ وَعَظْتُكَ مَوْعِظَةً لَوْ وَعَظْتُهَا جَبَلًا لَانْفَطَرَ فَانْفَطَرَ ابْنُهٗ۔ حضرت لقمان نے ایک تھیلی میں رائی بھر لی اور اپنے بیٹے کو وعظ فرماتے اور ایک دانہ رائی کا نکالتے حتیٰ کہ تمام دانے رائی کے ختم ہو گئے تو آپ نے فرمایا بیٹے! میں نے تجھے اتنا وعظ سنایا کہ اگر میں پہاڑ کو اتنا وعظ کرتا تو وہ لرز جاتا تو بیٹا لرز گیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَقِيْلَ كَانَ مُسْلِمًا وَالنَّهْيُ عَنِ الشِّرْكِ تَحْذِيْرٌ لَهُ عَنْ صُدُوْرِهٖ مِنْهُ فِي الْمُسْتَقْبِلِ۔ ایک قول ہے کہ وہ مسلمان تھا اور لقمان علیہ السلام اسے شرک سے حفظ ما تقدم کے لئے منع فرماتے تھے۔

اور اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ یہ لقمان علیہ السلام کا ہی ارشاد تھا اور شرک ظلم عظیم بایں معنی ہی ہے کہ ظلم کہتے ہیں وَضْعُ الشَّيْئِ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِهٖ۔ کو اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی غیر کو ماننا ظلم عظیم ہے کہ اس کے برابر کسی کا ہونا محالات سے ہے۔

اس کے بعد کلام مستانف ہے جو اثناء وصیت لقمان میں علی نہج الاستطراد اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ۔ اور ہم نے انسان کو تاکید فرمائی اس کے والدین کے حقوق میں۔

اس لئے کہ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ جو لوگوں کا شکر گزار نہیں اللہ کا بھی شکر گزار نہیں۔

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ۔ اس کی ماں اسے اٹھائے رہتی ہے کمزوری پر کمزوری میں۔

وہن سے مراد تَضْعُفُ ضَعْفًا مُتَزَائِدًا بِازْدِيَادِ ثِقْلِ الْحَمْلِ اِلٰى مُدَّةِ الطَّلْقِ۔ کمزوری کا بڑھنا حمل کے بڑھنے میں وضع حمل تک۔

حاملہ پر تین ضعف طاری ہوتے ہیں اول ضعف حمل پھر ضعف دردزہ پھر ضعف نفاس۔

صاحب قاموس وہن کے معنی ضعف کرتے ہیں۔ حَيْثُ قَالَ الْوَهْنُ الضَّعْفُ فِي الْعَمَلِ۔

وَفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ۔ اور اس کا دودھ پلانا دو سال میں ہے۔

آلوسی کہتے ہیں: وَ ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ اَنَّ مُدَّةَ الرَّضَاعِ عَامَانِ۔ ظاہر آیت کا مفہوم یہی ہے کہ رضاعت کی مدت دو سال ہے وَاِلٰى ذٰلِكَ ذَهَبَ الشَّافِعِيُّ وَالْاِمَامُ اَحْمَدُ وَاَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَهُوَ مُخْتَارُ الطَّحَاوِيِّ۔ اسی طرف امام شافعی امام احمد بن حنبل اور ابو یوسف اور محمد بھی ہیں اور علامہ طحاوی بھی ایسے ہی مانتے ہیں۔

وَ رُوِيَ عَنْ مَالِكٍ وَذَهَبَ الْاِمَامُ اَبُوْحَنِيْفَةَ اِلٰى اَنَّ مُدَّةَ الرَّضَاعِ الَّذِيْ يَتَعَلَّقُ بِهِ التَّحْرِيْمُ هُوَ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا۔ امام مالک اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دودھ حرام تیس ماہ میں ہوتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ حمل اور رضاعت تیس ماہ میں ہے۔

حضرت صدیقہ سے مروی ہے کہ اَلْوَلَدُ لَا يَبْقٰى فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَكْثَرَ مِنْ سَنَتَيْنِ۔ بچہ ماں کے پیٹ میں دو سال سے زائد نہیں رہ سکتا۔

بہر حال اقل مدت حمل چھ ماہ اور اکثر مدت حمل دو سال ہو سکتی ہے۔ اور رضاعت دو سال کے بعد ختم کر دینی چاہئے اور تیس ماہ کے بعد اسے پلانا حرام ہے۔

اب وصیت و تاکید جو حقوق والدین میں ہے اسے فرمایا گیا:

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ۔ یہ کہ شکر میرا بھی مانے اور اپنے والدین کا بھی۔

گویا یہ ارشاد ہوا: وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ شُكْرَهُمَا وَذَكَرَ شُكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِاَنَّ صِحَّةَ شُكْرِهِمَا تَتَوَقَّفُ عَلٰى شُكْرِهٖ عَزَّوَجَلَّ كَمَا قِيْلَ فِيْ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ۔ گویا ہمارا شکر والدین کا شکر ادا کئے بغیر مکمل نہیں۔ جو والدین کا مشکور نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا بھی مشکور نہیں ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا شکر تو صلوٰۃ و صیام ہوا اور حضرت سفیان بن عیینہ سے مروی ہے: مَنْ صَلَّى الصَّلٰوةَ الْخَمْسَ فَقَدْ شَكَرَ اللّٰهَ وَ مَنْ دَعَا لِوَالِدَيْهِ فِيْ اَدْبَارِهَا فَقَدْ شَكَرَهُمَا۔ جو شخص پنج وقتہ نماز ادا کرے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہے اور جو بعد صلوٰۃ الخمس اپنے والدین کے لئے دعا کرے وہ والدین کا شکر گزار ہے۔

اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾ ۔ آخر میری طرف ہی ان کا لوٹنا ہے۔

اَیْ اِلَیَّ الرُّجُوْعُ لَا اِلٰی غَیْرِیْ فَاُجَازِیْكَ عَلٰی مَا صَدَرَ عَنْكَ مِمَّا یُخَالِفُ اَمْرِیْ۔ یعنی میری طرف آنا ہے کسی اور طرف تو جا نہیں سکتے تو میں ہی جو کچھ تم میرے حکم کی خلاف ورزی کرو گے اس کا بدلہ دوں گا۔

وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ٞ وَّ اتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

اور اگر وہ تجھ سے اصرار کریں اس پر کہ میرے ساتھ شریک کرے اسے جس کا تجھے علم نہیں تو اس معاملہ میں ان کی اطاعت نہ کر اور ان کی خدمت کر جو دنیا میں کی جاتی ہے اور اس کی راہ کا پیرو رہ جو میری طرف لوٹا کر لائے پھر تمہارا لوٹنا میری طرف ہی ہے تو میں بتاؤں گا جو کچھ تم عمل کرتے تھے۔

یہ آیت کریمہ حضرت سعد بن ابی وقاص کی شان میں نازل ہوئی۔ چنانچہ ابویعلیٰ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور ابن عساکر ابی عثمان نہدی سے راوی ہیں: اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اُنْزِلَتْ فِیَّ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ الْاٰیَة۔

كُنْتُ رَجُلًا بَرًّا بِاُمِّیْ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ قَالَتْ یَا سَعْدُ وَمَا هٰذَا الَّذِیْ اَرَاكَ قَدْ اَحْدَثْتَ لَتَدَعَنَّ دِیْنَكَ هٰذَا اَوْ لَا اٰكُلُ وَلَا اَشْرَبُ حَتّٰی اَمُوْتَ فَتُعَیَّرُنِیْ فَیُقَالُ یَا قَاتِلَ اُمِّهٖ۔

قُلْتُ لَا تَفْعَلِیْ یَا اُمَّهْ فَاِنِّیْ لَا اَدَعُ دِیْنِیْ هٰذَا لِشَیْءٍ۔ فَمَكَثَتْ یَوْمًا وَّلَیْلَةً لَا تَاْكُلُ فَاَصْبَحَتْ قَدْ جَهَدَتْ فَمَكَثَتْ یَوْمًا وَّلَیْلَةً لَا تَاْكُلُ فَاَصْبَحَتْ قَدِ اشْتَدَّ جَهْدُهَا فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ یَا اُمَّهْ تَعْلَمِیْنَ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَتْ لَكِ مِائَةُ نَفْسٍ فَخَرَجَتْ نَفْسًا نَفْسًا مَا تَرَكْتُ دِیْنِیْ هٰذَا لِشَیْءٍ فَاِنْ شِئْتِ فَكُلِیْ وَاِنْ شِئْتِ لَا تَاْكُلِیْ فَلَمَّا رَاَتْ ذٰلِكَ اَكَلَتْ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ الخ میرے حق میں نازل ہوئی۔

میں اپنی والدہ کا خدمت گزار بیٹا تھا تو جب میں مسلمان ہو گیا تو میری والدہ بولیں اے سعد! میں یہ کیا دیکھ رہی ہوں کہ تو نے تو نئی بات کر ڈالی۔ یا ضرور تو یہ دین ترک کر دے گا یا میں کھانا پینا ترک کر دوں گی۔ حتیٰ کہ مر جاؤں۔ تو پھر تجھے لوگ ملامت کرتے ہوئے ماں کا قاتل کہیں گے۔

میں نے اپنی والدہ سے کہا ایسا نہ کرو اس لئے کہ میں یہ دین کبھی نہ چھوڑوں گا اور کسی وجہ سے مرتد نہ بنوں گا۔

غرضکہ رات اور دن فاقہ سے گزرا صبح جب دیکھا تو ماں کی حالت کمزور ہو گئی تھی پھر ایک رات دن اور گزر گیا کہ نہ کچھ کھایا نہ پیا اور حالت اور سخت کمزوری ہو گئی۔

تو میں نے کہا اماں جان! تمہیں سمجھنا چاہئے کہ میں قسم بخدا اگر تم میں سو جانیں ہوں اور وہ ایک ایک کر کے نکلے تو بھی میں اپنا یہ دین کبھی ترک نہ کروں گا آپ کی مرضی ہے کھائیں یا نہ کھائیں۔

جب ماں نے دیکھا کہ سعد مذہب اسلام ترک نہ کرے گا تو آخر کھانا پینا شروع کر دیا تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
یہ پہلا مرن برت (بھوک ہڑتال) تھا جو ام سعد نے رکھا جسے آج کانگرسی رکھتے ہیں۔
وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ إِنَّ هٰذِهٖ وَمَا قَبْلَهَا اَعْنِىْ قَوْلَهٗ تَعَالٰى وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ نَزَلَتَا فِيْهِ۔ بعض کا قول ہے کہ یہ آیت اور اس سے پہلی آیت وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ۔ یہ دونوں حضرت سعد کے حق میں نازل ہوئیں۔
بعض نے کہا کہ یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی فَاِنَّ اِسْلَامَ سَعْدٍ كَانَ بِسَبَبِ اِسْلَامِهٖ۔ اس لئے کہ سعد کا اسلام لانا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر ہوا۔ چنانچہ
واحدی عطا سے اور ابن عباس سے راوی ہیں کہ قَالَ اِنَّهٗ يُرِيْدُ بِمَنْ اَنَابَ اَبُوْبَكْرٍ وَّذٰلِكَ اَنَّهٗ حِيْنَ اَسْلَمَ رَاٰهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَقَالُوْا لِاَبِىْ بَكْرٍ اٰمَنْتَ وَصَدَّقْتَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَعَمْ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنُوْا وَصَدَّقُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِسَعْدٍ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَىَّ يَعْنِىْ اَبَابَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ۔
مَنْ اَنَابَ اِلَىَّ۔ سے مراد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ واقعہ یوں ہے کہ جب ابوبکر اسلام لے آئے تو عبدالرحمٰن بن عوف اور سعید بن زید اور عثمان وطلحہ اور زبیر آئے اور حضرت ابوبکر سے پوچھا کہ کیا تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں۔
تو یہ پانچوں دربار رسالت میں حاضر آئے اور ایمان قبول کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَىَّ۔
اس کے بعد نصائح لقمان علیہ السلام پھر شروع ہیں۔

يٰبُنَىَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِىْ صَخْرَةٍ اَوْ فِى السَّمٰوٰتِ اَوْ فِى الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾

اے بیٹے! اگر وہ گناہ رائی کے دانہ کے برابر ہو اور وہ کسی چٹان میں ہو یا آسمان میں یا زمین میں تو اسے اللہ لے آئے بے شک اللہ لطیف وخبیر ہے۔

اس کے متعلق یہ روایت ہے کہ لقمان علیہ السلام سے ان کے بیٹے نے دریافت کیا تھا: اَرَاَيْتَ الْحَبَّةَ تَقَعُ فِىْ مَغَاصِ الْبَحْرِ اَيَعْلَمُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى۔ تو آپ نے فرمایا: يٰبُنَىَّ اِنَّهَآ اَىِ الَّتِىْ سَاَلْتَ عَنْهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ۔ الخ
ابا جان اگر ایک دانہ دریا کی گہرائی میں ڈال دیا جائے تو کیا اللہ تعالیٰ اسے بھی جانتا ہے تو آپ نے فرمایا بیٹے تو جس کے متعلق سوال کر رہا ہے وہ ایسا خبیر ولطیف ہے کہ اگر رائی کے دانہ کے برابر تیری کوئی خصلت ومعصیت ہو اور وہ کسی چٹان میں یا آسمانوں اور زمین میں ہو تو اللہ تعالیٰ اسے بھی پکڑ لے گا۔
گویا یہ فرمایا کہ وہ رائی کے برابر عالم علوی میں ہو یا سفلی میں یا زمین کی اندھیریوں میں ہو یا آسمانوں کی پنہائیوں میں تو اللہ تعالیٰ سے وہ بھی مخفی نہیں ہے۔
سید المفسرین ابن عباس اور سدی کہتے ہیں: اِنَّ هٰذِهِ الصَّخْرَةَ هِىَ الَّتِىْ عَلَيْهَا الْاَرْضُ - فَتَكُنْ فِىْ صَخْرَةٍ۔ سے مراد یہ وہ صخرۂ اولیٰ ہے جس پر زمین قائم ہے جیسا کہ ابن مردویہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں: اَلْاَرْضُ عَلٰى نُوْنٍ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

وَالنُّوْنُ عَلٰی بَحْرٍ وَالْبَحْرُ عَلٰی صَخْرَۃٍ خَضْرَآءَ وَخُضْرَۃُ الْمَآءِ مِنْھَا وَالصَّخْرَۃُ عَلٰی قَرْنِ ثَوْرٍ وَذٰلِکَ الثَّوْرُ عَلَی الثَّرٰی وَلَا یَعْلَمُ مَا تَحْتَ الثَّرٰی اِلَّا اللہُ تَعَالٰی۔

زمین مچھلی پر ہے اور مچھلی دریا پر ہے اور دریا سبز صخرہ پر ہے اور سمندر کی سبزی اسی صخرہ سے ہے اور صخرہ ایک گاؤ کے سینگ پر ہے اور وہ گاؤ ثری پر ہے اور سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کو یہ علم نہیں کہ ثریٰ کس چیز پر ہے۔

ایک قول ہے کہ صخرہ ہوا پر ہے۔

ایسی روایتوں کے متعلق ابن عطیہ کہتے ہیں کہ کُلُّ ذٰلِکَ ضَعِیْفٌ لَا یَثْبُتُ سَنَدُہٗ ایسی سب روایات ضعیف ہیں ان کی سند ثابت نہیں۔

اگر یہ روایتیں تسلیم بھی کر لی جائیں تو وَالْاَقْوٰی عِنْدِیْ وُضْعَ ھٰذِہِ الْاَخْبَارُ وَنَحْوُھَا فَلَیْسَتِ الْاَرْضُ اِلَّا فِیْ حَجْرِ الْمَآءِ وَلَیْسَ الْمَآءُ اِلَّا فِیْ جَوْفِ الْھَوَآءِ وَیَنْتَھِی الْاَمْرُ اِلٰی عَرْشِ الرَّحْمٰنِ جَلَّ وَعَلَا وَالْکُلُّ فِیْ کَفِّ قُدْرَۃِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ۔ سب سے زیادہ قوی یہ روایت بنالی جائے تو ٹھیک ہے کہ زمین پانی کی گود میں ہے اور پانی جوف ہوا میں ہے اور اس کی انتہا عرش رحمٰن تک ہو اور اس سے اونچے تک اور یہ سب کچھ یدِ قدرت الٰہی میں ہے۔

اور یَاْتِ بِھَا اللہُ بھی اسی توجیہ کی تائید میں ہے اس لئے کہ جب سب کچھ ید قدرت میں ہے۔ تو اس کا لے آنا کیا مشکل ہے چنانچہ یُحْضِرُھَا وَیُحَاسِبُ عَلَیْھَا اس کے معنی آلوسی نے کئے۔

اِنَّ اللہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾ ۔یَعْنِیْ یَصِلُ عِلْمُہٗ تَعَالٰی اِلٰی کُلِّ خَفِیٍّ خَبِیْرٌ عَالِمٌ بِکُنْھِہٖ۔

ایک روایت ہے کہ رائی کا دانہ حضرت لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اٹھایا اور یرموک میں لائے یہ ایک جنگل ہے ملک شام میں اور آپ نے اسے اس میدان میں ڈالا اور ایک مدت بعد اسے یاد کیا اور ہاتھ پھیلایا تو ایک مکھی اڑ کر آئی اور وہ دانہ اس نے آپ کی ہتھیلی میں ڈال دیا۔ یہ بھی سیر کی ایک روایت ہے۔ وَاللہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ۔

بہرکیف ہم ایسا ہونا تحت قدرت قادر مانتے ہیں رہا یہ کہ ہوا یا نہیں یہ اللہ ہی جانتا ہے۔

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ ج

اے بیٹے نماز قائم رکھ اور حق بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو مصیبت وایذا پہنچے اس پر صبر کر بے شک یہ بہت بلند درجہ کا کام ہے۔

اس آیت کریمہ میں چار نصیحتیں فرمائی گئیں:

اول نماز قائم رکھنا۔

دوم امر بالمعروف کرنا۔

سوم نہی عن المنکر۔

چہارم حق گوئی پر جو اذیت ومصائب آئیں ان پر صبر کرنا انہیں برداشت کرنا۔

یہ چاروں کام بلند ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نماز کے لئے تو وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ ارشاد قرآنی ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہے:

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ۔ اور نہ پھلا اپنا منہ تکبر سے لوگوں کے دکھانے کو۔

آلوسی فرماتے ہیں: يَعْنِىْ لَا تُمِلْهُ عَنْهُمْ وَلَا تُوَلِّهِمْ صَفْحَةَ وَجْهِكَ كَمَا يَفْعَلُهُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ۔ لوگوں سے بے التفاتی نہ کر اور ان سے منہ پھیر کر نہ چل جیسے متکبر لوگ کرتے ہیں۔

صعر ایک مرض ہے جو اونٹ کو ہوتا ہے جس سے وہ گردن اونچی کر لیتا ہے تو اس لفظ سے استعارہ تکبر سے کیا گیا۔

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا۔ اور نہ چل زمین میں اتراتا ہوا۔

مرح۔ فرح و بطر کو کہتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ ۔ بے شک اللہ نہیں پسند فرماتا ہر اترانے والے متکبر کو۔

راغب کہتے ہیں: اَلتَّكَبُّرُ عَنْ تَخَيُّلِ فَضِيْلَةٍ تَرَاَّتْ لِلْاِنْسَانِ مِنْ نَفْسِهٖ۔ تکبر وہ گھمنڈ ہے جو انسان اپنی بڑائی کے لئے لوگوں کو دکھلائے۔

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ۔ اپنی رفتار درمیانی کر۔

شرح جامع صغیر للمناوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے: سُرْعَةُ الْمَشْيِ تُذْهِبُ بَهَآءَ الْمُؤْمِنِ۔ رفتار کی تیزی مومن کا وقار لے جاتی ہے۔ علامہ مناوی فرماتے ہیں: اَىْ هَيْبَتَهٗ وَجَمَالَهٗ اَىْ تُوْرِثُهٗ حَقَارَةً فِىْ اَعْيُنِ النَّاسِ۔ یعنی تیز رفتاری ہیبت و جمال ختم کر دیتی ہے اور لوگوں کی نظروں میں وہ حقیر ہو جاتا ہے۔ یعنی تکبر کے ساتھ چلنا حقارت کا موجب ہے۔

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ۔ اَىْ اُنْقُصْ مِنْهُ وَاَقْصِرْ۔ یعنی آواز میں چیخ اور سیٹی نہ ہو جیسے کسی شاعر نے کہا:

جَهِيْرُ الْكَلَامِ جَهِيْرُ الْعُطَاسِ جَهِيْرُ الرُّوَاءِ جَهِيْرُ النِّعَمِ

اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ ۔ بے شک منکر و مکروہ آواز یقیناً گدھے کی آواز ہے۔

کہ اس کی نہیق میں یکسانیت نہیں ہوتی بلکہ نیچی اونچی چیخ سے بدنمائی ہو جاتی ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع ۔ سورۃ لقمان ۔ پ ۲۱

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾

کیا نہ دیکھا تم نے کہ اللہ نے تمہارے لئے مسخر کئے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور تمہیں پوری دیں اپنی نعمتیں ظاہر و باطن اور بعض آدمی اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں بغیر علم کے اور نہ ہدایت اور روشن کتاب کے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾

اور جب ان سے کہا جائے کہ پیروی کرو اس کی جو اللہ نے اتارا تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اتباع کریں گے اس کی جس پر پایا ہم نے اپنے باپ دادا کو کیا اگرچہ شیطان ہی بلاتا ہو انہیں جہنم کے عذاب کی طرف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَ مَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾

اور جو جھکائے اپنا منہ اللہ کی طرف اور ہو وہ نیکوکار تو بے شک اس نے مضبوط تھامی گرہ اور اللہ کی طرف ہے سب کاموں کی انتہا

وَ مَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾

اور جو کفر کرے تو تم اس کے کفر سے غم نہ کرو انہیں ہماری طرف ہی لوٹنا ہے تو ہم انہیں بتا دیں گے جو وہ کرتے تھے بے شک اللہ جانتا ہے ان کے دلوں کی بات کو

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾

ہم انہیں کچھ متمتع کریں گے پھر انہیں بے بس کر کے سخت عذاب کی طرف لے جائیں گے

وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

اور اگر پوچھو ان سے کس نے بنائے آسمان اور زمین ضرور کہیں گے اللہ نے فرما دیجئے سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾

اللہ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بے شک اللہ ہی غنی ہے سراہا گیا

وَ لَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں سب قلم ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے بعد سات سمندر اور تو نہ ختم ہوں گی اللہ کی باتیں بے شک اللہ عزت وحکمت والا ہے

مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾

تم سب کا پیدا کرنا نہیں اور نہ تمہیں قیامت میں اٹھانا مگر ایسا ہے جیسا ایک جان کا اٹھانا بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؗ كُلٌّ يَّجْرِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾

کیا تو نے نہ دیکھا کہ بے شک اللہ رات لاتا ہے دن کے حصے میں اور دن لاتا ہے رات کے حصے میں اور مسخر کئے سورج اور چاند ہر ایک اپنی مقررہ میعاد تک چلتے ہیں اور بے شک اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ ع

یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جنہیں پوجتے ہو سب باطل ہیں اور اللہ ہی بلند اور بڑائی والا ہے

## حل لغات تیسرا رکوع۔ سورۃ لقمان۔ پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَ۔ کیا | لَمْ۔ نہ | تَرَوْا۔ دیکھا تم نے | اَنَّ۔ بے شک |
| اللّٰهَ۔ اللہ نے | سَخَّرَ۔ تابع کیا | لَكُمْ۔ تمہارے لئے | مَا۔ جو کچھ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| فِي۔ بیچ | السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں کے ہے | وَ۔ اور | مَا۔ جو |
| فِي۔ بیچ | الْاَرْضِ۔ زمین کے ہے | وَ۔ اور | اَسْبَغَ۔ پوری کیں |
| عَلَيْكُمْ۔ تم پر | نِعَمَهٗ۔ اپنی نعمتیں | ظَاهِرَةً۔ ظاہری | وَّ۔ اور |
| بَاطِنَةً۔ باطنی | وَ۔ اور | مِنَ النَّاسِ۔ بعض لوگوں میں سے | |
| مَنْ۔ جو | يُّجَادِلُ۔ جھگڑتا ہے | فِي۔ بیچ | اللّٰهِ۔ اللہ کے |
| بِغَيْرِ۔ بغیر | عِلْمٍ۔ علم کے | وَّ۔ اور | لَا۔ نہ |
| هُدًى۔ ہدایت | وَّ۔ اور | لَا۔ نہ | كِتٰبٍ۔ کتاب |
| مُّنِيْرٍ۔ روشن کے | وَ۔ اور | اِذَا۔ جب | قِيْلَ۔ کہا جاتا ہے |
| لَهُمُ۔ ان کو | اتَّبِعُوْا۔ پیروی کرو | مَآ۔ اس کی جو | اَنْزَلَ۔ اتارا |
| اللّٰهُ۔ اللہ نے | قَالُوْا۔ کہتے ہیں | بَلْ۔ بلکہ | نَتَّبِعُ۔ پیروی کریں گے ہم |
| مَا۔ اس کی جو | وَجَدْنَا۔ پایا ہم نے | عَلَيْهِ۔ اس پر | اٰبَآءَنَا۔ اپنے باپ دادا کو |
| اَوَ۔ کیا | لَوْ۔ اگرچہ | كَانَ۔ ہو | الشَّيْطٰنُ۔ شیطان |
| يَدْعُوْ۔ بلاتا | هُمْ۔ ان کو | اِلٰى۔ طرف | عَذَابِ۔ عذاب |
| السَّعِيْرِ۔ دوزخ کی | وَ۔ اور | مَنْ۔ جو | يُّسْلِمْ۔ فرمانبردار کرے |
| وَجْهَهٗٓ۔ اپنا چہرہ | اِلَى۔ طرف | اللّٰهِ۔ اللہ کی | وَ۔ اور |
| هُوَ۔ وہ ہو | مُحْسِنٌ۔ نیک | فَقَدِ۔ تو بے شک | اسْتَمْسَكَ۔ تھاما اس نے |
| بِالْعُرْوَةِ۔ کڑا | الْوُثْقٰى۔ مضبوط | وَ۔ اور | اِلَى۔ طرف |
| اللّٰهِ۔ اللہ کی ہے | عَاقِبَةُ۔ انجام | الْاُمُوْرِ۔ سب کاموں کا | وَ۔ اور |
| مَنْ۔ جو | كَفَرَ۔ کفر کرے | فَلَا۔ تو نہ | يَحْزُنْكَ۔ غمگین کرے تجھ کو |
| كُفْرُهٗ۔ اس کا کفر | اِلَيْنَا۔ ہماری طرف ہے | مَرْجِعُهُمْ۔ ان کا لوٹنا | فَنُنَبِّئُهُمْ۔ تو ہم خبر دیں |
| گے ان کو | بِمَا۔ اس کی جو | عَمِلُوْا۔ عمل کئے انہوں نے | اِنَّ۔ بے شک |
| اللّٰهَ۔ اللہ | عَلِيْمٌۢ۔ جانتا ہے | بِذَاتِ۔ جو راز | الصُّدُوْرِ۔ سینوں میں ہے |
| نُمَتِّعُهُمْ۔ ہم فائدہ دیں گے ان کو | | قَلِيْلًا۔ تھوڑا | ثُمَّ۔ پھر |
| نَضْطَرُّ۔ بے بس کریں گے | هُمْ۔ ان کو | اِلٰى۔ طرف | عَذَابٍ۔ عذاب |
| غَلِيْظٍ۔ سخت کی | وَ۔ اور | لَئِنْ۔ اگر | سَاَلْتَهُمْ۔ تو ان سے پوچھے |
| مَّنْ۔ کس نے | خَلَقَ۔ پیدا کیا | السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں | وَ۔ اور |
| الْاَرْضَ۔ زمین کو | اِنَّ۔ بے شک | اللّٰهَ۔ اللہ | هُوَ۔ وہ ہے |
| الْغَنِيُّ۔ بے پروا | الْحَمِيْدُ۔ تعریف کیا گیا | وَ۔ اور | لَوْ۔ اگر |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَنَّ ۔ بے شک | مَا ۔ جو | فِیْ ۔ بیچ | الْاَرْضِ ۔ زمین کے ہے |
| مِنْ شَجَرَةٍ ۔ درخت | اَقْلَامٌ ۔ قلمیں ہوں | وَّ ۔ اور | الْبَحْرُ ۔ سمندر |
| يَمُدُّ ۔ سیاہی ہوں | هٗ ۔ اس کی | مِنْۢ بَعْدِ ۔ بعد | هٖ ۔ اس کے |
| سَبْعَةُ ۔ سات | اَبْحُرٍ ۔ سمندر اور بھی | مَّا ۔ تو نہ | نَفِدَتْ ۔ ختم ہوں |
| كَلِمٰتُ ۔ کلمات | اللّٰهِ ۔ اللہ کے | اِنَّ ۔ بے شک | اللّٰهَ ۔ اللہ |
| عَزِيْزٌ ۔ غالب ہے | حَكِيْمٌ ۔ حکمت والا | مَا ۔ نہیں | خَلْقُكُمْ ۔ تمہاری پیدائش |
| وَ ۔ اور | لَا ۔ نہ | بَعْثُكُمْ ۔ تمہارا اٹھنا | اِلَّا ۔ مگر |
| كَنَفْسٍ ۔ مانند جان | وَّاحِدَةٍ ۔ ایک کی | اِنَّ ۔ بے شک | اللّٰهَ ۔ اللہ |
| سَمِيْعٌۢ ۔ سننے والا | بَصِيْرٌ ۔ دیکھنے والا ہے | اَ ۔ کیا | لَمْ ۔ نہ |
| تَرَ ۔ دیکھا تو نے کہ | اَنَّ ۔ بے شک | اللّٰهَ ۔ اللہ | يُوْلِجُ ۔ داخل کرتا ہے |
| الَّيْلَ ۔ رات کو | فِی ۔ بیچ | النَّهَارِ ۔ دن کے | وَ ۔ اور |
| يُوْلِجُ ۔ داخل کرتا ہے | النَّهَارَ ۔ دن کو | فِی ۔ بیچ | الَّيْلِ ۔ رات کے |
| وَ ۔ اور | سَخَّرَ ۔ تابع کیا | الشَّمْسَ ۔ سورج | وَ ۔ اور |
| الْقَمَرَ ۔ چاند کو | كُلٌّ ۔ ہر ایک | يَّجْرِیْ ۔ چلتا ہے | اِلٰی ۔ طرف |
| اَجَلٍ ۔ مدت | مُّسَمًّى ۔ مقرر کی | وَّ ۔ اور | اَنَّ ۔ بے شک |
| اللّٰهَ ۔ اللہ | بِمَا ۔ جو | تَعْمَلُوْنَ ۔ تم کرتے ہو اس سے | |
| خَبِيْرٌ ۔ خبردار ہے | ذٰلِكَ ۔ یہ | بِاَنَّ ۔ اس لئے کہ | اللّٰهَ ۔ اللہ |
| هُوَ ۔ وہی | الْحَقُّ ۔ حق ہے | وَ ۔ اور | اَنَّ ۔ بے شک |
| مَا ۔ جس کو | يَدْعُوْنَ ۔ پکارتے ہیں | مِنْ دُوْنِهٖ ۔ اس کے سوا | الْبَاطِلُ ۔ وہ باطل ہے |
| وَ ۔ اور | اَنَّ ۔ بے شک | اللّٰهَ ۔ اللہ | هُوَ ۔ وہی ہے |
| الْعَلِیُّ ۔ بلند | الْكَبِيْرُ ۔ بڑا | | |

## خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع ۔ سورۃ لقمان ۔ پ ۲۱

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً

کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے مسخر فرمائے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور تمہیں پوری پوری دیں اپنی نعمتیں ظاہری و باطنی۔

آسمانوں میں چاند سورج ستارے ہمارے لئے پیدا فرما کر ایسے مسخر کئے کہ اپنے اپنے محور میں کام کر رہے ہیں اور ہم ان سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

اور زمین میں دریا، نہریں سمندر کانیں پہاڑ درخت پھل پھول چوپائے وغیرہ ہیں جو ہمارے کام آتے ہیں اور اسباغ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نعم ظاہرہ یہ کہ تندرستی اور اعضاء کی سلامتی حواس کی صحت حسن صورت وغیرہ۔

اور باطنی نعمتوں سے مراد علم معرفت و ملکات فاضلہ ہے۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نعمت ظاہرہ سے مراد اسلام وقرآن ہے۔ اور نعمت باطنہ یہ کہ ہمارے معاصی پر پردہ ڈالا ہوا ہے کہ ہم رسوائی سے محفوظ ہیں اور سزائے اعمال میں کوئی عجلت نہیں فرمائی۔

بعض نے نعمت ظاہری سے رزق مراد لیا اور باطنی سے حسن خلق۔

بعض نے نعمت ظاہرہ سے احکام شرعیہ میں نرمی مراد لی اور باطنہ سے شفاعت۔

بعض نے نعمت ظاہرہ سے غلبہ اسلام، دشمنوں پر فتح یابی مراد لی اور نعمت باطنہ سے ملائکہ کے امور وکام۔

بعض نے نعمت ظاہرہ سے غلبہ اسلام اور اتباع رسول اکرم مراد لیا اور باطنہ سے ان کی محبت۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۞

اور بعض لوگوں میں سے وہ ہیں جو اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں بغیر علم اور عقل کے اور کسی روشن کتاب کے بغیر۔

اور ظاہر ہے کہ جب بغیر علم وعقل اور دلیل روشن کے کوئی بات کہی جائے وہ جہل اور نادانی ہی ہوگی۔ اور جہل ونادانی سے شان الٰہی میں لب کشائی کرنا ظلم خالص اور بے جا بکواس ہے۔

آیۂ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ نضر بن حارث اور ابی بن خلف وغیرہ سرکش باوجود جہالت اور لاعلمی کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات پر جھگڑتے اور بکواس کرتے تھے اس پر ارشاد ہوا:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۞

اور جب ان سے کہا جائے کہ پیروی کرو اس کی جو اللہ نے نازل کیا تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے اس کی جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔

یعنی ہم اپنے آباء واجداد کے طریقہ پر رہیں گے اس کے سوا ہمیں کوئی تعلیم منظور نہیں حالانکہ یہ ان کی جہالت تھی۔

چنانچہ ارشاد ہوا:

اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۞

(یہ اندھی تقلید غلط ہے) کیا اگرچہ شیطان ان کو جہنم کے عذاب کی طرف بلاتا ہو جب بھی بلاغور وتامل اسی گمراہی پر جمے رہیں گے۔

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۞ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۞

اور جو جھکائے اپنا منہ اللہ کی طرف حالانکہ ہو وہ نیکوکار تو بے شک اس نے مضبوط گرہ تھامی اور اللہ کی طرف ہے سب کاموں کا انجام اور جو کفر کرے تو تمہیں ان کا کفر غمگین نہ کرے انہیں ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے تو ہم انہیں بتادیں گے جو

www.waseemziyai.com MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کچھ وہ کرتے تھے بے شک اللہ جانتا ہے ان کے دلوں کی باتوں کو ہم متمتع ہونے دیتے ہیں کچھ دن پھر انہیں مضطر کر کے سخت عذاب کی طرف لے جائیں گے۔

یعنی باپ دادا اگر شیطان ہیں تو بھی ان کی ہی پیروی کرتے رہیں گے سن لو جو دین خالص اللہ کے لئے قبول کرے گا اور اس کی عبادت واطاعت میں مشغول رہے گا اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھے گا وہی محسن ہے اور جو محسن یعنی نیکوکار ہے وہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی مضبوط گرہ تھامنے والا ہے۔

آگے اپنے حبیب جناب مصطفیٰ ﷺ کو تسلی فرمائی جاتی ہے کہ اے محبوب! جو آپ کی تعلیم سے انحراف کر کے کافر ہو تو اس کا کفر آپ کو کیوں غمگین کرے فیصلہ تو ہمارے ہاتھ میں ہے اور انہیں آخر ہماری طرف ہی آنا ہے اس وقت ہم انہیں ان کے عملوں کا بدلہ دے کر بتادیں گے کہ یہ برے عمل تھے۔

ابھی برائے چندے ہم دنیا سے متمتع ہونے کے لئے ان کو مہلت دیتے ہیں تاکہ دنیا کے مزے لیں پھر وہ اس عذاب جہنم میں گرفتار ہوں گے جس سے رہائی نہیں پاسکیں گے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور زمین تو ضرور کہیں گے اللہ نے آپ فرمایئے سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ اکثر ان کے نہیں جانتے۔

گویا فرمایا جس چیز کے وہ اقراری ہیں اسی اقرار پر انہیں الزام دیجئے کہ جب اللہ تعالیٰ کو خالق السماء والارض مانتے ہو تو وہی لاشریک لہ ہے اس لئے کہ اس کی شیون قدرت میں کوئی مماثل نہیں ہے تو لازم آیا کہ اسی کی حمد کی جائے اسی کا شکر ادا ہو اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کی جائے مگر عقل کج خرام انہیں اندھے راستے لے جارہی ہے اور یہ نہیں سمجھتے۔ آگے ارشاد ہے:

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾

اللہ کی ملک ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے بے شک اللہ بے نیاز ہے اور سب خوبیوں سے سراہا گیا۔

یعنی آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کی ملک ہے جتنی مخلوق ہے سب اس کے مملوک اور بندے ہیں تو اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور اس کی شیون قدرت اتنی ہیں کہ ارشاد ہے:

وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

اور اگر زمین کے سب درخت قلمیں ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور بھی ہو جائیں تو اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں بے شک اللہ عزت والا حکمت والا ہے۔

یعنی تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کے کلمات لکھے اور وہ تمام قلم اور سمندروں کی سیاہی لکھتے لکھتے ختم ہو جائے تو بھی کلمات الٰہی ختم نہ ہوں اور وہ ایسا عزت وحکمت والا ہے کہ اس کی معلومات غیر متناہی ہیں۔

آیۂ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ:

جب حضور ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو علماء یہود واحبار نصاریٰ آپ کی خدمت میں حاضر آئے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

بولے ہم نے سنا ہے آپ فرماتے ہیں: وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا۔ یعنی تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے تو اس سے آپ کی مراد ہم لوگ ہیں یا صرف آپ اپنی قوم کو فرماتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس مخاطبہ میں تم لوگ اور میری قوم سب شریک ہیں تو وہ بولے کیا آپ کی کتاب میں یہ نہیں کہ ہمیں توریت دی گئی ہے اور اس میں ہر شے کا علم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک ہے لیکن ہر شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے۔

اور تمہیں تو اللہ تعالیٰ نے اتنا علم دیا ہے کہ اس پر عمل کرو اور نفع پاؤ۔

علماء یہود کہنے لگے آپ یہ کیسے فرما رہے ہیں آپ کا تو یہ قول بھی ہے کہ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا۔ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی تو علم قلیل اور خیر کثیر دونوں کیسے مساوی ہو سکتے ہیں۔

اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس تقدیر پر یہ آیت کریمہ مدنی ہوگی۔

ایک قول یہ ہے کہ یہود نے قریش سے کہا کہ مکہ میں جا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کریں، تو اس تقدیر پر یہ آیت کریمہ مکی ہوگی۔

ایک قول یہ ہے کہ مشرکین نے کہا تھا کہ قرآن اور جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاتے ہیں عنقریب تمام ہو جائے گا پھر قصہ ختم اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں ارشاد فرمایا۔ آگے ارشاد ہے:

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۲۸﴾

تم سب کا پیدا کرنا اور قیامت کے دن اٹھانا ایسا ہے جیسا ایک جان کا بنانا بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ پر کچھ مشکل نہیں اس کی قدرت یہ ہے کہ ایک کن سے سب کچھ پیدا کر دے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؗ كُلٌّ یَّجْرِیْۤ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۲۹﴾

کیا نہ دیکھا تو نے کہ اللہ رات لاتا ہے دن کے حصے میں اور دن لاتا ہے رات کے حصہ میں اور اس نے سورج اور چاند مسخر کئے ہر ایک ایک مقررہ وقت اور میعاد تک چلتا ہے اور بے شک اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

یعنی رات دن اور چاند سورج کی رفتار ایک کی گھٹا کر دوسرے میں بڑھاتا ہے جس سے رات دن چھوٹے بڑے ہوتے ہیں اور پھر انہیں ایک معین وقت میں مسخر کیا جس کے ذریعہ تم لیل و نہار کے حساب رکھتے ہو۔ اور یہ سب ایک مقررہ مدت قیامت تک یہ نظام ہے اور وہ تمہارے ہر فعل سے خبردار ہے یہ سب مظاہر قدرت

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۳۰﴾ ع

اس لئے کہ (تم سمجھ سکو) کہ اللہ ہی حق ہے (اور وہی قادر علی الاطلاق ہے اور وہی مستحق عبادت ہے) اور اس کے سوا تم جسے پوجتے ہو وہ باطل ہے (اور فنا ہونے والا ان میں سے کوئی مستحق عبادت نہیں) اور بے شک اللہ ہی بلند و بڑائی والا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع-سورۃ لقمان-پ ۲۱

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ

کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ نے تمہارے لئے مسخر کئے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور پورا کیا تم پر اپنی نعمتوں کو ظاہری طور پر اور باطنی طریقہ سے۔

سورہ لقمان سے قبل جو مشرکین سے مخاطبہ تھا اور جس طرح تو بیخاً انہیں ان کے اصرار شرک پر ارشاد تھا وہی بیان پھر شروع فرمایا تا کہ دلائل توحید اور واضح ہوں۔

سَخَّرَ لَكُمْ پر آلوسی فرماتے ہیں: یہ تسخیر سے ہے اور تسخیر کے معنی راغب یہ کرتے ہیں کہ وہ کسی شے پر ایسا قبضہ ہونا ہے جو اپنی غرض مخصوص پر کامیاب کردے قہراً ہو یا انقیاداً۔

اور ارشاد العقل السلیم میں اس کے معنی یہ ہیں: اَلْمُرَادُ بِهٖ اِمَّا جَعْلُ الْمُسَخَّرِ بِحَيْثُ يَنْفَعُ الْمُسَخَّرَ لَهٗ اَعَمُّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ مُنْقَادًا لَّهٗ يَتَصَرَّفُ فِيْهِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَسْتَعْمِلُهٗ كَيْفَ يُرِيْدُ كَعَامَّةِ مَا فِى الْاَرْضِ مِنَ الْاَشْيَاءِ الْمُسَخَّرَةِ لِلْاِنْسَانِ الْمُسْتَعْمَلَةِ لَهٗ مِنَ الْجَمَادِ وَالْحَيْوَانِ اَوْ لَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ بَلْ يَكُوْنُ سَبَبًا لِحُصُوْلِ مُرَادِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ دَخْلٌ فِىْ اِسْتِعْمَالِهٖ كَجَمِيْعِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ مِنَ الْاَشْيَآءِ الَّتِىْ نِيْطَتْ بِهَا مَصَالِحُ الْعِبَادِ مَعَاشًا اَوْ مَعَادًا۔

اور لَكُمْ کے معنی یہ ہیں: اَىْ لِاَجْلِكُمْ فَاِنَّ جَمِيْعَ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِنَ الْكَائِنَاتِ مُسَخَّرَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى مُسْتَتْبِعٌ لِمَنَافِعِ الْخَلْقِ وَمَا يَسْتَعْمِلُهُ الْاِنْسَانُ حَسْبَمَا يَشَاءُ۔

اَسْبَغَ۔ اَىْ اَتَمَّ وَاَوْسَعَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ۔ اَسْبَغَ۔ کے معنی ہیں بھرپور اور واسع طور پر اپنی نعمتیں تمہیں عطا کیں اور نعم جمع نعمت کی ہے۔

ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ۔ یعنی محسوس طریقہ سے اور عقل میں آنے والی صورت سے اور غیر محسوس طریقہ سے۔

وَعَنْ مُجَاهِدٍ اَلنِّعْمَةُ الظَّاهِرَةُ ظُهُوْرُ الْاِسْلَامِ وَالنُّصْرَةُ عَلَى الْاَعْدَآءِ۔ نعمت ظاہرہ غلبۂ اسلام اور دشمن پر مدد ملنا ہے۔

اور نعمت باطنہ اَلْاِمْدَادُ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ نعمت باطنی ملائکہ کے ذریعہ مدد ہے۔

وَعَنِ الضَّحَّاكِ اَلظَّاهِرَةُ حُسْنُ الصُّوْرَةِ وَامْتِدَادُ الْقَامَةِ وَتَسْوِيَةُ الْاَعْضَاءِ۔ نعمت ظاہری اچھی صورت ملنا، قدو قامت عطا ہونا اعضا کا مناسب عطا ہونا ہے۔

وَالْبَاطِنَةُ الْقَلْبُ وَالْعَقْلُ وَالْفَهْمُ۔ اور نعمت باطنی قلب اور عقل اور سمجھ کا عطا ہونا ہے۔

ایک قول یہ ہے: اَلظَّاهِرَةُ نِعَمُ الدُّنْيَا وَالْبَاطِنَةُ نِعَمُ الْاٰخِرَةِ۔ ظاہری نعمت دنیا کے لذائذ ہیں اور باطنی آخرت کے انعامات۔

ایک قول یہ ہے: اَلظَّاهِرَةُ نَحْوُ اِرْسَالِ الرُّسُلِ وَاِنْزَالِ الْكُتُبِ وَالتَّوْفِيْقِ لِقَبُوْلِ الْاِسْلَامِ وَالْاِتْيَانِ بِهٖ وَالثُّبَاتِ عَلٰى قَدَمِ الصِّدْقِ وَلُزُوْمِ الْعُبُوْدِيَّةِ۔ نعمت ظاہری رسولوں کا بھیجنا، کتب سماوی کا نازل کرنا، ان کے قبول کی

توفیق دینا، ان کی اطاعت پر آ کر ثابت قدم رہنا اور اپنی عبودیت کو لازم جاننا ہے۔

اور باطنی نعمت یہ ہے کہ ارواح پر نورلم یزلی کا ورود ہونا اور نور النور کا ظہور۔

اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً قَالَ هٰذِهٖ مِنْ كُنُوْزِ عِلْمِيْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَمَّا الظَّاهِرَةُ فَمَا سَوّٰى مِنْ خَلْقِكَ وَاَمَّا الْبَاطِنَةُ فَمَا سَتَرَ مِنْ عَوْرَتِكَ وَلَوْ اَبْدَاهَا لَقَلَاكَ اَهْلُكَ فَمَنْ سِوَاهُمْ۔

اور بروایت ابن مردویہ اور دیلمی اور بیہقی اور ابن النجار ابن عباس سے ہے کہ اَنَّهٗ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ الخ قَالَ اَمَّا الظَّاهِرَةُ فَالْاِسْلَامُ وَ مَا سَوّٰى مِنْ خَلْقِكَ وَمَا اَسْبَغَ مِنْ اَرْزَقِهٖ وَالْبَاطِنَةُ فَمَا سَتَرَ مِنْ مَسَاوِيْ عَمَلِكَ۔

اقوال مذکورہ کی وضاحت جو بعض حدیثوں سے ملتی ہے وہ ابن ابی حاتم اور بیہقی مقاتل وغیرہ سے یہی ہے کہ نعمت ظاہرہ اسلام ہے اور نعمت باطنہ یہ ہے کہ وہ ستار العیوب ہمارے معاصی کا ستر فرماتا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾

اور بعض آدمی وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں بلا علم وعقل اور بلا دلیل کتاب منیر جھگڑتے ہیں۔

یعنی بعض آدمیوں سے مراد وہ انسان نما حیوان نضر بن حارث اور ابی بن خلف ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑتے تھے توحید اور صفات الٰہی میں جہالت سے انہیں نہ علم تھا نہ عقل اور نہ کوئی کتاب روشن جس سے دلیل پیش کرتے بلکہ

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ

جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے نازل کئے کی پیروی کرو تو بولتے ہیں ہم تو اسی کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔

اس کا جواب ارشاد ہے:

اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾

اگرچہ تمہارے باپ دادا کو شیطان جہنم کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔

مگر تم ایسے اندھے مقلد ہو کہ بغیر سوچ سمجھے اسی جہالت کے گڑھے میں جاؤ گے۔ ایسے ہی توبیخاً دوسری جگہ ارشاد ہوا: اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ۔ یہ مشرکین کے اس بیان کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ۔ اس کے بعد ارشاد ہے:

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾

اور جو اپنے کو سپرد کردے اللہ تعالیٰ کی طرف اور ہو وہ نیک نیت نیکوکار تو یقیناً اس نے تھام لی مضبوط رسی دین کی اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تمام عملوں کا انجام ہے۔

وَمَنْ يُّسْلِمْ۔ کے معنی ہیں: بِاَنْ فَوَّضَ اِلَيْهِ تَعَالٰى جَمِيْعَ اُمُوْرِهٖ وَاَقْبَلَ عَلَيْهِ سُبْحَانَهٗ بِقَلْبِهٖ وَقَالِبِهٖ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

فَالْاِسْلَامُ کَالتَّسْلِیْمِ وَالتَّفْوِیْضِ۔ یعنی ایسا جھکے کہ تمام امور اللہ تعالیٰ کی طرف سونپ دے اور اس کی طرف قلب اور قالب یعنی جسم سے متوجہ ہو جائے تو اس کا اسلام صحیح اسلام ہے۔ 13

وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ۔ سے مراد اپنی ذات ہے یعنی جس کا وجود دل اور جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف جھک گیا۔

وَهُوَ مُحْسِنٌ۔ واو حالیہ ہے یعنی دراں حالیکہ وہ محسن یعنی نیکوکار رہوا اپنے عمل میں۔

تو بے شک اس نے تھامی رسی اللہ کے دین کی۔

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى۔ تَعَلَّقَ ثُمَّ تَعَلَّقَ بِاَوْثَقِ مَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ مِنَ الْاَسْبَابِ۔ وہ مضبوطی سے متعلق ہو گیا اللہ کے ساتھ۔

آگے فرماتے ہیں: هٰذَا تَشْبِيْهٌ مُرَكَّبٌ حَيْثُ شَبَّهَ حَالَ الْمُتَوَكِّلِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْمُفَوِّضِ اِلَيْهِ اُمُوْرَهٗ كُلَّهَا الْمُحْسِنِ فِيْ اَعْمَالِهٖ كَمَنْ تَرَقّٰى فِيْ جَبَلٍ شَاهِقٍ اَوْ تَدَلّٰى مِنْهُ فَتَمَسَّكَ بِاَوْثَقِ عُرْوَةٍ مِنْ حَبْلٍ مَّتِيْنٍ مَّامُوْنِ الْقَطَاعَةِ۔

گویا یہ ایسی تشبیہ ہے جو مرکب ہے جو متوکل علی اللہ کے حال پر پوری صادق آتی ہے یعنی جس نے اپنے تمام امور اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے اور وہ محسن یعنی مخلص ہے اپنے اعمال میں اس جیسا ہے جو بلند پہاڑ پر چڑھنا اترنا بھی اسی کے بھروسا پر رکھتا ہے تو یقیناً اس نے مضبوط رسی اللہ کی تھام لی جو منقطع ہونے سے مامون محفوظ ہے۔

وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہر کام کا انجام اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔

الْاُمُوْرِ۔ میں جو الف لام ہے وہ استغراقی ہے۔ یعنی انسان کا کوئی فعل ایسا نہیں جس کا انجام اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں نہیں۔

اس کے بعد کفار کی سرکشی پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تسلی فرمائی جاتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾

اور جو کفر کرتے ہیں تو آپ کو ان کا کفر غمگین نہ کرے۔ انہیں سب کو ہماری ہی طرف آنا ہے تو ہم انہیں ان کے عملوں کا بدلہ دے کر بتا دیں گے۔

آلوسی اسی مفہوم کو اس طرح فرماتے ہیں: اَیْ فَلَا يُهِمَّنَّكَ ذٰلِكَ اِلَيْنَا لَا اِلٰى غَيْرِنَا مَرْجِعُهُمْ رُجُوْعُهُمْ بِالْبَعْثِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اَیْ بِعَمَلِهِمْ اَوْ بِالَّذِیْ عَمِلُوْهُ فِی الدُّنْيَا مِنَ الْكُفْرِ وَالْمَعَاصِیْ بِالْعَذَابِ وَالْعِقَابِ۔

وَقِيْلَ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فِی الدَّارَيْنِ فَنُجَازِيْهِمْ بِالْاِهْلَاكِ وَالتَّعْذِيْبِ۔ ایک قول یہ ہے کہ ہماری طرف انہیں لوٹ کر آنا ہے تو ہم بدلہ دیں گے ان کے عملوں کا ہلاک کر کے یا عذاب میں مبتلا کر کے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾۔ بے شک اللہ جانتا ہے ان کے دلوں کا حال۔

لِاَنَّهٗ عَزَّوَجَلَّ عَلِيْمٌ بِالضَّمَائِرِ فَمَا ظَنُّكَ بِغَيْرِهَا۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا۔ برائے چندے انہیں ہم مہلت دیتے ہیں۔

يَعْنِیْ تَمْتِيْعًا قَلِيْلًا اَوْ زَمَانًا قَلِيْلًا۔ چند دن انہیں دنیا میں لذائذ دنیا سے متمتع کرتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰی عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۲۴﴾۔ پھر ہم انہیں اضطرار کی حالت میں سخت عذاب میں ڈالیں گے۔

وَالْمُرَادُ بِالْاِضْطِرَارِ اَیِ الْاِلْجَاءُ اِلْزَامِهِمْ ذٰلِكَ الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ۔ اضطرار سے یہ مراد ہے کہ ان کی بداعمالیاں ان پر ثابت کر کے انہیں ایسے عذاب میں مبتلا کریں گے اَلَّذِیْ لَا یَقْدِرُ عَلَی الْاِنْفِكَاكِ مِمَّا اُلْجِیَٔ اِلَیْهِ۔ جس سے ان کا بچنا ممکن ہی نہ ہو اور وہ اس سے علیحدہ ہونے کی قدرت ہی نہ رکھیں۔

چنانچہ حدیث میں ہے جس سے اضطرار کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔ آلوسی فرماتے ہیں:

وَفِی الْاِنْتِصَافِ تَفْسِیْرُ هٰذَا الْاِضْطِرَارِ مَا فِی الْحَدِیْثِ مِنَ الْهَمِّ لِشِدَّةِ مَا یُكَابِدُوْنَ مِنَ النَّارِ یَطْلُبُوْنَ الْبَرْدَ فَیُرْسَلُ عَلَیْهِمُ الزَّمْهَرِیْرُ فَیَكُوْنُ اَشَدُّ عَلَیْهِمْ مِّنَ اللَّهَبِ فَیَتَمَنَّوْنَ عَوْدَ اللَّهَبِ اِضْطِرَارًا فَهُوَ اِخْتِیَارٌ عَنْ اِضْطِرَارٍ۔ وَبِاَذْیَالِ هٰذِهِ الْبَلَاغَةِ تَعَلَّقَ الْكِنْدِیُّ حَیْثُ قَالَ۔

یَرَوْنَ الْمَوْتَ قُدَّامًا وَ خَلْفًا فَیَخْتَارُوْنَ وَالْمَوْتُ اِضْطِرَارُ

یعنی اضطرار اس حال کو کہتے ہیں کہ جہنمی جب آگ سے گھبرا جائیں اور ان کے کلیجے بھن جائیں تو وہ ٹھنڈک طلب کریں تو ان پر زمہریر ڈالا جائے تاکہ حرارت سے اشد برودت محسوس کریں تو وہ پھر اسی آگ کی تمنا کریں یہ ہے اضطرار کا مفہوم اسے کندی نے بلاغت کلام سے بیان کیا چنانچہ کہتا ہے:

دیکھیں گے جہنمی آگے پیچھے موت تو موت ہی اضطرار میں اختیار کریں گے۔

لیکن قرآن کریم میں ارشاد ہے: ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی۔

آگے پھر اپنی شان قدرت پر مشرکوں کا اعتراف جلی ظاہر کیا گیا۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

اور جب ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا تو ضرور کہیں گے اللہ نے فرما دیجئے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے۔

یعنی کوئی مشرک بت پرست اس عقیدہ سے منکر نہیں سب اس بات کو مانتے ہیں کہ آسمان اور زمین کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن اپنی جہالت سے غیر کے پجاری بنے ہوئے ہیں تو اے محبوب!

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

فرما دیجئے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے بلکہ اکثر ان کے جہالت میں ہیں۔ پھر ارشاد ہے:

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۶﴾

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بے شک اللہ بے نیاز حمد کیا گیا ہے۔

یعنی سب کائنات بنانے اور اس میں ہر قسم کا تصرف فرمانے میں سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی مختار و مجاز نہیں تو اسی وجہ میں اس کے سوا کوئی مستحق عبادت بھی نہیں اور اسی وجہ میں اس کا شریک محال ہے اور وہ غنی اور ہر شے سے بے پرواہ ہے۔ اور وہی مستحق حمد کامل ہے۔

حمید کی مزید تفسیر روح المعانی میں یہ ہے جو نہایت ہی جامع ہے: اَلْمُسْتَحِقُّ لِلْحَمْدِ وَاِنْ لَّمْ یَحْمَدْهُ جَلَّ وَعَلَا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

13/13

اَحَدٌ اَوِ الْمَحْمُوْدُ بِالْفِعْلِ یَحْمَدُہٗ کُلُّ مَخْلُوْقٍ بِلِسَانِ الْحَالِ۔ مستحق حمد وہ ایسا ہے کہ اگر چہ اس کی حمد کوئی بھی نہ کرے تو وہ پھر بھی محمود بالفعل ہے اور مخلوق کا ذرہ ذرہ زبان حال سے اس کی حمد میں رطب اللسان ہے:

ہر گیاہے کہ از زمیں روید — وحدہ لا شریک لہ گوید

اور کسی نے کہا

برگ درختاں سبز در نظر ہوشیار — ہر ورق دفتریست از معرفت کردگار

اور ابن الصلت کی زبان سے بھی یہی نکلا:

وَ فِیْ کُلِّ شَیْئٍ لَہٗ اٰیَۃٌ — تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ وَاحِدٌ

اب مشرکین کے سرغنے اور یہودیوں کے علما کا ایک خاص اعتراض تھا اس کے جواب کی طرف رجوع فرمایا گیا۔ چنانچہ شان نزول آیہ کریمہ سے پتا چلتا ہے جیسے ابن جریر عکرمہ سے راوی ہیں:

قَالَ سَاَلَ اَھْلُ الْکِتَابِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوْحِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا۔ اہل کتاب نے حضور ﷺ سے روح کے متعلق سوال کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں فرمادیجئے روح میرے رب کے امر سے ہے اور تمہیں علموں میں سے تھوڑا سا دیا گیا ہے۔ یہ سن کر یہود بارگاہ رسالت میں حیی بن اخطب کو لے کر آئے۔ اس نے عرض کیا: تَزْعَمُ اِنَّا لَمْ نُوْتَ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا وَقَدْ اُوْتِیْنَا التَّوْرَاۃَ وَھِیَ الْحِکْمَۃُ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ حیی بن اخطب نے عرض کیا حضور آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ ہمیں جو علم دیا گیا ہے وہ تھوڑا ہے اور ہمیں توریت ملی جو حکمت ہی حکمت ہے اور جسے حکمت مل گئی اسے خیر کثیر عطا ہوگئی تو یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ ؕ

اور اگر جو کچھ زمین میں درخت ہیں سب قلم ہوں اور دریا اس کی سیاہی اور اس کے بعد ساتوں دریا بھی ہوں تو اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے کلمات اس قدر غیر متناہی ہیں کہ ساتوں دریا سیاہی بن جائیں اور دنیا کے تمام درخت قلم ہو جائیں تب بھی وہ ختم نہ ہوں۔

وَالْمُرَادُ بِکَلِمَاتِہٖ تَعَالٰی کَلِمَاتُ عِلْمِہٖ سُبْحَانَہٗ وَحِکْمَتِہٖ جَلَّ شَانُہٗ۔ اور کلمات اللہ سے مراد علم سبحانہ وتعالیٰ ہے اور حکمت الٰہی ہے۔

ایک روایت یہ ہے کہ قریش کا ایک وفد مدینہ گیا اور اس نے یہود کا یہ سوال پیش کیا تو اس سے یہ آیت کریمہ مکی ثابت ہوتی ہے۔

پہلی روایت کے ماتحت یہ آیت کریمہ مدنی معلوم ہوتی ہے۔

وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ نَزَلَ بِمَکَّۃَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ فَلَمَّا ھَاجَرَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَتَاہُ اَحْبَارُ الْیَھُوْدِ فَقَالُوْا بَلَغَنَا اَنَّكَ تَقُوْلُ وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

اَفَعَنَيْتَنَا اَمْ قَوْمَكَ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلًّا عَنَيْتُ - فَقَالُوْا اَلَسْتَ تَتْلُوْا فِيْمَا جَاءَكَ اِنَّا اُوْتِيْنَا التَّوْرَاةَ وَ فِيْهَا عِلْمُ كُلِّ شَيْئٍ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ قَلِيْلٌ وَقَدْ اٰتَاكُمْ مَا اِنْ عَمِلْتُمْ بِهٖ نَجَوْتُمْ۔

ایک روایت میں ہے کہ آیہ وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَ مَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ مکہ میں نازل ہوئی جب حضور ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے آئے تو احبار یہود حاضر ہوئے اور کہنے لگے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا فرماتے ہیں یعنی تم علم نہیں دیئے گئے مگر تھوڑا تو اس سے آپ کی مراد اپنی قوم سے ہے یا ہم سے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا نہیں اس سے میری مراد تم اور میری قوم سب ہیں۔

تو وہ کہنے لگے کیا آپ نے اپنے قرآن میں یہ نہ پڑھا کہ ہمیں توریت عطا ہوئی اور اس میں تمام اشیاء کا علم ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا وہ علم اللہ کے علم میں کم ہے اور تمہیں جو دیا تو وہ اتنا ہے کہ اگر تم اس پر عمل کرتے نجات پا جاتے۔ قَالُوْا يَا مُحَمَّدُ كَيْفَ تَزْعَمُ هٰذَا وَاَنْتَ تَقُوْلُ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا - فَكَيْفَ يَجْتَمِعُ۔ احبار یہود بولے، یہ آپ کا دعویٰ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے جبکہ آپ یہ بھی کہتے ہیں: مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا۔ جسے حکمت دی گئی بے شک اسے خیر کثیر دے دی گئی۔ تو یہ دونوں باتیں کیسے جمع ہوں گی۔

تو حضور ﷺ نے جواب دیا: هٰذَا عِلْمٌ قَلِيْلٌ وَ خَيْرٌ كَثِيْرٌ۔ یہ علم کے اعتبار سے قلیل ہے اور خیر کے اعتبار سے کثیر ہے۔ اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک قول یہ ہے کہ مشرکین مکہ کا یہ گمان باطل تھا کہ کلام اللہ اب ختم ہو جائے گا تو حضور ﷺ کی تعلیم بھی ختم ہو جائے گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور اس آیت کریمہ میں جس کے اندر روح کا جواب دیا گیا اس میں یہ بھی بتا دیا کہ عالم دو قسم کے ہیں:

ایک عالم امر۔

دوسرا عالم کون۔

عالم کون میں نشو ونما ترقی و تنزل تغیر و تبدل سب کچھ ہے جیسے انسان حیوان چرند پرند وغیرہ اور عالم امر میں نشو ونما تنزل و تغیر نہیں اس میں ابدیت ہے جیسے آسمان زمین چاند سورج سیارہ روح کہ ان کی ایک حالت رہتی ہے اسے ابدیت حاصل ہے۔
چنانچہ موت کا طیران بھی روح پر نہیں ہوتا بلکہ اجسام تک محدود رہتا ہے۔ روح کا صرف انتقال من المکان الی المکان ہوتا ہے۔ آگے ارشاد ہے:

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾

نہیں تمہارا پیدا کرنا اور مرنے کے بعد اٹھانا مگر ایسا جیسے ایک جان کا پیدا کرنا اور اٹھانا بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ، پیدا کرنا اور مرنے کے بعد اٹھانا سب کا ایسا ہی آسان ہے جیسے ایک جان کا پیدا کرنا اور مرنے کے بعد اٹھانا اس لئے کہ اس کی قدرت کمال یہ ہے کہ لفظ کن فرما کر سب پیدا کر دے اور لم تکن فرما کر سب کو فنا کر دے وہ سمیع مطلق ہے ہر مسموعات کا سننے والے اور بصیر مطلق ہے کہ سب مبصرات اس کی نظر میں ہیں۔

یہ جواب ہے مشرکین کا جبکہ انہوں نے دین پر طعن کر کے کہا: وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ لِئَلَّا يَسْمَعَ اِلٰهُ مُحَمَّدٍ۔ اپنی باتیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مخفی رکھو کہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خدا نہ سن لے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد ہوا: وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔

وَ عَنْ مُقَاتِلٍ اَنَّ كُفَّارَ قُرَیْشٍ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقْنَا اَطْوَارًا نُطْفَةً عَلَقَةً مُضْغَةً لَحْمًا فَكَیْفَ یَبْعَثُنَا خَلْقًا جَدِیْدًا فِیْ سَاعَةٍ وَّاحِدَةٍ فَنَزَلَتْ۔ مقاتل سے ہے کہ کفار قریش نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں چار طور پر پیدا کر کے انسان بنایا۔ اول نطفہ، پھر علقہ، پھر مضغہ، پھر تخم تو اب جب ہم خاک ہو جائیں گے تو یہ چاروں کیفیات ایک آن واحد میں کیسے بدلیں گی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں یہ بھی بتایا کہ تمہاری پیدائش اور بعث بعد الموت ہمارے لئے آسان ہے اور انہوں نے جو کہا تھا کہ ان باتوں کو مخفی رکھو کہیں الہ محمد نہ سن لے اس کا جواب بھی دے دیا کہ اِنَّهٗ تَعَالٰی سَمِیْعٌ بِقَوْلِهِمْ ذٰلِكَ بَصِیْرٌ بِمَا یُضْمِرُوْنَهٗ۔ وہ سمیع تمہارے خفیہ علانیہ اقوال کا ہے اور جو کچھ تم دل میں چھپائے ہوئے ہو اس کا بھی دیکھنے والا ہے۔

اس کے بعد اَلَمْ تَرَ فرما کر سید المخاطبین سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مخاطبہ ہوا ہے یا عام خطاب ہے اسے جس میں بھی صلاحیت ہو خطاب کی اَلَمْ تَرَ بمعنی اَلَمْ تَعْلَمْ ارشاد ہے کہ

اَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ

اِیْلَاج۔ عربی میں داخل کرنے کو کہتے ہیں تو یہ معنی ہوئے:

بے شک اللہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل فرماتا ہے دن کو رات میں۔

آیہ کریمہ میں رات کو دن پر مقدم فرمانے کی حکمت علامہ آلوسی یہ بتاتے ہیں: وَ قَدَّمَ اللَّیْلَ عَلَی النَّهَارِ لِمُنَاسَبَتِهٖ لِعَالَمِ الْاِمْكَانِ الْمُظْلِمِ مِنْ حَیْثُ اِمْكَانِهِ الذَّاتِیِّ۔ رات کو دن پر مقدم کرنا مناسبت عالم امکان سے کہ وہ امکان ذاتی میں مظلم تھا۔

وَ فِیْ بَعْضِ الْاٰثَارِ كَانَ الْعَالَمُ فِیْ ظُلْمَةٍ فَرَشَّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ مِّنْ نُّوْرِهٖ۔ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ عالم ظلمت میں تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنا نور اس پر چھڑکا تو اس وجہ میں اصل ظلمت کو روشنی پر مقدم فرمایا۔

وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۖ كُلٌّ یَّجْرِیْۤ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۲۹﴾

اور مسخر کیا سورج اور چاند ہر ایک اپنی معینہ مدت میں چل رہے ہیں ایک مقررہ مدت تک اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے۔

یعنی ان میں شان ابدیت ہے یہ بالاستمرار مقررہ مدت قیامت تک یکساں چلتے رہیں گے اور وہ چونکہ واجب الوجود بناء بریں وہ تمہارے ہر قسم کے اعمال سے خبردار ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۳۰﴾

یہ اس لئے کہ تمہیں ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور اس لئے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ جسے اس کے سوا پوجتے ہو باطل ہے اور اس لئے کہ تم سمجھ لو کہ بے شک اللہ ہی بلند اور سب سے بڑا ہے۔

آیہ کریمہ میں تین باتیں الوہیت شان پر واضح فرمائیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

اول هُوَ الْحَقُّ ۔یعنی وہی حق اور واجب الوجود ہے۔

دوسرے اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۔اور جسے تم الٰہ مانتے ہو وہ معدوم فی حد ذاتہ ہے اور وہ ممکنات سے ہے اور معدوم فی حد ذاتہ اور ممکن فی الوجود واجب الوجود نہیں ہوسکتا تو اللہ تعالیٰ ہی واجب الوجود اور قدیم ازلی سرمدی ہے۔

تیسرے وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۔ یہ وہی اللہ تعالیٰ ہے جو تمام اشیاء سے بلند اور سب سے بڑا ہے تو اس کے سوا کوئی متصف بصفات الوہیت نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ آلوسی بھی یہی فرماتے ہیں:

وَوَجْهُ سَبَبِيَّةِ الْاُوْلٰى لِمَا ذُكِرَ اَنَّ كَوْنَهٗ تَعَالٰى وَحْدَهٗ وَاجِبُ الْوُجُوْدِ فِىْ حَدِّ ذَاتِهٖ يَسْتَلْزِمُ اَنْ يَّكُوْنَ هُوَ سُبْحَانَهٗ وَحْدَهُ الْمُوْجِدُ لِسَآئِرِ الْمَصْنُوْعَاتِ الْبَدِيْعَةِ الشَّانِ فَيَدُلُّ عَلٰى كَمَالِ قُدْرَتِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَحْدَهٗ وَالْاِيْجَابُ قَدْ اَبْطَلَ الْاُصُوْلَ وَمَنْ صَدَرَتْ عَنْهُ جَمِيْعُ هَاتِيْكَ الْمَصْنُوْعَاتِ لَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ كَامِلُ الْعِلْمِ عَلٰى مَا بُيِّنَ فِى الْكَلَامِ۔

وَوَجْهُ سَبَبِيَّةِ الثَّالِثِ لِذٰلِكَ اَنَّ كَوْنَهٗ تَعَالٰى وَحْدَهٗ عَلِيًّا عَلٰى جَمِيْعِ الْاَشْيَآءِ مُتَسَلِّطُ عَلَيْهَا مُتَنَزِّهًا عَنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ سُبْحٰنَهٗ شَرِيْكٌ اَوْ يُتَّصَفُ بِنَقْصٍ عَزَّوَجَلَّ يَسْتَلْزِمُ كَوْنُهٗ تَعَالٰى وَحْدَهٗ وَاجِبُ الْوُجُوْدِ فِىْ ذَاتِهٖ وَقَدْ سَمِعْتُ الْكَلَامَ فِيْهِ۔

چنانچہ لبید نے بھی یہی شان الوہیت مانی

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهِ بَاطِلٌ وَ كُلُّ نَعِيْمٍ لَّا مُحَالَةَ زَائِلٌ

## بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع ۔سورۃ لقمان ۔پ ۲۱

| | |
|---|---|
| اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ | کیا نہ دیکھا تو نے کہ کشتی دریا میں چلتی ہے اللہ کے فضل سے تاکہ دکھائے وہ تمہیں اپنی کچھ نشانیاں بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر کرنے والے شکر گزار کے لئے |
| وَ اِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَ مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ | اور جب انہیں گھیر لیتی ہے کوئی موج مثل پہاڑوں کے تو اللہ کو ہی خالص عقیدہ سے پکارتے ہیں تو جب انہیں نجات دیتا ہے خشکی کی طرف تو ان میں سے کوئی اعتدال پر رہتا ہے اور نہ انکار کرے گا ہماری آیتوں کا مگر وہی جو بڑا انہونا ناشکرا ہے |
| يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٝ وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ | اے لوگو ڈرو اپنے رب سے اور خوف کرو اس دن کا جس میں کوئی باپ اپنی اولاد کے کام نہ آئے اور نہ کوئی بچہ اپنے باپ کو نفع دے سکے بے شک اللہ کا وعدہ سچ ہے تو نہ دھوکہ دے تمہیں زندگی دنیا کی اور نہ دھوکہ دے تمہیں کوئی |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ — اللہ کے حلم پر بڑا فریبی

اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾

بے شک اللہ کے پاس ہے علم قیامت اور اتارتا ہے وہی بارش اور جانتا ہے جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے اور نہیں جانتی کوئی جان کہ کل کیا کرے گی اور نہیں جانتی کوئی جان کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والے بتانے والا ہے

## حل لغات چوتھا رکوع - سورۃ لقمان - پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَ - کیا | لَمْ - نہ | تَرَ - دیکھا تو نے کہ | اَنَّ - بے شک |
| الْفُلْكَ - کشتیاں | تَجْرِیْ - چلتی ہیں | فِی - بیچ | الْبَحْرِ - دریا کے |
| بِنِعْمَتِ - احسان | اللّٰہِ - خداوندی سے | لِیُرِیَكُمْ - تاکہ دکھائے تم کو | مِّنْ اٰیٰتِہٖ - اپنے نشان |
| اِنَّ - بے شک | فِیْ - بیچ | ذٰلِكَ - اس کے | لَاٰیٰتٍ - نشانیاں ہیں |
| لِّكُلِّ - واسطے ہر ایک | صَبَّارٍ - صبر کرنے والے | شَكُوْرٍ - شکر گزار کے | وَ - اور |
| اِذَا - جب | غَشِیَهُمْ - ڈھانپتی ہے ان کو | مَّوْجٌ - موج | كَالظُّلَلِ - مانند پہاڑوں کی |
| دَعَوُا - تو پکارتے ہیں | اللّٰہَ - اللہ کو | مُخْلِصِیْنَ - خالص کر کے | لَهُ - اس کے لئے |
| الدِّیْنَ - دین | فَلَمَّا - پھر جب | نَجّٰهُمْ - نجات دیتا ہے ان کو | |
| اِلَى - طرف | الْبَرِّ - جنگل کی | فَمِنْهُمْ - تو بعض ان سے | مُّقْتَصِدٌ - میانہ رو ہیں |
| وَ - اور | مَا - نہیں | یَجْحَدُ - انکار کرتا | بِاٰیٰتِنَآ - ہماری آیتوں کا |
| اِلَّا - مگر | كُلُّ - ہر ایک | خَتَّارٍ - بے وفا | كَفُوْرٍ - ناشکرا |
| یٰۤاَیُّهَا - اے | النَّاسُ - لوگو | اتَّقُوْا - ڈرو | رَبَّكُمْ - اپنے رب سے |
| وَ - اور | اخْشَوْا - ڈرو | یَوْمًا - اس دن سے کہ | لَّا - نہ |
| یَجْزِیْ - کام آئے گا | وَالِدٌ - باپ | عَنْ وَّلَدِهٖ - اپنے بیٹے کے | وَ - اور |
| لَا - نہ | مَوْلُوْدٌ - بچہ | هُوَ - وہ | جَازٍ - کام آنے والا ہے |
| عَنْ وَّالِدِهٖ - اپنے باپ کے | شَیْـًٔا - کچھ بھی | اِنَّ - بے شک | وَعْدَ - وعدہ |
| اللّٰہِ - اللہ کا | حَقٌّ - سچا ہے | فَلَا - تو نہ | تَغُرَّنَّكُمُ - دھوکا دے تم کو |
| الْحَیٰوةُ - زندگی | الدُّنْیَا - دنیا کی | وَ - اور | لَا - نہ |
| یَغُرَّنَّكُمْ - دھوکا دے تم کو | بِاللّٰہِ - اللہ کے متعلق | الْغَرُوْرُ - دھوکے باز | اِنَّ - بے شک |
| اللّٰہَ - اللہ | عِنْدَهٗ - اس کے پاس ہے | عِلْمُ - علم | السَّاعَةِ - قیامت کا |
| وَ - اور | یُنَزِّلُ - اتارتا ہے | الْغَیْثَ - بارش | وَ - اور |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| یَعْلَمُ-جانتا ہے | مَا-جو | فِي-بیچ | الْاَرْحَامِ-رحموں کے ہے |
| وَ-اور | مَا-نہیں | تَدْرِيْ-جانتا | نَفْسٌ-کوئی آدمی |
| مَّاذَا-کیا | تَكْسِبُ-کرے گا | غَدًا-کل | وَ-اور |
| مَا-نہیں | تَدْرِيْ-جانتا | نَفْسٌ-کوئی آدمی | بِاَيِّ-کون سی |
| اَرْضٍ-زمین میں | تَمُوْتُ-مرے گا | اِنَّ-بے شک | اللّٰهَ-اللہ |
| عَلِيْمٌ-جاننے والا | خَبِيْرٌ-خبر والا ہے | | |

## خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع-سورۃ لقمان-پ ۲۱

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۳۱

کیا نہ دیکھا تو نے کہ کشتی دریا میں چلتی ہے اللہ کے فضل سے تاکہ وہ تمہیں دکھائے اپنی نشانیاں بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر کرنے والے شکر گزار کے لئے۔

نعمت اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا فضل واحسان ہے اور مِنْ اٰيٰتِهٖ سے قدرت کی کچھ نشانیاں دکھانا بحر وبر میں ظاہر ہے اور صَبَّارٍ سے مراد وہ ہے جو بلاؤں پر صبر کرے اور اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار ہو اور صبر وشکر دونوں صفتیں مومن کی ہیں تو شیون قدرت کا مشاہدہ مومن ہی کر سکتا ہے۔

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

اور جب انہیں ڈھانپ لیتی ہیں موجیں مثل ابروں کے تو پکارتے ہیں اللہ کو خالص ومخلص طریقہ سے۔

یعنی جب کفار پر دریا کی موجیں آتی ہیں اس وقت بت وغیرہ سب کو چھوڑ کر صرف اور صرف اللہ کو ہی پکارتے ہیں اور اس کے حضور تضرع وزاری کرتے ہوئے اور اس سے الحاء ودعا کرتے ہیں اور ماسوی اللہ کو بھول جاتے ہیں۔

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝۳۲

تو جب وہ انہیں نجات دیتا ہے خشکی کی طرف تو ان میں سے کوئی اعتدال پر رہتا ہے اور نہیں انکار کرتا ہماری آیتوں کا مگر ہر بڑا بے وفا ناشکرا۔

مُّقْتَصِدٌ اعتدال پسند کو کہتے ہیں یہاں اس کے یہ معنی ہیں کہ بعض تو اپنے ایمان واخلاص پر قائم رہتے ہیں اور کفر نہیں کرتے اور بعض ایسے ناشکرے بے وفا ہوتے ہیں کہ خشکی پر آتے ہی پھر وہی ناہنجاری اور بدکرداری پر اتر آتے ہیں۔

آیۂ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ

عکرمہ بن ابی جہل جس سال مکہ فتح ہوا تو وہ سمندر کی طرف بھاگ گئے وہاں انہیں باد مخالف نے گھیر لیا اور جان خطرے میں پڑ گئی تو عکرمہ نے کہا اگر اللہ مجھے اس خطرے سے نجات دے تو میں ضرور حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت اسلام کروں گا چنانچہ فضل الٰہی ہوا۔ ہوا کا رخ بدل گیا آپ اس بلا سے نجات پاتے ہیں بارگاہ رسالت میں حاضر آئے اور مخلصانہ ایمان لے آئے۔

اور بعض وہ تھے جنہوں نے حضرت عکرمہ کے ساتھ عہد کیا لیکن بعد میں اپنی اسی جہالت پر رہے تو یہ آیت کریمہ نازل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہوئی۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ وَٱخْشَوْا۟ يَوْمًا لَّا يَجْزِى وَالِدٌ عَن وَلَدِهِۦ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِۦ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِٱللَّهِ ٱلْغَرُورُ ﴿٣٣﴾

اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے اور خوف کرو اس دن سے جس میں کوئی باپ اپنے بچہ کے کام نہ آئے اور نہ کوئی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع پہنچا سکے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو نہ دھوکا دے تمہیں زندگی دنیا کی اور نہ دھوکا دے تمہیں اللہ کے حلم پر فریب کار۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ میں اہل مکہ مخاطب ہیں انہیں فرمایا جاتا ہے کہ وہ دن قیامت کا ہے اس دن ہر انسان نفسی نفسی کہتا ہوگا اور باپ بیٹے کی حمایت نہ کر سکے گا اور بیٹا باپ کی خدمت کرنے سے معذور ہوگا نہ مسلمان ماں باپ کافر اولاد کی حمایت کر سکیں گے۔

إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ۔ یہ وعدہ ضرور پورا ہوگا۔ اور بعث وحساب وجزا کا وعدہ ضرور پورا ہونا ہے تو دنیا کی فانی نعمتوں اور لذتوں کے دھوکا میں نہ آنا اور ان پر اگر شیفتہ ہو گئے تو شیطان ایسا مفتری ہے کہ دور دراز کی امیدوں میں تمہیں معصیت شعار کر دے گا۔

اس کے بعد علم خمس والی آیہ کریمہ ہے جس کا شان نزول یہ ہے کہ

حارث بن عمرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا قیامت کب ہوگی۔

اور میں نے کھیتی بوئی ہے فرمائیں مینہ کب برسے گا۔

میری عورت حاملہ ہے بتائیں اس کے پیٹ میں کیا ہے، لڑکا ہے یا لڑکی۔

یہ بھی فرمائیں کل کیا ہوگا۔ اور میں کل کیا کروں گا۔

میں یہ جانتا ہوں کہ میں کہاں پیدا ہوا آپ مجھے فرمائیں کہ میں کہاں مروں گا۔

اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ ﴿٣٤﴾

بے شک اللہ کے پاس ہے علم قیامت کا۔ اور برساتا ہے وہی مینہ۔ اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کرے گی۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔ بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔

آیہ کریمہ میں حارث بن عمرو کے پانچوں سوالات کا صرف ایک ہی جواب دیا کہ کوئی نبی ولی غوث قطب ملائکہ بالذات کسی چیز کا علم نہیں رکھتے۔ اور جب یہ واضح ہے کہ ذاتی علم سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کو حاصل نہیں تو حارث کا ہمارے حبیب سے سوال کرنا محض بے معنی ہے۔

اگرچہ یہ ضروری ہے کہ جسے چاہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی، ولی اور محبوبوں کو جب چاہے جتنا چاہے جیسے چاہے خبردار کر سکتا ہے اس لئے کہ وہ قادر علی الاطلاق ہے۔

چنانچہ حارث بن عمرو کو جواب دینے میں اس کی مسئولہ پانچ چیزوں کے متعلق فرمادیا کہ

قیامت کب ہوگی اسے اللہ جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

بارش برسانے والا وہی ہے اس کے سوا کوئی نہیں برسا سکتا تو وہی اس کا وقت اور کمیت و کیفیت کو جانتا ہے۔

ماں کے رحم میں کیا ہے لڑکی ہے یا لڑکا اس کا علم ذاتی اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔

کل کیا ہوگا اور انسان کیا کمائے گا اس پر کیا گزرے گی یہ بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

وہ کہاں اور کب اور کس زمین پر مرے گا کہاں دفن ہوگا یہ بھی علم الٰہی میں ہے اگرچہ مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ

دو چیز آدمی را کشد زور زور یکے آب و دانہ دوم خاک گور

اور مذکورہ علوم خمس اور اس کے علاوہ سب کچھ اللہ کے ہی علم میں ہے اور وہی جانتا ہے اور وہی بندوں کو بتاتا ہے۔ چنانچہ سورہ جن میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بلا استثنیٰ علوم خمس ارشاد فرمایا: عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ۔ ہم ہی تمام غیوب کے عالم ہیں خواہ علوم خمس ہوں یا اس کے علاوہ اور ہم اپنے غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتے مگر جس کے ساتھ راضی ہو جائیں اپنے رسولوں میں سے محبوبوں میں سے اسے بتا دیتے ہیں۔

تو خلاصہ مفہوم آیۂ کریمہ یہ نکلا کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اپنے محبوبوں مقربوں نبیوں رسولوں میں سے جسے پسند فرمالے اس کو بتانے پر قادر ہے۔

اس سے یہ عقیدہ مستنبط ہوا کہ علم غیب ذاتی اللہ تعالیٰ شانہ کے ساتھ خاص ہے۔ اور انبیاء اولیاء کو غیب کا علم بعطاء الٰہی بطریق معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے۔ اور بعطاء الٰہی کسی نبی ولی کو بطریق معجزہ و کرامت علم غیب ہونا اس اختصاص کے منافی نہیں اس پر آیات کثیرہ اور احادیث دلالت کرتی ہیں۔

چنانچہ بارش کے وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرنا ہے اور کہاں مرنا ہے ان امور کی خبریں بکثرت انبیاء و اولیاء نے دی ہیں اور قرآن و حدیث میں وہ مذکور ہیں۔

حضرت خطیب الانبیاء ابراہیم علیہ السلام کو فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ کی بشارت ملی۔

حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحییٰ کی بشارت ملی: یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ﹰاسْمُهٗ یَحْیٰى۔ سے قرآن کریم میں ثبوت موجود ہے۔

حضرت مریم علیہا السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی گئی قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا۔

تو ملائکہ کو بھی ان چیزوں کا علم ہوتا ہے کہ فلاں حمل میں کیا ہے۔

اور ان کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعیں دیں اور ان سب کا جاننا قرآن کریم سے ثابت ہے۔

تو آیۂ کریمہ کے قطعاً یہی معنی ہوں گے کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے کسی کو علم غیب نہیں ہوسکتا اور جب وہ مطلع فرمادے تو نبی ولی کو علم ہوتا ہے (منتخب از خان، بیضاوی، احمدی، روح البیان)

یہ مبحث تفصیل سے ہم اول بیان کر چکے ہیں۔ اب مفصل بقدر ضرورت تفسیر میں آگے ملاحظہ کیجئے۔

## مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع - سورۃ لقمان - پ ۲۱

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾

کیا نہ دیکھا تو نے کہ کشتی دریا میں چلتی ہے اللہ کی رحمت اور احسان سے تاکہ تمہیں دکھائے اپنی نشانیوں سے بے شک

اس میں نشانیاں ہیں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لئے۔

یہ دوسرا استشہاد قدرت ہے اور اللہ عزوجل کی حکمت غایت، یہاں نعمۃ اللہ سے مراد احسان الٰہی ہے اور لِيُرِيَكُم مِّنْ اٰيٰتِهٖ سے مراد بعض دلائل الوہیت اور قدرت مطلقہ کا مظاہرہ ہے۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں صبار و شکور کے لئے۔ صبار سے کنایہ ہے اس مومن سے جو بہ مقتضائے ایمان بہت صبر کرنے والا اور شکر گزار رہو۔

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ ۔ اور جب ڈھانپ لے انہیں موج مثل ابر کے۔

یہاں ظلل جو جمع ہے ظلۃ کی اس سے مراد مَا اَظَلَّ مِنَ السَّحَابِ اَوْ جَبَلٍ ہے یعنی جو گھیر لے مثل ابر یا پہاڑ کے وہ مراد ہے۔

راغب کے نزدیک اَلظُّلَّةُ السَّحَابَةُ تُظِلُّ ۔ ظلۃ سے مراد ابر ہے جو سایہ کر کے گھیر لیتا ہے۔

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۔ پکارتے ہیں اللہ کو خالص و مخلص طریقہ سے۔

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ

پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے تو ان میں سے کچھ لوگ قائم رہتے ہیں۔

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾

اور ہماری آیتوں سے انکار نہیں کرتا مگر بے وفا وعدہ شکن اور ناشکرا۔ اور

مُّقْتَصِدٌ سے مراد سالک القصد ہے اپنے ارادہ پر قائم رہنے والا اَيِ الطَّرِيْقُ الْمُسْتَقِيْمُ لَا يَعْدِلُ عَنْهُ لِغَيْرِهٖ وَاسْتِقَامَةُ الطَّرِيْقِ ۔ یعنی سیدھے راستہ پر مضبوطی سے قائم رہنے والا کہ اس سے منحرف ہو کر کسی دوسرے طریقہ کی طرف نہ آجائے۔

آلوسی فرماتے ہیں: موجوں میں پھنسنے والے دو قسم پر منقسم فرمائے۔ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ایک تو مقتصد دوسرا جاحد تو مقتصد وہ جس کا بیان ہو چکا۔

اور جاحد وہ جو اپنے عہد سے منحرف ہو کر دھوکہ کرنے والا ہو۔ چنانچہ فرماتے ہیں: اَلْخَتْرُ الْغَدْرُ اور وَمَا يَجْحَدُ کے معنی وَمَا يَكْفُرُ ہیں۔ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ يَعْنِيْ اِلَّا كُلُّ غَدَّارٍ كَفُوْرٍ يَعْنِيْ مُبَالِغٌ فِيْ كُفْرَانِ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى ۔

فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۔ میں من تبعیضیہ ہے۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عکرمہ بن ابی جہل کا واقعہ سدی مصعب بن سعید اپنے والد سے راوی ہیں:

قَالَ لَمَّا كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اَنْ يَّكُفُّوْا عَنْ قَتْلِ اَهْلِهَا اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ مِنْهُمْ قَالَ اقْتُلُوْهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُّمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةَ بْنَ اَبِيْ جَهْلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَطَلٍ وَ قَيْسَ بْنَ جَنَابَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَرْحٍ ۔

فَاَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَاَصَابَتْهُمْ رِيْحٌ عَاصِفَةٌ فَقَالَ اَهْلُ السَّفِيْنَةِ اَخْلِصُوْا فَاِنَّ اٰلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ شَيْئًا هٰهُنَا فَقَالَ عِكْرِمَةُ لَئِنْ لَّمْ يُنْجِنِيْ فِي الْبَحْرِ اِلَّا الْاِخْلَاصُ مَا يُنْجِيْنِيْ فِي الْبَرِّ غَيْرُهٗ ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ عَھْدًا اِنْ اَنْتَ عَافَیْتَنِیْ مِمَّا اَنَا فِیْہِ اَنْ اٰتِیَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَضَعَ یَدِیْ فِیْ یَدِہٖ فَلَاَجِدَنَّہٗ عَفُوًّا کَرِیْمًا فَجَآءَ وَاَسْلَمَ۔

جب فتح مکہ ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دے دیا کہ اب اپنے ہاتھ قتل اہل مکہ سے روک لئے جائیں مگر چار آدمیوں کے لئے کہ وہ ضرور قتل کئے جائیں اگرچہ انہیں کعبہ کے پردوں میں پاؤ۔ عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل، قیس بن جنابہ اور عبداللہ بن ابی سرح۔

لیکن عکرمہ دریائی سفر میں چل دیئے۔ راستہ میں انہیں ریح عاصف نے گھیر لیا تو کشتی والے کہنے لگے اب خالص و مخلص طور پر اللہ کو پکارو۔ اس لئے کہ تمہارے یہ بت تمہیں اس بلا سے نجات نہیں دے سکتے۔

تو عکرمہ کہنے لگے اگر یہ بت یہاں مدد نہیں دے سکتے سوا اللہ تعالیٰ شانہ کے تو یہ بت خشکی میں بھی نجات نہیں دے سکتے سوا اللہ تعالیٰ کے۔

الٰہی! میرا تیرے ساتھ عہد ہے کہ اگر تو مجھے اس بلا سے نجات دے دے تو میں بارگاہ رسالت میں حاضر آ کر ان کے دست حق پرست میں ہاتھ دے کر قلادہ غلامی ڈالوں گا اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مجسم عفو و کرم پایا ہے۔

چنانچہ اس طوفان سے نجات پائی اور بموجب عہد حاضر آ کر شرف اسلام سے مشرف ہو گئے یہ تو فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ہیں۔

اور بقیہ تین یہ اپنی خباثت پر جمے رہے یہ جاحد اور ختار کفور ہیں۔

اس کے بعد حکم تقویٰ فرمایا جا رہا ہے اور یوم قیامت کا خوف دلایا جا رہا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾

اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے اور خوف کرو اس دن کا جب کہ نہ کافی ہو کوئی باپ اپنی اولاد کے لئے اور نہ کوئی اولاد کچھ اپنے باپ کو کافی ہو بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے تو نہ دھوکا دے تمہیں دنیا کی زندگی اور نہ دھوکا میں ڈالے تم کو اللہ کے متعلق وہ بڑا دھوکے باز۔

یہ حکم تقویٰ علی سبیل الموعظۃ اور بطریق تذکیر ہے اس میں یوم عظیم کا ذکر فرما کر دلائل وحدانیت واضح فرمائے اور لَّا يَجْزِيْ جزی سے بمعنی قضی ہے یعنی کوئی اپنی مصیبت میں والد سے اعانت نہ لے گا اور

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾

بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہے علم قیامت۔ اور وہی مینہ برساتا ہے۔ اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کرے گی۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین پر مرے گی۔ بے شک اللہ ہی جاننے والا اور بتانے والا ہے۔

اس کا شان نزول علامہ آلوسی یہ بتاتے ہیں:

اَخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ عِکْرِمَۃَ اَنَّ رَجُلًا یُقَالُ لَہُ الْوَارِثُ بْنُ عَمْرٍو جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ مَتٰی قِیَامُ السَّاعَةِ۔

وَقَدْ اُجْدِبَتْ بِلَادُنَا فَمَتٰی تَخْصِبُ۔

وَقَدْ تَرَکْتُ اِمْرَأَتِیْ حُبْلٰی فَمَا تَلِدُ۔

وَقَدْ عَلِمْتُ مَا کَسَبْتُ الْیَوْمَ فَمَاذَا اَکْسِبُ غَدًا۔

وَقَدْ عَلِمْتُ بِاَیِّ اَرْضٍ وُلِدْتُّ فَبِاَیِّ اَرْضٍ اَمُوْتُ۔

فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ۔

مشرکوں میں سے ایک شخص تھا جسے حارث بن عمرو یا وارث بن عمرو کہتے تھے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر آیا اور بولا حضور! (صلی اللہ علیک وسلم) قیامت کب قائم ہوگی؟

اور زمینیں ہمارے شہروں کی خشک ہو چکی ہیں اب یہ کب تروتازہ ہوں گی یعنی بارش کب ہوگی؟

اور میں اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑ کر آیا ہوں تو اس سے کیا ہوگا لڑکا یا لڑکی؟

اور میں جانتا ہوں کہ آج میں نے کیا کیا تو فرمایئے کل میں کیا کروں گا؟

اور مجھے معلوم ہے کہ میں کس جگہ پیدا ہوا فرمایئے میں کس زمین پر مروں گا۔

تو اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں واضح فرمایا کہ ایسے بے معنی اور لایعنی سوالات ہمارے حبیب سے کیوں کئے جاتے ہیں سنو اور کان کھول کر سن لو کہ علم قیامت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

اور وہی بارش برساتا ہے۔

اور وہی خوب جانتا ہے کہ حاملہ کے حمل میں لڑکی ہے یا لڑکا مومن ہے یا کافر اس کی زندگی کتنی ہے۔

اس کا رزق کس قدر ہے۔

اور وہی اپنے علم ذاتی میں جانتا ہے کہ انسان کل کیا کرے گا۔

اور وہی جانتا ہے کہ انسان کس زمین پر مرے گا۔

اور وہی جاننے والا خبر دینے والا ہے۔

اس آیہ کریمہ سے علم الخمس کا استنباط کیا جاتا ہے۔

اور اس پر وہ احادیث پیش کی جاتی ہیں جن میں یہ مضمون ملتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان پانچ باتوں کی ہر شے کے علم کی کنجیاں اللہ نے حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیں۔

جیسے احمد طبرانی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ کُلِّ شَیْئٍ اِلَّا الْخَمْسُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ۔ الآیۃ

اور احمد ابویعلیٰ، ابن جریر ابن المنذر ابن مردویہ ابن مسعود سے راوی ہیں: اُوْتِیَ نَبِیُّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِیْحَ کُلِّ شَیْئٍ غَیْرَ الْخَمْسِ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ۔ الآیۃ

اور ابن مردویہ علی کرم اللہ وجہہ سے راوی ہیں: قَالَ لَمْ یَغُمَّ عَلٰی نَبِیِّکُمْ اِلَّا الْخَمْسُ مِنْ سَرَائِرِ الْغَیْبِ هٰذِهِ الْاٰیَةُ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِی اٰخِرِ لُقْمَانَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَةِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مخفی نہ کیا گیا مگر پانچ اسرار غیبیہ یہ آیت سورۃ لقمان کے آخر میں آخر سورۃ تک ہے اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ۔ الخ

اور ایک حدیث ابن جریر ابن ابی حاتم میں قتادہ سے ہے جو مفصل اور واضح ہے۔ قَالَ فِی الْاٰیَةِ خَمْسٌ مِّنَ الْغَیْبِ اِسْتَاثَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهِنَّ فَلَمْ یَطَّلِعْ عَلَیْهِنَّ مَلَکًا مُّقَرَّبًا وَّلَا نَبِیًّا مُّرْسَلًا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَلَا یَدْرِیْ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ مَتٰی تَقُوْمُ السَّاعَةُ فِیْ اَیِّ سَنَةٍ وَّلَا فِیْ شَهْرٍ اَلَیْلًا اَمْ نَهَارًا۔

وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ فَلَا یَعْلَمُ اَحَدٌ مَتٰی یَنْزِلُ الْغَیْثُ اَلَیْلًا اَمْ نَهَارًا۔

وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ فَلَا یَعْلَمُ اَحَدٌ مَّا فِی الْاَرْحَامِ اَذَکَرٌ اَمْ اُنْثٰی اَحْمَرُ اَوْ اَسْوَدُ۔

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا اَخَیْرًا اَمْ شَرًّا۔

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط لَیْسَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ یَدْرِیْ اَیْنَ مَضْجَعُهٗ مِنَ الْاَرْضِ اَفِیْ بَحْرٍ اَمْ فِیْ بَرٍّ فِیْ سَهْلٍ اَمْ فِیْ جَبَلٍ۔

فرماتے ہیں آیہ کریمہ میں پانچ چیزیں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے مخصوص فرمائیں تو ان پر کسی ملک مقرب اور نبی مرسل کو مطلع نہیں کرتا وہ یہ ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ

بے شک اللہ کے پاس ہے علم قیامت کا تو نہیں جانتا کوئی کہ قیامت کب قائم ہوگی، کس سنہ میں ہوگی اور کس مہینے میں، رات میں ہوگی یا دن میں۔

وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ۔ اور وہی مینہ برساتا ہے تو کوئی نہیں جان سکتا کہ کب بارش ہوگی رات میں ہوگی یا دن میں۔

وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ

اور وہی جانتا ہے کہ رحم مادر میں جو کچھ ہے اس کے سوا کوئی نہیں جان سکتا کہ لڑکا ہے یا لڑکی گورا ہے یا کالا۔

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا۔ اور کوئی نہیں جان سکتا کہ کل کیا کرے گا بھلی بات یا بری بات نیکی یا بدی؟

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ

اور کوئی نہیں جانتا کہ کس زمین پر مرے گا۔ لَیْسَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ یَدْرِیْ اَیْنَ مَضْجَعُهٗ مِنَ الْاَرْضِ اَفِیْ بَحْرٍ اَمْ فِیْ بَرٍّ فِیْ سَهْلٍ اَمْ فِیْ جَبَلٍ۔ کوئی نہیں جانتا لوگوں میں سے کہ اس کی خواب گاہ کہاں ہے زمین میں ہے یا دریا میں خشکی میں ہے یا جنگل میں یا پہاڑ میں۔

اس کے بعد آلوسی فرماتے ہیں:

وَالَّذِیْ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّعْلَمَ اَنَّ کُلَّ غَیْبٍ لَا یَعْلَمُهٗ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَیْسَ الْمُغَیَّبَاتُ مَحْصُوْرَةٌ بِهٰذَا الْخَمْسِ۔

اور بات تو یہ ہے کہ ہمارے عقیدے میں تمام غیوب وہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ کے سوا ذاتی طور پر کوئی نہیں جانتا اور مغیبات صرف ان پانچ علوم میں محصور نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پانچ ہی کو خصوصیت سے کیوں بیان فرمایا۔ اس پر علامہ آلوسی فرماتے ہیں: وَاِنَّمَا خُصَّتْ بِالذِّکْرِ لِوُقُوْعِ السُّوَالِ عَنْهَا اَوْ لِاَنَّهَا کَثِیْرًا مَّا تَشْتَاقُ النُّفُوْسُ اِلَی الْعِلْمِ بِهَا۔

یہ خصوصی مذاکرہ علم خمس کا اس وجہ میں فرمایا گیا کہ وارث بن عمرو یا حارث بن عمرو نے انہیں باتوں کا سوال اٹھایا تھا تو اس کے سوال کا جواب دے دیا گیا کہ یہ چیزیں وہ ہیں جن کا علم بالذات اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے البتہ وہ جسے چاہے عطا فرما سکتا ہے۔ یا اس وجہ میں ان پانچ باتوں کا ذکر فرمایا کہ اکثر لوگ ان چیزوں کے شائق ہوتے ہیں۔

وَ ذَکَرَ الْقُسْطُلَانِیُّ ذِکْرَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَاِنْ کَانَ الْغَیْبُ لَا یَتَنَاهٰی لِاَنَّ الْعَدَدَ لَا یَنْفِیْ زَائِدًا عَلَیْهِ۔ علامہ قسطلانی نے ذکر فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ علموں کا ہی ذکر فرمایا اگرچہ غیب تو اتنے ہیں کہ ان کی انتہاء ہی نہیں ہے اور چونکہ ایک عدد معین منافی زوائد نہیں ہوتا اس لئے اس میں حصر فی الخمس لازم نہیں آتا۔

پھر فرماتے ہیں:

وَاَنَّهٗ یَجُوْزُ اَنْ یَّطَّلِعَ اللّٰهُ تَعَالٰی بَعْضَ اَصْفِیَائِهٖ عَلٰی اِحْدٰی هٰذَا الْخَمْسِ وَیَرْزُقَهٗ عَزَّوَجَلَّ الْعِلْمَ بِذٰلِكَ فِی الْجُمْلَةِ وَعِلْمُ الْخَاصِّ بِهٖ جَلَّ وَعَلَا مَا کَانَ عَلٰی وَجْهِ الْاِحَاطَةِ وَالشُّمُوْلِ لِاَحْوَالِ کُلِّیٍّ مِنْهَا وَ تَفْصِیْلِهٖ عَلٰی وَجْهِ الْاَتَمِّ۔

اور یہ یقیناً جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض اولیاء کو کسی غیب سے مطلع فرمادے عام اس سے کہ وہ علم خمس میں سے ہو یا دوسرے علوم سے اور اللہ تعالیٰ قادر ہے اس پر کہ ان علموں میں سے یا علوم خاص میں سے علی وجہ الاتم مطلع فرما کر اس پر جسے چاہے محیط فرمادے۔

پھر شرح مناوی کبیر للجامع الصغیر میں اسی حدیث بریدہ پر جس میں خَمْسٌ لَّا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ہے، بحث کرتے ہوئے مذکور ہے:

فَلَا یُنَافِیْهِ اِطِّلَاعُ اللّٰهِ تَعَالٰی بَعْضَ خَوَاصِّهٖ عَلٰی بَعْضِ الْمُغَیَّبَاتِ حَتّٰی مِنْ هٰذِهِ الْخَمْسِ لِاَنَّهَا جُزْئِیَّاتٌ مَّعْدُوْدَةٌ وَاِنْکَارُ الْمُعْتَزِلَةِ لِذٰلِكَ مُکَابَرَةٌ۔ یہ منافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ بعض اپنے خواص کو بعض مغیبات سے اطلاع دے دے حتیٰ کہ علم خمس میں سے بھی اس لئے کہ وہ جزئیات معدودہ ہیں اور اس سے معتزلہ کا انکار محض مکابرہ ہے۔

اور اس قسم کے مغیبات کا عطا فرمانے کی روایتیں شفا شریف اور مواہب لدنیہ میں موجود ہیں جن سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہ طریق معجزہ بہت سے مغیبات سے اطلاع دی۔

پھر جس چیز کا علم بہ عطاء الٰہی حاصل ہو سکتا ہے وہ علم انبیاء کرام کو بطریق اولیٰ حاصل ہونا چاہئے۔ جیسے بخاری شریف میں ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَکَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَکًا یَقُوْلُ یَا رَبِّ نُطْفَةٌ یَا رَبِّ عَلَقَةٌ یَا رَبِّ مُضْغَةٌ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ یَّقْضِیَ خَلْقَهٗ قَالَ اَذَکَرٌ اَمْ اُنْثٰی شَقِیٌّ اَمْ سَعِیْدٌ فَمَا الرِّزْقُ وَالْاَجَلُ فَیُکْتَبُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ - فَحِیْنَئِذٍ یَّعْلَمُ الْمَلَكُ بِذٰلِكَ وَمَنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ خَلْقِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَهٰذَا لَا یُنَافِی الْاِخْتِصَاصَ وَالْاِسْتِئْثَارَ۔

اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو رحم پر مقرر فرماتا ہے وہ عرض کرتا ہے الٰہی! اب نطفہ ہے الٰہی! اب علقہ ہے الٰہی! اب مضغہ ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ اس کی تخلیق فرمائے تو فرشتہ عرض کرتا ہے لڑکی ہو یا لڑکا شقی ہو یا نیک، اس کا رزق کتنا ہو، اس کی زندگی کتنی ہو تو یہ تمام باتیں ماں کے پیٹ میں ہی بچے کی پیشانی پر لکھ دی جاتی ہیں۔ تو اس وقت ان تمام امور سے فرشتہ واقف ہوتا ہے اور جسے اپنی مخلوق سے اللہ چاہے واقف کرتا ہے تو یہ چیزیں اختصاص کے منافی نہیں ہیں اس لئے کہ تمام معلومات بعطاء الٰہی ہیں۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ الدولۃ المکیۃ میں فرماتے ہیں کہ ان پانچ غیوب کے سوا غیب اور بہت کثرت سے ہیں حتیٰ کہ ان پانچ کے جملہ افراد سب مل کر بھی اور غیبوں کا ہزارواں حصہ ہیں تو اللہ تعالیٰ غیب کا غیب ہے اور وہ ہر چیز پر شاہد ہے اور اس کی ہر صفت غیب ہے۔ اور برزخ غیب ہے۔ بہشت غیب ہے۔ دوزخ غیب ہے۔ جنت غیب ہے۔ حساب غیب ہے۔ نامۂ اعمال غیب ہے۔ قیامت کے میدان میں جمع کیا جانا غیب ہے۔ قبروں سے اٹھانا غیب ہے۔ فرشتے غیب ہیں۔ ان کے سوا اللہ تعالیٰ کے لشکر غیب ہیں۔ ان کے سوا اور ایسے ایسے غیب ہیں جن کی جنسیں تک ہم نہیں گنا سکتے۔ غرضکہ بے گنتی وہ غیب ہیں جو ان پانچ سے بڑھ کر ہیں۔

مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ان کا ذکر نہیں فرمایا صرف یہی پانچ غیب کا بیان کیا اس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ پانچ غیب وخفا کے اندر زیادہ داخل ہیں۔

حالانکہ یہ وجہ نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ وہ زمانہ کاہنوں کا تھا۔

اور اس زمانہ کے کافر علم غیب جاننے کا دعویٰ رکھتے تھے۔

رمل سے، نجوم سے، قیافہ سے، عیافہ سے، زجر سے، طیر سے، پانسوں سے اور ان کے سوا اپنی ہوسوں سے جو اندھیریوں میں مخفی تھیں جن کا تعلق آخرت اور ملائکہ سے کچھ نہ تھا۔

اور نہ ان چیزوں کے جاننے کی ان گمراہ فنون میں کوئی راہ تھی اندھے تھے اور اندھیریوں میں ٹکراتے پھرتے تھے وہ یہی کہا کرتے تھے کہ مینہ کب ہوگا کہاں ہوگا۔ پیٹ کا بچہ لڑکی ہے یا لڑکا۔ اور کل کیا کمایا جائے گا تجارت کا کیا حال ہوگا۔ اور مسافر گھر واپس آئے گا یا وہاں ہی کسی جگہ مر جائے گا۔

یہ چار چیزیں خاص طور پر وہ لوگ اپنی مرکز بحث میں لاتے اور سوالات کرتے تھے۔

اور ان کے ساتھ علم قیامت کو بھی شامل فرما کر کہا کہ یہ بھی ان باتوں کی جنس سے تھا۔ چنانچہ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا - عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ۔ میں ان کی پریشان خیالیاں ظاہر کی گئیں۔

اس لئے کہ جس کی موت ان کے سوالات میں تھی وہ فرداً فرداً تھی اور قیامت تمام اہل زمین کی موت ہے۔

اور جو فن نجوم سے واقف ہے وہ خوب سمجھتا ہے کہ اس فن کے زعم پرستاروں کی دلالت عام حادثوں کی بہ نسبت خاص کی بہت زائد ہے۔

اور کسی ایک گھر کی خرابی یا ایک شخص کی موت کے لئے ان کے پاس کوئی ایسا قاعدہ نہیں جس پر وہ اپنے زعم میں بھی یقین کر سکیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

اس لئے کہ ستاروں کی نظریں اور جوگ اور باہمی نسبتیں جزئی باتوں میں اکثر ایک دوسرے کے خلاف پڑتی ہیں بلکہ سب کے زائچہ پیدائش یا عمر کے زائچہ سال میں بہت کم ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جو ستارہ کسی گھر میں ہو یا اس کی طرف دیکھ رہا ہو وہ ضعف وقوت کی باہمی مزاحمت سے خالی ہو۔

تو اگر ایک طرف سے وہ بدی پر دلالت کرتا ہے تو دوسری جانب سے بھلائی پر اور اس فن والے صرف اٹکل دوڑاتے ہوئے ایک جانب کو ترجیح دے دیتے ہیں اور جدھر کا پلہ ان کے نزدیک جھکتا ہے اس پر حکم لگا دیتے ہیں۔

مگر ظاہر ہے کہ عالم میں انقلاب عام کے لئے ان کے یہاں ایک قاعدہ مقرر ہے اسے قران اعظم کہتے ہیں یعنی دونوں اونچے ستارے زحل اور مشتری کا تینوں بروج آتشی حمل، اسد، قوس سے کسی کے اول میں جمع ہونا۔

جیسا کہ زمانہ طوفان نوح علیہ السلام میں ہوا۔

اور حساب سے ظاہر ہے کہ آنے والے قران بھی یوں ہی معلوم ہو سکتے ہیں اور یہ کہ وہ کتنے برس کے بعد ہوگا اور کیا ہوگا۔

اور یہ کہ کس برج کے کس درجہ دقیقہ میں ہوگا اور کس طرف ہوگا اور کتنے دن رہے گا اور ایک ستارہ دوسرے کو چھپا لے گا یا کھلا رہے گا اور اس کے سوا اس سے اور کیا باتیں پیش ہوں گی۔

اس لئے کہ نجوم مسخرات بہ حساب تویم ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔ یہ ایک مضبوط حساب کے باندھے ہوئے ہیں۔ یہ زبردست جاننے والے کا اندازہ مقرر فرمایا ہوا ہے۔

تو گویا ذکر قیامت فرما کر ان کے دلائل کی بیخ کنی فرما دی گئی اور بتایا کہ تمہارے علموں اور وہموں کی اگر کچھ حقیقت ہوتی جیسا کہ تم اپنے اوہام میں سمجھے ہوئے ہو تو کسی ایک شخص کی موت جاننے سے تمہیں قیامت کا علم زیادہ آسانی سے حاصل ہوتا۔

مگر تم نہیں جانتے محض اٹکل سے جو ذہن میں آتا ہے لکھتے ہو۔

اور حسابات کے تحت یہ امر ثابت ہے کہ اگر دنیا باقی رہی تو علوبین کا قران اعظم ۱۳۸۴ھ کے بعد ضرور واقع ہوگا جو ہماری اس تاریخ سے ۲۳ ذی قعدہ ۱۳۱۸ھ کی آدھی رات کے قریب حمل کے تیسرے درجہ میں ہوگا۔

پھر ظہور امام مہدی علیہ الرحمہ اسی صدی کے آخر میں ہونا چاہئے چنانچہ لسان الحقائق سید المکاشفین امام اجل شیخ اکبر محی الدین بن عربی اپنی کتاب الدر المکنون والجواہر المصون میں فرماتے ہیں:

اِذَا دَارَ الزَّمَانُ عَلٰى حُرُوْفِ ... بِبِسْمِ اللهِ فَالْمَهْدِيُّ قَامَا
وَ يَخْرُجُ بِالْحَطِيْمِ عُقَيْبَ صَوْمٍ ... اَلَا فَاقْرَأْهُ مِنْ عِنْدِي السَّلَامَا

یعنی جب زمانہ دور بسم اللہ کے حروف پر ہوگا تو امام مہدی علیہ الرحمۃ قائم ہوں گے۔

اور حطیم میں بعد روزہ کے خروج فرمائیں گے تو میری جانب سے انہیں سلام عرض کرنا۔

لیکن جو حدیث میں ہے: اِنَّ عُمَرَ الدُّنْيَا سَبْعَةُ اٰلَافِ سَنَةٍ اَنَا فِيْ اٰخِرِهَا اَلْفًا ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ اَمَلِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے پچھلے ہزار میں ہم ہیں۔

پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللهُ پانچ باتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے

سوا کوئی نہیں جانتا۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ اے محبوب آپ فرمادیں کہ آسمان وزمین میں کوئی غیب نہیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص پانچ چیزوں کو فرمایا اور اللہ عزوجل نے عام حکم فرمایا اور ہم دونوں فرمانوں پر ایمان رکھتے ہیں اس لئے کہ

خاص عام کی نفی نہیں کرتا

توان پانچ کو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے اور اس کے سوا اور غیب جوان علوم خمسہ سے علو وشرف میں دقت ولطافت میں کہیں زائد ہیں انہیں بھی کوئی نہیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے۔

بلکہ میں تو یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ کوئی کچھ نہیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے۔ بلکہ حقیقی وجود کسی کے لئے نہیں سوا واجب الوجود جلت وعظمت کے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل عرب کے تمام مقولوں میں سب سے زیادہ سچا قول لبید کو فرمایا جو اس نے کہا:

اَلَا كُلُّ شَيْئٍ مَا خَلَا اللّٰهِ بَاطِلٌ

خبردار رہو ہر شے اللہ تعالیٰ کے سوا بے حقیقت ہے۔

اور اسلام میں عوام کے اندر مسلم ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔

اور خواص میں اس کے معنی یہ ہیں: لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اللہ کے سوا کوئی مقصود ہی نہیں۔

اور اخص الخواص کے نزدیک اس کے معنی ہیں: لَا مَشْهُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ کے سوا کوئی نظر ہی نہیں آتا۔

اور منتہی درجات عرفان کے نزدیک لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی موجود ہی نہیں اور اہل اسلام میں یہ سب معنی حق ہیں۔

مگر ایمان کا مدار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر ہے۔

اور صلاح کا مدار لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ پر ہے۔

اور سلوک کا مدار لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ پر ہے۔

اور وصول الی اللہ کا مدار لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ پر ہے۔

رَزَقَنَا اللّٰهُ مِنْ جَمِيْعِهَا حَظًّا وَافِيًا بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ اٰمِيْن۔

اور حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ اشعار پڑھے:

فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُهٗ وَاَنَّكَ مَاْمُوْنٌ عَلٰى كُلِّ غَائِبٖ

وَاَنَّكَ اَدْنَى الْمُرْسَلِيْنَ شَفَاعَةً اِلَى اللّٰهِ يَا بْنَ الْاَكْرَمِيْنَ الْاَطَائِبٖ

فَكُنْ لِيْ شَفِيْعًا يَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ

سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبٖ

www.waseemziyai.com
MARKAZI ULOOM-E ISLAMIA ACADEMY

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ ہی اللہ ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں اور بے شک آپ تمام مغیبات کے امین ہیں۔
اور بے شک آپ اے طیب و طاہر آباء و امہات کے فرزند تمام رسولوں سے زیادہ شفاعت میں اللہ کے قریب ہیں۔
تو آپ میرے سفارشی بن جائیں اس دن جس دن کوئی سفارشی نہ ہوگا اور کوئی سواد بن قارب کو نفع نہیں پہنچا سکتا۔

یہ رباعی مسند امام احمد میں ہے۔ اب اس کی شرح لطیف بھی ملاحظہ فرمائیں:

اول:- حضرت سواد بن قارب نے اپنی شہادت میں اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کے وجود کی نفی فرمائی۔

دوم:- حضور عالم غیوب کی ذات گرامی کے لئے غیبوں کا علم ثابت کیا بلکہ علوم غیبیہ کا امین بتایا۔ اور جسے تمام غیوب میں سے یہ پانچ نہیں معلوم اسے علوم غیبیہ کیسے ہو سکتے ہیں۔

سوم:- اس عقیدہ کا اعتراف فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصب شفاعت عطا ہو چکا جیسا کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا جو مسلم شریف میں ہے: وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ۔ مجھے شفاعت کا منصب عطا ہوا۔ اور وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ۔ کسی کی شفاعت نفع نہیں دے گی مگر اس کی جسے اذن دے دیا گیا۔

اور ارشاد ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ اور وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ اور اپنے خاص علاقہ والوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے بخشش طلب فرمائیں۔

چہارم:- یہ کہ سواد بن قارب رضی اللہ عنہ کے عقیدہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سب سے قریب تر ہے۔

پنجم:- یہ کہ سواد بن قارب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد کی اور اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد کرنا سنت صحابہ ہوئی۔

ششم:- یہ کہ حضرت سواد بن قارب کے نزدیک شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی منحصر ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی کو شفاعت کا حق نہیں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَنَا صَاحِبُ شَفَاعَتِهِمْ وَلَا فَخْرَ۔ میں ہی تمام انبیاء کی شفاعت کا مالک ہوں اور یہ میں فخر کے طور پر نہیں فرماتا۔

ہفتم:- یہ کہ سواد بن قارب کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن ہی پکڑنا کام آئے گا۔

ان تمام فضائل و فواضل کا خلاصہ پھر بھی یہی نکلتا ہے کہ جو کچھ جسے جتنا عطا ہوا وہ سب بعطاء الٰہی ہوا۔ تو مسئلہ واضح ہو گیا کہ بموجب تحقیق ائمہ کرام آیہ کریمہ میں نفی اس کی ہے کہ کوئی بذات خود بے عطائے الٰہی اپنے لئے علم غیب مانے۔

بحث مذکورہ سے بحمدہ تعالیٰ واضح ہو گیا۔ لیکن اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الخ پر یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے یہ علم دے سکتا ہے مگر اس کا ثبوت کہاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ علم کسی کو دیا بھی ہے۔

اور یہ آیت کریمہ ان لوگوں کے لئے خاص دستاویز ہے جو تنقیص علم مصطفیٰ کرنے میں ہی اسلام سمجھتے ہیں اور بے سمجھے بوجھے پڑھ دیتے ہیں اور اس سے وہ اپنے خیال کے مطابق یہ ثابت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم جمیع اشیاء نہیں ہیں۔

حالانکہ اصولاً یہ امر ثابت ہے کہ قرآن کریم اور احادیث میں جہاں ایسے کلام ہیں ان سے نفی اس علم کی مقصود ہے جو بلا عطاء الٰہی ہو اور جو علم حق سبحانہ وتعالیٰ خود تعلیم فرما دے اس کی نفی ہرگز نہیں۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔ میں الا حرف استثناء اسی طرف مشیر ہے کہ بلا عطاء الٰہی کسی پر علم غیب ظاہر نہیں اور بہ عطائے

الٰہی جس پر اللہ راضی ہو اس پر غیوب کا انکشاف فرما دیتا ہے۔

اب ہم مذکورہ علوم خمس پر احادیث سے استشہاد کرتے ہیں اور علیحدہ علیحدہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ وَھَا اَنَا اَشْرَعُ فِی الْمَقْصُوْدِ بِعَوْنِ الْمَعْبُوْدِ۔

## علم قیامت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل تھا

مشکوٰۃ المصابیح کتاب الایمان کی پہلی حدیث ہے۔

کہ جب روح الامین نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَةِ۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قیامت کب ہوگی تو فرمایا: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ جبریل! اس سے جتنے تم واقف ہو میں بھی اتنا ہی واقف ہوں دریافت کرنا زائد ہے۔ اور آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ تلاوت فرمائی۔

اس پر صاحب اشعۃ اللمعات شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مراد آن ست کہ بے تعلیم الٰہی بحساب عقل اینہا را نہ داند آنہا از امور غیب اند کہ جز خدا آنرا کسے نداند مگر آنکہ وے تعالیٰ از نزدخود کسے را بوحی والہام بدانا ند''

اس کا مفہوم ایک فارسی دان ہی سمجھ سکتا ہے کہ جسے جناب حق سبحانہ نے یہ علم تعلیم فرما دیا اس سے اس آیت میں علم کی نفی نہیں ہے بلکہ صرف اس شخص سے نفی کی گئی ہے جو اٹکل سے ان علوم کے جاننے کا دعوے دار ہو۔

علامہ ابراہیم بیجوری رحمہ اللہ شرح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں: وَلَمْ يَخْرُجْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا بَعْدَ اَنْ عَلَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٰذِهِ الْاُمُوْرِ الْخَمْسَةِ۔ حضور دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ امور خمسہ بھی تعلیم فرما دیئے۔

ابریز شریف میں ہے: قُلْتُ لِلشَّيْخِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّ عُلَمَآءَ الظَّاهِرِ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَ غَيْرِهِمْ اخْتَلَفُوْا فِی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الْمَذْكُوْرَاتِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ فَقَالَ كَيْفَ يَخْفٰى اُمُوْرُ الْخَمْسِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْوَاحِدُ مِنْ اَهْلِ التَّصَرُّفِ مِنْ اُمَّتِهِ الشَّرِيْفَةِ لَا يُمْكِنُهُ التَّصَرُّفُ اِلَّا بِمَعْرِفَةِ هٰذِهِ الْخَمْسِ۔

میں نے اپنے شیخ عبدالعزیز عارف رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ علماء ظاہر محدثین وغیرہ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان پانچ چیزوں کا علم تھا جس کا تذکرہ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ۔ میں ہے تو شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان پانچوں کا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کیسے مخفی ہو سکتا ہے جب کہ ایک صاحب تصرف امتی کو بغیر ان پانچوں کے علم کے تصرف کرنا ممکن نہیں۔

اس جواب سے واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خدام ان پانچوں پر بعطاء الٰہی عالم تھے۔

تفسیر روح البیان میں ہے: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا کے تحت قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ اِلٰى اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْرِفُ وَقْتَ السَّاعَةِ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ لَا يُنَافِی الْحَصْرَ فِی الْاٰيَةِ۔ بعض مشائخ کرام اسی طرف گئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وقت قیامت جانتے تھے اللہ تعالیٰ کے بتائے سے اور یہ اس حصر کے منافی نہیں جو آیہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کریمہ میں ہے۔

فتوحات وہبیہ شرح اربعین نووی میں ہے: فَاِنْ قِيْلَ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ عِنْدَهٗ مِنْهَا عِلْمًا وَالْاٰيَاتُ تَقْتَضِىْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَتَفَرَّدُ بِعِلْمِهَا فَالْجَوَابُ كَمَا قَالَ الْحَلِيْمِىُّ اَنَّ مَعْنَاهُ اَنَا النَّبِىُّ الْاٰخِيْرُ فَلَا يَلِيْنِىْ نَبِىٌّ اٰخَرُ وَاِنَّمَا تَلِيْنِى الْقِيٰمَةُ وَالْحَقُّ كَمَا قَالَ جَمْعٌ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى لَمْ يَقْبِضْ نَبِيَّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَتّٰى اِطَّلَعَهٗ عَلٰى كُلِّ مَا اُبْهِمَ عَنْهُ اِلَّا اَنَّهٗ اَمَرَهٗ بِكَتْمِ بَعْضٍ وَالْاِعْلَامِ بِبَعْضٍ۔

عبارات مذکورہ سے واضح ولائح ہو گیا کہ حضور ﷺ کو باعلام الٰہی وقت قیامت کا علم تھا مگر اس کے کتمان کا حضور ﷺ کو حکم تھا۔

اور حضور کے دنیا سے تشریف لے جانے سے قبل اللہ تعالیٰ نے ان تمام علوم پر مطلع فرما دیا تھا جو آپ پر مبہم تھے ان میں سے بعض علوم ظاہر فرمانے کا اذن تھا اور بعض کے مخفی رکھنے کا۔

اب وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ (بارش کے علم کے) متعلق بھی حدیث ملاحظہ ہو۔

مشکوٰۃ شریف میں ترمذی میں ایک طویل حدیث نواس بن سمعان کی روایت سے باب العلامات بین یدی الساعۃ میں حضور ﷺ فرماتے ہیں:

ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک مینہ بھیجے گا جس سے کوئی گھر شہر اور گاؤں کا خالی نہ رہے گا۔

اور اسی مشکوٰۃ میں باب لَا يَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ میں عبداللہ بن عمر کی روایت ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ۔ پھر اللہ تعالیٰ مثل شبنم ایک بارش بھیجے گا جس سے تمام مردہ جسم دوبارہ اگ آئیں گے۔

ان ہر دو احادیث سے واضح ہو گیا کہ حضور ﷺ نے قبل از وقت بارش کی خبر دی اور اس کا اثر ظاہر فرمایا۔ اور یہ علم حضور ﷺ کے صدقہ میں حضور ﷺ کے خدام کو بھی حاصل تھا۔

تفسیر عرائس البیان میں ہے جو اسی آیہ کریمہ کے ماتحت منقول ہے:

وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مَّا سَمِعْتُ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ يَقُوْلُ تُمْطِرُ السَّمَاءُ غَدًا وَلَيْلًا فَيُمْطِرُ كَمَا قَالَ كَمَا سَمِعْنَا اَنَّ يَحْيٰى بْنَ مُعَاذٍ كَانَ عَلٰى رَأْسِ قَبْرِ وَلِيٍّ وَقْتَ دَفْنِهٖ وَقَالَ لِعَامَّةِ مَنْ حَضَرَ اَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ مِنْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ اِلٰهِىْ اِنْ كُنْتُ صَادِقًا فَاَنْزِلْ عَلَيْنَا الْمَطَرَ قَالَ الرَّاوِىْ فَنَظَرْتُ اِلَى السَّمَاءِ وَمَا رَاَيْتُ فِيْهَا رَاحَةَ سَحَابٍ فَاَنْشَأَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ سَحَابَةً مِثْلَ تُرْسٍ فَمَطَرَتْ فَرَجَعْنَا مُبْتَلِّيْنَ۔

میں نے اکثر اولیاء سے سنا کہ کل مینہ برسے گا یا رات کو تو وہ برسا اور اس روز برسا جس کی بابت فرمایا اور ہم نے سنا کہ یحییٰ بن معاذ ایک ولی کے دفن کے وقت قبر پر تشریف فرما تھے آپ نے حاضرین جنازہ سے فرمایا یہ جو دفن کیا گیا ہے اللہ کا ولی ہے۔

(پھر بارگاہ خداوندی میں دعا کرتے ہوئے عرض کی) یا الٰہی اگر میں سچا ہوں تو مینہ برسا دے۔ راوی کہتے ہیں میں نے آسمان پر نظر ڈالی تو بادل کا پتا نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بادل پیدا کیا اور مینہ برسایا ہم لوگ بھیگتے ہوئے وہاں سے لوٹے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اب وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ۔ پر رحموں کے اندر جو ہے اس پر بھی حضور ﷺ مطلع باعلام الٰہی تھے۔

چنانچہ حضور ﷺ نے حضرت امام مہدی کے پیدا ہونے کی خبر دی جو صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور یہ خبر اس وقت دی گئی ہے جبکہ نطفہ بھی پشت پدر سے رحم مادر میں نہ آیا۔

ایسے ہی حضور ﷺ نے سید الشہداء امام حسین علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی خبر پیدا ہونے سے قبل دی۔

چنانچہ مشکوٰۃ باب مناقب اہل البیت میں بروایت ام فضل وارد ہے:

کہ ام فضل حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا آج میں نے نہایت ناپسندیدہ خواب دیکھا ہے حضور ﷺ نے فرمایا وہ کیا دیکھا ہے؟

عرض کی حضور! (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کے جسم پاک سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا اور میری گود میں رکھ دیا گیا۔

حضور ﷺ نے فرمایا یہ خواب تو نہایت مبارک ہے ان شاء اللہ سیدہ زہراء کے لڑکا ہوگا اور وہ تمہاری گود میں دیا جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا حدیث مبارک کے یہ الفاظ ہیں: تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حَجْرِكِ۔

صاحب تفسیر عرائس البیان آیہ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں:

وَ سَمِعْتُ اَيْضًا مِنْ بَعْضِ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَ مَا فِي الرَّحِمِ مِنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَرَاَيْتُ بِعَيْنَيَّ مَا اَخْبَرَهٗ۔ میں نے بعض اولیاء کرام سے جو کچھ رحم میں تھا اس کی پیشگوئی سنی کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی اور میں نے حسب پیشگوئی اس کی ولادت آنکھوں سے دیکھی۔

پھر ڈاکٹر لوگ ایکس ریز (اور موجودہ دور میں الٹرا ساؤنڈ) کے ذریعہ بتا دیتے ہیں کہ لڑکی ہے یا لڑکا ایک بچہ ہے یا دو۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بستان المحدثین میں فرماتے ہیں:

"نقل میکنند کہ والد شیخ ابن حجر را فرزند نہ می زیست کشیدہ خاطر بحضور شیخ رسید فرمود از پشت تو فرزندے خواہد برآمد کہ بعلم خود دنیا را پر کند۔"

شیخ ابن حجر عسقلانی کے والد کی اولاد زندہ نہ رہتی تھی ایک روز آپ رنجیدہ ہو کر اپنے شیخ کے حضور حاضر ہوئے شیخ نے فرمایا تیری پشت سے ایسا فرزند ارجمند پیدا ہوگا جس کے علم سے دنیا پر ہوگی چنانچہ حسب پیشگوئی علامہ ابن حجر عسقلانی پیدا ہوئے۔

اور وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا سے کل کی بات پر بھی ملاحظہ ہو۔

مشکوٰۃ شریف باب معجزات میں عمرو بن اخطب انصاری سے مروی ہے:

صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضور ﷺ نے ہمیں ایک دن فجر کی نماز پڑھا کر منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا حتیٰ کہ ظہر ہوگئی آپ منبر سے اترے، نماز پڑھائی پھر منبر پر جلوہ افروز ہوگئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ عصر ہوگئی آپ منبر سے اترے نماز ادا کی اور پھر منبر پر جلوہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

افروز ہوئے حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا تو حضور ﷺ نے قیامت تک جو ہونا تھا وہ سب بیان کیا۔ فرماتے ہیں اب ہم میں زیادہ عالم وہ ہیں جس نے وہ خطبہ زیادہ یاد رکھا۔

اس حدیث سے کل کی خبر ہی نہیں بلکہ قیامت تک کی خبر دینا ثابت ہے۔

اور اگر غدا کے ماتحت ہی سند مطلوب ہے تو مشکوٰۃ باب مناقب علی بن ابی طالب میں یہ حدیث ہے:

قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ هٰذِهِ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

غزوۂ خیبر کے موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا یہ جھنڈا کل ہم ایک ایسے شخص کو دیں گے جس کے ہاتھ سے اللہ فتح عطا فرمائے گا۔ اللہ اور اس کا رسول اسے محبوب رکھتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے چنانچہ دوسرے دن وہ جھنڈا حضرت شیر خدا اسد اللہ کرم اللہ وجہہ کو عطا فرمایا اور خیبر فتح ہوا اس روایت کے راوی سہل بن سعد ہیں۔

یہاں بطور دفع دخل مقدر اس امر کا صاف کر دینا بھی ضروری ہے کہ حضور ﷺ نے ان لڑکیوں کو جنہوں نے اپنے مقتول آباء پر یوم بعاث کا مرثیہ کرتے ہوئے جب گایا:

وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَّعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ

تو منع فرمایا کہ یہ مصرعہ چھوڑ کر باقی گاؤ۔ اس پر بعض یہ شبہہ ڈالتے ہیں کہ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ گانے سے حضور ﷺ نے روکا اور یہ روکنا نفی تقریری ہے لہٰذا یہ کہنا جائز نہیں کہ حضور ﷺ کو کل کا علم ہے۔

اس کا جواب مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ میں ہے جو ملاحظہ فرمائیں:

وَاِنَّمَا مَنَعَ الْقَائِلَةَ بِقَوْلِهَا وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَّعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ لِکَرَاهَةِ نِسْبَةِ عِلْمِ الْغَیْبِ اِلَیْهِ لِاَنَّهٗ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّمَا یَعْلَمُ الرَّسُوْلُ مِنَ الْغَیْبِ مَا اَعْلَمَهٗ اَوْلِکَرَاهَتِهٖ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْ اَثْنَاءِ ضَرْبِ الدَّفِّ اَوْ اَثْنَاءِ مَرْثِیَّةِ الْقَتْلٰی لِعُلُوِّ مَنْصَبِهٖ عَنْ ذٰلِكَ۔

لڑکیوں کو حضور ﷺ نے اس واسطے منع فرمایا کہ انہوں نے غیب کی نسبت مطلقاً حضور ﷺ کی طرف کر دی تھی حالانکہ حضور ﷺ کو تمام علوم بتعلیم الٰہی حاصل ہوئے تھے۔

یا اس واسطے کہ حضور ﷺ نے اس بات سے کراہت کی کہ دف بجاتے ہوئے آپ کا ذکر کیا جائے۔

یا مرثیہ گانے میں آپ کی ثناء کی جائے اس لئے کہ یہ آپ کے علو منصب کے خلاف ہے۔

اور وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ (کس زمین میں مرے گا) اس کے متعلق بھی معلوم کیجئے۔

مشکوٰۃ المصابیح۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ خَرَجَ مَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْصِیْهِ وَمُعَاذٌ رَاکِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ یَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰی اَنْ لَّا تَلْقَانِیْ بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِیْ هٰذَا وَقَبْرِیْ فَبَکٰی مُعَاذٌ خَشْیًا لِفِرَاقِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

فرماتے ہیں جب حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو حضور ﷺ خود ان کے ساتھ وصیت فرماتے تشریف لائے اور جب وصیت فرما چکے تو فرمایا اے معاذ! قریب ہے کہ اس سال کے بعد ہماری تمہاری ملاقات نہ ہو اور شاید کہ تم میری اس مسجد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور قبر پر گزر رو۔

حضرت معاذ یہ کلمات جانگداز سن کر فراق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال سے بے قرار ہو کر رونے لگے۔

حدیث مذکورہ سے بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ کی تصریح واضح ہے۔

شیخ ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی اکمال فی اسماء الرجال میں امام شافعی رحمہ اللہ کے حال میں لکھتے ہیں:

قَالَ الْمُزَنِیُّ دَخَلْتُ عَلَی الشَّافِعِیِّ فِیْ عِلَّتِهِ الَّتِیْ مَاتَ فِیْهِ فَقُلْتُ کَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَصْبَحْتُ مِنَ الدُّنْیَا رَاحِلًا وَلِاِخْوَانِیْ مُفَارِقًا وَلِکَاْسِ الْمَنِیَّةِ شَارِبًا وَ بِسُوْئِ اَعْمَالِیْ مُلَاقِیًا وَعَلَی اللّٰهِ وَارِدًا۔ مزنی فرماتے ہیں میں حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کی عیادت کو آیا جبکہ آپ اس مرض میں تھے جس میں آپ نے انتقال فرمایا۔ میں نے عرض کی آج کیسی صبح فرمائی تو ارشاد ہوا ایسی صبح کی ہے کہ میں دنیا سے سفر کرنے والا ہوں، اپنے بھائیوں سے جدا ہونے والا ہوں، موت کا جام پینے والا ہوں اپنے سوء اعمال سے ملنے والا ہوں، اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے والا ہوں۔

فَلَا اَدْرِیْ اَرُوْحِیْ یَصِیْرُ اِلَی الْجَنَّةِ فَاُهَنِّیْهَا اَوْ اِلَی النَّارِ فَاُعَزِّیْهَا ثُمَّ بَکٰی وَاَنْشَاَ یَقُوْلُ:

وَلَمَّا قَسَا قَلْبِیْ وَ ضَاقَتْ مَذَاهِبِیْ — جَعَلْتُ رِجَائِیْ نَحْوَ عَفْوِكَ سُلَّمَا
تَعَاظَمَنِیْ ذَنْبِیْ فَلَمَّا قَرَنْتُهُ — بِعَفْوِكَ رَبِّیْ کَانَ عَفْوُكَ اَعْظَمَا
فَمَا زِلْتَ ذَا عَفْوٍ عَنِ الذَّنْبِ لَمْ تَزَلْ — تَجُوْدُ وَتَعْفُوْا مِنَّةً وَ تَکَرُّمَا
فَلَوْلَاكَ لَمْ یَسْلَمْ مِنْ اِبْلِیْسَ عَابِدٌ — وَ کَیْفَ وَقَدْ اَغْوٰی صَفِیَّكَ اٰدَمَا

## ترجمہ

تو اب میں نہیں جانتا کہ میری روح جنت میں جائے گی کہ میں اسے مبارک دوں یا آگ میں جائے گی کہ میں اس سے تعزیت کروں۔ پھر آپ رونے لگے اور یہ شعر پڑھنے لگے:

جب میرا دل سخت ہو گیا اور میرے راستے تنگ ہو گئے تو میں نے تیری معافی کی طرف اپنی امید کو سیڑھی بنایا۔

مجھے میرے گناہ بڑے نظر آئے جب میں نے ان کو تیرے عفو کے مقابل رکھا تو تیری بخشش بہت بڑی نظر آنے لگی۔

تو ہمیشہ سے معاف کرنے والا ہے اور اپنے کرم اور احسان سے ہمیشہ سے لوگوں کے گناہ معاف کرتا رہا ہے۔

اگر تیری مدد شامل حال نہ ہو تو شیطان سے کوئی عابد نہ بچے اور کس طرح بچ سکتا ہے جب کہ اس نے آدم صفی اللہ کو دھوکا دے دیا۔

اس روایت سے ثابت ہے کہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی وفات کی اطلاع امام مزنی (اپنے شاگرد) کو دی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

# سُوۡرَۃُ السَّجۡدَۃ

مکی ہے۔ اس میں تین رکوع اور تیس آیت ہیں۔

## بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع - سورۃ سجدہ - پ ۲۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲﴾

الٓمّٓ۔ کتاب کا اتارنا بلاشک رب عالم کی طرف سے ہے

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىہُ ۚ بَلۡ ہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اَتٰىہُمۡ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ مِّنۡ قَبۡلِکَ لَعَلَّہُمۡ یَہۡتَدُوۡنَ ﴿۳﴾

کیا کہتے ہیں یہ ان کی بنائی ہوئی ہے بلکہ وہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے کہ تم ڈراؤ اس قوم کو جس کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا تاکہ وہ راہ پر آئیں

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَا فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ ؕ مَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا شَفِیۡعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۴﴾

اللہ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور جو کچھ ان میں ہے چھ دن میں پھر استویٰ فرمایا عرش پر نہیں تمہارا اس کے سوا کوئی حمایتی نہ سفارشی تو کیا تم ہوش نہیں کرتے

یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الۡاَرۡضِ ثُمَّ یَعۡرُجُ اِلَیۡہِ فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗۤ اَلۡفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ﴿۵﴾

کام کی تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک پھر اسی کی طرف عروج فرمائے گا اس دن جس کی مقدار ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں

ذٰلِکَ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّہَادَۃِ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۶﴾

یہ ہے عالم غیب و شہادت کا عزت و رحمت والا

الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَہٗ وَ بَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِیۡنٍ ﴿۷﴾

جس نے بنائی ہر شے بہترین اور ابتداء انسان کی پیدائش کی مٹی سے

ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَہٗ مِنۡ سُلٰلَۃٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّہِیۡنٍ ﴿۸﴾

پھر بنائی اس کی نسل ذلیل پانی کے خلاصہ سے

ثُمَّ سَوّٰىہُ وَ نَفَخَ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِہٖ وَ جَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۹﴾

پھر اسے ٹھیک کیا اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل دیئے بہت ہی کم شکر گزار ہو

وَ قَالُوۡۤا ءَ اِذَا ضَلَلۡنَا فِی الۡاَرۡضِ ءَ اِنَّا لَفِیۡ خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ ۬ؕ بَلۡ ہُمۡ بِلِقَآئِ رَبِّہِمۡ کٰفِرُوۡنَ ﴿۱۰﴾

اور بولے کیا جب ہم مٹی میں مل جائیں گے کیا ہم پھر نئے بنیں گے بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضر ہونے سے منکر ہیں۔

قُلۡ یَتَوَفّٰىکُمۡ مَّلَکُ الۡمَوۡتِ الَّذِیۡ وُکِّلَ بِکُمۡ ثُمَّ

فرما دیجئے تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع — ہے پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے

## حل لغات پہلا رکوع - سورۃ سجدہ - پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| الٓمّٓ۔ | تَنْزِيْلُ۔ اتاری گئی ہے | الْكِتٰبِ۔ کتاب | لَا۔ نہیں |
| رَيْبَ۔ شک | فِيْهِ۔ اس میں | مِنْ رَّبِّ۔ پروردگار | الْعٰلَمِيْنَ۔ جہانوں کی طرف سے |
| اَمْ۔ کیا | يَقُوْلُوْنَ۔ کہتے ہیں | افْتَرٰ۔ بنالیا ہے | هُ۔ اس کو |
| بَلْ۔ بلکہ | هُوَ۔ وہ | الْحَقُّ۔ حق ہے | مِنْ رَّبِّكَ۔ تیرے رب سے |
| لِتُنْذِرَ۔ کہ تو ڈرائے | قَوْمًا۔ اس قوم کو | مَّآ۔ کہ نہیں | اَتٰىهُمْ۔ آیا ان کے پاس |
| مِّنْ نَّذِيْرٍ۔ کوئی ڈرانے والا | مِّنْ قَبْلِكَ۔ تجھ سے پہلے | لَعَلَّهُمْ۔ تاکہ وہ | يَهْتَدُوْنَ۔ ہدایت پائیں |
| اَللّٰهُ۔ اللہ | الَّذِيْ۔ وہ ہے جس نے | خَلَقَ۔ پیدا کیا | السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں |
| وَ۔ اور | الْاَرْضَ۔ زمین کو | وَ۔ اور | مَا۔ جو |
| بَيْنَهُمَا۔ ان کے درمیان ہے | فِيْ۔ بیچ | سِتَّةِ۔ چھ | اَيَّامٍ۔ دن کے |
| ثُمَّ۔ پھر | اسْتَوٰى۔ قرار پکڑا | عَلَى۔ اوپر | الْعَرْشِ۔ عرش کے |
| مَا۔ نہیں | لَكُمْ۔ تمہارے لئے | مِّنْ دُوْنِهٖ۔ اس کے سوا | مِنْ وَّلِيٍّ۔ کوئی دوست |
| وَّ۔ اور | لَا۔ نہ | شَفِيْعٍ۔ سفارشی | اَفَلَا۔ کیا پھر نہیں |
| تَتَذَكَّرُوْنَ۔ نصیحت لیتے تم | يُدَبِّرُ۔ تدبیر کرتا ہے | الْاَمْرَ۔ کام کی | مِنَ السَّمَآءِ۔ آسمان سے |
| اِلَى۔ طرف | الْاَرْضِ۔ زمین کی | ثُمَّ۔ پھر | يَعْرُجُ۔ چڑھتا ہے |
| اِلَيْهِ۔ طرف اس کی | فِيْ۔ بیچ | يَوْمٍ۔ ایسے دن کے | كَانَ۔ کہ ہے |
| مِقْدَارُهٗۤ۔ اندازہ اس کا | اَلْفَ۔ ہزار | سَنَةٍ۔ سال | مِّمَّا۔ اس سے جو |
| تَعُدُّوْنَ۔ تم گنتے ہو | ذٰلِكَ۔ یہ ہے | عٰلِمُ۔ جاننے والا | الْغَيْبِ۔ غیب |
| وَ۔ اور | الشَّهَادَةِ۔ حاضر کا | الْعَزِيْزُ۔ غالب | الرَّحِيْمُ۔ مہربان |
| الَّذِيْٓ۔ وہ جس نے | اَحْسَنَ۔ اچھا کیا | كُلَّ شَيْءٍ۔ ہر شے کی | خَلَقَهٗ۔ پیدائش کو |
| وَ۔ اور | بَدَاَ۔ شروع کیا | خَلْقَ۔ پیدائش | الْاِنْسَانِ۔ انسان کو |
| مِنْ طِيْنٍ۔ مٹی سے | ثُمَّ۔ پھر | جَعَلَ۔ بنایا | نَسْلَهٗ۔ اس کی نسل کو |
| مِنْ سُلٰلَةٍ۔ خلاصہ | مِّنْ مَّآءٍ۔ پانی | مَّهِيْنٍ۔ ذلیل سے | ثُمَّ۔ پھر |
| سَوّٰىهُ۔ برابر کیا اس کو | وَ۔ اور | نَفَخَ۔ پھونکی | فِيْهِ۔ اس میں |
| مِنْ رُّوْحِهٖ۔ اپنی روح | وَ۔ اور | جَعَلَ۔ بنائے | لَكُمُ۔ تمہارے لئے |
| السَّمْعَ۔ کان | وَ۔ اور | الْاَبْصَارَ۔ آنکھیں | وَ۔ اور |
| الْاَفْئِدَةَ۔ دل | قَلِيْلًا۔ تھوڑا | مَّا۔ جو | تَشْكُرُوْنَ۔ شکر کرتے ہو تم |

www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | قَالُوْٓا۔بولے | ءَ اِذَا۔کیا جب | ضَلَلْنَا۔مل جائیں گے ہم |
| فِی۔بیچ | الْاَرْضِ۔زمین کے | ءَ اِنَّا۔کیا ہم | لَفِیْ۔بیچ |
| خَلْقٍ۔پیدائش | جَدِیْدٍ۔نئی کے ہوں گے | بَلْ۔بلکہ | ھُمْ۔وہ |
| بِلِقَآئِ۔ملاقات | رَبِّھِمْ۔اپنے رب کی سے | کٰفِرُوْنَ۔منکر ہیں | قُلْ۔فرمادو |
| یَتَوَفّٰکُمْ۔فوت کرتا ہے تم کو | مَّلَکُ۔فرشتہ | الْمَوْتِ۔موت کا | الَّذِیْ۔جو |
| وُکِّلَ۔مقرر کیا گیا ہے | بِکُمْ۔تم پر | ثُمَّ۔پھر | اِلٰی۔طرف |
| رَبِّکُمْ۔اپنے رب کی | تُرْجَعُوْنَ۔پھیرے جاؤ گے | | |

## خلاصہ تفسیر پہلا رکوع۔سورۃ سجدہ۔پ ۲۱

ال مر۔الف میں اشارہ الاءالٰہی کی طرف ہے۔

لام سے اشارہ لطف حق جل شانہ کی طرف ہے۔

میم۔سے مجد الٰہی کی طرف اشارہ ہے۔

تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾

اتارنا کتاب کا جس میں کوئی شک وشبہ نہیں رب العالمین کی طرف سے ہے۔

یہ سورہ مبارکہ سورۃ السجدہ میں ہے۔مکی ہے سوا تین آیتوں کے اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا کَمَنْ کَانَ فَاسِقًا سے جو شروع ہیں۔اس سورت میں تیس آیتیں اور تین سو اسی کلمے اور ایک ہزار پانچ سو اٹھارہ حروف ہیں۔

اس میں قرآن کریم کی معجزانہ شان کا اظہار ہے کہ یہ کلام پاک ایسا معجزانہ ہے کہ اس میں شک کرنے والا اس کے مثل ایک سورت یا چھوٹی سی آیت بھی بنا کر نہیں لاسکتا اور بڑے بڑے فصحاء وبلغاء اس کے مقابلہ سے عاجز ہیں۔

## ربط آیات

اس سے پہلی سورت میں توحید اور حشر ونشر کے دلائل بیان فرمائے تھے اب اس سورت مبارکہ میں رسالت کا تذکرہ فرمایا گیا چنانچہ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔فرما کر ارشاد ہوا کہ یہ اس کتاب کا نزول جس کے برحق ہونے میں کسی عاقل فہیم کو غور وتامل کے بعد کسی قسم کا شبہ نہیں ہوسکتا اور اسے ماننا پڑتا ہے کہ یہ کلام اس بے مثل ذات کا کلام ہے جس کی مثل کوئی نہیں تو اس کلام کا مثل بھی محال ہے۔

اور رب العالمین فرما کر اس طرف اشارہ فرمادیا گیا کہ اللہ تعالیٰ شانہ جیسے تمام جہان کا پالنے والا ہے اور نشوونما جسمانی کرنے والا ہے ایسے ہی وہ روحانیت کا بھی رب ہے اور اس کی حکمت کا یہ مقتضا تھا کہ انسانی شائستگی کے لئے وہ ایک ایسی کتاب نازل فرماتا جو اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہوتی اور اس میں معاش ومعاد کی مکمل تعلیم ہوتی اور اپنی صداقت میں آپ ہی گواہ ہوتی۔چنانچہ قرآن پاک ان تمام صفات سے متصف ہے۔

اگرچہ قسی القلب خنار وکفور جاحد وجاہل اپنی تیرہ بختی سے اسے تسلیم نہ کریں اور کہتے پھریں کہ یہ کتاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خود ہی بنالی ہے اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں فرمائی انہیں بھی لَا رَیْبَ فِیْہِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ فرما کر اگرچہ جواب دے دیا مگر جن کے حصہ میں ایمان نہیں وہ اس کی تابانی اس کے لمعات کے آگے خفاش چشم ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾

کیا کہتے ہیں مشرکین یہ کتاب مقدس ان کی گھڑی ہوئی ہے (یعنی سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے تصنیف فرمایا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے) کہ وہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے کہ تم ڈراؤ ایسے لوگوں کو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا۔

یعنی جو لوگ زمانہ فترت کے ہیں یہ زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت تک تھا اس زمانہ میں اللہ کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا۔

اس لئے یہ غلط فہمی پیدا کرنا غلط ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف عرب ہی کے لئے مبعوث ہوئے تھے بلکہ لِتُنْذِرَ قَوْمًا اس لئے فرمایا تاکہ سب سے اول انہیں کی طرف سے اعتراض ہوا تھا۔ ورنہ دوسری آیت میں ارشاد ہے: وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا۔ اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔

اور تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۙ۔ اس سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت تمام عالم کے لئے ثابت ہے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا کہ میں تمام عالم کے لئے نبی کیا گیا ہوں۔

البتہ آیت کریمہ سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل اور بعد عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی بھی نبی مبعوث نہیں ہوا۔

اس کے بعد وہ باتیں ارشاد ہیں جن کا پہنچانا رسول پر فرض ہے چنانچہ ارشاد ہے:

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾

اللہ ہی وہ ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استویٰ فرمایا (جیسا استواء اس کی شایان شان ہے) تمہارا اس کے سوا کوئی حمایتی و سفارشی نہیں (یعنی اے گروہ کفار! جب تم اللہ کی راہ رضا اختیار نہ کرو اور ایمان نہ لاؤ تو نہ تمہیں کوئی مددگار ملے گا جو تمہاری مدد کر سکے نہ کوئی سفارشی جو تمہاری شفاعت کرے) تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے۔

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾

کام کی تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک (یعنی دنیا میں قیامت تک ہونے والے کاموں کی اپنے حکم و امر اور قضاء و قدر سے تدبیر فرماتا ہے) پھر رجوع فرمائے گا اس کی طرف اس دن کہ جس کی مقدار ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں۔

یعنی امر و تدبیر فناء دنیا کی بعد اس دن فرمائے گا جو دن تمہاری گنتی کے حساب سے ایک ہزار برس کے برابر ہوگا اور وہ دن قیامت ہے اور اس دن کی درازی ہزار برس اور خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ پچاس ہزار برس جو فرمائی گئی وہ بعض کافروں پر ہزار برس معلوم ہوگی اور بعض کو پچاس ہزار برس کے برابر چنانچہ سورۂ معارج میں ہے: تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ

يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ۔

حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہی دن کافر پر ہزار برس سے پچاس ہزار برس تک کا معلوم ہوگا اور مومن پر یہ دن اتنا ہلکا ہوگا کہ ایک نماز فرض ادا کرنے کے برابر بلکہ اس سے بھی ہلکا۔ اس کی حقیقت اس شعر کے مطابق ہے جو کسی نے کہا:

ایام مصیبت کے تو کاٹے نہیں کٹتے! دن عیش کے گھڑیوں میں گزر جاتے ہیں کیسے

درحقیقت یہ یوم قیامت کی ہولناک کیفیت کی مثال دی ہے۔

اور ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ کے یہ معنی ہیں کہ جب عالم فنا ہو جائے گا اور نیا عالم پیدا ہوگا جیسا کہ ارشاد ہے: يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ پھر يَعْرُجُ اِلَيْهِ يعنى يَرْجِعُ اِلَيْهِ ہوگا۔ یعنی التفات مشیت اس طرف ہوگا اور اس دن کی حقیقی مقدار اللہ ہی جانتا ہے۔ باعتبار کرب و اضطراب یہ دن کسی پر ایک ہزار برس کے برابر ہوگا کسی پر پچاس ہزار برس کے برابر اور کسی مومن مطیع پر دو رکعت فرض ادا کرنے کے برابر۔ یہ ساری مقداریں سختی اور وحشت و دہشت و ہیبت و کربت کے اعتبار سے ہیں۔ پھر ارشاد ہے:

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦﴾ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ﴿٧﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿٨﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٩﴾

''یہ ہے ہر غائب و حاضر کا جاننے والا عزت و رحمت والا وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی۔''

اور حسب اقتضاء حکمت بنائی اور ہر جاندار کو وہ صورت عطا کی جو اس کے لئے بہتر ہے اور اسے ایسے اعضا دیئے جو اس کی معاش کے لئے مناسب ہیں۔

''اور انسان کی پیدائش ابتداءً مٹی سے فرمائی۔'' چنانچہ آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا۔ ''پھر اس کی نسل رکھی ایک بے قدر پانی کے خلاصہ سے۔''

یعنی نطفہ سے اور آدم علیہ السلام کی پیدائش گارے سے شروع کی اور انہیں کسی فرد بشر کے نطفہ سے نہیں بنایا بلکہ انہیں خاک سے بنایا اگرچہ خاک کے ساتھ پانی وغیرہ اور بھی اجزاء عنصری تھے مگر چونکہ مٹی کا عنصر غالب تھا اس اعتبار سے تغلیباً مِنْ طِيْنٍ فرمادیا۔

اور لفظ بدا سے یہ بھی دفع دخل مقدر کر دیا کہ فلاسفہ کا یہ وہم غلط ہے کہ انواع اور مادیات قدیم نہیں ہیں حکماء یونان اس توہم کے شکار ہیں چنانچہ اس کا رد علم کلام کی بڑی کتابوں میں زور کے ساتھ کر دیا گیا ہے۔

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿٨﴾

اس میں اجراء نسل کا دستور بنایا کہ پھر ہم نے اس کی نسل کو نکھرے ہوئے بے قدر پانی سے جاری کیا جسے منی کہتے ہیں۔ منی ایک ایسا پانی ہے جو انسانی اخلاط کا نچوڑ ہے اور اتنا بے قدر ہے کہ انسان اس سے نفرت کرتا ہے بدن یا کپڑے پر لگ جاتی ہے تو بغیر دھوئے اسے ناپاک سمجھتا ہے۔

اور نسل کو نسل اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انسان سے نکلتی ہے۔ نَسَلَ الصُّوْفُ نُسُوْلًا سَقَطَ (قاموس) نسل۔ ذریت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

سُمِّیَتْ بِهٖ لِاَنَّهَا تُنْسَلُ مِنْهُ اَیْ تَنْفَصِلُ - سُلَالَه - سَلَّ سے ہے جس کے معنی کھینچنے کے ہیں سَیْف مَسْلُول۔تلوار کھینچی ہوئی۔

وَالسُّلَالَةُ مَا اسْتُخْرِجَ مِنْ اٰدَمَ۔ (مجمع البحار) منی کو سلالہ اسی بناء پر کہتے ہیں کہ وہ انسان کے جسم میں سے کھنچتی ہے۔مہین کے معنی ضعیف کے ہیں یا حقیر کے یا قلیل کے۔ (قاموس)

ثُمَّ سَوّٰىهُ۔پھر اسے شکم مادر میں ٹھیک کیا۔

سر کی جگہ سر گوشت کے مضغہ میں سے بنایا کان کی جگہ کان آنکھ کی جگہ آنکھ ناک کی جگہ ناک ہڈی پٹھے بال کھال ایک تناسب سے بنائے اور ہر چیز کو اس انداز سے بنایا کہ علم تشریح کے واقف ہونے کے بعد عاقل کو اس بات کا اقرار ہی کرنا پڑتا ہے یہ اس مدبر حکیم با کمال کی صنعت کاری ہے فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ۔

وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ۔اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی۔

اور بے جان و بے حس ہونے کے بعد اسے حساس اور جاندار بنا دیا۔

مِنْ رُّوْحِهٖ کے یہ معنی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی یا اپنی جان کا کوئی ٹکڑا اس میں ڈال دیا بلکہ یہ معنی ہیں کہ وہ روح جو اللہ تعالیٰ کی عمدہ اور لطیف چیزوں میں کی ایک چیز ہے وہ اس میں ڈال دی اور روح کو اپنی طرف اس کی خوبی و لطافت اور شرافت کے لئے مضاف کر دیا۔جیسے حاکم بادشاہ اپنے خاص ملازم کو عزت دینے کے لئے کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے۔

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ

اور کی تمہارے لئے شنوائی و بینائی یعنی حواس ظاہری عطا فرمائے اور وَالْاَفْئِدَةَ دل دیا یعنی قوائے باطنیہ و مدرکات عطا کئے مگر باوجود اس کے کہ ہم نے ان نعمتوں سے تمہیں نوازا پھر بھی۔

قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹۔

تم بہت ہی کم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہو۔اور ان تمام نعمتوں کو اپنے گھر کی باتیں خیال کرتے ہو۔

آیۂ کریمہ میں روح پھونکنے سے پہلے تک تو غائب کے صیغوں سے تعبیر کیا اور ثُمَّ سَوّٰىهُ فرمایا۔اور روح پھونکنے کے بعد جَعَلَ لَكُمُ خطاب کے صیغے سے مخاطبہ فرمایا۔اس لئے کہ قبل نفخ روح بے جان سے مخاطبہ نہیں تھا جب روح آ گئی تو قابل خطاب سے خطاب فرمایا۔

مشرکین مکہ مندرجہ ذیل توہمات باطلہ کاسدہ فاسدہ کے شکار تھے۔

اول ان کا گمان تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلام خود گھڑا ہے۔

دوسرے ان کے گمان فاسد میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور چیزیں بھی شریک تھیں۔ان دونوں کا جواب شافی کافی دے دیا گیا۔

اب تیسری بات یہ تھی کہ حشر ممکن نہیں اس کا جواب ان کے شبہہ کو نقل کر کے دیا گیا۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ

مشرکین کہتے ہیں کہ کیا ہم جب مر کر زمین میں گم ہو جائیں گے یعنی بدن کے اجزاء متفرق و منتشر ہو کر فنا ہو جائیں گے تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

کیا پھر دوبارہ زندہ ہوں گے اس پر ارشاد ہے کہ یہی نہیں۔

بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ ۔ بلکہ یہ تو اپنے رب سے ملنے کے بھی منکر ہیں۔ پھر جواب دیا گیا۔

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ

اے محبوب! انہیں فرما دیجئے کہ ایک روز ملک الموت فرشتہ جو تمہاری جان قبض کرنے پر متعین کیا گیا ہے تمہاری جان قبض کر لے گا اور اس پر تو تمہارا ابھی یقین ہے یعنی مرنا تو یقینی سمجھتے ہیں۔

اب رہا دوبارہ زندہ ہونا اس کے متعلق یہ سمجھ لو کہ جس نے نیست و نابود کیا ہے وہ بار دگر زندہ کرنے پر کیوں قادر نہیں اسی لئے فرمایا:

ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ۔ پھر تم اپنے رب کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔

بعث بعد الموت کے منکر شہوات نفسانیہ کی اسی وجہ میں شمار ہوتے ہیں کہ انہیں آخرت کی فکر ہی لاحق نہیں ہوتی۔

## مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع - سورۃ سجدہ - پ ۲۱

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾

اتارنا کتاب کا جس میں کوئی شک نہیں رب العالمین کی طرف سے ہے۔

الٓمّٓ ۔ کی تفسیر تو خلاصہ تفسیر میں بیان ہو چکی۔ آلوسی نے مزید یہ بھی کہا کہ

الٓمّٓ ۔ اِنْ جُعِلَ اِسْمًا لِلسُّوْرَةِ اَوِ الْقُرْاٰنِ اَیْ هٰذَا الٓمّ ۔ اور تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ فرما کر خبر اول بعد خبر ثانی فرمائی اور لَا رَيْبَ فِيْهِ خبر ثالث ہے مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ خبر رابع ہے۔

گویا اس کا مفہوم یوں ہوا: اَیِ الْمُسَمّٰى بِالٓمّ اَلْكِتَابُ الْمُنَزَّلُ لَا رَيْبَ فِيْهِ كَائِنٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ یا اس کی یوں عبارت بنے گی: كَوْنُهٗ مُنَزَّلًا مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا لِلتَّنْزِيْلِ وَلِلْكِتَابِ كَاَنَّهٗ قِيْلَ لَا رَيْبَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْ فِیْ كَوْنِهٖ مُنَزَّلًا مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۔ کیا کہتے ہیں کہ یہ گھڑ لیا ہے۔

فَاِنَّ قَوْلَهُمْ هٰذَا مُفْتَرًى اِنْكَارٌ لِاَنْ يَكُوْنَ مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ اَیْ فَالْاَنْسَبُ اَنْ يَكُوْنَ نَفْیُ الرَّيْبِ عَمَّا اَنْكَرُوْهُ ۔

بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۔ بلکہ وہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے۔

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾ ۔ تاکہ ڈرائیں آپ اپنی اس قوم کو جس کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بعثت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک زمانہ فترت رہا کہ اس میں کسی نبی کی بعثت نہ ہوئی اور یہ قوم قریش ہی تھی۔ اِنَّهٗ لَمْ يُبْعَثْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ قَبْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا مُلَازِمِيْنَ بِشَرَائِعِ الرُّسُلِ مِنْ قَبْلُ وَاِنْ كَانُوْا مُقَصِّرِيْنَ فِی الْبَحْثِ عَنْهَا لَا سِيَّمَا دِيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۔ کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل کوئی رسول مبعوث نہ ہوا۔ اور یہ دین ابراہیم و اسماعیل کے پیرو تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

وَاِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ فَشَتْ فِى الْعَرَبِ عِبَادَةُ الْاَصْنَامِ الَّتِىْ اَحْدَثَهَا فِيْهِمْ عَمْرُو الْخُزَاعِىُّ لَعَنَهُ اللهُ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ عَلَى الْمِلَّةِ الْحَنِيْفِيَّةِ اِلَّا قَلِيْلٌ اَوْ اَقَلُّ مِنَ الْقَلِيْلِ۔

اور یہ لوگ اسی مذہب حنیف پر تھے یہاں تک کہ ان میں بت پرستی کا رواج دینے والا ایک شخص عمرو الخزاعی لعنہ اللہ پیدا ہوا اور اس نے بت پرستی کو ایسے رواج دیا کہ اس سے اقل قلیل ہی لوگ بچے۔

اور ان میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف مائل کرنے والے زید بن عمرو بن نفیل عدوی تھے جو حضرت سعید کے والد تھے جو عشرہ مبشرہ میں سے ایک تھے۔ اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قبل بعثت ہی ایمان قبول کیا تھا اور اظہار نبوت سے قبل ہی انتقال فرما گئے تھے اور یہ وہ زمانہ تھا جب کہ قریش بناء کعبہ کر رہے تھے اور یہ زمانہ بعثت سے پانچ سال قبل تھا اور اس زمانہ میں ملت ابراہیم واسماعیل جاری تھی۔ چنانچہ

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے اور وہ اسماء بنت ابی بکر سے راوی ہیں: قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَى الْكَعْبَةِ يَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا اَصْبَحَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ غَيْرِىْ۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کہ کعبۃ اللہ سے پشت لگائے فرما رہے تھے اے قریشیو! قسم اس ذات مقدس کی جس کے ید قدرت میں میری جان ہے میں تم میں سے کسی کو اپنے سوا دین ابراہیم پر نہیں پاتا۔

اور حضرت موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں ذکر کیا: اَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيْبُ عَلٰى قُرَيْشٍ ذَبْحَهُمْ لِغَيْرِ اللهِ تَعَالٰى۔ زید بن عمرو قریش کو ملامت کرتے اور ذبح لغیر اللہ سے روکتے۔

وَ صَحَّ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَاْكُلُ مِنْ ذَبَائِحِ الْمُشْرِكِيْنَ الَّتِىْ اُهِلَّ بِهَا لِغَيْرِ اللهِ۔ اور یہ صحیح ہے کہ آپ مشرکین کے وہ ذبیحہ نہیں کھاتے تھے جس پر عند الذبح غیر اللہ کا نام لیا جاتا تھا۔

یعنی اہلال لغیر اللہ کا یہ مفہوم ہے:

کہ بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ کی بجائے بتوں کے نام لئے جائیں اور کہیں بِسْمِ مَنَاتِ بِسْمِ لَاتِ بِسْمِ عُزّٰى بِسْمِ نَائِلَةَ بِسْمِ صَائِلَةَ۔ وغیرہ اسے طیالسی نے بھی ذکر کیا۔

اور زید بن عمرو بن نفیل کی طرح قس بن ساعدۃ الایادی بھی مومن تھے اور دعوت توحید دیتے تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں قبل بعثت حاضر رہے اور قبل بعثت ہی انتقال فرما گئے ان کا دین ملت حنیف پر تھا یہ معمر تھے۔

علامہ سجستانی فرماتے ہیں کہ ان کی عمر تین سو اسی سال کی ہوئی۔

اور مرزبانی کہتے ہیں یہ چھ سو سال کی عمر پا کر مرے۔

حافظ ابن حجر اصابہ فی معرفۃ الصحابۃ میں فرماتے ہیں: قَدْ اَفْرَدَ بَعْضُ الرُّوَاةِ طَرِيْقَ قِسٍّ وَ فِيْهِ شِعْرُهٗ وَ خُطْبَتُهٗ وَ هُوَ فِى الطِّوَالَاتِ لِلطَّبَرَانِىْ وَ غَيْرِهَا۔

وَاَمَّا الْعَرَبُ غَيْرُ الْمُعَاصِرِيْنَ فَلَمْ يَاْتِهِمْ مِّنْ عَهْدِ اِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِىٌّ مِّنْهُمْ۔ بَلْ لَمْ يُرْسَلْ اِلَيْهِمْ نَبِىٌّ مُّرْسَلٌ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ غَيْرُهُمَا مِنْ اَنْبِيَآءِ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَمْ يُبْعَثُوْا اِلَيْهِمْ عَلَى الْاَظْهَرِ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَ خَالِدُ بْنُ سِنَانَ الْعَبَسِیّ عِنْدَ الْاَکْثَرِیْنَ لَیْسَ بِنَبِیٍّ وَ خَبَرُوْرُوْدِ بِنْتٍ لَّهٗ عَجُوْزٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَ قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهَا مَرْحَبًا بِاِبْنَةِ نَبِیٍّ ضَیَّعَهٗ قَوْمُهٗ وَ نَحْوُهٗ مِنَ الْاَخْبَارِ مِمَّا لِلْحُفَّاظِ فِیْهِ 1
مَقَالٌ لَا یَصِحُّ مَعَهُ الْاِسْتِدْلَالُ۔

خلاصہ یہ کہ زمانہ فترت میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد سے عہد سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک عرب میں ان کے معاصرین کے علاوہ کوئی نبی نہیں آیا۔

اور خالد بن سنان عبسی اکثر محققین کے نزدیک نبی نہ تھا اور وہ حدیث جس میں اس کی بیٹی بڑھیا کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آنا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا کہ مبارک ہے وہ بیٹی نبی کی جسے اس کی قوم کے ضائع کر دیا اور اس قسم کی اور اخباران سے استناد صحیح نہیں۔

لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ۝۳ ۔ اَیْ لِاَجْلِ اَنْ یَّهْتَدُوْا بِاِنْذَارِكَ اِیَّاهُمْ اَوْ رَاجِیًا لِاِهْتِدَائِهِمْ۔ یعنی ان کے سبب سے وہ ہدایت پائیں گے اور آپ کی تنذیر سے امید ہے کہ وہ ہدایت پا جائیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴

اللہ وہ ہے جس نے پیدا فرمائے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے چھ دن میں پھر عرش پر استواء فرمایا نہیں تمہارے لئے اس کے سوا کوئی حمایتی نہ سفارشی تو کیا تم نہیں سنتے۔

سِتَّةَ اَیَّامٍ اور اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ کی بحث سلف وخلف کے مذہب کی روشنی میں اول بیان ہو چکی آیہ کریمہ میں اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد ہے کہ مَا لَكُمْ مُجَاوِزِیْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَیْ رَضَاهُ سُبْحٰنَهٗ وَ طَاعَتَهٗ تَعَالٰی وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ اَیْ لَا یَنْفَعُكُمْ هٰذَانِ مِنَ الْخَلْقِ عِنْدَهٗ دُوْنَ رَضَاهُ جَلَّ جَلَالُهٗ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے بغیر ان کافروں کا حمایتی اور سفارشی نہیں ہو سکتا تو آیہ کریمہ کے حاصل معنی یہ ہوئے: مَا لَكُمْ وَلِیٌّ وَلَا نَاصِرٌ غَیْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ تمہارا کوئی حمایتی اور مددگار سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں۔ یہ اس خیال فاسد کا جواب ہے جو مشرکین ظاہر کرتے اور کہتے تھے اپنے معبودوں کے لئے۔

یَقُوْلُوْنَ فِیْ اٰلِهَتِهِمْ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا وَیَزْعُمُوْنَ اِلٰهُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهَا شَفِیْعٌ لَّهُمْ۔ کہ یہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے حضور اور ان کا گمان باطل تھا کہ ہر ایک بت ان کی سفارش کرے گا تو ارشاد ہوا:

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴ ۔ اَیْ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ هٰذِهِ الْمَوَاعِظَ ۔ کیا تم یہ نصیحتیں نہیں سنتے اور وہ دھیان ہی نہیں کرتے۔

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۵

تدبیر فرماتا ہے کام کی آسمان سے زمین تک پھر چڑھاتا ہے اس کام کو بعد تدبیر کے ایک دن میں جس کی مقدار ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں۔

اور مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ سے مراد ابتداء اور انتہاء ہے۔ یعنی اپنی حکمت بالغہ سے زمین و آسمان کے نظام میں تدبیر فرماتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اور تدبیر الامر سے مراد امر دنیا اور شیون قدرت ہیں۔ اور تدبیر اصل میں نظر کو کہتے ہیں جس سے عاقبت امر محمود ہو جائے۔

ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْہِ۔ اَیْ یَصْعَدُ وَ یَرْتَفِعُ ذٰلِكَ الْاَمْرُ بَعْدَ تَدْبِیْرِہٖ۔ پھر ان کاموں کو چڑھاتا ہے اور بلند فرماتا ہے بعد اس کی تدبیر کے۔ حقیقت میں یہ عروج وصعود مجازاً فرمائے گئے۔

فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُہٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝

ایک دن میں جس کی مقدار تمہاری گنتی میں ایک ہزار برس ہے

یہاں الف سنۃ سے مراد ہزار برس حقیقی نہیں ہیں بلکہ اس دن کی شدت وکربت اور کیفیت عذاب سے وہ ہزار برس کے برابر معلوم ہوگا اور ایسے ہی کسی کو پچاس ہزار برس کے برابر اور مومنین کو وہ دن اتنا ہی معلوم ہوگا جتنی دیر میں ایک وقت کا فرض ادا کیا جائے یا دو نفل پڑھے جائیں اس کے بعد ارشاد ہے:

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ الَّذِیْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۝ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

یہ تو ہے پوشیدہ اور علانیہ کا جاننے والا غالب رحم فرمانے والا جس نے ہر شے اچھی صورت کی شان میں پیدا کی اور انسان کی پیدائش کی ابتداء مٹی سے فرمائی پھر اس کی نسل بڑھائی ناپاک پانی کے خلاصہ سے یعنی منی سے پھر برابر کیا اس کے اعضاء کو مناسب طور پر رحم مادر میں اور پھونکی اس میں اپنی روح اور کیا تمہارے لئے سماعت اور بصارت اور دل (مگر باوجود ان نعمتوں کے عطا کرنے کے) تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔

عربی میں ذریت کو ہی نسل کہتے ہیں اور نسل کو نسل اس وجہ میں کہا جاتا ہے کہ تَنْسَلُّ وَ تَنْفَصِلُ وہ علیحدہ ہو کر پھیلتی ہے۔

سُلٰلَةٍ۔ عربی میں خلاصہ کو کہتے ہیں اور اصل میں اس کا استعمال نکھارنے کے موقع پر ہوتا ہے۔

مَّآءٍ مَّهِیْنٍ۔ اس پانی کو کہتے ہیں جو کسی کام آنے والا نہ ہو اس سے مراد منی ہے۔

ثُمَّ سَوّٰىهُ۔ اَیْ عَدَلَہٗ بِتَكْمِیْلِ اَعْضَائِہٖ فِی الرَّحِمِ وَ تَصْوِیْرِهَا فِی الرَّحِمِ عَلٰی مَا یَنْبَغِیْ۔ یعنی پھر برابر کئے رحم مادر میں اور تصویر شکل وشباہت کی جیسی اس کے لئے مناسب تھی۔

علامہ ابوبکر رازی اس تسویہ پر غور کرنے کو عرفان کا ایک درجہ قرار دیتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں: مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔

اور نفخ روح میں روح کو اپنی طرف مضاف کرنا تعظیماً ہے جیسے بیت الکعبہ کو بیت اللہ کہا گیا حالانکہ ذات واجب الوجود تعالیٰ شانہ زمان ومکان سے منزہ ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت بریلوی رحمہ اللہ نے اس عقیدہ کو اپنے ایک شعر میں نہایت لطیف پہلو سے واضح کیا فرماتے ہیں:

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرعرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہیں جن کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

چنانچہ روح کے متعلق ارباب کلام نے تصریح کی: اِنَّ الرُّوْحَ جِسْمٌ لَطِیْفٌ كَالْهَوَآءِ سَارٍ فِی الْبَدَنِ سَرَیَانَ مَاءِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْوَرْدِ فِي الْوَرْدِ وَالنَّارِ فِي الْجَمْرِ۔ روح ایک جسم لطیف ہے مثل ہوا کے جو بدن انسان میں ایسے سیران کرتی ہے جیسے گلاب کا پانی گلاب میں یا انگاروں میں آگ۔

اور اس میں علامہ ابن قیم نے تقریباً سو دلائل بیان کئے ہیں۔

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ۔ یہاں عجیب لطافت بیان کا مظاہرہ ہے جو اہل علم کے لئے موجب لطف ہے۔ اول ارشاد ہوا جس میں ضمائر غائب کے ہیں ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ۔ تک سب ضمیر غائب کے ہیں۔

اور بعد نفخ روح جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ فرما کر مخاطب کی ضمیر سے مکالمہ فرمایا یہ التفات خطاب بعد نفخ روح ہوا یعنی نفخ روح سے اول اہلیت مخاطبہ نہ تھی اسی وجہ میں غائب کی ضمیریں لائی گئیں اور نفخ روح ہو گیا تو انسان قابل مخاطبہ ہوا تو وَجَعَلَ لَكُمُ ارشاد ہوا اس لئے کہ اب انسان میں صلاحیت تخاطب آ گئی۔ آخر میں قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ فرما کر انسان کے کفران نعمت کو ظاہر فرمایا گیا اور بتایا کہ اوانسان! تجھ پر ہم نے یہ یہ احسان فرمائے مگر تو شکر گزار نہ بنا الا ماشاء اللہ۔ آگے ارشاد ہے:

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾

اور مشرک بولے کیا جب ہم خاک میں مل جائیں گے کیا ہم پھر نئی پیداوار میں ہوں گے بلکہ وہ تو اپنے رب کے حضور حاضری سے ہی منکر ہیں۔

یہ کلام متانف ہے مشرکین کے اباطیل کے اظہار میں ضَلَّ يَضِلُّ کی تحقیق ہم اول بیان کر چکے ہیں یہاں اتنا ظاہر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وَلَا الضَّآلِّيْنَ اور ءَاِذَا ضَلَلْنَا - وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ - اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ - وَوَجَدَكَ ضَآلًّا - تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ - اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ ان تمام مقامات پر ہر جگہ علیحدہ علیحدہ معنی مراد ہیں۔ کہیں گمراہ کے کہیں خاک میں ملنے کے کہیں ازخود رفتہ محبت کے کہیں اپنی قوت سے کمزور ہونے کے۔

چنانچہ ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ میں ضَعْنَا فِيْهَا بِاَنْ صِرْنَا تُرَابًا مَّخْلُوْطًا کے ہیں یعنی مشرکین کہتے تھے کہ جب ہم خاک میں مل جائیں گے یا مٹی میں غائب ہو جائیں گے تو کیا پھر نئی پیداوار میں آ ئیں گے۔ یہی استبعاد نہیں کرتے تھے۔

بَلْ هُمْ۔ بلکہ وہ تو اپنے کفر کی اندھیریوں میں اتنے گم ہیں کہ بعث بعد الموت کے بھی منکر ہیں۔ چنانچہ ءَاِذَا استفہام انکاری میں استعمال کیا اور جواب میں ارشاد ہوا:

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾

فرما دیجئے اے محبوب! کہ (اے لوگو!) تمہاری روح قبض کرتا ہے وہ فرشتہ جو تم پر مقرر ہے پھر اپنے رب کے حضور لوٹ کر جاؤ گے۔

وفات۔ عربی میں پورا پورا لینے کے معنی دیتا ہے تو یہاں یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرشتہ تمہاری جان پوری طرح لیتا ہے کہ ذرہ بھر تمہارے اجسام میں نہیں رہتی اور اس وفات میں تم میں سے کوئی باقی نہ رہے گا چنانچہ وفات کے معنی میں ارباب لغت کہتے ہیں: اَصْلُ التَّوَفِّيْ اَخْذُ الشَّيْئِ بِتَمَامِهٖ۔

ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں: قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَعُوْدُہٗ فَاِذَا مَلَکُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَامُ عِنْدَ رَاْسِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مَلَکَ الْمَوْتِ اُرْفُقْ بِصَاحِبِیْ فَاِنَّہٗ مُؤْمِنٌ فَقَالَ اَبْشِرْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنِّیْ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ رَفِیْقٌ وَاعْلَمْ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ لَا اَقْبِضُ رُوْحَ ابْنِ اٰدَمَ فَیَصْرُخُ اَھْلُہٗ فَاَقُوْمُ فِیْ جَانِبٍ مِّنَ الدَّارِ فَاَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا لِیْ مِنْ ذَنْبٍ وَاِنَّ لِیْ لَعَوْدَۃٌ وَعَوْدَۃٌ اَلْحَذَرُ اَلْحَذَرُ وَمَا خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ اَھْلِ بَیْتٍ وَّلَا مَدَرٍ وَّلَا شَعْرٍ وَّلَا وَبَرٍ فِیْ بَرٍّ وَّلَا بَحْرٍ اِلَّا وَاَنَا لَا اَقْدِرُ اَقْبِضُ رُوْحَ بَعُوْضَۃٍ حَتّٰی یَکُوْنَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالَی الَّذِیْ یَاْمُرُ بِقَبْضِہٖ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کی عیادت کو تشریف لائے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ملک الموت سرہانے کھڑا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے ملک الموت! میرے اس صحابی کے ساتھ نرمی کرنا کہ یہ مومن ہے۔

ملک الموت نے عرض کی حضور! خوش ہو جائیں کہ میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرتا ہوں۔ اور حضور! میں کسی ابن آدم کی روح قبض نہیں کرتا کہ اس کے اہل رونے لگتے ہیں تو میں گھر کی ایک جانب کھڑا ہو جاتا ہوں اور کہتا ہوں قسم بخدا یہ میری زیادتی نہیں ہے سوا اس کے کہ میں بار بار آتا اور ڈراتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے کوئی گھر میدان یا جنگل میں کوئی پیدا نہ فرمایا اور نہ دریا میں کوئی جاندار چھوڑا۔ حضور! صلی اللہ علیک وسلم قسم بخدا میں مچھر کی جان بھی نکالنے پر قادر نہیں جب تک اللہ تعالیٰ مجھے حکم نہ دے۔

اور ایسا ہی طبرانی اور ابونعیم اور ابن منذر نے آیہ کریمہ اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ کی تصریح میں فرمایا: اِنَّ اَفْعَالَ الْعِبَادِ کُلَّھَا مَخْلُوْقَۃٌ لَّہٗ جَلَّ وَعَلَا لَا مَدْخَلَ لِلْعِبَادِ فِیْھَا۔ بندوں کے تمام افعال اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے ہیں بندوں کا ان میں دخل نہیں۔

اپنے بھیجے ہوؤں کی طرف تَوَفَّتْہُ رُسُلُنَا یا ملائکہ کی طرف الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ وغیرہ جو ارشاد ہے یہ سب بامر الٰہی ہے۔

ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾۔ پھر تم اپنے رب کی طرف ہی لوٹو گے۔

یعنی حساب و کتاب جزا و سزا کے لئے تمہیں اپنے رب کے حضور پیش ہونا ہے۔

ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ۔ کہہ کر استبعاد عقلی کرنا یہ ان مشرکوں کی جہالت ہے اس لئے کہ اِنَّ الْقَادِرَ عَلَی الْاِمَاتَۃِ قَادِرٌ عَلَی الْاِحْیَآءِ۔ جسے مارنے کی قدرت ہے وہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ آگے ارشاد ہے:

## بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع - سورۃ سجدہ - پ ۲۱

| | |
|---|---|
| وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاکِسُوْا رُءُوْسِھِمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ | اور اگر تم دیکھو جبکہ مجرم سر نیچے ڈالے ہوں گے اپنے رب کے حضور اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے دیکھا اور سنا تو ہمیں بھیج دے دنیا میں کہ ہم نیک کام کریں بے شک اب ہم یقین لائے |
| وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا کُلَّ نَفْسٍ ھُدٰىھَا وَلٰکِنْ حَقَّ | اور اگر ہم چاہتے تو ضرور دیتے ہر جان کو ہدایت لیکن |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣﴾

بات قرار پا چکی کہ ضرور میں جہنم بھروں گا جنوں اور آدمیوں سے سب سے

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾

تو اب چکھو بدلہ اس کا جو تم اس دن کی حاضری بھولے ہوئے تھے ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا تو چکھو عذاب ہمیشہ کا اپنے کئے کا بدلہ

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿١٥﴾ السجدۃ

ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو یاد دلائی جائے تو سجدہ میں گر جاتے ہیں اور تسبیح کرتے ہیں اپنے رب کی اس کی پاکی کہتے ہوئے اور وہ تکبر نہیں کرتے

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۟ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿١٦﴾

ان کی کروٹیں جدا رہتی ہیں خواب گاہوں سے اور پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈرتے اور امید رکھتے اور ہمارے دیئے میں سے خیرات کرتے ہیں

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾

تو کوئی جان نہیں جانتی جو چھپا رکھی ہے ان کی آنکھ کی ٹھنڈک بدلہ ان کے کاموں کا

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿١٨﴾

تو کیا جو ہے مومن وہ اس جیسا ہے جو بے حکم ہے یہ برابر نہیں

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾

لیکن جو ایمان لائے اور نیک کام کئے تو ان کے لئے جنت بسنے کو ہے ان کے عملوں کے بدلے مہمانی

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْۤا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَ قِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٠﴾

رہے وہ جو فاسق ہیں ان کا ٹھکانا آگ ہے جب اس میں سے نکلنا چاہیں پھر لوٹا دیئے جائیں اس میں اور کہا جائے انہیں چکھو عذاب جہنم جسے تم جھٹلاتے تھے

وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢١﴾

اور ہم انہیں ضرور چکھائیں گے کچھ نزدیک کا عذاب اس بڑے عذاب سے پہلے جسے دیکھنے والا امید کرے کہ ابھی باز آئیں گے

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی پھر اس نے منہ پھیرا بے شک ہم مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

## حل لغات دوسرا رکوع۔سورۃ سجدہ۔پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | لَوْ۔اگر | تَرٰٓی۔دیکھے تو | اِذِ۔جب |
| اَلْمُجْرِمُوْنَ۔مجرم | نَاکِسُوْا۔جھکائے ہوں گے | رُءُوْسِہِمْ۔اپنے سر | عِنْدَ۔پاس |
| رَبِّہِمْ۔رب اپنے کے | رَبَّنَآ۔اے ہمارے رب | اَبْصَرْنَا۔ہم نے دیکھا | وَ۔اور |
| سَمِعْنَا۔ہم نے سنا | فَارْجِعْنَا۔تو لوٹا ہم کو | نَعْمَلْ۔ہم کام کریں گے | صَالِحًا۔اچھے |
| اِنَّا۔بے شک ہم | مُوْقِنُوْنَ۔یقین لائے | وَ۔اور | لَوْ۔اگر |
| شِئْنَا۔ہم چاہتے | لَاٰتَیْنَا۔تو دیتے | کُلَّ۔ہر | نَفْسٍ۔جان کو |
| ھُدٰىھَا۔اس کی ہدایت | | وَ۔اور | لٰکِنْ۔لیکن |
| حَقَّ۔حق ہوئی | الْقَوْلُ۔بات | مِنِّیْ۔مجھ سے کہ | لَاَمْلَئَنَّ۔ضرور بھروں گا میں |
| جَھَنَّمَ۔دوزخ | مِنَ الْجِنَّۃِ۔جنوں | وَ۔اور | النَّاسِ۔آدمیوں سے |
| اَجْمَعِیْنَ۔سب سے | فَذُوْقُوْا۔تو چکھو | بِمَا۔بدلہ اس کا جو | نَسِیْتُمْ۔بھولے تم |
| لِقَآءَ۔ملاقات | یَوْمِکُمْ۔اپنے دن | ھٰذَا۔اس کی | اِنَّا۔بے شک ہم |
| نَسِیْنٰکُمْ۔بھلا دیں گے تم کو | وَ۔اور | ذُوْقُوْا۔چکھو | عَذَابَ۔عذاب |
| الْخُلْدِ۔ہمیشہ کا | بِمَا۔بدلہ اس کا جو | کُنْتُمْ۔تھے تم | تَعْمَلُوْنَ۔عمل کرتے |
| اِنَّمَا۔اس کے سوا نہیں | یُؤْمِنُ۔ایمان لاتے ہیں | بِاٰیٰتِنَا۔ہماری آیتوں پر | الَّذِیْنَ۔وہ کہ |
| اِذَا۔جب | ذُکِّرُوْا۔نصیحت کئے جائیں | بِھَا۔ان کے ساتھ | خَرُّوْا۔تو گر پڑیں |
| سُجَّدًا۔سجدے میں | وَّ۔اور | سَبَّحُوْا۔تسبیح کہتے ہیں | بِحَمْدِ۔ساتھ حمد |
| رَبِّہِمْ۔اپنے رب کے | وَ۔اور | ھُمْ۔وہ | لَا۔نہیں |
| یَسْتَکْبِرُوْنَ۔تکبر کرتے | تَتَجَافٰی۔الگ رہتے ہیں | جُنُوْبُھُمْ۔ان کو پہلو | عَنِ الْمَضَاجِعِ۔بستروں |
| سے | یَدْعُوْنَ۔پکارتے ہیں | رَبَّھُمْ۔اپنے رب کو | خَوْفًا۔خوف |
| وَّ۔اور | طَمَعًا۔امید سے | وَّ۔اور | مِمَّا۔اس سے جو |
| رَزَقْنٰھُمْ۔ہم نے ان کو دیا ہے | | یُنْفِقُوْنَ۔وہ خرچ کرتے ہیں | فَلَا۔تو نہیں |
| تَعْلَمُ۔جانتا | نَفْسٌ۔کوئی آدمی | مَّآ۔جو | اُخْفِیَ۔چھپائی گئی ہے |
| لَھُمْ۔ان کے لئے | مِّنْ قُرَّۃِ۔ٹھنڈک | اَعْیُنٍ۔آنکھوں کی | جَزَآءً۔بدلہ |
| بِمَا۔اس کا جو | کَانُوْا۔تھے | یَعْمَلُوْنَ۔عمل کرتے | اَفَمَنْ۔تو کیا جو |
| کَانَ۔ہو | مُؤْمِنًا۔مومن | کَمَنْ۔وہ اس جیسا ہے جو | کَانَ۔ہو |
| فَاسِقًا۔فاسق | لَا۔نہیں ہیں | یَسْتَوٗنَ۔برابر | اَمَّا۔پھر وہ |
| الَّذِیْنَ۔جو | اٰمَنُوْا۔ایمان لائے | وَ۔اور | عَمِلُوا۔عمل کئے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| الصّٰلِحٰتِ۔اچھے | فَلَهُمْ۔تو ان کے لئے | جَنّٰتُ۔جنت میں | الْمَاْوٰی۔رہنے کے |
| نُزُلًا۔مہمانی ہے | بِمَا۔اس کی جو | كَانُوْا۔تھے وہ | يَعْمَلُوْنَ۔عمل کرتے |
| وَ۔اور | اَمَّا۔رہے | الَّذِيْنَ۔وہ جو | فَسَقُوْا۔فاسق ہیں |
| فَمَاْوٰىهُمُ۔تو ان کی جگہ | النَّارُ۔آگ ہے | كُلَّمَآ۔جب بھی | اَرَادُوْٓا۔ارادہ کریں گے |
| اَنْ۔یہ کہ | يَّخْرُجُوْا۔نکل جائیں | مِنْهَآ۔اس سے | اُعِيْدُوْا۔لوٹائے جائیں گے |
| فِيْهَا۔اس میں | وَ۔اور | قِيْلَ۔کہا جائے گا | لَهُمْ۔ان کو |
| ذُوْقُوْا۔چکھو | عَذَابَ۔عذاب | النَّارِ۔آگ کا | الَّذِيْ۔وہ جس کو |
| كُنْتُمْ۔تھے تم | بِهٖ۔اس کو | تُكَذِّبُوْنَ۔جھٹلاتے | وَ۔اور |
| لَنُذِيْقَنَّهُمْ۔ضرور چکھائیں گے ہم ان کو | | مِّنَ الْعَذَابِ۔عذاب | الْاَدْنٰى۔ہلکا |
| دُوْنَ۔پہلے | الْعَذَابِ۔عذاب | الْاَكْبَرِ۔بڑے سے | لَعَلَّهُمْ۔تاکہ وہ |
| يَرْجِعُوْنَ۔لوٹ آئیں | وَ۔اور | مَنْ۔کون | اَظْلَمُ۔زیادہ ظالم ہے |
| مِمَّنْ۔اس سے جو | ذُكِّرَ۔نصیحت دیا گیا | بِاٰيٰتِ۔ساتھ آیات | رَبِّهٖ۔اپنے رب کے |
| ثُمَّ۔پھر | اَعْرَضَ۔منہ پھیرا | عَنْهَا۔اس سے | اِنَّا۔بے شک ہم |
| مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ۔مجرموں سے | | مُنْتَقِمُوْنَ۔بدلہ لینے والے ہیں | |

## خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع۔سورۃ سجدہ۔پ ۲۱

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ۔اگر آپ دیکھیں جب مجرم (یعنی کفار و مشرکین)

نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔اپنے رب کے حضور سر نیچے کئے ہوں گے۔

نکس۔کا معنی آلوسی لکھتے ہیں: مُطْرِقُوْهَا مِنَ الْحَيَاۤءِ وَالْخِزْيِ۔اپنے افعال و کردار سے شرمندہ و نادم ہو کر عرض کرتے ہوں گے:

رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

اے ہمارے رب! ہم نے دیکھا اور سنا ہمیں پھر بھیج کہ نیک عمل کریں ہمیں یقین آ گیا۔

یعنی جن باتوں سے ہم انکار کرتے تھے اور مرنے کے بعد اٹھنے کو غلط جانتے تھے آج ہم نے دیکھ لیا کہ تیرے تمام وعید حق ہیں ہم اپنی جہالت سے دنیا میں منکر تھے اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے تھے۔اور وہ جو کہتے تھے اسے غلط سمجھتے تھے تو اب چونکہ ہم ایمان لے آئے ہیں تو اب ہمیں دنیا میں بھیج تاکہ تیرے رسولوں کی تعلیم کے مطابق ہم نیک عمل کریں۔لیکن اس وقت کا ایمان لانا اور اعتراف صداقت کرنا انہیں کچھ کام نہ دے گا۔آگے ارشاد ہے:

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾

اور اگر ہم چاہتے تو ہر جان کو ہدایت عطا فرماتے لیکن میرا فیصلہ ہو چکا ہے کہ ضرور میں جہنم بھر دوں گا جنوں اور آدمیوں سے سب سے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

یعنی اگر ہماری مشیت ہوتی تو ہم ایسا لطف و کرم فرماتے کہ سب ہدایت قبول کر لیتے لیکن ہم نے جبلی کافروں پر وہ لطف نہ فرمایا اور ہمارا فیصلہ ان کے حق میں یہی ہو چکا کہ ہم ان سے جہنم پر کریں خواہ جنوں سے ہوں یا انسانوں سے۔

پھر جب وہ جہنم میں پہنچ کر عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے تو انہیں خازنین جہنم کہیں گے:

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾

اب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اس دن کو اپنی حاضری بھولے ہوئے تھے (اور دنیا میں تمہارا یقین تھا کہ یہی سب کچھ ہے مرنے کے بعد کچھ نہیں) لہٰذا ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا تو اب عذاب کے مزے لیتے رہو جو ہمیشہ تم پر رہے گا بدلہ تمہاری کرنی کا۔

اور تمہاری پکار پر التفات نہ ہوگا۔

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿١٥﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿١٦﴾

ایمان تو ہماری آیتوں پر وہی لاتے ہیں کہ جب وہ انہیں یاد دلائی جائیں سجدہ میں گر جاتے ہیں (اور خشوع و خضوع سے نعمت اسلام پر شکر گزار ہوتے ہیں) اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے اور ان کی کروٹیں خواب گاہوں سے جدا رہتی ہیں (یعنی پچھلی رات استراحت کو چھوڑ کر اللہ کی یاد کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں اور تہجد میں) اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے (یعنی عذاب سے خائف رحمت کے امیدوار رہتے ہیں) اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات بھی کرتے ہیں۔

## اس آیہ کریمہ کا شانِ نزول

بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یہ ہے کہ یہ آیت انصاریوں کے حق میں نازل ہوئی اور میں بھی انہیں میں سے ہوں۔ ہمارا یہ طریقہ تھا کہ مغرب کے بعد ہم لوگ گھر نہ آتے تھے جب تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں عشا کی نماز ادا نہ کر لیتے۔

ایک روایت میں ہے کہ اس آیت کریمہ میں تہجد گزاروں کی فضیلت بیان ہوئی۔

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ تہجد ایک ایسی مقبول عبادت ہے کہ اس میں بندے کا اور رب تعالیٰ کا خاص تعلق ہوتا ہے اسی وجہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔ سلامت روی پھیلاؤ، کھانے کھلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور رات میں عبادت کرو جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔

اس پچھلی شب کی دعا شبی پر کسی عارف باللہ نے خوب فرمایا:

دلا بسوز کہ سوز تو کارہا بکند — دعاء نیم شبی دفع صد بلا بہ کند

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾

تو کوئی جان نہیں جانتی جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے مخفی رکھی گئی ہے بدلہ ان کے اعمال صالحہ کا۔

یعنی عبادت کے صلہ میں جو راحتیں نعمتیں بخششیں مومنوں پر ہوں گی جن سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی اور کلیجے سکھ میں ہوں

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA-ACADEMY

گے اسے دنیا کی کسی شے سے نظیر نہیں دی جا سکتی ہے وہاں کی نعمتوں کی صفت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لفظوں میں فرمائی: مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ۔

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۚ لَا يَسْتَوُونَ ﴿١٨﴾

تو کیا جو ایمان لایا ہے وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جو بے حکم ہے یہ برابر نہیں۔

آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ

حضرت اسد اللہ شیر خدا رضی اللہ عنہ سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کسی بات میں جھگڑ پڑا باتیں بڑھ گئیں ولید بگڑ کر کہنے لگا کہ صاحبزادے خاموش رہو تم ابھی بچے ہو میں تم سے بڑھ کر جوان، کوڑے مارنے میں طاقتور، زبان آور ہوں میری سنان زبان تم سے تیز تر ہے اور میں تم سے زیادہ بہادر ہوں، میرا جثہ تم سے طاقتور ہے۔

حضرت شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم خاموش رہو کہ تم فاسق ہو۔ مومن اور فاسق مساوی نہیں ہو سکتے۔ گویا آپ نے فرمایا جن باتوں پر تو نازاں ہے انسان کے لئے وہ قابل مدح نہیں انسان کا شرف ایمان وتقویٰ میں ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت شیر خدا کی تائید میں یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی۔

أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾

جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے بسنے والے باغ ہیں ان کے اعمال کے صلہ میں مہمان داری ہوگی۔

یعنی مومنین صالحین کی جنت الماوی میں مہمان داری ہوگی۔

وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا
عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾

رہے وہ جو کافر و فاسق ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب بھی وہ اس میں سے نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے فرمایا جائے گا چکھو اس آگ کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے اور ہم ضرور ان کو چکھائیں گے کچھ نزدیک کا عذاب اس بڑے عذاب سے پہلے جسے دیکھنے والا امید کرے کہ شاید ابھی واپس کر دیئے جائیں گے۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی پھر اس نے ان سے انحراف کیا بے شک ہم مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں۔

فاسق سے مراد نافرمان کافر ہیں۔

اور قریب کے عذاب سے دنیا کا عذاب مراد ہے یعنی وہ قتل بھی کئے جائیں گے اور گرفتار بھی ہوں گے۔ قحط و امراض وغیرہ میں مبتلا کئے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے قبل قریش امراض و مصائب اور قحط میں مبتلا ہوئے اور بعد ہجرت مقتول و گرفتار ہوئے پھر سات برس قحط کی ایسی مصیبت میں مبتلا رہے کہ ہڈیاں اور مردار کتے تک کھا گئے۔

اور عذاب اکبر سے مراد عذاب آخرت ہے۔

اور ظالم وہ لوگ ہیں جنہوں نے آیات الٰہی پر غور نہ کیا اور ان سے فائدہ نہ اٹھایا انہیں ضرور سزا دی جائے گی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOMIL ISLAMIA ACADEMY

## مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع - سورۃ سجدہ - پ ۲۱

وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط

اور اگر آپ دیکھیں جبکہ مجرمین منکرین اپنے رب کے حضور گردن جھکائے ہوئے ہوں گے۔

یہ مجرمین وہی مشرکین ہوں گے جو دنیا میں کہتے تھے: ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ یا جنس مجرمین مراد ہیں۔

نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ۔ کے معنی مُطْرِقُوْهَا مِنَ الْحَيَاءِ وَالْخِزْيِ ہیں۔ یعنی شرم وخجالت سے ان کی گردنیں جھکی ہوں گی۔

عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جبکہ حساب لیا جائے گا اور ان پر ان کے اعمال کی قباحتیں ظاہر ہو جائیں گی جنہیں وہ دنیا میں اچھا سمجھتے تھے تو بارگاہ حق میں عرض کریں گے۔

رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سنا یعنی اب ہم دیکھنے سننے والے ہو گئے اس سے قبل ہم فی الواقع اندھے بہرے تھے کسی شے کا ہمیں ادراک ہی نہ تھا لہٰذا

فَارْجِعْنَا فِی الدُّنْیَا۔ ہم کو اب دنیا میں بھیج دیجئے کہ نیک عمل کریں اس لئے کہ

اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾۔ اب ہمیں یقین آ گیا۔ اس پر ارشاد ہوا:

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳﴾

اگر ہم چاہتے تو ہر جان کو اس کی ہدایت پر ہی مبعوث فرماتے لیکن ہماری طرف سے فیصلہ حتمی ہو چکا ہے کہ ضرور ہم جہنم کو جنوں اور انسانوں سے سب سے پر کریں گے۔

گویا آیہ کریمہ کی یہ عبارت ہوئی: وَلَوْ شِئْنَا اِیْتَاءَ كُلِّ نَفْسٍ هُدَاهَا لَاٰتَیْنَاهَا اِیَّاهُ لٰكِنْ تَحَقَّقَ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ فَبِمُوْجِبِ ذٰلِكَ الْقَوْلِ لَمْ نَشَأْ اِعْطَاءَ الْهُدٰى عَلَى الْعُمُوْمِ بَلْ مَنَعْنَاهُ مِنْ اِتِّبَاعِ اِبْلِیْسَ الَّذِیْنَ اَنْتُمْ مِنْ جُمْلَتِهِمْ حِیْنَ صَرَفْتُمْ اِخْتِیَارَكُمْ اِلَى الْبَغْیِ بِاِغْوَائِهٖ وَ مَشِیَّتُنَا لِاَفْعَالِ الْعِبَادِ مَنُوْطَةٌ بِاِخْتِیَارِهِمْ اِیَّاهَا فَلَمَّا لَمْ تَخْتَارُوا الْهُدٰى وَاخْتَرْتُمُ الضَّلَالَ لَمْ نَشَأْ اِعْطَاءَهٗ لَكُمْ۔

یعنی اگر ہم چاہتے ہر جان کو ہدایت فرمانا تو ضرور اسے ہدایت بخشتے لیکن ہمارا فیصلہ قطعی ہو چکا تھا کہ ضرور ہم جہنم کو بھی مملو فرمائیں گے تو بموجب اس فیصلہ کے ہم نے ہدایت سب کو عطا نہیں کی بلکہ اتباع ابلیس سے منع فرمایا پھر ان میں سے جو اپنے خیال واختیار سے گمراہی کی طرف گیا وہ گمراہ ہوا یہ گمراہی ان کی اپنے اختیار کے ماتحت ہوئی اور ضلالت ان کے حصہ میں آئی انہیں ہم نے ہدایت نہیں دی لہٰذا

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ج اِنَّا نَسِیْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

اب چکھو اس کا بدلہ جو تم نے بھلایا آج کے دن کا ملنا ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا اور چکھو مزہ عذاب دوامی کا بدلہ اس کا جو کچھ تم کرتے رہے دنیا میں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یہ بطریق تہدید و توبیخ ارشاد ہے کہ اب شرمندگی سے نکس رءوس کرنا سر جھکانا خجالت وانفعال کا مظاہرہ کرنا بیکار ہے جبکہ تم اول ہمارے ملنے کے خلاف تھے تو آج تمہارا تسلیم کرنا بے کار ہے آج ہم نے تمہیں بھلا دیا اور ترک فرما دیا تمہیں عذاب میں جو دوامی ہے تو اب عذاب چکھتے رہو جیسے دنیا میں تم انکار لقاء پر قائم تھے۔

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

ہماری آیتوں پر تو وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں نصیحت کی جائے تو سجدہ کرتے گر جاتے ہیں اور تسبیح وتہلیل کے ساتھ تنزیہ الٰہی بیان کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔

آیۂ کریمہ میں گویا مشرکین ومجرمین کو فرمایا ہے: اِنَّكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا الدَّالَّةِ عَلٰى شُئُوْنِنَا وَلَا تَعْمَلُوْنَ بِمُوْجِبِهَا عَمَلًا صَالِحًا وَلَوْ اَرْجَعْنَاكُمْ اِلَى الدُّنْيَا۔

تم کبھی ایمان لانے والے نہیں ہماری ان آیتوں پر جو ہمارے شیون قدرت پر دلالت کرتی ہیں اور تم کبھی ان کے موجبات پر عمل نہیں کروگے اگرچہ تمہیں دنیا میں لوٹا یا جائے۔

اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لانے والے ہیں وہ وہ ہیں کہ جب انہیں تذکیر ونصیحت اور وعظ کیا جائے تو سَقَطُوْا سَاجِدِيْنَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَ خُشُوْعًا وَ خَوْفًا مِّنْ عَذَابِهٖ عَزَّوَجَلَّ۔ گر جاتے ہیں وہ سجدہ کرتے ہوئے اللہ کے حضور متواضع اور خشوع وخوف عذاب الٰہی سے۔

ابوحیان کہتے ہیں: هٰذِهِ السَّجْدَةُ مِنْ عَزَائِمِ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ۔ یہ سجدہ کی آیت قرآن کریم کے تمام آیات سے زیادہ اہم ہے۔

اور ابن جریج اور مجاہد کہتے ہیں: اِنَّ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ بِسَبَبِ قَوْمٍ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ كَانُوْا اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ۔ یہ آیت کریمہ منافقین کے متعلق نازل ہوئی تو وہ لوگ ایسا کرتے کہ جب جماعت کھڑی ہوتی تو مسجد سے باہر نکل جایا کرتے اور اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ یہ آیت کریمہ مدنیہ ہے۔ اور وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ کے یہ معنی ہیں کہ وَ نَزَّهُوْهُ تَعَالٰى عِنْدَ ذٰلِكَ عَنْ كُلِّ مَا لَا يَلِيْقُ بِهٖ سُبْحٰنَهٗ۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی تنزیہ کرتے ہیں ہر اس صفت سے جو اس کے لائق نہیں ہے۔ اور ایمان واطاعت سے تکبر نہیں کرتے اس لئے کہ جو متکبر ہوتا ہے وہ آیات الٰہی ایسے سنتا ہے گویا سنی ہی نہیں۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

ان کے پہلو خوابگاہوں سے الگ رہتے ہیں وہ پکارتے ہیں اپنے رب کو خوف اور امید سے اور ہمارے دیئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں۔

یہاں سے جملہ مستانفہ شروع فرمایا گیا تاکہ بقیہ محاسن مومنین کا بھی بیان ہو جائے۔

تجافی۔ عربی میں بُعد کے معنی میں مستعمل ہے چونکہ یہاں پہلوئے مومنین کی خوابگاہوں سے دوری بتانا مقصود ہے اس لئے تَتَجَافٰى فرمایا گیا۔

اور جنوب۔ جنب کی جمع ہے۔ راغب مفردات میں کہتے ہیں: اَصْلُ الْجَنْبِ الْجَارِحَةُ ثُمَّ يُسْتَعَارُ فِي النَّاحِيَةِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَلَّتِیْ تَلِیْهَا۔ جنب کے اصلی معنی جارحہ کے ہیں پھر استعارۃً اسے ایک طرف کے معنی میں لے لیا جو قریب کی سمت ہو۔

اور مضاجع۔ جمع ہے مضجع کی اور مضجع اَمَاکِنُ الْاِتِّکَاءِ۔ یعنی تکیہ لینے کی جگہ کو کہتے ہیں جو سونے کے وقت لی جائے تو خلاصہ معنی یہ ہوئے: تَنَحّٰی وَ تَرْفَعُ جُنُوْبُهُمْ عَنْ مَوَاضِعِ النَّوْمِ وَ هٰذَا كِنَايَةٌ عَنْ تَرْكِهِمُ النَّوْمَ۔ اپنے پہلو ہٹا لیتے ہیں نیند کے مقام سے اور یہ کنایہ ترک نوم سے ہے چنانچہ عبداللہ بن رواحہ نے حضور کی نعت میں کہا:

نَبِیٌّ تَجَافٰی جَنْبُهٗ عَنْ فِرَاشِهٖ اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِيْنَ الْمَضَاجِعُ

وہ نبی ہے جس کے پہلو بستر سے اس وقت بھی الگ رہتے ہیں جب کہ مشرکین کے بستر بھی بوجھل ہو جاتے ہیں۔

اور مشہور اس کے معنی یہ ہیں: اَلتَّجَافِیْ اَلْقِيَامُ لِصَلٰوةِ النَّوَافِلِ بِاللَّيْلِ وَ هُوَ قَوْلُ حَسَنٍ وَ مُجَاهِدٍ وَ مَالِكٍ وَ الْاَوْزَاعِیِّ۔ حسن، مجاہد اور مالک اور اوزاعی کہتے ہیں تجافی سے مراد نوافل باللیل کے لئے قیام کرنا ہے۔

اور احادیث صحیحہ سے بھی اسی کی تائید ملتی ہے۔

احمد اور ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ اور محمد بن نصر اپنی کتاب الصلوٰۃ میں اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور امام حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيْرُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَ تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ۔

ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ۔

فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک سفر میں تھا تو ایک دن صبح کے قریب ہم سفر کر رہے تھے تو میں نے عرض کی حضور! صلی اللہ علیک وسلم کوئی ایسا عمل فرمائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور رکھے۔

تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا معاذ! تم نے بڑا بھاری سوال کیا اور وہ اس پر آسان ہے جس پر اللہ آسان فرما دے۔

اللہ کی عبادت ایسی کر کہ اس میں کسی غیر کو ذرہ بھر شریک نہ کرے۔

اور نماز قائم رکھ۔

اور زکوٰۃ دیتا رہ۔

اور رمضان کے روزے رکھ۔

اور حج بیت اللہ کر۔

پھر فرمایا معاذ تجھے ابواب خیر کی راہ نمائی کیوں نہ کروں یاد رکھ۔

روزہ ڈھال ہے جہنم سے۔

اور صدقہ خطاؤں کی شدت اور حرارت سرد کر دیتا ہے۔

اور مومن کا شب کے درمیان نفل ادا کرنا سب سے بڑی عبادت ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL-ISLAMIA ACADEMY

پھر آپ نے آیت کریمہ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ آخر تک تلاوت فرمائی۔

اور ابو درداء فرماتے ہیں اور قتادہ وضحاک یہ کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ مومن عشا اور فجر کی نماز ادا کرے اور جماعت سے پڑھے۔

اور حسن وعطا سے مروی ہے کہ اَنْ لَّا یَنَامَ الرَّجُلُ حَتّٰی یُصَلِّیَ الْعِشَآءَ آدمی عشا پڑھنے سے قبل نہ سوئے تو تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ کی تعریف میں داخل ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آیہ کریمہ انصار کی تعریف میں نازل ہوئی چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نَزَلَتْ فِیْنَا مَعَاشِرَ الْاَنْصَارِ کُنَّا نُصَلِّی الْمَغْرِبَ فَلَا نَرْجِعُ اِلٰی رِحَالِنَا حَتّٰی نُصَلِّیَ الْعِشَاءَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ یہ آیت ہم انصار کے حق میں نازل ہوئی اس لئے کہ ہم مغرب پڑھ کر اپنی خواب گاہوں کی طرف نہ جاتے جب تک ہم عشا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہ پڑھ لیتے۔

وَالْجُمْهُوْرُ عَوَّلُوْا عَلٰی مَا هُوَ الْمَشْهُوْرُ فِیْ فَضْلِ التَّهَجُّدِ مَا لَا یُحْصٰی مِنَ الْاَخْبَارِ۔ اور جمہور اس طرف ہیں کہ اس آیت کریمہ میں تہجد کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس پر بے گنتی احادیث وارد ہیں۔

یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

پکارتے ہیں اپنے رب کو خوف عقاب سے اور امید رحمت سے اور جو ہم انہیں دیں اس سے خرچ کرتے ہیں۔

یعنی بے نیازی سے خوف کرتے ہوئے رحمت کی امید رکھتے ہوئے ہمارے دیئے ہوئے میں سے نیکی کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

تو کوئی جان نہیں جانتی جو مخفی رکھا ہے ہم نے ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بدلہ ان کے نیک عملوں کا۔

یعنی جو ان نیک بندوں کے لئے ہم نے نعمتیں مخفی رکھی ہیں اسے کوئی جان نہیں جانتی۔ البتہ ملک مقرب اور نبی مرسل اس سے واقف ہیں اس لئے کہ یہ جانوں سے بلند ہیں وہ نعمتیں وہ ہیں جن کے ظاہر ہونے پر آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بخاری ومسلم میں ہے: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ بَلْ مَا اَطْلَعْتُكُمْ عَلَیْهِ اِقْرَاُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے صالحین بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں نہ کسی کے دل میں ان کا خطرہ آیا بلکہ وہ نعمتیں وہ ہیں جن کی میں تمہیں اطلاع دیتا ہوں اور اگر چاہو تو یہ آیت کریمہ پڑھ لو: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ الخ

اس کے بعد جو آیت کریمہ ہے وہ حضرت شیر خدا اسد اللہ کرم اللہ وجہہ الکریم کے ایک واقعہ کی تائید میں ہے چنانچہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے ابن ابی حاتم اور سدی راوی ہیں: اِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ عَلِیٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُقْبَةَ وَلَمْ یَذْكُرْ مَا جَرٰی۔ یہ آیت کریمہ علی کرم اللہ وجہہ اور ولید بن عقبہ کے معاملہ میں نازل ہوئی آگے واقعہ بیان نہیں کیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور ایک روایت میں ہے:

اِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ وَ رَجُلٍ مِّنْ قُرَیْشٍ وَلَمْ یُسَمِّ۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت حضرت علی اور ایک قریشی کے معاملہ میں نازل ہوئی اس میں نام اس قریشی کا نہیں بتایا۔

اور تفسیر کشاف میں ہے کہ اس کا نزول یوں ہے:

اِنَّهٗ شَجَرَ بَیْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُقْبَةَ یَوْمَ بَدْرٍ کَلَامٌ فَقَالَ لَهُ الْوَلِیْدُ اُسْکُتْ فَاِنَّكَ صَبِیٌّ اَنَا اَشَبُّ مِنْكَ شَبَابًا وَاَجْلَدُ مِنْكَ جَلْدًا وَاَذْرَبُ مِنْكَ لِسَانًا وَاَحَدُّ مِنْكَ سَنَانًا وَاَشْجَعُ مِنْكَ جَنَانًا وَاَمْلَأُ مِنْكَ حَشْوًا فِیْ اَهْلِ بَیْتِهٖ۔

فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللهُ اُسْکُتْ فَاِنَّكَ فَاسِقٌ فَنَزَلَتْ۔

حضرت شیر خدا اور ولید کے مابین بدر والے دن جھگڑا ہوا تو ولید بولا تم خاموش رہو کہ ابھی بچے ہو اور میں تم سے بڑھ کر جوان ہوں اور کوڑے مارنے میں طاقتور ہوں اور زبان میں چرب لسان ہوں اور نیزہ میں بھی تم سے بہتر ہوں اور دل کے لحاظ سے بھی تمہارے مقابلہ میں قوی ہوں اور جماعت بھی زیادہ ہوں۔

تو حضرت شیر خدا نے فرمایا خاموش رہ کہ تو فاسق ہے تو اس کی تصدیق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۗ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾

کیا جو مومن ہے وہ مثل اس کے ہے جو فاسق ہے دونوں برابر نہیں ہیں۔

اَصْلُ الْفِسْقِ الْخُرُوْجُ۔ فسق کے معنی ہیں خروج کے فَسَقَتِ الثَّمَرَةُ اِذَا خَرَجَتْ مِنْ قِشْرِهَا۔ محاورہ میں فَسَقَتِ الثَّمَرَةُ جب بولتے ہیں جبکہ اس کا گودا گٹھلی اس کے چھلکے سے نکل آئے۔

تو اس آیت کریمہ میں واضح فرمایا کہ مومن کے اوصاف حسنہ فاسق کے احوال قبیحہ سے مساوی نہیں ہو سکتے۔

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

جو ایمان والے ہیں اور نیک عمل کرنے والے ان کے لئے جنت الماوٰی ہے اس میں وہ رہیں گے اپنے نیک کاموں کے بدلے میں۔

یہاں جنت کو ماویٰ کے ساتھ مضاف اس لئے کیا گیا کہ ماوٰی اس مکان مخصوص کا نام ہے جو جنت میں ہے جیسے جنت عدن۔

وَقِیْلَ جَنَّةُ الْمَاْوٰی لِمَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهَا تَاْوِیْ اِلَیْهَا اَرْوَاحُ الشُّهَدَآءِ۔ ابن عباس فرماتے ہیں جنت الماوٰی وہ ہے جہاں ارواح شہداء سکون لیں۔

وَرُوِیَ اَنَّهَا مِنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ۔ ایک روایت ہے کہ جنت الماویٰ عرش کی داہنی جانب ہے۔

نُزُلًا۔ اَیْ ثَوَابًا وَهُوَ فِی الْاَصْلِ مَا یُعَدُّ لِلنَّازِلِ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ۔ نزلا کے معنی مہمان داری اور ثواب کے ہیں اصل میں نزل وہ ہے جو طعام و شراب کی تیاری سے متعلق ہے یعنی اطعمہ و انعمہ لذیذہ نفیسہ نظیفہ ان کے لئے ہوں گی۔ یعنی اعلیٰ نعمتوں سے ان کی مہمان داری ہوگی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ ۔ اَیْ بِسَبَبِ الَّذِیْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَهٗ فِی الدُّنْیَا مِنَ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ۔ یعنی ان کے نیک اعمال کے سبب انہیں یہ نعمتیں عطا ہوں گی۔

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِيْدُوْا فِيْهَا

اور فاسق ان کا مسکن وماویٰ آگ میں ہے جب کبھی وہ نکلنا چاہیں گے اس سے دھکیل دیئے جائیں گے اسی آگ میں۔

يَعْنِیْ كُلَّمَا شَارَفُوا الْخُرُوْجَ مِنْهَا وَقَرُبُوْا مِنْهُ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَدُفِعُوْا اِلٰى قَعْرِهَا ۔ جب وہ نکلنے کے لئے اوپر کی طرف آئیں اور نکلنا چاہیں تو اس لئے اس میں ڈال دیئے جائیں اور جہنم کے گڑھے میں دفع کردیئے جائیں گے۔

فَقَدْ رُوِیَ اَنَّهُمْ يَضْرِبُهُمْ لَهَبُ النَّارِ فَيَرْتَفِعُوْنَ اِلٰى اَعْلَاهَا حَتّٰۤى اِذَا قَرُبُوْا مِنْ بَابِهَا وَاَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا عَنْهَا يَضْرِبُهُمُ اللَّهَبُ فَيَهْوُوْنَ اِلٰى قَعْرِهَا وَهٰكَذَا يَفْعَلُ بِهِمْ اَبَدًا ۔ روایت ہے کہ انہیں جہنم کی لپٹ اوپر کو لائے گی حتیٰ کہ جب وہ باب جہنم کے قریب آئیں گے اور نکلنے کا ارادہ کریں گے تو دوسری لپٹ انہیں جہنم کے گڑھے کی طرف لے جائے گی ایسا ہی ان کے لئے ہوتا رہے گا۔

وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾

اور انہیں کہا جائے گا کہ چکھو اب اس آگ کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے۔

یہ فرمانا بغرض توبیخ ہوگا اور اس میں استمرار کا اقتضاء بھی ہے تا کہ دوام وابدیت بھی واضح ہو۔

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ ۔

اور ہم ضرور انہیں پہلا عذاب دنیا میں دیں گے بڑے عذاب سے پہلے تا کہ وہ دنیا میں راہ پر آجائیں۔

اَلْعَذَابِ الْاَدْنٰى ۔ سے مراد عذاب اقرب ہے۔

وَ قِيْلَ اَلْاَقَلُّ وَ هُوَ عَذَابُ الدُّنْيَا وَ هُوَ اَقْرَبُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ وَاَقَلُّ مِنْهُ۔ عذاب ادنیٰ سے مراد بڑے عذاب سے کم عذاب ہے اور وہ عذاب دنیا ہے جو عذاب آخرت سے پہلے ہے اور اس سے کم ہے۔

اور اس میں مختلف اقوال ہیں چنانچہ نسائی اور ایک جماعت کے نزدیک بروایت ابن مسعود اس سے مراد تنگی اور قحط ہے۔

اور نخعی مقاتل اور طبرانی ابن مسعود سے راوی ہیں کہ اس سے مراد یوم بدر کا عذاب ہے۔

اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ عذاب قتل بالسیف اور بھوکا مرنا ہے۔

اور مسلم اور عبد اللہ بن احمد اپنی مسند میں اور ابوعوانہ اپنی صحیح میں ابی بن کعب سے راوی ہیں کہ اس سے مراد مصائب دنیا اور ردم اور بطشہ ودخان ہے۔

اور ابن المنذر، ابن جریر ابن عباس سے راوی ہیں: هُوَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَاَسْقَامُهَا وَ بَلَايَاهَا۔

اور ابن مردویہ ابی ادریس خولانی سے راوی ہیں: قَالَ سَاَلْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ قَوْلِ وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ فَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ هِیَ الْمَصَائِبُ وَ الْاَسْقَامُ وَالْاَضْرَارُ عَذَابٌ لِلْمُسْرِفِ فِی الدُّنْيَا دُوْنَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا هِیَ لَنَا قَالَ زَكَاةٌ وَّ طُهُوْرٌ۔

عبادۃ بن صامت فرماتے ہیں کہ میں نے وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ کی آیت کریمہ کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سوال کیا تو فرمایا وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مصائب دنیا اور امراض و تکالیف ہیں اس کے لئے جو معاصی میں حد سے زیادہ ہو گیا ہو۔ اسے دنیا میں عذاب آخرت سے پہلے عذاب ہوگا۔

میں نے عرض کی حضور! صلی اللہ علیک وسلم ہمارے اس سے بچے رہنے کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا زکوٰۃ اور طہارت۔

اور اکبر سے مراد عذاب یوم قیامت ہے جہنم میں۔

بعض کے نزدیک اخروی عذاب سے قبل خروج دجال، خروج دابۃ الارض، خروج مہدی وغیرہ ہے۔

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ ۔ کے یہ معنی ہیں: اَیْ لَعَلَّ مَنْ بَقِیَ مِنْهُمْ يَتُوْبُ قَالَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔ شاید وہ دین کی طرف لوٹ آئیں جو اس عذاب سے بچیں کما قال ابن مسعود۔

اور زمخشری کہتے ہیں: لَعَلَّهُمْ يُرِيْدُوْنَ الرُّجُوْعَ وَيَطْلُبُوْنَهُ۔ شاید وہ واپس آنا چاہیں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کر لیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جسے نصیحت کی جائے ہماری آیتوں سے پھر وہ اس سے انحراف کرے ہم مجرمین سے انتقام لیں گے۔

ظاہر ہے کہ آیات الٰہی سن کر بھی جو اپنی گمراہی پر اڑا رہے وہ اظلم ترین خلائق ہے اس کے لئے وعید شدید ہے کہ اس پر عذاب شدید ہوگا۔

## بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع - سورۃ سجدہ - پ ۲۱

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تو تم اس سے ملنے میں شک نہ کرو اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا اور ہم نے ان میں سے کچھ امام بنائے کہ ہدایت کریں ہمارے حکم سے جبکہ انہوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیتوں پر پورا یقین رکھتے ہیں

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾

بے شک تمہارا رب فیصلہ کرے گا ان میں قیامت کے دن جس بات میں وہ اختلاف کرتے تھے

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور کیا انہیں ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے کتنی ہی بستیاں ہلاک کر دیں ان سے پہلے کہ آج ان کے گھروں میں چل پھر رہے ہیں بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں تو کیا سنتے نہیں

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ

اور کیا نہیں دیکھتے کہ ہم پانی بھیجتے ہیں خشک زمین کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَ اَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ 16

طرف تو نکالتے ہیں اس سے کھیتی کہ اس میں سے ان کے چوپائے کھائیں اور وہ خود بھی تو کیا انہیں نظر نہیں آتا

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾

اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾

فرما دیجئے فیصلہ کا دن وہ ہے کہ کافروں کو اس دن ایمان نفع نہ دے گا اور انہیں مہلت نہ ملے گی

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

تو ان سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو بے شک انہیں بھی انتظار کرنا ہے

## حل لغات تیسرا رکوع-سورۃ سجدہ-پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ-اور | لَقَدْ-بے شک | اٰتَیْنَا-دی ہم نے | مُوْسٰی-موسیٰ کو |
| الْکِتٰبَ-کتاب | فَلَا-تو نہ | تَکُنْ-ہو تو | فِیْ-بیچ |
| مِرْیَۃٍ-شک کے | مِّنْ لِّقَآئِہٖ-اس کی ملاقات سے | | وَ-اور |
| جَعَلْنٰہُ-بنایا ہم نے اس کتاب کو | | ھُدًی-ہدایت | لِّبَنِیْٓ-واسطے اولاد |
| اِسْرَآءِیْلَ-یعقوب کے | وَ-اور | جَعَلْنَا-بنائے ہم نے | مِنْھُمْ-ان میں سے |
| اَئِمَّۃً-امام جو | یَّھْدُوْنَ-ہدایت دیتے | بِاَمْرِنَا-ہمارے حکم سے | لَمَّا-جب |
| صَبَرُوْا-صبر کیا | وَ-اور | کَانُوْا-تھے | بِاٰیٰتِنَا-ہماری آیتوں کا |
| یُوْقِنُوْنَ-یقین کرتے | اِنَّ-بے شک | رَبَّکَ-تیرا رب | ھُوَ-وہ |
| یَفْصِلُ-فیصلہ کرے گا | بَیْنَھُمْ-ان میں | یَوْمَ-دن | الْقِیٰمَۃِ-قیامت کے |
| فِیْمَا-جس میں | کَانُوْا-وہ تھے | فِیْہِ-اس میں | یَخْتَلِفُوْنَ-اختلاف کرتے |
| اَوَ-کیا | لَمْ-نہ | یَھْدِ-ہدایت ہوئی | لَھُمْ-ان کو |
| کَمْ-کتنے | اَھْلَکْنَا-ہلاک کئے ہم نے | مِنْ قَبْلِھِمْ-ان سے پہلے | مِّنَ الْقُرُوْنِ-کئی زمانے |
| یَمْشُوْنَ-کہ چلتے ہیں | فِیْ-بیچ | مَسٰکِنِھِمْ-ان کے گھروں کے | اِنَّ-بے شک |
| فِیْ-بیچ | ذٰلِکَ-اس کے | لَاٰیٰتٍ-نشانیاں ہیں | اَفَلَا-تو کیا نہیں |
| یَسْمَعُوْنَ-سنتے | اَوَ-کیا | لَمْ-نہ | یَرَوْا-دیکھا انہوں نے |
| اَنَّا-کہ ہم | نَسُوْقُ-چلاتے ہیں | الْمَآءَ-پانی کو | اِلَی-طرف |
| الْاَرْضِ-زمین | الْجُرُزِ-خشک کی | فَنُخْرِجُ-تو نکالتے ہیں ہم | بِہٖ-اس سے |
| زَرْعًا-کھیتی کہ | تَاْکُلُ-کھاتے ہیں | مِنْہُ-اس سے | اَنْعَامُھُمْ-ان کے مویشی |
| وَ-اور | اَنْفُسُھُمْ-وہ خود بھی | اَفَلَا-تو کیا نہیں | یُبْصِرُوْنَ-وہ دیکھتے |
| وَ-اور | یَقُوْلُوْنَ-کہتے ہیں | مَتٰی-کب ہے | ھٰذَا-یہ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَلْفَتْحُ۔فیصلہ | اِنْ۔اگر | كُنْتُمْ۔ہوتم | صٰدِقِيْنَ۔سچے |
| قُلْ۔فرمادیں | يَوْمَ۔دن | الْفَتْحِ۔فیصلے کا وہ ہے کہ | لَا۔نہ |
| يَنْفَعُ۔نفع دے گا | الَّذِيْنَ۔ان کو جو | كَفَرُوْٓا۔کافر ہیں | اِيْمَانُهُمْ۔ان کا ایمان |
| وَ۔اور | لَا۔نہ | هُمْ۔وہ | يُنْظَرُوْنَ۔مہلت دیئے جائیں |
| فَاَعْرِضْ۔تو منہ پھیر | عَنْهُمْ۔ان سے | وَ۔اور | انْتَظِرْ۔انتظار کر |
| اِنَّهُمْ۔بے شک وہ بھی | مُّنْتَظِرُوْنَ۔انتظار میں ہیں | | |

## خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع۔سورۃ سجدہ۔پ ۲۱

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ۔اور بے شک دی ہم نے موسیٰ کو کتاب (یعنی تورات)

فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ۔تو نہ ہو تو شک میں اس کے ملنے سے۔

یعنی اس میں شک نہ کر کہ موسیٰ کو تورات ملی یا نہ ملی۔دوسرے معنی یہ ہو سکتے کہ تمہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ملنے اور ان سے ملاقات ہونے میں شک نہ کرنا چاہیے جیسا کہ شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جس کا تذکرہ احادیث میں آتا ہے۔

وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝۲۳ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ۝۲۴

اور ہم نے اسے (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یا تورات کو) بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا اور کیے ہم نے ان میں سے (یعنی بنی اسرائیل میں سے کچھ) امام کہ ہمارے حکم سے ہدایت کریں (اور لوگوں کو خدا کی فرمانبرداری واطاعت اور اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت کا اتباع تورات کے احکام کی تعمیل کرائیں اور یہ امام انبیاء بنی اسرائیل تھے یا انبیاء بنی اسرائیل کے متبع تھے۔

اور لَمَّا صَبَرُوْا جبکہ انہوں نے صبر کیا۔

ان مصائب پر جو انہیں دین پر چلنے پر دشمنوں سے پہنچے۔اس آیت کریمہ سے یہ بھی مستفاد ہوا کہ طاعت حق پر صبر کرنے کا ثمرہ امامت اور پیشوائی ہے۔

وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ۝۲۴۔اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے ہیں۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۲۵

بے شک تمہارا رب ان میں فیصلہ کرے گا بروز قیامت جس بات میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

یعنی امور دین میں سے حق و باطل کی جماعتیں علیحدہ علیحدہ ممتاز فرمادے گا۔یا جو منکر ہیں ان پر واضح کر دے گا جن کے وہ منکر تھے (وہی حق پر تھے اور یہ باطل پر تھے)

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ۝۲۶

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اور کیا انہیں اس پر ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی بستیاں ہلاک کر دیں کہ آج یہ ان کے گھروں میں چل پھر رہے ہیں بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں تو کیا وہ سنتے نہیں ہیں۔ 16/16

یعنی کیا اہل مکہ کو اس سے ہدایت نہیں ہوئی کہ ان سے پہلے قوم عاد، قوم ثمود، قوم لوط اور کتنی سنگتیں ہم نے ان کی گمراہی سرکشی کی وجہ میں ہلاک کر دیں کہ آج یہ اہل مکہ جب تجارت کے سلسلہ میں ملک شام کو سفر کرتے ہیں تو ان ہلاک شدہ اقوام کے منازل و بلاد پر سے گزرتے ہیں اور ان کے کھنڈر اور محلوں کے آثار کو ان پر مرثیہ خواں پاتے ہیں یہ ایسی چیزیں ہیں جن میں نشانیاں ہیں مگر یہ سن کر عبرت حاصل نہیں کرتے اور پند پزیر نہیں ہوتے۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ ۝۲۷

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم پانی چلاتے ہیں ارض جرز یعنی خشک زمین میں تو ہم اس سے کھیتی نکالتے ہیں کہ اس میں سے ان کے چوپائے اور وہ خود بھی کھاتے ہیں تو کیا انہیں کچھ سوجھتا نہیں ہے۔

یعنی وہ زمین جسے بنجر کہتے ہیں عربی میں اسے ارض جرز بولتے ہیں جس پر سبزہ کا نام و نشان بھی نہ ہو اس پر جب رحمت الٰہی سے پانی چلنے لگتا ہے تو اس میں سبزہ، کھیتی اگتی ہے جس سے ان کے جانوروں کو بھوسہ چارہ میسر آتا ہے اور لوگوں کے لئے اس سے گندم، جو، چنا مل جاتا ہے اس پر بھی وہ ایسے اندھے ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت کا اعتراف نہیں کرتے اور نہیں سمجھتے کہ وہ قادر برحق جو خشک زمین سے سبزہ نکالنے پر قادر ہے ایسے ہی مردوں کو زندہ کر دینا اس کی قدرت سے بعید نہیں۔ لیکن بجائے اعتراف کے معترضانہ طور پر کہتے ہیں۔

وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۲۸ ۔ اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو

چونکہ مسلمانوں کی طرف سے یہ جواب مشرکین کو ملتا تھا کہ اللہ تعالیٰ عنقریب ہم میں اور تم میں فیصلہ کرے گا اور مطیع و سرکش کا امتیاز ہوگا۔

یعنی بروز قیامت جب ہم پر رحمت و بخشش ہوگی اور تم پر عذاب جہنم تو تمہیں واضح ہو جائے گا کہ کون باطل پر تھا اور کون حق پر۔ تو کفار بطور استہزاء و تمسخر کہتے: مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ ان کا جواب زبان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے دلایا جاتا ہے۔

قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِیْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝۲۹ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝۳۰ ع

فرما دیجئے فیصلہ کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور نہ انہیں مہلت ملے تو ان سے اعراض فرمائیں اور انتظار کیجئے بے شک انہیں بھی انتظار کرنا ہے۔

یعنی جب یوم فتح یعنی عذاب کا دن آئے گا تو اس وقت یہ لوگ توبہ و معذرت ہی نہیں کریں گے بلکہ کہیں گے: رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ۝۱۰۶ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝۱۰۷ ۔ تو اس دن کا یہ ایمان ان کے حق میں نفع نہ دے گا بلکہ جواب ملے گا: قَالَ اخْسَـُٔوْا فِیْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ۔ بات نہ کرو اور اپنے نقصان و

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خسران میں پڑے رہو۔

اور اگر یوم فتح سے مراد فتح مکہ ہے یا فتح بدر تو جب اس میں یہ قتل کر دیئے گئے تو اب یہ توبہ بے کار ہوگی اس لئے کہ توبہ تحسین حیات دنیا مفید ہے اور بعد قتل کسی کی توبہ مفید نہیں۔

تو انہیں چھوڑیئے ان کی باتوں کی طرف التفات نہ فرمائیں اور ان پر عذاب کا انتظار کیجئے اور انہیں بھی انتظار کرنا ہے۔

## مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع-سورۃ سجدہ-پ ۲۱

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآىٕهٖ

اور بے شک ہم نے عطا فرمائی موسیٰ کو کتاب تو نہ ہو تو شک میں اس کے ملنے سے۔

اس سے مراد تورات کے ملنے میں شک کرنا بھی ہے۔

اور بعض نے اس سے مراد قرآن کریم لیا۔

اور آیت کریمہ کے معنی پر آلوسی یہ کہتے ہیں: اِنَّا اٰتَیْنَا مُوْسٰی مِثْلَ مَا اٰتَیْنَاكَ مِنَ الْكِتَابِ وَ لَقِیْنَاهُ مِنَ الْوَحْیِ مِثْلَ مَا لَقِیْنَاكَ مِنَ الْوَحْیِ فَلَا تَكُنْ فِیْ شَكٍّ مِنْ اَنَّكَ لَقِیْتَ مِثْلَهٗ۔

اور بعض اس طرف گئے مثل ابن عباس اور طبرانی اور ابن مردویہ کے اِنَّهٗ قَالَ فِی الْاٰیَةِ اَیْ مِنْ لِّقَآءِ مُوْسٰی۔ موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات میں شک نہ کر۔

اور ابن ابی حاتم ابو العالیہ سے بھی اسی قول کی تائید میں ہیں بلکہ یہ بھی کہتے ہیں: فَقِیْلَ لَهٗ اَوَ لَقِیَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مُوْسٰی قَالَ نَعَمْ اَلَا تَرٰی اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَاَرَادَ بِتِلْكَ لِقَآءَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاهُ لَیْلَةَ الْمِعْرَاجِ كَمَا ذَكَرَهٗ فِی الصَّحِیْحَیْنِ۔ آپ سے پوچھا گیا کیا موسیٰ علیہ السلام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات ہوئی؟ تو ابو العالیہ نے فرمایا ہاں کیا تجھے نظر نہیں آتا فرمان الٰہی وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی مراد لقاء مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام لیل اسراء میں موسیٰ علیہ السلام سے ہے جیسا کہ صحیحین میں مذکور ہے۔

وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۲۳﴾

اور کیا ہم نے اس کتاب تورات کو ہدایت بنی اسرائیل کے لئے۔

یعنی تورات بنی اسرائیل کے لئے ہادی بنائی گئی ضلالت سے۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۣ وَكَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

اور بھیجے ان میں سے ہم نے امام کہ ہدایت کریں ہمارے حکم سے اور صبر کریں مصائب پر اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔

اس پر قتادہ کہتے ہیں کہ یہ بنی اسرائیل میں سے بعض رؤساء خیر تھے نہ کہ انبیاء کرام۔

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد وہ نبی ہیں جو بنی اسرائیل میں گزرے۔

اور بِاَمْرِنَا سے مراد وہی ہیں جو نبی نہ تھے بلکہ تبلیغ احکام تورات کرنے والے تھے جیسا کہ قرآن پاک میں بھی امت مرحومہ میں سے چنے گئے اور فرمایا: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ۔

لَمَّا صَبَرُوْا۔ اس لئے ارشاد ہوا کہ حق گوئی پر مخالفین کی طرف سے شدت و اکراہ ہوا کرتا ہے لیکن حق نوش حق نیوش افراد ان سختیوں کو برداشت کرتے ہیں اور محور ایمان سے ان کے قدم متزلزل نہیں ہوتے چنانچہ ارشاد ہے:

وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ ۔ اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے ہیں۔

اس کے بعد ارشاد ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی گئی چنانچہ ارشاد ہے:

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ ۔

بے شک تیرا رب حق و باطل والوں میں فیصلہ فرمائے گا بروز قیامت جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

یہ فیصلہ مومنین و مشرکین میں کیا جائے گا یا انبیاء کرام اور مشرکین کے مابین ہوگا۔

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾

کیا انہیں ہدایت نہ ہوئی اس سے کہ ہم نے کتنی بستیاں ان سے پہلے ہلاک کر ڈالیں کہ گزرتے ہیں ان کے مساکن و اماکن سے بے شک اس میں ہماری نشانیاں ہیں تو کیا سنتے نہیں۔

گویا یوں ارشاد ہے: اَیْ اَغْفَلُوْا وَلَمْ يَفْعَلِ الْهِدَايَةَ لَهُمْ اَوْ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَّهُمْ مَاٰلَ اَمْرِهِمْ اَوْ طَرِيْقَ الْحَقِّ كَثْرَةَ مَنْ اَهْلَكْنَا اَوْ كَثْرَةَ اِهْلَاكِ مَنْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ الْمَاضِيَةِ مِثْلَ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَ قَوْمِ لُوْطٍ۔

اَوَلَمْ۔ میں ہمزہ انکار کے لئے ہے۔ یعنی یہ غافل ہلاک اقوام ماضیہ سے بھی ہدایت نہیں لیتے اور ان پر شرک و کفر کا مآل ظاہر نہ ہوا۔ باآنکہ یہ لوگ جب شام کی طرف تجارت کو سفر کرتے ہیں تو قوم عاد و ثمود اور قوم لوط کی بستیاں ویران دیکھتے ہیں اور ان پر سے گزرتے ہیں اور ان کے مکانوں کے کھنڈرات دیکھتے ہیں بے شک ان تمام بستیوں کی ہلاکت میں زبردست نشان ہیں تو ان سے وہ نصیحت حاصل نہیں کرتے آگے دوسرا نشان قدرت بیان فرمایا:

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم پانی چلاتے ہیں ارض جرز یعنی بنجر زمین میں تو نکالتے ہیں اس پانی سے کھیتی کہ کھاتے ہیں اس سے ان کے چوپائے اور وہ خود کیا انہیں سجھائی نہیں دیتا۔

نَسُوْقُ الْمَآءَ۔ کے معنی ہیں: نَسُوْقُ السَّحَابَ بادلوں کے ذریعہ پانی چلایا جاتا ہے یا بذریعہ سیل و انہار یا چشموں سے۔

اور اَرْضٌ جُرُزٌ اَيِ الَّتِيْ جَرَزَ نَبَاتُهَا اَيْ قَطَعَ۔ وہ زمین جس سے سبزہ منقطع ہو گیا ہو کذا فی الکشاف۔

اور مجمع البیان میں ہے: اَلْاَرْضُ الْجُرُزُ الْيَابِسَةُ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا نَبَاتٌ لِاِنْقِطَاعِ الْاَمْطَارِ عَنْهَا۔ ارض جرز وہ ہے جو بوجہ بارش نہ ہونے کے خشک ہو کر بنجر ہو جائے۔

اور رجل جروز بہت کھانے والے آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

راغب مفردات میں کہتے ہیں: اَلْجُرُزُ مُنْقَطِعُ النَّبَاتِ۔ ارض جرز منقطع النبات کو کہتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

بعض اس طرف گئے ہیں مثل ابن ابی حاتم اور حسن کے: اِنَّهَا قُرًى بَيْنَ الْيَمَنِ وَالشَّامِ۔ یہ ایک بستی ہے یمن اور شام کے مابین۔

اور ابن جریر ابن المنذر اور ابن ابی شیبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں: اِنَّهَا اَرْضٌ بِالْيَمَنِ۔ یہ زمین یمن میں ہے۔

تو ایسی زمین میں ہم کھیتی اگاتے ہیں جس سے چار پائے چرتے ہیں اور آدمی اس کا دانہ اپنے کھانے کو لیتے ہیں۔

اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ۔ اَيْ اَلَا يُبْصِرُوْنَ ذٰلِكَ لِيَسْتَدِلُّوْا بِهٖ عَلٰى كَمَالِ قُدْرَتِهٖ تَعَالٰى وَ فَضْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ۔ کیا وہ نہیں دیکھتے اور انہیں سجھائی نہیں دیتا تاکہ کمال قدرت وفضل الٰہی پر استدلال کریں۔

اس کے بعد چونکہ مشرکین علی وجہ التکذیب والاستہزاء مومنین سے پوچھتے تھے کہ وہ وقت کب آئے گا جبکہ حق و باطل واضح ہوگا تو اس کا جواب ان کا قول نقل کرکے دیا جاتا ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾

اور کہتے ہیں مشرکین بطور استہزاء کہ کب یہ معاملہ کھلے گا اگر تم سچے ہو۔ یہ استہزاء آیت کریمہ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ کا کرتے تھے۔

اور ابن جریر، ابن ابی حاتم قتادہ سے راوی ہیں: قَالَ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ لَنَا يَوْمًا يُوْشِكُ اَنْ تَسْتَرِيْحَ فِيْهِ وَتُنْتَقَمَ فِيْهِ۔ صحابہ مشرکین سے فرمایا کرتے تھے کہ ایک دن ہمارے لئے وہ آئے گا کہ تم لوٹ کر دنیا میں آنا چاہو گے اور اس دن تم سے بدلہ لیا جائے گا۔

فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ۔ تو مشرکین کہتے کہ وہ دن کب آئے گا کہ جب اللہ تعالیٰ ہمارا تمہارا فیصلہ کرے گا۔ اس کا جواب ارشاد ہوا:

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾

فرمادیجئے وہ فتح کا دن وہ ہوگا کہ کافروں کو اس دن ان کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا اور نہ وہ مہلت دیئے جائیں گے۔

ابن ابی شیبہ اور ابن جریر اور ابن منذر، ابن ابی حاتم مجاہد سے ناقل ہیں: قَالَ يَوْمُ الْفَتْحِ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ۔ یوم فتح سے مراد یوم قیامت ہے۔

گویا مفہوم عبارت یہ ہوا: قِيْلَ لَهُمْ لَا تَسْتَعْجِلُوْا بِهٖ وَلَا تَسْتَهْزِءُوْا مَكَانَ بِكُمْ وَقَدْ حَصَلْتُمْ فِيْ ذَالِكَ الْيَوْمِ وَاٰمَنْتُمْ فَلَمْ يَنْفَعْكُمْ اِيْمَانُكُمْ وَاسْتَنْظَرْتُمْ فِيْ اِدْرَاكِ الْعَذَابِ فَلَمْ تُنْظَرُوْا۔

مشرکین کو فرمایا گیا ہے کہ جلدی نہ کرو اور مذاق نہ اڑاؤ تم گویا اس دن میں ہی ہو اور تمہیں وہ دن ملے برابر ہے اور تم ایمان لاچکے مگر تمہیں ادراک عذاب کے بعد تمہارا ایمان نفع نہیں دے گا تم مہلت چاہ رہے ہو مگر تمہیں مہلت نہیں مل رہی ہے۔

بعض مفسرین نے یوم فتح سے مراد فتح مکہ لیا ہے۔

بعض نے یوم بدر بھی کہا ہے لیکن وَهٰذَا قَرِيْبٌ مِّنْ اُسْلُوْبِ الْحُكْمِ۔ اس کے بعد ارشاد ہے:

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ۔ ان سے اعراض کیجیو وَلَا تُبَالِ بِتَكْذِيْبِهِمْ۔ اور ان کی تکذیب کی پروانہ کیجئے۔

چنانچہ ابن عباس اس آیت کریمہ کو آیات سیف سے منسوخ قرار دیتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL-ISLAMIA ACADEMY

وَانْتَظِرْ ۔ اور انتظار فرمایئے نصرت الٰہی کا اور ان کی ہلاکت کا۔

اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝٣٠ ۔ وہ بھی اپنے گمان میں منتظر ہیں۔ یہ ایسے ہی ارشاد ہے جیسے دوسری جگہ فرمایا: فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ یا جیسے ارشاد ہے: هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ ۔ گویا یوں ارشاد ہوا: وَانْتَظِرْ عَذَابَنَا لَهُمْ اِنَّهُمْ مُنْتَظِرُوْنَ۔

## سورۃ الاحزاب مدنیہ

بیہقی کہتے ہیں بروایت ابن عباس نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ بِالْمَدِيْنَةِ ۔ یہ سورۃ مدینہ میں نازل ہوئی۔

اور ابن مردویہ ابن زبیر سے بھی روایت نقل کر کے فرماتے ہیں کہ اس سورت میں ۷۳ آیات ہیں طبری نے بھی اسی قول کو اجماعی لکھا ہے۔

اور بعض روایات ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں جن میں یہ واقعہ موجود ہے کہ زر بن حبیش نے کہا کہ احزاب کی ۷۳ آیات ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: اُقْطُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهَا وَاِنَّهَا لَتُعَادِلُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَقَدْ قَرَاْنَا فِيْهَا اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا اَلْبَتَّةَ نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔

اسے بعض نے منسوخ قرار دیا۔ اور بعض روایتوں سے ثابت ہوتا ہے: كَانَتْ فِيْ صَحِيْفَةٍ عِنْدَ عَائِشَةَ فَاَكَلَهَا الدَّاجِنُ۔ ان روایتوں سے متعلق آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں: فَمِنْ وَضْعِ الْمَلَاحِدَةِ وَ كِذْبِهِمْ۔ ایسی روایتیں ملاحدہ کی گھڑی ہوئی ہیں جو خالص کذب ہیں۔

غرضکہ ایسی جتنی روایتیں مروی ہیں جن سے قرآن کریم پر تحریف کا الزام آئے یا ثابت ہو کہ فلاں آیت ضائع ہو گئی فلاں آیت بکری چر گئی یہ سب روایات موضوع اور کذب اور ملاحدہ شیعہ رافضیہ کی گھڑی ہوئی ہیں۔ قرآن کریم وہ ہے جس کی محافظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی اور فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔ ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ وَ اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝٤١ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۔ یہ عزت والی کتاب ہے اس کے آگے پیچھے سے باطل نہیں آ سکتا۔

اس میں ۷۳ آیات اور ۹ رکوع ہیں۔

### بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

| | |
|---|---|
| يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١ | اے غیبی خبریں بتانے والے اللہ کا خوف رکھو اور کافروں اور منافقوں کی نہ سننا بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے |
| وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝٢ | اور پیروی رکھنا اس کی جو تمہیں وحی ہوتی ہے تمہارے رب کی طرف سے بے شک اللہ اے لوگو تمہارے کام |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

دیکھ رہا ہے

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۳

اور اے محبوب! اللہ پر بھروسا رکھو اور اللہ کافی ہے کام بنانے والا

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝۴

اللہ نے نہیں رکھے کسی آدمی کے اندر دو دل اور نہیں کیا تمہاری بیبیوں کو جنہیں تم ماں کے برابر کہہ دو تمہاری ماں اور نہ تمہارے لے پالک بچے کو تمہارا بیٹا بنایا یہ تمہارا اپنے منہ کا کہنا ہے اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَاۗىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵

انہیں پکارو ان کے باپ کا ہی کہہ کر یہ اللہ کے نزدیک بہت منصفانہ بات ہے اور اگر تم نہ جانو ان کے والدین کو تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشر ہونے کے لحاظ سے تمہارے چچازاد اور نہیں گناہ تم پر جو نادانستہ تم سے سرزد ہوا لیکن وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۶

یہ نبی زیادہ مالک ہے مومنین کا ان کی جانوں سے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں اور رشتہ والے بعض سے بعض قریب ہیں کتاب اللہ میں بہ نسبت مومنین اور مہاجرین کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر کوئی احسان کرو یہ کتاب میں لکھا ہے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۷

اور جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا وہ وقت اے محبوب! یاد کیجئے اور تم سے بھی عہد لیا اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ ابن مریم سے اور ہم نے ان سے یہ عہد سخت لیا

لِّيَسْــَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۸ ع

تاکہ سچوں سے ان کے سچ کا سوال کرے اور اللہ نے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

## حل لغات پہلا رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| يٰٓاَيُّهَا - اے | النَّبِيُّ - نبی | اتَّقِ - ڈر | اللّٰهَ - اللہ سے |
| وَ - اور | لَا - نہ | تُطِعِ - کہا مان | الْكٰفِرِيْنَ - کافروں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | الْمُنٰفِقِيْنَ۔منافقوں کا | اِنَّ۔بے شک | اللّٰهَ۔اللہ |
| كَانَ۔ہے | عَلِيْمًا۔جاننے والا | حَكِيْمًا۔حکمت والا | وَّ۔اور |
| اتَّبِعْ۔پیروی کر | مَا۔اس کی جو | يُوْحٰٓى۔وحی کی گئی | اِلَيْكَ۔تیری طرف |
| مِنْ رَّبِّكَ۔تیرے رب سے | | اِنَّ۔بے شک | اللّٰهَ۔اللہ |
| كَانَ۔ہے | بِمَا۔اس سے جو | تَعْمَلُوْنَ۔تم کرتے ہو | خَبِيْرًا۔خبردار |
| وَّ۔اور | تَوَكَّلْ۔بھروسا کر | عَلَى۔اوپر | اللّٰهِ۔اللہ کے |
| وَ۔اور | كَفٰى۔کافی ہے | بِاللّٰهِ۔اللہ | وَكِيْلًا۔کارساز |
| مَا۔نہیں | جَعَلَ۔بنائے | اللّٰهُ۔اللہ نے | لِرَجُلٍ۔کسی آدمی کے |
| مِّنْ قَلْبَيْنِ۔دو دل | فِيْ۔بیچ | جَوْفِهٖ۔پیٹ اس کے | وَ۔اور |
| مَا۔نہیں | جَعَلَ۔بنایا | اَزْوَاجَكُمُ۔تمہاری بیویوں کو | |
| الّٰٓئِيْ۔وہ | تُظٰهِرُوْنَ۔کہ ظہار کرو تم | مِنْهُنَّ۔ان سے | اُمَّهٰتِكُمْ۔تمہاری مائیں |
| وَ۔اور | مَا۔نہیں | جَعَلَ۔بنایا | اَدْعِيَآءَكُمْ۔تمہارے لے |
| پالکوں کو | اَبْنَآءَ۔بیٹے | كُمْ۔تمہارے | ذٰلِكُمْ۔یہ |
| قَوْلُكُمْ۔بات ہے | بِاَفْوَاهِكُمْ۔تمہارے مونہوں کی | | وَ۔اور |
| اللّٰهُ۔اللہ | يَقُوْلُ۔کہتا ہے | الْحَقَّ۔حق | وَ۔اور |
| هُوَ۔وہ | يَهْدِي۔دکھاتا ہے | السَّبِيْلَ۔راستہ | اُدْعُوْ۔پکارو |
| هُمْ۔ان کو | لِاٰبَآئِهِمْ۔ان کے باپوں کے نام پر | | هُوَ۔وہ |
| اَقْسَطُ۔بہت انصاف کی بات ہے | | عِنْدَ۔نزدیک | اللّٰهِ۔اللہ کے |
| فَاِنْ۔پھر اگر | لَّمْ۔نہ | تَعْلَمُوْٓا۔جانو تم | اٰبَآءَ۔باپ |
| هُمْ۔ان کے | فَاِخْوَانُكُمْ۔تو بھائی ہیں تمہارے | | فِي۔بیچ |
| الدِّيْنِ۔دین کے | وَ۔اور | مَوَالِيْكُمْ۔دوست ہیں تمہارے | |
| وَ۔اور | لَيْسَ۔نہیں | عَلَيْكُمْ۔تم پر | جُنَاحٌ۔گناہ |
| فِيْمَآ۔ان میں جو | اَخْطَاْتُمْ۔غلطی سے کہو | بِهٖ۔تم | وَ۔اور |
| لٰكِنْ۔لیکن | مَّا۔اس پر جو | تَعَمَّدَتْ۔جان بوجھ کر کریں | قُلُوْبُكُمْ۔تمہارے دل |
| وَ۔اور | كَانَ۔ہے | اللّٰهُ۔اللہ | غَفُوْرًا۔بخشنے والا |
| رَّحِيْمًا۔مہربان | اَلنَّبِيُّ۔نبی | اَوْلٰى۔زیادہ خیرخواہ ہے | بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔مومنوں کا |
| مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ان کی اپنی جانوں سے | | وَ۔اور | اَزْوَاجُهٗٓ۔اس کی بیویاں |
| اُمَّهٰتُهُمْ۔ان کی مائیں ہیں | وَ۔اور | اُولُوا الْاَرْحَامِ۔قرابت والے | |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| بَعْضُهُمْ۔ بعض ان کے | اَوْلٰی۔ زیادہ حقدار ہیں | بِبَعْضٍ۔ بعض کے | فِیْ۔ بیچ |
| كِتٰبِ۔ کتاب | اللّٰهِ۔ اللہ کے | مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ مومنوں سے | |
| وَ۔ اور | الْمُهٰجِرِيْنَ۔ مہاجروں سے | اِلَّآ۔ مگر | اَنْ۔ یہ کہ |
| تَفْعَلُوْٓا۔ کرو تم | اِلٰٓى۔ طرف | اَوْلِيٰٓئِكُمْ۔ اپنے دوستوں کی | مَّعْرُوْفًا۔ بھلائی |
| كَانَ۔ ہے | ذٰلِكَ۔ یہ | فِی۔ بیچ | الْكِتٰبِ۔ کتاب کے |
| مَسْطُوْرًا۔ لکھا ہوا | وَ۔ اور | اِذْ۔ جب | اَخَذْنَا۔ لیا ہم نے |
| مِنَ النَّبِيّٖنَ۔ نبیوں سے خاص | | مِيْثَاقَهُمْ۔ ان کا عہد | وَ۔ اور |
| مِنْكَ۔ تجھ سے | وَ۔ اور | مِنْ نُّوْحٍ۔ نوح سے | وَّ۔ اور |
| اِبْرٰهِيْمَ۔ ابراہیم | وَ۔ اور | مُوْسٰى۔ موسیٰ | وَ۔ اور |
| عِيْسَى۔ عیسیٰ | ابْنِ۔ بیٹے | مَرْيَمَ۔ مریم سے | وَ۔ اور |
| اَخَذْنَا۔ لیا ہم نے | مِنْهُمْ۔ ان سے | مِّيْثَاقًا۔ عہد | غَلِيْظًا۔ مضبوط |
| لِّيَسْئَلَ۔ تا کہ پوچھے | الصّٰدِقِيْنَ۔ سچوں کو | عَنْ صِدْقِهِمْ۔ ان کے سچ کے متعلق | |
| وَ۔ اور | اَعَدَّ۔ تیار کیا | لِلْكٰفِرِيْنَ۔ کافروں کیلئے | عَذَابًا۔ عذاب |
| اَلِيْمًا۔ دردناک | | | |

## خلاصہ تفسیر پہلا رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۱

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱

اے غیب کی خبریں دینے والے اللہ کا بدستور خوف رکھنا اور کافروں منافقوں کی باتوں میں نہ آنا بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ۔ میں منادیٰ نبی ہے اور نبی کے معنی غیب کی خبریں دینے والے ہیں یعنی مقصود ندا یہ ہے کہ آپ ہماری طرف سے خبریں دینے والے اور ہمارے تمام اسرار کے امین ہیں لہٰذا آپ ہمارا خطاب ہمارے محبوب بندوں کو پہنچانے والے ہیں۔

یہاں یَا مُوْسٰی یَا عِیْسٰی یا یحییٰ کی مثل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا محمد نہیں کہا بلکہ نام کی بجائے محض منصب مصطفیٰ سے خطاب فرمایا اس سے مقصود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم اور احترام اور آپ کی فضیلت ظاہر کرنا ہے۔

(مدارک، نسفی، روح المعانی، خازن)

اور اتَّقِ اللّٰهَ میں استمرار و دوام مضمر ہے اس وجہ میں اس کے معنی یہ ہی صحیح ہیں کہ جیسا خوف آپ کے قلب اقدس میں ہے ویسا ہی خوف رکھیں اور مشرکین و منافقین کی بات نہ سنیں۔

اس کا شان نزول ایک واقعہ پر روشنی ڈالتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ابوسفیان بن حرب اور عکرمہ بن ابوجہل اور ابوالاعور سلمی غزوۂ احد کے بعد مدینہ طیبہ آئے اور منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول (لعنہ اللہ) کے گھر مقیم ہوئے۔

www.waseemziyai.com
MARFAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پھر حضور سے گفتگو کی درخواست کی اور امن طلب کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں امن دے دیا۔

پھر یہ بارگاہ رسالت میں حاضر آئے اور عرض پیرا ہوئے کہ لات ومنات اور عزیٰ وغیرہ بتوں کی جنہیں ہم پوجتے ہیں برائی نہ کہیں بلکہ یہ اعلان کر دیں کہ ان کی شفاعت ان کے پجاریوں کے لئے ہے۔ تو ہم لوگ آپ کی اور آپ کے رب کی شان میں کچھ نہ کہیں گے۔

یہ سن کر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کبیدہ خاطر ہوئے اور صحابہ کرام ان کے قتل پر آمادہ ہو گئے۔

لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں قتل کرنے کی اجازت نہ دی اور فرمایا جسے ہم امان دے چکے انہیں تم قتل نہیں کر سکتے البتہ انہیں مدینہ سے نکال دو۔

چنانچہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں شہر بدر کر دیا۔

اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس میں اگرچہ خطاب حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے لیکن اس مخاطبہ میں اہمیت حکم مقصود ہے اور حکم عامۂ امت مرحومہ کو ہے کہ جب ہمارے حبیب نے ان مشرکین کو امن دے دیا ہے تو تمہیں اس کی پاسداری کرنا لازم ہے اور نقض عہد تمہارے لئے روا نہیں ہاں اس پر پابند رہو کہ کفار ومشرکین اور منافقین کی خلاف شرع بات نہ مانی جائے۔

پھر یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ فرما کر کیوں ندا فرمائی؟ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ کیوں نہ فرمایا اس پر ارباب نحو ومعانی نے یہ تصریح فرمائی جو ایک لطیف مفہوم واضح کرتی ہے۔

یہ قاعدہ ہے کہ جب منادیٰ معرف باللام ہو تو اس پر حرف ندا کا داخل کرنا ممنوع ہے اس لئے کہ یَا بھی آلۂ تعریف ہے اور الف لام بھی معرفہ بناتا ہے لہٰذا دونوں کا اجتماع جائز نہیں اس کے جواز کے لئے منادیٰ اور حرف ندا یا کے مابین اَیُّهَا مذکر کے لئے فاصل لاتے ہیں اور مؤنث کے لئے ایتها لاتے ہیں اس پر اعتراض تھا کہ یَا اَللّٰهُ بھی یَاۤاَیُّهَا اللّٰهُ کہنا ضروری تھا۔ اس پر کافیہ وغیرہ میں تصریح ہے کہ یَا اَللّٰهُ خصوصی طور پر مستثنیٰ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًاۙ۝۱ ۔ بے شک اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

یہ فرما کر اس امر کا اظہار فرما دیا کہ تم اسباب ظاہر کے ماتحت جو خیال کرتے ہو کہ مصلحتاً اس وقت ہمیں جھک جانا چاہئے یا اس وقت مشرکین کی قوت کے مقابلہ کی ہم میں سکت نہیں یہ سب تخیلات باطل ہیں حقیقت حال کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے اور وہی حکمت وعلم پر محیط ہے۔ پھر ارشاد ہوا:

وَّ اتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًاۙ۝۲

اور پیروی کرتے رہو اس کی جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی ہوتی ہے اور اے لوگو! بے شک اللہ تمہارا ہر عمل دیکھ رہا ہے۔

یعنی تمہارا یہی فرض ہے کہ جو ہم اپنے حبیب پر وحی کریں تم اس کا اتباع کرو اور اچھی طرح سمجھ لو کہ تمہارے ظاہر باطن تمام عمل اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خصوصی مخاطبہ ہے اور ارشاد ہے:

وَّ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا۝۳

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

اور اے محبوب! اللہ پر توکل کرو اور اللہ کافی ہے تمہارے کام بنانے میں۔
تمہیں علل واسباب ظاہری پر نظر ڈالنے کی ضرورت نہیں تمہارا کارساز صرف وہی تمہارا رب ہے۔
اس کے بعد جو آیہ کریمہ ہے اس کا شان نزول یہ ہے کہ
ایک شخص ابو معمر حمید فہری تھا جس کا حافظہ اتنا قوی تھا کہ جو کچھ سنتا تھا یاد کر لیتا تھا قریش اس کے متعلق عقیدہ رکھتے تھے کہ اس کے دو دل ہیں اور وہ خود بھی یہ دعویٰ کرتا تھا کہ میرے دو دل ہیں اور حضور ﷺ سے مجھ میں زیادہ دانش وبینش ہے۔
لیکن جب بدر میں ہزیمت مشرکین ہوئی تو ابو معمر بھی اس شان سے بھاگا کہ ایک جوتی پاؤں میں تھی اور ایک جوتی ہاتھ میں۔
اسی حال میں ابوسفیان سے ملا۔ ابوسفیان نے پوچھا کیا حال ہے۔ گھبرایا ہوا کہنے لگا لوگ بھاگ گئے اور میں بھی اس افراتفری میں بھاگ نکلا ہوں۔
ابوسفیان بولا تیری جوتی ایک ہاتھ میں اور ایک پاؤں میں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟
یہ سن کر ابو معمر نے دیکھا اور بولا میں ایسی بدحواسی میں بھاگا ہوں کہ مجھے اس کا ہوش ہی نہ رہا کہ ایک جوتی ہاتھ میں اور ایک پاؤں میں ہے۔ میں تو دونوں جوتیاں پاؤں میں ہی سمجھ رہا تھا۔
اس سے قریش کو معلوم ہوا کہ اس کے دو دل نہیں اگر ہوتے تو یہ اتنا بدحواس نہ ہوتا۔
ایک قول یہ ہے کہ منافقین حضور سید عالم ﷺ کے لئے دو دل مانتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کا ایک دل ہمارے ساتھ ہے اور ایک دل اپنے اصحاب کے ساتھ۔
نیز زمانۂ جاہلیت میں جب کوئی اپنی بیوی سے ظہار کرتا اور اسے یہ لوگ طلاق مانتے تھے اور اس بیوی کو ظہار کرنے والے کی ماں قرار دیتے تھے۔
ایسے ہی جب کوئی کسی غیر کی اولاد کو بیٹا کہہ دیتا تو اسے حقیقی بیٹا مان لیتے تھے۔
اور اسے شریک میراث قرار دیتے تھے۔
اور اس کی بیوی کو صلبی بیٹے کی طرح فرضی باپ پر حرام جانتے تھے ان عقائد کی رد میں یہ آیات بینات نازل ہوئیں
حیث قال:

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَ هُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ ۝۴

نہیں کئے اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی میں دو دل (کہ ایک میں خوف الٰہی ہو اور دوسرے میں کچھ اور) اور نہیں کیں تمہاری وہ بیویاں جنہیں تم ماں کہہ دو تمہاری مائیں (یعنی ظہار سے عورت ماں کی مثل حرام نہیں ہو جاتی)۔

## تعریف ظہار

ظہار کہتے ہیں اپنی منکوحہ کو کسی ایسی عورت سے تشبیہ دینے کو جو اس کے لئے ہمیشہ کے واسطے حرام ہو اور یہ تشبیہ ایسے عضو میں ہو جس کا دیکھنا چھونا جائز نہیں مثلاً

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ کی مثل ہے تو ایسا کہنے والا مظاہر ہو گیا۔

مسئلہ: ظہار سے نکاح پر اثر نہیں پڑتا لیکن مظاہر پر کفارہ ادا کرنا لازم ہوتا ہے۔

اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے مظاہر کو اپنی بیوی سے علیحدہ رہنا اور اس سے متمتع نہ ہونا لازم ہے۔

## ظہار کا کفارہ

مظاہر کو دو مہینا متواتر روزہ رکھنا لازم ہے۔

اگر یہ نہ کر سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا لازم ہے۔

سب سے اول اور آسان یہ تھا کہ ایک غلام آزاد کرے لیکن آج کل غلام شرعی میسر ہی نہیں تو آزاد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس کفارہ کے بعد عورت سے قربت اور تمتع حلال ہے (ہدایہ)

وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ۔ اور نہیں کیا تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے۔

اگر چہ لوگ اسے تمہارا بیٹا کہیں جیسے حضرت زید کہ مشرکین مکہ آپ کو حضور کا بیٹا کہتے تھے۔

یہ قول تمہارا اپنے منہ کا کہا ہوا ہے۔ یعنی بیوی کو ماں کے مثل کہہ دینا یا لے پالک کو بیٹا کہہ دینا بے حقیقت بات ہے نہ بیوی ماں ہوسکتی ہے نہ دوسرے کی اولاد بیٹا بیٹی ہوسکتی ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو یہود و منافقین میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں اور ان کی زبان طعن کھلی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے بیٹے زید کی بیوی سے شادی کر لی۔

اس لئے کہ حضرت زینب بنت جحش حضرت زید کے نکاح میں تھیں اور حضرت زید ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے زرخرید غلام تھے آپ نے انہیں حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہبہ کر دیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت زید کو آزاد کر دیا لیکن وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی خدمت میں رہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپ پر شفقت فرماتے اور اولاد کی طرح ان کی نگرانی فرماتے۔ لوگ حضرت زید کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرزند کہنے لگے۔

پھر حضرت زید اور حضرت زینب کی موافقت نہ رہی تو انہوں نے طلاق دے دی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے بعد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اپنے عقد میں لے لیا تو مشرکین اپنے رواج کے مطابق طعن کرنے لگے اس کا رد اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا۔

وَاللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ ۝ ۔ اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے حق کی

لہٰذا واضح ہو گیا کہ لے پالک کو ان کے والدین کے ساتھ منسوب کیا جائے اور کسی پالنے والے کی طرف منتسب نہ کیا جائے بلکہ

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

انہیں ان کے باپ کا ہی کہہ کر پکارو (جن سے وہ پیدا ہوا) یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ

تو اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں (اور انہیں تم اس وجہ سے ان کے باپ کی طرف نسبت نہ کر سکو تو)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ۔
تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں (تو تم انہیں دینی بھائی کہو اور وہ جس کے متبنیٰ یا لے پالک ہیں اس کا بیٹا نہ کہو۔)
وَمَوَالِيْكُمْ ۔اور چچازاد۔

وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵

اور تم پر اس میں گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے سرزد ہو لیکن وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو (یعنی ہمارے حکم کے نفاذ سے قبل تم نے جو متبنیٰ یا لے پالک کو بلا ارادہ پالنے والے کا بیٹا کہہ دیا یا کسی کی اولاد کو غیر کی اولاد بنا دیا تو اس صورت میں تم پر گناہ نہیں البتہ ممانعت کے بعد بھی ایسا ہی کرو گے تو تم پر جرم گناہ عائد ہوگا) اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس کے بعد منصب مصطفیٰ اور مقام شان اعلیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہر فرمایا تاکہ منافقین و معاندین و حاسدین کی زبان بند ہو۔ چنانچہ ارشاد ہے:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۶

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔
یعنی دنیا و دین میں تمام امور میں ان کا حکم سب پر نافذ و صادر ہے اور سب پر ان کی اطاعت واجب ہے اسی لئے وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا دوسرے مقام پر فرما کر ان کی اطاعت کو اطاعت مطلقہ قرار دے دیا اور ان کے حکم کے مقابل خواہشات نفسانیہ کی پیروی واجب الترک ہے۔
دوسرے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ یہ نبی کریم مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ راحت و رحمت اور لطف و کرم فرماتے ہیں اور سب سے زیادہ تمہارے لئے نافع اور تمہاری ترقی مدارج میں حریص ہیں جیسا کہ ارشاد ہے: حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔
بخاری و مسلم میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ہر مومن کے لئے دنیا و آخرت میں سب سے اولیٰ ہوں اگر چاہو تو اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ پڑھو۔ چنانچہ
قرأت ابن مسعود میں اَوْلٰى مِنْ اَنْفُسِهِمْ کے ساتھ وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ بھی ہے۔
اور بقول مجاہد یہ بھی ہے کہ تمام انبیاء کرام اپنی امت کے باپ ہوتے ہیں اور اس رشتہ سے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ۔
اور وہ اپنے نبی کی دینی اولاد قرار پاتے ہیں اور اسی وجہ میں آگے ارشاد ہے:
وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ۔ اور ان کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔ (باعتبار حرمت تعظیم اور نکاح کے ہمیشہ کے لئے حرام ہیں۔ باقی دیگر امور میں مثل وراثت اور پردہ وغیرہ کے ان کا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا۔ اور ان کی بیٹیوں کو مومنین کی بہن اور ان کے بھائیوں کو اور بہنوں کو مومنین کے ماموں اور خالہ نہیں کہا جائے گا۔)
وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

أَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ⑥

اور رشتہ والے ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں اللہ کی کتاب میں بہ نسبت مسلمانوں اور مہاجروں کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر کوئی احسان کرو یہ کتاب میں لکھا ہے۔

یعنی اور رشتہ دار بہ اعتبار توارث ایک دوسرے سے قریب ہیں مگر اجنبی کتنا ہی محبوب و مرغوب ہو دینی برادری کے ذریعہ ورثہ کا حقدار نہیں ہوسکتا اور اگر کسی دوست کی مورث اعلیٰ مدد کرنا چاہے تو بطور احسان وہ اسے ہبہ کرسکتا ہے اور اگر وصیت کر جائے تو تہائی متروکہ پر نفاذ وصیت ہوسکتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ متروکہ میں بعد اداء دین و تجہیز و تکفین اول ذوی الفروض میں تقسیم ہوگا پھر عصبات میں پھر نسبی ذوی الفروض پر رد ہوگا پھر ذوی الارحام میں پھر مولی الموالات میں کما فی تفسیر احمدی۔

اور كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ⑥ سے مراد لوح محفوظ ہے جس میں سب سے پہلے مسطور و منضبط ہے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ⑦ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۧ⑧

اور اے محبوب یاد فرمایئے جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا تاکہ سچوں سے ان کے سچ کا سوال کرے اور اس نے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

انبیا سے جو عہد لیا وہ تبلیغ رسالت اور دین حق کی دعوت کا تھا۔

اور خصوصیت سے اپنے حبیب پاک جناب سید الانبیاء سے بھی یہی عہد لیا۔

یہاں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر دوسرے انبیاء پر مقدم کرنا اس سبب سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت سب پر ظاہر رہے۔

اور نوح نجی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، موسیٰ کلیم اللہ اور عیسیٰ روح اللہ کے نام لے کر وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا وہ مضبوط عہد ان سے یا ان کی تصدیق کرنے والوں سے لینا مراد ہے۔

لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ میں یہ سوال انہیں انبیا سے کیا جائے گا جو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا اور تبلیغ کی یا مومنین سے ان کی تصدیق کا سوال ہوگا۔

یا انبیاء کرام کو جو ان کی امتوں نے جواب دیئے وہ پوچھے جائیں گے اور اس کے بدلہ میں منکرین کی تذلیل ہوگی اور آخر میں فرمایا کہ کفار و مشرکین کے لئے دردناک عذاب تیار کیا ہوا ہے۔

## مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۱

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ①

اے غیب کی خبریں بتانے والے محبوب اللہ سے ڈرتے رہو اور کافروں منافقوں کی نہ سننا بے شک وہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔

اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو منادیٰ بالوصف فرمایا اور نام مبارک تعظیماً و تفخیماً نہیں لیا یعنی یا محمد نہیں کہا بلکہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ فرمایا۔ نبی حضور کی صفت ہے جو نباء سے مشتق ہے نباء خبر کو کہتے ہیں تو نبی کے معنی خبر دینے والے ہوئے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خبر وہی خبر ہوتی ہے جس کا علم سننے والے کو نہ ہو اور وہ اس سے مخفی ہو تو معنی صحیح یہی ہوئے کہ اے غیب کی خبریں بتانے والے۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضور کو ہی منادی بالوصف کیا برخلاف دیگر انبیاء کرام کہ انہیں نام لے کر مخاطب کیا جیسے یَا مُوْسٰی، یَا یَحْیٰی یَا اٰدَمُ، یَا عِیْسٰی وغیرہ بقول شاعر

یا آدم ست بہر خطاب ابوالبشر یَآاَیُّھَا النَّبِیُّ خطاب محمد است

اور جہاں قرآن کریم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک ہے وہ بطور اخبار ہے جس میں لوگوں کو تعلیم مقصود ہے کہ یہ ہمارے رسول ہیں جیسے فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ۔ ہمارے محبوب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں۔

وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ اس میں بھی حکم ہے کہ ایمان لاؤ اس پر جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔

یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ۔ عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی کہ میرے بعد جو تشریف لائیں گے ان کا نام مبارک احمد ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ

بہر حال قرآن پاک میں یہ پانچ ہی مقام ہیں جہاں بطور تعلیم یا بطریق خبر نام پاک لیا گیا باقی تمام مقامات پر تعظیماً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا تعارف کرایا گیا۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ۔

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ۔

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔

یٰسٓ ۚ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ۔

طٰهٰ ۚ﴿۱﴾ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ۔

وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ۔ وَغَیْرِ ذٰلِكَ۔

اور اِتَّقِ اللّٰہَ جو یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ کے بعد فرمایا اس سے مراد دوام وثبات علی الایمان ہے حَیْثُ قَالَ وَالْمَقْصُوْدُ الدَّوَامُ وَالثَّبَاتُ عَلَیْهَا۔ وَقِیْلَ الْاِزْدِیَادُ مِنْهَا فَاِنَّ لَهَا بَابًا وَعَرَضًا عَرِیْضًا لَا یُنَالُ مُرَادُهٗ۔

آگے ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ۔ اور نہ اتباع کرنا کافرین مجاہرین کا کفر میں۔

وَالْمُنٰفِقِيْنَ۔ اور نہ منافقوں کی سننا۔

## شانِ نزول

آیۂ کریمہ کا یہ ہے کہ ابن جریر ضحاک سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ فرماتے ہیں:

اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ مِنْهُمُ الْوَلِيْدُ بْنُ مُغِيْرَةَ وَ شَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ دَعَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْجِعَ عَنْ قَوْلِهٖ عَلٰى اَنْ يُّعْطُوْهُ شَطْرَ اَمْوَالِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَ يُزَوِّجُهٗ شَيْبَةُ بِنْتَهٗ وَ خَوَّفُوْهُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْيَهُوْدَ بِالْمَدِيْنَةِ اِنْ لَّمْ يَرْجِعْ قَتَلُوْهُ فَنَزَلَتْ۔

اہل مکہ میں سے ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیعہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا کہ وہ اپنے فرمان سے رجوع کرلیں تو ہم اپنے مال سے حصہ مقرر کردیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ شیبہ نے اپنی بیٹی دینے کا بھی لالچ دیا اور منافقین و یہود مدینہ کا خوف بھی دلایا کہ اگر وہ ہمارے معبودوں کی مخالفت ترک نہ فرمائیں گے تو وہ قتل پر آمادہ ہوجائیں گے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اور بروایت ثعلبی اور واحدی شان نزول بلا اسناد اس طرح مروی ہے کہ

اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَعِكْرَمَةَ ابْنَ اَبِيْ جَهْلٍ وَاَبَا الْاَعْوَرِ السَّلَمِيَّ اِسْمُهٗ اَبُوْعَمْرِو بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ قَدِمُوْا عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ زَمَانِ الْمُوَادَعَةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَهُمْ وَقَامَ مَعَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَمُعَتِّبُ بْنُ قُشَيْرٍ وَالْجَدُّ بْنُ قَيْسٍ فَقَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفُضْ ذِكْرَ اٰلِهَتِنَا وَقُلْ اِنَّهَا تَشْفَعُ وَتَنْفَعُ وَنَدَعُكَ وَرَبَّكَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَهَمُّوْا بِقَتْلِهِمْ فَنَزَلَتْ۔

ابوسفیان اور عکرمہ اور ابوالاعور جس کا نام عمرو بن ابوسفیان تھا یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر آئے اور ان کے ساتھ عبداللہ بن ابی اور معتب بن قشیر اور جد بن قیس بھی شامل ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی آپ ہمارے معبودوں کی مخالفت چھوڑ کر اتنا فرمادیں کہ یہ بھی شفاعت کریں گے اور نفع دیں گے تو ہم بھی آپ کو اور آپ کے خدا کو برا کہنا چھوڑ دیں گے۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ مطالبہ ناگوار گزرا اور صحابہ پر بھی شاق ہوا حتیٰ کہ وہ ان کے قتل پر آمادہ ہوگئے تو پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱﴾

بے شک اللہ خوب جاننے والا مصالح و مفاسد دین و دنیا کو تو آپ کو وہ حکم نہیں دیتا مگر مصالح و مفاسد کے علم کے ماتحت تو وہ آپ کو نہیں روکتا مگر اس کے فسادات کی وجہ میں اور آپ کو حکم نہیں دیتا مگر بہ مقتضاء حکمت بالغہ۔

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۲﴾۔

بے شک اور پیروی کیجئے اس کی جو آپ کی طرف وحی ہوئی آپ کے رب کی طرف سے۔

یعنی یہ عبارت یوں بنے گی: اِتَّبِعْ فِيْ كُلِّ مَا تَاْتِيْ وَتَذَرُ مِنْ اُمُوْرِ الدِّيْنِ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ مِنَ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ مِنْ جُمْلَتِهَا۔

چنانچہ صاحب روح المعانی فرماتے ہیں: هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْاٰمِرَةُ بِتَقْوَى اللّٰهِ تَعَالَى النَّاهِيَةُ عَنْ اِطَاعَةِ الْكَفَرَةِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَالْمُنٰفِقِيْنَ۔ یہ آیت اللہ تعالیٰ کے ساتھ تقویٰ کا حکم کرتی اور اطاعت کفار سے مانع ہے اور منافقین سے احتراز کا حکم دیتی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ ۔ بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے۔

قِيْلَ الْخِطَابُ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْجَمْعُ لِلتَّعْظِيْمِ۔ ایک قول تو اس کے متعلق یہ ہے کہ یہ خطاب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہے اور صیغہ جمع تعظیم کے لئے لایا گیا ہے۔

اور ابو البقاء کہتے ہیں: اِنَّمَا جَآءَ بِالْجَمْعِ لِاَنَّهٗ عَنٰى بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اتَّبِعْ مَا يُوْحٰى - يَعْنِيْ اِتَّبِعْ اَنْتَ وَ اَصْحَابُكَ۔ یہ صیغہ جمع کے لئے ہے اس لئے کہ اس میں وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰى کی طرح یہ حکم ہے۔ یعنی پیروی کیجئے آپ اور آپ کے اصحاب۔

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۔ اور اللہ پر بھروسا کیجئے۔ يَعْنِيْ فَوِّضْ جَمِيْعَ اُمُوْرِكَ اِلَيْهِ عَزَّوَجَلَّ - وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا۔ اور کافی ہے اللہ ہر امر میں تمہارا محافظ۔

اس کے بعد جو آیت کریمہ ہے اس کا شان نزول احمد، ترمذی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، حاکم، ابن مردویہ اور ضیا مختار میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں: قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يُصَلِّيْ فَخَطَرَ خَطْرَةً فَقَالَ الْمُنٰفِقُوْنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ مَعَهٗ اَلَا تَرٰى اِنَّ لَهٗ قَلْبَيْنِ قَلْبًا مَّعَكُمْ وَ قَلْبًا مَّعَهُمْ فَنَزَلَتْ۔ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک دن نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو کوئی خطرہ لاحق ہو گیا منافقین جو نماز کے اندر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے بولے حضور کے دو قلب ہیں ایک قلب تمہارے ساتھ ہے اور دوسرا مسلمانوں کے ساتھ تو آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔

اور مقاتل اپنی تفسیر میں اور اسماعیل بن ابی زیاد الشامی وغیرہ کہتے ہیں: نَزَلَتْ فِيْ اَبِيْ مَعْمَرِ الْفِهْرِيِّ كَانَ اَهْلُ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قَلْبَانِ مِنْ قُوَّةِ حِفْظِهٖ وَ كَانَتِ الْعَرَبُ تَزْعَمُ اَنَّ كُلَّ لَبِيْبٍ اَرِيْبٍ لَهٗ قَلْبَانِ حَقِيْقَةً - اَبُوْ مَعْمَرٍ هٰذَا اشْتَهَرَ بَيْنَ اَهْلِ مَكَّةَ بِذِى الْقَلْبَيْنِ وَ هُوَ عَلٰى مَا فِي الْاِصَابَةِ جَمِيْلُ بْنُ اُسَيْدٍ مُصَغَّرُ الْاَسَدِ۔

یہ آیت کریمہ ابی معمر الفہری کے حق میں نازل ہوئی یہ مکہ والوں میں سے تھا وہ کہتے تھے کہ اس کے دو قلب ہیں قوت حافظہ کی وجہ سے اور عرب یہی گمان کرتے تھے کہ ہر لبیب ذہین کے دو دل ہوتے ہیں اور ابو معمر اہل مکہ میں ذوالقلبین مشہور تھا۔ اور اصابہ فی معرفۃ الصحابۃ میں ہے کہ یہ جمیل بن اسید کے متعلق مشہور تھا کہ وہ ذی القلبین ہے۔ اسید تصغیر ہے اسد کی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ابی معمر یا جمیل بن اسید خود کہا کرتا تھا کہ اِنَّ لِيْ قَلْبَيْنِ اَفْهَمُ بِاَحَدِهِمَا اَكْثَرَ مِمَّا يَفْهَمُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُوِيَ اَنَّهُ انْهَزَمَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَرَّ بِاَبِيْ سُفْيَانَ وَ هُوَ مُعَلِّقٌ اِحْدٰى نَعْلَيْهِ بِيَدِهٖ وَالْاُخْرٰى فِيْ رِجْلِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ سُفْيَانَ مَا فَعَلَ النَّاسُ فَقَالَ هُمْ بَيْنَ مَقْتُوْلٍ وَّ هَارِبٍ فَقَالَ لَهٗ مَا بَالُ اِحْدٰى نَعْلَيْكَ فِيْ رِجْلِكَ وَالْاُخْرٰى فِيْ يَدِكَ فَقَالَ مَا ظَنَنْتُ اِلَّا اَنَّهُمَا فِيْ رِجْلَيَّ فَاَكْذَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَوْلَهٗ وَ قَوْلَهُمْ۔

ابی معمر یا جمیل بن اسید کہا کرتا تھا کہ میرے دو قلب ہیں ایک دل کے ذریعہ (معاذ اللہ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ سمجھتا ہوں۔

روایت کہ جب یوم بدر میں ہزیمت ہوئی تو ابی معمر ابوسفیان کے پاس سے ایسے حال میں گزرا کہ ایک جوتی ہاتھ میں لٹکائی ہوئی تھی اور ایک جوتی پاؤں میں پہنے ہوئے تھا تو ابوسفیان نے پوچھا اے ابو معمر یہ کیا حال ہے کہ ایک جوتی ہاتھ میں

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

ہے اور ایک پہن رکھی ہے۔ ابو معمر کہنے لگا میرا خیال تو یہی تھا کہ میں دونوں جوتیاں پہنے ہوئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ میں تکذیب کی اور فرمایا:

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ نہیں کیے اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل۔

حسن سے مروی ہے کہ ایک جماعت اس خیال پر تھی کہ اَلْوَاحِدُ مِنْهُمْ نَفْسٌ تَأْمُرُهٗ وَنَفْسٌ تَنْهَاهُ۔ ایک دل انسان میں وہ ہے جو کسی فعل کے کرنے کا حکم دیتا ہے اور ایک دل وہ ہے جو منع کرتا ہے۔

یہاں لفظ جَعَلَ بمعنے خَلَقَ ہے وَالْمُرَادُ مَا خَلَقَ سُبْحٰنَهٗ لِاَحَدٍ اَوْ لِذِيْ قَلْبٍ مِّنَ الْحَيَوَانِ مُطْلَقًا قَلْبَيْنِ۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ کے معنی مَا خَلَقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ ہیں۔ یعنی نہیں پیدا کیے اللہ تعالیٰ نے کسی ذی قلب میں دو قلب۔

حقیقت یہ ہے کہ قلب سے مراد وہ مضغہ صنوبریہ ہے جو جوف صدر میں بنایا گیا۔

اور نفس ناطقہ وہ ہے جسے نفس حیوانیہ کہتے ہیں اس سے لازمی طور پر روح متعلق ہے اور روح ایک جسم لطیف بخاریہ ہے جو اجزاء اغذیہ کے لطیف جزوں سے متکون ہوتی ہے۔

وَقَدْ ذَكَرَ غَيْرُ وَاحِدٍ اَنَّ اَوَّلَ عُضْوٍ يُّخْلَقُ هُوَ الْقَلْبُ فَاِنَّهُ الْمَجْمَعُ لِلرُّوْحِ۔ اکثر اس طرف ہیں کہ سب سے پہلا عضو جو پیدا کیا جاتا ہے وہ قلب ہے۔ اور وہی روح کا مقام ہے فَيَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ التَّعَلُّقُ اَوَّلًا بِهٖ ثُمَّ بِوَاسِطَتِهٖ بِالدِّمَاغِ وَالْكَبِدِ وَبِسَآئِرِ الْاَعْضَآءِ۔ فَمَنْبَعُ الْقُوٰى بِاَسْرِهَا مِنْهُ وَ ذٰلِكَ يَمْنَعُ التَّعَدُّدَ۔ تو لازم ہوا کہ تمام اعضاء کا اول تعلق قلب سے ہو پھر قلب کے واسطہ سے دماغ کا اور جگر کا پھر تمام اعضاء کا تو منبع قوی اسی کو مانا گیا ہے اور یہی مسلم ہے کہ وہ ایک ہے اور اس کا دو ہونا ممنوع ہے۔

اور یہ فرمان حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے حَيْثُ قَالَ۔

اِنَّ فِيْ جَسَدِ اٰدَمَ لَمُضْغَةً اِنْ صَلُحَتْ صَلُحَتِ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَتِ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ انسان کے جسم میں ایک مضغہ ہے اگر وہ صحیح ہے تو تمام جسم صحیح ہے اور اگر اس میں فساد ہو جائے تو تمام جسم میں فساد ہو جاتا ہے، خبردار رہو وہ قلب ہے۔

وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ

اور نہ تم لوگوں کی بیبیوں کو جن سے تم ظہار کر لیتے ہو تمہاری ماں بنایا۔

تُظٰهِرُوْنَ۔ جمع مذکر حاضر ہے اور صیغہ مضارع کا ہے اس کا مصدر ظہار ہے۔ ظہار کے معنی شرعی کسی کا اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ تو مجھ پر ایسی ہے جیسی میری ماں کی پشت۔ یہ لفظ ظہر سے مشتق ہے اور ظہر پشت کو کہتے ہیں۔

## اصلیت ظہار

اسلام سے قبل عرب کا ایک رواج تھا جسے ظہار کہتے ہیں۔

وہ اس قسم کے الفاظ سے واقع ہوتا تھا جب مرد عورت کو کہہ دے کہ تیری پیٹھ مجھے اپنی ماں کی جگہ ہے جس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ تو میری ماں کی جگہ ہے۔

اس جملہ کے کہہ دینے سے ان کے نزدیک عورت مرد سے جدا ہو جاتی تھی۔ اور آج بھی بے علم طبقہ ایسا ہی سمجھتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لیکن قانون اسلام میں اسے طلاق کی جگہ نہیں مانا گیا۔

بلکہ اس کا کفارہ مقرر کیا گیا جو اٹھائیسویں پارہ کی سورہ مجادلہ میں مذکور ہے جس میں ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ

اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں پھر لوٹ کر اسے اپنی بیوی رکھتے ہیں یا وہی کام کرتے ہیں جو کہہ چکے ہیں کہ نہیں کریں گے تو ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرے۔ مسلمانوں تم کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ اس پر کاربند ہو اور اللہ تمہارے عملوں سے خبردار ہے تو جسے غلام میسر نہ ہو (جیسا کہ فی زمانہ شرعی غلام معدوم ہے) تو ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے مسلسل ساٹھ روزے رکھے اور جسے اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

یہ آیت کریمہ ہے جس سے فقہا نے ظہار کے جزئیات نکالے۔ اور

دوسری رسم قبیح یہ بھی تھی کہ لے پالک کو عام طور پر پالنے والے کی اولاد تصور کرتے تھے آگے اس کا بھی رد فرمایا اور ارشاد ہوا:

وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ۝ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ

اور نہیں کیا تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا یہ بات تمہارے اپنے منہ کی ہے اور اللہ تو حق بات فرماتا ہے اور وہی لوگوں کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

اَدْعِيَآءَ جمع دعی کی ہے جیسے اتقیاء جمع تقی کی ہے۔ دعیٌّ منہ بولے بیٹے کو کہتے ہیں جسے ہماری زبان میں متبنیٰ کہا جاتا ہے۔

هُوَ اَقْسَطُ۔ ہو ضمیر راجع ادعوا کے مصدر کی طرف جس طرح اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى میں ہو راجع ہے عدل کی طرف جو مصدر ہے اعدلوا کا۔

اَقْسَطُ۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے جو مشتق ہے قسط سے اس کے معنی عدل کے ہیں۔

خلاصہ مفہوم آیت یہ ہوا کہ اپنی بیوی کو ماں کے برابر کہنے والا ظہار کرنے والا ہے اس سے بیوی کے نکاح پر اثر نہیں پڑتا بلکہ اس کہنے پر کفارہ ادا کرنا لازمی ہے۔ غلام شرعی اگر میسر ہو تو اسے آزاد کرے یا ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اس سے قبل بیوی سے قربت حرام ہے۔

ایسے ہی جسے منہ بولا بیٹا کہہ دیا وہ درحقیقت بیٹا نہیں ہوسکتا یہ رسم مشرکین میں تھی۔ اسلام میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔ چنانچہ

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

میں وضاحت ہے کہ اسے اپنے باپ کی طرف ہی منسوب کرو یہی انصاف ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَ غَیْرُھُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا اَنَّ زَیْدَ بْنَ حَارِثَۃَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کُنَّا نَدْعُوْہُ اِلَّا زَیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآءِھِمْ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہ کو جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد شدہ غلام تھے انہیں زید بن محمد ہی کہتے تھے حتیٰ کہ آیت کریمہ میں ممانعت آ گئی اور ارشاد ہوا: اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآءِھِمْ۔

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ بْنِ شَرَاحِیْلَ۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا تم زید بن حارثہ بن شراحیل ہو۔

## اس کا مفصل واقعہ نزول

یہ ہے کہ ابن مردویہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں:

اِنَّہٗ کَانَ فِیْ اَخْوَالِہٖ بَنِیْ مَعْنٍ مِّنْ بَنِیْ ثُعَلٍ مِنْ طَیٍّ فَاُصِیْبَ فِیْ نَھْبٍ مِّنْ طَیٍّ فَقُدِّمَ بِہٖ سُوْقَ عُکَاظٍ وَانْطَلَقَ حَکِیْمُ بْنُ حِزَامِ ابْنِ خُوَیْلَدٍ اِلٰی عُکَاظٍ یَتَسَوَّقُ بِھَا فَاَوْصَتْہُ عَمَّتُہٗ خَدِیْجَۃُ اَنْ یَّبْتَاعَ لَھَا غُلَامًا ظَرِیْفًا عَرَبِیًّا اِنْ قَدَرَ عَلَیْہِ فَلَمَّا قَدِمَ وَجَدَ زَیْدًا یُبَاعُ فِیْھَا فَاَعْجَبَہٗ ظَرْفُہٗ فَابْتَاعَہٗ فَقَدِمَ بِہٖ عَلَیْھَا وَقَالَ لَھَا اِنِّیْ قَدِ ابْتَعْتُ لَکِ غُلَامًا ظَرِیْفًا عَرَبِیًّا فَاِنْ اَعْجَبَکِ فَخُذِیْہِ وَاِلَّا فَدَعِیْہِ فَاِنَّہٗ قَدْ اَعْجَبَنِیْ۔

وہ اپنے ننہال بنی معن میں تھے اور بنی معن جو بنی ثعل سے تھے ان کی شاخ بنی طے پر کسی جنگ میں ایسی افتاد پڑی کہ زید اس میں غلام بنا کر سوق عکاظ میں لائے گئے۔

اور حکیم بن حزام بن خویلد بطور سیر سوق عکاظ میں آئے انہیں ان کی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہہ رکھا تھا کہ کوئی اچھا عقلمند غلام عربی میرے لئے اگر ممکن ہو تو خرید لو۔

حکیم بن حزام جب اس بازار عکاظ میں آئے تو حضرت زید کو بکتا ہوا دیکھا آپ کو وہ پسند آ گئے اور خرید کر حضرت خدیجہ کی خدمت میں لائے اور کہا میں نے تمہارے لئے ایک غلام خریدا جو ذہین اور عربی ہے اگر تمہیں پسند ہو تو رکھ لو ورنہ رہنے دو۔

فَلَمَّا رَاٰتْہُ خَدِیْجَۃُ اَعْجَبَھَا فَاَخَذَتْہُ۔ حضرت خدیجہ نے جب انہیں دیکھا پسند کر لیا اور اپنے پاس رکھ لیا۔

فَتَزَوَّجَھَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عِنْدَھَا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہو گیا اور زید ان کے پاس تھے۔

فَاَعْجَبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَرْفُہٗ فَاسْتَوْھَبَہٗ مِنْھَا اِنَّہٗ کَانَ ابْنَ ثَمَانٍ حِیْنَ وُھِبَ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت زید کی ذہانت پسند آ گئی اور حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اس غلام کو ہمیں ہبہ کر دو۔ اس وقت ان کی عمر آٹھ سال تھی۔

فَقَالَتْ اَھَبُہٗ لَکَ فَاِنْ اَرَدْتَّ عِتْقَہٗ فَالْوَلَاءُ لِیْ۔ حضرت ام المومنین نے عرض کی حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم ہبہ تو میں کرتی ہوں لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے آزاد فرمانے کا ارادہ فرمائیں تو اس کی ولا میرے حق میں ہوگی۔

فَاَبٰی عَلَیْھَا عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار فرمایا آخرش ام المومنین نے بلا شرط ہبہ کر دیا۔

فَاَوْھَبَتْہُ لَہٗ اِنْ شَآءَ اَعْتَقَ وَاِنْ شَآءَ اَمْسَکَ۔ اور کہہ دیا حضور چاہیں آزاد کریں اور چاہیں تو غلام بنا کر ہی رکھیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَشَبَّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ پھر وہ حضور ﷺ کی غلامی میں ہی جوان ہوئے۔

ثُمَّ اِنَّهٗ خَرَجَ فِيْ اِبِلٍ لِاَبِيْ طَالِبٍ بِاَرْضِ الشَّامِ فَمَرَّ بِاَرْضِ قَوْمِهٖ۔ پھر ایک بار حضرت زید ابو طالب کے اونٹوں کے ساتھ ارض شام کی طرف گئے اور اپنی قوم کی زمین پر گزرے۔

فَعَرَفَهٗ عَمُّهٗ۔ تو حضرت زید کے چچا نے انہیں پہچان لیا۔

فَقَامَ اِلَيْهِ۔ پس وہ آپ کے پاس کھڑا ہوا

فَقَالَ مَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ۔ چچا نے پوچھا اے لڑکے تو کون ہے؟

قَالَ غُلَامٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ۔ حضرت زید نے کہا میں اہل مکہ سے ہوں۔

قَالَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ چچا نے کہا کیا انہیں میں سے ہو؟

قَالَ لَا۔ زید نے کہا نہیں۔

قَالَ فَحُرٌّ اَنْتَ اَمْ مَمْلُوْكٌ۔ چچا نے کہا تو آزاد ہے یا غلام؟

قَالَ بَلْ مَمْلُوْكٌ۔ حضرت زید نے کہا نہیں میں غلام مملوک ہوں۔

قَالَ لِمَنْ۔ چچا نے پوچھا کس کا غلام ہے؟

قَالَ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ حضرت زید نے کہا میں محمد بن عبد اللہ ﷺ کا غلام مملوک ہوں۔

فَقَالَ لَهٗ اَعَرَبِيٌّ اَنْتَ اَمْ عَجَمِيٌّ۔ چچا نے پوچھا تو عربی ہے یا عجمی؟

قَالَ عَرَبِيٌّ۔ زید نے فرمایا عربی النسل ہوں۔

قَالَ مِمَّنْ اَصْلُكَ۔ چچا نے پوچھا کس قبیلہ سے تیری اصل ہے؟

قَالَ مِنْ كَلْبٍ۔ زید نے فرمایا میں قبیلہ بنی کلب سے ہوں۔

قَالَ مِنْ اَيِّ كَلْبٍ۔ چچا نے پوچھا کون سا بنی کلب تیرا قبیلہ ہے؟

قَالَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ وَدٍّ۔ زید نے کہا بنی عبدود سے۔

قَالَ وَيْحَكَ ابْنُ مَنْ اَنْتَ۔ چچا نے کہا ہائے افسوس تو کس کا بیٹا ہے؟

قَالَ ابْنُ حَارِثَةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ۔ حضرت زید نے کہا میں حارثہ بن شراحیل کا بیٹا ہوں۔

قَالَ وَاَيْنَ اُصِبْتَ۔ چچا نے کہا تو کہاں گرفتار ہوا؟

قَالَ فِيْ اَخْوَالِيْ۔ زید نے کہا اپنے ننھیال میں۔

قَالَ وَمَنْ اَخْوَالُكَ۔ چچا نے پوچھا تیرے ننھیال کون ہیں؟

قَالَ طَيٌّ۔ زید نے کہا بنی طے۔

قَالَ مَا اسْمُ اُمِّكَ۔ چچا نے کہا تیری ماں کا کیا نام ہے؟

قَالَ سُعْدٰى۔ حضرت زید نے کہا میری ماں سُعدیٰ ہے۔

فَالْتَزَمَهٗ وَقَالَ ابْنُ حَارِثَةَ وَدَعَا اَبَاهُ فَقَالَ يَا حَارِثَةُ هٰذَا ابْنُكَ۔ تو چچا نے حضرت زید کو گلے لگایا اور کہا حارثہ کا

بیٹا اور ان کے باپ کو بلا کر کہا اے حارثہ یہ تمہارا بیٹا ہے۔

فَاَتَاهُ حَارِثَةُ فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِ عَرَفَهٗ۔ حارثہ جب آئے اور دیکھا تو اپنے لخت جگر زید کو پہچان لیا۔

قَالَ كَيْفَ صُنْعُ مَوْلَاكَ اِلَيْكَ۔ باپ نے پوچھا کیسا برتاؤ ہے تیرے مولیٰ کا تیرے ساتھ۔

قَالَ يُؤْثِرُنِيْ عَلٰى اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ۔ حضرت زید نے فرمایا میرے ساتھ بیوی بچوں سے زائد محبت کرتے ہیں۔

فَرَكِبَ مَعَهٗ اَبُوْهُ وَ عَمُّهٗ وَاَخُوْهُ حَتّٰى قَدِمُوْا مَكَّةَ فَلَقُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ پھر حضرت زید کے ساتھ حارثہ اور زید کے چچا اور بھائی سوار ہو کر مکہ آئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔

فَقَالَ لَهٗ حَارِثَةُ يَا مُحَمَّدُ اَنْتُمْ اَهْلُ حَرَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ جِيْرَانِهٖ وَ عِنْدَ بَيْتِهٖ تَفُكُّوْنَ الْعَانِيَ وَ تُطْعِمُوْنَ الْاَسِيْرَ ابْنِيْ عِنْدَكَ فَامْنُنْ عَلَيْنَا وَاَحْسِنْ عَلَيْنَا فِيْ فِدَائِهٖ فَاِنَّكَ ابْنُ سَيِّدِ قَوْمِهٖ وَ اِنَّا سَنَرْفَعُ اِلَيْكَ فِي الْفِدَاءِ مَا اَحْبَبْتَ۔ اور حارثہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم آپ اللہ کے حرم والے اور اس کے ہمسایہ ہیں اور اللہ کے گھر کے پاس آپ قیدیوں کو آزاد فرماتے اور اسیروں کو کھلاتے ہیں میرا بیٹا حضور (صلی اللہ علیک وآلک وسلم) کے پاس ہے تو آپ ہم پر احسان فرمائیں اور اچھا سلوک کریں اس کے آزاد کرنے میں آپ ابن سید قوم ہیں اور ہم لوگ دست سوال بخشش کے لئے بلند کئے ہوئے ہیں اور وہ مانگتے ہیں جو مجھے محبوب ہے (یعنی اپنا بیٹا آپ سے طلب کرتا ہوں) اور اس کا زر فدیہ آپ کی بارگاہ میں پیش کر دیں گے۔

فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْكُمْ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم اس سے بہتر آپ کو عطا فرماتے ہیں۔

قَالُوْا وَ مَا هُوَ۔ انہوں نے عرض کی وہ کیا ہے؟

قَالَ اُخَيِّرُهٗ فَاِنِ اخْتَارَكُمْ فَخُذُوْهُ بِغَيْرِ فِدَاءٍ وَاِنِ اخْتَارَنِيْ فَكُفُّوْا عَنْهُ۔ فرمایا میں زید کو مختار کرتا ہوں۔ اگر وہ تمہیں اختیار کرے تو بغیر فدیہ ادا کیے لے جاؤ اور اگر وہ مجھے منظور کرے تو تم اس کے لے جانے سے باز آ جاؤ۔

فَقَالَ جَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى خَيْرًا فَقَدْ اَحْسَنْتَ۔ حارثہ خوش ہو کر عرض کرنے لگے حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم اللہ آپ کو جزائے خیر عطا کرے آپ نے بڑا احسان فرمایا۔

فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا زَيْدُ اَتَعْرِفُ هٰؤُلَاءِ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید کو بلا کر فرمایا کیا تم انہیں جانتے ہو۔

قَالَ نَعَمْ هٰذَا اَبِيْ وَ عَمِّيْ وَاَخِيْ۔ زید نے عرض کی: حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم میں انہیں جانتا ہوں یہ میرا باپ ہے اور یہ چچا اور بھائی ہیں۔

فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُمْ مَنْ قَدْ عَرَفْتَهُمْ۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو یہ وہ ہیں جنہیں تم جانتے ہو۔

فَاِنِ اخْتَرْتَهُمْ فَاذْهَبْ مَعَهُمْ وَاِنِ اخْتَرْتَنِيْ فَاَنَا مَنْ تَعْلَمُ۔ تو اگر تو انہیں چاہتا ہے تو ان کے ساتھ جا اور اگر مجھے چاہتا ہے تو میں وہ ہوں جسے تو جانتا ہے۔

قَالَ لَهٗ زَيْدٌ مَا اَنَا بِمُخْتَارٍ عَلَيْكَ اَحَدًا اَبَدًا اَنْتَ مَعِيْ بِمَكَانِ الْوَالِدِ وَالْعَمِّ۔ حضرت زید نے عرض کی حضور!

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

صلی اللہ علیک وآلک وسلم میں کسی کو آپ کے مقابلہ میں کبھی نہیں چاہتا آپ میرے حق میں باپ چچا کے برابر ہیں۔

یہ سنتے ہی حارثہ اور چچا حضرت زید سے کہنے لگے:

اَیَازَیْدُ اَتَخْتَارُ الْعُبُوْدِیَّةَ۔ اے زید کیا تجھے غلامی پسند ہے؟

قَالَ مَا اَنَا بِمُفَارِقٍ هٰذَا الرَّجُلَ۔ حضرت زید نے جواب دیا غلامی ہو یا کچھ اور میں اسی ہستی کی جدائی کبھی گوارا نہیں کر سکتا۔

فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِرْصَهٗ عَلَیْهِ قَالَ اِشْهَدُوْا اَنَّهٗ حُرٌّ وَاَنَّهُ ابْنِیْ یَرِثُنِیْ وَاَرِثُهٗ۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت زید میں حرص فیض صحبت پائی تو فرمایا تم گواہ رہو زید آزاد ہے اور وہ میرے بیٹے کے قائم مقام ہے اور میرے فیوض کا وہ وارث ہے اور میں اس کے جذبات حاصل کروں گا۔

فَطَابَتْ نَفْسُ اَبِیْهِ وَعَمِّهٖ لَمَّا رَاَوْا مِنْ کَرَامَتِهٖ عَلَیْهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔ یہ سن کر باپ اور چچا کا دل خوش ہو گیا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کرم اس شان کا دیکھا۔

فَلَمْ یَزَلْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ یُدْعٰی زَیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ۔ تو زمانہ جاہلیت میں عموماً حضرت زید کو زید بن محمد ہی کہا جاتا رہا حتی کہ آیہ کریمہ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ نازل ہوئی۔ اس کے بعد

فَدُعِیَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ۔ زید بن حارثہ آپ کو پکارا گیا۔ اس پر حکم کے بعد ارشاد ہے:

هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ۔ یہی عین انصاف ہے اللہ کے نزدیک۔

فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْكُمْ ؕ

تو تم اگر نہیں جانتے ان کے آباء واجداد کو تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں اور دوست۔

اس کے معنی یہ ہیں: وَاَوْلِیَآءُکُمْ فِیْهِ فَادْعُوْهُمْ بِالْاُخُوَّةِ وَالْمَوْلَوِیَّةِ بِتَاوِیْلِهِمَا بِالْاُخُوَّةِ وَالْوَلَایَةِ فِی الدِّیْنِ۔

وَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝

اور تم پر کوئی گناہ نہیں جو غلطی سے ایسا کہہ دو لیکن دل کے قصد سے گناہ ہے۔ یعنی غلطی سے کسی کی اولاد کو کسی کی طرف منسوب کر دیا تو گناہ نہیں البتہ قصداً کسی کی اولاد کو کسی کی طرف منتسب کر دیا تو وہ گناہ ہے۔

چنانچہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اِنِّیْ لَسْتُ اَخَافُ عَلَیْکُمُ الْخَطَأَ وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمُ الْعَمَدَ۔ میں تم سے تمہاری خطا پر خائف نہیں لیکن قصداً جو تم سے سرزد ہوا اس کا خوف ہے۔

ایک حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وُضِعَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَاُ وَالنِّسْیَانُ وَمَا اُکْرِهُوْا عَلَیْهِ۔ میری امت سے خطا و نسیان اور اکراہاً جو کرایا جائے وہ معاف کیا گیا۔

بہر حال قصداً کسی غیر کی طرف کسی کو منسوب کرنا شرعاً ممنوع ہے اور سخت ممنوع ہے اور سہواً معاف ہے۔

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔ اسی لئے فرمایا کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَیُعْلَمُ مِنَ الْاٰیَةِ اَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ اِنْتِسَابُ الشَّخْصِ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَعَدَّ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ مِّنَ الْكَبَائِرِ۔ مفہوم آیت سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ انتساب الی غیر ابیہ کبائر میں ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

چنانچہ شیخین اور ابوداؤد سعد بن ابی وقاص سے راوی ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیۡرِ اَبِیۡہِ وَ ھُوَ یَعۡلَمُ اَنَّہٗ غَیۡرُ اَبِیۡہِ فَالۡجَنَّۃُ عَلَیۡہِ حَرَامٌ۔ جو کسی کو کسی کے باپ کے علاوہ منسوب کرے اور جانتا ہو کہ یہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔

دوسری حدیث شیخین سے ہے: مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیۡرِ اَبِیۡہِ اَوِ انۡتَمٰی اِلٰی غَیۡرِ مَوَالِیۡہِ فَعَلَیۡہِ لَعۡنَۃُ اللّٰہِ وَالۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ لَایَقۡبَلُ اللّٰہُ مِنۡہُ صَرۡفًا وَّ لَا عَدۡلًا۔

بہر حال انتساب الی الغیر سخت گناہ ہے اس سے اجتناب لازمی ہے۔ اس کے بعد حضور سید یوم النشور کا منصب جلیل واضح کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَ اَزۡوَاجُہٗۤ اُمَّہٰتُہُمۡ ؕ

یہ نبی زیادہ احق واقرب ہیں مومنین کے ساتھ ان کی جانوں سے اور ان کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں۔

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام احق واقرب بلکہ اس سے بھی از روئے ولایت ونصرت ان سے قریب تر ہیں فَاِنَّہٗ عَلَیۡہِ السَّلَامُ لَا یَاۡمُرُھُمۡ وَلَا یَرۡضٰی مِنۡھُمۡ اِلَّا بِمَا فِیۡہِ صَلَاحُھُمۡ وَ نَجَاحُھُمۡ۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے مومنین کو کوئی حکم نہیں ہوتا مگر وہی جس میں ان کی اصلاح اور نجات ہو برخلاف نفس کے کہ وہ امارۃ بالسوء بھی ہوتا ہے۔

بناء بریں ظاہر ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ ہیں اور اَوۡلٰی مِنۡ کُلِّ النَّاسِ بھی ہیں۔

وَقَدۡ اَخۡرَجَ الۡبُخَارِیُّ وَغَیۡرُہٗ عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّہٗ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَا مِنۡ مُؤۡمِنٍ اِلَّا اَنَا اَوۡلَی النَّاسِ بِہٖ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ اِقۡرَءُوۡا اِنۡ شِئۡتُمۡ اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ فَاَیُّمَا مُؤۡمِنٍ تَرَکَ مَالًا فَلۡیَرِثۡہُ عُصۡبَتُہٗ مَنۡ کَانُوۡا فَاِنۡ تَرَکَ دَیۡنًا اَوۡ ضَیَاعًا (اَیۡ عِیَالًا) فَلۡیَاۡتِنِیۡ فَاَنَا مَوۡلَاہُ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ہر مومن کے لئے اولی الناس ہوں دنیا و آخرت میں اگر پڑھنا چاہو تو اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ پڑھ لو تو جو مومن مال چھوڑے تو اس میں اس کے عصبات متصرف ہیں اور اگر قرض یا عیال چھوڑے تو اسے میرے پاس لاؤ میں اس کا کفیل ہوں۔

آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے: اِنَّہٗ عَلَیۡہِ السَّلَامُ اَرَادَ غَزۡوَۃَ تَبُوۡکَ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالۡخُرُوۡجِ فَقَالَ اُنَاسٌ مِّنۡھُمۡ نَسۡتَاۡذِنُ اٰبَآءَنَا وَ اُمَّھَاتِنَا فَنَزَلَتۡ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک کا ارادہ فرمایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ تیاری کریں تو بعض لوگوں نے عرض کیا ہم والدین سے اجازت لیں تو چلیں گے اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں تنبیہ فرمائی گئی کہ سرکار کے حکم کے مقابل باپ بھائی ماں کیا چیز ہیں ہمارے یہ نبی تمہاری جانوں تمہارے مالوں اولادوں سب سے زیادہ احق ہیں۔

اور ان کی ازواج مطہرات کا یہ احترام ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے امت پر ماں کی طرح حرام ہیں اور نظر ڈالنا ان کی خلوت میں جانا ان کے ورثہ میں حق طلب کرنا یہ سب وہ امور ہیں جن میں ان کا حکم اجنبی کا ہے یَعۡنِیۡ مُنَزَّلَاتٌ مَنۡزِلَۃَ اُمَّھَاتِھِمۡ فِیۡ تَحۡرِیۡمِ النِّکَاحِ وَاسۡتِحۡقَاقِ التَّعۡظِیۡمِ۔

چنانچہ فریابی اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی اپنی سنن میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق راوی ہیں:

اِنَّہٗ کَانَ یَقۡرَأُ اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَ ھُوَ اَبٌ لَّھُمۡ وَ اَزۡوَاجُہٗۤ اُمَّھٰتُھُمۡ۔ حضرت ابن عباس

آیت کریمہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ میں یہ جملے اور پڑھتے ہیں وَھُوَاَبٌ لَّھُمْ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور امت کے حق میں باپ ہیں اور آپ کی ازواج مائیں ہیں۔

اور حضرت ابی بن کعب کے مصحف میں آیہ کریمہ یوں تھی: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّھٰتُہُمْ ؕ وَھُوَاَبٌ لَّھُمْ۔

صاحب روح المعانی اس پر فرماتے ہیں: وَاِطْلَاقُ الْاَبِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ سَبَبٌ لِلْحَیَاۃِ الْاَبَدِیَّۃِ کَمَا اَنَّ الْاَبَ سَبَبٌ لِلْحَیَاۃِ بَلْ ھُوَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ بِالْاَبُوَّۃِ مِنْہُ۔

اور باپ کا اطلاق حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لئے کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حیات ابدیہ کے سبب ہیں جیسے عام باپ اولاد کے پیدا ہونے کا سبب ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باپ سے زیادہ اپنی امت پر حق رکھتے ہیں۔

اور مجاہد کہتے ہیں: کُلُّ نَبِیٍّ اَبٌ لِّاُمَّتِہٖ۔ ہر نبی اپنی امت کا باپ ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام نے امت کی لڑکیوں کو ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ فرمایا تھا۔

ابن سعد حضرت ام سلمہ سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: اَنَا اُمُّ الرِّجَالِ مِنْکُمْ وَالنِّسَآءِ وَعَلَیْہِ یَکُوْنُ مَا ذُکِرَ وَجْہُ التَّشْبِیْہِ بِالنِّسْبَۃِ اِلَی الرِّجَالِ وَاَمَّا بِالنِّسْبَۃِ اِلَی النِّسَآءِ فَھُوَ اسْتِحْقَاقُ التَّعْظِیْمِ۔ ہم لوگوں کی مائیں ہیں اس میں جو تشبیہ دی گئی ہے وہ بالنسبۃ الی الرجال ہے اور بالنسبۃ الی النساء وہ استحقاق تعظیم ہے۔

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُہُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُھٰجِرِیْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِکُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ کَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۶﴾

اور رشتہ دار کتاب اللہ کی رو سے تمام مومنین اور مہاجرین سے بڑھ کر ایک دوسرے کے حق دار ہیں مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنا چاہو تو یہ علیحدہ بات ہے۔ یہی حکم کتاب اللہ میں مسطور ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اُولُوا الْاَرْحَامِ بِحَقِّ قَرَابَاتٍ اَوْلٰی بِالْمِیْرَاثِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِحَقِّ الدِّیْنِ وَمِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ بِحَقِّ الْھِجْرَۃِ۔

آلوسی کہتے ہیں: اُولُوا الْاَرْحَامِ اَیْ ذَوِی الْقَرَابَاتِ الشَّامِلُوْنَ لِلْعَصَبَاتِ لَا مَا یُقَابِلُھُمْ بَعْضُھُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِی النَّفْعِ بِمِیْرَاثٍ وَغَیْرِہٖ مِنَ النَّفْعِ الْمَالِیِّ اَوْ فِی التَّوَارُثِ۔ اولوالارحام وہ رشتہ دار ہیں جو عصبات کے ساتھ میراث میں شریک ہیں نہ یہ کہ مراتب ایمان میں محض رشتہ کے سبب ایک دوسرے سے افضل ہو۔

اور مومنین ومہاجرین پر اس آیت کریمہ میں فضیلت نہیں بلکہ بحق القرابت اولی فی کل نفع وبالمیراث۔

اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِکُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کی طرف سلوک کرنا چاہو۔

یہ حکم کتاب اللہ یعنی لوح محفوظ یا قرآن کریم میں مسطور ہے۔ گویا یہ ارشاد ہے:

اَلْقَرِیْبُ اَوْلٰی مِنَ الْاَجْنَبِیِّ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُھَاجِرِیْنَ فِیْ کُلِّ نَفْعٍ مِّنْ مِیْرَاثٍ وَصَدَقَۃٍ وَھَدِیَّۃٍ وَنَحْوِ ذٰلِکَ اِلَّا فِی الْوَصِیَّۃِ۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ۠ وَاَخَذْنَا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۙ

اور یاد فرمائیں اے محبوب! اس وقت کو جب ہم نے تمام نبیوں سے تبلیغ رسالت کا عہد لیا اور خاص طور پر تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے اور ان سے پکا عہد لیا۔

وَ اِذْ - اَیْ اُذْکُرْ وَقْتَ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیِّیْنَ کَافَّۃً عُھُوْدِھِمْ تَبْلِیْغَ الرِّسَالَۃِ وَالشَّرَائِعِ وَالدُّعَآءِ اِلَی الدِّیْنِ الْحَقِّ۔

وَاَخْرَجَ ابْنُ جَرِیْرٍ وَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ سُبْحٰنَہٗ اَخَذَ مِنَ النَّبِیِّیْنَ عُھُوْدَھُمْ بِتَصْدِیْقِ بَعْضِھِمْ بَعْضًا وَاتِّبَاعِ بَعْضِھِمْ بَعْضًا۔

وَ فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی عَنْہُ اَنَّہٗ اَخَذَ اللہُ تَعَالٰی مِیْثَاقَھُمْ بِتَصْدِیْقِ بَعْضِھِمْ بَعْضًا وَاتِّبَاعِ بَعْضِھِمْ بَعْضًا وَ بِاِعْلَانٍ بِاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہِ وَاِعْلَانِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔

یعنی اس عہد کو یاد فرمائیں جو تمام انبیاء سے تبلیغ رسالت وتصدیق بعض کو بعض کے لئے اور دوسری روایت میں وہی عہد اور مزید یہ کہ اس امر کا اعلان کریں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور حضور سے یہ عہد مزید لیا گیا کہ وہ اعلان فرمائیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اس آیہ کریمہ میں مِنْكَ فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو مخصوص فرمانے کی وجہ وجیہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت تمام مشاہیر انبیاء پر بھی ہے باآنکہ وہ رسولوں میں اولوالعزم ہیں اس کے علاوہ بزار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بھی لاتے ہیں: اِنَّھُمْ خِیَارُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔ یہ انبیاء میں اور اولاد آدم میں بہترین ہستی ہیں۔

وَ تَقْدِیْمُ نَبِیِّنَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَنَّہٗ اٰخِرُھُمْ بِعْثَۃً لِلْاِیْذَانِ بِمَزِیْدِ خَطَرِہِ الْجَلِیْلِ اَوْ لِتَقَدُّمِہٖ فِی الْخَلْقِ۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقدم کیا باآنکہ بعثت کے اعتبار سے حضور آخر انبیاء ہیں لیکن پیدائش میں خلق اللہ سے اول۔

چنانچہ ابن ابی عاصم اور ضیاء مختارہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بُدِءَ بِیَ الْخَلْقُ وَ کُنْتُ اٰخِرُھُمْ فِی الْبَعْثِ۔ مخلوق کی ابتداء مجھ سے کی گئی اور میں بعثت میں سب سے آخر ہوں اسی وجہ میں جامی کہتے ہیں:

اے ختم رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ!

اور ایسی بہت سی احادیث ہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کُنْتُ نَبِیًّا وَ اٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ میں اس وقت نبی تھا جب آدم روح وجسد میں تھے۔

اور ابن مردویہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں: قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللہِ مَتٰی اُخِذَ مِیْثَاقُكَ قَالَ وَ اٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔ عرض کیا گیا حضور! آپ سے یہ میثاق کب لیا گیا فرمایا جب کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام روح وجسد میں تھے۔

اور وَاَخَذْنَا مِنْھُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا۔ اور ان سے ہم نے پکا عہد لیا۔

یہاں میثاق غلیظ سے مراد یمین اللہ ہے یعنی قسمیں لے لی گئیں۔

لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِھِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ۸

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تا کہ آخر کار اللہ سچوں یعنی پیغمبروں سے ان کے سچ یعنی تبلیغ رسالت پر سوال کرے اور ان سے منکروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اَلْمُرَادُ مِنَ الصَّادِقِیْنَ النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اُخِذَ مِیْثَاقُھُمْ۔ صادقین سے مراد وہ نبی ہیں جن سے عہد لیا گیا۔ گویا ان سے سوال ہوگا کہ انہوں نے تبلیغ فرمائی اس سے کفار و منکرین بھری محفل میں رسوا و ذلیل کئے جائیں گے۔

## با محاورہ ترجمہ دوسرا رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۱

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۟ۚ﴿۹﴾

اے ایمان والو اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا تھا جبکہ تم پر لشکر کے لشکر آ چڑھے تو ہم نے ان پر آندھی بھیجی اور وہ لشکر بھیجا جو تمہیں دکھائی نہ دیتا تھا اور اللہ جو کچھ تم کر رہے تھے دیکھ رہا تھا

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾

جب دشمن آ پڑے تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے کے رخ سے اور خوف سے تمہاری آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آ گئے اور تمہارے گمان اللہ کے ساتھ بدل گئے

هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ﴿۱۱﴾

اس موقع پر امتحان کیا اللہ نے مومنوں کا اور خوب ہی سخت سے ہلایا

وَ اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾

اور جب بولے منافق اور وہ جن کے دلوں میں مرض نفاق تھا کہ جو وعدہ اللہ نے اور اس کے رسول نے کیا وہ کچھ نہ تھا مگر دھوکا

وَ اِذْ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ یَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَ مَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ۛۚ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾

اور جب کہنے لگی ایک جماعت ان میں سے اے اہل یثرب! تم نہیں ٹھہر سکو گے دشمن کے مقابلہ میں تو لوٹ جاؤ اور اجازت طلب کرنے لگے ایک گروہ والے ان میں سے نبی سے اور کہنے لگے بے شک ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں اور وہ غیر محفوظ نہ تھے مگر ان کا ارادہ اس بہانے بھاگ جانے کا تھا

وَ لَوْ دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىِٕلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَ مَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا یَسِیْرًا ﴿۱۴﴾

اور اگر ایسے ہی لشکر آ گھسیں اطراف مدینہ سے پھر ان سے وہ فتنہ کفر چاہیں تو ضرور وہ ادھر آ جائیں اور نہ کریں اس میں دیر مگر تھوڑی

وَ لَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَ كَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾

اور بے شک وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے اس سے پہلے کہ نہ پیٹھ دیں گے اور اللہ کا عہد پوچھا جائے گا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٦﴾

فرما دیجئے تمہارا بھاگنا نفع نہ دے گا اگر بھاگو گے موت سے یا قتل سے اور اب دنیا میں نفع نہ دیئے جاؤ گے مگر تھوڑا

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧﴾

فرما دیجئے کون ہے جو تمہیں اللہ کے حکم سے بچائے اگر وہ تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کرے یا تم پر رحم فرمائے اور نہ پائیں گے وہ اللہ کے سوا حامی اور نہ مددگار

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٨﴾

بے شک اللہ جانتا ہے جہاد سے روکنے والوں کو تم میں سے اور کہنے والوں کو اپنے بھائیوں سے ہماری طرف چلے آؤ اور جنگ کی تکلیف میں نہیں پڑتے مگر تھوڑے

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ښ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۭ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٩﴾

تمہارے معاملہ میں بخل کرتے ہیں تو جب آتا ہے خوف تو دیکھتے ہیں تمہاری طرف ان کی آنکھیں پھر رہی ہوتی ہیں مثل اس کے جسے موت نے گھیرا ہو تو جب یہ خوف چلا جاتا ہے طعنہ دیتے ہیں تمہیں سخت زبان سے مال غنیمت کے لالچ میں یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں تو اللہ نے ان کے اعمال اکارت کر دیئے اور یہ اللہ پر آسان ہے

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٢٠﴾

کیا وہ سمجھ رہے ہیں کہ لشکر کفار ابھی نہیں گیا اور اگر لشکر دوبارہ آ جائے تو چاہیں گے کہ کسی طرح گاؤں میں جا کر دیہاتی بستی میں پہنچ کر تمہاری خبر پوچھیں اگر وہ تم میں رہتے بھی تو نہ لڑتے مگر کم

## حل لغات دوسرا رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| يٰٓاَيُّهَا ۔ اے | الَّذِيْنَ ۔ وہ جو | اٰمَنُوْا ۔ ایمان لائے ہو | اذْكُرُوْا ۔ یاد کرو |
| نِعْمَةَ ۔ احسان | اللّٰهِ ۔ اللہ کا | عَلَيْكُمْ ۔ تم پر | اِذْ ۔ جبکہ |
| جَآءَتْكُمْ ۔ آئے تمہارے پاس | جُنُوْدٌ ۔ لشکر | فَاَرْسَلْنَا ۔ تو بھیجی ہم نے | عَلَيْهِمْ ۔ ان پر |
| رِيْحًا ۔ ہوا | وَّ ۔ اور | جُنُوْدًا ۔ ایسے لشکر کہ | لَّمْ ۔ نہ |
| تَرَوْ ۔ دیکھا تم نے | هَا ۔ ان کو | وَ ۔ اور | كَانَ ۔ ہے |
| اللّٰهُ ۔ اللہ | بِمَا ۔ اس کو جو | تَعْمَلُوْنَ ۔ کرتے ہو تم | بَصِيْرًا ۔ دیکھنے والا |
| اِذْ ۔ جب | جَآءُوْ ۔ آئے | كُمْ ۔ تم پر | مِّنْ فَوْقِكُمْ ۔ تمہارے |
| اوپر سے | وَ ۔ اور | مِنْ اَسْفَلَ ۔ نیچے کے رخ سے | |
| مِنْكُمْ ۔ تم سے | وَ ۔ اور | اِذْ ۔ جب | زَاغَتْ ۔ پتھرا گئیں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| الْاَبْصَارُ۔ آنکھیں | وَ۔اور | بَلَغَتِ۔ پہنچے | الْقُلُوْبُ۔ دل |
| الْحَنَاجِرَ۔ ہنسلی کو | وَ۔اور | تَظُنُّوْنَ۔ خیال کیا تم نے | بِاللّٰهِ۔ اللہ کے متعلق |
| الظُّنُوْنَا۔ برا گمان کرنا | هُنَالِكَ۔ اس وقت | ابْتُلِيَ۔ آزمائے گئے | الْمُؤْمِنُوْنَ۔ مومن |
| وَ۔اور | زُلْزِلُوْا۔ ہلائے گئے | زِلْزَالًا۔ ہلانا | شَدِيْدًا۔ سخت |
| وَ۔اور | اِذْ۔ جب | يَقُوْلُ۔ کہنے لگے | الْمُنٰفِقُوْنَ۔ منافق |
| وَ۔اور | الَّذِيْنَ۔ وہ کہ | فِيْ۔ بیچ | قُلُوْبِهِمْ۔ ان کے دلوں کے |
| مَّرَضٌ۔ بیماری ہے | مَّا۔ نہیں | وَعَدَ۔ وعدہ کیا | نَا۔ ہم سے |
| اللّٰهُ۔ اللہ نے | وَ۔اور | رَسُوْلُهٗۤ ۔ اس کے رسول نے | |
| اِلَّا۔ مگر | غُرُوْرًا۔ دھوکے کا | وَ۔اور | اِذْ۔ جب |
| قَالَتْ۔ کہا | طَّآىِٕفَةٌ۔ ایک جماعت نے | مِّنْهُمْ۔ ان میں سے | يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ۔ اے یثرب |
| کے رہنے والو | لَا۔ نہیں | مُقَامَ۔ مقابلہ ہو سکے گا | لَكُمْ۔ تم سے |
| فَارْجِعُوْا۔ تو واپس ہو جاؤ | وَ۔اور | يَسْتَاْذِنُ۔ اجازت مانگتا تھا | فَرِيْقٌ۔ ایک فرقہ |
| مِّنْهُمُ۔ ان میں سے | النَّبِيَّ۔ نبی سے | يَقُوْلُوْنَ۔ کہتے تھے | اِنَّ۔ بے شک |
| بُيُوْتَنَا۔ ہمارے گھر | عَوْرَةٌ۔ غیر محفوظ ہیں | وَ۔اور | مَا۔ نہیں تھے |
| هِيَ۔ وہ | بِعَوْرَةٍ۔ غیر محفوظ | اِنْ۔ نہیں | يُّرِيْدُوْنَ۔ چاہتے تھے |
| اِلَّا۔ مگر | فِرَارًا۔ بھاگنا | وَ۔اور | لَوْ۔ اگر |
| دُخِلَتْ۔ داخل ہوں | عَلَيْهِمْ۔ ان پر | مِّنْ اَقْطَارِهَا۔ اس کے کناروں سے | |
| ثُمَّ۔ پھر | سُىِٕلُوا۔ ان سے مطالبہ ہو | الْفِتْنَةَ۔ فتنے کا | لَاٰتَوْهَا۔ تو ارتکاب کریں |
| اس کا | وَ۔اور | مَا۔ نہ | تَلَبَّثُوْا۔ ٹھہریں |
| بِهَاۤ۔ اس کے مقابل | اِلَّا۔ مگر | يَسِيْرًا۔ تھوڑے | وَ۔اور |
| لَقَدْ۔ بے شک | كَانُوْا۔ تھے | عَاهَدُوا۔ عہد کر چکے | اللّٰهَ۔ اللہ سے |
| مِنْ قَبْلُ۔ اس سے پہلے | لَا۔ کہ نہ | يُوَلُّوْنَ۔ پھیریں گے | الْاَدْبَارَ۔ پیٹھ |
| وَ۔اور | كَانَ۔ ہے | عَهْدُ۔ عہد | اللّٰهِ۔ اللہ کا |
| مَسْـُٔوْلًا۔ پوچھا گیا | قُلْ۔ فرمائیے | لَّنْ۔ ہرگز نہ | يَّنْفَعَكُمُ۔ فائدہ دے گا تم کو |
| الْفِرَارُ۔ بھاگنا | اِنْ۔ اگر | فَرَرْتُمْ۔ تم بھاگو | مِّنَ الْمَوْتِ۔ موت سے |
| اَوِ۔ یا | الْقَتْلِ۔ قتل سے | وَ۔اور | اِذًا۔ اس وقت |
| لَّا۔ نہ | تُمَتَّعُوْنَ۔ فائدہ دیئے جاؤ گے | | اِلَّا۔ مگر |
| قَلِيْلًا۔ تھوڑا | قُلْ۔ فرمائیے | مَنْ۔ کون ہے | ذَا الَّذِيْ۔ وہ جو |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| یَعْصِمُكُمْ۔ بچائے تم کو | مِّنَ اللّٰهِ۔ اللہ سے | اِنْ۔ اگر | اَرَادَ۔ ارادہ کرے |
| بِكُمْ۔ تمہارے متعلق | سُوْٓءًا۔ برائی کا | اَوْ۔ یا | اَرَادَ۔ ارادہ کرے |
| بِكُمْ۔ تمہارے متعلق | رَحْمَةً۔ رحمت کا | وَ۔ اور | لَا۔ نہیں |
| يَجِدُوْنَ۔ پائیں گے وہ | لَهُمْ۔ اپنے لئے | مِّنْ دُوْنِ۔ سوا | اللّٰهِ۔ اللہ کے |
| وَلِيًّا۔ دوست | وَّ۔ اور | لَا۔ نہ | نَصِيْرًا۔ مددگار |
| قَدْ۔ بے شک | يَعْلَمُ۔ جانتا ہے | اللّٰهُ۔ اللہ | الْمُعَوِّقِيْنَ۔ دیر کرنے |
| والوں کو | مِنْكُمْ۔ تم میں سے | وَ۔ اور | الْقَآئِلِيْنَ۔ کہنے والوں کو |
| لِاِخْوَانِهِمْ۔ اپنے بھائیوں سے | | هَلُمَّ۔ آجاؤ | اِلَيْنَا۔ ہماری طرف |
| وَ۔ اور | لَا۔ نہیں | يَاْتُوْنَ۔ آتے | الْبَاْسَ۔ لڑائی کو |
| اِلَّا۔ مگر | قَلِيْلًا۔ تھوڑے | اَشِحَّةً۔ بخیل ہیں | عَلَيْكُمْ۔ تم پر |
| فَاِذَا۔ پھر جب | جَآءَ۔ آتا ہے | الْخَوْفُ۔ خوف | رَاَيْتَهُمْ۔ دیکھتا ہے تو ان کو |
| يَنْظُرُوْنَ۔ دیکھتے ہیں | اِلَيْكَ۔ تیری طرف | تَدُوْرُ۔ پھرتی ہیں | اَعْيُنُهُمْ۔ ان کی آنکھیں |
| كَالَّذِيْ۔ جیسے اس کی جس پر | يُغْشٰى۔ غشی ہو | عَلَيْهِ۔ اس پر | مِنَ الْمَوْتِ۔ موت کی |
| فَاِذَا۔ پھر جب | ذَهَبَ۔ چلا جاتا ہے | الْخَوْفُ۔ خوف | سَلَقُوْكُمْ۔ طعنہ دیتے ہیں |
| تم کو | بِاَلْسِنَةٍ۔ ساتھ زبانوں | حِدَادٍ۔ تیز کے | اَشِحَّةً۔ بخیل ہیں |
| عَلَى۔ اوپر | الْخَيْرِ۔ بھلائی کے | اُولٰٓئِكَ۔ یہ لوگ | لَمْ۔ نہیں |
| يُؤْمِنُوْا۔ ایمان لائے | فَاَحْبَطَ۔ تو ضائع کر دیئے | اللّٰهُ۔ اللہ نے | اَعْمَالَهُمْ۔ ان کے عمل |
| وَ۔ اور | كَانَ۔ ہے | ذٰلِكَ۔ یہ | عَلَى۔ اوپر |
| اللّٰهِ۔ اللہ کے | يَسِيْرًا۔ آسان | يَحْسَبُوْنَ۔ خیال کرتے ہیں | الْاَحْزَابَ۔ لشکروں کو کہ |
| لَمْ۔ نہیں | يَذْهَبُوْا۔ گئے | وَ۔ اور | اِنْ۔ اگر |
| يَّاْتِ۔ آجائیں | الْاَحْزَابُ۔ لشکر | يَوَدُّوْا۔ پسند کرتے ہیں | لَوْ۔ کاش |
| اَنَّهُمْ۔ وہ | بَادُوْنَ۔ رہنے والے ہوں | فِي۔ بیچ | الْاَعْرَابِ۔ دیہاتوں کے |
| يَسْاَلُوْنَ۔ پوچھیں | عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ۔ خبریں تمہاری | وَ۔ اور | لَوْ۔ اگر |
| كَانُوْا۔ ہوتے | فِيْكُمْ۔ تم میں تو | مَّا۔ نہ | قٰتَلُوْٓا۔ لڑتے |
| اِلَّا۔ مگر | قَلِيْلًا۔ تھوڑے | | |

## خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع۔ سورۃ احزاب۔ پ ۲۱

جُنُوْدٌ۔ جُنْد کی جمع ہے اور جند لشکر کو کہتے ہیں۔

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فوق سے مراد وادی کے اوپر کا حصہ ہے اور اَسْفَلَ سے مراد اس کا عکس یعنی نیچے کا حصہ۔

زَاغَتِ۔ کے معنی مَالَتْ ہیں۔ زَاغَتِ الشَّمْسُ مَالَتِ الشَّمْسُ بولتے ہیں۔ پھرنا اس کے معنی بنتے ہیں۔

وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ۔

حناجر۔ حنجرہ کی جمع ہے اور حنجرہ انتہاء حلقوم کو کہتے ہیں یعنی اردو میں کلیجہ منہ کو آنا یا ناک میں دم آنا۔

وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾۔ یہاں قیاس کا مقتضی تھا کہ ظُنُوْنَا کی جگہ ظن بولا جائے اس لئے کہ ظن مصدر ہے اور مصدر جمع نہیں ہوتا مگر چونکہ دراصل یہ مصدر نہیں بلکہ اسم ہے اس لئے جمع لایا گیا اور مراعات فواصل کی وجہ سے اس پر الف لام زیادہ کردیا اور الظُّنُوْنَا فرمایا گیا۔

یُغْشٰی۔ غِشَا سے ہے کسی چیز پر چھا جانا۔ یُغْشٰی عَلَیْهِ الْمَوْتِ موت نے اسے گھیرا ہوا ہے۔

سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ۔ سَلَقُوْا مشتق ہے سلق سے اور سلق اصل میں گھوڑے کے اس زخم کو کہتے ہیں جو خشک ہو کر جلد پر سخت نشان چھوڑ جائے لیکن اب عرف میں زبان درازی طعن و تشنیع کے معنی میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ بدزبان عورت کو سَلِیْقَه بولتے ہیں جب کہ درشت زبانی کرے تو سَلَقَهٗ بِالْكَلَامِ بولتے ہیں۔

حِدَادٍ۔ جمع حدید کی ہے یہ بھی چرب زبانی بولتے ہیں رَجُلٌ حَدِیْدٌ تیز فہم۔ زود خشم اور دلاور۔

اَشِحَّةً۔ جمع ہے شحیح کی اور شحیح بخیل کو کہتے ہیں۔

لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ۔ بَادُوْنَ کے معنی خَارِجُوْنَ کے ہیں جو بدو کی طرف یعنی دیہات جنگل میں ہو یعنی خَارِجُوْنَ اِلَی الْبَدْوِ۔ گاؤں میں نکلنے والے۔

عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ۔ یہ نباء سے مشتق ہے۔ نبا خبر کو کہتے ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ﴿۹﴾

اے ایمان والو اللہ کا وہ احسان یاد کرو جو تم پر اس نے فرمایا جب تم پر کچھ لشکر آئے تو ہم نے ان پر آندھی بھیجی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے۔

یہ احسان جو یاد دلایا گیا وہ جنگ احزاب میں ہوا یعنی جنگ احزاب جنگ خندق کے نام سے مشہور ہے یہ جنگ احد کے غزوہ سے ایک سال بعد میں ہوئی اس جنگ میں مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کا مدینہ طیبہ میں محاصرہ کرلیا تھا اور اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ سے مراد قریش اور غطفان اور یہود قریظہ اور بنی نضیر کے لشکر ہیں۔

اس حال میں مسلمان گھرے ہوئے خندقوں میں بلا آب و دانہ پڑے ہوئے تھے کہ یکایک ایک زبردست آندھی آئی جس سے ان لشکروں کے گھوڑے بدک گئے ان کے خیمے الٹ گئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے لشکر ملائکہ بھی امداد کے لئے بھیجا گیا جسے جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا فرمایا گیا۔ کہ وہ مسلمانوں اور مشرکوں کو نظر نہیں آتا تھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

## غزوۂ احزاب 1

کا مختصر بیان یہ ہے کہ

یہ غزوہ شوال ۴ یا ۵ ہجری میں ہوا۔ یہود بنی نضیر کو جب جلاوطن کیا گیا تو ان کے سرغنے مکہ معظّمہ میں مشرکین کے قریش کے پاس پہنچے اور انہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف اکسایا اور جنگ کے لئے آمادہ کیا اور ان سے وعدہ کیا کہ ہم تمہارے ساتھ جنگ میں ہوں گے اور تمہارا ساتھ دیں گے حتیٰ کہ اس جنگ میں مسلمانوں کو مٹا کر چین لیں گے۔

ابوسفیان نے ان کی یہ تحریک قدر کی نگاہ سے دیکھی اور چونکہ بے دین وقت پر اسلام کے مقابلہ کے لئے ہمیشہ ایک ہو جایا کرتے ہیں اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ اسی وجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ابوسفیان نے غیر مبہم الفاظ میں کہا کہ ہمیں دنیا میں وہ سب سے زیادہ محبوب ہے جو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دشمنی میں ہمارا ہمنوا ہو۔

پھر قریش نے ان یہودیوں سے پوچھا کہ تم پہلی کتاب والے ہو بتاؤ ہم حق پر ہیں یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ یہود نے اپنے حسد وعناد میں مداہنت کی اور کہا تم ہی حق پر ہو اس جواب پر قریش بہت خوش ہوئے اور آیۂ کریمہ نازل ہوئی:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾

کیا نہ دیکھا تم نے انہیں جن کو کتاب کا ایک حصہ ملا ایمان لاتے وہ بت اور شیطان پر اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ ہدایت پر ہیں۔

غرضکہ یہ یہودی قبائل بنی غطفان اور بنی قیس اور بنی غیلان وغیرہ میں گئے۔ اور وہی تحریک پیش کی اور سب کو اپنے موافق کرلیا۔ علاوہ اس کے انہوں نے جا بجا دورے کئے اور عرب کے قبائل کو اسلام کے مقابلہ کے لئے برانگیختہ کرلیا۔

جب سب کو اپنی حمایت میں تیار کرلیا تو قبیلہ خزاعہ کے چند لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر آئے اور کفار و یہود کی اس خفیہ سازش کی اطلاع دی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی بہ مشورہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تیاری شروع کی اور خندق کھدوانی شروع کردی۔

اس خندق کنی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی مسلمانوں کے ساتھ رہے۔

اس کے بعد جب مسلمان فارغ ہوگئے تو اچانک مشرکین نے چوبیس ہزار کی تعداد میں مدینہ منورہ کا محاصرہ کرلیا۔ صرف وہ خندق ہی ان کافروں اور مسلمانوں میں حائل تھی۔

مشرکین چونکہ خندق کنی سے ناواقف تھے یہ طریقۂ حفاظت دیکھ کر متحیر ہوئے۔ آخر کار انہوں نے تیراندازی شروع کی اور یہ محاصرہ پندرہ یا چوبیس روز رہا۔ مسلمانوں پر مشرکین کا خوف غالب آگیا اور وہ گھبرائے اور سخت پریشان ہوگئے تو اللہ تعالیٰ سے ان کی مدد اس صورت میں ہوئی کہ ان پر تیز آندھی آئی اور وہ نہایت سرد تھی ادھر اندھیری رات اس میں مشرکین کے خیمے اڑنے لگے، طنابیں ٹوٹ گئیں، میخیں اکھڑ گئیں، برتن اور بھانڈے الٹ گئے، لشکر کے آدمی آدمی پر گرنے لگے اور گھوڑے اپنی پچھاڑیاں توڑ کر بھاگنے لگے۔

اس پر وہ لشکر ملائکہ آیا جو انہیں نظر نہ آیا مگر انہوں نے انہیں چکرا دیا۔ ان کے دل بلیوں اچھلنے لگے ان پر دہشت و وحشت اتنی مسلط ہوئی کہ وہ بھاگ پڑے جس کا جدھر منہ آیا بھاگ پڑا۔

www.waseemziyai.com
MARFAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اس جنگ میں ملائکہ نے مقاتلہ نہیں کیا مگر مشرکین کو جھنجھوڑ ڈالا۔

اس کے بعد حضور ﷺ نے حضرت حذیفہ بن یمان کو خبر لینے کے لئے بھیجا۔ رات نہایت سرد تھی مگر آپ بہ تعمیل ارشاد مسلح ہو کر روانہ ہوئے حضور ﷺ نے بوقت روانگی آپ کے چہرے اور بدن پر دست نوری پھیرا جس سے آپ پر سردی کا اثر نہ ہو سکا۔

غرضکہ آپ دشمن کے لشکر میں پہنچ گئے۔ یہاں تیز ہوا کے ساتھ سنگریزے اڑ اڑ کر لوگوں کے اوپر لگ رہے تھے۔ ان کی آنکھوں میں گرد پڑ رہی تھی۔ عجیب پریشانی کا عالم تھا۔ لشکر کفار کا سردار ابوسفیان ہوا کا یہ حال دیکھ کر اٹھا اور قریش کو پکار کر متنبہ کرنے لگا کہ جاسوس سے ہوشیار رہو ہر شخص اپنے برابر والے کو دیکھ لے۔

یہ اعلان سن کر ہر شخص نے اپنے برابر والے کو دیکھنا جانچنا شروع کر دیا۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے دانائی سے اپنے برابر والے سے پوچھ لیا تو کون ہے اس نے جواب دیا میں فلاں فلاں کا بیٹا ہوں۔

اس کے بعد ابوسفیان نے کہا اے گروہ قریش! تم ٹھہرنے کے مقام پر نہیں ہو گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو چکے ہیں۔ بنی قریظہ اپنے عہد سے پھر چکے ہیں اور ہمیں ان کی طرف سے اندیشہ ناک خبریں پہنچی ہیں۔

ہوا نے جو حال کیا ہے وہ تم دیکھ رہے ہو میری رائے میں یہی بہتری ہے کہ اب یہاں سے کوچ کر لو اور میں تو جاتا ہوں یہ کہہ کر ابوسفیان اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور لشکر میں الرحیل الرحیل یعنی اب کوچ کرو کوچ کرو کا شور ہر طرف مچ گیا۔

اور ہوا ہر لحہ اتنی تیز ہو رہی تھی کہ ہر چیز کو الٹے دیتی تھی۔

مختصر یہ کہ یہ لشکر بھاگ پڑا اور ایسی سراسیمگی میں بھاگا کہ اپنا سامان لاد کر لے جانا بھی میسر نہ ہوا۔ اور بہت کچھ سامان چھوڑ گیا۔

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ ۔ اور اللہ تعالیٰ تمہاری تدابیر اور عمل دیکھ رہا تھا۔

یعنی تمہارا خندق کھودنا اور ہمارے حبیب کی فرمانبرداری میں ثابت قدم رہنا یہ سب علم اللہ ہے۔

**اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝**

جب کافر تم پر آئے تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے اور جبکہ ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں اور کلیجے منہ کو آ گئے اور تم اللہ پر طرح طرح کے گمان کرنے لگے امید و یاس کے۔

یعنی وادیٔ مدینہ کی بالائی جانب مشرق سے قبیلہ اسد اور غطفان کے لوگ زیر قیادت مالک بن عوف نضری اور عیینہ بن حصن فزاری ایک ہزار کی جمعیت لے کر آ گئے اور ان کے ساتھ طلیحہ بن خولید اسدی بنی اسد کی جمعیت لے کر اور حیی بن اخطب یہود بنی قریظہ کی جمعیت لے کر آ چڑھے۔

اور وادیٔ زیرین مغربی سے قریش اور بنی کنانہ بسرکردگی ابوسفیان بن حرب آ گئے۔

اور اس وقت لوگوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور شدت رعب و ہیبت سے حیرت میں آ گئیں اور کلیجے منہ کو آ گئے او

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI-ISLAMIA ACADEMY

خوف واضطراب کی حد ہوگئی اور تم اللہ تعالیٰ پر طرح طرح کے گمان امید و یاس میں کرنے لگے اور منافق تو اس خیال میں جم گئے کہ اب مسلمانوں کا نام ونشان نہ رہے گا اس لئے کہ کفار کی اتنی بڑی جمعیت کا مقابلہ مسلمان نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ نصرت یونہی مسلمانوں کو امیدوار بنائے ہوئے تھا ورنہ بات کچھ نہ تھی۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ﴿۱۱﴾

وہ جگہ تھی کہ مسلمانوں کی جانچ ہوئی اور خوب زبردستی سے جھنجھوڑے گئے۔

اور ان کا صبر واخلاص محک امتحان پر لایا گیا۔

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ﴿۱۲﴾

اور جب منافق کہنے لگے اور جن کے دلوں میں مرض نفاق تھا جو وعدہ دیا ہمیں اللہ و رسول نے وہ کچھ نہ تھا سوائے فریب کے۔

یعنی جن کا ایمان ضعف اعتقاد اور مرض نفاق سے خراب ہو چکا تھا وہ بکنے لگے اور یہ کہنے والا معتب بن قشیر تھا اس نے یہ دس بارہ پندرہ ہزار کا لشکر جرار دیکھ کر کہا کہ حضور سید عالم ﷺ اور ان کے خدا کی طرف سے تو ہمیں فتح فارس وروم کا وعدہ ہے۔ اور حال یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کی مجال ہی نہیں کہ اپنے ڈیرہ سے باہر نکل سکے تو یہ وعدہ نرا دھوکا ہی تھا۔

وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ

اور جب منافقین کے ایک گروہ نے کہا کہ اے اہل یثرب یہاں تمہارے قیام کی جگہ نہیں تم گھروں کو واپس چلو۔

مدینہ منورہ کو یثرب کہنے والے منافق تھے اس بناء پر اسلام میں مدینہ طیبہ کو طِيبَه طَابَه مدینہ منورہ کہنے کا حکم ہے اور یثرب کہنے کی ممانعت ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے سے منع فرمایا اس لئے کہ لفظ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں۔

علی قاری رحمہ اللہ نے تو یہاں تک کہا کہ جو مدینہ منورہ کو یثرب کہے اسے چاہئے کہ ستر بار استغفار کرے۔

وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾

اور مسلمانوں میں سے بھی ایک گروہ سید عالم ﷺ سے اذن مانگنے لگا یہ بہانہ بنا کر کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں اور وہ غیر محفوظ نہ تھے وہ نہ چاہتے تھے مگر بھاگنا۔

منافقوں کی باتوں میں آ کر بنی حارثہ اور بنی سلمہ اتنے متاثر ہو گئے کہ دونوں قبیلہ بہانہ سازی سے لشکر اسلام سے بھاگنے کا ارادہ کر چکے تھے۔ اس پر ان کی کیفیت کا اظہار فرمایا گیا اور ارشاد ہوا:

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ﴿۱۴﴾

اور اگر اطراف مدینہ سے ان پر فوجیں داخل ہو جائیں پھر ان سے فتنہ یعنی کفر کرانا چاہیں تو ضرور وہ ان کے کفر پر آ جائیں گے اور نہ دیر کریں مگر تھوڑی۔

یعنی ایسے کچے خیال والے جیسے قبیلہ بنی حارثہ اور بنی سلمہ اتنے متلون مزاج ہیں کہ اگر ان پر فوجیں ٹوٹ پڑیں اور ان سے کفر کا مطالبہ کریں تو ضرور وہ کفر میں آ جائیں۔ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ میں فتنہ سے مراد کفر ہے۔ جیسے دوسری جگہ ارشاد ہے: حَتّٰى

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ۔ یہاں بھی فتنہ سے مراد کفر و شرک ہے۔

اور کچھ دیر نہ لگائیں اور اسلام سے منحرف ہو جائیں با آنکہ

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾

اور بے شک وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ نہ پلٹیں گے ایڑیوں کے بل اور اللہ کا عہد پوچھا جائے گا۔

یعنی اول وہ عہد کر چکے تھے کہ اسلام سے منحرف نہ ہوں گے تو بروز قیامت اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرمائے گا کہ تم نے ایفائے عہد کیوں نہ کیا۔ آگے ارشاد ہے:

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾

اے محبوب فرمادیجئے تمہیں یہ بھاگنا ہرگز نفع نہ دے گا اگر موت یا قتل کے خوف سے بھاگو تم بھاگ کر بھی دنیا سے متمتع نہ ہوسکو گے مگر تھوڑے وقت کے لئے۔

اس لئے کہ اگر ان کے لئے قتل مقدر ہے تو بھاگنا بے سود ہے اور اگر موت مقدر ہے تو اس سے بچنا ناممکن ہے رہا دنیا کی زندگی میں رہنا یہ چندروزہ ہوتی ہے۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ۔

اور اگر چاہو کہ بھاگنے سے قتل یا موت سے بچ جاؤ گے یہ ناممکن ہے۔ البتہ اگر وقت نہیں آیا ہے تو بھاگ کر بھگوڑے کیوں بنتے ہو گھمسان میں بھی نہیں مر سکتے اور اگر وقت آ گیا ہے تو وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ اگرچہ تم مضبوط برجوں میں کیوں نہ محفوظ ہو موت وہاں بھی نہ چھوڑے گی۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾

فرمادیجئے وہ کون ہے جو اللہ کا حکم تم پر سے ٹال دے اگر وہ تمہارے لئے برا ارادہ فرما چکا ہے یا تمہارے ساتھ مہربانی کا ارادہ کر چکا ہے اور وہ اللہ کے سوا کسی کو اپنا حامی نہ پائیں گے اور نہ مددگار۔

یعنی جسے اللہ ہلاک کرنا چاہے تو اسے کوئی نہیں روک سکتا اور اگر مشیت الٰہی میں امن و عافیت ہو تو اسے کوئی نقصان نہیں دے سکتا۔

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾

بے شک اللہ جانتا ہے تم میں سے ان کو جو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں ہماری طرف چلے آؤ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر تھوڑے۔

یعنی ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جاؤ اور ان کا ساتھ چھوڑ دو جہاد میں شرکت نہ کرو اسلئے کہ اس میں جان کا خطرہ ہے۔

## شان نزول

سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت کریمہ منافقین کے حق میں نازل ہوئی انہیں یہود نے پیغام دیا تھا کہ تم کیوں اپنی جانیں ابوسفیان کے لشکر کے ہاتھوں ہلاک کرا رہے ہو اس کے لشکری اس مرتبہ اگر تمہیں پا گئے تو تم میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑیں گے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

ہمیں تمہارا اندیشہ ہے کیونکہ تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے ہمسایہ لہٰذا تم ہمارے پاس آ جاؤ یہ خبر پا کر عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور اس کے ساتھی مومنین کو ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں سے ڈرا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دینے سے روکنے لگے اور انہوں نے بہت کوشش کی لیکن جس قدر انہوں نے کوشش کی مومنین کا ثبات و استقلال اور بڑھتا گیا۔

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾

تم میں ٹال بال کرتے ہیں تو جب ڈر کا وقت آئے تم انہیں دیکھو گے کہ تمہاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں پھر رہی ہیں جیسے کسی پر موت چھائی ہو تو جب ڈر کا وقت نکل جائے تمہیں طعنے دینے لگیں تیز زبانوں سے مال غنیمت کے لالچ میں یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں تو اللہ نے ان کے عمل اکارت کر دیئے اور یہ اللہ کو آسان ہے۔

یعنی لشکر کفار کا غلبہ دیکھ کر مذبذب ہونے لگے اور جب امن اور غنیمت حاصل ہونے لگی تو زور دار لفظوں میں کہتے ہیں کہ ہمیں حصہ زیادہ دو اس لئے کہ تم ہماری ہی وجہ سے کفار پر غالب ہوئے ہو یہ لوگ مومن نہیں اگرچہ زبانوں سے ایمان کا اظہار کرتے رہیں اس لئے کہ حقیقت میں وہ مومن نہ تھے اس لئے ان کے تمام ظاہری عمل اور جہاد وغیرہ کے اجر سب باطل کر دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سب آسان ہے۔

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِى الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾

وہ سمجھ رہے ہیں کہ کافروں کے لشکر ابھی نہیں گئے اور اگر لشکر دوبارہ آئیں تو ان کی خواہش ہو گی کہ کسی طرح کسی گاؤں میں نکل کر تمہاری خبریں پوچھتے اور اگر وہ تم میں رہتے جب بھی نہ لڑتے مگر تھوڑے۔

یعنی منافقین کا اپنی بزدلی کے باعث یہ گمان ہے کہ کفار قریش قبیلہ غطفان و یہود میدان چھوڑ کر بھاگے نہیں اگرچہ فی الواقع وہ بھاگ چکے ہیں اور ان کی یہ آرزو ہے کہ جنگل میں کسی گاؤں کے اندر روپوش ہو کر مدینہ طیبہ کے آنے جانے والوں سے خبریں لیں کہ مسلمانوں کا کیا انجام ہوا اور کفار کے مقابلہ میں ان کی کیا حالت رہی اور اگر وہ تم میں ریا کاری سے رہتے تو عذر رکھنے کے لئے ملے رہیں تا کہ کہہ سکیں کہ ہم بھی تمہارے ساتھ جنگ میں شریک تھے۔

## مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع ۔ سورۃ احزاب ۔ پ ۲۱

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اے ایمان والو یاد کرو اس نعمت کو جو اللہ نے تمہیں دی۔ یہاں سے قصۂ احزاب شروع کیا گیا اور وہی واقعۂ خندق ہے۔

یہ بقول ابن اسحاق شوال ۵ ہجری میں ہوا۔

وَقَالَ مَالِكٌ سَنَةَ اَرْبَعٍ۔ بقول مالک ۴ ہجری تھا۔

اور نعمت بمعنی انعام ہے۔

اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ۔ جب آ گئے تم پر لشکر۔

جنود سے مراد لشکر ہیں اور وہ لشکر کیا تھے اس کی تصریح یہ ہے:

(۱) وَهُمْ قُرَيْشٌ يَقُوْدُهُمْ اَبُوْسُفْيَانَ۔ وہ قریش مکہ تھے جن کا قائد ابوسفیان تھا۔

(۲) وَ بَنُوْ اَسَدٍ يَقُوْدُهُمْ طُلَيْحَةُ۔ اور قبیلہ بنی اسد جیسے طلیحہ لے کر چڑھا تھا۔

(۳) وَ غَطْفَانُ يَقُوْدُهُمْ عُيَيْنَةُ۔ اور قبیلہ غطفان کو عیینہ لے کر آیا تھا۔

(۴) وَ بَنُوْ عَامِرٍ يَقُوْدُهُمْ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ۔ قبیلہ بنی عامر کو عامر بن طفیل لا یا تھا۔

(۵) وَ بَنُوْ سُلَيْمٍ يَقُوْدُهُمْ اَبُوالْاَعْوَرِ السُّلَيْمِيُّ۔ اور قبیلہ سلیم کو ابوالاعور سلیمی لے آیا۔

(۶) وَ بَنُو النَّضِيْرِ رُؤُسَاءُ هُمْ۔ اور قبیلہ بنی نضیر کو ان کے سردار لے آئے جو حیی بن اخطب اور ابناء ابی الحقیق تھے۔

(۷) وَ بَنُوْ قُرَيْظَةَ سَيِّدُهُمْ كَعْبُ بْنُ اَسَدٍ۔ بنی قریظہ کو ان کا سردار کعب بن اسد لے آیا۔

اور بنو قریظہ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاہدہ بھی تھا۔ مگر حیی بن اخطب کی کوشش سے انہوں نے نقض عہد کیا اور یہ اسلام کی مخالفت پر شریک ہو گئے۔

وَ كَانَ مَجْمُوْعُهُمْ عَشَرَةَ الْاٰفٍ فِيْ قَوْلٍ۔ ان کی مجموعی تعداد ایک قول میں دس ہزار تھی۔

وَ خَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفًا فِيْ اٰخَرَ۔ ایک قول ہے کہ تقریباً پندرہ ہزار تھی۔

فَلَمَّا سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِقْبَالِهِمْ حَفَرَ خَنْدَقًا قَرِيْبًا مِّنَ الْمَدِيْنَةِ مُحِيْطًا بِهَا بِاِشَارَةِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے آنے کا علم ہوا تو آپ نے بمشورہ سلمان فارسی مدینہ کے چاروں طرف خندق کھدوائی اور اس کی کھدائی دس آدمیوں میں چالیس گز مقرر فرمائی یعنی دس دس آدمی مل کر چالیس گز خندق کھودیں۔

ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ ثَلٰثَةِ الْاٰفٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضَرَبَ مُعَسْكَرَهٗ وَالْخَنْدَقُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْقَوْمِ۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین ہزار مسلمانوں کے ساتھ نکلے اور لشکر بنایا اور خندق دشمن (یعنی کفار) اور مسلمانوں کے مابین حائل تھا۔

وَاَمَرَ بِالذَّرَارِيِّ وَالنِّسَآءِ فَدُفِعُوْا فِي الْاٰطَامِ۔ اور بچوں اور عورتوں کو خیموں میں محفوظ کرلیا۔

وَاشْتَدَّ الْخَوْفُ وَظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلَّ ظَنٍّ وَ نَجَمَ النِّفَاقُ كَمَا قَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ اور مسلمانوں پر شدید خوف مستولی ہوگیا اور مسلمانوں میں طرح طرح کے گمان پیدا ہو گئے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا: وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۞

تو بھیجی ہم نے ان پر آندھی اور لشکر ملائکہ جسے تم نہ دیکھتے تھے اور اللہ تمہاری تدبیریں دیکھ رہا تھا۔

یہ واقعہ ایک ماہ تک رہا دونوں فریق سوائے تیراندازی اور سنگباری کے مقابلہ پر نہیں آئے دشمن خندق کے پرے سے تیراندازی اور سنگباری کرتا رہا اور مسلمان ادھر سے جواب دیتے رہے۔

اِلَّا اَنَّ فَوَارِسَ مِنْ قُرَيْشٍ۔ مگر کچھ قریشی گھوڑے سوار۔

مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ وَ كَانَ يُعَدُّ بِاَلْفِ فَارِسٍ۔ ان میں سے عمرو بن عبدود ایک ہزار کا رسالہ لے کر نکلا ہوا تھا۔

وَعِكْرَمَةُ بْنُ اَبِيْ جَهْلٍ۔ عکرمہ ابوجہل کا بیٹا۔

وَضِرَارُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ ضرار خطاب کا بیٹا۔

وَ هُبَیْرَةُ بْنُ اَبِیْ وَهْبٍ۔ ہبیرہ ابووہب کا بیٹا۔

وَ نَوْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ۔ نوبل عبداللہ کا بیٹا۔

قَدْ رَکِبُوْا خُیُوْلَهُمْ وَ تَیَمَّمُوْا مِنَ الْخَنْدَقِ مَکَانًا ضَیِّقًا فَضَرَبُوْا بِخُیُوْلِهِمْ فَاقْتَحَمُوْا فَجَالَتْ بِهِمْ فِی السَّبْخَةِ بَیْنَ الْخَنْدَقِ وَ سَلْعٍ۔ یہ سب گھوڑوں پر سوار ہو کر تنگ راستوں سے چلے اور گھوڑوں کو ایڑ لگائی جس سے خندق میں ان کے لئے خندق اور سلع کے درمیان راہ بن گئی۔

فَخَرَجَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهٗ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ حَتّٰی اَخَذَ عَلَیْهِمُ الثَّغْرَةَ الَّتِی اقْتَحَمُوْا مِنْهَا فَاَقْبَلَتِ الْفُرْسَانُ مَعَهُمْ وَقَتَلَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهٗ عَمْرًوا فِیْ قِصَّةٍ مَّشْهُوْرَةٍ فَانْهَزَمَتْ خَیْلُهٗ حَتّٰی اِقْتَحَمَتْ مِنَ الْخَنْدَقِ هَارِبَةً وَ قُتِلَ مَعَ عَمْرٍو مُنَبِّةُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الدَّارِ وَ نَوْفَلُ بْنُ عَبْدِ الْعُزّٰی۔

تو حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ نکلے اور ان کے سردار کو پکڑ لیا جو مسلمانوں پر چڑھائی کرتا ہوا خندق سے پار آ گیا تھا پھر گھوڑے سوار آ گئے۔ چنانچہ حضرت علی نے عمرو بن عبدود کو قتل کر دیا تو ان کے گھوڑے بھاگے حتیٰ کہ خندق پر بھاگتے ہوئے جمع ہو گئے اور عمرو بن عبدد کے ساتھ منبہ بن عثمان بن عبدالدار اور نوفل بن عبدالعزی بھی مارے گئے۔

ایک روایت ہے کہ نوفل کو خندق میں پایا تو مسلمانوں نے تیر اور پتھر مار کر اسے قتل کر دیا تو مشرکین میں شور ہوا کہ اجل قوم ہمارا مار دیا ہمیں چاہئے کہ ہم اس کا بدلہ لیں۔

اور ابن اسحاق راوی ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نوفل کو دیکھ کر اس کی ہنسلی پر نیزہ مارا حتیٰ کہ وہ خندق میں ہی مر گیا۔ اور مشرکین نے اس کی لاش خریدنے کا ارادہ کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دس ہزار بھیجے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ لاش تمہارے آدمی کی ہے لے جاؤ ہم مردار کی قیمت نہیں لیتے۔ آگے ارشاد ہے:

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۟ 9

تو بھیجی اللہ نے ان پر آندھی اور وہ لشکر جسے تم ہرگز نہ دیکھ سکتے تھے اور اللہ جو تم تدابیر کر رہے تھے، سب دیکھ رہا تھا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے ان پر آندھی بھیجی اور لشکر ملائکہ جس کی تعداد ایک ہزار تھی۔

رُوِیَ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَعَثَ عَلَیْهِمْ صَبًا بَارِدَةً فَاَخْفَرَهُمْ وَ سَفَّتِ التُّرَابُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ وَ اُمِرَ الْمَلٰٓئِکَةُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَقَلَعَتِ الْاَوْتَادَ وَ قَطَعَتِ الْاَطْنَابَ وَ اَطْفَاَتِ النِّیْرَانَ وَ اَکْفَاَتِ الْقُدُوْرَ وَ مَاجَتِ الْخَیْلُ بَعْضًا فِیْ بَعْضٍ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَ کَبَّرَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ فِیْ جَوَانِبِ عَسْکَرِهِمْ فَقَالَ طُلَیْحَةُ بْنُ خُوَیْلِدِ الْاَسَدِیُّ۔

روایت ہے اللہ نے ان پر باد صبا بھیجی جو اتنی سرد تھی کہ انہیں ٹھٹھرایا اور اتنی تیز تھی کہ ان کے چہروں پر مٹی چڑھ گئی اور ملائکہ کو حکم ہوا کہ ان کی میخیں اکھاڑ دیں اور خیموں کی طنابیں کاٹ دیں اور آگ سرد کر دیں اور ان کے کھانے کی ہنڈیاں الٹ دیں اور گھوڑوں کو ایسا بدکائیں کہ ایک گھوڑا دوسرے گھوڑے کو لات مارتا ہوا بھاگے۔ اور مشرکین کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیا اور ملائکہ لشکر کی ایک سمت سے نعرۂ تکبیر بلند کرنے لگے یہاں تک کہ گھبرا کر طلیحہ بن خویلد بول پڑا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

اَمَّا مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ بَدَاكُمْ بِالسِّحْرِ فَالنَّجَاةَ النَّجَاةَ فَانْهَزَمُوْا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے مقابلہ کے لئے جادو سے ابتدا کی۔ خدارا ہمیں نجات دو ہمیں نجات دو اور وہ سب بھاگ پڑے۔

وَ قَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ ذَهَبَ لِيَأْتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبَرِ الْقَوْمِ خَرَجْتُ اِذَا دَنَوْتُ مِنْ عَسْكَرِ الْقَوْمِ نَظَرْتُ فِيْ ضَوْءِ نَارٍ لَهُمْ تُوْقَدُ وَاِذَا رَجُلٌ اَدْهَمُ ضَخْمٌ يَقُوْلُ بِيَدِهٖ عَلَى النَّارِ وَيَمْسَحُ خَاصِرَتَهٗ وَ يَقُوْلُ الرَّحِيْلُ الرَّحِيْلُ لَا مُقَامَ لَكُمْ وَاِذَا الرَّجُلُ فِيْ عَسْكَرِهِمْ مَا يُجَاوِزُ عَسْكَرَهُمْ شِبْرًا فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْمَعُ صَوْتَ الْحِجَارَةِ فِيْ رِحَالِهِمْ وَ فُرُشِهِمْ وَالرِّيْحُ تَضْرِبُهُمْ ثُمَّ خَرَجْتُ نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ فِيْ نِصْفِ الطَّرِيْقِ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ اِذَا اَنَا بِنَحْوِ عِشْرِيْنَ فَارِسًا مُتَعَمِّمِيْنَ فَقَالُوْا اَخْبِرْ صَاحِبَكَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَفَاهُ الْقَوْمَ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دشمن کے لشکر میں تشریف لے گئے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہاں کا حال آ کر سنائیں فرماتے ہیں جب میں گیا تو دشمن کے لشکر کے قریب جب ہوا تو میں نے ایک روشنی دیکھی جو مشرکین نے تاپنے کے لئے الاؤ کی صورت میں روشن کر رکھی تھی اور ان میں ایک سیاہ فام لحیم وشحیم آدمی کو دیکھا کہ آگ ہاتھ میں لے کر الٹ پلٹ کر رہا ہے اور اپنی کمر پر مل رہا ہے اور پکار رہا ہے یہاں سے کوچ کرو تم یہاں نہیں رہ سکتے اور وہ آدمی ابھی ایک بالشت نہ بڑھا تھا کہ میں نے پتھروں کی آواز ان کے کجاووں اور بستروں میں سنی اور ہوا اتنی تیز تھی کہ انہیں مار رہی تھی۔

پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف واپس آ رہا تھا اور آدھا راستہ عبور کیا تھا کہ بیس سوار عمامہ باندھے ہوئے میں نے دیکھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا اپنے صاحب وآقا کو خبر دو کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اور آپ کی قوم کے لئے کافی ہے۔

یہ حذیفہ بن یمان ان صحابہ میں سے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معتمدین خاص سے تھے۔

اِكْمَالٌ فِيْ اَسْمَاءِ الرِّجَالِ - هُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاسْمُ الْيَمَانِ حُسَيْلٌ بِالتَّصْغِيْرِ وَالْيَمَانُ لَقَبُهٗ وَ كُنْيَتُهٗ حُذَيْفَةُ وَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الْعَبْسِيُّ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَسُكُوْنِ الْبَاءِ۔

هُوَ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوٰى عَنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَبُوالدَّرْدَاءِ وَ غَيْرُهُمْ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ مَاتَ بِالْمَدَائِنِ وَبِهَا قَبْرُهٗ سَنَةَ خَمْسٍ وَّ ثَلَاثِيْنَ وَقِيْلَ سِتٍّ وَ ثَلٰثِيْنَ - بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔

حضرت حذیفہ بن یمان۔ یمان کا نام حسیل ہے اور یمان ان کا لقب ہے اور حذیفہ کنیت اور ابوعبداللہ عبسی۔

یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص راز داں تھے ان سے عمر فاروق، حضرت علی اور ابوالدرداء وغیرہ صحابہ وتابعین نے روایات کیں۔

آپ کا انتقال مدائن میں ہوا اور ۳۵ ہجری میں وہیں مدفون ہوئے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کا انتقال ۳۶ ہجری میں ہوا۔

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝۹ ۔ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا تھا۔

مِنْ حَفْرِ الْخَنْدَقِ وَ تَرْتِيْبِ مَبَادِى الْحَرْبِ وَاِعْلَاءِ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ خندق کھودنے، لڑائی کے مبادیات کی ترتیب اور اعلاء کلمۃ الحق کے لئے تجاویز مرتب کرنا یہ سب کام اللہ تعالیٰ دیکھ رہا تھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

اِذۡ جَآءُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ۔ جب وہ آ گئے تمہارے اوپر کی سمت سے۔

يَعْنِىْ مِنْ اَعْلَى الْوَادِىْ مِنْ جِهَةِ الْمَشْرِقِ وَالْجَائِىْ مِنْ ذٰلِكَ بَنُوْغَطْفَانَ وَ مَنْ تَابَعَهُمْ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ وَ بَنُوْ قُرَيْظَةَ وَ بَنُوالنَّضِيْرِ۔ بالائی سمت سے آنے والے قبیلہ غطفان اوران کے متبع اہل نجد سے تھے اور یہود میں سے بنو قریظہ اور قبیلہ بنی نضیر کے لوگ تھے۔

وَمِنۡ اَسۡفَلَ مِنۡكُمۡ۔ اور نیچے سے تمہارے۔

يَعْنِىْ مِنْ اَسْفَلِ الْوَادِىْ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ۔ وادی کے نیچے کی سمت مغربی سے۔

وَالْجَائِىْ مِنْ ذٰلِكَ قُرَيْشٌ وَ مَنْ شَايَعَهُمْ مِّنَ الْاَحَابِيْشِ وَ بَنِىْ كِنَانَةَ وَاَهْلِ تِهَامَةَ۔

یہ آنے والے قریش تھے اور جنہیں اعلان کر کے بلایا حبشیوں سے اور قبیلہ بنی کنانہ اور اہل تہامہ یعنی مکہ والے تھے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ اوپر کی طرف سے آنے والے بنو قریظہ تھے اور نیچے کے رخ سے آنے والے قریش اور بنی اسد اور قبیلہ غطفان اور سلیم تھے

اور اس بیان سے مقصود یہ ہے کہ كِنَايَةٌ عَنِ الْاِحَاطَةِ مِنْ جَمِيْعِ الْجَوَانِبِ۔ کنایۃً بتایا کہ ہر طرف سے گھیر لیا گیا تھا مدینہ والوں کو اور منافقین اور مشرکین نے گھیرا جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا يَغْشَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ۔

وَاِذۡ زَاغَتِ الۡاَبۡصَارُ وَبَلَغَتِ الۡقُلُوۡبُ الۡحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوۡنَا ﴿۱۰﴾

اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور دہشت سے حیرت میں محو ہو گئیں اور کلیجہ منہ کو آ گیا اور لوگ طرح طرح کی بدظنی کرنے لگے۔

زَاغَتِ کا ترجمہ آلوسی کرتے ہیں: اَىْ حِيْنَ مَالَتْ عَنْ كُلِّ شَيْئٍ فَلَمْ تَلْتَفِتْ اِلَّا اِلٰى عَدُوِّهَا۔ اس کے حاصل معنی بھی وہی ہیں جو ہم نے ترجمہ میں لکھ دیئے۔

وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ -يَعْنِىْ خَافَتْ خَوْفًا شَدِيْدًا اَوْ فَزِعَتْ فَزَعًا عَظِيْمًا۔ یعنی خوف شدید اور انتہائی گھبراہٹ کا حال۔ محاورہ اردو میں کلیجہ منہ کو آنا کہتے ہیں۔

مسند احمد بن حنبل میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے: قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَيْئٍ نَقُوْلُهٗ وَ قَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔ ہم نے عرض کی حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم کیا ہمیں ایسی حالت میں کچھ کہنا چاہیے جبکہ کلیجہ منہ کو آ رہا ہو اور پریشانی کی شدت ہو فرمایا ہاں اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔ کہنا چاہیے۔

قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى وُجُوْهَ اَعْدَآئِهٖ بِالرِّيْحِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالرِّيْحِ۔ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے آندھی سے دشمن کا منہ پھیر دیا اور انہیں بھگا دیا۔

وَتَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوۡنَا۔ اور تم اللہ کے ساتھ مختلف گمان کرنے لگے۔

مخلصین تو وہ تھے جو اپنے محور ایمان پر ثابت رہے اور وہ یقین رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا فرمائے گا اور وہ رکن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ۔ جب وہ آ گئے تمہارے اوپر کی سمت سے۔

يَعْنِىْ مِنْ اَعْلَى الْوَادِىْ مِنْ جِهَةِ الْمَشْرِقِ وَالْجَائِىْ مِنْ ذٰلِكَ بَنُوْغَطْفَانَ وَ مَنْ تَابَعَهُمْ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ وَ بَنُوْ قُرَيْظَةَ وَ بَنُو النَّضِيْرِ۔ بالائی سمت سے آنے والے قبیلہ غطفان اور ان کے متبع اہل نجد سے تھے اور یہود میں سے بنو قریظہ اور قبیلہ بنی نضیر کے لوگ تھے۔

وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ۔ اور نیچے سے تمہارے۔

يَعْنِىْ مِنْ اَسْفَلِ الْوَادِىْ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ۔ وادی کے نیچے کی سمت مغربی سے۔

وَالْجَائِىْ مِنْ ذٰلِكَ قُرَيْشٌ وَ مَنْ شَايَعَهُمْ مِّنَ الْاَحَابِيْشِ وَ بَنِىْ كِنَانَةَ وَاَهْلِ تِهَامَةَ۔

یہ آنے والے قریش تھے اور جنہیں اعلان کر کے بلایا حبشیوں سے اور قبیلہ بنی کنانہ اور اہل تہامہ یعنی مکہ والے تھے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ اوپر کی طرف سے آنے والے بنو قریظہ تھے اور نیچے کے رخ سے آنے والے قریش اور بنی اسد اور قبیلہ غطفان اور سلیم تھے

اور اس بیان سے مقصود یہ ہے کہ كِنَايَةٌ عَنِ الْاِحَاطَةِ مِنْ جَمِيْعِ الْجَوَانِبِ۔ کہ کنایۃً بتایا کہ ہر طرف سے گھیر لیا گیا تھا مدینہ والوں کو اور منافقین اور مشرکین نے گھیرا جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا يَغْشَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ۔

وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝١٠

اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور دہشت سے حیرت میں محو ہو گئیں اور کلیجہ منہ کو آ گیا اور لوگ طرح طرح کی بدظنی کرنے لگے۔

زَاغَتِ کا ترجمہ آلوسی کرتے ہیں: اَىْ حِيْنَ مَالَتْ عَنْ كُلِّ شَيْئٍ فَلَمْ تَلْتَفِتْ اِلَّا اِلٰى عَدُوِّهَا۔ اس کے حاصل معنی بھی وہی ہیں جو ہم نے ترجمہ میں لکھ دیئے۔

وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ -يَعْنِىْ خَافَتْ خَوْفًا شَدِيْدًا اَوْ فَزِعَتْ فَزَعًا عَظِيْمًا۔ یعنی خوف شدید اور انتہائی گھبراہٹ کا حال۔ محاورہ اردو میں کلیجہ منہ کو آنا کہتے ہیں۔

مسند احمد بن حنبل میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے: قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَيْئٍ نَقُوْلُهٗ وَ قَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔ ہم نے عرض کی حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم کیا ہمیں ایسی حالت میں کچھ کہنا چاہئے جبکہ کلیجہ منہ کو آ رہا ہو اور پریشانی کی شدت ہو فرمایا ہاں اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔ کہنا چاہئے۔

قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى وُجُوْهَ اَعْدَآئِهٖ بِالرِّيْحِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالرِّيْحِ۔ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے آندھی سے دشمن کا منہ پھیر دیا اور انہیں بھگا دیا۔

وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا۔ اور تم اللہ کے ساتھ مختلف گمان کرنے لگے۔

مخلصین تو وہ تھے جو اپنے محور ایمان پر ثابت رہے اور وہ یقین رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا فرمائے گا اور وہ رکن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

دین کو بلند کرے گا اور اپنے حبیب پاک کی نصرت فرمائے گا تو مومن تو جب نصرت آئی تو بول پڑے: هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ۔

اور بعض وہ تھے جو اس امتحان میں خوفزدہ ہو کر اپنے قدم متزلزل کر بیٹھے تھے اور تکالیف کے متحمل نہیں ہو رہے تھے۔

ظنون جمع ظن کی ہے یہ وہ مصدر ہے جو قلیل و کثیر پر شامل ہے۔

اور منافقین مختلف ظن میں پڑ گئے اور کہنے لگے: اَنَّ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَ اَصْحَابَهٗ يُسْتَاْصَلُوْنَ۔

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کے اصحاب کو یہ لشکر جڑ سے اکھاڑ دے گا۔

وَ اَيْقَنَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِنَّ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ حَقٌّ وَ اِنَّهٗ سَيُظْهِرُهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ اور مومنین اس یقین پر قائم تھے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کا وعدہ ہے وہ حق ہے اور وہ عنقریب تمام ادیان پر اسلام کو غالب کرے گا۔

البتہ بعض مسلمانوں کا یہ گمان بھی ہو گیا کہ شائد اللہ تعالیٰ اپنی بے نیازی دکھائے اور کفار کی مدد کر دے۔ آگے ارشاد ہے:

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾

اس موقع پر مومنین کو امتحان میں ڈالا گیا اور انہیں جھنجھوڑ دیا۔

یعنی یہ وہ موقع تھا جس میں مومن اور منافق مخلص و راسخ سب ظاہر ہو گئے تو یہ امتحان بقول ضحاک بھوک میں ہوا۔

وَ عَلٰى مَا رُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ بِشِدَّةِ الْحِصَارِ۔ بقول مجاہد حصار کی سختی میں یہ امتحان ہوا۔

وَ عَلٰى مَا قِيْلَ بِالصَّبْرِ عَلَى الْاِيْمَانِ۔ ایک قول یہ ہے کہ ایمان پر استقلال و صبر کے ذریعہ امتحان ہوا۔

وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾۔ اور جھنجھوڑے گئے سخت جھنجھوڑ میں۔

يَعْنِيْ اُضْطُرِبُوْا اِضْطِرَابًا شَدِيْدًا مِنْ شِدَّةِ الْفَزَعِ وَ كَثْرَةِ الْاَعْدَآءِ۔ یعنی وہ مضطرب کر دیئے گئے سخت اضطرار و اضطراب میں شدت فزع اور دشمن کی کثرت سے۔

ضحاک کہتے ہیں: اِنَّهُمْ زُلْزِلُوْا عَنْ اَمَاكِنِهِمْ حَتّٰى لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مَوْضَعُ الْخَنْدَقِ۔ وہ اپنے رہنے کی جگہ سے ہلا دیئے گئے حتیٰ کہ سوا خندقوں کے کوئی جگہ نہ تھی۔

وَ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾

اور یاد فرمایئے وہ واقعہ جبکہ منافقوں اور ان لوگوں نے جن کے دلوں میں نفاق کا مرض تھا کہا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ نہ کیا مگر نرا باطل۔

یعنی ہماری فتوحات اور کفار پر غالب ہونے کی جو بشارتیں دی گئیں وہ نری باطل اور دھوکا ہی تھیں غرور کا اطلاق باطل پر ہوتا ہے۔

روایت ہے کہ صحابہ کرام جب خندق کھود رہے تھے تو کھدائی میں ایک چٹان گول ایسی نکلی جو نہایت سخت پتھر کی تھی اور معول یعنی کدال سے وہ ٹوٹتی نہ تھی فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تو صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔

فَاَخَذَ الْمِعْوَلَ مِنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَضَرَبَهَا ضَرْبَةً بَرَقَتْ مِنْهَا بَرْقَةٌ اَضَآءَ مِنْهَا مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى لَكَاَنَّ مِصْبَاحًا فِيْ جَوْفِ لَيْلٍ مُّظْلِمٍ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَبَّرَ الْمُسْلِمُوْنَ۔ تو حضور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLIA ISLAMIA ACADEMY

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کدال حضرت سلمان فارسی سے لے کر اس چٹان پر ماردی تو اس چٹان سے ایک بجلی سی چمکی جس نے مدینہ کے کنارے تک روشن کر دیئے گویا اندھیری رات میں چراغ روشن ہو گیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نعرۂ تکبیر لگایا اور صحابہ نے بھی تکبیر کہی۔

پھر وہی کدال دوبارہ ماری تو وہ چٹان ٹوٹی اور اس سے اتنا تیز نور نکلا کہ مدینہ کے اندر تیز روشنی ہو گئی۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پھر نعرۂ تکبیر فرمایا اور صحابہ نے نعرہ لگایا۔

ثُمَّ ضَرَبَهَا الثَّالِثَةَ فَكَسَّرَهَا وَ بَرَقَتْ بَرْقَةً اَضَآءَ مِنْهَا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا فَكَبَّرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَبَّرَ الْمُسْلِمُوْنَ۔ پھر تیسری بار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کدال ماری تو وہ چٹان ریزہ ریزہ ہوگئی اور اس سے اتنا نور نکلا کہ مدینہ کے کنارے خوب روشن ہو گئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر فرمائی اور صحابہ کرام نے بھی تکبیر کہی۔ پھر صحابہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَضَآءَ لِيْ فِي الْاَوَّلِ قُصُوْرُ الْحِيْرَةِ وَ مَدَائِنُ كِسْرٰى كَاَنَّهَا اَنْيَابُ الْكِلَابِ فَاَخْبَرَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ اُمَّتِيْ ظَاهِرَةٌ عَلَيْهَا۔

تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر پہلی ضرب میں اللہ نے حیرہ کے محل اور کسریٰ کی بستیاں روشن فرمائیں گویا کہ وہ کتوں کے کچلے چمکتے ہیں اور جبریل نے مجھے خبر دی کہ میرے امتی ان مقامات پر غالب آئیں گے۔

وَاَضَآءَ لِيَ الثَّانِيَةَ قُصُوْرَ الْحِمْيَرِ مِنْ اَرْضِ الرُّوْمِ كَاَنَّهَا اَنْيَابُ الْكِلَابِ وَاَخْبَرَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ اُمَّتِيْ ظَاهِرَةٌ عَلَيْهَا فَاَبْشِرُوْا بِالنُّصْرَةِ فَاسْتَبْشَرَ الْمُسْلِمُوْنَ۔

وَ اَضَآءَ لِيْ فِي الثَّالِثَةِ قُصُوْرَ صَنْعَآءَ كَاَنَّهَا اَنْيَابُ الْكِلَابِ وَاَخْبَرَنِيْ جِبْرِيْلُ اَنَّ اُمَّتِيْ ظَاهِرَةٌ عَلَيْهَا۔

دوسری ضرب میں مجھ پر روم کے قبیلہ حمیر کے محل روشن ہوئے جیسے کتے کے کچلے چمکتے ہیں اور جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ میری امت اس پر غالب آئے گی تم اللہ کی مدد سے خوش ہو جاؤ تو مسلمان خوش ہو گئے۔

اور تیسری ضرب میں قصور صنعاء ایسے روشن ہوئے جیسے کتے کے کچلے چمکتے ہیں اور جبریل علیہ السلام نے بشارت دی کہ میری امت یہاں بھی غالب آئے گی۔

تو ایک شخص انصار میں سے تھا جسے معتب بن قشیر کہتے تھے اور یہ منافق تھا کہنے لگا: اَيَعِدُنَا مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُّفْتَحَ لَنَا مَدَائِنُ الْيَمَنِ وَيَبْصُرُ الْمَدَائِنَ وَ قُصُوْرَ الرُّوْمِ وَاَحَدُنَا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقْضِيَ حَاجَتَهٗ اِلَّا قُتِلَ هٰذَا وَاللّٰهِ الْغُرُوْرُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہم سے وعدہ تو یہ فرما رہے ہیں کہ ہمارے لئے یمن کی بستیاں اور سفید محل مدائن کے اور روم کے قصور فتح ہوں گے اور حال یہ ہے کہ ہم میں کسی کو اتنی طاقت نہیں کہ قضائے حاجت کو بھی نکل سکے کہ علی الفور قتل ہی ہو خدا کی قسم یہ محض دھوکا اور باطل دعویٰ ہے اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی:

وَ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾

ایک روایت یہ ہے کہ منافقین نے جب یہ سنا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حیرہ اور مدائن کسریٰ کی فتوحات کی بشارت دی ہے تو وہ کہنے لگے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

اَلَا تَعْجَبُوْنَ يُحَدِّثُكُمْ وَيَعِدُكُمْ وَيُمَنِّيْكُمُ الْبَاطِلَ اَنَّهٗ يَبْصُرُ مِنْ يَّثْرِبَ قُصُوْرَ الْحِيْرَةِ وَ مَدَائِنَ كِسْرٰى وَ اَنَّهَا تُفْتَحُ لَكُمْ وَاَنْتُمْ تَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَلَا تَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ تَبْرُزُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَوَجْهُ الْجَمْعِ عَلَى الْقَوْلِ بِاَنَّ الْقَائِلَ وَاحِدٌ وَاَنَّ الْبَاقِيْنَ رَاضِيْنَ بِذٰلِكَ وَقَابَلُوْهُ مِنْهُ۔

کیا تم یہ باتیں پسند کرتے ہو جو تم سے کی جارہی ہیں اور تمہیں وعدے دیئے جارہے ہیں اور تمہیں باطل طریقہ پر امیدوار بنایا جارہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یثرب سے قصور حیرہ اور مدائن کسریٰ دیکھ لیتے ہیں اور تمہیں بشارت دیتے ہیں کہ وہ تمہارے لئے فتح ہوں گے اور حال یہ ہے کہ تم خندق کھود کر اپنی جانیں بچا رہے ہو اور تم میں اتنی بھی طاقت نہیں کہ خندقوں سے باہر بھی نکل سکو تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور وَ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ میں جو جمع کے ساتھ فرمایا گیا با آنکہ کہنے والا صرف ایک تھا جس کا نام معتب بن قشیر تھا اور یہی ایک منافق کہنے والا تھا۔ اس کی وجہ جمع کی یہ ہے کہ اگرچہ کہنے والا ایک تھا مگر تمام منافق اس کے کہنے پر خوش تھے اور اس کی بات قبول کررہے تھے۔

اور سب منافقین استہزاء میں شریک تھے۔

وَ اِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ يَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾

اور وہ واقعہ یاد فرمایئے جبکہ ایک جماعت منافقین نے کہا: اے اہل یثرب تمہارا یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں تو تمہیں چاہئے کہ واپس جاؤ اس پر ایک جماعت نے ان سے اجازت طلب کی اور کہا ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں اور وہ غیر محفوظ نہ تھے اور ان کا ارادہ ہی اس جگہ سے بھاگنے کا تھا۔

یہ جماعت رأس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کی تھی کما قال السدی۔

اور بقول مقاتل یہ قبیلہ بنوسلمہ تھا۔

ایک قول ہے اوس بن رومان تھا جو اوس بنی قیظی کے قبیلہ اور بنوحارثہ سے تھا۔

آیہ کریمہ میں منہم کی ضمیر منافقین کی طرف ہے۔

اور يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ کہنے والے منافق تھے اور یہ نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل مدینہ منورہ کا تھا بقول ابوعیسیٰ یثرب کے کنارہ ایک بقعہ تھا اسے یثرب کہا جاتا تھا۔

وَ قِيْلَ اِسْمُ اَرْضِهَا وَ هُوَ عَلَيْهَا مَمْنُوْعٌ وَلَا يَنْبَغِيْ تَسْمِيَةُ الْمَدِيْنَةِ بِذٰلِكَ۔ ایک قول ہے کہ مدینہ کی زمین کو یثرب کہا جاتا تھا اور اب اسے یثرب کہنا ممنوع ہے اور وہ مسلمان کو چاہئے بھی نہیں کہ مدینہ پاک کو یثرب کہے۔ چنانچہ

احمد اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ يَثْرِبَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ تَعَالٰى هِيَ طَابَةٌ هِيَ طَابَةٌ هِيَ طَابَةٌ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مدینہ کو یثرب کہے اسے چاہئے کہ استغفار کرے یہ مدینہ طابہ ہے یہ مدینہ طابہ ہے یہ مدینہ طابہ ہے۔

اور ابن مردویہ ابن عباس سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا تَدْعُوْنَهَا يَثْرِبَ فَاِنَّهَا طِيْبَةٌ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ وَ مَنْ قَالَ يَثْرِبَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ تَعَالٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هِيَ طِيْبَةٌ هِيَ طِيْبَةٌ هِيَ طِيْبَةٌ۔ اسے یثرب کہہ کر نہ پکارو اس لئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

کہ وہ طیبہ ہے یعنی مدینہ اور جو اس مدینہ کو یثرب کہے اسے چاہئے کہ تین بار استغفار کرے وہ طیبہ ہے وہ طیبہ ہے وہ طیبہ ہے۔

وَفِي الْحَوَاشِي الْخَفَاجِيِّ اِنَّ تَسْمِيْتَهَا بِهِ مَكْرُوْهَةٌ كَرَاهَةَ تَنْزِيْهِيَّةً۔ حواشی خفاجی میں ہے کہ مدینہ پاک کو یثرب کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔

وَ ذُكِرَ فِي وَجْهِ ذٰلِكَ اِنَّ هٰذَا الْاِسْمَ يُشْعِرُ بِالتَّثْرِيْبِ وَ هُوَ اللَّوْمُ وَالتَّعْيِيْرُ۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ یثرب مشعر بہ تثریب ہے اور تثریب ملامت اور شرمندہ کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسے قرآن پاک میں ارشاد ہے: لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۔ آج کے دن تمہیں ملامت نہیں۔

علامہ راغب مفردات میں کہتے ہیں: اَلتَّثْرِيْبُ التَّقْرِيْعُ بِالذَّنْبِ وَالثَّرْبُ شَحْمَةٌ رَقِيْقَةٌ۔ تثریب گناہ کے الزام پر مستعمل ہے اور ثرب پتلی جھلی کو کہتے ہیں۔

وَ قِيْلَ يَثْرِبُ اِسْمُ رَجُلٍ مِنَ الْعَمَالِقَةِ وَ بِهِ سُمِّيَتِ الْمَدِيْنَةُ وَكَانَ يُقَالُ لَهَا اَثْرِبُ۔ ایک قول ہے کہ یثرب ایک شخص کا نام تھا جو قوم عمالقہ سے تھا اور اسی کے نام پر یہ نام رکھا گیا اور اسے اثرب کہتے تھے۔

اور طبری شریف مرتضیٰ سے ناقل ہے کہ مدینہ کے متعدد نام تھے اس میں سے یثرب، طیبہ، طابہ، دار سکینہ، جائزہ، مجبورہ، محبہ، محبوبہ، عذراء، مرحومہ، قاصمہ، منبہ بھی ہیں۔

تو منافقین نے ان ناموں میں سے یثرب پسند کیا مُخَالَفَةً بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلِمُوْا مِنْ كَرَاهَتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِهٰذَا الْاِسْمِ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرنے کے لئے جبکہ وہ جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نام سے کراہت فرماتے ہیں۔

لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ۔ یعنی یہاں تمہیں ٹھہرنا مناسب نہیں یا۔ لَا يُمْكِنُ لَكُمُ الْاِقَامَةُ۔ یا تمہارا قیام یہاں ممکن نہیں۔ لہٰذا

فَارْجِعُوْا اِلٰى مَنَازِلِكُمْ بِالْمَدِيْنَةِ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ اَسْلَمَ لَكُمْ مِنَ الْقَتْلِ۔ اپنے گھروں میں جا کر محفوظ ہو جاؤ تا کہ قتل وغیرہ سے سلامت رہو۔

اس مشورہ سے ان کی مراد جنگ سے فرار ہونا تھا۔

وَ قِيْلَ الْمَعْنٰى لَا مُقَامَ لَكُمْ فِيْ دِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعُوْا اِلٰى مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ مِنَ الشِّرْكِ اَوْ فَارْجِعُوْا عَمَّا بَايَعْتُمُوْهُ عَلَيْهِ۔ ایک قول یہ ہے کہ لَا مُقَامَ لَكُمْ سے یہ مراد تھی کہ تمہارا دین محمدی میں رہنا مناسب نہیں لہٰذا اپنے شرک پر لوٹ آؤ یا منحرف ہو جاؤ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت سے۔

غرضکہ منافق تو تھے ہی اتنا سہارا پا کر پلٹ گئے اور

وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ۔ تو ان میں کا ایک فریق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جانے کی اجازت مانگنے لگا۔ یہ اجازت مانگنے والا گروہ بقول ابن عباس اور جابر بن عبداللہ بنو حارث بن حرث کے لوگ تھے۔

اور ایک قول ہے کہ اوس بن قیظی نے ایک آدمی اول بھیجا کہ اجازت لے۔

سدی کہتے ہیں اوس بن قیظی اور ابا عرابہ بن اوس نے سب سے پہلے اجازت طلب کی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَ قِیْلَ الْمُسْتَاذِنُ بَنُوْحَارِثَةَ وَ بَنُوْ سَلْمَةَ اسْتَاْذَنُوْهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی الرُّجُوْعِ مُتَمَسِّلِیْنَ بِاَمْرِ اُولٰٓئِكَ الْقَآئِلِیْنَ یَآ اَهْلَ یَثْرِبَ۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ اجازت مانگنے والے منافقین میں سے بنوحارثہ اور بنوسلمہ تھے جو تتبع بھی اپنے کو ظاہر کرتے تھے اور اجازت بھی طلب کر رہے تھے یہی وہ تھے جنہوں نے یَآ اَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ کہا تھا اور بہانہ یہ تراشا کہ

اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۔ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں خطرہ ہے کہ چور نہ آ جائیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ۔ اور حال یہ ہے (کہ یہ سب بہانہ تھا) ان کے گھر غیر محفوظ نہ تھے لیکن

اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ ۔ وہ نہیں چاہتے تھے مگر بھاگنا۔

اَیْ هَرَبًا مِّنَ الْقِتَالِ وَ نُصْرَةِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ یعنی وہ بھاگنا چاہتے تھے جہاد سے اور مومنین کی مدد سے۔ چنانچہ ان کی اندرونی کیفیت بیان فرمائی جاتی ہے۔

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا یَسِیْرًا ﴿۱۴﴾

اور اگر داخل ہو جائیں فوجیں مدینہ کے اطراف سے پھر ان سے فتنہ یعنی کفر چاہیں تو ضرور آ جائیں ان کے کفر میں اور اس میں دیر نہ کریں مگر تھوڑی۔

اَقْطَارِ ۔ قطر کی جمع ہے یعنی مدینہ کے کناروں سے باہر جانب سے ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ ۔ فتنہ کے معنی ضحاک قتال کرتے ہیں یعنی پھر وہ مقابلہ مسلمانوں سے چاہیں تو لَاٰتَوْهَا فوراً وہ سب آمادہ ہو جائیں اور دیر نہ کریں مگر تھوڑی تاکہ اسلحہ وغیرہ سے چاق چوبند ہو جائیں تو آیت کریمہ کی عبارت یہ ہوئی:

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا وَاشْتَدَّ الْحَرْبُ الْحَقِیْقِیْ ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ وَالْحَرْبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَسَارُوْا اِلَیْهَا وَلَمْ یَلْبَثُوْا فِیْ بُیُوْتِهِمْ لِحِفْظِهَا اِلَّا یَسِیْرًا ۔ قِیْلَ قَدْرَ مَا یَاْخُذُوْنَ سَلَاحَهُمْ۔

یعنی اگر وہ داخل ہو جائیں مدینہ میں چاروں طرف سے اور لڑائی زور پکڑ جائے پھر ان سے قتل وقتال کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ کے لئے کہا جائے تو اڑ کر اس طرف جائیں اور اپنے گھروں میں نہ ٹھہریں مگر تھوڑی دیر تاکہ آلات حرب جمع کرلیں۔

اور حسین اور مجاہد اور قتادہ فتنہ کے معنی شرک کرتے ہیں۔

ایک قول میں فتنہ کے معنی ردت اور کفر کی طرف پلٹنے کے ہیں۔

یَعْنِیْ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ ثُمَّ سُئِلُوا الشِّرْكَ لَاَشْرَكُوْا وَ مَا اَخَّرُوْهُ اِلَّا یَسِیْرًا

اگر وہ ان پر داخل ہوں پھر ان سے وہ شرک طلب کریں تو یہ مشرک ہو جائیں اور تاخیر نہ کریں مگر تھوڑی تیاری کرلیں۔

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ﴿۱۵﴾

اور بے شک وہ اس سے پہلے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ کا عہد پوچھا جائے گا۔

یعنی بنوحارثہ اور بنوسلمہ آج اجازت لے کر بھاگنا چاہتے ہیں یہ عہد کر چکے تھے یوم خندق سے پہلے اور ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے لیلۃ العقبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع کریں گے مگر آج یہ پھر منحرف ہو گئے۔ تو اس عہد کے متعلق ان سے سوال کیا جائے گا اور قیامت کے دن پوری باز پرس ہوگی۔ آگے ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾

اے محبوب! آپ فرمادیں کہ ہرگز تمہیں نفع نہ دے گا بھاگنا اگر تم بھاگے موت سے یا قتل سے تو ایسی صورت میں تم متمتع نہ ہو گے مگر تھوڑے۔

یعنی یہ جنگ وقتل سے بھاگنا نفع نہیں دے سکتا اور قضاوقدر الٰہی پر غالب نہیں آ سکتا جسے جس حال میں مرنا ہے وہ اسی حال میں مرے گا اگر قتل ہونا مقدر ہے تو بہر حال قتل ہوگا اور اگر کسی اور صورت میں مرنا ہے بہر حال مرے گا حیلہ جوئی اور موت سے بچنے کے پہلو نکالنا اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾

فرمادیجئے کون ہے جو تمہیں بچالے اگر اللہ چاہے تمہارے ساتھ برائی اور کون ہے جو تکلیف دے اگر اللہ چاہے تم پر رحم فرمانا۔ نہیں پائیں گے وہ اپنے لئے اللہ کے سوا اپنا حمایتی نہ مددگار۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ استفہام انکاری ہے یعنی کوئی نہیں اللہ کے سوا تمہارا برا بھلا کرنے والا یعنی اللہ تعالیٰ ہی تم پر سے بلا ٹال سکتا ہے اور وہی تم پر رحم فرما سکتا ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہاری تکلیف دفع کر سکے یا تمہیں بلا سے بچا سکے۔

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَ الْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ

اللہ خوب جانتا ہے نافرمانی کرنے والوں کو تم میں سے اور کہنے والوں کو اپنے بھائیوں سے آجاؤ ہماری طرف۔

معوقین کے معنی اَلْمُثَبِّطِيْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ کے نافرمانوں (منافقین) کو اللہ خوب جانتا ہے۔ اور

اَلْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ۔ اپنے بھائیوں سے کہنے والوں کو جانتا ہے۔ هَلُمَّ اِلَيْنَا یعنی اَقْبِلُوْا اِلَيْنَا اور قَرِّبُوْا اَنْفُسَكُمْ اِلَيْنَا۔

## شان نزول آیت کریمہ

ابن سائب فرماتے ہیں کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی اور معتب بن قشیر اور ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو منافقین میں سے خندقوں سے نکل کر مدینہ چلے گئے تھے۔

انہیں منافقوں نے کہا تھا: وَيْحَكَ اِجْلِسْ وَلَا تَخْرُجْ وَيَكْتُبُوْنَ اِلٰى اِخْوَانِهِمْ فِي الْعَسْكَرِ اَنِ ائْتُوْنَا فَاِنَّا نَنْتَظِرُكُمْ۔

جو ان کے پاس آیا اس سے کہا تجھ پر افسوس ہے تو کہاں جا پھنسا بیٹھ جا اور گھر سے باہر نہ نکل۔ اور انہوں نے اپنی برادری کے لوگوں کو لکھ کر بھیجا جو لشکر میں تھے کہ آجاؤ ہمارے پاس ہم تمہارے منتظر ہیں۔ ایک قول ہے کہ

هٰٓؤُلَاءِ الْيَهُوْدُ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَعَالَوْا اِلَيْنَا وَ كُوْنُوْا مَعَنَا۔ یہ لوگ یہودی تھے جو اہل مدینہ میں سے انہیں کہتے تھے کہ ہماری طرف آجاؤ اور ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ اس لئے کہ وہ ان کے نفاق کو جانتے تھے۔

اور معوقین سے مراد وہی ہیں جو صفت نفاق میں مشترک تھے اور حضور ﷺ کے ساتھ کفر کرنا پسند کرتے تھے۔ اور

هَلُمَّ کا معنی اَقْبِلُوْا اِلَيْنَا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۸﴾ ۔اورنہیں آئیں گے وہ حرب وقتال میں مگر تھوڑے۔
یعنی اس جماعت کے لوگ نہیں آئیں گے مگر دکھاوے کے لئے تھوڑے آ جائیں گے تا کہ لوگ انہیں دیکھیں اور سمجھیں کہ یہ بھی آئے ہوئے ہیں۔
أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۔بخل کرنے والا تمہارے اوپر۔
اشحۃ جمع ہے شحیح کی یہ خلاف قیاس بروزن فعیل ہے۔تنگ نظر کے معنی میں آتا ہے۔جیسے ضنین و اضنا اور خلیل و اخلاء۔
فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ
توجب دشمن کا خوف آتا ہے اور توقع ہوتی ہے کہ اہل مدینہ کا استیصال ہو جائے گا تو دیکھو گے انہیں کہ آنکھیں پھر رہی ہیں شدت خوف سے گویا کہ ان پر موت چھائی ہوئی ہے۔
اس کی عبارت یہ ہے: اَیْ یَنْظُرُوْنَ نَظْرًا کَائِنًا کَنَظْرِ الْمُغْشِیِّ عَلَیْهِ مِنْ مُعَالَجَةِ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ حَذَرًا وَّ خَوْفًا۔
یعنی وہ دیکھنے لگتے ہیں نشہ والی آنکھ سے جبکہ نشہ میں مخمور ہو سکرات موت میں ڈرتے ہوئے اور خوفزدہ حالت میں۔
وَ قِیْلَ مَعْنَی الْاٰیَةِ اِذَا جَاءَ الْخَوْفُ مِنَ الْقِتَالِ وَ ظَهَرَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی اَعْدَآئِهِمْ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ فِیْ رُؤْیَتِهِمْ وَ تَجُوْلُ وَ تَضْطَرِبُ رِجَاءَ اَنْ یَّلُوْحَ مِنْهُمْ مَضْرَبٌ لِاَنَّهُمْ یَحْضُرُوْنَ عَلٰی نِیَّةِ شَرٍّ لَا عَلٰی نِیَّةِ خَیْرٍ۔
مگر پہلا قول ظاہر آیت سے منطبق ہے۔
فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿۱۹﴾
توجب وہ خوف جاتا رہے تو طعنہ زنی کرتے ہوئے زبان درازی کرتے ہیں اور بخل کے ساتھ مال غنیمت کے حریص بنتے ہیں یہ لوگ وہ ہیں جو ہرگز ایمان نہیں لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا کفر ظاہر فرما کر ان کے سب عمل ضائع کر دیئے اور احباط عمل اس کے لئے آسان ہے کہ وہ بے نیاز ہے۔
سَلَقُوْكُمْ کے معنی اٰذُوْکُمْ بِالْکَلَامِ وَ خَاصَمُوْکُمْ تمہیں گفتگو سے اذیت دیتے اور جھگڑتے ہیں۔
فراء اور قتادہ کہتے ہیں: بَسَطُوْا اَلْسِنَتَهُمْ فِیْکُمْ وَقْتَ قِسْمَةِ الْغَنِیْمَةِ یَقُوْلُوْنَ اَعْطُوْنَا اَعْطُوْنَا فَلَسْتُمْ اَحَقَّ بِهَا مِنَّا۔زبان پھیلا کر مال غنیمت تقسیم ہوتے وقت بولتے ہیں ہمیں دو ہمیں دو اس لئے کہ تم ہم سے زیادہ حقدار نہیں۔
وَ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ رُوْمَانَ بَسَطُوْا اَلْسِنَتَهُمْ فِیْ اَذَاکُمْ وَ سَبِّکُمْ وَ تَنْقِیْصِ مَا اَنْتُمْ عَلَیْهِ مِنَ الدِّیْنِ۔ یزید بن رومان کہتے ہیں مسلمانوں کی اذیت کے لئے زبان کھولتے اور برا کہتے ہیں اور ان کے دین کی تنقیص کرتے ہیں۔
وَ قَالَ بَعْضُ الْاَجِلَّةِ اَصْلُ السَّلْقِ بَسْطُ الْعُضْوِ سَوَاءٌ کَانَ یَدًا اَوْ لِسَانًا فَسَلْقُ اللِّسَانِ بِاِعْلَانِ الطَّعْنِ وَالذَّمِّ۔بعض اجلہ نے کہا اصل میں سلق عضو کھولنا ہے عام اس سے کہ وہ ہاتھ ہو یا لسان تو سلق اللسان طعن اور برائی کرنا ہے۔
ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی یہی معنی کہتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں: اَلسَّلْقُ فِی الْاٰیَةِ الطَّعْنُ بِاللِّسَانِ سلق جو آیت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL-ISLAMIA ACADEMY

میں ہے وہ زبان سے طعن کرنا ہے۔

اور اشحۃ کے معنی اَیْ بُخَلَاءَ حَرِیْصِیْنَ عَلٰی مَالِ الْغَنَائِمِ۔

چنانچہ ان کی بدخصلت ظاہر فرما کر فیصلہ فرما دیا۔

اُولٰٓئِكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا۔ یہ لوگ ہرگز ایمان نہیں لائے اس لئے کہ فَاِنَّهُمْ مُنَافِقُوْنَ وہ منافق ہیں ظاہری ایماندار بنتے ہیں اور دل میں کفر دبائے ہوئے ہیں۔

فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی باطل پرستی ظاہر فرما کر ان کے سب عمل حبط کر دیئے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے اس لئے کہ وہ بے نیاز ہے۔

یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْهَبُوْا ۚ وَ اِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ یَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ یَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآىِٕكُمْ ؕ وَ لَوْ كَانُوْا فِیْكُمْ مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲۰﴾

گمان کرتے ہیں کہ دشمن کے لشکر نہیں گئے حالانکہ وہ چلے بھی گئے اور اگر دشمن کے لشکر پھر آ موجود ہوں تو یہ لوگ اسی کو پسند کریں گے کہ کاش کسی طرف کو جنگل میں نکل جائیں اور بستیوں میں رہیں اور وہاں سے ان کے جانبازوں کی خبر معلوم کریں اور اگر کسی مجبوری کی بنا پر انہیں تم میں رہنا بھی پڑے تو دشمن سے نہ لڑیں مگر تھوڑی چھدا اتارنے کو تھوڑی دیر۔

اس آیت کریمہ میں ان کی بزدلی ظاہر کی گئی ہے کہ جب تک لڑائی رہی اپنے نفاق اور بزدلی کے سبب بھاگوں بھاگ کرتے رہے اور جب دیکھا کہ مسلمان فتحیاب ہو گئے تو مال غنیمت میں اپنا حق جتانے کے لئے جل کٹی باتیں بنانے لگے کہ تم نے ایسا کون سا کارنمایاں کیا ہے جو ہم نے نہیں کیا ہم نہ ہوتے تو تم فتحیاب ہی نہ ہو سکتے تھے۔

## بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع۔ سورۃ احزاب۔ پ ۲۱

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا ﴿۲۱﴾

بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے اس آدمی کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کی ملاقات کا یقین رکھتا ہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرے

وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ٘ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًا ﴿۲۲﴾

اور جب مومنوں نے لشکروں کو دیکھا تو پکار اٹھے یہ وہی ہے جو وعدہ دیا تھا ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے اور ان کا ایمان اور فرمانبرداری اور زیادہ بڑھ گئی

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ ؗ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ۙ﴿۲۳﴾

مومنوں میں سے کچھ مرد ایسے ہیں کہ انہوں نے سچ کر دکھایا جو انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا تو بعض ان میں سے وہ ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے اور بعض ان میں سے انتظار میں ہیں اور انہوں نے اپنے ارادہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ﴿۲۴﴾

تا کہ اللہ سچے لوگوں کو ان کے سچ کا بدلہ دے اور سزا دے منافقوں کو اگر چاہے یا ان کی توبہ قبول فرمائے بے شک اللہ ہے بخشنے والا مہربان

وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ﴿۲۵﴾

اور اللہ نے کافروں کو واپس کر دیا کہ وہ اپنا غصہ نہ نکال سکے اور نہ انہیں کوئی بھلائی ملی اور اللہ نے مومنوں کو لڑائی سے بچا لیا اور ہے اللہ طاقتور غالب

وَ اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَ قَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۚ﴿۲۶﴾

اور اہل کتاب کے ان آدمیوں کو ان کے قلعوں سے اتار لایا جنہوں نے کافروں کی مدد کی تھی اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا تم کچھ لوگوں کو قتل کرتے تھے اور کچھ لوگوں کو قید کرتے تھے

وَ اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَ دِيَارَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ وَ اَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾

اور تمہیں ان کی زمینوں اور گھروں اور مالوں کا وارث بنا دیا اور ان زمینوں کا بھی جن پر تمہارے قدم نہ لگے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

## حل لغات تیسرا رکوع۔سورۃ احزاب۔پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| | لَقَدْ۔بے شک | كَانَ۔ہے | لَكُمْ۔تمہارے لئے |
| فِيْ۔بیچ | رَسُوْلِ۔رسول | اللّٰهِ۔اللہ کے | اُسْوَةٌ۔نمونہ |
| حَسَنَةٌ۔اچھا | لِّمَنْ۔اس کے لئے جو | كَانَ۔ہے | يَرْجُوا۔امید رکھتا |
| اللّٰهَ۔اللہ کی | وَ۔اور | الْيَوْمَ۔دن | الْاٰخِرَ۔آخرت کی |
| وَ۔اور | ذَكَرَ۔یاد کرے | اللّٰهَ۔اللہ کو | كَثِيْرًا۔بہت |
| وَ۔اور | لَمَّا۔جب | رَاٰ۔دیکھا | الْمُؤْمِنُوْنَ۔مومنوں نے |
| الْاَحْزَابَ۔لشکروں کو | قَالُوْا۔بول اٹھے | هٰذَا۔یہ | مَا۔وہ ہے جو |
| وَعَدَ۔وعدہ دیا | نَا۔ہم کو | اللّٰهُ۔اللہ نے | وَ۔اور |
| رَسُوْلُهٗ۔اس کے رسول نے | وَ۔اور | صَدَقَ۔سچ کہا | اللّٰهُ۔اللہ نے |
| وَ۔اور | رَسُوْلُهٗ۔اس کے رسول نے | وَ۔اور | مَا۔نہ |
| زَادَ۔زیادہ ہوا | هُمْ۔ان کو | اِلَّآ۔مگر | اِيْمَانًا۔ایمان |
| وَّ۔اور | تَسْلِيْمًا۔فرمانبرداری | مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔مومنوں میں سے کچھ | |
| رِجَالٌ۔مرد ہیں جنہوں نے | صَدَقُوْا۔سچ کر دکھایا | مَا۔جو | عَاهَدُوا۔عہد کیا تھا انہوں نے |
| اللّٰهَ۔اللہ سے | عَلَيْهِ۔اس کا | فَمِنْهُمْ۔تو بعض ان سے | مَّنْ۔وہ ہیں جو |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-E ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| قَضٰی ۔ پورا کر چکے | نَحْبَهٗ ۔ اپنا کام | وَ ۔ اور | مِنْهُمْ ۔ بعض ان سے |
| مَّنْ ۔ وہ ہیں جو | يَّنْتَظِرُ ۔ منتظر ہیں | وَ ۔ اور | مَا ۔ نہ |
| بَدَّلُوْا ۔ تبدیل کیا انہوں نے | تَبْدِيْلًا ۔ کوئی تبدیلی | لِّيَجْزِيَ ۔ تاکہ بدلہ دے | اللّٰهُ ۔ اللہ |
| الصّٰدِقِيْنَ ۔ سچوں کو | بِصِدْقِهِمْ ۔ ان کے سچ کا | وَ ۔ اور | يُعَذِّبَ ۔ سزا دے |
| الْمُنٰفِقِيْنَ ۔ منافقوں کو | اِنْ ۔ اگر | شَآءَ ۔ چاہے | اَوْ ۔ اور |
| يَتُوْبَ ۔ توبہ قبول کرے | عَلَيْهِمْ ۔ ان کی | اِنَّ ۔ بے شک | اللّٰهَ ۔ اللہ |
| كَانَ ۔ ہے | غَفُوْرًا ۔ بخشنے والا | رَّحِيْمًا ۔ مہربان | وَ ۔ اور |
| رَدَّ ۔ لوٹا دیا | اللّٰهُ ۔ اللہ نے | الَّذِيْنَ ۔ ان کو | كَفَرُوْا ۔ جو کافر ہیں |
| بِغَيْظِهِمْ ۔ ان کے غصے کے ساتھ | لَمْ ۔ نہ | يَنَالُوْا ۔ پائی انہوں نے | خَيْرًا ۔ کوئی بھلائی |
| وَ ۔ اور | كَفَى ۔ کفایت کی | اللّٰهُ ۔ اللہ نے | الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ مومنوں سے |
| الْقِتَالَ ۔ لڑائی کی | وَ ۔ اور | كَانَ ۔ ہے | اللّٰهُ ۔ اللہ |
| قَوِيًّا ۔ طاقت ور | عَزِيْزًا ۔ غالب | وَ ۔ اور | اَنْزَلَ ۔ اتارا |
| الَّذِيْنَ ۔ ان کو جنہوں نے | ظَاهَرُوْ ۔ مدد کی | هُمْ ۔ ان کی | مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۔ اہل |
| کتاب میں سے | مِنْ صَيَاصِيْهِمْ ۔ ان کے قلعوں سے | | وَ ۔ اور |
| قَذَفَ ۔ ڈالا | فِيْ ۔ بیچ | قُلُوْبِهِمُ ۔ ان کے دلوں کے | الرُّعْبَ ۔ رعب |
| فَرِيْقًا ۔ ایک گروہ کو | تَقْتُلُوْنَ ۔ تم قتل کرتے تھے | وَ ۔ اور | تَاْسِرُوْنَ ۔ قید کرتے تھے |
| فَرِيْقًا ۔ ایک گروہ کو | وَ ۔ اور | اَوْرَثَكُمْ ۔ وارث بنایا تم کو | اَرْضَهُمْ ۔ ان کی زمین کا |
| وَ ۔ اور | دِيَارَ ۔ گھروں | هُمْ ۔ ان کے کا | وَ ۔ اور |
| اَمْوَالَهُمْ ۔ ان کے مالوں کا | وَ ۔ اور | اَرْضًا ۔ اس زمین کا کہ | لَّمْ ۔ نہ |
| تَطَـُٔوْ ۔ روندا تم نے | هَا ۔ اس کو | وَ ۔ اور | كَانَ ۔ ہے |
| اللّٰهُ ۔ اللہ | عَلٰى ۔ اوپر | كُلِّ ۔ ہر | شَيْءٍ ۔ چیز کے |
| قَدِيْرًا ۔ قادر | | | |

## خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع ۔ سورۃ احزاب ۔ پ ۲۱

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝۲۱

بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں تمام اچھے خصائل ہیں اس کے لئے جو اللہ کے حضور حاضری کا امیدوار ہو اور قیامت کے دن کا یقین رکھے اور اللہ کی یاد کثرت سے کرے۔

آیۂ کریمہ میں اتباع مصطفیٰ کی تعلیم ہے چنانچہ فرمایا کہ دین حقہ کی اعانت اسی میں ہے کہ ہمارے رسول کی اداؤں پر مٹ جاؤ اور ان کی تعلیم پر پوری طرح کاربند رہو اور ان کی اتباع میں کوتاہی نہ کرو ان کا ساتھ نہ چھوڑو مصائب پر صبر کرو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہمارے حبیب کے طریقوں پر چلو اور ہر موقع پر اللہ کا ذکر کرو خوشی کا موقع ہو یا غمی کا، تنگی میں ہو یا فراخی میں، اس کی یاد سے غافل نہ ہو۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ؕ﴿۲۲﴾

اور جب مسلمانوں نے کافروں کے لشکر دیکھے تو بولے یہ ہے وہ جو ہمیں وعدہ دیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے ان کا اس سے ایمان بھی بڑھا اور تسلیم و رضا پر قائم رہے۔

یعنی جب صحابہ کرام پر مشرکین و منافقین کے لشکر چڑھے تو صحیح الایمان لوگوں کے ایمان اور بھی زیادہ مضبوط ہو گئے اور کہنے لگے یہ اللہ اور اس کے رسول کے وعدہ کے مطابق سختی آئی جیسا کہ فرمایا تھا کہ کچھ بلا آئے تو صبر کرنا دشمن کے لشکر تم پر ٹوٹ پڑیں تو اللہ کا ذکر کرنا انجام کار تم ہی فتح یاب ہو گے۔

تو اللہ کا وعدہ سچا ہوا اب فتح یابی ہماری ہونی ہے کیونکہ اس کے بعد وعدہ ہے کہ تمہاری مدد کی جائے گی جیسا کہ ارشاد ہے: اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ۔

یہ وہ پیش گوئی تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس یوم پہلے کی تھی چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو فرمایا تھا کہ نو یا دس راتوں میں تم پر دشمن لشکر لے کر آئے گا اس وقت تمہیں ثابت قدم رہنا ہوگا تو صحابہ نے دیکھا کہ اس مدت میں دشمن کا لشکر آ چڑھا تو سب بولے کہ

هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ یہ وہ ہے جس کا ہمیں وعدہ اللہ اور اس کے رسول نے دیا۔

وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ اور بے شک اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا۔ یعنی جو اس کے وعدے ہیں سب سچے ہیں اور سب یقیناً پورے ہوں گے۔ اب دشمن تو آ گیا اب ہماری مدد بھی ہوگی اور ہم ضرور دشمن پر فتح یاب ہوں گے۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۙ﴿۲۳﴾

مومنین میں سے کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد انہوں نے اللہ سے کیا تھا تو ان میں سے کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی منتظر ہے اور وہ ذرہ بھر نہیں بدلے۔

جو لوگ اپنا وعدہ پورا کر چکے یہ حضرت عثمان غنی، حضرت طلحہ، حضرت علی حضرت سعید بن زید حضرت حمزہ سید الشہداء حضرت مصعب وغیرہ ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

انہوں نے نذر مانی تھی کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کا موقع ملے گا تو ثابت قدم رہیں گے حتیٰ کہ شہید ہو جائیں گے اور پیچھے نہ پلٹیں گے۔ ان کی شان میں ارشاد ہے: فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ۔

نَحْبَ۔ عربی میں نذر و منت کو کہتے ہیں۔ یعنی انسان کا اپنے اوپر کسی عمل کو واجب کر لینا۔

تو یہ لوگ جہاد پر ثابت قدم رہے حتیٰ کہ بعض ان میں سے شہید بھی ہو گئے جیسے حمزہ اور مصعب رضی اللہ عنہما اور وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ سے مراد وہ ہیں جو ابھی منتظر شہادت ہیں جیسے حضرت عثمان حضرت علی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

اور یہ ذرہ بھر نہ بدلے بلکہ اپنے عہد پر ویسے ہی ثابت قدم رہے گویا شہید ہو جانے والے اور شہادت کا انتظار کرنے والے دونوں محبوبان حق سے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں منافقین پر اور جو مریض القلب لوگ تھے ان پر تعریض بھی ہے کہ تم اپنے عہد پر قائم نہ رہے اور اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ کا بہانہ بنا کر جنگ سے فرار ہوئے۔

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾

تا کہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے اور منافقوں کو عذاب کرے اگر چاہے یا انہیں توبہ کی توفیق بخشے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اللہ نے کافروں کو ان کے دلی غیظ وغضب کے ساتھ ردفرمایا حتی کہ کچھ بھلائی نہ پائی اور اللہ مسلمانوں کے لئے لڑائی میں کفایت فرماتا ہے اور اللہ زبردست عزت والا ہے۔

آیہ کریمہ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا میں قبیلہ غطفان اور قریش کی طرف اشارہ ہے جن کا اول ذکر ہو چکا اور لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا میں ان کے ناکام بے نیل مرام واپس ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

اور وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ میں اللہ تعالیٰ کی غیبی حمایت کی طرف اشارہ ہے جو ملائکہ کی تکبیروں سے دشمن کے پاؤں اکھڑے اور وہ بھاگ پڑے۔

وَ اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَ قَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَ اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَ دِيَارَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ وَ اَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾

اور جوان مشرکین کی مدد کے لئے اہل کتاب میں سے آئے تھے انہیں ان کے صیاصی سے یعنی قلعوں سے اتارا اور ان کے دلوں میں رعب ڈالا ان میں کا ایک گروہ تم نے قتل کیا اور ایک گروہ قیدی بنایا اور ہم نے تمہیں وارث بنایا ان کی زمینوں کا اور ان کے گھروں کا اور ان کے مالوں کا اور وہ زمین بھی تمہیں ملے گی جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

وَ اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ۔ سے مراد وہ اہل کتاب ہیں جو بنی قریظہ سے نبی کریم ﷺ کے مقابل کفار کی اعانت کو آئے اور غطفان وغیرہ انہوں نے بھی کفار کی مدد کی تھی۔

صَيَاصِيْ۔ صیصۃ کی جمع ہے اسے استعارۃً قلعے کے معنی میں استعمال کرتے ہیں دراصل صیصہ کہتے ہیں اس چیز کو جس کی وجہ سے حفاظت ہو سکے۔

جیسے بیل کے سینگ اور مرغ کے پنجہ کے اوپر کے کانٹے کو صیصہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کے ذریعے وہ اپنی حفاظت کرتے ہیں۔

یہاں مِنْ صَيَاصِيْهِمْ فرما کر غزوۂ بنی قریظہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا یہ غزوہ آخر ذیقعدہ ۴ یا ۵ ہجری میں ہوا جب غزوۂ خندق میں راتوں رات دشمنوں کے لشکر بھاگ گئے تھے جن کا ذکر اس سے پہلے رکوع میں ہو چکا ہے۔ اسی شب کی صبح کو حضور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL-ISLAMIA ACADEMY

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مع صحابہ مدینہ طیبہ تشریف لے آئے اور ہتھیار کھول دیئے اسی روز ظہر کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر اقدس دھو رہے تھے کہ جبریل امین حاضر ہوئے اور عرض کیا: حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم آپ نے ہتھیار کھول دیئے مگر فرشتوں نے تو چالیس روز سے ہتھیار نہیں رکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بنی قریظہ کی طرف جانے کا حکم فرماتا ہے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ فوراً اعلان کر دو جو ہمارا فرمانبردار ہے وہ نماز عصر بنی قریظہ میں پہنچ کر پڑھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ اعلان کروا کر بنی قریظہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

اور مسلمان اعلان سنتے ہی بنی قریظہ کی طرف روانہ ہونے لگے حتیٰ کہ بعض نماز عشا کے بعد پہنچے لیکن انہوں نے بہ تعمیل حکم نبوی نماز عصر ادا نہ کی تھی اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم تھا کہ نماز عصر بنی قریظہ میں جا کر ادا کی جائے۔

چنانچہ اس روز صحابہ میں سے اکثر نے عشا پڑھ کر عصر ادا کی اور اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی گرفت نہ کی اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باز پرس فرمائی۔

غرضکہ لشکر اسلام نے پچیس روز تک بنی قریظہ کا محاصرہ رکھا اور آخر وہ تنگ آ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم میرے حکم پر قلعہ سے اترنے کے لئے آمادہ ہو یا نہیں؟ تو یہود نے انکار کیا۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کے حکم پر اترو گے یا نہیں؟ تو انہوں نے اقرار کیا چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد بن معاذ کو ان کے بارے میں حکم دینے پر مامور فرمایا۔

حضرت سعد نے حکم دیا کہ ان کے مرد قتل کر دیئے جائیں اور عورتیں بچے قید کئے جائیں۔

مختصر یہ کہ بازار مدینہ میں خندق کھودی گئی اور ان سب کو وہاں لا کر قتل کیا گیا۔

ان لوگوں میں بنی نضیر کا سردار حیی بن اخطب اور بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد بھی تھا۔ ان کی کل تعداد چھ سو یا سات سو تھی۔ (مدارک، جمل)

**فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا** ۚ ﴿۲۶﴾ ۔ میں مقاتلین اور عورتیں اور بچے مراد ہیں جو قید کئے گئے۔

**وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ**

میں نقد اور سامان اور مواشی مراد ہیں جو بطور غنیمت مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔

اور **وَأَرْضًا لَّمْ تَطَئُوهَا** سے مراد خیبر ہے جو فتح قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔

یا قیامت تک جو فتوحات ہوں وہ سب مراد ہیں۔

## مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع ۔ سورۃ احزاب ۔ پ ۲۱

**لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا** ﴿۲۱﴾

بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں خصلت حسنہ ہے اس کے لئے جو خوف رکھتا ہے اللہ کے حضور حاضری کا اور قیامت کے دن کا اور یاد کرتا ہو اللہ کی بہت۔

ظاہر عبارت میں مومنین مخلصین سے خطاب ہے گویا ارشاد ہے: وَاللهِ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ خَصْلَةٌ حَسَنَةٌ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

مِنْ حَقِّهَا اَنْ يُّؤْنَسَ وَ يُقْتَدٰى بِهَا كَالثُّبَاتِ فِي الْحَرْبِ وَ مُقَاسَاةِ الشَّدَآئِدِ۔ یعنی بے شک تمہارے لئے اس اللہ کے رسول میں خصائل حسنہ ہیں اور وہ مستحق ہیں اس کے کہ ان سے موانست کرو اور ان کی ہی اقتداء کرو جیسے میدان جنگ میں ثابت قدمی اور ہر قسم کی شدید تکالیف کی برداشت۔

اور یہ اتباع عام ہے تمام افعال میں جب تک اس امر کا علم نہ ہو جائے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص سے ہے جیسے چار سے اوپر نکاح وغیرہ۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا اتباع صحابہ کرام اس حد تک کرتے تھے کہ عبادات نافلہ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی مقدم رکھتے تھے۔

ابن ماجہ، ابن ابی حاتم حفص بن عاصم سے راوی ہیں: قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَاَيْتُكَ فِي السَّفَرِ لَا تُصَلِّيْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَ كَذَا فَلَمْ اَرَاهُ يُصَلِّيْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا وَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

حفص بن عاصم فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا حضرت میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ نے سفر میں فرض نماز سے اول اور آخر نوافل نہیں پڑھے۔

تو آپ نے فرمایا اے بھتیجے! میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں کہاں کہاں رہا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سفر میں فرضوں سے اول اور آخر نوافل پڑھتے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

اور عبدالرزاق اپنی مصنف میں قتادہ سے راوی ہیں قَالَ هَمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يَّنْهٰى عَنِ الْحِبَرَةِ فَقَالَ رَجُلٌ اَلَيْسَ قَدْ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا قَالَ عُمَرُ بَلٰى قَالَ الرَّجُلُ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَتَرَكَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حبرہ لباس کی ممانعت فرمانے کا ارادہ کیا تو ایک شخص بولے کیا آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حبرہ پہنتے نہیں دیکھا حضرت عمر نے فرمایا ہاں بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہے تو وہ آدمی کہنے لگا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے منع کا ارادہ ترک فرمادیا۔

لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ

یہ اس کے لئے ہے جو اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے امید ثواب رکھتا ہے اور قیامت کو حق جانتا ہے۔

صاحب فرائد فرماتے ہیں: يُمْكِنُ اَنْ يَّكُوْنَ التَّقْدِيْرُ يَرْجُوْا رَحْمَةَ اللّٰهِ اَوْ رِضَا اللّٰهِ وَ ثَوَابَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ اس کے معنی ممکن ہیں یہ ہوں جو امیدوار رحمت الٰہی اور رضا کا ہو اور ثواب یوم آخرت کا امیدوار ہو۔

وَالظَّاهِرُ اَنَّ الرَّجَآءَ عَلٰى هٰذَا بِمَعْنَى الْخَوْفِ۔ اور ظاہر معنی یہ ہیں کہ رجا بمعنی خوف ہو۔

وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ ۔ اور اللہ کی یاد کثرت سے کرے۔

علامہ نووی فرماتے ہیں: اِنَّ ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى الْمُعْتَبَرَ شَرْعًا مَا يَكُوْنُ فِيْ ضِمْنِ جُمْلَةٍ مُّفِيْدَةٍ - كَسُبْحَانَ اللّٰهِ - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ نَحْوِ ذٰلِكَ۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس حال میں معتبر ہے جبکہ

مفید جملوں میں کیا جائے جیسے سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ یا مثل اس کے۔

وَاِنَّھُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّ الذِّکْرَ الْمُتَعَبَّدَ بِمَعْنَاہُ لَا یُثَابُ صَاحِبُہٗ مَالَمْ یَسْتَحْضِرْ مَعْنَاہُ فَالْمُتَلَفِّظُ بِنَحْوِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِذَا کَانَ غَافِلًا عَنِ الْمَعْنٰی غَیْرُ مُلَاحِظٍ لَّہٗ وَ مُسْتَحْضِرٍ اِیَّاہُ لَا یُثَابُ اِجْمَاعًا ۔ وَالنَّاسُ عَنْ ھٰذَا غَافِلُوْنَ۔

اوراس پر اجماع ہے کہ ذکر جب تک اس کے معنی نہ سمجھے ذاکر کو اس کا ثواب نہیں ملتا مثلاً سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہنے والا اگر معنی سے غافل ہے تو اسے اجماعاً ثواب نہیں ملتا۔

اور عوام اس سے غافل ہیں۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ۫ وَمَا زَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًا۔ اور جب دیکھا ایمان والوں نے لشکروں کو بولے یہ ہے وہ جس کا وعدہ ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا تھا اور سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے اور نہ بڑھا نہیں مگر ایمان وتسلیم۔

یہ ایمان والوں کی شان رضا و تسلیم تھی جو قرآن پاک میں سورہ بقرہ میں ارشاد ہوئی: اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ ؕ مَسَّتْھُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ ۔ یہ پیش گوئی اس واقعہ سے قبل فرمائی گئی۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کافر تمہارا نرغہ کریں گے اور تمہیں ان سے مقابلہ کرنا پڑے گا اور جنگ کی تکالیف برداشت کرنی ہوں گی اس سے گھبرانا نہیں اس لئے کہ انجام کار خدا تمہیں فتح دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سچے مسلمان اس پر مطمئن تھے۔

اور بحر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِہٖ اِنَّ الْاَحْزَابَ سَائِرُوْنَ اِلَیْکُمْ تِسْعًا اَوْ عَشْرًا اَیْ فِیْ آخِرِ تِسْعِ لَیَالٍ اَوْ عَشْرٍ اَیْ مِنْ وَقْتِ الْاِخْبَارِ اَوْ مِنْ غُرَّۃِ الشَّھْرِ فَلَمَّا رَاَوْھُمْ قَدْ اَقْبَلُوْا لِلْمِیْعَادِ قَالُوْا ذٰلِکَ فَمُرَادُھُمْ بِذٰلِکَ مَا وَعَدَ بِھٰذَا الْخَبَرِ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو مطلع فرمادیا تھا کہ لشکر دشمن کے تمہیں گھیر لیں گے نو یا دس تک یعنی یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہینا کی پہلی تاریخ دی اور فی الواقع دشمن نو دس تاریخ میں مدینہ پر آ گیا تو صحابہ نے یہ دیکھ کر کہا کہ یہ بموجب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی کے ظہور ہوا اس سے ثابت ہو گیا کہ اللہ اور اس کا رسول صادق الوعد ہے تو اس اطلاع کو دیکھ کر صحابہ کا ایمان صبر و رضا بڑھ گیا۔

اس سے بعض نے استدلال کیا کہ ایمان کم زیادہ ہوتا ہے لیکن یہ صحیح نہیں اور ایمان گھٹنے بڑھنے کے جو منکر ہیں وہ کہتے ہیں:
اِنَّ الزِّیَادَۃَ فِیْ مَا یُؤْمَنُ بِہٖ لَا فِیْ نَفْسِ الْاِیْمَانِ وَالْبَحْثُ فِیْ ذٰلِکَ مَشْھُوْرٌ وَ فِیْ کُتُبِ عِلْمِ الْکَلَامِ عَلٰی وَجْہِ الْبَسْطِ مَسْطُوْرٌ۔

زیادتی اس میں ہوتی ہے جس پر ایمان لایا جائے نہ کہ نفس ایمان میں اور اس مبحث پر کتب علم الکلام میں بسیط بحث مسطور ہے۔ اور اہل سنت و جماعت ارباب احناف کا یہی عقیدہ ہے۔

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ ۚ

ایمان والوں میں سے بعض آدمی وہ ہیں کہ انہوں نے جو اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا اس میں سچے نکلے۔

یعنی عہد کے مطابق پورے اترے اور شہید ہو گئے جس کا تذکرہ آگے ہے:

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾

اور ان میں سے بعض وہ تھے کہ جنہوں نے اپنی منت پوری کر دی اور شہید ہو گئے۔ اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو شہادت کے منتظر ہیں اور وہ اپنے عہد میں ذرہ بھر نہیں بدلے۔

آگے اس جنگ کی وجہ بیان فرمائی گئی:

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾

(یہ لڑائی اس لئے پیش آئی) کہ خدا سچے مسلمانوں کو ان کے سچ کا بدلہ دے اور منافقوں کو چاہے سزا دے یا چاہے ان کو توبہ کی توفیق دے اور وہ توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کر لے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

آگے انجام جنگ کا بیان ہے:

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾

اور اہل کتاب سے جو لوگ (یعنی یہودی) مشرکین کے مددگار ہوئے تھے خدا نے انہیں ان کی گڑھیوں سے نیچے اتار دیا اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب اور دھاک بٹھا دی کہ تم بے دھڑک ان کے بعض کو قتل کرو اور بعض کو قیدی بناؤ اور ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مالوں کا اور نیز اس سرزمین کا جس میں تم نے ابھی قدم تک نہ رکھے (یعنی خیبر) تمہیں مالک کر دیا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

نَحْبَهٗ اور نحب بقول امام راغب اَلنَّذْرُ الْمَحْكُوْمُ بِوُجُوْبِهٖ ہے یعنی ایسی نذر جو اپنے ذمہ واجب کر لی جائے۔ محاورہ میں بولتے ہیں: فُلَانٌ نَحْبَهٗ اَیْ وَفٰی بِنَذْرِهٖ۔ فلاں نے نحب کر دیا یعنی اپنی نذر پوری کر دی۔

## صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ کا شان نزول

امام احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں: قَالَ غَابَ عَمِّیْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ بَدْرٍ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَقَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْهُ لَئِنْ اَرَانِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَشْهَدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَعْدُ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی مَا اَصْنَعُ فَشَهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا عَمْرٍو اَيْنَ قَالَ وَاهًا لِرِيْحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهَا دُوْنَ اُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ فَوُجِدَ فِیْ جَسَدِهٖ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ ضَرْبَةٍ وَّطَعْنَةٍ وَّرَمْيَةٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضر بدر سے رہ گئے تو ان پر یہ غیر حاضری بہت شاق گزری اور فرمایا پہلا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

میدان جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شریک تھے اس سے میں علیحدہ رہا اب اگر اللہ نے کوئی میدان دکھایا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معیت ہو اس کے بعد تو میں دکھا دوں گا کہ کیا کرتا ہوں تو احد کا معرکہ جب ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ آپ بھی شریک ہوئے تو سعد بن معاذ نے آپ کو دیکھ کر فرمایا اے ابا عمرو کہاں آ گئے تو آپ نے فرمایا آہا میں احد کے پیچھے سے جنت کی خوشبو پا رہا ہوں۔ اور پھر میدان احد میں آپ نے مشرکین سے مقاتلہ فرمایا حتیٰ کہ شہید ہو گئے تو آپ کے جسم پر چند اوپر اسی زخم تھے تلوار، نیزے اور تیر کے اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ۔

اور تفسیر کشاف میں یوں ہے: نَذَرَ رِجَالٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ اَنَّهُمْ اِذَا لَقُوْا حَرْبًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَبَتُوْا وَقَاتَلُوْا حَتّٰی یُسْتَشْهَدُوْا اَیْ نَذَرُوا الثَّبَاتَ التَّامَّ وَ الْقِتَالَ الَّذِیْ یُفْضِیْ بِحَسْبِ الْعَادَةِ اِلٰی نَیْلِ الشَّهَادَةِ وَ هُمْ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ وَ حَمْزَةُ وَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَ غَیْرُهُمْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

صحابہ کرام میں سے چند لوگوں نے منت مانی کہ اگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معیت میں کسی جنگ میں گئے تو ثابت قدمی کے ساتھ دشمن سے مقاتلہ کریں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں گے یہ نذر ماننے والے حضرت عثمان بن عفان اور طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور حمزہ سید الشہداء اور مصعب بن عمیر وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

اور بقول کلبی یہ نذر ماننے والے وہ ستر بیعت عقبہ کرنے والے اصحاب تھے۔

اور صَدَقُوْا کے معنی اَتَوْا بِالصِّدْقِ کے ہیں یعنی سچائی اور صداقت ایمان کے ساتھ جنہوں نے شرکت کی اور۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ۔ سے دو جماعتیں مراد ہیں ایک وہ جو بموجب نذر میدان میں شہید ہو گئے اور دوسرے وہ جو میدان میں لڑے اور شہادت کی آرزو میں گھمسان کرتے رہے اور شہید نہیں ہوئے۔

چنانچہ ابن منذر اور ابن عساکر اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں: قَالَتْ دَخَلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا طَلْحَةُ اَنْتَ مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے طلحہ! تم ان میں سے ہو جنہوں نے اپنا عہد پورا کر دیا۔

اور ترمذی حضرت معاذ سے راوی ہے: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ۔ طلحہ وہ ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کر دی۔

اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے: ذَاكَ امْرُؤٌ نَزَلَ فِیْهِ كِتَابُ اللّٰهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ۔ طلحہ ان میں سے ہیں جن کی شان میں فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ نازل ہوا۔

ابو نعیم اور ابو مردویہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ یَّمْشِیْ عَلَى الْاَرْضِ قَدْ قَضٰی نَحْبَهٗ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَةَ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو چاہے کہ زمین پر چلتا ہوا اس شخص کو دیکھے جس نے اپنی نذر پوری کر دی ہے تو وہ طلحہ کو دیکھ لے۔

وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا۔ کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے عہد میں منافقوں کی طرح نہیں بدلے۔

لِّیَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِهِمْ۔ تا کہ بدلہ دے اللہ سچوں کو ان کی سچائی کا اور وہ بدلہ جنت ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ۔ اور عذاب دے منافقوں کو ان کے نفاق کا۔

اِنْ شَآءَ۔ اگر اللہ چاہے انہیں عذاب دینا۔

اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ۔ یا انہیں توفیق دے کر ان کی توبہ قبول کر لے اور عذاب نہ دے بلکہ رحم فرمائے۔

اور اس میں اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ معارض نہیں اس لئے کہ یہ مقام یوم آخرت کا ہے اور توبہ حین حیات دنیا میں ہوتی ہے۔

ایسے ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ میں ہے اس مشرک کے لئے وعید ہے جو بحالت شرک مر گیا۔ اس کی بخشش نہیں ایسے ہی منافق ہے جو بحالت نفاق مر گیا اس کو نجات نہیں لیکن اگر مشیت الٰہی میں اس کے لئے توبہ ہو تو بعد توبۃ النصوح وہ منافق نہیں رہتا اس کی توبہ قبول اور اس کا نفاق معاف ہو سکتا ہے۔

گویا مفہوم آیہ کریمہ یہ ہے: وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اِنْ يُّمِيْتَهُمْ عَلٰى نِفَاقِهِمْ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ بِنَقْلِهِمْ مِنَ النِّفَاقِ اِلَى الْاِيْمَانِ۔ یعنی منافقوں کو اگر عذاب دینا چاہے تو انہیں ان کے نفاق پر ہی مار دے یا توبہ کی توفیق دے کر انہیں نفاق سے ایمان کی طرف حیات دنیا میں ہی لے آئے۔

اور آگے اپنی صفت ظاہر فرما دی کہ

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔ جو توبہ کی توفیق سے متمتع ہو گیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ

اور رد کر دیا اللہ نے کفر والوں کو ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ وہ ہرگز کچھ بھلائی حاصل نہ کر سکے۔

اور بے نیل مرام انہیں ہزیمت ہوئی گویا یہ ارشاد ہے کہ فَكَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ اَنْ جَزَاهُمُ اللّٰهُ بِصِدْقِهِمْ وَ رَدَّ اَعْدَائَهُمْ۔ مومنین کی صداقت سے انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی ثابت قدمی کے بدلہ میں ان کے دشمن کو ہزیمت دی اور وہ اپنے دل کا غیظ و غضب لئے ایسے لوٹے کہ اپنے مقصد میں ذرہ بھر کامیاب نہ ہوئے اور بے نیل مرام بھاگے اور مسلمان ان کے ظلم و استبداد سے بچ گئے۔ آگے ارشاد ہے:

وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝۲۵

اور کافی ہو گیا اللہ مومنوں کے لئے قتل و قتال سے اور اللہ قوت والا اور غالب علی کل شیٔ ہے۔

اور وہ کفایت و حمایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی ہوئی کہ ریح اور ملائکہ کی مدد آ گئی۔ چنانچہ ابن جریر ابن ابی حاتم حضرت قتادہ سے راوی ہیں: بِالرِّيْحِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

اور ایک قول یہ ہے کہ وہ اعانت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ہاتھ سے عمرو بن عبدود کا قتل تھا۔ یا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا سے اعانت الٰہی تھی۔

وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝۲۵۔ اور اللہ تعالیٰ قوت والا غالب ہے۔ آگے ارشاد ہے:

وَ اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَ قَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝۲۶ؕ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور جو مدد کو آئے اہل کتاب اب حزب مردودہ کو (یعنی بنی قریظہ یا بنی نضیر) ان کے اپنے قلعوں سے اتار دیا اور ڈال دیا اللہ نے ان کے دلوں میں رعب، تو ایک جماعت کو تم نے قتل کیا اور ایک جماعت کو قیدی بنایا۔

صَیَاصِیْ جمع ہے صیصہ کی وَھِیَ کُلُّ مَا یُتَمَنَّعُ بِہٖ توصیصہ ہر وہ چیز ہے جو محافظت کرے۔

چنانچہ یُقَالُ لِقَرْنِ الثَّوْرِ وَالظَّبَاَوَ شَوْکَۃِ الدِّیْکِ الَّتِیْ فِیْ رِجْلِہٖ کَالْقَرْنِ الصَّغِیْرِ۔ گائے کے سینگ کو بھی صیصہ کہتے ہیں اور مرغ کے کانٹے کو جو پہنچے کے اوپر مثل سینگ کے ہوتا ہے اسے بھی صیصہ بولتے ہیں اور صیصہ کا اطلاق جولاہوں کے اس آلہ کو بھی کہتے ہیں جو لوہے کے تاروں کا سوت سلجھانے کے لئے ہوتا ہے اور درخت کی جڑ کو بھی صیصہ بولتے ہیں۔

وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الرُّعْبَ۔ اور ڈال دیا دشمن کے دل میں رعب۔

یعنی خوف شدید حتیٰ کہ انہوں نے اپنی جانیں قتل کے لئے پیش کر دیں اور اپنے اہل و اولاد کو قتل کرانا منظور کر لیا۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِیْقًا۔ ایک فریق کو تم نے قتل کیا اور ایک فریق کو قیدی بنایا۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ

لَمَّا کَانَتْ صَبِیْحَۃَ اللَّیْلَۃِ الَّتِیْ اِنْھَزَمَ فِیْھَا الْاَحْزَابُ وَقَدْ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ اِلٰی دَاخِلِ الْمَدِیْنَۃِ اَتٰی جِبْرَئِیْلُ مُعْتَجِرًا بِعَمَامَۃٍ اِسْتَبْرَقٍ عَلٰی بَغْلَۃٍ عَلَیْھَا رِحَالَۃٌ عَلَیْھَا قَطِیْفَۃٌ مِنْ دِیْبَاجٍ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عِنْدَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ تَغْسِلُ رَأْسَہُ الشَّرِیْفَ وَقَدْ غَسَلَتْ شِقَّہٗ فَقَالَ اَوَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ مَا وَضَعَتِ الْمَلٰئِکَۃُ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ السِّلَاحَ بَعْدَ مَا رَجَعْتُ اِلَی الْاٰنِ فِیْ طَلَبِ الْقَوْمِ۔ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَاْمُرُکَ بِالْمَسِیْرِ اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَۃَ وَاِنِّیْ عَامِدٌ اِلَیْھِمْ فَمُزَلْزِلٌ بِھِمْ حُصُوْنَھُمْ۔

جب اس شب کی صبح ہوئی جس میں احزاب مشرکین بھاگ پڑے اور حضور مع صحابہ مدینہ کے اندر آ گئے تو روح الامین عمامۂ استبرق باندھے ایک خچر پر جس پر زین کسا ہوا تھا اس پر دیبا کی جھولی تھی سوار ہو کر بارگاہ رسالت میں حاضر آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا دھو رہی تھیں۔ اور پہلوئے مبارک کو دھو لیا تھا۔ تو جبریل امین نے عرض کیا: حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم کیا اسلحات اتار دیئے فرمایا ہاں۔ عرض کیا: اللہ معاف فرمائے ملائکہ علیہم السلام نے تو اب تک ہتھیار نہیں رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ بنی قریظہ کی طرف تشریف لے جائیں اور میں بھی اسی طرف جا رہا ہوں تاکہ ان کے قلعے ہلا دوں۔

فَاَمَرَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مُؤَذِّنًا فَاَذَّنَ فِی النَّاسِ مَنْ کَانَ سَامِعًا مُّطِیْعًا فَلَا یُصَلِّیَنَّ الْعَصْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ اِبْنَ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَقَدَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ بِرَایَۃٍ اِلَیْھِمْ وَابْتَدَرَھَا النَّاسُ فَسَارَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ حَتّٰی اِذَا دَنٰی مِنَ الْحُصُوْنِ سَمِعَ مِنْھَا مَقَالَۃً قَبِیْحَۃً لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ حَتّٰی لَقِیَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا عَلَیْکَ اَنْ تَدْنُوَ مِنْ ھٰؤُلَاءِ الْاَخَابِثِ۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی والے کو حکم دیا تو اس نے اعلان کیا کہ جو حکم سننے والا اور اطاعت کرنے والا ہے وہ مدینہ میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

عصر نہ پڑھے، بنی قریظہ پر پہنچ کر عصر ادا کرے اور مدینہ پر عامل مدینہ حضرت ابن ام مکتوم کو مقرر فرمایا اور جھنڈا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دے کر آگے بھیجا اور لوگوں نے اعلان سنتے ہی بنی قریظہ کی طرف روانگی شروع کر دی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ راستہ عبور کرتے ہوئے بنی قریظہ کے قلعوں سے ایک قلعہ پر سے گزرے تو وہاں حضور ﷺ کی شان میں کچھ قبیح الفاظ سنے تو آپ وہاں سے لوٹے اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر آ کر عرض کی حضور! ان خبیثوں کی طرف سے نہ گزریں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم نے ان سے کچھ اذیت آمیز باتیں سنی ہیں۔

حضرت علی نے عرض کیا حضور! یہ صحیح ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا ادھر ہی سے چلو اگر مجھے دیکھیں گے تو ایسی بیہودہ باتیں نہ کریں گے۔

فَلَمَّا دَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُصُوْنِهِمْ قَالَ يَا اِخْوَانَ الْقِرَدَةِ هَلْ اَخْزَاكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ اَنْزَلَ بِكُمْ نِقْمَتَهٗ۔ جب حضور ﷺ ان کے قلعوں کے قریب سے گزرے تو فرمایا اے بندروں کے بھائیو! کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلیل کر دیا اور تم پر عذاب نازل فرمایا۔

یہ لفظ حضور ﷺ نے ان کے پہلوں کے حال پر فرمائے تھے جو قرآن پاک میں ہیں: كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ۔ تو چونکہ یہ بھی اسی برادری سے تھے اس لئے حضور ﷺ نے اخوان القردۃ فرمایا۔ تو اس پر قلعہ سے یہودی بولے:

يَا اَبَا الْقَاسِمِ مَا كُنْتَ جَهُوْلًا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَحَّاشًا وَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بِالصُّوْرَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَيْهِمْ۔ اے ابو القاسم آپ تو ایسے الفاظ فرمانے والے نہیں تھے۔

اور حضور اپنے اصحاب کو ان سے علیحدہ راستے پر لے جا رہے تھے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا:

هَلْ مَرَّ بِكُمْ اَحَدٌ۔ کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی اس راہ سے گزرا۔

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ مَرَّ بِنَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاۗءَ عَلَيْهَا رِحَالَةٌ عَلَيْهَا قَطِيْفَةُ دِيْبَاجٍ۔ عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم ہماری راہ سے دحیہ کلبی سپید خچر پر گزرے اس پر زین کسا ہوا تھا اور زین پر دیبا کی روئیں دار جھول پڑی ہوئی تھی۔

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بُعِثَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ يُزَلْزِلُ بِهِمْ حُصُوْنَهُمْ وَيَقْذِفُ الرُّعْبَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ جبریل تھے بنی قریظہ کے قلعوں میں زلزلہ ڈالنے اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب پیدا فرمانے کے لیے تشریف لے گئے ہیں۔

غرضکہ جب حضور ﷺ ان کے اس کنویں پر پہنچے جسے وہ بیرانا کہتے تھے اور لوگ وہاں جمع ہو رہے تھے چنانچہ اجتماع عشا کے بعد تک ہوتا رہا اور بموجب حکم رسالت مآب ﷺ کسی نے عصر ادا نہیں کی مگر بنی قریظہ پہنچ کر تو جب سب آ پہنچے تو عشا کے بعد عصر پڑھی۔

فَمَا عَابَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهٖ وَلَا عَنَّفَهُمْ رَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ تو اس تاخیر و قضاء عصر پر نہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ان پر عیب لگایا نہ ہی حضور ﷺ نے کوئی سختی فرمائی۔

وَحَاصَرَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَةً وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً۔ حضور ﷺ نے ان کا محاصرہ پچیس رات فرمایا۔

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَقِيْلَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔ ایک قول ہے کہ اکیس دن محاصرہ رکھا۔

وَقِيْلَ خَمْسَ عَشْرَةَ۔ ایک قول میں پندرہ دن ہیں۔ اور ایک قول ہے پچیس دن۔

اور یہ حصار ان پر سخت رہا وَخَافُوْا اَشَدَّ الْخَوْفِ۔ اور یہودی بہت سخت خائف ہو گئے۔

اور اس حصار میں حیی بن اخطب بھی پھنس گیا جب کہ قریش اور غطفان کعب بن اسعد کے ساتھ عہد کر چکے تھے۔

فَلَمَّا اَيْقَنُوْا بِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُنْصَرِفٍ عَنْهُمْ حَتّٰى يُنَاجِزَهُمْ قَالَ لَهُمْ كَعْبُ بْنُ اَسَدٍ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ قَدْ نَزَلَ بِكُمْ مِّنَ الْاَمْرِ مَا تَرَوْنَ وَاِنِّيْ عَارِضٌ عَلَيْكُمْ خِلَالًا ثَلَاثًا فَخُذُوْا اَيَّهَا شِئْتُمْ۔

جب انہیں یقین ہو گیا کہ حضور ﷺ بغیر فیصلہ کئے واپس نہ لوٹیں گے تو کعب بن اسد نے کہا اے یہودیو! تم پر جو مصیبت آئی ہے تم دیکھ رہے ہو اب میں تین باتیں تمہارے سامنے رکھتا ہوں ان میں سے جو چاہو قبول کر لو۔

قَالُوْا وَمَا هِيَ؟۔ یہودیوں نے کہا وہ کیا تجویزیں ہیں؟

قَالَ لَهُمْ كَعْبٌ نُتَابِعُ هٰذَا الرَّجُلَ وَنُصَدِّقُهٗ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ اَنَّهٗ نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ وَ اَنَّهُ الَّذِيْ تَجِدُوْنَهٗ فِيْ كِتَابِكُمْ فَتَاْمَنُوْنَ عَلٰى دِمَائِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ وَ اَبْنَائِكُمْ وَ نِسَائِكُمْ۔ کعب بن اسد نے کہا پہلی تجویز تو یہ ہے کہ ہم اس نبی صادق ومصدوق کا اتباع کریں اور خدا کی قسم تم پر روشن ہو چکا ہے کہ یہ نبی مرسل ہیں اور وہی ہیں جن کی نعت تمہاری کتاب میں موجود ہے ایسی صورت میں تم مامون الدم رہو گے تمہارا مال تمہاری اولاد اور عورتیں سب محفوظ رہیں گی۔

یہ سن کر بدبخت یہودی کہنے لگے: لَا نُفَارِقُ حُكْمَ التَّوْرَاةِ اَبَدًا وَلَا نَسْتَبْدِلُ بِهٖ غَيْرَهٗ۔ ہم حکم تورات سے کبھی علیحدہ نہ ہوں گے اور اس کے سوا کسی اور کتاب کو نہ مانیں گے۔

یہ سن کر کعب بن اسعد نے کہا:

فَاِذَا اَبَيْتُمْ عَلٰى هٰذِهٖ فَلْنَقْتُلْ اَبْنَآءَنَا وَنِسَآئَنَا ثُمَّ نَخْرُجُ اِلٰى مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَ اَصْحَابِهٖ مُصْلِتِيْنَ بِالسُّيُوْفِ لَمْ نَتْرُكْ وَرَآئَنَا ثِقْلًا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ فَاِنْ نَهْلِكْ نَهْلِكْ وَلَمْ نَتْرُكْ وَرَآئَنَا نَسْلًا نَخْشٰى عَلَيْهِ وَاِنْ نَظْهَرْ فَلَعَمْرِيْ لَنَتَّخِذَنَّ النِّسَآءَ وَالْاَبْنَآءَ قَالُوْا نَقْتُلُ هٰؤُلَآءِ الْمَسَاكِيْنَ فَمَا خَيْرُ الْعَيْشِ بَعْدَهُمْ۔

کعب بن اسد نے کہا اگر تمہیں یہ منظور نہیں تو پھر ہمیں چاہئے کہ اول اپنے بیٹے اور عورتیں قتل کر دیں پھر ہم حضور اکرم (ﷺ) اور ان کے اصحاب پر تلواریں سونت کر نکلیں اور پھر ہمارے پیچھے کوئی بوجھ تو ہو گا نہیں پھر جو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو وہ ہو اگر ہم ہلاک ہو گئے تو ہلاک ہو گئے ہم اپنے پیچھے کوئی نسل تو چھوڑ نہیں رہے جس کا ہمیں خوف ہو اور اگر ہم فتح یاب ہو گئے تو اپنی جان کی قسم ہم عورتیں اور بیٹے پکڑ لیں گے۔ تو انہوں نے کہا:

نَقْتُلُ هٰؤُلَآءِ الْمَسَاكِيْنَ فَمَا خَيْرُ الْعَيْشِ بَعْدَهُمْ۔ ہم ان بھوکوں مسکینوں کو قتل کر دیں بھی تو ہماری زندگی میں کیا بھلائی ہو گی؟

تو کعب بولا:

فَاِنْ اَبَيْتُمْ عَلٰى هٰذِهٖ فَاِنَّ اللَّيْلَةَ لَيْلَةُ السَّبْتِ وَاِنَّهٗ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

وَاَصْحَابُهٗ قَدْ اٰمَنُوْنَا فِيْهَا۔ اگر یہ تجویز بھی منظور نہیں تو آج رات ہفتہ کی ہے اور ممکن ہے اس رات حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کے اصحاب کو ہماری طرف سے امن ہو۔

ثُمَّ اِنَّهُمْ بَعَثُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ ابْعَثْ اِلَيْنَا اَبَالُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَخَا بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ حُلَفَآءُ الْاَوْسِ نَسْتَشِيْرُهٗ فِيْ اَمْرِنَا۔ پھر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا کہ ہماری طرف ابو لبابہ بن عبدالمنذر کو بھیج دیجئے۔ یہ اوس قبیلہ کے حلیف تھے ہم ان سے اپنے معاملہ میں مشورہ کرلیں۔

فَاَرْسَلَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِلَيْهِمْ۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابولبابہ کو ان کی طرف بھیج دیا۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ قَامَ اِلَيْهِ الرِّجَالُ وَجَهَشَ اِلَيْهِ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ يَبْكُوْنَ۔ تو جب انہوں نے ان کو دیکھا تو ان کی طرف سب مرد کھڑے ہوگئے اور عورتیں مضطربانہ ان کی طرف بڑھیں اور سب بچے روتے ہوئے آئے۔

وَقَالُوْا لَهٗ يَا اَبَالُبَابَةَ اَتَرٰى اَنْ نَنْزِلَ عَلٰى حُكْمِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى حَلْقِهٖ اَنَّهُ الذَّبْحُ۔ سب نے حضرت ابولبابہ سے کہا کیا آپ کی رائے ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جا کر ان کے حکم کی پیروی کرلیں آپ نے زبان سے تو ہاں کہا اور اشارہ سے حلق کٹنے کا اور ان کے ذبح ہونے کا ایماء فرمایا۔

فَعَرَفَ اَنَّهٗ قَدْ خَانَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَرَسُوْلَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَرَبَطَ نَفْسَهٗ بِجِذْعٍ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى نَزَلَتْ تَوْبَتُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

آپ نے بعد میں محسوس کیا کہ یہ میری طرف سے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت ہوئی تو آپ بارگاہ رسالت میں آنے کی بجائے مدینہ منورہ گئے اور مسجد نبوی کے ایک ستون سے اپنے کو باندھ دیا حتی کہ آپ کے لئے توبہ نازل ہوئی۔ رضی اللہ عنہ

مختصر یہ کہ بنی قریظہ اور قبیلہ اوس آپس میں حلیف تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا:

اَلَا تَرْضَوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَوْسِ اَنْ يَحْكُمَ فِيْهِمْ رَجُلٌ مِّنْكُمْ۔ اے اوس والو! کیا تم اس میں خوش ہو کہ ان میں تمہارے قبیلہ کا آدمی ہی فیصلہ کرے۔

قَالُوْا بَلٰى۔ یہ سن کر سب نے بطیب خاطر منظور کیا۔

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَاكَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَهٗ فِيْ خَيْمَةٍ لِامْرَاَةٍ مِنْ اَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا رُفَيْدَةُ فِيْ مَسْجِدِهٖ وَكَانَتْ تُدَاوِي الْجَرْحٰى وَتَحْتَسِبُ بِنَفْسِهَا عَلٰى خِدْمَةِ مَنْ كَانَتْ بِهٖ صَنِيْعَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَدْ كَانَ سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ اُصِيْبَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِقَةِ بِسَهْمٍ فَاَصَابَ اَكْحَلَهٗ فَقَطَعَهٗ فَدَعَا اللّٰهَ تَعَالٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُقِرَّ عَيْنِيْ مِنْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو یہ سعد بن معاذ ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد کو ایک عورت کہ خیمہ میں ٹھہرایا ہوا تھا ان کا نام رفیدہ تھا یہ مسلمان ہو چکی تھی اور مسجد میں زخمیوں کی مرہم پٹی کی خدمت انجام دیتی تھیں اور اس خدمت سے اپنے لئے امید ثواب رکھتی تھیں اور حضرت سعد بن معاذ کو یوم خندق میں ابن عرقہ قریشی کے تیر سے رگ اکحل پر تیر لگا تھا تو آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی تھی کہ الٰہی مجھے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک بنو قریظہ کے انجام سے میری آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اور بنی قریظہ سے قلعہ سے بحکم حضرت سعد بن معاذ اترنے کا اقرار کرالیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے تقرر پر رضامندی کا اظہار فرمادیا تھا چنانچہ آپ مسجد سے اپنی قوم اوس کی طرف گدھے پر سوار ہو کر تشریف لائے اور انہوں نے آپ کے لئے چمڑے کی کترنوں سے بھرا ہوا گدہ بچھایا۔

آپ جمیل وجسیم تھے پھر یہ لوگ حضرت سعد کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر آئے اور کہنے لگے: یَا اَبَا عَمْرٍو اَحْسِنْ فِیْ مَوَالِیْكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا وَلَّاكَ لِتُحْسِنَ فِیْهِمْ۔ اے ابا عمرو (یہ حضرت سعد کی کنیت ہے) اپنے دوستوں پر احسان کیجئے اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں ان پر حاکم مقرر فرمایا ہے تاکہ تم ان میں حسن سلوک سے پیش آؤ۔

فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلَیْهِ قَالَ لَقَدْ اٰنَ لِسَعْدٍ اَنْ لَّا تَاْخُذَهٗ فِی اللّٰهِ تَعَالٰی لَوْمَةُ لَائِمٍ فَرَجَعَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهٗ مِنْ قَوْمِهٖ اِلٰی دَارِ بَنِی الْاَشْهَلِ فَنَعٰی اِلَیْهِمْ رِجَالُ بَنِیْ قُرَیْظَةَ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَیْهِمْ سَعْدٌ عَنْ كَلِمَةِ الَّتِیْ سُمِعَ مِنْهُ۔

جب اکثریت جمع ہوگئی تو حضرت سعد نے فرمایا بے شک اب سعد پر یہ لازم ہے کہ حقوق اللہ میں اسے کسی ملامت کا خطرہ نہ ہو۔ یہ سن کر قوم کے بعض افراد دار بنی اشہل میں گئے اور موت کی خبر بنی قریظہ کو سنادی قبل اس کے کہ حضرت سعد ان تک پہنچتے ان کلمات کے ماتحت جو انہوں نے حضرت سعد بن معاذ کی زبان سے سنے۔

یعنی لَقَدْ اٰنَ لِسَعْدٍ اَنْ لَّا تَاْخُذَهٗ فِی اللّٰهِ تَعَالٰی لَوْمَةُ لَائِمٍ۔ جس کے معنی صاف تھے کہ حقوق اللہ کے مقابلہ میں سعد پر کسی قسم کی ملامت کا اثر نہیں ہوسکتا۔

فَلَمَّا اَتٰی سَعْدٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِیْنَ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِكُمْ۔ تو جب حضرت سعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اور مسلمانوں کے پاس تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے سردار کی تعظیم کو کھڑے ہو جاؤ۔

یہ حکم سن کر مہاجرین قریش یہ سمجھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو تعظیم کرنے کا حکم دیا ہے اور انصاری سمجھے کہ یہ حکم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عام دیا ہے چنانچہ سب تعظیم کو کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے:

یَا اَبَا عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَلَّاكَ اَمْرَ قُرَیْظَةَ مَوَالِیْكَ لِتَحْكُمَ فِیْهِمْ۔ اے ابا عمرو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے ہاتھ میں حکومت قریظہ دے دی ہے اب آپ کو اختیار ہے جو چاہیں فیصلہ فرمائیں۔

فَقَالَ سَعْدٌ عَلَیْكُمْ عَهْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمِیْثَاقَهٗ اِنَّ الْحُكْمَ فِیْهِمْ لَمَا حَكَمْتُ۔ حضرت سعد نے فرمایا تم پر اللہ تعالیٰ کا عہد اور پیمان ہے تو ان میں حکم وہی ہے جو اللہ کا حکم ہے سب نے یہ سن کر جواب دیا بے شک۔ آپ نے فرمایا:

وَعَلٰی مَنْ هٰهُنَا فِی النَّاحِیَةِ الَّتِیْ فِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْرِضٌ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ اور ان پر جو لوگ اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گردونواح میں ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منحرف ہیں وہی حکم ہوگا جو منحرف کا ہوتا ہے۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک یہ صحیح ہے۔

قَالَ سَعْدٌ فَاِنِّیْ اَحْكُمُ فِیْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ الرِّجَالُ وَتُقْسَمَ الْاَمْوَالُ وَتُسْبَی الذَّرَارِیُّ وَالنِّسَآءُ۔ حضرت سعد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

نے فرمایا تو میں حکم دیتا ہوں کہ ان کے مرد قتل کئے جائیں ان کا مال بطور غنیمت تقسیم ہو اور ان کی ذریت قید کی جائے ان کی عورتیں لونڈیاں بنائی جائیں۔ 2

فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ۔ یہ فیصلہ بہترین فیصلہ ہے حضور ﷺ نے نعرۂ تکبیر لگاتے ہوئے فرمایا بے شک تم نے اللہ کے حکم کے موافق فیصلہ دیا۔

پھر وہ سب دار بنت الحرث میں قید کر دیئے گئے۔ اور بنت الحرث بنی نجار میں سے ایک مسلمان عورت تھیں۔

ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ هِيَ سُوْقُهَا الْيَوْمَ فَخَنْدَقَ بِهَا خَنَادِقَ ثُمَّ بَعَثَ اِلَيْهِمْ تُضْرَبُ اَعْنَاقُهُمْ فِيْ تِلْكَ الْخَنَادِقِ وَ فِيهِمْ عَدُوُّ اللهِ حُيَيُّ بْنُ الْاَخْطَبِ وَ كَعْبُ بْنُ اَسَدٍ رَاْسُ الْقَوْمِ وَ هُمْ سِتُّمِائَةٍ وَالْمُسْتَكْثِرُ لَهُمْ يَقُوْلُ كَانُوْا بَيْنَ الثَّمَانِ مِائَةٍ وَالتِّسْعِ مِائَةٍ۔ پھر حضور ﷺ بازار مدینہ میں تشریف لائے یہ وہی بازار ہے جو آج بھی مدینہ میں ہے اور خندق کھدوا کر ان قریظہ والوں کو قتل کیا گیا انہیں میں حیی بن اخطب اور کعب بن اسعد بھی تھے جو اس قوم کے سردار بنے ہوئے تھے ان کی کل تعداد چھ سو تھی اور جو زیادہ بتانے والے ہیں ان کے بیان کے مطابق آٹھ سو نو سو کے مابین تھی۔

ایک روایت ہے کہ

حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے زبیر بن باطا القرظی کو طلب کیا اس لئے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں یوم بعاث میں ان پر احسان کیا تھا۔ چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا ثابت بن قیس وہ تمہارے لئے ہے۔

چنانچہ ثابت بن قیس بن شماس زبیر کے پاس آئے اور فرمایا: حضور ﷺ نے تیرا خون بخش دیا ہے اور وہ میں تجھے معاف کرتا ہوں۔

زبیر بن باطا قرظی بولا: شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَمَا يَصْنَعُ بِالْحَيَاةِ وَلَا اَهْلَ لَهُ وَلَا وَلَدَ۔ میں ضعیف العمر بڈھا ہو چکا نہ میری بیوی ہے نہ بچہ میں زندہ رہ کر کیا کروں گا۔

فَاَتٰى ثَابِتٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ هَبْ اِمْرَاَتَهُ وَوَلَدَهُ۔ حضرت ثابت بن قیس حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا میرے ماں باپ حضور ﷺ پر نثار زبیر بن باطا قرظی کے بیوی بچے بھی عطا ہوں۔

قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ لَكَ۔ حضور ﷺ نے اس کے بیوی بچے بھی عطا فرما دیئے۔

تو حضرت ثابت بن قیس زبیر کے پاس آئے اور فرمایا مجھے حضور ﷺ نے تیرے بیوی بچے بھی بخش دیئے ہیں اب میں تجھے بخشتا ہوں۔

تو زبیر بن باطا قرظی بولا: اَهْلُ بَيْتٍ فِي الْحِجَازِ لَا مَالَ لَهُمْ فَمَا بَقَاءُ هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ۔ میرے گھر والے پریشان و بدحال ہیں ان کے پاس کچھ مال نہیں تو ان کی جان بخشی کا کیا فائدہ ہے۔

تو حضرت ثابت بن قیس نے اس کا مال طلب کیا حضور ﷺ نے وہ بھی عطا فرما دیا۔ آپ نے زبیر سے فرمایا تیرا مال بھی حضور ﷺ نے مجھے بخش دیا ہے وہ میں تجھے دیتا ہوں۔

تو زبیر بن باطا قرظی کہنے لگا: اَيْ ثَابِتُ مَا فَعَلَ الَّذِيْ كَانَ فِيْ وَجْهِهِ مِرْاٰةٌ صِيْنِيَّةٌ يَتَمَرَّاءُ فِيْهَا عَذَارَا يَعْنِيْ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

كَعْبَ بْنَ اَسَدٍ۔ اے ثابت! کعب بن اسد کا کیا کیا گیا؟

آپ نے فرمایا: وہ قتل ہو چکا۔

پھر زبیر نے پوچھا: عزال بن سموال کا کیا ہوا؟

آپ نے فرمایا: وہ بھی قتل ہو گیا۔

پھر زبیر نے کہا: بنی کعب بن قریظہ اور بنی عمرو بن قریظہ کا کیا حشر ہوا؟

آپ نے فرمایا: وہ بھی قتل کر دیئے گئے۔

یہ سن کر زبیر بن باطا قرظی کہنے لگا: اے ثابت! اب تجھے اختیار ہے کہ مجھے بھی انہیں سے ملا دے خدا کی قسم اب زندگی کا مزہ نہیں اور مجھے ان کی جدائی پر صبر نہیں۔

چنانچہ حضرت ثابت اسے لائے اور قتل کر دیا۔

جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کی باتیں سنیں تو فرمایا اسے اس کے دوستوں نے ہلاک کیا۔

حضرت ثابت بن قیس نے فرمایا: يَلْقَاهُمْ وَاللّٰهِ فِيْ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ مُخَلَّدِيْنَ۔ اللہ کی قسم ان کے دوستوں سے ملا دیا اللہ نے جہنم میں ڈال دیا ہمیشہ ہمیش کے لئے۔

ایسے ہی سلمیٰ بنت اقیس ام المنذر نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ رفاعہ بن سموال قرظی کو مجھے عطا فرما دیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بخش دیا۔

یہ وہ سلمیٰ ہیں جو سلیط بن قیس کی بہن اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خالہ ہیں۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی اور دست حق پرست پر عورتوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی۔

ان کے کنبہ میں سے اولاً ذکور مارے جا چکے تھے مگر عورتیں باقی تھیں۔ سوا ایک عورت کے جسے لبابہ زوجۃ الحکم قرظی کہا جاتا تھا۔ اسے خلاد بن سوید نے چکی اٹھا کر ماری تھی اس سے وہ مرگئی۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے مال ان کی عورتیں اور ان کی اولادیں سب مسلمانوں میں تقسیم فرما دیں۔

اس دن تقاسم غنائم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دو صورتیں تقسیم کی رکھیں۔

دو حصہ گھوڑوں کے لئے اور ایک حصہ پیادہ فوج کے لئے گویا سواروں کو تین حصے اور پیادہ پا کو ایک حصہ دیا گیا۔

اور اس میں سے خمس علیحدہ نکالا گیا۔

گویا گھوڑے دو حصہ اور گھوڑے والے کا ایک حصہ اور پیادہ پا جس کے پاس گھوڑا نہیں تھا ایک ہی حصہ رکھا گیا۔

اور اس غزوہ میں چھتیس سوار تھے۔

اور قیدی چھ سو پچاس تھے۔

اور لونڈیوں میں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لئے ریحانہ بنت عمرو کو منتخب کیا۔

اور یہ مرتے دم تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں رہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی زندگی میں انہیں چند بار فرمایا کہ اس کا عقد کر دیا جائے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

تو انہوں نے عرض کر دیا کہ اپنی ملک سے مجھے حضور رد نہ فرمائیں یہ میرے لئے ذلت کا موجب ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی کا شرف میرے لئے بہت بڑی نعمت ہے تو پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں نکاح کے لئے فرمانا ترک کر دیا۔

اور جب ان کے اسلام کی خبر ابن شعبہ لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بڑی مسرت ہوئی۔

مختصر یہ کہ قریظہ کی جنگ سے فتح یابی آخر ذیقعدہ میں ہوئی گو غزوۂ خندق اور قریظہ ایک ہی سنہ میں ہوا۔ اور جب قریظہ کا انجام پورا ہو گیا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا وہ زخم جو اکحل پر تھا جوش دینے لگا اور اسی زخم سے آپ شہید ہوئے۔ آگے ارشاد ہے:

وَ اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَ دِيَارَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ وَ اَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ﴿۲۷﴾

اور مالک و قابض کیا تمہیں ان کی مزروعہ زمینوں اور گھروں اور مالوں پر اور قابض کرے گا اس زمین پر جس پر تم ابھی پہنچے نہیں اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

اس ملکیت سے مراد قریظہ کی ارض مزروعہ اور ان کے قلعے ہیں اور مال سے مراد ان کی نقدیاں اور ان کے مواشی وغیرہ ہیں اس سلسلہ میں ایک طویل حدیث میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل کا حکم دے کر ان کی عورتوں کے قید کا حکم دیا پھر ان کی اراضی مزروعہ صرف مہاجرین کے لئے تقسیم فرمائی۔

اور جب انصار نے عرض کیا کہ یہ زمین ہمیں کیوں نہیں دی گئی تو آپ نے فرمایا: اِنَّكُمْ ذَوُوْا عِقَارٍ وَاِنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ لَا عِقَارَ لَهُمْ۔ تم صاحب زراعت ہو اور مہاجرین کے پاس مزروعہ زمین نہیں ہے۔

وَاَمْضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُكْمَهٗ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے فیصلہ کو منظور فرمایا۔

اور اَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا سے مراد زمین خیبر ہے جو بعد فتح بنی قریظہ حاصل ہوئی۔

اور قتادہ کہتے ہیں اس سے مراد زمین مکہ ہے۔

حسن کہتے ہیں اس سے مراد ارض روم و فارس ہے۔

ایک قول ہے کہ اس سے مراد یمن ہے۔

عکرمہ کہتے ہیں اس سے مراد قیامت تک جتنی زمین مسلمان فتح کریں گے سب ہے۔

آخر میں اپنی قدرت مطلقہ کا اظہار فرمانے کو وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا فرما دیا۔

## بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۱

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾

(اے غیب بتانے والے) نبی! اپنی بیبیوں سے فرما دیجئے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں

وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو اللہ نے نیکی والیوں کے لئے تم میں سے بڑا درجہ تیار کیا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَھَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۳۰﴾

اے نبی کی بیبیو! جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی حرکت کرے اس پر اوروں سے دگنا عذاب ہوگا اور یہ اللہ پر آسان ہے

## حل لغات چوتھا رکوع۔سورۃ احزاب۔پ ۲۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| یٰاَیُّھَا۔اے | النَّبِیُّ۔نبی | قُلْ۔فرمادیں | لِّاَزْوَاجِكَ۔اپنی بیویوں سے |
| اِنْ۔اگر | كُنْتُنَّ۔ہوتم | تُرِدْنَ۔چاہتی | الْحَیٰوةَ۔زندگی |
| الدُّنْیَا۔دنیا کی | وَ۔اور | زِیْنَتَھَا۔اس کی زینت | فَتَعَالَیْنَ۔تو آجاؤ |
| اُمَتِّعْكُنَّ۔میں سامان دوں تم کو | | وَ۔اور | اُسَرِّحْكُنَّ۔چھوڑوں تم کو |
| سَرَاحًا۔چھوڑنا | جَمِیْلًا۔اچھا | وَ۔اور | اِنْ۔اگر |
| كُنْتُنَّ۔ہوتم | تُرِدْنَ۔چاہتی | اللّٰهَ۔اللہ کو | وَ۔اور |
| رَسُوْلَهٗ۔اس کے رسول کو | وَ۔اور | الدَّارَ۔گھر | الْاٰخِرَةَ۔پچھلے کو |
| فَاِنَّ۔تو بے شک | اللّٰهَ۔اللہ نے | اَعَدَّ۔تیار کیا | لِلْمُحْسِنٰتِ۔نیک عورتوں |
| کے لئے | مِنْكُنَّ۔تم میں سے | اَجْرًا۔اجر | عَظِیْمًا۔بڑا |
| یٰنِسَآءَ۔اے عورتو | النَّبِیِّ۔نبی کی | مَنْ۔جو | یَّاْتِ۔ارتکاب کرے |
| مِنْكُنَّ۔تم میں سے | بِفَاحِشَةٍ۔بے حیائی | مُّبَیِّنَةٍ۔کھلی کا | یُّضٰعَفْ۔دگنا ملے |
| لَھَا۔اس کو | الْعَذَابُ۔عذاب | ضِعْفَیْنِ۔کئی گنا | وَ۔اور |
| كَانَ۔ہے | ذٰلِكَ۔یہ | عَلَی۔اوپر | اللّٰهِ۔اللہ کے |
| یَسِیْرًا۔آسان | | | |

## خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع۔سورۃ احزاب۔پ ۱۲

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَھَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ﴿۲۸﴾

اے غیب بتانے والے محبوب! اپنی بیویوں سے فرمادیجئے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں۔

آیۂ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دنیوی ساز و سامان طلب کئے اور اپنے نفقوں میں زیادتی کی درخواست کی اس لئے کہ یہاں تو کمال زہد تھا اور سامان دنیا اور اس کا جمع کرنا قصداً گوارہ نہ تھا اگرچہ آپ کی شان اقدس تو یہ تھی کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

توحضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو ازواج کا یہ مطالبہ ناگوار ہوا۔ اس پر آیہ کریمہ نازل ہوئی اور ازواج مطہرات کو اختیار دے دیا گیا۔

اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نو بیویاں تھیں۔ ان میں پانچ قریشیہ تھیں:

حضرت عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما۔

حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہما۔

حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہما۔

حضرت ام سلمہ بنت امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

اور چار غیر قریشیہ تھیں:

حضرت زینب بنت جحش اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب خیبریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حضرت جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے نزول آیہ کریمہ کے بعد سب سے پہلے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ آیت سنا کر اختیار دیا اور فرمایا جواب میں جلدی نہ کرو اور اپنے والدین سے مشورہ کر کے جو رائے ہو اس پر عمل کرو۔

حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے معاملہ میں مشورہ کیسا۔ میں عرض کرتی ہوں کہ میں اللہ اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو چاہتی ہوں۔

اس کے بعد تمام ازواج مطہرات نے بھی یہی جواب عرض کیا۔

اس واقعہ سے فقہاء نے مندرجہ ذیل مسائل مستنبط کئے:

اول جس عورت کو اس کا خاوند اَمْرُكِ بِيَدِكِ کہہ کر مجاز کر دے اور وہ اپنے خاوند کو ہی اختیار کر لے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

اور اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کر لے تو احناف کے نزدیک طلاق بائن واقع ہوگی بعد میں بتراضی طرفین عقد ہو سکتا ہے۔

دوسرا مسئلہ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا سے یہ مستنبط ہوا کہ

جو عورت بعد نکاح مدخولہ ہو چکی یا خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دی گئی تو اسے کچھ کپڑا دینا مستحب ہے جسے تسریح باحسان کہتے ہیں۔

اور کپڑوں کی تعداد تین تک ہے دوپٹہ، کرتہ، پاجامہ۔

تیسرا مسئلہ یہ بھی نکلتا ہے کہ

جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اور اسے قبل دخول یا خلوت صحیحہ سے قبل طلاق دی جائے تو یہ جوڑا دینا واجب ہے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نصف مہر مثل دینا بھی لازم ہے۔

اور سَرَاحًا جَمِیْلًا سے یہ حکم بھی مستفاد ہوا کہ اسے بغیر ضرر کے علیحدہ کیا جائے آگے ارشاد ہے:

وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۲۹﴾
یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۳۰﴾

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے تمہاری نیکی والیوں کے لئے۔ اے نبی کی بیویو! جو تم میں سے صریح حیا کے خلاف کوئی حرکت کرے اس پر اوروں سے دونا عذاب ہوگا اور یہ اللہ کو آسان ہے۔

اختیار سپرد کرنے میں ایک پہلو مخالف ایک موافق ہوتا ہے تو پہلی آیت میں مخالف پہلو ظاہر فرمایا گیا اور اس آیت کریمہ میں موافق پہلو دکھایا یعنی اتباع سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کا بدلہ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۔ میں ظاہر فرمادیا۔

اس کے بعد ازواج مطہرات کی خصوصیات کا بیان ہے جو تمام دنیا کی عورتوں سے علیحدہ ہیں حَیْثُ قَالَ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ الخ۔ آیۂ کریمہ میں فاحشۂ مبینہ سے مراد اطاعت زوج میں کوتاہی کرنا ہے خواہ اس کے اندر خاوند کے ساتھ کج خلقی ہو خواہ بدکاری۔ تو اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ ازواج انبیاء کو اس سے پاک رکھتا ہے۔

اور ظاہر ہے کہ ازواج مطہرات کا مطہرات ہی ہونا ضروری ہے اس لئے کہ جب انبیاء مطہر ہیں۔ تو ازواج کا مطہرات ہونا اصول قرآن کریم سے لازمی ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَ الْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ وَ الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ۔ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے ایسے ہی پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے۔

چونکہ نزول آیت قصۂ افک پر ہے اسی بنا پر آگے ارشاد ہے:

اُولٰٓىِٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ۔ یہ عورتیں منافقوں کی بکواس سے بری ہیں۔

اب یہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے کہ مورد آیت جب خاص ہو تو اس کا حکم ہمیشہ عام ہوا کرتا ہے جب تک مخصص نہ ہو بنا بریں اگرچہ قصۂ افک پر آیۂ کریمہ کا نزول ہے مگر اس کا حکم ہمیشہ کے لئے عام ہے۔ اور ظاہر ہے۔

جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

جس کی فضیلت زیادہ ہوتی ہے اس سے اگر قصور واقع ہو تو وہ قصور بھی اوروں کے قصور سے اہم اور سخت قرار دیا جاتا ہے۔ جیسے ایک عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے زیادہ قبیح ہوتا ہے۔ اسی وجہ میں آزادوں کی سزا شریعت میں غلاموں سے زیادہ مقرر ہے۔

اور یہ حقیقت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج تمام جہان کی عورتوں سے زیادہ افضل ترین ہیں اس لئے ان کی ادنیٰ لغزش بھی سخت گرفت کے قابل ہے۔

اب یہ سوال اشتباہ پیدا کرتا ہے کہ لفظ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ اس جگہ کیوں فرمایا گیا اس لئے کہ عام طور پر فاحشہ کا لفظ زنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ولواطت پر استعمال ہوتا ہے۔

حالانکہ معانی میں اس کی تصریح ہے اس قاعدہ سے اس کے معنی تین طرح لئے جاتے ہیں:

لفظ فاحشہ جب معرفہ ہو کر وارد ہو تو اس سے زنا ولواطت مراد ہوتی ہے۔

اور اگر نکرہ غیر موصوفہ ہو کر لایا جائے تو اس سے ہر قسم کے گناہ مراد ہوتے ہیں۔

اور جب نکرہ موصوف ہو کر وارد ہو تو اس سے شوہر کی نافرمانی اور فساد معاشرت مراد ہوتا ہے۔

آیہ کریمہ میں فاحشہ نکرہ موصوفہ ہے اس لئے یہاں مراد شوہر کی اطاعت میں کوتاہی اور کج خلقی مراد ہے۔ کما قال ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ (جمل)

## مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۱

يَآاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾

اے غیب بتانے والے فرمادیجئے اپنی بیویوں کو اگر تم چاہتی ہو آسائش وفراخی دنیا کی زندگی میں اور اس کا مال و دولت تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح رخصت کردوں۔

حیات دنیا سے وسعت و تنعم مراد ہے اور وَزِيْنَتَهَا سے مال و دولت سونا چاندی مراد ہے اور فَتَعَالَيْنَ کے یہ معنی ہیں کہ آؤ اپنے ارادہ و اختیار کے ساتھ۔

اُمَتِّعْكُنَّ يَعْنِيْ اُعْطِكُنَّ مُتْعَةَ الطَّلَاقِ۔ یعنی آؤ میں تمہارے مطالبہ کے مطابق تمہیں مال بھی دے دوں اور آرام سے بلا کسی اذیت کے رخصت بھی کردوں۔

آلوسی کہتے ہیں: وَالْمُتْعَةُ لِلْمُطَلَّقَةِ الَّتِيْ لَمْ يُدْخَلْ بِهَا وَلَمْ يُفْرَضْ لَهَا فِي الْعَقْدِ وَاجِبَةٌ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔ متعہ، ایسی مطلقہ عورت کے لئے جو مدخولہ بھی نہیں ہوئی اور اس کا مہر بھی عقد میں مقرر نہ ہوا، واجب ہے امام صاحب کے نزدیک۔

وَلِسَائِرِ الْمُطَلَّقَاتِ مُسْتَحَبَّةٌ۔ اور باقی تمام مطلقہ عورتوں کے لئے مستحب ہے۔

اور متعہ کی کتنی مقدار ہے اس پر فرماتے ہیں:

وَالْمُتْعَةُ دِرْعٌ وَّ خِمَارٌ وَّ مِلْحَفَةٌ۔ متعہ ایک قمیص ایک دوپٹہ اور پاجامہ وغیرہ ہے جو حسب استطاعت دینا چاہئے۔ جو قیمت میں شرعی مہر کی نصف قیمت کا ہو۔

وَلَا يُنْقَصُ مِنْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ۔ اور پانچ درہم سے کم کا لباس نہ ہو اس لئے کہ کم سے کم مقدار مہر دس درہم ہے کما فی الکشاف۔

اور درہم ساڑھے تین ماشہ چاندی کا ہوتا ہے جو اس زمانہ کے حساب سے ۹ کا تقریباً ہوا تو چار پانچ روپیہ کے اندر تینوں کپڑے دینے واجب یا مستحب ہیں۔

اور اُسَرِّحْكُنَّ۔ اور رخصت کردوں تم کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَالتَّسْرِيْحُ فِي الْاَصْلِ مُطْلَقُ الْاِرْسَالِ ثُمَّ كُنِيَ بِهٖ عَنِ الطَّلَاقِ اَيْ وَ اُطَلِّقْكُنَّ سَرَاحًا اَيْ طَلَاقًا جَمِيْلًا اَيْ ذَا حُسْنٍ كَثِيْرٍ بِاَنْ يَّكُوْنَ سَنِيًّا لَا ضِرَارَ فِيْهِ كَمَا فِي الطَّلَاقِ الْبِدْعِيِّ الْمَعْرُوْفِ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ۔

تسریح اصل میں مطلق چھوڑنے کو کہتے ہیں پھر اس سے طلاق مراد لی جانے لگی تو اسرحکن کے معنی یہ ہوئے کہ طلاق دوں تمہیں اچھی طرح بلا ضرر وغصہ کے جسے طلاق بدعی فقہا کے نزدیک کہتے ہیں۔

بعض نے کہا: وَالسَّرَاحُ الْاِخْرَاجُ مِنَ الْبُيُوْتِ۔ سراح گھروں سے نکال دینے کو کہتے ہیں۔

آیۂ کریمہ کا شان نزول یہ ہے: اَنَّ اَزْوَاجَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَاَلْنَهٗ ثِيَابَ الزِّيْنَةِ وَ زِيَادَةَ النَّفَقَةِ کہ ازواج مطہرات نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اچھا لباس اور نفقہ میں فراخی طلب کی تھی اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔

اور احمد و مسلم اور نسائی اور ابن مردویہ بطریق ابی الزبیر جابر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں: قَالَ اَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بِبَابِهٖ جُلُوْسٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ ثُمَّ اُذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَدَخَلَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَحَوْلَهٗ نِسَاءُهٗ وَ هُوَ سَاكِتٌ فَقَالَ عُمَرُ لَاُكَلِّمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهٗ يَضْحَكُ۔

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَ ابْنَةَ زَيْدٍ يَعْنِيْ امْرَاَتَهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَاَلَتْنِي النَّفَقَةَ اٰنِفًا فَوَجَاْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَا نَاجِذُهٗ وَ قَالَ هُنَّ حَوْلِيْ سَاَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى عَائِشَةَ لِيَضْرِبَهَا وَ قَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَ كِلَاهُمَا يَقُوْلَانِ تَسْاَلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ فَنَهَاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور لوگ باب عالی پر جمع تھے اور حضور اندر جلوہ افروز تھے تو آنے کی اجازت نہ ملی پھر سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما کو اجازت مل گئی۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں رونق افروز تھے وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد ازواج حاضر تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متبسم کرنے کی غرض سے عرض کیا اور ازواج کی طرف تخاطب فرماتے ہوئے فرمایا تمہیں کوئی بات نہیں کرنی چاہیے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم میری بیوی اگر مجھ سے نفقہ کی وسعت طلب کرے تو میں اس کی گردن توڑ دوں۔

یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا حتی کہ دندان مبارک روشن ہو گئے۔

پھر فرمایا یہ سب ہمارے گرد جمع ہیں اور ہم سے نفقہ میں زیادتی طلب کر رہی ہیں۔

تو حضرت صدیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فہمائش کو اٹھے اور حضرت عمر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھے اور فرمایا تم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ سوال کرتی ہو جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دل میں ناپسند ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق و فاروق کو روک دیا کہ انہیں کچھ نہ کہو یہ ازواج مطہرات ہیں اور امہات المومنین۔

اس کے بعد تمام ازواج نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا اور فَقُلْنَ نِسَاؤُهٗ وَاللّٰهِ لَا نَسْئَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذَا الْمَجْلِسِ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ۔ تمام ازواج نے عرض کیا خدا کی قسم ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس مجلس کے بعد کوئی ایسا سوال نہ کریں گی جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک پسند نہ ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات پر اختیار نازل فرمایا اور ارشاد ہوا: وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

تو یہ حکم اول حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ظاہر فرمایا اور حکم دیا کہ میں تمہیں جو حکم الٰہی سناتا ہوں اسے میں چاہتا ہوں کہ جواب میں عجلت نہ کرو جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلو۔

تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ تو یہ سن کر سیدہ نے بلا تامل جواب دیا: اَفِيْكَ اَسْتَامِرُ اَبَوَيَّ - بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَاَسْاَلُكَ اَنْ لَّا تَذْكُرَ لِامْرَاَةٍ مِّنْ نِّسَائِكَ مَا اخْتَرْتُ۔ حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم آپ کے معاملہ میں والدین سے استشارہ کس لئے۔ بلکہ میں بلا تامل عرض کرتی ہوں کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا۔ اب حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم ایک سوال ہے وہ یہ کہ ازواج میں میرا یہ جواب ظاہر نہ فرمایا جائے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُتَعَنِّتًا وَلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُّبَشِّرًا لَا تَسْاَلُنِيْ اِمْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ عَمَّا اَخْبَرْتِنِيْ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا۔ اللہ نے مجھے رنج میں ڈالنے والا مبعوث نہیں فرمایا بلکہ مجھے معلم ومبشر بنا کر بھیجا ہے مجھ سے کوئی بیوی اس معاملہ میں اگر سوال کرے گی تو میں اسے صاف بتا دوں گا۔

ایک روایت میں ابن جریر اور ابن ابی حاتم حضرت قتادہ اور حسن سے راوی ہیں: اَنَّهٗ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ التَّخْيِيْرِ كَانَ تَحْتَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ تِسْعُ نِسْوَةٍ خَمْسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ عَائِشَةُ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَاُمُّ سَلَمَةَ بِنْتُ اَبِيْ اُمَيَّةَ۔ جب آیت تخییر نازل ہوئی اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نو بیویاں تھیں جن میں پانچ قریشی تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما۔

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما۔

حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما۔

حضرت سودۃ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا۔

حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا۔

اور چار متعدد قبائل سے تھیں وَكَانَ تَحْتَهٗ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ الْخَيْبَرِيَّةُ - وَمَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْهِلَالِيَّةُ وَزَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ الْاَسَدِيَّةُ وَجُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحٰرِثِ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ۔

چنانچہ خیبر سے حضرت صفیہ بنت حیی تھیں۔

اور قبیلہ ہلالیہ سے حضرت میمونہ بنت الحارث تھیں۔

اور قبیلہ بنی اسد سے حضرت زینب بنت جحش تھیں۔

اور قبیلہ مصطلق سے حضرت جویریہ بنت الحرث تھیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

سب سے پہلے آیۂ تخییر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سنائی۔
فَلَمَّا اخْتَارَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ رُءِیَ الْفَرَحُ فِیْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَابَعْنَ كُلُّهُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ۔ جب سیدہ نے اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو قبول کرلیا تو روئے اقدس پر آثار فرحت دیکھے گئے پھر تمام ازواج نے اسی پر اتفاق کیا۔
فَلَمَّا خَيَّرَهُنَّ وَ اخْتَرْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ شَكَرَهُنَّ اللّٰهُ جَلَّ شَانُهٗ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ قَالَ سُبْحٰنَهٗ - لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ۔
تو جب ازواج مطہرات نے اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو بطیب خاطر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ یہ کرم فرمایا کہ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انہیں نو ازواج کے ساتھ پابند فرمایا چنانچہ ارشاد ہوا: ''اب اے محبوب! آپ کے لئے اس کے بعد کوئی عورت حلال نہیں اور نہ آپ طلاق دے کر کسی اور کو اس کے بدلے لیں اگرچہ آپ کو اس کا حسن پسند بھی ہو۔''
گویا اللہ تعالیٰ نے نو ازواج میں ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت محصور فرمادیئے۔
یہ واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ مدینہ سے احزاب مشرکین کا رد ہوگیا اور نضیر و قریظہ پر فتح حاصل ہوگئی۔ تو ازواج مطہرات یہ سمجھیں کہ یہود کی نفیس اشیاء اور خزائن جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ آچکے ہیں تو ہمیں بھی ان سے متمتع ہونا چاہئے۔
اس طرف خیال نہ گیا کہ انبیاء کرام خزائن دنیا سے بے نیاز ہوتے ہیں چنانچہ تمام ازواج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد حاضر آئیں اور عرض کرنے لگیں:
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَنَاتُ كِسْرٰى وَ قَيْصَرَ فِى الْحُلِيِّ وَالْحُلَلِ وَالْاِمَاءِ وَالْخَوَلِ وَ نَحْنُ عَلٰى مَا تَرَاهُ مِنَ الْفَاقَةِ وَالضِّيْقِ وَآلَمَنَ قَلْبَهُ الشَّرِيْفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمُطَالَبَتِهِنَّ لَهٗ بِتَوْسُعَةِ الْحَالِ وَاَنْ تَعَامَلَهُنَّ بِمَا تَعَامَلَ بِهِ الْمُلُوْكُ وَاَبْنَاءُ الدُّنْيَا اَزْوَاجَهُمْ فَاَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِاَنْ يَتْلُوَ عَلَيْهِنَّ مَا نَزَلَ فِىْ اَمْرِهِنَّ۔
حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم قیصر و کسریٰ کی لڑکیاں زیورات و مکلف لباس سے مزین ہیں اور ہم جس حال میں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ملاحظہ فرمارہے ہیں اور اس گفتگو میں اتنا زور دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاطر اقدس پر گراں گزرا۔
گویا انہوں نے یہ خواہش کی کہ جب معمولی عارضی ارباب سلطنت میں یہ فراخی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہ شہنشاہ کونین ہیں تو ہمارے لئے شاہانہ فراخیاں کیوں نہ ہوں۔
اور حقیقت بھی یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر پسند فرماتے تو سب کچھ ممکن تھا لیکن وہاں تو غایت زہد و قناعت تھا دنیا اور دنیا کی نعمتوں سے تنفر و تجنب تھا۔ آگے ارشاد ہے:
وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾
اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرتی ہو اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے نیکوکاروں کے لئے تم میں سے زبردست بدلہ رکھا ہے۔
یعنی اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں نعم عقبیٰ چاہتی ہو تو وہ اجر وہ ہے جس کی حد نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اب اس میں غور طلب امر یہ ہے کہ اس تخییر میں تفویض طلاق تھی یا کیا۔ اس پر علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں:

اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ تَفْوِيْضُ الطَّلَاقِ وَاِنَّمَا كَانَ تَخْيِيْرًا لَهُنَّ بَيْنَ الْاِرَادَتَيْنِ عَلٰى اَنَّهُنَّ اِنْ اَرَدْنَ الدُّنْيَا فَارَقَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُنْبِیءُ عَنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا۔

یہ تفویض طلاق نہیں تھی بلکہ تخییر تھی ازواج مطہرات کو کہ اگر وہ دنیا چاہتی ہیں تو حضور انہیں علیحدہ کر دیں جیسا کہ آیہ کریمہ میں ہے: فَتَعَالَيْنَ تو آؤ میں تمہیں رخصت کردوں آرام سے بلا اذیت پہنچائے۔

اور اگر تم اللہ ورسول اور دار آخرت چاہتی ہو تو اللہ نے تمہارے لئے عقبیٰ میں بڑے درجات رکھے ہیں اس کے بعد ازواج مطہرات کا منصب جلیل ظاہر فرمایا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰

اے نبی کی بیویو! جو بھی تم میں سے کسی کبیرہ کی مرتکب ہو تو بروز قیامت اسے دوچند عذاب ہوگا اور یہ اللہ پر آسان ہے۔

بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ سے مراد زوج کی نافرمانی ہے جس سے معاشرہ میں خرابی پڑے۔

بعض اس طرف گئے ہیں: كَمَا اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ۔ فاحشہ مبینہ سے مراد عام معصیت ہے اور ایسے مطالبات جو خاوند پر شاق گزریں۔

بعض نے اس سے مراد زنا لیا۔

لیکن زنا ازواج سے جزماً ممنوع الوقوع ہے فَاِنَّ الْاَنْبِيَآءَ صَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى زَوْجَاتِهِمْ عَنْ ذٰلِكَ۔ اس لئے کہ انبیاء کرام کی ازواج کو اس سے اللہ تعالیٰ نے مصون ومحفوظ رکھا ہے۔

اور يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ان کے علومرتبت کے لحاظ سے فرمایا گیا۔ چنانچہ صاحب روح المعانی فرماتے ہیں:

وَسَبَبُ تَضْعِيْفِ الْعَذَابِ اِنَّ الذَّنْبَ مِنْهُنَّ اَقْبَحُ فَاِنَّ زِيَادَةَ قُبْحِهٖ تَابِعَةٌ لِزِيَادَةِ فَضْلِ الْمُذْنِبِ وَالنِّعْمَةِ عَلَيْهِ وَتِلْكَ ظَاهِرَةٌ فِيْهِنَّ۔ دوچند عذاب اس لئے کہ ان سے کوئی گناہ قبیح نہیں بلکہ اقبح ہے اس لئے کہ قبح کی زیادتی مذنب کی زیادۃ فضل ونعمت پر موقوف ہے اور یہ ازواج مطہرات میں ظاہر ہے اس لئے کہ وہ ازواج نبی ہیں۔

وَلِذٰلِكَ جُعِلَ حَدُّ الْحُرِّ ضِعْفَ حَدِّ الرَّقِيْقِ۔ اسی لئے آزاد کی حد غلام سے دوچند ہوتی ہے۔

اور یہی حال عالم کا ہے بمقابلہ جاہل کے۔

وَرُوِيَ عَنْ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّكُمْ اَهْلُ بَيْتٍ مَغْفُوْرٌ لَكُمْ فَغَضِبَ وَقَالَ نَحْنُ اَحْرٰى اَنْ يُّجْرٰى فِيْنَا مَا اَجْرَى اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ كَمَا نَقُوْلُ اِنَّا نَرٰى لِمُحْسِنِنَا ضِعْفَيْنِ مِنَ الْاَجْرِ وَلِمُسِيْئِنَا ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ۔

حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا آپ تو اہل بیت سے ہیں آپ کے لئے تو بخشش ہی بخشش ہے تو آپ اس پر غضب ناک ہوئے اور فرمایا ہم آزاد بھی ایسے ہیں جیسے ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثواب کے معاملہ میں۔

ہمیں جہاں دوچند ثواب ہے وہاں ہم پر عذاب بھی دوچند ہے پھر يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۳۰﴾ ۔اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے

## پارہ نمبر ۲۲

## بامحاورہ ترجمہ نصف چوتھا رکوع ۔سورۃ احزاب ۔پ ۲۲

وَ مَنْ یَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَیْنِ ۙ وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِیْمًا ﴿۳۱﴾

اور جو تم میں فرمانبردار رہے اللہ اور رسول کی اور عمل کرے نیک ہم اسے اوروں سے دونا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لئے عزت کی روزی رکھی ہے

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ۚ

اے نبی کی بیویو تم اور عورتوں کی طرح نہیں اگر اللہ سے ڈرو تو نہ نرمی کرو بات میں کہ دل کا بیمار کچھ علاج کرے اور اچھی بات کرو

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾ۚ

اور اپنے گھروں میں قرار پکڑو اور بے پردہ نہ پھرو زمانہ جاہلیت کی بے پردگی کی طرح اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور پیروی کرو اللہ و رسول کی اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اے نبی کے گھر والو اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے

وَ اذْكُرْنَ مَا یُتْلٰى فِیْ بُیُوْتِكُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ﴿۳۴﴾ؑ

اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت بے شک اللہ ہر باریکی جانتا خبردار ہے

## حل لغات چوتھا رکوع ۔سورۃ احزاب ۔پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | مَنْ۔جو | یَّقْنُتْ۔فرمانبردار رہے | مِنْكُنَّ۔تم میں سے |
| لِلّٰهِ۔اللہ کی | وَ۔اور | رَسُوْلِهٖ۔اس کے رسول کی | وَ۔اور |
| تَعْمَلْ۔عمل کرے | صَالِحًا۔اچھے | نُّؤْتِهَآ۔ہم دیں گے اس کو | اَجْرَهَا۔اس کا اجر |
| مَرَّتَیْنِ۔دگنا | وَ۔اور | اَعْتَدْنَا۔تیار کیا ہم نے | لَهَا۔اس کے لئے |
| رِزْقًا۔رزق | كَرِیْمًا۔اچھا | یٰنِسَآءَ۔اے بیویو | النَّبِیِّ۔نبی کی |
| لَسْتُنَّ۔نہیں ہو تم | كَاَحَدٍ۔دوسری | مِّنَ النِّسَآءِ۔عورتوں جیسی | اِنِ۔اگر |
| اتَّقَیْتُنَّ۔تم پرہیزگار رہو | فَلَا۔تو نہ | تَخْضَعْنَ۔نرم کرو | بِالْقَوْلِ۔بات |
| فَیَطْمَعَ۔کہ لالچ کرے گا | الَّذِیْ۔وہ کہ | فِیْ۔بیچ | قَلْبِهٖ۔اس کے دل کے |
| مَرَضٌ۔بیماری ہے | وَّ۔اور | قُلْنَ۔کہو | قَوْلًا۔بات |
| مَّعْرُوْفًا۔بھلی | وَ۔اور | قَرْنَ۔ٹھہری رہو | فِیْ۔بیچ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| بُیُوْتِکُنَّ۔اپنے گھروں کے | وَ۔اور | لَا۔نہ | تَبَرَّجْنَ۔بے پردہ نکلو |
| تَبَرُّجَ۔بے پردہ نکلنا | الْجَاهِلِيَّةِ۔جاہلیت | الْاُوْلٰی۔پہلی کا | وَ۔اور |
| اَقِمْنَ۔قائم کرو | الصَّلٰوةَ۔نماز | وَ۔اور | اٰتِیْنَ۔دو |
| الزَّکٰوةَ۔زکوٰۃ | وَ۔اور | اَطِعْنَ۔کہا مانو | اللّٰهَ۔اللہ کا |
| وَ۔اور | رَسُوْلَهٗ۔اس کے رسول کا | اِنَّمَا۔اس کے سوانہیں | یُرِیْدُ۔چاہتا ہے |
| اللّٰهُ۔اللہ | لِیُذْهِبَ۔کہ لے جائے | عَنْكُمُ۔تم سے | الرِّجْسَ۔گندگی |
| اَهْلَ۔اے اہل | الْبَیْتِ۔بیت | وَ۔اور | یُطَهِّرَ۔پاک کرے |
| كُمْ۔تم کو | تَطْهِیْرًا۔پاک کرنا | وَ۔اور | اذْكُرْنَ۔یاد کرو |
| مَا۔جو | یُتْلٰی۔پڑھا جاتا ہے | فِیْ۔بیچ | بُیُوْتِکُنَّ۔تمہارے گھروں |
| کے | مِنْ اٰیٰتِ۔آیات | اللّٰهِ۔الٰہی سے | وَ۔اور |
| الْحِكْمَةِ۔حکمت سے | اِنَّ۔بے شک | اللّٰهَ۔اللہ | كَانَ۔ہے |
| لَطِیْفًا۔باریک بین | خَبِیْرًا۔خبردار | | |

## خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع۔سورۃ احزاب۔پ ۲۲

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾

اور جو تم میں فرمانبردار رہے اللہ اور اس کے رسول کی اور اچھے عمل کرے ہم اسے اوروں سے دگنا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لئے عزت کی روزی تیار کررکھی ہے۔

یہاں مَنْ عام ہے مگر مذکورہ عنہ کے زمرہ میں ہے اس لئے سیاق مضمون کے لحاظ سے مِنْكُنَّ میں مخاطب ازواج نبی ہیں تو مَنْ کی عمومیت زمرۂ ازواج طیبات تک ہے۔ گو یا یوں ارشاد ہے کہ اے نبی علیہ السلام کی بیویو! عام طور پر ہماری طرف سے ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں مقرر ہیں لیکن یہ تمہاری خصوصیت ہے بلکہ تمہارے لئے ایک نیکی پر بیس گنا اجر ہے۔ اسی لئے تمہارا اشرف تمہاری فضیلت تمام جہان کی عورتوں پر ہے۔ اسی لئے تمہارے عمل میں بھی دو جہتیں ہیں۔ ایک ادائے فریضہ وطاعت۔

دوسرے ہمارے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا جوئی میں قناعت اور حسن معاشرت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش رکھنا۔ اور جو رزق کریم کا تمہارے ساتھ وعدہ ہے وہ انعمہ واطعمہ جنت ہیں۔

اس کے بعد ازواج مطہرات کے منصب جلیل کو واضح فرمایا اور یہ منصب منصوص قطعی ہے اس کے خلاف جو بھی کسی زوجہ مطہرہ کی شان میں کسی قسم کی گستاخی کرے گا وہ منکر قرآن حکیم قرار پائے گا اور ظاہر ہے کہ منکر قرآن مسلمان نہیں رہتا۔

پھر ازواج مطہرات میں کسی زوجہ مکرمہ کی شان میں گستاخانہ کلمہ کہنا اسی لئے کفر ہے کہ آیۂ کریمہ ان کی فضیلت میں مطلقاً ناطق ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان کے لئے گفتگو کرنے کا قانون بھی نافذ کردیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ۚ

اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا بیمار کچھ لالچ کرے اور اچھی بات کہو۔

آیۂ کریمہ میں ازواج مطہرات کو منادی فرما کر لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ فرمایا جس کے صریح معنی یہ ہوئے کہ تم عام عورتوں کی طرح نہیں بلکہ تمہارا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ اسی وجہ میں تمہیں امہات المومنین بنایا اور وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ فرمایا۔

لیکن یہ امویت اعزازاً ہے نہ کہ حقیقتاً اس لئے ماں ہو جانے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ تم پردہ بھی امتیوں سے نہ کرو بلکہ تم جب پس پردہ کسی غیر سے گفتگو بھی کرو تو ایسی طرح کرو کہ تمہارے لہجہ میں نزاکت کا اظہار اور گفتگو میں لوچ نہ ہو بلکہ گفتگو میں سادگی ہو عفت مآب خواتین کے لئے یہی شایاں ہے۔

اور تمہاری گفتگو جس سے بھی ہو اس میں پند و نصائح اور دین و دیانت اور اسلام کی تعلیم ہونی چاہئے۔ نیکی وسعادت کی تلقین ہونی چاہئے۔

اور آج ہم تمہیں حجاب کا بھی حکم دیتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى

اور اپنے گھروں میں قرار پکڑو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلے ایام جاہلیت میں بے پردہ تھیں۔

اگلی جاہلیت سے مراد اسلام سے قبل کا زمانہ ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جس زمانہ میں عورتیں بناؤ سنگار کر کے اتراتی نکلتیں اور اپنے حسن و زینت کا ایسے ہی مظاہرہ کرتی تھیں جیسے آج چودھویں صدی میں مغرب زدہ خواتین اور جدید تہذیب کی لڑکیاں کرتی ہیں۔

یورپ میں تو سرخی پاؤڈر شریف لیڈی نہیں کرتیں بلکہ وہاں کی آوارہ عورتیں اس کے استعمال کی خوگر ہیں۔ مگر یہاں تو ہماری بہو بیٹیاں بیویاں عام طور پر اسے ضروریات معاشرت میں داخل کر چکی ہیں پھر گھر میں رہ کر اپنی تزئین اس حال میں بھی کر لیں تو شکوہ نہیں ہمارا تو یہ حال ہے کہ باہر نکلتے وقت اسے لازمۂ حیات قرار دیتی ہیں۔

اسی بنا پر تبرج فرما کر بتا دیا کہ ایسے مظاہرہ حسن و زینت نہ کرو جیسے زمانۂ جاہلیت میں غیر مردوں کو اپنی زینت دکھائی جاتی تھی۔

ان کی جاہلیت کے لباس بھی ایسے ہوتے تھے جن سے جسم کے اعضاء نہ چھپتے تھے گویا جاہلیت اولیٰ کا اثر جاہلیت اخریٰ میں لوٹ کر آ گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر زمانہ کی عورتوں کا حال بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ اَلْكَاسِيَاتُ الْعَارِيَاتُ ہوں گی یعنی کپڑے پہنے ہوئے ننگے جسم والیاں۔

تو ازواج مطہرات سے ابتدائے امر فرمائی گئی تاکہ عامۂ امت کی خواتین سمجھ لیں کہ جب اخص الخواص خواتین امہات المومنین پر یہ قانون نافذ ہے تو ہم تو ان کی باندیاں ہیں ہمارے لئے یہ قانون زیادہ اہمیت رکھتا ہے جیسے حضرت مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو مخاطب فرما کر لَكَ الْاُوْلٰى وَ عَلَيْكَ الثَّانِيَةُ فرمایا یعنی علی! غیر عورت پر پہلی نظر تو تمہیں معاف ہے کہ وہ بلا قصد پڑتی ہے مگر دوسری نظر تمہارے لئے گناہ ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

حضرت شیر خدا پر یہ حکم اس لئے نہ تھا کہ آپ معاذ اللہ غیر عورتوں کو گھورتے تھے بلکہ اس لئے آپ کو مخاطب فرما کر یہ حکم دیا گیا تا کہ عوام کی آنکھیں غیر عورت پر نظر ڈالنے سے خود بخود رک جائیں اور وہ سمجھ لیں کہ جب قاتل مرحب فاتح خیبر اسد اللہ شیر خدا کو یہ حکم ہے تو ہم پر اس کا اتباع سب سے زیادہ لازم ہے۔

اسی طرح ازواج مطہرات کو یہ حکم دے کر عامۂ خواتین پر اہمیت حکم واضح فرما دی آگے ارشاد ہے:

وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی پیروی کرو۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۚ﴿۳۳﴾

اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمائے اے نبی کے گھر والو اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

سیاق مضمون ازواج مطہرات کے ساتھ تخاطب ظاہر کر رہا ہے لیکن یہاں لِيُذْهِبَ عَنْكُنَّ الرِّجْسَ کی بجائے عَنْكُمُ الرِّجْسَ ارشاد ہوا اور يُطَهِّرَكُنَّ کی بجائے يُطَهِّرَكُمْ جمع مذکر مخاطب کے ساتھ تخاطب کیا۔

اس کی وجہ سوا اس کے اور کوئی معلوم نہیں ہوتی کہ اہل بیت میں صرف ازواج ہی نہیں ہیں۔ بلکہ شہزادۂ کونین سیدنا حسنین اور بنات وبنین رسول اور شیر خدا اسد اللہ اور سیدنا صدیق وفاروق سب گھر والے ہیں اس لئے تغلیباً سب کے حق میں تطہیر کا وعدہ دینے کے لئے يُطَهِّرَكُمْ اور لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ فرمادیا تا کہ مرد عورت سب شامل ہو جائیں اور ازواج کے ساتھ اہل بیت اطہار میں سب ہی شمار ہوں۔

یہی حضرت امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل بیت میں سب داخل ہیں۔ اب آگے ارشاد ہے:

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۚ﴿۳۴﴾

اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت بے شک اللہ لطیف وخبیر ہے۔

اس سے مراد قرآن کریم اور سنت رسول رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم کی تعلیم دینا مراد ہے۔

## مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۲

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾

اور جو خشوع وخضوع کرے تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کے لئے اور نیک عمل کرے ہم اسے دیں گے اس کا بدلہ دو چند اور اس کے لئے ہم نے تیار کر رکھا ہے عزت والا رزق۔

يَّقْنُتْ۔ قنوت سے ہے اور قنوت سکوت کو بھی کہتے ہیں اور خشوع اور خضوع کو بھی اس سے مراد امتثال اوامر اور اجتناب نواہی ہے۔

اور مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فرما کر اس امر کا اظہار فرمادیا کہ تعظیم وتکریم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم غیر منفک ہے اطاعت الٰہی سے۔ (یعنی جدا نہیں ہے)۔

اگر اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع نہ ہو تو وہ اطاعت لغو اور بے معنی اور بے فائدہ ہے۔

لِلّٰهِ کا عطف رسول پر جو ہے اس میں واو معیت کا ہے۔ ایسے ہی اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ میں بھی واو معیت

کا ہے اطاعت الٰہی بلا اطاعت رسالت پناہی بے کار ہے علامہ آلوسی فرماتے ہیں: وَ ذِكْرُ اللهِ اِنَّمَا هُوَ لِتَعْظِيْمِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَعْلِ طَاعَتِهٖ غَيْرَ مُنْفَكَّةٍ عَنْ طَاعَةِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ۔

تو جب اطاعت الٰہی مع اطاعت سید اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تو نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ تو وعدہ کیا گیا کہ ہم اسے اس اطاعت الٰہی اور امتثال امر رسالت پناہی کے سبب دہرا اجر دیں گے۔

ابن ابی حاتم ربیع بن انس سے راوی ہیں: اِنَّهٗ قَالَ فِيْ حَاصِلِ مَعْنَى الْاٰيَتَيْنِ اَنَّهٗ مَنْ عَصٰى مِنْكُنَّ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ الْعَذَابُ عَلَيْهَا الضِّعْفُ مِنْهُ عَلٰى سَائِرِ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّ الْاَجْرَ لَهَا الضِّعْفُ عَلٰى سَائِرِ نِسَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

آیت کریمہ کے حاصل معنی یہ ہوئے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرے گی تم میں سے اس پر عذاب بھی دنیا کی مومنہ عورتوں سے دو چند ہے اور جو نیک عمل کرے اس کا اجر بھی تمام مسلم خواتین سے دو چند ہے۔

تو عام اعمال صالحہ پر فی عمل جہاں دس نیکیاں مسلمان مرد عورت کے لئے ہیں وہاں خصوصی طور پر ازواج مطہرات کے لئے بیس گنا اجر کا وعدہ ہوا۔

اور اگر دس سے زیادہ کسی کو اجر ملا تو ازواج مطہرات کو اس سے دو چند اجر لازمی ہے اور اس تضعیف کی وجہ صاف ہے کہ ازواج کے علو مرتبت اور خصوصیت کی بنا پر یہ تخصیص ہے گویا یہ بتانا مقصود ہے کہ ازواج مطہرات اور عام مومنہ عورتیں برابر نہیں۔

اور چونکہ بشارت مطلق ہے تو یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ اعمال ازواج حین حیات سید اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک دو چند درجہ پر ہوں گے نہیں بلکہ ان کے اعمال صالحہ کا اجر بعد وفات بھی بالضعف ہوتا رہے گا کما قال الآلوسی فی روح المعانی۔

وَالظَّاهِرُ اَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى اَعْمَالِهِنَّ الصَّالِحَةِ الَّتِيْ عَمِلْنَهَا فِيْ حَيَاتِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطْ بَلْ يُضَاعَفُ اَجْرُهُنَّ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ الَّتِيْ يَعْمَلْنَهَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝۳۱ ۔ اور ہم نے تیار کر رکھا ہے ان کے لئے عزت والا رزق۔

يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ زِيَادَةٌ عَلٰى اَجْرِهَا الْمُضَاعَفِ رِزْقًا كَرِيْمًا ۔ عَظِيْمُ الْقَدْرِ رَفِيْعُ الْخَطْرِ مَرْضِيًّا لِصَاحِبِهٖ۔

جنت میں ان کا اجر دو چند سہ چند ہو جو نہایت عظیم القدر رفیع الخطر ہو۔

آگے ازواج مطہرات کی دوسری خصوصیت کا بیان ہے جو تمام عورتوں سے علیحدہ ہے۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۳۲

اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں جیسی نہیں اگر تم تقویٰ کرو تو نہ نرم کلام کرو کہ اس کے دل میں طمع پیدا ہو جس کا دل بیمار ہے اور جو کچھ کہو قول معروف پر از نصیحت کہو۔

اِنِ اتَّقَيْتُنَّ سے مراد حکم الٰہی کی مخالفت سے ڈرنا اور رضا حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہنا ہے۔

اور لَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ کے یہ معنی ہیں: لَا تَلِنَّ الْكَلَامَ وَ لَا تُرَقِّقْنَهٗ ۔ نہ نرمی کرو اپنی گفتگو میں اور نہ نزاکت دکھاؤ

بات کرنے میں چنانچہ مروی ہے: عَنْ بَعْضِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا كَانَتْ تَضَعُ يَدَهَا عَلٰى فِمِهَا اِذَا كَلَّمَتْ اَجْنَبِيًّا
2 تُغَيِّرُ صَوْتَهَا بِذٰلِكَ خَوْفًا مِنْ اَنْ يَّسْمَعَ رَخِيْمًا لِيْنًا۔

بعض امہات المومنین جب اجنبی سے کلام فرماتیں تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی آواز بدل لیتیں اس خوف سے کہ سننے والا آواز باریک اور نرم نہ سن لے۔

فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ۔ تاکہ جو بیماردل منافق ہیں ان کی نیت گندی نہ ہو۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی تفسیر میں اعشی کے قول کو پیش کیا ہے:

حَافِظٌ لِلْفَرْجِ رَاضٍ بِالتُّقٰی وَلَيْسَ مِمَّنْ قَلْبُهٗ مَرَضٌ

ازواج کی یہ شان تھی کہ باعظمت باعفت تھیں اور تقویٰ کے ساتھ راضی وہ ان سے نہ تھیں جن کے دل بیمار ہوں۔

یعنی جن کے دل میں شہوت وزنا کا مرض ہو۔

قتادہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں جن کے دل میں نفاق ہو۔

ابن منذر اور ابن ابی حاتم زید بن علی رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: اَلْمَرَضُ مَرَضَانِ فَمَرَضُ زِنَا وَ مَرَضُ نِفَاقٍ۔ مرض دو ہیں مرض زنا اور مرض نفاق۔

وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا کے معنی پر روح المعانی میں یوں ہے: وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا حَسَنًا بَعِيْدًا عَنِ الرِّيْبَةِ غَيْرُ مُطْمِعٍ لِاَحَدٍ۔ اور گفتگو کرو تو اچھی نصیحت کی جو کسی قسم کے شک اور خواہش سے بعید ہو۔

اس کے بعد تیسرا حکم اول ازواج کے لئے نافذ ہے جو بعد میں عامۂ مومنات کے لئے بھی عام ہو گیا حیث قال تعالیٰ۔

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ۔ اور قرار پکڑو اپنے گھروں میں۔

اس کے معنی اِقْرَرْنَ بنتے ہیں۔ یہ قَرَّ يَقِرُّ سے ہے اس میں یہ تعلیل ہوئی کہ پہلی راء حذف ہوئی اور قاف پر فتح لا کر ہمزہ حذف کر دیا اس لئے کہ حرکت قاف کی وجہ سے ہمزہ زائد تھا۔ قَرْنَ ہو گیا۔

چنانچہ ترمذی، بزار ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اِنَّ الْمَرْاَةَ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَ اَقْرَبُ مَا تَكُوْنُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهَا وَ هِيَ فِيْ قَعْرِ بَيْتِهَا۔ عورت سراپا عورت ہے تو جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کے پیچھے اچکتا ہے اور رحمت الٰہی کے قریب وہ ہوتی ہے جو اپنے گھر کے گوشہ میں رہے۔

وَ اَخْرَجَ الْبَزَّارُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جِئْنَ النِّسَآءُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِالْفَضْلِ وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهَلْ لَّنَا عَمَلٌ نُدْرِكُ بِهٖ فَضْلَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ قَعَدَتْ مِنْكُنَّ فِيْ بَيْتِهَا فَاِنَّهَا تُدْرِكُ عَمَلَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

حضرت انس فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عورتیں حاضر ہوئیں اور عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم مرد تو جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعہ بڑھ گئے کیا ہمارے لئے بھی کوئی ایسا عمل ہے جس سے ہم مجاہدین کی فضیلت حاصل کر سکیں فرمایا جو تم میں سے اپنے گھر میں بیٹھے وہ عمل مجاہدین فی سبیل اللہ کا اجر پائے گی۔

اس پر علامہ آلوسی فرماتے ہیں: وَ قَدْ يَحْرُمُ عَلَيْهِنَّ الْخُرُوْجُ بَلْ قَدْ يَكُوْنُ كَبِيْرَةً كَخُرُوْجِهِنَّ لِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اِذَا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَظُمَتْ مَفْسَدَتُهٗ وَ خُرُوْجُهُنَّ وَلَوْ اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ اسْتَعْطَرْنَ وَ تَزَيَّنَّ اِذَا تَحَقَّقَتْ اَمَّا اِذَا ظَنَّتْ فَهُوَ حَرَامٌ غَيْرُ كَبِيْرَةٍ۔ بے شک عورتوں پر حرام بلکہ کبیرہ گناہ ہے گھر سے نکلنا جیسا ان کا زیارت قبور کے لئے جانا جبکہ فتنہ کا خطرہ ہو اور مسجد کی طرف جانا بھی ممنوع ہے جبکہ خوشبو سے معطر ہو کر اور زیورات ولباس سے مزین ہو کر نکلیں تو حرام ہے اور اگر مفسدہ ومظنہ فتنہ نہ ہو تو تب بھی ممنوع ہے اگرچہ کبیرہ نہیں۔

البتہ حج اور زیارت والدین یا عیادت مریض جو رشتہ میں ہو اور تعزیت اموات اقارب وغیرہ کے لئے خروج جائز ہے بشرطیکہ زینت وتعطر نہ ہو۔

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى۔ اور نہ اتراتی نکلو جہالت کے زمانہ کی طرح۔

عربی میں تبرج اور خروج میں فرق ہے۔ خروج گھر سے سادگی کے ساتھ بضرورت نکلنا ہے اور تبرج بقول مجاہد اور قتادہ اور ابن ابی نجیح مشی تبختر ہے یعنی بناؤ سنگار کر کے اتراتے ہوئے نکلنا تبرج ہے مبرد کہتے ہیں: اَلتَّبَرُّجُ اَنْ تُبْدِيَ مِنْ مَّحَاسِنِهَا مَا يَجِبُ عَلَيْهَا سِتْرُهٗ۔ تبرج اس مظاہرہ کو کہتے ہیں جس میں عورت اپنے وہ محاسن ظاہر کرے جن کا ستر اس پر واجب ہے۔

قَالَ اللَّيْثُ يُقَالُ تَبَرَّجَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا اَبْدَتْ مَحَاسِنَهَا مِنْ وَجْهِهَا وَ جَسَدِهَا۔ لیث فرماتے ہیں: تبرج یہ ہے کہ عورت اپنے چہرے اور جسم کے محاسن اغیار پر ظاہر کرے۔

اور جاہلیت اولی سے مراد ایام جاہلیت کی تہذیب ہے جو زمانہ اولی میں تھی اور موجودہ زمانہ میں لوٹ کر پھر آ گئی۔

اور ابن جریر، ابن ابی حاتم اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی شعب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں: اَلْجَاهِلِيَّةُ مَا بَيْنَ نُوْحٍ وَّ اِدْرِيْسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَ كَانَتْ اَلْفُ سَنَةٍ۔ جاہلیت کا زمانہ نوح اور ادریس علیہما السلام کے زمانہ کے مابین ایک ہزار سال کا زمانہ ہے۔

قَالَ وَاِنَّ بَطْنَيْنِ مِنْ وُّلْدِ اٰدَمَ كَانَ اَحَدُهُمَا يَسْكُنُ السَّهْلَ وَالْاٰخَرُ يَسْكُنُ الْجِبَالَ۔ اولاد آدم علیہ السلام میں سے ایک قبیلہ میدان میں رہتا اور ایک پہاڑوں میں۔

وَ كَانَ نِسَآءُ السَّهْلِ وَ رِجَالُهٗ عَلَى الْعَكْسِ فَاتَّخَذَ اَهْلُ السَّهْلِ عِيْدًا يَجْتَمِعُوْنَ اِلَيْهِ فِي السَّنَةِ فَتَبَرَّجَ النِّسَآءُ لِلرِّجَالِ وَالرِّجَالُ لَهُنَّ وَاِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَبَلِ هَجَمَ عَلَيْهِمْ فِيْ عِيْدِهِمْ فَرَاَى النِّسَآءَ وَ صَبَاحَتَهُنَّ فَاَتٰى اَصْحَابَهٗ وَ اَخْبَرَهُمْ بِذٰلِكَ فَتَحَوَّلُوْا اِلَيْهِنَّ فَنَزَلُوْا لَهُنَّ فَظَهَرَتِ الْفَاحِشَةُ فِيْهِنَّ۔

تو میدان میں رہنے والی عورتیں اور مرد سالانہ پہاڑ پر عید کرتے یعنی میلہ بناتے تو عورتیں مردوں کے لئے اور مرد عورتوں کے لئے بے حیائی کا مظاہرہ کرتے۔

پھر ایک پہاڑی آدمی اس میلے میں آیا اور اس نے ہجوم کیا تو عورتوں کی صباحت وتزئین دیکھی اور اس نے اوروں کو خبر کی وہ بھی اس طرف رجوع ہو گئے حتیٰ کہ بے حیائی ان میں عام ہو گئی۔ اس طرف آیہ کریمہ میں تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى فرما کر اشارہ فرمایا۔

بعض اس پر زور دیتے ہیں کہ مشرکین مکہ میں زمانہ جاہلیت کی بے حیائی اور بے پردگی مراد ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

غرضکہ اس حکم حجاب کے بعد ازواج مطہرات حج کے لئے بھی گھر سے نہ نکلیں۔

چنانچہ عبداللہ بن حمید اور ابن المنذر محمد بن سیرین سے راوی ہیں: قَالَ ثَبَتَ اَنَّهٗ قِيْلَ لِسَوْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكِ لَا تَحُجِّيْنَ وَلَا تَعْتَمِرِيْنَ كَمَا يَفْعَلُ اَخَوَاتُكِ فَقَالَتْ قَدْ حَجَجْتُ وَ اعْتَمَرْتُ وَ اَمَرَنِيَ اللهُ تَعَالٰى اَنْ اَقَرَّ فِيْ بَيْتِيْ فَوَاللهِ لَا اَخْرُجُ مِنْ بَيْتِيْ حَتّٰى اَمُوْتَ۔

حضرت ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا حضور آپ نہ حج کرتی ہیں نہ عمرہ جیسے اور کرتی ہیں آپ نے فرمایا میں حج کرچکی ہوں اور عمرہ بھی، اب اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے گھر میں قرار پکڑوں تو قسم بخدا اب میں گھر سے باہر نہ نکلوں گی حتیٰ کہ مرجاؤں۔

راوی فرماتے ہیں: فَوَاللهِ مَا خَرَجَتْ مِنْ بَابِ حُجْرَتِهَا حَتّٰى اُخْرِجَتْ جَنَازَتُهَا۔ خدا کی قسم آپ گھر کے دروازے سے باہر نہ تشریف لائیں یہاں تک کہ جنازہ ہی نکلا۔

اور یہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا اجتہاد تھا۔

اس لئے کہ دیگر ازواج مطہرات حج کو تشریف لے گئیں سوائے حضرت زینب بن جحش اور حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہما کے۔

وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ و رسول کی پیروی کرتی رہو۔

اس میں عبادت بدنی اور عبادت مالی کی پابندی کا حکم دیا گیا۔

آگے ارشاد ہے جو ازواج مطہرات اور اہل بیت اطہار کے لئے مشترک خصوصیت کی دلیل ہے حیث قال۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۚ﴿۳۳﴾

اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی برائی لے جائے اے اہل بیت اور تمہیں پاک کردے حق پاک کرنے کا۔

رجس کی تعریف میں مفسرین کے نو قول ہیں:

(۱) وَالرِّجْسُ فِي الْاَصْلِ الْقَذَرُ وَ اُرِيْدَ بِهٖ هٰهُنَا عِنْدَ كَثِيْرٍ الذَّنْبُ مَجَازًا۔ رجس اصل میں گندی شے کو کہتے ہیں اور اس جگہ اس سے مراد اکثر کے نزدیک مجازاً گناہ ہے۔

(۲) وَقَالَ السُّدِّيُّ الْاِثْمُ۔ سدی کہتے ہیں کہ رجس سے مراد اثم یعنی ہر گناہ ہے۔

(۳) وَقَالَ الزُّجَاجُ الرِّجْسُ الْفِسْقُ۔ زجاج کے نزدیک رجس سے مراد فسق ہے۔

(۴) وَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ اَلشَّيْطَانُ۔ ابن زید کہتے ہیں اس سے مراد شیطان ہے۔

(۵) وَقَالَ الْحَسَنُ الشِّرْكُ۔ حسن کے نزدیک رجس شرک ہے۔

(۶) وَقِيْلَ اَلشَّكُّ۔ ایک قول ہے کہ رجس شک ہے۔

(۷) وَقِيْلَ اَلْبُخْلُ وَالطَّمَعُ۔ ایک قول ہے کہ رجس بخل ہے اور طمع۔

(۸) وَقِيْلَ اَلْاَهْوَاءُ وَالْبِدَعُ۔ ایک قول ہے کہ رجس حرص و ہوا اور ارتکاب بدعات ہے۔

(۹) وَ قِیۡلَ اِنَّ الرِّجۡسَ یَقَعُ عَلَی الۡاِثۡمِ وَعَلَی الۡعَذَابِ وَ عَلَی النَّجَاسَةِ وَ عَلَی النَّقَائِصِ۔ ایک قول ہے کہ رجس کا اطلاق اثم اور عذاب پر بھی ہوتا ہے اور نجاست پر بھی اور ہر قسم کی ناقص باتوں پر بھی رجس کہہ دیتے ہیں۔

وَالۡمُرَادُ بِهٖ هٰهُنَا مَا يَعُمُّ كُلَّ ذٰلِكَ۔ احسن قول یہ ہے کہ یہاں رجس سے مراد گناہ، فسق، توسوس شیطانی اور شرک وشک اور بخل وطمع اور حرص وہوا وبدعات سب ہی سے پاک کرنا ہے۔

اب اہل بیت میں الف لام کون سا ہے اس کی تحقیق یہ ہے کہ

وَاَلۡ فِیۡهِ لِلۡجِنۡسِ اَوۡلِلۡاِ سۡتِغۡرَاقِ وَالۡمُرَادُ بِالتَّطۡهِيۡرِ۔

قِیۡلَ اَلتَّحۡلِيَةُ بِالتَّقۡوٰی۔

وَ قِیۡلَ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ لِیُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الذُّنُوۡبَ وَالۡمَعَاصِیَ فِیۡمَا نَهَاكُمۡ وَ یُحَیِّیۡكُمۡ بِالتَّقۡوٰی تَحۡلِيَةً بَلِیۡغَةً فِیۡمَا اَمَرَكُمۡ۔ یہ الف لام جنسی ہے یا استغراقی۔ اور تطہیر سے مراد ایک قول کے مطابق تزئین بالتقویٰ ہے اور ایک قول میں اس کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے تمام گناہ جن سے تمہیں منع کیا ہے دور کر دے اور تمہیں تقویٰ کی زینتوں سے مزین کرے جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔

اور آیہ کریمہ کا خلاصہ یہ نکلتا ہے گویا ارشاد ہے: یُرِیۡدُ اللّٰهُ اِذۡهَابَ الرِّجۡسِ عَنۡكُمۡ وَ یُطَهِّرُكُمۡ اللہ تم سے ہر قسم کی گندگی دور کر کے تمہیں پاک اور ستھرا کرنا چاہتا ہے۔

اب یہ بحث کہ ازواج مطہرات اہل بیت میں ہیں یا نہیں؟

اس کے متعلق روح المعانی میں آلوسی نے مختلف فیہ اقوال نقل کر کے واضح کیا ہے کہ اکثر نے ازواج کو داخل اہل بیت مانا ہے اور بعض نہیں مانتے۔

نہ ماننے والے حدیث ثقلین سے استناد کرتے ہیں اس میں ایک چادر کے اندر ایک گھر میں حضرت ام سلمہ کے یہاں سیدہ فاطمہ زہراء اور علی اور حسن وحسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضور نے لیا اور فرمایا: اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَآءِ اَهۡلُ بَيۡتِیۡ فرمایا تو معلوم ہوا کہ اہل بیت صرف سیدہ اور حسن وحسین اور حضرت علی ہی ہیں، باقی ازواج مطہرات نہیں۔

لیکن یہ سب اخبار آحاد ہیں نص قطعی جو آیت قرآنی ہے اس میں سیاق وسباق یہی کہتا ہے کہ اہل بیت میں ازواج امہات المومنین اور سیدہ زہراء وحسنین اور حضرت علی سب داخل ہیں۔ چنانچہ بعض روایتیں وہ بھی ہیں جن سے ازواج کا اہل بیت سے ہونا ثابت ہے۔

اِنَّهٗ عَلَیۡهِ السَّلَامُ ضَمَّ اِلٰی اَهۡلِ الۡكِسَاءِ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ الۡحَسَنَیۡنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر میں صرف حضرت زہراء وحسنین اور حضرت علی کو ہی لیا تو بقیہ بنات اس چادر میں نہ تھیں تو اگر چادر میں لینا ہی مستلزم اہل بیت ہے تو بقیہ بنات کے متعلق کیا کہا جائے گا۔

پھر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اَمَا اَنَا مِنۡ اَهۡلِ الۡبَيۡتِ فَقَالَ بَلٰی اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم کیا میں ازواج اہل بیت سے نہیں فرمایا کیوں نہیں ان شاء اللہ۔

ایک روایت میں ہے: اَنَّهَا قَالَتۡ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ سَلَّمَ اَلَسۡتُ مِنۡ اَهۡلِكَ قَالَ بَلٰی وَاِنَّهٗ عَلَیۡهِ السَّلَامُ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَدْخَلَهَا الْكِسَآءَ بَعْدَ مَا قَضٰى دُعَآئَهٗ لَهُمْ۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک و آلک وسلم کیا میں آپ کے اہل سے نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو بھی چادر میں لے لیا دعا فرمانے کے بعد۔

پھر آل نسبی اور آل سببی کے فرق کے ساتھ تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی اہل بیت میں ہیں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ۔

اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: اَنَا مِنْ اَهْلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْتَ مِنْ اَهْلِيْ۔ واثلہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کیا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل سے ہوں۔ فرمایا ہاں تم میرے اہل سے ہو۔

اور لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اور وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا کی بجائے عَنْكُنَّ الرِّجْسَ وَيُطَهِّرَكُنَّ نہ فرمانے کی وجہ ظاہر کی گئی اَلْمُرَادُ هُوَ وَنِسَاؤُهُ الْمُطَهَّرَاتُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ وَضَمِيْرُ جَمْعِ الْمُذَكَّرِ لِتَغْلِيْبِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهِنَّ۔

اسے ہم اول خلاصہ تفسیر میں بیان کر چکے ہیں۔

آخر میں تمام روایات کے نقل کے بعد علامہ آلوسی لکھتے ہیں:

وَيَدْخُلُ فِيْ ذٰلِكَ اَزْوَاجُهٗ وَالْاَرْبَعَةُ اَهْلُ الْكِسَآءِ وَعَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ مَعَ مَا لَهٗ مِنَ الْقَرَابَةِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اس میں ازواج مطہرات اور چاروں اہل کساء اور علی کرم اللہ وجہہ معہ اس قرابت کے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رکھتے ہیں سب داخل ہیں۔

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ ع

اور ذکر کرو بطور وعظ و نصیحت اس کا جو پڑھا جاتا ہے تمہارے گھروں میں قرآن کریم سے اور سنت نبی رحیم سے بے شک اللہ لطیف و خبیر ہے۔

یہاں آیات اللہ سے مراد قرآن حکیم ہے اور حکمت سے مراد سنت نبی کریم ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۲

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومنہ عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صابر مرد اور صابرہ عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور محافظت کرنے والے شرم گاہوں کی اور محافظت کرنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور اللہ کو بہت یاد کرنے والی عورتیں ان کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ ﴿۳۶﴾

اور نہ کسی مومن مرد کو اور نہ کسی مومنہ عورت کو یہ اختیار ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کچھ حکم فرمائیں تو انہیں اپنے معاملہ میں کچھ اختیار ہے اور جو نافرمانی کرے اللہ اور رسول کی وہ بے شک صریح گمراہی میں بہکا

وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ۚ وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾

اور اے محبوب! وہ واقعہ یاد کیجئے جب آپ فرما رہے تھے اسے جسے اللہ نے نعمت دی اور آپ نے اسے نعمت دی کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور آپ اپنے دل میں مخفی رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا تھا اور آپ لوگوں کے طعن سے خائف تھے اور اللہ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے خوف کیا جائے تو جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو وہ ہم نے تمہارے نکاح میں دے دی تاکہ نہ ہو مومنین پر کچھ حرج ان کے لے پالکوں کی بیویوں میں جب ان سے ان کا کام ختم ہو جائے اور اللہ کا حکم ہو کر رہنا تھا

مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۙ ﴿۳۸﴾

نہیں ہے نبی پر کوئی حرج اس بات میں جو اللہ نے اس کے لئے مقرر فرما دی اللہ کا دستور چلا آ رہا ہے ان میں جو پہلے گزر گئے اور اللہ کا کام مقرر شدہ ہے

الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ یَخْشَوْنَهٗ وَ لَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ﴿۳۹﴾

وہ جو پہنچاتے ہیں اللہ کے پیام اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ کافی ہے حساب لینے والا

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۠ ﴿۴۰﴾

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب سے آخری نبی اور اللہ سب کچھ جانتا ہے

## حل لغات پانچواں رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۲

اِنَّ - بے شک    اَلْمُسْلِمِیْنَ - فرمانبرداری کرنے والے مرد    وَ - اور
اَلْمُسْلِمٰتِ - فرمانبرداری کرنے والی عورتیں    وَ - اور    اَلْمُؤْمِنِیْنَ - ایمان لانے والے مرد    وَ - اور    اَلْمُؤْمِنٰتِ - ایمان لانے والی عورتیں

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَ۔اور الْقٰنِتِیْنَ۔عاجزی کرنے والے مرد وَ۔اور

الْقٰنِتٰتِ۔عاجزی کرنے والی عورتیں وَ۔اور الصّٰدِقِیْنَ ۔ سچ بولنے

والے مرد وَ۔اور الصّٰدِقٰتِ۔سچ بولنے والی عورتیں

وَ۔اور الصّٰبِرِیْنَ۔صبر کرنے والے مرد وَ۔اور

الصّٰبِرٰتِ۔صبر کرنے والی عورتیں وَ۔اور الْخٰشِعِیْنَ ۔ ڈرنے والے

مرد وَ۔اور الْخٰشِعٰتِ۔ڈرنے والی عورتیں

وَ۔اور الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔صدقہ کرنے والے مرد وَ۔اور

الْمُتَصَدِّقٰتِ۔صدقہ کرنے والی عورتیں وَ۔اور الصَّآئِمِیْنَ ۔ روزہ رکھنے

والے مرد وَ۔اور الصّٰٓئِمٰتِ۔روزہ رکھنے والی عورتیں

وَ۔اور الْحٰفِظِیْنَ۔حفاظت کرنے والے مرد فُرُوْجَهُمْ۔اپنی شرمگاہوں کی

وَ۔اور الْحٰفِظٰتِ۔حفاظت کرنے والی عورتیں وَ۔اور

الذّٰكِرِیْنَ۔ذکر کرنے والے اللّٰهَ۔اللہ کا كَثِیْرًا۔بہت وَّ۔اور

الذّٰكِرٰتِ۔ذکر کرنے والیاں اَعَدَّ۔تیار کیا اللّٰهُ۔اللہ نے

لَهُمْ۔ان کے لئے مَّغْفِرَةً۔بخشش وَّ۔اور اَجْرًا۔اجر

عَظِیْمًا۔بڑا وَ۔اور مَا۔نہیں كَانَ۔ہے

لِمُؤْمِنٍ۔واسطے کسی مومن مرد وَّ۔اور لَا۔نہ مُؤْمِنَةٍ۔کسی مومن عورت کیلئے

اِذَا۔جب کہ قَضَى۔فیصلہ کردے اللّٰهُ۔اللہ وَ۔اور

رَسُوْلُهٗٓ۔اس کا رسول اَمْرًا۔کسی کام کا اَنْ۔یہ کہ یَّكُوْنَ۔ہو

لَهُمُ۔ان کے لئے الْخِیَرَةُ۔اختیار مِنْ اَمْرِ۔کام هِمْ۔ان کے کا

وَ۔اور مَنْ۔جو یَّعْصِ۔نافرمانی کرے اللّٰهَ۔اللہ کی

وَ۔اور رَسُوْلَهٗ۔اس کے رسول کی فَقَدْ۔تو بے شک ضَلَّ۔گمراہ ہوا

ضَلٰلًا۔گمراہی مُّبِیْنًا۔کھلی وَ۔اور اِذْ۔جب

تَقُوْلُ۔آپ کہتے تھے لِلَّذِیْٓ۔اس کو کہ اَنْعَمَ۔انعام کیا اللّٰهُ۔اللہ نے

عَلَیْهِ۔اس پر وَ۔اور اَنْعَمْتَ۔انعام کیا آپ نے عَلَیْهِ۔اس پر

اَمْسِكْ۔روک رکھ عَلَیْكَ۔اپنے لئے زَوْجَكَ۔اپنی بیوی وَ۔اور

اتَّقِ۔ڈر اللّٰهَ۔اللہ سے وَ۔اور تُخْفِیْ۔چھپاتے تھے آپ

فِیْ۔بیچ نَفْسِكَ۔اپنے دل کے مَا۔جو اللّٰهُ۔اللہ

مُبْدِیْهِ۔ظاہر کرنے والا تھا وَ۔اور تَخْشَى۔آپ ڈرتے تھے النَّاسَ۔لوگوں سے

www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | اللّٰهُ۔اللہ | اَحَقُّ۔زیادہ حقدار ہے | اَنْ۔یہ کہ |
| تَخْشٰهُ۔ڈریں آپ اس سے | فَلَمَّا۔توجب | قَضٰى۔پوری کر لی | زَيْدٌ۔زید نے |
| مِّنْهَا۔اس سے | وَطَرًا۔حاجت | زَوَّجْنٰكَهَا۔تو نکاح کر دیا ہم نے اس کا تجھ سے | |
| لِكَيْ لَا۔تا کہ نہ | يَكُوْنَ۔ہو | عَلَى۔اوپر | الْمُؤْمِنِيْنَ۔مومنوں کے |
| حَرَجٌ۔تنگی | فِيْٓ۔بیچ | اَزْوَاجِ۔بیویوں | اَدْعِيَآئِهِمْ۔لے پالکوں |
| ان کے میں | اِذَا۔جب کہ | قَضَوْا۔پوری کر لیں | مِنْهُنَّ۔ان سے |
| وَطَرًا۔حاجت | وَ۔اور | كَانَ۔ہے | اَمْرُ۔حکم |
| اللّٰهِ۔اللہ کا | مَفْعُوْلًا۔پورا ہونے والا | مَا۔نہیں | كَانَ۔ہے |
| عَلَى۔اوپر | النَّبِيِّ۔نبی کے | مِنْ حَرَجٍ۔کوئی حرج | فِيْمَا۔اس میں جو |
| فَرَضَ۔مقرر کر دیا | اللّٰهُ۔اللہ نے | لَهٗ۔اس کے لئے | سُنَّةَ۔طریقہ |
| اللّٰهِ۔اللہ کا | فِي۔بیچ | الَّذِيْنَ۔ان کے جو | خَلَوْا۔گزرے |
| مِنْ قَبْلُ۔پہلے | وَ۔اور | كَانَ۔ہے | اَمْرُ۔حکم |
| اللّٰهِ۔اللہ کا | قَدَرًا۔اندازہ | مَّقْدُوْرًا۔کیا ہوا | الَّذِيْنَ۔وہ جو |
| يُبَلِّغُوْنَ۔پہنچاتے ہیں | رِسٰلٰتِ۔پیغامات | اللّٰهِ۔اللہ کے | وَ۔اور |
| يَخْشَوْنَهٗ۔ڈرتے ہیں اس سے | | وَ۔اور | لَا۔نہیں |
| يَخْشَوْنَ۔ڈرتے | اَحَدًا۔کسی سے | اِلَّا۔سوا | اللّٰهَ۔اللہ کے |
| وَ۔اور | كَفٰى۔کافی ہے | بِاللّٰهِ۔اللہ | حَسِيْبًا۔حساب لینے والا |
| مَا۔نہیں | كَانَ۔ہیں | مُحَمَّدٌ۔محمد | اَبَآ۔باپ |
| اَحَدٍ۔کسی کے | مِّنْ رِّجَالِكُمْ۔تمہارے مردوں میں سے | | وَ۔اور |
| لٰكِنْ۔لیکن | رَّسُوْلَ۔رسول ہیں | اللّٰهِ۔اللہ کے | وَ۔اور |
| خَاتَمَ۔ختم کرنے والے | النَّبِيّٖنَ۔نبیوں کے | وَ۔اور | كَانَ۔ہے |
| اللّٰهُ۔اللہ | بِكُلِّ۔ہر | شَيْءٍ۔چیز کو | عَلِيْمًا۔جاننے والا |

## خلاصہ تفسیر پانچواں رکوع۔سورۃ احزاب۔پ ۲۲

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾

مسلمین و مسلمات، مومنین و مومنات، قانتین و قانتات، صادقین و صادقات، صابرین و صابرات، خاشعین و خاشعات، متصدقین و متصدقات، صائمین و صائمات، حافظین فروج و حافظات، ذاکرین و ذاکرات۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یہ دس مراتب مرد وعورت کے برابر بیان فرمائے گئے۔

آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ

حضرت اسماء بنت عمیس جب اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ سے واپس آئیں تو ازواج مطہرات سے مل کرانہوں نے دریافت کیا کہ عورتوں کے حق میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی یا نہیں؟

سب نے جواب دیا کہ نہیں۔

تو حضرت اسماء نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ عورتیں بڑے خسران ونقصان میں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیوں؟

اسماء نے عرض کیا مردوں کے ذکر تو ہر پہلو سے آتے ہیں لیکن عورتوں کا ذکر خیر کے ساتھ قرآن پاک میں کہیں نہیں آیا۔

اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس میں جہاں دس مراتب مردوں کے بیان فرمائے وہاں وہی دس مراتب عورتوں کے بھی بیان ہوئے۔

ان مراتب میں سب سے اول درجہ اسلام کا ہے جو بلا اطاعت خدا اور سول کے مکمل نہیں ہوتا۔

دوسرا درجہ ایمان کا ہے کہ وہ عقائد صحیحہ اور ظاہر وباطن کے موافق ہوئے بغیر پورا نہیں ہوتا۔

تیسرا درجہ قنوت کا ہے جو خالص اطاعت ہے۔

چوتھا درجہ صدق کا ہے جو صدق نیت وصدق کلام وصدق اعمال سے پورا ہوتا ہے۔

پانچواں درجہ صبر کا ہے جس کے ذریعہ احکام کی پابندی اور منہیات سے احتراز کیا جاتا ہے خواہ نفس پر وہ کتنا ہی شاق گزرے مگر رضا الٰہی کے لئے وہ ضرور کیا جائے۔

چھٹا درجہ خشوع کا ہے جس کے ذریعہ طاعتوں عبادتوں میں قلوب وجوارح کے ساتھ مومن متواضع بن جاتا ہے۔

ساتواں درجہ صدقہ کا ہے جو اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی روزی سے اس کی راہ میں بطریق فرض زکوٰۃ اور بطور نفل خیرات دینا ہے۔

آٹھواں درجہ صوم کا ہے یہ بھی فرض ونفل دونوں کو شامل ہے۔

چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو ہر ہفتہ ایک درہم صدقہ کرے وہ متصدقین سے ہے اور جو ہر مہینا ایام بیض کے تین روزے رکھے وہ صائمین میں شمار کیا جاتا ہے۔

نویں درجہ میں عفت وعصمت کا بیان ہوا وہ یہ ہے کہ مرد عورت اپنی عصمت محفوظ رکھے اور جو حرام ہے اس سے اجتناب کرے۔

دسواں مرتبہ ذکر کا ہے۔ یہ تسبیح وتہلیل، تحمید وتکبیر وقراءت کلام پاک اور علم دین پڑھنا پڑھانا اور نماز پنجگانہ ادا کرنا، وعظ ونصیحت، ذکر ولادت رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنا و نعت خوانی جو حدود شریعت میں ہو، کرنا یہ سب ذکر الٰہی میں داخل ہیں۔

چنانچہ روایت میں ہے کہ بندہ ذاکرین میں جب شمار ہوتا ہے جب کہ وہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتا رہے ایسی صفات سے متصف انسان کے لئے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

اس کے بعد حضرت زینب بنت جحش اسدیہ رضی اللہ عنہا اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش اور ان کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب کے واقعہ میں فرمان الٰہی ہے۔ امیمہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾

اور نہیں حق کسی مومن مرد اور مومنہ عورت کو جبکہ اللہ اور اس کا رسول کچھ حکم فرمائے اپنے معاملہ میں کسی قسم کے اختیار کا اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی میں بہکا۔

واقعہ یہ تھا کہ حضرت زید بن حارثہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کیا مگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض صحبت سے علیحدگی پسند نہ کرتے ہوئے خدمت اقدس میں ہی رہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہ محبوب تھے۔

جب یہ خدمت والے (مخدوم) سے علیحدہ نہ ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے لئے ان کے رشتہ کا پیام دیا۔ اس پیام کو اول حضرت زینب اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش نے منظور نہیں کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

چنانچہ جب حضرت زینب اور ان کے بھائی نے یہ حکم سنا علی الفور راضی ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید سے آپ کا نکاح کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینب کا مہر دس دینار ساٹھ درہم اور ایک جوڑا اور پچاس مد کھانا تیس صاع کھجوریں رکھا۔

اس مقدار پر حساب کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہر کی یہ مقدار بھی رکھی جو آج کل کے حساب سے دس دینار چار سو کے تخمیناً ہوتے ہیں۔ ساٹھ درہم تیس روپے کے ہوتے ہیں۔ جوڑا تقریباً بیس روپیہ کا۔ ڈیڑھ من کھانا تین دیگ ۲۰ کے۔ تیس صاع کھجور پونے دو من اسی روپیہ کی۔ تو موجودہ زمانے کی قیمت کے لحاظ سے نوسو کے قریب مہر ہوا۔

اس آیت کریمہ سے مندرجہ ذیل احکام مستنبط ہوئے:

مومن پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں لازم ہے۔

مومن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مقابلہ میں اپنی خواہش کا مختار نہیں۔

اس کے بعد دوسرا واقعہ بیان فرمایا گیا:

وَإِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشٰىهُ ؕ

اور یاد فرمائیں اے محبوب! جب آپ نے فرمایا اسے جسے اللہ نے نعمت دی اور آپ نے اسے نعمت دی کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور آپ اپنے دل میں چھپائے ہوئے تھے وہ جسے اللہ ظاہر کرنا چاہتا تھا اور آپ کو لوگوں سے طعن و تشنیع کا خطرہ تھا اور اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے ڈریئے۔

شان نزول آیت کریمہ کا یہ ہے کہ

حضرت زید کا عقد زینب سے ہو چکا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی آئی کہ زینب آپ کی ازواج مطہرات میں داخل ہوں گی اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے۔ اس کے متعلق سیر کی روایتیں متعدد ہیں جو قطعاً بے احتیاطی کی بنا پر مروی ہیں۔ اصلیت اتنی اور صرف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

اتنی ہے کہ مشیت الٰہی میں حضرت زینب کا ازواج میں داخل ہونا تھا اس کے اسباب یہ ہوئے کہ زید اور حضرت زینب میں موافقت نہ ہوئی حضرت زید نے بارگاہ رسالت میں شکایت کی کہ زینب سخت کلامی اور تیز زبانی کرتی ہے اور میری اطاعت سے منحرف رہتی ہے اور باعتبار خاندان اپنے کو مجھ سے بڑا کہتی ہے ایسا بارہا اتفاق ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت زید کو سمجھاتے رہے اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ زینب پر تکبر و ایذائے شوہر کا الزام جو زید لگا رہے ہیں اس پر آپ انہیں اللہ کا خوف دلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ۔

اور جو حقیقت ہم نے وحی سے واضح کردی ہے اسے آپ اپنے دل میں مخفی رکھے ہوئے ہیں اور یہ اخفاء محض اس خوف سے آپ فرمارہے ہیں کہ مشرکین متبنیٰ کو بیٹے کے قائم مقام سمجھ کر اس کی بیوی کو پالنے والے پر حرام سمجھتے ہیں اور ہم اس رسم کو دفع کرنے کے لئے زینب کا عقد آپ سے کریں گے تاکہ قیامت تک مومنین میں یہ رکاوٹ نہ رہے۔

آپ صرف اللہ سے ڈریں اور ان جاہلوں کے طعن و تشنیع کی پرواہ نہ کریں۔

اور اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِ میں اللہ تعالیٰ کا انعام وہ اسلام ہے جو حضرت زید کو دیا اور اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وہ انعام ہے جو حضرت زید پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں آزاد کرکے اپنی پرورش میں لیا اور ان کی اتنی ہمدردی اور نگہداشت فرمائی کہ عرب میں آپ زید بن محمد مشہور تھے۔ اسے اَدۡعِيَآءَ کہتے ہیں یعنی منہ بولا بیٹا یا لے پالک یا متبنیٰ۔

اور تُخۡفِىۡ فِىۡ نَفۡسِكَ کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ جب آپ کو معلوم ہے کہ زینب سے زید کا نباہ نہیں ہوسکتا اس لئے کہ وہ مشیت الٰہی میں آپ کی بیوی بننے والی ہے۔

تو آپ اسے چھپا رہے ہیں اور زید کو فرمارہے ہیں: اَمۡسِكۡ عَلَيۡكَ زَوۡجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس حقیقت کو واضح فرمائے گا کہ وہ آپ کی ازواج میں آئیں گی۔

چنانچہ آگے ارشاد ہے:

فَلَمَّا قَضٰى زَيۡدٌ مِّنۡهَا وَطَرًا زَوَّجۡنٰكَهَا لِكَىۡ لَا يَكُوۡنَ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ حَرَجٌ فِىۡۤ اَزۡوَاجِ اَدۡعِيَآئِهِمۡ اِذَا قَضَوۡا مِنۡهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمۡرُ اللّٰهِ مَفۡعُوۡلًا ﴿۳۷﴾

تو جب پورا کردیا زید نے اپنا ارادہ (یعنی زینب کو طلاق دے دی) تو بعد عدت ہم نے اسے تمہارے نکاح میں دے دیا کہ مسلمانوں میں یہ رسم نہ رہے اور ان میں اس سے حرج نہ واقع ہو اور یہ تو اللہ کا حکم پورا ہی ہونا تھا۔

کہ لے پالک ادعیا یعنی منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹے کے برابر نہ ہو اور اس کی بیوی پالنے والے پر حرام نہ رہے۔ چنانچہ جو اندیشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت زینب سے نکاح کرلینے میں عوام کے طعن کا تھا کہ منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرلیا اسے دفع فرمادیا کہ امر مباح میں طعن عوام کی پرواہ نہ کرنی چاہئے ایسے ہی آج بھی مریدہ سے پیر اگر نکاح کرلے تو عوام اسے بھی قابل اعتراض قرار دیتے ہیں حالانکہ شرعاً مریدہ سے پیر کا نکاح شاگردہ سے استاد کا عقد مباح ہے۔ چنانچہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عقد فرمالیا۔

اس رشتہ کا پیام حضرت زید ہی لے کر گئے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے سن کر گردن جھکالی اور جواب دیا کہ اللہ اور اس کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

رسول کے حکم پر میری رائے کو کوئی دخل نہیں اس لئے کہ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ حکم قرآن حکیم ہے۔ پھر آپ نے نوافل پڑھنے شروع کر دیئے کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس شادی کا ولیمہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت اہتمام و وسعت کے ساتھ کیا اس کے بعد عوام کی زبان اعتراض بند کرنے کو ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۟ۙ ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾

نہیں کوئی حرج نبی پر اس بات میں جو اللہ نے اس کے لئے مباح و جاری فرمائی اللہ کا قانون چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے اور اللہ کا حکم مقرر کیا ہوا معمول بہ ہے وہ جو اللہ کے پیام لاتے اور اس سے ڈرتے ہیں اور اس کے سوا کسی کا خوف نہیں کرتے اور اللہ کافی ہے حساب لینے والا۔

آیۂ کریمہ میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو امور مباح ہیں اور باب نکاح میں جو وسعتیں رکھ دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

چنانچہ انبیاء کرام کو باب نکاح میں امتیوں سے زیادہ وسعت دی گئی ہے امتی چار سے زیادہ نکاح بیک وقت کرنے کا مجاز نہیں مگر نبی اس سے زیادہ نکاح کرنے کا مجاز ہے۔

چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیویاں تھیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو اور یہ ان کی خصوصیات تھیں اور ان کے سوا اوروں کو جائز نہیں نہ کسی کو ان کے اس اقدام پر کسی قسم کے اعتراض کا حق ہے اس لئے کہ احکام الٰہی اس کی حکمت کے ماتحت ہوتے ہیں۔ آیۂ کریمہ میں یہود کا رد ہے جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چار سے زیادہ نکاح کرنے پر طعن کیا تھا۔

آیۂ کریمہ میں انہیں بتایا گیا کہ یہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خاص اجازت ہے جیسے انبیاء سابقہ کے لئے متعدد ازواج میں خاص احکام تھے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع

نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں کسی کے باپ ہاں اللہ کے رسول اور سب نبیوں میں آخری نبی ہیں۔

اس سے یہ ثابت کیا کہ جب ہمارے محبوب، مردوں میں کسی کے باپ نہیں تو حضرت زید کے باپ وہ کیسے ہو سکتے ہیں اور جب زید بیٹے ہی نہیں تو ان کی منکوحہ بعد طلاق آپ کے لئے کیوں حلال نہیں۔

یہ صحیح ہے کہ قاسم اور طیب اور طاہر اور ابراہیم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند تھے مگر اس عمر کو نہیں پہنچے جس میں انہیں رجال یعنی مردوں میں شمار کیا جاتا بلکہ وہ ایام طفولیت میں ہی وفات پا گئے۔

اور یہ صحیح ہے کہ سب رسول ناصح شفیق اور واجب التوقیر لازم الطاعۃ ہونے کے لحاظ سے اپنی امت کے باپ کہلائے جاتے ہیں بلکہ ان کے حقوق حقیقی باپ سے کہیں زیادہ ہیں لیکن اس لحاظ سے ان کی امت حقیقی اولاد نہیں ہو سکتی۔ اور نہ حقیقی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

اولاد کے تمام احکام وراثت وغیرہ ان کے لئے ثابت۔

اور وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ آخر میں اس لئے فرمایا گیا کہ علم اللہ میں مدعیان کذاب کا ظہور تھا تو یہ بتا کر تمام راہیں بند فرمادیں اور مطلقاً خاتم نبوت ذات گرامی کو قرار دے کر دروازۂ نبوت بند کر دیا اور بتا دیا کہ اب جو بھی دعویٰ نبوت کرے اور خاتم الانبیاء کے بعد اپنے کو مورد وحی مانے اور منصب نبوت پر متمکن ہو وہ مرتد خارج از اسلام ہے۔

مسیلمہ، اسود عنسی، طلیحہ، محمد بن تومرت حتیٰ کہ کذاب قادیاں وغیرہ سب اسلام میں مرتد اور خارج از اسلام ہیں اور ان کے متبعین کا بھی وہی حکم ہے جو مدعیان کذابین کا ہے۔

حتیٰ کہ جو جماعت ایسے مدعی مفتری کو مجدد یا ولی بھی کہے وہ بھی خارج از اسلام ہے۔

اس لئے کہ وہ اسے مجدد کہنے والے ہیں جو کذاب و مفتری مدعی نبوت ہے تو جیسے شیطان کو نیک ماننے والا بھی شیطان ہے ایسے ہی مدعی نبوت کو مجدد تو مجدد بھلا مانس ماننے والا بھی بے انجام ہے۔

## مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع-سورۃ احزاب-پ ۲۲

(۱) اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ۔ بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں۔

تو جو اسلام میں داخل ہو کر حکم الٰہی کے آگے جھکے ہوئے ہیں خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں۔

(۲) وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں۔

یعنی جو تصدیق فرض ہے اس کے مصدق مرد ہوں یا عورتیں۔

(۳) وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ۔ اور ہمیشگی رکھنے والے اطاعت الٰہی میں مرد ہو یا عورتیں۔

اور اس پر قائم رہیں۔

(۴) وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ۔ اور سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیاں۔

اپنے اقوال میں جن میں سچ بولنا واجب ہے قول وعمل میں۔

(۵) وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ۔ اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں۔

ہر قسم کے مکارہ پر اور عبادات میں ترک معاصی پر۔

(۶) وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ۔ تواضع کرنے والے اور تواضع کرنے والیاں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دل اور اعضا سے۔

(۷) وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ۔ اور صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں۔

زکوٰۃ مفروضہ اور صدقہ نافلہ سے۔

(۸) وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ۔ اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں۔

یعنی صوم مشروع فرض ہو یا نفل۔

وَ قِيْلَ مَنْ تَصَدَّقَ فِيْ كُلِّ اُسْبُوْعٍ بِدِرْهَمٍ فَهُوَ مِنَ الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ صَامَ الْبِيْضَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَهُوَ مِنَ الصَّآئِمِيْنَ۔ جو ہر ہفتہ میں ایک درہم صدقہ دیتا رہے وہ متصدقین سے ہے اور ہر مہینے ایام بیض یعنی تیرہ چودہ پندرہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قمری تاریخ میں روزہ رکھتا ہے وہ صائمین سے ہے۔

(۹) وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے اور محافظت کرنے والیاں۔
ہر اس طریقہ سے جس سے اللہ راضی نہ ہو۔

(۱۰) وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں۔

عبدالرزاق اور سعید بن منصور اور عبد بن حمید اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم مجاہد سے راوی ہیں: قَالَ لَا یُكْتَبُ الرَّجُلُ مِنَ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا حَتّٰى یَذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالٰى قَائِمًا وَّ قَاعِدًا وَّ مُضْطَجِعًا یعنی انسان وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا میں نہیں لکھا جاتا حتیٰ کہ اللہ کا ذکر کھڑے بیٹھے اور لیٹے نہ کرے۔

اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ ابی سعید خدری سے راوی ہیں: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَیْقَظَ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا رَكْعَتَیْنِ كَانَا تِلْكَ اللَّیْلَةَ مِنَ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنی بیوی کو جگائے اور رات میں دونوں دو رکعت پڑھیں تو دونوں اس رات میں الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ میں ہوں گے۔

وَقِیْلَ الْمُرَادُ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُ اٰلَائِهٖ وَنِعَمِهٖ۔ اور ایک قول ہے کہ ذکر سے مراد اللہ تعالیٰ کی بخششوں اور نعمتوں کا ذکر ہے۔

یہ دس صفات ایسی ہیں جن میں ذکور واناث مساوی ہیں ان کا تذکرہ فرما کر اس کا اجر بیان فرمایا:

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا

تیار کر رکھا ہے اللہ نے ان کے لئے ان کے ان اعمال کے بدلے میں زبردست اجر۔

## آیت کریمہ کا شان نزول

اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَغَیْرُهُمَا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا لَا نُذْكَرُ فِی الْقُرْاٰنِ كَمَا یُذْكَرُ الرِّجَالُ فَلَمْ یَرُعْنِیْ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِلَّا نِدَائَهُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰیَةِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے کیا بات ہے کہ قرآن پاک میں ویسے ذکر نہیں جیسے مردوں کا ذکر ہوتا ہے۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز منبر پر بلا رعایت فرمایا: اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ الخ

دوسری روایت کا شان نزول۔

اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَهٗ وَالطَّبْرَانِیُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَاٰخَرُوْنَ عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِیَّةِ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا اَرٰى كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا اَرَى النِّسَآءَ یُذْكَرْنَ بِشَیْءٍ فَنَزَلَتْ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ الخ

حضرت ام عمارہ انصاریہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کوئی بات نہیں مگر مردوں کے لئے ہے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عورتوں کا ذکر قرآن پاک میں کسی فضیلت کے ساتھ نہیں تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ الخ اور اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ میں جو ضمیر مذکر لائی گئی وہ تغلیب ذکور کی وجہ سے اناث پر لائے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ

اور نہیں کوئی حق مومن مرد اور مومنہ عورت کو جب کہ حکم دے اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا یہ کہ ہو انہیں اس میں کچھ اختیار۔

کہ جو چاہیں جیسے چاہیں کریں بلکہ ان پر واجب ہے کہ امتثال امر کریں اور انقیاد حکم میں جھک جائیں اس آیت کریمہ میں حکم الٰہی اور حکم رسالت پناہی کو جمع کر کے اس لئے ظاہر فرمایا کہ اِنَّهٗ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور وَلِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ کہ درحقیقت اطاعت رسول اکرم ہی اول ہے اور اطاعت الٰہی تو برائے تعظیم لائی گئی ہے۔

اور حقیقت بھی یہی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے ماننے میں ہمارے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہی واسطہ ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قبل زمانۂ فترت میں چھ سو سال ہم بتوں کے ہی پرستار تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بتانے سے ہی ہم نے اللہ تعالیٰ کو مانا۔ قرآن کریم ہم نے نازل ہوتے نہ دیکھا نہ دیکھ سکتے تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہی فرمان سے قرآن کو کلام الٰہی مانا تو کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہی تعلیم کے ماتحت ہم پڑھ رہے ہیں۔

اگر ہم اپنی عقل سے پڑھتے تو اول مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ پڑھتے پھر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے۔

لیکن جن کا اتباع ہم نے کیا ان کی تعلیم ہی یہ ہوئی کہ اول لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو پھر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ پڑھو۔ اس لئے ہمارے کلمہ میں اول شہادت توحید ہے اس کے بعد شہادت رسالت۔

آگے ارشاد ہے:

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ﴿۳۶﴾

اور جو نافرمانی کرے اللہ اور اس کے رسول کی وہ کھلی گمراہی میں بہکا۔

اس کا شان نزول ایک روایت میں یہ ہے جس کو ابن عباس اور قتادہ اور مجاہد وغیرہ سے روایت کیا۔

نَزَلَتْ فِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ مِّنْ عَمَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَيْمَةَ بِنْتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَاَخِيْهَا عَبْدِاللّٰهِ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَوْلَاهُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُزَوِّجَكِ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَاِنِّيْ قَدْ رَضِيْتُهٗ لَكِ فَاَبَتْ وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لٰكِنِّيْ لَا اَرْضَاهُ لِنَفْسِيْ وَاَنَا قَوْمِيْ وَبِنْتُ عَمَّتِكَ فَلَمْ اَكُنْ لِاَفْعَلَ۔

یہ آیہ کریمہ حضرت زینب بنت جحش کے معاملہ میں نازل ہوئی یہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھیں۔ ان کے بھائی عبداللہ تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پیام دیا اپنے آزاد شدہ غلام حضرت زید بن حارثہ کے لئے اور فرمایا میں چاہتا ہوں کہ تمہیں زید بن حارثہ سے منسوب کروں اور میں اس میں خوش ہوں۔

تو حضرت زینب نے اس سے انکار کیا اور عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم میں اپنے لئے زید بن حارثہ کو پسند نہیں کرتی میں بلند خاندان سے ہوں اور آپ کی پھوپھی کی لڑکی ہوں میں تو اس رشتہ کے لئے تیار نہیں۔

ایک روایت میں یہ اور زیادہ ہے قَالَتْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ حَسَبًا وَوَافَقَهَا اَخُوْهَا عَبْدُاللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ رَضِيَا وَسَلَّمَا فَاَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ جَعَلَتْ اَمْرَهَا بِيَدِهٖ وَسَاقَ عَلَيْهَا عَشَرَةَ دَنَا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نِیْرًا وَّ سِتِّیْنَ دِرْهَمًا مَهْرًا وَّ خِمَارًا وَّ مِلْحَفَةً وَّ دِرْعًا وَّ اِزَارًا وَّ خَمْسِیْنَ مُدًّا مِّنْ طَعَامٍ وَّ ثَلٰثِیْنَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

حضرت زینب نے عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم میں زید سے حسب میں افضل ہوں اور اس پر آپ کے بھائی عبداللہ نے بھی موافقت کی جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو دونوں راضی ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے آگے جھک گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ عقد حضرت زید سے کر دیا اور ان کا مہر دس دینار اور ساٹھ درہم رکھا اور ایک دوپٹہ اور چادر، پاجامہ اور پچاس مد کھانا (عرب میں مد سوا سیر کا ایک پیمانہ ہے) اور تیس صاع کھجوریں دیں۔

ایک روایت میں ابن ابی حاتم ابن زید سے ہے:

قَالَ نَزَلَتْ فِیْ اُمِّ کُلْثُوْمِ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَ کَانَتْ اَوَّلُ اِمْرَاَةٍ هَاجَرَتْ مِنَ النِّسَآءِ فَوَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهَا زَیْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَسَخِطَتْ هِیَ وَ اَخُوْهَا وَ قَالَتْ اِنَّمَا اَرَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهَا عَبْدَهٗ۔

یہ آیت حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی اور یہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے خواتین کے ساتھ ہجرت کی اور اپنے کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار میں دیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا عقد زید بن حارثہ سے کر دیا تو یہ اور ان کے بھائی ناراض ہوئے اور حضرت ام کلثوم نے کہا ہم نے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد کر دیا تھا جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلام سے یہ رشتہ کر دیا تو ہمیں کیا عذر ہو سکتا ہے۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ

اور وہ وقت یاد فرمایئے جب آپ نے اسے فرمایا جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا اور آپ نے انعام کیا، روکے رہ اپنے اوپر اپنی بیوی کو اور اللہ سے ڈر اور مخفی رکھا آپ نے اپنے دل میں وہ راز جسے اللہ ظاہر فرمانے والا ہے اور خطرہ محسوس کیا آپ نے لوگوں کے طعن کا اور اللہ زیادہ حقدار ہے اس کا کہ اس سے ڈریں۔

یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا اہم واقعہ ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھیں ان کی والدہ کا نام امیمہ تھا یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد حضرت عبدالمطلب کی صاحبزادی تھی۔

دوسری طرف حضرت زید بن حارثہ تھے اگرچہ یہ شریف گھرانے کی اولاد تھے مگر بچپن میں ان کو کسی نے پکڑ لیا اور غلام بنا کر فروخت کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں خرید لیا اور آزاد کر کے اپنے پاس رکھا حتی کہ متبنیٰ کر لیا۔ ابھی تک متبنیٰ کے متعلق کوئی حکم من جانب اللہ نافذ نہیں ہوا تھا۔ اور رسم کے مطابق متبنیٰ کے ساتھ حقیقی بیٹوں کے سے برتاؤ کئے جاتے تھے۔

قصہ مختصر یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت زینب کے ساتھ کرنا پسند فرمایا اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ انعام تھا جس پر وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ ارشاد ہوا اور اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ سے مراد ان کا ایمان لانا ہے اور اس کے علاوہ انعام متبنیٰ بھی ہے۔

اگرچہ حضرت زینب کو یہ رشتہ پسند نہ تھا مگر حکم سرکار کے لئے تسلیم کر لیا۔ حضرت زینب کے مقابلہ میں حضرت زید اتنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

وجیہ نہ تھے جتنی حضرت زینب تھیں۔

22

قصہ مختصر باہمی موافقت نہ ہوئی اور زید زینب کو چھوڑنے اور طلاق دینے پر آمادہ ہو گئے بارگاہ رسالت میں یہ بات پہنچی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید کو فرمایا: اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ۔

اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ۔ مگر جب میاں بیوی کے تعلقات ناموافق ہو جاتے ہیں اور دلوں میں فرق آجاتا ہے تو لطف نہیں رہتا۔ آخر حضرت زید نے زینب کو طلاق دے دی۔

اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش نظر کئی باتیں تھیں۔

سب سے پہلے حضرت زینب اپنی پھوپھی زاد بہن کی دلجوئی کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید سے بیاہا تھا اور اب طلاق ہو گئی تھی۔

دوسرے بذریعہ وحی یہ اطلاع بھی سامنے تھی کہ متبنیٰ کی بیوی سے عقد نہ کرنے کی رسم بد مٹائی جائے۔

پہلے عرب میں متبنی کرنا ممنوع نہیں تھا بلکہ متبنیٰ کے حقوق مشرکین میں حقیقی بیٹے کے برابر سمجھے جاتے تھے اسے مٹانا بھی منظور تھا اور اس کے لئے لازمی تھا کہ متبنیٰ کی بیوی سے بعد اتمام عدت عقد کیا جائے تاکہ عوام اسے حقیقی بیٹے کی طرح نہ سمجھیں۔

اس کا یہی بہترین طریقہ ہو سکتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اس پر عمل فرما کر نمونہ بنیں اور لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ کا بھی یہ مقتضیٰ تھا۔

اور اس ذریعہ سے دلجوئی بھی حضرت زینب کی ہو جاتی تھی۔

اگرچہ مخالفین کی طرف سے انواع واقسام کے الزامات بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لگائے جانے یقینی تھے۔

لیکن امور مباح میں عوام کی لسانی طعنہ زنی اور بدزبانی کی پروا نہیں کی جاتی اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی باقتضاء بشری یہ محسوس ہوتا تھا کہ لوگ کیا کہیں گے۔

چنانچہ بعض روایات اسرائیلی سے واقعات پر کچھ رنگ آمیزی بھی کی گئی جو محض خرافات ہیں۔

بہرحال پہلوئے اصلاح غالب رہا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا تاکہ قیامت تک کے لئے یہ نظیر قائم ہو جائے اور کوئی اپنے متبنیٰ کی بیوی سے بعد طلاق وعدت نکاح کرنے میں نہ ہچکچائے اور متبنیٰ جسے عربی زبان میں ادعیا فرمایا وہ صلبی بیٹے کی جگہ نہ پائے۔

چنانچہ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ کے معنی پر روح المعانی میں ہے: اَيْ تَخَافُ مِنْ اِعْتِرَاضِهِمْ آپ عوام کے طعنوں سے خائف ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ تَسْتَحْيِيْ مِنْ قَوْلِهِمْ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ زَوْجَةَ اِبْنِهٖ وَالْمُرَادُ بِالنَّاسِ الْجِنْسُ وَالْمُنَافِقُوْنَ۔ آپ شرماتے ہیں ان کے اس کہنے سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا اور ناس سے مراد عام لوگ ہیں اور منافقین۔ آگے ارشاد ہے:

وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ۔ يَعْنِيْ وَاللّٰهُ تَعَالٰى وَحْدَهٗ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ فِيْ كُلِّ اَمْرٍ فَتَفْعَلُ مَا اَبَاحَهٗ سُبْحٰنَهٗ لَكَ وَاَذِنَ لَكَ فِيْهِ۔ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ہر کام میں خوف کیا جائے اور آپ بے خوف ہو کر وہ کام کریں جسے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللہ تعالیٰ نے آپ پر مباح کیا اور اجازت دی۔

اور اس پر پہلوئے عتاب دکھایا کہ آپ نے باوجود اس کے کہ آپ جانتے تھے کہ زینب مطلقہ ہوں گی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس سے عقد کریں گے پھر آپ نے اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ کیوں فرمایا اس عتاب میں ترک اولیٰ کے پہلو پر عتاب ہے۔

یا اس بناء پر ارشاد ہے کہ اے محبوب! جبکہ آپ کا رابطہ بلا واسطہ اللہ تعالیٰ سے ہے تو آپ کو کسی غیر کا خطرہ لانے کی کیا حاجت تھی آپ کو تو اپنے رب سے ہی ڈرنا چاہئے اور کسی کے طعن و تشنیع سے بے نیاز رہنا چاہئے۔

پھر آپ کو جب ہم نے شارع بنا کر بھیجا ہے تو آپ کا جاری کردہ اسوہ حسنہ ہے اور دوسروں کے رواج محض رواج ہیں لہٰذا بلا خوف لومۃ لائم آپ اپنا اسوہ حسنہ جاری فرمائیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا۔ تو جب زید زینب سے قطع تعلق کر چکے اور طلاق دے دی۔

عربی میں وطر حاجت کو کہتے ہیں اس کی جمع اوطار ہے اور قضاء وطر کنایہ ہے طلاق سے یعنی جب زید طلاق دے چکے اور عدۃ گزر گئی چنانچہ آلوسی بھی یہی کہتے ہیں: اَیْ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا اَوْ نَقَضَتْ عِدَّتُهَا۔ تو پھر

زَوَّجْنٰكَهَا۔ نکاح کیا ہم نے آپ سے اس کا۔

اَیْ جَعَلْنٰهَا زَوْجَةً لَّكَ بِلَا وَاسِطَةِ عَقْدٍ اَوْ وِكَالَةٍ۔ یعنی ہم نے زینب کو بلا واسطہ عقد و وکالت آپ کی بیوی بنایا۔

فَقَدْ صَحَّ مِنْ حَدِيْثِ الْبُخَارِيِّ وَالتِّرْمِذِيِّ اَنَّهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَفْخَرُ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ اَهَالِيْكُنَّ وَزَوَّجَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ۔

بخاری و ترمذی کی روایت سے اس دعویٰ کی تصحیح ہوتی ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اس پر فخریہ فرماتی تھیں اور ازواج النبی سے کہتی تھیں تمہارے عقد تمہارے اہل نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کئے اور میرا عقد اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا۔

اور ابن اجریر شعبی سے راوی ہیں: قَالَ كَانَتْ تَقُوْلُ لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّيْ لَاَدُلُّ عَلَيْكَ بِثَلَاثٍ مَا مِنْ نِّسَائِكَ امْرَأَةٌ تَدُلُّ بِهِنَّ۔

اِنَّ جَدِّيْ وَجَدَّكَ وَاحِدٌ

وَاِنِّيْ اَنْكَحَكَ اللّٰهُ اِيَّايَ مِنَ السَّمَآءِ

وَالسَّفِيْرُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فخریہ عرض کرتی تھیں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ازواج مطہرات میں تین طرح سے افضل ہوں۔

اول میرے جد اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جد ایک ہیں۔

اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کیا۔

اور میرا سفیر جبریل علیہ السلام ہے۔

وَلَعَلَّهَا اَرَادَتْ سَفَارَتَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ رَسُوْلِهٖ۔ اور یہ سفارت اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ السلام کے مابین ہی ہوگی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ورنہ یہ عقد بظاہر سفارت زید رضی اللہ عنہ سے ہی ہوا تھا۔ جیسا کہ احمد اور مسلم اور نسائی وغیرہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں:

قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ اِذْهَبْ فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ ۔ فَانْطَلَقَ قَالَ 22/22
فَلَمَّا رَاَيْتُهَا عَظُمَتْ فِيْ صَدْرِيْ فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ اَبْشِرِيْ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ قَالَتْ مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى اُوَامِرَ رَبِّيْ فَقَامَتْ اِلٰى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ بِغَيْرِ اِذْنٍ۔

فرماتے ہیں جب حضرت زینب کی عدت گزر گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید کو فرمادیا تم جاؤ اور میرا تذکرہ کرو۔ آپ تشریف لے گئے اور جب حضرت زینب کو دیکھا تو فرماتے ہیں میرے دل میں ان کی عظمت پیدا ہوگئی۔ میں نے کہا زینب! آپ کو بشارت ہو کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے مذاکرۂ عقد کے لئے بھیجا ہے۔ حضرت زینب نے فرمایا:

”میں کچھ نہیں کروں گی جب تک میرا رب مجھے کوئی حکم نہ دے۔“

اور آپ مصلیٰ پر اٹھ کر تشریف لے گئیں اور آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔

اور وحی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا اجازت حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اس لئے کہ زَوَّجْنٰكَهَا وحی میں آ چکا تھا۔

چنانچہ طبرانی اور بیہقی اپنی سنن میں اور ابن عساکر بطریق ابن زید الاسدی راوی ہیں:

عَنْ مَذْكُوْرٍ مَوْلٰى زَيْنَبَ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَيْدٌ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ لَمْ اَشْعُرْ اِلَّا وَالنَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ دَخَلَ عَلَيَّ وَاَنَا مَكْشُوْفَةُ الشَّعْرِ فَقُلْتُ هٰذَا مِنَ السَّمَآءِ دَخَلْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِلَا خِطْبَةٍ وَلَا شَهَادَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُ الْمُزَوِّجُ وَجِبْرِيْلُ الشَّاهِدُ۔

آپ اپنے غلام آزاد شدہ سے تذکرہ فرما رہی تھیں کہ مجھے زید نے طلاق دے دی تھی۔ تو جب میری عدت پوری ہوگئی تو میرا خیال کچھ نہ تھا نہ کوئی ارادہ تھا کہ اچانک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا اجازت مانگے تشریف لے آئے اور میں بال کھولے بیٹھی تھی۔ تو میں نے عرض کیا کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم یہ آسمانی حکم کے ماتحت ہے کہ حضور بلا خطبہ و اجازت اور شہادت شاہدین تشریف لے آئے اور فرمایا اللہ نے یہ نکاح تم سے کیا ہے اور جبریل شاہد ہیں۔

اسی بنا پر بعض نے زَوَّجْنٰكَهَا کے معنی اَمَرْنَاكَ بِتَزَوُّجِهَا کیے ہیں۔ چنانچہ اس کی حکمت آگے بیان کی:

لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝۳۷

تا کہ نہ رہے مومنین پر حرج ادعیا منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے نکاح کرنے میں جبکہ وہ بعد طلاق وعدت فارغ ہو چکی ہوں اور اللہ کا حکم تو پورا ہی ہونے والا ہوتا ہے۔

حَرَجٌ کے معنی ضِيْقٌ واِثْمٌ ہیں۔

اَدْعِيَآئِهِمْ۔ اَلَّذِيْنَ تَبَنَّوْهُمْ وہ جنہیں متبنی کیا جائے۔

اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ۔ يَعْنِيْ اِذَا طَلَّقَهُنَّ الْاَدْعِيَاءُ وَانْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ فَاِنَّ لَهُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ

نہیں ہے نبی پر کوئی حرج یعنی گناہ اس میں جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کردیا۔

فِيمَا فَرَضَ کے معنی قتادہ کہتے ہیں: فِيْ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَهٗ۔ جو اللہ نے حلال فرمایا اسے۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾

اللہ کا طریقہ ان میں یہی جاری تھا جو تم سے پہلے گزرے (خَلَوْا بمعنی مَضَوْا ہیں جو گزر چکے) اور اللہ کے احکام مقرر شدہ ہیں جو ہو کر ہی رہتے ہیں۔

یعنی وہ انبیا جو اول گزر چکے ان میں بھی یہ احکام جاری تھے۔ چنانچہ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُمُ الْمَهَائِرُ وَالسَّرَارِيُّ وَكَانَتْ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِائَةُ اِمْرَأَةٍ وَّثَلٰثُمِائَةِ سَرِيَّةٍ وَلِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلٰثُمِائَةِ اِمْرَأَةٍ وَسَبْعُ مِائَةِ سَرِيَّةٍ۔

سابقہ انبیا کے تحت مہر والی بیویاں اور لونڈیاں تھیں۔

چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیویاں اور تین سو لونڈیاں تھیں۔

اور سلیمان علیہ السلام کی تین سو بیویاں اور سات سو لونڈیاں تھیں۔

اور ابن سعد محمد بن کعب قرظی سے راوی ہیں: اِنَّهٗ كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْفُ اِمْرَأَةٍ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک ہزار بیوی تھی۔

وَ يُرْوٰى اَنَّ الْيَهُوْدَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ عَابُوْهُ وَ حَاشَاهُ مِنَ الْعَيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَثْرَةِ النِّكَاحِ وَ كَثْرَةِ الْاَزْوَاجِ فَرَدَّ اللّٰهُ بِقَوْلِهٖ سُبْحٰنَهٗ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ۔

روایت ہے کہ یہودیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عیب لگانا چاہا کثرۃ نکاح اور کثرت ازواج کا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اس سے منزہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا اور فرمایا ہمارے حبیب پر نو بیویاں کرنے پر تم ان پر عیب لگاتے ہو۔ ان سے قبل کے نبی تو وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے کہیں زیادہ نکاح حلال فرمائے اور اس میں ننانوے بکریوں کے کنایہ کی طرف اشارہ ہے۔

اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۟ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ۔ تو وہ سویں بیوی جس کا نام اوریا یا یسبیہ تھا۔ اگرچہ محققین کے نزدیک یہ ایسے قصے ہیں کہ لَا اَصْلَ لَهَا۔

اور بعض نے کہا: سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا میں اشارہ ہے اس قصہ کی طرف جس میں حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کا ایک عورت اوریا کا واقعہ ہے۔ جس کی تفصیل تیئسویں پارہ سورۃ ص میں آئے گی۔

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾

وہ گزرے ہوئے انبیا پہنچاتے تھے پیام الٰہی اور اس سے ڈرتے تھے اور کسی سے نہ ڈرتے تھے مگر اللہ سے اور اللہ کافی ہے حساب لینے والا۔

یعنی ان کا طریقہ بھی یہی تھا کہ حکم الٰہی پہنچانے میں کسی کا خوف نہ کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کو ہی حساب لینے والا اور سزا و جزا میں کافی سمجھتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOMIL-ISLAMIA ACADEMY

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت خاتمیت پر ارشاد ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی کے باپ تمہارے مردوں میں سے لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اول ابویت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مردوں کے حق میں انکار فرمایا گیا:

اس لئے کہ مشرکین یہ بکواس کرتے تھے: اِنَّ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ تَزَوَّجَ زَوْجَةَ اِبْنِهٖ زَيْدٍ بِنَفْيِ كَوْنِ زَيْدٍ اِبْنَهُ الَّذِيْ يَحْرُمُ نِكَاحُ زَوْجَتِهٖ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹے زید کی بیوی سے نکاح کر لیا۔

اس آیت کریمہ میں نفی فرما دی گئی کہ زید وہ بیٹے نہیں جس کی بیوی کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حرام ہو اس لئے کہ تمہارے رسم ورواج میں لے پالک متبنیٰ منہ بولا بیٹا ہوتا ہے لیکن شریعت مطہرہ میں وہ بیٹا نہیں ہوتا بلکہ ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مرد کے تم میں سے باپ نہیں تو زید کے لئے وہ کیسے باپ ہو سکتے ہیں۔

رِجال۔ جمع ہے رَجُلٌ کی۔

اور قاموس میں ہے: اَلذَّكَرُ اِذَا احْتَلَمَ وَ شَبَّ اَوْ هُوَ رَجُلٌ سَاعَةَ يُوْلَدُ۔ ذکر جب کہ بالغ ہو کر جوان ہو جائے اسے کہتے ہیں یا وہ رجل ہوتا ہے پیدا ہونے کے بعد سے بلوغ پر۔

اور لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اور وَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً میں میراث کے لئے لفظ رجال عام لایا گیا۔ لیکن اگر اس کے معنی بالغ ونابالغ کے لئے عام مان لئے جائیں تو وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ کے کیا معنی ہوں گے۔

اس لئے آیہ کریمہ میں رجال، نسا، ولدان علیحدہ علیحدہ فرمایا گیا۔ یعنی بالغ مرد اور عورتیں اور بچے۔ تو معلوم ہوا کہ رجال بالغ پر صحیح مستعمل ہے۔

پھر علامہ زمخشری جو امام لغت ہیں اور علوم عربیہ میں بڑے راسخ مانے گئے ہیں وہ بھی یہی فرماتے ہیں: يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الرَّجُلَ هُوَ الذَّكَرُ الْبَالِغُ۔ رجل ذکر بالغ کو ہی کہتے ہیں۔ پھر استدراک فرمایا گیا:

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ۔ باپ تو کسی بالغ مرد کے نہیں البتہ اللہ کے رسول ہیں۔

روح المعانی میں ہے: اِسْتِدْرَاكٌ مِّنْ نَّصِّ كَوْنِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِهِمْ عَلٰى وَجْهٍ يَّقْتَضِيْ حُرْمَةَ الْمُصَاهَرَةِ وَ نَحْوِهَا اِلٰى اِثْبَاتِ كَوْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبًا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْاُمَّةِ فِيْمَا يَرْجِعُ اِلٰى وُجُوْبِ التَّوْقِيْرِ وَالتَّعْظِيْمِ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ وُجُوْبِ الشَّفْقَةِ وَالنَّصِيْحَةِ لَهُمْ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّ كُلَّ رَسُوْلٍ اَبٌ لِاُمَّتِهٖ فِيْمَا يَرْجِعُ اِلٰى ذٰلِكَ۔

استدراک ہے اس امر کی نفی کے بعد کہ حضور کسی بالغ مرد کے باپ ہیں اور ایسے باپ ہیں جو مقتضی حرمت مصاہرت ہو پھر اثبات فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے ہر فرد کے باپ ہیں جس کے لحاظ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توقیر و تعظیم ہر امتی پر واجب ہے اور شفقت و نصیحت ہر امتی پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ ہے اس لئے کہ ہر رسول اپنے امتی کا باپ ہوتا ہے۔ تو اس استدراک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

سے یہ فائدہ ہوا کہ حقیقی باپ تو حضور ﷺ کسی بالغ مرد کے نہیں مگر مجازی باپ شان رسالت کے لحاظ سے حضور ﷺ سب کے باپ ہیں۔

اور یہ ابوت، ابوت کاملہ ہے جو تمام رسل کرام کی ابوت سے بلند ہے اور حضور ﷺ کی ہی ایک ذات ہے جو آخر النّبیین ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۟

اور وہ آخر ہیں تمام نبیوں کے اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس ابوت کا سلب فرمایا جس ابوت سے حضور اور متبنّی کے درمیان حرمت مصاہرت ہو۔ حالانکہ حضور ﷺ کی ابوت عام ہے كَانَ اَبَا كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ وَاَبَا اَبْنَائِكُمْ وَ اَبْنَاءِ اَبْنَاءِ كُمْ وَ هٰكَذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بِحَيْثُ يَجِبُ لَهٗ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنْ تَنَاسَلَ مِنْكُمْ اِحْتِرَامُهٗ وَ تَوْقِيْرُهٗ۔ حضور ﷺ تمہارے سب کے باپ اور بیٹے پوتوں کے باپ ہیں قیامت تک جو بھی پیدا ہوں سب کے باپ ہیں اس حیثیت سے کہ سب پر حضور ﷺ کا احترام و وقار لازم ہے۔

اور مِّنْ رِّجَالِكُمْ اس لئے ارشاد ہوا تا کہ یہ وہم بھی اٹھ جائے کہ حضور ﷺ اپنے صاحبزادوں میں سے ان کے بھی باپ نہیں جو مبلغ رجال تک پہنچ گئے ہوں بلکہ جتنے صاحبزادے ہوئے وہ طفولیت میں انتقال فرما گئے تو جب حقیقی صلبی صاحبزادہ بھی طفولیت میں انتقال فرما گئے تو لے پالک متبنّیٰ کا بیٹا ہونا کیسے صحیح ہوسکتا ہے۔ اسی بنا پر بعض روایتیں اس کی شاہد ہیں کہ اگر حضور ﷺ آخر النّبیین نہ ہوتے تو آپ کے صاحبزادے جوان ہونے پر ضرور نبی ہوتے۔

جیسے ابراہیم اسدی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں: قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَلَأَ الْمَهْدَ وَلَوْ بَقِيَ لَكَانَ نَبِيًّا لٰكِنْ لَمْ يَبْقَ لِاَنَّ نَبِيَّكُمْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

فرماتے ہیں ابراہیم علیہ السلام ابن النبی ﷺ نے گود بھری اور اگر وہ زندہ رہتے تو ضرور نبی ہوتے لیکن نہیں رہے اس لئے کہ تمہارے نبی آخر انبیا ہیں۔

بخاری میں بطریق محمد بن بشر بن اسماعیل بن ابی خالد سے مروی ہے: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَرَاَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ صَغِيْرًا وَّ لَوْ قُضِيَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ اِبْنُهٗ اِبْرَاهِيْمُ وَلٰكِنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ۔

فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے میں نے عرض کیا آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کی فرمایا وہ تو طفولیت میں ہی انتقال فرما گئے اور ان کا حضور ﷺ کے بعد رہنا مقدر ہوتا حضور ﷺ کے بعد تک وہ نبی ہوتے لیکن حضور ﷺ کے بعد نبی ہونا ہی نہ تھا۔

پھر احمد وکیع سے بروایت اسماعیل راوی ہیں: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی يَقُوْلُ لَوْ كَانَ بَعْدَ النَّبِيِّ نَبِيٌّ مَا مَاتَ اِبْنُهٗ۔

میں نے ابن ابی اوفیٰ سے سنا کہ فرماتے تھے اگر حضور ﷺ کے بعد نبی ہوتا تو حضور ﷺ کے صاحبزادے انتقال نہ فرماتے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے: لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا۔

جب حضرت ابراہیم صاحبزادہ والا تبار نے انتقال فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا ان کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی مقرر ہے اور اگر یہ زندہ رہتے تو ضرور صدیق نبی ہوتے۔

اور بعض محدثین نے ان تمام روایتوں کو باطل قرار دیا۔

قسطلانی انہیں ضعیف کہتے ہیں۔

اور ابن مندہ بھی انہیں غریب بتاتے ہیں۔

اور نووی تہذیب الاسماء واللغات میں ان کی صحت میں توقف کرتے ہیں۔

بعض متقدمین لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِيْمُ لَكَانَ نَبِيًّا بَاطِلٌ۔ فرماتے ہیں اور آگے کہتے ہیں: فَقَدْ وَلَدَ نُوْحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَيْرَ نَبِيٍّ وَلَوْ لَمْ يَلِدِ النَّبِيُّ اِلَّا نَبِيًّا لَكَانَ كُلُّ اَحَدٍ نَبِيًّا۔ نوح علیہ السلام کی اولادیں ہوئیں اور وہ نبی نہ تھیں اور اگر نبی سے نبی ہی ہوتا تو سب کے سب نبی ہونے ضروری تھے۔

لٰكِنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِي اِبْرَاهِيْمَ خَاصَّةٌ بِاَنْ يَّكُوْنَ قَدْ سَبَقَ فِي عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَّهٗ لَوْ عَاشَ لَجَعَلَهٗ جَلَّ وَعَلَا نَبِيًّا لَا لِكَوْنِهٖ اِبْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ لِاَمْرٍ هُوَ جَلَّ شَانُهٗ بِهٖ اَعْلَمُ وَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ۔

بظاہر یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ حکم لَكَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا کا علی الخصوص حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں ہے اس صورت میں کہ علم اللہ میں یہ تھا کہ اگر وہ زندہ رہیں تو اللہ تعالی انہیں نبی بنائے گا۔ نہ یہ کہ ابن النبی ہونے کی وجہ سے آپ صدیق نبی ہیں بلکہ حکم الٰہی کا ان کے حق میں یہ فیصلہ علم الٰہی میں پہلے ہی تھا۔ واللہ اعلم۔

## آگے خاتم کی تحقیق ملاحظہ ہو

وَالْخَاتَمُ اِسْمُ اٰلَةٍ لِمَا يُخْتَمُ بِهٖ كَالطَّابِعِ لِمَا يُطْبَعُ بِهٖ فَمَعْنٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ الَّذِيْ خُتِمَ النَّبِيُّوْنَ بِهٖ وَ مَاٰلُهٗ اٰخِرُ النَّبِيِّيْنَ۔ خاتم اسم آلہ ہے جس سے کسی کو ختم (مہر لگانا) کیا جائے جیسے طابع جس سے طبع کیا جائے تو معنی خاتم النبیین یہ ہیں کہ ان پر نبی ونبوت ختم ہو گئے یہ حاصل معنی آخر النبیین ہوئے۔

اور جمہور خاتم بکسر تاء کہتے ہیں تو اس سے اسم فاعل ہوتا ہے تو معنی یہ ہوئے کہ خاتم وہ ہے جو نبیوں کو ختم کرے اور اس سے مراد نبیوں کا آخر نبی ہے۔

اور ابن مسعود فرماتے ہیں: وَالْمُرَادُ بِالنَّبِيِّ مَا هُوَ اَعَمُّ مِنَ الرَّسُوْلِ فَيَلْزَمُ مِنْ كَوْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ كَوْنُهٗ خَاتَمَ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْمُرَادُ بِكَوْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُمْ اِنْقِطَاعُ حُدُوْثِ وَصْفِ النُّبُوَّةِ فِيْ اَحَدٍ مِّنَ الثَّقَلَيْنِ بَعْدَ تَحَلِّيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فِيْ هٰذِهِ النَّشْاَةِ۔

خلاصہ مفہوم یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا خاتم المرسلین کے معنی میں ہے تو اس سے لازم آیا کہ وصف نبوت کا حدوث ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے کے بعد منقطع ہو گیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQAIS ISLAMIA ACADEMY

اور اس تحقیق کے بعد اس امر پر یہ بات نہیں ہو سکتی کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام بھی نہ ہو اس لئے کہ وہ پہلے ہی نبی ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اول ہی تھے۔

اور حضرت خضر کی بقا پر بھی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

اور جیسا کہ صحیح حدیث میں صحیحین میں ہے: اِنَّ عِیْسٰی یَنْزِلُ حَکَمًا عَدَلًا یُکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَ یَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَ یَضَعُ الْجِزْیَۃَ۔ تو یہ نزول سابقہ نبوت کے ساتھ ہوگا نہ کہ جدید نبوت کے ساتھ۔

علامہ خفاجی فرماتے ہیں: اَلظَّاهِرُ اَنَّ الْمُرَادَ مِنْ کَوْنِهٖ عَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ اِنَّمَا یَحْکُمُ بِمَا یَتَلَقّٰی عَنْ نَبِیِّنَا عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ لِذَا لَمْ یَتَقَدَّمْ لِاِمَامَةِ الصَّلٰوةِ مَعَ الْمَهْدِیِّ۔ آپ کا نزول ہمارے حضور کے دین پر ہوگا اور آپ وہی احکام جاری کریں گے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کو ملیں گے اسی وجہ میں آپ حضرت امام مہدی علیہ الرحمۃ و الرضوان پر امام نہ ہوں گے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ تَکْرِمَةً لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ۔

اور یہ عقیدہ خالص الحاد ہے کہ کسی نبی یا رسول کا عزل ہو اور کسی وقت نبی رسول نہ رہے البتہ وصف تبلیغ احکام وحی سے نہیں رہتے جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قبل رفع الی السماء نبی رسول تھے اور آسمان میں بھی نبی رسول ہیں اور بعد نزول الی الارض بھی نبی رسول ہیں حتیٰ کہ بعد وفات بھی نبی و رسول رہیں گے۔

کَمَا قَالَ الْخَفَاجِیُّ۔ وَ لَعَلَّهٗ اَرَادَ اَنَّهٗ لَا یَبْقٰی لَهٗ وَصْفُ تَبْلِیْغِ الْاَحْکَامِ عَنْ وَحْیٍ کَمَا کَانَ لَهٗ قَبْلَ الرَّفْعِ فَهُوَ عَلَیْهِ السَّلَامُ نَبِیٌّ رَسُوْلٌ قَبْلَ الرَّفْعِ وَ فِی السَّمَآءِ وَ بَعْدَ النُّزُوْلِ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ اَیْضًا۔

آگے فرماتے ہیں:

وَ بَقَاءُ النُّبُوَّةِ وَ الرِّسَالَةِ بَعْدَ الْمَوْتِ فِیْ حَقِّهٖ وَ حَقِّ غَیْرِهٖ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ حَقِیْقَةً مِمَّا ذَهَبَ اِلَیْهِ غَیْرُ وَاحِدٍ فَاِنَّ الْمُتَّصِفَ بِهِمَا وَ کَذَا بِالْاِیْمَانِ هُوَ الرُّوْحُ وَ هِیَ بَاقِیَةٌ لَا تَتَغَیَّرُ بِمَوْتِ الْبَدَنِ۔

نَعَمْ ذَهَبَ الْاَشْعَرِیُّ کَمَا قَالَ النَّسَفِیُّ اِلٰی اَنَّهُمَا بَعْدَ الْمَوْتِ بَاقِیَانِ حُکْمًا۔ ابوالحسن اشعری بھی اسی طرف ہیں علامہ نسفی بھی یہی کہتے ہیں کہ نبی و رسول بعد موت باقی رہتے ہیں حکم کی حیثیت میں

علامہ اسفارینی اپنی کتاب بحور الذاخرہ میں فرماتے ہیں جو نسفی نے کہا ہے:

وَ قِیْلَ اِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَاْخُذُ الْاَحْکَامَ مِنْ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ شَفَاهًا بَعْدَ نُزُوْلِهٖ وَ هُوَ فِیْ قَبْرِهِ الشَّرِیْفِ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔ ایک قول ہے کہ حضرت علیہ السلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے احکام بالمشافہ لیں گے جبکہ آپ نازل ہوں گے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قبر مبارک میں جلوہ فرما ہوں گے۔

اور اس پر حدیث ابو یعلیٰ بھی مؤید ہے: وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیَنْزِلَنَّ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلٰی قَبْرِیْ وَ قَالَ یَا مُحَمَّدُ لَاُجِیْبَنَّهٗ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے ید قدرت میں میری جان ہے یقیناً عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے پھر اگر وہ میری قبر پر کھڑے ہو کر یا محمد کہیں گے تو ضرور میں انہیں جواب دوں گا۔

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بعد وفات جاگتے ہوئے کاملین امت نے مکالمہ بھی کیا۔ چنانچہ شیخ سراج الدین بن الملقن طبقات الاولیاء میں فرماتے ہیں:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْکِیْلَانِیْ قُدِّسَ سِرُّہٗ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّھْرِ فَقَالَ لِیْ یَا بُنَیَّ لِمَ لَا تَتَکَلَّمُ قُلْتُ یَا اَبَتَاہُ اَنَا رَجُلٌ اَعْجَمُ کَیْفَ اَتَکَلَّمُ عَلٰی فُصَحَآءِ بَغْدَادَ فَقَالَ افْتَحْ فَاکَ فَفَتَحْتُہٗ فَتَفَلَ فِیْہِ سَبْعًا وَقَالَ تَکَلَّمْ عَلَی النَّاسِ وَادْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ۔

فَصَلَّیْتُ الظُّھْرَ وَجَلَسْتُ وَحَضَرَنِیْ خَلْقٌ کَثِیْرٌ فَارْتَجَّ عَلَیَّ فَرَأَیْتُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہٗ قَائِمًا بِاِزَائِیْ فِی الْمَجْلِسِ فَقَالَ لِیْ یَا بُنَیَّ لِمَ لَا تَتَکَلَّمُ قُلْتُ یَا اَبَتَاہُ قَدِ ارْتَجَّ عَلَیَّ فَقَالَ افْتَحْ فَاکَ فَفَتَحْتُہٗ فَتَفَلَ فِیْہِ سِتًّا فَقُلْتُ لِمَ لَا تُتِمُّھَا سَبْعًا فَقَالَ اَدَبًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَارٰی عَنِّیْ فَقُلْتُ غَوَّاصُ الْفِکْرِ یَغُوْصُ فِیْ بَحْرِ الْقَلْبِ عَلٰی دُرَرِ الْمَعَارِفِ فَیَسْتَخْرِجُھَا اِلٰی سَاحِلِ الصَّدْرِ۔

حضور سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ظہر سے قبل مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے! تم تقریر کیوں نہیں کرتے۔

میں نے عرض کیا ابا جان! میں عجمی ہوں فصحاء بغداد کے روبرو کیسے کلام کروں؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منہ کھول میں نے منہ کھولا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات بار میرے منہ میں تھتکارا اور فرمایا اب تم تقریر کرو اور لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف بلاؤ حکمت اور اچھی طرح وعظ کر کے۔

میں نے ظہر پڑھی اور بیٹھ گیا کہ میرے گرد مجمع کثیر آ گیا جس سے میرا دل ہل گیا۔

تو میں نے شیر خدا اسد اللہ کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ میرے برابر قیام فرما ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹے! کیوں نہیں بولتے میں نے عرض کیا ابا جان میرا دل مجمع سے ہل گیا ہے۔

تو آپ نے فرمایا منہ کھولو میں نے منہ کھولا آپ نے چھ بار میرے منہ میں تھتکارا میں نے عرض کی ابا جان! سات بار آپ نے کیوں نہیں تھتکارا۔

حضرت اسد اللہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب میں سات پورے نہیں کئے پھر آپ نظروں سے غائب ہو گئے۔ پھر میں بولا اور ایسا بولا کہ غواص فکر بحر قلب میں غوطہ لگا کر معارف کے موتی ساحل صدر پر لا رہا تھا۔ انتہٰی

ایسے ہی ترجمہ شیخ میں خلیفہ بن موسیٰ النہرملکی جو شرف زیارت سرور عالم سے بارہا مشرف ہوئے ہیں اور جاگتے سوتے آپ کی زیارت ہوئی ہے فرماتے ہیں۔ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت جاگتے سوتے ایک رات میں سترہ بار بھی ہوئی ہے۔

اور ایک بار مجھے ارشاد ہوا: یَا خَلِیْفَۃُ لَا تَفْخَرْ مِنِّیْ فَکَثِیْرٌ مِّنَ الْاَوْلِیَآءِ مَاتَ بِحَسْرَۃِ رُؤْیَتِیْ۔ اے خلیفہ! میری کثرت زیارت پر فخر نہ کرنا بہت سے اولیاء وہ ہیں جو ہماری ایک جھلک کی آرزو میں مر گئے ہیں۔

شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ لطائف المنن میں فرماتے ہیں: لَوْ حَجَبَ عَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرْفَۃَ عَیْنٍ مَا عَدَدْتُّ نَفْسِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اگر مجھ سے جمال مصطفی ایک پلک جھپکنے تک محجوب ہو تو میں اپنے کو مسلمان بھی نہ سمجھوں۔

جامی علیہ الرحمۃ بھی یہی فرماتے ہیں:

گرچہ صد مرحلہ دور است ز پیش نظرم وَجْھُہٗ فِیْ نَظَرِیْ کُلَّ غَدَاۃٍ وَّ عَشِیّ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

اور امام جلال الدین سیوطی اپنی کتاب تنویر الحالک میں منکرین رؤیت سرور عالم ﷺ جاگتے ہوئے پر دلائل دیتے ہیں اور استدلال میں ابتداء حدیث بخاری و مسلم اور ابوداؤد پیش کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ۔

حضور ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب جاگتے ہوئے بھی دیکھے گا اور شیطان ہماری صورت میں متمثل ہو کر نہیں آ سکتا۔

اور ایسا ہی طبرانی نے حدیث مالک بن عبداللہ خثعمی اور حدیث ابی بکرہ سے روایت کیا اور دارمی نے حدیث ابی قتادہ سے ایسا ہی کیا۔

اور امام ابو محمد بن ابی حمزہ اپنی تعلیقات میں صحیح بخاری کی حدیث پر فرماتے ہیں: هٰذَا الْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَنْ يَرَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَسَيَرَاهُ فِي الْيَقْظَةِ وَهَلْ هٰذَا عَلٰى عُمُوْمِهٖ فِيْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ مَمَاتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوْ هٰذَا كَانَ فِيْ حَيَاتِهٖ وَهَلْ ذٰلِكَ لِكُلِّ مَنْ رَاٰهُ مُطْلَقًا اَوْ خَاصٌّ بِمَنْ فِيْهِ الْاَهْلِيَّةُ وَالْاِتِّبَاعُ بِسُنَّتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔ اَللَّفْظُ يُعْطِي الْعُمُوْمَ وَمَنْ يَّدَّعِي الْخُصُوْصَ فِيْهِ بِغَيْرِ مُخَصِّصٍ مِّنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُتَعَسِّفٌ وَالْحَالُ الْكَلَامُ فِيْ ذٰلِكَ۔

یہ حدیث اس امر پر دال ہے کہ جس نے حضور ﷺ کی زیارت کا شرف خواب میں حاصل کیا وہ یقیناً جاگتے ہوئے بھی مشرف ہوگا اب چند سوالات اس پر آتے ہیں وھو ھذا۔

کیا یہ مژدہ زیارت عموماً حین حیات کے لئے ہے یا بعد وفات بھی ہے۔

اور کیا یہ بشارت صرف حین حیات تک ہے۔

اور کیا یہ ہر اس شخص کے لئے ہے جس نے زیارت کی یا خاص ہے اس کے لئے جو متبع سنت ہو اور اس شرف کا اہل ہو۔

اس کا جواب صرف اور صرف یہ ہے کہ حدیث کے الفاظ عموم کا فائدہ دے رہے ہیں۔

اور جو اس میں تخصیص کرتا ہے وہ بغیر مخصص تخصیص کر رہا ہے یعنی حضور ﷺ نے عموماً بلا مخصص جس امر کی بشارت دی اس میں تخصیص کرنے والا متعسف ہے۔ اس مبحث پر امام محمد بن ابی جمرہ نے بہت طویل بحث فرما کر پھر فرمایا:

وَقَدْ ذُكِرَ عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ وَهَلُمَّ جَرًّا مِمَّنْ كَانُوْا رَاَوْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ وَكَانُوْا مِمَّنْ يُّصَدِّقُوْنَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَاَوْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْيَقْظَةِ وَسَاَلُوْهُ عَنْ اَشْيَآءَ كَانُوْا مُشَوَّشِيْنَ فَاَخْبَرَهُمْ بِتَفْرِيْجِهَا۔

اور ان سلف و خلف نے مسلسل بیان کیا جنہوں نے حضور ﷺ کی زیارت خواب میں کی انہوں نے اس حدیث کی تصدیق کی اور انہوں نے بحالت بیداری بھی اس کے بعد زیارت کی اور حضور ﷺ سے ان چیزوں کے متعلق سوال کیا جس میں انہیں تشویش تھی تو حضور ﷺ نے ان کی تفریح خاطر فرما دی۔

چنانچہ امام جلال الدین سیوطی اس قسم کی بہت سی احادیث نقل فرما کر آخر میں فرماتے ہیں:

فَحَصَلَ مِنْ مَجْمُوْعِ هٰذَا الْكَلَامِ وَالنُّقُوْلِ وَالْاَحَادِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ بِجَسَدِهٖ وَرُوْحِهٖ وَاَنَّهٗ يَتَصَرَّفُ وَيَسِيْرُ حَيْثُ شَآءَ فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَفِي الْمَلَكُوْتِ وَهُوَ بِهَيْئَتِهِ الَّتِيْ كَانَ عَلَيْهَا قَبْلَ وَفَاتِهٖ لَمْ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

یَتَبَدَّلْ مِنْهُ شَیْئٌ وَاِنَّهٗ مَغِیْبٌ عَنِ الْاَبْصَارِ کَمَا غُیِّبَتِ الْمَلٰئِکَةُ مَعَ کَوْنِهِمْ اَحْیَآءً بِاَجْسَادِهِمْ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی رَفْعَ الْحِجَابِ عَمَّنْ اَرَادَ اِکْرَامَهٗ بِرُؤْیَتِهٖ رَاٰهُ عَلٰی هَیْئَتِهِ الَّتِیْ هُوَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْهَا لَا مَانِعَ مِنْ ذٰلِکَ وَلَا دَاعِیَ اِلَی التَّخْصِیْصِ بِرُؤْیَتِهِ الْمِثَالِ۔

تو ان تمام بحثوں اور نقول احادیث کے بعد نتیجہ کلام یہ نکلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجسد العنصری زندہ ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک اس سے وابستہ ہے اور بے شک وہ ہستی مقدس متصرف ہے اور جہاں چاہے اور جب چاہے جیسے چاہے جس طرح چاہے اقطار ارض اور ملکوت میں سیر فرماتی ہے۔

اور حضور اسی ہیئت میں آج بھی ہیں جیسے قبل وفات تھے ہرگز آپ کا کچھ متبدل نہیں ہوا البتہ اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام نظروں سے مخفی ہیں جیسے ملائکہ کہ باوجود جسم وحیات کے مخفی ہیں تو جب اللہ چاہتا ہے اس سے رفع حجاب فرمادیتا ہے جس سے رؤیت وزیارت کا اکرام فرمادے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسی ہیئت میں زیارت کرتا ہے کہ جس حال میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اس میں کوئی مانع نہیں اور نہ اس پر داعیہ تخصیص ہے رؤیت مثال کا۔

وَ ذَهَبَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی نَحْوِ هٰذَا فِیْ سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّهُمْ اَحْیَآءٌ رُدَّتْ اِلَیْهِمْ اَرْوَاحُهُمْ بَعْدَ مَا قُبِضُوْا وَاُذِنَ لَهُمْ فِی الْخُرُوْجِ مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَالتَّصَرُّفِ فِی الْمَلَکُوْتِ الْعَلَوِیِّ وَالسِّفْلِیِّ۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ تمام انبیاء کرام کی بھی شان ہے کہ وہ زندہ ہیں ان کی روحیں بعد قبض روح لوٹا دی جاتی ہیں اور انہیں اپنی قبروں سے نکل کر تصرف ملکوت علوی وسفلی کا اختیار ہوتا ہے۔

اس پر بہت سی احادیث نقل فرماتے ہیں جو ان کے اس دعویٰ پر شاہد ہیں چنانچہ ابن حبان اپنی تاریخ میں اور طبرانی کبیر میں اور ابونعیم نے حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ یَمُوْتُ فَیُقِیْمُ فِیْ قَبْرِهٖ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی اپنی قبر میں چالیس دن سے زیادہ نہیں رہتا۔

عبدالرزاق اپنی مصنف میں سفیان ثوری سے اور وہ ابی المقدام سعید بن مسیب سے راوی ہیں: قَالَ مَا مَکَثَ نَبِیٌّ فِی الْاَرْضِ اَکْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا۔ کوئی نبی چالیس دن سے زیادہ وفات کے بعد زمین میں نہیں رہتا۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات اقدس کے متعلق فرمایا: اَنَا اَکْرَمُ عَلٰی رَبِّیْ مِنْ اَنْ یَّتْرُکَنِیْ فِیْ قَبْرِیْ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عزت عطا فرمائی کہ میں اپنی قبر میں تین دن سے زیادہ نہ رہوں گا اور بعض نے تین کے بجائے یَوْمَیْنِ دو دن بھی بتائے۔

اور شیخ صفی الدین بن ابی منصور اور شیخ عبدالقادر شیخ ابوالعباس طنجی سے راوی ہیں: اَنَّهٗ رَاَی السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَالْعَرْشَ وَالْکُرْسِیَّ مَمْلُوَّةً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ اور پھر آپ نے یہ شعر پڑھا۔

کَالشَّمْسِ فِیْ کَبِدِ السَّمَآءِ وَضَوْءُهَا یُغْشِی الْبِلَادَ مَشَارِقًا وَّ مَغَارِبَا

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ ریزی سے زمین، آسمان، عرش وکرسی سب مملو ہیں۔
جیسے سورج آسمان پر ہوتا ہے اور اس کی روشنی تمام آبادیوں کو مشرق ومغرب میں گھیرے ہوئے ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اور اس حدیث میں اختلاف الفاظ بھی ہے۔ جیسے مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰنِیْ اور مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اس کے یہی معنی نکلتے ہیں: کَانَ رُؤْیَاہُ صَحِیْحَۃً۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب میں دیکھنا یقیناً صحیح ہے۔

اور جب شہداء کے حق میں قرآن پاک میں ارشاد ہے بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ - فَرِحِیْنَ اور بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ تو حَیَاۃُ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ وَاَتَمُّ مِنْ حَیَاۃِ سَائِرِهِمْ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ۔ وَهِیَ فَوْقَ حَیَاۃِ الشُّهَدَآءِ بِكَثِیْرٍ۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اکمل واتم ہے سب کی حیات سے حتیٰ کہ وہ حیات شہداء کی حیات سے بھی بلند ہے۔ (روح المعانی)

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النّبیین ہونے پر آلوسی کہتے ہیں: وَكَوْنُهٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ مِمَّا نَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ وَصَدَعَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَاَجْمَعَتْ عَلَیْهِ الْاُمَّةُ فَیُكَفَّرُ مُدَّعِیْ خِلَافِهٖ وَیُقْتَلُ اِنْ اَصَرَّ۔

اور حدیث میں اس مسئلہ پر احمد، بخاری، مسلم، نسائی اور ابن مردویہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا بِنَاءً فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِیَةٍ مِّنْ زَوَایَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَصَحَّ عَنْ جَابِرٍ مَّرْفُوْعًا نَحْوُ هٰذَا۔ وَكَذَا عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ۔

وَلِلشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ الْعَرَبِیِّ قُدِّسَ سِرُّهٗ كَلَامٌ فِیْ حَدِیْثِ اللَّبِنَةِ قَدِ انْتَقَدَهٗ عَلَیْهِ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْاَجِلَّةِ فَعَلَیْكَ بِالتَّمَسُّكِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاللّٰہُ تَعَالٰی الْحَافِظُ مِنَ الْوُقُوْعِ فِی الْفِتْنَةِ۔

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔

عام اس سے کہ وہ موجود ہو یا معدوم اس کا وہ علیم ہے فَیَعْلَمُ سُبْحٰنَهُ الْاَحْكَامَ وَالْحِكَمَ الَّتِیْ بُنِیَتْ فِیْمَا سَبَقَ وَالْحِكْمَةَ فِیْ كَوْنِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ تو اللہ تعالیٰ تمام احکام کی حکمت کا بھی عالم ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النّبیین ہونے میں جو حکمت ہے اسے بھی وہی جانتا ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۲

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ﴿۴۲﴾

اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بولو

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ﴿۴۳﴾

وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے تاکہ تمہیں نکالے اندھیریوں سے روشنی کی طرف اور وہ مومنین پر مہربان ہے

تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِیْمًا ﴿۴۴﴾

ان کے لئے ملتے وقت کی تواضع سلام ہے اور تیار کر رکھا ہے ان کے لئے عزت کا ثواب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ﴿۴۵﴾

اے غیب کی خبریں بتانے والے بے شک ہم نے بھیجا تمہیں شاہد اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا

وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾

اور بلانے والا اللہ کی طرف اس کے حکم سے اور چمکا دینے والا چراغ

وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾

اور خوشخبری دو ایمان والوں کو کہ ان کے لئے اللہ کا بڑا فضل ہے

وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ دَعْ اَذٰىهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾

اور نہ مانو کافروں اور منافقوں کی بات اور درگزر فرماؤ ان کی ایذاؤں سے اور اللہ پر بھروسا رکھو اور اللہ کافی ہے کارساز

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾

اے ایمان والو جب تم نکاح کرو مومنہ خاتون سے پھر انہیں طلاق دو بے ہاتھ لگائے تو نہیں تم پر کچھ عدت جسے گنو تو انہیں کچھ فائدہ دو اور حسن سلوک سے انہیں چھوڑ دو

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ٘ وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾

اے غیب دان نبی ہم نے تمہارے لئے حلال کیں وہ بیویاں جنہیں تم مہر دو اور وہ کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں اور تمہارے ہاتھ کا مال اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی اور وہ عورت مومنہ جو اپنے کو نبی کے حضور نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہیں یہ خاص تمہارے لئے ہے اور مومنوں کو نہیں ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے ان کی بیویوں اور ان کے ہاتھ کے مال (یعنی) کنیزوں میں تاکہ نہ ہو تم پر کوئی تنگی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُـْٔوِيْۤ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَ مَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَ لَا يَحْزَنَّ وَ يَرْضَيْنَ بِمَاۤ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۱﴾

پیچھے ہٹاؤ جسے چاہو ان میں سے اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم چاہو ان میں سے کنارے کر دو تو نہیں گناہ تم پر یہ اس کے نزدیک تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غم نہ کریں اور راضی رہیں اس پر جو کچھ تم انہیں عطا فرماؤ اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے سب کے دلوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

میں ہے اور اللہ علم وحلم والا ہے

لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ۝۵۲ ع

نہیں حلال ان کے بعد تمہیں اور عورتیں اور نہ یہ کہ ان کے عوض اور بیویاں بدلو اگرچہ پسند آئے تمہیں ان کا حسن مگر کنیز تمہارے ہاتھ کا مال ہے اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے

## حل لغات چھٹا رکوع۔سورۃ احزاب۔پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| یٰۤاَیُّهَا۔اے | الَّذِیْنَ۔وہ جو | اٰمَنُوا۔ایمان لائے ہو | اذْكُرُوا۔ذکر کرو |
| اللّٰهَ۔اللہ کا | ذِكْرًا۔ذکر | كَثِیْرًا۔بہت | وَّ۔اور |
| سَبِّحُوْهُ۔پاکی بولو اس کی | بُكْرَةً۔صبح | وَّ۔اور | اَصِیْلًا۔شام |
| هُوَ۔وہ | الَّذِیْ۔وہ ہے جو | یُصَلِّیْ۔درود بھیجتا ہے | عَلَیْكُمْ۔تم پر |
| وَ۔اور | مَلٰٓىِٕكَتُهٗ۔اس کے فرشتے | لِیُخْرِجَكُمْ۔تا کہ تم کو نکالے | مِّنَ الظُّلُمٰتِ۔اندھیروں سے |
| اِلَی۔طرف | النُّوْرِ۔روشنی کی | وَ۔اور | كَانَ۔ہے وہ |
| بِالْمُؤْمِنِیْنَ۔مومنوں پر | رَحِیْمًا۔مہربان | تَحِیَّتُهُمْ۔ان کا تحفہ | یَوْمَ۔جس دن |
| یَلْقَوْنَهٗ۔ملیں گے اسے | سَلٰمٌ۔سلام ہوگا | وَ۔اور | اَعَدَّ۔تیار کیا |
| لَهُمْ۔ان کے لئے | اَجْرًا۔اجر | كَرِیْمًا۔اچھا | یٰۤاَیُّهَا۔اے |
| النَّبِیُّ۔نبی | اِنَّآ۔بے شک | اَرْسَلْنٰكَ۔بھیجا ہم نے تجھ کو | |
| شَاهِدًا۔شاہد | وَّ۔اور | مُبَشِّرًا۔خوشخبری دیتا | وَّ۔اور |
| نَذِیْرًا۔ڈر سناتا | وَّ۔اور | دَاعِیًا۔بلانے والا | اِلَی۔طرف |
| اللّٰهِ۔اللہ کی | بِاِذْنِهٖ۔اس کے حکم سے | وَ۔اور | سِرَاجًا۔چراغ |
| مُّنِیْرًا۔روشن | وَ۔اور | بَشِّرِ۔خوشخبری دے | الْمُؤْمِنِیْنَ۔مومنوں کو |
| بِاَنَّ۔کہ بے شک | لَهُمْ۔ان کے لئے ہے | مِّنَ اللّٰهِ۔اللہ سے | فَضْلًا۔فضل |
| كَبِیْرًا۔بڑا | وَ۔اور | لَا۔نہ | تُطِعِ۔کہا مان |
| الْكٰفِرِیْنَ۔کافروں کا | وَ۔اور | الْمُنٰفِقِیْنَ۔منافقوں کا | وَ۔اور |
| دَعْ۔درگزر کر | اَذٰی۔تکلیف | هُمْ۔ان کی سے | وَ۔اور |
| تَوَكَّلْ۔بھروسا کر | عَلَی۔اوپر | اللّٰهِ۔اللہ کے | وَ۔اور |
| كَفٰی۔کافی ہے | بِاللّٰهِ۔اللہ | وَكِیْلًا۔کارساز | یٰۤاَیُّهَا۔اے |
| الَّذِیْنَ۔وہ جو | اٰمَنُوْٓا۔ایمان لائے ہو | اِذَا۔جب | نَكَحْتُمُ۔نکاح کرو تم |
| الْمُؤْمِنٰتِ۔مومن عورتوں سے | ثُمَّ۔پھر | طَلَّقْتُمُوْ۔طلاق دو | هُنَّ۔ان کو |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-QOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| مِنْ قَبْلِ۔ پہلے | اَنْ۔ اس سے کہ | تَمَسُّوْ۔ ہاتھ لگاؤ تم | هُنَّ۔ ان کو |
| فَمَا۔ تو نہیں | لَكُمْ۔ تمہارے لئے | عَلَيْهِنَّ۔ ان پر | مِنْ عِدَّةٍ۔ کوئی عدت |
| تَعْتَدُّوْنَهَا۔ کہ تم ان کی عدت شمار کرو | | فَمَتِّعُوْ۔ تو فائدہ دو | هُنَّ۔ ان کو |
| وَ۔ اور | سَرِّحُوْ۔ چھوڑ دو | هُنَّ۔ ان کو | سَرَاحًا۔ چھوڑنا |
| جَمِيْلًا۔ اچھا | يٰاَيُّهَا۔ اے | النَّبِيُّ۔ نبی | اِنَّآ۔ بے شک ہم نے |
| اَحْلَلْنَا۔ حلال کیں | لَكَ۔ تیرے لئے | اَزْوَاجَكَ۔ تیری بیویاں | الّٰتِيْٓ۔ وہ کہ |
| اٰتَيْتَ۔ دیا تو نے | اُجُوْرَ۔ حق مہر | هُنَّ۔ ان کا | وَ۔ اور |
| مَا۔ جو | مَلَكَتْ۔ ملک میں آئیں | يَمِيْنُكَ۔ تیرے ہاتھ میں | مِمَّآ۔ اس سے جو |
| اَفَآءَ۔ غنیمت دی | اللّٰهُ۔ اللہ نے | عَلَيْكَ۔ تجھ کو | وَ۔ اور |
| بَنٰتِ۔ بیٹیاں | عَمِّكَ۔ تیرے چچا کی | وَ۔ اور | بَنٰتِ۔ بیٹیاں |
| عَمّٰتِكَ۔ تیری پھوپھیوں کی | وَ۔ اور | بَنٰتِ۔ بیٹیاں | خَالِكَ۔ تیرے ماموں کی |
| وَ۔ اور | بَنٰتِ۔ بیٹیاں | خٰلٰتِكَ۔ تیری خالاؤں کی | الّٰتِيْ۔ وہ جنہوں نے |
| هَاجَرْنَ۔ ہجرت کی | مَعَكَ۔ تیرے ساتھ | وَ۔ اور | امْرَاَةً۔ عورت |
| مُّؤْمِنَةً۔ مومن | اِنْ۔ اگر | وَّهَبَتْ۔ بخش دے | نَفْسَهَا۔ اپنا نفس |
| لِلنَّبِيِّ۔ نبی کو | اِنْ۔ اگر | اَرَادَ۔ چاہے | النَّبِيُّ۔ نبی |
| اَنْ۔ یہ کہ | يَّسْتَنْكِحَهَا۔ نکاح کرے اس سے | | خَالِصَةً۔ یہ خاص اجازت ہے |
| لَّكَ۔ تیرے لئے | مِنْ دُوْنِ۔ سوائے | الْمُؤْمِنِيْنَ۔ مومنوں کے | قَدْ۔ بے شک |
| عَلِمْنَا۔ ہم نے جانا | مَا۔ جو | فَرَضْنَا۔ فرض کیا ہم نے | عَلَيْهِمْ۔ ان پر |
| فِيْٓ۔ بیچ | اَزْوَاجِهِمْ۔ ان کی بیویوں کے | وَ۔ اور | مَا۔ جو |
| مَلَكَتْ۔ مالک ہیں | اَيْمَانُهُمْ۔ ان کے ہاتھ | لِكَيْلَا۔ تا کہ نہ | يَكُوْنَ۔ ہو |
| عَلَيْكَ۔ تجھ پر | حَرَجٌ۔ تنگی | وَ۔ اور | كَانَ۔ ہے |
| اللّٰهُ۔ اللہ | غَفُوْرًا۔ بخشنے والا | رَّحِيْمًا۔ مہربان | تُرْجِيْ۔ دور کرے تو |
| مَنْ۔ جسے | تَشَآءُ۔ چاہے | مِنْهُنَّ۔ ان میں سے | وَ۔ اور |
| تُؤْوِيْٓ۔ قریب کرے | اِلَيْكَ۔ اپنی طرف | مَنْ۔ جسے | تَشَآءُ۔ چاہے |
| وَ۔ اور | مَنِ۔ جسے | ابْتَغَيْتَ۔ چاہے | مِمَّنْ۔ ان سے جنہیں |
| عَزَلْتَ۔ دور کیا | فَلَا۔ تو نہیں | جُنَاحَ۔ گناہ | عَلَيْكَ۔ تجھ پر |
| ذٰلِكَ۔ یہ | اَدْنٰٓى۔ بہت قریب ہے | اَنْ۔ یہ کہ | تَقَرَّ۔ ٹھنڈی رہیں |
| اَعْيُنُهُنَّ۔ ان کی آنکھیں | وَ۔ اور | لَا۔ نہ | يَحْزَنَّ۔ غم کھائیں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | يَرْضَيْنَ۔خوش رہیں | بِمَآ۔اس پر جو | اٰتَيْتَهُنَّ۔تو ان کو دے |
| كُلُّهُنَّ۔سب کو | وَ۔اور | اللّٰهُ۔اللہ | يَعْلَمُ۔جانتا ہے |
| مَا۔جو | فِيْ۔بیچ | قُلُوْبِكُمْ۔تمہارے دلوں کے ہے | |
| وَ۔اور | كَانَ۔ہے | اللّٰهُ۔اللہ | عَلِيْمًا۔جاننے والا |
| حَلِيْمًا۔حلم والا | لَا۔نہیں | يَحِلُّ۔حلال | لَكَ۔تیرے لئے |
| النِّسَآءُ۔عورتیں | مِنْۢ بَعْدُ۔ان کے بعد | وَ۔اور | لَآ۔نہ |
| اَنْ۔یہ کہ | تَبَدَّلَ۔تبدیل کرے تو | بِهِنَّ۔ان کے ساتھ | مِنْ اَزْوَاجٍ۔بیویاں |
| وَّ۔اور | لَوْ۔اگرچہ | اَعْجَبَكَ۔پسند آئے تجھ کو | حُسْنُهُنَّ۔ان کا حسن |
| اِلَّا۔مگر | مَا۔جو | مَلَكَتْ۔مالک ہو | يَمِيْنُكَ۔تیرا ہاتھ |
| وَ۔اور | كَانَ۔ہے | اللّٰهُ۔اللہ | عَلٰى۔اوپر |
| كُلِّ۔ہر | شَيْءٍ۔شے کے | رَّقِيْبًا۔نگہبان | |

## خلاصہ تفسیر چھٹا رکوع۔سورۃ احزاب۔پ ۲۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾

اے ایمان والو اللہ کی یاد کثرت سے کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔

ذکر کثیر سے مراد اللہ تعالیٰ کی یاد دل میں رکھنا ہے اور تسبیح بکرۃ یعنی صبح وَّاَصِيْلًا یعنی شام اس لئے خصوصیت سے کرنے کا حکم ہے کہ صبح و شام کے اوقات ان ملائکہ کے جمع ہونے کے اوقات ہیں جو روز و شب جمع ہوتے ہیں یعنی جو فرشتے عصر کے بعد سے صبح تک رہتے ہیں وہ صبح دوسرے فرشتوں سے ملتے ہیں اور صبح کے فرشتے عصر تک رہ کر جاتے ہیں۔تو فجر اور عصر کی عبادت ایسی ہے جس پر ملائکہ گواہی دیتے ہیں۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ اطراف لیل و نہار کا تذکرہ کرنے سے مداومت ذکر کی طرف اشارہ ہے۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

وہ ذات وہ ہے کہ درود بھیجتی ہے تم پر اور اس کے فرشتے تاکہ تمہیں نکالے اندھیریوں سے اجالے کی طرف اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔

## آیہ کریمہ کا شان نزول

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الخ نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم جب آپ کو اللہ تعالیٰ کوئی شرف و فضل عطا فرماتا ہے تو آپ کے نیاز مندوں کو بھی بطفیل سامی نوازتا ہے مگر اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ میں غلاموں کو کوئی شرف نہیں عطا ہوا اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

اور ارشاد ہوا کہ ہم اپنے حبیب پر درود بھیج کر تمہیں کفر و معصیت اور ناخدا شناسی کی اندھیریوں سے نور حق و ہدایت اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

معرفت الٰہی کی روشنی کی طرف ہدایت فرماتے ہیں اور ہم تو ایمان والوں پر مہربان ہی مہربان ہیں۔

تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِیْمًا ﴿۴۴﴾

ان کی دعا ملنے والے دن سلام ہے اور ان کے لئے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

ملنے کے دن سے مراد یا یوم انتقال ہے یا قبروں سے نکلنے کا دن یا جنت میں داخل ہونے کا دن۔

روایت ہے کہ جب ملک الموت قبض روح مومن کرنے آتے ہیں تو فرماتے ہیں تیرا رب تجھے سلام فرماتا ہے۔

اور یہ بھی روایت ہے کہ مومنین جب قبروں سے نکلیں گے تو ملائکہ ان پر سلام کہیں گے کما قال تعالیٰ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ (جمل- خازن)

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۴۶﴾

اے غیب کی خبریں دینے والے نبی بے شک ہم نے تمہیں بھیجا شاہد مطلق اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور بلانے والا اللہ کی طرف اس کے حکم سے اور چمکا دینے والا آفتاب۔

شاہد کا ترجمہ گواہ بھی ہے اور شاہد اسی وجہ میں گواہ کو کہتے ہیں کہ موقع کا مشاہدہ کئے ہوتا ہے۔ تو شاہد کا ترجمہ حاضر و ناظر ہی ہوگا۔

مفردات راغب میں ہے ہمارے اس دعویٰ پر تائید ہے وہ فرماتے ہیں: اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ الْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْ بِالْبَصِیْرَةِ۔ شہود اور شہادت کے معنی حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے ہیں عام اس سے کہ بصر کے ساتھ ہو یا بصیرت کے ساتھ۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم چونکہ شاہد مطلق ہیں اس لئے اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا تنوین تنکیر کے ساتھ فرمایا یعنی آپ تمام عالم کی طرف مبعوث ہیں کما قال تعالیٰ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا۔ تو جب آپ کی رسالت رسالت عامہ ہے جیسے کہ سورۃ فرقان کی پہلی آیت میں لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا فرمایا۔

تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر قیامت تک ہونے والی ہر شے منکشف ہونی لازم ہوئی تاکہ آپ شاہد خلق ہوں اور ایسے شاہد ہوں کہ ہر مشہود کے اعمال و افعال اور احوال تصدیق و تکذیب ہدایت و ضلال پر آپ واقف ہوں اور فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا کے مصداق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں۔ تفسیر ابوالسعود و جمل میں یہی تصریح ہے۔

اور مُبَشِّرًا میں یہ امر واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایمان والوں کو جنت کی خوشخبری اور وہاں کے عیش و آرام کی تصریح فرمانے والے ہیں۔۔

وَّ نَذِیْرًا میں کفار نابکار کو جہنم کا ڈر سنانے والے ہیں اور وہاں کی تکالیف کی وضاحت فرمانے والے ہیں۔

اور وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ سے اس امر کو واضح فرمایا کہ خلق کو طاعت الٰہی کی دعوت بحکم رب الارباب آپ دینے والے ہیں۔

وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا کے لفظی ترجمہ سے چراغ معنی بنتے ہیں لیکن تفسیر القرآن بالقرآن کے ماتحت سراج کے معنی آفتاب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہی صحیح ہیں تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِيْرًا۔ اس آیت کریمہ میں سراج آفتاب کوفرمایا اور وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا سورج کے لئے فرمایا بہرحال سراج سے مراد آفتاب ہی ہے سورۃ نوح میں تو صاف وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ہی ارشاد ہے لہٰذا سِرَاجًا مُّنِيْرًا کے معنی چمکا دینے والا آفتاب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کواللہ تعالیٰ نے فرمایا اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے قصیدہ میں فرمایا:

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِيْنَ وَ شَمْسُنَا ۔۔۔ اَبَدًا عَلٰى اُفُقِ الْعُلٰى لَا تَغْرُبُ

اور شیخ صفی الدین ابن ابی منصور نے شیخ ابوالعباس طنجی کا جوشعر فرمایا اس میں بھی یہی ہے:

كَالشَّمْسِ فِيْ كَبِدِ السَّمَآءِ وَ ضَوْءُ هَا ۔۔۔ يُغْشِي الْبِلَادَ مَشَارِقًا وَ مَغَارِبًا

اور میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ سراج وہاج تو آفتاب عالمتاب کی تعریف میں ارشاد ہوا ہے لیکن نور مجسم تاجدار عرب وعجم رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو درحقیقت وہ نور ہیں کہ ایسے ایسے ہزار ہا آفتاب اس نبوت کے نور سے مستنیز ہوئے اوراس آفتاب حق نے تو کفروشرک کے ظلمات شدیدہ کو اپنے نورحقیقت افروز سے مٹادیا اور خلق میں معرفت توحید الٰہی تک پہنچنے کی راہیں روشن کردیں اور وادیٔ ضلالت کی تاریک راہوں میں گم ہونے والوں کو اپنے انوار ہدایت سے راہ پر قائم کردیا اور اپنے نور نبوت سے ضمائر وبصائر اور قلوب وارواح کوروشن ومنور فرمادیا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ وجود جسے سراج منیر فرمایا وہ وجود ہے جس نے ہزار ہا سراج وہاج بنادیئے اس لئے منیر آپ کی شان میں ارشاد ہوا تاکہ سمجھنے والا سمجھ لے کہ یہی وہ منور کائنات ہے جس کے نور کی تیزی بارگاہ احدیت کا مشاہدہ کراسکتی ہے یہی وہ منیر ہے جس کا استنار حقیقت کی حقیقت کوہم پر روشن وواضح کرتا ہے چنانچہ انہی کوارشاد ہوا کہ

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾

اے محبوب ایمان والوں کو بشارت دو کہ ان کے لئے اللہ کا بڑا فضل ہے۔

کہ اس نے اس سراج منیر کو اس غیب کی خبریں دینے والے کو اس شاہد کائنات کو اس مبشر اعظم کو اس نذیر عالم کو اس داعی الی اللہ کو اس سراج منیر کو تم پر مبعوث فرمایا۔ جس کی ادنیٰ صفت یہ ہے جو بوصیری نے کی:

كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ ۔۔۔ وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِيْ هِمَمٍ

جس کے حضور تمام انبیاء کرام اور بارگاہ قدس کے تمام ملک عظام جھولیاں پھیلائے ہوئے ہیں۔

وَ كُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ ۔۔۔ غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

اشعار منقولہ کی شرح ہماری شرح قصیدہ ''الطیب الوردہ علی قصیدۃ البردۃ'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ اب آگے ارشاد ہے:

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾

اور نہ پیروی کرنا کافروں اور منافقوں کی اور ان کی ایذارسانی سے درگزر فرمائیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں اور وہ اللہ کافی ہے تمہارا کارساز۔

اس لئے کہ ابھی ہم نے حکم جہاد نافذ نہیں فرمایا تو جب تک حکم جہاد نہ آئے ان کی ایذارسانی سے درگزر فرمائیں پھر جب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حکم قتال آجائے اس وقت اس پر عمل فرمائیں۔
23/23 یہ حکم دینا نہ دینا حکمت الٰہی کے ماتحت ہے جسے اللہ اور اس کا حبیب جانتا ہے ہمارا کام اتباع اور محض اتباع ہے۔اس کے بعد چند احکام خواتین اسلام کے حق میں مومنوں پر نافذ کئے گئے چنانچہ ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٤٩﴾

اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بلا خلوت صحیحہ طلاق دے دو تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو تو انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح حسن سلوک سے چھوڑ دو۔

سَرِّحُوهُنَّ کی تفسیر پہلے ہم کر چکے ہیں۔اس آیۂ کریمہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اگر عورت کو قبل قربت و خلوت صحیحہ طلاق دی جائے تو اس پر عدت واجب نہیں۔

خلوت صحیحہ قربت و مجامعت کے حکم میں ہے۔لہٰذا اگر میاں بیوی تخلیہ میں ایک جگہ ہو گئے تو عدت واجب ہو گئی اگرچہ مباشرت ہو یا نہ ہو۔

دوسرے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ حکم مومنہ کے لئے ہے اور کتابیہ کے لئے بھی تبعاً یہی حکم ہے اور یہ بھی اس حکم سے مستفاد ہوا کہ نکاح مومنہ سے کرنا بہتر ہے اگرچہ کتابیہ سے بھی جائز ہے۔اور

سَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا کے تحت یہ تصریح ہے کہ اگر مہر مقرر ہو چکا ہو تو نصف یعنی آدھا مہر قبل خلوت صحیحہ واجب ہے اور اگر مہر کا تعین نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا تین کپڑوں کا دینا واجب ہے۔

اور سَرِّحُوهُنَّ سے یہ مفہوم ہوا کہ اسے اچھی طرح چھوڑ دو کا یہ مطلب ہے کہ ان کے حقوق ادا کر دو اور ان کو کوئی ضرر نہ پہنچاؤ نہ انہیں روکو اس لئے کہ ان پر عدت نہیں ہے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے خاص احکام نافذ کئے گئے چنانچہ ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ ۠

اے غیب بتانے والے نبی! ہم نے حلال فرمائیں تمہارے لئے تمہاری وہ بیویاں جن کو تم مہر دو اور تمہاری مملوکہ کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی۔

آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ سے ثابت ہوا کہ مہر کی تعجیل اور عقد میں تعین افضل ہے۔

اور یہ کہ مہر شرط حلت ہو ایسا نہیں۔اسی وجہ میں مہر کو معجّل طریقہ پر دینا یا مہر معجّل مقرر کرنا افضل اور اولیٰ ہے واجب نہیں کما فی تفسیر احمدی ملا جیون علیہ الرحمۃ۔

اور مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ سے یہاں مراد حضرت صفیہ اور حضرت جویریہ ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آزاد فرما کر ان سے نکاح کر لیا۔یہاں ازواج منکوحہ اور کنیزوں کا علیحدہ علیحدہ حکم ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

جہاد میں غنائم جو آئیں ان میں کنیزیں مملوک بملک یمین ہوتی ہیں خواہ وہ خریدی جائیں یا ہبہ کے طور پر آئیں یا وراثت میں ملیں یا وصیت سے حاصل ہوں سب حلال ہیں۔

یہاں ان کا تذکرہ فضیلت کے لئے ہے۔ ایسے ہی هَاجَرْنَ مَعَكَ بھی بطور فضیلت بیان کیا گیا اس لئے کہ ہجرت کے علاوہ بھی جو مملوکات ہیں وہ بھی حلال ہیں۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ حکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خاص ہو اور وہ حلت اس قید کے ساتھ ہو کہ وہ ہجرت کرنے والیاں ہوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں جیسے ام ہانی بنت ابوطالب تھیں۔

اور بنات عم چچا کی لڑکی بنات عمات پھوپھیوں کی لڑکیاں اور بنات خال ماموں کی بیٹیاں بنات خالات خالاؤں کی اولاد تو عموماً شریعت مطہرہ میں حلال ہیں یعنی ان سے نکاح جائز ہے هَاجَرْنَ مَعَكَ کی تصریح برائے فضیلت ہے۔

آگے ارشاد ہے۔

**وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۚ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ**

اور ہر ایمان والی خاتون اگر وہ اپنے کو نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہیں حلال ہے یہ خاص آپ کے لئے ہے امت کے لئے نہیں۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس مومنہ عورت کو بھی حلال فرمایا جو بغیر مہر اور بغیر شروط نکاح اپنے کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہبہ کرے اور حضور اسے نکاح میں لانا منظور فرمائیں۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس میں آئندہ کے حکم کا بیان ہے اس لئے کہ وقت نزول آیت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں سے کوئی بھی ایسی نہ تھیں جو ہبہ کے ذریعہ سے مشرف بہ زوجیت ہوئی ہوں اور جن مومنہ عورتوں نے اپنے کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نذر کردیا وہ حضرت میمونہ بنت حارث اور حضرت خولہ بنت حکیم اور حضرت ام شریک اور حضرت زینب بنت خزیمہ ہیں۔ (تفسیر احمدی)

اور اس قسم کا نکاح بے مہر خاص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جائز ہے امت کے لئے نہیں۔ امت پر بہرحال مہر واجب ہے خواہ مہر معین نہ کریں یا قصداً مہر کی نفی کردیں۔

**قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾**

ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے ان کی بیویوں اور ان کی مملوکہ کنیزوں میں تاکہ نہ ہو تم پر کوئی تنگی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی بیویوں کے حق میں جو کچھ مقرر فرمایا ہے مہر اور گواہ اور باریاں یہ سب واجب ہیں اور چار حرہ عورتوں تک نکاح کرنا جائز ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرعاً مہر کی مقدار مقرر ہے اور وہ دس درہم ہیں جس سے کم کرنا ممنوع ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

## نوٹ

درہم ساڑھے تین ماشہ چاندی کا ہوتا ہے تو ۳۵ ماشہ چاندی مہر میں لازمی ہے اس سے کم کرنا جائز نہیں اور زیادہ جتنا چاہے بتراضیٔ طرفین جائز ہے جیسا کہ احادیث میں ہے۔

لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ۔ اور وہ خصوصیت جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے وہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہی محدود ہے اور وہ یہ کہ محض ہبہ سے بغیر مہر حلال ہیں۔ دوسروں کے لئے نہیں۔

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَلَا یَحْزَنَّ وَیَرْضَیْنَ بِمَاۤ اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ۝۵۱

پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں یہ حکم اس لئے نزدیک تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غم نہ کریں اور تم انہیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب راضی رہیں اور اللہ جانتا ہے جو تم سب کے دلوں میں ہے اور اللہ علم و حلم والا ہے۔

تُرْجِیْ۔ اِرْجَاء سے ماخوذ ہے اور ارجاء کہتے ہیں مؤخر کرنے کو یعنی پیچھے ہٹانے کو۔ یہاں ترجی سے مراد مضاجعت ترک کرنا ہے یعنی ہم بستری میں کسی کو علیحدہ کر دینا۔

وَتُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ۔ تُؤْوِیْ مشتق ہے اِیْوَاء سے اور ایواء کہتے ہیں جگہ دینے کو

وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ۔ اِبْتَغَیْتَ کے یہاں معنی طَلَبْتَ کے ہیں اور عَزَلْتَ کے معنی تَرَكْتَ ہیں۔ خلاصہ تفسیر آیت یہ ہوا کہ اے محبوب! آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ جس بیوی کو چاہیں پاس رکھیں اور ازواج میں باری مقرر کریں یا نہ کریں۔

لیکن باوجود اس کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ازواج مطہرات کے ساتھ عدل فرماتے اور سب کی باریاں برابر رکھتے سوا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے کہ آپ نے اپنی باری کا دن حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا تھا اور بارگاہ رسالت میں عرض کر دیا تھا کہ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میرا حشر امہات المومنین میں ہو۔

چنانچہ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ یہ آیت ان خواتین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنے کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد کر دیا تھا اور منجانب اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مختار کیا گیا کہ ان میں سے جسے چاہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبول فرمائیں تزوج کریں اور جس سے چاہیں انکار فرما دیں۔

وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ۔ کے یہ معنی ہیں کہ جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازواج میں سے معزول یا ساقط القسمۃ کر دیں اسے جب چاہیں اپنے پاس بلا لیں اور اسے نوازیں اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختار ہیں۔

اور وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ۔ کا یہ مفہوم ہے کہ جب وہ یہ جان لیں گی کہ یہ تفویض اور اختیار آپ کو منجانب اللہ عطا ہوا ہے جو اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ اور اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا میں ہے۔

تو ان کے دل مطمئن ہو جائیں گے یا یہ معنی ہیں کہ عزل و نصب کا ازواج میں جو اختیار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملا ہے وہ من

جانب اللہ ملا ہے۔

اس کے بعد ازواج مطہرات کے حق میں ان کے اس ایثار کے بعد یہ حکم نازل ہوا اور نصاب "نو" کے اندر ختم فرما دیا۔

چنانچہ ارشاد ہے:

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿٥٢﴾

ان کے بعد اور عورتیں تمہیں حلال نہیں اور نہ یہ کہ ان کے عوض اور بیویاں بدلو اگرچہ تمہیں ان کا حسن پسند آئے مگر کنیز جو آپ کی مملوک ہو اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

بعد ان نو بیویوں کے جن کے اسماء گرامی ہم پہلے لکھ چکے ہیں جو حضور ﷺ کے نکاح میں تھیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کر لیا تھا اور تارک دنیا ہو گئی تھیں۔

اس کے علاوہ حضور ﷺ کے لئے ازواج کا نصاب نو تک رکھ دیا گیا جیسے امت کے لئے چار کا نصاب ہے۔

اور وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ کے یہ معنی ہیں کہ انہیں طلاق دے کر ان کی جگہ دوسری عورتوں سے نکاح بھی ممنوع فرما دیا۔ یہ احترام تھا ازواج مطہرات کا۔ اس لئے کہ جب حضور ﷺ نے بحکم الٰہی انہیں اختیار دیا تھا کہ اللہ و رسول اور یوم آخرت قبول کرو یا دنیا لے لو۔ تو انہوں نے بہ طیب خاطر ترک دنیا کر کے اللہ و رسول اور دار آخرت قبول کیا تھا اس پر ان کا یہ احترام ہوا کہ حضور ﷺ کو ان کے علاوہ اور رشتہ کی بھی ممانعت ہو گئی اور حضور ﷺ نے بھی انہیں نو پر قناعت فرمائی اور آخر تک یہی نو بیویاں رہیں۔

حضرت صدیقہ اور ام سلمہ فرماتی ہیں کہ آخر میں حضور ﷺ کے لئے حلال کر دیا گیا تھا کہ جتنی عورتیں چاہیں ان سے نکاح فرما لیں۔ اس روایت کے لحاظ سے یہ آیہ کریمہ منسوخ الحکم ہے اور اس کی ناسخ وہی آیت ہے: اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ الخ

اور مملوکہ کی حلت اس آیہ کریمہ میں بھی موجود ہے۔

چنانچہ حضرت ماریہ قبطیہ حضور ﷺ کی ملک میں آئیں اور ان سے حضور ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی جنہوں نے طفولیت میں ہی وفات پائی۔

اور وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا۔ فرما کر اس امر کی وضاحت فرمائی کہ نگہبانی سب کی ہمارے ہی ہاتھ میں ہے۔

## مختصر تفسیر اردو چھٹا رکوع ۔ سورۃ احزاب ۔ پ ۲۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾

اے ایمان والو اللہ کی یاد بہت کرو اور اس کی تسبیح صبح و شام کرو۔

آلوسی فرماتے ہیں: بِمَا هُوَ جَلَّ وَعَلَا اَهْلُهُ مِنَ التَّهْلِيْلِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّمْجِيْدِ وَالتَّقْدِيْسِ اس شان سے اس کی یاد کرو جس شان کا وہ اہل ہے تہلیل و تحمید و تمجید و تقدیس میں۔

ذِكْرًا كَثِيْرًا۔ يَعُمُّ اَغْلَبَ الْاَوْقَاتِ وَالْاَحْوَالِ۔ ہر وقت اور ہر حال میں اس کا ذکر کرو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

چنانچہ ابن عباس فرماتے ہیں: اَلذِّکْرُ الْکَثِیْرُ اَنْ لَّا یَنْسٰی جَلَّ شَانُہٗ۔ ذکر کثیر سے یہ مراد ہے کہ اپنے رب کو کسی حال میں نہ بھولے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ اسماء حسنیٰ کے ساتھ اس کی یاد کرے اور جو امور اس کے لائق نہیں ان سے اسے منزہ جانے۔

مقاتل کہتے ہیں ذکر سے مراد یہ ہے کہ ہر وقت کہتا رہے: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ مَنْ قَالَ ذٰلِکَ ثَلَاثِیْنَ مَرَّۃً فَقَدْ ذَکَرَ اللّٰہَ تَعَالٰی ذِکْرًا کَثِیْرًا۔ جو تیس بار یہ پڑھ لے وہ ذکر کثیر کرنے والوں میں ہے۔

اور مجمع البیان میں واحدی سے بسند ضحاک بن مزاحم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: قَالَ جَاءَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عَدَدَ مَا عَلِمَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمَ وَمِلْئَ مَا عَلِمَ۔

فَاِنَّہٗ مَنْ قَالَہَا کُتِبَ لَہٗ سِتُّ خِصَالٍ۔

کُتِبَ (۱) مِنَ الذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی کَثِیْرًا (۲) وَکَانَ اَفْضَلُ مِنْ ذِکْرِہٖ بِاللَّیْلِ وَالنَّہَارِ (۳) وَکُنَّ لَہٗ غَرْسًا فِی الْجَنَّۃِ (۴) وَتَحَاتَتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ کَمَا تَحَاتَتْ وَرَقُ الشَّجَرِ الْیَابِسَۃِ (۵) وَیَنْظُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ (۶) وَمَنْ نَظَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ لَمْ یُعَذِّبْہُ۔ کَذَا رَاَیْتُہٗ فِیْ مُدَوَّنِہٖ فَلَا تَغْفُلْ۔

فرماتے ہیں حضرت روح الامین حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا آپ فرمائیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عَدَدَ مَا عَلِمَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمَ وَمِلْئَ مَا عَلِمَ۔

جو یہ پڑھے اسے چھ خصلتیں عطا ہوں گی:

(۱) اللہ کے بہت ذکر کرنے والوں میں اس کا نام لکھا جائے گا۔

(۲) اور وہ رات دن کے ذاکروں سے افضل ہوگا۔

(۳) اور اس کے ذکر کا جنت میں ایک پودا اگایا جائے گا۔

(۴) اور اس کی تمام خطائیں گر جائیں گی جیسے سوکھے درخت کے پتے گرتے ہیں۔

(۵) اور اللہ اس کی طرف بہ نظر رحمت دیکھے گا۔

(۶) اور جس کی طرف اللہ بہ نظر رحمت دیکھ لے وہ عذاب سے محفوظ رہے گا۔

وَسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا۔ اور اس کی تسبیح وتنزیہ صبح وشام کرو۔ یعنی اول نہار سے آخر نہار تک۔

آلوسی فرماتے ہیں: فَضْلِہِمَا عَلٰی سَائِرِ الْاَوْقَاتِ لِکَوْنِہِمَا تَحْضُرُ لَہُمَا مَلَائِکَۃُ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ۔ یہ صبح وشام کی تسبیح کی تخصیص محض اس لئے ہے کہ ان دونوں وقتوں میں ملائکہ لیل ونہار موجود ہوتے ہیں۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اِنَّ الْمُرَادَ بِالتَّسْبِیْحِ الصَّلٰوۃُ اَیْ بِاِطْلَاقِ الْجُزْءِ عَلَی الْکُلِّ وَالتَّسْبِیْحُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا صَلٰوۃُ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ۔ تسبیح سے مراد نماز ہے یہاں جز کا اطلاق کل پر کیا گیا ہے اور صبح کی تسبیح سے مراد فجر کی نماز ہے اور شام کی تسبیح سے مراد عشا کی نماز ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور قتادہ کہتے ہیں کہ ابن عباس کے قول میں دو وقت جو رکھے ہیں اس سے نماز صبح اور نماز عصر مراد ہے بعض نے کہا صبح و شام کی نماز کہہ کر تمام نمازیں مراد لی گئی ہیں۔

نماز فجر نماز عصر یا فجر اور عشاء یہ نمازیں اور نمازوں سے افضل ہیں اور طاعت بدنیہ میں یہ خاص ہیں آگے ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىِٕكَتُهٗ۔ وہی ہے جو درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے ملائکہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہ درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے بمعنی رحمت ہے اور ملائکہ کی طرف سے بخشش طلب کرنا اور مؤمنین جن وانس کی طرف سے دعا کرنا ہے۔

وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا سے اس امر کی طرف دلالت ہے کہ اِنَّ الْمُرَادَ بِالصَّلٰوةِ الرَّحْمَةُ کہ صلوٰۃ سے مراد رحمت ہے۔

آیۂ کریمہ کا شان نزول یہ ہے: مَا اَخْرَجَهٗ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْكَ خَیْرًا اِلَّا اَشْرَكَنَا فِیْهِ فَنَزَلَتْ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىِٕكَتُهٗ۔ جب آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ نازل ہوئی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی فضیلت نازل کی تو ہمیں اس میں شریک فرمایا لیکن اس آیت کریمہ میں ہمیں شریک نہیں کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىِٕكَتُهٗ۔

لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ۔ تاکہ تمہیں نکالے ظلمات سے نور کی طرف۔

یعنی ظلمات کفر ومعاصی سے نور ایمان وطاعت کی طرف۔

وَ قَالَ الطَّبَرْسِیُّ مِنَ الْجَهْلِ بِاللّٰهِ اِلٰى مَعْرِفَتِهٖ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّ الْجَهْلَ اَشْبَهُ شَیْءٍ بِالظُّلْمَةِ وَالْمَعْرِفَةُ اَشْبَهُ شَیْءٍ بِالنُّوْرِ۔ طبرسی کہتے ہیں لِیُخْرِجَكُمْ سے مراد جہل سے نکالنا ہے معرفت الٰہی کی طرف اس لئے کہ جہل زیادہ تر مشابہ ہے ظلمت سے اور معرفت اشبہ ہے نور کے ساتھ۔

وَ قَالَ مُقَاتِلٌ مِّنَ الْكُفْرِ اِلَى الْاِیْمَانِ۔ مقاتل کہتے ہیں کفر سے نکال کر ایمان کی طرف مراد ہے۔

وَ قِیْلَ مِنَ النَّارِ اِلَى الْجَنَّةِ۔ ایک قول ہے کہ جہنم سے جنت کی طرف لے جانا مراد ہے۔

وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ﴿۴۳﴾۔ اور اللہ ایمان والوں پر مہربان ہے۔

یَعْنِیْ كَانَ سُبْحٰنَهٗ بِكَافَّةِ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ اَنْتُمْ مِّنْ زُمْرَتِهِمْ كَامِلُ الرَّحْمَةِ۔ اللہ تعالیٰ تمام مومنین پر جو ایمان والوں کے زمرہ میں ہیں کامل الرحمۃ ہے۔

تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِیْمًا ﴿۴۴﴾

ان کے لئے اکرام ہے، جس دن وہ خدا سے ملیں گے، سلام کا۔ اور ان کے لئے عزت والا اجر ہے۔

تحیۃ۔ مصدر ہے جو مضاف ہے مفعول کی طرف۔ تو اس کے معنی ہوئے: مَا یُحَیُّوْنَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی وہ اکرام جس سے تمہاری زندگی تازہ ہو بروز قیامت۔

تحیہ۔ محاورہ میں حَیَّاكَ اللّٰهُ کے معنی دیتا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں اللہ تجھے عمر دے۔ جیسے اردو میں ''عمرت دراز باد''

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فارسی کا مقولہ بول دیتے ہیں یا عمر دراز ہو کہہ دیتے ہیں۔

پھر ہر دعائیہ جملہ تحیہ کہلانے لگا۔

آلوسی کہتے ہیں: رُوِیَ اَنَّ اللهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ عِبَادِیْ اَنَا عَنْکُمْ رَاضٍ فَهَلْ اَنْتُمْ عَنِّیْ رَاضُوْنَ فَیَقُوْلُوْنَ بِاَجْمَعِهِمْ یَا رَبَّنَا رَاضُوْنَ کُلَّ الرِّضَا۔ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندو! تم پر سلام ہو تم سے ہم راضی ہیں تو کیا تم بھی ہم سے راضی ہو تو سب عرض کریں اے ہمارے رب! ہم راضی ہیں پوری رضا کے ساتھ۔

اور ایک روایت میں ہے: اِنَّ اللهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ مَرْحَبًا بِعِبَادِی الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ اَرْضُوْنِیْ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا بِاِتِّبَاعِ اَمْرِیْ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا السلام علیکم مبارک ہو میرے ان بندوں کو جنہوں نے مجھے دنیا میں راضی رکھا اور میرے حکم کا اتباع کیا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ تَحِیَّتُهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ بِذٰلِكَ اِذَا دَخَلُوا الْجَنَّةَ کَمَا قَالَ تَعَالٰی وَالْمَلٰٓئِکَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ۔ کہ ملائکہ کی طرف سے مومنین پر تحیہ سلام کے ساتھ ہوگا جب وہ جنت میں داخل ہوں گے جیسا کلام پاک میں ارشاد ہے کہ ملائکہ اہل جنت پر دروازے سے داخل ہوں گے اور سلام علیکم کہیں گے۔

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے: اِنَّهٗ قَالَ اِذَا جَآءَ مَلَكُ الْمَوْتِ لِقَبْضِ الرُّوْحِ الْمُؤْمِنِ قَالَ رَبُّكَ یُقْرِئُكَ السَّلَامَ۔ جب ملک الموت مومن کی روح قبض کرنے آئیں گے تو کہیں گے تیرے رب نے تجھے سلام فرمایا ہے۔

راغب کہتے ہیں: یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سے مراد ملاقات الٰہی ہے بروز قیامت۔

طبرسی کہتے ہیں وہ ملاقات اجر ہے من جانب اللہ۔

قتادہ کہتے ہیں: اِنَّهُمْ یَوْمَ دُخُوْلِهِمْ یُحَیِّیْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِالسَّلَامِ اَیْ سَلِمْنَا وَ سَلِمْتَ مِنْ کُلِّ مَخُوْفٍ۔ یہ تحیہ جنت میں داخل ہونے کے دن ہوگی جب جنتی آپس میں سلام سلام کہیں گے جس کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم بھی سلامت رہے اور تم بھی ہر خوف سے سلامتی میں رہے۔

وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا ﴿۴۴﴾ ۔ اور تیار ہے ان کے لئے بھاری اجر۔

اَیْ وَهَیَّاَ لَهُمْ عَزَّوَجَلَّ ثَوَابًا حَسَنًا۔

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا۔ اے غیب بتانے والے نبی بے شک ہم نے بھیجا تمہیں شاہد۔

آیہ کریمہ پر روح المعانی میں ہے: عَلٰی مَنْ بُعِثْتَ تُرَاقِبُ اَحْوَالَهُمْ وَ تُشَاهِدُ اَعْمَالَهُمْ وَ تَتَحَمَّلُ عَنْهُمُ الشَّهَادَةَ بِمَا صَدَرَ عَنْهُمْ مِّنَ التَّصْدِیْقِ وَالتَّکْذِیْبِ وَسَائِرِ مَا هُمْ عَلَیْهِ مِنَ الْهُدٰی وَالضَّلَالِ وَ تُؤَدِّیْهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَدَآءً مَّقْبُوْلًا فِیْمَا لَهُمْ وَ مَا عَلَیْهِمْ وَ هُوَ حَالٌ مُّقَدَّرَةٌ وَاِنِ اعْتُبِرَ الْاِرْسَالُ اَمْرًا مُّمْتَدًّا لِاِعْتِبَارِ التَّحَمُّلِ وَالْاَدَاءِ فِی الشَّهَادَةِ۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس کی بعثت ان کے احوال پر عبور رکھنے اور ان کے اعمال کے مشاہدہ کے لئے کی گئی اور آپ کی ذات ان کی گواہی پر متحمل ہے جو ان سے تصدیق و تکذیب کا صدور ہوا اور جس طرح وہ ہدایت و ضلال پر ہیں ان کی حالت پر بروز قیامت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہادت دیں گے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

چنانچہ حضرت ابوبکر، انس، حذیفہ، سمرہ اور ابوالدرداء سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِي الْحَوْضَ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتُهُمْ وَ عَرَفْتُهُمْ اِخْتَلَجُوْا دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ لِيْ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ۔ ایک جماعت حوض پر گزرے گی حتیٰ کہ جب میں انہیں دیکھوں گا اور پہچان لوں گا تو مجھ سے علیحدہ کئے جائیں گے تو میں عرض کروں گا اے میرے رب! یہ میرے لوگ ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا: حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا۔

اس سے بعض حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عدم مشاہدہ ثابت کرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں سمجھتے کہ جس ہستی کو قیام قیامت سے قبل یہ علم ہے کہ فرشتے یہ کہیں گے اور ہم یہ فرمائیں گے انہیں اس چیز کا علم کیوں نہ ہو جو بعد میں امت کی طرف سے حدوث میں آئے۔

مگر بعض مسلمان اس قسم کی تنقیص شان کو اپنے ایمان کی جلا کا موجب جانتے ہیں واللہ الھادی۔

چنانچہ آلوسی کہتے ہیں: نَعَمْ قَدْ يُقَالُ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْلَمُ بِطَاعَاتٍ وَّ مَعَاصٍ تَقَعُ بَعْدَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُ اَعْيَانَ الطَّائِعِيْنَ وَالْعَاصِيْنَ۔ ہاں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضور علیہ السلام ان طاعات و معاصی کا علم رکھتے ہیں جو آپ کی امت سے آپ کی وفات کے بعد واقع ہوئے لیکن فرمانبرداروں اور نافرمانوں کو نہیں جانتے۔

لیکن یہ عقیدہ بھی اہل سنت و جماعت کا ہے۔

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ بِرُوْحِهٖ وَ جَسَدِهٖ يَسِيْرُ حَيْثُ شَآءَ فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَ الْمَلَكُوْتِ فَمَبْنٰى عَلٰى مَا عَلِمْتَ حَيَاتُهٗ۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روح و جسم کے ساتھ زندہ ہیں اور مجاز ہیں جہاں چاہیں جیسے چاہیں جب چاہیں اقطار ارض و ملکوت کی سیر فرمائیں تو اس پر مبنی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے حال سے ان کے اعمال سے بھی واقف ہیں۔

وَاَشَارَ بَعْضُ سَادَاتِ الصُّوْفِيَّةِ اِلٰى اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدِ اطَّلَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَعْمَالِ الْعِبَادِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَ لِذٰلِكَ اُطْلِقَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَاهِدٌ۔ اور بعض سادات صوفیہ نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اعمال عباد پر مطلع فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا معائنہ کیا اسی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاہد فرمایا گیا۔

اور مولانا جلال الدین رومی رحمہ اللہ نے بھی اپنی مثنوی میں فرمایا:

در نظر بودش مقامات العباد ۔۔۔ زاں سبب نامش خدا شاہد نہاد

وَ قِيْلَ الْمُرَادُ شَاهِدًا عَلٰى جَمِيْعِ الْاُمَمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَنَّ اَنْبِيَآءَهُمْ قَدْ بَلَّغُوْهُمُ الرِّسَالَةَ وَ دَعَوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَ شَهَادَتُهٗ بِذٰلِكَ بِمَا عَلِمَهٗ مِنْ كِتَابِهِ الْمَجِيْدِ۔ ایک قول ہے کہ شاہداً سے مراد یہ ہے کہ آپ تمام امم پر روز قیامت اس امر کے شاہد ہوں گے کہ انبیاء کرام نے تبلیغ رسالت فرمائی اور انہیں توحید الٰہی کی طرف بلایا اور یہ شہادت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرآن کریم کے ذریعہ ہوگی۔

بعض نے کہا شہادت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کلمۂ شہادت ہے۔

بہر حال اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب جلیل کے لئے نص صریح قرآن کریم میں ہے اب اس کے معنی تاویلی کئے جائیں یا حقیقی معنی کی طرف رجوع ہوں۔

معنی حقیقی جو نص سے ثابت ہیں وہ یہی ہیں کہ حضور شاہد مطلق ہیں اور شاہد وہی ہے جو مشاہدہ کر کے شہادت دے اب

وہ مشاہدہ کسی صورت میں ہو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ثابت ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شاہد علی الاطلاق ہیں۔

وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٤٥﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾

اور بشارت دینے والے مومنین کو اور ڈر سنانے والے کفار و مشرکین و منافقین کو اور اللہ کی طرف بلانے والے اس کے حکم سے اور چمکا دینے والے آفتاب۔

آلوسی فرماتے ہیں: وَّمُبَشِّرًا۔ تُبَشِّرُ الطَّآئِعِيْنَ بِالْجَنَّةِ۔ بشارت جنت کی دینے والے اپنے اتباع کرنے والوں کو وَّنَذِيْرًا۔ تُنْذِرُ الْكَافِرِيْنَ وَالْعَاصِيْنَ بِالنَّارِ۔ ڈر سنانے والے کافروں اور عاصیوں کو جہنم کا۔

وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ۔ اور بلانے والے اللہ کے اقرار کی طرف اس کی واحدانیت کی طرف اس کے حکم سے اور تمام ان احکام کی طرف دعوت دینے والے جو ایمان لانے کے بعد اس پر واجب ہوتے ہیں۔

وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔ يَسْتَضِيْئُ بِهِ الضَّآلُّوْنَ فِىْ ظُلُمٰتِ الْجَهْلِ وَالْغَوَايَةِ وَيَقْتَبِسُ مِنْ نُّوْرِهٖ اَنْوَارَ الْمُهْتَدِيْنَ اِلٰى مَنَاهِجِ الرُّشْدِ وَالْهِدَايَةِ۔ یعنی ایسا روشن آفتاب جو گمراہوں کو ظلمت جہل و گمراہی سے روشنئ ایمان کی طرف لانے والا ہے اور اس نور سے عالم میں انوار ہدایت اور بھلائی کا اقتباس کیا جاتا ہے۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾

اور ایمان والوں کو بشارت دیجئے کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔

کہ ان پر شاہد علی الاطلاق، مبشر جنت، نذیر جہنم، داعی الی اللہ اور سراج منیر جیسی صفات والا نبی خاتم الانبیاء امام الکل فی الکل ہادی سبل مبعوث فرمایا اسی بنا پر امت مرحومہ کی فضیلت میں ارشاد ہوا: وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا۔ دوسری جگہ فرمایا: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ وَ قِيْلَ الْمَعْنٰى فَضْلًا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ فِى الرُّتْبَةِ وَالشَّرَفِ اَوْ زِيَادَةً عَلٰى اُجُوْرِ اَعْمَالِهِمْ بِطَرِيْقِ الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ۔

اور شان نزول میں ہے:

اَخْرَجَ ابْنُ جَرِيْرٍ وَ ابْنُ عِكْرَمَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَمَّا نَزَلَ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا مَا يُفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا۔

عکرمہ و حسن فرماتے ہیں جب آیۂ کریمہ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم آپ کا تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا آپ سے کیا رابطہ ہے تو اب ہمارا حال بھی معلوم ہونا چاہئے کہ آخرت میں کیا حشر ہوگا تو وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا کی بشارت نازل ہوئی کہ اے محبوب! ایمان والوں کو بشارت دیجئے کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾

اور نہ اتباع کرو کافروں اور منافقوں کی خواہشات کا اور نہ ارادہ کرو ان کی ایذاؤں کا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

روح المعانی میں ہے: نَھْیٌ عَنْ مُدَارَاتِھِمْ فِی اَمْرِ الدَّعْوَۃِ وَنَھْیُ الْجَانِبِ فِی التَّبْلِیْغِ وَالْمُسَامَحَۃِ فِی الْاِنْذَارِ۔

وَدَعْ اَذٰىهُمْ - اَیْ لَا تُبَالِ بِاِیْذَائِھِمْ اِیَّاکَ بِسَبَبِ اِنْذَارِکَ اِیَّاھُمْ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَنَالُکَ مِنْھُمْ۔ آپ کی حق گوئی پر ان کی طرف سے جو ایذا اور تکالیف پہنچیں ان پر صبر کریں۔

یہ اول حکم تھا پھر آیات سیف سے منسوخ الحکم ہو گیا۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ - اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور وہ کافی ہے تمہارا کارساز

اس پر علامہ طیبی طیب اللہ ثراہ فرماتے ہیں: مَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْاِمَامُ اَحْمَدُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ لَقِیْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صِفَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّوْرَاۃِ قَالَ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَمَوْصُوْفٌ فِی التَّوْرَاۃِ بِبَعْضِ صِفَتِہٖ فِی الْقُرْاٰنِ - یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَحِرْزًا لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّ لَا غَلِیْظٍ وَلَا صَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْا وَ یَصْفَحُ وَلَنْ یَّقْبِضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی حَتّٰی یُقِیْمَ بِہِ الْمِلَّۃَ الْعَوْجَآءَ وَ یَفْتَحُ بِہٖ اَعْیُنًا عُمْیًا وَاٰذَانًا صُمًّا وَ قُلُوْبًا غُلْفًا۔

اور یہی روایت حضرت عبداللہ بن سلام سے ہے۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خصوصی احکام طلاق اور اس کا حکم عدت واضح کیا جاتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ۝

اے ایمان والو! جب تم مومنہ خواتین سے نکاح کرو پھر انہیں قبل خلوت صحیحہ طلاق دو تو ان پر کوئی عدت نہیں جو گنی جائے تو انہیں کچھ دے کر آرام سے اچھی طرح رخصت کر دو۔

یہاں نکاح سے بالاتفاق عقد مراد ہے اور مفہوم نکاح میں اختلاف ہے۔

بعض کہتے ہیں نکاح وطی اور عقد کے معنی میں مشترک ہے۔

بعض کہتے ہیں نکاح حقیقتاً عقد کے معنی دیتا ہے اور مجازاً وطی کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

اور راغب کہتے ہیں: ھُوَحَقِیْقَۃٌ فِی الْعَقْدِ ثُمَّ اسْتُعِیْرَ لِلْجِمَاعِ۔ نکاح کے معنی حقیقت میں عقد ہیں اور استعارۃً اسے جماع کے معنی میں لیا گیا۔

صرف علامہ زمخشری کہتے ہیں: اَلنِّکَاحُ الْوَطْیُ وَتَسْمِیَۃُ الْعَقْدِ نِکَاحًا لِمُلَابَسَتِہٖ بِہٖ مِنْ حَیْثُ اِنَّہٗ طَرِیْقٌ لَّہٗ۔ نکاح بمعنی وطی مستعمل ہے اور عقد کو نکاح اس بنا پر کہتے ہیں کہ وہ ذریعہ وطی ہے۔

اس کی مثال فرماتے ہیں: وَنَظِیْرُہٗ تَسْمِیَۃُ الْخَمْرِ اِثْمًا لِاَنَّھَا سَبَبٌ فِی اقْتِرَافِ الْاِثْمِ۔ خمر کو اثم بولتے ہیں جیسے:

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ۭ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ۔ اس لئے کہ وہ سبب ہے اقتراف اثم میں۔

آگے فرماتے ہیں: وَلَمْ یَرِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ لَفْظُ النِّکَاحِ اِلَّا فِیْ مَعْنَی الْعَقْدِ لِاَنَّہٗ فِیْ حَقِّ الْوَطْیِ۔ اور کتاب اللہ میں لفظ نکاح کہیں نہیں آیا مگر عقد کے معنی میں اس لئے کہ وہ وطی کی حلت کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یہاں حاصل معنی وطی ہیں۔

تو آیۂ کریمہ کے معنی یہ ہوئے: یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا عَقَدْتُمْ عَلَی الْمُؤْمِنَاتِ وَ تَزَوَّجْتُمُوْهُنَّ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُجَامِعُوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ بِاَیَّامٍ یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ فِیْهَا تَسْتَوْفُوْنَ عَدَدَهَا عَلٰی اَنْ تَعْتَدُّوْنَ مُطَاوِعٌ عَدَّ۔

اور فَمَا لَكُمْ اس لئے فرمایا اِنَّ الْعِدَّةَ حَقُّ الْاَزْوَاجِ کہ عدت زوج کے حق میں ہے۔اسی وجہ میں ایام عدت کا نان و نفقہ خاوند کے ذمہ ہے۔

بعض کے نزدیک عدت حق شرع ہے چنانچہ ہدایہ میں ہے: اِنَّهَا حَقُّ الشَّرْعِ وَلِذَا لَا تَسْقُطُ لَوْ اَسْقَطَهَا الزَّوْجُ وَلَا یَحِلُّ لَهَا الْخُرُوْجُ وَلَوْ اَذِنَ۔ عدت حق شرع ہے اسی وجہ میں یہ ساقط نہیں ہوتی اگر چہ خاوند ساقط کردے اور عورت کو گھر سے نکلنا جائز نہیں اگرچہ خاوند اسے نکلنے کی اجازت دے دے۔

اور پھر اگر طلاق مباح ہے لیکن ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم ،طبرانی، ابن عدی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً راوی ہیں: اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللهِ الطَّلَاقُ۔

اس پر ابن ہمام فرماتے ہیں کہ طلاق بلاوجہ دینا مکروہ ہے مگر کسی وجہ معقول کے باعث دے سکتا ہے۔اس لئے کہ طلاق درحقیقت کفران نعمت نکاح ہے۔

اسی وجہ میں ابوداؤد کی روایت میں ہے: مَا اَحَلَّ اللهُ شَیْئًا اَبْغَضَ اِلَیْهِ مِنَ الطَّلَاقِ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا اس میں مبغوض ترین طلاق ہے اور جب کسی وجہ سے طلاق دے دی گئی تو ارشاد ہے:

فَمَتِّعُوْهُنَّ۔ تو انہیں مالی اعانت سے متمتع کرواؤ فَاَعْطُوْهُنَّ وَهِیَ فِی الْمَشْهُوْرِ دِرْعٌ اَیْ قَمِیْصٌ وَ خِمَارٌ وَ هُوَ تُغَطِّیْ بِهِ الْمَرْأَةُ رَاْسَهَا وَ مِلْحَفَةٌ هِیَ مَا تَلْتَحِفُ بِهٖ مِنْ قَرْنِهَا اِلٰی قَدَمِهَا وَلَعَلَّهَا مَا یُقَالُ لَهٗ اِزَارُ الْیَوْمَ۔ یعنی اسے قمیص اوڑھنی اور پاجامہ دو۔

اور بدائع میں ہے: اَدْنٰی مَا تَكْتَسِیْ بِهِ الْمَرْأَةُ وَ تَسْتُرُ عِنْدَ الْخُرُوْجِ۔ کم سے کم اتنا لباس دیا جائے کہ وہ گھر سے نکلتے وقت مستور ہو سکے۔

وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ﴿۴۹﴾

اور انہیں اپنے گھروں سے اچھی طرح رخصت کرو۔اس لئے ان پر تمہارے لئے عدت نہیں ہے۔

تسریح محاورہ عرب میں اونٹ چرانے کو کہتے ہیں اور سرح اس درخت کو کہتے ہیں جس میں پھل ہوں پھر ہر جانور کے چرانے اور آزاد چھوڑ دینے کے معنی میں مستعمل ہو گیا۔

یہاں اس کے معنی ہیں اچھے الفاظ کے ساتھ انہیں اپنے گھروں سے نکالو جو اذیت وغیرہ سے خالی ہو۔

ایک قول یہ ہے کہ سراح جمیل یہ ہے کہ اَنْ لَّا تَطْلُبُوْهُنَّ بِمَا اٰتَیْتُمُوْهُنَّ جو کچھ اسے ایام زوجیت میں دے دیا ہے اسے واپس نہ لو۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطبہ فرما کر مخصوص حکم دیا جاتا ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ز

اے غیب کی خبریں دینے والے نبی! ہم نے تمہارے لئے حلال کیں وہ بیویاں جن کا مہر تم نے ادا کر دیا اور جو آپ کی مملوک ہیں اللہ کے دیئے ہوئے غنیمت سے اور آپ کی چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھی کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جو آپ کے ساتھ ہجرت میں آئیں۔

اور ملک یمین میں اول اسلام شراء ثابت نہیں اسی بنا پر بعض متورعین نے شراء کے بعد عقد کیا۔

لیکن حضرت ماریہ بنت شمعون قبطیہ رضی اللہ عنہا خریدی نہ گئیں بلکہ انہیں امیر قبط جریج بن منیا نے ہدیہ پیش کیا یہ اسکندریہ اور مصر کا حکمران تھا اور اہل حرب کے ہدایا امام کے لئے حکم فے میں داخل ہیں۔

ایسے ہی ایک سریہ میں زینب بنت جحش ہبہ میں آئیں رضی اللہ عنہا۔

اور بنات العم اور بنات العمات اور بنات خال و بنات خالات کا تذکرہ اس لئے فرمایا کہ اَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِنَّ۔ یہ غیروں سے افضل ہیں۔

اور هَاجَرْنَ مَعَكَ کی قید مقارنت کے لئے ہے جیسے اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ فرمایا گیا حالانکہ بلقیس تبلیغ سلیمان علیہ السلام سے اسلام میں آئیں اور سلیمان علیہ السلام نبی تھے۔

ابوحبان محاورہ بتاتے ہیں: يُقَالُ دَخَلَ فُلَانٌ مَّعِيَ وَخَرَجَ مَعِيَ اَيْ كَانَ عَمَلُهٗ كَعَمَلِيْ وَاِنْ لَّمْ يَقْتَرِنَا فِي الزَّمَانِ۔

اور بعض نے تحریم نکاح غیر مہاجرہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اول اول مانا بعد میں اس حکم کو منسوخ قرار دیا۔

اور قتادہ کہتے ہیں: هَاجَرْنَ مَعَكَ کے یہ معنی ہیں: اَيْ اَسْلَمْنَ مَعَكَ وَعَلٰى هٰذَا لَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا الْكَافِرَاتُ۔

هَاجَرْنَ مَعَكَ۔ یعنی جو آپ پر ایمان لائیں وہ حلال ہیں اسی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کافرات حلال نہ تھیں اور اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ کے یہ معنی ہیں کہ وہ ازواج جن کے مہر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادا کر دیئے تھے۔

جیسے حضرت عائشہ اور حفصہ اور سودہ رضی اللہ عنہن تھیں۔

وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ میں حضرت ریحانہ ہیں۔

محمد بن اسحٰق کہتے ہیں: اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ قُرَيْظَةَ اِصْطَفَاهَا لِنَفْسِهٖ فَكَانَتْ عِنْدَهٗ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ عِنْدَهٗ وَهِيَ فِيْ مِلْكِهٖ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب قریظہ فتح فرمایا تو حضرت ریحانہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لئے چن لیا تھا تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس انتقال تک رہیں۔

اور وہ ازواج جو قرشیہ ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد میں آئیں چھ ہیں۔ باقی دوسرے قبائل سے ہیں۔

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ق خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط

اور کوئی مومنہ عورت اگر ہبہ کرے اپنے نفس کو نبی کے لئے اگر نبی چاہیں اس سے نکاح کرنا یہ خالص آپ کے لئے ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

سوا مومنین کے۔

تو آیت کریمہ کی یہ عبارت ہوئی: وَيَحِلُّ لَكَ امْرَأَةٌ اور اَحْلَلْنَا لَكَ امْرَأَةً مُّؤْمِنَةً اور حلال ہے آپ کے لئے یا حلال کی ہم نے آپ کے لئے ہر مومنہ عورت۔ اگر وہ آپ کو اپنا نفس ہبہ کرے اور آپ بھی اسے نکاح میں لانا پسند فرمائیں یہ حکم صرف آپ کے لئے ہے مومنین امت کے لئے نہیں۔

اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا کے معنی ہیں نبی قبول فرمائیں۔ طلب النکاح کنایہ ہے قبول سے اس میں واہبہ کے متعلق اختلاف ہے۔

ابن عباس اور قتادہ اور عکرمہ فرماتے ہیں: یہ ہبہ فرمانے والی حضرت میمونہ بنت الحارث ہلالیہ تھیں۔ یہ ہجرت کے ساتویں سال خیبر کے بعد کا واقعہ ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے لئے مکہ معظمہ سے دس میل کے فاصلہ پر مقام سرف میں مکان بنایا۔

علی بن حسین رضی اللہ عنہما اور ضحاک و مقاتل سے ہے ام شریک غزیہ بنت جابر بن حکم الدوسی اور عروہ اور شعبی کہتے ہیں هِيَ زَيْنَبُ بِنْتُ خُزَيْمَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَتْ تُدْعٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ اُمُّ الْمَسَاكِيْنِ لِاِطْعَامِهَا اِيَّاهُمْ وَ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَلَمْ تَثْبُتْ عِنْدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَلِيْلًا حَتّٰى تُوُفِّيَتْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔

وہ حضرت زینب بنت خزیمہ انصاریہ تھیں یہ زمانۂ جاہلیت میں ام المساکین مشہور تھیں اس لئے کہ آپ غربا کے لئے کھانا بنوا کر تقسیم کرتی تھیں اور یہ ۳ ہجری کا واقعہ ہے اور آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس زیادہ نہ رہیں یہاں تک کہ انتقال فرما گئیں رضی اللہ عنہا۔

اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بیہقی اپنی سنن میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں: قَالَتْ اَلَّتِيْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ وَقَدْ اَرْجَاهَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ بِاِذْنِهٖ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ جنہوں نے اپنے کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہبہ کیا وہ خولہ بنت حکیم تھیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں قبول نہ کیا اور حضرت عثمان بن مظعون نے باجازت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنے عقد میں لے لیا۔

چنانچہ حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت خولہ بنت حکیم نے جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے نفس کا ہبہ کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قبول نہ فرمایا تو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سفارش کرتے ہوئے عرض کیا: اَمَا تَسْتَحِي الْمَرْاَةُ اَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرِّجَالِ۔ کیا اس عورت کو غیرت نہیں آتی کہ وہ اپنا نفس ہبہ کرے کسی کو اور وہ قبول نہ کرے۔

فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ۔ جسے آپ چاہیں علیحدہ کریں یا اپنے قرب کے شرف سے نوازیں تو صدیقہ نے عرض کیا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِيْ هَوَاكَ۔ حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم میں آپ کے رب کو نہیں دیکھتی مگر وہ آپ کی مرضی پر عجلت فرماتا ہے۔

ابن سعد ابن ابی عون سے راوی ہیں کہ لیلیٰ بنت الحطیم نے اپنا نفس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کیا اور بہت سی خواتین نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنے کو پیش کیا فَلَمْ نَسْمَعْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلَ مِنْهُنَّ اَحَدًا۔ مگر ہم نے نہیں سنا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو بھی قبول فرمایا ہو۔

ابن ابی حاتم، ابن جریر اور طبرانی اور ابن مردویہ اور بیہقی سنن میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی فرماتے ہیں: لَمْ يَكُنْ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِمْرَأَۃٌ وَھَبَتْ نَفْسَھَا لَہٗ یَحْتَمِلُ نَفْیَ الْقُبُوْلِ وَ یَحْتَمِلُ نَفْیَ الْھِبَۃِ۔ حضور ﷺ کی خدمت میں کسی خاتون نے اپنے کو پیش نہیں کیا مگر حضور ﷺ کی طرف سے نفی قبول ہی رہا۔

خَالِصَۃً لَّکَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ فرمانا حضور ﷺ کے شرف خدمت کے لئے تھا اور حضور ﷺ کی ذات تقدس مآب ہی اس شرف کے ساتھ مختص تھی۔ گومقصود ارشاد ہی یہ تھا: اَیْ خَالِصٌ لَکَ اِحْلَالُھَا خَالِصَۃً۔ خَالِصَۃً اَیْ خُلُوْصًا۔

اور زجاج بھی یہی کہتے ہیں: اَیْ اَحْلَلْنَاھَا خَالِصَۃً لَّکَ لَایَحِلُّ لِاَحَدٍ غَیْرَکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْھِمْ فِیْۤ اَزْوَاجِھِمْ وَ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ لِکَیْلَا یَکُوْنَ عَلَیْکَ حَرَجٌ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۵۰﴾

بے شک ہم جانتے ہیں جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے ان کی بیویوں اور ان کی مملوکات کنیزوں میں اور آپ کی خصوصیت یوں ہے کہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی بیویوں کے حق میں جو کچھ مہر مقرر کیا ہے اور گواہ اور باری کا واجب ہونا اور چار حرہ عورتوں تک کو نکاح میں لانا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مہر کی مقدار شرعاً اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرر ہے اور وہ دس درہم ہیں جس سے کم مہر مقرر کرنا ممنوع ہے جس کا حکم احادیث سے ثابت ہے۔

اور حضور ﷺ کے لئے جو حلال کی گئیں وہ محض بطور ہبہ بلا مہر حلال تھیں۔ آگے ارشاد ہے:

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْھُنَّ وَتُـْٔوِیْۤ اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکَ ؕ

علیحدہ کرو جسے چاہو اور اپنے سایہ میں رکھو جسے چاہو ان میں سے علیحدہ کر دو تو آپ پر کچھ گناہ نہیں۔

تُرْجِیْ لیا گیا ہے ارجاء سے اور ارجاء کہتے ہیں تاخیر کو یہاں ترک معیت مراد ہے۔

حاصل معنی آیہ کریمہ کے یہ ہیں کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے جس بیوی کو چاہیں پاس رکھیں اور باری مقرر کریں یا نہ کریں۔

لیکن باوجود اس اختیار کے حضور ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں عدل فرماتے تھے۔ سوا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے کہ انہوں نے اپنی باری کے دن حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا تھا۔ اور بارگاہ رسالت میں عرض کر دیا تھا کہ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میرا حشر آپ کی ازواج میں ہو۔

تُرْجِیْ کے معنی ہیں اَیْ تُؤَخِّرُ مَنْ تَشَآءُ مِنْ نِّسَآئِکَ وَتَتْرُکُ مَضَاجِعَھَا۔

وَتُـْٔوِیْۤ اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ - یَعْنِیْ وَ تَضُمُّ اِلَیْکَ مَنْ تَشَاءُ مِنْھُنَّ وَ تُضَاجِعُھَا۔

وَ قَالَ بَعْضُھُمُ الْاِرْجَآءُ وَالْاِیْوَاءُ لِاطَلَاقِھِمَا یَتَنَاوَلَانِ۔

اس کے معنی حسن فرماتے ہیں: مِنْھُنَّ لِنِسَآءِ الْاُمَّۃِ وَالْمَعْنٰی تَتْرُکُ النِّکَاحَ مَنْ تَشَآءُ مِنْ نِّسَآئِکَ فَلَا تَنْکَحُ وَ تَنْکَحُ مِنْھُنَّ مَنْ تَشَآءُ (روح المعانی)۔

وَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَالطَّبَرِیْ اَنَّہٗ لِلْوَاھِبَاتِ اَنْفُسَھُنَّ اَیْ تَقْبَلُ مَنْ تَشَآءُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ اللَّاتِیْ یَھَبْنَ اَنْفُسَھُنَّ لَکَ فَتُؤْوِیْھَا اِلَیْکَ وَتَتْرُکُ مَنْ تَشَآءُ مِنْھُنَّ فَلَا تَقْبَلُھَا۔

وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ۔ اور جسے آپ چاہیں ان میں سے علیحدہ کر دیں تو آپ پر کچھ گناہ نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

یعنی جس سے چاہیں مضاجعت فرمائیں اور جس سے چاہیں علیحدگی اختیار کریں اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کچھ گناہ نہیں۔

24 ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَ لَا یَحْزَنَّ وَ یَرْضَیْنَ بِمَاۤ اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ﴿۵۱﴾

یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غم نہ کریں اور راضی رہیں اس پر جو کچھ تم انہیں عطا فرماؤ اور اللہ جانتا ہے جو تم سب کے دلوں میں ہے اور اللہ علم و حلم والا ہے۔

یعنی جب وہ سمجھ لیں گی کہ یہ حکم تفویض کا اختیار جو بھی دیا گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے تو ان کے دل مطمئن ہو جائیں گے۔

اس کے بعد تبدیل حکم پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ حَیْثُ قَالَ

لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَ لَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ﴿۵۲﴾ ع

اب کوئی عورت عورتوں میں سے ان کے بعد آپ کو حلال نہیں اور نہ یہ حلال کہ ان کے عوض اور بیویاں بدلیں اگرچہ ان کا حسن آپ کو پسند آئے مگر وہ مملوکہ کنیزیں کہ وہ حلال ہیں اور اللہ ہر چیز پر نگران و محافظ ہے۔

یعنی ان نو بیویوں کے بعد جو آپ کے نکاح میں ہیں حلال نہیں جنہیں آپ نے اختیار دے دیا تھا کہ دنیا پسند کریں یا اللہ اور اس کے رسول کو تو انہوں نے دنیا کے مقابل اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا اور نہ یہ اختیار ہے کہ کسی بیوی کے بدلے اور بیوی کرو اگرچہ وہ کتنی ہی حسین ہو یعنی ان کے لئے طلاق بھی ممنوع ہے کہ انہیں طلاق دے کر دوسری بیوی کرو اور اللہ آپ کا نگہبان ہے۔

یہ ازواج مطہرات کی اللہ اور رسول کو ترجیح دینے کے احترام میں حکم آیا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقیۃ العمر انہیں پر اکتفا فرمایا۔

بلکہ بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حلال بھی کر دیا گیا جیسا کہ حضرت عائشہ اور ام سلمہ سے مروی ہے کہ آپ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح فرمائیں اور اس آیت کریمہ کی ناسخ آیت اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِیْۤ اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ ہے۔

اب رہا یہ کہ یہ آیت قرآن کریم میں پہلے ہے اور لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ بعد میں ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ترتیب نزول علیحدہ ہے اور ترتیب جمع قرآن علیحدہ لہٰذا ترتیب جمع میں یہ مقدم مؤخر ہے ترتیب نزول میں پہلی آیت لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ ہے پھر اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ ہے۔

اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِیُّ وَ غَیْرُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَسْتَاْذِنُ فِیْ یَوْمِ الْمَرْاَةِ مِنَّا بَعْدَ اَنْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ فَقِیْلَ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُوْلِیْنَ قَالَتْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهٗ اِنْ كَانَ ذَاكَ اِلَیَّ فَاِنِّیْ لَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اُوْثِرَ عَلَیْكَ اَحَدًا فَتَاَمَّلْهُ مَعَ حِكَایَةِ الْاِنْفَاقِ السَّابِقِ۔

وَعَنْ عَلِیٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالضَّحَّاكِ اَنَّهَا مَنْسُوْخَةٌ وَرُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ فِیْ نَاسِخِهٖ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ صَحَّحَهٗ وَالنَّسَائِیُّ وَالْحَاکِمُ وَ صَحَّحَهٗ اَیْضًا وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَغَیْرُهُمْ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ یَمُتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَحَلَّ اللّٰهُ لَهٗ اَنْ یَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَآءِ مَاشَآءَ اِلَّا مُحَرَّمٌ۔

اَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ الخ ذٰلِكَ لَوْ طَلَّقَهُنَّ لَمْ یَحِلَّ لَهٗ اَنْ یَّسْتَبْدِلَ وَقَدْ كَانَ یَنْكِحُ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ مَاشَآءَ وَنَزَلَتْ وَ تَحْتَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ ثُمَّ تَزَوَّجَ بَعْدُ اُمَّ حَبِیْبَةَ بِنْتَ اَبِیْ سُفْیَانَ وَ جُوَیْرِیَةَ بِنْتَ الْحٰرِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

## بامحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۲

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ﴿۵۳﴾

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں بلا اجازت نہ داخل ہو مگر جب کھانے کی طرف بلائے جاؤ تو اس کے پکنے کی راہ نہ دیکھو لیکن جب بلائے جاؤ تو داخل ہو تو جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ باتیں کرنے میں دل بہلاؤ، بے شک اس میں ہمارے نبی کو تکلیف ہوتی ہے وہ تمہارا لحاظ فرماتے ہیں اور اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے سے مانگو یہ تمہارے لئے زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں نہیں چاہئے کہ اللہ کے رسول کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد ان کی بیویوں سے کبھی نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے

اِنْ تُبْدُوْا شَیْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۵۴﴾

اگر تم کچھ ظاہر کرو یا چھپاؤ تو اللہ سب کچھ جانتا ہے

لَا جُنَاحَ عَلَیْهِنَّ فِیْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَ لَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَ لَا نِسَآئِهِنَّ وَ لَا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِیْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ﴿۵۵﴾

ہاں گناہ نہیں ان پر ان کے باپوں سے اور بیٹوں سے اور نہیں گناہ ان کے بھائیوں سے اور بھتیجوں سے اور بھانجوں سے اور اپنی مذہبی عورتوں سے بے پردہ رہیں اور مملوک کنیزوں سے اور اللہ سے ڈرتی رہو بے شک اللہ پر ہر شے سامنے ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام بھیجو

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

24/24

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٥٧﴾

بے شک وہ لوگ جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر لعنت ہے اللہ کی دنیا اور آخرت میں اور تیار کیا ہے ان کے لئے ذلت کا عذاب

وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٨﴾ ع

اور وہ جو ایذا دیتے ہیں مومن مردوں کو اور مومنہ عورتوں کو بغیر اس کے کہ وہ کچھ کریں تو بے شک انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا

## حل لغات ساتواں رکوع-سورۃ احزاب-پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| يَآاَيُّهَا-اے | الَّذِيْنَ-وہ جو | اٰمَنُوْا-ایمان لائے ہو | لَا-نہ |
| تَدْخُلُوْا-داخل ہو | بُيُوْتَ-گھروں میں | النَّبِيِّ-نبی کے | اِلَّآ-مگر |
| اَنْ-یہ کہ | يُّؤْذَنَ-اجازت ہو | لَكُمْ-تم کو | اِلٰى-طرف |
| طَعَامٍ-کھانے کی | غَيْرَ-نہ | نٰظِرِيْنَ-انتظار کرنے والے | اِنٰىهُ-اس کے پکنے کا |
| وَ-اور | لٰكِنْ-لیکن | اِذَا-جب | دُعِيْتُمْ-بلائے جاؤ |
| فَادْخُلُوْا-تو داخل ہو | فَاِذَا-تو جب | طَعِمْتُمْ-کھالو | فَانْتَشِرُوْا-تو چلے جاؤ |
| وَ-اور | لَا-نہ | مُسْتَاْنِسِيْنَ-دل بہلانے والے | |
| لِحَدِيْثٍ-باتوں میں | اِنَّ-بے شک | ذٰلِكُمْ-یہ | كَانَ-ہے |
| يُؤْذِي-تکلیف دیتا | النَّبِيَّ-نبی کو | فَيَسْتَحْيٖ-تو وہ شرماتا ہے | مِنْكُمْ-تم سے |
| وَ-اور | اللّٰهُ-اللہ | لَا-نہیں | يَسْتَحْيٖ-شرماتا |
| مِنَ الْحَقِّ-حق سے | وَ-اور | اِذَا-جب | سَاَلْتُمُوْهُنَّ-مانگو تم ان |
| سے کوئی | مَتَاعًا-سامان | فَسْـَٔلُوْ-تو مانگو | هُنَّ-ان سے |
| مِنْ وَّرَآءِ-پیچھے | حِجَابٍ-پردے کے | ذٰلِكُمْ-یہ | اَطْهَرُ-بہت پاکیزہ ہے |
| لِقُلُوْبِكُمْ-تمہارے دلوں کے لئے | | وَ-اور | قُلُوْبِهِنَّ-ان کے دلوں |
| کے لئے | وَ-اور | مَا-نہیں | كَانَ-ہے |
| لَكُمْ-تمہارا حق | اَنْ-یہ کہ | تُؤْذُوْا-تکلیف دو | رَسُوْلَ-رسول |
| اللّٰهِ-خدا کے کو | وَ-اور | لَآ-نہ | اَنْ-یہ کہ |
| تَنْكِحُوْٓا-نکاح کرو | اَزْوَاجَهٗ-اس کی بیویوں سے | مِنْۢ بَعْدِهٖٓ-اس کے بعد | اَبَدًا-کبھی بھی |
| اِنَّ-بے شک | ذٰلِكُمْ-یہ | كَانَ-ہے | عِنْدَ-نزدیک |
| اللّٰهِ-اللہ کے | عَظِيْمًا-بڑی بات | اِنْ-اگر | تُبْدُوْا-تم ظاہر کرو |
| شَيْـًٔا-کسی چیز کو | اَوْ-یا | تُخْفُوْهُ-چھپاؤ اس کو | فَاِنَّ-تو بے شک |

www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَللّٰهَ۔اللہ | كَانَ ۔ ہے | بِكُلِّ ۔ ہر | شَیْءٍ۔ چیز کو |
| عَلِيْمًا۔جاننے والا | لَا۔نہیں | جُنَاحَ۔گناہ | عَلَيْهِنَّ۔ان پر |
| فِیْ۔بیچ | اٰبَآئِهِنَّ۔ان کے باپوں کے | | وَ۔اور |
| لَآ ۔نہ | اَبْنَآئِهِنَّ۔ان کے بیٹوں کے | | وَ۔اور |
| لَآ ۔نہ | اِخْوَانِهِنَّ۔ان کے بھائیوں کے | | وَ۔اور |
| لَآ ۔نہ | اَبْنَآءِ۔بیٹوں | اِخْوَانِهِنَّ۔ان کے بھائیوں کے | |
| وَ۔اور | لَآ ۔نہ | اَبْنَآءِ۔بیٹوں | اَخَوٰتِهِنَّ۔ان کی بہنوں کے |
| وَ۔اور | لَا ۔نہ | نِسَآئِهِنَّ۔ان کی عورتوں کے | وَ۔اور |
| لَا ۔نہ | مَا۔جو | مَلَكَتْ۔مالک ہیں | اَيْمَانُهُنَّ۔ان کے ہاتھ |
| وَ۔اور | اتَّقِيْنَ۔ڈرو | اللّٰهَ۔اللہ سے | اِنَّ ۔بے شک |
| اللّٰهَ۔اللہ | كَانَ ۔ ہے | عَلٰى ۔اوپر | كُلِّ ۔ ہر |
| شَیْءٍ۔چیز کے | شَهِيْدًا۔گواہ | اِنَّ ۔بے شک | اللّٰهَ۔اللہ |
| وَ۔اور | مَلٰٓئِكَتَهٗ۔اس کے فرشتے | يُصَلُّوْنَ۔درود بھیجتے ہیں | عَلَى ۔اوپر |
| النَّبِيِّ۔نبی کے | يٰٓاَيُّهَا۔اے | الَّذِيْنَ۔وہ جو | اٰمَنُوْا۔ایمان لائے ہو |
| صَلُّوْا۔درود بھیجو | عَلَيْهِ۔اس پر | وَ۔اور | سَلِّمُوْا۔سلام کہو |
| تَسْلِيْمًا۔سلام کہنا | اِنَّ ۔بے شک | الَّذِيْنَ۔وہ جو | يُؤْذُوْنَ۔تکلیف دیتے ہیں |
| اللّٰهَ۔اللہ کو | وَ۔اور | رَسُوْلَهٗ۔اس کے رسول کو | لَعَنَهُمُ۔لعنت ہے ان پر |
| اللّٰهُ۔اللہ کی | فِی۔بیچ | الدُّنْيَا۔دنیا | وَ۔اور |
| الْاٰخِرَةِ۔آخرت کے | وَ۔اور | اَعَدَّ۔تیار کیا | لَهُمْ۔ان کے لئے |
| عَذَابًا۔عذاب | مُّهِيْنًا۔ذلیل کرنے والا | وَالَّذِيْنَ۔اور وہ جو | يُؤْذُوْنَ۔تکلیف دیتے ہیں |
| الْمُؤْمِنِيْنَ۔مومنوں کو | وَ۔اور | الْمُؤْمِنٰتِ۔مومن عورتوں کو | بِغَيْرِ۔بغیر |
| مَا۔اس کے جو | اكْتَسَبُوْا۔کمایا انہوں نے | فَقَدِ۔تو بے شک | احْتَمَلُوْا۔اٹھایا انہوں نے |
| بُهْتَانًا۔بہتان | وَّ۔اور | اِثْمًا۔گناہ | مُّبِيْنًا۔ظاہر |

## خلاصہ تفسیر ساتواں رکوع۔سورۃ احزاب۔پ ۲۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ط

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک تمہیں اجازت نہ ملے کھانے کی بلائے جاؤ تو اس کے پکنے کی گھڑیاں نہ گنو لیکن جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو جاؤ اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ اور باتوں میں بیٹھے دل نہ بہلاؤ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آیۂ کریمہ سے واضح ہوا کہ گھر مرد کا ہوتا ہے اس لئے اس میں داخلہ کی اجازت مرد سے ہی لینی چاہئے شوہر کے گھر کو اگرچہ عورت کا گھر بھی کہہ دیتے ہیں مگر یہ محض اس لحاظ سے کہ وہ اس میں سکونت کا حق رکھتی ہے اسی لحاظ سے دوسری جگہ گھر کی نسبت عورت کی طرف بھی کی گئی ہے کما قال تعالیٰ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ۔

چنانچہ حضور ﷺ کے مکانات جن میں ازواج مطہرات کی سکونت تھی اور حضور ﷺ کی وفات کے بعد بھی وہ اپنی حین حیات تک انہیں میں رہیں لیکن وہ ملک حضور ﷺ کے ہی تھے اور حضور ﷺ نے ان میں سے کوئی حجرہ کسی زوجۂ مطہرہ کو ہبہ بھی نہیں فرمایا بلکہ انہیں ان حجرات میں سکونت کی اجازت تھی۔

اسی وجہ میں ان کے انتقال کے بعد ازواج کے ورثا کو نہیں دیئے بلکہ مسجد نبوی میں ملا دیئے تاکہ وقف میں اور اس کے حکم میں آ کر لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ والی حدیث صادق آجائے اور اس کا نفع عام مسلمانوں کو پہنچے۔

اور لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ فرما کر یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مرد کو کسی گھر میں بلا اجازت داخل ہونا جائز نہیں۔

اگرچہ مورد حکم ازواج مطہرات اور بیوت نبی کریم ﷺ کے لئے خاص ہے لیکن اس کا حکم عام ہے تو تمام مسلمان عورتوں پر یہ حکم عائد ہوتا ہے۔

آیۂ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ جب حضور ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ولیمہ کی عام دعوت فرمائی تو لوگ کھانے آئے اور کھا کر چلے گئے آخر میں تین آدمی ایسے تھے جو کھانے سے فارغ ہو کر بھی نہ گئے اور طویل سلسلہ گفتگو کا شروع کر دیا۔

مکان تنگ تھا مستورات کو ان کی وجہ سے تکلیف ہوئی اور حضور ﷺ انہیں جانے کا حکم اپنے وسعت خلق سے نہیں دیتے تھے۔ آخرش حضور ﷺ ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے تھوڑی دیر بعد جب تشریف لائے تو وہ تینوں بدستور مصروف گفتگو تھے۔

حضور ﷺ پھر تشریف لے گئے اور وہ بعد میں چلے گئے تو حضور ﷺ دولت سرائے میں تشریف لائے۔ اور دروازہ پر پردہ ڈال دیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور اگلی آیت کریمہ میں حضور ﷺ کے کمال حیاء اور شان کرم کو واضح فرمایا گیا۔

اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ

اس میں بے شک ہمارے نبی کو تکلیف ہوئی اور وہ اپنے خلق سے تمہارا لحاظ فرماتے رہے اور اللہ حق فرمانے میں کسی کا لحاظ نہیں فرماتا۔

جیسے ہمارے حبیب کو باوجود ضرورت کے اپنے اصحاب کو جانے کا حکم نہیں فرماتے بلکہ حسن آداب سے انہیں اشارہ جانے کا فرمایا کہ خود تشریف لے گئے اور زبان مبارک سے نہیں فرمایا کہ ''نان کہ خوردی خانہ برد'' نہ بتو کردم خانہ گرد۔'' یہ وسعت خلق کا اعلیٰ ترین مظاہرہ تھا۔

اس سے یہ مسئلہ بھی نکلا کہ گھر کھانے جائے تو وہاں جم کر نہ بیٹھے بلکہ فارغ ہونے کے بعد واپس ہو جائے اس لئے کہ وہاں بیٹھا رہنا اہل خانہ کے لئے تکلیف کا موجب ہوتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

اور صاحب خانہ آئے ہوئے کو باقتضائے خلق اگرچہ جانے کو نہیں کہتا مگر مسلمان کو خود خیال کرنا چاہئے۔ اس کے بعد ازواج مطہرات کے احترام پر ارشاد ہے:

وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْــٴَـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؕ

اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے باہر سے طلب کرو اس میں تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی ستھرائی ہے۔

اس لئے کہ انسان کی جبلت میں وساوس وخطرات لازم ہوتے ہیں اس کا سد باب پردہ سے ہی ہو سکتا ہے اور یہی صورت امن کی ہے۔

وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ﴿۵۳﴾

اور تمہیں یہ مناسب نہیں کہ اللہ کے رسول کو ایذا دو (اور کوئی ایسا کام کرو جو ہمارے حبیب اقدس کی خاطر پر گراں گزرے حتیٰ کہ تم انہیں اپنی ماں برابر سمجھتے ہوئے (ان سے کبھی نکاح بھی نہ کرنا) بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔

اس لئے کہ یہ حق انبیاء کرام ہے کہ جو خاتون حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عقد میں آ چکی وہ بمنزلہ ماں ہوگئی اور ظاہر ہے کہ ماں سے عقد نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے ازواج مطہرات امت پر ہمیشہ کے لئے حرام ہیں اسی طرح وہ کنیزیں جو باریاب بارگاہ رسالت ہو چکی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قربت سے سرفراز ہو چکی ہیں وہ بھی بمنزلہ ماں ہیں ان سے بھی عقد حرام اور ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔

اس حکم سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت کا مظاہرہ فرمانا مقصود ہے تاکہ ہر مسلمان سمجھ لے کہ آپ کی عزت وعظمت امت پر واجب ہے۔

اِنْ تُبْدُوْا شَیْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۵۴﴾

اگر تم کوئی کام ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ علام الغیوب والشہادۃ ہے اس کا علم ہر شے پر محیط ہے۔

اب جو ارشاد ہے اس کا شان نزول یہ ہے کہ جب احکام حجاب نازل ہوئے تو خواتین کے باپ بیٹے بھائی اور قریبی رشتہ والوں کو خیال ہوا کہ جب پردہ اور حجاب کا حکم عام ہے تو اس کا اثر ہم پر بھی پڑتا ہے چنانچہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اب پردہ کا حکم آ چکا ہے تو کیا ہم بھی اپنی ماؤں بہنوں بیٹیوں سے پردہ کے ساتھ بات کریں گے اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد ہوا:

لَا جُنَاحَ عَلَیْهِنَّ فِیْۤ اٰبَآىٕهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآىٕهِنَّ وَ لَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَ لَا نِسَآىٕهِنَّ وَ لَا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ ۚ وَ اتَّقِیْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ﴿۵۵﴾

کوئی مضائقہ نہیں ان کے باپ اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں کے سامنے آنے میں اور اپنی دینی عورتوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

اور اپنی کنیزوں میں اور اللہ سے ڈرتی رہو بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔

یعنی باپ بیٹے بھائی بھتیجے بھانجوں سے پردہ ضروری نہیں اور مسلمان عورتوں سے اور اپنی مملوکہ کنیزوں سے بھی پردہ نہیں اور کافرہ عورت سے پردہ مومنہ عورت پر ضروری ہے اس لئے کہ وہ مثل مرد اجنبی کے ہے (جمل)

اور حقیقی چچا، ماموں کی یہاں صراحت اس لئے نہیں کی گئی کہ وہ باپ کے حکم میں ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والو! درود بھیجو ان پر اور خوب سلام کہو۔

صَلُّوْا۔ صیغہ امر ہے جو وجوب کا متقاضی ہے اسی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ہر مسلمان پر واجب ہے بلکہ بقول معتمد مسلمانوں پر ہر مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے اور سننے والے پر ایک مرتبہ درود واجب ہے اور ایک بار سے زیادہ پڑھنا مستحب ہے۔

اسی وجہ میں التحیات کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ پڑھنا واجب ہے۔

اور اس کے بعد جو درود پڑھا جاتا ہے وہ سنت ہے اس درود میں آل پاک پر بھی درود ہوتا ہے۔ اور اس کے ماتحت اصحاب اور مومنین و اولیاء کاملین پر درود بھیجا جائے تو مستحسن ہے۔ البتہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک لے کر درود بھیجے بغیر ان پر اگر درود بھیجا جائے تو مکروہ ہے۔ اور درود میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے۔

بلکہ بعض نے تو یہ کہا کہ جس درود میں آل پاک کا ذکر نہ ہو وہ مقبول نہیں۔

اور درود شریف میں چند پہلو ہیں۔

ایک درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم ہے۔

اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کے معنی علماء کرام یہ کرتے ہیں:

کہ الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عظمت عطا فرما اور دنیا میں ان کا دین غالب اور بلند فرما کر ان کی شریعت کو بقا دے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول کر کے اولین و آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین اور تمام خلائق پر ان کی شان بلند فرما۔

حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا درود خواں جب مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے لئے فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

مسلم شریف میں ہے: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ترمذی شریف میں: اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔ بخیل وہ ہے جس کے آگے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

عام اس سے کہ درود کے لفظ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ہوں یا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ہوں یا درود

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تاج ہو یا بعد کے تصنیف کئے ہوئے ہوں اس لئے کہ سب کے الفاظ عظمت شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں کم یا زیادہ ہیں۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ﴿۵۷﴾

بے شک وہ جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

یہ ایذا دینے والے کفار ہیں جو اللہ تعالیٰ کی شان میں وہ بکواس کرتے ہیں جس سے وہ منزہ ہے مثلاً عیسیٰ علیہ السلام و عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہنا ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں قرار دینا۔

اور اللہ کے رسول کو ایذا دینے والے وہ ہیں جو شان مصطفیٰ کی تنقیص کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم کے مقابلہ میں شیطان اور ملک الموت کے علم کو نصوص قطعی سے مانتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے وہ علم منصوص نہیں جانتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب کی شان میں گستاخیاں کرنے والے۔ صدیق و فاروق و ذوالنورین کو غاصب و غادر کہنے والے یہ سب اللہ کے رسول کو ایذا دینے والے ہیں۔

اس قسم کی جماعتوں پر اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں ہے اور ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار ہے۔

وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ بِغَیۡرِ مَا اکۡتَسَبُوۡا فَقَدِ احۡتَمَلُوۡا بُہۡتَانًا وَّ اِثۡمًا مُّبِیۡنًا ﴿۵۸﴾ ع

اور جو ایذا دیتے ہیں مومنین اور مومنات کو بغیر کچھ کہے تو بے شک انہوں نے بہتان اور کھلا ہوا گناہ سر لیا۔

آیہ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ منافقین کی جماعت میں ایسے لوگ بھی تھے جو حضرت شیر خدا اسد اللہ کی بدگوئی کر کے انہیں ایذا دیتے تھے۔

حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ جانوروں کو ایذا دینا بھی بلا کسی قصور کے جائز نہیں تو مومنین و مومنات کو ایذا دینا کس قدر بدترین جرم ہے۔

## مختصر تفسیر اردو ساتواں رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۲

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنۡ یُّؤۡذَنَ لَکُمۡ اِلٰی طَعَامٍ غَیۡرَ نٰظِرِیۡنَ اِنٰىہُ ۙ

اے ایمان والو نبی کے گھروں میں بلا اجازت داخل نہ ہو کھانے کا انتظار نہ کرتے رہو۔

اکثر مفسرین کے نزدیک یہ حکم اس دن نازل ہوا جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے عقد فرمایا تھا۔

چنانچہ امام احمد اور عبد بن حمید اور بخاری اور مسلم، نسائی اور ابن جریر ابن المنذر اور ابن ابی حاتم ابن مردویہ اور بیہقی اپنی سنن میں بطریق انس بن مالک راوی ہیں:

قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ وَاِذَا هُوَ كَاَنَّهٗ تَهَيَّاَ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُوْمُوْا فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ وَقَعَدَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوْا فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوْا فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَاَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ الخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

فرماتے ہیں جب حضور ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے عقد فرمایا تو قوم کو ولیمہ میں بلایا تو وہ آئے اور کھانا کھا کر بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ اتفاق سے حضور ﷺ تنگیٔ مکان کی وجہ میں انہیں رخصت کرنا چاہتے تھے جب حضور ﷺ نے ملاحظہ کیا کہ وہ ابھی نہیں جا رہے تو حضور ﷺ خود اٹھے تو بہت سے حضور ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور تین پھر بھی بیٹھے رہے تو حضور ﷺ بیوت ازواج میں دوبارہ دورہ فرما کر تشریف لائے تو بدستور بیٹھے ہوئے تھے حضور پھر تشریف لے گئے تو وہ بھی اٹھے اور چلے گئے انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے خادم خاص فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں اطلاع دی کہ وہ چلے گئے ہیں تو حضور ﷺ تشریف لائے اور دروازۂ حجرہ پر پردہ ڈال دیا۔ اس وقت یہ آیت کریمہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ نازل ہوئی۔

آلوسی فرماتے ہیں: اَلنَّهْیُ لِلتَّحْرِیْمِ یہ نہی حرمت کے لئے کی گئی۔

گویا مفہوم آیت یہ ہوا: لَا تَدْخُلُوْهَا فِیْ وَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ اِلَّا وَقْتَ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ۔

اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ ۙ۔ اور کھانے کا انتظار نہ کرو۔

یَعْنِیْ غَیْرَ مُنْتَظِرِیْنَ لِنُضْجِهٖ۔ یعنی کھانا پکنے کا انتظار نہ کرو جب تک تمہیں دعوت طعام نہ دی جائے۔

وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ؕ

لیکن جب تم بلائے جاؤ تو حاضر آؤ اور جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو وہاں سے منتشر ہو جاؤ اور باتیں کرنے میں دل نہ بہلاؤ۔

اَیْ لِحَدِیْثِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا اَوْ لِحَدِیْثِ اَهْلِ الْبَیْتِ۔ یعنی ادھر ادھر کی باتوں میں یا گھر کے قضیہ سنانے میں وقت ضائع نہ کرو۔ اس لئے کہ

اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ ٘ وَ اللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ

یہ تمہارا طریقہ ہمارے نبی کی تکلیف کا موجب ہے اور وہ اپنی وسعت خلق سے تمہیں صاف طور پر فرماتے شرم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (اپنے حبیب کی حمایت حق سے) نہیں شرم کرتا۔

اس کے بعد ازواج مطہرات کی حرمت کا اظہار ہے:

وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ

اور جب تم ازواج مطہرات سے کوئی برتنے کی چیز طلب کرو تو پردہ سے طلب کرو۔

یعنی اگرچہ ازواج مطہرات تمہاری مائیں ہیں لیکن حقیقی ماں کی طرح نہیں بلکہ احترام میں وہ ماں کے بجائے ہیں مگر ان کا احترام یہ ہے کہ ان سے جو کچھ طلب کرو پردہ سے کرو۔

آیۂ کریمہ کا شان نزول یہ ہے جسے بخاری اور ابن جریر اور ابن مردویہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَدْخُلُ عَلَیْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰیَةَ الْحِجَابِ۔ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم آپ پر نیک اور فاجر آتے ہیں لہٰذا اگر امہات المومنین کو حجاب کا حکم فرما دیا جائے تو بہتر ہے تو آیۂ کریمہ حجاب نازل ہوئی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَ كَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَرِيْصًا عَلٰى حِجَابِهِنَّ وَ مَا ذَاكَ اِلَّا حُبًّا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پردہ کے معاملہ میں بہت حریص تھے اور اس کی وجہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت تھی۔

ابن جریر حضرت عائشہ ام المومنین سے راوی ہیں رضی اللہ عنہا: اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِذْ يَزُرْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَ هُوَ صَعِيْدٌ اُفَيْحٌ وَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَحْجِبْ نِسَآءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ عِشَاءً وَ كَانَتْ اِمْرَاَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا اَنْ يُّنَزَّلَ الْحِجَابُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى الْحِجَابَ وَ ذٰلِكَ اَحَدُ مُوَافِقَاتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات رات میں قضاء حاجت کو نکلا کرتی تھیں اور وہ جنگل میں جاتی تھیں اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ اسے پسند نہ فرماتے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پردہ کے لئے عرض کرتے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر نزول حکم پردہ ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم نہ دیتے۔

ایک دن ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا عشا کے وقت رات میں نکلیں آپ قد میں طویل تھیں تو فاروق اعظم نے انہیں دیکھ کر باآواز بلند فرمایا میں نے سودہ تمہیں پہچان لیا ہے اس غرض سے کہ حکم حجاب نازل ہو جائے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیۂ حجاب نازل فرمائی اور یہ منجملہ ان آیات کے ایک آیت ہے جو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی موافقت میں نازل ہوئی۔

اور آیات حجاب کا نزول ۵ ہجری میں ہوا كَمَا قَالَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَنَسٍ سَنَةَ خَمْسٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ اور صالح بن کیسان فرماتے ہیں: اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ۔ یہ حکم ۵ ہجری ذیقعد میں نازل ہوا۔

ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۔ یہ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے لئے بہترین تطہیر ہے۔

خواطر شیطانیہ سے جو انسان کے دل میں توسوس پیدا کرتا ہے اور اس قسم کے توسوسات ایذا قلب مبارک کا موجب ہیں۔ چنانچہ حدیث میں بھی ہے: اَلنَّظَرُ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ۔ نظر ایک زہریلا تیر ہے شیطانی تیروں سے۔

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ اور تمہیں زیبا نہیں کہ ایذا دو کسی قسم کی اللہ کے رسول کو

یعنی ایسی کوئی بات کرو حین حیات سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جو آپ کو مکروہ محسوس ہو۔ یا جس سے آپ کو اذیت پہنچے اور حین حیات میں ہی اس کی احتیاط نہ ہو بلکہ بعد وفات بھی نبی کا پاس ادب رکھنا ضروری ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝۵۳

اور نہ نکاح کرو تم ازواج مطہرات سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بھی یہ تمہاری حرکت اللہ کے نزدیک بہت بھاری گستاخی ہے۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینا ان کی ازواج مطہرات سے ان کے بعد نکاح کا خیال کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بھاری گستاخی اور ایذا رسانی ہے۔ اور اس قسم کا خیال کفر ہے۔

وَ فِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِهٖ تَعَالٰى لِشَانِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِيْجَابِ حُرْمَتِهٖ حَيًّا وَ مَيِّتًا مَا لَا يَخْفٰى۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

اس حکم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے شان حبیب اکرم ﷺ کی عظمت کا مظاہرہ اور آپ کی حرمت حیات و وفات سرور عالم ﷺ میں واجب کی گئی ہے۔

اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٥٤﴾

اگر تم ظاہر کرو کچھ یا مخفی طور پر تو بے شک اللہ سب جاننے والا ہے۔

یعنی ازواج مطہرات کے متعلق نکاح وغیرہ کی باتیں علانیہ کرو یا اپنے دل میں اس کا خیال مخفی رکھو دونوں قسم کے خیال اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں اس کا شان نزول یہ ہے کہ بعض منافقین نے کہا جبکہ حضور ﷺ نے ام سلمہ اور حضرت حفصہ سے عقد فرمایا تو وہ کہنے لگے: مَا بَالُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَزَوَّجُ نِسَائَنَا وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ مَاتَ لَجَعَلْنَا السِّهَامَ عَلٰى نِسَائِهٖ۔ حضور ﷺ نے ہمارے خاندان کی عورتیں نکاح میں لی ہیں خدا کی قسم اگر حضور ﷺ کی وفات ہوگئی تو ہم حصہ ڈالیں گے حضور ﷺ کی ازواج پر۔ معاذ اللہ

اور ابن جریر ابن عباس سے راوی ہیں: اِنَّ رَجُلًا اَتٰى بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهَا وَهُوَ ابْنُ عَمِّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمَنَّ هٰذَا الْمَقَامَ بَعْدَ يَوْمِكَ هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا ابْنَةُ عَمِّيْ وَاللّٰهِ مَا قُلْتُ لَهَا مُنْكَرًا وَلَا قَالَتْ لِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنِّيْ فَمَضٰى ثُمَّ قَالَ مَنَعَنِيْ مِنْ كَلَامِ ابْنَةِ عَمِّيْ لَاَتَزَوَّجَنَّهَا مِنْ بَعْدِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَعْتَقَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ رَقَبَةً وَحَمَلَ عَلٰى عَشَرَةِ اَبْعِرَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَحَجَّ مَاشِيًا مِنْ كَلِمَتِهٖ۔

ایک شخص حضور ﷺ کی بعض ازواج کے پاس آکر گفتگو کر رہا تھا اور وہ چچا زاد بھائی تھا تو حضور ﷺ نے اسے فرمایا آج کے بعد تم اس جگہ نہ کھڑے ہونا اس نے عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم وہ میرے چچا کی بیٹی ہے خدا کی قسم میں نے اس سے کوئی بات ایسی نہیں کی اور نہ اس نے مجھ سے کوئی خاص گفتگو کی حضور ﷺ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تو نے کوئی گفتگو ایسی نہیں کی لیکن کوئی اللہ سے زیادہ غیرت والا نہیں اور مجھ سے زیادہ غیرت والا تم میں نہیں۔ پھر وہ چلا گیا اور کہنے لگا حضور ﷺ نے مجھ سے سختی کی میرے چچا کی لڑکی سے بات کرنے میں۔ اب میں ضرور اس سے رشتہ کروں گا حضور ﷺ کے بعد۔ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ آیت کریمہ سن کر اس نے ایک غلام آزاد کیا اور دس اونٹ اللہ کی راہ میں دیئے اور پا پیادہ حج کیا۔

اور یہ ایک شخص طلحہ نامی تھا جس نے یہ کہا۔ اور وہ طلحہ وہ نہیں جو عشرہ مبشرہ سے تھے۔ بلکہ یہ دوسرے طلحہ ہیں۔ اب ان کا استثنا فرمایا جاتا ہے جن سے حجاب واجب نہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿٥٥﴾

نہیں گناہ خواتین پر اپنے باپوں کے سامنے آنے میں نہ اپنے بیٹوں سے نہ اپنے بھائیوں سے اور نہ بھائیوں کی اولاد سے اور نہ اپنی ہم مذہب عورتوں سے اور نہ مملوک غلاموں سے اور اللہ سے ڈریں بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے دیکھنے والا ہے۔

آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

لَمَّا نَزَلَتْ اٰیَۃُ الْحِجَابِ قَالَ الْاٰبَآءُ وَالْاَبْنَآءُ وَالْاَقَارِبُ اَوْ نَحْنُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نُکَلِّمُھُنَّ اَیْضًا مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ۔ جب آیت حجاب نازل ہوئی تو باپ بیٹے اور اقارب بولے حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم کیا ہم بھی اپنی بیٹیوں بہنوں سے پردہ کے ساتھ بات کریں گے۔

فَنَزَلَتْ۔ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں بتایا گیا کہ جلباب کے بغیر تم ان کے سامنے ہو سکتی ہو اور ابداء زینت ان پر ممنوع نہیں۔ گویا حکم ہو گیا کہ

کُلُّ ذِیْ رَحِمٍ مَّحْرَمٍ مِّنْ نَسَبٍ اَوْ رَضَاعٍ۔ ہر وہ ذی رحم جس سے نسب کے ماتحت نکاح حرام ہے یا رضاعت سے وہ حرام ہو اس سے پردہ ضروری نہیں۔

اور آیت کریمہ میں چچا ماموں کا ذکر اس لئے ضروری نہ تھا کہ یہ بمنزلہ والدین ہیں چنانچہ آلوسی فرماتے ہیں: وَلَمْ یَذْکُرِ الْعَمَّ وَالْخَالَ لِاَنَّھُمَا بِمَنْزِلَۃِ الْوَالِدَیْنِ اَوْ لِاَنَّہٗ اِکْتَفٰی عَنْ ذِکْرِھِمَا بِذِکْرِ اَبْنَاءِ الْاِخْوَۃِ وَاَبْنَاءِ الْاَخَوَاتِ۔

وَلَا نِسَآئِھِنَّ سے یہ مراد ہے: اَیِ النِّسَآءُ الْمُؤْمِنَاتِ یعنی مومنہ عورتوں سے پردہ ضروری نہیں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زید و مجاہد فرماتے ہیں: وَالْاِضَافَۃُ اِلَیْھِنَّ بِاعْتِبَارِ اِتِّھِنَّ عَلٰی دِیْنِھِنَّ فَیَحْتَجِبْنَ عَلَی الْکَافِرَاتِ وَلَوْ کِتَابِیَاتٍ۔ نِسَآئِھِنَّ میں اضافت ان کی طرف بایں وجہ ہے کہ وہ ان کے دین پر ہیں اور کافرات سے پردہ ضروری ہے اگرچہ کتابیہ ہی کیوں نہ ہوں۔

وَ لَا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُنَّ ج میں ظاہر ہے کہ غلام اور لونڈی دونوں سے حجاب نہیں لیکن علامہ خفاجی فرماتے ہیں مَذْھَبُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اَنَّہٗ مَخْصُوْصٌ بِالْاِمَآئِ۔ مذہب امام ابوحنیفہ میں اس سے مراد صرف کنیزیں ہیں نہ کہ غلام۔

اور قاضی عیاض رحمہ اللہ حجاب کے احکام میں فرماتے ہیں: فَرْضُ الْحِجَابِ مِمَّا اخْتَصَّھُنَّ بِہٖ فَھُوَ فَرْضٌ عَیْنٌ بِلَا خِلَافٍ فِی الْوَجْہِ وَالْکَفَّیْنِ فَلَا یَجُوْزُ لَھُنَّ کَشْفُ ذٰلِکَ فِیْ شَھَادَۃٍ وَلَا غَیْرِھَا۔ جن سے حجاب فرض ہے ان پر بلا خلاف منہ اور ہاتھوں کا چھپانا فرض ہے اور ان کا کھولنا شہادت وغیرہ میں بھی ممنوع ہے۔ چنانچہ موطا میں ہے:

اِنَّ حَفْصَۃَ لَمَّا تُوُفِّیَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَتَرَتْھَا النِّسَاءُ عَنْ اَنْ یُّرٰی شَخْصُھَا وَاِنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ جُعِلَتْ لَھَا الْقُبَّۃُ فَوْقَ نَعْشِھَا لِتُسْتَرَ شَخْصُھَا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بعد وفات فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مستورات سے بھی پردہ شروع کیا ایسی صورت میں کہ آپ کے قد و قامت کوئی بھی نہ دیکھے۔

اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے آپ کے جنازہ کے لئے گہوارہ بنایا تھا تاکہ آپ کا قد بھی مستور رہے جیسا کہ زنانہ جنازہ پر آج بھی قمچیوں کا گہوارہ بناتے ہیں یا بعض جگہ لکڑی کا گہوارہ ہوتا ہے جس سے میت کا قد و قامت مستور رہتا ہے۔

اور بحر میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں سوائے محرموں کے کوئی شریک نہ کیا جائے تو حضرت اسماء بنت عمیس نے مشورہ دیا کہ گہوارہ بنا دیا جائے چنانچہ انہوں نے اس کا طریقہ بتایا جیسا کہ بلاد حبشہ میں آپ نے دیکھا تھا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ گہوارہ بنوایا اور یہ سنت فاروقی آج تک مسلمانوں میں رائج ہے۔

وَ رُوِیَ اَنَّہٗ صَنَعَ ذٰلِکَ فِیْ جَنَازَۃِ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ گہوارہ سیدہ زہراء رضی اللہ عنہا کے جنازہ کے لئے بنایا گیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٥٦﴾

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اور سلام۔

آیت کریمہ کا طریق بیان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر رفعت وعظمت کی وہ شان دکھا رہا ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔

اور جملہ اسمیہ سے تعبیر کرنا اس امر کی طرف دلالت کرتا ہے کہ اس درود کو دوام واستمرار کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

اور جملہ اسمیہ باعتبار يُصَلُّوْنَ فعل مضارع کے مؤید تجدد بھی ہوتا ہے تو اس سے بھی مستفاد ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نئے نئے آداب والقاب کے ساتھ بھیجا جائے۔

تو درود تاج پڑھنے میں صَاحِبُ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ۔ دَافِعُ الْبَلَاءِ وَ الْوَبَاءِ وَ الْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ میں القاب وآداب شاہی کا تجدد ہوا۔

درود نار یہ پڑھتے ہوئے: صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَ تُقْتَضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَ تُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ۔ جیسے الفاظ کے ساتھ کیا گیا جو آیت کریمہ کے اقتضا سے مستفاد ہوتا ہے چنانچہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں:

اِنَّ الْجُمْلَةَ تُفِيْدُ الدَّوَامَ نَظَرًا اِلٰى صَدْرِهَا مِنْ حَيْثُ اِنَّهَا جُمْلَةٌ اِسْمِيَّةٌ وَتُفِيْدُ التَّجَدُّدَ وَ نَظَرًا اِلٰى عَجُزِهَا مِنْ حَيْثُ اِنَّهٗ جُمْلَةٌ فِعْلِيَّةٌ فَيَكُوْنُ مَفَادُهَا اِسْتِمْرَارُ الصَّلٰوةِ وَتَجَدُّدُهَا وَ قْتًا فَوَقْتًا۔

اور پھر يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ فرمایا يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ نہیں کہا اس لئے کہ یہ درود مختص کرنا تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تمام انبیاء کرام میں سے جن میں فخامت وکرامت اور علو قدر آپ کی ذات اقدس کی پوری طرح واضح ہو جائے۔

اور وَمَلٰٓئِكَتَهٗ فرمایا یہ ملائکہ عظمت کے لئے ہے اس لئے کہ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ عام ہے اور ملائکہ میں اضافت الی اللہ ہے اس سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت شان واضح ہے۔

اب صلوٰۃ کے معنی میں اختلاف ہے۔ اس لئے کہ ایک صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ایک ملائکہ کی طرف سے اس پر

ایک قول تو یہ ہے کہ هِيَ مِنْهُ عَزَّوَجَلَّ ثَنَاؤُهٗ عَلَيْهِ عِنْدَ مَلَائِكَتِهٖ وَ تَعْظِيْمُهٗ یعنی اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ ملائکہ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت شان کے اظہار کے لئے ہے۔

اور بخاری ابو العالیہ وغیرہ سے اور ربیع بن انس سے اور بیہقی شعب الایمان میں فرماتے ہیں: وَ تَعْظِيْمُهٗ تَعَالٰى اِيَّاهُ فِى الدُّنْيَا بِاِعْلَاءِ ذِكْرِهٖ وَاِظْهَارِ دِيْنِهٖ وَاِبْقَاءِ شَرِيْعَتِهٖ وَ فِى الْاٰخِرَةِ بِتَشْفِيْعِهٖ فِىْ اُمَّتِهٖ وَ اِجْزَالِ اَجْرِهٖ وَ مَثُوْبَتِهٖ وَاِبْدَاءِ فَضْلِهٖ لِلْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ تَقْدِيْمِهٖ عَلٰى كَافَّةِ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ۔

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اظہار تعظیم اعلاء ذکر کے لئے دنیا میں اور غلبۂ دین وابقاء عمل شریعت کے واسطے ہے۔

اور آخرت میں امت کی شفاعت اور جزاء اجر اور ثواب اعمال اور ابداء فضیلت اولین وآخرین پر مقام محمود اور حضور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقدیم تمام مقربین پر فرمانے کے لئے ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ ملائکہ کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دعا مقصود ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت۔

اور بعض نے کہا: اَلصَّوَابُ اِنَّ الصَّلٰوۃَ لُغَۃً بِمَعْنًی وَّاحِدٍ وَ ھُوَ الْعَطْفُ ثُمَّ ھُوَ بِالنِّسْبَۃِ اِلَیْہِ تَعَالٰی الرَّحْمَۃُ وَاِلَی الْمَلٰئِکَۃِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ الْاِسْتِغْفَارُ وَاِلَی الْاٰدَمِیِّیْنَ الدُّعَاءُ۔

صحیح یہ ہے کہ صلوٰۃ از روئے لغت ایک معنی میں ہے۔

اور وہ عطف ہے ایک دوسرے پر لیکن بالنسبۃ الی اللہ وہ بمعنی رحمت ہے۔

اور بالنسبۃ الی الملائکۃ بمعنی استغفار ہے۔

اور بالنسبۃ الی الانسان بمعنی دعا ہے۔

اب آگے ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ ۔اے ایمان والو درود بھیجو ان پر اور سلام۔

اس پر آلوسی فرماتے ہیں: اَیْ عَظِّمُوْا شَانَہٗ عَاطِفِیْنَ اِلَیْہِ فَاِنَّکُمْ اَوْلٰی بِذٰلِکَ یعنی سرکار ابد قرار کی شان عظمت میں مبالغہ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

چنانچہ عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور عبد بن حمید اور بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن مردویہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَیْکَ فَقَدْ عَلِمْنَا فَکَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ قَالَ قُلْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

فرماتے ہیں ایک صحابی نے عرض کی حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم سلام تو ہمیں معلوم ہے لیکن صلوٰۃ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیسے ہو تو فرمایا یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ

امام مالک، امام احمد اور بخاری و مسلم ابوداؤد و نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ ابوحمید ساعدی سے راوی ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ کہا کرو۔

ایسی بہت سی حدیثیں ہیں منجملہ اس کے یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ صَلٰوتَکَ وَ رَحْمَتَکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَھَا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اب صلوٰۃ کے معنی کے اعتبار سے روح المعانی میں یہ تصریح ہے:

وَ فَھِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوۃَ مِنْہُ عَزَّوَجَلَّ وَ مِنْ مَلٰٓئِکَتِہٖ عَلَیْہِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نَوْعٌ مِّنْ تَعْظِیْمٍ لَائِقٍ بِشَانِ ذٰلِکَ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ اَکْمَلُ التَّسْلِیْمِ لَمْ یَدْرِ وَ اللَّائِقُ مِنْھُمْ مِنْ کَیْفِیَّاتِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

تَعْظِيمِ ذَالِكَ الْجُنَابِ وَسَيِّدِ ذَوِي الْاَلْبَابِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّ سَلَامًا يَسْتَغْرِقَانِ الْحِسَابِ فَسَأَلُوْا عَنْ كَيْفِيَّاتِ ذَالِكَ التَّعْظِيْمِ فَاَرْشَدَهُمْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِلٰى مَا عَلِمَ اَنَّهُ اَوْلٰى اَنْوَاعِهٖ وَهُوَ بِهِمْ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ ۔ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ۔ اِلٰى اٰخِرِهٖ مَا فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ الصَّحِيْحَةِ وَ فِيْهِ اِيْمَاءٌ اِلٰى اَنَّكُمْ عَاجِزُوْنَ عَنِ التَّعْظِيْمِ اللَّائِقِ بِيْ فَاطْلُبُوْهُ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ لِيْ ۔

تو یہ سمجھا گیا کہ صلوٰۃ من جانب اللہ اور من ملائکہ علیہم السلام یہ ایک قسم کی تعظیم ہے جو شان مصطفیٰ کے لائق ہے اور کامل تسلیم ہے اس لئے کہ کوئی نہیں جانتا کہ تعظیم سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کیفیت ہے اس لئے کہ آپ کی تعظیم وتکریم میں تو حساب ہی گم ہے تو صحابہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہی سوال کیا کہ صلوٰۃ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کیوں کر ہو تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں راہ نمائی فرمائی اس لئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مومنین کے لئے رؤف ورحیم ہیں چنانچہ فرمایا تم کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔ جیسا کہ صحیح روایات سے منقول ہے۔

اور اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ تم عاجز ہو اس تعظیم سے جو شان والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لائق ہے تو تم اللہ تعالیٰ سے ہی میرے لئے صلوٰۃ طلب کرلیا کرو۔

اور ایک قول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے آپ نے فرمایا: اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْكِ الْاِدْرَاكِ اِدْرَاكٌ۔ ادراک ذات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عاجزی ادراک ہے۔

چنانچہ الفاظ صلوٰۃ میں اس قسم کے الفاظ بھی جائز کئے گئے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَنْتَ عَلٰى رَسُوْلِكَ لِاَنَّكَ اَعْلَمُ بِمَا يَلِيْقُ بِهٖ وَبِمَا اَرَدْتَّهٗ لَهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَيَكْفِيْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ اور یہ بھی کافی ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ۔ لِاَنَّهُ اِتَّفَقَتْ عَلَيْهِ الرِّوَايَاتُ فِيْ بَيَانِ الْكَيْفِيَّةِ۔ اس لئے کہ روایات بیان کیفیت میں اس پر متفق ہیں۔

چنانچہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اور صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وغیرہ پڑھ سکتے ہیں۔

اَقُوْلُ وَبِاللهِ التَّوْفِيْقُ

تشہد میں چونکہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ آیا ہے اور یہ نماز میں واجب ہے تو اس کے معنی میں اگر باختلاف الفاظ درود ہو تو افضل ہے جیسے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ۔ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ ۔ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ ۔ صَلَّى اللهُ عَلٰى بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ۔ چنانچہ آگے ارشاد ہے:

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اور خوب سلام بھیجو۔

آلوسی فرماتے ہیں: اَيْ وَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ نَحْوَهٗ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ یا اس کے مثل درود پڑھو۔

علامہ شہاب خفاجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ درود کے وجوب کی وجہ مجھ پر یہ ظاہر ہوئی کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اِنَّ السَّلَامَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يُسَلِّمُهٗ عَمَّا يُؤْذِيْهِ فَلَمَّا جَآءَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَقَبَ ذِكْرِ مَا يُؤْذِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام سلامتی کے لئے وارد ہوا ان اذیتوں سے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچائی جاتی تھیں۔

پھر جب ان ایذا پہنچانے والوں پر لعنتیں آئیں اور آیہ کریمہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ کے نزول کے بعد اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ نازل ہوئی۔

وَالْاَذِيَّةُ اِنَّمَا هِىَ مِنَ الْبَشَرِ وَقَدْ صَدَرَتْ مِنْهُمْ فَنَاسَبَ التَّخْصِيْصَ بِهِمْ وَالتَّاكِيْدَ۔ اور اذیت انسان کی طرف سے ہے اور اسی سے صادر ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہی یہ تخصیص ہوئی اور تاکید مومنین کو فرمادی گئی۔

اسی بنا پر علامہ قرطبی درود کو کلمہ کے موافق عمر میں ایک بار واجب کہتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں: وَاجِبَةٌ فِى الْعُمْرِ كَكَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ۔

لیکن جمہور جن میں امام ابوحنیفہ اور مالک وغیرہ ہیں وہ کہتے ہیں: وَاجِبَةٌ فِى التَّشَهُّدِ مُطْلَقًا۔ تشہد میں درود واجب ہے۔

ایک قول ہے: وَاجِبَةٌ فِىْ مُطْلَقِ الصَّلٰوةِ۔ درود ہر نماز میں مطلقاً واجب ہے۔

اور قاضی ابوبکر بن کبیر کہتے ہیں: يَجِبُ الْاِكْثَارُ مِنْهَا مِنْ غَيْرِ تَعْيِيْنٍ بِعَدَدٍ۔ درود کی کثرت کرنی بلا تعیین عدد واجب ہے۔

ایک قول ہے کہ تَجِبُ فِىْ كُلِّ مَجْلِسٍ مَرَّةً وَاِنْ تَكَرَّرَ ذِكْرُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا ہر مجلس میں درود ایک بار پڑھنا واجب ہے۔

ایک قول ہے: تَجِبُ فِىْ كُلِّ دُعَآءٍ۔ ہر دعا میں درود واجب ہے۔

ایک قول ہے: تَجِبُ كُلَّمَا ذُكِرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِهٖ قَالَ جَمْعٌ مِّنَ الْحَنَفِيَّةِ مِنْهُمُ الطَّحَاوِىُّ۔ علامہ طحاوی اور حنفیوں کے نزدیک واجب ہے جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آئے۔

اور جو درود ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت نہ پڑھے وہ بخیل ہے اَلْبَخِيْلُ الَّذِىْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىَّ۔

اور جنہوں نے ان روایات کو ضعیف کہا وہ غلط اس لئے کہ اصولاً صَلُّوْا امر ہے اور اطلاق امر مفید تکرار و وجوب ہے اس کے علاوہ حدیث کے دلائل بھی وجوب پر دلالت کرتے ہیں۔

چنانچہ حدیثوں میں درود نہ پڑھنے والے کو بخیل فرمایا اور فَقَدْ جَفَانِىْ بھی ارشاد ہوا وَهُوَ عِنْدَ الْاَكْثَرِ مِنْ عَلَامَاتِ الْوُجُوْبِ۔ اسی وجہ میں اکثر فقہا اسے واجب کہتے ہیں۔

اور صحابہ میں سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز تشہد پڑھتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے پھر اپنے لئے دعا کرے۔

اور ابومسعود بدری اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لَا تَكُوْنُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِقِرَآءَتِهٖ وَتَشَهُّدٍ وَصَلٰوةٍ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ نماز ہی نہیں ہوتی مگر قراءت اور تشہد اور درود کے ساتھ

بلکہ فرماتے ہیں: فَاِنْ نَسِیْتَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَاسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ السَّلَامِ۔ اگر ان میں سے کچھ بھی بھول 25
جائے تو اسے بعد سلام سجدہ سہو کرنا چاہیے۔

اور بیہقی کہتے ہیں: مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّشَھُّدِ فَلْیُعِدْ صَلٰوۃً اَوْ قَالَ لَمْ تُجْزِیْ صَلٰوتُہٗ۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود تشہد میں نہ پڑھے اسے اپنی نماز دہرانی ضروری ہے یا فرمایا اس کی نماز پوری نہیں ہوئی۔

اور یہ بھی ایک قول ہے: اِذَا تَرَکَھَا عَمَدًا بَطَلَتْ صَلٰوتُہٗ اَوْ سَھْوًا رَجَوْتُ اَنْ تُجْزِئَہٗ۔ اگر قصداً درود التحیات میں ترک کر دے تو نماز باطل ہوگی اور اگر بھولے سے رہ گیا تو میں امید کرتا ہوں کہ پوری ہو جائے۔

علامہ نووی اپنی کتاب روضہ میں کیفیت درود بیان کرتے ہیں کہ درود میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہترین طریقہ سے درود پیش کیا جائے۔

چنانچہ امام رافعی فرماتے ہیں کہ علامہ مروزی نے کہا کہ درود میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا سَھَا عَنْہُ الْغَافِلُوْنَ کہا جائے۔

قاضی حسین فرماتے ہیں درود میں اچھا طریقہ یہ ہے کہ جامع ہو جیسے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَمُسْتَحِقُّہٗ۔

علامہ بارزی فرماتے ہیں افضل درود یہ ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ۔

کمال ابن ہمام فرماتے ہیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ عَلٰی سَیِّدِنَا عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ تَسْلِیْمًا وَّشَرَفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّاَنْزِلِ الْمَنْزَلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

غرضکہ درود میں جتنے الفاظ بھی جامع جمع کر لئے جائیں وہ افضل و بہتر ہیں یہی وجہ ہے کہ درود تنجینا، درود تاج، درود ناریہ اور متاخرین نے جتنے درود لکھے وہ سب انہی منقولہ روایات کے تبع میں تالیف کئے اور یہ تالیف مبارک و مستحسن ہے۔

چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَحْسِنُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیْہِ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِکَ یُعْرَضُ عَلَیْہِ قَالُوْا فَعَلِّمْنَا قَالَ قُوْلُوْا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اور درمنثور میں ایک حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوتُکُمْ وَاَسْمَائُکُمْ وَمُسَمَّاکُمْ۔ جب تم درود پڑھتے ہو تو مجھ پر تمہارے درود کے ساتھ تمہارے نام اور تم بھی پیش کئے جاتے ہو۔

علاوہ اس کے درود خواں کی آواز آپ تک پہنچنا حدیث سے ثابت ہے جیسے فرمایا: بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ۔ درود خواں کی آواز مجھ پر پہنچتی ہے جہاں بھی وہ ہو۔

یعنی وہ شرق میں ہو یا غرب میں، جنوب میں ہو یا شمال میں ہند میں، ہو یا سندھ میں مصر میں ہو یا چین میں۔ غرضکہ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حَیْثُ کَانَ فرما کر قرب و بعد اپنی نسبت سے مساوی فرمادیا۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ درود صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی بھیجا جائے یا دیگر انبیاء علیہم السلام پر بھی بھیجا جاسکتا ہے؟

اس کا جواب احادیث سے یہ ہے کہ سب پر درود بھیجا جائے چنانچہ عبد بن حمید اور ابن المنذر مجاہد سے راوی ہیں: لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰیَةُ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْكَ خَیْرًا اِلَّا اَشْرَکْنَا فِیْهِ جب آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ نازل ہوئی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم آپ پر کوئی بھلائی نہیں آئی مگر اس میں ہمیں شریک کیا گیا لیکن یہاں ہم شریک نہیں کیے گئے۔

فَنَزَلَتْ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰٓئِکَتُهٗ۔ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے کہ درود بھیجتی ہے تم پر بھی اور اس کے ملائکہ بھی۔

بنابریں وَالصَّلٰوۃُ فِیْمَا عَلَی الْاَنْبِیَآءِ مَا عَدَا نَبِیِّنَا عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ جَائِزَۃٌ بِلَا کَرَاهَةٍ۔ ثابت ہوا کہ ہماری طرف سے درود تمام انبیاء پر بھی حضور علیہ السلام کے علاوہ بلا کراہت جائز ہے۔

چنانچہ بسند صحیح علامہ مجد اللغوی ناقل ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ فَصَلُّوْا عَلَیَّ مَعَهُمْ فَاِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔ جب تم مرسلین کرام پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی ان کے ساتھ درود بھیجو اس لئے کہ میں بھی ایک رسول ہوں مرسلین کرام سے۔

اور عبد الرزاق اور قاضی اسماعیل اور ابن مردویہ اور بیہقی شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صَلُّوْا عَلٰی اَنْبِیَآءِ اللّٰہِ وَ رُسُلِهٖ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَعَثَنِیْ کَمَا بَعَثَهُمْ۔ تمام انبیاء الٰہی اور مرسلین پر درود بھیجو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی مبعوث فرمایا ہے جیسے مجھے مبعوث کیا۔

اور غیر نبی پر درود نہ پڑھنے پر صرف مالک سے ایک روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: لَا یُصَلّٰی عَلٰی غَیْرِ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ۔ سوائے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی پر درود نہ پڑھا جائے۔

اس کے جواب میں اقوال علما مضطرب ہیں۔

بعض کہتے ہیں مطلقاً جائز ہے۔

چنانچہ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور اس پر عامہ علما بھی متفق ہیں اور اس کا استدلال آیہ کریمہ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰٓئِکَتُهٗ سے ہے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بھی اس کا مؤید ہے جیسے کہ فرمایا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی۔

اور ہاتھ اٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَ رَحْمَتَكَ عَلٰی اٰلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ۔

اور ابن حبان بخبر صحیح راوی ہیں: اِنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ صَلِّ عَلَیَّ وَ عَلٰی زَوْجِیْ فَفَعَلَ۔ ایک خاتون نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے التجا کی کہ مجھ پر اور میرے خاوند پر درود فرمائیے یعنی رحمت کی دعا کیجئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی۔

اور مسلم شریف میں ہے: اِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تَقُوْلُ لِرُوْحِ الْمُؤْمِنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَ عَلٰی جَسَدِكَ ملائکہ روح مومن کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فرماتے ہیں اللہ کی رحمت تجھ پر اور تیرے جسم پر۔

لیکن یہ تمام درود غیر نبی پر تبعاً ہیں اتباع مصطفیٰ ﷺ میں پڑھے جاتے ہیں اور بالاستقلال جائز نہیں ہے۔

چنانچہ تنویر الابصار میں ہے: وَلَا یُصَلّٰی عَلٰی غَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ اِلَّا بِطَرِیْقِ التَّبْعِ۔

چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عمال کو حکم لکھا تھا کہ لوگ اپنے حلفا اور موالی کو درود میں برابری دیتے ہیں حضور ﷺ کی جب تمہیں ہمارا حکم ملے تو سب کو حکم دے دو کہ ان کا درود حضور ﷺ پر خاص ہو اور مسلمانوں کے لئے عام طور پر دعا ہو۔

اور جو لوگ غیر نبی پر درود کے مانع ہیں ان کا استدلال یہ ہے کہ۔

لَفْظُ الصَّلٰوةِ صَارَ شِعَارًا لِتَعْظِیْمِ الْاَنْبِیَآءِ وَتَوْقِیْرِهِمْ فَلَا تُقَالُ لِغَیْرِهِمْ اِسْتِقْلَالًا۔ لفظ صلوٰۃ حضور ﷺ کے لئے شعار ہو چکا ہے عظمت انبیا کے لئے اور ان کے وقار کے لئے لہٰذا غیر نبی پر درود نہ ہو بالاستقلال بلکہ تبعاً۔

جیسے مُحَمَّدٌ عَزَّوَجَلَّ کہنا ممنوع ہے اس لئے کہ لفظ عزوجل خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے ایسے ہی لفظ صلوٰۃ مخصوص ہے انبیاء کرام کے لئے۔

حالانکہ یہ نا قابل انکار حقیقت ہے کہ حضور عزوجل جلیل ہیں لیکن چونکہ عزوجل اللہ تعالیٰ کے لئے شعار ہو چکا ہے ایسے ہی صلوٰۃ حضور ﷺ کے لئے شعار ہے فَلَا یُشَارِكُ فِیْهِ غَیْرُهٗ۔

اور ایسا ہی ابوالیمن بن عسا کر کہتے ہیں: حَیْثُ قَالَ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی غَیْرِهٖ مُطْلَقًا لِاَنَّهٗ حَقُّهٗ وَمَنْصَبُهٗ فَلَهُ التَّصَرُّفُ فِیْهِ کَیْفَ شَآءَ بِخِلَافِ اُمَّتِهٖ اِذْ لَیْسَ لَهُمْ اَنْ یُّؤْثِرُوْا غَیْرَهٗ۔ حضور ﷺ کو اختیار تھا اس لئے کہ یہ ان کا حق اور منصب ہے تو آپ کو اختیار تصرف ہے درود میں جس طرح چاہیں برخلاف امت کے کہ اسے حق نہیں کہ جسے چاہے شریک کر سکے۔

اور امام بیہقی نے فرمایا: اَلْقَوْلُ بِالْمَنْعِ عَلٰی مَا اِذَا جُعِلَ ذٰلِكَ تَعْظِیْمًا وَتَحِیَّةً وَبِالْجَوَازِ عَلَیْهَا اِذَا کَانَ دُعَاءً وَتَبَرُّکًا۔ منع کا قول بھی صحیح ہے اگر وہ درود تعظیم وتحیہ کے لئے کیا جائے اور جواز بھی ہے اگر اس درود کو بہ نیت تبرک ودعا پڑھے۔

اور حنابلہ کہتے ہیں: اِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَی الْاٰلِ مَشْرُوْعَةٌ تَبْعًا وَجَائِزَةٌ اِسْتِقْلَالًا وَعَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ وَاَهْلِ الطَّاعَةِ عُمُوْمًا جَائِزَةٌ۔ درود آل اطہار پر مشروع ہے بہ تبعیت سید دو عالم ﷺ اور بالاستقلال اگر آل پاک پر پڑھا جائے تو جائز ہے اور ملائکہ اور اہل طاعت پر بھی عموماً جائز ہے۔

اور صحیح حدیث سے تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ چونکہ مروی ہے بنا بریں ندا یا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ درود خوانی ممنوع نہیں آگے ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

بے شک وہ جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو لعنت فرماتا ہے اللہ ان پر دنیا وآخرت میں اور تیار کیا ہے ان کے لئے ذلت کا عذاب۔

یہاں اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچانے سے یہ مراد ہے کہ اس کی شان میں ایسے ناپسندیدہ الفاظ کہیں جیسے یہود ونصاریٰ نے کہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

اور مشرکین نے بکواس کی کہ يَدُ اللهِ مَغْلُوْلَةٌ اور الْمَسِيحُ ابْنُ اللهِ ہے اور ملائکہ خدا تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اور بت اللہ کے شریک ہیں سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینے سے یہ مراد ہے کہ آپ کو شاعر ساحر کاہن مجنون کہا اور یہ صفتیں ایسی رکیک ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے واسطہ ہی نہیں۔

ایک قول ہے کہ ایذا سے مراد کسر رباعیات چہرہ اقدس پر پتھر مارنا ہے جیسا کہ غزوۂ احد میں ہوا۔

ایک قول ہے کہ ایذا سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نکاح صفیہ بنت حیی پر طعن کرنا ہے۔

ان سب پر اللہ کی لعنت ہے جس کی وجہ سے وہ رحمت حق سے بعید ہیں اور دنیا و آخرت میں ذلیل ہیں اور راہ ہدایت سے محروم اور آخرت میں عذاب جہنم میں ذلیل ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٨﴾ ع

اور وہ جو ایذا دیتے ہیں مومنین و مومنات کو بغیر کسی گناہ کے تو بے شک وہ بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیتے ہیں۔

یعنی مومنین و مومنات پر ایسے الزام تراشنے جس کا ان سے دور کا بھی واسطہ نہ ہو یہ ایذاء دینا ہے چنانچہ اسی لئے بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فرمایا یعنی ناکردہ گناہ کسی کے ذمہ لگانا۔

چنانچہ آلوسی اس کے ماتحت فرماتے ہیں: اَیْ بِغَيْرِ جَنَايَةٍ۔ بغیر کسی گناہ کے انہیں گناہ گار قرار دینا ہے یہ اذیت ہے اور جو اذیت دینے والا ہے اس نے

فَقَدِ احْتَمَلُوْا۔ یقیناً اٹھایا فعل شنیع یا مَا هُوَ كَالْبُهْتَانِ اَیِ الْكِذْبِ یا جھوٹا اتہام لگایا جو سخت گناہ ہے۔

شان نزول آیت کریمہ یہ ہے:

نَزَلَتْ فِیْ مُنَافِقِيْنَ كَانُوْا يُؤْذُوْنَ عَلِيًّا كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ۔ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی وہ حضرت اسد اللہ کرم اللہ وجہہ پر اتہامات لگا کر ایذا دیتے تھے۔

اور ابن جریر ضحاک سے اور وہ ابن عباس سے راوی ہیں: قَالَ نَزَلَتْ فِیْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَیٍّ وَنَاسٍ مَّعَهٗ قَذَفُوْا عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا فَخَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَنْ يَّعْذِرُنِیْ مِنْ رَجُلٍ يُّؤْذِيْنِیْ وَيَجْمَعُ فِیْ بَيْتِهٖ مَنْ يُّؤْذِيْنِیْ فَنَزَلَتْ۔ فرمایا یہ آیت عبداللہ بن ابی اور اس کی جماعت کے لئے نازل ہوئی جبکہ اس نے سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگایا جو اس سے قبل قصۂ افک میں مفصل بیان ہو چکا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا کون مجھے اس شخص سے معذور رکھے گا جو مجھے ایذا دیتا ہے اور اس کے گھر مجتمع ہوتا ہے جو مجھے اذیت پہنچاتا ہے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اور ابن جریر، ابن ابی حاتم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ نَزَلَتْ فِی الَّذِيْنَ طَعَنُوْا عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَخْذِ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا۔ جب منافقین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن کی حضرت صفیہ بنت حیی کے عقد پر تو یہ آیت نازل ہوئی۔

غرضکہ آیت کریمہ کے شان نزول میں متعدد روایات ہیں۔

خلاصہ یہ کہ کسی آیت کا مورد خاص ہونے سے حکم خاص نہیں ہوتا بلکہ جب تک مخصص نہ ہو حکم ہمیشہ عام ہی ہوتا ہے۔ بنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI-ISLAMIA ACADEMY

بریں کسی پر بہتان تراشی کرنا بنص صریح سخت گناہ اور فعل شنیع ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع-سورۃ احزاب-پ ۲۲

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۵۹﴾

اے غیب دان نبی اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

لَىِٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ فِیْهَاۤ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۶۰﴾

اگر نہ باز آئے منافق اور وہ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جھوٹ اڑانے والے مدینہ میں تو ضرور تمہیں ان پر غالب کریں گے پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن

مَّلْعُوْنِیْنَ ۛۚ اَیْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا ﴿۶۱﴾

ملعون ہیں جہاں بھی ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کئے جائیں

سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ﴿۶۲﴾

اللہ کا دستور ہے ان لوگوں میں جو پہلے گزر گئے اور ہرگز نہ پاؤ گے اللہ کی سنت کا بدلنا

یَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِیْبًا ﴿۶۳﴾

لوگ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں تم فرمادو اس کا علم تو اللہ کے پاس ہے اور تم کیا جانو شاید قیامت پاس ہی ہو

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ وَ اَعَدَّ لَهُمْ سَعِیْرًا ﴿۶۴﴾ۙ

اللہ نے کافروں پر لعنت کی اور ان کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے

خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۶۵﴾ۚ

ہمیشہ اس میں رہیں گے نہ پائیں گے کوئی حمایتی اور نہ مددگار

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾

جس دن منہ الٹ پلٹ ہو کر آگ میں ڈالے جائیں کہیں گے اے کاش ہم اطاعت کر لیتے اللہ کی اور اطاعت کر لیتے رسول کی

وَ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ﴿۶۷﴾

اور کہیں گے اے ہمارے رب بے شک ہم نے پیروی کی اپنے سرداروں کی تو انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا

رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا ﴿۶۸﴾ؑ

اے ہمارے رب انہیں آگ کا دونا عذاب دے اور انہیں اپنی رحمت سے دور کر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

## حل لغات آٹھواں رکوع ۔ سورۂ احزاب ۔ پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| یٰۤاَیُّهَا۔اے | النَّبِیُّ۔نبی | قُلْ۔فرمائیے | لِّاَزْوَاجِكَ۔اپنی بیویوں سے |
| وَ۔اور | بَنٰتِكَ۔اپنی بیٹیوں سے | وَ۔اور | نِسَآءِ۔عورتوں |
| الْمُؤْمِنِیْنَ۔مومنوں کی سے | یُدْنِیْنَ۔لٹکا کر رکھیں | عَلَیْهِنَّ۔اپنے اوپر | مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ۔اپنی چادریں |
| ذٰلِكَ۔یہ | اَدْنٰۤی۔بہت قریب ہے | اَنْ۔یہ کہ | یُّعْرَفْنَ۔پہچانی جائیں |
| فَلَا۔تو نہ | یُؤْذَیْنَ۔تکلیف دی جائیں | وَ۔اور | كَانَ۔ہے |
| اللّٰهُ۔اللہ | غَفُوْرًا۔بخشنے والا | رَّحِیْمًا۔مہربان | لَئِنْ۔اگر |
| لَّمْ۔نہ | یَنْتَهِ۔باز آئے | الْمُنٰفِقُوْنَ۔منافق | وَ۔اور |
| الَّذِیْنَ۔وہ کہ | فِیْ۔بیچ | قُلُوْبِهِمْ۔ان کے دلوں کے | مَّرَضٌ۔بیماری ہے |
| وَّ۔اور | الْمُرْجِفُوْنَ۔افواہیں اڑانے والے | | فِی۔بیچ |
| الْمَدِیْنَةِ۔مدینہ کے | لَنُغْرِیَنَّكَ۔تو غلبہ دیں گے ہم آپ کو ضرور | | بِهِمْ۔ان پر |
| ثُمَّ۔پھر | لَا۔نہ | یُجَاوِرُوْنَكَ۔پاس رہ سکیں گے آپ کے | |
| فِیْهَآ۔اس میں | اِلَّا۔مگر | قَلِیْلًا۔تھوڑے | مَّلْعُوْنِیْنَ۔لعنتی ہیں |
| اَیْنَمَا۔جہاں بھی | ثُقِفُوْۤا۔پائے جائیں | اُخِذُوْا۔پکڑے جائیں | وَ۔اور |
| قُتِّلُوْا۔قتل کئے جائیں | تَقْتِیْلًا۔گن گن کر | سُنَّةَ۔طریقہ ہے | اللّٰهِ۔اللہ کا |
| فِی۔بیچ | الَّذِیْنَ۔ان کے جو | خَلَوْا۔گزر چکے | مِنْ قَبْلُ۔پہلے |
| وَ۔اور | لَنْ۔ہرگز نہ | تَجِدَ۔پائے گا تو | لِسُنَّةِ۔طریقہ |
| اللّٰهِ۔خداوندی میں | تَبْدِیْلًا۔کوئی تبدیلی | یَسْـَٔلُكَ۔پوچھتے ہیں آپ سے | النَّاسُ۔لوگ |
| عَنِ السَّاعَةِ۔قیامت کے متعلق | | قُلْ۔فرمادیں | اِنَّمَا۔اس کے سوا نہیں |
| عِلْمُهَا۔اس کا علم | عِنْدَ۔پاس | اللّٰهِ۔اللہ کے ہے | وَ۔اور |
| مَا۔کیا | یُدْرِیْكَ۔معلوم تمہیں | لَعَلَّ۔شاید | السَّاعَةَ۔قیامت |
| تَكُوْنُ۔ہو | قَرِیْبًا۔قریب | اِنَّ۔بے شک | اللّٰهَ۔اللہ نے |
| لَعَنَ۔لعنت کی | الْكٰفِرِیْنَ۔کافروں پر | وَ۔اور | اَعَدَّ۔تیار کیا |
| لَهُمْ۔ان کے لئے | سَعِیْرًا۔بھڑکتا جہنم | خٰلِدِیْنَ۔ہمیشہ رہیں | فِیْهَآ۔اس میں |
| اَبَدًا۔ہمیشہ تک | لَا۔نہیں | یَجِدُوْنَ۔پائیں گے کوئی | وَلِیًّا۔دوست |
| وَّ۔اور | لَا۔نہ | نَصِیْرًا۔مددگار | یَوْمَ۔جس دن |
| تُقَلَّبُ۔الٹ پلٹ ہوں | وُجُوْهُهُمْ۔ان کے چہرے | فِی۔بیچ | النَّارِ۔آگ کے |
| یَقُوْلُوْنَ۔کہیں گے | یٰلَیْتَنَاۤ۔اے کاش | اَطَعْنَا۔ہم کہا مانتے | اللّٰهَ۔اللہ کا |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | اَطَعْنَا۔کہا مانتے | الرَّسُوْلَا۔رسول کا | وَ۔اور |
| قَالُوْا۔کہیں گے | رَبَّنَآ۔اے ہمارے رب | اِنَّآ۔ہم نے | اَطَعْنَا۔کہا مانا |
| سَادَتَنَا۔اپنے سرداروں | وَ۔اور | کُبَرَآءَنَا۔اپنے بڑوں کا | فَاَضَلُّوْنَا۔توگمراہ کیا انہوں |
| نے ہم کو | السَّبِیْلَا۔راہ سے | رَبَّنَآ۔اے ہمارے رب | اٰتِهِمْ۔دے ان کو |
| ضِعْفَیْنِ۔دگنا | مِنَ الْعَذَابِ۔عذاب | وَ۔اور | الْعَنْهُمْ۔لعنت کر ان پر |
| لَعْنًا۔لعنت | کَبِیْرًا۔بڑی | | |

## خلاصہ تفسیر آٹھواں رکوع-سورۃ احزاب-پ ۲۲

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ

اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں کو حکم دیجئے کہ وہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔

اور سر اور چہرے کو چھپائے رہیں جب کسی حاجت کے لئے وہ نکلیں۔

عربی میں جلباب مقنع چادر یا ایسے کپڑے کو کہتے ہیں جو سر سے پیر تک جسم کو چھپالے چنانچہ برقع بھی اس میں آسکتا ہے اور ترکی برقع پر بھی اس کا اطلاق ہوسکتا ہے بشرطیکہ وہ بدن ڈھانپنے اور ستر قائم رکھنے کے لئے بنایا جائے۔

آیہ کریمہ کا منشا حجاب وستر ہے لہٰذا ہر وہ کپڑا جو ملبوسات پر ڈالا جائے اور اسے پوری طرح چھپالے وہ جلباب ہے۔

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾

یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو یہ نہ ستائی جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی حرہ اور کنیز میں اس سے قریب تر اور پہچان نہیں چونکہ منافقین کنیزوں لونڈیوں کی طرف آوازے کستے تھے اور پردہ میں کوئی امتیازی شان نہ تھی تو وہ آواز حرہ خواتین پر کس دیتے اور جب معلوم ہوتا کہ یہ لونڈی نہ تھی تو شرمندہ ہوکر رہ جاتے تو اللہ تعالیٰ نے لونڈی اور آزاد عورت میں جلباب کو مابہ الامتیاز رکھا تاکہ وہ ستائے جانے آوازے لگنے سے محفوظ رہیں اور اس سے پہلی بے پردگی معاف ہے اس لئے کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ۖۛ ﴿۶۰﴾

اگر باز نہ آئے منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بداخلاقی کی بیماری ہے اور وہ جو مدینہ میں دل ہلا دینے والے فتنے اٹھاتے ہیں تو ضرور ہم ان پر مسلمانوں کو غلبہ دیں گے پھر وہ تمہارے پاس مدینہ میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن۔

یہاں منافقوں کو تین قسموں پر ظاہر فرمایا۔

ایک تو وہ جو بظاہر مسلمان ہیں اور بباطن دشمن ہیں۔

دوسرے منافق وہ جو گندے خیالات زنا وفسق وفجور کے ساتھ اپنے دلوں میں روگ بڑھائے ہوئے ہیں اور ہیں بھی منافق۔

www.waseemziyai.com
MAKTABA-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تیسرے وہ جو اپنی بدباطنی سے اسلامی لشکروں کے متعلق جھوٹی خبریں اڑا کر مومنین کے دل ہلا دینے میں کوشش کرتے ہیں بلاوجہ بک دیتے ہیں کہ فلاں جگہ مسلمانوں کو ہزیمت ہوگئی فلاں جگہ مسلمان قتل کر دیئے گئے فلاں جگہ مسلمانوں پر لشکر آیا اس سے ان کا منشا مسلمانوں میں کمزوری اور انتشار اور پریشانی بڑھانا ہوتا ہے چنانچہ فرمایا اور زجراً وتوبیخاً فرمایا:

لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ

اگر یہ منافق باز نہ آئے اور ایسی ہی ناشائستہ حرکات کرتے رہے تو تمہیں اے مسلمانو! ہم ان پر ضرور غلبہ دیں گے بلکہ پھر وہ مدینہ میں تھوڑے ہی دن رہ سکیں گے وہاں سے نکال دیئے جائیں گے اور مدینہ کی زمین کو ان سے پاک اور خالی کرالیا جائے گا اس لئے کہ

مَّلْعُوْنِیْنَ ۚۛ اَیْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا ۝۶۱

وہ دھتکارے ہوئے لعنت کئے گئے ہیں جہاں کہیں بھی وہ ملیں گے پکڑے جائیں گے اور چن چن کر قتل ہوں گے۔

اس لئے کہ وہ فتنہ پرداز اور اسلام کے دشمن ہیں۔ اور

سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ۝۶۲

اللہ تعالیٰ کا یہی دستور چلا آرہا ہے ان لوگوں میں جو پہلے گزر گئے اور تم اللہ کا دستور بدلتا نہ پاؤ گے۔

یعنی امم ماضیہ میں بھی منافقین تھے اور جب انہوں نے ایسی ناشائستگی کی تو اللہ تعالیٰ کا یہی عمل رہا کہ انہیں جہاں وہ ملے ہلاک کر دیا گیا اب بھی ایسا کیا جائے گا اللہ کے اس طریقہ کو کوئی بدلنے کی طاقت ہی نہیں رکھتا۔

یَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِیْبًا ۝۶۳

آپ سے لوگ قیامت کو پوچھتے ہیں فرما دیجئے اس کا علم بالذات اللہ تعالیٰ کو ہی ہے اور تم کو کیا معلوم شاید قیامت عنقریب ہی ہو جائے۔

شان نزول آیہ کریمہ یہ ہے کہ مشرکین تو بطریق استہزاء وتمسخر قیامت کا سوال کرتے تھے کہ کب ہوگی۔ اور اہل کتاب یہودی اس سوال کو امتحاناً لائے تھے اس لئے کہ توارت میں انہیں معلوم تھا کہ علم قیامت مخفی رکھا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ ان پر کوئی بات ظاہر نہ کریں تاکہ یہود کی دہن دوزی اور مشرکین پر تہدید ہو جائے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ وَ اَعَدَّ لَهُمْ سَعِیْرًا ۝۶۴ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ۝۶۵ۚ

بے شک اللہ نے لعنت فرمائی کافروں پر اور ان کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار۔

یعنی وہ کافر ومنافق اللہ کی رحمت سے بعید کر دیئے گئے اب اس جماعت کا نہ کوئی مددگار رہے نہ حمایتی ہے جو انہیں خدائی عذاب سے بچا سکے آگے ارشاد ہے:

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝۶۶

جس دن ان کے منہ الٹ کر کے آگ میں تلے جائیں گے تو کہہ رہے ہوں گے ہائے ہم نے کسی طرح اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کی پیروی کی ہوتی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور ہم اس عذاب میں مبتلا نہ ہوتے اور کہیں گے:

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾

اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے پیروی کی اپنے سرداروں اور قوم کے بڑوں کی تو انہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔

یعنی قوم کے سرداروں اور قوم کے بڑی عمر والے لوگوں اور اپنی جماعت کے عالموں نے ہمیں کفر کی تعلیم دے کر بہکا دیا اور گمراہ کر دیا۔

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾ ع

اے ہمارے رب انہیں آگ کا دونا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔

اس لئے کہ یہ خود گمراہ تھے اور انہوں نے ہی ہمیں گمراہ کیا لہٰذا ان پر عذاب بھی ہم سے دو چند کیا جائے۔

## مختصر تفسیر اردو آٹھواں رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۲

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ط

اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی فرما دیجئے اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو اور مومنین کی عورتوں کو کہ وہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے اوپر رکھیں۔

آیت کریمہ کے ماتحت آلوسی نقل کرتے ہیں: اِنَّهٗ كَانَتِ الْحُرَّةُ وَالْاَمَةُ تَخْرُجَانِ لَيْلًا لِقَضَآءِ الْحَاجَةِ فِى الْغِيْطَانِ وَ بَيْنَ النَّخِيْلِ مِنْ غَيْرِ امْتِيَازٍ بَيْنَ الْحَرَائِرِ وَالْاِمَآءِ وَ كَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ فُسَّاقٌ يَتَعَرَّضُوْنَ لِلْاِمَآءِ وَ رُبَمَا يَتَعَرَّضُوْنَ لِلْحَرَائِرِ۔ مدینہ میں فساق کی ایک جماعت تھی کہ لونڈیوں سے متعرض ہوتی تھی اور اس حکم سے پہلے آزاد خواتین اور لونڈیاں قضاء حاجت کے لئے کھجوروں کے جھنڈوں میں جایا کرتی تھیں اور لباس میں آزاد اور لونڈیوں کے اندر کوئی امتیاز نہ ہوتا تھا تو فساق مدینہ جہاں باندیوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے کبھی آزاد خواتین سے بھی متعرض ہو جاتے تھے تو آزاد خواتین کو حکم ہوا کہ وہ جلباب کے ساتھ اپنے کو ممتاز کریں تاکہ فساق ان کی طرف جرأت نہ کریں۔

وَالْجَلَابِيْبُ جَمْعُ جِلْبَابٍ ۔ وَ هُوَ عَلٰى مَا رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِىْ يَسْتُرُ مِنْ فَوْقَ اِلٰى اَسْفَلَ۔ جلابیب جلباب کی جمع ہے اور وہ بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما وہ کپڑا ہے جو سر سے لے کر پاؤں تک عورت کو چھپا لے۔

وَ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ اَلْمُقَنَّعَةُ۔ ابن جبیر کہتے ہیں وہ مقنع ہے۔

وَ قِيْلَ اَلْمِلْحَفَةُ۔ ایک قول ہے کہ جلباب ملحفہ ہے جسم کو لپیٹ دینے والا لباس۔

وَ قِيْلَ كُلُّ ثَوْبٍ تَلْبَسُهُ الْمَرْاَةُ فَوْقَ ثِيَابِهٖ۔ ایک قول ہے کہ یہ ہر وہ کپڑا ہے جسے عورت اپنے کپڑوں کے اوپر پہنے وہ جلباب ہے۔

وَ قِيْلَ كُلُّ مَا تَسْتُرُ بِهٖ مِنْ كِسَآءٍ اَوْ غَيْرِهٖ۔ ایک قول ہے کہ ہر وہ چیز جس سے پردہ کیا جائے مثلاً چادر ہو یا کچھ اور

وَ قِيْلَ هُوَ ثَوْبٌ اَوْسَعُ مِنَ الْخِمَارِ دُوْنَ الرِّدَآءِ۔ ایک قول ہے کہ وہ کپڑا ہے جو دوپٹا سے بڑا چادر کی طرح ہو وہ جلباب ہے۔

آیت کریمہ کی تفسیر میں ابو حبان کسائی سے ناقل ہیں: اَىْ يَتَقَنَّعْنَ بِمَلَاحِفِهِنَّ مُنْضَمَّةً عَلَيْهِنَّ یعنی کپڑا اوڑھے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رہیں اپنی چادر سے اور اس میں لپٹی رہیں چنانچہ قتادہ کہتے ہیں:

تَلْوِی الْجِلْبَابَ فَوْقَ الْجَبِیْنِ وَ تَشُدُّہٗ ثُمَّ تَحْطِفُہٗ عَلَی الْاَنْفِ وَاِنْ ظَھَرَتْ عَیْنَاھَاوَلٰکِنْ تَسْتُرُ وَ مُعَظَّمَ الْوَجْہِ۔

اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ کہتے ہیں: تُغَطِّیْ وَ جْھَھَا مِنْ فَوْقِ رَأْسِھَا بِالْجِلْبَابِ وَ تُبْدِیْ عَیْنًا وَّاحِدَۃً۔ منہ سارا ڈھکا رہے سر کے اوپر سے جلباب کے ساتھ اور ایک آنکھ راستہ دیکھنے کو کھلی ہو۔

عبدالرزاق ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جب یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ نازل ہوئی تو انصار کی عورتیں نکلتیں ان پر سیاہ چادر ہوتی۔

اور ایک نفیس نکتہ اس آیت کریمہ سے بیان فرماتے ہیں: فِی الْاٰیَۃِ رَدٌّ عَلٰی مَنْ زَعَمَ مِنَ الشِّیْعَۃِ اَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ مِنَ الْبَنَاتِ اِلَّا فَاطِمَۃُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی اَبِیْھَا وَ عَلَیْھَا وَسَلَّمَ وَ اَمَّا زَیْنَبُ وَ رُقَیَّۃُ وَ اُمُّ کُلْثُوْمٍ فَرَبِیْبَاتُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ اس آیت کریمہ میں شیعوں کے اس زعم باطل کا رد بھی ہے جو وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادیاں نہ تھیں سوا حضرت سیدہ زہراء رضی اللہ عنہا کے اور حضرت زینب اور رقیہ اور ام کلثوم یہ تینوں ربیبہ تھیں۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج پہلے خاوندوں کی بیٹیاں لائی تھیں۔

تو آیہ کریمہ میں یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ کیوں فرمایا وَبِنْتِکَ فرمانا تھا۔

اور بنات کے بعد عامۂ مومنین کی خواتین کے لئے وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ ارشاد ہوا۔

تو ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متعدد صاحبزادیاں تھیں کم از کم تین ضرور تھیں اس لئے کہ جمع مَا فَوْقَ الْاِثْنَیْنِ پر آتی ہے تو ثابت ہوا کہ حضرات شیعہ کا خیال غلط ہے بلکہ بنات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چار تھیں۔ سیدہ زہراء، سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہن۔

فَلَا یُؤْذَیْنَ۔ تو جلباب لینے کے بعد وہ نہ ستائی جائیں گی۔

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ یعنی اس سے پہلے فروگزاشت معاف ہے اللہ کثیر الرحمۃ ہے۔

لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَۃِ لَنُغْرِیَنَّکَ بِھِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَکَ فِیْھَآ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۶۰﴾

اگر نہ باز آئے منافق اور وہ جن کے دلوں میں مرض فسق ہے اور جھوٹی باتیں اڑانے والے مدینہ میں تو ضرور ہم ان پر غلبہ دیں گے تمہیں اور آپ کے وہ قریب نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے ہی دن۔

یعنی منافقین اگر ایذا دینے والے کاموں سے باز نہ آئے اور وہ لوگ جو ضعیف الایمان ہونے کی وجہ سے بیدینی کے کاموں کی طرف مائل ہیں اور وہ یہودی جو لشکر اسلام کے متعلق بری خبریں اڑانے والے ہیں جن سے مومنین کے دل ہل جائیں تو ہم عنقریب ان پر مسلمانوں کو غالب کر کے انہیں مدینہ سے نکال دیں گے۔ رجف وارجاف اصل میں زلزلہ کو کہتے ہیں یا اس حرکت کو جس سے زلزلہ آئے یہاں اس سے اخبار کاذبہ اڑانا مقصود ہے جس سے دلوں میں تزلزل واقع ہو اور مسلمان مضطرب ہوں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ابن منذر، مالک بن دینار سے راوی ہیں: قَالَ سَاَلْتُ عِكْرَمَةَ عَنِ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَقَالَ هُمْ اَصْحَابُ الْفَوَاحِشِ۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت عکرمہ سے الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا وہ بے حیائی کے عادی لوگ ہیں۔

وَعَنْ عَطَآءٍ اَنَّهٗ فَسَّرَهُمْ بِذٰلِكَ۔ عطا نے بھی یہی تفسیر کی۔

اور عبد بن حمید نے فرمایا: اِنَّ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ جَمِيْعًا هُمُ الْمُنَافِقُوْنَ فَيَكُوْنُ الْعَطْفُ مَعَ الْاِتِّحَادِ بِالذَّاتِ لِتَغَايُرِ الصِّفَاتِ عَلٰى حَدٍّ۔

وہ لوگ جن کے دل مریض ہیں اور مرجفین یہ سب منافقین کی جماعت تھی اسی وجہ میں اتحاد کے لئے عطف کیا گیا اور ان میں صفات متغایر تھیں اس لئے علیحدہ علیحدہ بیان فرمایا۔

گویا ان میں وہ بھی ہیں جو بظاہر نیک اور بباطن بے ایمان ہیں۔

اور وہ بھی ہیں کہ مسلمان بنے ہوئے ہیں اور فسق وفجور اور بے دینی پر مائل ہیں۔

اور وہ بھی ہیں جو مسلمان بن کر مسلمانوں میں ایسی باتیں اڑاتے ہیں جن سے ان کے دل ہل جائیں مثلاً خبر اڑادی کہ مسلمانوں کا فلاں لشکر مارا گیا فلاں جگہ مسلمان ہزیمت کا شکار ہو گئے وغیرہ وغیرہ یہ تینوں درحقیقت یکساں منافق ہیں تو اگر یہ ایسی حرکتوں سے باز نہ آئے تو

لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٠﴾

ہم یقیناً مسلمانوں کو ان پر غلبہ دیں گے پھر یہ اے محبوب! آپ کے پاس نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن۔

لَنُغْرِيَنَّكَ پر آلوسی لکھتے ہیں: اَیْ لَنَدْعُوَنَّكَ اِلٰى قِتَالِهِمْ وَاِجْلَائِهِمْ اَوْ فِعْلِ مَا يَضْطَرُّهُمْ اِلَى الْجَلَآءِ۔ یعنی ہم تمہیں ان سے مقابلہ کے لئے بلائیں گے اور انہیں تمہارے ہاتھوں جلاوطن کر دیں گے یا ایسی کوئی تحریک اٹھائیں گے جس سے وہ مدینہ چھوڑنے پر مضطر ہو جائیں۔

محاورہ میں بولتے ہیں: اَغْرَاهُ بِكَذَا اِذَا اِدَّعَاهُ اِلٰى تَنَاوُلِهٖ بِالتَّحْرِيْضِ عَلَيْهِ۔

راغب کہتے ہیں: غَرَا بِكَذَا اَیْ هَيَّجَ بِهٖ وَحَضَّ۔

سید المفسرین ابن عباس فرماتے ہیں: اَیْ لَنُسَلِّطَنَّكَ عَلَيْهِمْ ہم تمہیں ان پر مسلط کر دیں گے اور یہی معنی قریب پہلی عبارتوں کے ہیں۔

ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ۔ پھر وہ آپ کے جوار رحمت میں نہ رہیں گے۔

اور جوار رسول ﷺ سے بعد اشد ترین مصیبت ہے۔

فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا۔ یعنی مدینہ پاک میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن۔

اِلَّا قَلِيْلًا کے معنی زَمَانًا اَوْ جِوَارًا قَلِيْلًا۔ پھر ارشاد ہے یہ سب اس لئے کہ

مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿٦١﴾

وہ لعنت کئے گئے اور رحمت سے دور ہیں جہاں بھی وہ پکڑیں جائیں گرفتار کر کے قید کئے جائیں اور قتل کر دیئے جائیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہ یہ لوگ فتنہ پرداز منافق ہیں۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾ ۔

اللہ کا دستور ہے امم ماضیہ میں ایسا ہی ہوتا رہا کہ جب انہوں نے فساد کی کوشش کی تو ہلاک کئے گئے تو اے حبیب! آپ اللہ کے دستور میں تبدیلی نہ پائیں گے۔

گویا یہ ارشاد ہوا: اَیْ لَیْسَتْ هٰذِهِ السُّنَّةُ مِثْلَ الْحُكْمِ الَّذِیْ یَتَبَدَّلُ وَ یَنْسَخُ فَاِنَّ النَّسْخَ یَكُوْنُ فِی الْاَحْكَامِ اَمَّا الْاَفْعَالُ وَالْاَخْبَارُ فَلَا تُنْسَخُ۔ یعنی یہ دستوران احکام کی طرح نہیں کہ وقتاً فوقتاً بدلتے اور نسخ ہوتے ہیں اس لئے کہ نسخ احکام میں ہوتا ہے لیکن افعال واخبار میں کوئی نسخ نہیں۔

چنانچہ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: كَانَ النِّفَاقُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَوْجُهٍ نِفَاقٌ مِثْلُ نِفَاقِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلُوْلٍ وَ نِفَاقِ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَ نِفَاقِ الْمُرْجِفِیْنَ وَ هُمْ مُنَافِقُوْنَ یُكَابِرُوْنَ النِّسَآءَ یَقْتَفُوْنَ اَثْرَهُمْ فَیَغْلِبُوْهُنَّ عَلٰى اَنْفُسِهِنَّ فَیَفْخَرُوْنَ بِهِنَّ۔ یہ تینوں قسم منافقوں کی ہیں۔

بڑا منافق رأس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول ہے۔

اور اس کی ذریت میں وہ دل کے روگی۔

اور تیسرے منافق الْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ وہ ہیں جو عورتوں پر غلبہ کرتے اور ان کے پیچھے لگتے ہیں پھر انہیں مرتکب فجور بناتے ہیں آگے ارشاد ہے:

يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ ۔ آپ سے اے محبوب! قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں۔

یہ سوال مشرکین کا تھا بطریق استہزاء واستعجال اور منافق یہی سوال بطور تعنت کرتے اور یہودی یہی سوال کرتے مگر بطور امتحان اس لئے کہ وہ تورات میں پڑھ چکے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے وقت ساعت اور اس کی مدت قیام کے اظہار کو مخفی رکھنے کا حکم دیا تھا تو حضور ﷺ سے وہ امتحاناً پوچھتے تھے کہ دیکھیں بتاتے ہیں یا نہیں۔

اگر بتا دیں گے تو ہم انکار نبوت کرنے میں حق بجانب ہوں گے اور نہ بتائیں گے تو اگرچہ وہ سچے ہوں گے لیکن عوام میں ان کی مخالفت کرسکیں گے کہ نبی ہو کر قیامت کی خبر بھی نہیں بتا سکے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کو فرمایا کہ اے حبیب! آپ انہیں جواب دیجئے:

قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾

فرما دیجئے اس کا علم تو اللہ کے پاس ہے اور تمہیں کیا خبر شاید قیامت قریب ہو۔

اس طرز بیان و جواب میں مشرکین و منافقین اور یہود کو تہدید ہے کہ تم میں ایک جماعت ہمارے حبیب کا امتحان لینا چاہتی ہے جیسے یہود۔ ایک منکر قیامت ہونے کی وجہ میں عجلت چاہتی ہے اور ایک استہزاءً سوال کر رہی ہے جیسے منافقین و مشرکین ان سب کے لئے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾

بے شک اللہ نے لعنت کی ہے کافر ہوں یا ان کے ہمنوا اور ان کے لئے تیار کر رکھا ہے بھڑکتا ہوا جہنم جس میں ہمیشہ رہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

گے اور نہ پائیں گے اس وقت اپنا کارساز نہ کوئی مددگار۔

جو انہیں اس عذاب سے بچائے یا مدد کرے۔ اس کے بعد اس دن کی اجمالی تعریف بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴿٦٦﴾

جس دن وہ اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو کہیں گے ہائے افسوس ہم اللہ کی اطاعت اور رسول کی پیروی کر لیتے۔

تو اس کے شکار نہ ہوتے اور مبتلائے مصیبت ہونے سے بچ جاتے۔

وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾

اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے پیروی کی اپنے سرداروں اور قوم کے بڑے بوڑھوں کی تو انہوں نے ہماری راہ ماری اور گمراہ کر دیا اے ہمارے رب! ان پر دو چند عذاب کر اور ان پر بڑی لعنت فرما۔

کہ انہوں نے ہمیں گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بھٹکایا۔

## بامحاورہ ترجمہ نواں رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۲

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿٦٩﴾

اے ایمان والو ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے اسے بری فرمایا اس بات سے جو انہوں نے کہی اور وہ اللہ کے نزدیک آبرو والا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾

تمہارے اعمال تمہارے لئے سنوارے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو فرمانبرداری کرے اللہ اور اس کے رسول کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٢﴾

بے شک ہم نے امانت پیش کی آسمانوں پر اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور اٹھالیا اسے انسان نے بے شک وہ ناعاقبت اندیش اور نادان ہے

لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٧٣﴾

تاکہ اللہ عذاب دے منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو اور اللہ توبہ قبول فرمائے مومن مردوں اور مومن عورتوں کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## حل لغات نواں رکوع۔سورۃ احزاب۔پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| يَآاَيُّهَا۔اے | الَّذِيْنَ۔وہ جو | اٰمَنُوْا۔ایمان لائے ہو | لَا۔نہ |
| تَكُوْنُوْا۔ہو جاؤ | كَالَّذِيْنَ۔ان کی طرح جنہوں نے | | اٰذَوْا۔تکلیف دی |
| مُوْسٰى۔موسیٰ کو | فَبَرَّاَهُ۔تو بری کیا اسے | اللّٰهُ۔اللہ نے | مِمَّا۔اس سے جو |
| قَالُوْا۔انہوں نے کہا | وَ۔اور | كَانَ۔ہے وہ | عِنْدَ۔پاس |
| اللّٰهِ۔اللہ کے | وَجِيْهًا۔عزت والا | يَآاَيُّهَا۔اے | الَّذِيْنَ۔وہ جو |
| اٰمَنُوا۔ایمان لائے ہو | اتَّقُوا۔ڈرو | اللّٰهَ۔اللہ سے | وَ۔اور |
| قُوْلُوْا۔کہو | قَوْلًا۔بات | سَدِيْدًا۔سیدھی | يُّصْلِحْ۔درست کرے گا |
| لَكُمْ۔تمہارے لئے | اَعْمَالَكُمْ۔تمہارے عمل | وَ۔اور | يَغْفِرْ۔بخشے گا |
| لَكُمْ۔تم کو | ذُنُوْبَكُمْ۔تمہارے گناہ | وَ۔اور | مَنْ۔جو |
| يُّطِعِ۔فرماں برداری کرے | اللّٰهَ۔اللہ کی | وَ۔اور | رَسُوْلَهُ۔اس کے رسول کی |
| فَقَدْ۔تو بے شک | فَازَ۔کامیاب ہوا | فَوْزًا۔کامیابی | عَظِيْمًا۔بڑی |
| اِنَّا۔بے شک ہم نے | عَرَضْنَا۔پیش کیا | الْاَمَانَةَ۔امانت کو | عَلَى۔اوپر |
| السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں | وَ۔اور | الْاَرْضِ۔زمین کے | وَ۔اور |
| الْجِبَالِ۔پہاڑوں کے | فَاَبَيْنَ۔تو انکار کیا انہوں نے | اَنْ۔یہ کہ | يَّحْمِلْنَهَا۔اٹھائیں اس کو |
| وَ۔اور | اَشْفَقْنَ۔ڈر گئے | مِنْهَا۔اس سے | وَ۔اور |
| حَمَلَهَا۔اٹھالیا اس کو | الْاِنْسَانُ۔انسان نے | اِنَّهُ۔بے شک وہ | كَانَ۔ہے |
| ظَلُوْمًا۔ظالم | جَهُوْلًا۔نادان | لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ۔تاکہ سزا دے اللہ | |
| الْمُنٰفِقِيْنَ۔منافق مردوں | وَ۔اور | الْمُنٰفِقٰتِ۔منافق عورتوں | وَ۔اور |
| الْمُشْرِكِيْنَ۔مشرک مردوں | وَ۔اور | الْمُشْرِكٰتِ۔مشرک عورتوں کو | وَ۔اور |
| يَتُوْبَ۔توبہ قبول کرے | اللّٰهُ۔اللہ | عَلَى۔اوپر | الْمُؤْمِنِيْنَ۔مومن مردوں |
| وَ۔اور | الْمُؤْمِنٰتِ۔مومن عورتوں کے | | وَ۔اور |
| كَانَ۔ہے | اللّٰهُ۔اللہ | غَفُوْرًا۔بخشنے والا | رَّحِيْمًا۔مہربان |

## خلاصہ تفسیر نواں رکوع۔سورۃ احزاب۔پ ۲۲

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ؕ ﴿۶۹﴾

اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے انہیں بری کیا اس بات سے جو انہوں نے کہی اور موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نزدیک آبرو والے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

آیت کریمہ میں موسیٰ علیہ السلام کی نظیر دے کر مومنین کو تنبیہ کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب واحترام بجالا ؤ اور کوئی ایسا کام نہ کرو جو ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنج وملال کا باعث ہو۔

اور کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی حیاء وشرم کی وجہ سے اپنا جسم اطہر کسی پر ظاہر نہ فرماتے تھے۔ بنی اسرائیل کا یہ حال تھا کہ سب ننگے آپس میں نہاتے رہتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ بدن کھول کر غسل نہیں فرماتے تو انہوں نے عیب لگایا اور کہا موسیٰ علیہ السلام کو برص ہے اسی وجہ میں وہ ہمارے ساتھ نہیں نہاتے اور الگ رہتے ہیں۔

تو اس الزام سے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس طرح بری کیا کہ آپ لب دریا اوٹ میں کپڑے اتار کر غسل فرما رہے تھے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے تھے جب آپ غسل سے فارغ ہوئے کپڑے لینے کے لئے بڑھے تو پتھر وہاں سے چل دیا آپ اس کے پیچھے دوڑے اور ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ فرماتے رہے بنی اسرائیل نے آپ کو دیکھ لیا اور جو الزام آپ پر لگایا تھا اس سے شرمندہ ہوئے اس لئے کہ آپ کا جسد نوری ہر قسم کے عیب اور داغ سے پاک تھا۔

وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔ اور موسیٰ اللہ کے نزدیک آبرو والے ہیں۔

یعنی آپ صاحب جاہ ومنزلت ہیں اور مستجاب الدعوات ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔

یعنی سچی اور حق وانصاف کے ساتھ گفتگو کرو اور اپنی زبان اور کلام کی حفاظت رکھو جو بھلائی اور اصلاح کی جڑ ہے۔

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾

اگر ایسا کرو گے تو تمہارے اعمال سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کریگا اس نے بڑی کامیابی پائی۔

یعنی تمہیں نیکیوں کی توفیق دے گا اور تمہاری عبادتیں قبول فرمائے گا اور تم کامیابی کے مدارج حاصل کرو گے۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾

بے شک ہم نے امانت پیش کی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اٹھالی بے شک وہ اپنی جان مشقت میں ڈالنے والا ناعاقبت اندیش اور نادان ہے۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں امانت سے مراد اطاعت وادائے فرائض ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان، زمین، پہاڑوں پر پیش کیا کہ اگر وہ اطاعت کرتے ہوئے انہیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے نہ ادا کریں گے تو عذاب کئے جائیں گے۔

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں امانت نمازیں ادا کرنا، زکوۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، حج بیت اللہ کرنا، سچ بولنا، ناپ تول کو ایمان داری سے پورا کرنا لوگوں کی امانتوں میں عدل ودیانت ملحوظ رکھنا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL-ISLAMIA ACADEMY

بعض نے کہا امانت سے مراد وہ تمام قانون ہیں جن کا حکم دیا گیا اور جن کی ممانعت کی گئی۔

حضرت عمرو بن عاص فرماتے ہیں امانت سے مراد اعضا کان ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں۔

اور صوفیہ کرام کے نزدیک امانت محبت و عشق کی تھی۔

بہر حال یہ امانت جو بھی تھی جس قسم کی بھی تھی اللہ تعالیٰ نے اعیان سماوات وارض و جبال پر پیش فرما کر ارشاد کیا تم ان امانتوں کی حفاظت کرو گے سب نے عرض کیا الٰہی! ذمہ داری کیا ہے فرمایا یہ کہ اگر تم ان کی ذمہ داری لے کر ادا کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا نافرمانی کرو گے تو سزا دی جائے گی تو سب خوفزدہ ہو کر بولے الٰہی ہم تیرے حکم کے مطیع ہیں نہ ثواب چاہتے ہیں نہ عذاب۔

ان کا یہ عرض کرنا بر بنا خوف تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ امانت بطور تخییر پیش کی گئی تھی انہیں اختیار تھا قبول کریں یا نہ کریں تو انہوں نے اپنے میں یہ قوت نہ پائی۔ اور اگر ان پر لازم کیا جاتا تو ان کو مجال انکار نہ تھی۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ امانت آدم صفی علیہ السلام کو پیش کی اور فرمایا آسمان، زمین اور پہاڑ اس کا بار نہ اٹھا سکے کیا تم اس کا بار اٹھاؤ گے حضرت آدم علیہ السلام نے اقرار کر لیا۔

آسماں بار امانت نتوانست کشید قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ وَ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾

تاکہ اللہ عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو اور اللہ توبہ قبول فرمائے مسلمان مردوں اور مومنہ عورتوں کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

گویا فرمایا کہ اس امانت کے بعد منافقین کا نفاق مشرکین کا شرک بآسانی ظاہر ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ ان پر حجت قائم فرما کر عذاب دے گا اور مومنین کو مقبول فرمائے گا (خازن)

## مختصر تفسیر اردو نواں رکوع - سورۃ احزاب - پ ۲۲

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾

اے ایمان والو! نہ ہونا ان کی طرح جنہوں نے اذیت دی موسیٰ کو تو اللہ نے انہیں بری فرمایا اس سے جو وہ کہتے تھے اور موسیٰ عند اللہ بڑے مرتبہ والے تھے۔

اس کے متعلق ایک قول تو یہ ہے کہ آیہ کریمہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عقد فرمایا اور منافقین نے اعتراضات کئے اس وقت نازل ہوئی۔

اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جسم اطہر پر بنی اسرائیل نے عیب لگایا تھا اس کی نظیر یہاں دی گئی ہے۔

چنانچہ امام احمد اور بخاری و ترمذی اور ایک جماعت بطریق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً مِّنْهُ فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَقَالُوْا مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا سِتْرًا اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ

اِمَّا بَرَصٌ وَ اِمَّا اُدْرَةٌ وَاِمَّا اٰفَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّاَهٗ مِمَّا قَالُوْا وَاَنَّ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ
26 فَوَضَعَ ثِيَابَهٗ عَلٰی حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ اِلٰی ثِيَابِهٖ لِيَاْخُذَهَا وَاِنَّ الْحَجَرَ غَدَا بِثَوْبِهٖ فَاَخَذَ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ عَصَاهُ وَ طَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَوْبِیْ حَجَرُ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَی الْمَلَاءِ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ بَرَّاَهٗ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ وَ قَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَلَبِسَهٗ وَ طَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی۔

کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام بہت زیادہ حیادار تھے نہایت پردہ پوش تھے حتیٰ کہ کوئی آپ کی جلد اقدس کا کوئی حصہ نہ دیکھ سکتا تھا آپ کے انتہائی حیا کی وجہ سے تو بنی اسرائیل نے بہ نیت ایذا کہنا شروع کر دیا کہ موسیٰ علیہ السلام اتنی حیا جو کرتے ہیں وہ درحقیقت آپ کے جسم میں کوئی عیب ہے اسے مخفی رکھنا چاہتے ہیں یا آپ کو برص یعنی پھلبہری ہے یا خصیے بڑھے ہوئے ہیں یا کوئی سخت مرض ہے اور اللہ نے چاہا کہ ان کا یہ الزام دفع ہو اور آپ اس سے بری ہوں۔

چنانچہ ایک روز آپ تنہائی میں غسل کے لئے تشریف لائے کپڑے اتار کر پتھر پر رکھے اور غسل فرما کر کپڑے لینے کو پتھر کی طرف آئے تو پتھر آپ کے کپڑے لے کر چلا۔ موسیٰ علیہ السلام عصا لے کر اس کی طرف چلے اور فرماتے جاتے تھے اے پتھر! میرے کپڑے اے پتھر! میرے کپڑے حتیٰ کہ آپ اس کے تعاقب میں وہاں تک تشریف لائے جہاں ایک جماعت بنی اسرائیل کی موجود تھی انہوں نے آپ کو عریاں دیکھ لیا اور جن عیبوں سے آپ کو ملوث کہتے تھے ان سے آپ کو پاک پایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے الزام سے اس بہانہ آپ کو پاک فرما دیا۔ پتھر ٹھہر گیا آپ نے اس پتھر کو مارا۔ یہ ہے وہ واقعہ جس کی طرف فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا فرمایا۔

ایک قول یہ ہے کہ حضرت ہارون کی وفات پر بنی اسرائیل نے آپ کے ذمہ ان کا قتل لگایا اور کہا کہ ہارون چونکہ ہمارے محبوب تھے اس لئے موسیٰ علیہ السلام نے انہیں مار دیا جیسا کہ ابن منیع، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور حاکم بسند صحیح ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت شیر خدا اسد اللہ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ آیہ کریمہ اس واقعہ کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ

صَعِدَ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ الْجَبَلَ فَمَاتَ هٰرُوْنُ فَقَالَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لِمُوْسٰی اَنْتَ قَتَلْتَهٗ كَانَ اَشَدُّ حُبًّا لَنَا مِنْكَ وَاَلْيَنُ فَاٰذَوْهُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَی الْمَلٰٓئِكَةَ عَلَيْهِمْ فَحَمَلُوْهُ فَمَرُّوْا بِهٖ عَلٰی مَجَالِسِ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَتَكَلَّمَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِمَوْتِهٖ فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَانْطَلَقُوْا بِهٖ فَدَفَنُوْهُ وَلَمْ يُعْرَفْ قَبْرُهٗ اِلَّا الرَّخَمُ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَعَلَهٗ اَصَمَّ وَاَبْكَمَ۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ وَّاُنَاسٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰی اِلٰی مُوْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفٍّ هٰرُوْنَ فَاْتِ جَبَلَ كَذَا فَانْطَلَقَا نَحْوَ الْجَبَلِ فَاِذَا هُمْ بِشَجَرَةٍ وَ بَيْتٍ فِيْهِ سَرِيْرٌ عَلَيْهِ فُرُشٌ وَرِيْحٌ طَيِّبَةٌ فَلَمَّا نَظَرَ هَارُوْنُ اِلٰی ذٰلِكَ الْجَبَلِ وَالْبَيْتِ وَ مَا فِيْهِ اَعْجَبَهٗ فَقَالَ يٰمُوْسٰی اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَنَامَ عَلٰی هٰذَا السَّرِيْرِ قَالَ نَمْ عَلَيْهِ قَالَ نَمْ مَعِیْ فَلَمَّا نَامَا اَخَذَ هٰرُوْنَ الْمَوْتُ فَلَمَّا قُبِضَ دُفِعَ ذَالِكَ الْبَيْتُ وَ ذَهَبَ تِلْكَ الشَّجَرَةُ وَرُفِعَ السَّرِيْرُ اِلَی السَّمَآءِ فَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ قَالُوْا قَتَلَ هٰرُوْنَ وَحَسَدَهٗ لِحُبِّ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ لَهٗ وَ كَانَ هٰرُوْنُ اَكَفُّ عَنْهُمْ وَ اَلْيَنُ لَهُمْ وَكَانَ فِیْ مُوْسٰی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQOOL ISLAMIA ACADEMY

بَعْضُ الْغِلْظَةِ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا بَلَغَهُ ذٰلِكَ قَالَ وَيْحَكُمْ اَفْتَرَوْنِيْ اَقْتُلُهُ فَلَمَّا كَثَّرُوْا عَلَيْهِ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ تَعَالٰى فَنَزَلَ بِالسَّرِيْرِ حَتّٰى نَظَرُوْا اِلَيْهِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَصَدَّقُوْهُ۔

پہلی روایت سے دوسری روایت زیادہ واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ ہارون کو وفات ہوگی لہٰذا تم فلاں پہاڑ پر آؤ۔

چنانچہ موسیٰ و ہارون دونوں اس پہاڑ پر چلے کہ وہاں ایک درخت نظر آیا اور ایک گھر جس میں ایک مسہری نفیس بستر سے سجی ہوئی ملی جو خوشبو سے معطر تھا جب ہارون علیہ السلام نے پہاڑ پر سامان دیکھا تو بہت پسند کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا جی چاہتا ہے کہ میں اس پر سو جاؤں۔

موسیٰ علیہ السلام نے کہا سو جاؤ تو حضرت ہارون نے عرض کیا آپ بھی میرے ساتھ سوئیں آپ بھی لیٹ گئے کہ اچانک ہارون علیہ السلام پر موت آگئی جب آپ کی روح قبض ہوگئی تو وہ گھر اٹھا اور وہ درخت بھی چلا گیا اور وہ مسہری بھی آسمان کی طرف اٹھ گئی۔

موسیٰ علیہ السلام تنہا بنی اسرائیل میں جب واپس تشریف لائے تو وہ وفات ہارون کا سن کر بولے آپ نے انہیں مار ڈالا۔

موسیٰ علیہ السلام نے یہ سن کر انہیں کہا افسوس ہے تم پر کیا مجھ پر افتراء کرتے ہو کہ میں نے انہیں مار دیا۔

وہ بولے چونکہ ہارون ہمیں محبوب تھے اور ہم سے نرم برتاؤ فرماتے تھے اس لئے آپ نے ایسا کیا اور موسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ کچھ غلظت اور سختی فرماتے تھے تو انہوں نے آپ پر الزام لگایا کہ حضرت ہارون کو موسیٰ علیہ السلام نے قتل کر دیا ہے۔

آپ نے کھڑے ہو کر دوگانہ ادا فرمایا پھر بارگاہ الٰہی میں دعا کی چنانچہ وہ مسہری اتری اور آسمان و زمین میں معلق ٹھہر گئی اور سب نے دیکھ کر آپ کی تصدیق کی کہ فی الواقع ہارون علیہ السلام کی وفات ہوگئی ہے تو فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا میں اسی طرف اشارہ ہے۔

اس کے علاوہ بعض روایات میں ہے کہ آپ پر الزام زنا لگایا گیا معاذ اللہ تو اللہ تعالیٰ نے بری فرمایا۔

بعض نے قصہ قارون جس کا مفصل حال سورہ قصص میں بیان ہو چکا اس طرف اسے منسوب کیا۔

بعض نے آپ کے ذمہ سحر اور جنون کا الزام رکھا۔

بہر حال الزام یقیناً بنی اسرائیل نے لگایا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس الزام سے پاک کیا۔ اور کیوں نہ کرتا جب کہ

وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾ ۔ آپ اللہ کے نزدیک جاہ و منزلت رکھتے تھے۔

وَجِيْهًا کے معنی آلوسی کرتے ہیں: كَانَ ذَا جَاهٍ وَّ مَنْزِلَةٍ عِنْدَهٗ عَزَّوَجَلَّ۔ آپ اللہ کے نزدیک ذی جاہ و منزلت تھے۔

اور قطرب بھی ایسا ہی کہتے ہیں: كَانَ رَفِيْعَ الْقَدْرِ۔ موسیٰ علیہ السلام بلند عزت تھے۔

ابن زید کہتے ہیں: كَانَ مَقْبُوْلًا۔ آپ اللہ کے مقبول تھے۔

اور ابن ابی حاتم حسن سے راوی ہیں: اِنَّهٗ قَالَ وَجِيْهًا مُّسْتَجَابَ الدَّعَوَاتِ۔ وَجِيْهًا کے معنی مستجاب الدعوات ہے۔

بعض نے کہا: مَا سَاَلَ شَيْئًا اِلَّا اُعْطِيَ اِلَّا الرُّؤْيَةَ فِي الدُّنْيَا۔ آپ نے جو بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کیا وہ ضرور دیا گیا سوا رویت فی الدنیا کے۔ جب کہ آپ نے عرض کیا: رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ تو اس کا جواب لَنْ تَرٰىنِيْ ملا۔

بعض نے کہا وَجِیۡهًا کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام فرما کر کلیم اللہ بنایا آگے ارشاد ہے:

26/26 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جب بات کرو تو نرم طریقہ سے بولو تمہارے اعمال درست کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اطاعت کرے اللہ اور اس کے رسول کی وہ یقیناً دین و دنیا میں کامیاب ہوا۔

اتَّقُوا اللّٰهَ کا معنی ہے اللہ کا خوف رکھو ہر حرکت و عمل میں خصوصاً ان باتوں میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے والی ہیں اور اپنا کلام نرم رکھو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینے والے مکالمہ سے اجتناب کرو۔

چنانچہ قتادہ اور مقاتل کہتے ہیں: اِنَّ الْمَعْنٰی وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا فِیْ شَاْنِ الرَّسُوْلِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ زَیْدٍ وَ زَیْنَبَ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اور حضرت زید و زینب کے معاملہ میں اپنی زبان روکو اور ناملائم الفاظ سے اجتناب کرو۔

اور قول سدید سے بعض نے کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مراد لیا۔

اور اس کے بعد اس کا اجر و ثواب فرمایا:

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ

تمہارے اعمال میں صلاحیت قبول بخشی جائے گی اور اس کا ثواب دیا جائے گا۔

جیسا کہ ابن عباس نے فرمایا اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ تمہاری استقامت اور اعمال صالحہ کفارہ ہوں گے تمہارے گناہوں کے۔ اور

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾

اور جو اطاعت کرے اللہ اور اس کے رسول کی وہ دارین میں کامیاب ہے۔

یعنی اللہ و رسول کے اوامر و مناہی میں جو اتباع کرے وہ زبردست کامیاب ہے۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ﴿۷۲﴾

بے شک ہم نے پیش کیا اپنی امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو وہ انکاری ہوئے اس کے اٹھانے سے اور ڈرے اس سے اور اٹھالیا اسے انسان نے بے شک وہ اپنے اوپر زیادتی کرنے والا ناعاقبت اندیش تھا۔

اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عظمت شان اطاعت الٰہی اور اتباع رسالت پناہی ظاہر فرمائی تھی پھر عذاب الیم سے نجات پانے والوں اور احکام کی رعایت کرنے والوں کی زبردست کامیابی بیان کی اس کے بعد امانت کا ذکر فرمایا۔

یہ دراصل مصدر ہے جیسے امن اور امان۔

گویا تنبیہ کی گئی کہ حقوق اللہ کی حفاظت اور اس امانت کا خاص خیال رکھا جائے۔

اس کی استعداد اجرام فلکیہ اور اعیان ارضیہ و جبال میں بھی نہیں تھی اسی وجہ میں اس کی طرف سے اباء و معذرت ظاہر کی گئی اس لئے کہ تکالیف شرعیہ اور صعوبت اوامر کے یہ قابل ہی نہ تھے یہی وجہ تھی کہ ان پر امر تخییری ہوا اور اگر یہ امانت اٹھانا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ان پر بطریق تکلیف ہوتا تو انہیں شعور وادراک بھی دیا جاتا اسی بنا پر ارشاد ہے:

وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ؕ۔ اس امانت کو انسان نے اٹھالیا۔

اس لئے کہ وہ ذی شعور وادراک تھا اور اس میں ظلوم وجہول بھی تھے یا اس کی فطرت میں تھا کہ وہ مفرط فی الظلم اور مبالغ فی الجہل بھی ہے۔

تو جوان میں اپنی فطرت سلیمہ اور قبول امر میں سابق ہوگا اس سے ان کا امتیاز ہو جائے گا جو اوامر ونواہی پر عمل نہ کریں گے۔ چنانچہ فرمایا:

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ وَ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۷۳

تا کہ عذاب دیئے جائیں اللہ کی طرف سے منافق مرد اور منافق عورتیں اور مشرک مرد اور مشرک عورتیں اور توبہ قبول فرمائے اللہ مومن مردوں کی اور مومنہ عورتوں کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

آلوسی کہتے ہیں: لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَعْضَ اَفْرَادِ الَّذِيْنَ لَمْ يُرَاعُوْهَا وَلَمْ يُقَابِلُوْهَا بِالطَّاعَةِ بعض ان افراد کو اللہ تعالیٰ عذاب دے گا جو اطاعت اوامر ومناہی کی رعایت نہیں کریں گے۔

اور وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ۔ توبہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ مومنین ومومنات کی اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اب امانت کے مفہوم کے متعلق جو اقوال ہیں وہ پیش خدمت ہیں:

پہلا قول: اَلْاَمَانَةُ الطَّاعَةُ لِاَنَّهَا لَازِمَةُ الْوُجُوْدِ كَمَا اَنَّ الْاَمَانَةَ لَازِمَةُ الْاَدَاءِ۔ امانت سے مراد طاعت ہے اس لئے کہ وہ لازمۂ وجود ہے جیسے امانت لازمۂ ادا ہے۔

دوسرا قول: اَلْاَمَانَةُ الْفَرَائِضُ۔ امانت سے مراد فرائض ہیں۔

تیسرا قول: اَلْاَمَانَةُ الصَّلٰوةُ۔ امانت سے مراد نماز ہے چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہے: اِنَّهٗ اِذَا دَخَلَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ اِصْفَرَّ وَجْهُهُ الشَّرِيْفُ وَ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ دَخَلَ عَلَيَّ وَقْتُ اَمَانَةٍ عَرَضَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَقَدْ حَمَلْتُهَا اَنَا مَعَ ضُعْفِيْ فَلَا اَدْرِيْ كَيْفَ اُؤَدِّيْهَا۔

آپ کا یہ حال تھا کہ جب نماز کا وقت ہوتا آپ کے چہرۂ اقدس کا رنگ زرد ہو جاتا اور رنگ بدل جاتا تو آپ سے پوچھا گیا کہ یہ کیا بات ہے حضرت! تو آپ فرماتے کہ یہ وقت اداء امانت کا ہے اور اس امانت کا جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر جب پیش کیا تو وہ صاف خائف ہو کر انکاری ہو گئے اب میں نے باوجود ضعف کے اسے اٹھالیا پس میں نہیں جانتا کہ اس امانت فرضی کو کیسے ادا کروں۔

چوتھا قول یہ ہے: اَلصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ۔ امانت سے مراد نماز روزہ اور غسل جنابت ہے۔

چنانچہ عبدالرزاق، عبد بن حمید، زید بن اسلم سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلْاَمَانَةُ ثَلَاثٌ اَلصَّلٰوةُ

وَالصِّیَامُ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ۔ امانت سے مراد تین چیزیں ہیں نماز، روزہ اور غسل جنابت۔

پانچواں قول سدی اور ضحاک سے ہے: اِنَّھَا اَمَانَاتُ النَّاسِ الْمَعْرُوْفَةُ وَالْوَفَاءُ بِالْعُھُوْدِ۔ اس سے مراد امانات مشہورہ اور ایفاء عہود ہیں۔

چھٹا قول ہے: ھِیَ کَلِمَةُ التَّوْحِیْدِ لِاَنَّھَا الْمَدَارُ الْاَعْظَمُ لِلتَّکْلِیْفَاتِ الشَّرْعِیَّةِ۔ امانت سے مراد کلمۂ توحید ہے اس لئے کہ اس پر تمام تکلیفات شرعیہ کا مدار ہے۔ اگر کلمہ توحید نہیں تو کوئی بھی عبادت نہیں ہے۔

ساتواں قول ہے کہ امانت سے مراد اعضاء انسان ہیں جس نے اعضا کی محافظت کی وہ امین امانت ہے اور جس نے ان اعضا کو بے جا استعمال کیا وہ خائن ہے۔ اعضا میں شرمگاہ عورت و مرد بھی داخل ہیں۔ چنانچہ حکیم ترمذی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنَ الْاِنْسَانِ فَرْجُهٗ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ اَمَانَتِیْ عِنْدَكَ فَلَا تَضَعْهَا اِلَّا فِیْ حَقِّهَا فَالْفَرْجُ اَمَانَةٌ وَالسَّمْعُ اَمَانَةٌ وَالْبَصَرُ اَمَانَةٌ۔

اور اباء سے مراد اظہار عجز ہے۔ چنانچہ

ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن الانباری ابن جریج سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَالْجِبَالَ قَالَ اِنِّیْ فَارِضٌ فَرِیْضَةً وَخَالِقٌ جَنَّةً وَّنَارًا وَّثَوَابًا لِّمَنْ اَطَاعَنِیْ وَعِقَابًا لِّمَنْ عَصَانِیْ فَقَالَتِ السَّمٰوٰتُ خَلَقْتَنِیْ فَسُخِّرَتْ فِیَّ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالسَّحَابُ وَالرِّیْحُ فَاَنَا مُسَخَّرَةٌ عَلٰی مَا خَلَقْتَنِیْ لَا اَتَحَمَّلُ فَرِیْضَةً وَّلَا اَبْغِیْ ثَوَابًا وَّلَا عِقَابًا وَنَحْوَ ذٰلِكَ قَالَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ۔

اللہ تعالیٰ نے جب آسمان زمین اور پہاڑ پیدا فرمائے تو سب سے ارشاد ہوا میں کچھ فرائض فرض کرنے والا ہوں اور جنت و دوزخ اور ثواب و عذاب بھی مقرر کروں گا۔ ثواب مطیع کے لئے عذاب نافرمان کے لئے تو اس پر آسمان و زمین اور پہاڑوں نے عرض کیا الٰہی تو نے ہمیں پیدا کر کے مسخر فرمایا ہے اور سورج چاند ستارے بھی مسخر کئے بادل اور ہوائیں بھی مسخر فرمائیں تو ہم سب اپنی خلقت میں تیرے مسخر ہیں مگر ایسے فرائض کی ہم میں استعداد و قوت نہیں ہے اور ہم ثواب اور عذاب کے بھی طالب نہیں ہیں۔

وَیُعْلَمُ مِمَّا ذُکِرَ اَنَّ الْاِبَآءَ لَمْ یَکُنْ مَّعْصِیَةً لِاَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ هُنَاكَ تَکْلِیْفٌ بَلْ تَخْیِیْرٌ۔ اور جو کچھ فرمایا گیا ظاہر ہے کہ اس میں اباء و انکار ہرگز معصیت و نافرمانی نہ تھا اس لئے کہ یہاں انہیں مکلف نہیں کیا گیا تھا بلکہ تخییر دے کر ارشاد ہوا تھا کہ اگر تم چاہو تو تم پر بھی یہ فرض مقرر کر دیا جائے تو انہوں نے عاجزانہ طور پر انکار کر دیا۔ اس کی تصریح

ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اس طرح روایت کرتے ہیں: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی عَرَضَ الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَاَبَتْ ثُمَّ الَّتِیْ تَلِیْهَا فَاَبَتْ حَتّٰی فَرَغَ مِنْهَا ثُمَّ الْاَرَضِیْنَ ثُمَّ الْجِبَالَ ثُمَّ عَرَضَهَا عَلٰی اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ نَعَمْ بَیْنَ اُذُنِیْ وَعَاتِقِیْ۔ الخ

اللہ تعالیٰ نے امانت فرائض آسمان دنیا پر پیش کی تو اس نے عاجزی سے انکار کیا پھر اس کے قریب والے آسمان پر پیش کی اس نے اپنی نااہلی ظاہر کر دی غرضکہ پھر زمین پر پیش کیا پھر پہاڑوں پر پیش کیا جب سب نے اپنی عدم استعداد کا اظہار کر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دیا تو حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کیا آپ نے عرض کیا ہاں یہ امانت میرے سر اور کندھوں پر ہے۔

اور ابن جوزی کہتے ہیں: لَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ نَفَخَ فِیْهِ الرُّوْحَ مُثِّلَتْ لَهُ الْاَمَانَةُ بِصَخْرَةٍ۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں نفخ روح کر دیا۔ تو امانت الٰہی کو متمثل بصحرہ یعنی ایک چٹان کی صورت میں کر کے۔

ثُمَّ قَالَ لِلسَّمٰوٰتِ احْمِلِیْ هٰذِهٖ فَاَبَتْ وَقَالَتْ اِلٰهِیْ لَا طَاقَةَ لِیْ بِهَا۔ پھر آسمانوں کو فرمایا کیا تم یہ اٹھا سکتے ہو انہوں نے انکار کرتے ہوئے عرض کیا الٰہی ہمیں اس کی طاقت نہیں۔

وَ قَالَ سُبْحٰنَهٗ لِلْاَرْضِ احْمِلِیْهَا فَقَالَتْ لَا طَاقَةَ لِیْ بِهَا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے زمین کو فرمایا اسے اٹھا اس نے بھی عرض کی الٰہی مجھ میں طاقت نہیں۔

وَ قَالَ تَعَالٰی لِلْجِبَالِ احْمِلِیْهَا فَقَالَتْ لَا طَاقَةَ لِیْ بِهَا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو فرمایا کہ اس امانت کو اٹھاؤ انہوں نے عرض کیا الٰہی مجھ میں اس کی طاقت نہیں۔

فَاَقْبَلَ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَحَرَّكَهَا بِیَدِهٖ۔ تو آدم علیہ السلام آئے اور اس چٹان کو ہاتھ سے ہلایا پھر عرض کیا:

لَوْ شِئْتَ لَحَمَلْتُهَا فَحَمَلَهَا حَتّٰی بَلَغَتْ حِقْوَیْهِ ثُمَّ وَضَعَهَا عَلٰی عَاتِقِهٖ فَلَمَّا اَهْوٰی لِیَضَعَهَا نُوْدِیَ مِنْ جَانِبِ الْعِزَّیَا اٰدَمُ مَكَانَكَ لَا تَضَعْهَا فَهٰذِهِ الْاَمَانَةُ قَدْ بَقِیَتْ فِیْ عُنُقِكَ وَ عُنُقِ اَوْلَادِكَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَلَكُمْ عَلَیْهَا ثَوَابٌ فِیْ حَمْلِهَا وَ عِقَابٌ فِیْ تَرْكِهَا۔

الٰہی اگر تیری مشیت ہو تو میں اسے اٹھالوں غرضکہ اٹھالیا حتیٰ کہ وہ آپ کی کمر تک پہنچا پھر اسے کندھوں پر رکھا تو جب آپ اس کے بوجھ سے جھکا چاہتے تھے کہ اسے اتار دیں تو اللہ عزوجل کی طرف سے ندا آئی اے آدم! اپنی جگہ رہو اور اب اس امانت کو اٹھانے کے بعد نہ گراؤ۔ یہ وہ امانت ہے جو آپ کی اور آپ کی اولاد کی گردن پر قیامت تک رہے گی اور اس کا ثواب اتباع میں ملے گا اور عذاب اس کے ترک میں ہوگا۔

اور ممثل بصحرہ ہونا ایسا ہی ہے جیسے موت کے متعلق ہے کہ وہ مینڈھے کی صورت میں لائی جائے گی اور ذبح کر دی جائے گی۔

اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾۔ یعنی اسے ملائکہ مزید ظلم و جہل کا مجسمہ جانتے تھے۔

یا یہ معنی ہیں: كَانَ ظَلُوْمًا لِنَفْسِهٖ حَیْثُ حَمَلَهَا عَلٰی ضُعْفِهٖ وہ اپنی جان پر باوجود ضعف زیادتی کرنے والا تھا اور جَهُوْلًا۔ بایں معنی کہ جس کی برداشت سے اجسام قویہ عاجز ہوئے اسے ناعاقبت اندیش انسان نے اٹھالیا۔

آٹھواں قول امانت کے معنی میں یہ بھی ہے: اَلْمُرَادُ بِالْاَمَانَةِ مُطْلَقُ الْاِنْقِیَادِ۔ امانت سے مراد مطلق انقیاد و اتباع ہے۔

اور نواں قول یہ ہے: اَلْاَمَانَةُ تَجَلِّیَاتُهٗ عَزَّوَجَلَّ بِاَسْمَآئِهِ الْحُسْنٰی وَ صِفَاتِهِ الْعُلْیَا۔ امانت سے مراد تجلیات عزوجل ہیں اسماء حسنیٰ اور اس کی بلند صفات کے ساتھ۔

وَكَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۷۳﴾۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

باب الاشارات میں آلوسی شیخ اکبر ابن عربی کا قول نقل کرتے ہیں: اِنَّ الْاَمَانَةَ الَّتِیْ عُرِضَتْ عَلَی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا هِیَ السَّعَةُ لِمَعْرِفَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ یہ امانت عرفان، عرفان الٰہی ہے جس کا بار سوا انسان کوئی نہ اٹھا سکا۔

# سورۃ سبا

## بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع - سورۃ سبا - پ ۲۲

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝۱

سب تعریفیں اللہ ہی کو ہیں کہ اس کی ملک ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی تعریف ہے آخرت میں اور وہی حکمت والا خبردار ہے

یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَ هُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ۝۲

جانتا ہے جو کچھ جاتا ہے زمین میں اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو برستا ہے آسمان سے اور جو چڑھتا ہے اس میں اور وہی مہربان بخشنے والا ہے

وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَیْبِ ۚ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَ لَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝۳

اور بولے وہ جو کافر ہیں نہیں آئے گی ہم پر قیامت فرما دیجئے ضرور آئے گی میرے رب کی قسم جو غیب بالذات جاننے والا ہے نہیں پوشیدہ اس سے ذرہ بھر آسمانوں اور زمین میں اور نہ ذرہ سے چھوٹی نہ بڑی مگر صاف بتانے والی کتاب میں ہے

لِّیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝۴

تاکہ صلہ دے ایمان والوں کو اور نیک عمل کرنے والوں کو، یہ ہیں جن کے لئے بخشش ہے اور عزت والا رزق

وَ الَّذِیْنَ سَعَوْ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ۝۵

اور وہ جو ہماری آیتوں میں کوشش کرتے ہیں عاجز کرنے کی یہ وہ ہیں جن کے لئے عذاب ہے سخت دردناک

وَ یَرَی الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَ یَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۝۶

اور دیکھتے ہیں وہ جنہیں علم ملا جو کچھ تمہاری طرف نازل ہوا تمہارے رب کے پاس سے وہی حق ہے اور وہ بتاتا ہے راہ سب خوبیوں والے سراہے گئے کی

وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ یُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝۷

اور کافر بولے کیا ہم ایسا آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دے کہ جب تم ٹکڑے ہو کر ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم پھر نئی پیداوار میں آؤ گے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| اَفْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِی الْعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ ﴿۸﴾ | کیا اللہ پر اس نے جھوٹ باندھا یا اسے جنون ہے بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے آخرت پر وہ عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں |
| اَفَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ﴿۹﴾ ع | تو کیا نہ دیکھا جو ان کے آگے اور پیچھے ہے آسمان و زمین میں اگر ہم چاہیں تو انہیں دھنسا دیں زمین میں یا ان پر ٹکڑا گرادیں آسمان سے بے شک اس میں نشانی ہے ہر رجوع لانے والے متبرک کے لئے |

## حل لغات پہلا رکوع۔سورۃ سبا۔پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَلْحَمْدُ۔سب تعریفیں | لِلّٰهِ۔اللہ ہی کو ہیں | الَّذِیْ۔وہ کہ | لَهٗ۔اسی کا ہے |
| مَا۔جو | فِیْ۔بیچ | السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں کے ہے | وَ۔اور |
| مَا۔جو | فِی۔بیچ | الْاَرْضِ۔زمین کے ہے | وَ۔اور |
| لَهُ۔اسی کی | الْحَمْدُ۔تعریف ہے | فِی۔بیچ | الْاٰخِرَةِ۔آخرت کے |
| وَ۔اور | هُوَ۔وہ ہے | الْحَكِیْمُ۔حکمت والا | الْخَبِیْرُ۔خبردار |
| یَعْلَمُ۔جانتا ہے | مَا۔جو | یَلِجُ۔داخل ہوتا ہے | فِی۔بیچ |
| الْاَرْضِ۔زمین کے | وَ۔اور | مَا۔جو | یَخْرُجُ۔نکلتا ہے |
| مِنْهَا۔اس سے | وَ۔اور | مَا۔جو | یَنْزِلُ۔اترتا ہے |
| مِنَ السَّمَآءِ۔آسمان سے | وَ۔اور | مَا۔جو | یَعْرُجُ۔چڑھتا ہے |
| فِیْهَا۔اس میں | وَ۔اور | هُوَ۔وہ | الرَّحِیْمُ۔رحم کرنے والا |
| الْغَفُوْرُ۔بخشنے والا ہے | وَ۔اور | قَالَ۔کہا | الَّذِیْنَ۔انہوں نے جو |
| كَفَرُوْا۔کافر ہیں | لَا۔نہیں | تَاْتِیْنَا۔آئے گی ہمارے پاس | السَّاعَةُ۔قیامت |
| قُلْ۔فرمایئے | بَلٰی۔کیوں نہیں | وَ۔قسم ہے | رَبِّیْ۔میرے رب کی |
| لَتَاْتِیَنَّكُمْ۔ضرور آئے گی تمہارے پاس | | عٰلِمِ۔وہ جاننے والا ہے | الْغَیْبِ۔غیب کا |
| لَا۔نہیں | یَعْزُبُ۔چھپی رہتی | عَنْهُ۔اس سے | مِثْقَالُ۔برابر |
| ذَرَّةٍ۔ایک ذرہ کے | فِی۔بیچ | السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں | وَ۔اور |
| لَا۔نہ | فِی۔بیچ | الْاَرْضِ۔زمین کے | وَ۔اور |
| لَآ۔نہ | اَصْغَرُ۔چھوٹی | مِنْ ذٰلِكَ۔اس سے | وَ۔اور |
| لَآ۔نہ | اَكْبَرُ۔بڑی | اِلَّا۔مگر | فِی۔بیچ |
| كِتٰبٍ۔کتاب | مُّبِیْنٍ۔روشن کے ہے | لِّیَجْزِیَ۔تاکہ بدلہ دے | الَّذِیْنَ۔ان کو |

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| اٰمَنُوْا۔جو ایمان لائے | وَ۔اور | عَمِلُوا۔عمل کئے | الصّٰلِحٰتِ۔نیک |
| اُولٰٓئِكَ۔یہ لوگ | لَهُمْ۔ان کے لئے | مَّغْفِرَةٌ۔بخشش ہے | وَّ۔اور |
| رِزْقٌ۔رزق | كَرِيْمٌ۔اچھا | وَ۔اور | الَّذِيْنَ۔وہ جو |
| سَعَوْا۔کوشش کریں | فِيْٓ۔بیچ | اٰيٰتِنَا۔ہماری آیتوں کے | مُعٰجِزِيْنَ۔عاجز کرنے والے |
| اُولٰٓئِكَ۔یہ وہ ہیں کہ | لَهُمْ۔ان کے لئے | عَذَابٌ۔عذاب ہے | مِّنْ رِّجْزٍ۔سخت |
| اَلِيْمٌ۔دردناک | وَ۔اور | يَرَى۔دیکھتے ہیں | الَّذِيْنَ۔وہ جنہیں |
| اُوْتُوا۔دیا گیا | الْعِلْمَ۔علم | الَّذِيْٓ۔وہ جو | اُنْزِلَ۔اتارا گیا |
| اِلَيْكَ۔آپ کی طرف | مِنْ رَّبِّكَ۔تمہارے رب سے | | هُوَ الْحَقَّ۔وہی حق ہے |
| وَ۔اور | يَهْدِيْٓ۔راہ دکھاتا ہے | اِلٰى۔طرف | صِرَاطِ۔راہ |
| الْعَزِيْزِ۔غالب | الْحَمِيْدِ۔تعریف کئے گئے کی | وَ۔اور | قَالَ۔کہا |
| الَّذِيْنَ۔انہوں نے جو | كَفَرُوْا۔کافر ہیں | هَلْ۔کیا | نَدُلُّكُمْ۔بتائیں ہم تم کو |
| عَلٰى رَجُلٍ۔وہ آدمی جو | | يُّنَبِّئُكُمْ۔بتاتا ہے تم کو | اِذَا۔جب |
| مُزِّقْتُمْ۔ٹکڑے ہو جاؤ گے تم | كُلَّ۔پوری طرح | مُمَزَّقٍ۔ٹکڑے | اِنَّكُمْ۔بے شک تم |
| لَفِيْ۔بیچ | خَلْقٍ۔پیدائش | جَدِيْدٍ۔نئی کے ہوگے | اَفْتَرٰى۔کیا باندھا |
| عَلَى۔اوپر | اللّٰهِ۔اللہ کے | كَذِبًا۔جھوٹ | اَمْ۔یا |
| بِهٖ۔وہ | جِنَّةٌ۔دیوانہ ہے | بَلِ۔بلکہ | الَّذِيْنَ۔وہ جو |
| لَا۔نہیں | يُؤْمِنُوْنَ۔ایمان لاتے | بِالْاٰخِرَةِ۔آخرت پر | فِي۔بیچ |
| الْعَذَابِ۔عذاب | وَ۔اور | الضَّلٰلِ۔گمراہی | الْبَعِيْدِ۔دور میں ہیں |
| اَفَلَمْ۔کیا نہ | يَرَوْا۔دیکھا انہوں نے | اِلٰى۔طرف | مَا۔اس کی جو |
| بَيْنَ۔آگے | اَيْدِيْهِمْ۔ان کے ہے | وَ۔اور | مَا۔جو |
| خَلْفَهُمْ۔پیچھے ان کے ہے | مِّنَ السَّمَآءِ۔آسمان سے | وَ۔اور | الْاَرْضِ۔زمین سے |
| اِنْ۔اگر | نَّشَاْ۔ہم چاہیں تو | نَخْسِفْ۔دھنسا دیں | بِهِمُ۔ان کو |
| الْاَرْضَ۔زمین میں | اَوْ۔یا | نُسْقِطْ۔گرا دیں | عَلَيْهِمْ۔ان پر |
| كِسَفًا۔ٹکڑا | مِّنَ السَّمَآءِ۔آسمان سے | اِنَّ۔بے شک | فِيْ۔بیچ |
| ذٰلِكَ۔اس کے | لَاٰيَةً۔نشانی ہے | لِّكُلِّ۔ہر | عَبْدٍ۔بندے |
| مُّنِيْبٍ۔رجوع کرنے والے کے | | | |

## خلاصہ تفسیر پہلا رکوع۔سورۃ سبا۔پ ۲۲

سورہ سبا مکی ہے سوا ایک آیت وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ کے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس میں چھ رکوع ۵۴ آیتیں، آٹھ سو بیس کلمے ایک ہزار پانچ سو بارہ حرف ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ①

سب تعریفیں ہیں اس ذات جل وعلا کو جس کی ملک میں ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی تعریف ہے آخرت میں۔

یعنی ہر چیز کا مالک وخالق اور حاکم ومتصرف وہی اللہ تعالیٰ ہے اور ہر خوبی اسی کو زیبا ہے تو وہی حمد وثنا کا مستحق وسزاوار ہے اور جس حمد کا دنیا میں مستحق ہے ایسا ہی آخرت میں بھی وہی مستحق حمد وثنا ہے چنانچہ دنیا میں تو بندوں پر اس کی حمد واجب ہے اس لئے کہ یہ دار عمل ہے اور آخرت میں اہل جنت نعمتوں کے سرور اور راحت کی خوشی میں اس کی حمد کریں گے۔

اور وہ حکمت والا خبردار ہے۔

یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ②

جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہی ہے مہربان بخشنے والا۔

زمین میں داخل ہونے والا بارش کا پانی اور مردے اور دفینے ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں اور زمین سے نکلنے والا سبزہ اور درخت چشمے اور کانیں اور یوم حشر مردے ہیں ان کا علم بھی اس علیم وخبیر کو ہے اور زمین سے آسمان کی طرف جانے والا ابر ہے جو شعاع شمسی سے سمندر سے بخار بن کر اڑتا ہے اس سے اولے بھی بنتے ہیں پھر اس سے انواع واقسام کی برکتیں نازل ہوتی ہیں اور بندے کی دعائیں اور ملائکہ بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ زمین سے بندوں کی دعائیں لے کر چڑھتے ہیں اور وہ مہربان بھی ہے اور بخشنے والا بھی۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ

اور کافر بولے ہم پر قیامت نہ آئے گی آپ فرمادیں کیوں نہیں قسم بخدا ضرور تم پر آئے گی۔

یعنی مشرکین نے جب قیامت سے انکار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے اس کے آنے کو قطعی یقینی ظاہر فرمایا اور ارشاد ہوا:

عٰلِمِ الْغَیْبِ ۚ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَلَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۙ③

غیب جاننے والا ہے اس سے مخفی نہیں ذرہ بھر کوئی چیز آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر ایک بتانے والی کتاب میں ہے۔

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ بالذات غیب جاننے والا ہے اس سے کوئی چیز مخفی نہیں تو قیامت کا آنا اور اس کے قائم ہونے کا وقت بھی اس کے علم میں ہے اور یہ تمام امور روشن کتاب یعنی لوح محفوظ میں ہیں۔ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ۔ عزب کے لغوی معنی دور ہونے کے ہیں یا غائب ہونے۔ محاورہ میں بولتے ہیں: عَزَبَ عَنِّیْ فُلَانٌ اَیْ بَعُدَ وَغَابَ فلاں مجھ سے دور ہوگیا یا غائب ہوگیا۔

اور اونٹ چراگاہ میں دور چلا جائے تو عَزَبَتِ الْاِبِلُ فِی الْمَرْعٰی بولتے ہیں۔

اور عزب بفتحتین تجرد کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ عَزَبَ الرَّجُلُ۔ مرد مجرد ہے: عَزَبَتِ الْمَرْاَةُ عورت بلا مرد ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

تَعَزَّبَ فُلَانٌ اَیْ تَاَهَّلَ کے معنی میں بھی آتے ہیں۔

لِّیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ④

تاکہ صلہ دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کا رزق۔

یعنی ان کے لئے جنت ہے اور وہاں کی نعمتیں۔

وَالَّذِیْنَ سَعَوْ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِکَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ⑤

اور جنہوں نے ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کی ان کے لئے سخت عذاب دردناک ہے۔

یعنی آیات الٰہی میں طعن کر کے انہیں شعر وسحر وغیرہ بتا کر لوگوں کو ان سے روکنا چاہتے ہیں آیہ کریمہ کی تفصیل اس سورہ مبارکہ کے رکوع پنجم میں مذکور ہوئی ہے۔

وَ یَرَی الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَ یَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ⑥

یعنی اصحاب رسول یا مومنین اہل کتاب جنہیں علم ملا مثل عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے وہ دیکھتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا وہی حق ہے اور ہدایت کرتے ہیں اس راہ کی جو عزت والے خوبیوں والے کی ہے۔

یعنی یہودی اور مومنین اہل کتاب اور صحابہ کرام کو معلوم ہے کہ قرآن کریم سچا راہ نما اور حق ہے۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّکُمْ عَلٰی رَجُلٍ یُّنَبِّئُکُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّکُمْ لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ⑦

اور کافر بولے کہ کیا ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں جو تمہیں مطلع کرے جب تم پرزہ پرزہ ہو کر ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تمہیں پھر نئی پیداوار میں آنا ہے۔

اور یہ کفار کا متعجبانہ قول تھا جو آپس میں کہتے تھے کہ تم نے وہ مرد عجیب بھی دیکھا یعنی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جو فرماتے ہیں کہ جب تم ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر دوبارہ بنائے جاؤ گے یعنی وہ ایسی عجیب وغریب باتیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آگے اس کا رد فرماتا ہے۔

مُمَزَّقٍ۔ مصدر ہے اور تمزیق اور فرق ایک معنی دیتا ہے۔ کپڑے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کے لیکن تمزیق میں مبالغہ ہے۔

اَفْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِی الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ ⑧

کیا اللہ پر اس نے یعنی حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹ باندھا اسے (معاذ اللہ) جنون ہے بلکہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں۔

یعنی ہمارے حبیب کی ان باتوں کو کیا کافر افتراء سمجھتے ہیں یا انہیں جنون اور سودا کا مریض سمجھتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ منکرین گمراہ ہیں اور عذاب آخرت میں مبتلا ہونے والے ہیں بعث وحساب کا انکار ہی انہیں عذاب میں مبتلا کرے گا۔

اَفَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نُسۡقِطۡ عَلَيۡهِمۡ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيۡبٍ ۹ؑ

تو کیا نہ دیکھا انہوں نے جو ان کے آگے اور پیچھے ہے آسمان اور زمین میں ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کا ٹکڑا گرا دیں بے شک اس میں نشانی ہے ہر رجوع لانے والے بندے کے لئے۔

یعنی کیا وہ اندھے ہیں کہ انہوں نے آسمان اور زمین کی طرف نگاہ نہیں ڈالی اور اپنے آگے پیچھے دیکھا ہی نہیں کہ انہیں معلوم ہوتا کہ وہ ہر سمت سے احاطہ میں ہیں اور اقطار زمین و آسمان سے باہر نہیں جا سکتے اور خدا کی ملکیت سے باہر نہیں نکل سکتے انہیں ان پاؤں سے نکل کر کہیں بھاگنے کی راہ نہیں۔ انہوں نے کس قدر جرأت کی ہے کہ آیات اور اللہ کے رسول کی تکذیب کی اور یہ ایسا خطرناک جرم کیا ہے کہ اگر انہیں اس جرم میں زمین میں دھنسا دیا جائے یا آسمان کا ٹکڑا ان پر ڈال دیا جائے تو وہاں کہاں بچ کر جائیں گے ان کے سامنے قارون کا انجام موجود ہے انہیں سوچنا چاہئے انہیں موجودات میں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں نظر و فکر والوں کے لئے۔

## مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع - سورۃ سبا - پ ۲۲

بروایت ابن عباس قتادہ یہ سورت مکی ہے اور اس کے مکی ہونے پر اجماع ہے۔

ابن عطیہ کہتے ہیں: مَكِّيَّةٌ اِلَّا قَوۡلَهٗ تَعَالٰى وَيَرَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ تمام سورت مکی ہے مگر آیہ کریمہ وَيَرَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مکی نہیں ہے۔

اور ابن الحصباء کہتے ہیں: هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الۡقِصَّةَ مَدَنِيَّةٌ لِاَنَّ مُهَاجِرَ فَرۡوَةَ بَعۡدَ اِسۡلَامِ ثَقِيۡفٍ سَنَةَ تِسۡعٍ۔ یہ قصہ مدنی ہے اس لئے کہ مہاجر فروہ بعد اسلام قبیلہ ثقیف ۹ھ میں تھے۔

اس کے شان نزول پر آلوسی لکھتے ہیں:

اَنَّ سَبَبَ نُزُوۡلِهَا اَنَّ اَبَا سُفۡيَانَ قَالَ لِكُفَّارِ مَكَّةَ لَمَّا سَمِعُوۡا لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ وَالۡمُشۡرِكٰتِ كَاَنَّ مُحَمَّدًا مُتَوَعِّدُنَا بِعَذَابٍ بَعۡدَ اَنۡ نَّمُوۡتَ وَيَتَخَوَّفُنَا بِالۡبَعۡثِ وَاللَّاتِ وَالۡعُزّٰى لَا تَاۡتِيۡنَا السَّاعَةُ اَبَدًا وَّلَا نُبۡعَثُ۔

فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلۡ يَا مُحَمَّدُ بَلٰى وَرَبِّىۡ لَتُبۡعَثُنَّ قَالَهٗ مُقَاتِلٌ وَبَاقِى السُّوۡرَةِ تَهۡدِيۡدٌ وَّتَخۡوِيۡفٌ وَمِنۡ هٰذَا ظَهَرَتِ الۡمُنَاسَبَةُ بَيۡنَ هٰذِهِ السُّوۡرَةِ وَالَّتِىۡ تَلِيۡهَا۔

ابوسفیان نے کفار مکہ سے کہا جب یہ آیت سنی: لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ کہ یہ آیتیں سنا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو عذاب کا وعدہ دے رہے ہیں ہمارے مرنے کے بعد بعث و نشر سے ڈرا رہے ہیں اور قسم ہے لات و عزیٰ کی ہم پر قیامت کبھی نہ آئے گی۔ نہ ہم مر کر اٹھیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب! انہیں فرما دیجئے بے شک یقیناً تم مر کر اٹھائے جاؤ گے یہ قول مقاتل کا ہے۔ اور باقی سورت میں تہدید و تخویف ہے اور اس سے پہلی سورت اور اس سورہ مبارکہ میں مناسبت بھی پائی جاتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَلَهُ الۡحَمۡدُ فِى الۡاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ ۱

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی ملک میں وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور اس کے لئے حمد آخرت میں بھی ہے اور وہ حکمت والا خبردار ہے۔

یعنی اس عزوجل کے لئے جو تعریفیں ہیں وہ ازروئے تخلیق وتملیک اور تصرف وایجاد واعدام اور احیاء واماتت میں ہیں اور وہ محمود نعیم دنیا کے ساتھ ہے اور وہ ایسا ہی محمود نعیم آخرت پر بھی ہے چنانچہ جنتی جنت میں داخل ہوکر اس طرح حمد کریں گے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۟ۙ الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ۔

اور نعیم دنیوی حاصل کرنے پر ان کی یہ حمد ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا چنانچہ حدیث میں ہے: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ یُلْهَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ كَمَا یُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ۔

چنانچہ علامہ زمخشری فرماتے ہیں: اِنَّ الْاَوَّلَ وَاجِبٌ لِاَنَّهٗ عَلٰى نِعْمَةٍ مُتَفَضَّلٍ بِهَا وَالثَّانِیْ لَیْسَ بِوَاجِبٍ لِاَنَّهٗ عَلٰى نِعْمَةٍ وَاجِبَةِ الْاِیْصَالِ اِلٰى مُسْتَحِقِّهَا۔ دنیا میں شکر نعمت واجب ہے اس لئے کہ دنیا میں اسے اپنے فضل سے نعمتیں عطا کی گئیں اور آخرت کی نعمتیں واجبۃ الایصال ہیں مستحق نعمت کے لئے اور یہ معتزلہ کا خیال ہے۔

اور اہل سنت کے عقیدہ میں نعم اخروی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی عطا ہوں گی۔

وَهُوَ الْحَكِیْمُ۔ اور وہ حکمت والا ہے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ امور دارین کا مدبر حقیقی وہی ذات سبحانہ وتعالیٰ ہے اور اس کے تمام کام حکمت سے خالی نہیں۔

الْخَبِیْرُ۔ اور تمام عالم کے بواطن اور مکنونات سے وہی خبردار ہے۔

یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ۝۲

وہ جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو چڑھتا ہے آسمان میں اور وہ مہربان وبخشش فرمانے والا ہے۔

اس میں حکیم وخبیر کی مزید توضیح ہے گویا ارشاد ہے کہ وہ ایسا خبردار ہے کہ جو زمین میں جانے والی چیزیں مثل بارش وغیرہ کے ہیں انہیں بھی خوب جانتا ہے کہ یہ پانی بارش کا زمین میں پہنچ کر کیا کرے گا مکانات کی بنیادیں ڈھیلی کرے گا یا سبزہ اگائے گا دلدل کرے گا یا باغ وبہار لائے گا اور زمین سے جو کچھ نکلتا ہے اس سے بھی خبردار ہے کہ کتنی گھاس اگے گی کتنے پھول اور پھل آئیں گے۔ کتنا غلہ پیدا ہوگا اور آسمان سے کتنا مینہ برسا اور اس سے کتنا برف بنا اور کتنے اولے بن کر ژالہ باری کے موجب ہوئے کتنی برودت بڑھی کتنی بجلیاں گریں اور تمام مقادیر اس کے احاطہ علم میں ہیں۔

وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ۔ زمین سے کتنے بخارات اور دخان اٹھے کتنے اعمال عباد میں سے نیک عمل گئے اور کتنے بدعمل، کتنی دعائیں مقبول ہونے کو چڑھیں، کتنی رد کی گئیں، کتنے ملائکہ زمین پر آئے ہوئے چڑھے۔

اور وہ مہربان بخشنے والا ہے۔

روح المعانی میں ہے: مَا یَخْرُجُ مِنْهَا مِنَ النَّبَاتِ قَالَهُ السُّدِّیُّ وَ مَا یَدْخُلُ فِیْهَا مِنَ الْاَمْوَاتِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْ جَوَاهِرِ الْمَعَادِنِ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ولوج کے معنی دخول کے ہیں اور خروج کے معنی نکلنے کے ہیں۔

اور مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا اَیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالَهُ السُّدِّیُّ۔

مَا يَنْزِلُ - اَلْمَطَرُ وَالثَّلْجُ وَالْبَرْدُ وَالصَّاعِقَةُ وَالْمَقَادِيْرُ وَنَحْوُهَا اَيْضًا۔

وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا - اَیْ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ وَالْاَبْخِرَةِ وَالْاَدْخِنَةِ وَاَعْمَالِ الْعِبَادِ وَاَدْعِيَتِهِمْ وَنَحْوِهَا اَيْضًا۔

وَيُرَادُ بِالسَّمَآءِ جِهَةُ الْعُلُوِّ مُطْلَقًا۔ آسمان سے مراد بلندی کی جہت مطلقاً ہے۔

وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ۔ رحیم وغفور ہے لِلْمُفْرِطِيْنَ فِیْ اَدَآءِ مَوَاجِبِ شُكْرِهَا۔ اب منکرین قیامت کا رد فرمایا جاتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ۔ اور کافر بولے ہم پر کبھی قیامت نہ آئے گی۔

اس میں ان کا انکار جنس بشر سے قاطبۃ قیامت آنے پر تھا اور اتیان قیامت کی نفی سے وجود قیامت کا انکار مقصود تھا اور یہ استہزاء وتمسخراً وہ یہ کہتے تھے۔ جیسے مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ بھی کہا یہ بھی استہزائی ہی کہا گیا اس کا جواب زبان مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء سے دیا گیا اور ارشاد ہوا:

قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ

اے محبوب! فرمادیجئے تم انکار کرو یا نہ کرو وہ قیامت ضرور ضرور آئے گی میرے رب کی قسم۔

گو اس پر تاکید علی اتم الوجوہ فرما کر اس کا آنا یقینی اذعانی حتمی ظاہر فرمایا۔

اور اس کا وقت اور دن تمہیں معلوم نہیں ہوسکتا اس لئے کہ

عٰلِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳﴾

غیب کا بالذات جاننے والا وہی ہے اس سے رائی کے دانہ برابر کچھ مخفی نہیں آسمانوں میں نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی کوئی شے اور نہ بڑی کوئی شے مگر روشن کتاب میں ہے۔

لَا يَعْزُبُ کے ترجمہ میں مفسرین کہتے ہیں: اَیْ لَا يَبْعُدُ وَ مِنْهُ رَوْضٌ عَزِيْبٌ اَیْ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ یعنی اس سے کچھ بعید اور مخفی نہیں۔ محاورہ میں بولتے ہیں: رَوْضٌ عَزِيْبٌ۔ باغیچہ عزیب ہے یعنی بعید ہے لوگوں سے (آبادی سے)

مِثْقَالُ ذَرَّةٍ۔ یعنی سرخ چیونٹی سے کم مقدار۔ آسمانوں اور زمین میں اور ذرہ سے کم مقدار یا بڑی مقدار سب اس کے حیطۂ علم میں یعنی کتاب مبین یعنی لوح محفوظ میں مسطور ہے لان الکتاب ھو علم اللہ تعالیٰ۔

یہاں جیسے لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ ارشاد ہے دوسری جگہ فرمایا: وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔

لِّيَجْزِیَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾

تاکہ صلہ دے انہیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کریں یہ وہ ہیں جن کے لئے بخشش ہے اور عزت کا رزق۔

اس فرق کا نتیجہ یہ ہے کہ جنتی جہنمی دونوں کے مابین امتیاز ہوگا اس کے بعد ایمان والوں کو جنت میں عزت کا رزق اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

نعمتیں ملیں گی اور بخشش کے مستحق ہوں گے۔ آگے منکرین کا تذکرہ ہے:

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ⑤

اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کی مخالفت میں کوشش کرتے ہیں اور دلائل قرآنی کو کمزور بنانا چاہتے ہیں ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

مُعٰجِزِيْنَ پر آلوسی لکھتے ہیں: اَیْ مُسَابِقِیْنَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُعْجِزُوْنَنَا۔

عکرمہ کہتے ہیں: مُرَاغِمِیْنَ۔

ابن زید کہتے ہیں: مُجَاهِدِیْنَ فِیْ اِبْطَالِهَا۔

جن کا خلاصہ مفہوم یہی ہے کہ آیات الٰہی پر اعتراضات لایعنی کر کے اس کے ابطال کی جو سعی کرنے والے ہیں ان کے لئے عذاب ہے ذلت کا مصیبتیں اور بلائیں ہیں۔

رجز کے معنی بقول قتادہ مطلق عذاب کے ہیں۔

اس کے بعد اہل کتاب اور مومنین کی شہادت پیش کی گئی چنانچہ ارشاد ہے:

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ⑥

اور دیکھتے جانتے ہیں وہ جنہیں علم دیا گیا کہ جو آپ پر نازل ہوا آپ کے رب کی طرف سے وہی حق ہے اور راہنمائی کرتا ہے عزت والے تعریف کئے گئے کی راہ کی طرف۔

اس کی تفسیر میں روح المعانی لکھتے ہیں: اَیْ وَیَعْلَمُ اُولُوا الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ یَّطَأُ اَعْقَابَهُمْ مِنْ اُمَّتِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ مَنْ اٰمَنَ مِنْ عُلَمَآءِ اَهْلِ الْکِتَابِ کَمَا رُوِیَ عَنْ قَتَادَةَ کَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَ کَعْبٍ وَ اَحْزَابِهِمَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

اَلَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ۔ اَیِ الْقُرْاٰنُ۔

هُوَ الْحَقَّ۔ مَعْطُوْفٌ عَلٰی مَا قَبْلَهٗ مَسُوْقٌ لِلْاِسْتِشْهَادِ بِاُولِی الْعِلْمِ عَلَی الْجَهَلَةِ السَّاعِیْنَ فِی الْاٰیَاتِ۔ یعنی اہل علم اصحاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے متبعین امت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں یا وہ علماء اہل کتاب جو ایمان لائے جیسے بقول قتادہ مثل عبداللہ بن سلام اور حضرت کعب احبار اور ان کی مثل رضی اللہ عنہم جو کتاب یعنی قرآن کریم کو حق جانتے تھے۔

اس پر عطف کر کے سیاق مضمون میں استشہاد کیا گیا اہل علم کا ان جاہلوں پر جو آیات کلام اللہ کے ابطال میں ساعی ہیں۔

چونکہ جہلاء عرب کا یہ وہم تھا کہ قیامت نہیں آئے گی لیکن اہل علم جانتے تھے کہ وہ حق ہے اور قیامت ضرور آئے گی اور منکرین حشر و نشر باطل پر ہیں۔

اور وہ قرآن پاک کو جانتے تھے کہ یہ قطعی ہدایت کرنے والی ہے اس عزیز حمید کی راہ کی طرف۔

عَزِیْز کی صفت یہ ہے اَلَّذِیْ یَقْهَرُ وَلَا یُقْهَرُ۔

اور حمید کے معنی اَلْمَحْمُوْدُ فِیْ جَمِیْعِ شُئُوْنِهٖ عَزَّوَجَلَّ۔

عزیز وہ ہے جو سب پر غالب ہو اور کسی سے مغلوب نہ ہو اور حمید وہ ہے جو اپنی تمام شانوں میں قابل ستائش ہو جل جلالہ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اور صراط سے مراد توحید وتقویٰ کی راہ ہے آگے ارشاد ہے:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝

اور کافر بولے کیا تمہیں وہ آدمی بتائیں جو خبر دیتا ہے کہ جب تم ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو نئی پیداوار میں آؤ گے۔

کفار مکہ آپس میں بہ طریق تعجب واستہزاء کہتے کہ وہ آدمی یعنی جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بھی تم نے سنی وہ کہتے ہیں جب تم مرکر ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تمہاری بعثت اور تم پر حشر ہوگا اور تم دوبارہ اٹھو گے۔ ان کی مُزِّقْتُمْ سے مراد تھی اِذَا مُتُّمْ وَ فَرَّقَتْ اَجْسَادُكُمْ۔ جب تم مرکر اپنے جسموں سے ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے۔ یعنی جب تم گل کر مٹی ہو جاؤ گے۔

اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ۔ تو تمہاری نئی پیداوار ہوگی۔

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ

کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ وہ اللہ پر افتراء فرمارہے ہیں یا انہیں جنون ہے۔

یعنی انہوں نے کہا نہ معلوم یہ شخص یعنی (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افتراء کرتے ہیں یا انہیں کوئی جنون ہے اس کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا۔

بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝

بلکہ جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہ عذاب اور پرلے درجہ کی گمراہی میں ہیں۔

یعنی ہمارے حبیب نے نہ افترا باندھا ہے نہ انہیں جنون ہے بلکہ یہ خود گمراہی جنون اور بداعتقادی کی گمراہی کے شکار ہیں پھر توبیخاً ارشاد ہے:

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝

تو کیا ان لوگوں نے وہ چیزیں نہ دیکھیں جو ان کے آگے پیچھے ہیں آسمان اور زمین سے ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرادیں۔ یہ وہ نشانیاں ہیں جن میں ایمان والے اور خدا کی طرف رجوع لانے کے لئے بڑی عبرت ہے۔

آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کے وہم وگمان اور اقوال واہیہ کا ابطال فرمایا چنانچہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں:

كَاَنَّهٗ قِيْلَ لَيْسَ الْاَمْرُ كَمَا زَعَمُوْا بَلْ هُمْ فِيْ كَمَالِ اِخْتِلَالِ الْعَقْلِ وَغَايَةِ الضَّلَالِ عَنِ الْفَهْمِ وَالْاِدْرَاكِ الَّذِيْ هُوَ الْجُنُوْنُ حَقِيْقَةً وَفِيْمَا يُؤَدِّيْ اِلَيْهِ ذَالِكَ مِنَ الْعَذَابِ حَيْثُ اَنْكَرُوْا حِكْمَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ خَلْقِ الْعَالَمِ وَكَذَّبُوْهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ وَعْدِهٖ وَوَعِيْدِهٖ وَتَعَرَّضُوْا سُخْطَهٗ سُبْحَانَهٗ۔

گویا اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا مشرکین نے جو کہا کہ وہ افتراء کرتے ہیں یا انہیں جنون ہے یہ بات قطعاً نہیں بلکہ وہ خود اپنے اختلال عقل اور غایت گمراہی میں ہیں۔ فہم سلیم اور ادراک میں مجنون ہیں اور یہی حقیقتاً جنون ہے اور اس سے جو ان کے لئے صلہ ہے وہ عذاب ہے اس لئے کہ وہ حکمت الٰہیہ سے انکار کرتے ہیں اور تخلیق عالم کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی تکذیب کرتے ہیں اور اس کے وعدہ ووعید سے منحرف ہیں تو ان پر اللہ تعالیٰ کا غیظ وغضب ہے اسی وجہ میں آگے ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

27 اَفَلَمۡ یَرَوۡا اِلٰی مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَ مَا خَلۡفَهُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ

یہ اندھے کیا نہیں دیکھتے کہ ان کے آگے پیچھے آسمان اور زمین ہے جو انہیں گھیرے ہوئے ہے۔

اِنۡ نَّشَاۡ نَخۡسِفۡ بِهِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ نُسۡقِطۡ عَلَیۡهِمۡ کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ

اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کا ٹکڑا ڈال کر انہیں کچل دیں۔

آلوسی فرماتے ہیں: وَالْمَعْنٰی اَعَمُوْا فَلَمْ یَنْظُرُوْا اِلٰی مَا اَحَاطَ بِجَوَانِبِهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا اَنَّهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ هِیَ وَاِنَّا اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ کَمَا خَسَفْنَاهَا بِقَارُوْنَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْهِمْ کِسَفًا اَیْ قِطَعًا مِّنَ السَّمَآءِ کَمَا اَسْقَطْنَا عَلٰی اَصْحٰبِ الْاَیْکَةِ لِتَکْذِیْبِهِمْ بِالْاٰیَاتِ بَعْدَ ظُهُوْرِ الْبَیِّنَاتِ۔

آیہ کریمہ کا مفہوم منطوق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا یہ اندھے ہیں انہیں نظر نہیں آتا کہ ان کے چاروں جانب جس نے گھیر رکھا ہے وہ آسمان و زمین ہے یہ اتنا نہیں سوچتے کہ ان سے کہیں زیادہ شدید ترین مخلوق ہے اور اس کے مقابل کچھ نہیں اور ہم وہ قادر و قیوم ہیں کہ اگر چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں۔ جیسے قارون کو دھنسایا تھا یا ان پر کسف سماویہ یعنی آسمان کا ٹکڑا ڈال دیں جیسے اصحاب ایکہ پر ڈالا اور یہ سب تکذیب آیات الٰہی کی سزا تھی جبکہ ان پر دلائل روشن آئے تو ماننے کی بجائے تکذیب کرنے کی جرأت کر بیٹھے ایسا ہی ان کا حشر ہوگا۔

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّکُلِّ عَبۡدٍ مُّنِیۡبٍ ﴿۹﴾ ع

بے شک اس میں اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے اور عبرت ہے ایمان والے رجوع لانے والے کے لئے۔

## بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع - سورۃ سبا - پ ۲۲

وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضۡلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیۡ مَعَهٗ وَ الطَّیۡرَ ۚ وَ اَلَنَّا لَهُ الۡحَدِیۡدَ ﴿۱۰﴾

اور بے شک ہم نے دیا داؤد کو اپنا بڑا فضل اے پہاڑو! اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو! اور ہم نے نرم کیا اس کے لئے لوہا

اَنِ اعۡمَلۡ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرۡ فِی السَّرۡدِ وَ اعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۱۱﴾

تاکہ وسیع زرہیں بنائے اور اس کی کڑیاں انداز سے بنائے اور تم سب نیکی کرو بے شک میں جو کچھ تم کرتے ہو دیکھتا ہوں

وَ لِسُلَیۡمٰنَ الرِّیۡحَ غُدُوُّهَا شَهۡرٌ وَّ رَوَاحُهَا شَهۡرٌ ۚ وَ اَسَلۡنَا لَهٗ عَیۡنَ الۡقِطۡرِ ؕ وَ مِنَ الۡجِنِّ مَنۡ یَّعۡمَلُ بَیۡنَ یَدَیۡهِ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ ؕ وَ مَنۡ یَّزِغۡ مِنۡهُمۡ عَنۡ اَمۡرِنَا نُذِقۡهُ مِنۡ عَذَابِ السَّعِیۡرِ ﴿۱۲﴾

اور سلیمان کے لئے ہوا مسخر کی اس کی صبح کی سیر ایک مہینا کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی راہ سے تھی اور بہایا ہم نے اس کے لئے چشمہ پگھلے ہوئے تانبے کا اور جنوں میں سے وہ جو اس کے آگے کام کرتے اس کے رب کے حکم سے اور جو منحرف ہو ان میں سے ہمارے حکم سے ہم اسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَ تَمَاثِيْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾

بناتے اس کے لئے جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل اور تصویریں اور لگن بڑے حوضوں کے برابر اور لنگردار دیگیں عمل کرو اے داؤد! شکر کے ساتھ اور بہت کم ہیں میرے بندوں میں شکرگزار

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾

تو جب حکم بھیجا ہم نے اس پر موت کا نہیں بتایا ہم نے جنوں کو اس کی موت کا حال مگر زمین کی دیمک نے کہ اس کا عصا کھاتی تھی تو جب سلیمان زمین پر گر پڑے ظاہر ہوا جنوں پر تو پکارے کہ اگر وہ غیب جانتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾

بے شک ملک سبا کے لئے ان کی آبادی میں نشانی تھی دو باغ دائیں بائیں اپنے رب کا رزق کھاؤ اور شکر کرو اس کا پاکیزہ شہر اور بخشنے والا رب

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾

تو انہوں نے منہ پھیرا تو ہم نے بھیجا ان پر زور کا بہاؤ پانی کا اور بدل دیا ہم نے ان دو باغوں کے بدلے دو باغ جن میں بکھٹا میوہ اور جھاؤ اور کچھ بیریاں تھیں

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَ هَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾

یہ ہم نے بدلہ دیا انہیں ان کی ناشکری کا اور ناشکری کی سزا ہی یہ ہے

وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّ قَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَ اَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾

اور ہم نے کئے ان میں اور ان شہروں میں جن میں ہم نے برکت رکھی سرراہ کتنے شہر اور مقرر کیا ہم نے منزل کے اندازے پر چلو ان میں راتوں اور دنوں میں امن و امان سے

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾

تو بولے اے ہمارے رب! ہمارے سفر میں دوری ڈال اور انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ہم نے انہیں افسانہ کردیا اور انہیں ہم نے پراگندہ کردیا پریشان کر کے بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر پورے صابر شکرگزار کے لئے

وَ لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾

اور بے شک سچ کردکھایا ان پر ابلیس نے اپنا گمان تو اس کے پیرو ہوگئے مگر ایک گروہ مومنین میں سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ 27/27
يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ۭ وَ
رَبُّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝۲۱ ع

اورنہیں تھا ان پر شیطان کا قابو مگر اس لئے کہ ہم دکھا دیں کہ کون ایمان لایا آخرت پر ان میں سے جو شک میں ہیں اور تمہارا رب ہر شے پر نگہبان ہے

## حل لغات دوسرا رکوع ۔ سورۃ سبا ۔ پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ ۔ اور | لَقَدْ ۔ بے شک | اٰتَيْنَا ۔ دیا ہم نے | دَاوٗدَ ۔ داؤد کو |
| مِنَّا ۔ اپنی طرف سے | فَضْلًا ۔ فضل | يٰجِبَالُ ۔ اے پہاڑو | اَوِّبِيْ ۔ رجوع کرو |
| مَعَهٗ ۔ اس کے ساتھ | وَ ۔ اور | الطَّيْرَ ۔ اے پرندو | وَ ۔ اور |
| اَلَنَّا ۔ نرم کیا ہم نے | لَهُ ۔ اس کے لئے | الْحَدِيْدَ ۔ لوہا | اَنِ ۔ یہ کہ |
| اعْمَلْ ۔ بنا | سٰبِغٰتٍ ۔ کھلی درعیں | وَّ ۔ اور | قَدِّرْ ۔ اندازہ رکھ |
| فِي ۔ بیچ | السَّرْدِ ۔ پرونے کے | وَ ۔ اور | اعْمَلُوْا ۔ عمل کرو |
| صَالِحًا ۔ نیک | اِنِّيْ ۔ بے شک میں | بِمَا ۔ اس سے جو | تَعْمَلُوْنَ ۔ کرتے ہو تم |
| بَصِيْرٌ ۔ دیکھنے والا ہوں | وَ ۔ اور | لِسُلَيْمٰنَ ۔ سلیمان کے لئے | الرِّيْحَ ۔ ہوا تابع کی |
| غُدُوُّ ۔ پہلا پہر | هَا ۔ اس کا رستہ | شَهْرٌ ۔ ایک مہینے کا | وَّ ۔ اور |
| رَوَاحُهَا ۔ پچھلا پہر | شَهْرٌ ۔ ایک مہینا | وَ ۔ اور | اَسَلْنَا ۔ بہا دیا ہم نے |
| لَهٗ ۔ اس کے لئے | عَيْنَ ۔ چشمہ | الْقِطْرِ ۔ تانبے کا | وَ ۔ اور |
| مِنَ الْجِنِّ ۔ جنوں میں سے | مَنْ ۔ وہ بھی تھے جو | يَّعْمَلُ ۔ کام کرتے | بَيْنَ ۔ آگے |
| يَدَيْهِ ۔ اس کے | بِاِذْنِ ۔ حکم | رَبِّهٖ ۔ اس کے رب سے | وَ ۔ اور |
| مَنْ ۔ جو | يَّزِغْ ۔ ٹیڑھا ہو | مِنْهُمْ ۔ ان میں سے | عَنْ اَمْرِنَا ۔ ہمارے حکم سے |
| نُذِقْهُ ۔ چکھاتے ہم اس کو | مِنْ عَذَابِ ۔ عذاب | السَّعِيْرِ ۔ جلنے کا | يَعْمَلُوْنَ ۔ بناتے |
| لَهٗ ۔ اس کے لئے | مَا ۔ جو | يَشَآءُ ۔ چاہتا | مِنْ مَّحَارِيْبَ ۔ اونچے |
| اونچے محل | وَ ۔ اور | تَمَاثِيْلَ ۔ تصویریں | وَ ۔ اور |
| جِفَانٍ ۔ لگن | كَالْجَوَابِ ۔ حوضوں جیسے | وَ ۔ اور | قُدُوْرٍ ۔ دیگیں |
| رّٰسِيٰتٍ ۔ لنگر دار | اِعْمَلُوْٓا ۔ کرو | اٰلَ ۔ اے آل | دَاوٗدَ ۔ داؤد |
| شُكْرًا ۔ شکر | وَ ۔ اور | قَلِيْلٌ ۔ تھوڑے ہیں | مِّنْ عِبَادِيَ ۔ میرے بندے |
| الشَّكُوْرُ ۔ شکر گزار | فَلَمَّا ۔ پھر جب | قَضَيْنَا ۔ بھیجا ہم نے | عَلَيْهِ ۔ اس پر |
| الْمَوْتَ ۔ موت کو | مَا ۔ نہ | دَلَّهُمْ ۔ خبر ہوئی ان کو | عَلٰي ۔ اوپر |
| مَوْتِهٖٓ ۔ موت اس کی کے | اِلَّا ۔ مگر | دَآبَّةُ ۔ دیمک | الْاَرْضِ ۔ زمین کی کو |
| تَاْكُلُ ۔ کھا گئی | مِنْسَاَتَهٗ ۔ اس کی لاٹھی | فَلَمَّا ۔ تو جب | خَرَّ ۔ وہ گرا |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| تَبَیَّنَتِ۔تو معلوم ہوا | الْجِنُّ۔جنوں کو | اَنْ۔یہ کہ | لَّوْ۔اگر |
| کَانُوْا۔وہ ہوتے | یَعْلَمُوْنَ۔جانتے | الْغَیْبَ۔غیب کو | مَا۔تو نہ |
| لَبِثُوْا۔ٹھہرے رہتے | فِی۔بیچ | الْعَذَابِ۔عذاب | الْمُهِیْنِ۔رسوا کرنے والے |
| کے | لَقَدْ۔بے شک | كَانَ۔تھی | لِسَبَاٍ۔سبا کے لئے |
| فِیْ۔بیچ | مَسْكَنِهِمْ۔ان کے گھروں کے | | اٰیَةٌ۔نشانی |
| جَنَّتٰنِ۔دو باغ تھے | عَنْ یَّمِیْنٍ۔دائیں | وَّ۔اور | شِمَالٍ۔بائیں |
| كُلُوْا۔کھاؤ | مِنْ رِّزْقِ۔رزق | رَبِّكُمْ۔اپنے رب کا | وَاشْكُرُوْا۔اور شکر کرو |
| لَهٗ۔اس کا | بَلْدَةٌ۔شہر ہے | طَیِّبَةٌ۔پاکیزہ | وَّ۔اور |
| رَبٌّ۔رب | غَفُوْرٌ۔بخشنے والا | فَاَعْرَضُوْا۔تو منہ پھیرا انہوں نے | |
| فَاَرْسَلْنَا۔تو بھیجا ہم نے | عَلَیْهِمْ۔ان پر | سَیْلَ۔سیلاب | الْعَرِمِ۔پانی کا |
| وَ۔اور | بَدَّلْنٰهُمْ۔بدل دیئے ہم نے ان کو | | بِجَنَّتَیْهِمْ۔دو باغوں کے |
| بدلے | جَنَّتَیْنِ۔دو باغ | ذَوَاتَیْ۔جن میں | اُكُلٍ۔پھل تھے |
| خَمْطٍ۔کسیلے | وَّ۔اور | اَثْلٍ۔جھاؤ | وَّ۔اور |
| شَیْءٍ۔کچھ | مِّنْ سِدْرٍ۔بیریاں | قَلِیْلٍ۔تھوڑی سی | ذٰلِكَ۔یہ |
| جَزَیْنٰهُمْ۔بدلہ دیا ہم نے ان کو | بِمَا۔اس کا جو | كَفَرُوْا۔کفر کیا انہوں نے | وَ۔اور |
| هَلْ۔ایسا نہیں | نُجٰزِیْٓ۔بدلہ دیتے ہم | اِلَّا۔مگر | الْكَفُوْرَ۔ناشکروں کو |
| وَ۔اور | جَعَلْنَا۔بنائیں ہم نے | بَیْنَهُمْ۔ان کے درمیان | وَ۔اور |
| بَیْنَ۔درمیان | الْقُرَى۔ان بستیوں | الَّتِیْ۔کے جو | بٰرَكْنَا۔برکت رکھی ہم نے |
| فِیْهَا۔اس میں | قُرًى۔بستیاں | ظَاهِرَةً۔سرراہ | وَّ۔اور |
| قَدَّرْنَا۔اندازہ کیا ہم نے | فِیْهَا۔اس میں | السَّیْرَ۔چلنے کا | سِیْرُوْا۔چلو |
| فِیْهَا۔ان میں | لَیَالِیَ۔رات | وَاَیَّامًا۔اور دن | اٰمِنِیْنَ۔امن سے |
| فَقَالُوْا۔تو بولے | رَبَّنَا۔اے ہمارے رب | بٰعِدْ بَیْنَ۔دوری کر درمیان | اَسْفَارِنَا۔ہمارے سفروں |
| کے | وَ۔اور | ظَلَمُوْٓا۔ظلم کیا انہوں نے | اَنْفُسَهُمْ۔اپنی جانوں پر |
| فَجَعَلْنٰهُمْ۔تو بنایا ہم نے ان کو | اَحَادِیْثَ۔افسانے | وَ۔اور | مَزَّقْنٰهُمْ۔توڑا ہم نے ان کو |
| كُلَّ۔پوری طرح | مُمَزَّقٍ۔توڑنا | اِنَّ۔بے شک | فِیْ۔بیچ |
| ذٰلِكَ۔اس کے | لَاٰیٰتٍ۔نشان ہیں | لِّكُلِّ۔ہر ایک | صَبَّارٍ۔صبر کرنے والے |
| شَكُوْرٍ۔شکر کرنے والے کے | وَ۔اور | لَقَدْ۔بے شک | صَدَّقَ۔سچ کر دکھایا |
| عَلَیْهِمْ۔ان پر | اِبْلِیْسُ۔ابلیس نے | ظَنَّهٗ۔اپنا گمان | فَاتَّبَعُوْهُ۔تو پیروی کی انہوں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| نے اس کی | اِلَّا ۔مگر | فَرِيْقًا ۔ایک جماعت | مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔مومنوں |
| کی نے | وَ ۔اور | مَا ۔نہیں | كَانَ ۔تھا |
| لَهٗ ۔اس کا | عَلَيْهِمْ ۔ان پر | مِّنْ سُلْطٰنٍ ۔کوئی غلبہ | اِلَّا ۔مگر |
| لِنَعْلَمَ ۔تاکہ ظاہر کریں ہم | مَنْ ۔اس کو جو | يُّؤْمِنُ ۔ایمان رکھے | بِالْاٰخِرَةِ ۔آخرت پر |
| مِمَّنْ ۔اس سے کہ | هُوَ ۔وہ | مِنْهَا ۔اس سے | فِيْ ۔بیچ |
| شَكٍّ ۔شک کے ہے | وَ ۔اور | رَبُّكَ ۔تیرا رب | عَلٰى ۔اوپر |
| كُلِّ ۔ہر | شَيْءٍ ۔چیز کے | حَفِيْظٌ ۔نگران ہے | |

## اس رکوع کی نادر لغات

| | |
|---|---|
| اَوِّبِيْ ۔رجوع لاؤ | اَلَنَّا ۔نرم کیا ہم نے |
| الْحَدِيْدَ ۔لوہا | اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ ۔فراخ بناؤ |
| وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۔کڑیاں برابر کی | غُدُوُّهَا ۔صبح اس کی |
| وَرَوَاحُهَا ۔اور شام اس کی | وَاَسَلْنَا لَهٗ ۔جاری کیا ہم نے اس کے لئے |
| عَيْنَ الْقِطْرِ ۔چشمہ پگھلے ہوئے تانبا کا | وَمَنْ يَّزِغْ ۔اور جو کجی کرے |
| السَّعِيْرِ ۔بھڑکتی آگ | مَّحَارِيْبَ ۔اونچے محل |
| تَمَاثِيْلَ ۔تصاویر | جِفَانٍ ۔لگن |
| كَالْجَوَابِ ۔مثل حوض کے | وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۔دیگیں لنگر دار |
| دَآبَّةُ الْاَرْضِ ۔زمین کی دیمک | مِنْسَاَتَهٗ ۔اس کی لکڑی کو |
| خَرَّ ۔گر گیا | الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۔خواری کا عذاب |

لِسَبَاٍ ۔بلاد یمن کا ایک شہر جس کی ملکہ بلقیس تھی اور وہ بعد میں سیلاب سے تباہ ہو گیا

| | |
|---|---|
| سَيْلَ الْعَرِمِ ۔بہاؤ مصیبت کا | ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ ۔بکھٹے میوے |
| اَثْلٍ ۔جھاؤ کا درخت | سِدْرٍ ۔بیری |
| الْكَفُوْرَ ۔ناشکرا | قَدَّرْنَا ۔اندازہ کر دیا ہم نے |
| سِيْرُوْا ۔منزل کا مقام | مَزَّقْنٰهُمْ ۔ریزہ ریزہ کر دیا یا منتشر کر دیا |

## خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع ۔سورۃ سبا ۔پ ۲۲

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۔اور بے شک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا۔

یعنی نبوت اور کتاب زبور عطا کی۔

ایک قول ہے کہ فضل سے مراد ملک اور حکومت ہے۔

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

ایک قول ہے اس سے مراد صوت حسن ولحن دل افروز ہے اور اس کے ساتھ آپ کے ہاتھ میں لوہا نرم ہونا ہے۔

یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ ۔اے پہاڑو اور پرندو داؤد علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لاؤ۔

اور جب وہ تسبیح الٰہی کی نغمہ سنجی کریں تو تم بھی ان کی ہمنوائی میں نغمہ سنج ہو جاؤ۔ چنانچہ جب حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح فرماتے تو پہاڑوں سے بھی تسبیح کی آواز سنی جاتی اور پرندو مرغان خوش الحان دل ربا میں شریک ہوتے تھے۔

اگرچہ موجودہ دور آزادی کا مسلمان ان چیزوں کو گوش تو ہم و اشتباہ سے سن کر تاویلات کی دلدل میں پھنس جاتا ہے لیکن جبکہ ہمارے سامنے لاؤڈ سپیکر کا مائیکروفون اور ریڈیو زندہ شہادت ہے کہ بے جان جماد محض ہماری آواز کی طرف رجوع ہو کر اس آواز کو برقی قوت سے دوبالا بلکہ دس گنا کر دیتے ہیں قوت برقیہ نبوت تو اس سے کہیں زیادہ اقوی ہے اس کے ذریعہ اگر ایسا ہوا تو استبعاد عقلی کیوں واللہ الھادی ٹیلیفون ہماری آواز لے کر یہاں سے لندن جا سکے تو نبوت کی قوت باطن سے کیوں مستبعد ہو۔

فلاسفہ اس کے قائل ہیں کہ مادی قوت کے مقابل روحانی قوت بہت قوی ہے تو پھر عقل کے پیرووں کو گنجائش انکار نہیں ہونی چاہئے۔

یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ ۔ میں حکم حکیم علی الاطلاق ہے اور اسپیکر میں، ریڈیو میں اور ٹیلیفون میں حکم برق مادی ہے اور دونوں کا فرق اتنا ہے جتنا خالق و مخلوق میں ہے۔ ایسے ہی آگے جو ارشاد ہے وہ بھی ماننے کے قابل ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ۝۱۰ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝۱۱

اور ہم نے نرم کیا اس کے لئے لوہا کہ بنا وسیع زرہیں اور ان کی کڑیاں اندازے سے رکھ اور تم سب نیکی کرو۔ بے شک میں تمہارے سب کام دیکھ رہا ہوں۔

سَرْد ۔ عربی میں چمڑا جوڑنا، سوراخ کرنا، زرہ بننا، مسلسل باتیں کرنا، لگاتار روزے رکھنا کے معنی دیتا ہے یہاں سرد، زرہ بننے کے معنی میں لایا گیا۔

وَّ قَدِّرْ فِی السَّرْدِ ۔ زرہ کی کڑیاں مساوی رکھنے کے معنی میں لایا گیا۔

اور سَابِغَه فراخ زرہ کو کہتے ہیں۔ سَابِغَات اس کی جمع ہے۔

آگے نیک عمل کرنے کی ہدایت کی گئی۔

اس کے ماتحت مفسرین کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ آپ کے دست مبارک میں لوہا موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کی مدد اور بغیر ٹھونکے پیٹے بنا لیتے۔ اس کا سبب یہ بیان کیا گیا کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے تاثرات وجدانیات کی جستجو فرمانے کو لوگوں میں ایسی شان سے نکلتے کہ آپ کو کوئی نہ پہچان سکے پھر آپ کو جب کوئی ملتا تو دریافت فرماتے کہ داؤد علیہ السلام کیسا ہے تو سب لوگ تعریف کرتے۔

تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بصورت انسان بھیجا حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سے دریافت فرمایا تو اس نے کہا داؤد علیہ السلام ہیں تو بہت اچھے مگر کاش ان میں یہ خصلت نہ ہوتی کہ وہ اپنے اہل و عیال کا خرچ بیت المال سے کرتے ہیں۔

تو آپ کو محسوس ہوا کہ فی الواقع یہ نہ ہونا چاہئے آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ کوئی ایسا سبب کر دے کہ جس کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ذریعہ آپ بیت المال سے بے نیاز ہو جائیں۔

دعا مستجاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے لوہا نرم کر دیا اور صنعت زرہ سازی کا علم عطا فرمایا۔ چنانچہ آپ ہی پہلے ہیں جنہوں نے زرہ سازی شروع کی۔

آپ دن میں ایک زرہ بنا لیتے وہ چار ہزار درہم کو فروخت ہوتی اس سے آپ اپنے اور اہل وعیال کے اخراجات پورے فرما کر فقراء ومساکین پر بچا ہوا خرچ فرماتے۔ اسی کی طرف آیت کریمہ میں ارشاد ہے: وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ۔

اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ شروع ہے۔

وَ لِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّ رَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ

اور سلیمان کے لئے ہوا مسخر کی جس کی صبح کی منزل ایک ماہ کی راہ اور شام کی منزل ایک ماہ کی راہ ہے۔

آپ دمشق سے روانہ ہوتے تو دوپہر کو قیلولہ اصطخر میں فرماتے جو ملک فارس میں ہے اور دمشق سے ایک مہینے کی راہ پر ہے۔ پھر شام کو اصطخر سے روانہ ہو کر رات کابل میں آرام فرماتے یہ بھی تیز سوار کے لئے ایک ماہ کا راستہ ہے۔

وَ اَسَلْنَا لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ ؕ ۔ اور ہم نے اس کے یعنی سلیمان کے لئے پگھلے ہوئے تانبا کا چشمہ بہایا۔

جو تین روز سرزمین یمن میں پانی کی طرح جاری رہا۔

ایک قول یہ ہے کہ ہر مہینے میں تین روز یہ چشمہ جاری رہتا تھا۔

ایک قول ہے کہ جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم کیا ایسے ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے تانبا پگھلایا۔

وَ مِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَ مَنْ یَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۱۲﴾

اور جنوں میں سے وہ بھی تھے جو سلیمان علیہ السلام کے آگے اللہ کے حکم سے کام کرتے تھے اور وہ بھی تھے جو اللہ کے حکم سے نافرمانی کرتے ہم انہیں بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا تابع کر دیا تھا اور بعض وہ تھے جو نافرمان تھے ان کے لئے وعید شدید عذاب جہنم کا بھڑکتی آگ کا سنایا۔

یَّزِغْ۔ زیغ سے ہے اور زیغ کجی اور نافرمانی کے معنی میں مستعمل ہے۔

آگے یہ تصریح ہے کہ وہ جن کیا کام کرتے تھے اور اس کی تفصیلات ارشاد ہیں:

یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَ تَمَاثِیْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ ؕ

مَّحَارِیْبَ۔ محراب کی جمع ہے۔

اور تَمَاثِیْلَ۔ تمثال کی یعنی تصویر کے معنی میں ہے۔

اور جِفَانٍ لگن کو کہتے ہیں۔

اور جَوَاب۔ بڑا حوض اور کسی سوال کے مقابل جواب دینا۔

قُدُوْرٍ۔ قدر کی جمع ہے۔ ہانڈی۔ دیگچی لیکن جب وہ رّٰسِیٰتٍ کے ساتھ موصوف ہوگئی جو سر کے معنی میں ہے تو وَ قُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ۔ اونچے سر کے دیگچے جو لنگر دار دیگ پر بولی جائے۔ تو آیۂ کریمہ کا ترجمہ یہ ہوا۔ سلیمان کے لئے بناتے جو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وہ (سلیمان علیہ السلام) چاہتے اونچے اونچے محراب اور عمارتیں اور تصویریں اور بڑے بڑے لگن مثل حوض کے اور دیگیں لنگر دار۔

تو خلاصہ یہ نکلا کہ وہ جن بحکم سلیمان علیہ السلام عالی شان محرابوں والی عمارتیں اور مسجدیں بناتے۔

چنانچہ بیت المقدس بھی اسی زمانہ کی عمارت ہے۔

اور تصاویر درندوں پرندوں وغیرہ کی تانبے اور بلور اور پتھر وغیرہ سے بناتے جو شریعت سلیمان میں حرام نہ تھا آج شریعت محمدی میں یہ صنعت حرام ہے۔

اور صنعت کاری میں وہ اتنے بڑھ چکے تھے کہ ایک ایک لگن مثل حوض کے بنا ڈالتے جس پر ایک ایک ہزار آدمی بیٹھ کر کھا سکیں۔

اور دیگیں ایسی شان کی بناتے کہ ایک جگہ سے ان کا ہٹانا دشوار تھا۔ سیڑھیاں لگا کر ان پر چڑھتے اس کا ایک نمونہ تو اجمیر شریف میں غریب نواز کے آستانہ پر ملتا ہے کہ یہاں دو دیگیں ہیں ایک دیگ میں قریباً ڈیڑھ سو بوری چاول پکتا ہے اور دوسری میں تقریباً پچاس بوری۔

یہ دیگیں یمن میں تھیں اس پر ارشاد ہے کہ ہم نے فرمایا:

اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾

اے داؤد علیہ السلام کے گھر والو! عمل کرو شکر کرتے ہوئے اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر گزار۔

اس کے بعد جو تذکرہ ہے اس کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی تھی کہ ان کی وفات کا حال جنوں پر ظاہر نہ ہو تا کہ لوگوں کو پتا چل جائے کہ جن علم غیب نہیں جانتے۔ پھر آپ محراب میں داخل ہوئے اور حسب عادت نماز کے لئے اپنے عصا پر تکیہ لگا کر کھڑے ہو گئے جنات حسب دستور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام زندہ ہیں۔ ایسے حال میں ایک مدت تک کھڑے رہے۔ اور جنات کے لئے یہ تمدد زمانہ اس وجہ میں موجب حیرت نہ ہوا کہ وہ بارہا دیکھ چکے تھے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام دو دو ماہ بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت تک مسلسل عبادت فرمایا کرتے تھے اور آپ کی دعا بہت ہی دراز ہوتی تھی۔

اس بار آپ کا قیام عصا کے ساتھ ایک سال تک رہا جنات وفات پر مطلع نہ ہوئے اور اپنی خدمت میں مشغول رہے حتیٰ کہ بحکم الٰہی دیمک نے آپ کا عصا کھالیا اور آپ کا جسم مبارک جو عصا کے سہارے پر کھڑا تھا زمین پر آیا اور انہیں آپ کی وفات کا علم ہوا چنانچہ ارشاد ہے:

فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﴿۱۴﴾

تو جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا جنوں کو اس کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے کہ اس نے وہ عصا کھالیا پھر جب سلیمان زمین پر گر پڑے جنوں کو وہ حال ظاہر ہو گیا (کہ کہنے لگے) اگر ہم غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے۔

گویا اس بے خبری سے جنوں کو علم ہوا کہ وہ غیب نہیں جانتے اگر انہیں غیب کا علم ہوتا تو ضرور وفات سلیمان سے باخبر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

ہوتے۔

غرضکہ بعد وفات سلیمان علیہ السلام بھی وہ ایک سال تک مشقت کے ساتھ تعمیر میں مصروف رہے۔

روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنا اس مقام پر رکھی تھی جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خیمہ نصب کیا تھا۔

پھر داؤد علیہ السلام کی وفات ہوگئی اور بناء بیت المقدس ناتمام رہ گئی۔ لیکن بوقت وفات آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس عمارت کی تکمیل کی وصیت فرمائی۔

مختصر یہ کہ آپ نے اجنہ کو اس عمارت کی تکمیل کا حکم دیا حتیٰ کہ آپ کی وفات کا وقت بھی آ گیا اور تعمیر ناتمام رہی تو آپ نے دعا کی کہ میری وفات کا انہیں علم نہ ہوتا کہ یہ عمارت مکمل ہو جائے اور انہیں جو علم غیب کا دعویٰ ہے وہ بھی باطل ہو جائے اور یہ مصروف تعمیر رہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر جب تیرہ سال کی تھی تو آپ سریر آرائے سلطنت ہوئے اور چالیس سال آپ نے سلطنت فرمائی آپ کی کل عمر مبارک ترپن سال کی ہوئی تھی۔

اس کے بعد ملک سبا کا تذکرہ شروع فرمایا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہے:

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾

بے شک سبا کے لئے ان کی آبادی میں نشانی تھی دو باغ داہنے اور بائیں (ہم نے انہیں فرمایا) اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر کرو پاکیزہ شہر اور بخشنے والا رب۔

سبا عرب کا ایک قبیلہ ہے جو اپنے دادا کے نام سے مشہور ہے اور دادا سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان ہے۔

ان کی آبادی حدود یمن میں تھی۔

ان کی بستی میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی نعمتیں عطا کی تھیں کہ ہر رہنے والے کے دائیں بائیں دو باغ اور ایسے بارآور کہ اگر کوئی ایک جگہ سے خالی ٹوکری لے کر چلتا تو بغیر ہاتھ سے توڑے پھلوں سے وہ ٹوکری بھر جاتی اور اس میں قسم قسم کے میوے بھر جاتے۔

تو انہیں حکم ہوا کہ ہماری بخشی ہوئی نعمت کا شکر کرو ہم نے تمہیں پاک بستی دی جس میں نہ مچھر نہ مکھی نہ موذی جانور۔ لطیف آب و ہوا صاف ستھری زمین جس میں کھٹمل نہ پسو، سانپ نہ بچھو۔ غرضکہ عجیب و غریب صحت افزا جگہ تھی۔ بلکہ ہوا میں وہ لطافت کہ اگر کوئی باہر کا مسافر جوؤں سے لدا ہوا آجاتا تو اس بستی میں آتے ہی سب جوئیں مر جاتیں۔ جیسے کشمیر جاتے ہوئے پیر پنجال کی گھاٹی سے عبور کرتے ہوئے تمام لالیاں گرمی دانے رفع دفع ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ شہر صنعا سے تین فرسخ کے فاصلہ پر تھا۔

غرضکہ انہوں نے ناشکری کی چنانچہ ارشاد ہے:

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَ هَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو انہوں نے اعراض کیا اور منہ پھیرا تو ہم نے ان پرزور کا طوفان پانی کا بھیجا اور ان کے باغوں کو بدل کر دو باغ ایسے بدل دیئے جن میں کسیلا بکھٹا میوہ اور جھاؤ اور کچھ تھوڑی سی بیریاں چھوڑ دیں۔

تو انہوں نے شکر گزاری سے اتنا اعراض کیا کہ انبیاء کرام کی تکذیب شروع کر دی۔

حضرت وہب کہتے ہیں اس بستی میں تیرہ نبی دعوت حق دینے کے لئے مبعوث ہوئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں انہیں یاد دلائیں اور اس کے عذاب سے ڈرایا مگر انہوں نے ان کی تکذیب میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا بلکہ صاف کہہ دیا کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت ہے یہ جو کچھ ہے ہماری حسن تدبیر سے ہے آپ اپنے خدا سے کہہ دیں کہ وہ اگر ایسی قوت رکھتا ہے تو ہم سے ان نعمتوں کو روک دے۔

سَيْلَ الْعَرِمِ۔ عظیم سیلاب یا زبردست پانی کا بہاؤ اللہ تعالیٰ نے ان پر بھیجا جس سے ان کے تمام باغ اور سارا مال غرق ہو گیا اور ان کے رہنے کی وہ نفیس کوٹھیاں ریت کے اندر دفن ہو گئیں۔

غرضکہ ایسے تباہ ہوئے کہ ملک سبا ایک افسانہ بن کر رہ گیا اور اہل عرب کے لئے وہ مثل بن گیا۔

اُكُلٍ خَمْطٍ۔ بدمزہ نہایت بدمزہ کو کہتے ہیں۔

اَثْلٍ۔ عربی میں جھاؤ کے درخت کو کہتے ہیں جو نہ پھول دے نہ پھلے نہ اس کا سایہ ہو۔

سِدْرٍ۔ عربی میں بیری کی جھاڑی کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ یہ ان کی ناشکری کا نتیجہ تھا حیث قال

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۭ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ⑰

یہ بدلہ ہم نے انہیں ان کی ناشکری کا دیا اور کسی کو نقصان نہیں دیتے اور سزا جب ہی دیتے ہیں جب وہ ناشکر ہو جائے۔

یہاں بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ فرما کر بہ طریق مشاکلت ارشاد ہوا کہ ان کے دو باغ ایسے باغ ہو گئے جیسے ویرانوں میں جھاڑیاں جم جاتی ہیں اور وحشت ناک جنگل ہوتے ہیں اس قسم کے باغ بنا دیئے۔ یہ ان کے کفر کی سزا دی گئی۔

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ۭ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ⑱

اور ہم نے کئے تھے ان میں (یعنی ملک سبا میں) اور ان شہروں میں جن میں ہم نے برکت رکھی سر راہ کتنے شہر اور ان میں سے ایک سے دوسری بستی تک اندازے سے بستیاں رکھیں ان میں چلو راتوں میں اور دنوں میں امن وامان سے۔

یعنی شہر سبا سے شام تک رہنے والوں کو اتنی وسیع نعمتیں اور پانی اور سایہ دار درخت اور چشمے عنایت کئے گئے تھے کہ سبا سے شام کے ملک تک جانے والے کو راستے کے لئے ناشتا اور پانی ہمراہ لے جانے کی حاجت نہ تھی اور بستیاں ایسی قریب قریب رکھی تھیں کہ سفر کرنے والا صبح چلے تو دوپہر کو کسی بستی میں پہنچ جائے جہاں سے اپنی تمام ضروریات مل سکتی تھیں اور آسانی سے سفر تمام ہو جائے غرضکہ یمن سے ملک شام تک تمام سفر آسانی سے پورا ہوتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں جتایا کہ تم سفر امن و امان سے کرتے ہو یہ ہماری بخشش ہے۔

اس پر متمولوں کے اندر حسد پیدا ہو کہ ایسی آبادی کی صورت میں ہمارے اور غریبوں کے درمیان کوئی امتیاز ہی نہیں رہا۔ پاس پاس بستیاں ہیں جو چاہے خراماں خراماں ہوا خوری کرتا چلا جاتا ہے۔ چند قدم پر دوسری بستی آ جاتی ہے وہاں آرام کر کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

پھر ہر کس و ناکس آگے چل دیتا ہے نہ تکان سفر محسوس ہوتی ہے نہ منزل کی کوفت۔

اگر منزلیں دور دور ہوتیں تو مدت سفر بھی دراز ہوتی ہم متمول لوگ جنگلوں بیابانوں سے گزرتے ہمارے ساتھ ناشتا ہوتا پانی بھی ساتھ ہوتا سواریاں اور خدام ہمراہ ہوتے لطف سیر کے علاوہ امیر و غریب میں امتیاز ہوتا۔

یہ سوچ کر انہوں نے کہا جس کا تذکرہ ان آیتوں میں ہے:

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾

تو بولے اے ہمارے رب! ہماری منزلوں میں دوری ڈال دے اور انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا تو ہم نے ان کی (یہ پر افزا آبادی) افسانہ بنا دی اور انہیں ایسا منتشر کیا کہ پورے پریشان ہو گئے بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر کرنے والے اور پورے شکر گزار کے لئے۔

گویا انہوں نے چاہا کہ یمن اور شام کے درمیان جنگل اور بیابان اور دشوار گزار راہ ہو جائے کہ بغیر توشہ اور پانی کے سفر ہی نہ ہو سکے۔ چنانچہ عذاب الٰہی آیا اور ان کی ناشکری کا انہیں بدلہ ملا ان بیانوں میں بعد والوں کے لئے نشانیاں ہیں کہ ان کے احوال سن کر عبرت حاصل کریں کہ کیسی منظم اور خوش حال بستیاں تھیں اب قبیلہ قبیلہ منتشر ہو گیا اور تمام بستیاں ایک ہی سیلاب میں غرق ہو گئیں اور لوگ بے خانماں ہو کر جدا جدا آبادیوں سے جا بسے۔

تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ قبیلہ غسان شام میں اور قبیلہ ازل عمان میں اور خزاعہ تہامہ میں اور آل خزیمہ عراق میں اور اوس و خزرج کا دادا عمرو بن عامر مدینہ میں جا بسے۔

ان آیات کے آخیر میں لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ جو ارشاد ہے اس سے مومن کی صفت بیان فرمائی ہے کہ صبر و شکر صفت مومن ہے جب وہ بلا و مصائب میں مبتلا ہوتا ہے صبر کرتا ہے اور جب نعمت پاتا ہے شکر کرتا ہے۔

آگے ارشاد ہے کہ شیطان کا گمان اہل سبا پر صحیح ہو گیا کہ انسان کو شہوت اور حرص اور غضب کے ذریعے آسانی سے گمراہ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اہل سبا کو اس نے اس ذریعہ سے تباہ و برباد کر دیا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾

اور بے شک سچ کر دکھایا شیطان نے اپنا گمان تو وہ اس کے پیچھے ہو لئے مگر ایک جماعت جو مسلمانوں میں سے تھی اور شیطان کا ان پر کچھ گمان نہ تھا مگر ہم نے (گمراہ اور ایمان والوں میں) یہ فرق یوں دکھایا کہ ہم دکھا دیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون اس سے شک میں ہے اور تمہارا رب ہر شے پر نگہبان ہے۔

گویا یہ فرمایا کہ اہل سبا شیطان کے مکر و فریب میں آئے اور اس کی پیروی کرنے سے تباہ ہوئے اور جو مومن تھے اس کے دام تزویر میں نہ آئے۔

حسن فرماتے ہیں کہ شیطان نے نہ کسی پر تلوار کھینچی نہ کوڑے مارے صرف جھوٹے وعدوں اور باطل امیدوں پر اہل باطل کو گمراہ کر دیا اور وہ اس کے متبع ہو گئے مگر مومن اس کے اتباع سے مجتنب رہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی شان بے نیازی کا اظہار فرما کر مؤمنین کو دکھا دیا کہ شک میں پڑنے والے شیطان کے یوں متبع ہوتے ہیں اور ایمان والے اس حال میں بھی اپنے ایمان پر قائم رہتے ہیں۔

## مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع۔سورۃ سبا۔پ ۲۲

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۔ بے شک ہم نے اپنا فضل داؤد علیہ السلام پر فرمایا۔

اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ اٰتَیْنَاہُ بِحُسْنِ اِنَابَتِہٖ وَ صِحَّۃِ تَوْبَتِہٖ فَضْلًا اَیْ نِعْمَۃً وَّاِحْسَانًا ان کے رجوع خالص اور صحیح رجوع پر اللہ تعالیٰ نے نعمت کا احسان فرمایا۔

وَ قِیْلَ فَضْلًا وَّ زِیَادَۃً عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ الْمُتَقَدِّمِیْنَ عَلَیْہِ۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کو فضیلت اور زیادہ مرتبت آپ سے پہلے انبیاء پر عطا ہوئی۔

اور انبیا بنی اسرائیل۔ تیسرا قول یہ ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل پر آپ کو فضیلت عطا ہوئی۔

اَوْ مَا عَدَا نَبِیَّنَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لِاَنَّہٗ مَا مِنْ فَضِیْلَۃٍ فِیْ اَحَدٍ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اِلَّا وَ قَدْ اُوْتِیَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مِثْلَھَا بِالْفِعْلِ اَوْ تَمَکَّنَ مِنْھَا فَلَمْ یَعْتَرِ لِاِظْھَارِھَا۔

چوتھا قول یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا سب پر فضیلت دی اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جتنی فضیلتیں کسی نبی کو انبیا میں سے عطا ہوئیں وہ سب ان جیسی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملیں عام اس سے کہ وہ بالفعل ہوں یا بالقوۃ تو ان کے اظہار کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اجازت نہ ہو۔

اور یہاں حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کی معجزانہ شانوں کا تذکرہ پہلے رکوع کی مناسبت سے فرمایا گیا اس کے آخر میں لَاٰیَۃً لِّکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ارشاد تھا اس وجہ میں داؤد و سلیمان علیہما السلام کی انابت کی بنا پر ان کا تذکرہ فرمایا گیا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَا تَسْتَبْعِدُوْا ھٰذَا فَقَدْ تَفَضَّلْنَا عَلٰی عَبِیْدِنَا قَدِیْمًا ھٰکَذَا وَ کَذَا۔ فَلَمَّا فَرَغَ التَّمْثِیْلَ لَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَجَّعَ التَّمْثِیْلَ بِھِمْ بِسَبَا وَ مَا کَانَ مِنْ ھِلَاکِھِمْ بِالْکُفْرِ وَالْعُتُوِّ۔ اے منکرو! ہماری شان قدرت پر استبعاد عقل نہ کرو بے شک ہم نے اپنے بندوں کو بڑی بڑی فضیلتیں عطا فرمائی ہیں جو پہلے گزرے ہیں منجملہ اس کے داؤد علیہ السلام کو یہ اور سلیمان علیہ السلام کو یہ۔

جب ان دو ہستیوں کی فضیلت سے مثال دے دی تو پھر ملک سبا کو مثال میں پیش فرمایا اور جو کچھ ان کی ہلاکت ان کے کفر اور نافرمانی سے ہوئی۔

پھر ارشاد ہے کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا کہ داؤد علیہ السلام کے نغمات تسبیح کی طرف تم بھی رجوع لاؤ چنانچہ ارشاد ہوا:

یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ ۔ اے پہاڑو! رجوع لاؤ ان کے ساتھ اور اے پرندو!

اس کی تفسیر میں آلوسی کہتے ہیں۔ اے پنچھیو! تم بھی داؤد علیہ السلام کے ساتھ تسبیح کرو۔

ابن عباس، قتادہ، ابن زید اور ابن جریر ابی میسرہ سے فرماتے ہیں: وَالظَّاھِرُ اَنَّہٗ عَرَبِیٌّ مِنَ التَّاوِیْبِ وَالْمُرَادُ رَجِّعِیْ مَعَہُ التَّسْبِیْحَ۔ اور یہ ادبی لغت عربی ہے تاویب سے اور اس سے مراد ہے رجوع کرنا ان کے ساتھ تسبیح میں گویا حکم ہوا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اے پہاڑو اور پرندو! تم ان کی آواز پر تسبیح کرو۔

چنانچہ مروی ہے کہ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ اِذَا سَبَّحَ سَبَّحَتِ الْجِبَالُ مِثْلَ تَسْبِيْحِهٖ بِصَوْتٍ يُّسْمَعُ مِنْهَا۔ جب داود علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑ بھی آپ کے ساتھ تسبیح کرتے ایسی آواز سے کہ وہ سنی جاتی۔

وَ لَا يَعْجُزُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا بِحَيْثُ تُسَبِّحُ بِصَوْتٍ يُّسْمَعُ وَقَدْ سَبَّحَ الْحَصٰى فِيْ كَفِّ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ سُمِعَ تَسْبِيْحُهٗ وَ كَذَا فِيْ كَفِّ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ قادر ہے جس سے چاہے جیسے چاہے جب چاہے جتنی چاہے تسبیح کی قوت دے کر اس سے تسبیح کرا سکتا ہے۔

اور ایسی تسبیح جس کی آواز دوسرے سنیں ورنہ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ تو صاف قرآن مجید میں موجود ہے۔

اور کنکریوں نے دست اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تسبیح کی اور ایسے ہی دست صدیق اکبر میں تسبیح کی۔ رضی اللہ عنہ۔

آگے آلوسی فرماتے ہیں: وَ لَا يَبْعُدُ عَلٰى هٰذَا اَنْ يُّقَالَ اِنَّهٗ تَعَالٰى خَلَقَ فِيْهَا الْفَهْمَ اَوَّلًا فَنَادَاهَا كَمَا يُنَادٰى اُولُو الْفَهْمِ وَ اَمَرَهَا۔ اور یہ مستبعد نہیں اگر مان لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے پہاڑ اور طیر میں اول فہم پیدا فرمایا ہو پھر انہیں حکم دیا ہو جیسے اہل فہم کو حکم دیا جاتا ہے۔

اور اس کے نظائر عقلی ہم خلاصہ تفسیر میں بیان کر چکے ہیں۔ اس پر علامہ آلوسی نے ایک طویل بحث کی ہے: فَلْيَنْظُرْ فِيْهِ مَنْ شَاءَ۔

وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ⑩۔ اور نرم کیا ہم نے ان کے لئے لوہا۔

اَيْ وَجَعَلْنَاهُ فِيْ يَدِهٖ كَالشَّمْعِ وَالْعَجِيْنِ يُصَرِّفُهٗ كَمَا يَشَاءُ مِنْ غَيْرِ نَارٍ وَّلَا ضَرْبِ مِطْرَقَةٍ۔ یعنی آپ کے دست اقدس میں لوہا موم کی طرح نرم ہو کر گندھے آٹے کی صورت ہو جاتا تو آپ جس صورت میں چاہتے اسے بناتے بغیر آگ کی تپائی اور ہتھوڑے کی ضرب کے۔

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ۔ یہ کہ بنائیں اس سے زرہ۔

گویا معنی یہ ہوئے: اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ لِعَمَلِ سَابِغَاتٍ۔ لوہا ہم نے دست داود علیہ السلام میں زرہ بنانے کو نرم فرمایا۔ اور سٰبِغٰتٍ لغت عرب میں زرہ کو کہتے ہیں كَمَا قَالَ الْاٰلُوْسِيْ وَالسَّابِغَاتُ الدُّرُوْعُ۔

وَ قَدِّرْ فِي السَّرْدِ۔ اور اندازہ رکھو اس کی بنائی میں۔

سرد عربی میں بننے کو کہتے ہیں اَلسَّرْدُ نَسْجٌ فِي الْاَصْلِ اور زرہ میں چونکہ کڑیاں بنی جاتی ہیں اس لئے قَدِّرْ فِي السَّرْدِ فرمایا يَعْنِيْ اِقْتَصِدْ فِيْ نَسْجِ الدُّرُوْعِ بِحَيْثُ تَتَنَاسَبُ حَلَقُهَا۔ زرہ بنانے میں اس کا خیال رکھ کہ کڑیاں برابر کی ہوں۔

اور ابن عباس، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: اَيْ اِجْعَلْ حَلَقَهَا عَلٰى مَقَادِيْرَ مُتَنَاسِبَةٍ۔ اس کی کڑیوں کو ایک اندازہ پر رکھو مروی ہے:

اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَعْمَلُ الْحَلَقَ مِنْ غَيْرِ فَرَجٍ۔ حضرت داود علیہ السلام بغیر جھال لگائے کڑیوں کو جوڑتے اور وہ بے جوڑ ہوتی تھیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَ حُكِيَ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّلُ مَنْ صَنَعَ الدِّرْعَ حِلَقًا وَ كَانَتْ قَبْلُ صَفَائِحَ ۔ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ قَتَادَةَ۔قتادہ فرماتے ہیں اول جس نے زرہ کڑیوں سے بنائی وہ داؤد علیہ السلام ہیں اس سے پہلے لوہے کے پترے جوڑے جاتے تھے۔

زرہ کی ابتداء کا حال یہ ہے کہ جسے مقاتل نقل کرتے ہیں:

اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ مَلَكَ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ يَخْرُجُ مُتَنَكِّرًا فَيَسْاَلُ النَّاسَ عَنْ حَالِهٖ فَعَرَضَ لَهٗ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اِنْسَانٍ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ نِعْمَ الْعَبْدُ لَوْلَا خُلُقُهٗ فِيْهِ فَقَالَ وَ مَا هِيَ قَالَ يَرْزُقُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَلَوْ اَكَلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ تَمَّتْ فَضَائِلُهٗ فَدَعَا اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُّعَلِّمَهٗ صَنْعَةً وَيُسَهِّلَهَا عَلَيْهِ فَعَلَّمَهٗ صَنْعَةَ الدِّرْعِ وَاَلَانَ لَهُ الْحَدِيْدَ وَ كَانَ يُنْفِقُ ثُلُثَ الْمَالِ فِيْ مَصَالِحِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ كَانَ يَفْرَغُ مِنَ الدِّرْعِ فِيْ بَعْضِ يَوْمٍ اَوْ فِيْ بَعْضِ لَيْلٍ وَ ثَمَنُهَا اَلْفُ دِرْهَمٍ۔

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے عیب کے تجسس میں بھیس بدل کر قوم میں نکلتے اور پوچھتے داؤد علیہ السلام کیسے آدمی ہیں تو سب تعریف ہی کرتے۔

ایک روز ایک فرشتہ انسانی صورت میں آپ کو ملا آپ نے اس سے بھی دریافت کیا اس نے کہا داؤد علیہ السلام بندہ تو اچھا ہے اور بالکل ہی اچھا ہوتا اگر ایک کمی بھی نہ ہوتی آپ نے فرمایا وہ کیا کمی ہے؟ اس نے کہا وہ بیت المال سے کھاتا پیتا ہے۔اگر وہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا تو یہ اس کی فضیلت پوری طرح مکمل ہو جاتی۔

آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ کوئی ایسی صنعت تعلیم فرمائے کہ آسانی سے وہ روزی حاصل کریں۔

تو اللہ تعالیٰ نے زرہ بنانا تعلیم فرمایا اور آپ کے ہاتھ میں لوہا نرم کر دیا۔

تو آپ یہی کام کرتے اور دن کے کچھ حصہ میں یا رات کی کسی ساعت میں زرہ تیار کر لیتے اور اس زرہ کی قیمت ایک ہزار درہم ہوتی اس میں سے آپ تہائی مال مصالح مسلمین میں خرچ فرماتے۔

اور حکیم ترمذی نوادر الاصول میں اور ابن ابی حاتم ابن شوزب سے راوی ہیں:

قَالَ كَانَ دَاؤُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرْتَقِعُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ دِرْعًا فَيَبِيْعُهَا بِسِتَّةِ الْآفِ دِرْهَمٍ۔ اَلْفَانِ لَهٗ وَلِاَهْلِهٖ وَاَرْبَعَةُ الْآفٍ يُطْعِمُ مِنْهَا بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ الْخُبْزَ الْحَوَارِيَّ۔ حضرت داؤد علیہ السلام ہر روز ایک زرہ تیار کرتے وہ چھ ہزار درہم کو بکتی اس میں سے دو ہزار اپنے لئے اور اہل وعیال کے لئے صرف کرتے اور چار ہزار اپنے لشکریوں خدمت گزاروں کے کھانے میں صرف فرماتے۔

مجمع البیان میں ایک روایت ہے کہ آپ نے تین سو ساٹھ زرہیں تیار کر کے تین لاکھ ساٹھ ہزار درہم میں فروخت کر دیں اور آپ بیت المال سے مستغنی ہو گئے۔

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱﴾ ۔اور عمل صالح کرو ہم تمہارے عمل دیکھ رہے ہیں۔

یہ داؤد علیہ السلام اور بنی اسرائیل سب کے لئے حکم ہے۔اس کے بعد سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ شروع فرمایا:

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ ۔اور سلیمان کے لئے مسخر کی ہوا کہ اس سے سیر صبح کی ایک ماہ کے راستہ پر تھی اور شام کی سیر ایک ماہ کے راستہ کی تھی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آلوسی لکھتے ہیں: اَیْ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ یعنی جیسے اَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ داؤد علیہ السلام کے لئے فرمایا تھا ایسے ہی فَسَخَّرْنَا لِسُلَیْمَانَ الرِّیْحَ ارشاد ہوا۔

روح المعانی میں ہے: فَكَاَنَّهٗ قِیْلَ مَا ذَكَرْنَا لِدَاوٗدَ وَ سُلَیْمَانَ الرِّیْحَ فَاِنَّهَا كَانَتْ لَهٗ كَالْمَمْلُوْكِ الْمُخْتَصِّ بِالْمَالِكِ یَاْمُرُهَا بِمَا یُرِیْدُ وَیَسِیْرُ عَلَیْهَا حَیْثُمَا شَآءَ۔ گویا ارشاد ہے کہ جیسے ہم نے داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑ طیر مسخر کئے اور لوہا نرم فرمایا ایسے ہی سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا مسخر کی جو آپ کی مملوک خاص تھی آپ اسے جو حکم فرماتے وہ اس کی تعمیل کرتی جہاں چاہتے تھے اس کے ذریعہ تشریف لے جاتے۔

گویا جیسے ایروپلین پٹرول اور گیس کے ذریعہ اڑتا ہے بلا تشبیہ ایسے ہی سلیمانی سواری بلا پٹرول اور مشین اور گیس کے اتنی تیز روانہ ہوتی کہ صبح کی سیر میں ایک ماہ کی مسافت قطع فرماتے اور شام کی سیر میں بھی ایک ماہ کی مسافت قطع کرتے۔

چنانچہ احمد زہد میں حسن سے راوی ہیں:

اِنَّهٗ قَالَ فِی الْاٰیَةِ كَانَ سُلَیْمَانُ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَغْدُوْ مِنْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فَیَقِیْلُ بِاِصْطَخْرَ ثُمَّ یَرُوْحُ مِنْ اِصْطَخْرَ فَیَقِیْلُ بِقَلْعَةِ خُرَاسَانَ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام بیت المقدس سے صبح کی سیر کو نکلتے تو اصطخر میں دوپہر کو آرام فرماتے اور اصطخر سے صبح چلتے تو قلعہ خراسان میں آکر قیلولہ فرماتے۔

اس ہوا کی تعریف میں بعض پرانے اشعار جنہیں وہب بن منبہ نے بحر میں نقل کیا۔ وہب فرماتے ہیں: وَجَدْتُ اَبْیَاتًا مَنْقُوْرَةً فِیْ صَخْرَةٍ بِاَرْضِ كَسْكَرَ لِبَعْضِ اَصْحَابِ سُلَیْمَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَهِیَ۔ میں نے چند بیت ایک پتھر پر کندہ پائے ارض کسکر میں جو بعض اصحاب سلیمان علیہ السلام کے تھے اور وہ یہ ہیں:

وَ نَحْنُ وَلَا حَوْلَ سِوٰی حَوْلَ رَبِّنَا ۔۔۔ نَرُوْحُ مِنَ الْاَوْطَانِ مِنْ اَرْضِ تَدْمُرِ
اِذَا نَحْنُ رُحْنَا كَانَ رَیْثُ رَوَاحِنَا ۔۔۔ مَسِیْرَةُ شَهْرٍ وَالْغُدُوُّ لِاٰخَرِ
اُنَاسٌ شَرَوْا لِلّٰهِ طَوْعًا نُفُوْسَهُمْ ۔۔۔ بِنَصْرِ ابْنِ دَاوٗدَ النَّبِیِّ الْمُطَهَّرِ
لَهُمْ فِیْ مَعَالِی الدِّیْنِ فَضْلٌ وَرِفْعَةٌ ۔۔۔ وَاِنْ نُسِبُوْا یَوْمًا فَمِنْ خَیْرِ مَعْشَرِ
مَتٰی نَرْكَبِ الرِّیْحَ الْمُطِیْعَةَ اَسْرَعَتْ ۔۔۔ مُبَادَرَةً عَنْ شَهْرِهَا لَمْ تُقَصِّرِ
تُظِلُّهُمْ طَیْرٌ صُفُوْفٌ عَلَیْهِمْ ۔۔۔ مَتٰی رَفْرَفَتْ مِنْ فَوْقِهِمْ لَمْ تُنَفَّرُوْا

(۱) اور ہم بغیر پناہ کے سوا اپنے رب کی پناہ کے چلتے ہیں اپنے وطن وزمین تدمر سے۔

(۲) جب ہم چلتے ہیں تو چلنے کی ہماری مدت ایک ماہ کے بعد مسافت پر صبح کی ہوتی۔ (ریث مدۃ سفر)

(۳) لوگ خوشی سے اپنی جانیں اللہ کے سپرد کر کے ابن داؤد سلیمان نبی کی مدد سے چلتے تھے۔

(۴) ان کی زندگی دین کی بلندیوں کے ساتھ تھی اور اگر دنوں کی طرف منسوب کریں تو وہ بلحاظ زمانہ بہترین جماعت تھی۔

(۵) جب ہم مطیع ہوا پر سوار ہوں تو اس کی سرعت سیر ایک ماہ سے کم نہیں ہوتی۔

(۶) پرند صف بستہ اس پر سایہ کئے ہوئے ہیں جب وہ اترتی ہے بلندی سے تو ناگوار نہیں گزرتا۔

اور حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ کا مستقر یعنی ایروڈرام تدمر تھا اور وہاں جنوں نے میدان میں اونچے

www.wasemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

او نچے ستون رخام ابیض اور اشقر کے قائم کئے تھے۔

اور تدمر یہ عوام میں مشہور ہے اور علامہ ثعلبی نے اپنی تفسیر میں یہی نام ایک رباعی کے ساتھ ظاہر فرمایا وہ رباعی یہ ہے:

اَلَا سُلَیْمَانُ اِذْ قَالَ الْاِلٰهُ لَهٗ قُمْ فِی الْبَرِیَّةِ فَاصْدُدْهَا عَنِ الْفَنَدِ

وَ جَیْشُ الْجِنِّ اِنِّیْ قَدْ اَذِنْتُ لَهُمْ یَبْنُوْنَ تَدْمَرَ بِالصَّفَاحِ وَالْعَمَدِ

قاموس میں تدمر بروزن تنصر ہے اور تنصر بنت حسان ابن اذینہ ہے اور اسی کے نام کے ساتھ اس شہر کا نام رکھا گیا۔

وَاَسَلْنَا لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ ؕ۔ اور جاری کیا ہم نے اس کے لئے چشمہ تانبے کا۔

قطر پر روح المعانی میں ہے: اَیِ النُّحَاسُ الذَّائِبُ۔ قطر سے مراد پگھلا ہوا تانبا ہے یہ قَطَرَ یَقْطُرُ قِطْرًا وَ قِطْرَانًا بِسُكُوْنِ الطَّآءِ ہے۔

وَ قِیْلَ اَلْفِلِزَّاتُ النُّحَاسِ وَالْحَدِیْدِ وَ غَیْرِهِمَا۔ ایک قول ہے اس سے مراد تانبا لوہے کی دھاتیں ہیں۔

وَ اُرِیْدَ بِعَیْنِ الْقِطْرِ مَعْدَنُ النُّحَاسِ۔ بعض نے کہا عین القطر تانبا کی کان ہے۔

مگر وَاَسَلْنَا لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ سے مراد بہانا ہے پگھلا کر جیسے وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ فرمایا گیا۔ فَنَبَعَ كَمَا یَنْبُعُ الْمَآءُ مِنَ الْعَیْنِ فَلِذَالِكَ سُمِّیَ عَیْنُ الْقِطْرِ۔ وہ ابلتا تھا جیسے پانی چشمہ سے ابلتا ہے اسی لئے اسے عین القطر یعنی تانبا کا چشمہ فرمایا۔

روح المعانی میں ہے: وَ مَعْنٰی اَسَلْنَا اَذَبْنَا۔ اسلنا کے معنی پگھلانا ہی ہیں۔

فَالْمَعْنٰی اَذَبْنَا لَهُ النُّحَاسَ عَلٰی نَحْوِ مَا كَانَ الْحَدِیْدُ یَلِیْنُ لِدَاؤدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَكَانَتِ الْاَعْمَالُ تُتَاتّٰی مِنْهُ بَارِدٌ دُوْنَ نَارٍ وَلَمْ یُلَیَّنْ وَلَا ذَابَ لِاَحَدٍ قَبْلَهٗ۔ تو معنی یہ ہوئے کہ اَسَلْنَا یَعْنِیْ اَذَبْنَا النُّحَاسَ جاری کیا ہم نے یعنی پگھلا دیا ہم نے تانبا اس طرح جیسے لوہا یدداود علیہ السلام میں نرم کردیا تھا تو اس سے کام ہوتا رہا وہ ٹھنڈا بغیر آگ کے ہی کام میں آتا اسے نہ نرم کیا جاتا نہ پگھلایا جاتا۔

آخر میں لکھتے ہیں: وَالظَّاهِرُ الْمُؤَیَّدُ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَعَلَهٗ فِیْ مَعْدَنِهٖ عَیْنًا تَسِیْلُ كَعُیُوْنِ الْمَاءِ۔ بیان کا قرینہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تانبا کا چشمہ اس کی کان سے ایسے ہی جاری فرمادیا تھا جیسے پانی کا چشمہ جاری ہوتا ہے۔

ابن منذر حضرت عکرمہ سے راوی ہیں: اِنَّهٗ قَالَ فِی الْاٰیَةِ اَسَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهُ الْقِطْرَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ یَسِیْلُ كَمَا یَسِیْلُ الْمَاءُ۔ اللہ تعالیٰ نے تین دن یہ چشمہ تانبا کا ایسے جاری کیا جیسے پانی کا چشمہ بہتا ہے۔

وَ قِیْلَ اِلٰی اَیْنَ قَالَ لَا اَدْرِیْ۔ اور پوچھا گیا کہ یہ چشمہ کہاں تک جاری تھا تو جواب دیا معلوم نہیں۔

اور ابن عباس اور سدی اور مجاہد فرماتے ہیں: قَالُوْا اُجْرِیَتْ لَهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ بِلَیَالِیْهِنَّ وَ كَانَتْ بِاَرْضِ الْیَمَنِ۔ یہ چشمہ سلیمان علیہ السلام کیلئے تین رات دن جاری کیا گیا اور یہ یمن میں تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ارض صنعاء میں یہ چشمہ تھا۔

اور یہ قول بھی ہے کہ كَانَ یَسِیْلُ فِی الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ۔ ہر مہینا میں تین دن یہ چشمہ چلتا تھا۔

وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَ مَنْ یَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۱۲﴾

اور جنوں میں سے وہ بھی تھے جو بحکم الٰہی آپ کے سامنے کام کرتے اور جو کج رو تھے اور حکم الٰہی سے سرتابی کرتے تھے انہیں ہم بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے۔

یَزِغْ کے معنی پر ایک قول یہ ہے کہ وَ مَنْ یَّعْدِلْ مِنْهُمْ عَمَّآ اَمَرْنَاهُ بِهٖ مِنْ طَاعَةِ سُلَیْمَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔ اور جو ان میں سے نافرمانی کرتا اس حکم کی جو اسے دیا جاتا اطاعت سلیمان علیہ السلام پر۔

دوسرا قول یہ ہے: وَ مَنْ یَّمِلْ وَیَصْرِفْ نَفْسَهٗ۔ جو منہ پھیرتا اور من مانی کرتا تو ہم اسے عذاب نار کا ذائقہ آخرت میں چکھائیں گے۔

بعض نے کہا: اَلْمُرَادُ تَعْذِیْبُهٗ فِی الدُّنْیَا۔ اس سے مراد دنیا میں ہی عذاب دینا ہے۔

سدی راوی ہیں: اِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ مَعَهٗ مَلَكٌ بِیَدِهٖ سَوْطٌ مِّنْ نَّارٍ کُلَّ مَا اسْتَعْطٰی عَلَیْهِ جِنِّیٌّ ضَرَبَهٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَرَاهُ الْجِنُّ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ آگ کا کوڑا لئے ہوتا جب کوئی جن قصور کرتا وہ اسے ایسے مارتا کہ جن مارنے والے کو نہ دیکھ سکتا۔

ایک قول ہے کہ جو جن حکم کے خلاف کرتا جلا دیا جاتا۔

اور یہ عقلاً مستبعد نہیں اس لئے کہ جن آگ کی مخلوق ہے تو عنصر نار سے انہیں سزا دینا قرین عقل ہے۔

یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ ؕ

بناتے وہ جو چاہتے بلند محرابیں اور تصویریں اور لگن حوض جیسے اور لنگر دار دیگیں۔

مَّحَارِیْبَ۔ محراب کی جمع ہے وہ بقول عطیہ قصر کے معنی میں مستعمل ہے۔ وَیُطْلَقُ عَلَی الْمَكَانِ الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ یَقِفُ بِحِذَائِهِ الْاِمَامُ۔ اور اس کا اطلاق اس حصہ معروف پر ہوتا ہے جہاں امام کھڑا ہوتا ہے۔ وَ هُوَ مَا اُحْدِثَ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَمْ یَكُنْ فِی الصَّدْرِ۔ اور وہ عموماً مساجد میں بنائی جاتی ہے اور یہ طریقہ صدر اول میں نہ تھا۔

اسی بنا پر فقہا نے محراب کے اندر کھڑے ہو کر نماز گزارنا مکروہ لکھا ہے بلکہ محراب سے پیر باہر رکھ کر کھڑا ہونا چاہئے تا کہ کراہت لازم نہ آئے۔

اور ابن منذر اور قتادہ کہتے ہیں: تَفْسِیْرُهَا بِالْقُصُوْرِ وَالْمَسَاجِدِ۔ محل اور مساجد پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

وَتَمَاثِیْلَ۔ اور تصویریں۔

ضحاک کہتے ہیں: كَانَتْ صُوَرُ حَیَوَانَاتٍ۔ وہ جانوروں کی تصویریں ہوتی تھیں۔

وَ قَالَ الزَّمَخْشَرِیُّ صُوْرَةُ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْاَنْبِیَآءِ وَالصُّلَحَاءِ كَانَتْ تُعْمَلُ فِی الْمَسَاجِدِ مِنْ نُّحَاسٍ وَ صُفْرٍ وَزُجَاجٍ وَ رُخَامٍ لِیَرَاهَا النَّاسُ فَیَعْبُدُوْا نَحْوَ عِبَادَتِهِمْ وَ كَانَتْ اِتِّخَاذُ الصُّوَرِ فِیْ ذٰلِكَ الشَّرْعِ جَائِزًا۔

زمخشری اور ضحاک اور ابو العالیہ کہتے ہیں کہ وہ ملائکہ کی تصاویر اور انبیاء وصلحا کی تصویریں ہوتی تھیں اور یہ مسجد میں بناتے تھے تانبا پیتل اور شیشہ اور سنگ رخام سے تا کہ لوگ انہیں دیکھیں اور ان کی پوجا کی طرح پوجیں اور یہ تصاویر بنانا اس شرع میں جائز تھی۔

چنانچہ حکیم ترمذی نوادر الاصول میں ابن عباس سے راوی ہیں: قَالَ فِی الْاٰیَةِ اِتَّخَذَ سُلَیْمَانُ عَلَیْهِ السَّلَامُ تَمَاثِیْلَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مِنْ نُّحَاسٍ فَقَالَ يَا رَبِّ انْفُخْ فِيْهَا الرُّوْحَ فَإِنَّهَا أَقْوٰى عَلَى الْخِدْمَةِ فَيَنْفُخُ اللهُ تَعَالٰى فِيْهَا الرُّوْحَ فَكَانَتْ تَخْدِمُهٗ وَاسْفَنْدْيَار مِنْ بَقَايَاهُمْ۔

سلیمان علیہ السلام نے تانبا کی صورتیں بنا کر دعا کی الٰہی ان میں نفخ روح فرما دے کہ یہ خدمت میں زیادہ قوی ہوگی تو اللہ تعالیٰ نے نفخ روح فرما دیا تو وہ خدمت کرتی تھیں اس کے بقایا میں اسفندیار بھی ہے۔ اس کے بعد آلوسی فرماتے ہیں:

هٰذَا مِنَ الْعَجَبِ الْعُجَابِ وَلَا يَنْبَغِيْ اِعْتِقَادُ صِحَّتِهٖ۔ یہ اسفندیار کہ اسی کے بقایا سے ہے یہ عجیب ترین چیز ہے اس پر اعتقاد صحت روایت نازیبا ہے۔

وَاَمَّا مَا رُوِيَ مِنْ اَنَّهُمْ عَمِلُوا لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَسَدَيْنِ فِيْ اَسْفَلِ كُرْسِيِّهٖ وَ نَسْرَيْنِ فَوْقَهٗ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّصْعَدَ بَسَطَ الْاَسَدَانِ لَهٗ ذِرَاعَيْهِمَا وَاِذَا قَعَدَ اَظَلَّهُ النَّسْرَانِ بِاَجْنِحَتِهِمَا فَاَمْرٌ غَيْرُ مُسْتَبْعَدٍ فَاِنَّ ذٰلِكَ يَكُوْنُ بِالْاٰلَاتِ تَتَحَرَّكُ عِنْدَ الصُّعُوْدِ وَعِنْدَ الْقُعُوْدِ فَتَتَحَرَّكُ الذِّرَاعَيْنِ وَ الْاَجْنِحَةِ وَقَدْ اِنْتَهَتْ صَنَائِعُ الْبَشَرِ اِلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ فِي الْغَرَابَةِ۔

اور یہ جو روایت ہے کہ آپ کی کرسی کے نیچے جنوں نے دو شیر بنائے تھے اور وہ دو عقاب جسے باز کہتے ہیں کرسی کے اوپر بنائے تھے۔

تو جب آپ بلندی کی طرف چڑھنے کا ارادہ فرماتے تو وہ شیر اپنے بازو پھیلا دیتے اور جب آپ اتر کر بیٹھنا چاہتے تو عقاب آپ پر سایہ کرتے اپنے بازوؤں سے۔

یہ روایت ایسی ہے جو عقلاً مستبعد نہیں اس لئے کہ ایسے آلات ہو سکتے ہیں جو صعود و ہبوط میں حرکت کریں اور دور موجوہ میں دور انسانی کی ایجادات اس حد کو پہنچ چکی ہیں۔

ایروپلین جب اترتا ہے تو اس کے جوف سے بڑے بڑے پٹھے باہر نکل آتے ہیں اور اڑنا چاہتا ہے تو وہ پٹھے خود بخود اس کے جوف میں داخل ہو جاتے ہیں۔

پھر وہ تین تین سو آدمیوں کو معہ سامان لے کر پندرہ ہزار فٹ بلندی پر پرواز کرتا ہے اور دس دن کی راہ چار گھنٹا میں قطع کر لیتا ہے۔

لاہور سے ڈھاکہ جانے کے لئے ہم رات کے ۱۲ بجے سوار ہوئے اور ساڑھے تین بجے ڈھاکہ کے ایروڈرام میں جا اترے یہ راستہ اہل جہاز کے ذریعہ تقریباً دس دن کا ہے۔

پھر فلاسفہ نے طلسمات کے ذریعے بڑے بڑے حیرت ناک مظاہرے کئے۔ آلوسی فرماتے ہیں:

وَعَلَى الْبَابِ الشَّهِيْرَةِ بِبَابِ الطِّلَسْمِ مِنْ اَبْوَابِ بَغْدَادَ تِمْثَالُ حَيَّةٍ يَّزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ لَمَنَعَ الْحَيَّاتِ عَنِ الْاِيْذَآءِ دَاخِلَ بَغْدَادَ وَنَحْنُ قَدْ شَاهَدْنَا مِرَارًا اُنَاسًا لَسَعَتْهُمُ الْحَيَّاتُ فَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ يَتَاَذَّ وَ مِنْهُمْ مَّنْ تَاَذّٰى يَسِيْرًا وَّ لَمْ نُشَاهِدْ مَوْتَ اَحَدٍ مِّنْ ذٰلِكَ۔

باب الطلسم کے نام سے ایک دروازہ منجملہ اور دروازوں کے بغداد شریف میں ہے اس پر ایک سانپ کی تصویر ہے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ وہ وہاں کے سانپوں کو بغداد کے اندر ایذا رسانی سے مانع ہے اور آلوسی کہتے ہیں کہ میں نے بار ہا مشاہدہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کیا کہ لوگوں کو جب سانپ ڈستا تو ان میں سے بہت ایسے ہیں جن پر کوئی اثر نہیں ہوتا اور بعض کو اگر اثر ہوا بھی تو معمولی سا ہوتا ہے اور میں نے سانپ سے کسی کو وہاں مرتے نہ دیکھا۔

اس کے بعد کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ بغداد کے اندر ایسی قسم کے سانپ ہوں جن میں زہر کم ہوتا ہو۔

اور میں کہتا ہوں۔

کہ یہ اثر کرامت شاہ بغداد کا ہوسکتا ہے کہ آپ کی برکت سے وہاں کا سانپ ڈستا ہی نہ ہو۔ اور اگر ڈس بھی لیتا ہو تو وہ زہر کی پوٹلی جو اس کے گلے میں ہوتی ہے اس سے زہر نہ ڈال سکتا ہو اور اثر نہ طلسمیات ہے نہ ان کے ضعف زہر کا۔ بلکہ حضور غوث الثقلین شاہ بغداد کا تصرف ہے جسے کرامت کہا جاسکتا ہے۔ اس لئے کہ کرامت اولیا حق ہے اور وہاں سلیمانی معجزہ سے وہ تماثیل یہ کام کرتی ہوں۔ بہر حال تصرفات انبیاء و اولیا بھی مسلم ہیں اور ایجادات اہل مادہ بھی اپنے وجود میں موثر ہیں۔

یہ کام حسن عقیدہ اور مادہ پرستی کی لعنت کے مابین ہے۔

اور ایک قول ہے کہ کَانَتْ تَمَاثِیْلُ صُوْرَةِ شَجَرٍ اَوْ حَیَوَانَاتٍ مَحْذُوْفَةِ الرَّءُوسِ مِمَّا جُوِّزَ فِیْ شَرْعِنَا۔ وہ تصویریں درختوں اور مقطوع الراس حیوانوں کی بناتے تھے اور ایسی تصویریں بنانا ہماری شریعت میں بھی جائز ہے۔

اور اس میں ہماری شریعت مطہرہ میں کوئی فرق نہیں عام اس لئے کہ تصویر سایہ دار ہو یا بلا سایہ جیسے کاغذ پر یا دیوار پر نقش کی جاتی ہے دونوں حرام ہیں حیث قال روح المعانی۔

وَلَا فَرْقَ عِنْدَنَا بَیْنَ اَنْ تَکُوْنَ الصُّوْرَةُ ذَاتَ ظِلٍّ وَاَنْ لَّا تَکُوْنَ کَذٰلِكَ کَصُوْرَةِ الْفَرَسِ الْمَنْقُوْشَةِ عَلٰی کَاغَذٍ اَوْ جِدَارٍ مَّثَلًا۔

اور اس حرمت کی علت اور مجوزین تصاویر کی حیثیت آگے فرماتے ہیں:

وَحَکٰی کَلْبِیٌّ فِی الْهِدَایَةِ اَنَّ قَوْمًا اَجَازُوا التَّصْوِیْرَ۔

وَحَکَاهُ النَّحَّاسُ اَیْضًا وَ کَذَا ابْنُ الْفَرَسِ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ وَاَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ وَرَدَ فِیْ شَرْعِنَا مِنْ شَدِیْدِ الْوَعِیْدِ عَلَی الْمُصَوِّرِیْنَ (کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُصَوِّرِیْنَ اَشَدُّ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ وَسِوٰی ذٰلِكَ اَحَادِیْثُ شَتّٰی) فَلَا یُلْتَفَتُ اِلٰی هٰذَا الْقَوْلِ وَلَا یَصِحُّ الْاِحْتِجَاجُ بِالْاٰیَةِ۔

وَکَاَنَّهٗ حُرِمَتِ التَّمَاثِیْلُ لِاَنَّهٗ بِمُرُوْرِ الزَّمَانِ اتَّخَذَهَا الْجَهَلَةُ مِمَّا یُعْبَدُ وَظَنُّوْا وَضْعَهَا فِی الْمَعَابِدِ لِذٰلِكَ فَشَاعَتْ عِبَادَةُ الْاَصْنَامِ اَوْ سَدَّ الْبَابِ التَّشْبِیْهِ بِمُتَّخِذِی الْاَصْنَامِ بِالْکُلِّیَّةِ۔

کلبی ہدایہ سے حاکی ہیں کہ ایک جماعت مجوز تصویر ہے۔

اور نحاس بھی یہی کہتے ہیں اور ایسا ہی ابن الفرس نے کہا اور ان کا احتجاج اس آیت سے ہے۔ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ ہماری شریعت میں اس کی حرمت پر وعید شدید ہے۔

جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مصورین قیامت کے روز سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے اس کے سوا اور بھی احادیث موجود ہیں۔

تو ہمیں چاہئے کہ ہم ایسے اقوال کی طرف التفات نہ کریں اور آیت کریمہ سے اس کے جواز پر احتجاج بھی صحیح نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQMIL ISLAMIA ACADEMY

اور یہ حرمت جو شریعت مطہرہ میں ہے اس کی وجہ وجیہ صحیح ہے۔ اس لئے کہ مرور ایام کے بعد جاہل لوگ اسے پوجنے لگتے ہیں اور عبادت گاہوں میں اسے بغرض عبادت رکھتے ہیں پھر بت پرستی شائع وضائع ہو جاتی ہے۔

یا اس کی حرمت کی وجہ سد باب تشبیہ متخذی الاصنام ہے۔

اَقُوْلُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ

موجودہ دور میں قائد اعظم محمد علی جناح کی تصویر کو میں نے خود سلام کرتے اور ہار پھول چڑھاتے دیکھا حالانکہ مرحوم جناح کے وہم میں بھی یہ بات نہ تھی حتیٰ کہ ان کا مجسمہ بنانا بھی تجویز ہوا ہے جس پر مرکزی جمعیت نے مخالف آواز اٹھائی اور وہ ارادہ ملتوی ہوا۔

بہت سے مرید اپنے پیروں کی تصاویر کو مرقعہ شریف کہتے اور صبح اٹھتے ہی اس کی زیارت کرنا ہی عبادت سمجھتے ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

**وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ** اور لگن مثل حوض کے۔

جِفَان۔ جفن کی جمع ہے وَهِيَ مَا يُوْضَعُ فِيْهِ الطَّعَامُ مُطْلَقًا۔ جفنہ اس برتن کو کہتے ہیں جس میں کھانا نکالا جائے اردو میں اسی کو لگن کہتے ہیں۔

وَ قَالَ بَعْضُ اللُّغَوِيِّيْنَ اَلْجَفْنَةُ اَعْظَمُ الْقِصَاعِ وَيَلِيْهَا الْقَصْعَةُ وَهِيَ مَا تُشْبِعُ الْعَشَرَةَ وَيَلِيْهَا الصَّحْفَةُ وَهِيَ مَا تُشْبِعُ الْخَمْسَةَ وَيَلِيْهَا الْمِيْكَلَةُ وَهِيَ مَا تُشْبِعُ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَيَلِيْهَا الصَّحِيْفَةُ وَهِيَ مَا تُشْبِعُ الْوَاحِدَ۔

اور بعض نے کہا ارباب لغت سے جفنہ بڑی رکابی ہے اس کے عرض وطول کی یہ شان ہے کہ اس پر دس آدمی بیٹھ کر کھا سکیں جیسے سینی۔ اس سے ادنیٰ وہ ہے جس پر پانچ بیٹھ سکیں اس سے ادنیٰ متکلہ ہے جس پر دو آدمی کھا سکیں یا تین اور اس سے ادنیٰ صحیفہ ہے جس پر ایک کھا سکے جسے پلیٹ یا رکابی بولتے ہیں۔

لیکن یہ جفان وہ تھے جن کی تشبیہ کالجواب ہے۔ اور جواب جمع ہے جابیہ کی جو جبایہ سے ہے یہ حوض جیسے تھے چنانچہ اس کی وسعت پر فرماتے ہیں: وَذُكِرَ فِيْ سَعَةِ جِفَانِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهَا كَانَ عَلَى الْوَاحِدَةِ مِنْهَا اَلْفُ رَجُلٍ۔

جفان سلیمانی کی وسعت پر مروی ہے کہ وہ اتنا لمبا چوڑا ہوتا تھا کہ ایک ایک لگن پر ہزار ہزار بیٹھ کر کھاتے تھے۔

**وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ** ۔ اور دیگیں لنگر دار

قدور جمع قدر کی ہے اور قِدر هُوَ مَا يُطْبَخُ فِيْهِ مِنْ فَخَارٍ اَوْ غَيْرِهَا وَهُوَ عَلٰى شُكْلٍ مَّخْصُوْصٍ قدر وہ ہے جس پر فخریہ طور پر پکاتے ہیں اور وہ مخصوص طرز پر بنتی ہیں۔

رّٰسِيٰتٍ ۔ ثَابِتَاتٍ عَلَى الْاَثَافِيْ لَا تُنْزَلُ عَنْهَا لِعَظْمَتِهَا قَالَهُ قَتَادَةُ۔ بقول قتادہ راسیات کے معنی ہیں قائم رہنے والی اپنے چولہوں پر۔

اَثَافِي۔ چولہے کو کہتے ہیں اتنی بلند دیگیں اپنے عریض وطویل ہونے کی وجہ سے اس سے انسان چڑھ کر نہ اتر سکے جیسی غریب نواز کے آستانہ پر اجمیر شریف میں دیگیں ہیں۔

ایک قول ہے: كَانَتْ عَظِيْمَةً كَالْجِبَالِ۔ وہ پہاڑ کی طرح بھاری اور بڑی ہوتی تھیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَ قُدِّمَتِ الْجِفَانُ عَلَى الْقُدُوْرِ مَعَ اَنَّ الْقُدُوْرَ اٰلَةُ الطَّبْخِ وَالْجِفَانُ اٰلَةُ الْاَكْلِ وَالطَّبْخُ قَبْلَ الْاَكْلِ۔ یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ جفان کو قدر پر مقدم کیوں کیا حالانکہ قدر پکانے کا آلہ ہے اور جفان کھانا کھانے کا آلہ ہے اور کھانے سے پہلے طبخ ہوتا ہے۔

اس کا جواب روح المعانی میں یہ دیا کہ

لَمَّا بَيَّنَ الْجِفَانَ اِشْتَاقَ اِلٰى حَالِ الْقُدُوْرِ فَذُكِرَ لِلْمُنَاسَبَةِ۔ جب لگنوں کی کیفیت بیان کی گئی تو دیگوں کی کیفیت معلوم کرنے کا اشتیاق پیدا ہوا کہ جن لگنوں میں وہ کھانا اتارا گیا اس کی دیگیں کیسی ہوں گی تو مناسبت بیان سے قدور کو مؤخر کیا گیا۔

اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ⑬

عمل کرواے داؤد علیہ السلام والو! اور میرے بندوں میں شکر گزار کم ہیں۔

اس میں اس امر کا اظہار ہے کہ عمل بندہ کا حق ہے تاکہ وہ شکر کے لئے ہو نہ کہ امید و خوف کے لئے

احمد زہد میں اور ابن منذر اور بیہقی شعب الایمان میں منیرہ بن عتبہ سے راوی ہیں۔

قَالَ قَالَ دَاوٗدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ هَلْ بَاتَ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِكَ اَطْوَلُ ذِكْرًا مِّنِّيْ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ الضِّفْدَعُ وَاَنْزَلَ سُبْحٰنَهٗ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا فَقَالَ دَاوٗدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ اُطِيْقُ شُكْرَكَ وَاَنْتَ الَّذِيْ تُنْعِمُ عَلَيَّ ثُمَّ تَرْزُقُنِيْ عَلَى النِّعْمَةِ الشُّكْرُ فَالنِّعْمَةُ مِنْكَ وَالشُّكْرُ مِنْكَ فَكَيْفَ اُطِيْقُ شُكْرَكَ فَقَالَ جَلَّ وَعَلَا يَا دَاوٗدُ الْاٰنَ عَرَفْتَنِيْ حَقَّ مَعْرِفَتِيْ۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی الٰہی! کیا کوئی تیری مخلوق میں مجھ سے زیادہ ذکر کرنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ نے مینڈک کے متعلق وحی فرمائی اور حکم فرمایا اے داؤد! والو شکر کرتے ہوئے عمل کرو تو داؤد علیہ السلام نے عرض کی الٰہی! شکر میں کیسے مقابلہ کرسکتا ہوں تو وہ منعم حقیقی ہے کہ مجھ پر انعام بھی فرماتا ہے اور رزق بھی دیتا ہے اور حقیقتاً شکر بھی تیری عطا و توفیق سے ہے اور نعمت بھی تیری طرف سے ہے تو میں ان نعمتوں سے شکر میں کیسے مقابلہ کروں؟

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے داؤد! اب تو نے مجھے پہچانا جو پہچاننے کا حق ہے۔

وَ قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ⑬ ۔ اور میرے بندوں میں کم شکر گزار ہیں۔

شکر گزار وہ ہے کہ يَشْكُرُ عَلٰى اَحْوَالِهٖ كُلِّهَا۔ شکر گزار تو وہ ہے جو ہر حال میں شکر کرے۔

کشاف میں ہے: شکر گزار وہ ہے کہ ادائے شکر میں متوفر ہو اور اس کا دل، زبان، اعضا سب اعترافاً اور اعتقاداً شکر کریں۔

سدی کہتے ہیں: هُوَ مَنْ يَّشْكُرُ عَلَى الشُّكْرِ شُكْرًا۔ شکر گزار وہ ہے کہ اس کا شکر کرے کہ اس نے توفیق شکر بخشی ہے۔ اشعار ذیل سے شکر کی تعریف واضح ہوتی ہے۔

اِذَا كَانَ شُكْرِيْ نِعْمَةَ اللّٰهِ نِعْمَةٌ عَلَيَّ لَهٗ فِيْ مِثْلِهَا يَجِبُ الشُّكْرُ
فَكَيْفَ بُلُوْغُ الشُّكْرِ اِلَّا بِفَضْلِهٖ وَاِنْ طَالَتِ الْاَيَّامُ وَاتَّسَعَ الْعُمْرُ

اِذَا مَسَّ بِالنَّعْمَآءِ عَمَّ سُرُوْرُهَا　وَاِنْ مَسَّ بِالضَّرَّآءِ اَعْقَبَهَا الْاَجْرُ

ترجمہ

میرا شکر جب اللہ کی نعمت پر ہو تو وہ بھی نعمت ہے اس شکر پر اس کے مثل شکر واجب ہے۔

تو کیسے پہنچ سکتا ہے شکر تک مگر اس کے فضل سے اگر چہ دن طویل ہو جائیں اور عمر وسیع۔

جب نعمتیں پہنچتی ہیں ان کا سرور عام ہوتا ہے اور اگر تکلیفیں آتی ہیں تو اس کے بعد اجر ہے۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ

جب ہم نے نافذ کیا اس پر حکم موت کا نہ مطلع کیا ان کی موت پر مگر زمین کے کیڑے دیمک نے کہ کھالیا اس نے سلیمان کا عصا۔

قَضَيْنَا کے معنی اَوْقَعْنَا عَلٰى سُلَيْمَانَ الْمَوْتَ۔ یعنی سلیمان علیہ السلام پر موت کا حکم نافذ کیا تو جن اس سے واقف نہ ہوئے اور برابر کام کرتے رہے۔

اور دَآبَّةُ الْاَرْضِ۔ ہر زمین پر چلنے والے کو بولتے ہیں لیکن آلوسی روح المعانی میں لکھتے ہیں: وَالْمُرَادُ بِدَابَّةِ الْاَرْضِ الْاَرَضَةُ بِفَتَحَاتٍ وَهِيَ دُوَيْبَةٌ تَاْكُلُ الْخَشَبَ وَتُسَمّٰى سُرْفَةٌ بِضَمِّ السِّيْنِ وَاِسْكَانِ الرَّآءِ وَبِالْفَآءِ۔ یہاں دابۃ الارض سے مراد ارضہ ہے وہ ایک چھوٹا سا کیڑا ہے جو لکڑی کو اندر ہی اندر کھاتا ہے اسے سرفہ کہتے ہیں۔

وَفِيْ حَيَاةِ الْحَيَوَانِ عَنِ ابْنِ السِّكِّيْتِ اَنَّهَا دُوَيْبَةٌ سَوْدَاءُ الرَّأْسِ وَ سَائِرُهَا اَحْمَرُ تَتَّخِذُ لِنَفْسِهَا بَيْتًا مُرَبَّعًا مِنْ دِقَاقِ الْعِيْدَانِ تَضُمُّ بَعْضَهَا اِلٰى بَعْضٍ بِلُعَابِهَا ثُمَّ تَدْخُلُ فِيْهِ وَتَمُوْتُ۔

حیوۃ الحیوان میں ابن سکیت سے ہے کہ وہ ایک چھوٹا سا کیڑا ہے جس کا سر سیاہ اور باقی سرخ رنگ ہوتا ہے وہ اپنے لئے مربع گھر کھجور کے درخت میں اس کے بورے سے بناتا ہے۔ عیدان کھجور کے تنا کو کہتے ہیں پھر وہ اس کا منہ بند کرتا ہوا اندر چلا جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔

اور دیمک کا نام بحر میں سوستہ الخشب لکھا ہے۔

مِنْسَاَتَهٗ ۚ۔ پر لکھتے ہیں: وَالْمِنْسَاةُ الْعَصَا۔ منساتہ عصا۔ لکڑی۔ سوٹی کو کہتے ہیں۔

تو اس جانور نے جب آپ کا عصا نیچے سے کھالیا جس کے سہارے آپ قیام فرماتے تھے تو آپ زمین پر آئے یعنی گر پڑے۔

فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾

تو جب ظاہر ہوا جنوں نے کہا کہ اگر ہم غیب جانتے اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔

چونکہ جنوں کو اس امر کا زعم تھا کہ ہم غیب جانتے ہیں اگر وہ جانتے ہوتے تو ایک سال تک مصیبت میں مبتلا نہ رہتے۔

واقعہ یہ ہے کہ

اِنَّهٗ كَانَ مِنْ عَادَةِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يَّعْتَكِفَ فِيْ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ الْمُدَدَ الطِّوَالَ فَلَمَّا دَنَا اَجَلُهٗ لَمْ يُصْبِحْ اِلَّا رَاٰى فِيْ مِحْرَابِهٖ شَجَرَةً نَابِتَةً قَدْ اَنْطَقَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَيَسْاَلُهَا لِاَيِّ شَيْءٍ اَنْتِ فَتَقُوْلُ هٰكَذَا حَتّٰى اَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَاَى الْخُرْنُوْبَةَ فَسَاَلَهَا فَقَالَتْ نَبَتُّ لِخَرَابِ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُخْرِبَهٗ وَاَنَا حَيٌّ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَنْتِ الَّتِیْ عَلٰی وَجْهِكِ هِلَاكِیْ وَ خَرَابُ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ۔ فَنَزَعَهَا وَ غَرَسَهَا فِیْ حَائِطٍ لَّهٗ وَاتَّخَذَ مِنْهَا عَصًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَعْمِ عَلَی الْجِنِّ مَوْتِیْ حَتّٰی یَعْلَمَ اَنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ كَمَا یُوْهِمُوْنَ وَ قَالَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ اِذَا اُمِرْتَ بِیْ فَاَعْلِمْنِیْ فَقَالَ اُمِرْتُ بِكَ وَ قَدْ بَقِیَ مِنْ عُمُرِكَ سَاعَةٌ فَدَعَا الْجِنَّ فَبَنَوْا عَلَیْهِ صَرْحًا مِّنْ قَوَارِیْرَ لَیْسَ لَهٗ بَابٌ فَقَامَ یُصَلِّیْ مُتَّكِئًا عَلٰی عَصَاهُ فَقُبِضَ رُوْحُهٗ وَ هُوَ مُتَّكِئٌ عَلَیْهَا وَ كَانَتِ الْجِنُّ تَجْتَمِعُ حَوْلَ مِحْرَابِهِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ فَلَمْ یَكُنْ جِنِّیٌّ یَّنْظُرُ اِلَیْهِ فِیْ صَلَاتِهٖ اِلَّا احْتَرَقَ۔

فَمَرَّ جِنِّیٌّ فَلَمْ یَسْمَعْ صَوْتَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمْ یَسْمَعْ فَنَظَرَ اِذَا سُلَیْمَانُ قَدْ خَرَّ مَیِّتًا فَفَتَحُوْا عَنْهُ فَاِذَا عَصًا قَدْ اَكَلَتْهَا الْاَرَضَةُ فَاَرَادُوْا اَنْ یَّعْرِفُوْا وَقْتَ مَوْتِهٖ فَوَضَعُوا الْاَرَضَةَ عَلَی الْعَصَا فَاَكَلَتْ مِنْهَا فِیْ یَوْمٍ وَّ لَیْلَةٍ مِقْدَارًا فَحَسَبُوْا عَلٰی ذٰلِكَ النَّحْوِ فَوَجَدُوْهُ قَدْ مَاتَ مُنْذُ سَنَةٍ وَ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَیَحْسَبُوْنَهٗ حَیًّا فَتَبَیَّنَ اَنَّهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ لَمَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ سَنَةً۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی عادت کریمہ تھی کہ مسجد میں بیت المقدس کے لمبی لمبی مدت تک اعتکاف فرمایا کرتے تھے تو جب مدت قریب آئی تو صبح آپ نے محراب میں ایک درخت قائم ہوا پایا جسے اللہ تعالیٰ نے بولنے کی طاقت عطا فرمائی تھی آپ نے اس سے دریافت کیا کس لئے تو ظاہر ہوا تو اس نے کہا میں اس لئے ظاہر ہوا ہوں۔

حتیٰ کہ ایک دن آپ نے صبح کی تو آپ نے خرنوب کو دیکھا یعنی کانٹے دار جھاڑی آپ نے اس سے پوچھا تو بولی یہ درخت مسجد کے خراب کرنے کو اگی ہے۔ تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی یہ شان نہیں کہ اسے خراب کرے اور میں یہاں زندہ ہوں۔ تو وہ درخت ہے کہ تیری صورت میں میری ہلاکت اور بیت المقدس کی خرابی نظر آتی ہے تو اسے اکھاڑ دیا اور اس کے اردگرد کے کانٹوں کو کاٹا اور اس سے آپ نے اپنا عصا بنایا اور دعا کی الٰہی! مجھ سے جنوں کو ایسا اندھا کر کہ وہ میری موت سے بے خبر رہیں اور جو انہیں یہ وہم ہے کہ وہ غیب جانتے ہیں وہ انہیں معلوم ہو جائے کہ فی الواقع یہ غیب نہیں جانتے۔

اور آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ جب تجھے میری روح قبض کرنے کا حکم ہو تو مجھے خبر کر دینا تو ملک الموت بولے حضور! مجھے حکم ہو چکا ہے اب آپ کی عمر میں ایک گھنٹا باقی ہے تو آپ نے جنوں کو بلا کر حکم دیا کہ ایک مکان شیشہ کا ایسا بنایا جائے جس میں کوئی دروازہ نہ ہو اور آپ اس عصا کے سہارے قیام میں کھڑے ہو گئے اسی حالت میں آپ کی روح قبض ہو گئی۔ آپ اسی طرح تکیہ لگائے کھڑے رہ گئے اور جن اس شیشہ کی عمارت کے چاروں طرف جمع ہوتے اور جب دیکھتے تو جل جاتے۔

آخر ایک جن وہاں سے گزرا تو اس نے سلیمان علیہ السلام کی آواز نہ سنی پھر واپس ہو گیا اور پھر آیا تو آواز نہ سنی اور دیکھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام زمین پر ہیں سب جنوں نے مل کر وہ عمارت کھولی تو دیکھا کہ وہ عصا جس کی تکیہ پر آپ قیام پزیر تھے اسے دیمک کھا چکی ہے۔

اب انہوں نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ اس عصا کو دیمک نے کب سے کھایا اس کی مدت کا حساب کرنے کو ایک دیمک اس عصا پر چھوڑی اس نے رات اور دن میں جتنا کھایا اس سے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کو انتقال فرمائے ایک سال گزر چکا ہے اور وہ آپ کو زندہ سمجھ کر ایک سال تک کام کرتے رہے ہیں۔ اس وقت ان جنوں پر ظاہر ہوا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس مشقت میں ایک سال تک نہ رہتے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ایک روایت ہے: اِنَّ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَسَّسَ بِنَاءَ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فِیْ مَوْضِعِ فُسْطَاطِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّتِمَّ فَوَصّٰی بِہٖ اِلٰی سُلَیْمَانَ فَاَمَرَ الْجِنَّ بِاِتْمَامِہٖ فَلَمَّا بَقِیَ مِنْ عُمُرِہٖ سَنَةٌ سَاَلَ اَنْ یُّعْمٰی عَلَیْھِمْ مَوْتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغُوْا مِنْہُ وَتَبْطُلُ دَعْوَاھُمْ عِلْمَ الْغَیْبِ۔

داؤد علیہ السلام نے بناء بیت المقدس اس جگہ فرمائی جہاں موسیٰ علیہ السلام کے خیمے نصب تھے۔ تو آپ کا انتقال قبل اتمام ہوا تو آپ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو وصیت کی کہ وہ اسے پورا کریں تو جب آپ کی عمر میں سے ایک سال باقی رہ گیا تو آپ نے دعا کی کہ میری موت کا علم جنوں کو نہ ہو حتیٰ کہ وہ بیت المقدس مکمل کر دیں اور ان کا دعویٰ علم غیب بھی باطل ہو جائے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبۃ اللہ مکمل فرمانے کے چالیس سال بعد بیت المقدس کی تعمیر شروع کی پھر وہ خراب ہو گیا۔ پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے دوبارہ تعمیر شروع کی اور اتمام سے قبل آپ کی وفات ہو گئی تو سلیمان علیہ السلام نے تکمیل فرمائی۔

اس کے علاوہ بہت سی روایتیں ہیں جو بخوف طوالت نقل نہیں کیں۔

مختصر یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر مبارک ۵۳ سال کی ہوئی۔

وَمَلَكَ بَعْدَ اَبِیْہِ وَعُمُرُہٗ ثَلٰثَةَ عَشَرَ سَنَةً۔ اور سریر آرائے سلطنت ۱۳ سال کی عمر میں بعد وفات حضرت داؤد علیہ السلام ہوئے۔

وَابْتَدَاَ فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ لِاَرْبَعِ سِنِیْنَ مَضَیْنَ مِنْ مُلْکِہٖ۔ اور تعمیر بیت المقدس بادشاہ ہونے کے چار سال بعد شروع کی۔

اب بعد ذکر داؤد و سلیمان علیہما السلام اور ان کے شکر اور فضل کے اسلوب بیان کے مطابق ضروری تھا کہ منکرین اور کفران نعمت کرنے والوں کا بھی ذکر ہوتا چنانچہ سبا کا تذکرہ شروع فرمایا:

لَقَدْ کَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْکَنِھِمْ اٰیَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ کُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّکُمْ وَاشْکُرُوْا لَہٗ ؕ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾

بے شک سبا والوں کو ان کے رہنے کی جگہ میں ہماری نشانی تھی۔ دو باغ دائیں بائیں کھاؤ اپنے رب کا رزق اور اس کا شکر کرو پاک بستی اور رب بخشنے والا۔

سبا اصل میں ایک آدمی کا نام ہے سبا بن یشجب تھا۔

اور بعض احادیث میں ہے: عَنْ فَرْوَةَ ابْنِ مُسَیْكٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنْ سَبَا اَرَجُلٌ ھُوَ اَمْ امْرَاَةٌ فَقَالَ ھُوَ رَجُلٌ مِّنَ الْعَرَبِ وَلَدَ عَشَرَةً تَیَامَنَ مِنْھُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ مِنْھُمْ اَرْبَعَةٌ۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ تَیَامَنُوْا فَالْاَزْدُ وَکِنْدَةُ وَمُذْحِجُ وَالْاَشْعَرِیُّوْنَ وَاَنْمَارُ وَمِنْھُمْ بُجَیْلَةُ۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ تَشَاءَمُوْا فَعَامِلَةُ وَغَسَّانُ وَلَخْمُ وَجُذَامُ۔

فروہ بن مسیک فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر آیا اور عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم سبا کے متعلق مجھے فرمائیں کہ وہ مرد تھا یا عورت؟

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا وہ عرب کے لوگوں میں سے تھا اس سے دس خاندان نکلے اس میں سے چھ ایمان لائے اور چار کافر ہوئے۔

جو ایمان لائے وہ قبیلہ ازد، کندہ، مذحج، اشعریون، انمار اور بجیلہ ہیں۔

اور وہ چار جو کافر ہوئے وہ قبیلہ عاملہ اور غسان اور لخم اور جذام ہیں۔

اور شرح قصیدہ عبدالمجید بن عبدون میں ہے جو عبدالملک بن عبد اللہ بن بورون حضرمی اللیثی سے ہے: اِنَّ سَبَا بْنِ یَشْجُبَ اَوَّلُ مُلُوْكِ الْيَمَنِ فِیْ قَوْلٍ وَاسْمُهٗ عَبْدُ شَمْسٍ وَاِنَّمَا سُمِّیَ سَبَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَبَی السَّبْیَ مِنْ وُلْدِ قَحْطَانَ وَ كَانَ مُلْكُهٗ اَرْبَعَمِائَةٍ وَّ اَرْبَعًا وَّ ثَمَانِیْنَ سَنَةً ثُمَّ سُمِّیَ بِهِ الْحَیُّ۔ سبا بن یشجب یمن کے پہلے بادشاہ ہیں اور ایک قول ہے کہ اس کا نام عبد شمس تھا اور سبا اس لئے کہا جانے لگا کہ سب سے اول جس نے وجود الٰہی کا انکار کیا وہ یہی شخص قبیلہ قحطان کی اولاد سے تھا اس کی حکومت چار سو چوراسی سال رہی پھر یہ گاؤں کے امراء کہلانے لگے۔

ان کی بستی اور مکانات کی تعریف میں ہے۔

فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰیَةٌ ۚ۔ ان کے رہنے والی جگہوں میں نشانی تھی۔

اور یہ مقام بلاد یمن میں صنعاء سے تین میل کے فاصلہ پر تھا یا تین دن کی بعد مسافت تھی اور نشانی سے مراد علامات قدرت الٰہی ہیں جس سے وجود صانع مطلق معلوم ہو۔

جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬۔ دو باغ دائیں بائیں۔

اس سے مراد یا تو یہ ہے کہ جَمَاعَتَانِ مِنَ الْبَسَاتِیْنِ جَمَاعَةٌ عَنْ یَمِیْنِ بَلَدِهِمْ وَ جَمَاعَةٌ عَنْ شِمَالِهٖ۔ آبادی کے دائیں بائیں باغات تھے۔

یا اس سے مراد بُسْتَانُ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ عَنْ یَمِیْنِ مَسْكَنِهٖ وَ شِمَالِهٖ دو باغ ہیں ہر ایک مکان کے دائیں بائیں جیسے کہ کوٹھیوں میں ہوتے ہیں۔

بہر حال وہ بستی نہایت سرسبز و شاداب تھی اور ارشاد تھا کہ اپنے رب کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور اس کا شکر کرو پاک بستی اور ستھرے رزق اور رب غفور کی نعمتیں۔

اس بستی کے لوگوں کی ہدایت و اصلاح کے لئے تیرہ نبی مبعوث ہوئے جو انہیں دعوت الی اللہ دیتے رہے اور نعماء الٰہی یاد دلاتے رہے تو انہوں نے صاف جواب دے دیئے مَا نَعْرِفُ لِلّٰهِ نِعْمَةً۔ ہم اللہ کی طرف سے کوئی نعمت نہیں مانتے۔

جیسے آج بھی طبقۂ جہلاء میں سے بعض کہہ دیتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں کیا دیا محنت کی تو ہم نے پیدا کیا یہ نہیں سمجھتے کہ یہ محنت کی قوت بھی تو منجانب اللہ ہے ورنہ اگر ہاتھ پیر شل ہو جائیں تو کمانے والا کیا کما سکتا ہے۔

اور اس قسم کے انکار کفر ہی نہیں بلکہ اعظم کفر ہیں۔

ابو حبان فرماتے ہیں: اَعْرَضُوْا مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَیْهِمْ اَنْبِیَاءُ هُمُ الثَّلَاثَةَ عَشَرَ حَیْثُ دَعَوْهُمْ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَ ذَكَّرُوْهُمْ نِعْمَتَهٗ فَكَذَّبُوْهُمْ وَ قَالُوْا مَا نَعْرِفُ لِلّٰهِ نِعْمَةً۔ تو پھر ان پر عذاب آیا چنانچہ ارشاد ہے:

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ۔ تو بھیجا ہم نے ان پر سیل عرم۔

یعنی سخت سیلاب وَ قِیْلَ اَلْعَرِمُ الْمَطَرُ الشَّدِیْدُ۔ عرم سخت بارش کو کہتے ہیں۔

وَ قِیْلَ هُوَ اِسْمٌ لِلْجُرْذِ الَّذِیْ نَقَّبَ عَلَیْهِمْ سَدَّهُمْ فَصَارَ سَبَبًا لِتَسَلُّطِ السَّیْلِ عَلَیْهِمْ وَ هُوَ الْفَارُ الْاَعْمٰی الَّذِیْ یُقَالُ لَهُ الْخُلْدُ۔ ایک قول ہے کہ عرم اس فصیل کا نام ہے جس میں سوراخ کیا اور وہ ان کے لئے سیل کا سبب ہوا اور وہ اندھے چوہے تھے جنہیں چھچھوندر کہتے تھے۔

ضحاک اور قتادہ کہتے ہیں: هُوَ اِسْمُ الْوَادِیِّ الَّذِیْ کَانَ یَاْتِی السَّیْلُ مِنْهُ وَ بُنِیَ السَّدُّ فِیْهِ۔ وہ جنگل جس میں سیلاب آتا یہ ایک میدان پہاڑوں کے بیچ میں تھا اس کے جانب فصیل بنائی تھی پانی پہاڑوں سے بند کر کے جمع ہوا اور اس سے باغات سیراب ہوں۔

اس فصیل کو چھچھوندر نے نیچے سے کھوکھلا کر دیا اور ان سوراخوں میں سے پانی جو چلا تو تمام فصیل کو بہا کر لے گیا اور باغات ویران کر دیئے۔

مفصل روایت یہ ہے کہ جب بلقیس ملک سبا کی ملکہ ہوئی تو قوم اتنی غیر متعلق تھی کہ جنگل کے پانی پر باہمی مقاتلہ کرتی تو بلقیس نے تخت چھوڑ دیا اور ایک مکان میں چلی گئی تو قوم نے یہ چاہا کہ یہ واپس آ کر تخت نشین ہو۔ بلقیس نے کہا تم بے وقوف بے عقل لوگ ہو اور میرا کہا بھی نہیں سنتے تو پھر میں تخت نشینی کس پر کروں؟

سب نے متفق ہو کر کہا کہ اب ہم تیرے حکم کی پیروی کریں گے چنانچہ ایک جنگل تھا پہاڑوں کے بیچ میں جس کا عرض و طول تین دن کی مسافت پر تھا بلقیس نے حکم دیا کہ اس وادی پر پہاڑ سے پہاڑ تک ایک فصیل بناؤ۔

چنانچہ انہوں نے بڑی چٹانوں سے پتھروں سے اس فصیل کو تیار کیا اور جو پانی بارش کا اترا وہ سب اس میں جمع ہوا اس فصیل میں بہت سی نہروں کے لئے راستے رکھے جو شہر میں پانی پہنچاتیں جو بارہ نہروں پر مشتمل تھی غرضکہ خوب شادابی ہوئی ہر طرف سبزہ ہی سبزہ تھا پھل پھول کافی ہونے لگے۔

اس فصیل کا انجینئر حمیر تھا جو یمنیوں کا ابوالقبائل بھی تھا۔

بعض کہتے ہیں: اس کا بنانے والا لقمان الاکبر ابن عاد تھا جس نے چنائی میں پتھروں کے اندر سکہ پگھلایا تھا اور لوہا ڈالا تھا اور یہ ایک فرسخ لمبی چوڑی فصیل بنی تھی۔

اور اس فصیل سے اس قدر فراوانی ہوئی کہ حَتّٰی اِنَّ الْمَرْاَةَ تَخْرُجُ وَ عَلٰی رَاْسِهَا الْمِکْتَلُ فَتَعْمَلُ بِیَدَیْهَا وَ تَسِیْرُ فَیَمْتَلِی الْمِکْتَلُ مِمَّا یَتَسَاقَطُ مِنْ اَشْجَارِ بَسَاتِیْنِهِمْ اِلٰی اَنْ اَعْرَضُوْا عَنِ الشُّکْرِ وَ کَذَّبُوا الْاَنْبِیَآءَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَسَلَّطَ اللّٰهُ عَلٰی سَدِّهِمُ الْخُلْدَ فَوَلَدَ فِیْهِ فَخَرَقَهٗ فَاَرْسَلَ سُبْحٰنَهٗ سَیْلًا عَظِیْمًا فَحَمَلَ السَّدَّ وَ ذَهَبَ بِالْجَنَّاتِ وَ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ۔

عورت اپنے سر پر ٹوکری لے کر نکلتی اور چلتی تو پھل گر گر کر اس ٹوکری کو بھر دیتے حتیٰ کہ انہوں نے اللہ کی ان نعمتوں سے اعراض کیا اور انبیاء کرام کی تکذیب کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس پانی پر جسے فصیل بھی کہتے ہیں چھچھوندریں مسلط فرما دیں انہوں نے وہاں بچے دیئے اور فصیل میں چھید کر ڈالے پھر ایک زبردست سیلاب جسے سیل عرم فرمایا ہے بھیج دیا اس نے فصیل کو اٹھا کر پھینک دیا اور وہ پانی جو ان کے لئے موجب رحمت تھا زحمت و عذاب بن گیا اس نے تمام باغ بہا دیئے اور بہت سی

آبادی ہلاک کر ڈالی۔ جس کا مختصر سا نمونہ اس سال اور اس سے گزشتہ سال ۵۵ء میں سیالکوٹ، لاہور اور سندھ وٹھٹھہ و کراچی میں ظہور پذیر ہوا۔

یہ سیلاب عہد ملک ذی الاذعار بن حسان میں آیا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے بیچ میں تھا۔ اس کے بعد جو حشر ہوا اس کا بیان ہے۔

وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾

اور بدل دیا ہم نے ان باغوں کے بدلے دو باغ جو کسیلے کڑوے پھل والے تھے اور جھاؤ کے درخت اور کچھ جھڑ بیری کی جھاڑیاں۔

يَعْنِيْ اَذْهَبْنَا جَنَّتَيْهِمْ وَ اٰتَيْنَا بَدَلَهَا۔ وہ باغ تباہ کر کے اس کی جگہ جنگلی جڑی بوٹیاں اگا دیں چنانچہ کسیلے کڑوے پھل والے درخت جیسے اثل یعنی جھاؤ اور خرفہ بھی جھاؤ کے درخت کا دوسرا نام ہے اور اسر بھی جھاؤ ہی کو کہتے ہیں۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اَلْخَمْطُ الْاَرَاكُ سیٹے ذائقہ والا درخت اراک ہے اور وہ پیلو کا درخت ہے جو اکثر قبرستانوں میں ہوتا ہے جس کی مسواک بھی بناتے ہیں اور اسے پنجاب میں ون کہتے ہیں۔ ان درختوں کے باغ بدل دیئے۔

اور حکما میں داؤد انطاکی نے بھی کہا: لَهٗ ثَمَرٌ كَالْحِمِّصِ۔ اس کا پھل چنے جیسا ہوتا ہے۔

وَشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ۔ اور کچھ بیری کی جھاڑیاں۔

یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک بیری ہے جسے ضال کہتے ہیں اور دوسری وہ ہے جسے بنق کہتے ہیں۔

اس کے پتے سے کپڑے دھوتے ہیں اور اس کا پھل عناب کی طرح ہوتا ہے۔

بہر حال یہ حال اس جنت ارضی کا اعمال طالح اور تکذیب انبیا سے ہوا چنانچہ ارشاد ہے:

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾

یہ بدلہ دیا ہم نے ان کے کفر کا اور ہم سزا نہیں دیتے مگر ناشکروں منکروں کو۔

یعنی ان میں تیرہ انبیا تبلیغ و ہدایت کے لئے مبعوث فرمائے اور ہر قسم کی نعمتوں سے متمتع فرمایا مگر وہ سرکشی اور انحراف سے باز نہ آئے تو پھر ہم نے انہیں یہ سزا دی۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین کا زمانہ زمانۂ فترۃ ہے اور اس پر جمہور کا اتفاق ہے کہ لَا نَبِيَّ بَيْنَ نَبِيِّنَا وَ عِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی زمانہ میں کوئی نبی نہیں لیکن

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ قَالَ بَيْنَهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَرْبَعَةُ اَنْبِيَآءَ ثَلَاثَةٌ مِّنْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَوَاحِدٌ مِّنَ الْعَرَبِ وَ هُوَ خَالِدُ الْعَبَسِيُّ وَ هُوَ قَدْ بُعِثَ لِقَوْمِهٖ وَ بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ لَمْ يُبْعَثُوْا لِلْعَرَبِ۔

بعض نے کہا کہ زمانۂ فترۃ میں چار نبی آئے ہیں تین بنی اسرائیل سے اور ایک عرب سے خالد العبسی اور وہ اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوئے اور بنی اسرائیل عرب میں مبعوث نہیں ہوئے۔

اور یہ تیرہ نبی ان کی قوم سبا بن یشجب سے تشریف لائے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی گمراہی کی وجہ سے اسے ہلاک فرمایا۔ اسی لئے هَلْ نُجٰزِيْۤ فرما کر ہل بمعنی نفی ظاہر فرمایا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بٰرَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ ؕ

اور کئے ہم نے ان کے اندر مسلسل شہر کہ ان میں کھلی آبادیاں تھیں اور جانے آنے کی مقداریں مقرر۔

يَعْنِي جَعَلْنَا نِسْبَةَ بَعْضِهَا اِلٰى بَعْضٍ عَلٰى مِقْدَارٍ مُّعَيَّنٍ مِّنَ السَّيْرِ۔ قِيْلَ مَنْ سَارَ مِنْ قَرْيَةٍ صَبَاحًا وَصَلَ اِلٰى اُخْرٰى وَقْتَ الظَّهِيْرَةِ وَالْقَيْلُوْلَةِ وَمَنْ سَارَ بَعْدَ الظُّهْرِ وَصَلَ اِلٰى اُخْرٰى عِنْدَ الْغُرُوْبِ فَلَا يَحْتَاجُ لِحَمْلِ زَادٍ وَّلَا مَبِيْتٍ فِيْ اَرْضٍ خَالِيَةٍ وَّلَا يَخَافُ مِنْ عَدُوٍّ وَّنَحْوِهٖ۔

یعنی ہم نے آبادیاں مناسبت کے حساب سے مقدار معین پر رکھی تھیں۔

چنانچہ ایک قول ہے کہ جو ایک گاؤں سے صبح روانہ ہوتو ظہر کے وقت دوسری آبادی میں جا کر قیلولہ کرتا اور جو بعد ظہر روانہ ہوتا تو مغرب کے وقت دوسری آبادی میں پہنچ جاتا۔ تو ناشتا اور راحلہ اور بستر لے جانے کی حاجت نہ ہوتی اور کثرت آبادی کی وجہ سے کسی چور اور ڈاکو کا بھی خطرہ نہ ہوتا۔

وَقِيْلَ كَانَ بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ مِيْلٌ۔ ایک قول ہے کہ دونوں آبادیوں کے مابین ایک میل کا فاصلہ ہوتا تھا۔ گویا بوجہ قرب منزل کسی کو یہ محسوس نہ ہوتا تھا کہ سفر کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے:

سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾

سفر کرو ان شہروں میں راتوں اور دنوں میں امن وامان سے۔

یہاں رات کو مقدم کرنا اس حکمت سے ہے کہ دن کی بہ نسبت رات میں مظنۂ خوف زیادہ ہوتا ہے۔

قتادہ کہتے ہیں: كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ مَسِيْرَةَ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فِيْ اَمَانٍ۔ چار ماہ کی مدت سفر ایسے ہی امان سے گزرتی تھی تو یہ نعمت بھی گوارہ نہ ہوئی اور بنی اسرائیل کی طرح انہوں نے بھی کفران نعمت کیا چنانچہ انہوں نے لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ کہہ کر مشقت اور مصیبت مول لی انہوں نے مسلسل آبادیوں کو پسند نہ کیا اور کہا:

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾

تو وہ بولے اے ہمارے رب ہمارے سفروں میں بعد کر دے اور انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ہم نے ان کی یہ بستیاں افسانہ کر دیں اور علیحدہ علیحدہ کر دیں بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہماری ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لئے۔

علامہ صاحب روح المعانی فرماتے ہیں: لَمَّا طَالَ بِهِمْ مُدَّةُ النِّعْمَةِ بَطَرُوْا وَمَلَاؤُا وَاٰثَرُوا الَّذِيْنَ هُوَ اَدْنٰى عَلٰى اِتِّصَالِ الْعُمْرَانِ وَفَصْلِ الْمَفَاوِزِ الْقِفَارِ وَفِيْ ضِمْنِ ذٰلِكَ اِظْهَارُ الْقَادِرِيْنَ مِنْهُمْ عَلٰى قَطْعِهَا بِرُكُوْبِ الرَّوَاحِلِ وَتَزَوُّدِ الْاَزْوَادِ وَالْفَخْرِ وَالْكِبْرِ عَلَى الْفُقَرَآءِ الْعَاجِزِيْنَ عَنْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمُ الْاِجَابَةَ بِتَخْرِيْبِ الْقُرَى الْمُتَوَسِّطِ وَجَعْلِهَا بَلْقَعًا لَا يُسْمَعُ فِيْهَا دَاعٍ وَّلَا مُجِيْبٌ۔

جب سبا والوں پر نعمتیں وسیع ہوئیں اور ان سے ان کا جی بھر گیا تو انہیں ان تنگیوں کی طرف التفات ہوا جو ان نعمتوں کے مقابل ادنیٰ تھیں آبادیوں کے قرب سے گھبرائے اور یہ چاہا کہ جنگل اور میدان بیچ میں ہوں اور ہم جب چلیں تو سواریاں، خیمے اور کھانے پینے کے سامان ہمراہ ہوں تاکہ غریب لوگوں میں ہمارا امتیاز رہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یہ جو کچھ انہوں نے کہا وہ بلسان القال ہی کہا لیکن لَعَجَّلَ اللّٰهُ لَهُمُ الْاِجَابَةَ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کو جلد منظور فرما کر ان کی آبادیاں خراب کر ڈالیں اور جہاں مسلسل بستیاں اور گاؤں آباد تھے وہاں جنگل و بیابان ہو گئے اور ایسے بیابان ہوئے کہ کوئی کسی کی آواز بھی نہ سن سکے اور کوئی مصیبت میں پھنس جائے تو کوئی اس کی مدد بھی نہ کر سکے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ۔ انہوں نے کفران نعمت کر کے خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کیا اور نعمائے الٰہی سے محروم ہوئے۔

اور ان کی یہ سرسبزی شادابی افسانہ بن کر رہ گئی۔ اور تمام قبائل متفرق ہو گئے۔

تمزیق کے معنی خلاصہ تفسیر میں بیان ہو چکے۔

آلوسی فرماتے ہیں: یہاں تمزیق سے مراد ان کی تفریق ہے یعنی بعید بعید آبادیاں ہو گئیں۔

چنانچہ کشاف میں ہے: لَحِقَ غَسَّانُ بِالشَّامِ۔ قبیلہ بنی غسان شام سے جا ملے۔

وَ اَنْمَارُ بِيَثْرِبَ۔ اور قبیلہ انمار مدینے والوں سے مل گیا۔

وَ جُذَامُ بِتِهَامَةَ۔ اور قبیلہ جذام تہامہ سے جا ملا۔

وَ الْاَزْدُ بِعُمَّانَ۔ اور قبیلہ ازد عمان میں چلا گیا۔

اور تحریر میں ہے:

وَ قَعَ مِنْهُمْ قُضَاعَةُ بِمَكَّةَ۔ بنی قضاعہ مکہ چلا گیا۔

وَ الْاَسَدُ بِالْبَحْرَيْنِ۔ اور قبیلہ اسد بحرین میں آ گیا۔

علامہ میدانی کلبی سے اور وہ ابو صالح سے راوی ہیں:

اِنَّ طَرِيْفَةَ الْكَاهِنَةَ قَدْ رَاَتْ فِيْ كِتَابِهَا اَنَّ سَدَّ مَآرِبَ سَيَخْرَبُ وَاَنَّهٗ سَيَاْتِيْ سَيْلُ الْعَرِمِ فَيَخْرُبُ الْجَنَّتَيْنِ فَبَاعَ عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ اَمْوَالَهٗ وَ سَارَ هُوَ وَقَوْمُهٗ حَتّٰى انْتَهَوْا اِلٰى مَكَّةَ فَاَقَامُوْا بِهَا وَ بِمَا حَوْلَهَا فَاَصَابَتْهُمُ الْحُمّٰى وَ كَانُوْا بِبَلَدٍ لَا يَدْرُوْنَ فِيْهِ الْحُمّٰى فَدَعَوْا طَرِيْفَةَ فَشَكَوْا اِلَيْهَا الَّذِيْ اَصَابَهُمْ فَقَالَتْ لَهُمْ اَصَابَنِي الَّذِيْ تَشْكُوْنَ وَ هُوَ مُفَرِّقٌ بَيْنَنَا قَالُوْا فَمَاذَا تَاْمُرِيْنَ قَالَتْ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَاهَمٍّ بَعِيْدٍ وَ جَمَلٍ شَدِيْدٍ وَ مَزَادٍ جَدِيْدٍ فَيَلْحَقْ بِقَعْرِعُمَّانَ الْمُشَيَّدَ فَكَانَتْ اَزْدُ بِعُمَّانَ۔

ثُمَّ قَالَتْ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَاجَلَدٍ وَ قَسْرٍ وَ صَبْرٍ عَلٰى اَزَمَاتِ الدَّهْرِ فَعَلَيْهِ بِذَاتِ اَرَاكٍ مِنْ بَطْنِ مُرٍّ فَكَانَتْ خُزَاعَةُ۔

ثُمَّ قَالَتْ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُرِيْدُ الرَّاسِيَاتِ فِي الْوَحَلِ الْمُطْعِمَاتِ فِي الْمَحَلِ فَلْيَلْحَقْ بِيَثْرِبَ فَكَانَتِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ۔

ثُمَّ قَالَتْ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُرِيْدُ الْخَمْرَ وَالْخَمِيْرَ وَالْمُلْكَ وَالتَّاْسِيْرَ وَيَلْبَسُ الدِّيْبَاجَ وَالْحَرِيْرَ فَلْيَلْحَقْ بِبُصْرٰى وَغَدِيْرٍ وَهُمَا مِنْ اَرْضِ الشَّامِ۔

فَكَانَ الَّذِيْ سَكَنُوْهَا اٰلُ جَفْنَةَ مِنْ غَسَّانَ۔

ثُمَّ قَالَتْ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُرِيْدُ الثِّيَابَ الرِّقَاقَ وَالْخَيْلَ الْعِتَاقَ وَكُنُوْزَ الْاَرْزَاقِ وَالدَّمَ الْمُهْرَاقَ فَيَلْحَقْ

بِاَرْضِ الْعِرَاقِ فَكَانَ الَّذِیْ سَكَنُوْهَا اٰلُ جُذَیْمَةَ الْاَبْرَشِ وَ مَنْ كَانَ بِالْحِیْرَةِ وَ اٰلِ مُحَرَّقٍ۔

وَالْحَقُّ اَنَّ تَمْزِیْقَهُمْ وَ تَفْرِیْقَهُمْ فِی الْبِلَادِ كَانَ بَعْدَ اِرْسَالِ السَّیْلِ۔

طریفہ ایک کاہنہ تھی اس نے اپنی کہانت سے دیکھا کہ ملک سبا کی سد مآرب عنقریب خراب ہو جائے گی اور اس پر زبردست سیلاب آئے گا اور وہ ان باغوں کی تباہی کا موجب ہوگا جو سکان ملک سبا کے دائیں بائیں سرسبز و شاداب ہیں۔

چنانچہ جب ان کے خاوند عمرو بن عامر کو معلوم ہوا اس نے اپنا سب مال بیچ ڈالا اور مع اپنی قوم کے وہاں سے نکل کر مکہ اور اس کے مضافات میں جابسا۔ یہاں انہیں بخار کی وبا پڑی اور چونکہ یہ ایسی بستی سے آئے تھے جو بخار وغیرہ سے واقف ہی نہ تھے تو انہوں نے طریفہ کو بلا کر یہ شکوہ کیا اس نے کہا تمہیں تنہا یہ بخار نہیں آیا مجھے بھی اس بخار نے گھیر رکھا ہے اور یہ ہمارے تمہارے مابین جدائی اور مفارقت کا موجب ہے تو قوم نے کہا اب تیرا کیا مشورہ ہے۔

طریفہ بولی تم میں سے جو صابر اور بلاکش ہے اسے چاہئے کہ پیلو کے پھلوں پر قناعت کرے اور بطن مر میں رہے چنانچہ خزاعہ نے یہ گوارہ کرلیا۔

اور جو دور دراز راہ اور اونٹوں کا سفر منظور کرے اسے چاہئے کہ قعر عمان میں چلا جائے۔ چنانچہ ازد کا قبیلہ وہاں چلا گیا۔

پھر کہنے لگی اور جو چاہتا ہے کہ پہاڑوں میں رہے اور کیچڑ گارے میں کھائے پئے اسے چاہئے کہ کھجوروں کے علاقہ یثرب میں رہے چنانچہ اوس اور خزرج وہاں آباد ہو گئے۔

پھر بولی جو تم میں شراب اور خمیر اور حکومت چاہتا ہے اور دیبا اور ریشم پہننا پسند کرتا ہے اسے چاہئے کہ بصریٰ میں رہے اور یہ بستی شام میں ہے یہاں آل جفنہ قبیلہ غسان سے جا کر آباد ہو گئے۔

پھر کہنے لگی جو تم میں باریک لباس اور تیز گھوڑے اور خزانوں کا خواہشمند ہو اور خون بہنے کی بہاریں دیکھنا چاہے اسے عراق میں چلا جانا چاہئے چنانچہ آل جذیمہ الابرش یہاں آبسے۔

غرضکہ یہ تمزیق وتفریق قبائل بعد سیل عرم ہوئی۔

اس کے ساتھ روح المعانی میں اس قصہ کو ذرا طویل کر کے بھی لکھا ہے۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾

اس تمزیق وتفریق میں البتہ نشانیاں ہیں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لئے۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۰﴾

اور بے شک سچ کر دکھایا ان پر شیطان نے اپنا گمان تو تبع ہو گئے اس کے مگر ایک جماعت ایمان والوں کی۔

روح المعانی میں ہے: اَیْ حَقَّقَ عَلَیْهِمْ ظَنَّهٗ اَوْ وَجَدَ ظَنَّهٗ صَادِقًا۔ یعنی شیطان نے اپنا گمان سچ کر دکھایا یا اس نے اپنا گمان سچا پایا۔ یعنی اہل سبا پر شیطان کا گمان سچا ہو گیا اور اہل سبا اس کے متبع ہو گئے مگر ایک جماعت جو مومن تھی اس نے شیطان کی پیروی نہ کی۔

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ

اور نہیں اس شیطان کا کوئی تسلط وامتیاز اپنے توسوس کا ان پر۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾

مگر یہ کہ ہم دکھادیں جو ایمان لائے آخر پر اور کون ان میں سے شک میں ہے اور تیرا رب ہر شے کا محافظ ہے۔

گویا ارشاد ہوا کہ یہ سب کچھ ضروری نہ تھا مگر یہ دکھانے کو کہ ایمان پر کون ہے اور گمراہ کون ہے۔

وَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾۔

اور اے محبوب! تیرا رب ہر شے کا محافظ اور وکیل ہے جو قائم ہے تمام احوال وشیون پر۔

## بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع - سورۃ سبا - پ ۲۲

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾

اے محبوب فرما دیجئے پکارو انہیں جنہیں اللہ کے سوا معبود سمجھے ہوئے ہو وہ ذرہ بھر کے مالک نہیں آسمانوں اور زمین میں اور نہیں ان دونوں میں ان کا کچھ حصہ اور نہ ان میں سے کوئی مددگار

وَ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾

اور نہ نفع دے گی شفاعت اللہ کے حضور کسی کی مگر جس کے لئے اس کا اذن ہو حتیٰ کہ جب ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور ہو جائے کہیں ایک دوسرے سے تمہارے رب نے کیا فرمایا کہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہی بلند وبالا ہے

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾

فرمائیں انہیں کون تمہیں رزق دیتا ہے آسمانوں اور زمین میں فرما دیجئے اللہ اور ہم یا تم یا تو ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَ لَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

فرما دیجئے تم ہمارے گناہ میں اگر ہم نے کوئی جرم کیا تو نہ پوچھے جاؤ گے اور تمہارے عمل سے ہم نہ پوچھے جائیں گے

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ هُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾

فرما دیجئے اللہ ہمیں تمہیں سب کو جمع کرے گا پھر ہمارے تمہارے مابین فیصلہ کرے گا حق اور وہی بڑا فیصلہ کرنے والا جاننے والا ہے

قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾

فرما دیجئے مجھے وہ شریک دکھاؤ جو تم اس سے ملاتے ہو ہرگز نہیں بلکہ وہی ہے عزت والا حکمت والا

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

اور نہیں بھیجا ہم نے تمہیں مگر ایسی رسالت سے جو تمام لوگوں کے لئے ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| وَ یَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۹﴾ | اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو |
| قُلۡ لَّکُمۡ مِّیۡعَادُ یَوۡمٍ لَّا تَسۡتَاۡخِرُوۡنَ عَنۡهُ سَاعَۃً وَّ لَا تَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۳۰﴾ ع | فرما دیجئے تمہارے لئے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے کہ جس سے تم ایک ساعت نہ ہٹ سکو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے |

## حل لغات تیسرا رکوع ۔سورۃ سبا ۔پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| قُلِ۔کہو | ادۡعُوا۔بلاؤ | الَّذِیۡنَ۔ان کو جن کو | زَعَمۡتُمۡ ۔تم نے خیال کر |
| رکھا ہے | مِّنۡ دُوۡنِ۔سوا | اللّٰہِ۔اللہ کے | لَا۔نہیں |
| یَمۡلِکُوۡنَ۔مالک ہیں | مِثۡقَالَ۔برابر | ذَرَّۃٍ۔ایک ذرہ کے | فِی۔بیچ |
| السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں کے | وَ۔اور | لَا۔نہ | فِی۔بیچ |
| الۡاَرۡضِ۔زمین کے | وَ۔اور | مَا۔نہیں | لَھُمۡ۔ان کی |
| فِیۡھِمَا۔ان میں | مِنۡ شِرۡکٍ۔کوئی شراکت | وَّ۔اور | مَا۔نہیں |
| لَهٗ۔اس کا | مِنۡھُمۡ۔ان میں سے | مِّنۡ ظَھِیۡرٍ۔کوئی مددگار | وَ۔اور |
| لَا۔نہیں | تَنۡفَعُ۔نفع دیتی | الشَّفَاعَۃُ۔سفارش | عِنۡدَهٗۤ۔اس کے پاس |
| اِلَّا۔مگر | لِمَنۡ ۔اس کو کہ | اَذِنَ۔اجازت دے | لَهٗ۔اس کو |
| حَتّٰۤی ۔یہاں تک کہ | اِذَا۔جب | فُزِّعَ۔گھبراہٹ دور ہوتی ہے | عَنۡ قُلُوۡبِھِمۡ ۔ ان کے |
| دلوں سے | قَالُوۡا۔کہتے ہیں | مَاذَا۔کیا | قَالَ۔فرمایا |
| رَبُّکُمۡ۔تمہارے رب نے | قَالُوا۔کہتے ہیں | الۡحَقَّ۔حق | وَ۔اور |
| ھُوَ۔ وہ ہے | الۡعَلِیُّ۔بلند | الۡکَبِیۡرُ۔بڑا | قُلۡ۔فرمادو |
| مَنۡ۔کون | یَرۡزُقُکُمۡ۔رزق دیتا ہے تم کو | مِّنَ السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں سے | وَ۔اور |
| الۡاَرۡضِ۔زمین سے | قُلِ۔فرمایئے | اللّٰہُ۔اللہ | وَ۔اور |
| اِنَّاۤ۔ہم | اَوۡ۔یا | اِیَّاکُمۡ۔تم | لَعَلٰی۔اوپر |
| ھُدًی۔ہدایت کے ہیں | اَوۡ۔یا | فِیۡ۔بیچ | ضَلٰلٍ۔گمراہی |
| مُّبِیۡنٍ۔ظاہر کے | قُلۡ۔فرمادیں | لَّا۔نہ | تُسۡـَٔلُوۡنَ۔پوچھے جاؤ گے تم |
| عَمَّاۤ۔اس سے جو | اَجۡرَمۡنَا۔ہم نے جرم کیا | وَ۔اور | لَا۔نہ |
| نُسۡـَٔلُ۔پوچھے جائیں گے ہم | عَمَّا۔اس سے جو | تَعۡمَلُوۡنَ۔تم کرتے ہو | قُلۡ۔فرمادیں |
| یَجۡمَعُ۔جمع کرے گا | بَیۡنَنَا۔ہمارے درمیان | رَبُّنَا۔ہمارا رب | ثُمَّ۔پھر |
| یَفۡتَحُ۔فیصلہ کرے گا | بَیۡنَنَا۔ہمارے درمیان | بِالۡحَقِّ۔ساتھ حق کے | وَ۔اور |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| هُوَ۔وہ ہے | الْفَتَّاحُ۔فیصلہ کرنے والا | الْعَلِيْمُ۔جاننے والا | قُلْ۔فرمائیے |
| اَرُوْنِيَ۔دکھاؤ مجھے | الَّذِيْنَ۔وہ جنہیں | اَلْحَقْتُمْ۔تم ملاتے ہو | بِهٖ۔اس کے ساتھ |
| شُرَكَآءَ۔شریک | كَلَّا بَلْ۔ہرگز نہیں بلکہ | هُوَ۔وہ ہے | اللّٰهُ۔اللہ |
| الْعَزِيْزُ۔غالب | الْحَكِيْمُ۔حکمت والا | وَ۔اور | مَآ۔نہیں |
| اَرْسَلْنٰكَ۔بھیجا ہم نے تجھ کو | | اِلَّا۔مگر | كَآفَّةً۔تمام |
| لِّلنَّاسِ۔لوگوں کے لئے | بَشِيْرًا۔خوش خبری دینے والا | وَّ۔اور | نَذِيْرًا۔ڈرسنانے والا |
| وَّ۔اور | لٰكِنَّ۔لیکن | اَكْثَرَ۔اکثر | النَّاسِ۔لوگ |
| لَا۔نہیں | يَعْلَمُوْنَ۔جانتے | وَ۔اور | يَقُوْلُوْنَ۔کہتے ہیں |
| مَتٰى۔کب ہوگا | هٰذَا۔یہ | الْوَعْدُ۔وعدہ | اِنْ۔اگر |
| كُنْتُمْ۔ہوتم | صٰدِقِيْنَ۔سچے | قُلْ۔کہو | لَّكُمْ۔تمہارے لئے |
| مِّيْعَادُ۔وعدہ ہے | يَوْمٍ۔ایک دن کا کہ | لَّا۔نہ | تَسْتَاْخِرُوْنَ۔پیچھے رہوگے |
| عَنْهُ۔اس سے | سَاعَةً۔ایک گھڑی | وَّ۔اور | لَا۔نہ |
| تَسْتَقْدِمُوْنَ۔آگے بڑھوگے | | | |

## خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع۔سورۃ سبا۔پ ۲۲

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ

آپ فرما دیں (اے محبوب! مکہ معظمہ کے کافروں سے) جو اللہ کے سوا غیروں کو اپنا معبود گمان کئے ہوئے ہیں۔

لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾

وہ ذرہ بھر کے مالک نہیں آسمانوں اور زمین میں اور نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے اور نہ اللہ کی طرف سے ان کا کوئی مددگار ہوگا بلکہ وہ بت اپنی مصیبتوں میں پھنسے ہوئے ہوں گے۔

باذن الٰہی انبیا اولیا گناہگاروں کے مددگار ہوں گے۔

چنانچہ ارشاد ہے:

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾

اور نہیں فائدہ دے گی اس کے حضور کسی کی شفاعت مگر اسی کو جو ماذون بالشفاعت ہو حتیٰ کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جائے تو ایک دوسرے سے کہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا تو کہیں جو فرمایا وہ حق فرمایا اور وہی بلندی اور بڑائی کا مالک ہے۔

یعنی بہ طریق استبشار مشرکین کہیں کہ تمہارے لئے تو شفاعت کا حکم مل گیا اس لئے کہ تم ایمان والے ہو ایمان والوں کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شفاعت کرو گے تو اس پر مومن صالحین جواب دیں گے کہ جو حکم دیا وہ حق ہے اور وہ بلند و بالا ہے۔

یہاں وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ارشاد ہے دوسری جگہ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ہے۔

ایک فرقہ نصیریہ کے اس کا معنی کرتا ہے کہ اس سے مراد حضرت علی ہیں کرم اللہ وجہہ۔ حالانکہ آیت کریمہ کا مفہوم منطوق واضح کررہا ہے کہ یہاں سیاق و سباق میں حضرت شیر خدا سے کوئی بھی تعلق نہیں مگر وہ یہ معنی کرتے ہیں کہ بے شک اللہ وہ علی زبردست ہے اور یہ جہالت واضح ہے جو کفر ہے۔ آگے ارشاد ہے:

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ

فرما دیجئے کون ہے جو تمہیں روزی دیتا ہے آسمانوں اور زمین سے بتا دیجئے وہ اللہ ہی ہے۔

یعنی آسمان سے بارش کر کے اور زمین سے سبزہ اگا کر رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

وَ اِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ ۔ اور بے شک ہم یا تم یا تو ضرور ہدایت پر ہیں یا کھلی ہوئی گمراہی میں۔

اس لئے کہ اس سوال کا بجز اس کے اور کوئی جواب نہیں اس لئے کہ کافر و مومن دو فریق ہیں ان میں سے ایک ہدایت پر ہے۔ یا تم ہدایت پر ہو یا ہم اور یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو رزق دینے والا پانی برسانے والا مخلوق کا پالنے والا سبزہ اگانے والا جانتا ہے وہ بے جان جماد محض کی پوجا کیوں اور کس لئے کرے گا وہ تو دنیا میں سے کسی ذرہ کو بھی کسی چیز کا مالک و مختار نہیں سمجھ سکتا اور جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی غیر کو متصرف بالذات سمجھتا ہے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں ہے۔

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

انہیں فرما دیجئے کہ ہم نے تمہارے وہم باطل میں اگر کوئی جرم کیا ہے تو اس کی تم سے پرسش نہ ہوگی اور نہ تمہارے کرتوتوں کی ہم سے باز پرس ہوگی۔

بلکہ ہر شخص سے اس کے عمل کا سوال ہوگا اور ہر ایک اپنے عمل کی جزا و سزا پائیگا جیسا کہ ارشاد ہے: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى کوئی جان دوسرے کی ذمہ دار نہ ہوگی۔

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾

فرما دیجئے ہمارا رب تمہیں ہمیں جمع فرما کر تمہارا ہمارا صحیح فیصلہ کرے گا اور وہی بڑا انصاف کرنے والا سب کچھ جانتا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ سب کو جمع فرما کر فیصلہ سنائے گا اور اہل حق کو جنت میں اور سب اہل باطل کو جہنم میں داخل کرے گا۔

قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾

فرما دیجئے مجھے دکھاؤ وہ شریک جنہیں تم اللہ تعالیٰ سے ملائے ہوئے ہو بالکل غلط بات ہے بلکہ وہی اللہ ہے عزت والا اور حکمت والا۔

یعنی ان بتوں کو ہمیں دکھاؤ جن کو تم پوجتے ہو اور اللہ کی عبادت میں شریک کرتے ہو تا کہ میں دیکھوں کہ وہ کس قابل ہیں کیا پیدا کر سکتے ہیں کس طرح روزی دیتے ہیں کیسے آسمان سے مینہ برساتے اور زمین سے سبزہ اگاتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ کچھ نہیں کر سکتے اور جب یہ صحیح ہے تو اس وحدہ لاشریک کا انہیں شریک ٹھہرانا کہاں کی عقلمندی ہے اور کہاں کی انسانیت ہے

یہ خطاء عظیم اور صریح گمراہی اور ضلال مبین ہے آگے ارشاد ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٢٨

اور اے محبوب! ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر تمام آدمیوں کے لئے خوشخبری دیتا اور ڈر سنا تا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اس آیت کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت عام ہے۔ تمام لوگ آپ کی رسالت کے احاطہ میں ہیں گورے ہوں یا کالے عجمی ہوں یا عربی پہلے ہوں یا پچھلے سب کے لئے آپ رسول ہیں اور وہ سب آپ کے امتی۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا کہ مجھے چھ خصوصیات ایسی عطا کی گئی ہیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔

اول ایک ماہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی۔

دوسرے جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا۔ تمام زمین میرے لئے مسجد اور پاک کی گئی تا کہ میرا امتی جہاں نماز کا وقت پائے ادا کر لے۔

تیسرے اُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ۔ تمام غنیمتیں مجھ پر حلال کیں جو مجھ سے پہلے کسی پر حلال نہ تھیں۔

چوتھے مجھے شفاعت کا مرتبہ عطا ہوا۔

پانچواں ہر نبی اپنی قوم کے لئے مبعوث ہوا اور میں تمام انسانوں کے لئے مبعوث ہوا۔

چھٹے مجھے ختم نبوت کا تاج پہنایا گیا۔

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل خصوصی کا بیان ہے جن میں سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ آپ کی رسالت عام رسالت عامہ ہے۔

وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٢٨

لیکن کافر اسے نہیں جانتے اور آپ کی مخالفت اپنی جہالت سے کرتے ہیں۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٢٩ ۔

اور کافر کہتے ہیں یہ وعدہ قیامت کب آئے گا اگر تم سچے ہو تو قیامت قائم کر کے دکھاؤ۔

قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝٣٠ ع

اے محبوب! انہیں فرما دیجئے تمہارے لئے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو نہ آگے بڑھ سکو۔ وہ تمہارے لئے لازمی ہے۔

یعنی اس وقت اگر تم مہلت چاہو تو تاخیر ممکن نہیں اور اگر جلدی چاہو تو تقدم ممکن نہیں بہر صورت ایسے وعدہ کا اپنے وقت پورا ہونا لازمی ہے۔

## مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع - سورۃ سبا - پ ٢٢

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝٢٢

فرما دیجئے تم پکارو انہیں جنہیں اللہ کے سوا معبود سمجھے ہوئے ہو وہ ذرہ بھر کے مالک نہیں آسمانوں میں نہ زمین میں اور نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وہ شریک ہیں زمین و آسمان میں اور نہ اللہ کی طرف سے انہیں کوئی مددگار۔

روح المعانی میں ہے: قُلْ یَا مُحَمَّدُ لِلْمُشْرِکِیْنَ الَّذِیْنَ ضُرِبَ لَهُمُ الْمَثَلُ بِقِصَّةِ سَبَا الْمَعْرُوْفَةِ عِنْدَهُمْ بِالنَّقْلِ فِیْ اَخْبَارِهِمْ وَ اَشْعَارِهِمْ تَنْبِیْهًا عَلٰی بُطْلَانِ مَا هُمْ عَلَیْهِ وَ تَبْکِیْتًا لَّهُمْ۔

ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ۔ اَیْ زَعَمْتُمُوْهُمْ اٰلِهَةً۔

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ۔ رُوِیَ اَنَّ ذٰلِكَ نَزَلَ عِنْدَ الْجُوْعِ اَصَابَ قُرَیْشًا لَا یَمْلِکُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَیْرٍ وَّ شَرٍّ وَّ نَفْعٍ وَّ ضُرٍّ کَیْفَ یَکُوْنُوْنَ اٰلِهَةً تُعْبَدُ۔

فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ۔ ذِکْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ لِلتَّعْمِیْمِ عُرْفًا فَیُرَادُ بِهِمَا جَمِیْعُ الْمَوْجُوْدَاتِ وَ مَا لَهُمْ اَیْ لِاٰلِهَتِهِمْ۔

فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ۔ اَیْ شِرْکَةٍ مَّا لَا خَلْقًا وَّ لَا مِلْکًا وَّ لَا تَصَرُّفًا۔

وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ۔ اَیْ مِنْ اٰلِهَتِهِمْ مُعِیْنٌ یُعِیْنُهٗ سُبْحَانَهٗ فِیْ تَدْبِیْرِ اَمْرِهَا۔

اے محبوب! ان مشرکوں سے فرمایئے جو قصہ سبا کی مشہور مثال جانتے ہیں ان کے خیال کے بطلان اور تبکیت کے لئے کہ انہیں پکارو جنہیں تم اپنے زعم میں الٰہ کہتے ہو اللہ کے سوا۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیۂ کریمہ کا نزول اس وقت ہوا جبکہ قریش مکہ پر قحط آیا اور وہ بھوکوں مرنے لگے تو ارشاد ہوا کہ جو ذرہ بھر نفع وضرر کے مالک نہیں وہ کیسے الٰہ ہوسکتے ہیں جو پوجے جائیں۔ آسمانوں اور زمین میں ان کی کہیں ملکیت نہیں۔

یہاں آسمان اور زمین کو بطور تعمیم فرمایا ورنہ اس سے مراد جمیع موجودات ہیں کہ اس میں وہ کسی چیز میں اللہ تعالیٰ کے شریک نہیں حتیٰ کہ تمہارے معبودوں کی طرف سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا تدبیر امور میں معاون بھی نہیں اور نہ ہوسکتا ہے۔

اس لئے کہ خالق کل مالک کل تو ایک ہی ہوسکتا ہے اور اسے نہ کسی کی اعانت کی احتیاج اور نہ کوئی اس کے تدبیر امور میں معین ہوسکتا ہے۔ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ

اور کسی کی سفارش اس کے حضور نفع نہیں دے سکتی مگر جسے اجازت ہو۔

آلوسی فرماتے ہیں: وَالْمُرَادُ نَفْیُ الشَّفَاعَةِ اٰلِهَتِهِمْ لَهُمْ لٰکِنْ ذُکِرَ ذٰلِكَ عَلٰی وَجْهٍ عَامٍّ لِیَکُوْنَ طَرِیْقًا بُرْهَانِیًّا ۔ اَیْ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ فِیْ حَالٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ اَوْ کَائِنَةٍ لِمَنْ کَانَتْ اِلَّا کَائِنَةً لِشَافِعٍ اُذِنَ لَهٗ فِیْهَا مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَ نَحْوِهِمْ مِّنَ الْمُسْتَاهِلِیْنَ بِمَقَامِ الشَّفَاعَةِ۔

یہاں لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ میں جو نفی شفاعت ہے اس سے مراد مشرکین کے معبودان باطلہ ہیں لیکن یہاں علی وجہ العام جو ذکر فرمایا وہ اس لئے کہ طریقہ برہان واضح ہوجائے یعنی آیۂ کریمہ کا مفہوم عام ہو کہ کوئی شفاعت کسی حال میں نفع بخش نہیں جب تک وہ ماذون بالشفاعت نہ ہو نبی ہو یا ملک یا مثل اس کے کوئی ولی غوث قطب جو مقام شفاعت کے اہل ہیں۔

اور اس سے یہ امر بھی واضح اور بین ہوگیا کہ لَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فِی الشَّفَاعَةِ لِلْکُفَّارِ۔ کہ کفار کے لئے شفاعت کا کبھی اذن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نہ ہوگا اس لئے کہ وہ اہل شفاعت نہیں۔

حَتّٰۤی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۲۳﴾

فُزِّعَ۔ صیغہ ہے باب تفعیل سے جو سلب کے لئے آتا ہے تو یہاں تفزیع بمعنی ازالہ فزع ہے تو اس کے معنی یہ ہوئے۔

یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ جاتی رہے تو کہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا تو کہیں سچ اور حق فرمایا اور وہ بلند و بالا ہے۔

یعنی جب شفاعت کرنے والوں کے دلوں سے پریشانی رفع ہوجائے اور جن کی شفاعت ہوگی وہ مطمئن ہوں تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ فِیْ شَانِ الْاِذْنِ بِالشَّفَاعَةِ تمہارے رب نے اجازت شفاعت میں کیا حکم دیا تو شفعا جواب دیں گے قَالَ رَبُّنَا الْقَوْلَ الْحَقَّ وَ هُوَ الْاِذْنُ بِالشَّفَاعَةِ لِمَنِ ارْتَضٰی۔ ہمارے رب نے حق فرمایا اور اجازت شفاعت ہے اس کے لئے جس کے حق میں اس کی رضا ہے۔

وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۲۳﴾۔ اور وہ بلند و بالا ہے۔

قَالُوْهُ اِعْتِرَافًا بِعَظَمَةِ جُنَابِ الْعِزَّةِ جَلَّ جَلَالُهٗ۔ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ بطور اعتراف کہیں گے جو عظمت رب العزۃ جل جلالہ کے لئے ہے۔

زجاج کہتے ہیں: اس کی تفسیر یہ ہے کہ اَنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا نَزَلَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَحْیِ ظَنَّتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَنَّهٗ نَزَلَ بِشَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ السَّاعَةِ فَفَزِعَتْ لِذٰلِكَ فَلَمَّا انْكَشَفَ عَنْهَا الْفَزَعُ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ سَاَلَتْ لِاَیِّ شَیْءٍ نَزَلَ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالُوا الْحَقَّ۔

جبریل علیہ السلام جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نازل ہوئے وحی لے کر تو ملائکہ نے گمان کیا کہ قیامت کا حکم لے کر جبریل حاضر آئے ہیں تو اس سے ملائکہ گھبرائے تو جب انہیں منکشف ہوا کہ قیامت کا حکم لے کر نہیں آئے تو ان کی گھبراہٹ رفع ہوگئی تو انہوں نے سوال کیا کہ کیا حکم الٰہی لائے تو جبریل علیہ السلام فرمائیں گے جو حکم بھی ملا وہ حق ہے۔

اور قتادہ اور مقاتل ابن السائب سے راوی ہیں کہ ملائکہ گھبرا جائیں گے تو جبریل علیہ السلام ہر آسمان پر گزر کر ان کی گھبراہٹ رفع کرنے کو فرمائیں کہ وہ وحی تھی۔

علامہ طیبی فرماتے ہیں: وَ ذٰلِكَ اِنَّ الْمُشْرِكِیْنَ لَمَّا اِدَّعَوْا شَفَاعَةَ الْاٰلِهَةِ وَالْمَلَائِكَةِ وَ اُجِیْبُوْا بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ یُسَمُّوْنَهُمْ بِاِسْمِهٖ تَعَالٰی وَالْتَجَاُوْا اِلَیْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا لِلْمَلٰٓئِكَةِ لٰكِنْ مَّعَ الْاِذْنِ وَالْفَزَعِ الْعَظِیْمِ وَ هُوَ لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِلْمَرْضِیِّیْنَ۔

یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب مشرکین بتوں اور ملائکہ کو شفاعت کے لئے پکاریں گے اور جواب دیئے جائیں گے کہ ان سے کہو کہ انہیں پکارو جنہیں تم اپنے زعم میں اللہ کے سوا معبود سمجھے ہوئے ہو بتوں اور فرشتوں میں سے اور انہیں خدا کے نام سے موسوم کرتے ہو۔ وہ بت جن کو تم اپنا معبود سمجھتے ہو وہ حقیقتاً ذرہ برابر بھی آسمانوں اور زمین میں اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کی شفاعت نفع دے سکتی ہے مگر ملائکہ کہ وہ باذن الٰہی شفاعت کریں گے اور بعد رفع فزع اکبر شفاعت کریں گے انہیں کی جن کی

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شفاعت مرضیٔ الٰہی سے ہو۔

وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ۔ اور ابن ابی حاتم زید بن اسلم سے راوی ہیں کہ آیۂ کریمہ میں جو ارشاد ہے وہ یہ ہے کہ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ الشَّیْطَانُ عَنْ قُلُوْبِهِمْ فَفَارَقَهُمْ وَ اَمَانِیْهِمْ وَ مَا كَانَ یُضِلُّهُمْ بِهٖ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ثُمَّ قَالَ هٰذَا فِیْ بَنِیْ اٰدَمَ اَیْ كُفَّارُهُمْ عِنْدَ الْمَوْتِ اَقَرُّوْا حِیْنَ لَا یَنْفَعُهُمُ الْاِقْرَارُ۔

جب شیاطین کے دلوں سے گھبراہٹ جاتی رہے گی تو ان باتوں سے جن سے کہ وہ گمراہ کرتے تھے اور اپنی آرزوؤں سے تو کہیں گے تمہارے رب نے کیا فرمایا تو وہ کہیں حق فرمایا اور وہ بلند و بالا ہے۔ فرماتے ہیں یہ کفار بنی آدم کہیں گے موت کے وقت جبکہ انہیں ان کا اقرار فائدہ مند نہ ہوگا۔

قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّاۤ اَوْ اِیَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾

فرما دیجئے کون تمہیں روزی دیتا ہے آسمانوں اور زمین سے فرمایئے اللہ ہی دیتا ہے اب ہم یا تم ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں۔

یہ امر ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تبکیت للمشرکین کے لئے کہ تم سمجھتے ہو کہ تمہارے معبود ذرہ بھر کے مالک نہیں آسمانوں میں نہ زمین میں اور تم سمجھتے ہو کہ رازق مطلق اللہ عزوجل ہے اس سے کسی کو انکار کی جرأت نہیں۔

تو اب دونوں فریقوں میں سے یعنی مومنین وموحدین اور مشرکین وملحدین میں سے کون ہدایت پر ہے۔ یا ہم ہدایت پر ہیں یا تم۔ بہرحال ایک ہدایت پر ہے اور ایک کھلی گمراہی کا شکار ہے اور صاف ظاہر ہے کہ ہدایت پر وہی فرقہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رزاقی اور وحدانیت کو مان رہا ہے اور وہ یقیناً گمراہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا پتھر بت جماد لایعقل کی الوہیت کا معترف ہے۔

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَ لَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

لہٰذا فرما دیجئے کہ جو جرم ہم کریں اس پر تم سے باز پرس نہیں اور جو تم کر رہے ہو اس کے متعلق ہم سے سوال نہ ہوگا۔

یہ آخر فیصلہ اور ابلغ انصاف ہے کہ تمہارے گمان باطل میں اگر ہم جرم کریں گے تو تم سے اس کی باز پرس نہ ہوگی اسی کی طرح تمہارے کرتوت اور بد اعمالی کا ہم سے جواب طلب نہ ہوگا۔ یہ آیۂ کریمہ ایسے ہی حکم میں ہے جیسے لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ پر حکم ہے کہ منسوخ الحکم اور مامور التلاوت ہے چنانچہ روح المعانی میں ہے:

وَزَعَمَ بَعْضُهُمْ اَنَّهَا مِنْ بَابِ الْمُتَارَكَةِ وَاَنَّهَا مَنْسُوْخَةٌ بِاٰیَةِ السَّیْفِ۔ آگے ارشاد ہے:

قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ هُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ﴿۲۶﴾

انہیں فرما دیجئے کہ ہمیں تمہیں اللہ تعالیٰ جمع فرمائے گا بروز قیامت پھر فیصلہ دے گا ہمارے تمہارے مابین اور وہ بہترین فیصلہ دینے والا اور علم والا ہے۔

یعنی حشر ونشر کے بعد بروز قیامت فیصلہ صحیح ہو جائے گا کہ کون جہنم میں جاتا ہے اور کون جنت میں اور اس کا فیصلہ ہی صحیح ہو جائے گا اس لئے کہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔

قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾

اے محبوب! انہیں یہ تو فرمایئے کہ مجھے ان کی حیثیت تو دکھاؤ جنہیں تم اللہ کے ساتھ ملا کر اس کا شریک بنا رہے ہو افسوس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

ہے تم پر بلکہ وہ اللہ سب پر غالب زبردست ہے اور حکمت والا ہے۔

آلوسی فرماتے ہیں: وَالْمَعْنٰی مَا زَعَمْتُمُوْہُ شَرِیْکًا اَبْرِزْ لِلْعُیُوْنِ وَ ھُوَحَجْرٌوَّ خَشْبٌ تَمَّتْ فَضِیْحَتُکُمْ گویا فرمایا کہ ان سے فرمائیے کہ جن پر تمہارا گمان شریک الٰہی ہونے کا ہے ان کی حقیقت آنکھوں پر ظاہر ہے کہ وہ لکڑی اور پتھر ہیں تو تمہارے گمان کی فضیحت تو واضح ہوگئی۔

پیپل، کیلا، تلسی، کنیر، پتھر، روڑا، چٹان، چاند، سورج اور ستارے یہی تو وہ ہیں جنہیں تم معبود سمجھے بیٹھے ہو اور ان کی حقیقت واضح ہے کہ وہ اپنی مکھی اڑانے کی استعداد نہیں رکھتے تو کتنی جہالت اور کس قدر حماقت ہے کہ ایسے جماد بے جان کو اس قادر ذوالجلال کے برابر شریک کرتے ہو۔

یہاں لفظ کَلَّا فرما کر ردع زعم مشرکین کیا گیا جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اُفٍّ لَّکُمْ وَ لِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فرما کر ملامت فرمائی تھی۔ ایسے ہی یہاں کَلَّا فرما کر انہیں جھڑک دیا۔ اس کے معنی ہشت کے بھی ہو سکتے ہیں جیسے بے سمجھ کی بات کا جواب ہشت کہہ کر دے دیتے ہیں ایسے ہی عربی میں کَلَّا اور اُفٍّ لَّکُمْ بولتے ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

اور نہیں بھیجا ہم نے تمہیں اے محبوب! مگر لوگوں کے لئے بشارت دیتا اور ڈر سناتا اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اس پر کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ سے مراد ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر مجاہد سے راوی ہیں: اِنَّہٗ قَالَ فِی الْاٰیَۃِ اَیْ اِلَی النَّاسِ جَمِیْعًا کہ اس سے مراد تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر ہے۔

اور ابن ابی حاتم محمد بن کعب سے راوی ہیں: اِنَّہٗ قَالَ اَیْ لِلنَّاسِ کَافَّۃً۔

اور ایسا ہی عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم قتادہ سے راوی ہیں: اَرْسَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ فَاَکْرَمُھُمْ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَطْوَعُھُمْ لَہٗ۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرب و عجم کی طرف بھیجا پس وہ اللہ کے نزدیک ان میں سب سے زیادہ مکرم اور اس کے سب سے زیادہ اطاعت گزار ہیں۔

ابن عباس سے مروی ہے: اِلَی الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَسَائِرِ الْاُمَمِ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت عرب و عجم اور تمام امتوں کی طرف ہے۔

علامہ خفاجی فرماتے ہیں: وَاَصْلُہٗ مَا اَرْسَلْنَاکَ لِشَیْءٍ مِّنَ الْاَشْیَاءِ اِلَّا لِتَبْلِیْغِ النَّاسِ کَافَّۃً۔ اصل معنی یہ ہیں کہ ہم نے تمہیں نہیں بھیجا کسی شے کی طرف مگر تمام لوگوں کو تبلیغ کے لئے۔

اور ابوحیان کہتے ہیں: مَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا کَافًّا وَ مَانِعًا لِلنَّاسِ عَنِ الْکُفْرِ وَالْمَعَاصِیْ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر روکنے والا اور منع کرنے والا لوگوں کو کفر و معاصی سے۔

اور علامہ زمخشری کہتے ہیں: اَیْ مَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رِسَالَۃً کَافِیَۃً اَیْ عَامَّۃً لَھُمْ مُحِیْطَۃً بِھِمْ لِاَنَّھَا اِذَا شَمَلَتْھُمْ فَقَدْ کَفَتْھُمْ عَنْ اَنْ یَّخْرُجَ مِنْھَا اَحَدٌ مِّنْھُمْ۔ ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر بھیجنا عام کہ آپ کی رسالت ان پر محیط ہے اس لئے کہ جب سب پر محیط ہوگی تو ہر ایک کو روکا جا سکے گا اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کا اثر عام ہے۔

گویا یہ حکم ایسا ہے کہ دوسری جگہ فرمایا: قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

تو حضور متبعین کو بشارت دیتے اور ڈر سناتے تشریف لائے۔ لیکن جو مصر علی الغی والضلال ہیں وہ نہیں جانتے۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ پورا اگر تم سچے ہو۔

اس میں مشرکین کا تخاطب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین سے ہے اس کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ دیا گیا:

قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

کہ اے محبوب! اور اے ایمان والو! انہیں کہہ دو کہ تمہارا دن مقرر ہے جو ایک دن نہ پیچھے ہوگا نہ آگے۔

علامہ طیبی فرماتے ہیں: هُوَ مِنْهُ سَالُوْا عَنْ وَقْتِ اِرْسَاءِ السَّاعَةِ وَاُجِيْبُوْا عَنْ اَحْوَالِهِمْ فِيْهَا۔ یہ ان کے سوال کا جواب ہے جو انہوں نے قیامت کے وقت کے متعلق پوچھا تھا اس کا جواب دیا گیا۔ گویا ارشاد ہوا:

دَعُوا السُّوَالَ عَنْ وَقْتِ اِرْسَائِهَا فَاِنَّ كَيْنُوْنَتَهُ لَا بُدَّ مِنْهُ بَلْ سَلُوْا عَنْ اَحْوَالِ اَنْفُسِكُمْ حَيْثُ تَكُوْنُوْنَ مَبْهُوْتِيْنَ مُتَحَيِّرِيْنَ فِيْهَا مِنْ هَوْلِ مَا تُشَاهِدُوْنَ فِيْهِ اَلْيَقُ بِحَالِكُمْ مِنْ اَنْ تَسْئَلُوْا عَنْهُ وَهُوَ كَمَا تَرٰى۔

گویا ارشاد ہوا کہ چھوڑو اس کا سوال کہ وہ کب آئے گی اس لئے کہ وہ تو ضرور آنی ہے جسے قیامت کہتے ہیں بلکہ تمہیں یہ پوچھنا چاہئے کہ اس وقت تمہاری جانوں پر کیا بنے گی جب کہ تم مبہوت و متحیر ہوگے ان احوال واہوال سے جو دیکھو گے تو یہ زیادہ مناسب ہے کہ اس کی بابت پوچھے اس سے کہ اس کا وقت پوچھ رہے ہو۔

وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى - وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَا اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ - وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ - يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ - يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَغَيْرُهٗ وَغَيْرُهٗ۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴿۸﴾ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ - اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ - اِلٰى غَيْرِ النِّهَايَةِ۔ ان تمام نقشوں کو بھلا کر اپنی ڈھٹائی سے کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع - سورۃ سبا - پ ۲۲

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾

اور کافر بولے ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے اس قرآن پر اور نہ ان کتابوں پر جو اس سے آگے تھیں اور اگر تم دیکھو کہ جب ظالم اپنے رب کے پاس کھڑے کئے جائیں گے ان میں سے ایک دوسرے پر بات ڈالے گا وہ جو کمزور تھے ان سے کہیں گے جو متکبر تھے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

اور جو متکبر لوگ تھے وہ ان سے کہیں گے جو کمزور تھے کیا ہم نے تمہیں روک رکھا تھا ایمان و ہدایت سے بعد اس کے کہ آئی تمہارے پاس وہ ہدایت بلکہ تم خود مجرم تھے

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور کہیں گے وہ جو کمزور تھے ان سے جو متکبر تھے کہ یہ تو لیل ونہار کے انقلاب کا داؤ تھا جبکہ تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کریں اور اس کے برابر دوسرا معبود مانیں اور دل ہی دل میں پچھتانے لگے جب عذاب دیکھا اور ہم نے ڈال دیئے طوق ان کی گردنوں میں جو منکر تھے ان کا کوئی بدلہ نہیں مگر وہی جو کچھ وہ کرتے تھے

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا تو وہاں کے متمول آسودہ حالوں نے یہی کہا کہ تم جو دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کے منکر ہیں

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾

اور بولے ہم مال اور اولاد میں سب سے زیادہ ہیں اور ہم پر عذاب نہیں آ سکتا

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع

اے محبوب! آپ فرما دیں میرا رب بے شک رزق وسیع کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگی کرتا ہے لیکن بہت لوگ نہیں جانتے

## حل لغات چوتھا رکوع - سورۃ سبا - پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ - اور | قَالَ - بولے | الَّذِيْنَ - وہ جو | كَفَرُوْا - کافر تھے |
| لَنْ - ہرگز نہ | نُّؤْمِنَ - ایمان لائیں گے ہم | بِهٰذَا - اس | الْقُرْاٰنِ - قرآن پر |
| وَ - اور | لَا - نہ | بِالَّذِيْ - ان کتابوں پر جو | بَيْنَ يَدَيْهِ - اس سے پہلے ہیں |
| وَ - اور | لَوْ - اگر | تَرٰٓى - دیکھے تو | اِذِ - جب |
| الظّٰلِمُوْنَ - ظالم | مَوْقُوْفُوْنَ - کھڑے ہوں گے | عِنْدَ - نزدیک | رَبِّهِمْ - اپنے رب کے |
| يَرْجِعُ - لوٹائے گا | بَعْضُهُمْ - بعض ان کا | اِلٰى - طرف | بَعْضِ - بعض کی |
| الْقَوْلَ - بات کو | يَقُوْلُ - کہیں گے | الَّذِيْنَ - وہ جو | اسْتُضْعِفُوْا - کمزور تھے |
| لِلَّذِيْنَ - ان کو جو | اسْتَكْبَرُوْا - متکبر تھے | لَوْ - اگر | لَآ - نہ |
| اَنْتُمْ - ہوتے تم | لَكُنَّا - تو ہوتے ہم | مُؤْمِنِيْنَ - مومن | قَالَ - کہیں گے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| الَّذِیْنَ۔وہ جو | اسْتُکْبِرُوْا۔متکبر تھے | لِلَّذِیْنَ۔ان کو جو | اسْتُضْعِفُوْا۔کمزور تھے |
| اَ۔کیا | نَحْنُ۔ہم نے | صَدَدْنٰکُمْ۔روکا تھا تم کو | |
| عَنِ الْھُدٰی۔ہدایت سے | بَعْدَ۔بعد اس کے کہ | اِذْ۔جب | جَآءَ۔آئی |
| کُمْ۔تمہارے پاس | بَلْ۔بلکہ | کُنْتُمْ۔تھے تم | مُّجْرِمِیْنَ۔مجرم |
| وَ۔اور | قَالَ۔کہیں گے | الَّذِیْنَ۔وہ جو | اسْتُضْعِفُوْا۔کمزور تھے |
| لِلَّذِیْنَ۔ان کو جو | اسْتُکْبِرُوْا۔متکبر تھے | بَلْ۔بلکہ | مَکْرُ۔تدبیریں |
| الَّیْلِ۔رات | وَ۔اور | النَّھَارِ۔دن کی | اِذْ۔جب |
| تَاْمُرُوْنَنَآ۔حکم دیتے تھے تم ہم کو | | اَنْ۔یہ کہ | نَّکْفُرَ۔کفر کریں ہم |
| بِاللّٰہِ۔اللہ کے ساتھ | وَ۔اور | نَجْعَلَ۔بنائیں ہم | لَہٗٓ۔اس کے لئے |
| اَنْدَادًا۔شریک | وَ۔اور | اَسَرُّوا۔چھپائیں گے | النَّدَامَۃَ۔ندامت کو |
| لَمَّا۔جب کہ | رَاَوُا۔دیکھیں گے | الْعَذَابَ۔عذاب | وَ۔اور |
| جَعَلْنَا۔کئے ہم نے | الْاَغْلٰلَ۔طوق | فِیْٓ۔بیچ | اَعْنَاقِ۔گردنوں |
| الَّذِیْنَ۔ان کے جو | کَفَرُوْا۔کافر ہیں | ھَلْ۔نہیں | یُجْزَوْنَ۔بدلہ دیئے جاؤ گے |
| اِلَّا۔مگر | مَا۔جو | کَانُوْا۔تھے | یَعْمَلُوْنَ۔وہ عمل کرتے |
| وَ۔اور | مَآ۔نہ | اَرْسَلْنَا۔بھیجا ہم نے | فِیْ۔بیچ |
| قَرْیَۃٍ۔کسی بستی کے | مِّنْ نَّذِیْرٍ۔کوئی ڈرانے والا | اِلَّا۔مگر | قَالَ۔کہا |
| مُتْرَفُوْ۔دولت مندوں | ھَآ۔اس کے نے | اِنَّا۔بے شک ہم | بِمَآ۔اس کے ساتھ جو |
| اُرْسِلْتُمْ۔بھیجے گئے ہو تم | بِہٖ۔اس کے ساتھ | کٰفِرُوْنَ۔انکار کرتے ہیں | وَ۔اور |
| قَالُوْا۔بولے | نَحْنُ۔ہم | اَکْثَرُ۔زیادہ ہیں | اَمْوَالًا۔مال میں |
| وَّ۔اور | اَوْلَادًا۔اولاد میں | وَّ۔اور | مَا۔نہ |
| نَحْنُ۔ہم | بِمُعَذَّبِیْنَ۔سزا دیئے جائیں | قُلْ۔فرمایئے | اِنَّ۔بے شک |
| رَبِّیْ۔میرا رب | یَبْسُطُ۔فراخ کرتا ہے | الرِّزْقَ۔رزق | لِمَنْ۔جس کے لئے |
| یَّشَآءُ۔چاہے | وَ۔اور | یَقْدِرُ۔تنگ کرتا ہے | وَ۔اور |
| لٰکِنَّ۔لیکن | اَکْثَرَ۔اکثر | النَّاسِ۔لوگ | لَا۔نہیں |
| یَعْلَمُوْنَ۔جانتے | | | |

## خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع۔سورۃ سبا۔پ ۲۲

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ ط

اور کافر بولے ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے اس قرآن پر اور نہ ان کتابوں پر جو اس سے پہلے نازل ہوئیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

یعنی توریت وانجیل اور زبور گویا وہ اپنے حسد باطنی کے ماتحت نہ قرآن کریم مانتے تھے نہ توریت وانجیل وزبور پر ایمان لاتے تھے۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِالْقَوْلَ ۚ

اور اگر دیکھو جب ظالم کھڑے ہوں اپنے رب کے پاس ان میں ایک دوسرے پر باتیں لوٹائے گا۔

یعنی جو لوگ گمراہ ہوئے وہ گمراہ کرنے والوں پر بات ڈالیں گے اور گمراہی کی ذمہ داری ان پر تھوپیں گے اور کہیں گے۔

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾

کمزور غربا متکبر لوگوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے اور ہمیں گمراہ نہ کرتے تو ہم ضرور ایمان لانے والوں میں ہوتے۔

یعنی غربا قوم اپنے سرداروں سے کہیں گے کہ اگر تم ہمیں ایمان لانے سے نہ روکتے تو ہم ضرور ہی مومن ہوتے۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

وہ جو متکبر تھے ان سے کہیں گے جو کمزور تھے کیا ہم نے تمہیں روکا تھا ہدایت قبول کرنے سے بعد اس کے کہ وہ ہدایت تمہارے پاس آئی۔ بلکہ تم خود مجرم تھے۔

اس پر غرباء ضعیف جواب دیں گے:

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْۤ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور کہیں گے ضعیف لوگ متکبر سرداروں سے (کہ اگر تم ہمیں گمراہ نہ کرتے تو تمہارے شب وروز کے مکر اور ہمیں شرک پر ابھارنے والے کون تھے) یہی تمہارے لیل ونہار کے مکر تھے جس سے تم ہمیں شرک کی طرف بلاتے اور حکم کرتے کہ اللہ سے کفر کریں اور اس کے برابر بتوں کو معبود ٹھہرائیں۔ اب دل ہی دل میں اپنی ندامت کئے ہوئے موجب عذاب دیکھا اور ہم نے ڈال دیئے ان کے گلوں میں طوق آگ کے جو منکر تھے کیا ایسے منکروں کا سوا اس کے اور کیا ہے یہی کہ جیسا کیا ویسا پایا۔

آیۂ کریمہ میں ضعیف ومتمول متکبر تابع ومتبوع کا تذکرہ ہے۔ ان میں بہکانے والے اور بہک کر ایمان نہ لانے والوں کا ذکر ہے اور کافر لوگوں کی سزا جہنم فرمائی ہے اور اس امر کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ بہکانے والے اور بہکنے والے دونوں کی سزا یہی ہے کہ وہ جہنم میں جائیں گے آگے ارشاد ہے:

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور ہم نے جب کبھی کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا تو وہاں کے مالدار آسودہ حال یہی بولے کہ تم جو لے کر بھیجے گئے ہم اس سے منکر اور کفر کرتے ہیں۔

اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان منکروں کی تکذیب وانکار سے رنجیدہ نہ ہوں کفار کا انبیا علیہم السلام کے ساتھ یہی طور طریقہ رہا ہے اور مالدار لوگ یہی اپنے مال واولاد کے غرور میں تکذیب انبیا کرتے رہے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

## آیۂ کریمہ کا شانِ نزول

دو شخص آپس میں شریک تجارت تھے ان میں سے ایک ملک شام کو گیا اور ایک مکہ مکرمہ میں رہا جب نبی کریم ﷺ مبعوث ہوئے اور اس نے ملک شام میں حضور ﷺ کی بعثت کی خبر سنی تو اپنے شریک کو خط لکھا اور حضور ﷺ کا مفصل حال معلوم کیا اس کے شریک نے جواب میں حضور ﷺ کا اعلان نبوت لکھ کر بتایا کہ ان کی پیروی ابھی تک چھوٹے درجے کے غریب و حقیر لوگوں نے کی ہے بڑے متمول اور صنادید ابھی پیرو نہیں ہوئے۔

جب یہ جواب شام میں اسے ملا وہ علی الفور تجارتی کام چھوڑ کر مکہ مکرمہ آیا اور آتے ہی اپنے شریک سے کہا مجھے حضور ﷺ کی خدمت میں جانا ہے چنانچہ پتا لے کر وہ حاضر دربار ہوا اور عرض کی حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم آپ دنیا کو کیا دعوت دیتے ہیں اور جو آپ کی پیروی کرے اس سے کیا چاہتے ہیں۔

حضور ﷺ نے جو انہیں فرمایا وہ یہ تھا کہ بت پرستی چھوڑ کر ایک وحدہ لاشریک کی عبادت چاہتا ہوں پھر حضور ﷺ نے اسے احکام اسلام بتائے۔

یہ گفتگو اس کے دل میں اثر کر گئی وہ توراۃ و انجیل کا عالم تھا بے ساختہ عرض کرنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بے شک اللہ کے رسول ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا تو نے کیسے جانا کہ ہم سچے رسول ہیں۔

اس نے عرض کی کہ جب کبھی کوئی نبی آیا اس کی اتباع کے لئے اول غریب لوگ ہی آگے آتے ہیں یہ سنت اللہ ہمیشہ سے جاری رہی ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور منکروں کا بیان بھی فرمایا:

**وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾**

اور منکر لوگ بولے ہم اولاد اور مال میں زیادہ ہیں اور ہم پر عذاب نہیں ہوسکتا۔

یعنی جب دنیا میں ہم خوش حال ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے افعال سے خوش ہے تو آخرت میں بھی ہم پر عذاب نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس خیال کا جواب دیتا ہے:

**قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾**

اے محبوب! فرمادیجئے کہ بے شک میرا رب رزق کشادہ کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس پر چاہے لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

یعنی فراخی و وسعت بھی بطور ابتلاء و امتحان ہوتی ہے تو کشادگی رزق رضاء الٰہی کی دلیل نہیں ایسے ہی تنگی و عسرت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی پر دلیل نہیں۔ فراخی گنہگار پر بھی ہوتی ہے اور متبع احکام پر بھی یہ سب اس کی حکمت ہے اسے ثواب آخرت پر قیاس کرنا جہالت ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع ۔ سورۃ سبا ۔ پ ۲۲

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ؕ

اور کافر بولے ہم ہرگز اس قرآن اور اس سے پہلے جو کتابیں ہیں ان پر ایمان نہیں لاتے۔

یعنی زبور کو مانتے ہیں نہ انجیل اور تورات کو نہ قرآن کریم کو چنانچہ ارشاد ہے:

وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضِ الْقَوْلَ ۚ

اور اگر تم دیکھو جبکہ ظالم مشرک اپنے رب کے حضور کھڑے ایک دوسرے پر بات ڈال رہے ہوں گے۔

یہ مخاطبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے یا ہر اس مومن سے جو وہاں حاضر ہو تو خلاصہ مفہوم آیت یہ ہوا: وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ هُمْ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ اَیْ فِیْ مَوْقِفِ الْمُحَاسَبَةِ ۔ یعنی جب وہ محاسبہ کے میدان میں کھڑے ہوں تو اگر آپ اے محبوب یا ایمان والو دیکھو کہ

یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضِ الْقَوْلَ ۚ ۔ اَیْ یَتَحَاوَرُوْنَ وَیَتَرَاجَعُوْنَ الْقَوْلَ ۔ یعنی ایک دوسرے پر بات ڈالیں گے وہ کیا بات ڈالیں گے اسے آگے ظاہر فرمایا جاتا ہے:

یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَکُنَّا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾

کمزور کہیں گے اپنے متکبر سرداروں سے جو دنیا میں تھے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے۔

یعنی تمہاری طرف سے اگر غی وضلالت کی تحریک نہ ہوتی اور تم ہمیں ہدایت قبول کرنے سے نہ روکتے تو ہم جو تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے تھے ضرور مانتے اور ایمان لے آتے تو متکبر کہیں گے اور متمولین قوم کے سردار جواب میں کہیں گے:

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰکُمْ عَنِ الْهُدٰی بَعْدَ اِذْ جَآءَکُمْ بَلْ کُنْتُمْ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۲﴾

بولیں گے متکبر ضعیف لوگوں سے کیا ہم نے تمہیں ہدایت سے روکا بعد اس کے کہ جب تمہیں ہدایت آئی بلکہ تم خود ہی مجرم تھے۔

گویا وہ اس سے صاف انکار کر دیں گے اور بطریق استفہام انکار کہیں گے ہم نے تمہیں کب روکا تھا۔ بلکہ تم خود ہی جرم وشرک کے عادی وخوگر تھے تو اس پر غرباء وکمزور جواب دیں گے۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا بَلْ مَکْرُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّکْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ

اور کہیں گے وہ جو ضعیف تھے ان سے جو متکبر اور سردار تھے کہ تمہاری چالیں ہمارے ساتھ دن رات رہیں جب تم ہمیں حکم کرتے تھے کہ ہم اللہ کی نافرمانی کریں اور اس کے مقابل غیر کو خدا مانیں۔

اس قسم کی باہمی باتیں ہوں گی اس کے بعد آخری نتیجہ بیان فرمایا جاتا ہے:

وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْٓ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور وہ چھپائیں گے اپنی ندامت جبکہ عذاب دیکھیں گے اور کیا ہم نے طوق ان کی گردنوں میں جو کافر ہوئے کیا بدلہ دیا جاتا انہیں مگر وہی جو انہوں نے کیا۔

یعنی وہ شرما کر اپنی ندامت چھپائیں گے اور عذاب دیکھ کر پچھتائیں گے اور مبہوت ہو کر رہ جائیں گے اس وقت ان میں بولنے جواب دینے کی طاقت ہی نہ رہے گی۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

هَلْ يُجْزَوْنَ۔ یہاں ہل نافیہ ہے جس کے معنی ہوتے ہیں: اَیْ لَا یُجْزَوْنَ اِلَّا مِثْلَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ مِنَ الشَّرِّ۔ یعنی ہماری طرف سے کوئی بدلہ نہیں مگر وہی جیسا وہ عمل کرتے رہے وَحَاصِلُهٗ لَا یُجْزَوْنَ اِلَّا شَرًّا۔ آگے ارشاد ہے:

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور جو بھی بستی ہے اس میں ہم نے اپنا نذیر بھیجا مگر متمول یہی کہتے رہے کہ ہم تمہاری رسالت سے منکر ہیں۔

یعنی مشرکین و مجرمین آج ہی انکار نہیں کر رہے بلکہ ہمیشہ سے ہی یہ ایسے ہی منکر و جحود رہے ہیں اور ان کے مالدار خصوصیت سے انکاری رہے ہیں چنانچہ آیت کریمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ اے محبوب! ان صنادید مکہ کی مخالفت پر کچھ غم نہ فرمائیں یہ آپ کے اگر مخالف ہیں تو آپ سے پہلے انبیاء کرام کے پہلے لوگ مخالف رہے ہیں اور مترفین یعنی متمولین کو خاص طور پر اس لئے بیان کیا کہ وہ عموماً آفت مال سے متاثر ہو کر اپنی شہوات اور طمع دنیا میں منہمک رہے ہیں۔ برخلاف غربا اور فقراء قوم کے کہ ان میں قبولیت کا مادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث ہرقل میں بھی غربا کا ایمان لانا جب بیان ہوا تو اس نے کہا یہ علامت تو ان کی صداقت و ہدایت کی ہے پہلے نبیوں پر بھی غربا ہی کثرت سے ایمان لائے اور متمولین تو برسر پرخاش ہی رہے۔

چنانچہ اہل مکہ قریش کا یہی قول تھا کہ ہم مال و اولاد کے اعتبار سے زیادہ ہیں ہمیں عذاب نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۵﴾

اور مالدار قریش بولے ہم مال و اولاد میں زیادہ ہیں لہٰذا ہم معذب نہیں ہوں گے۔

اس لئے کہ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ جو دنیا میں عزت سے بسر کرے گا وہ آخرت میں بھی عزت سے ہی رہے گا۔ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ اِنَّ الْمَالَ وَالْوَلَدَ یَدْفَعُ الْعَذَابَ عَنْهُمْ۔ اور عام مشرکین بھی کہتے تھے کہ اِنَّ الْمُنْعَمَ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا مُنْعَمٌ عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرَةِ۔ دنیا میں عیش و عشرت سے رہنے والا آخرت میں بھی عیش ہی کرے گا۔

حالانکہ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ ہم سے کفر کرنے والوں کے لئے ہم دنیا اتنی فراخ کرتے ہیں کہ ان کے گھر چاندی کی چھتوں کے ہوتے ان کے مکانوں کی سیڑھیاں سونے کی اور ان کے بیٹھنے کے تخت سونے کے ہوتے ہیں اور یہ سب دنیا ہی دنیا کے لئے ہے اور آخرت کی نعمتیں امت کے مومنین کے لئے ہیں۔

وَلَوْلَاۤ اَنْ یَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُیُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَیْهَا یَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۵﴾

چنانچہ آخر میں ارشاد ہے کہ اے محبوب انہیں مطلع کر دیجئے اور

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

فرمادیجئے کہ میرا رب فراخ کرتا ہے رزق جسے چاہے اور تنگ کرتا ہے جس پر چاہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔
یہ فراخی وتنگی اس کی حکمت کے ماتحت ہے ایک احمق فارغ البال وسیع الحال ہوتا ہے اور ایک عالم دانہ دانہ کو ترستا ہے کسی نے خوب کہا ہے:

وَ مِنَ الدَّلِيْلِ عَلَى الْقَضَآءِ وَ حُكْمِهٖ ۔ بُؤْسُ اللَّبِيْبِ وَ طِيْبُ عَيْشِ الْاَحْمَقِ

## بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع-سورۃ سبا-پ ۲۲

وَ مَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَ هُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور نہیں تمہارے مال اور اولاد اس قابل کہ تمہیں ہمارے قریب پہنچا سکیں مگر وہ جو ایمان لائیں اور عمل صالح کریں تو وہی اس قابل ہیں کہ ان کے لئے دو چند بدلہ ہے ان کے عملوں کا صلہ اور وہ بالا خانوں میں امن سے ہیں

وَ الَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

اور وہ جو کوشش کریں ہماری آیتیں کمزور کرنے کی وہ یہ ہیں کہ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾

فرمادیجئے میرا رب بے شک وسیع کرتا ہے رزق جس کے لئے چاہے اپنے بندوں میں اور تنگی فرماتا ہے اس کے لئے اور جو تم خرچ کرتے ہو کسی چیز کو اللہ کے لئے وہ اس کے بدلے میں دے گا اور وہ بہتر رزاق ہے

وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اَهٰۤؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾

اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں پوجتے تھے

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

کہیں گے پاکی ہے تجھے تو ہمارا مالک ہے نہ وہ بلکہ وہ جنوں کو پوجتے تھے اکثر ان کے انہیں پر ایمان رکھتے تھے

فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ وَ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾

تو آج نہیں قوت رکھتے تم میں بعض بعض کے نفع کی نہ نقصان کی اور ہم فرمائیں گے ان مشرکوں کو کہ اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴۳﴾

اور جب ان پر پڑھی جائیں ہماری آیتیں روشن تو کہتے ہیں یہ نہیں مگر ایک آدمی کہ تمہیں روکتا ہے اس سے جو پوجتے تھے تمہارے باپ دادا اور کہتے ہیں یہ کچھ نہیں مگر ٹھہرا ہوا افترا اور کافر بولے سچائی سے جب ان کے پاس آیا یہ کیا ہے مگر کھلا جادو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَ مَآ
اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾
وَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَ مَا بَلَغُوْا
مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ
كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾

اور جو ہم نے کتابیں انہیں دیں جنہیں پڑھتے ہوں نہ تم
سے قبل ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا
اور جھٹلایا ان سے اگلوں نے اور یہ اس کے دسویں حصہ کو
بھی نہ پہنچے جو ہم نے انہیں دیا تھا تو انہوں نے ہمارے
رسولوں کو جھٹلایا تو کیسا ہوا میرے انکار کر بدلہ

## حل لغات پانچواں رکوع-سورۃ سبا-پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ-اور | مَآ-نہیں | اَمْوَالُكُمْ-تمہارے مال | وَ-اور |
| لَآ-نہ | اَوْلَادُكُمْ-تمہاری اولاد | بِالَّتِيْ-ایسی کہ | تُقَرِّبُكُمْ-نزدیک کرے |
| تمہیں | عِنْدَنَا-ہمارے | زُلْفٰٓى-قریب | اِلَّا-مگر |
| مَنْ-جو | اٰمَنَ-ایمان لائے | وَ-اور | عَمِلَ-عمل کرے |
| صَالِحًا-اچھے | فَاُولٰٓئِكَ-تو یہ لوگ | لَهُمْ-ان کے لئے | جَزَآءُ-بدلہ ہے |
| الضِّعْفِ-دگنا | بِمَا-جو | عَمِلُوْا-عمل کئے | وَ-اور |
| هُمْ-وہ | فِي-بیچ | الْغُرُفٰتِ-بالاخانوں کے | اٰمِنُوْنَ-امن میں ہوں گے |
| وَ-اور | الَّذِيْنَ-وہ جو | يَسْعَوْنَ-کوشش کرتے ہیں | فِيْٓ-بیچ |
| اٰيٰتِنَا-ہماری آیتوں کے | مُعٰجِزِيْنَ-عاجز کرنے والے | | اُولٰٓئِكَ-یہ لوگ |
| فِي-بیچ | الْعَذَابِ-عذاب کے | مُحْضَرُوْنَ-حاضر کئے جائیں گے | |
| قُلْ-فرمادیں | اِنَّ-بے شک | رَبِّيْ-میرا رب | يَبْسُطُ-فراخ کرتا ہے |
| الرِّزْقَ-رزق | لِمَنْ-جس کے لئے | يَّشَآءُ-چاہے | مِنْ عِبَادِهٖ-اپنے بندوں |
| میں سے | وَ-اور | يَقْدِرُ-تنگ کرتا ہے | لَهٗ-اس کے لئے |
| وَ-اور | مَآ-جو | اَنْفَقْتُمْ-تم خرچ کرو | مِّنْ شَيْءٍ-کوئی چیز |
| فَهُوَ-تو وہ | يُخْلِفُهٗ-اس کا بدلہ دیتا ہے | وَ-اور | هُوَ-وہ ہے |
| خَيْرُ-بہتر | الرّٰزِقِيْنَ-رزق دینے والا | وَ-اور | يَوْمَ-جس دن |
| يَحْشُرُ-اکٹھا کرے گا | هُمْ-ان کو | جَمِيْعًا-سب کو | ثُمَّ-پھر |
| يَقُوْلُ-کہے گا | لِلْمَلٰٓئِكَةِ-فرشتوں کو | اَ-کیا | هٰٓؤُلَآءِ-یہ وہ ہیں |
| اِيَّا-خاص | كُمْ-تمہاری | كَانُوْا-ہی | يَعْبُدُوْنَ-پوجا کرتے تھے |
| قَالُوْا-کہیں گے | سُبْحٰنَكَ-تو پاک ہے | اَنْتَ-تو | وَلِيُّنَا-ہمارا مالک ہے |
| مِنْ دُوْنِهِمْ-ان کے سوا | بَلْ-بلکہ | كَانُوْا-وہ تھے | يَعْبُدُوْنَ-پوجتے |
| الْجِنَّ-جنوں کو | اَكْثَرُ-اکثر | هُمْ-ان کے | بِهِمْ-ان پر |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| مُّؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لانے والے ہیں | | فَالْیَوْمَ۔ تو آج | لَا۔ نہیں |
| یَمْلِكُ۔ مالک ہوگا | بَعْضُكُمْ۔ بعض تمہارا | لِبَعْضٍ۔ بعض کے | نَّفْعًا۔ نفع |
| وَّ۔ اور | لَا۔ نہ | ضَرًّا۔ نقصان کا | وَ۔ اور |
| نَقُوْلُ۔ کہے گا | لِلَّذِیْنَ۔ ان کو جو | ظَلَمُوْا۔ ظالم ہیں | ذُوْقُوْا۔ چکھو |
| عَذَابَ۔ عذاب | النَّارِ۔ آگ کا | الَّتِیْ۔ وہ کہ | كُنْتُمْ۔ تھے تم |
| بِهَا۔ اس کو | تُكَذِّبُوْنَ۔ جھٹلاتے | وَ۔ اور | اِذَا۔ جب |
| تُتْلٰی۔ پڑھی جاتی ہیں | عَلَیْهِمْ۔ ان پر | اٰیٰتُنَا۔ ہماری آیتیں | بَیِّنٰتٍ۔ روشن |
| قَالُوْا۔ کہتے ہیں | مَا۔ نہیں | هٰذَآ۔ یہ | اِلَّا۔ مگر |
| رَجُلٌ۔ ایک آدمی جو | یُّرِیْدُ۔ چاہتا ہے | اَنْ۔ یہ کہ | یَّصُدَّ۔ روک دے |
| كُمْ۔ تم کو | عَمَّا۔ اس سے کہ | كَانَ۔ تھے | یَعْبُدُ۔ عبادت کرتے |
| اٰبَآؤُكُمْ۔ تمہارے باپ دادا | وَ۔ اور | قَالُوْا۔ بولے | مَا۔ نہیں |
| هٰذَآ۔ یہ | اِلَّا۔ مگر | اِفْكٌ۔ جھوٹ | مُّفْتَرًی۔ گھڑا ہوا |
| وَ۔ اور | قَالَ۔ بولے | الَّذِیْنَ۔ وہ جو | كَفَرُوْا۔ کافر ہیں |
| لِلْحَقِّ۔ حق کے متعلق | لَمَّا۔ جب | جَآءَ۔ آیا | هُمْ۔ ان کے پاس |
| اِنْ۔ نہیں | هٰذَآ۔ یہ | اِلَّا۔ مگر | سِحْرٌ۔ جادو |
| مُّبِیْنٌ۔ ظاہر | وَ۔ اور | مَآ۔ جو | اٰتَیْنٰهُمْ۔ دیں ہم نے ان کو |
| مِّنْ كُتُبٍ۔ کتابیں | یَّدْرُسُوْنَهَا۔ کہ پڑھیں ان کو | | وَ۔ اور |
| مَآ۔ نہ | اَرْسَلْنَآ۔ بھیجا ہم نے | اِلَیْهِمْ۔ ان کی طرف | قَبْلَكَ۔ تم سے پہلے |
| مِنْ نَّذِیْرٍ۔ کوئی ڈرانے والا | وَ۔ اور | كَذَّبَ۔ جھٹلایا | الَّذِیْنَ۔ انہوں نے جو |
| مِنْ قَبْلِهِمْ۔ ان سے پہلے تھے | | وَ۔ اور | مَا۔ نہ |
| بَلَغُوْا۔ پہنچے وہ | مِعْشَارَ۔ دسویں حصہ کو | مَآ۔ جو | اٰتَیْنٰهُمْ۔ دیا ہم نے ان کو |
| فَكَذَّبُوْا۔ تو جھٹلایا انہوں نے | | رُسُلِیْ۔ میرے رسولوں کو | فَكَیْفَ۔ تو کیسا |
| كَانَ۔ ہوا | نَكِیْرِ۔ میرا جھٹلانا | | |

## خلاصہ تفسیر پانچواں رکوع۔سورۃ سبا۔پ ۲۲

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور نہیں تمہارے مال اور اولاد اس قابل کہ تمہیں ہمارے قرب تک پہنچائیں مگر وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے ان کے لئے دو چند بدلہ ہے ان کے عمل کا اور وہ بالا خانوں میں امن سے ہوں گے۔ تو اسے ایک ایک نیکی کے بدلے دس دس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نیکیاں ملیں گی۔

مطلب صاف ہے کہ تم نے جو کہا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا۔ تو یہ خیال خام ہے مال و اولاد کسی کے لئے تقرب الٰہی کا موجب نہ ہوا نہ ہو سکتا ہے سوائے اس کے کہ مومن صالح کا ایمان موجب تقرب ہوتا ہے اور اس کا مال بھی سبب قرب بن جاتا ہے کہ وہ اسے راہ خدا میں خرچ کرتا ہے ایسے ہی اولاد کہ مومن اسے نیک تعلیم دیتا ہے علم دین سکھاتا ہے متقی متورع بناتا ہے ورنہ مال و اولاد دونوں سبب عذاب بھی ہو سکتے ہیں جب کہ اسے لہو و لعب میں خرچ کرے اس سے حرام حاصل کرے اور اولاد کو برے راستہ پر چلائے چنانچہ ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

اور وہ جو ہماری آیتوں میں سعی کرے کمزور کرنے کی وہ عذاب میں پھنسے گا۔

اور يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا سے مراد قرآن کریم پر زبان طعن دراز کرنا مراد ہے اور اس سے یہ خیال کرنا کہ ہم اسے لغو اور باطل طریقہ سے لوگوں کو ایمان لانے سے روک لیں گے اور ہمارا یہ مکر اسلام پر چل جائے گا اس سے ہم اسلام کو کمزور کر لیں گے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ۔ مثال اس کی جو اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اسے ایک ایک نیکی کے بدلے دس دس نیکیاں ملیں گی اور ضعف فرما کر سات سو تک کی مثال دے کر اس سے بھی زیادہ کا امیدوار بنانا اور وہ جنت کے جھروکوں میں امن و امان سے ہوں۔

پھر آخرت کے متعلق ان کا یہ عقیدہ کہ مرنے کے بعد اٹھنا ہی نہیں ہے تو عذاب ثواب کیسا یہ محض باطل اور لغو ہے ایسے لوگ عذاب میں پھنسیں گے اور ان کی مکاریاں اور عیاریاں ان کے کسی کام نہ آئیں گی۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

فرما دیجئے بے شک میرا رب وسیع رزق فرماتا ہے جس پر چاہے اپنے بندوں میں سے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لئے چاہے۔

اپنی حکمت سے یعنی جس کے لئے علم اللہ میں وسعت رزق تھی اس پر وسعت اور جس کے لئے تنگی رزق مقدر کی گئی اس کے لئے تنگی رزق ہوتی ہے۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

اور جو کچھ خرچ کرو اللہ کی راہ میں وہ اس کا بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

اور یہ بدلہ دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں تو ضرور ہی ملے گا۔ پھر یہ انفاق فی سبیل اللہ کا بدلہ صرف مسلمان کے ہی لئے ہے کافر کو نہیں اس لئے کہ کافر جو بھی خرچ کرتا ہے اس پر صاف وعید شدید ہے: فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ وہ ہرگز ہرگز قبول نہ ہوگا اگرچہ روئے زمین سونے سے بھر کر بھی بدلہ دے مومن کے لئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بخاری و مسلم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔

دوسری حدیث میں ہے۔ صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔ معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے اور تواضع سے مرتبہ بلند ہوتا ہے اور وہ خیر الرازقین بہ این معنی ہے کہ جو کوئی کسی کو دیتا ہے جیسے بادشاہ لشکر کو۔ آقا غلام کو یا صاحب خانہ اپنے عیال کو وہ سب اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اور اس کی بخشی ہوئی روزی سے دیتا ہے۔ رزق اور اس سے منتفع ہونے کے اسباب وہی پیدا فرماتا ہے اسی بنا پر رزاق حقیقی وہ ہے یوں مجازاً کسی کا رزق کسی کے ذریعہ ہو۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے خوب کہا ہے۔

نہ کس میدہاند نہ کس میدہد خدا مے دہاند خدا میدہد

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَآئِكَةِ أَهَٰؤُلَآءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٤٠﴾

اور جس دن محشور فرمائے گا ان سب کو پھر فرمائے گا فرشتوں سے کیا یہ لوگ تمہیں کو پوجتے تھے۔

یعنی مشرکین کو محشور فرما کر اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائے گا کہ یہ لوگ تمہیں اپنا معبود بناتے تھے تو کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ تمہاری پوجا کرتے تھے تو ملائکہ کرام عرض کریں گے جیسا کہ ارشاد ہے:

قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم ۖ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ ۖ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلَا ضَرًّا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿٤٢﴾

فرشتے عرض کریں تیرے وجہ منیر کو پاکی ہے تو ہمارا ولی اور دوست نہ کہ وہ بلکہ وہ جنوں کو پوجتے تھے ان میں کے اکثر انہیں پر ایمان لائے ہوئے تھے تو آج تم میں سے ایک دوسرے کے بھلے برے کا کچھ اختیار نہ رکھے گا اور ہم فرمائیں گے ظالموں سے اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

ملائکہ جواب میں عرض کریں گے الٰہی! ہم تیرے چاہنے والے ہیں ہماری ان سے کوئی دوستی نہیں پھر ہم ان کی پوجا پاٹ سے کیسے خوش ہو سکتے تھے ہم ان سے اور ان کی پوجا سے بری ہیں البتہ یہ شیاطین کے پجاری تھے ان ہی کے یہ مطیع تھے اور یہ غیر خدا کو پوج کر مشرک ہوئے آج وہ جھوٹے معبود اپنے پجاریوں کو کچھ نفع و نقصان پہنچانے کے مالک نہیں اور اپنی پوجا پاٹ کرنے والوں کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہے کہ تم عذاب جہنم کی بھی تکذیب کرتے تھے لہٰذا آج عذاب جہنم کا مزہ چکھو اور دیکھو کہ وہ عذاب سچا تھا یا نہیں۔

مشرکین مکہ عذاب و ثواب کا استہزاء کرتے اور کہتے تھے: ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذَٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ۔ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو عقل سے بعید ہے کہ پھر زندہ ہوں اور یہ بھی کہتے کہ یہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہیں ایک آدمی ہی تو ہیں جس کا تذکرہ آگے ہے:

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ ۚ وَقَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٣﴾

اور جب پڑھی جائیں ان پر ہماری روشن آیتیں تو کہتے ہیں یہ کیا ہیں ایک آدمی کی طرح کہ وہ روکنا چاہتا ہے تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے اور کہتے ہیں یہ کچھ نہیں مگر صرف جوڑا ہوا بہتان ہے اور کافروں نے کہا حق کے لئے جب ان کے پاس آیا یہ کچھ نہیں مگر کھلا ہوا جادو ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یعنی جب دنیا میں ان پر آیات قرآنیہ زبان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے سنائی گئیں تو اپنے حسد و عناد باطنی سے بکنے لگے کہ حضور کیا ہیں ایک آدمی اور یہ آیتیں جنہیں وہ خدا کا کلام بتاتے ہیں یہ سب گھڑے ہوئے افتراء و بہتان ہیں معاذ اللہ کلام اللہ نہیں ہیں۔

حالانکہ انہوں نے اپنی کفر کی ظلمت میں یہ بھی بک دیا اور کلام حق کی شان میں کہہ دیا جب کہ ان سے اس کا مقابلہ نہ ہو سکا تو جادو سے تشبیہ دے دی اور کلام حق تعالیٰ کو سحر مبین کہہ دیا۔ چنانچہ آگے اس کا جواب ارشاد ہے:

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾

اور حال یہ ہے کہ ہم نے انہیں کتابیں نہیں دیں جنہیں وہ پڑھتے ہوں اور اے محبوب! آپ سے قبل ہم نے ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا بھی نہیں بھیجا۔

یعنی مشرکین عرب کو نہ کتاب الٰہی سے کچھ ملا نہ آپ سے قبل ان میں کوئی رسول آیا جس کے ذریعہ وہ اپنے دین کی نسبت دین الٰہی سے کرتے۔ تو یہ بلا شبہ اپنے خیال کی پیروی کر رہے ہیں جو ان کا فریب نفس اور اتباع ہوا ہے۔

اس کے بعد کفار مکہ سے پہلے کفار کا حال اجمالاً بیان فرما کر اظہار فرمایا ہے کہ یہ ان کے مقابل کیا ہیں ہم نے انہیں تباہ و ہلاک کر دیا تو ان کا ہلاک کرنا کیا دشوار ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾

اور ان سے پہلوں نے بھی نبیوں کو جھٹلایا تھا اور یہ ان کے دسویں کو بھی نہیں پہنچے جو ہم نے انہیں دیا تھا تو انہوں نے میرے رسولوں کی تکذیب کی تو اس انکار کا انجام کیا ہوا۔

یعنی پہلے مشرکوں نے بھی قریش مکہ کی طرح ہمارے رسولوں کی تکذیب کی اور انہیں ہم نے جو قوت و کثرت مال و اولاد عطا کی تھی ان کے مقابل تو یہ قریش مکہ دسواں حصہ بھی نہیں ان سے پہلے جو تھے وہ عمر و مال و اولاد اور دولت میں ان سے دس گنا سے بھی زیادہ تھے تو جب انہوں نے میرے رسولوں کی تکذیب کی تو اس انکار کے بدلہ میں میرے عذاب کو ان کی کوئی قوت نہ روک سکی اور ان کے کام ان کا کفر و شرک نہ آسکا تو ان کی کیا حقیقت ہے۔

زُلْفٰی بروزن بُشْرٰی ہے قربت کے معنی میں مصدر ہے۔

يُخْلِفُهٗ یہ اخلاف سے لیا گیا ہے ایک چیز کے جانے کے بعد دوسری چیز اس کے قائم مقام کرنے کے معنی دیتا ہے۔

كُتُبٍ۔ کتب کتاب کی جمع ہے اور يَدْرُسُوْنَهَا۔ درس سے مشتق ہے جو پڑھنے کے معنی میں آتا ہے۔

مِعْشَارَ۔ عشر سے لیا گیا ہے اور عشر دسویں حصہ کو کہتے ہیں جیسے مرباع ربع سے لے کر چوتھے حصہ کے معنی دیتا ہے۔

## مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع ـ سورۃ سبا ـ پ ۲۲

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى

اور تمہارے مال اولاد ذریعہ نہیں ہو سکتے ہمارے حضور قریب کرنے کا۔

یہ جملہ مستانفہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس میں عامۃ الناس مخاطب ہیں اور اس میں اس امر کی نفی کی گئی ہے جس وہم میں مشرکین تھے اور کہتے تھے: نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ہم مال و اولاد میں زیادہ ہیں اور

ہم معذب نہیں ہو سکتے۔ وَ هٰذَا النَّفْيُ اَنْ تَكُوْنَ كَثْرَةُ الرِّزْقِ سَبَبًا لِلْقُرْبِ وَ الْكَرَامَةِ وَيَكُوْنَ الْخِطَابُ لِلْكَفَرَةِ۔ اس میں کفار کو ارشاد ہے کہ کثرت اموال واولاد موجب تقریب نہیں ہو سکتے۔

زُلْفٰی سے مراد تقرب ہے۔ زلفة التقرب۔

چنانچہ آگے استثنا فرما کر مومنین کا درجہ ظاہر کیا۔

اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۫ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

مگر جو ایمان لایا اور نیک عمل کئے اس کے لئے اس عمل کا بدلہ دو چند ہے اور وہ بالا خانوں میں امن وامان سے جنت میں ہوں گے۔

یہ اگر استثناء متصل لیا جائے تو خطاب مومن و کافر کے لئے عام مانا جائے گا اور اگر خطاب خاص کفار سے لیا جائے تو استثناء منقطع لیا جا سکتا ہے تو آیہ کریمہ کے یہ معنی ہوں گے: لٰكِنْ مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِيْمَانُهٗ وَعَمَلُهٗ يُقَرِّبَانِهٖ۔ تو خلاصہ معنی یہ ہوئے۔

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِتَقْوٰى اِلَّا الْمُؤْمِنِيْنَ۔ تمہارے مال واولاد تقرب کے موجب نہیں مگر مومن کے لئے کہ انہیں خیرات وصدقات کا صلہ دو چند سے سات سو گنا تک ملے گا۔

اَيْ لَهُمْ اَنْ يُّجَازِيَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى الضِّعْفَ اَيِ الثَّوَابَ الْمُضَاعَفَ فَيُجَازِيْهِمْ عَلَى الْحَسَنَةِ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اَوْ بِاَكْثَرَ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ۔ یعنی وہ حقدار ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ثواب مضاعف دس گنا سے زائد سات سو گنا تک عطا فرماوے۔

اور یہ بدلہ ان کے ایمان اور عمل صالح کا ہے اور وہ غرفات جنت میں اور بلند محلوں میں ہر قسم کی تکالیف ومکروہات سے مامون ومصئون ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

اور وہ جو ہماری آیتوں کی تکذیب میں سعی کرتے ہیں اس زعم باطل سے کہ آیات الٰہی اور انبیا پر غالب آجائیں گے یہ لوگ عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

آلوسی فرماتے ہیں: وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا بِالرَّدِّ وَالطَّعْنِ فِيْهَا۔ وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں طعن اور رد کی سعی کرتے ہیں۔

مُعَاجِزِيْنَ بِحَسْبِ طَعْنِهِمُ الْبَاطِلِ۔ اللہ عزوجل اور انبیا علیہم السلام کو ہرانا چاہتے ہیں اپنے زعم باطل میں اللہ تعالیٰ یا انبیا علیہم السلام کو۔

وَحَاصِلُهٗ زَاعِمِيْنَ سَبْقَهُمْ وَعَدَمَ قُدْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ اَنْبِيَاءِ السَّلَامُ۔ خلاصہ یہ کہ ان کا گمان تھا کہ اللہ تعالیٰ اور انبیا علیہم السلام کو ان پر کوئی قدرت حاصل نہیں۔

اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ۔ لَايَجِدُ مِنْهُمْ مَا . . . نَفْعًا۔ ایسے لوگ عذاب میں ایسے پھنسیں گے کہ اس سے نجات پانے کا کوئی ذریعہ بھی نہ ملے گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ لَهٗ ؕ

فرمادیجئے بے شک میرا رب کشادہ فرماتا ہے رزق جس پر چاہے اپنے بندوں سے اور تنگ کرتا ہے جس کے لئے چاہے۔

اَیْ یُوَسِّعُهٗ سُبْحَانَهٗ عَلَیْهِ تَارَةً وَّ یُضِیْقُهٗ عَلَیْهِ اُخْرٰی فَلَا تَخْشَوُا الْفَقْرَ وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ تَقَرَّبُوْا لَدَیْهِ عَزَّوَجَلَّ بِاَمْوَالِكُمْ وَ تَعَرَّضُوْا لِنَفَحَاتِهٖ جَلَّا وَ عَلَا۔

یعنی کبھی وہ اپنے فضل سے رزق فراخ فرمادیتا ہے اور کبھی اس پر تنگ فرمادیتا ہے تو تمہیں چاہئے فقر و فاقہ کا خوف نہ کرو اور اللہ کی راہ میں خرچ کر کے تقرب الی اللہ اپنے مالوں کے ذریعہ حاصل کر کے نفحات رحمت سے متمتع ہو۔ اس لئے کہ

وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝۳۹

جو کچھ اس کے لئے خرچ کرو گے تو وہ اس کے بدلہ میں تمہیں اجر دیگا۔

اِمَّا فِی الدُّنْیَا بِالْمَالِ كَمَا هُوَ الظَّاهِرُ اَوْ بِالْقَنَاعَةِ الَّتِیْ هِیَ كَنْزٌ لَّا یَفْنٰی۔ خواہ وہ چیز دنیا میں ملے جیسا کہ ظاہر ہے یا قناعت سے کہ وہ ایسا خزانہ ہے کہ کبھی فنا ہی نہیں ہوتا۔ اور وہ بہترین رزاق ہے۔

بخاری مسلم میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَا مِنْ عِبَادٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَكَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَ یَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے نازل ہو کر دعا کرتے ہیں الٰہی! تیری راہ میں خرچ کرنے والے کو بہتر بدلہ دے دوسرا دعا کرتا ہے الٰہی! بخیل و ممسک کا مال تلف کردے۔

اور بیہقی شعب الایمان میں جابر بن عبداللہ سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: كُلُّ مَا اَنْفَقَ الْعَبْدُ لِنَفَقَتِهٖ فَعَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی خَلَفًا ضَامِنًا اِلَّا نَفَقَتُهٗ فِیْ بُنْیَانٍ اَوْ مَعْصِیَةٍ۔ ہر صدقہ اور خرچ کا بدلہ دینے کا اللہ تعالیٰ ذمہ لیتا ہے مگر مکان بنانے یا گناہ کرنے میں جو خرچ کیا جائے وہ بے اجر ہے۔

اور بخاری شریف میں۔ ابن مردویہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْكَ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم، خرچ کر ہم تجھ پر خرچ کریں گے۔

نوادر الاصول میں حکیم ترمذی راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الْمَعُوْنَةَ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ عَلٰی قَدْرِ الْمَئُوْنَةِ۔

اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْكَ وَوَسِّعْ اُوَسِّعْ عَلَیْكَ وَلَا تُضَیِّقْ اُضَیِّقْ عَلَیْكَ وَلَا تَصُرَّ فَاُصِرَّ عَلَیْكَ وَلَا تَخْزُنْ فَاَخْزُنَ عَلَیْكَ اِنَّ بَابَ الْاَرْزَاقِ مَفْتُوْحٌ مِّنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ مُتَوَاصِلٌ اِلَی الْعَرْشِ لَا یُغْلَقُ لَیْلًا وَّ لَا نَهَارًا یُنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْهُ الرِّزْقَ عَلٰی كُلِّ امْرِئٍ بِقَدْرِ نِیَّتِهٖ وَ عَطِیَّتِهٖ وَ صَدَقَتِهٖ وَ نَفَقَتِهٖ فَمَنْ اَكْثَرَ اُكْثِرَ لَهٗ وَ مَنْ اَقَلَّ اُقِلَّ لَهٗ وَ مَنْ اَمْسَكَ اُمْسِكَ عَلَیْهِ یَا زُبَیْرُ فَكُلْ وَ اَطْعِمْ وَلَا تُوْكِ فَیُوْكٰی عَلَیْكَ وَلَا تُحْصِ فَیُحْصٰی عَلَیْكَ وَلَا تُقَتِّرْ فَیُقَتَّرَ عَلَیْكَ وَلَا تُعَسِّرْ فَیُعَسَّرَ عَلَیْكَ الْحَدِیْثَ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

خلاصۂ مفہوم حدیث یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا توسیع کر تجھے وسعت ملے گی تنگی نہ کرو ورنہ تجھ پر تنگی ہوگی۔ صدقہ کر کہ کہیں تجھ پر سختی نہ ہو جمع نہ کر کہیں تیری بداعمالیاں جمع نہ ہو جائیں بے شک رزق کا دروازہ ساتویں آسمان سے عرش تک کھلا ہوا ہے اور وہ رات دن میں بند نہیں ہوتا جو کثرت سے خرچ کرے اللہ اس کے مال میں برکت دیتا ہے جو خرچ میں کمی کرے اللہ اس کے مال میں کمی کرتا ہے۔

جو ممسک ہو اس پر رزق میں امساک ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہر بندے پر اس کی نیت اور خیرات وصدقات کے مطابق رزق عطا فرماتا ہے جو خوب خرچ کرے اللہ اس کے مال میں کثرت کرتا ہے جو کم خرچ کرے اللہ اس کے رزق میں کمی کرتا ہے۔

اے زبیر کھا اور کھلا اور مشک کا منہ بند نہ کر کہ تجھ پر رزق بند ہو جائے گا اور گن گن کر نہ رکھ کہ تجھ کو گن کر ہی دیا جائے گا اور تنگی سے خرچ نہ کر کہ تجھ پر تنگی ہوگی۔ سختی نہ کر کہ تجھ پر سختی ہوگی۔ الیٰ آخر الحدیث

اور وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔ فرمانے سے یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ رزق دینے ہبہ کرنے والے کو مجازاً رازق کہا جا سکتا ہے۔ مگر حقیقتاً رزاق مطلق سوا ذات واجب تعالیٰ کے کوئی نہیں ہو سکتا اور غیر خدا کو رازق بایں اعتبار کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایصال رزق کا واسطہ ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝

اور جس دن محشور کریں گے ہم سب کو پھر کہیں گے فرشتوں سے کیا یہ تمہیں پوجتے تھے۔

یعنی متکبرین اور مستضعفین اور جو غیر اللہ کے پجاری ہیں سب یوم حشر میں جمع کئے جائیں۔

یہاں يَوْمَ۔ ظرف ہے مضمر کے لئے جو متقدم ہے تو گویا اس کے معنی یہ ہوئے: وَاذْكُرْ يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا۔ یاد فرمائیں اس دن کو جب ہم سب کو محشور فرما کر ملائکہ سے فرمائیں۔ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ۔

چنانچہ مروی ہے کہ تمام مخلوق بعد حشر موقف میں کھڑی ہوگی اور ان سے سات ہزار برس تک کلام نہ ہوگی حتیٰ کہ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شفاعت کے لئے کھڑے ہوں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ملائکہ سے یہ فرمائے گا جس کا ذکر ہو چکا۔

جیسے عیسیٰ علیہ السلام سے ارشاد ہوگا: ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔

اور اہل عرب میں شرک کی ابتداء یہ ہے جسے علامہ ابن الوردی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ

اِنَّ سَبَبَ حُدُوْثِ عِبَادَةِ الْاَصْنَامِ فِي الْعَرَبِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ مَرَّ بِقَوْمٍ بِالشَّامِ فَرَاٰهُمْ يَعْبُدُوْنَ الْاَصْنَامَ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا لَهٗ هٰذِهٖ اَرْبَابٌ تَتَّخِذُهَا عَلٰى شَكْلِ الْهَيَاكِلِ الْعَلْوِيَّةِ فَنَسْتَنْصِرُ بِهَا وَ نَسْتَسْقِيْ فَتَبِعَهُمْ وَاَتٰى بِصَنَمٍ اِلَى الْحِجَازِ وَ سَوَّلَ لِلْعَرَبِ فَعَبَدُوْهُ وَاسْتَمَرَّتْ عِبَادَةُ الْاَصْنَامِ فِيْهِمْ اِلٰى اَنْ جَاءَ الْاِسْلَامُ۔

وَحَدَثَتْ عِبَادَةُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِزَمَانٍ كَثِيْرٍ فَبِظُهُوْرِ قُصُوْرِهِمْ عَنْ رُتْبَةِ الْمَعْبُوْدِيَّةِ وَ تَنَزُّهِهِمْ عَنْ عِبَادَتِهِمْ يَظْهَرُ حَالُ سَائِرِ الشُّرَكَاءِ بِطَرِيْقِ الْاَوْلَوِيَّةِ۔

عرب میں بت پرستی جاری ہونے کا بانی عمرو بن لحی ہے وہ اپنی قوم کے ساتھ ملک شام گیا تو اس نے دیکھا کہ وہ بت پوج رہے ہیں اس نے ان سے پوچھا ان لوگوں نے کہا کہ یہ ہمارے رب ہیں جنہیں ہم نے اختیار کیا ہے اور ان کی شکلیں بلند اور لطیف بنائی ہیں تو ان سے ہم مدد مانگتے اور بارش طلب کرتے ہیں۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

عمرو بن لحی اور اس کی قوم نے ان کی پیروی کی اور اپنے ساتھ ایک بت حجاز میں لے آیا اور عرب لوگ بھی اسے پسند کرنے لگے۔

مختصر یہ کہ وہ بھی بت پرستی کرنے لگ گئے اور اس طرح بت پرستی ان میں جاری ہوگئی حتیٰ کہ عہد اسلام آیا اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پرستاری عیسائیوں میں پیدا ہوئی الی آخرہ۔ غرضکہ ملائکہ جناب باری میں عرض کریں گے جس کا تذکرہ آگے آتا ہے:

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

ملائکہ عرض کریں گے الٰہی تیرے وجہ منیر کو پاکی ہے تو ہی ہمارا والی ہے ان سے ہمارا کیا واسطہ بلکہ وہ جنوں اور شیاطین کو پوجتے تھے اکثر ان کے ان پر ایمان رکھتے تھے۔

اس کی تفسیر روح المعانی میں یہ ہے: اَیْ اَنْتَ الَّذِیْ نُوَالِیْهِ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا مُوَالَاةَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ كَاَنَّهُمْ بَیَّنُوْا بِذٰلِكَ بَرَاءَتَهُمْ مِّنَ الرِّضَا بِعِبَادَتِهِمْ۔ یعنی فرشتے عرض کریں گے الٰہی تو ہے جس سے ہماری دوستی ہے نہ کہ یہ لوگ ان سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں گویا ان سے اور ان کی عبادت سے براءت ظاہر کریں گے اور عرض کریں گے۔

بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ۔ بلکہ وہ تو جن وشیاطین کو پوجتے تھے اور انہی پر ایمان رکھتے تھے ان میں سے ایک جماعت انہیں بنات اللہ کہتی تھی جیسا کہ ارشاد ہے: وَجَعَلُوْا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا اس پر ارشاد ہے:

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ

آج کے دن ان میں کا ایک دوسرے کو نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان۔

یعنی نہ ملائکہ سے انہیں نفع پہنچ سکتا ہے نہ نقصان بلکہ جناب باری کی طرف سے ارشاد ہوگا جیسا کہ فرمایا:

وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾

اور ہم فرمائیں گے انہیں جو ظالم ومشرک ہیں چکھو اس آگ کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے۔

اور کہتے تھے عذاب وثواب مرنے کے بعد کچھ نہیں آگے ارشاد ہے:

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾

اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری روشن آیتیں تو کہتے ہیں یہ کیا ہے ایک آدمی جو چاہتا ہے کہ تمہیں روک دے اس سے جنہیں تمہارے باپ دادا پوجتے تھے اور مشرک بولے یہ قرآن کیا ہے مگر نرا دھوکا اور بہتان اور کافر بولے اس حق سے جو ان کے پاس ہمارا حبیب لایا یہ کچھ نہیں مگر کھلا جادو۔

یعنی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے آیات قرآن مشرکین نے سنیں جن میں بطلان شرک اور احقاق توحید ہے تو وہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بکنے لگے (قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ) یہ کچھ نہیں مگر ایک آدمی ہیں اور ان کا منشا یہ ہے کہ تمہیں اپنے پرانے مذہب سے روک دیں اور جنہیں تمہارے باپ دادا پوجتے تھے ان کی پرستش سے باز رکھیں اور ساتھ ہی کلام پاک کی شان میں بولے کہ یہ قرآن بھی کچھ نہیں مگر گھڑا ہوا بہتان ہے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM-ISLAMIA ACADEMY

اور عام کفار بھی کہنے لگے اس کتاب حق کی شان میں جب وہ ان کے سامنے آئی اور وہ اس کے مقابلہ سے عاجز آ گئے تو بول پڑے یہ کچھ نہیں مگر کھلا جادو ہے۔

اس پر جناب باری تعالیٰ عزاسمہ فرماتا ہے کہ یہ بکواس تو وہ جب کرتے جب کہ ان کے پاس ہماری بھیجی ہوئی کوئی کتاب آ چکی ہوتی۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿٤٤﴾

اور نہ دی ہم نے انہیں کوئی کتاب کہ اسے پڑھتے اور نہ بھیجا ہم نے ان کی طرف تم سے قبل کوئی ڈر سنانے والا۔

یعنی کفار مکہ کو ہم نے کوئی کتاب بھی نہ دی اور ان کے پاس آپ سے پہلے کوئی رسول بھی نہ آیا ایسے الزامی جواب قرآن پاک میں اور بھی دیئے ہیں: چنانچہ ارشاد ہے: اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ۔ ایک جگہ ارشاد ہے: اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ۔

یہ اس لئے الزام دیا گیا کہ ہر منکر کسی دلیل سے انکار کرتا ہے لیکن ان کے پاس کوئی دلیل ہی نہیں سوا اپنے عناد اور حسد کے کہ اس سے ہی جو چاہتا ہے وہ بک دیتے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ مشرکین مکہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قبل کوئی رسول بھی نہ آیا کہ اس کے بیانات و ہدایات کے خلاف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم قرار دے سکتے تو ان کے انکار پر ان کے پاس کوئی وجہ و جیہ موجود نہیں۔

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٥﴾

ان سے پہلے جنہوں نے ہمارے رسولوں کی تکذیب کی (اور اس کی سزا میں وہ ہلاک ہوئے) ان کی قوت و تمول اور درازئ عمر میں یہ مکہ والے تو دسویں درجہ کو بھی نہیں پہنچے تو انہوں نے ہمارے رسولوں کی تکذیب کی تو کیا ہوا ان کا انکار کے نتیجہ۔

یہی کہ وہ تباہ و برباد ہو گئے اور ان کی تدمیر ایسی ہوئی کہ وہ افسانہ بن کر رہ گئے تو انہیں ڈرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اور ان کی تکذیب تمام انبیاء کرام کی تکذیب ہے تو مشرکین مکہ اگر ہمارے نبی آخر الزمان کی تکذیب کر رہے ہیں تو یہ مکذب جمیع انبیا ہیں تو ان پر عذاب بھی سب سے زیادہ ہو گا اور یہ اشد ترین کفار ہیں۔

ایسے ہی جو خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کا منکر ہو کر کسی غیر کو نبی یا مسیح موعود مانتا ہے وہ عقیدۂ اساسی کا منکر ہو کر قطعی مرتد قرار پاتا ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع - سورۃ سبا - پ ۲۲

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿٤٦﴾

فرما دیجئے میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کے لئے کھڑے ہو دو دو یا اکیلے پھر سوچو کہ تمہارے ان صاحب میں کوئی بات جنون کی ہے یا نہیں وہ تو تمہیں ڈر سنانے والے ہیں کہ تمہارے آگے سخت عذاب ہے

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۴۷﴾

اے محبوب! فرما دیجئے کہ میں نے تم سے اس تعلیم پر کچھ بدلا مانگا ہو تو تمہارے لئے ہے میرا بدلہ نہیں مگر اللہ تعالیٰ پر اور وہی ہر چیز پر گواہ ہے

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۴۸﴾

انہیں فرما دیجئے کہ بے شک میرا رب القا فرماتا ہے حق کا وہ بہت جاننے والا ہے غیبوں کا

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ مَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَ مَا یُعِیْدُ ﴿۴۹﴾

فرما دیجئے حق آیا اور باطل نہ پلٹ کر آئے اور نہ واپس لوٹے

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِیْ ۚ وَ اِنِ اهْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْۤ اِلَیَّ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ ﴿۵۰﴾

فرما دیجئے اگر میں بہکا تو اپنے ہی لئے بہکا اور اگر میں نے راہ پائی تو اس کے ذریعہ جو مجھے وحی کی میرے رب نے بے شک وہ سننے والا قریب ہے

وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَ اُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ﴿۵۱﴾

اور تو دیکھے جب گھبراہٹ میں مبتلا ہوں تو کوئی بچنے کی راہ نہیں اور پکڑے جائیں گے قریب سے

وَّ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَ اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾

اور کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے لیکن حال یہ ہوگا کہ اب وہ ایمان حاصل نہیں کر سکتے دور سے

وَّ قَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ یَقْذِفُوْنَ بِالْغَیْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۳﴾

اور بے شک وہ کفر کر چکے ہیں اللہ سے پہلے ہی اور اب دور سے غیب کی بات پھینک رہے ہیں

وَ حِیْلَ بَیْنَهُمْ وَ بَیْنَ مَا یَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ ﴿۵۴﴾

اور حائل ہو چکی ہے ان میں اور اس ایمان میں جسے چاہتے ہیں جیسے ان کے پہلے گروہوں سے کیا گیا بے شک وہ شک میں اور دھوکے میں ہیں

## حل لغات چھٹا رکوع۔سورۃ سبا۔پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| قُلْ۔فرمائیے | اِنَّمَآ۔اس کے سوا نہیں | اَعِظُكُمْ۔میں نصیحت کرتا ہوں تم کو | |
| بِوَاحِدَةٍ۔ایک بات کی | اَنْ۔یہ کہ | تَقُوْمُوْا۔کھڑے ہو تم | لِلّٰهِ۔اللہ کے لئے |
| مَثْنٰى۔دو دو | وَ۔اور | فُرَادٰى۔اکیلے | ثُمَّ۔پھر |
| تَتَفَكَّرُوْا۔سوچو کہ | مَا۔نہیں ہے | بِصَاحِبِكُمْ۔تمہارا صاحب | مِّنْ جِنَّةٍ۔دیوانہ |
| اِنْ۔نہیں | هُوَ۔وہ | اِلَّا۔مگر | نَذِیْرٌ۔ڈرانے والا |
| لَّكُمْ۔تمہارے لئے | بَیْنَ یَدَیْ۔پہلے | عَذَابٍ۔عذاب | شَدِیْدٍ۔سخت کے |
| قُلْ۔فرمائیے | مَا۔جو | سَاَلْتُكُمْ۔مانگوں میں تم سے | مِّنْ اَجْرٍ۔کوئی مزدوری |
| فَهُوَ۔تو وہ | لَكُمْ۔تمہارے ہی لئے ہے | اِنْ۔نہیں | اَجْرِیَ۔میرا اجر |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِلَّا۔مگر | عَلٰی۔اوپر | اللّٰہِ۔اللہ کے | وَھُوَ۔اور وہ |
| عَلٰی۔اوپر | کُلِّ۔ہر | شَیْءٍ۔چیز کے | شَھِیْدٌ۔گواہ ہے |
| قُلْ۔فرمائیں | اِنَّ۔بے شک | رَبِّیْ۔میرا رب | یَقْذِفُ۔ڈالتا ہے |
| بِالْحَقِّ۔حق کو | عَلَّامُ۔جاننے والا ہے | الْغُیُوْبِ۔غیبوں کا | قُلْ۔فرما دیجئے |
| جَآءَ۔آیا | الْحَقُّ۔حق | وَ۔اور | مَا۔نہیں |
| یُبْدِئُ۔شروع ہوگا | الْبَاطِلُ۔باطل | وَ۔اور | مَا۔نہ |
| یُعِیْدُ۔لوٹے گا | قُلْ۔فرمائیں | اِنْ۔اگر | ضَلَلْتُ۔میں گمراہ ہوں |
| فَاِنَّمَآ۔تو | اَضِلُّ۔میری گمراہی | عَلٰی۔اوپر | نَفْسِیْ۔میرے ہے |
| وَ۔اور | اِنِ۔اگر | اھْتَدَیْتُ۔میں ہدایت پر ہوں | فَبِمَا۔تو اس سے جو |
| یُوْحِیْٓ۔وحی کرتا ہے | اِلَیَّ۔میری طرف | رَبِّیْ۔میرا رب | اِنَّهٗ۔بے شک وہ |
| سَمِیْعٌ۔سننے والا | قَرِیْبٌ۔قریب ہے | وَ۔اور | لَوْ۔اگر |
| تَرٰٓی۔تو دیکھے | اِذْ۔جب | فَزِعُوْا۔وہ گھبرائیں | فَلَا۔تو نہ |
| فَوْتَ۔بچنا ہے | وَ۔اور | اُخِذُوْا۔پکڑے جائیں گے | مِنْ مَّکَانٍ۔جگہ |
| قَرِیْبٍ۔قریب سے | وَّ۔اور | قَالُوْٓا۔کہیں گے | اٰمَنَّا۔ہم ایمان لائے |
| بِهٖ۔اس پر | وَ۔اور | اَنّٰی۔کہاں ہے | لَهُمُ۔ان کے لئے |
| التَّنَاوُشُ۔حاصل کرنا | مِنْ مَّکَانٍ۔جگہ | بَعِیْدٍ۔دور سے | وَّ۔اور |
| قَدْ۔بے شک | کَفَرُوْا۔کفر کیا انہوں نے | بِهٖ۔اس کا | مِنْ قَبْلُ۔پہلے |
| وَ۔اور | یَقْذِفُوْنَ۔پھینکتے ہیں | بِالْغَیْبِ۔غیب کی باتیں | مِنْ مَّکَانٍ۔جگہ |
| بَعِیْدٍ۔دور سے | وَ۔اور | حِیْلَ۔حائل ہوگا | بَیْنَهُمْ۔ان کے |
| وَ۔اور | بَیْنَ۔درمیان | مَا۔اس کے جو | یَشْتَهُوْنَ۔وہ چاہیں گے |
| کَمَا۔جیسا کہ | فُعِلَ۔کیا گیا | بِاَشْیَاعِهِمْ۔ان کے ساتھیوں سے | |
| مِّنْ قَبْلُ۔پہلے | اِنَّهُمْ۔بے شک وہ | کَانُوْا۔تھے | فِیْ۔بیچ |
| شَكٍّ۔شک | مُّرِیْبٍ۔دھوکے والے کے | | |

## نادر لغات

اس رکوع کی لغات نادرہ اول سمجھ لینی چاہئیں:

اَعِظُکُمْ۔وعظ سے ہے۔اس کے معنی نصیحت کے ہیں۔

مَثْنٰی وَفُرَادٰی۔مثنٰی کے معنی دو دو کے ہیں اور فرادی کے معنی ایک کے۔

یَقْذِفُ۔قذف سے ہے اور قذف کہتے ہیں کسی چیز کے پھینکنے مارنے کو یہاں حق و باطل پر پھینک مارنا مراد ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ۔ یہ عربی کا ایک محاورہ ہے جو ایسی جگہ بولتے ہیں جہاں ایک چیز اس درجہ ہٹ جائے کہ اس کا اثر و نشان بھی نہ رہے جیسے کسی شاعر نے کہا:

اِنْقَرَضَ اَهْلُهٗ عَبِيْدٌ لَيْسَ يُبْدِءُ وَ يُعِيْدُ

تو اس جگہ یہ بتانا مقصود ہے کہ دین باطل ایسا ہٹا کر اس کا مطلقاً اثر ہی نہ رہا۔

وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ۔ تناوش کہتے ہیں کسی چیز کو آسانی سے لینے کو تو معنی ہوئے: مِنْ اَيْنَ لَهُمْ اَنْ يَّتَنَاوَلُوا الْاِيْمَانَ تَنَاوُلًا سَهْلًا۔ کہاں ان کے لئے اب وہ وقت آسکتا ہے کہ وہ ایمان آسانی سے حاصل کر سکیں۔

كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ۔ اشیاع کہتے ہیں اشباہ کو اور اشباہ ہم جنس کے معنی دیتا ہے۔

مُّرِيْبٍ۔ ریب سے ہے اور ریب کہتے ہیں شک و شبہہ کو۔

## خلاصہ تفسیر چھٹا رکوع - سورۃ سبا - پ ۲۲

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى

اے محبوب! فرما دیجئے میں تو تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور وہ صرف ایک ہی نصیحت ہے یہ کہ تم اللہ کے لئے کھڑے ہو دو دو اور ایک ایک۔

یعنی اگر تم میری اس ایک نصیحت پر عامل رہے تو تم پر حق واضح ہو جائے گا اور تم تو سوس شیطانی اور توہم و گمراہی سے نجات پا جاؤ گے وہ نصیحت یہ ہے کہ تم طلب حق کی نیت سے اپنے آپ کو جنبہ داری اور تعصب قومی سے خالی کر کے اللہ کے لئے قائم ہو جاؤ۔ دو دو تاکہ باہم مشورہ کر سکو اور تنہا ایک ایک تاکہ متوحش نہ ہو اور اطمینان سے دل میں انصاف کرو۔

ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾

ثُمَّ پھر تم غور کرو اور سوچو کہ تمہارے اس سردار میں جنون کی کوئی بات ہے کہ نہیں وہ تو نہ جنون کے مریض ہیں نہ کچھ اور مگر تمہیں ڈر سنانے والے ہیں ایک سخت عذاب کا جو تمہارے آگے ہے۔

اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت غور کرو کہ کیا جیسا کفار کہتے ہیں اور آپ پر جنون کی نسبت کرتے ہیں اس میں کسی پہلو سے بھی شائبہ صداقت ہے یا محض حسد ورزی و عناد پروری ہے اور قریش کے اونچے دماغوں سے توازن کرو کہ ان میں ایک بھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل و نظر کے مساوی ہے ایک بھی ان میں ان جیسا صاحب الرائے اور ذہین ہے کوئی، ان کے مقابلے کا صادق و امین ہے۔ دنیا میں کوئی بھی ان جیسا پاک نفیس ہے۔

جب تمہارا ضمیر فیصلہ کر دے اور تمہارے ذہن میں مرکوز ہو جائے کہ حضور تو حضور ہی ہیں اور اپنی صفات میں یکتا اور بے نظیر ہیں تو تم انہیں نبی اللہ مانو اور وہ جس آنے والے عذاب سے ڈراتے ہیں یعنی عذاب قیامت سے اس کا یقین کرو۔ پھر اپنے حبیب پاک کو ارشاد ہے:

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾

فرما دیجئے میں نے تم سے اس تعلیم پر کچھ اجر مانگا ہو تو وہ تمہیں مبارک رہے میرا اجر تو اللہ پر ہی ہے اور وہ ہر شے پر گواہ ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یعنی تبلیغ رسالت وہدایت پر میں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا اور جو کچھ تم دیتے ہو وہ تمہارے لئے ہے اور وہ ذات پاک شہید علی کل شے ہے۔

قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ یَقۡذِفُ بِالۡحَقِّ ۚ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ﴿۴۸﴾ قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَمَا یُبۡدِئُ الۡبَاطِلُ وَمَا یُعِیۡدُ ﴿۴۹﴾

فرمادیجئے بے شک میرا رب حق کا القا فرماتا ہے بہت جاننے والا سب غیبوں کا فرمادیجئے حق آ گیا اور باطل کی نہ ابتدا ہو نہ پھر کر آئے۔

اللہ تعالیٰ اپنے انبیا کی طرف بذریعہ وحی القا فرماتا ہے کہ وہ سب غیبوں کا جاننے والا ہے اور جَآءَ الۡحَقُّ سے مراد قرآن واسلام ہے اور جب نور اسلام آ گیا تو اس کے بعد نہ کفر کی ابتدا رہی اور نہ اس کا اعادہ ہوسکتا ہے۔

قُلۡ اِنۡ ضَلَلۡتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰی نَفۡسِیۡ ۚ وَ اِنِ اهۡتَدَیۡتُ فَبِمَا یُوۡحِیۡۤ اِلَیَّ رَبِّیۡ ؕ اِنَّهٗ سَمِیۡعٌ قَرِیۡبٌ ﴿۵۰﴾

انہیں فرمادیجئے کہ اگر میں بہکا تو اپنے پر بہکا اور اگر میں نے راہ پائی تو اس کے سبب کہ میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے بے شک وہ سننے والا قریب ہے۔

کفار مکہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ (معاذ اللہ) آپ گمراہ ہو گئے ہیں اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے حضور سے دلوایا کہ انہیں فرمادیجئے کہ اگر تمہارے گمان باطل میں بہکا ہوا ہوں تو اس کا وبال میرے اوپر ہے اور اگر میں راہ پر ہوں تو اس کا سبب وحی الٰہی ہے جو مجھے کی جاتی ہے جس میں حکمت وبیان حق ہے اس لئے کہ راہ یاب ہونا اللہ تعالیٰ کی توفیق وہدایت پر ہے۔

اور متفقۃ الامر یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں ان سے گناہ نہیں ہوسکتا اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سید الرسل افضل الکل ہیں تمام خلق کو نیک راہیں آپ کی ہی اتباع سے ملتی ہیں باوجود جلالت منزلت ورفعت مرتبت آپ کو حکم الٰہی ہوا کہ نسبت علی سبیل الفرض اپنے نفس کی طرف فرمائیں تا کہ لوگ سمجھ لیں کہ ضلالت کا منشا نفس انسان ہے جبکہ اسے اس پر چھوڑ دیا جاتا ہے تو ضلالت پیدا ہوتی ہے اور ہدایت حضرت حق کی رحمت وموہبت سے حاصل ہوتی ہے اس کا مبدأ ومنشا نفس نہیں اور وہ اتنا قریب اور سمیع ہے کہ ہر ہدایت یافتہ اور گمراہ کو جانتا ہے اور اس کے عمل وکردار سے پوری طرح باخبر ہے۔

کوئی کتنا ہی چھپ کر کوئی عمل کرے مگر اللہ تعالیٰ سے وہ مخفی نہیں ہوسکتا۔

عرب کے ایک مایہ ناز شاعر جب اسلام لے آئے تو کفار مکہ نے انہیں طعنہ کیا اور کہا کہ تم اپنے دین سے پھر گئے باآنکہ تم بڑے شاعر اور ماہر لسان تھے۔

انہوں نے کہا ہاں یہ صحیح ہے کہ میں ماہر زبان اور شاعر تھا مگر وہ کلام مجھ پر غالب آ گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب میں نے تین آیتیں سنیں تو میں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ اس کے قافیہ پر میں تین شعر کہوں۔ لیکن نہ کہہ سکا تو مجھے یقین آ گیا کہ فی الواقع یہ کلام بشر نہیں ہے وہ تین آیتیں یہ ہیں:

قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ یَقۡذِفُ بِالۡحَقِّ ۚ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ﴿۴۸﴾ قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَمَا یُبۡدِئُ الۡبَاطِلُ وَمَا یُعِیۡدُ ﴿۴۹﴾ قُلۡ اِنۡ ضَلَلۡتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰی نَفۡسِیۡ ۚ وَ اِنِ اهۡتَدَیۡتُ فَبِمَا یُوۡحِیۡۤ اِلَیَّ رَبِّیۡ ؕ اِنَّهٗ سَمِیۡعٌ قَرِیۡبٌ ﴿۵۰﴾ (روح البیان)

وَلَوۡ تَرٰۤی اِذۡ فَزِعُوۡا فَلَا فَوۡتَ وَاُخِذُوۡا مِنۡ مَّکَانٍ قَرِیۡبٍ ﴿۵۱﴾

اور اگر تو دیکھے جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے تو پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے اور پکڑ لئے جائیں گے قریب سے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

یہاں فَزِعُوْا سے مراد کفار کا مرنے کے بعد کا وقت ہے یا قبر سے اٹھنے کا یا میدان بدر میں ذلیل ہونے کا۔

اور فَلَا فَوْتَ، محاورہ میں ایسے موقع پر بولتے ہیں جب بھاگنے بچنے اور چھپنے کی کوئی جگہ نہ مل سکے۔ چنانچہ کفار جہاں بھی ہوں اس دن انہیں چھپنے کی کوئی جگہ نہ ملے گی۔

اور فَزِعُوْا کے معنی اضطراب واضطرار کے ہیں تو اس وقت وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور گھبراہٹ میں پکڑے جائیں گے اس وقت وہ معترف ہوں گے اور ایمان کی طرف میلان کریں گے جیسا کہ ارشاد ہے:

وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ۚ

اور کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے (یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) حالانکہ اب وہ ایمان کہاں سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اب تو وہ دور ہو چکے۔

یعنی توبہ کا دروازہ بند ہو چکا۔ دارالعمل سے نکل کر دارالجزاء میں آ چکے۔ اب نہ توبہ ہے نہ ایمان، اب تو جیسا کیا اس کا بدلہ ملے گا۔ یہ سب کچھ عذاب دیکھنے سے پہلے پہلے تھا۔

وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾

بے شک وہ کفر کر چکے اس وقت سے پہلے اور بے دیکھے غیب کی ڈینگ مارتے تھے دور سے۔

یعنی نہ کچھ دیکھا نہ دیکھ سکتے تھے لیکن ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بے سوچے سمجھے بکتے تھے کہ وہ شاعر ہیں ساحر ہیں کاہن ہیں حالانکہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شعر و سحر اور کہانت کا کبھی صدور نہ دیکھا مگر حقیقت آشنائی کے مقام سے بعید رہ کر دور سے ہی بولیاں ٹھولیاں پھینکتے تھے۔

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿٥٤﴾ۧ

اور روک کر دی گئی ان میں اور توبہ و ایمان میں جسے وہ اب چاہتے ہیں جیسے ان کے پہلوں سے کیا گیا تھا۔

اشیاع سے مراد ان جیسے لوگ ہیں جو پہلے گزر چکے وہ ہیں وہ بھی دھوکا ڈالنے والے اور شک میں تھے یہ بھی ایسے ہی ہیں۔

## مختصر تفسیر اردو چھٹا رکوع -سورۃ سبا- پ ۲۲

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ۔ فرما دیجئے میں تو میں تمہیں ایک ہی نصیحت کرتا ہوں۔

آلوسی فرماتے ہیں: اَیْ مَا اُرْشِدُکُمْ وَاَنْصَحُ لَکُمْ اِلَّا بِخَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ۔ میری نصیحت وہدایت تمہارے لئے صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ

اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى۔ تم اللہ کے لئے دو دو ایک ایک ہو کر قائم ہو جاؤ۔

روح المعانی میں اس کی تفسیر یہ ہے: اَنْ تَجِدُّوْا وَتَجْتَهِدُوْا فِی الْاَمْرِ بِاِخْلَاصٍ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی یہ کہ تم سعی وکوشش کرو امور اسلامی میں خالصاً لوجہ اللہ۔

مَثْنٰى وَفُرَادٰى سے مراد یہ ہے کہ مُتَفَرِّقِیْنَ اِثْنَیْنِ اِثْنَیْنِ وَوَاحِدًا وَّوَاحِدًا فَاِنَّ فِی الْاِزْدِحَامِ عَلَی الْاَغْلَبِ تَشْوِیْشُ الْخَاطِرِ وَالْمَنْعُ مِنَ الْفِکْرِ وَتَخْلِیْطُ الْکَلَامِ وَقِلَّةُ الْاِنْصَافِ کَمَا هُوَ مُشَاهَدٌ فِی الدُّرُوْسِ الَّتِیْ یَجْتَمِعُ فِیْهَا الْجَمَاعَةُ فَاِنَّهٗ لَا یَکَادُ یُوْقَفُ فِیْهَا عَلٰی تَحْقِیْقٍ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دو دو ایک ایک متفرق ہو کر غور کرو اس لئے کہ اکثر اژدحام متوحش خاطر ہو جاتا ہے اور غور کرنے میں رکاوٹ ڈال دیتا ہے اور مختلط گفتگو سے انصاف پر نظر نہیں رہتی جیسے اکثر دیکھا گیا ہے کہ اکثر مدرسوں میں کہ اس میں جماعتیں ہوتی ہیں تو تحقیق کا موقف نہیں رہتا۔

ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۗ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ

پھر غور و فکر سے نتیجہ اخذ کرو کہ ایسا عظیم نظام جو دنیا اور آخرت پر حاوی ہو اس کا دعویٰ ایک مجنون کیسے کر سکتا ہے۔

پھر دلائل و براہین ایسے مسکت کیوں کر دے سکتا ہے۔

اور جب سب نے دیکھ بھی لیا کہ اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْجَحُ النَّاسِ عَقْلًا وَ اَصْدَقُهُمْ قَوْلًا وَ اَذْكَاهُمْ نَفْسًا وَاَفْضَلُهُمْ عِلْمًا وَاَحْسَنُهُمْ عَمَلًا وَ اَجْمَعُهُمْ لِلْكَمَالَاتِ الْبَشَرِيَّةِ وَجَبَ اَنْ تُصَدِّقُوْهُ فِيْ دَعْوَاهُ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم از روئے عقل سب سے زیادہ عقیل و فہیم ہیں سب سے زیادہ کلام میں سچے ہیں سب سے اپنی ذات میں اذکی ہیں سب سے زیادہ علم میں افضل ہیں سب سے زیادہ عمل میں بہتر ہیں اور سب سے زیادہ کمالات بشری کے جامع ہیں تو تم پر واجب و لازم ہے کہ ان کے دعویٰ کی تصدیق کرو۔

پھر اس کے ساتھ یہ فضائل بھی ان میں ہیں کہ بطور معجزہ بے جان پتھر بھی ان کے آگے جھکتا ہے۔

سَلَّكَ الشَّجَرُ نَطَقَ الْحَجَرُ شَقَّ الْقَمَرُ بِاِشَارَتِهٖ

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اپنے نعتیہ کلام میں خوب فرمایا:

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں — بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے!

جن کو سوئے آسمان پھیلا کے جل تھل کر دیئے — صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

اسی لئے ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا فرمایا کہ غور کرو تا کہ تم سمجھ سکو کہ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ اس تمہارے صاحب کی طرف جنون کی نسبت کرنا غلط ہے بلکہ تم پر واضح اور روشن ہو جائے گا کہ

اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾

وہ مجنون نہیں مگر روشن طریقہ سے ڈرسنانے والے ہیں کہ تمہارے آگے شدید عذاب آ رہا ہے۔

اور عذاب شدید سے مراد هُوَ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعُوْثٌ فِيْ نَسَمِ السَّاعَةِ وَجَاءَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَ ضَمَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوُسْطٰى وَالسَّبَابَةَ۔ عذاب قیامت ہے اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آثارات ساعۃ کے مخبر ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسے حال میں مبعوث ہوا کہ قیامت اس طرح سامنے ہے اور یہ فرماتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سبابہ اور وسطیٰ ملا کر دکھائیں۔ یعنی فرمایا جیسے کلمہ کی انگلی اور بڑی انگلی تمہارے سامنے ہے اور ساتھ ساتھ ہیں آگے ارشاد ہے:

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾

یعنی جب بھی میں تم سے تبلیغ رسالت پر کچھ مانگوں تو وہ تمہارے ہی فائدے کے لئے ہے۔ اَيِ الَّذِيْ سَاَلْتُكُمُوْهُ مِنَ الْاَجْرِ فَهُوَ لَكُمْ وَ ثَمَرَتُهٗ لِنَجُوْدَ اِلَيْكُمْ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اِشَارَةٌ اِلَی الْمَوَدَّةِ فِی الْقُرْبٰی فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اجر تبلیغ کا تم سے مطالبہ صرف مودۃ فی القربیٰ ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے محبوب! انہیں فرمادیجئے کہ میں تم سے اجر تبلیغ میں کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر مودۃ فی القربیٰ۔

اس میں قربیٰ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی مراد ہیں اور دوسری آیت کریمہ میں ہے: مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مودۃ فی القربیٰ اتخاذ سبیل الی اللہ میں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ محبت قربیٰ جزو ایمان ہے اور جزو ایمان مومن کے لئے ہی فائدہ دے گا اور چونکہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر مطلع ہے تو وہ صدق وخلوص نیت سے واقف ہے اسی لئے فرمایا: وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ اور قربیٰ میں صدیق و فاروق عثمان و علی وحسنین امہات المومنین سب داخل ہیں۔

اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں:

سِتٌّ یُرَاجِعُ مُفْرَدًا بَلْ اَقْرِبَائِیْ کُلُّهُمْ

فِی الْقَبْرِ اشْفَعْ یَا شَفِیْعُ بِالصَّادِ وَالنُّوْنِ وَالْقَلَمِ۔

آگے ارشاد ہے:

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۴۸﴾

اے محبوب! آپ فرمادیں میرا رب وحی فرماتا ہے حق کے ساتھ اور وہ غیوب کا خوب جاننے والا ہے۔

قذف بالحق سے مراد علامہ سدی وحی کے ذریعہ حکم دینا مراد لیتے ہیں۔

اور قتادہ اس سے مراد قرآن کریم لیتے ہیں۔

اور قذف کی تعریف یہ ہے: اَلرَّمْیُ بِدَفْعٍ شَدِیْدٍ۔ وَهُوَ هٰهُنَا مَجَازٌ عَنِ الْاِلْقَآءِ۔ قذف بمعنی رمی شدید آتا ہے لیکن اس کے معنی مجازی القاء کے ہیں۔

اور اس میں یَقْذِفُ بِالْحَقِّ جو فرمایا یہاں ب زائد ہے تو معنی یہ ہوئے: اِنَّ رَبِّیْ یُلْقِی الْوَحْیَ وَیُنَزِّلُهٗ عَلٰی قَلْبِ مَنْ یَجْتَبِیْهِ مِنْ عِبَادِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی۔ بے شک میرا رب وحی فرماتا ہے اور اپنا حکم ہر اس شخص کے قلب پر نازل کرتا ہے جسے اپنے بندوں میں سے چن لے۔

ایک قول ہے کہ قذف متضمن بمعنی امر ہے ایسی صورت میں ب زائد نہیں ہوگی تو معنی یہ ہوں گے: اِنَّ رَبِّیْ یُلْقِیْ مَا یُلْقِیْ اِلٰی اَنْبِیَآئِهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ مِنَ الْوَحْیِ بِالْحَقِّ لَا بِالْبَاطِلِ۔

عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ یہ خبر ثانی ہے یعنی ھو علام الغیوب وہ خوب جاننے والا ہے غیبوں کا۔ اب آگے ارشاد ہے:

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ ﴿۴۹﴾

فرمادیجئے حق یعنی اسلام آگیا اور توحید عام ہوگئی یا قرآن آگیا اور توحید کا سکہ جم گیا اور باطل یعنی کفر وشرک گیا اور اس کے دلائل مضمحل ہوگئے اور ایسے ہوگئے کہ ان کا اثر بھی باقی نہ رہا۔

یہ محاورہ میں ہلاکت حی پر بولا جاتا ہے تو جیسے زندہ ہلاک ہوکر ہمیشہ کے لئے معدوم ہوجاتا ہے ایسے ہی دلائل قرآن و

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اسلام اور براہین توحید کے مقابل اب کفر وشرک زندہ نہیں ہوسکتا اور اس سے دنیا وآخرت میں نفع نہیں پہنچ سکتا۔

بعض نے اس سے مراد بت لیا چنانچہ ابی سلیمان کہتے ہیں: اِنَّ الْمَعْنٰی اِنَّ الصَّنَمَ لَا یَبْتَدِئُ مِنْ عِنْدِہٖ کَلَامًا۔

باطل سے مراد صنم ہے اس لئے کہ صنم بولنے کے لئے بنا ہی نہیں اور اس سے کلام ہو ہی نہیں سکتا پھر ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْۤ اِلَیَّ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ ﴿۵۰﴾

انہیں فرما دیجئے کہ اگر میں بہکا حق سے تو اس کا بار مجھ پر ہے اور اگر میں ہدایت پر رہا تو اس وحی کی نسبت سے جو میرے رب نے مجھے کی اور وہ بے شک سننے والا قریب ہے۔

یعنی اگر تمہارے گمان باطل میں میں ہدایت سے ہٹا ہوا ہوں تو یہ ہٹنا میرے اوپر ہی ہے اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ ہدایت منجانب اللہ ہے جو وحی کے ذریعہ میرے رب نے کی اور وہ سننے والا اور قریب ہے۔

گویا مقصد ارشاد یہ ہے کہ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ

اَیْ بِسَبَبِ نَفْسِیْ وَاِنِ اهْتَدَیْتُ فَاِنَّمَا اَهْتَدِیْ لِنَفْسِیْ بِهِدَایَةِ اللهِ وَتَوْفِیْقِهٖ سُبْحَانَهٗ۔

علامہ زمخشری اس کا حکم عام فرماتے ہیں اور کہتے ہیں: وَاِنَّمَا اُمِرَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسْنِدَهٗ اِلٰی نَفْسِهٖ لِاَنَّ الرَّسُوْلَ اِذَا دَخَلَ تَحْتَهٗ مَعَ جَلَالَةِ مَحَلِّهٖ وَسَدَادِ طَرِیْقَتِهٖ کَانَ غَیْرُهٗ اَوْلٰی بِهٖ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی ذات اقدس کی طرف ضلالت کا منسوب کرنا بحکم الٰہی ہے اس لئے کہ رسول بھی جبکہ اس میں مع جلالۃ محل وسداد طریقت کے داخل ہوسکتا ہے تو غیر بطریق اولیٰ داخل ہے۔

علامہ رازی فرماتے ہیں: اِنَّ ضَلَالَ نَفْسِیْ کَضَلَالِکُمْ لِاَنَّهٗ صَادِرٌ مِّنْ نَفْسِیْ وَوَبَالُهٗ عَلَیْهَا وَاَمَّا اهْتِدَائِیْ فَلَیْسَ کَاهْتِدَائِکُمْ بِالنَّظْرِ وَالْاِسْتِدْلَالِ وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ وَحْیِ الْمُنِیْرِ۔ میرے نفس کی گمراہی تمہارے جیسی ہے کیونکہ وہ میرے نفس سے ہے اور اس کا وبال اسی پر ہے اور میرا ہدایت پانا تمہاری ہدایت جیسا نہیں اس لئے کہ تمہاری ہدایت نظر و استدلال سے ہے اور ہدایت انبیاء کرام بذریعہ وحی منیر ہے۔

اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ۔ اس لئے فرمایا کہ ذات واجب تعالیٰ شانہ سے کوئی شے مخفی نہیں وہ ہر ہدایت یافتہ اور گمراہ کو جانتا ہے۔

وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّکَانٍ قَرِیْبٍ ﴿۵۱﴾

اور آپ دیکھیں جب کہ وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں تو وہ بچ کر نہ جا سکیں گے اور جہنم کے لئے پکڑے جائیں گے قریب سے۔

اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خطاب ہے یا ہر اس سے مخاطبہ ہے جس کی رویت صحیح ہو اور اِذْ فَزِعُوْا سے مراد کفار کی گھبراہٹ ہے۔

ابن ابی حاتم مجاہد سے راوی ہیں کہ اس سے مراد یوم قیامت ہے۔

ابن منذر کہتے ہیں: اِنَّهٗ فِی الدُّنْیَا عِنْدَ الْمَوْتِ حِیْنَ عَایَنُوا الْمَلَائِکَةَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ۔ اس سے مراد دنیا میں مرنے کا وقت ہے جب وہ ملائکہ عذاب کو دیکھیں گے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

اورعبد بن حمید ضحاک سے راوی ہیں: اِنَّہٗ یَوْمُ بَدْرٍ فَقِیْلَ ھُوَ فَزَعُ الْحَرْبِ۔اس سے مراد یوم بدر میں جنگ کی گھبراہٹ ہے۔

اور فَلَا فَوْتَ کے معنی یہ ہیں: فَلَا یَفُوْتُوْنَ اللہَ عَزَّوَجَلَّ۔یعنی وہ اللہ تعالیٰ سے بھاگ نہیں سکتے اور

وَ اُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾ ۔وہ قریب سے پکڑے جائیں گے جہنم کی طرف

وَّ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَ اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾

اور کافر کہیں ہم ایمان لائے اللہ عزوجل پر یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر لیکن کہاں حاصل ہوسکتا ہے انہیں ایمان اب دور سے۔

یعنی ایمان کے جہاں مکلف تھے وہاں ایمان نہ لائے اب عذاب دیکھ کر اٰمَنَّا کہتے ہیں اور یہ مقام جزا ہے موقع جزا پر ایمان حاصل نہیں ہوسکتا۔

تناوش کے معنی راغب اصفہانی تناول کرتے ہیں یعنی ایمان حاصل کرنا۔

زمخشری مجاہد سے ناقل ہیں: ھُوَ تَنَاوُلُ سَھْلِ الشَّیْئِ۔تناوش کا معنی آسانی سے کسی چیز کا حاصل کرنا۔تو فرمایا: وَاَنّٰی کہاں آسان ہے انہیں اب ایمان کا حاصل کرنا مقام بعید سے یعنی وہ وقت جب کہ ایمان مل سکتا تھا وہ اب دور چلا گیا اور جب وقت توبہ اور ایمان کا تھا اس وقت انہوں نے کیا کیا اسے فرمایا جاتا ہے۔

وَّ قَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ يَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾

اور اس سے پہلے یہ کفر کیا کرتے تھے اور غیب پر بولیاں ٹھولیاں پھینکتے تھے دور سے۔

یَعْنِیْ کَانُوْا یَرْجُمُوْنَ بِالظُّنُوْنِ وَ یَتَکَلَّمُوْنَ بِمَا لَمْ یَظْھَرْ لَھُمْ۔اپنے گمان باطل سے وہ باتیں کرتے تھے جن کی حقیقت ان پر ظاہر نہ تھی۔یعنی کبھی کہتے اللہ کے شریک یہ بت ہیں کبھی بولتے یہ رسول (معاذ اللہ) جادوگر اور کاہن اور شاعر ہیں کبھی کہتے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں تَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا۔

آج اٰمَنَّا بِهٖ کہتے ہیں تو آج اٰمَنَّا کہہ کر ایمان کہاں حاصل کرسکتے ہیں بلکہ

وَ حِيْلَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾

اور حائل ہوگیا ان میں اور اس میں جو وہ چاہ رہے ہیں جیسا کہ ان کے مشابہ پہلے کافروں پر حائل ہوا بے شک وہ شک و شبہہ میں پڑے ہوئے ہیں۔

ابن عباس فرماتے ہیں: حِيْلَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ سے مراد حشر کے دن رجوع الی الدنیا کی آرزو ہے۔

حسن فرماتے ہیں اس سے مراد ایمان مقبول ہے۔

قتادہ کہتے ہیں طاعۃ اللہ مراد ہے۔

سدی کہتے ہیں توبہ مراد ہے۔

مجاہد کہتے ہیں اس سے مراد اہل و مال اور اولاد کے ذریعہ نجات چاہنا ہے۔

اور اشیاع بمعنی اشباہ ہے اور اس سے اصحاب فیل کے ساتھ جو ہوا وہ ہے۔

# سورۃ فاطر

وَ تُسَمّٰی سُوْرَۃُ الْمَلٰٓئِکَۃِ۔ اس سورت کا نام سورہ ملائکہ بھی ہے۔

یہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما مکیہ ہے۔

اور مجمع البیان میں حسن فرماتے ہیں کہ یہ مکی ہے مگر دو آیتیں اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰهِ اور ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ یہ مکی نہیں ہیں۔

اس میں بروایت شامی ۴۵ آیات ہیں۔

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع - سورۃ فاطر - پ ۲۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْۤ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۱

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمان و زمین پیدا کئے اور فرشتوں کو رسول کرنے والے جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں بڑھاتا ہے آفرینش میں جو چاہے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے

مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَ مَا یُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۲

جو کھولے اللہ لوگوں کیلئے رحمت سے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو روک لے تو نہیں کوئی چھوڑنے والا اس کے بعد اور وہی عزت و حکمت والا ہے

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ۳

اے لوگو! یاد کرو اللہ کی نعمت جو تم پر کی گئی کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے کہ روزی دے تمہیں آسمان و زمین سے نہیں کوئی معبود اس کے سوا تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو

وَ اِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۴

اور اگر یہ تمہیں جھٹلائیں تو بے شک جھٹلائے گئے کتنے رسول آپ سے پہلے اور اللہ کی طرف ہی سب کام پھرتے ہیں

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٚ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۵

اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچ ہے تو نہ دھوکا دے تمہیں دنیا کی زندگی اور نہ فریب دے تمہیں اللہ کے نام پر وہ بڑا فریبی

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۶

بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو وہ بلاتا ہے اپنے گروہ کو تاکہ ہو جائیں وہ دوزخیوں میں سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۬ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۧ

کافروں کے لئے سخت عذاب ہے اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے

## حل لغات پہلا رکوع - سورۃ فاطر - پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَلْحَمْدُ ۔ تمام تعریفیں | لِلّٰهِ ۔ اللہ ہی کی ہیں جو | فَاطِرِ ۔ پیدا کرنے والا ہے | السَّمٰوٰتِ ۔ آسمانوں |
| وَ ۔ اور | الْاَرْضِ ۔ زمین کا | جَاعِلِ ۔ بنانے والا ہے | الْمَلٰٓئِكَةِ ۔ فرشتوں کو |
| رُسُلًا ۔ پیغام رساں | اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ ۔ پروں والے | مَّثْنٰی ۔ دو دو | وَ ۔ اور |
| ثُلٰثَ ۔ تین تین | وَ ۔ اور | رُبٰعَ ۔ چار چار | یَزِیْدُ ۔ بڑھاتا ہے |
| فِی ۔ بیچ | الْخَلْقِ ۔ پیدائش کے | مَا ۔ جو | یَشَآءُ ۔ چاہے |
| اِنَّ ۔ بے شک | اللّٰهَ ۔ اللہ | عَلٰی ۔ اوپر | كُلِّ ۔ ہر |
| شَیْءٍ ۔ چیز کے | قَدِیْرٌ ۔ قادر ہے | مَا ۔ جو | یَفْتَحِ ۔ کھولے |
| اللّٰهُ ۔ اللہ | لِلنَّاسِ ۔ لوگوں کے لئے | مِنْ رَّحْمَةٍ ۔ اپنی رحمت سے | |
| فَلَا ۔ تو نہیں | مُمْسِكَ ۔ کوئی روکنے والا | لَهَا ۔ اس کو | وَ ۔ اور |
| مَا ۔ جو | یُمْسِكْ ۔ روک لے | فَلَا ۔ تو نہیں کوئی | مُرْسِلَ ۔ بھیجنے والا |
| لَهٗ ۔ اس کو | مِنْۢ بَعْدِهٖ ۔ اس کے بعد | وَ ۔ اور | هُوَ ۔ وہ |
| الْعَزِیْزُ ۔ غالب ہے | الْحَكِیْمُ ۔ حکمت والا | یٰٓاَیُّهَا ۔ اے | النَّاسُ ۔ لوگو |
| اذْكُرُوْا ۔ یاد کرو | نِعْمَتَ ۔ نعمت | اللّٰهِ ۔ اللہ کی | عَلَیْكُمْ ۔ اپنے اوپر |
| هَلْ ۔ کیا کوئی | مِنْ خَالِقٍ ۔ پیدا کرنے والا ہے | | غَیْرُ ۔ سوا |
| اللّٰهِ ۔ اللہ کے جو | یَرْزُقُكُمْ ۔ رزق دے تم کو | مِّنَ السَّمَآءِ ۔ آسمان سے | وَ ۔ اور |
| الْاَرْضِ ۔ زمین سے | لَآ ۔ نہیں | اِلٰهَ ۔ کوئی معبود | اِلَّا ۔ مگر |
| هُوَ ۔ وہی | فَاَنّٰی ۔ تو کہاں | تُؤْفَكُوْنَ ۔ پھیرے جاتے ہو | وَ ۔ اور |
| اِنْ ۔ اگر | یُّكَذِّبُوْ ۔ جھٹلائیں | كَ ۔ آپ کو | فَقَدْ ۔ تو بے شک |
| كُذِّبَتْ ۔ جھٹلائے گئے | رُسُلٌ ۔ رسول | مِّنْ قَبْلِكَ ۔ آپ سے پہلے | وَ ۔ اور |
| اِلَی ۔ طرف | اللّٰهِ ۔ اللہ کی | تُرْجَعُ ۔ لوٹائے جاتے ہیں | الْاُمُوْرُ ۔ سب کام |
| یٰٓاَیُّهَا ۔ اے | النَّاسُ ۔ لوگو | اِنَّ ۔ بے شک | وَعْدَ ۔ وعدہ |
| اللّٰهِ ۔ اللہ کا | حَقٌّ ۔ سچا ہے | فَلَا ۔ تو نہ | تَغُرَّنَّكُمُ ۔ دھوکا دے تمہیں |
| الْحَیٰوةُ ۔ زندگی | الدُّنْیَا ۔ دنیا کی | وَ ۔ اور | لَا ۔ نہ |
| یَغُرَّنَّكُمْ ۔ دھوکا دے تم کو | بِاللّٰهِ ۔ اللہ کے متعلق | الْغَرُوْرُ ۔ دھوکے باز | اِنَّ ۔ بے شک |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| الشَّیْطٰنَ۔شیطان | لَکُمْ۔تمہارا | عَدُوٌّ۔دشمن ہے | فَاتَّخِذُوْهُ۔تو بناؤ اسے |
| عَدُوًّا۔دشمن | اِنَّمَا۔اس کے سوانہیں | یَدْعُوْا۔کہ بلاتا ہے وہ | حِزْبَهٗ۔اپنے لشکر کو |
| لِیَکُوْنُوْا۔تا کہ ہوں وہ | مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ۔دوزخ والوں سے | | اَلَّذِیْنَ۔وہ جو |
| کَفَرُوْا۔کافر ہوئے | لَهُمْ۔ان کے لئے | عَذَابٌ۔عذاب ہے | شَدِیْدٌ۔سخت |
| وَ۔اور | الَّذِیْنَ۔وہ جو | اٰمَنُوْا۔ایمان لائے | وَ۔اور |
| عَمِلُوْا۔عمل کئے | الصّٰلِحٰتِ۔اچھے | لَهُمْ۔ان کے لئے | مَّغْفِرَةٌ۔بخشش ہے |
| وَّ۔اور | اَجْرٌ۔اجر | کَبِیْرٌ۔بڑا | |

## خلاصہ تفسیر پہلا رکوع۔سورۃ فاطر۔پ ۲۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۔

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کو جو آسمانوں اور زمین کو بنانے والا ہے۔

جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ

فرشتوں کو رسول کرنے والا (اپنے انبیاء کی طرف) جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں۔

یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؕ۔زیادہ کرے آفرینش میں جو چاہے۔

ان فرشتوں میں اور ان کے سوا اور مخلوق میں۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ①

بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ

اللہ جو رحمت کھولتا ہے لوگوں کے لئے اس کا کوئی روکنے والا نہیں۔

جیسے بارش کہ اسے کوئی نہیں روک سکتا ایسے ہی رزق اور صحت وغیرہ۔

وَ مَا یُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ②

اور جو کچھ وہ روک لے تو اس کے روکنے کے بعد اس کا کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی عزت اور حکمت والا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ؕ

اے لوگو اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو۔

کہ اس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا آسمان کو بغیر کسی ستون کے قائم کیا۔راہ مستقیم دکھائی اور دعوت الی اللہ دینے کے لئے اپنے رسولوں کو بھیجا اور تم پر رزق کے دروازے کھولے کیا ایسا احسان کرنے والا سوا اللہ تعالیٰ کے ہے؟

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ

کیا ہے کوئی خالق اللہ کے سوا جو تمہیں رزق دے آسمان اور زمین سے۔

مینہ برسا کر انواع و اقسام کے نباتات پیدا کر کے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ③

نہیں کوئی معبود مگر وہی اللہ تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو۔

با آنکہ تم جانتے ہو کہ وہی خالق ورازق ہے پھر ایمان سے اور اس کی توحید سے کیوں منحرف ہو کر اوندھے راستے چل رہے ہو۔

اس کے بعد اپنے محبوب ﷺ کی تسلی کے لئے ارشاد ہے:

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ④

اے محبوب! اگر یہ تمہیں جھٹلائیں اور آپ کی نبوت ورسالت کو نہ مانیں اور ہماری توحید اور بعث وحساب اور عذاب آخرت کا انکار کریں تو آپ سے پہلے جتنے رسول آئے انہیں بھی یہ جھٹلا چکے ہیں۔

مگر انہوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمائیں۔ کفار کا دستور انبیاء کرام کے ساتھ ہمیشہ سے ایسا ہی رہا ہے بلکہ آپ کے خاتم الانبیاء ہونے کی تکذیب کرنے والے اور خاتم النّبیین کے معنی میں تاویلات بعیدہ بھی کرنے والے پیدا ہوں گے جو آپ کے منصب کے خلاف ہی نہ ہوں گے بلکہ قرآن میں بھی دست اندازی کریں گے۔ اور کہیں گے کہ آپ کا خاتم النّبیین ہونا بایں معنی ہے کہ آپ ہر مدعی نبوت کی تصدیق کریں گے خواہ وہ آپ سے پہلے نبی ہوئے یا آپ کے بعد۔ خاتم کے معنی آخر نبی کے نہ لیں گے جیسے محمد بن تومرت، اتیق اخرس، طلیحہ، مسیلمہ کذاب۔ اسود عنسی حتیٰ کہ غلام احمد قادیانی جو مرزا تھا اور قادیاں میں پیدا ہوا اعاذنا اللہ تعالیٰ۔

اور سب کام اللہ کی طرف پھرتے ہیں۔ جس سے تکذیب کرنے والے سزا پائیں گے اور وہی اللہ اپنے نبیوں کی مدد فرمائے گا۔ اب ارشاد عام ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۔ اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔

اور قیامت ضرور آئے گی مرنے کے بعد تم ضرور اٹھائے جاؤ گے اور آخرت میں تمہارے اعمال کا حساب ضرور ہوگا اور ہر ایک کو اس کے اعمال صالحہ کی جزا اور اعمال طالحہ کی سزا ضرور ملے گی۔

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی۔

کہ اس کی لذتوں میں مشغول رہ کر آخرت کو بھول جاؤ۔

وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ⑤۔ اور تمہیں اللہ کے حکم کے ساتھ شیطان فریب نہ دے۔

یعنی وہ لعین ابلیس تمہارے دلوں میں یہ وسوسہ نہ ڈال دے کہ خوب گناہ کرو، اللہ تعالیٰ رحیم کریم حلیم ہے وہ تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ رحیم کریم حلیم ہے لیکن شیطان کی فریب کاری یہ ہے کہ وہ بندوں کو اس سے صالح اعمال سے روکتا ہے اور عصیان شعاری پر جرأت دلاتا ہے لہٰذا اس سے ہوشیار رہو اس لئے کہ

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ ۔ بے شک شیطان تمہارے حق میں دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو۔

اور ظاہر ہے کہ دشمن کے فریب میں آنے والا خراب ہی ہوتا ہے لہٰذا اس کا فریب نظر میں رکھو اور اپنے ارحم الراحمین کی اطاعت میں مشغول رہو اور وہ اپنے متبع گروہ کو کفر کی طرف بلاتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

اِنَّمَا یَدۡعُوۡا حِزۡبَهٗ لِیَکُوۡنُوۡا مِنۡ اَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ ؕ﴿۶﴾

اوراس کا بلانا اپنے متبعین کو کفر کی طرف اس لئے ہے کہ وہ جہنم والے ہوجائیں۔

اس کے بعد شیطان کے پیروکاروں اوراس کے مخالفین کا حال مفصل بیان فرمایا جاتا ہے:

اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ۬ؕ۔ وہ جو کافر ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

یعنی متبعین شیطان خدا کے منکر کافر ہیں وہ سخت عذاب کے مستحق ہیں۔

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ٪﴿۷﴾

اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

فَاطِرِ ۔فطر سے مشتق ہے اور فطر کہتے ہیں مطلق شق کو یعنی پھاڑنے کو خواہ طولاً کوئی چیز پھاڑ دی جائے یا عرض میں تو فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ آسمانوں کو پھاڑنے والا تا کہ وہاں سے روحیں اتریں۔اور زمین کا پھاڑنے والا تا کہ اس سے اجسام کا خروج ہو

آیہ کریمہ میں فاطر سے مراد مبدع اور موجد ہے یعنی کتم عدم سے منصۂ شہود پر لانے والا اور فاطر اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

## مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع-سورۃ فاطر-پ ۲۲

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ۔سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کو ہیں جو موجد سماوارض ہے۔

آلوسی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اَیۡ مُوۡجِدُ لَهُمَا مِنۡ غَیۡرِ مِثَالٍ یَحۡتَذِیۡهِ وَلَا قَانُوۡنٍ یَنۡتَحِیۡهِ ۔یعنی آسمان و زمین کا موجد بلا ایسی مثال کے جو مقابلہ میں ہو اور نہ کسی قانون کے جو اس کے مقابل ہو۔فَالۡفِطۡرُ الۡاِبۡدَاعُ۔

وَ قَالَ الرَّاغِبُ هُوَ اِیۡجَادُهٗ تَعَالَی الشَّیۡئَ وَ اِبۡدَاعُهٗ عَلٰی هَیۡئَتِهٖ مُتَرَشِّحَةً لِفِعۡلٍ مِّنَ الۡاَفۡعَالِ۔فطر یہ اللہ تعالیٰ کی ایجاد ہے کسی شے کی اور اس کی ابداع اس کی ہیئت پر جو افعال الٰہی کے کسی فعل سے ہو۔

## لغت فطر کی تصریح پر اہل عرب کی طرف سے وضاحت

عبد بن حمید اور بیہقی شعب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں: قَالَ نَسِیۡتُ لَا اَدۡرِیۡ مَا فَاطِرُ السَّمٰوَاتِ وَالۡاَرۡضِ حَتّٰی اَتَانِیۡ اَعۡرَابِیَّانِ یَخۡتَصِمَانِ فِیۡ بِئۡرٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَنَا فَطَرۡتُهَا یَعۡنِیۡ اِبۡتَدَاْتُهَا وَاَصۡلُ الۡفِطۡرِ الشَّقُّ۔ فرماتے ہیں مجھے معلوم نہ تھا کہ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ کا کیا مفہوم ہے تو دو اعرابی جھگڑتے ہوئے آئے ایک کنویں پر تو ایک ان میں سے کہنے لگا میں نے اس کا فطر کیا تھا جس کے یہ معنی مراد لئے کہ میں نے اس کی ابتدا کی تھی۔

اور فطر کے اصل معنی چیرنے کے ہیں۔

وَ قَالَ الرَّاغِبُ اَلشَّقُّ طُوۡلًا ثُمَّ تَجَوَّزَ فِیۡهِ عَمَّا تَقَدَّمَ وَ شَاعَ فِیۡهِ حَتّٰی صَارَ حَقِیۡقَةً اَیۡضًا۔

وَقِیۡلَ فِیۡ ذٰلِكَ کَاَنَّهٗ تَعَالٰی شَقَّ الۡعَدَمَ بِاِخۡرَاجِهِمَا مِنۡهُ۔اس میں یہ بتایا گیا کہ گویا اللہ تعالیٰ نے عدم کو چیر کر زمین وآسمان خارج فرمائے۔

وَ یَکُوۡنُ اِشَارَةً اِلَی الۡاَمۡطَارِ وَ النَّبَاتِ۔اور اس میں اشارہ ہے بارشوں کی طرف آسمان سے اور نبات کی طرف زمین سے۔

تو گویا آیۂ کریمہ میں ارشاد ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ بِالْاَمْطَارِ وَ فَاطِرِ الْاَرْضِ بِالنَّبَاتِ۔ تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو آسمانوں کو چیرتا ہے بارش کے ساتھ اور زمین کو چیرتا ہے سبزیوں کے ساتھ۔

جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا۔ کرنے والا ہے فرشتوں کو رسول۔

اس پر دو قول ہیں: يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْنَاهُ جَاعِلِ الْمَلٰئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَسَائِطَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اَنْبِيَائِهٖ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ يُبَلِّغُوْنَ اِلَيْهِمْ رِسَالَتَهٗ سُبْحٰنَهٗ بِالْوَحْيِ وَالْاِلْهَامِ وَالرُّؤْيَا الصَّادِقَةِ۔ ایک قول تو یہ ہے کہ ملائکہ علیہم السلام کو ذریعہ بناتا ہے اپنے اور انبیاء کرام کے مابین اور اپنے صالح بندوں کو ان کی رسالت پہنچاتا ہے جو انہیں وحی اور الہام اور رویا صادقہ سے پہنچی۔

دوسرا قول یہ ہے کہ جَاعِلُهُمْ وَسَائِطَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ خَلْقِهٖ عَزَّوَجَلَّ يُوْصِلُوْنَ اِلَيْهِمْ اٰثَارَ قُدْرَتِهٖ وَ صُنْعِهٖ كَالْاَمْطَارِ وَالرِّيَاحِ وَغَيْرِهِمَا وَهُمُ الْمَلٰئِكَةُ الْمُوَكَّلُوْنَ بِاُمُوْرِ الْعَالَمِ۔ ذریعہ بناتا ہے ان میں اور اللہ کی مخلوق میں کہ انہیں آثار قدرت اور صنعت کمال مثل بارش اور ہوا وغیرہ کے پہنچاتے ہیں اور وہی ملائکہ ہیں جو موکل ہیں امور عالم پر۔ جن کا تذکرہ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا فرما کر سورہ نازعات میں بتایا گیا ہے۔

وَ قَالَ الْاِمَامُ اِنَّ الْحَمْدَ يَكُوْنُ عَلَى النِّعَمِ وَ نِعَمُهٗ تَعَالٰى عَاجِلَةٌ وَّ اٰجِلَةٌ وَ هُوَ فِيْ سُوْرَةِ سَبَا اِشَارَةٌ اِلٰى نِعْمَةِ الْاِيْجَادِ وَالْحَشْرِ وَدَلِيْلُهٗ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۔

حمد اللہ کی نعمتوں پر اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں عاجل اور آجل یعنی فوراً اور دیر سے ظاہر ہوتی ہیں اور وہ جو سورہ سبا میں ہے وہ اشارہ ہے نعمت ایجاد اور حشر کی طرف اور اس کی دلیل آیۂ کریمہ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ الخ ہے۔

اور اس سورہ مبارکہ میں حمد سے اشارہ ہے اس نعمت کی طرف جو آخرت میں باقی ہو اور جَاعِلِ الْمَلٰئِكَةِ رُسُلًا کے یہ معنی ہیں کہ يَجْعَلُهُمْ سُبْحٰنَهٗ رُسُلًا يَتَلَقَّوْنَ عِبَادَ اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا قَالَ سُبْحَانَهٗ تَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَيَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَعْنٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شَاقِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِنُزُوْلِ الْاَرْوَاحِ مِنَ السَّمَآءِ وَ خُرُوْجِ الْاَجْسَادِ مِنَ الْاَرْضِ وَ جَاعِلِ الْمَلٰئِكَةِ رُسُلًا فِيْ ذَالِكَ الْيَوْمِ يَتَلَقَّوْنَ عِبَادَهٗ۔

اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو رسول بنایا کہ وہ اللہ کے بندوں سے ملیں جیسے ارشاد تَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ملیں گے ان سے فرشتے تو یہ معنی جائز ہوں گے جو کئے جائیں الحمد للہ الخ۔

سب حمد اللہ کو ہیں جو آسمان و زمین کا نزول ارواح کے لئے چیرنے والا ہے بروز قیامت کہ وہ آسمان سے اتریں اور زمین کا چیرنے والا ہے خروج اجساد کے لئے کہ وہ زمین سے نکلیں گے اور ملائکہ کو رسول اس دن بنایا جائے گا کہ وہ بندوں سے مل کر کہیں گے هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

تو پہلی سورہ سبا کے مضمون سے سورہ فاطر کا یہ ربط ہوا کہ

سبا میں ارشاد ہوا: وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ بروز قیامت اللہ تعالیٰ مشرکوں اور قبولیت توبہ کے مابین آڑ فرمائے گا اور مشرک مشرکوں میں ہی رہ جائیں اس لئے کہ وہ ریب و شک میں ہی رہتے تھے تو ان آنے والوں میں انقطاع رجا قبولیت فرما دیا گیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZI-ULOOMI-ISLAMIA-ACADEMY

اب سورہ فاطر میں حال مومنین بیان کرنے سے اول ارسال ملائکہ کی بشارت دی اس لئے یُفْتَحُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ لَهُمْ۔ مومنین کے لئے ابواب کھول دیئے جائیں گے۔

اسی وجہ سے مفسرین نے فاطر اللہ تعالیٰ کی صفت فرمائی۔ اور اضافت اضافت محضہ رکھی آگے ارشاد ہے جو صفت ہے ملائکہ کی۔ چنانچہ ارشاد ہے:

اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ۔ وہ ملائکہ جو رسول بنائے جائیں گے وہ پر اور بازو والے ہوں گے۔

مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ۔ دو دو تین تین چار چار اس سے یہ مراد ہے کہ هم ذوا اجنحة متعددة متفاوتة فی العدد حسب تفاوت مَا لَهُمْ مِنَ الْمَرَاتِبِ يَنْزِلُوْنَ بِهَا وَيَعْرُجُوْنَ اَوْ يُسْرِعُوْنَ بِهَا حِيْنَ يُؤْمَرُوْنَ

وہ فرشتے پر والے ہوں گے اور وہ پر متفاوت ہوں گے گنتی میں بموجب تفاوت مرتبہ کے ان کے ذریعہ وہ اتریں گے اور چڑھیں گے اور تیزی سے جائیں گے جب کہ وہ حکم کئے جائیں اور یہ ایسی مخلوق ہے جس کے دو پر بھی ہیں اور تین بھی اور چار بھی حسب مراتب۔

چنانچہ شیخین اور ترمذی ابن مسعود سے راوی ہیں کہ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى کی تفسیر میں ہے: رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ۔ حضور نے جبریل امین کو دیکھا ان کے چھ سو پر تھے۔

اور ترمذی مسروق سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرَ جِبْرِيْلَ فِيْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَ مَرَّةً فِيْ جِيَادٍ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دو بار ملاحظہ فرمایا ایک بار سدرۃ المنتہٰی پر اور ایک بار جیاد میں۔ آپ کے چھ سو پر تھے جنہوں نے افق سما کو ڈھانپ رکھا تھا (روح المعانی)

اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَجْسَامٌ لَطِيْفَةٌ نُوْرِيَّةٌ يَقْدِرُوْنَ عَلَى التَّشَكُّلِ بِالصُّوَرِ الْمُخْتَلِفَةِ وَ عَلَى الْاَفْعَالِ الشَّاقَّةِ۔ بے شک ملائکہ علیہم السلام اجسام لطیفہ نوریہ ہیں انہیں قدرت دی گئی ہے کہ وہ صور مختلفہ پر متشکل ہوں اور سخت سے سخت مشکل کاموں پر غالب ہوتے ہیں۔

اور فلاسفہ اپنے عقل کے خرلنگ پر جب تحقیق کو نکلے تو انہوں نے یہ کہا: اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ هِيَ عُقُوْلٌ مُجَرَّدَةٌ۔ ملائکہ عقول مجردہ کا نام ہے۔

ایسے ہی اشراقین نے بھی اپنے عقلی چکر سے بہت لمبی بحث کر ڈالی ہے۔ مختصر یہ کہ اس کے بعد ارشاد الٰہی ہے:

يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ①

اپنی خلق میں جو چاہے بڑھا دے بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

یہاں زجاج کہتے ہیں: هٰذَا فِي الْاَجْنِحَةِ الَّتِي الْمَلَائِكَةِ اَيْ يَزِيْدُ فِيْ خَلْقِ الْاَجْنِحَةِ لِلْمَلَائِكَةِ مَا يَشَآءُ فَيَجْعَلُ لِكُلٍّ سِتَّةَ اَجْنِحَةٍ اَوْ اَكْثَرَ۔ یہاں یزید فرما کر ملائکہ کے لئے ارشاد ہوا یعنی خلق اجنحہ میں ملائکہ کے لئے جو چاہے زیادہ کردے تو ان میں چھ پر یا اس سے زائد بھی پیدا کرے۔

اور حسن فرماتے ہیں یزید دفع توہم کے لئے ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ چار سے زائد نہیں فرما سکتا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ وَالْاَجْنِحَةِ مَا یَشَآءُ۔ اللہ تعالیٰ ملائکہ کے پیدا فرمانے میں جیسے زیادہ کرنے پر قادر ہے ایسے ہی پر جتنے چاہے فرمادے۔

بعض نے یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ کی یوں تفسیر کی:

اَلْخَلْقُ خَلْقُ الْاِنْسَانِ مَا یَشَآءُ اَلْخَلْقَ الْحَسَنَ اَوِ الصَّوْتَ الْحَسَنَ اَوِ الْخَطَّ الْحَسَنَ اَوِ الْمَلَاحَةَ فِی الْعَیْنِ اَوْ فِی الْاَنْفِ اَوْ فِی الْوَجْهِ اَوْ حِصَّةِ الرُّوْحِ اَوْ جُعُوْدَةِ الشَّعْرِ وَحُسْنِهٖ اَوِ الْعَقْلِ اَوِ الْعِلْمِ اَوِ الصَّنْعَةِ اَوِ الْعِفَّةِ فِی الْفُقَرَآءِ وَ حَلَاوَةِ النُّطْقِ۔

یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ سے مراد خلق انسانی ہے وہ چاہے خلق حسن بڑھادے یا خوش آواز کردے یا ناک نقشہ کے حسن سے نوازے یا چشم سرگیں بخش دے یا ناک سے حسن دوبالا فرمادے یا خدوخال سے حسین کردے یا روح لطیف میں مزید لطافت بخش دے یا بال گھنگھریالے کردے یا حسن عقل یا جوہر علم عطا فرمادے یا عفت کی دولت سے مالا مال کردے یا حلاوت نطق بخش دے اور آخر میں اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فرمادیا۔ پھر ارشاد ہے:

مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَ مَا یُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲﴾

جو کچھ اللہ کھولے اپنی رحمت سے لوگوں کے لئے تو اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جو کچھ روکے تو کوئی اسے چھوڑنے والا کوئی نہیں اس کے بعد اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اس کے معنی علامہ آلوسی یہ کررہے ہیں: اَیْ اَیُّ شَیْءٍ یَفْتَحُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِهٖ اَیُّ رَحْمَةٍ كَانَتْ مِنْ نِّعْمَةٍ وَ صِحَّةٍ وَ اَمْنٍ وَّ عِلْمٍ وَ حِكْمَةٍ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ مِمَّا لَا یُحَاطُ بِهٖ۔ یعنی جو شے بھی اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ رحمت سے کھولے خواہ وہ نعمت صحت ہو یا امن وعمل اور حکمت وغیرہ سے جس کی حد نہیں۔

وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنِ السُّدِّیِّ اَلرَّحْمَةُ الْمَطَرُ۔ سدی فرماتے ہیں رحمت سے مراد بارش ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلتَّوْبَةُ۔ ابن عباس فرماتے ہیں رحمت سے مراد قبولیت توبہ ہے۔

فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ تو اسے کوئی نہیں روک سکتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کسی قسم کی رحمت کو کوئی روکنے پر قادر نہیں۔

وَمَا یُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲﴾

اور جو رحمت اللہ تعالیٰ روک دے تو اسے کوئی جاری نہیں کرسکتا اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

کہ وہ اپنی حکمت ومصالح سے جو چاہے کرے۔

آیۂ کریمہ پر ابن منذر عامر بن عبد قیس سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: اَرْبَعُ آیَاتٍ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِذَا قَرَاْتُهُنَّ فَمَا اُبَالِیْ مَا اَصْبَحَ عَلَیْهِ وَاَمْسٰی۔

مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا یُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ

وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ ۔

سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا۔

وَ بَعْدَ مَا بَیَّنَ سُبْحَانَهٗ اَنَّهُ الْمُوْجِدُ لِلْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ وَ الْمُتَصَرِّفُ فِیْهِمَا عَلَی الْاِطْلَاقِ اَمَرَ النَّاسَ قَاطِبَةً اَوْ اَهْلَ مَكَّةَ۔

چار آیتیں ہیں قرآن کریم میں جب میں نے انہیں پڑھا تو اب مجھے پروا نہیں رہی کہ شام کیا ہوتی ہے اور صبح کیسی۔

پہلی آیت مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ۔

اور دوسری آیت وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ۔

اور تیسری آیت سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا۔

اور چوتھی آیت وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا۔

اس کے علاوہ جس پر آیتیں اور بھی ہیں مثلاً فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ اس پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِذَا اشْتَدَّتْ بِكَ الْبَلْوٰی فَفَكِّرْ فِیْ اَلَمْ نَشْرَحْ

فَعُسْرٌ بَیْنَ یُسْرَیْنِ اِذَا فَكَّرْتَهٗ فَافْرَحْ

یعنی جب تجھ پر بلاؤں کی شدت ہو تو سورۃ الم نشرح میں غور کر۔ اس لئے کہ ایک تنگی دو آسانیوں کے درمیان ہے جب تو اس پر غور کرے گا تو خوش ہوگا۔

یعنی جب الم نشرح کی تلاوت کی جائے گی تو فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا میں غور کرنے کے بعد واضح ہوگا کہ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کے ساتھ مَعَ الْعُسْرِ آیا ہے تو اس کے اول میں عسر یسرا کے بعد عسر ہے پھر یسر ہے تو ایک عسر یعنی سختی اول آخر کے دو یسر یعنی آسانی کے بیچ میں ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان اپنی نعمتوں کو یاد دلاتا ہے جو بندوں پر فرمائیں چنانچہ ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ۖ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳﴾

اے لوگو! اللہ کی وہ نعمت یاد کرو جو اس نے تمہیں دی کیا ہے کوئی پیدا کرنے والا اسوا اللہ کے جو تمہیں رزق دیتا ہے آسمان اور زمین سے نہیں کوئی معبود مگر وہی تو کہاں اوندھے جارہے ہو۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وَ قَدْ جَعَلَ الْخِطَابَ لِمَنْ سَمِعَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ حَیْثُ اَسْكَنَكُمْ حَرَمَهٗ وَ مَنَعَكُمْ مِّنْ جَمِیْعِ الْعَالَمِ وَ النَّاسُ یُتَخَطَّفُوْنَ مِنْ حَوْلِكُمْ۔ یہ خطاب ہر اس شخص کو ہے جو اس خطاب کو سنے کہ یاد کرو اللہ کی نعمت جو تم پر فرمائی اور تمہیں حرم میں ٹھہرایا اور تمہیں محفوظ کیا تمام عالم سے حالانکہ لوگ تمہارے گرد اگرد اچک لئے جاتے ہیں۔

تو کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ایسا خالق ہے جو تمہیں رزق دے آسمان سے بارشوں کے ذریعہ اور زمین سے سبزہ اگا کر یہاں استفہام انکاری سے یہ ثابت ہوا کہ لَا خَالِقَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰی۔ کوئی خالق نہیں مگر اللہ تعالیٰ۔ پھر ارشاد ہے:

فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ۔تو کہاں اوندھے پھر رہے ہو۔

گویا ارشاد ہے: اِذَا تَبَیَّنَ تَفَرُّدُهٗ تَعَالٰى بِالْاُلُوْهِیَّةِ وَالْخَالِقِیَّةِ وَالرَّازِقِیَّةِ فَمِنْ اَیِّ وَجْهٍ تُصَرِّفُوْنَ عَنِ التَّوْحِیْدِ اِلَى الشِّرْكِ۔ جب تفرد ذات واجب تعالیٰ الوہیت اور خالقیت ورازقیت کے دلائل سے واضح ہو چکی تو پھر کس وجہ سے تم توحید سے شرک کی طرف پلٹ رہے ہو۔اس کے بعد ارشاد ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تسلی دی گئی ہے:

وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

اے محبوب! اگر وہ تمہاری تکذیب کریں ( تو انوکھی بات نہیں ) آپ سے پہلے رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی ہے اور آخر سب کے کام اللہ کی طرف لوٹیں گے۔

آلوسی فرماتے ہیں: وَاِنِ اسْتَمَرُّوْا عَلٰى اَنْ یُّكَذِّبُوْكَ فِیْمَا بَلَّغْتَ اِلَیْهِمْ مِّنَ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ بَعْدَ مَا اَقَمْتَ عَلَیْهِمُ الْحُجَّةَ وَاَلْقَمْتَهُمُ الْحَجَرَ فَتَاَسَّ بِاُولٰٓئِكَ الرُّسُلِ فِی الصَّبْرِ فَقَدْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ وَصَبَرُوْا۔ اور اگر یہ اس بات پر جمے رہیں کہ تکذیب ہی کریں اس کی جو روشن حق انہیں پہنچا بعد قیام حجت ساطعہ کے تو پہلے رسول بھی صبر فرماتے رہے اور ان کی قوم ان کی تکذیب کرتی رہی اور وہ صبر ہی کرتے رہے۔آپ بھی صبر فرمائیں۔

آخرش یہ کہاں جائیں گے ان کا مرجع کسی غیر معبود کی طرف نہیں بلکہ ہماری طرف ہی انہیں آنا ہے پھر ہم انہیں وہی بدلہ دیں گے جو ان کے قابل ہوگا اور وہ عذاب ہے۔اب عام مخاطبہ کے ساتھ عوام کو تخاطب ہے چنانچہ ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٚ وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵

اے غفلت شعار لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو تمہیں دنیا کی زندگی اور اس کے لذائذ دھوکا نہ دیں اور شیطان تمہیں اللہ کی طرف سے دھوکے میں ڈالے۔

گویا آیہ کریمہ میں خطاب عام فرما کر ارشاد ہوا تم دنیا کی عیش وعشرت سے دھوکے میں نہ پڑنا کہ بس جو کچھ ہے یہی ہے اور حیات دنیوی کے کھیل میں مشغول نہ ہوجانا اور اس وہم میں نہ پڑنا کہ اللہ تعالیٰ غفور وکریم اور رؤوف ورحیم ہے۔

یہ توہمات اللہ تعالیٰ کی ایک صفت سے شیطان تم میں پیدا کرتا ہے کہ وہ غفور ورحیم رؤوف وکریم ہے جو چاہو کرو وہ بخش دے گا۔ بلکہ وہ جبار وقہار ومنتقم بھی ہے چنانچہ ارشاد ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ

بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے اپنا دشمن ہی جانو۔

اس کے اس توسوس میں نہ مبتلا ہونا با آنکہ وہ غفور بھی ہے کریم بھی ہے رؤوف بھی ہے رحیم بھی ہے۔لیکن صرف انہی صفتوں پر بھروسا کر کے گناہ کرنے والے مرجیہ ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَا۔ مومن کا ایمان خوف بے نیازی اور امید بخشش کے مابین ہے۔

اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝۶ؕ

شیطان تو اپنی جماعت اور اپنے متبعین کو ایسے ہی راہ پر بلاتا ہے کہ وہ اسی راہ چل کر جہنم والے ہوجائیں۔

اور تلذذ دنیا اور اتباع ہویٰ میں تباہ رہیں۔لہٰذا یاد رکھو دو فرقے ہیں ایک کافر دوسرے مومن۔لہٰذا

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۔ جو کافر فرقہ ہے اس کے لئے عذاب شدید ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ۝۷

اور جو مومن ہیں اور نیک عمل کرنے والے ان کے لئے بخشش ہے اور بڑا ثواب۔

## بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع۔سورۃ فاطر۔پ ۲۲

اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَیْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝۸

تو کیا وہ جسے اس کا عمل بد (اغوائے شیطانی سے) اچھا کر دکھایا اور وہ خواہش نفسانی کی پیروی کر کے اسے اچھا سمجھتا ہے بات یہ ہے کہ اللہ جسے چاہے گمراہ کر دے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہے تو نہ جائے تمہاری جان ان پر افسوس کرتے کرتے بے شک اللہ ان کے کرتوت خوب جانتا ہے

وَ اللّٰهُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝۹

اور اللہ وہ ہے جو ہوائیں چلاتا ہے پھر ہوائیں بادل ابھارتی ہیں تو ہانکتے ہیں ہم اس کو مردہ شہر کی طرف تو زندہ کرتے ہیں ہم اس سے زمین کو مرنے یعنی بنجر ہونے کے بعد ایسے ہی مردوں کا نشر ہوگا

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا ؕ اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَمْكُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ یَبُوْرُ ۝۱۰

جو عزت چاہتا ہے تو تمام عزت اللہ کے لئے ہے اسی کی طرف پہنچتی ہیں پاک باتیں اور نیک عمل اور جو مکر گانٹھتے ہیں گناہوں کے لئے ان کے لئے سخت سزا ہے اور ان کا مکر تمام کا تمام ملیامیٹ ہوگا

وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝۱۱

اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر نطفہ سے پھر تمہیں کیا جوڑا جوڑا اور جس عورت کو حمل ہوتا ہے وہ نہیں جنتی مگر اللہ کے علم میں ہے اور جو کسی کی عمر زیادہ ہوتی ہے یا کم مگر سب کتاب میں ہے اور یہ سب اللہ پر مشکل نہیں بلکہ آسان ہے

وَمَا یَسْتَوِی الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَی الْفُلْكَ فِیْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲

اور برابر نہیں سمندر دونوں قسم کے، ایک میٹھا خوش ہضم خوشگوار ہے اس کا پانی ایک کھاری کڑوا اور باوجود اس کے تم کھاتے ہو دونوں سمندروں سے مچھلی جس کا تازہ گوشت ہوتا ہے اور اس میں سے زیور موتیوں کے نکالتے ہو جو پہنتے ہو اور کشتیاں تو دیکھتا ہے کہ سمندر میں

MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

پانی پھاڑتی چلی جاتی ہیں تاکہ تم خدا کا فضل تلاش کرو اور اللہ کے شکرگزار بنو

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ۙ
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ
مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِیْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ؕ ۝۱۳

داخل کرتا ہے رات کے حصہ کو دن میں اور دن کو رات میں اور سورج اور چاند کو اپنی تسخیر میں لے رکھا ہے یہ سب ایک مقرر وقت تک ہیں یہ ہے اللہ تمہارا رب جس کی سب ملک ہے اور وہ جو پوجتے ہیں اس کے سوا وہ کھجور کی جھلی پر بھی قبضہ نہیں رکھتے

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ
سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ
یَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ ۝۱۴ ع

اگر تم انہیں بلاؤ تو نہ سنیں گے تمہاری آواز اور اگر خود وہ سنیں تو جواب نہ دے سکیں گے اور قیامت کے دن انکار کریں گے تمہارے شرک سے اور وہ تمہیں نہیں بتا سکتے مثل اس خبیر کے

## حل لغات دوسرا رکوع - سورۃ فاطر - پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَ - کیا | فَمَنْ - پھر جو آدمی کہ | زُیِّنَ - خوشنما معلوم ہوئے | لَهٗ - اس کو |
| سُوْٓءُ - برے | عَمَلِهٖ - عمل اس کے | فَرَاٰهُ - تو دیکھا ان کو | حَسَنًا - اچھے |
| فَاِنَّ - تو بے شک | اللّٰهَ - اللہ | یُضِلُّ - گمراہ کرتا ہے | مَنْ - جسے |
| یَّشَآءُ - چاہے | وَ - اور | یَهْدِیْ - ہدایت دیتا ہے | مَنْ - جسے |
| یَّشَآءُ - چاہے | فَلَا - تو نہ | تَذْهَبْ - چلی جائے | نَفْسُكَ - تیری جان |
| عَلَیْهِمْ - ان پر | حَسَرٰتٍ - افسوس کرتے | اِنَّ - بے شک | اللّٰهَ - اللہ |
| عَلِیْمٌ - جانتا ہے | بِمَا - جو وہ | یَصْنَعُوْنَ - کرتے ہیں | وَ - اور |
| اللّٰهُ - اللہ | الَّذِیْٓ - وہ ہے جس نے | اَرْسَلَ - بھیجا | الرِّیٰحَ - ہواؤں کو |
| فَتُثِیْرُ - تو اٹھاتی ہیں | سَحَابًا - بادل | فَسُقْنٰهُ - پھر لے جاتے ہیں ہم اس کو | |
| اِلٰی - طرف | بَلَدٍ - شہر | مَّیِّتٍ - مردہ کے | فَاَحْیَیْنَا - تو زندہ کیا ہم نے |
| بِهٖ - اس سے | الْاَرْضَ - زمین کو | بَعْدَ - بعد | مَوْتِهَا - اس کے مرنے کے |
| كَذٰلِكَ - اسی طرح ہے | النُّشُوْرُ - اٹھنا | مَنْ - جو | كَانَ - ہے |
| یُرِیْدُ - چاہتا | الْعِزَّةَ - عزت | فَلِلّٰهِ - تو اللہ ہی کے لئے ہے | الْعِزَّةُ - عزت |
| جَمِیْعًا - ساری | اِلَیْهِ - اسی کی طرف | یَصْعَدُ - چڑھتے ہیں | الْكَلِمُ - کلمات |
| الطَّیِّبُ - پاکیزہ | وَ - اور | الْعَمَلُ - عمل | الصَّالِحُ - نیک |
| یَرْفَعُهٗ - اٹھاتا ہے اس کو | وَ - اور | الَّذِیْنَ - وہ جو | یَمْكُرُوْنَ - مکر کرتے ہیں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| السَّیِّاٰتِ۔ برے | لَهُمْ۔ ان کے لئے | عَذَابٌ۔ عذاب ہے | شَدِیْدٌ۔ سخت |
| وَ۔ اور | مَكْرُ۔ مکر | اُولٰٓئِكَ۔ ان کا | هُوَ۔ وہ |
| یَبُوْرُ۔ برباد ہوگا | وَ۔ اور | اللّٰهُ۔ اللہ نے | خَلَقَكُمْ۔ پیدا کیا تم کو |
| مِّنْ تُرَابٍ۔ مٹی سے | ثُمَّ۔ پھر | مِنْ نُّطْفَةٍ۔ نطفہ سے | ثُمَّ۔ پھر |
| جَعَلَكُمْ۔ بنایا تم کو | اَزْوَاجًا۔ جوڑے | وَ۔ اور | مَا۔ نہیں |
| تَحْمِلُ۔ حاملہ ہوتی | مِنْ اُنْثٰى۔ کوئی مادہ | وَ۔ اور | لَا۔ نہیں |
| تَضَعُ۔ جنتی | اِلَّا۔ مگر | بِعِلْمِهٖ۔ اس کے علم میں ہے | وَ۔ اور |
| مَا۔ نہیں | یُعَمَّرُ۔ عمر دیا جاتا | مِنْ مُّعَمَّرٍ۔ کوئی عمر رسیدہ | وَّلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ۔ |
| اور نہیں جو کسی کی عمر زیادہ ہوتی ہے یا کم | | اِلَّا۔ مگر | فِیْ۔ بیچ |
| كِتٰبٍ۔ کتاب کے ہے | اِنَّ۔ بے شک | ذٰلِكَ۔ یہ | عَلَى۔ اوپر |
| اللّٰهِ۔ اللہ کے | یَسِیْرٌ۔ آسان ہے | وَ۔ اور | مَا۔ نہیں |
| یَسْتَوِی۔ برابر ہیں | الْبَحْرٰنِ۔ دو دریا | هٰذَا۔ یہ | عَذْبٌ۔ میٹھا ہے |
| فُرَاتٌ۔ خوش ہضم | سَآئِغٌ۔ خوشگوار ہے | شَرَابُهٗ۔ اس کا پانی | وَ۔ اور |
| هٰذَا۔ یہ | مِلْحٌ۔ نمکین ہے | اُجَاجٌ۔ کڑوا | وَ۔ اور |
| مِنْ۔ ہر | كُلٍّ۔ ایک میں سے | تَاْكُلُوْنَ۔ تم کھاتے ہو | لَحْمًا۔ گوشت |
| طَرِیًّا۔ تازہ | وَّ۔ اور | تَسْتَخْرِجُوْنَ۔ تم نکالتے ہو | حِلْیَةً۔ زیور کہ |
| تَلْبَسُوْنَهَا۔ پہنتے ہو اس کو | وَ۔ اور | تَرَى۔ دیکھتا ہے تو | الْفُلْكَ۔ کشتی کو |
| فِیْهِ۔ اس میں | مَوَاخِرَ۔ پانی پھاڑتی | لِتَبْتَغُوْا۔ تاکہ تم ڈھونڈو | مِنْ فَضْلِهٖ۔ اس کا فضل |
| وَ۔ اور | لَعَلَّكُمْ۔ تاکہ تم | تَشْكُرُوْنَ۔ شکر کرو | یُوْلِجُ۔ داخل کرتا ہے |
| الَّیْلَ۔ رات کو | فِی۔ بیچ | النَّهَارِ۔ دن کے | وَ۔ اور |
| یُوْلِجُ۔ داخل کرتا ہے | النَّهَارَ۔ دن کو | فِی۔ بیچ | الَّیْلِ۔ رات کے |
| وَ۔ اور | سَخَّرَ۔ تابع کیا | الشَّمْسَ۔ سورج | وَ۔ اور |
| الْقَمَرَ۔ چاند کو | كُلٌّ۔ ہر ایک | یَّجْرِیْ۔ چلتا ہے | لِاَجَلٍ۔ مدت |
| مُّسَمًّى۔ مقرر تک | ذٰلِكُمْ۔ یہ ہے تمہارا | اللّٰهُ۔ اللہ | رَبُّكُمْ۔ تمہارا رب |
| لَهُ۔ اسی کی | الْمُلْكُ۔ بادشاہی ہے | وَ۔ اور | الَّذِیْنَ۔ وہ جنہیں |
| تَدْعُوْنَ۔ تم پکارتے ہو | مِنْ دُوْنِهٖ۔ اس کے سوا | مَا۔ نہیں | یَمْلِكُوْنَ۔ مالک ہیں |
| مِنْ قِطْمِیْرٍ۔ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے | | اِنْ۔ اگر | تَدْعُوْا۔ تم پکارو |
| هُمْ۔ ان کو | لَا۔ نہ | یَسْمَعُوْا۔ سنیں گے | دُعَآءَ۔ پکار |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| کُمْ۔تمہاری | وَ۔اور | لَوْ۔اگر | سَمِعُوْا۔سن بھی لیں تو |
| مَا۔نہ | اسْتَجَابُوْا۔جواب دیں | لَكُمْ۔تم کو | وَ۔اور |
| يَوْمَ۔دن | الْقِيٰمَةِ۔قیامت کے | يَكْفُرُوْنَ۔کفر کریں گے | بِشِرْكِكُمْ۔تمہارے شرک کا |
| وَ۔اور | لَا۔نہ | يُنَبِّئُكَ۔بتائے گا تجھ کو | مِثْلُ۔مثل |
| خَبِيْرٍ۔خبر والے کے | | | |

## حل لغات نادرہ

اس رکوع میں بعض لغات دقیق ہیں انہیں اول سمجھ لینا ضروری ہے۔

لَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ۔ حَسَرٰتٍ مفعول لہ ہے تَذْهَبْ کا اَیْ لِلْحَسَرَاتِ اور عَلَيْهِمْ صلہ ہے تَذْهَبْ کا۔ محاورہ ہے هَلَكَ عَلَيْهِ حُبًّا وَ مَاتَ عَلَيْهِ حُزْنًا۔ تو اس اعتبار سے اس کے معنی ہوئے: اے محبوب! ان کی جہالت پر افسوس کرتے کرتے کہیں آپ جان نہ دے دیں۔ بلکہ آپ صبر سے انتظار فرمائیں۔

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ

يَصْعَدُ بمعنی يَصِلُ ہے یعنی پہنچتا ہے۔

اور الْكَلِمُ چونکہ اسم جنس ہے اسی لئے اس کی صفت الطَّيِّبُ کا مذکر لانا جائز ہوا۔ اور یرفع کا فاعل محذوف اللہ ہے اور ضمیر منصوب راجع ہے الْعَمَلُ الصَّالِحُ کی طرف۔

وَ الَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ۔ میں السَّيِّاٰتِ صفت ہے مفعول مطلق محذوف کی تو اس کے معنی یہ ہوں گے: يَمْكُرُوْنَ مَكْرَ السَّيِّاٰتِ

هُوَ يَبُوْرُ کے معنی يَهْلِكُ وَ يَفْسُدُ۔ کے ہیں بمعنی رائیگاں۔

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ۔ عَذْبٌ شیریں فُرَاتٌ وہ پانی جس سے تشنگی رفع ہو اور تشنگی کی تیزی مٹے سَآئِغٌ وہ جو اپنی شیرینی اور باذائقہ ہونے کی وجہ سے آسانی کے ساتھ گلے میں اتر جائے۔

وَ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ۔ مِلْحٌ کھاری۔ اُجَاجٌ نہایت تلخ جو اپنے کھاری پنے کی وجہ سے گلا جلا دے۔

لَحْمًا طَرِيًّا۔ لحم گوشت طری تازہ اور یہاں لحم طری سے مراد مچھلی کا گوشت ہے۔

فِيْهِ مَوَاخِرَ۔ مَوَاخِرَ ماخرہ کی جمع ہے اور ماخر اس کشتی کو کہتے ہیں جو چلنے میں آواز کرتی ہے۔ یا جو اپنے سینہ سے پانی پھاڑتی ہے یہ مشتق ہے مخر سے اور مخر کہتے ہیں پھاڑنے کو محاورہ ہے تَمْخَرُ الْبَحْرَ اَیْ تَشُقُّ۔

مِنْ قِطْمِيْرٍ۔ قِطْمِيْرٍ اس جھلی کو کہتے ہیں جو کھجور کی گٹھلی پر ہوتی ہے اور عرب نے اس حقیر چیز پر ضرب المثل بنالیا جیسے اردو میں تل، رائی، رتی بولتے ہیں۔ اب مختصراً خلاصہ ملاحظہ کیجئے۔

## خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع۔سورۃ فاطر۔پ ۲۲

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

تو کیا وہ جس کی نظر میں اس کا برا کام اچھا دکھایا گیا تو اس نے اسے بھلا سمجھا۔
ہدایت یافتہ کے برابر ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں برے کام کو اچھا سمجھنے والا ہدایت یافتہ کی طرح کیسے ہوسکتا ہے اس لئے کہ وہ تو بدکار سے بدر جہا بدتر ہے۔
اس لئے کہ برا کام کرنے والا اپنے اس کام کو برا جانتا ہے اور یہ اس برے کام کو اچھا سمجھتا ہے۔

## آیہ کریمہ کا شان نزول

یہ آیت کریمہ ابوجہل وغیرہ مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے مشرکانہ اور کفریہ جیسے قبیح افعال کو توسوس شیطانی سے اچھا سمجھتے تھے۔
ایک قول یہ ہے کہ آیۂ کریمہ اصحاب بدعت گمراہ طریقہ پر چلنے والوں کے حق میں نازل ہوئی جن میں روافض وخوارج وغیرہ گمراہ فرقے داخل ہیں جو اپنی بداطواریوں کو اچھا جانتے تھے اور آج بھی جو ایسے ہیں وہ بھی انہیں میں داخل ہیں حتیٰ کہ مرزائی نجدی لامذہب۔ چکڑالوی پرویزی نیچری دہریئے اور شرابی جواری بھی اسی حکم میں داخل ہیں۔ البتہ وہ اس حکم میں داخل نہیں جو مرتکب کبائر تو ہیں مگر انہیں گناہ سمجھتے ہیں۔

فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ

اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور ہدایت دے جسے چاہے تو (اے حبیب! صلی اللہ علیک وآلک وسلم ان کی حالت پر) افسوس کرتے کرتے آپ اپنی جان نہ دیں۔
اور اس کا رنج نہ فرمائیں کہ فلاں ایمان نہیں لایا اور حق قبول نہیں کیا اور ہدایت سے محروم رہا۔ خلاصہ یہ کہ آپ ان کے کفر وگمراہی سے ہلاک ہونے کا غم نہ فرمائیں۔

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۞ ۔ اللہ ان کے کرتوت اور کوتک خوب جانتا ہے۔

اس کا بدلہ ہم ہی انہیں دیں گے۔ اس کے بعد اپنی کمال قدرت کا بیان فرما کر اپنا تعارف فرمایا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَٰلِكَ النُّشُورُ ۞

اور اللہ وہ ہے جس نے ہوائیں چھوڑیں جو بادل اٹھاتی ہیں پھر اسے رواں کرتا ہے کسی مردہ خزاں رسیدہ شہر کی طرف (بلد میت سے مراد وہ آبادی ہے جس میں سبزہ اور کھیتی خشک ہوگئی ہو اور خشکی کی وجہ سے وہاں کی زمین بنجر اور مردہ ہو چکی ہو)

فَأَحْيَيْنَا بِهِ تو اس کے سبب ہم زندہ فرماتے ہیں زمین کو اس کے مردہ اور بنجر ہو جانے کے بعد۔ یعنی اس کا میت ہونا عدم تخضر اور سبزہ نہ رہنا ہے اور زندہ کرنا سرسبز وشاداب فرمانا ہے اور اسی شان قدرت کا نقشہ دکھا کر آگے ارشاد ہے:

كَذَٰلِكَ النُّشُورُ۔ یونہی حشر میں تمہارا نشر یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے۔

چنانچہ حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ انسان کو مرنے کے بعد کس طرح زندہ فرمائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تیرا کبھی ایسے جنگل سے بھی گزر ہوا جو سرسبز وشاداب تھا اور وہاں سبزہ کا نشان بھی نہ رہا پھر دوبارہ جب وہاں سے گزرا تو اسے لہلہاتا ہوا اور سرسبز وشاداب پایا۔ عرض کیا بے شک ایسا دیکھنے میں آیا ہے۔ حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ فرمائے گا یہی اس کی شان قدرت کا مظاہرہ ہے۔ آگے ارشاد ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ۔ جو عزت کا خواہش مند ہے تو عزت تمام اللہ تعالیٰ کے ید قدرت میں ہے۔

دنیا و آخرت کی تمام عزتیں اس کے قبضۂ قدرت میں ہیں جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ۔ تو عزت کے طلبگار کو ہر قسم کی عزت اللہ سے مانگنی چاہیے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت رب العزت تبارک وتعالیٰ ہر روز فرماتا ہے کہ جسے عزت دارین کی خواہش ہے اسے چاہئے کہ وہ رب العزت کی اطاعت کرے اس لئے کہ ذریعہ عزت ایمان اور اعمال صالح ہیں چنانچہ آگے ارشاد ہے:

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ

اسی کی طرف پہنچتا ہے پاکیزہ کلام اور عمل صالح اسے بلند کرتا ہے۔

یعنی نیک کلام اور نیک عمل محل قبول ورضا تک پہنچتا ہے اور پاکیزہ کلام سے مراد کلمہ توحید اور تسبیح وتحمید اور تکبیر ہے كَمَا قَالَ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝۱۰

اور وہ جو بری چالیں اور گناہ کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

ایسے مکر وگناہ کرنے والوں سے مراد قریش ہیں جو دار الندوہ میں جمع ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے قید کرنے کے منصوبے کرتے اور قتل کے مکر اور داؤ چلاتے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جلاوطن کرنے کی تدابیر سوچتے تھے ان کا مفصل بیان سورہ انفال میں ہو چکا ہے۔

وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝۱۰۔ اور ان کا مکر برباد ورائیگاں ہوگا اور وہ اپنی چالوں میں کامیاب نہ ہوں گے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی چالوں شرارتوں سے محفوظ رہے اور انہوں نے اپنے کرتوت کی بدر میں سزائیں پائیں قید بھی ہوئے اور قتل بھی کئے گئے اور مکہ معظمہ سے نکالے بھی گئے اس کے بعد تخلیق انسانی کی کیفیت کا بیان ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ

اور اللہ نے تمہیں بنایا مٹی سے (یعنی تمہاری اصل حضرت آدم صفی علیہ السلام سے ہے) اور وہ مٹی سے ہی مخلوق کئے گئے ہیں اور تم بھی مٹی سے پیدا کئے گئے (مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ) پھر پانی کی بوند یعنی نطفہ سے پھر تمہیں جوڑا جوڑا کیا یعنی مرد اور عورت بنایا۔

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ

اور جو بھی حمل رہے اور نہیں جنتی کوئی عورت مگر اس کے علم میں ہے اور جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے یا کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب ایک کتاب میں ہے۔

یعنی لوح محفوظ میں۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ معمروہ ہے جس کی عمر ساٹھ سال تک ہو جائے اور کم عمر وہ ہے جو اس سے قبل انتقال کرے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ ۔ بے شک اللہ کو آسان ہے۔

یعنی عمر بڑھانا گھٹانا اسے لوح محفوظ میں اجل و عمل کے ساتھ مکتوب فرمانا اس کی کمال قدرت کا ادنیٰ سا کرشمہ ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۖ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ

اور دونوں سمندر یکساں نہیں (بلکہ دونوں میں اتنا فرق ہے کہ) یہ میٹھا خوشگوار پینے والا ہے اور یہ کھاری کڑوا اور ہر ایک سمندر سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت مچھلی کا اور انہیں سمندروں میں سے نکالتے ہو گہنا، زیور موتیوں کا اور مرجان کا جو پہنے جاتے ہیں۔

وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ پانی چیرتی ہیں (دریا میں چلتے ہوئے آواز کرتی ہیں اور ایک ہی ہوا میں آتی ہیں اور جاتی بھی ہیں) تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو (اور اپنی تجارت کے ذریعہ نفع حاصل کرو) اور تاکہ تم شکر گزار ہو (اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو مانو)

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ

رات لاتا ہے دن کے حصہ میں (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور دن لاتا ہے رات کے حصہ میں (تو رات بڑھ جاتی ہے حتیٰ کہ بڑھنے والے دن یا رات کی مقدار پندرہ گھنٹے تک پہنچ جاتی ہے اور گھٹنے والا نو گھنٹے کا رہ جاتا ہے) اور مسخر کئے اس نے چاند سورج۔ ہر ایک مقررہ میعاد تک چلتا ہے (یعنی روز قیامت تک تو جب قیامت آئے گی تو ان کا چلنا موقوف ہو جائے گا اور یہ نظام باقی نہ رہے گا)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ۭ

یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی ملکیت مطلقہ ہے اور اس کے سوا جنہیں تم پوجتے ہو (بت وغیرہ) وہ دانہ خرما کی گٹھلی کی جھلی تک کے مالک نہیں۔

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ

تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں (کیونکہ وہ بے جان جماد محض ہیں)

وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ۧ

اور بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری حاجت روانہ کر سکیں (کیونکہ وہ اصلاً قدرت و اختیار نہیں رکھتے) اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک اور پکارنے سے منکر ہوں گے (اور اظہار بیزاری کریں گے (اور کہہ دیں گے کہ ہم انہیں جانتے ہی نہیں) اور تمہیں کوئی خبر نہ دے سکے گا اس خبر دار کی طرح (جو عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ہے اسے دارین کے احوال اور بت پرستوں کی پرستش سب معلوم ہے)

## مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع۔سورۃ فاطر۔پ ۲۲

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ ۔ کیا وہ جسے پسندیدہ ہوئے اس کے برے عمل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آلوسی کہتے ہیں: اَیْ حُسِّنَ لَہٗ عَمَلُہُ السَّیِّئُ۔

فَرَاٰہُ حَسَنًا ؕ۔تو وہ انہیں اچھا جانتا ہے فَاعْتَقَدَہٗ بِسَبَبِ التَّزْیِیْنِ تو شیطان کے بہکائے سے برے افعال کو اچھا سمجھتا ہے خلاصہ مفہوم آیت یہ ہے:

اَھُمَا اَیِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ مُتَسَاوِیَانِ فَالَّذِیْ زُیِّنَ لَہُ الْکُفْرُ مِنْ جِھَۃِ عَدُوِّہِ الشَّیْطَانِ فَاعْتَقَدَہٗ حَسَنًا وَانْھَمَکَ فِیْہِ کَمَنِ اسْتَقْبَحَہٗ وَاجْتَنَبَہٗ وَاخْتَارَ الْاِیْمَانَ وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ اَیْ مَا ھُمَا مُتَسَاوِیَانِ لِیَکُوْنَ الَّذِیْ زُیِّنَ لَہُ الْکُفْرُ کَمَنِ اسْتَقْبَحَہٗ۔

کیا وہ جو کافر ہوا اور وہ جو ایمان لایا اور عمل صالح کرتا رہا دونوں مساوی ہو سکتے ہیں تو جسے کفر اچھا معلوم ہوا شیطان کے توسوس سے اور اس نے اس کفر کے ساتھ اچھا اعتقاد کر لیا اور اسی میں منہمک ہو گیا اس جیسا نہیں ہو سکتا جو کفر کو قبیح جان کر اس سے مجتنب رہا اور اس نے ایمان اختیار کیا اور عمل صالح کئے۔یعنی دونوں مساوی نہیں جسے کفر اچھا نظر آیا اور وہ جس نے کفر کو قبیح سمجھا۔

اور ایسی استفہام انکاری آیات قرآن کریم میں متعدد جگہ ہیں۔

جیسے اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً۔

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ۔

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِىْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ۔

فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ

تو بے شک اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہے۔

تو جب ہدایت وضلالت مشیت الٰہی کے ماتحت ہے تو اے حبیب! صلی اللہ علیک وآلک وسلم

فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ۔آپ اپنی جان ان پر حسرت وافسوس کرتے ہوئے نہ دیں۔

آلوسی کہتے ہیں: اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی اِیْمَانِ الْقَوْمِ وَاَنْ یُّسْلِکَ الضَّالِّیْنَ فِیْ زُمْرَۃِ الْمُھْتَدِیْنَ فَقِیْلَ لَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی سَبِیْلِ الْاِنْکَارِ۔ اَفَمَنْ زُیِّنَ لَہٗ سُوْٓءُ عَمَلِہٖ مِنْ ھٰذَیْنِ الْفَرِیْقَیْنِ کَمَنْ لَّمْ زُیِّنَ لَہٗ فَلَا بُدَّ اَنْ یُّقِرَّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بِالنَّفْیِ بِالتَّقِیِّ وَیَقُوْلُ لَا۔ فَحِیْنَئِذٍ یُّقَالُ لَہٗ فَاِذَا کَانَ کَذٰلِکَ فَلَا تَذْھَبْ نَفْسُکَ عَلَیْھِمْ حَسَرٰتٍ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ فَقَدِّمْ وَاَخِّرْ۔

بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حریص تھے اپنی قوم کے ایمان لانے پر اور آپ چاہتے تھے کہ ان گمراہوں کو ہدایت یافتہ لوگوں کے طریقہ پر چلائیں۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بر سبیل انکار ارشاد ہوا: اَفَمَنْ زُیِّنَ لَہٗ سُوْٓءُ عَمَلِہٖ الخ ان دو فرقوں میں سے جس کا ایک ہدایت پر ہے دوسرا کافر کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔

تو لازمی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے نفی میں ''لا'' ہی عرض کیا گیا تو اس موقع پر ارشاد ہوا کہ جب یہ بات ہے تو آپ ان کے مومن ہونے کی حرص نہ فرمائیں اور اپنی جان پاک ان کی حسرت میں ہلاک نہ کریں۔اس لئے کہ جسے اللہ چاہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہدایت پرلائے اور جسے چاہے گمراہ بنائے یہ تقدم وتاخر بطریق لف ونشر غیر مرتب کے ہے۔ آگے ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ ۝۸ ۔ بے شک اللہ ان کے کرتوت خوب جانتا ہے۔

لہٰذا اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ۔ جو کافر ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ۔ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے۔

اس کا شان نزول بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ ہے:

نَزَلَتۡ فِیۡ اَبِیۡ جَھۡلٍ وَّ مُشۡرِکِیۡ مَکَّۃَ ۔ یہ آیت مشرکین مکہ اور ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی۔

وَ اَخۡرَجَ جَرِیۡرٌ عَنِ الضَّحَّاکِ اَنَّھَا نَزَلَتۡ فِیۡ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ وَاَبِیۡ جَھۡلٍ حَیۡثُ ھَدَی اللّٰہُ عُمَرَ وَ اَضَلَّ اَبَا جَھۡلٍ ۔

جریر ضحاک سے راوی ہیں کہ یہ آیات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ابوجہل کے متعلق نازل ہوئیں کہ حضرت عمر کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور ابوجہل کو گمراہ کیا۔ آگے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا بیان ہے:

وَ اللّٰہُ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیۡرُ سَحَابًا فَسُقۡنٰہُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحۡیَیۡنَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا ؕ کَذٰلِکَ النُّشُوۡرُ ۝۹

اور اللہ وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے تو بادل چلاتا ہے تو سیراب فرماتا ہے مردہ شہروں کو کہ ہم اس کے ذریعہ زندہ کرتے ہیں زمین اس کے مرنے بنجر اور خشک ہوجانے کے بعد ایسے ہی مردوں کا نشر ہے۔

اس قسم کا بیان سورہ روم میں بھی ہے: اَللّٰہُ الَّذِیۡ یُرۡسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیۡرُ سَحَابًا ۔

اور سورہ اعراف میں بھی ہے: وَ ھُوَ الَّذِیۡ یُرۡسِلُ الرِّیٰحَ بُشۡرًۢا بَیۡنَ یَدَیۡ رَحۡمَتِہٖ ؕ ۔

فَسُقۡنٰہُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ ۔ سے مراد قطعہ زمین ہے جس پر سبزہ نہ ہو۔

میت کی تعریف کلیات ابوالبقا کفوی میں ہے: اَلۡمَیۡتُ بِالتَّخۡفِیۡفِ ھُوَ الَّذِیۡ مَاتَ وَ الۡمَیِّتُ بِالتَّشۡدِیۡدِ وَالۡمَائِتُ ھُوَ الَّذِیۡ لَمۡ یَمُتۡ بَعۡدُ ۔ میت اسے کہتے ہیں جو مر جائے اور میت اسے کہتے ہیں جو بعد میں نہ مرے جیسے سبزہ گھاس وغیرہ اس پر کسی شاعر نے بھی کہا ہے:

وَ مَنۡ بِکَ ذَارُوۡحٍ فَذَالِکَ مَیِّتٌ　　　وَ مَا الۡمَیۡتُ اِلَّا مَنۡ اِلَی الصَّبۡرِ یُحۡمَلُ

تو اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ بِالتَّشۡدِیۡدِ اسی لئے ارشاد ہوا کہ وہ سرسبز ہوکر ہرا بھرا ہوجاتا ہے چنانچہ اس کی تفصیلی تحقیق ہم اول بیان کر چکے ہیں۔

فَاَحۡیَیۡنَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا ؕ ۔ تو ہم زندہ کرتے ہیں اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد یعنی خشک ہونے کے بعد

آلوسی فرماتے ہیں: اَیۡ بِالۡمَطَرِ النَّازِلِ مِنۡہُ الۡمَدۡلُوۡلُ عَلَیۡہِ السَّحَابُ فَاِنَّ بَیۡنَھُمَا تَلَازُمًا فِی الذِّھۡنِ کَمَا فِی الذِّھۡنِ کَمَا فِی الۡخَارِجِ اَوۡ بِالسَّحَابِ فَاِنَّہٗ سَبَبُ السَّبَبِ وَاِحۡیَآءُ الۡاَرۡضِ اِنۡبَاتُ الشَّجَرِ وَالۡکَلَاءِ فِیۡھَا ۔ یعنی بارش برسنے والی جو بادل سے آتی ہے وہ سبب ہوتی ہے زمین کی زندگی کا جسے سرسبزی کہتے ہیں جس سے چارہ گھاس پیدا ہوتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ⑨۔ ایسے ہی تم زمین سے اٹھو گے۔

آیۂ کریمہ میں پہلے اَحْيَيْنَا فرما کر اپنی ذات پاک کا تعارف کرایا اور اپنے افعال میں سے ایک فعل ارسال ریاح ظاہر کیا پھر گویا ارشاد ہوا:

اَنَا الَّذِیْ عَرَفْتَنِیْ سُقْتُ السَّحَابَ وَاَحْيَيْتُ الْاَرْضَ۔ اس کے پہلے جملہ میں اپنی تعریف فعل عجیب کے ساتھ فرمائی اور دوسرے جملہ میں تذکیر نعمت کی گئی۔ اور فرمایا اِنَّ كَمَا نِعْمَتِی الرِّيَاحُ وَالسُّحُبُ بِالسَّوْقِ وَالْاِحْيَاءِ۔

اور نہایہ ابن اثیر میں ہے: يُقَالُ نَشَرَ الْمَيِّتُ يَنْشُرُ نُشُوْرًا اِذَا عَاشَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَنْشَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحْيَاهُ۔ نشر میت پر جب کہا جاتا ہے تو بعد موت زندہ کرنے کے معنی ہی ہوتے ہیں۔

وَقَالَ الرَّاغِبُ قِيْلَ نَشَرَ اللّٰهُ تَعَالَى الْمَيِّتَ وَاَنْشَرَهُ بِمَعْنًى وَالْحَقِيْقَةُ اَنَّ نَشْرَ اللّٰهِ تَعَالَى الْمَيِّتَ يُسْتَعَارُ مِنْ نَشْرِ الثَّوْبِ اَیْ بَسْطِهٖ۔ نشر اللہ تعالیٰ کا میت کے لئے معنی میں مستعمل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ میت کا نشر بمعنی زندہ کرنا مستعار ہے نشر ثوب سے یعنی اس کے معنی کپڑا بچھانے کے ہیں۔

وَالْمُرَادُ بِالنُّشُوْرِ هٰهُنَا اِحْيَاءُ الْاَمْوَاتِ فِیْ يَوْمِ الْحِسَابِ اور كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ سے مراد اس جگہ مردوں کا یوم قیامت زندہ کرنا ہے۔

گویا فرمایا کہ جیسے بادلوں کو اللہ تعالیٰ بنجر اور مردہ زمین کی طرف ہانکتا ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ روح اور حیات کو بدن انسان کی طرف ہانکے گا اور بدن مٹی میں ملا ہوا ہوگا جیسے گھاس وغیرہ خشک ہو کر زمین میں مل جاتی ہے اسی وجہ میں بعض کے نزدیک یہ باعتبار کیفیت تشبیہ ہے۔

چنانچہ ابن جریر وغیرہ عبداللہ بن مسعود سے راوی ہیں: قَالَ يَقُوْمُ مَلَكُ الصُّوْرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَيَنْفُخُ فَلَا يَبْقٰى خَلْقٌ لِلّٰهِ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ تَعَالٰى اِلَّا مَاتَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مَاءً كَمَنِیِّ الرِّجَالِ فَتَنْبُتُ اَجْسَامُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ وَ قَرَءَ الْاٰيَةَ ثُمَّ يَقُوْمُ مَلَكٌ فَيَنْفُخُ فِيْهِ فَتَنْطَلِقُ كُلُّ نَفْسٍ اِلٰى جَسَدِهَا۔

ملک صور آسمان وزمین کے مابین کھڑا ہو کر صور پھونکے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے سب مر جائیں گے سوا اس ہستی کے جسے اللہ چاہے۔ پھر اللہ تعالیٰ تحت عرش سے پانی مثل منی کے بھیجے گا تو اس سے اجسام اگیں گے پھر آیہ کریمہ تلاوت فرمائی پھر فرشتہ کھڑا ہو کر نفخ صور کرے گا تو ہر جان چلنے لگے گی اپنے جسم کی طرف۔

اور مسلم شریف کی حدیث میں مرفوعاً اس طرح ہے: يُنَزِّلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ اَجْسَادُ النَّاسِ وَ نَبَاتُ الْاَجْسَادِ مِنْ عُجْبِ الذَّنْبِ عَلٰى مَاوَرَدَ فِی الْاٰثَارِ۔ اللہ تعالیٰ مثل شبنم بارش فرمائے گا جس سے لوگوں کے اجسام اگیں گے اور اجساد کے اگنے کی ابتدا عجب ذنب یعنی ریڑھ کی ہڈی سے ہوگی جیسا کہ اکثر احادیث سے ثابت ہے۔

وَقَالَ اَبُوْزَيْدِ الْوَقْوَاقِیْ هُوَ جَوْهَرٌ فَرْدٌ يَّبْقٰى مِنْ هٰذِهِ النَّشْاَةِ لَايَتَغَيَّرُ۔ ابوزید وقواقی کہتے ہیں کہ ہر مخلوق کے جسم سے ایک جوہر باقی رہتا ہے جو متغیر نہیں ہوتا۔ اس پر نشأۃ ثانیہ ہوگی۔

اس کے علاوہ فلاسفہ کے بہت سے اقوال عجیب عجیب ہیں۔ منجملہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک قول فلسفیوں کا یہ بھی ہے: هُوَ الْعَقْلُ الْهِيُوْلَانِي۔ جس پر نشاءۃ ثانی ہوگی وہ ہیولانی ہے۔ اور بعض نے کہا وہی ہیولا ہے۔

غزالی کہتے ہیں: اِنَّمَا هُوَ النَّفْسُ وَ عَلَيْهَا تَنْشَأُ النَّشْأَةُ الْاٰخِرَةُ۔ وہ نفس ہی ہے جس پر نشاءۃ ثانیہ ہوگی وغیرہ وغیرہ بہت سے اقوال ہیں لیکن علامہ آلوسی فرماتے ہیں: وَ اَیُّ حَاجَةٍ اِلَی التَّاوِيْلِ بَعْدَ التَّصْدِيْقِ بِقُدْرَةِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ جَلَّ شَانُهٗ۔ ان تاویلات بعیدہ کی کیا حاجت ہے جبکہ قدرت قادر کی ہم تصدیق کر چکے ہیں۔

لہٰذا بہر حال جیسے جس طرح اور جب چاہے وہ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ فرما چکا ہے لہٰذا مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے آگے ارشاد ہے جس میں عبدۃ الاوثان مشرکین کے اوہام باطلہ کا رد ہے کہ تم جن بتوں سے عزت حاصل کرنا چاہتے ہو یہ تمہارا وہم باطل ہے حیث قال سبحانہ

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ۔ جو عزت چاہے تو ہر قسم کی عزت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

آلوسی فرماتے ہیں: اَلْعِزَّةُ الشَّرَفُ وَالْمَنْعَةُ مِنْ قَوْلِهِمْ اَرْضٌ عِزَازٌ اَیْ صَلْبَةٌ۔ عزت شرف دولت کو کہتے ہیں جیسے محاورہ میں اَرض عِزاز بولتے ہیں یعنی سخت زمین۔

## آیت کا شان نزول

یہ ہے کہ مشرکین بتوں سے عزت مانگتے تھے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا۔

اور ارشاد ہے: اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا۔

یہاں بھی مشرکین کو فرما دیا گیا: فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا۔ گویا تنبیہ فرما دی گئی اور ارشاد ہوا مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلْيَطْلُبْهَا مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلِلّٰهِ وَحْدَهٗ لَا لِغَيْرِهِ الْعِزَّةُ فَهُوَ سُبْحَانَهٗ يَتَصَرَّفُ فِيْهَا كَمَا يُرِيْدُ۔ جو بھی عزت چاہے اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے مانگے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ایک ذات ہے نہ کہ کوئی اور۔ اور وہی متصرف ہے جیسے چاہے جسے چاہے عزت دے۔

اور اس بیان سے اس فرمان الٰہی کی نفی نہیں ہوتی جو ارشاد ہے: وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ لِاَنَّ مَا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَحْدَهُ الْعِزَّةُ بِالذَّاتِ وَ مَا لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِزَّةُ بِوَاسِطَةِ قُرْبِهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ مَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ الْعِزَّةُ بِوَاسِطَةِ الرَّسُوْلِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

اس لئے کہ جو عزت صرف اللہ تعالیٰ کی وہ بالذات ہے۔

اور جو عزت حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے وہ بواسطہ قرب الٰہی ہے۔

اور جو عزت مومنین کو ہے وہ بواسطہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ

اسی کی طرف چڑھتا ہے کلام طیب اور عمل صالح اسے بلند کرتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کلمہ طیبہ اللہ کے حضور پہنچتا ہے اور نیک عمل اسے بلند کرتا ہے۔

اور کلمہ طیبہ سے کیا مراد ہے اس کے متعلق متعدد رائے ہیں۔

کشاف میں ہے: ابن عباس فرماتے ہیں: کلمہ طیبہ سے مراد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور اسی پر مدار نجات ہے اور یہی وسیلہ نعیم مقیم ہے۔

اور ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی وغیرہ کلمہ طیبہ کی تفسیر میں ذکر اللہ مطلقاً فرماتے ہیں۔

اور ایک قول ہے کلمہ طیبہ سے مراد سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا ہے۔

اور یہی ابن مردویہ، دیلمی ابوہریرہ سے مروی ہے۔

اور ابن ابی حاتم شہر بن حوشب سے راوی ہیں کہ کلمہ طیبہ سے مراد قرآن کریم ہے۔

ایک قول ہے کہ اس سے مراد ثناء حسن ہے جو مومنین صالحین کی کی جائے۔

ایک قول ہے کہ کلمہ طیبہ سے وہ دعا مراد ہے جس میں کسی پر ظلم نہ ہو۔

اور صعود سے مراد قبول ہے۔

اور وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ کے یہ معنی ہیں کہ کلمہ طیب کو عمل صالح بلند کرتا ہے۔

اور ایک قول ہے کہ وَاللّٰهُ تَعَالٰی يَتَقَبَّلُ مِنْ كُلِّ مَنِ اتَّقَى الشِّرْكَ۔ اللہ تعالیٰ ہر اس کلمہ کو قبول فرماتا ہے جس میں شرک سے اجتناب ہو۔

اور ایک حدیث میں ہے: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ قَوْلًا اِلَّا بِعَمَلٍ وَلَا يَقْبَلُ قَوْلًا وَعَمَلًا اِلَّا بِنِيَّةٍ وَلَا يَقْبَلُ قَوْلًا وَعَمَلًا وَنِيَّةً اِلَّا بِاِصَابَةِ السُّنَّةِ۔ اللہ کسی قول کو قبول نہیں فرماتا مگر عمل کے ساتھ اور کوئی قول و عمل قبول نہیں مگر نیت کے ساتھ اور قول و عمل اور نیت مقبول نہیں مگر اتباع سنت سے۔

وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ

اور وہ جو برائی کے داؤ گانٹھتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

مکر السیئات سے مراد بقول ابو العالیہ ان لوگوں کی چالیں ہیں جو وہ دار الندوہ میں جمع ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف چلتے تھے جس کا تذکرہ دوسری جگہ فرمایا گیا: وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ۔ اس آیت کریمہ میں حکایت حال ماضیہ ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہے:

وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝۱۰ ۔ اور ان کا مکر ہی برباد ہوگا۔

بوار کے اصل معنی انتہا کساد ہے یا ہلاک ہے۔ یہاں فساد سے استعارہ کیا گیا یعنی ان کا مکر فاسد ہوگا۔

اور وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ میں اس امر کا اظہار ہے کہ ان کا مکر فاسد ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا مکر جو خفیہ تدبیر کے معنی میں ہے ایسا غالب آیا کہ انہیں مکہ معظمہ سے نکالا قتل کیا گیا قید کیا گیا ان کی لاشیں قلیب بدر میں ڈالی گئیں۔ اب تخلیق انسانی پر کلام فرمایا گیا:

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ

اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر نطفہ سے پھر تمہیں جوڑا کیا۔

یہ دلیل ہے مسئلہ بعث ونشر پر اس میں فرمایا گیا کہ خلق آدم علیہ السلام کے ساتھ تمہاری تخلیق اجمالی فرما کر پھر تخلیق تفصیلی نطفہ سے فرمائی پھر تمہاری قسمیں ذکور واناث میں بنائیں جیسا کہ دوسری جگہ میں ارشاد ہے: اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا۔

اور ابن ابی حاتم سدی سے اور قتادہ سے راوی ہیں: اِنَّهٗ قَدَّرَ بَیْنَكُمُ الزَّوْجِیَّةَ وَ زَوَّجَ بَعْضَكُمْ بَعْضًا۔ زوجیت مقدر فرما کر بعض کو بعض کا جوڑا بنایا۔

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ ۔ اور کوئی حاملہ نہیں ہوتی اور بچہ نہیں جنتی مگر اللہ کے علم میں ہے۔

وَمَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ○

اور نہیں عمر پاتا کوئی معمر اور نہیں کمی ہوتی کسی کی عمر میں مگر وہ کتاب میں ہے اور اللہ تعالی پر یہ آسان ہے۔

معمر کی تعریف میں آلوسی لکھتے ہیں: وَالْمُعَمَّرُ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ عُمُرًا طَوِیْلًا اَوْ قَصِیْرًا۔ معمر وہ ہے جسے اللہ تعالی عمر طویل دے یا قصیر وَ لَا مَانِعَ اَنْ یَّكُوْنَ الْمُعَمَّرُ وَ مَنْ یُّنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖ شَخْصًا وَّاحِدًا۔ اور اس میں کوئی مانع نہیں کہ کوئی طویل عمر ہو یا جس کی عمر میں کمی ہو اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص کی عمر سو سال کی لکھی گئی پھر اس کے نیچے لکھ دیا گیا کہ ایک دن یا دو دن اس پر گزریں۔

ایک قول یہ ہے کہ کمی یا زیادتی عمر میں باعتبار اسباب مختلفہ ہوتی ہے اور یوں لوح محفوظ میں لکھی ہوتی ہے چنانچہ ایسا ہی حدیث میں ہے: اَلصَّدَقَةُ تَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ۔ صدقہ عمر میں ترقی کر دیتا ہے یہ اسباب مختلفہ کی صورت ہے۔

چنانچہ آلوسی فرماتے ہیں: فَیَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ اَحَدٌ مُّعَمَّرًا اَیْ مُزَادًا فِیْ عُمُرِهٖ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا وَّ یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖ اِذَا لَمْ یَعْمَلْهُ وَ هٰذَا لَا یَلْزَمُ مِنْهُ تَغْیِیْرُ التَّقْدِیْرِ لِاَنَّهٗ فِیْ تَقْدِیْرِهٖ تَعَالٰى مُعَلَّقٌ۔ یہ جائز ہے کہ ایک شخص کی عمر بڑی ہو تو اس کی عمر اور بڑی ہو سکتی ہے جبکہ وہ عمل صالح کرے اور عمر میں نقص آ سکتا ہے اگر وہ نیک عمل نہ کرے اور اس تغیر وتبدل سے تغییر تقدیر لازم نہیں آتی اس لئے کہ اس کے لئے تقدیر اللہ میں ایسا ہی معلق تھا۔

وَلِهٰذَا جَازَ الدُّعَآءُ بِطُوْلِ الْعُمُرِ۔ اسی لئے طول عمر کی دعا جائز ہے۔

وَ قَالَ كَعْبٌ لَوْ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا اللّٰهَ تَعَالٰى اَخَّرَ اَجَلَهٗ۔ کعب احبار فرماتے ہیں کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ دعا کرتے تو یقیناً ان کی موت کا وقت موخر ہو جاتا۔ اور فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ کے خلاف بھی نہ ہوتا اس لئے کہ اجل مشیت الٰہی پر موقوف ہے اور یہی تقدیر ہے تو اگر مشیت میں طوالت عمر دعا پر معلق ہوتی تو آپ دعا کرتے اور طوالت عمر معلق بالدعا نہ تھی تو دعا بھی نہیں کی۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الصَّدَقَةَ وَالصِّلَةَ تَعْمُرَانِ الدِّیَارَ وَ تَزِیْدَانِ فِی الْاَعْمَارِ۔ صدقہ اور صلہ رحمی گھروں کو آباد کرتے ہیں اور عمریں بڑھاتے ہیں۔ یعنی عمر میں برکت ہوتی ہے۔

اور اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ سے مراد لوح محفوظ ہے كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هُوَ اللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ۔

اور بعض نے کہا کتاب سے مراد صحیفہ انسان ہے۔

چنانچہ ابن منذر اور ابن ابی حاتم سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری فرماتے ہیں: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

www.waseemziyai.com
MARKAZULOLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَی النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِی الرَّحِمِ بِاَرْبَعِیْنَ اَوْ بِخَمْسِیْنَ اَوْ بِخَمْسٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَشَقِیٌّ اَمْ سَعِیْدٌ اَذَکَرٌ اَمْ اُنْثٰی فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَیَکْتُبُ ثُمَّ یَکْتُبُ عَمَلَهٗ وَ رِزْقَهٗ وَ اَجَلَهٗ وَاَثَرَهٗ وَ مُصِیْبَتَهٗ ثُمَّ تُطْوَی الصَّحِیْفَةُ فَلَا یُزَادُ فِیْهَا وَ لَا یُنْقَصُ مِنْهَا۔

ابن منذر اور ابن ابی حاتم حضرت حذیفہ بن اسید غفاری سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ (صحیفۃ الانسان) یہ ہے کہ فرشتہ بعد استقرار حمل کے چالیس دن یا پچاس یا پینتالیس رات گزر جانے کے بعد نطفہ پر آتا ہے اور وہ بارگاہ رب الارباب میں عرض کرتا ہے الٰہی اسے شقی لکھوں یا سعید، مرد لکھوں یا عورت تو جو حکم ہوتا ہے وہی وہ لکھ دیتا ہے پھر اس کا عمل اس کا رزق اور عمر اور اثرات زندگی اور مصائب وغیرہ سب لکھ دیتا ہے پھر وہ صحیفہ لپیٹ دیا جاتا ہے اس سے کم زیادہ پھر نہیں ہوتا اور اس نظام حیات کو بیان فرما کر ارشاد ہوا:

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۱۱﴾ ۔ بے شک یہ اللہ پر آسان ہے۔

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ علل واسباب سے مستغنی ہے اور ایسے بعث ونشر بھی اس پر آسان ہے اب آگے ارشاد ہے۔

وَمَا یَسْتَوِی الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

اور دو دریا مساوی نہیں یہ عذب ہے پاک ستھرا ہے۔ فرات مسکن عطش اور مزیل تشنگی ہے۔

علامہ راغب کہتے ہیں: اَلْفُرَاتُ الْمَآءُ الْعَذْبُ۔ فرات اور ماء عذب ایک ہی چیز ہے۔

سَآئِغٌ شَرَابُهٗ۔ سَهْلُ الْاِنْحِدَارِ۔ جو حلق میں آسانی سے اترنے والا ہے۔

وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ ۔ اور یہ نمکین ہے کڑوا۔ ارباب لغت مِلْحٌ اور مَالِحٌ میں فرق کرتے ہیں۔ ملح وہ پانی ہے جو قدرتی طور پر سمندر کے پانی کی طرح کھاری اور کڑوا ہو اور مالح وہ پانی ہے جس میں نمک ڈال کر اس کا ذائقہ بدلا جائے۔ اور اُجاج اسے کہتے ہیں جو شدید الملوحۃ اور شدید المرارت ہو یعنی وہ پانی جو اپنی ملوحت سے گلا جلا ڈالے۔ یہ مثال اللہ تعالیٰ نے کافر اور مومن پر دی آگے ارشاد ہے:

وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِیًّا۔ اور کڑوے میٹھے پانی سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت۔

آلوسی کہتے ہیں: اَیْ غَضًّا جَدِیْدًا وَهُوَ السَّمَكُ۔ تازہ بتازہ گوشت یعنی مچھلی۔

اس پر مالک اور ثوری فرماتے ہیں کہ آیہ کریمہ سے یہ استدلال ہوتا ہے کہ لحم طری اور لحم البقر دونوں علیحدہ ہیں اس لئے کہ لحم طری سے مراد مچھلی ہے اور لحم سے مراد ذبیحہ گاؤ اور دابہ ہے بناء بریں مَنْ حَلَفَ لَا یَاْكُلُ لَحْمًا وَ اَكَلَ السَّمَكَ لَا یَحْنِثُ۔ جو قسم کھائے کہ گوشت نہیں کھائے گا اور مچھلی کھالے تو اس پر حنث یمین لازم نہیں آئے گا۔

وَلِذٰلِكَ لَا یَحْنِثُ مَنْ حَلَفَ لَا یَرْكَبُ دَابَّةً فَرَكِبَ كَافِرًا مَعَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی سَمَّاهُ دَابَّةً فِیْ قَوْلِهٖ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا۔ اسی وجہ میں حانث نہ ہوگا جو قسم کھائے کہ دابہ پر سوار نہ ہوگا اور کافر پر سوار ہو جائے باآنکہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو فرمایا: اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا۔ تو دابہ کافر بھی ہے مگر قسم میں مراد کافر نہیں بنابریں حانث نہ ہوگا۔

وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ ۔ اور نکالتے ہو اس دریا سے زیورات کہ اسے پہنتے ہو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

وَالۡحِلۡيَةُ الَّتِىۡ تُسۡتَخۡرَجُ مِنَ الۡبَحۡرِ الۡمِلۡحِ اللُّؤۡلُؤُ وَالۡمَرۡجَانُ وَيَلۡبَسُ ذٰلِكَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ وَاِنِ اخۡتَلَفَتۡ كَيۡفِيَّةُ اللُّبۡسِ۔ اور حلیہ وہ زیور ہے جو کھاری سمندر سے موتی اور مونگا نکال کر زیور کی شکل میں استعمال ہوتا ہے اگرچہ ان کے پہننے کے طریقے علیحدہ ہیں۔

وَلَا نَعۡلَمُ حِلۡيَةً تُسۡتَخۡرَجُ مِنَ الۡبَحۡرِ الۡعَذۡبِ۔ اور میٹھے سمندر سے یہ زیور موتی مونگا ہم نے نکالتے نہیں دیکھا حالانکہ اللہ تعالیٰ يَخۡرُجُ مِنۡهُمَا اللُّؤۡلُؤُ وَالۡمَرۡجَانُ فرما رہا ہے یہ بطور مقاربت ارشاد ہے یا جیسے مچھلی کی ہڈی سے تلوار کا قبضہ بھی بنتا ہے اور وہ میٹھے کھاری دونوں دریاؤں سے نکالی جاتی ہے اور مچھلی کی ہڈی سے زیورات بھی بنتے ہیں۔

اور علامہ خفاجی فرماتے ہیں: لَا مَانِعَ مِنۡ اَنۡ يَّخۡرُجَ اللُّؤۡلُؤُ مِنَ الۡمِيَاهِ الۡعَذۡبِ وَاِنۡ لَّمۡ يَرَهُ۔ ناممکن تو یہ بھی نہیں کہ موتی میٹھے پانی سے بھی نکلتے ہوں اگرچہ دیکھے نہیں گئے۔

وَتَرَى الۡفُلۡكَ فِيۡهِ مَوَاخِرَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲﴾

اور تو کشتی دیکھتا ہے کہ اس میں اس کے چلتے وقت پانی چیرے جانے کی آواز ہے (جسے عربی میں شواق الماء کہتے ہیں)

راغب کہتے ہیں: يُقَالُ مَخَرَتِ السَّفِيۡنَةُ مَخۡرًا وَّ مُخُوۡرًا اِذَا شَقَّتِ الۡمَاءَ بِجُؤۡجُئِهَا۔ جب پانی اپنی حرکت میں کشتی سے پھٹتا جاتا ہے اسے مَخَرَتِ السَّفِيۡنَةُ کہتے ہیں۔

اور صاحب کشاف کہتے ہیں: يُقَالُ مَخَرَتِ السَّفِيۡنَةُ الۡمَآءَ وَيُقَالُ لِلسَّحَابِ لِيَاْتِ مَخۡرًا لِاَنَّهَا تَمۡخَرُ الۡهَوَآءَ وَالسُّفُنَ الَّذِىۡ اِشۡتَقَّتۡ مِنۡهُ السَّفِيۡنَةُ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمَخۡرِ لِاَنَّهَا لَتَفُضُّ الۡمَآءَ كَاَنَّهَا تُقَشِّرُهٗ كَمَا تَمۡخَرُهٗ۔

اور ایک قول ہے کہ اَلۡمَخۡرُ صَوۡتُ جَرۡىِ الۡفُلۡكِ مخر کشتی کے چلنے سے جو پانی میں آواز ہوتی ہے اسے کہتے ہیں چنانچہ سورۂ نحل میں بھی ہے: وَتَرَى الۡفُلۡكَ مَوَاخِرَ فِيۡهِ۔

وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ۔ اور تا کہ ڈھونڈو اس کے فضل سے۔

اس ملک سے اس ملک میں سفر کر کے اپنے تجارتی منافع حاصل کرو۔ اور

وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ۔ اور تا کہ تم شکر کرو ہماری نعمتوں پر آگے ارشاد ہے:

يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ ۙ۔

داخل کرتا ہے رات کا حصہ دن میں اور داخل کرتا ہے دن کا حصہ رات میں۔ یعنی کبھی دن بڑا کر دیتا ہے کبھی رات طویل فرما دیتا ہے۔

وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجۡرِىۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

اور سورج اور چاند مسخر فرمائے کہ ہر ایک چل رہا ہے ایک مقررہ مدت تک۔

یعنی ان کا طلوع و غروب قیامت تک کے لئے ہے یا سورج کی مدت سیر ایک سال ہے اور چاند کی سیر ایک ماہ مقرر ہے آگے ارشاد ہے:

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ لَهُ الۡمُلۡكُ ؕ وَالَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مَا يَمۡلِكُوۡنَ مِنۡ قِطۡمِيۡرٍ ؕ‏ ﴿۱۳﴾

یہ تمہارا اللہ ہے جو رب ہے تمہارا اسی کی ملک ہے اور وہ جو اس کے سوا پوجتے ہو وہ مالک نہیں خرما کی گٹھلی کے چھلکے برابر

ذٰلِکُمُ اللّٰہُ کے یہ معنی ہیں: ذٰلِکُمُ الْعَظِیْمُ الشَّانِ الَّذِیْ اَبْدَعَ ھٰذِہِ الصَّنَائِعَ الْبَدِیْعَۃَ۔ یہ وہ اللہ ہے جس کی عظیم شانیں اس کی صنعت کمال سے ظاہر ہیں کہیں میٹھے کڑوے سمندر بنائے اور کہیں ان میں سے موتی اور مرجان نکال کر پہننے کے زیور پیدا کئے کہیں سمندر میں کشتی جہاز چلائے جو آوازیں دیتے ہیں پانی چیرتے چلتے ہیں جس کے ذریعہ تم اپنی تجارتوں میں ترقی کررہے ہو کہیں اپنی شیون قدرت سے رات دن میں داخل کر کے دن بڑا کیا کہیں دن رات میں ڈال کر رات بڑھائی۔ پھر چاند سورج ایسے مسخر کئے کہ وَکُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ۔ ہر ایک اپنے اپنے محور پر چل رہا ہے۔ چنانچہ سورج سال بھر میں اپنا دورہ ختم کرتا ہے اور چاند وہی دورہ ایک ماہ میں پورا کرلیتا ہے اور ان کے دورے ایک مقررہ وقت تک ہیں جو قیامت تک ہے جب وہ دن آئے گا، ختم ہو جائیں گے۔

یہ سب شانیں تمہارے رب جل مجدہ کی ہیں جو لائق پرستش ہے اور جنہیں مشرک پوجتے ہیں ان میں شان مالکیت کھجور کی گٹھلی کی جھلی پر بھی نہیں۔

قِطْمِیْرٍ۔ عربی زبان میں خرمے کی گٹھلی پر جو جھلی ہوتی ہے اسے کہتے ہیں مَا اَخْرَجَ ابْنُ جَرِیْرٍ وَغَیْرُہٗ عَنْ مُجَاھِدٍ لِفَافَۃُ النَّوَاۃِ وَھِیَ الْقِشْرُ الْاَبْیَضُ الرَّقِیْقُ الَّذِیْ بَیْنَ التَّمْرِ وَالنَّوَاۃِ۔

اور ابن جریر، ابن منذر کہتے ہیں: قطمیر وہ ہے جو کھجور کے سر پر ایک ٹوپی ہوتی ہے اِنَّہُ الْقَمْعُ الَّذِیْ ھُوَ عَلٰی رَاْسِ التَّمْرَۃِ۔

اور عبد بن حمید قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ چھلکا ہے جو کھجور کی گٹھلی کے سر پر ہوتا ہے۔

ایک قول ہے کہ وہ لہسن کا چھلکا ہے ھُوَ قِشْرُ الثُّوْمِ۔

بہرحال اس سے مراد کم سے کم مقدار و مالیت کی چیز ہے گویا جیسے اردو میں بولتے ہیں وہ تو ذرہ بھر کا بھی مالک نہیں ایسے ہی مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ فرما کر یہ بتانا مقصود ہے کہ معبودان باطل باطل محض ہیں ان کی پوجا پاٹ بھی باطل ہے۔ معبود حقیقی وہی ذات ہے جو منفرد بالالوہیت ہے جو ایک اور صرف ایک ہے چنانچہ آگے ارشاد ہے۔

اِنْ تَدْعُوْھُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ ﴿۱۴﴾

اور اگر تم انہیں پکارو تو تمہاری پکار نہ سن سکیں (اور اگر پوجو تو تمہاری پوجا سے وہ بے خبر ہیں) اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری حاجت پوری نہ کرسکیں اور بروز قیامت تمہاری پوجا پاٹ شرک سے وہ منکر ہوں گے۔

یعنی اگر بروز قیامت اللہ تعالیٰ بتوں کو بولنے کی استعداد دے بھی دے تو وہ کہیں مَا كُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ۔ تم ہماری پوجا ہی نہ کرتے تھے۔

آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے قول کو بیان فرمایا جو پچھلی سورت سبا میں آچکا ہے۔

وَیَوْمَ یَحْشُرُھُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَۃِ اَھٰٓؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِھِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُھُمْ بِھِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

جس دن ہم سب کو محشور فرمائیں گے پھر فرمائیں گے ملائکہ سے کیا یہ تمہیں پوجتے تھے۔ سب ملائکہ عرض کریں گے الٰہی!

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تیرے وجہ منیر کو پاکی ہے تو ہی ہمارا مالک ہے بلکہ یہ تو جنوں کی پوجا کرتے تھے اور انہی پر ان کا ایمان تھا۔

وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿۱۴﴾ ۔

اور یہ اس خبیر و بصیر کی طرح تجھے اے سننے والے خبر نہیں دے سکتے۔ يُنَبِّئُكَ میں خطاب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ہو سکتا ہے۔

اور لَا يُخْبِرُكَ أَيُّهَا السَّامِعُ بھی جائز ہے۔

بہر حال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہی عطا ہوا اور ہر سننے والے کو جو کچھ معلومات ہوتی ہیں وہ تمام اس خبیر و علیم بصیر و سمیع کی طرف سے ہی ہیں۔

## بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع - سورۃ فاطر - پ ۲۲

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿۱۵﴾

اے لوگو! تم محتاج ہو اللہ کے اور اللہ ہی غنی ہے اور سراہا گیا

إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿۱۶﴾

اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور لے آئے نئی مخلوق

وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿۱۷﴾

اور یہ اللہ پر دشوار نہیں

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿۱۸﴾

اور نہیں کوئی بوجھ اٹھانے والی جان جو دوسرے کا بوجھ اٹھائے اور اگر بلائے اپنا بوجھ اٹھانے کو اپنے بوجھ کی طرف تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہو اے محبوب تمہارا ڈر سنانا انہیں کے لئے مفید ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو ستھرا ہو تو اپنی جان کے لئے ستھرا ہوا اور اللہ کی طرف پھرنا ہے

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿۱۹﴾

اور نہیں برابر اندھا اور آنکھ والا

وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿۲۰﴾

اور نہیں برابر اندھیریاں اور نور

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿۲۱﴾

اور نہیں سایہ اور تیز دھوپ

وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ ﴿۲۲﴾

اور نہیں برابر زندہ اور مردے بے شک اللہ سناتا ہے جسے چاہے اور نہیں تم اپنی قوت سے سنانے والے قبر والوں کو۔

إِنْ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿۲۳﴾

تو تم ڈر ہی سنانے والے ہو

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿۲۴﴾

بے شک ہم نے بھیجا تمہیں حق کے ساتھ خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور کوئی گروہ نہیں مگر ہم نے ان میں ڈر سنانے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

والا بھیجا

وَ اِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ
بِالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ ﴿۲۵﴾

اور اگر تمہیں یہ جھٹلائیں تو تم سے پہلے بھی جھٹلائے گئے ہیں جب ان میں ان کے رسول آئے روشن دلیلیں لے کر اور صحیفے اور چمکتی کتاب لے کر

ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَكَیْفَ كَانَ
نَكِیْرِ ﴿۲۶﴾ ع

پھر میں نے کافروں کو پکڑا تو کیسا ہوا ان کے انکار کا انجام

## حل لغات تیسرا رکوع۔سورۃ فاطر۔پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| یٰۤاَیُّهَا۔اے | النَّاسُ۔لوگو | اَنْتُمُ۔تم | الْفُقَرَآءُ۔محتاج ہو |
| اِلَى۔طرف | اللّٰهِ۔اللہ کی | وَ۔اور | اللّٰهُ۔اللہ |
| هُوَ۔وہی ہے | الْغَنِیُّ۔بے نیاز | الْحَمِیْدُ۔تعریف کیا گیا | اِنْ۔اگر |
| یَّشَاْ۔چاہے | یُذْهِبْكُمْ۔لے جائے تم کو | وَ۔اور | یَاْتِ۔لے آئے |
| بِخَلْقٍ۔مخلوق | جَدِیْدٍ۔نئی | وَ۔اور | مَا۔نہیں |
| ذٰلِكَ۔یہ | عَلَى۔اوپر | اللّٰهِ۔اللہ کے | بِعَزِیْزٍ۔مشکل |
| وَ۔اور | لَا۔نہ | تَزِرُ۔اٹھائے گی | وَازِرَةٌ۔کوئی جان |
| وِّزْرَ۔بوجھ | اُخْرٰى۔دوسرے کا | وَ۔اور | اِنْ۔اگر |
| تَدْعُ۔پکارے | مُثْقَلَةٌ۔کوئی بوجھل | اِلٰى۔طرف | حِمْلِهَا۔اپنے بوجھ کی |
| لَا۔نہ | یُحْمَلْ۔اٹھایا جائے | مِنْهُ۔اس سے | شَیْءٌ۔کچھ |
| وَّ۔اور | لَوْ۔اگرچہ | كَانَ۔ہو وہ | ذَا قُرْبٰى۔رشتہ دار |
| اِنَّمَا۔اس کے سوا نہیں | تُنْذِرُ۔تو ڈراتا ہے | الَّذِیْنَ۔ان کو جو | یَخْشَوْنَ۔ڈرتے ہیں |
| رَبَّهُمْ۔اپنے رب سے | بِالْغَیْبِ۔بن دیکھے | وَ۔اور | اَقَامُوا۔قائم کرتے ہیں |
| الصَّلٰوةَ۔نماز | وَ۔اور | مَنْ۔جو | تَزَكّٰى۔پاک ہوا |
| فَاِنَّمَا۔تو وہ | یَتَزَكّٰى۔پاک ہوا | لِنَفْسِهٖ۔اپنی جان کے لئے | وَ۔اور |
| اِلَى۔طرف | اللّٰهِ۔اللہ کی | الْمَصِیْرُ۔لوٹنا ہے | وَ۔اور |
| مَا۔نہیں | یَسْتَوِی۔برابر | الْاَعْمٰى۔اندھا | وَ۔اور |
| الْبَصِیْرُ۔دیکھنے والا | وَ۔اور | لَا۔نہ | الظُّلُمٰتُ۔اندھیرے |
| وَ۔اور | لَا۔نہ | النُّوْرُ۔روشنی | وَ۔اور |
| لَا۔نہ | الظِّلُّ۔سایہ | وَ۔اور | لَا۔نہ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَلْحَرُوْرُ۔ گرمی | وَ۔ اور | مَا۔ نہیں | يَسْتَوِي۔ برابر |
| الْاَحْيَآءُ۔ زندے | وَ۔ اور | لَا۔ نہ | الْاَمْوَاتُ۔ مردے |
| اِنَّ۔ بے شک | اللّٰهَ۔ اللہ | يُسْمِعُ۔ سناتا ہے | مَنْ۔ جسے |
| يَّشَآءُ۔ چاہے | وَ۔ اور | مَآ۔ نہیں | اَنْتَ۔ تو |
| بِمُسْمِعٍ۔ سنانے والا | مَّنْ۔ اسے جو | فِي۔ بیچ | الْقُبُوْرِ۔ قبروں کے ہیں |
| اِنْ۔ نہیں | اَنْتَ۔ تو | اِلَّا۔ مگر | نَذِيْرٌ۔ ڈرانے والا |
| اِنَّآ۔ بے شک ہم نے | اَرْسَلْنٰكَ۔ بھیجا تجھ کو | | بِالْحَقِّ۔ حق کے ساتھ |
| بَشِيْرًا۔ خوش خبری دیتا | وَّ۔ اور | نَذِيْرًا۔ ڈر سناتا | وَ۔ اور |
| اِنْ۔ نہیں | مِّنْ اُمَّةٍ۔ کوئی امت | اِلَّا۔ مگر | خَلَا۔ گزرا |
| فِيْهَا۔ اس میں | نَذِيْرٌ۔ ڈرانے والا | وَ۔ اور | اِنْ۔ اگر |
| يُّكَذِّبُوْ۔ جھٹلائیں | كَ۔ تجھ کو | فَقَدْ۔ تو بے شک | كَذَّبَ۔ جھٹلایا |
| الَّذِيْنَ۔ انہوں نے جو | مِنْ قَبْلِهِمْ۔ ان سے پہلے تھے | | جَآءَتْهُمْ۔ آئے ان کے پاس |
| رُسُلُهُمْ۔ ان کے رسول | بِالْبَيِّنٰتِ۔ روشن دلائل | وَ۔ اور | بِالزُّبُرِ۔ صحیفوں |
| وَ۔ اور | بِالْكِتٰبِ۔ کتاب | الْمُنِيْرِ۔ روشن لے کر | ثُمَّ۔ پھر |
| اَخَذْتُ۔ پکڑا میں نے | الَّذِيْنَ۔ ان کو جو | كَفَرُوْا۔ کافر تھے | فَكَيْفَ۔ تو کیسا |
| كَانَ۔ ہوا | نَكِيْرِ۔ میرا انکار | | |

## خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع۔ سورۃ فاطر۔ پ ۲۲

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾

اے لوگو! تم اللہ کی طرف محتاج ہو اور اللہ غنی سراہا گیا ہے۔

یہاں اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ سے یہ مراد ہے کہ تم سب اللہ کے فضل و احسان کے حاجت مند ہو اور تمام مخلوق اسی کی محتاج ہے۔ حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہیں کہ خلق اس کی ہر طرح محتاج ہے اور حقیقت یہی ہے کہ سب کی ہستی و بقا اسی کے کرم سے ہے۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ ۚ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾

اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور فنا کر دے اور نئی مخلوق لے آئے اور یہ اللہ تعالیٰ پر کچھ دشوار نہیں۔

یعنی اگر وہ چاہے تو تمہیں معدوم اور فنا کر دے کیونکہ وہ بے نیاز ہے اور غنی بالذات ہے اور تمہارے بجائے جو مطیع و فرمانبردار ہو، اسے لے آئے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ۔ اور کوئی جان بوجھ اٹھانے والی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک کا گناہ اسی کے ذمہ ہوگا جو اس نے کئے اور کوئی جان کسی دوسرے کے عوض

MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

گرفتار نہ ہوگی۔ البتہ جو گمراہ کرنے والے ہیں یا کسی کو غلط راہ پر لگانے والے ہیں وہ اپنی تبلیغ گمراہی کے سبب ماخوذ ہوں گے اور جتنے ان کے سبب گمراہ ہوئے سب کا باران پر ہوگا جیسا کہ کلام پاک میں ہے: وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ۔ یہ درحقیقت ان کے اپنے کئے کی سزا ہے نہ کہ دوسروں کے اعمال کی۔

وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ط

اور اگر کوئی بوجھ بٹانے کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ بٹا سکے گا اگرچہ قریبی رشتہ دار ہو۔

یعنی قریبی رشتہ میں باپ، ماں، بیٹا، بھائی کوئی ہو وہ گناہوں کا بوجھ نہ بٹا سکے گا۔ چنانچہ سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بیٹے ماں باپ سے لپٹیں گے اور ماں باپ بیٹے سے لپٹیں گے کہ ہمارے گناہوں کا کچھ بوجھ بٹالیں تو وہ جواب دیں گے کہ ہمارے امکان اور قوت سے یہ بات بلند ہے اس لئے کہ ہمارا اپنا بوجھ ہی کم نہیں ہے۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ط وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ط وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

اے محبوب! تمہارا ڈر سنا انہیں کو کام دے گا جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو ستھرا اور پاکیزہ رہا تو وہ اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا اور ان کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

یعنی جو بدیوں سے بچا اور نیک عمل کئے اس نیکی کا فائدہ اسے ہی ملے گا بہرحال پاکیزگی سے مراد گناہوں سے بچنا ہے کہ انجام کار یہی ہے کہ سب کو اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾

اور نہیں برابر اندھا اور آنکھ والا (اس سے مراد عالم اور جاہل، کافر اور مومن ہے) اور نہ اندھیریاں (یعنی کفر کی ظلمتیں) اور نہ روشنی (یعنی ایمان کا اجالا) اور نہ سایہ (یعنی جنت یا حق دلائل) اور نہ تیز دھوپ (یعنی جہنم یا باطل) پھر ارشاد ہے:

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ط۔ اور نہیں برابر زندہ اور مردے۔

یعنی مومن کہ نور ایمان سے زندہ ہیں اور نہ کافر کہ جہالت کفر سے مرے ہوئے ہیں یا علماء و جہال مراد ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ج وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾

بے شک اللہ جسے چاہے سنا دے (یعنی جسے ہدایت دینا منظور ہو اسے توفیق گوش قبول عطا فرما دیتا ہے) اور تم خود اپنی قوت سے نہیں سنا سکتے انہیں جو قبروں میں پڑے ہیں (یعنی وہ کفار جو مردوں کی طرح اپنے دل کی میت لئے قبر جسم میں پڑے ہیں انہیں آپ کی نصیحت اثر انداز نہیں ہوسکتی۔ یہاں مردہ سے تشبیہ کفار کو دی گئی گویا فرمایا جیسے مردہ سنی ہوئی بات سے نفع نہیں اٹھا سکتا اور پند پزیر ہونے سے محروم رہتا ہے ایسے ہی یہ کافر ہیں)

اس آیت کریمہ سے مردوں کے نہ سننے پر استدلال کرنا جہل ہے یہ تمام مثالیں مسلمانوں اور کافروں اور اسلام اور کفر کی ہیں چنانچہ آگے فرمایا۔

اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ط وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾

اے محبوب! تم تو عذاب الٰہی سے ڈرانے والے ہو (آگے لوگوں کو اختیار ہے کہ سنیں یا نہ سنیں) ہم نے بے شک آپ کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خوشنودی خدا کی خوشخبری دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی گروہ نہیں جس میں ڈرانے والا نہ گزرا ہو چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾

اور اگر یہ منکرین کفار آپ کو جھٹلائیں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے وہ بھی اپنے وقت میں اپنے پیغمبروں کو جھٹلا چکے ہیں (باآنکہ) ان کے پیغمبران کے پاس معجزے اور صحیفے اور ایسی کتابیں لے کر آئے جن میں نور ہدایت تھا مگر اس پر بھی جھٹلاتے رہے۔

ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾

پھر ہم نے بھی ان کو پکڑ لیا (جو تم نے اے محبوب! دیکھ لیا) کہ ہماری ناخوشی ان کے حق میں کیسی زبوں حالی کا موجب ہوئی۔

## اب چند لغات کا حل بھی سمجھ لیں

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾ ۔لغت میں عزیز غالب کو کہتے ہیں۔محاورہ میں بولتے ہیں: مَنْ عَزَّزَ اَیْ مَنْ غَلَبَ سَلَبَ۔تو وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ کے یہ معنی ہوئے کہ موجود لوگوں کو فنا کر دینا اور نئی مخلوق کا لے آنا اللہ تعالیٰ پر غالب نہیں اس لئے کہ اللہ غالب سب پر غالب ہے۔

مُثْقَلَةٌ۔صفت ہے موصوف محذوف کی اَیْ نَفْسٌ مُثْقَلَةٌ۔اور مُثْقَلَةٌ وہ ہے جسے گناہوں کے بوجھ نے گراں بار کر دیا ہو۔

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾ ۔ظل سایہ،حرور بروزن فعول یہ حر سے مشتق ہے اور حر گرمی کو کہتے ہیں۔چنانچہ محاورہ میں جو گرم ہوا دن میں چلے اسے سموم کہتے ہیں اور جو شب میں چلے اسے حرور بولتے ہیں۔مگر یہاں ظل کا تقابل ہے جو دھوپ سے کیا گیا۔

اِلَّا خَلَا۔خَلَا مضی کے معنی دیتا ہے اس کی اصل خَلَوَ تھی واو متحرک اپنے ماقبل کے مفتوح ہونے کی وجہ سے الف کے ساتھ بدل گیا۔

## مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع ۔سورۃ فاطر ۔پ ۲۲

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾

اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ غنی حمد کیا گیا ہے۔

یہاں اَلْفُقَرَآءُ پر الف لام جنس ہے یا استغراقی۔کَاَنَّهُمْ لِكَثْرَةِ اِفْتِقَارِهِمْ وَ شِدَّةِ اِحْتِيَاجِهِمْ هُمُ الْفُقَرَآءُ۔گویا تمام کے تمام کثرت افتقار اور شدت احتیاج میں اللہ کے حضور فقیر ہیں۔

اس لئے کہ قرآن کریم میں انسان کو ضعیف فرمایا گیا: وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا۔اور جنوں پر یہ حکم نہیں آتا اس لئے کہ وہ محتاج مطاعم وملابس نہیں ہیں جیسے انسان وہ مطاعم وملابس میں محتاج الی اللہ ہے اسی وجہ سے جن قوم کو لوگوں میں داخل نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

فرمایا لیکن تغلیباً جن اور انسان سب ہی مفتقر الی اللہ ہیں۔

چنانچہ علامہ طیبی فرماتے ہیں: اَلَّذِیْ یَقْتَضِیْهِ النَّظْمُ الْجَلِیْلُ اَنْ یُّحْمَلَ التَّعْرِیْفُ فِی النَّاسِ عَلَی الْعَهْدِ وَ فِی الْفُقَرَآءِ عَلَی الْجِنْسِ لِاَنَّ الْمُخَاطَبِیْنَ هُمُ الَّذِیْنَ خُوْطِبُوْا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ - اَیْ ذٰلِكُمُ الْمَعْبُوْدُ هُوَ الَّذِیْ وُصِفَ بِصِفَاتِ الْجَلِیْلِ لَا الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ الْخَلَائِقِ اِحْتِیَاجًا اِلَیْهِ عَزَّوَجَلَّ۔

آیہ کریمہ کا مقتضی یہ ہے کہ النّاس کا الف لام عہد ذہنی ہو اور الفقراء کا الف لام جنسی ہو اس لئے کہ مخاطبہ میں جن وانس سب ہی داخل ہیں جیسے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ کے یہی معنی ہیں یہ ہے تمہارا سب کا معبود جس کی صفت جلیل بیان ہوئی نہ کہ وہ جسے تم پوجتے ہو اس کے سوا اور تم سخت ترین خلائق ہو کر بھی محتاج الی اللہ عز وجل ہو۔

وَهُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ۔ اور اللہ تعالیٰ ہر شے سے غنی ہے اور سراہا گیا۔ منعم جمیع موجودات ہے اور وہی مستحق حمد ہے۔

اور یہاں غنی کو حمید پر مقدم کرنے میں مناسبت خاص ہے اس لئے کہ غنی فقیر کو اس وقت تک نفع نہیں دے سکتا جب تک جواد اور منعم نہ ہو تو ذات واجب تعالیٰ شانہ غنی ہی نہیں بلکہ جواد اور حمید بھی ہے اور ایسی صفت والا ہی مستحق حمد ہے۔

## آیہ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ

اَنَّهٗ لَمَّا كَثُرَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ وَ كَثْرَةُ الْاِصْرَارِ مِنَ الْكُفَّارِ قَالُوْا لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰی مُحْتَاجٌ لِعِبَادَتِنَا فَنَزَلَتْ۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کرنے اور اللہ کے حضور سوال کرنے پر اصرار ہوا تو کفار کہنے لگے شائد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعا کا محتاج ہے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد ہوا۔

اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں دنیا سے لے جائے اَیْ اِنْ یَّشَا سُبْحَانَهٗ اِذْهَابَكُمْ اَیُّهَا النَّاسُ۔

وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ۔ اور لے آئے نئی مخلوق اَیْ بِعَالَمٍ غَیْرِ النَّاسِ لَا تَعْرِفُوْنَهٗ هٰذَا اِذَا كَانَ الْخِطَابُ عَامًّا اَوْ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ اَیُّهَا الْمُشْرِكُوْنَ اَوِ الْعَرَبُ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ لَیْسُوْا عَلٰی صِفَتِكُمْ بَلْ مُسْتَمِرُّوْنَ عَلٰی طَاعَتِهٖ وَتَوْحِیْدِهٖ۔

یعنی وہ مخلوق لے آئے لوگوں کے علاوہ جنہیں تم نہ جانتے ہو۔ یہ معنی اس صورت میں ہیں جب کہ خطاب عام ہو یا اس کے یہ معنی ہیں کہ اگر وہ چاہے تو اے مشرکو! یا اے عرب والو! تمہیں فنا کر دے اور تمہاری جگہ ایسی مخلوق لے آئے جو تمہاری طرح ہٹیلی ضدی نہ ہو بلکہ وہ ہمیشہ ہماری اطاعت اور توحید پر قائم رہے۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۱۷﴾ - اور ایسا کر دینا اللہ تعالیٰ پر دشوار نہیں۔

اس لئے کہ اس کے کمال قدرت سے یہ ہے کہ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۔ جب وہ ارادہ فرمائے کسی شے کے ہونے کا تو کُنْ حکم دیتا ہے تو وہ علی الفور ہو جاتی ہے لہٰذا اس کی مشیت اگر تمہارے فنا کرنے اور دوسری مخلوق لانے کی طرف منعطف ہو جائے تو اس کے کمال قدرت سے یہ کیا بعید ہے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ؕ - اور کوئی گناہ گار جان نہیں اٹھا سکتی دوسرے گناہگار کا بوجھ۔

آلوسی فرماتے ہیں: اَیْ لَا تَحْمِلُ نَفْسٌ اٰثِمَةٌ اِثْمَ نَفْسٍ اُخْرٰی بَلْ تَحْمِلُ كُلُّ نَفْسٍ وِزْرَهَا۔ اور سورہ عنکبوت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

میں جو ارشاد ہے وہ اس کے منافی نہیں حیث قال وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ فَاِنَّهٗ فِي الضَّالِّيْنَ الْمُضِلِّيْنَ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اِثْمَ اِضْلَالِهِمْ مَعَ اِثْمِ ضَلَالِهِمْ وَكُلُّ ذٰلِكَ اٰثَامُهُمْ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ اٰثَامِ غَيْرِهِمْ۔ وہ ضرور اٹھائیں گے ان کے بوجھ اپنے بوجھوں کے ساتھ اس لئے کہ وہ گمراہ ہو کر گمراہ کرنے والے ہیں تو وہ گمراہ کرنے کا بوجھ بھی اپنی گمراہی کے گناہ کے ساتھ اٹھائیں گے اور یہ ان کا اپنا ہی بار گناہ ہے نہ کہ دوسروں کے گناہ کا بوجھ۔

وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ

اور اگر بلائے بوجھ والا اپنے گناہوں کے بوجھ کے لئے کسی کو تو وہ کچھ بوجھ نہ اٹھائے اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی ہو۔

## اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ

اِنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ قَالَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اُكْفُرُوْا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ وِزْرُكُمْ۔ ولید بن مغیرہ مومنین سے کہتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرو اور اس کا گناہ میرے ذمہ ہے۔

اس کے جواب میں ارشاد ہوا: وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا الخ اور وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى بھی اسی مضمون کا حامل ہے۔

گویا خلاصہ مفہوم یہ ہوا کہ اِنَّهٗ لَا مُسْتَغَاثَ مِنْ هَوْلِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔ کہ اس دن کوئی مستغاث نہ ہوگا ہول قیامت پر۔

وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ۔ اگرچہ جسے پکارے وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اس کے بعد ارشاد ہے:

اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

آپ تو اے محبوب! انہیں اپنے رب کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں جو اپنے رب سے غائبانہ ڈرتے۔

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ۔ اور نماز قائم رکھتے ہیں۔

چنانچہ آلوسی فرماتے ہیں: اَیْ يَخْشَوْنَهٗ تَعَالٰى غَائِبِيْنَ عَنْ عَذَابِهٖ سُبْحٰنَهٗ۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں عذاب غائبانہ سن کر اور نماز قائم رکھتے ہیں اَيْ رَاعُوْهَا كَمَا يَنْبَغِيْ۔

وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

اور جو گناہوں سے پاکی حاصل کرے آپ کے انذار و تنذیر سے تو وہ اپنے بھلے کے لئے پاکی حاصل کرے گا اور ماننے نہ ماننے والے سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف ہی پہنچنا ہے۔

کسی اور جگہ تو ٹھکانا نہیں تو وہی اعمال طالحہ کی سزا دے گا اور اعمال صالحہ کی جزا عطا فرمائے گا۔

اس کے بعد کافر و مومن کا فرق اور دونوں میں عدم تساوی مثالوں سے بیان فرمائی جاتی ہے چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾

اور برابر نہیں اندھا اور آنکھ والا یعنی اندھا کافر اور آنکھ والا مومن مساوی المراتب نہیں ہو سکتا جیسے پہلے فرمایا تھا: وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ میٹھا کڑوا دریا برابر نہیں۔ وَالْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ مَثَلَانِ لِلْكَافِرِ وَالْمُؤْمِنِ كَمَا قَالَ قَتَادَةُ وَالسُّدِّيُّ وَغَيْرُهُمَا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ تشبیہ بت اور اللہ تعالیٰ کی ہے گویا فرمایا گیا جس جماد بے جان کے تم پجاری ہو وہ اور اللہ تعالیٰ کی ذات دونوں مساوی نہیں ہو سکتے دوسری مثال میں پھر ارشاد ہے:

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ ۔اور تاریکی اور نور برابر نہیں ہو سکتے۔

یعنی جہالت کی اندھیریاں اور حق کے انوار مساوی نہیں۔ تیسری مثال فرمائی گئی:

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾ ۔اور ثواب عمل کا سایہ اور گرمی عذاب بھی برابر نہیں۔

یا جنت اور جہنم برابر نہیں۔ صاحب کشاف کہتے ہیں: اَلْحَرُوْرُ السَّمُوْمُ اِلَّا اَنَّ السَّمُوْمَ یَکُوْنُ بِالنَّهَارِ وَالْحَرُوْرُ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ۔ وَقِیْلَ بِاللَّیْلِ الْحَرُوْرُ۔ بادِ سموم ہے جو دن میں چلتی ہے اور حرور رات دن میں برابر چلتی ہے اور ایک قول ہے کہ حرور رات میں گرم ہوا جو چلتی ہے اسے کہتے ہیں اور سموم دن میں ہوا گرم جو چلتی ہے جسے لو بھی کہتے ہیں وہ ہے۔

اس کے بعد چوتھی مثال ارشاد فرمائی گئی:

وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۔اور زندے اور مردے مساوی نہیں۔

یہ مثال بھی مومن اور کافر کی ہے احیاء وہ مومن ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد دین اسلام میں داخل ہوئے اور اموات وہ ہیں جو مصر علی الشرک رہے اور تکبر میں مر گئے۔

علامہ طیبی فرماتے ہیں اور بعض مفسرین فرماتے ہیں یہ مثال علما اور جہلا کے لئے ہے علما سے مراد وہ ہیں جو علم کی چاشنی حاصل کر کے زندہ ہیں اور جہلا وہ اموات ہیں جو زہر جہالت سے مر گئے۔

اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ ۔بے شک اللہ ہدایت سنا دیتا ہے جسے چاہے اور گوش قبول کھول دیتا ہے۔

وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ ۔اور آپ اے محبوب! اسے ہدایت کی آواز نہیں سنا سکتے جو اپنے جسم کی قبر میں ہے۔

یہ ترشیحا مثال ہے ان کی جو مصر علی الشرک ہیں اور اپنے کفر میں مرے ہوئے ہیں اور اشباعا ان کے ایمان سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرما دیا کہ ان کے ایمان لانے کی امید نہ فرمائیں چنانچہ روح المعانی میں آلوسی فرماتے ہیں: تَرْشِیْحٌ لِتَمْثِیْلِ الْمُصِرِّیْنَ عَلَی الْکُفْرِ بِالْاَمْوَاتِ وَاِشْبَاعٌ فِیْ اِقْنَاطِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِنْ اِیْمَانِهِمْ۔

وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ پر کہتے ہیں: وَالْمُرَادُ بِالسَّمَاعِ هٰهُنَا مَا اُرِیْدَ بِهٖ فِیْ سَابِقَةٍ وَلَا یَاْبٰی اِرَادَةَ سَمَاعِ الْمَعْرُوْفِ مَا وَرَدَ فِیْ حَدِیْثِ التَّقْیِیْدِ لِاَنَّ الْمُرَادَ نَفْیُ الْاِسْمَاعِ بِطَرِیْقِ الْعَادَةِ۔

یہاں سماع سے مراد وہی مثالوں کے مطابق ہے اور اس سے ہرگز سماع موتی مراد نہیں اس لئے کہ حدیث قلیب بدر والی سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقتولین کفار کو پکارا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب عرض کیا کہ حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم کسے ندا فرما رہے ہیں اَجْسَادٌ لَا اَرْوَاحَ فِیْهِمْ یہ تو جسم ہی جسم ہیں ان میں روح نہیں جو سننے کی استعداد رکھتی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَسْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ۔ قسم بخدائے لایزال تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

چنانچہ حدیث قلیب بدر یہ ہے جو مشکوٰۃ المصابیح فی المعجزات میں منقول ہے:

یَقُوْلُ عُمَرُ یُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُرِیْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِالْاَمْسِ یَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَآءَ اللهُ تَعَالٰی وَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَآءَ اللهُ تَعَالٰی قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ وَالَّذِیْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَأُوا الْحُدُوْدَ الَّتِیْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجُعِلُوْا فِیْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَیْهِمْ فَقَالَ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَکُمُ اللهُ وَ رَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللهُ حَقًّا۔ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللهِ کَیْفَ تُکَلِّمُ اَجْسَادًا لَّا اَرْوَاحَ فِیْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَیْرَ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَّرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر میں کفار کے گرنے کی جگہ رات میں ہمیں دکھائی اور فرمایا یہ فلاں کے تڑپنے کا مقام ہے یہ فلاں کے تڑپنے کی جگہ ہے تو قسم اس ذات پاک کی جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا کہ جو حدیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتائیں اسی جگہ وہ لاشیں تڑپیں پھر انہیں اس کنویں میں ایک پر ایک لاش ڈال دی۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کنویں پر تشریف لائے (جسے قلیب بدر کہتے ہیں) اور وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نام لے کر ندا فرمائی اے فلاں فلاں کے بیٹے اے فلاں فلاں کے بیٹے! کیا تم نے پالیا جو تم سے اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ کیا پورا پورا تو ہم نے بے شک پالیا جو ہم سے ہمارے رب نے وعدہ کیا۔

تو حضرت عمر نے عرض کی حضور! جسموں سے کیسے کلام فرمار ہے ہیں ان میں تو روحیں نہیں ہیں۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم ان سے زیادہ نہیں سنتے جو میں ان سے کہہ رہا ہوں سوا اس کے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ یہ حدیث مسلم میں ہے۔

اور دوسری حدیثوں میں وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ بھی آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ قسم فرمایا۔

مختصر یہ کہ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ سے سماع موتیٰ سے انکار غلط ہے اور یہ عقیدہ فاسدہ ہے اور جو لطیف ونفیس طرز سے مومن کافر کی تشبیہات دی گئیں وہ کلام پاک ہی کا حصہ ہے۔

اول تشبیہ مومن اور کافر کی بحرین سے دی گئی اور اس میں عذب فرات کو ملح اجاج پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔

پھر اعمٰی وبصیر سے تمثیل دی گئی۔ پھر ظلمات اور نور سے پھر ظل اور حرور سے اور پھر احیاء واموات سے اور یہ ظاہر ہے کہ کافر اعمٰی نہیں اور ہر مومن بصیر نہیں دونوں بظاہر اعمٰی وبصیر ہوتے ہیں ایسے ہی ہر جگہ ظلمت نہیں ہوتی اور ہر مقام پر نور نہیں ہوتا ایسے ہی ہر وقت ظل یا تو ران حرور نہیں ہوتا ایسے ہی ہر مومن احیاء نہیں اور ہر کافر بظاہر اموات نہیں ہوتا اس میں ترقیات کی نسبتیں ہیں۔

جو اعمٰی وبصیر سے بڑھتے بڑھتے ظلمات ونور اور ظل وحرور تک تشبیہی ترقی کی اور انتہا احیاء واموات پر فرمائی۔

اور آخر میں وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ فرما کر ظاہر فرمایا کہ

حق وباطل ایسے ہے آنکھ والا اور اندھا۔

اور ظلمات ونور ایسے ہے جیسے جہالت اور علم

اور ظل وحرور ایسے ہے جیسے ثواب وعقاب

تو ظلمات منافی نور ہے ایسے ہی کافر وجاہل مخالف مومن ہے وقس علی ھذا۔

اور جیسے احیاء میں اشارہ مومنین کی طرف ہے اور اموات میں اشارہ کافر کی طرف اور آخر میں فیصلہ ہے کہ
اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ۔ بے شک اللہ جسے چاہے گوش قبول عطا فرمادے۔
اور آپ بلا مشیت الٰہی اور بغیر عطائے اذن کسی کافر مردہ دل کو ہدایت کی طرف نہیں لا سکتے۔ جیسا کہ ارشاد ہو چکا ہے:
اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ۔ اے محبوب! آپ اپنی قوت وارادے سے کسی کو ہدایت نہیں فرماتے بلکہ جسے اللہ چاہے اسے آپ کے ذریعہ ہدایت ملتی ہے۔
ورنہ ابوجہل، ابولہب، امیہ بن خلف، ابن سلول سب ہدایت پر ہوتے اس لئے کہ آپ کے وجود باوجود کو ہم نے رحمت عالم بنایا ہے اور صرف اور صرف مظہر رحمت ہیں اور ہماری ذات مظہر رحمت وزحمت ہے ہم رحمن ورحیم بھی ہیں اور جبار وقہار بھی لیکن آپ رؤف ورحیم اور حریص علی الایمان ہیں اس لئے کہ ہم آپ کی نعت میں فرماتے ہیں:
اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾۔ آپ نہیں مگر ڈرانے والے۔
اسی وجہ میں مَا عَلَيْكَ اِلَّا اَنْ تُبَلِّغَ وَ تُنْذِرَ۔ آپ پر یہ بار نہیں کہ آپ تبلیغ وتنذیر کے بعد ہدایت وعدم ہدایت کے بھی ذمہ دار ہوں بلکہ آپ جسے ڈرائیں ہدایت فرمائیں اس کے لئے اگر اللہ چاہے کہ ہدایت ہو تو وہ سن کر ہدایت پر آجائے گا۔
اور جسے اللہ نہ چاہے کہ اسے ہدایت ہو وہ گمراہ ہی رہے گا بلکہ اس کے دل پر مہر ضلالت ہوگی لہٰذا آپ پر یہ بار نہیں ہوگا کہ آپ اس کی ضلالت کے متعلق مسئول ہوں اس لئے کہ
اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ۔ بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشارت دیتا اور ڈرسنا تا بھیجا ہے۔
اور یہی ہماری عادت مستمرہ ہے۔ چنانچہ
وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾۔ اور کوئی جماعت زمانہ ماضیہ میں ایسی نہ گزری مگر اس میں ہمارا نذیر گزرا۔
یہاں خلا بمعنی مضٰی ہے۔
اب یہ کہ وہ نذیر نبی ہی آیا یا عالم۔
اس پر صاحب روح المعانی فرماتے ہیں: مِنْ نَّبِيٍّ اَوْ عَالِمٍ يُّنْذِرُهَا۔
وَ قِيْلَ خُصَّ النَّذِيْرُ بِالذِّكْرِ لِاَنَّ الْبِشَارَةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا بِالسَّمْعِ فَهُوَ مِنْ خَصَائِصِ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَالْبَشِيْرُ نَبِيٌّ اَوْ نَاقِلٌ عَنْهُ بِخِلَافِ النَّذَارَةِ فَاِنَّهَا تَكُوْنُ سَمْعًا وَّ عَقْلًا فَلِذَا وَجَبَ النَّذِيْرُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ۔
ایک قول یہ ہے کہ نذیر فرما کر ارشاد فرمایا گیا: وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ اس لئے کہ بشارت نہیں ہوسکتی جب تک بشیر سمع وطاعت کا اہل نہ ہو اسی وجہ میں بشیر ہونا خصائص انبیا سے ہے تو بشیر یا نبی ہوسکتا ہے یا نبی کے احکام کا ناقل۔
برخلاف نذارت کے کہ وہ سن کر بھی ہوسکتی ہے اور عقل کی روشنی سے بھی۔
اسی لئے ہر جماعت میں نذیر کا آنا فرمایا۔
اور یہ عقیدہ باطل ہے کہ تمام حیوانات وبہائم میں بھی انبیا یا علما آئے ہیں: وَ رَاَيْتُ فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ اِنَّ الْقَوْلَ بِذٰلِكَ كُفْرٌ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ۔
وَ اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ بِالْكِتٰبِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْمُنِیْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۲۶﴾

اور اگر یہ سرکش آپ کی تکذیب کریں تو فَلَا تَحْزَنْ مِنْ تَكْذِیْبِ هٰۤؤُلَآءِ اِیَّاكَ۔ تو آپ غمگین نہ ہوں ان کے جھٹلانے سے یہ تو ہمیشہ سے اپنے نبیوں کی تکذیب کرتے ہیں اور جب تکذیب کی ہے جبکہ وہ نبی معجزات باہرہ اور صحف ساطعہ مثل ابراہیم علیہ السلام کے لائے اور روشن کتاب مثل تورات وانجیل وقرآن کریم کے لائے یہ تکذیب ہی کرتے رہے۔ آخرش

ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۲۶﴾

میں نے ان کافروں کی گرفت کی تو ان کا انکار ان کے لئے ان پر ہی وبال ہوا۔

اس آیہ کریمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلیۃ ارشاد ہوا کہ ان کی تکذیب کی آپ پروا نہ کریں۔

## بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع - سورۃ فاطر - پ ۲۲

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَ مِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَابِیْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾

کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے نازل کیا آسمان سے پانی تو ہم نے اس سے نکالے پھل جن کے رنگ مختلف ہیں اور پہاڑوں میں راستے ہیں سفید اور سرخ مختلف رنگوں کے اور بہت سے بہرے سیاہ کالے۔

وَ مِنَ النَّاسِ وَ الدَّوَآبِّ وَ الْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾

اور لوگوں میں اور چوپایوں میں اور جانوروں میں مختلف رنگ ایسے ہی رکھے اللہ سے تو ڈرتے ہیں اس کے بندوں میں وہی جو علم والے ہیں بے شک اللہ عزت والا بخشنے والا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ۙ

بے شک وہ جو پڑھتے ہیں اللہ کی کتاب اور نماز قائم رکھتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں ہمارے دیئے ہوئے میں سے پوشیدہ اور علانیہ امید رکھتے ہیں ایسی تجارت کی جس میں ٹوٹا نہ ہو

لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَ یَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾

تاکہ پورا دیا جائے انہیں بدلہ ان کا اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بے شک وہ بخشنے والا قدر کرنے والا ہے

وَ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۳۱﴾

اور وہ کتاب جو ہم نے وحی فرمائی تمہاری طرف وہ حق ہے تصدیق کرتی ہے اس کی جو اس سے پہلے آئی بے شک اللہ اپنے بندوں سے خبردار دیکھنے والا ہے

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ

پھر ہم نے وارث کیا کتاب کا انہیں جنہیں چنا ہم نے اپنے بندوں سے تو ان میں کوئی ظلم کرتا ہے اپنی جان پر اور ان میں سے کوئی درمیانہ چال پر ہے اور ان میں سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ؕ۳۲

کوئی بھلائیوں میں سبقت لے جاتا ہے اللہ کے حکم سے یہ ہے بڑا فضل

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ۳۳

بسنے کے باغ ہیں داخل ہوں گے وہ ان میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس ریشم کا ہوگا

وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۙ۳۴

اور کہیں گے سب حمد اللہ کے لئے جس نے ہمارا غم ہم سے دور کیا بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے

الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ۳۵

وہ جس نے اتارا ہمیں آرام کی جگہ اپنے فضل سے نہیں پہنچتی ہمیں اس میں کوئی تکلیف اور نہ آپس میں کوئی تکان

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا وَ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ۳۶

اور وہ جو کافر ہوئے ان کے لئے ہے آگ جہنم کی نہ موت آئے انہیں کہ مر جائیں اور نہ تخفیف ہو ان کے عذاب میں ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں ہم ہر سرکش کو

وَ هُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا ۚ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَ لَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ النَّذِیْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ۳۷

اور وہ چیختے ہوں گے اس میں اے ہمارے رب! ہمیں نکال کہ نیک عمل کریں سوا ان عملوں کے جو کرتے تھے اور کیا ہم نے تمہیں عمر نہ دی تھی کہ سمجھنا ہوتا اس میں سمجھ لیں اور آئے تم میں نذیر تو چکھو اب عذاب کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں

## حل لغات چوتھا رکوع۔سورۃ فاطر۔پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَ۔کیا | لَمْ۔نہ | تَرَ۔دیکھا تو نے | اَنَّ۔بے شک |
| اللّٰهَ۔اللہ نے | اَنْزَلَ۔اتارا | مِنَ السَّمَآءِ۔آسمان سے | مَآءً۔پانی |
| فَاَخْرَجْنَا۔تو نکالے ہم نے | بِهٖ۔اس کے ساتھ | ثَمَرٰتٍ۔پھل | مُّخْتَلِفًا۔مختلف ہیں |
| اَلْوَانُهَا۔ان کے رنگ | وَ۔اور | مِنَ الْجِبَالِ۔پہاڑوں کی | جُدَدٌ۔دھاریاں ہیں |
| بِیْضٌ۔سفید | وَ۔اور | حُمْرٌ۔سرخ | مُّخْتَلِفٌ۔مختلف ہیں |
| اَلْوَانُهَا۔ان کے رنگ | وَ۔اور | غَرَابِیْبُ۔گہری | سُوْدٌ۔سیاہ |
| وَ۔اور | مِنَ النَّاسِ۔لوگوں میں سے | | وَ۔اور |
| الدَّوَآبِّ۔جانوروں | وَ۔اور | الْاَنْعَامِ۔چوپایوں سے | مُخْتَلِفٌ۔مختلف ہیں |
| اَلْوَانُهٗ۔اس کے رنگ | كَذٰلِكَ۔اسی طرح ہیں | اِنَّمَا۔اس کے سوا نہیں | یَخْشَى۔ڈرتے ہیں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اللّٰهَ۔اللہ سے | مِنْ عِبَادِهِ۔اس کے بندوں میں سے | | الْعُلَمٰٓؤُا۔علم والے |
| اِنَّ۔بے شک | اللّٰهَ۔اللہ | عَزِيْزٌ۔غالب ہے | غَفُوْرٌ۔بخشنے والا |
| اِنَّ۔بے شک | الَّذِيْنَ۔وہ جو | يَتْلُوْنَ۔پڑھتے ہیں | كِتٰبَ۔کتاب |
| اللّٰهِ۔اللہ کی | وَ۔اور | اَقَامُوا۔قائم رکھیں | الصَّلٰوةَ۔نماز |
| وَ۔اور | اَنْفَقُوْا۔خرچ کریں | مِمَّا۔اس سے | رَزَقْنٰهُمْ۔جو ہم نے ان کو دیا |
| سِرًّا۔پوشیدہ | وَّ۔اور | عَلَانِيَةً۔ظاہر | يَّرْجُوْنَ۔امید رکھتے ہیں |
| تِجَارَةً۔ایسی تجارت کی جو | | لَّنْ۔ہرگز نہ | تَبُوْرَ۔برباد ہو |
| لِيُوَفِّيَهُمْ۔تاکہ پورا دے ان کو | | اُجُوْرَ۔اجر | هُمْ۔ان کے |
| وَ۔اور | يَزِيْدَ۔زیادہ دے | هُمْ۔ان کو | مِّنْ فَضْلِهٖ۔اپنے فضل سے |
| اِنَّهٗ۔بے شک وہ | غَفُوْرٌ۔بخشنے والا | شَكُوْرٌ۔قدردان ہے | وَ۔اور |
| الَّذِيْٓ۔وہ جو | اَوْحَيْنَآ۔وحی کی ہم نے | اِلَيْكَ۔تیری طرف | مِنَ الْكِتٰبِ۔کتاب |
| هُوَ۔وہ | الْحَقُّ۔حق ہے | مُصَدِّقًا۔تصدیق کرتی ہے | لِّمَا۔اس کی جو |
| بَيْنَ يَدَيْهِ۔پہلے اس سے ہے | | اِنَّ۔بے شک | اللّٰهَ۔اللہ |
| بِعِبَادِهٖ۔اپنے بندوں سے | لَخَبِيْرٌ۔خبردار | بَصِيْرٌ۔دیکھنے والا ہے | ثُمَّ۔پھر |
| اَوْرَثْنَا۔وارث بنایا ہم نے | | الْكِتٰبَ۔کتاب کا | الَّذِيْنَ۔ان کو جنہیں |
| اصْطَفَيْنَا۔چنا ہم نے | مِنْ عِبَادِنَا۔اپنے بندوں سے | | فَمِنْهُمْ۔تو بعض ان سے |
| ظَالِمٌ۔ظالم ہیں | لِّنَفْسِهٖ۔اپنی جان کے لئے | وَ۔اور | مِنْهُمْ۔کچھ ان سے |
| مُّقْتَصِدٌ۔میانہ رو ہیں | وَ۔اور | مِنْهُمْ۔کچھ ان سے | سَابِقٌۢ۔بڑھنے والے ہیں |
| بِالْخَيْرٰتِ۔نیکیوں کی طرف | | بِاِذْنِ۔حکم | اللّٰهِ۔خدا سے |
| ذٰلِكَ۔یہ | هُوَ۔وہ ہے | الْفَضْلُ۔فضل | الْكَبِيْرُ۔بڑا |
| جَنّٰتُ۔باغ ہیں | عَدْنٍ۔ہمیشہ کے | يَّدْخُلُوْنَهَا۔داخل ہوں اس میں | |
| يُحَلَّوْنَ۔پہنائے جائیں | فِيْهَا۔اس میں | مِنْ اَسَاوِرَ۔کنگن | مِنْ ذَهَبٍ۔سونے کے |
| وَّ۔اور | لُؤْلُؤًا۔موتی | وَ۔اور | لِبَاسُهُمْ۔لباس ان کا |
| فِيْهَا۔اس میں | حَرِيْرٌ۔ریشم ہوگا | وَ۔اور | قَالُوا۔کہیں گے |
| الْحَمْدُ۔سب تعریفیں | لِلّٰهِ۔اللہ کو ہیں | الَّذِيْٓ۔وہ جو | اَذْهَبَ۔لے گیا |
| عَنَّا۔ہم سے | الْحَزَنَ۔غم | اِنَّ۔بے شک | رَبَّنَا۔ہمارا رب |
| لَغَفُوْرٌ۔بخشنے والا | شَكُوْرُ۔قدردان ہے | الَّذِيْٓ۔وہ جس نے | اَحَلَّنَا۔اتارا ہمیں |
| دَارَ۔گھر | الْمُقَامَةِ۔قیام میں | مِنْ فَضْلِهٖ۔اپنے فضل سے | لَا۔نہیں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| یَمَسُّنَا۔ پہنچے گی ہمیں | فِیۡھَا۔ اس میں | نَصَبٌ۔ بھوک | وَّ۔ اور |
| لَا۔ نہ | یَمَسُّنَا۔ پہنچے ہمیں | فِیۡھَا۔ اس میں تکان | لُغُوۡبٌ۔ تکان |
| وَ۔ اور | الَّذِیۡنَ۔ وہ جو | کَفَرُوۡا۔ کافر ہیں | لَھُمۡ۔ ان کے لئے |
| نَارُ۔ آگ ہے | جَھَنَّمَ۔ جہنم کی | لَا۔ نہ | یُقۡضٰی۔ فیصلہ ہو |
| عَلَیۡھِمۡ۔ ان کا کہ | فَیَمُوۡتُوۡا۔ مرجائیں | وَ۔ اور | لَا۔ نہ |
| یُخَفَّفُ۔ کم کیا جائے گا | عَنۡھُمۡ۔ ان سے | مِّنۡ عَذَابِھَا۔ اس کا عذاب | کَذٰلِكَ۔ اسی طرح |
| نَجۡزِیۡ۔ بدلہ دیتے ہیں ہم | کُلَّ۔ ہر | کَفُوۡرٍ۔ ناشکرے کو | وَ۔ اور |
| ھُمۡ۔ وہ | یَصۡطَرِخُوۡنَ۔ چیختے ہوں گے | فِیۡھَا۔ اس میں | رَبَّنَآ۔ اے ہمارے رب |
| اَخۡرِجۡنَا۔ نکال ہم کو | نَعۡمَلۡ۔ ہم عمل کریں گے | صَالِحًا۔ نیک | غَیۡرَ۔ سوا |
| الَّذِیۡ۔ اس کے جو | کُنَّا۔ تھے ہم | نَعۡمَلُ۔ عمل کرتے | اَوَ۔ کیا |
| لَمۡ۔ نہ | نُعَمِّرۡ۔ عمر دی ہم نے | کُمۡ۔ تم کو | مَّا۔ اتنی کہ |
| یَتَذَکَّرُ۔ نصیحت لیتا | فِیۡهِ۔ اس میں | مَنۡ۔ جو | تَذَکَّرَ۔ نصیحت لینا چاہتا |
| وَ۔ اور | جَآءَ۔ آیا | کُمُ۔ تمہارے پاس | النَّذِیۡرُ۔ ڈرانے والا |
| فَذُوۡقُوۡا۔ تو چکھو | فَمَا۔ کہ نہیں ہے | لِلظّٰلِمِیۡنَ۔ ظالموں کا | مِنۡ نَّصِیۡرٍ۔ کوئی مددگار |

## خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع۔ سورۃ فاطر۔ پ ۲۲

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ

کیا نہ دیکھا تو نے کہ اللہ نے آسمان سے پانی نازل کیا۔ یعنی بارش نازل فرمائی۔

فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهَا ؕ

تو نکالے ہم نے اس سے پھل رنگ برنگ۔

یعنی سبز، سرخ، زرد مثل انار، سیب، انجیر، انگور، کھجور، کیلا، سنگترہ، ناشپاتی، چکوتہ یعنی بگوگوشہ، بیر، فالسے، موسی آم، خربوزہ، تربوز، لوکاٹ، خوبانی، لیچی، ارنڈ، ککڑی، سرداوغیرہ وغیرہ کے بے شمار۔

وَمِنَ الۡجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيۡضٌ وَّحُمۡرٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهَا وَغَرَابِيۡبُ سُوۡدٌ ﴿۲۷﴾

اور پہاڑوں میں راستے ہیں سفید اور سرخ مختلف اللون اور کالے بھجنگ۔

یعنی پھلوں میں جیسے مختلف الالوان ہیں ایسے ہی پہاڑوں میں راستے سفید پتھر والے سفید سرخ پتھر والے سرخ رنگ کے اور سیاہ پتھر والے پہاڑوں میں سیاہ رنگ کے راستے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے نشانہائے قدرت اور آثار صنعت ظاہر فرمائے تاکہ اس کی ذات وصفات پر استدلال کیا جاسکے۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالۡاَنۡعَامِ مُخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ غَفُوۡرٌ ﴿۲۸﴾

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور بعض آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں کے رنگ ایسے ہی مختلف ہیں اللہ سے ڈرنے والے بندوں میں وہی ہیں جو علم رکھتے ہیں بے شک اللہ عزت والا اور بخشنے والا ہے۔

علما پر خوف وخشیت کا حصر اس وجہ میں فرمایا کہ وہ صفات الٰہی اور عظمت کو جانتے ہیں اسی سے علم کا تفاوت کچھ زیادہ کی نسبت سے ہے جتنا علم زیادہ ہوا تنا ہی خوف بھی زیادہ ہوا ہے۔ اسٹیج پر بولنے والے واعظ قسم کے علما اس تعریف میں داخل نہیں کہ وہ محض پیشہ ور کاسب اموال ہیں۔

وہ علما جو خشیت الٰہی کے ماتحت اپنے لیل ونہار گزارتے ہیں اور اخص الخواص ہیں موجودہ دور میں پیشہ ور زیادہ ہیں اور خوف وخشیت والے معدوم نہیں لیکن نادر ہیں اور اللہ تعالیٰ عزت والا بخشنے والا ہے جسے چاہے معاف فرمادے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾

بے شک وہ جو پڑھتے ہیں اللہ کی کتاب اور قائم رکھتے ہیں نماز اور ہمارے دیئے سے خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر امید رکھتے ہیں ایسی تجارت کی جس میں ہرگز نقصان نہیں۔

یہ ان اہل علم کی تعریف ہے جو کتاب اللہ پڑھتے نماز قائم رکھتے اور جو اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے تنہا خوری کی بجائے غربا ومساکین اور یتامیٰ پر خرچ کرتے ہیں اور یہ خرچ علانیہ وپوشیدہ کرتے ہیں اور کتاب اللہ سے مراد قرآن کریم ہے جسے وہ سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی جبروت اور اس کی عزت وشان جانتے ہیں پھر ان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خیرات میں ایسی تجارت کی امید ہے جس میں نقصان وخسران کا احتمال نہیں آگے ارشاد ہے:

لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَ یَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾

تاکہ ان کے نیک عمل کا پورا پورا ثواب دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرمائے بے شک وہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔

جس کی وہ امید رکھتے ہیں تو ان کی امید سے بھی زیادہ انہیں بخشا جائے۔

وَ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۳۱﴾

اور وہ جو ہم نے تمہاری طرف وحی فرمائی کتاب وہی حق ہے اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے بے شک وہ اپنے بندوں سے خبردار اور دیکھنے والا ہے۔

وحی کے ذریعہ جو کتاب کا ذکر ہے اس سے مراد قرآن کریم ہے اور کاف تخاطب کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو یہ کتاب عطا فرمائی جسے تمام کتابوں پر فضیلت ہے۔ اور جن کی امت تمام امم ماضیہ سے اشرف ہے اور اللہ تعالیٰ تمام کے تمام لوگوں کے ظاہر وباطن کو جاننے والا ہے۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ﴿۳۲﴾

پھر ہم نے وارث کیا کتاب کا اپنے چنے ہوئے بندوں کو (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیوں کو یہ کتاب عطا فرمائی جنہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

تمام امتوں پر فضیلت ہے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلندی اور نیاز مندی کی شرافت سے وہ نوازے گئے ان کے مختلف مدارج و مراتب ہیں) تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی درمیانہ روی میں ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو بھلائیوں میں سبقت لے گیا یہی وہ فضیلت ہے جو اللہ کا بڑا فضل ہے۔

حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ تین گروہ ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

سبقت لے جانے والا گروہ مومن مخلص ہے۔

اور مقتصد گروہ یعنی میانہ روی میں رہنے والا گروہ وہ ہے جس کے عمل ہیں مگر ریا سے ملوث ہیں۔

اور ظالم لنفسہ یعنی اپنی جان پر ظلم کرنے والا وہ گروہ ہے جو نعمات الٰہی کا منکر تو نہیں لیکن شکر بھی بجانہ لائے۔

حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ہمارا سابق بالخیرات تو سابق ہی ہے۔ اور مقتصد ناجی ہے۔ اور ظالم مغفور۔

دوسری حدیث میں فرمایا:

نیکیوں میں سبقت لے جانے والا بے حساب جنت میں جائے گا۔

اور مقتصد سے حساب ہوگا لیکن اس کے حساب میں آسانی ہوگی۔

اور ظالم حساب میں روکا جائے گا جس سے اسے پریشانی ہو مگر وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

سابق عہد رسالت کے وہ عشرہ مبشرہ ہیں جن کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت جنت دی۔

اور مقتصد وہ اصحاب ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ پر عامل رہے۔

اور ظالم لنفسہ ہم تم لوگ ہیں۔ یہاں ام المومنین کا یہ فرمانا کمال انکسار کا مظاہرہ ہے کہ اپنے کو آپ تیسرے طبقہ میں شمار فرمارہی ہیں۔

باآنکہ آپ جلالت و مرتبت میں وہ ہیں جو آیت تطہیر بتارہی ہے اس لئے کہ سیاق آیۂ تطہیر ازواج مطہرات کے لئے ہے جو یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ سے شروع ہو کر اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ پر ختم ہے اور اس کے علاوہ مفسرین نے بہت کچھ لکھا ہے جو مختصر تفسیر میں بیان ہوگا۔

پھر ہر سہ گروہ کے لئے ارشاد ہے:

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ﴿۳۳﴾

ہمیشہ آباد رہنے کے باغیچے ہیں جن میں یہ (ہر سہ گروہ) داخل ہوں (اور ان ہر سہ گروہ کو) سونے کے کنگن اور موتی کے زیور پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس وہاں ریشم ہوگا۔

اور جنت میں داخل ہونے کے بعد ان کا یہ بیان ہوگا جس کا تذکرہ فرمایا گیا:

وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ﴿۳۴﴾ الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور کہیں گے سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کو جس نے ہمارا غم دور کیا (اور ہمیں اپنے فضل و کرم سے بخش دیا) بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔

(یعنی ہمیں عذاب جہنم کا خوف اور گناہوں کا غم تھا یا جو ہم نے عمل کئے ان کا فکر تھا کہ قبول ہوں گے یا نہیں اور ہول قیامت کی فکر تھی کہ وہاں کیا ہوگا اس پر وہ بخشش دیکھ کر حمد الٰہی کریں گے اور کہیں گے کہ)

وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اتارا اور یہ سب اس کے فضل سے ہے کہ ہمیں نہ کوئی تکلیف پہنچی اور نہ ہمیں اس میں کوئی ناپسندیدگی محسوس ہوئی۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ﴿۳۶﴾

اور وہ جو کافر ہی رہے ان کے لئے آگ جہنم کی ہے نہ انہیں قضا آئے کہ مر جائیں اور نہ ان پر ان کا عذاب کچھ ہلکا کیا جائے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ہر ناشکرے کو۔

دوسری جگہ ارشاد ہے: ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۔ پھر وہ نہ مریں نہ زندہ رہیں مرنا تو یوں نہیں کہ اگر مر جائیں تو عذاب سے نجات پائیں اور جینا یوں نہیں کہ وہاں کی تکالیف سے موت پسند کریں اور عذاب جہنم میں ان کی چیخ و پکار سے تخفیف بھی نہ ہو چنانچہ آگے ارشاد ہے:

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ

وہ اس جہنم میں چیخیں اور پکاریں گے اے ہمارے رب! ہمیں نکال تاکہ ہم اچھے عمل کریں ان اعمال کے خلاف جو ہم پہلے کر چکے ہیں۔ اس کے جواب میں ارشاد ہوگا:

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾

کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا تم میں تشریف لایا تو اب چکھو عذاب کہ ظالم کے لئے کوئی مددگار نہیں۔

یعنی ہم نے تمہیں عمریں دیں اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں بھیجے مگر تم نے ان کی دعوت قبول نہ کی ان کی فرمانبرداری کی طرف تم نہ جھکے۔ لہٰذا اب عذاب اپنے اعمال کے بدلے قبول کرو اور سزا کا مزہ چکھو ہمارے یہاں ظلم کی مدد نہیں ہے۔

## مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع - سورۃ فاطر - پ ۲۲

تفسیر سے پہلے چند لغات کا حل سمجھ لینا ضروری ہے وھوھذا:

جُدَدٌ۔ جمع جُدَّۃٌ کی ہے جُدَّہ خط اور راستے کو کہتے ہیں۔ گدھے کی پشت پر جو ریڑھ کی ہڈی دم تک ہوتی ہے اس پر ایک خط سیاہ ہوتا ہے اسے جُدَّۃ الحمار کہتے ہیں۔

چادر پر جو دھاریاں ہوتی ہیں اسے عربی میں کِسَاءٌ مُجَدَّدٌ بولتے ہیں۔

آیۂ کریمہ میں جُدَدٌ بِيْضٌ جو فرمایا اس سے پہاڑوں کے طبقے مراد ہیں۔

بِيْضٌ جمع ہے اَبْيَض کی اور اَبْيَض سفید رنگ کو کہتے ہیں۔ اس کی اصل بُيْضٌ ہے یا سلامت رکھنے کو باء کے ضمہ کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کسرہ سے بدل دیا۔ بِیۡضٌ اس لئے پڑھا گیا۔

حُمۡرٌ جمع ہے حَمۡرَآءُ کی اور حَمۡرَاء مؤنث ہے احمر کا اور احمر کے معنی سرخ رنگ کے ہیں۔

غَرَابِیۡبُ سُوۡدٌ۔ غَرَابِیۡب جمع ہے غِرۡبِیۡب کی اور غربیب سخت سیاہ کو کہتے ہیں جیسے اردو میں کالا بھوچنگ بولتے ہیں اور تیز سرخ کو لال لچند کہتے ہیں تو یہاں غَرَابِیۡبُ سُوۡدٌ فرما کر غرابیب تاکید کے لئے لایا گیا اور بطور مبالغہ تاکید کو مؤکد پر مقدم کیا گیا۔

کَذٰلِکَ۔ کا کاف مختلف کے مصدر محذوف کی صفت کے متعلق ہے تو عبارت یوں ہوئی: مُخۡتَلِفٌ اِخۡتِلَافًا کَائِنًا کَذٰلِکَ اَیۡ کَاخۡتِلَافِ الثِّمَارِ وَالۡجِبَالِ۔

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا۔ یہاں الۡعُلَمٰٓؤُا۔ یَخۡشٰی کا فاعل ہے اور اللہ مفعول ہے۔

جَنّٰتُ عَدۡنٍ۔ یہ بدل ہے الۡفَضۡلُ الۡکَبِیۡرُ سے یا مبتداء ہے اور خبر یَدۡخُلُوۡنَہَا ہے۔

یُحَلَّوۡنَ فِیۡہَا مِنۡ اَسَاوِرَ میں یُحَلَّوۡنَ دوسری خبر ہے جنت عدن کی یا حال۔ اَسَاوِرَ جمع ہے اسورہ کی اور اسورہ کا مفرد سوار ہے۔ سوا۔ زیور کو کہتے ہیں۔

وَلُؤۡلُؤًا۔ اس کا عطف یُحَلَّوۡنَ فِیۡہَا مِنۡ اَسَاوِرَ پر ہے۔

اَذۡھَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ۔ حَزَن بِفَتۡحَتَیۡنِ اور حُزۡن بِضَمِّ حَاء وَ سُکُوۡنِ زَاء۔ دونوں کے معنی رنج وغم کے ہیں۔

اَحَلَّنَا دَارَ الۡمُقَامَۃِ۔ مُقَامَۃ صیغہ مفعول ہے بمعنی اقامہ مستعمل ہے۔ اس لئے کہ صیغہ اسم مفعول اکثر مصدر کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ خواہ کسی باب سے ہو جیسے رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ اور مُزِّقۡتُمۡ کُلَّ مُمَزَّقٍ۔ اور یہ اس لئے کہ مصدر حقیقت میں مفعول ہی ہوتا ہے اسی وجہ سے مفعول کا مصدر قائم مقام ہونا جائز ہے۔

لَا یَمَسُّنَا فِیۡہَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیۡہَا لُغُوۡبٌ۔ نَصَبٌ بمعنی تعب اور مشقت آتا ہے اور لُغُوۡبٌ بمعنی تکان اور درماندگی مستعمل ہے۔

فَیَمُوۡتُوۡا۔ دراصل فَیَمُوۡتُوۡنَ تھا۔ فاء کے بعد اَن ناصبہ جو مقدر ہے اس کی وجہ سے نون اعرابی حذف ہو گیا ہے۔

وَھُمۡ یَصۡطَرِخُوۡنَ۔ اِصۡطِرَاخ مصدر ہے باب افتعال کا مشتق ہے۔ صراخ کہتے ہیں چیخنے کو یا چلانے کو چونکہ مستغیث بھی بوقت استغاثہ بلند آواز سے فریاد کرتا ہے اسی لئے اسے اصطراخ کہتے ہیں۔ اور اس کے معنی ہیں: یَسۡتَغِیۡثُوۡنَ۔

## اب مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع۔ سورۃ فاطر۔ پ ۲۲ شروع ہے

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ

کیا نہ دیکھا تو نے بے شک اللہ نے نازل فرمایا آسمان سے پانی۔ یعنی اس کی قدرت کا یہ مشاہدہ نہ کیا کہ اس قادر وقیوم نے آسمان سے بارش کی۔

یہ استفہام تقریری ہے جو رؤیت قلبی کے بعد ہر انسان پر واضح ہے یعنی بارش ہونا اگرچہ آنکھ بھی دیکھتی ہے لیکن دل کی آنکھ اس کی قدرت کا مشاہدہ کرتی ہے کہ بلندی سے اسفال کی طرف پانی برسانا اسی قادر علی الاطلاق کا کام ہے اور پھر وہ بیکار نہیں بلکہ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ
اس پانی سے ہم نکالتے ہیں ایسے پھل کہ جن کے رنگ مختلف ہیں۔
اَیْ اَنْوَاعٌ مِّنَ الثُّفَّاحِ وَالرُّمَّانِ وَالْعِنَبِ وَالتِّیْنِ وَغَیْرِهَا مِمَّا لَا یُحْصٰی۔ یعنی اقسام سیب، انار، انگور اور انجیر وغیرہ اور پھر ان کے ذائقوں کا اختلاف اور ان کے رنگ زرد، سرخ، سبز وغیرہ۔ یعنی ایک پانی سے کتنے رنگ پھلوں میں رنگے۔ ایسے ہی۔

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾
اور پہاڑوں سے راستے سفید سرخ مختلف رنگوں والے۔
جُدَدٌ۔ جُدّہ کی جمع ہے وَهِیَ الطَّرِیْقَةُ مِنْ جَدَّهٗ اِذَا قَطَعَهٗ۔ وہ راستہ ہے۔ جَدَّهٗ کہتے ہیں جب راستہ کاٹ لیا جائے۔
وَقَالَ اَبُوالْفَضْلِ هِیَ مِنَ الطَّرَائِقِ مَا یُخَالِفُ لَوْنُهٗ لَوْنَ مَا یَلِیْهِ وَ مِنْهُ جُدَّةُ الْحِمَارِ لِلْخَطِّ الَّذِیْ فِیْ وَسْطِ ظَهْرِهٖ یُخَالِفُ لَوْنَهٗ۔ ابوالفضل کہتے ہیں وہ راستوں میں جو مختلف رنگ ہوتے ہیں اسے جدہ بولتے ہیں۔ اور گدھے کی پشت پر جو ایک خط ہوتا ہے اسے بھی جدہ بولتے ہیں۔
اور ابن الازرق نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جدہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: طَرَائِقُ طَرِیْقَةٌ بَیْضَاءُ وَ طَرِیْقَةٌ خَضْرَآءُ۔ وہ راستے ہیں ایک راستہ سپید ہے کہیں راستہ سبز ہے۔
صاحب لوامع کہتے ہیں هُوَ جَمْعُ جَدِیْدٍ بِمَعْنٰی آثَارٍ جَدِیْدَةٍ وَاضِحَةِ الْاَلْوَانِ۔
اور غَرَابِیْبُ غربیب کی جمع ہے وہ دور کی سیاہی ہے هُوَ الَّذِیْ اَبْعَدُ فِی السَّوَادِ وَاَغْرَبُ مِنْهُ وَ مِنْهُ الْغَرَائِبُ۔
خلاصہ یہ کہ سخت سیاہ جیسے کالا بھونگ کہتے ہیں اور اسی وجہ میں غراب کوے کو کہتے ہیں۔
چنانچہ حدیث میں ہے: اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الشَّیْخَ الْغِرْبِیْبَ وَ هُوَ الَّذِیْ یَخْضِبُ بِالسَّوَادِ۔ اللہ تعالیٰ شیخ غربیب کو بغض سے دیکھتا ہے اور شیخ غربیب وہ ہے جو بڈھا ہو کر بالوں پر سیاہ خضاب کرے اور مَنْ سَوَّدَ شَعْرَهٗ سَوَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بھی فرمایا گیا۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ
اور لوگوں سے اور دواب اور چوپایوں سے بھی مختلف رنگ ہیں ایسے ہی۔
جیسے پھلوں اور پھولوں میں اور یہ سب صناع مطلق کی صنعت و رنگ آمیزی ہے بقول شاعر

رنگ وہ رنگتے ہیں جس رنگ کا رنگنا مشکل روپ وہ بھرتے ہیں جس روپ کا بھرنا ہے کٹھن

ان تمام علامات قدرت کا بیان فرما کر ارشاد ہے:
اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ۔ اللہ سے ڈرنے والے اس کے بندوں میں علما ہی ہیں۔
یعنی جیسے رنگ اور طبائع کا اختلاف ہے ایسے ہی بندوں میں خشیۃ اللہ کے درجات کا بھی اختلاف ہے۔ ایسے ہی ابن منذر ابن جریج سے روایت کرتے ہیں: اِنَّهٗ قَالَ فِی الْاٰیَةِ كَمَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَنْعَامُ تَخْتَلِفُ النَّاسُ فِیْ خَشْیَةِ اللّٰهِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَزَّوَجَلَّ۔

وَالْمُرَادُ بِالْعُلَمَآءِ الْعَالِمُوْنَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا الْعَارِفُوْنَ بِالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ مَثَلًا فَمَدَارُ الْخَشْيَةِ ذَالِكَ الْعِلْمُ لَا هٰذِهِ الْمَعْرِفَةُ فَكُلُّ مَنْ كَانَ اَعْلَمُ بِهٖ تَعَالٰى كَانَ اَخْشٰى۔

علما سے مراد وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کا عرفان رکھیں نہ کہ وہ جو نحو وصرف کے عالم ہیں تو مدار خشیت علم وعرفان الٰہی ہے نہ کہ وہ معرفت جو صرف ونحو وغیرہ منطق وتاریخ سے متعلق ہو تو ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا عرفان زیادہ رکھتا ہے وہی اللہ تعالیٰ کی خشیت زیادہ رکھتا ہے۔

رَوَى الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ اَيُّ عِبَادِكَ اَحْكَمُ قَالَ الَّذِيْ يَحْكُمُ لِلنَّاسِ كَمَا يَحْكُمُ لِنَفْسِهٖ۔

قَالَ يَا رَبِّ اَيُّ عِبَادِكَ اَغْنٰى قَالَ اَرْضَاهُمْ بِمَا قَسَمْتُ لَهٗ۔

قَالَ يَا رَبِّ اَيُّ عِبَادِكَ اَخْشٰى قَالَ اَعْلَمُهُمْ بِيْ۔

دارمی حضرت عطا سے راوی ہیں فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب! تیرے کون سے بندے صحیح حکم دینے والے ہیں فرمایا جو لوگوں پر وہی حکم کریں جو اپنے نفس پر حکم کرتے ہیں۔

عرض کیا اے میرے رب! کون سے بندے سب سے زیادہ بے پروا (غنی) ہیں فرمایا جو میری تقسیم پر راضی ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی الٰہی! کون سے تیرے بندے زیادہ تجھ سے خوف کرتے ہیں فرمایا جو میری شیون قدرت کو زیادہ جاننے والے ہیں۔

اس روایت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ علما وہ ہیں جو دین کا علم رکھتے ہیں اور اسی مفہوم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَنَا اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ۔ میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور منہیات سے اجتناب کرنے والا ہوں۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾ ۔ بے شک اللہ غالب اور بخشنے والا ہے۔

یہ آیت کریمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی اور آپ کی خشیت عام طور پر ظاہر ہو چکی ہے۔ آگے ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لا

وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے خفیہ وعلانیہ خرچ کرتے ہیں اور امیدوار ہیں ایسی تجارت کے جس میں ہرگز ٹوٹا نہیں۔

يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۔ پر آلوسی فرماتے ہیں: يُدَاوِمُوْنَ عَلٰى قِرَاءَتِهٖ حَتّٰى صَارَتْ سِمَةً لَّهُمْ۔ یعنی کتاب کی تلاوت اور نماز ادا کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کی پیشانیوں پر نشان ہیں۔

علامہ عبدالغنی بن سعید ثقفی اپنی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں: اِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ حُصَيْنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْقُرَشِيِّ ثُمَّ اِنَّ الْعِبْرَةَ بِعُمُوْمِ اللَّفْظِ۔ یہ آیت حضرت حصین بن حارث کی شان میں نازل ہوئی لیکن عبرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عموم لفظ کے ساتھ ہوتی ہے۔

بنابریں یہ بشارت ہر اس مومن کے لئے عام ہے جو ان صفات سے متصف ہو۔

اورسدی کہتے ہیں: هُمْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

اورعطا فرماتے ہیں کہ اس تعریف میں عامۂ مومنین داخل ہیں اور یہی قول راجح ہے۔ کہ اس میں اول درجہ کے اندر صحابہ کرام ہیں۔

اور ایک قول ہے کہ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ سے مراد یَتَّبِعُوْنَ فَیَعْمَلُوْنَ بِمَا فِیْهِ ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ سے مراد یہ ہے کہ اتباع کتاب کرتے ہوئے جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کریں۔

گو مفہوم آیت سے یہ معنی متبادر ہوتے ہیں کہ کتاب اللہ پڑھتے ہوئے اس کے مخارج وحقوق کا لحاظ رکھنے والے اسی تعریف میں داخل ہیں اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رُبَّ قَارِءٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُهٗ۔ بہت سے قرآن ایسے پڑھتے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔

اور جبکہ اللہ تعالیٰ نے اول خشیۃ الٰہی کا ذکر فرمایا جو عمل بالقلب ہے اس کے بعد عمل اللسان اور عمل جوارح ہے پھر عبادت مالی ہے۔

اور اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً سِرًّا وَّعَلَانِیَةً سے یہ امر واضح ہوا کہ اخلاص کے ساتھ خرچ کرنے والا پوشیدہ خرچ کرے یا علانیہ دونوں میں ماجور ہے البتہ یہ فرق ضرور ہے کہ

اَلسِّرُّ فِی الْاِنْفَاقِ الْمَسْنُوْنِ وَالْعَلَانِیَةُ فِی الْاِنْفَاقِ الْمَفْرُوْضِ۔ صدقات مسنونہ پوشیدہ کرنے مسنون ہیں اور صدقات مفروضہ مثل زکوٰۃ وغیرہ کے علانیہ دینے بہتر ہیں مگر اسراف سے بچتے ہوئے وَلَمْ یَبْسُطُوْا اَیْدِیَهِمْ كُلَّ الْبَسْطِ۔ آگے ارشاد ہے:

یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ۔ امید رکھتے ہیں اپنے رب کے ساتھ ایسی تجارت کی جس میں کھوٹ اور نقصان نہیں ہے۔

اَیْ مُعَامَلَةَ مَعَ اللّٰهِ لِنَیْلِ رِبْحِ الثَّوَابِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے معاملہ رکھنا ثواب کا نفع حاصل کرنے کو اسی بنا پر روح المعانی میں ہے: اِنَّ التِّجَارَةَ مَجَازٌ عَمَّا ذُكِرَ۔ یہاں مجازاً تجارت فرمایا گیا۔ اور

لَّنْ تَبُوْرَ۔ کے یہاں معنی ہیں: لَنْ تَكْسُدَ وَلَنْ تَهْلِكَ بِالْخُسْرَانِ۔ اللہ سے جو معاملہ کیا جائے وہ نیت کے کھوٹ سے نہ ہو تو وہ ضائع نہیں ہوتا اور اس میں نقصان وخسران کا احتمال نہیں۔

چنانچہ قتادہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اَلتِّجَارَةُ بِالْجَنَّةِ اَنَّهَا مَجَازٌ عَنِ الرِّبْحِ۔ آگے ارشاد ہے:

لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝۳۰

تا کہ پورا پورا دیا جائے ان کا بدلہ اور زائد عطا ہو اس کے فضل سے بے شک وہ بخشنے والا قدر دان ہے۔

وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ۔ پر مفسرین نے متعدد پہلو بیان فرمائے:

مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰی ذٰلِكَ مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِهٖ مَا یَشَآءُ۔

ابی وائل کہتے ہیں: زِیَادَتُهٗ تَعَالٰی اِیَّاهُمْ بِتَشْفِیْعِهِمْ فَمَنْ اَحْسَنَ اِلَیْهِمْ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ضحاک کہتے ہیں: بِتَفْسِيحِ الْقُلُوْبِ۔ کشادگی دلوں میں پیدا فرمانا۔
حدیث میں ہے: بِتَضْعِيفِ حَسَنَاتِهِمْ نیکیوں میں ضعف فرمانا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ہے۔
ایک قول ہے: بِالنَّظْرِ اِلٰى وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ۔ جمال الٰہی حاصل ہونا۔

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝٣١

اور وہ کتاب جو وحی فرمائی ہم نے وہ حق ہے تصدیق کرتی ہے ان کتابوں کی جو آپ سے پہلے آئیں بے شک اللہ اپنے بندوں کے احوال سے خبردار ہے اور ہر ایک کو دیکھنے والا۔

یہاں کتاب سے مراد قرآن کریم ہے اور من برائے تبیین ہے اس لئے کہ حضور ﷺ سے تخاطب میں وحی کا تذکرہ مخصوص قرآن کریم کے لئے هُوَ الْحَقُّ وہ حق ہے یعنی لَا رَيْبَ فِيْهِ اس کے سچ ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں اور مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ۔ تصدیق فرماتا ہے ان کتابوں کی جو پہلے اتریں۔

اَیْ لِمَا تَقَدَّمَ مِنَ الْكُتُبِ السَّمَاوِيَّةِ۔ اور مُصَدِّقًا پر نصب اس لئے آیا کہ وہ حالیہ ہے یعنی یہ کتاب حق ہے درآنحالیکہ پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝٣١۔ اور بے شک اللہ محیط ہے بواطن امور اور ظواہر امور عباد سے اور خبردار ہے اور دیکھنے والا جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَعْمَالِكُمْ وَاِنَّمَا يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ

پھر وارث کیا ہم نے کتاب کا ان بندوں کا جنہیں ہم نے چنا۔

اس جگہ بھی کتاب سے مراد عند الجمہور قرآن کریم ہے اور ثُمَّ اَوْرَثْنَا سے مراد ہے: ثُمَّ اَعْطَيْنَا مِنْ غَيْرِ كَدٍّ وَّ تَعْبٍ فِيْ طَلَبِهٖ۔ پھر ہم نے بلا محنت وتعب وہ قرآن کریم عطا فرمایا اپنے چنے ہوئے بندوں کو۔

اس سے مراد بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما امت مرحومہ ہے اس لئے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے تمام امتوں میں سے چنا ہے اور اسے امت وسط فرمایا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ اور حضور ﷺ کی ذات اقدس کو اکرم الرسل اور افضل الرسل فرمایا اور یہاں ثم اگرچہ تراخی کے لئے ہے لیکن یہ تراخی رتبی ہے۔ جیسا کہ حضور ﷺ سے مخاطبہ میں ارشاد ہے اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ اور دوسری جگہ ارشاد ہے: وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ۔

گویا اس امر کا بیان ہے کہ امم سابقہ کو بھی ہم نے کتاب دی اور بعد میں اپنے چنے ہوئے بندوں کو جو عطا فرمائی وہ امت محمدی ہے جسے قرآن کریم عطا کیا۔

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

پھر ان میں متعدد فرقے ہوگئے۔ بعض وہ ہوئے جو اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور بعض درمیانہ رو ہیں۔ اور بعض بھلائیوں میں سبقت لے گئے۔

اس پر مفسرین کے متعدد قول ہیں:

ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ۔ وہ ہے جو کتاب پر عمل کرنے میں کوتاہی کرے اور اپنی جان پر ظلم کرے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور مُّقْتَصِدٌ وہ جو متردد ہو عمل کرنے اور مخالفت میں تو کبھی عمل کرے کبھی مخالفت کرے۔ اور اصل میں معنی اقتصاد توسط کے ہیں اتباع احکام میں۔

اور سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ ثواب اور جنت حاصل کرنے میں مسابقت کرنے والے یعنی بھلائیوں کے سبب اور اعمال صالحہ کے ذریعہ جنت کے مستحق ہوں۔

اور ایک قول ہے: ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ سے مراد معصیت شعار ہے۔

اور مُّقْتَصِدٌ درمیانہ رو۔

اور سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ اعمال صالحہ میں آگے نکلنے والے۔

اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهٖ مَنْ خَفَّتْ حَسَنَاتُهٗ۔ جو اعمال صالحہ میں کم ہو۔

وَالْمُقْتَصِدُ مَنِ اسْتَوَتْ۔ جس کی نیکی اور گناہ برابر ہوں۔

وَالسَّابِقُ مَنْ رَجَحَتْ۔ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں۔

حضرت معاذ فرماتے ہیں:

وَالظَّالِمِ لِنَفْسِهِ الَّذِیْ مَاتَ عَلٰی كَبِيْرَةٍ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا۔ جو توبہ سے قبل معصیت شعاری میں مرجائے وہ ظالم لنفسہ ہے۔

وَالْمُقْتَصِدُ مَنْ مَّاتَ عَلٰی صَغِيْرَةٍ وَلَمْ يُصِبْ كَبِيْرَةً لَمْ يَتُبْ مِنْهَا۔ مقتصد وہ ہے جو صغائر کے ارتکاب میں مر جائے اور کبائر کی حد تک نہ پہنچا ہو اور صغیرہ سے توبہ بھی نہ کی ہو۔

وَالسَّابِقُ مَنْ مَّاتَ تَائِبًا مِّنْ صَغِيْرَةٍ وَّ كَبِيْرَةٍ اَوْ لَمْ يُصِبْ ذٰلِكَ۔ سابق بالخیرات وہ ہے جو صغیرہ و کبیرہ سے توبہ کرکے مرے یا اسے صغائر و کبائر کا اتفاق ہی نہ ہوا ہو۔

ایک قول یہ ہے کہ اَلظَّالِمُ لِنَفْسِهِ الْعَاصِی الْمُسْرِفُ۔ ظالم لنفسہ وہ ہے جو عصیان شعار ہو۔

اور مقتصد وہ ہے جو کبائر سے پرہیز کرے۔

اور سابق وہ ہے جو مطلقاً متقی اور پرہیزگار ہو۔

اور ایسے ایسے بہت سے اقوال ہیں۔

بعض نے اس کی تفسیر میں تینتالیس اقوال تک لکھے ہیں۔

لیکن تفاسیر کے تتبع سے یہ واضح ہوتا ہے اِنَّ الْاَصْنَافَ الثَّلَاثَةَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ کہ تینوں قسم اہل جنت کی ہیں۔

چنانچہ امام احمد اور طیالسی اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بیہقی اور ترمذی حضرت ابوسعید خدری سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ هٰٓؤُلَآءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّ كُلُّهُمْ فِی الْجَنَّةِ۔ آیت کریمہ کی تلاوت فرما کر بتایا کہ یہ سب جنتی ہونے میں بمنزلہ واحد ہیں اور سب جنتی ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

اور طبرانی اور ابن مردویہ اسامہ بن زید سے ناقل ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت کریمہ پر فرمایا یہ تمام اس امت کے افراد ہیں اور سب جنتی ہیں۔

اور ابن النجار حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سَابِقُنَا سَابِقٌ وَ مُقْتَصِدُنَا نَاجٍ وَّ ظَالِمُنَا مَغْفُوْرٌ۔ ہمارے سابق تو سابق ہیں اور مقتصد نجات یافتہ اور ہمارے ظالم بخشے ہوئے ہیں۔

اور امام احمد، عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی حضرت ابی درداء سے راوی ہیں فرماتے ہیں: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ سَبَقُوْا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ اقْتَصَدُوْا فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُحَاسَبُوْنَ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَ اَمَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ فَاُولٰٓئِكَ يُحْبَسُوْنَ فِيْ طُوْلِ الْمَحْشَرِ ثُمَّ هُمُ الَّذِيْنَ يَتَلَقَّاهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ فَهُمُ الَّذِيْنَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت کریمہ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا۔ تلاوت فرما کر اس کی تفصیل فرمائی۔

وہ لوگ جو سابق ہیں وہ تو جنت میں بلاحساب داخل ہوں گے۔

اور مقتصدین یہ ہلکا حساب دے کر جنت میں جائیں گے۔

اور ظالم لنفسہ ان کا حساب طول محشر تک ہوگا پھر اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے ملے گا۔

تو وہ یہی لوگ ہیں جو کہیں گے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝٣٤ ۔

اور طبرسی کہتا ہے: اِنَّ هٰذَا التَّرْتِيْبَ عَلٰى مَقَامَاتِ النَّاسِ فَاِنَّ اَحْوَالَ الْعِبَادِ ثَلَاثٌ مَعْصِيَةٌ ثُمَّ تَوْبَةٌ ثُمَّ قُرْبَةٌ فَاِذَا عَصَى الْعَبْدُ فَهُوَ ظَالِمٌ فَاِذَا تَابَ فَهُوَ مُقْتَصِدٌ فَاِذَا صَحَّتْ تَوْبَتُهٗ وَ كَثُرَتْ مُجَاهَدَتُهٗ فَهُوَ سَابِقٌ۔

اس ترتیب میں مقامات ہیں لوگوں کے اس لئے کہ احوال عباد تین ہیں:

پہلے معصیت۔ پھر توبہ۔ پھر قربت۔

تو جب بندہ معصیت کرے تو وہ ظالم ہے تو جب توبہ کرے تو وہ مقتصد ہے اور جب اس کی توبہ صحیح ہو گئی اور مجاہدہ کثرت سے ہو گیا تو وہ سابق ہے۔

ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝٣٢ ۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل۔

جس میں بندے کے عمل اور کسب کو دخل نہیں ہے۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝٣٣

بسنے والے باغ ان میں داخل ہوں گے زیور پہنائے جائیں گے ان میں کنگن سونے کے اور موتیوں کے اور ان کا لباس اس میں ریشم ہوگا۔

حَرِيْرٌ۔ ابریشم کو کہتے ہیں جو ریشمی کیڑا شہتوت کے پتے کھا کر بناتا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ جو موجودہ ریشم ہے مثلاً دل کی پیاس، آنکھ کا نشہ وغیرہ چائنا سلک سن کرہ انڈا بوسکی، فلش، لیڈی منٹن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وغیرہ کا ہوتا ہے وہ ریشم نہیں بلکہ یہ درختوں کی چھال اور سن وغیرہ سے بنتا ہے یہ وہ نہیں جو مردوں کے لئے حرام ہے۔ ابریشم کا بنا ہوا سلک صرف مرد پر حرام ہے۔

اور سونے کے کنگن اور موتیوں کا جڑاؤ زیور جنت میں جنتیوں کو ملے گا دنیا میں یہ مردوں پر حرام ہے کما صرح فی مجمع البیان۔

اور جنتی جنت میں داخل ہونے کے بعد کہیں گے جس کا ذکر آگے فرمایا جاتا ہے:

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ۝۳۴ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ۝۳۵

(اور جنت میں داخل ہونے والے کہیں گے) سب ہی تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو ہم سے حزن و ملال لے گیا (اور ہمیں بے فکر کیا) بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے جس نے ہمیں اتارا ہمیشہ کے مقام والے گھر میں اپنے فضل سے جس میں ہمیں نہ تکلیف پہنچی اور نہ کوئی قلبی کوفت۔

حزن۔ تقلب قلب اور خوف عاقبت کو کہتے ہیں۔

اور قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا حزن سے مراد اہوال قیامت ہے اور جو کچھ ظلم نفس سے مصیبتیں آئیں۔

اور حاکم اور ابن ابی حاتم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حزن سے مراد آگ ہے۔

ضحاک فرماتے ہیں حزن سے مراد حزن الموت ہے تو اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اس وقت کہیں گے جب موت ذبح کر دی جائے۔

اور قتادہ کہتے ہیں حزن یہ ہے کہ اَنْ لَّا تُقْبَلَ اَعْمَالُهُمْ حزن اس وقت ہوگا جب کہ اعمال قبول نہ ہوں۔

اس کے علاوہ اور بہت سے اقوال ہیں بہرحال جس چیز کا فکر تھا جب وہ ٹل گیا تو کہیں گے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ۔

اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ۝۳۴ ۔ کے یہ معنی ہیں کہ بے شک ہمارا رب بخشش فرمانے والا ہے مطیعوں کی۔

ابن منذر ابن عباس سے اس کی تفسیر فرماتے ہیں: غَفَرَ لَنَا الْعَظِیْمَ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَ شَكَرَ لَنَا الْقَلِیْلَ مِنْ اَعْمَالِنَا۔ اللہ تعالیٰ بخشش فرمانے والا ہے ہمارے گناہ کو اور چشم پوشی کرنے والا ہے ہمارے عملوں کی کمی سے۔

الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ۔ جس نے ہمیں اتارا رہنے کے گھر میں اپنے فضل سے۔

جس سے کبھی نکلنا نہ ہو اور وہ جنت ہے۔ اور مِنْ فَضْلِهٖ سے مراد انعام الٰہی ہے۔ اس لئے کہ عمل اگرچہ سبب ہیں دخول جنت کے لیکن بغیر فضل الٰہی کوئی عمل کامیاب نہیں ہو سکتا۔

لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ۝۳۵ ۔

نہیں پہنچتی ہے ہمیں کوئی تکان اور نہیں چھوتی ہمیں اس میں کوئی آفت۔

اس کی تفسیر میں علامہ آلوسی فرماتے ہیں: مَلَالٌ وَّ فُتُوْرٌ وَّ هُوَ نَتِیْجَةُ النَّصَبِ وَ قَالَ بَعْضُهُمُ النَّصَبُ الْجِسْمَانِیُّ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

وَاللُّغُوْبُ التَّعَبُ النَّفْسَانِیْ۔ جسمانی تکان کو نصب کہتے ہیں اور نفسانی کوفت کو لغوب کہتے ہیں اور ابن جریر حضرت قتادہ سے راوی ہیں کہ نصب درد کو کہتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا وَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾

اور وہ جو کافر ہوئے ان کے لئے جہنم کی آگ ہے ان پر دوسری موت کا حکم نہ دیا جائے کہ وہ مریں تا کہ عذاب سے استراحت حاصل کریں اور نہ تخفیف ہو ان کے عذاب میں ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں ہم ہر سرکش منکر کو۔

یعنی جیسا کہ قرآن پاک میں دوسری جگہ ارشاد ہے: ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی ۔ عذاب جہنم میں جہنمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ نہ مرتا ہے نہ جیتا ہے۔

یہاں اسے واضح الفاظ میں فرمایا کہ کافروں کے لئے جہنم ہے وہاں وہ چاہیں گے کہ مر جائیں لیکن مرنے کے بعد پھر مرنا کہاں اگر موت کے بعد پھر موت آتی تو کافر کے لئے عذاب کی کوئی اہمیت ہی نہ ہوتی اسی لئے فرمایا: لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا۔ ان پر موت کا حکم نہیں کیا جائے گا کہ وہ مر کر عذاب سے نجات پالیں بلکہ ان کا عذاب ابدالآباد تک رہے گا اور جہنمی جہنم میں پکارتے ہوں گے جس کی تفصیل آگے آتی ہے:

وَهُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا ۚ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ

وہ چیختے ہوں گے جہنم میں کہ اے ہمارے رب! ہمیں نکال اس جہنم سے کہ اب ہم نیک عمل کریں ان عملوں کے سوا جو ہم پہلے کرتے تھے۔

اس سے ان کی مراد یہ ہوگی کہ وہ پکاریں اَخْرِجْنَا مِنَ النَّارِ وَرُدَّنَا اِلَى الدُّنْیَا نَعْمَلْ صَالِحًا وَكَاَنَّهُمْ اَرَادُوْا بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ التَّوْحِیْدَ وَامْتِثَالَ اَمْرِ الرَّسُوْلِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَالْاِنْقِیَادِ لَهٗ۔ یعنی الٰہی ہمیں جہنم سے نکال کر دنیا میں واپس بھیج دے کہ وہاں عمل صالح کریں گویا وہ چاہیں گے عمل صالح یعنی اعتراف توحید اور اتباع امر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کا پیرو ہونا اور کلمۂ توحید پڑھنا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبیخاً جواب ہوگا:

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ﴿۳۷﴾

کیا تمہیں ہم نے عمر نہیں دی دنیا میں کہ جو تم میں ہدایت قبول کرنا چاہے وہ کرلے اور تم میں ہماری طرف سے نذیر یعنی انبیاء کرام تشریف لائے (تو جب ان کی تذکیر سے تم پند پذیر نہ ہوئے) تو اب چکھو عذاب کا مزہ آج ظالم یعنی کافر کا کوئی مددگار نہیں۔

یَصْطَرِخُوْنَ۔ باب افتعال سے ہے اس کا مبدأ اشتقاق صراخ ہے اس کے معنی شِدَّةُ الصِّیَاحِ سختی سے چیخنا اور یہ اصل میں اصتراخ تھا تو یصترخون پڑھا جاتا، لیکن ت کو ط سے بدل لیا گیا یَصْطَرِخُوْنَ ہو گیا اس کا استعمال اکثر استغاثہ کے معنی میں ہے اور مستغیث ہمیشہ پکارتا اور چیختا ہے۔

چنانچہ قتادہ اس کی تفسیر میں یَسْتَغِیْثُوْنَ فرماتے ہیں۔

اور وہ عمر جس کا تذکرہ فرمایا گیا۔ اس کی مقدار بقول سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ساٹھ سال ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور احمد و بخاری اور نسائی سہل بن سعد سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَعْذَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَی امْرِءٍ اَخَّرَ عُمُرَهٗ حَتّٰی بَلَغَ سِتِّیْنَ سَنَةً۔ اللہ تعالیٰ بندہ کو اس کی آخر عمر تک مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ ساٹھ سال تک پہنچے۔

ایک قول ہے وہ مدت پچاس سال تک ہے۔

ایک روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے: اِنَّهٗ سِتٌّ وَّ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً۔ یہ عمر چھیالیس سال تک ہے۔

عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم حسن سے راوی ہیں: اِنَّهٗ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً۔ وہ چالیس سال تک عمر ہے۔

گویا یہ ارشاد ہوا: عَمَّرْنَاكُمْ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ۔ تمہیں عمر دی اور اپنا نذیر تم میں بھیجا۔

اور اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ کے یہ معنی ہیں کہ اَلَمْ نُمْهِلْكُمْ وَ نُعَمِّرْكُمْ کیا ہم نے تمہیں مہلت نہ دی اور عمر نہ عطا فرمائی۔

## بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع - سورۃ فاطر - پ ۲۲

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾

بے شک اللہ جاننے والا غیب آسمانوں اور زمین کے بے شک وہ جانتا ہے دلوں کی باتوں کو

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَ لَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَ لَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾

وہی اللہ ہے جس نے تمہیں جانشین کیا زمین میں پہلوں کا تو جو کفر کرے تو وہ کفر اسی پر ہے اور نہیں بڑھائے گا کافروں کو ان کا کفر مگر ان کے رب کے حضور بیزاری اور نہیں بڑھائے گا اللہ ان کو مگر نقصان

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾

انہیں فرمایئے بھلا کیا تم دیکھتے ہو اپنے ان شریکوں کو جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین میں کون سا حصہ بنایا یا ان کا ساجھا ہے آسمانوں میں کیا ہم نے دی ہے انہیں کوئی کتاب تو وہ اس کی روشن دلیل پر ہیں بلکہ وعدہ دیتے ہیں ظالم ایک دوسرے کو اور یہ محض دھوکا ہے

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬ وَ لَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾

بے شک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ نہ ہل سکیں اور اگر وہ ہل جائیں تو انہیں کون روک سکتا ہے اللہ کے سوا بے شک وہ حلم والا اور بخشنے والا ہے

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾

اور قسم کھائی انہوں نے اللہ کی اپنی قسموں میں حد کی کوشش کی کہ اگر آئے کوئی ڈر سنانے والا ان کے پاس تو وہ ضرور سب میں یگانے راہ پر ہوں گے تو جب آیا ان کے پاس نذیر تو وہ نہ بڑھا یا انہوں نے مگر نفرت کرنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَ مَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَ لَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ۬ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝۴۳

تکبر سے اپنے کو اونچا کرنا زمین میں اور برائی کے داؤ گانٹھنا اور نہیں پڑتا برا مکر مگر برائی کرنے والے پر تو کیا انتظار میں ہیں مگر پرانی طرح کی ہلاکت کے تو ہرگز تم اللہ کے دستور کو بدلتا نہ پاؤ گے اور ہرگز اللہ کا قانون تم ٹلتا نہ پاؤ گے

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝۴۴

کیا نہ سیر کی تم نے زمین میں کہ دیکھتے ان کے پہلوں کا کیا انجام ہوا اور وہ ان سے سخت تھے زور میں اور اللہ وہ نہیں کہ جس کے قابو سے کوئی نکل سکے آسمانوں میں اور نہ زمین میں بے شک وہ علم وقدرت والا ہے

وَ لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝۴۵ ع

اور اگر اللہ لوگوں کے کرتوت پکڑے تو نہ چھوڑے زمین پر چلنے والے کو لیکن اس نے چھوڑا ہے ایک مقرر میعاد تک تو جب وقت آئے گا تو بے شک اللہ کی نگاہ میں سب بندے ہیں

## حل لغات پانچواں رکوع ۔ سورۃ فاطر ۔ پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِنَّ ۔ بے شک | اللّٰهَ ۔ اللہ | عٰلِمُ ۔ جاننے والا ہے | غَيْبِ ۔ غیب |
| السَّمٰوٰتِ ۔ آسمانوں | وَ ۔ اور | الْاَرْضِ ۔ زمین کے | اِنَّهٗ ۔ بے شک وہ |
| عَلِيْمٌ ۔ جاننے والا ہے | بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔ سینوں کی باتیں | | هُوَ ۔ وہ |
| الَّذِيْ ۔ وہ ہے جس نے | جَعَلَكُمْ ۔ بنایا تم کو | خَلٰٓئِفَ ۔ جانشین | فِي ۔ بیچ |
| الْاَرْضِ ۔ زمین کے | فَمَنْ ۔ تو جو | كَفَرَ ۔ کفر کرے | فَعَلَيْهِ ۔ تو اس پر ہے |
| كُفْرُهٗ ۔ اس کا کفر | وَ ۔ اور | لَا ۔ نہیں | يَزِيْدُ ۔ بڑھاتا |
| الْكٰفِرِيْنَ ۔ کافروں کو | كُفْرُ ۔ کفر | هُمْ ۔ ان کا | عِنْدَ ۔ نزدیک |
| رَبِّهِمْ ۔ ان کے رب کے | اِلَّا ۔ مگر | مَقْتًا ۔ ناراضگی | وَ ۔ اور |
| لَا ۔ نہیں | يَزِيْدُ ۔ بڑھاتا | الْكٰفِرِيْنَ ۔ کافروں کو | كُفْرُ ۔ کفر |
| هُمْ ۔ ان کا | اِلَّا ۔ مگر | خَسَارًا ۔ نقصان | قُلْ ۔ فرمادیں |
| اَ ۔ کیا | رَءَيْتُمْ ۔ دیکھا تم نے | شُرَكَآءَ ۔ شریکوں | كُمُ ۔ اپنے کو |
| الَّذِيْنَ ۔ وہ جن کو | تَدْعُوْنَ ۔ تم پکارتے ہو | مِنْ دُوْنِ ۔ سوا | اللّٰهِ ۔ اللہ کے |
| اَرُوْ ۔ دکھاؤ | نِيْ ۔ مجھ کو | مَاذَا ۔ کیا | خَلَقُوْا ۔ پیدا کیا انہوں نے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| مِنَ الْاَرْضِ۔زمین سے | اَمْ۔یا | لَهُمْ۔ان کا | شِرْكٌ۔ساجھا ہے |
| فِي۔بیچ | السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں کے | اَمْ۔کیا | اٰتَيْنٰهُمْ۔دی ہم نے ان کو |
| كِتٰبًا۔کتاب کوئی | فَهُمْ۔تو وہ | عَلٰى۔اوپر | بَيِّنَتٍ۔دلیل کے ہیں |
| مِّنْهُ۔اس سے | بَلْ۔بلکہ | اِنْ۔نہیں | يَّعِدُ۔وعدہ دیتے |
| الظّٰلِمُوْنَ۔ظالم | بَعْضُهُمْ۔بعض ان کے | بَعْضًا۔بعض کو | اِلَّا۔مگر |
| غُرُوْرًا۔دھوکے کا | اِنَّ۔بے شک | اللّٰهَ۔اللہ | يُمْسِكُ۔روکے ہوئے ہے |
| السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں | وَ۔اور | الْاَرْضَ۔زمین کو | اَنْ۔یہ کہ |
| تَزُوْلَا۔ہل جائیں | وَ۔اور | لَئِنْ۔اگر | زَالَتَآ۔ہل جائیں تو |
| اِنْ۔نہ | اَمْسَكَهُمَا۔روک سکے ان کو | مِنْ اَحَدٍ۔کوئی بھی | مِّنْۢ بَعْدِهٖ۔اس کے بعد |
| اِنَّهٗ۔بے شک وہ | كَانَ۔ہے | حَلِيْمًا۔حوصلے والا | غَفُوْرًا۔بخشنے والا |
| وَ۔اور | اَقْسَمُوْا۔قسمیں کھائیں انہوں نے | | بِاللّٰهِ۔اللہ کی |
| جَهْدَ۔مضبوط | اَيْمَانِهِمْ۔قسمیں | لَئِنْ۔اگر | جَآءَ۔آئے |
| هُمْ۔ان کے پاس | نَذِيْرٌ۔ڈرانے والا | لَّيَكُوْنُنَّ۔تو ضرور ہوں گے | اَهْدٰى۔زیادہ ہدایت والے |
| مِنْ اِحْدَى۔ایک | الْاُمَمِ۔امتوں سے | فَلَمَّا۔تو جب | جَآءَ۔آیا |
| هُمْ۔ان کے پاس | نَذِيْرٌ۔ڈرانے والا | مَّا۔نہ | زَادَ۔زیادہ کیا |
| هُمْ۔ان کو | اِلَّا۔مگر | نُفُوْرَا۔نفرت | اسْتِكْبَارًا۔تکبر سے |
| فِي۔بیچ | الْاَرْضِ۔زمین کے | وَ۔اور | مَكْرَ۔تدبیر |
| السَّيِّئِ۔بری سے | وَ۔اور | لَا۔نہیں | يَحِيْقُ۔گھیرتی |
| الْمَكْرُ۔تدبیر | السَّيِّئُ۔بری | اِلَّا۔مگر | بِاَهْلِهٖ۔اس کے کرنے |
| والے کو | فَهَلْ۔تو نہیں | يَنْظُرُوْنَ۔انتظار کرتے | اِلَّا۔مگر |
| سُنَّتَ۔طریقے | الْاَوَّلِيْنَ۔پہلوں کا | فَلَنْ۔تو ہرگز نہ | تَجِدَ۔پائے گا تو |
| لِسُنَّتِ۔طریقے | اللّٰهِ۔اللہ کے میں | تَبْدِيْلًا۔کوئی تبدیلی | وَ۔اور |
| لَنْ۔ہرگز نہ | تَجِدَ۔پائے گا تو | لِسُنَّتِ۔طریقے | اللّٰهِ۔اللہ کے میں |
| تَحْوِيْلًا۔ٹلنا | اَوَ۔کیا | لَمْ۔نہ | يَسِيْرُوْا۔چلے پھرے |
| فِي۔بیچ | الْاَرْضِ۔زمین کے | فَيَنْظُرُوْا۔کہ دیکھیں | كَيْفَ۔کیسا |
| كَانَ۔ہوا | عَاقِبَةُ۔انجام | الَّذِيْنَ۔ان کا جو | مِنْ قَبْلِهِمْ۔ان سے پہلے |
| تھے | وَ۔اور | كَانُوْٓا۔تھے وہ | اَشَدَّ۔زیادہ سخت |
| مِنْهُمْ۔ان سے | قُوَّةً۔قوت میں | وَ۔اور | مَا۔نہیں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| كَانَ ۔ ہے | اللّٰهُ ۔ اللہ کہ | لِيُعْجِزَهٗ ۔ عاجز کرے اس کو | مِنْ شَيْءٍ ۔ کوئی چیز |
| فِي ۔ بیچ | السَّمٰوٰتِ ۔ آسمانوں کے | وَ ۔ اور | لَا ۔ نہ |
| فِي ۔ بیچ | الْاَرْضِ ۔ زمین کے | اِنَّهٗ ۔ بے شک وہ | كَانَ ۔ ہے |
| عَلِيْمًا ۔ جاننے والا | قَدِيْرًا ۔ قدرت والا | وَ ۔ اور | لَوْ ۔ اگر |
| يُؤَاخِذُ ۔ پکڑے | اللّٰهُ ۔ اللہ | النَّاسَ ۔ لوگوں کو | بِمَا ۔ بدلے |
| كَسَبُوْا ۔ ان کی کمائی کے تو | مَا ۔ نہ | تَرَكَ ۔ چھوڑے | عَلٰى ۔ اوپر |
| ظَهْرِ ۔ پیٹھ | هَا ۔ اس کی کے | مِنْ دَآبَّةٍ ۔ کوئی جاندار | وَّ ۔ اور |
| لٰكِنْ ۔ لیکن | يُّؤَخِّرُ ۔ مہلت دیتا ہے | هُمْ ۔ ان کو | اِلٰى ۔ طرف |
| اَجَلٍ ۔ مدت | مُّسَمًّى ۔ مقرر کی | فَاِذَا ۔ تو جب | جَآءَ ۔ آئے گی |
| اَجَلُهُمْ ۔ ان کی مدت | فَاِنَّ ۔ تو بے شک | اللّٰهَ ۔ اللہ | كَانَ ۔ ہے |
| بِعِبَادِهٖ ۔ اپنے بندوں کو | بَصِيْرًا ۔ دیکھنے والا | | |

## خلاصہ تفسیر پانچواں رکوع ۔ سورۃ فاطر ۔ پ ۲۲

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۳۸

بے شک اللہ جاننے والا ہے پوشیدہ امور آسمانوں اور زمین کے بے شک وہ جانتا ہے دل کی باتیں۔

اس جگہ غیب ذاتی مراد ہے اس لئے کہ غیب ذاتی سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور غیب عطائی جسے جتنا اللہ تبارک و تعالیٰ دے وہ انبیاء واولیا کو حاصل ہے۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝۳۹

وہ ذات وہ ہے جس نے تمہیں زمین میں پہلوں کا جانشین کیا (اور ان کی متروکہ زمین و جائیداد اور مقبوضات کا مالک و متصرف بنایا اور ان کی آمدنی اور منافع تمہارے لئے مباح کئے تاکہ تم ایمان و طاعت کر کے شکر گزار بنو) تو جو کفر کرے اور سرکش رہے تو اسی پر اس کفر کا بار ہے (یعنی جو شکر گزار نہ بنے اور ہماری نعمتوں پر سر نہ جھکائے تو اس پر اس کفر کی مار اور سزا ہے) اور کافروں کو نہ بڑھائے گا ان کے رب کے حضور مگر بیزاری (یعنی ان کے کفر و بال انہیں پر پڑے گا جس سے بیزار ہو کر کہیں گے: رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اور يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا) پھر دوبارہ ارشاد ہے۔ کہ کافروں کو ان کا کفر نہ بڑھائے گا مگر نقصان و خسران۔ یعنی آخرت میں ان پر غضب الٰہی ہوگا اور اپنے کئے پر افسوس اور حسرت کریں گے۔ آگے ارشاد ہے:

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ

انہیں فرمائیے کیا تم دیکھتے ہو کہ تمہارے شرکاء بت جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

کون سا حصہ پیدا کیا یا ان کے لئے آسمانوں میں کوئی ساجھا یا شرکت ہے۔

اگر ساجھا ہے تو آسمانوں میں ان کا دخل عمل ہوگا اور اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو انہیں مستحق عبادت کیسے سمجھتے ہو اگر یہ نہیں تو دوسری بات یہ ہے کہ

اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَیِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾

کیا ہم نے انہیں دی ہے کوئی کتاب کہ وہ اس کی روشنی اور براہین پر ہیں۔

اور جب یہ بھی نہیں اور یقیناً نہیں تو ہم فرماتے ہیں:

بلکہ بات یہ ہے کہ یہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو جو وعدہ دیتے ہیں وہ نرا فریب ہے۔

یعنی ان میں جو سرکش ہیں وہ بہکانے کے لئے اپنے متبعین کو دھوکا دیتے ہیں اور اپنے بتوں کی طرف سے انہیں باطل اور لایعنی بے اصل امیدیں دلاتے ہیں۔ اور حقیقت یہی ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ

بے شک اللہ اپنی قدرت سے روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ اپنی جگہ سے نہ ہلیں۔

یعنی آسمان اور زمین قدرت الٰہی سے اپنی جگہ قائم ہیں اور ہل نہیں سکتے۔

وَ لَىٕنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾

اور اگر وہ ہل جائیں تو انہیں کوئی نہیں روک سکتا اللہ تعالیٰ کے سوا بے شک وہی حلیم و غفور ہے۔

یعنی آسمان و زمین کا قیام قبضۂ قدرت الٰہی میں ہے اور یہ اس کا حلم و شان غفاری ہے ورنہ ہمارے اعمال و افعال پر اگر وہ غضب فرما دے تو زمین و آسمان ہل جائیں اور یہ بت اور معبودان باطلہ دھرے کے دھرے رہ جائیں اور کچھ نہ کر سکیں۔

آگے ارشاد ہے:

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىٕنْ جَآءَهُمْ نَذِیْرٌ لَّیَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ

اور انہوں نے اللہ کی قسمیں کھا کھا کر اپنی قسموں کو پختہ دکھایا (اور کہا) اگر ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا تو ضرور وہ ہدایت پر ہوں گے کسی نہ کسی گروہ سے زیادہ۔

آیہ کریمہ کا شان نزول بتاتا ہے کہ قبل بعثت جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء تمام قریش، یہود و نصاریٰ کی مذمت کرتے تھے کہ انہوں نے بڑی غلطی کی کہ اپنے رسولوں کو جھٹلایا اور مضبوط قسمیں کھا کر کہا کہ اللہ ان پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے رسول کا اتباع نہیں کیا خدا کی قسم اگر ہمارے پاس خدا کا بھیجا ہوا کوئی رسول آئے تو ہم ضرور ان کی پیروی کریں گے اور اتنا اتباع کریں گے کہ یہود و نصاریٰ کے متبع گروہ پر سبقت لے جائیں گے لیکن ان کی یہ قسمیں بھی رکھی رہ گئیں اور جب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں تشریف لائے تو متکبرانہ صورت میں منحرف ہوگئے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِیْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾ اسْتِكْبَارًا فِی الْاَرْضِ وَ مَكْرَ السَّیِّئِ ؕ

تو جب ان کے پاس ڈر سنانے والا تشریف لایا (یعنی سید المرسلین حبیب رب العالمین جب ان میں جلوہ آرائے ہدایت ہوئے تو بموجب اپنی قسم کے اتباع کرنے کے بجائے) انہوں نے نفرت کا اظہار کیا اور اپنی ضد پر اڑے رہے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

ایمان نہ بڑھایا (حق وہدایت قبول کر کے بلکہ اپنے کو زمین میں اونچا کرنا چاہا اور برے داؤ چلنے کی ٹھانی)۔

یعنی شرک وکفر کو فروغ دینا چاہا یا مکر اور فریب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برائیاں کرنے کی ٹھانی ''مگر چاہ کن را چاہ درپیش'' کے مطابق ہوا کیا اسے یہاں بیان فرمایا جاتا ہے۔

وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ ۔ برے مکر اور فریب اسی کو گھیرتے ہیں جو وہ چالیں چلے۔

چنانچہ یہ مکار میدان بدر میں مارے گئے اور قید کئے گئے چنانچہ آگے ارشاد ہے:

فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ﴿٤٣﴾

تو کیا انتظار کر رہے ہیں یہ کافر مگر اسی عذاب کا جو ان سے اگلوں اور پہلوں پر آیا (جس کا نقشہ شام وعراق اور یمن کے سفروں میں یہ دیکھتے ہیں کہ ان سے پہلی قوموں پر کیسے ہلاکت آئی چنانچہ ارشاد ہے:) فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۔ تو ہرگز تم اللہ کے دستور کو بدلتا نہ پاؤ گے اور ہرگز قانون الٰہی ٹلتا نہ دیکھو گے۔

جس قوم نے بھی انبیاء ومرسلین کی تکذیب کی ان کا جو حشر ہوا وہی ان کا ہوگا۔

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ

کیا یہ زمین میں سفر نہیں کرتے کہ دیکھتے ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا باآنکہ وہ ان سے قوت وطاقت میں بہت اشد اور سخت تھے۔

یعنی تباہ شدہ آبادیاں اور ان کے کھنڈر سفر کرنے والوں کی نظر میں ہیں کہ ان مکہ والوں سے قوت اور زور میں سخت تھے مگر جب بطش الٰہی آیا تو بھاگ کر بھی جان نہ بچا سکے اور کسی جگہ انہیں پناہ نہ ملی۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿٤٤﴾

اور اللہ وہ نہیں کہ جس کی گرفت سے کوئی شے نکل سکے آسمانوں میں اور نہ زمین میں بے شک وہ علم وقدرت والا ہے۔

یعنی جسے اللہ عذاب دینا چاہے یا جس پر اپنا قہر نازل فرمائے تو اس سے بچ کر نکل جانے والا کوئی نہیں اس کی شان وسیع القدرت ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿٤٥﴾

اور اگر گرفت فرمائے اللہ لوگوں کی کرنیوں پر تو پشت زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑے لیکن خدائی گرفت ایک مقررہ میعاد پر ہے اسی لئے اس وقت تک انہیں ڈھیل دی جا رہی ہے تو جب وہ وقت مقرر آئے گا تو بے شک اللہ کے سب بندے اس کی نگاہ میں ہیں۔

یعنی اللہ تعالیٰ بندوں کے معاصی پر گرفت فرمائے تو کوئی بھی نہ بچے۔

لیکن اجل مسمّی یعنی قیامت کا دن اس کے لئے مقرر ہے اس دن ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو عذاب کا مستحق ہے وہ عذاب پائے گا اور جو لائق کرم ہے اس پر رحم وکرم ہوگا۔ غرضکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے آگے ہے۔

اس رکوع کی لغات نادرہ کی تصریح اول سمجھ لیں پھر تفسیر عرض ہوگی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

## لغات نادرہ

مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۙ اسْتِكْبَارًا ۔ اِسْتِكْبَارًا مفعول لہ ہے اس کے معنی یہ ہیں: اَیْ لِلْاِسْتِكْبَارِ فِی الْاَرْضِ۔ زمین میں تکبر کرنا۔

وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۔ مَكْرَ کی اضافت السَّيِّئِ کی طرف اضافت جنس کی ہے نوع کی طرف جیسے علم الفقہ ۔ یہاں السَّيِّئِ فعل مقدر کی وجہ سے منصوب ہے جس کے معنی یہ ہوں گے: وَ مَكَرُوْا مَكْرَ السَّيِّئِ۔

مَقْتًا۔ اَشَدُّ الْاِحْتِقَارِ وَالْبُغْضِ وَالْغَضَبِ۔

اَرُوْنِیْ۔ یَعْنِیْ اَخْبِرُوْنِیْ مجھے بتاؤ۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ۔ اَیْ اَنَّ اللّٰهَ یَحْفَظُ السَّمٰوَاتِ۔ اللہ حفاظت فرما رہا ہے آسمانوں اور زمین کی گرنے اور ملنے سے۔

بعض نے زوال کی تفسیر اِنْتِقَالٌ عَنِ الْمَكَانِ کی ہے۔ گویا انہوں نے یوں تفسیر کی: اِنَّ اللّٰهَ يَمْنَعُ السَّمٰوَاتِ مِنْ اَنْ تَنْتَقِلَ عَنْ مَكَانِهَا فَتَرْتَفِعَ اَوْ تَنْخَفِضَ وَيَمْنَعُ الْاَرْضَ اَيْضًا مِنْ اَنْ تَنْتَقِلَ كَذٰلِكَ۔

مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۔ تَبَاعُدًا عَنِ الْحَقِّ وَ هَرَبًا مِّنْهُ۔ حق سے دوری اور ہدایت سے بھاگنا

وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۔ هُوَ الْخِدَاعُ الَّذِیْ يَرُوْمُوْنَهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ۔ اَیْ لَا يُحِيْطُ۔ نہیں گھیرتا مکر مکار کو۔

راغب کہتے ہیں: لَا يُصِيْبُ وَ لَا يَنْزِلُ۔ نہیں پہنچتا مکر کا اثر مگر اسی کو جو مکر کرے۔

اس کی اصل حاقَ ہے۔ عربی میں اس پر مثال ہے: مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِیْهِ وَقَعَ فِیْهِ۔ فارسی میں اس کا ترجمہ ہے۔ چاہ کن را چاہ درپیش۔ یعنی جو اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودتا ہے خود آپ اس میں گرتا ہے۔

## مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع ۔ سورۃ فاطر ۔ پ ۲۲

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾

بے شک اللہ جانتا ہے مخصیات سماوی وارضی کو بے شک وہ دلوں کے مخفی امور جانتا ہے۔

یعنی غیب سماوی وارضی اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں اور وہ مضمرات صدور کا بھی جاننے والا ہے اس سے یہ امر بھی ثابت ہو گیا کہ جس کے دل میں کفر متمکن ہے اسے بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے تو فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ فرمانا صحیح ہے کہ ظالم یعنی مشرک و کافر جس کے دل میں کفر کے سوا ایمان نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا مستحق نہیں اور چونکہ اللہ تعالیٰ کا علم محیط بالا شیاء ہے تو جس کا وہ نصیر ہے وہ وہی ہے جس کے دل میں ایمان آ سکتا ہے اور جو علم الٰہی میں مشرک اور کافر ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نفی نصرت کا اعلان ہے۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وہ ذات وہ ہے جس نے بنایا تمہیں خلیفہ زمین میں تو جو کفر کرے اس پر اس کا کفر ہے اور کافروں کو نہیں بڑھاتا ان کا کفر ان کے رب کے حضور مگر سخت ذلت اور غضب اور کافر کے لئے اس کا کفر نقصان ہی بڑھاتا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہیں زمین میں تم سے پہلی امتوں کی متروکہ جائیداد اور مال پر وارث بنایا تاکہ تم شکر گزاری کرو۔ تو جو اس عطاءِ نعمت پر بھی سرکشی اور کفر کرے تو اس پر اس کے کفر کا وبال ہے۔ یہ مخاطبہ عام ہے یا اہل مکہ کے لئے اور خلائف جمع خلیفہ کی ہے۔ یہاں لَا یَزِیْدُ الْکٰفِرِیْنَ کُفْرُھُمْ کی تکرار ہے یہ اس لئے کہ پہلا کفر دنیا میں موجب اشد احتقار اور بغض اور غضب کا موجب ہے اور دوسرے کفر سے آخرت کا بدلہ نقصان و خسران مراد ہے آگے ارشاد ہے:

قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾

انہیں فرمائیں بھلا بتاؤ تو تمہارے وہ شریک جنہیں تم پوجتے ہو اللہ کے سوا تو مجھے دکھاؤ انہوں نے کیا پیدا کیا زمین سے یا ان کا کچھ ساجھا ہے آسمانوں میں یا لائے ہیں ہم ان کے پاس وہ کتاب جس کی روشنی پر وہ ہیں بلکہ وہ ظالم ایک دوسرے کو جھوٹا وعدہ دیتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ۔ کے معنی میں حقیقت استفہام عن الرویۃ ہے یعنی اَخْبِرُوْنِیْ یا یہ معنی ہیں اَعَلِمْتُمْ کیا تم جانتے ہو ھٰذِهِ الَّتِیْ تَدْعُوْنَهَا مَا هِیَ انہیں جن کی تم پوجا پاٹ کرتے ہو یہ کیا ہیں۔ انہوں نے آسمان و زمین میں کون سا حصہ بنایا ہے یا وہ آسمانوں میں سے کسی حصہ کے شریک ہیں جس کی وجہ سے وہ بھی مستحق عبادت ہو گئے اور جب ایسا نہیں اور یقیناً نہیں تو یقیناً کوئی کتاب ناطق تمہارے پاس ہوگی جس کے اوپر تمہارا عمل ہوگا۔

اور حقیقت یہ ہے کہ یہ کچھ بھی نہیں بلکہ یہ وعدہ ایک دوسرے کو دیتے ہیں کہ یہ بت اللہ کے ہاں شفاعت کرنے والے ہیں ان تمام عبدۃ الاصنام کو ایسے ہی جھوٹے وعدہ دیتے ہیں وَهُوَ تَقْرِیْرُ الْاَسْلَافِ لِلْاَخْلَافِ وَاِضْلَالُ الرُّؤَسَآءِ لِلْاَتْبَاعِ بِاَنَّهُمْ شُفَعَآءُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی یَشْفَعُوْنَ لَهُمْ بِالتَّقَرُّبِ اِلَیْهِمْ۔

اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ

بے شک اللہ محافظت کرتا ہے آسمانوں اور زمین کی ان کے ہلنے اور ہٹنے سے۔

یُمْسِكُ کے معنی زجاج کے نزدیک یَمْنَعُ کے ہیں۔ یعنی اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَمْنَعُ السَّمٰوٰتِ مِنْ اَنْ تَنْقُلَ عَنْ مَكَانِهَا فَتَرْتَفِعَ اَوْ تَنْخَفِضَ وَیَمْنَعُ الْاَرْضَ اَیْضًا مِنْ اَنْ تَنْقُلَ كَذٰلِكَ۔

اور عبد بن حمید اور ایک جماعت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ یہ زوال سے روکنا ہے جیسا بھی بمقتضاء حرکت ہو۔ اور ایک قول ہے: زَوَالُهُمَا دَوَرَانُهُمَا فَهُمَا سَاكِنَانِ وَالدَّائِرَةُ بِالنُّجُوْمِ اَفْلَاكُهَا وَهِیَ غَیْرُ السَّمَاوَاتِ۔ ان کا زوال ان کا چکر ہے اس لئے کہ زمین و آسمان ساکن ہیں اور دائرہ نجوم فلکی ہیں جو آسمانوں کے علاوہ ہیں۔

چنانچہ سعید بن منصور اور ابن جریر اور ابن منذر اور عبد بن حمید شقیق سے راوی ہیں: قَالَ قِیْلَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ كَعْبًا یَقُوْلُ اِنَّ السَّمَآءَ تَدُوْرُ فِیْ قُطْبِهٖ مِثْلَ قُطْبَةِ الرَّحٰی فِیْ عَمُوْدٍ عَلٰی مَنْكَبِ مَلَكٍ۔ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ حضرت کعب نے کہا آسمان اپنے قطب میں چکی کی طرح پھرتا ہے اور اس کا کیلہ ایک فرشتے کے کندھے پر ہے۔ تو آپ نے فرمایا غلط ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۔

اس میں فلاسفہ قدیم وجدید کے بہت اختلافات ہیں بہرحال قرآن کریم يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فرمارہا ہے بنا بریں جو اپنی باطل قیاس آرائیاں کر کے زمین کا پھرنا مانتے ہیں ہمارے یہاں یہ مسلم نہیں اس لئے خلاف نص ہے۔

وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾

اور اگر وہ ہل جائیں تو کون انہیں روک سکتا ہے اس کے سوا بے شک وہ حلیم وغفور ہے۔

یعنی اگر اس کا زلزلہ ساعت آجائے تو کون ہے جو انہیں سنبھال سکے اور جب وہ وقت آئے گا تو کوئی سنبھال ہی نہ سکے گا جبکہ طی سماوات اور نسف جبال ہوگا یہ اس کا حلم اور بخشش ہے کہ تمہارے اعمال پر چشم پوشی فرماتا ہے۔

آگے ارشاد ہے کہ قریش مکہ نے قبل مبعث نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ایک جماعت کو اہل کتاب سے دیکھا کہ وہ اپنے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں تو وہ کہنے لگے:

لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اَتَتْهُمُ الرُّسُلُ فَكَذَّبُوْهُمْ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ جَآءَنَا رَسُوْلٌ لَنَكُوْنَنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ۔ اللہ کی لعنت ہو یہود ونصاریٰ پر کہ ان کے پاس رسول آئے تو انہوں نے تکذیب کی خدا کی قسم اگر ہمارے اوپر رسول آیا تو ہم سب سے زیادہ ہدایت اور اتباع میں ثابت ہوں گے۔

چنانچہ جب سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو یہ بھی انہیں کی طرح منحرف ہو گئے۔ اب اس کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ

اور انہوں نے مضبوط قسمیں کھائیں کہ اگر ان میں کوئی نذیر تشریف لایا تو وہ ہدایت قبول کرنے میں پہلی امتوں سے زیادہ ہوں گے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾ ۙ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ

تو جب ان میں ہماری طرف سے نذیر تشریف لائے تو ان میں کچھ زیادہ نہ بڑھا مگر تباعد عن الحق اور اس سے بھاگنا اور تکبر سے اپنے کو اونچا کرنا زمین میں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے لوگوں میں مکاری کر کے اپنی خداع اور چالیں چلنا اور مکر نہیں گھیرتا مگر مکار کو۔

یعنی ان میں حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نذیر بن کر تشریف لائے تو وہ اپنی پختہ قسمیں سب فراموش کر بیٹھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم سے بھاگنے لگے اور نئی نئی چالیں چلنے لگے۔

مکر کی تعریف قتادہ کے نزدیک شرک ہے۔

اور بعض کے نزدیک مکر سے مراد سازش کرنا مخالفت میں خفیہ چالیں چلنا ہے۔

وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ۔ اور مکر نہیں گھیرتا مگر مکر کرنے والے کو۔ اَيْ لَا تُحِيْطُ راغب کہتے ہیں اَيْ لَا يُصِيْبُ وَلَا يَنْزِلُ۔ گویا خلاصہ یہ ہے جو عربی فارسی کی ضرب المثل سے واضح ہوتا ہے: مَنْ حَفَرَ لِاَخِيْهِ جُبًّا وَقَعَ فِيْهِ مُكِبًّا۔ جو اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودے وہ منہ کے بل اس میں جائے جیسے فارسی والے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بولتے ہیں چاہ کندہ راچاہ درپیش۔

اسی بنا پر ارشاد الٰہی ہے: اِنَّمَا بَغْیُکُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ - لَا تَبْغُوْا وَلَا تُعِیْنُوْا بَاغِیًا۔

وَ قَدْ حَاقَ مَکْرُ هٰٓؤُلَاءِ بِهِمْ یَوْمَ بَدْرٍ۔ اور اس مکر نے ان کفار کو بدر والے دن گھیرا قتل ہوئے اور قیدی بنائے گئے۔

وَالْاٰیَةُ عَامَّةٌ عَلَی الصَّحِیْحِ وَاللّٰهُ تَعَالٰی یُمْهِلُ وَلَا یُهْمِلُ وَرَآءَ الدُّنْیَا الْاٰخِرَةُ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔ اور بقول صحیح چونکہ آیۂ کریمہ عام ہے اور اللہ تعالیٰ ڈھیل دیتا ہے دنیا میں اس کے بعد پھر نہ چھوڑے جائیں گے اور وہ یوم آخرت ہے جیسا کہ ارشاد ہے: وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا۔ الخ

اَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی بِحُرْمَةِ حَبِیْبِهِ الْاَعْظَمِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّدْفَعَ وَیَرْفَعَ عَنَّا مَکْرَ الْمَاکِرِیْنَ وَاَنْ یُّعَامِلَهُمْ فِی الدَّارَیْنِ بِعَدْلِهٖ اِنَّهٗ سُبْحٰنَهُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ۔

فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِیْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِیْلًا ﴿۴۳﴾

تو کیا انتظار کر رہے ہیں مگر پہلوں کی طرح عذاب کا تو ہرگز نہ پائے گا تو پہلے طریقہ میں تبدیلی یعنی عذاب کا ٹلنا اور نہ پائے گا تو اللہ کے دستور میں کوئی تحویل۔

کہ عذاب مکذبین سے پلٹ کر کسی اور کی طرف چلا جائے۔

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَکَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ط

کیا انہوں نے زمین میں سیر نہ کی کہ انہوں نے دیکھا ہو کہ کیا ہوا انجام ان کا جو ان سے پہلے تھے اور وہ قوت میں ان سے سخت تھے۔

ان میں جریان سنۃ اللہ پر استشہاد ہے تعذیب مکذبین پر جو وہ سیر شام اور یمن وعراق کرتے ہوئے امم ماضیہ کی عمارتوں کے کھنڈر اور ان کی ہلاکت کی علامتیں دیکھیں۔ یہاں اَوَلَمْ میں ہمزہ استفہام انکاری ہے اور وہ قوم اہل مکہ سے زیادہ قوی تھے۔

وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعْجِزَهٗ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ط اِنَّهٗ کَانَ عَلِیْمًا قَدِیْرًا ﴿۴۴﴾

اور اللہ وہ نہیں کہ اس کی گرفت سے کوئی نکل جائے آسمانوں اور زمین میں بے شک وہ علم والا اور قدرت والا ہے۔

وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوْا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰکِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِیْرًا ﴿۴۵﴾ ع

اور اگر اللہ گرفت کرے ان کی کرنیوں پر تو نہ چھوڑے زمین کی پشت پر کسی چلنے والے کو لیکن وقت مؤخر کر رکھا ہے ایک معین مدت تک تو جب وقت مقررہ آئے گا تو اللہ کی نظر میں بندے ہیں۔

یعنی اگر اللہ تعالیٰ گرفت فرمانا چاہے تو روئے زمین پر کوئی نہ رہے مگر عذاب کا ایک وقت معہود ہے اور وقت معہود روز قیامت تک ہے۔ اور قیامت کے قیام پر ہر بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگا۔ اس دن نیک پر نیکیوں کا اجر اور بد پر برائی کا عذاب ہوگا۔ اور ہر ایک عمل خیر شر کا بدلہ دیا جائے گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM
ISLAMIA ACADEMY

# سورۃ یٰسٓ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع - سورۃ یٰسین - پ ۲۲

| | |
|---|---|
| يٰسٓ ۚ ﴿١﴾ | اے انسان کامل |
| وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ ﴿٢﴾ | حکمت والے قرآن کی قسم |
| اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ﴿٣﴾ | بے شک آپ بھیجے گئے ہو |
| عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۭ ﴿٤﴾ | مستقیم راہ پر |
| تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ | اتارا ہوا عزت والے رحم فرمانے والے کا |
| لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ | تاکہ تم ڈر سناؤ اس قوم کو جس کے ماں باپ نہ ڈرائے گئے تو وہ غفلت میں ہیں |
| لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ | بے شک ثابت ہو چکی بات ان کے اکثر پر تو وہ ایمان نہ لائیں گے |
| اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ | ہم نے ان کی گردنوں میں طوق لعنت کر دیے ہیں تو وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو وہ منہ اٹھائے رہ گئے |
| وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ | اور ہم نے کر دی ہے ان کے آگے دیوار اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور ڈھانپ دیا ہم نے انہیں تو وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے |
| وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ | اور یکساں ہے انہیں اگر تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہ لائیں گے |
| اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ | آپ تو اے محبوب! اسی کو ڈر سنائیں جو نصیحت پر چلے اور رحمان سے ڈرے، بغیر دیکھے تو اسے بشارت دیجئے بخشش اور عزت والے ثواب کی |
| اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ | ہم زندہ کریں گے مردوں کو اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور نشانیاں جو چھوڑ گئے اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں |

## حل لغات پہلا رکوع - سورۃ یٰسین - پ ۲۲

یٰسٓ - اے انسان کامل    وَ - قسم ہے    الْقُرْاٰنِ - قرآن    الْحَكِيْمِ - حکمت والے کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِنَّكَ۔ بے شک آپ | لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ پیغمبروں سے ہیں | | عَلٰى۔ اوپر |
| صِرَاطٍ۔ راہ | مُّسْتَقِيْمٍ۔ سیدھی کے | تَنْزِيْلَ۔ اتاری گئی ہے | الْعَزِيْزِ۔ غالب |
| الرَّحِيْمِ۔ رحم کرنے والے کی طرف سے | | لِتُنْذِرَ۔ تاکہ تو ڈرائے | قَوْمًا۔ اس قوم کو کہ |
| مَّآ۔ نہیں | اُنْذِرَ۔ ڈرائے گئے | اٰبَآؤُ۔ باپ دادا | هُمْ۔ ان کے |
| فَهُمْ۔ تو وہ | غٰفِلُوْنَ۔ بے خبر ہیں | لَقَدْ۔ بے شک | حَقَّ۔ حق ہوئی |
| الْقَوْلُ۔ بات | عَلٰٓى۔ اوپر | اَكْثَرِ۔ اکثر | هِمْ۔ ان کے کے |
| فَهُمْ۔ تو وہ | لَا۔ نہیں | يُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لاتے | اِنَّا۔ بے شک |
| جَعَلْنَا۔ بنائے ہم نے | فِيْٓ۔ بیچ | اَعْنَاقِهِمْ۔ ان کی گردنوں کے | |
| اَغْلٰلًا۔ طوق | فَهِيَ۔ تو وہ | اِلَى۔ طرف | الْاَذْقَانِ۔ ٹھوڑیوں کے ہیں |
| فَهُمْ۔ تو وہ | مُّقْمَحُوْنَ۔ منہ اٹھائے ہیں | وَ۔ اور | جَعَلْنَا۔ بنائی ہم نے |
| مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ۔ ان کے آگے | | سَدًّا۔ دیوار | وَّ۔ اور |
| مِنْ خَلْفِهِمْ۔ ان کے پیچھے | سَدًّا۔ دیوار | فَاَغْشَيْنٰهُمْ۔ تو ہم نے ان کو ڈھانپا | |
| فَهُمْ۔ تو وہ | لَا۔ نہیں | يُبْصِرُوْنَ۔ دیکھتے | وَ۔ اور |
| سَوَآءٌ۔ برابر ہے | عَلَيْهِمْ۔ ان کے اوپر | ءَ۔ کیا | اَنْذَرْتَهُمْ۔ ڈرائے تو ان کو |
| اَمْ۔ یا | لَمْ۔ نہ | تُنْذِرْ۔ ڈرائے تو | هُمْ۔ ان کو |
| لَا۔ نہیں | يُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لائیں گے | اِنَّمَا۔ تو صرف | تُنْذِرُ۔ ڈراتا ہے |
| مَنِ۔ اس کو جو | اتَّبَعَ۔ پیروی کرے | الذِّكْرَ۔ نصیحت کی | وَ۔ اور |
| خَشِيَ۔ ڈرے | الرَّحْمٰنَ۔ رحمٰن سے | بِالْغَيْبِ۔ بغیر دیکھے | فَبَشِّرْ۔ تو خوشخبری دو |
| هُ۔ اس کو | بِمَغْفِرَةٍ۔ بخشش کی | وَّ۔ اور | اَجْرٍ۔ اجر |
| كَرِيْمٍ۔ اچھے کی | اِنَّا۔ بے شک | نَحْنُ۔ ہم | نُحْيِ۔ زندہ کرتے ہیں |
| الْمَوْتٰى۔ مردوں کو | وَ۔ اور | نَكْتُبُ۔ ہم لکھتے ہیں | مَا۔ جو |
| قَدَّمُوْا۔ آگے بھیجا انہوں نے | وَ۔ اور | اٰثَارَ۔ نشانات | هُمْ۔ ان کے |
| وَ۔ اور | كُلَّ۔ ہر | شَيْءٍ۔ چیز | اَحْصَيْنٰهُ۔ گنا ہم نے اس کو |
| فِيْٓ۔ بیچ | اِمَامٍ۔ کتاب | مُّبِيْنٍ۔ روشن کے | |

## خلاصہ تفسیر پہلا رکوع۔سورۃ یٰسین ۔پ ۲۲

یہ سورۃ مبارکہ مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع، تراسی آیتیں سات سو انتیس کلمے اور تین ہزار حروف ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## مختصر فضائل سورۃ یٰسین شریف

ترمذی شریف میں ہے کہ ہر چیز کے لئے ایک قلب ہوتا ہے اور قرآن کریم کا قلب یٰسین ہے جس نے سورہ یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس بار قرآن کریم پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے۔ اگرچہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں ایک راوی مجہول ہے۔ لیکن فضائل میں مسلم ہے علاوہ ازیں دوسری احادیث صحیحہ اس کی مؤید ہیں۔

چنانچہ ابوداؤد میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے اموات پر یٰسین پڑھا کرو اسی بنا پر جان کندن اور سکرات موت کے وقت یٰسین پڑھی جاتی ہے۔ اس کے باقی فضائل مختصر تفسیر میں ملاحظہ کریں۔

یٰسٓ ۚ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ﴿٣﴾

اے انسان کامل! قسم ہے حکمت والے قرآن کی بے شک آپ صراط مستقیم پر بھیجے گئے ہیں۔

انسان کامل سے مراد سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور واو قسمیہ کے بعد مقسم بہ قرآن کریم لا کر ارشاد ہے کہ آپ اللہ کی طرف سے سیدھے اور سچے راستے پر مبعوث ہوئے ہیں جس کے ذریعہ مومن منزل مقصود تک پہنچے گا اور سیدھا سچا راستہ توحید کا راستہ ہے اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اسی راہ پر ہیں۔

آیت کریمہ میں کفار کے اس جملے کا بھی رد ہے جو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ لَسْتَ مُرْسَلًا۔ آپ رسول نہیں۔ اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتا ہے: وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ﴿٣﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ ﴿٤﴾۔

اس کے بعد ارشاد ہے:

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾

یہ قرآن عزت والے رحم فرمانے والے کا اتارا ہوا ہے تاکہ تم ڈر سناؤ اس قوم کو جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے تو وہ غافل بے خبر ہیں۔

یعنی اس قوم کو ہدایت کرنے کے لئے یہ قرآن پاک نازل ہوا جس قوم کے آباء واجداد میں کوئی نبی تشریف نہ لایا۔ چنانچہ یہ حال قوم قریش کا تھا کہ ان میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل کوئی رسول نہیں آئے اور ان کے آباء واجداد غفلت کی ظلمت میں ہی رہے لیکن ان میں چونکہ امام الکل ہادی سبل سید الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا چکے ہیں تو۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾

اب بے شک ان میں ان کے اکثر پر بات ثابت ہو چکی ہے تو وہ ایمان نہ لائیں گے۔

یعنی حکم الٰہی اور قضاء وقدر علم یزلی ان کے کافر رہنے اور جہنمی ہونے پر جاری ہو چکی ہے جیسا کہ ارشاد ہے: لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔ جو کفر پر اپنے اختیار سے مصر ہیں اور حق کے ماننے سے منکر ہیں ان سے ضرور میں جہنم بھر دوں گا جنوں سے بھی اور ایسے آدمیوں سے بھی اور وہ مشیت الٰہی سے ایمان نہ لائیں گے اس پر ایک مثال دی گئی چنانچہ ارشاد ہے:

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾

ہم نے کر دیئے ہیں ان کی گردنوں میں طوق (لعنت کے) کہ وہ ان کی ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس مثال سے یہ ظاہر فرمانا مقصود ہے کہ وہ اپنے کفر میں ایسے راسخ ہیں کہ پند و نصائح اور آیات و ہدایت کسی سے منتفع نہیں ہو سکتے جیسے وہ شخص جس کی گردن میں غل کی قسم کا طوق پڑا ہو جو ٹھوڑی تک پہنچتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ سر نہیں جھکا سکتا۔ یہی حال ان کا ہے کہ کسی طرح ان کو حق کی طرف التفات نہیں ہوتا اور اس کے حضور سر نہیں جھکاتے۔

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ یہ ان کی حقیقت کا حال ہے جہنم میں انہیں اسی طرح کا عذاب کیا جائے گا جیسا دوسری جگہ ارشاد ہے: اِذِالْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ۔

## آیت کریمہ کا شان نزول

ابوجہل اور اس کے دو بنی مخزوم کے دوستوں نے قسم کھائی کہ اگر وہ سید عالم ﷺ کو نماز میں دیکھے تو پتھر سے سر کچل دے گا تو جب اس نے حضور ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا تو وہ ایک بھاری پتھر لے کر چلا تو اس کے ہاتھ گردن سے چپکے رہ گئے یہ دیکھ کر وہ اپنے دوستوں کی طرف واپس ہوا اور واقعہ بیان کیا یہ سن کر اس کے دوست ولید بن مغیرہ نے کہا:

یہ کام میں کروں گا چنانچہ وہ پتھر لے کر چلا حضور ﷺ ابھی نماز میں ہی تھے جب یہ قریب پہنچا اللہ تعالیٰ نے اسے اندھا کر دیا اور بینائی سلب کر لی یہ حضور ﷺ کی آواز سنتا تھا اور کچھ دیکھ نہ سکتا تھا پریشان ہو کر اپنے دوستوں کی طرف واپس آیا تو وہ بھی اسے نظر نہ آئے آخر ش اس کے دوستوں نے اسے پکارا اور پوچھا کیا کر آیا بولا مجھے آواز آتی ہے مگر حضور ﷺ نظر نہ آئے۔

ابوجہل کے دوسرے دوست نے ہمت کی اور کہا کہ یہ کام میں کروں گا چنانچہ وہ پورے وثوق کے ساتھ چلا اور قریب پہنچ کر الٹے پاؤں واپس ہوا اور نہایت بدحواسی میں بھاگا ہوا آ کر اوندھا گرا دوستوں نے پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا ہوا۔ بولا حضور ﷺ کے میرے مابین ایک بہت بڑا اژدھا دیکھا لات وعزیٰ کی قسم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھتا تو وہ مجھے کھا جاتا (خازن۔جمل)

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾

اور ہم نے کر دی ہے ان کے آگے دیوار اور ان کے پیچھے دیوار اور انہیں اوپر سے ڈھانک دیا ہے تو انہیں کچھ بھی نہیں سوجھتا۔

یہ بھی ایک تمثیل ہے کہ جیسے کسی شخص کے لئے دونوں طرف دیواریں ہوں اور ہر طرف سے راستہ بند ہو تو وہ کیسے مقصود تک پہنچ سکتا ہے ایسے ہی ان کفار کے آگے پیچھے جہالت اور تکبر کی دیواریں ہیں۔ ایمان کی راہ بند ہے جہالت کے بند قبہ میں محبوس ہیں وہ آیات الٰہی اور پند و نصائح سننے سے محروم ہیں۔ چنانچہ آگے ارشاد ہے جس میں ان کے کفر پر مہر لگا دی گئی ہے۔

وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾

اور یکساں ہے ان پر کہ آپ ان کو ڈرائیں نصیحت فرمائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

یعنی جبکہ وہ ازلی کافر ہیں انہیں آپ کی نصیحت کرنا نہ کرنا یکساں ہیں اس لئے کہ

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۱﴾

آپ تو اسی کو ڈر سنائیں جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے بغیر دیکھے غائبانہ ڈرے تو اسے بخشش اور عزت کے ثواب کی

www.waseemziyai.com MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بشارت دو۔

عزت کے ثواب سے مراد جنت ہے اور یہ اسی کے لئے ہے جو غائبانہ اپنے رب سے ڈرنے والا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿١٢﴾

بے شک ہم مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں۔

یعنی مردوں کو زندہ کرنے کے بعد ان کا محاسبہ ہوگا کہ دنیا کی زندگانی میں کتنی نیکی اور کتنی بدی کی ہے تا کہ اس کے مطابق جزا و سزا مرتب ہو۔

وَآثَارَهُمْ سے مراد وہ طریقے ہیں جو حیات دنیا میں انہوں نے نکالے مثلاً ناچ رنگ با جا جوئے کے نئے نئے طریقے جنہیں اصطلاح شرعیہ میں بدعت سیئہ کہتے ہیں چنانچہ ان کی نوعیت حدیث میں ہے:

مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَلَهُ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا۔ یعنی نیک طریقہ جو صلحاء اولیاء اللہ کی اتباع میں جاری کرے اسے اس کا اجر ملے گا اور جتنے اس پر عمل کریں گے اور سب کے ثوابوں کے برابر اسے ثواب ملے گا اور برا طریقہ رائج کرنے والا خود گنہگار ہوگا اور جتنے اس کے ساتھ خراب ہوئے ان سب کا عذاب علیحدہ علیحدہ ہوگا اور اس بانی پر ان سب کے گناہوں کے برابر عذاب ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ صدہا امور خیر ایسے ہیں کہ اللہ کے نیک بندوں نے جاری کئے انہیں ناجائز کہنا ناجائز ہے یہ امور اگرچہ بدعت ہیں لیکن بدعت حسنہ ہیں اور صدہا امور مثل سینما، ڈانس بے حیائی کی محفلوں میں ایسے ہیں کہ پہلے نہ تھے وہ بدعت سیئہ ہیں اور مذموم ہیں۔

بعض نے مسجد میں آنے کے قدم کی فضیلت بیان کی ہے۔

## آیت کریمہ کا شان نزول

بنی سلمہ مدینہ طیبہ کے کنارے پر رہتے تھے انہوں نے چاہا کہ مسجد نبوی کے قریب آبسیں تو انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مکان نہ بدلو وہاں سے آنے میں تمہارے قدم لکھے جائیں گے اور ثواب زیادہ ملے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور إِمَامٍ مُّبِينٍ سے مراد لوح محفوظ ہے۔

## لغات نادرہ

اس رکوع میں چند ایک لغات نادرہ ہیں پہلے ان کو سمجھ لیں:

أَعْنَاق۔ جمع ہے عنق کی عنق گردن کو کہتے ہیں۔

أَغْلَال۔ جمع ہے غل کی۔ غل کہتے ہیں طوق کو۔

أَذْقَان۔ جمع ہے ذقن کی۔ ذقن کہتے ہیں ٹھوڑی کو۔

فَهُمْ مُّقْمَحُونَ۔ مُقْمَحٌ اسے کہتے ہیں جو سر اوپر کو اٹھائے ہو جو اونٹ پانی کے لئے سر نیچا نہ کرے اسے بَعِير

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قَامِح بولتے ہیں۔ قَمَحَ الْبَعِیْرُ قُمُوْحًا اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ عَنِ الْحَوْضِ وَلَمْ یَشْرَبْ۔

اِمَامٍ مُّبِیْنٍ۔ امام مفرد بھی ہے اور جمع بھی۔ مفرد ہونے کی صورت میں حجاب اور کتاب کے وزن پر ہے اور جمع ہونے کی صورت میں بروزن جبال اور حبال ہے۔

امام پیشوا کو کہتے ہیں اور شارع عام کو۔

مُّبِیْنٍ۔ بمعنی مظہر ہے۔

## مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع - سورۃ یٰسین - پ ۲۲

امام احمد ابوداؤد دونسائی، ابن ماجہ، طبرانی معقل بن یسار سے راوی ہیں: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یٰسٓ قَلْبُ الْقُرْاٰنِ وَعَدَّ ذٰلِكَ اُحُدًا سَمَائِیًا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یٰسین قرآن کریم کا دل ہے اور اس لئے اس سورت کا نام سورہ یٰسین فرمایا۔

اور فرمایا: لَعَلَّ هٰذَا هُوَ السِّرُّ فِی الْاَمْرِ الْوَارِدِ فِیْ صَحِیْحِ الْاَخْبَارِ بِقِرَاءَتِهَا عَلَى الْمَوْتٰى اَیِ الْمُحْتَضِرِیْنَ۔ اس سورہ مبارکہ کے لئے حکم ہے کہ اسے مرنے والوں پر تلاوت کریں۔

اور ابونصر سنجری حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں فرماتی ہیں: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْقُرْاٰنِ لَسُوْرَةٌ تُدْعَى الْعَظِیْمَةُ عِنْدَ اللّٰهِ وَیُدْعٰى صَاحِبُهَا الشَّرِیْفُ عِنْدَ اللّٰهِ یَشْفَعُ صَاحِبُهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ اَكْثَرِ مِنْ رَبِیْعَةَ وَ مُضَرَ وَ هِیَ سُوْرَةُ یٰسِیْنَ۔ قرآن کریم میں ایک سورت ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیمہ ہے اور اس کا پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے حضور ایسا شرافت والا ہے کہ قیامت کے دن ربیع و مضر کے لوگوں سے زیادہ کی شفاعت کرے گا اور وہ سورہ یٰسین ہے۔

سعید بن منصور اور بیہقی حبان بن عطیہ سے راوی ہیں: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُوْرَةُ یٰسٓ تُدْعٰى فِی التَّوْرَاةِ الْمُعِمَّةَ تَعُمُّ صَاحِبَهَا بِخَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَ تُكَابِدُ عِنْدَ بَلْوَى الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَتَدْفَعُ عَنْهُ اَهَاوِیْلَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَتُدْعَى الْمُدَافِعَةَ الْقَاضِیَةَ تَدْفَعُ عَنْ صَاحِبِهَا كُلَّ سُوْءٍ وَتَقْضِیْ لَهٗ كُلَّ حَاجَةٍ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ یٰسین تورات میں معمیہ کہلاتی ہے اور اس کے پڑھنے والے کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہیں اور یہ دنیا و آخرت کی بلاؤں سے حفاظت کرتی ہے اور دنیا و آخرت کے ہول سے محفوظ رکھتی ہے۔ اور ہر قسم کی مصیبتیں جو اس کے لئے مقرر ہوں دفع کرتی ہے اور اس کی تمام حاجتیں پوری کرتی ہے۔

اور محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر جدعانی سلیمان بن دفاع سے بھی یہی روایت کرتے ہیں۔

اس کے مکی ہونے پر ابن الفریس اور نحاس اور ابن مردویہ اور بیہقی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور بعض نے اس کے مکی ہونے پر اس آیت کا استثنیٰ کیا اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ۔ ان کا دعویٰ ہے کہ یہ آیت مدینہ میں نازل ہوئی۔ اور واقعہ بطور شان نزول یہ بتاتے ہیں لَمَّا اَرَادَ بَنُوْ سَلَمَةَ النُّقْلَةَ اِلٰى قُرْبِ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانُوْا فِیْ نَاحِیَةِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّ اٰثَارَكُمْ تُكْتَبُ فَلَمْ یَنْتَقِلُوْا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قبیلہ بنی سلمہ نے جو نواحی مدینہ میں رہتے تھے جب ارادہ کیا کہ وہاں سے منتقل ہو کر مسجد نبوی کے قریب آ جائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں جس کا تمہیں زیادہ ثواب ہے تو وہ وہاں سے منتقل نہ ہوئے اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اور وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ۔ یہ منافقین کے لئے نازل ہوئی بنا بریں یہ آیت بھی مدنی ہے۔

بہرحال اس پر صحت کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس سورۃ مبارکہ میں تراسی آیتیں ہیں۔

اور اس کے فضائل میں بہت سی احادیث ہیں علاوہ ان کے جو بیان ہو چکیں یہ بھی ہیں کہ معقل بن یسار سے صحیح حدیث ہے:

لَا يَقْرَؤُهَا عَبْدٌ يُرِيْدُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ اسے بندہ اللہ کے واسطے اور آخرت کی نجات کے لئے جب پڑھتا ہے تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

اور ترمذی دارمی حدیث انس سے راوی ہیں: مَنْ قَرَاَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ۔ جو سورہ یٰسین پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دس قرآنوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ وَ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ اَنَّ مَنْ قَرَاَهَا اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ كَمَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ اثْنَتَيْنِ وَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً۔ جو سورہ یٰسین پڑھے اسے اللہ تعالیٰ بائیس قرآن کی تلاوت کا اجر عطا فرماتا ہے۔

اور بیہقی شعب الایمان میں ابو قلابہ سے روایت کرتے ہیں جو کبار تابعین سے ہیں: اِنَّ مَنْ قَرَاَهَا فَكَاَنَّمَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ اِحْدٰى عَشْرَةَ مَرَّةً۔ جو سورہ یٰسین ایک بار تلاوت کرے اس نے گویا گیارہ قرآن ختم کئے۔

اور ایک حدیث مرفوع سے بھی جس کے راوی ابن عباس، معقل بن یسار، عقبہ بن عامر، ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم ہیں دس بار قرآن پڑھنے کا اجر ثابت ہے۔

اب فاطر کے بعد سورہ یٰسین کا اتصال کس ربط کی بنا پر ہے۔

اس کے متعلق امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ سورۃ فاطر میں وَ جَآءَكُمُ النَّذِيْرُ اور وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ اور فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ فرمایا جس سے مراد ذات مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے۔

اور مشرکین مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعراض و انکار کیا اور تکذیب کی تو اس سورہ مبارکہ میں قسمیں یاد فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحت رسالت ظاہر کر کے اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۳ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ جو مشرکین کے گمان باطلہ عاطلہ فاسدہ کاسدہ کے رد میں بیان کیا گیا ہے۔

اور فاطر میں وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى فرمایا تو اس سورہ مبارکہ میں وَ الشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا اور وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ ارشاد ہوا۔

لہٰذا فاطر سے یٰسین کے مضمون کا یہ ربط ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ۝۱ ۔ اے سردار عالم یا اے انسان کامل۔

آلوسی فرماتے ہیں: اَلْكَلَامُ فِيْهِ كَالْكَلَامِ فِيْ الٓمّٓ وَ نَحْوِهٖ مِنَ الْحُرُوْفِ الْمُقَطَّعَةِ فِيْ اَوَائِلِ السُّوَرِ اِعْرَابًا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

یٰسٓ پر بھی الٓمّٓ کی طرح بہت کچھ تاویلی معنی ہو سکتے ہیں اور ایسے ہی دوسرے حروف مقطعات کے جو سورت کے اول میں ہیں۔

چنانچہ ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم چند طرق سے سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ناقل ہیں کہ یٰسٓ کے معنی یَا اِنْسَانُ ہیں۔ روح المعانی

اور ابو حیان کہتے ہیں کہ عرب میں تصغیر انسان انیسیان ہے وَ هُوَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْاِنْسَانَ مِنَ النِّسْيَانِ وَاَصْلُهُ النِّسْيَانُ۔ انسان کی تصغیر انیسیان ہے اور یہ اس پر دلیل ہے کہ انسان نسیان سے ہے اور اس کی اصل نسیان ہے۔

وَ مَعَ ذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ التَّصْغِيْرُ فِيْ اَسْمَاءِ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كَمَا لَا يَجُوْزُ فِيْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ اور یہ بھی ہے کہ تصغیر اسماء انبیا میں ایسے ہی ناجائز ہے جیسے کہ اسماء الٰہی کی تصغیر ممنوع ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اِنَّمَا يَمْتَنِعُ مِنَّا وَاَمَّا مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَهٗ سُبْحٰنَهٗ اَنْ يُّطْلِقَ عَلٰى نَفْسِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَ عُظَمَآءِ خَلْقِهٖ مَا اَرَادَ وَ يُجْمَلُ حِيْنَئِذٍ عَلٰى مَا يَلِيْقُ كَالتَّعْظِيْمِ وَالتَّحْبِيْبِ وَ نَحْوِهٖ مِنْ مَّعَانِ التَّصْغِيْرِ كَمَا قَالَ ابْنُ الْفَارِضِ۔

مَا قُلْتُ حُبَيِّيَّ مِنَ التَّحْقِيْرِ بَلْ لِعَذْبِ اسْمِ الشَّيْئِ بِالتَّصْغِيْرِ

یہ تصغیر اگر ہماری طرف سے ہو تو ممنوع ہے لیکن اگر منجاب اللہ ہو تو وہ مختار مطلق ہے اور اپنی معظم مخلوق کو جس طرح چاہے مخاطب کرے اور یہ مخاطبہ جیسا کہ اس کی شایان شان ہے وہ مثل تعظیم ہی ہے یا بطریق تحبیب اور اس میں تصغیر بھی ہے۔

چنانچہ ایک جماعت اس طرف ہے کہ ایسان بمعنی انسان اور لفظ یٰسٓ پر اجماعا کہا گیا کہ یہ ایا سین ہے۔ اس میں یا حرف اور سین انسان کے مقام کا ایک نام ہے۔

اور اس کی تائید سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول سے ہوتی ہے جو آپ نے حٰمٓ ۞ عٓسٓقٓ وغیرہ حروف مقطعات میں فرمایا: اِنَّمَا حُرُوْفٌ مِنْ جُمْلَةِ اَسْمَائِهٖ لَهٗ تَعَالٰى وَ هِيَ رَحِيْمٌ وَ عَلِيْمٌ وَ سَمِيْعٌ وَ قَدِيْرٌ وَ نَحْوُ ذٰلِكَ۔ یہ تمام حروف اسماء الٰہی سے ہیں رحیم، علیم، سمیع، قدیر اور مثل اس کے ہیں۔

چنانچہ بعض نے مثل ابن جبیر کے کہا کہ یٰسٓ اسماء سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک نام ہے جیسا کہ سید حمیری کے اس شعر سے ظاہر ہے:

يَا نَفْسُ لَا تَمْحَضِيْ بِالْوُدِّ جَاهِدَةً عَلَى الْمَوَدَّةِ اِلَّا اٰلَ يَاسِيْنَا

اور زجاج کہتے ہیں: اَلنَّصْبُ عَلٰى تَقْدِيْرِ اُتْلُ يٰسِيْنَ وَ هٰذَا عَلٰى قَوْلِ سِيْبَوَيْهِ اِنَّهٗ اِسْمٌ لِلسُّوْرَةِ۔ یٰسین میں مقدر اتل ہے یعنی حکم ہے اُتْلُ يٰسِيْن۔ یٰسین پڑھ اور یہ بموجب قول سیبویہ ہے کہ یہ نام سورت کا ہے۔

وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝۲ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۳ ۔ اور قسم قرآن حکمت والے کی بے شک آپ نبی مرسل ہیں۔

وَالْقُرْاٰنِ میں واو قسمیہ ہے ابتدا ہے اور حکیم سے مراد حکمت والا ہے یعنی اس کا ہر بیان بیان حکمت ہے۔

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۳ ۔ بے شک آپ ہی ہمارے نبی مرسل ہیں۔

یہ جواب قسم ہے اور اس میں رد ہے مشرکین کے انکار رسالت کا چنانچہ آلوسی فرماتے ہیں: جَوَابٌ لِلْقَسَمِ وَالْجُمْلَةُ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

لِرَدِّ اِنْکَارِ الْکَفَرَۃِ رِسَالَتَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَدْ قَالُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا۔ چنانچہ اس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۙ﴿۴۲﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ۔ یعنی جب ہمارا نذیر تشریف لایا تو ان میں کچھ نہ بڑھا مگر نفور و استکبار زمین میں اور برے داؤ۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں فرمایا: اے انسان کامل! یا اے سردار عالم! قرآن حکمت والے کی قسم بے شک آپ ہمارے مرسلین سے ہیں۔ اور

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾۔ یہ خبر ثانی ہے کہ مرسلین سے ہیں اور سیدھے راہ پر ہیں۔

اس لئے کہ ہر شخص جانتا ہے کہ مرسلین کرام ہی جب ہوتے ہیں جب وہ صراط مستقیم پر ہوں تو یہاں اس تصریح کی ضرورت نہ تھی مگر بغرض اعلام فرمایا کہ ہمارے حبیب ان صفات سے متصف ہیں۔

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾۔ یہ قرآن نازل کیا ہوا ہے غالب رحم فرمانے والے کا۔

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾۔

تاکہ اس قوم کو آپ ڈر سنائیں جن کے آباء واجداد ڈر نہ سنائے گئے اور غافل ہیں۔

یہاں آبا سے مراد قریب کے آباء واجداد ہیں اس لئے کہ بعید آبا کو تو حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ شریعت ابراہیم کی تبلیغ فرما چکے تھے۔ عہد عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک مدید زمانہ فترت گزرا جس میں تعلیم عیسیٰ علیہ السلام نسیاً منسیاً کر دی گئی اور آپ کی شریعت میں سے سوا نام عیسائیت کچھ باقی نہ رہا تھا۔

تو آیۂ کریمہ سے یہ ثابت ہوا کہ قریش میں نذیر تشریف نہیں لائے یعنی رسول نہیں آئے اور غیر نبی کے ذریعہ انذار و تنذیر رہی جیسے زید بن عمرو بن نفیل، قس بن ساعدہ وغیرہ اور وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ کا بھی یہ مقصد ہے۔

اسی وجہ میں فترت کے معنی ہی یہ ہیں کہ ارسال رسل نہیں ہوا نہ کہ مطلقاً انذار بھی نہ رہا تو ان کے آباء اقرب کو کسی رسول کی طرف سے انذار نہیں ہوا اور غیر نبی کے انذار و تنذیر کو انہوں نے قبول نہیں کیا اور غافل ہی رہے۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾۔

اور بے شک ثابت ہو گیا قول الٰہی اور وہ ایمان نہ لائے۔ یعنی

حَقَّ الْقَوْلُ کے معنی لَقَدْ ثَبَتَ وَوَجَبَ الَّذِیْ قُلْتُہٗ لِاِبْلِیْسَ یَوْمَ قَالَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ وَهُوَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔ بے شک ثابت و واجب ہو گیا وہ قول جو ہم نے ابلیس کو فرمایا جبکہ اس نے کہا رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔ اے میرے رب! تو نے مجھے دھتکار دیا ہے تو اب میں ان بندوں کو سب کو گمراہ کروں گا اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ۔ سوا تیرے جبلی نیک بندوں کے۔

تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا کہ ضرور میں جنوں اور لوگوں سے جہنم بھروں گا اور عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ سے مراد وہ ہیں جو علم اللہ میں جہنم کے لئے ہی پیدا کئے گئے چنانچہ اس کی تصریح دوسری آیت میں ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ وہ جن کے لئے واجب و ثابت ہو چکا حکم تیرے رب کا وہ ایمان نہیں لا سکتے۔ ان کے لئے مثال میں واضح فرمایا۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہم نے کردی ہیں ان کی گردنوں میں مشکیں تو وہ ان کی ٹھوڑیوں تک ہیں تو وہ منہ اٹھائے رہ گئے ہیں۔

اس مثال میں عربی محارہ کے ماتحت منکرین نے حیوانیت دکھائی ہے۔

اَعْنَاق عُنُق کی جمع ہے وَھُوَ الْجِیْدُ۔ یہ ایک قسم کی پھانسی کا پھندا ہے۔

اَغْلَال۔ غل کی جمع ہے بالضم۔ یہ اس موقع پر بولتے ہیں جبکہ کسی کے ہاتھ باندھ کر گردن سے باندھ دیئے جائیں اور راغب اصفہانی کہتے ہیں: اِنَّہٗ مَا یُقَیَّدُ بِہٖ فَتُجْعَلُ الْاَعْضَاءُ وَسْطَہٗ۔ ایسے قید کرنے کو اغلال کہتے ہیں جبکہ اس کے اعضا گٹھڑی کی طرح باندھ دیئے جائیں۔

فَھِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ۔ تو وہ پھانسی یا پھندا ٹھوڑی تک ہے۔

اَذْقَانِ۔ جمع ذقن کی ہے اور ذقن ٹھوڑی کو کہتے ہیں۔

فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ۔ مقمح کی تعریف نہایہ میں ہے: اَلَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ وَیَغُضُّ بَصَرَہٗ۔ مقمح وہ ہے جس کا سر اٹھا ہوا اور آنکھیں بند ہوں۔

ابو عبید کہتے ہیں: یُقَالُ قَمَحَ الْبَعِیْرُ قُمُوْحًا اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ عَنِ الْحَوْضِ وَلَمْ یَشْرَبْ وَالْجَمْعُ قِمَاحٌ۔ محاورہ میں بولتے ہیں: قَمَحَ الْبَعِیْرُ اونچا منہ کر لیا اونٹ نے جبکہ وہ حوض سے منہ اونچا کر لے اور پانی نہ پئے اس کی جمع قماح ہے۔

اور لیث کہتے ہیں: ھُوَ رَفْعُ الْبَعِیْرِ رَاْسَہٗ اِذَا شَرِبَ الْمَآءَ الْکَرِیْہَ ثُمَّ یَعُوْدُہٗ۔ وہ اونٹ کا سر اونچا کرنا ہے جب وہ کریہہ پانی پئے پھر اسی کو لوٹا دے۔

وَالْمَعْرُوْفُ فِی الْقَمْحِ الرَّفْعُ۔ اور مشہور قمح کے معنی سر اونچا کرنے کے ہیں۔

پھر دوسری مثال میں منکرین مشرکین کا حال ظاہر فرمایا۔

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝۹۔

اور کر دی ہم نے ان کے آگے ایک دیوار اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور ڈھانپ دیا ہم نے انہیں کہ کچھ نہ دیکھ سکیں۔

مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ۔ یَعْنِیْ مِنْ قُدَّامِھِمْ ان کے آگے سَدًّا عَظِیْمًا۔ بھاری دیوار

مِنْ خَلْفِھِمْ۔ یَعْنِیْ مِنْ وَّرَآئِھِمْ۔ یعنی پیچھے اور یہ آگے پیچھے اس امر کا کنایہ ہے کہ وہ ہر پہلو سے اندھے ہیں۔

فَاَغْشَیْنٰھُمْ۔ یَعْنِیْ فَغَطَّیْنَا بِمَا جَعَلْنَاہُ مِنَ السَّدِّ۔ تو ڈھانپ دیا ہم نے انہیں دیوار سے۔

فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ۔ بِسَبَبِ ذٰلِکَ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اِبْصَارِ شَیْءٍ مَّا اَصْلًا۔ اس سبب سے وہ کسی شے کے دیکھنے سمجھنے پر قادر ہی نہیں۔

لفظ سَدًّا۔ بالضم اور بالفتح دونوں طرح پڑھتے ہیں۔ اس پر یہ تفریع ہے کہ مَا کَانَ مِنْ عَمَلِ النَّاسِ فَھُوَ بِالْفَتْحِ۔ سد اگر لوگوں کے عمل سے ہو تو بفتح سین پڑھتے ہیں وَ مَا کَانَ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَھُوَ بِالضَّمِّ۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کی تخلیق سے ہو تو بضم سین پڑھیں گے۔

فَاَغْشَیْنٰھُمْ۔ کو بِالْعَیْن بھی پڑھا گیا ہے مِنَ الْعَشَآءِ وَھُوَ ضُعْفُ الْبَصَرِ فَاَعْشَیْنَاھُمْ۔ عشا سے ہے جو ضعف بصر کے معنی میں آتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

چنانچہ آیہ کریمہ کا شان نزول ابن مردویہ اور ابونعیم دلائل میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بتاتے ہیں: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَيَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَتَأَذَّى مِنْهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ حَتّٰى قَامُوْا لِيَأْخُذُوْهُ فَإِذَا أَيْدِيْهِمْ مَجْمُوْعَةٌ إِلٰى أَعْنَاقِهِمْ وَإِذَا هُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ فَجَاءُوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا نُنْشِدُكَ اللهَ تَعَالٰى وَالرَّحِمَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ أَوَلَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ بُطُوْنِ قُرَيْشٍ إِلَّا وَلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ قَرَابَةٌ فَدَعَا النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنْهُمْ فَنَزَلَتْ يٰسٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ ... اِلٰى وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ فَلَمْ يُؤْمِنْ مِنْ ذٰلِكَ النَّفَرِ اَحَدٌ۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں بالجہر قرأت فرماتے تھے تو لوگ قریش کے اسے ناگوار محسوس کرتے تھے حتیٰ کہ وہ کھڑے ہو گئے تاکہ مواخذہ کریں کہ منجانب اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معجزہ ظہور پذیر ہوا کہ ان کی مشکیں بندھ گئیں اور ہاتھ گردن میں لپٹ گئے اور اندھے ہو گئے۔ مجبور ہو کر بارگاہ رسالت میں آئے اور پکارے کہ حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم! آپ کو خدا کی قسم ہم پر رحم فرمائیں کیا آپ قریشی نہیں ہیں اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتی تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے خلاصی کی دعا فرمائی اور وہ کھل گئے۔

اس وقت یٰسٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ سے اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ تک نازل ہوا۔

یہ غالباً پہلا حکم ہے جس میں مشرکین کے لئے ایسی دعا کی ممانعت نہیں ہوئی بلکہ صرف لَا يُؤْمِنُوْنَ ہی فرمایا گیا ہے۔

اس کے بعد وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ کا حکم آیا۔ چنانچہ ان نابکاروں میں سے بموجب پیشگوئی قرآن کریم ایک بھی ایمان نہ لایا۔

اور دوسری روایت شان نزول پر یہ ہے:

وَرُوِيَ اَنَّ الْاٰيَتَيْنِ نَزَلَتَا فِيْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ وَذٰلِكَ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ حَمَلَ حَجَرًا لِيَنَالَ بِهَا مَا يُرِيْدُ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاَثْبَتَتْ يَدُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ حَتّٰى عَادَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَالْحَجَرُ قَدْ لَزِقَ بِيَدِهٖ فَمَا فَكُّوْهُ اِلَّا بِجُهْدٍ فَاَخَذَهٗ مَخْزُوْمِيٌّ اٰخَرُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَمَسَ اللهُ تَعَالٰى بَصَرَهٗ فَعَادَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَلَمْ يُبْصِرْهُمْ حَتّٰى نَادَوْهُ فَقَامَ ثَالِثٌ فَقَالَ لَاَشْدَخَنَّ اَنَا رَاْسَهٗ ثُمَّ اَخَذَ الْحَجَرَ وَانْطَلَقَ فَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ حَتّٰى خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ مَا شَاْنُكَ قَالَ عَظِيْمٌ رَاَيْتُ الرَّجُلَ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ فَاِذَا فَحْلٌ مَا رَاَيْتُ فَحْلًا اَعْظَمَ مِنْهُ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَوَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَوْ دَنَوْتُ مِنْهُ لَاَكَلَنِيْ۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا اور وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا یہ دونوں آیتیں قبیلہ بنی مخزوم کے حق میں نازل ہوئیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ابوجہل نے ایک پتھر اٹھایا اور لے کر چلا اس ارادے سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسے ڈال دے۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں تھے تو ابوجہل کے ہاتھ گردن میں لپٹ گئے حتیٰ کہ وہ اپنے قبیلہ والوں میں واپس آ گیا اور پتھر اس کے ہاتھوں سے چمٹا ہوا تھا ہر چند کوشش کی گئی مگر پتھر علیحدہ نہ ہوا آخر ش بڑی کوشش کے بعد وہ علیحدہ ہوا۔

تو ایک اور مخزومی کھڑا ہوا اور اس نے پتھر اٹھایا جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قریب پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اندھا کر دیا۔ گھبرا کر اپنے آدمیوں میں واپس آیا مگر اس کے ساتھی اسے نظر نہ آئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اسے پکارا۔ آخر ان میں سے تیسرا سرکش اٹھا اور دعوے کرنے لگا میں سر اقدس پر پتھر ماروں گا پھر پتھر لے کر چلا اور قریب پہنچ کر الٹے پاؤں ایڑیوں پر واپس ہوا حتیٰ کہ غش کھا کر گر گیا ساتھیوں نے اس سے پوچھا تجھے کیا ہوا بولا ایک بھاری بھر کم آدمی میں نے دیکھا جب میں قریب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچا تو ایک بہت بڑا سانڈ میں نے دیکھا کہ اس جیسا سانڈ کبھی نہ دیکھا تھا وہ میرے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مابین حائل تھا قسم لات وعزیٰ کی اگر میں اور قریب ہوتا تو وہ مجھے کھا جاتا۔

فحل منجد میں ہر جانور کے نر کو بھی کہتے ہیں اَلْفَحْلُ الذَّكَرُ مِنْ كُلِّ حَيَوَانٍ۔ اس اعتبار سے اژدھا بھی ہوسکتا ہے۔

اس پر علامہ آلوسی فرماتے ہیں: فَجَعْلُ الْغُلِّ يَكُوْنُ اِسْتِعَارَةً عَنْ مَنْعِ مَنْ اَرَادَ اَذَاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعْلُ السَّدِّ اِسْتِعَارَةً عَنْ سَلْبِ قُوَّةِ الْاَبْصَارِ كَمَا قِيْلَ۔

وَ قَالَ السُّدِّيُّ اَلسَّدُّ ظُلْمَةٌ حَالَتْ فَمَنَعَتِ الرُّؤْيَةَ۔ کہ غل جس کی جمع اغلال ہے یہ استعارہ ہے روکنے کا اسے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دینا چاہے۔ اور سد سے بھی استعارہ کیا گیا سلب قوت ابصار سے۔

اور سدی کہتے ہیں کہ سد وہ ظلمت ہے جو حائل ہو جائے اور دیکھنے سے روکے۔ آگے ارشاد ہے:

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑩ ۔

اور برابر ہے ان کے لئے آپ انہیں ڈرسنائیں یا نہ سنائیں وہ ایمان نہ لائیں گے۔

یہ وہی مضمون ہے جو سورہ کے پہلے رکوع میں صاف آچکا اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۔ وہ جو کفر کر رہے ہیں برابر ہے ان کے لئے کہ آپ ڈرسنائیں یا نہ سنائیں وہ ایمان نہ لائیں گے (اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے) ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے (تاکہ نصیحت اندر نہ جائے اور کفر باہر نہ آئے) اور مہر کر دی ہے ان کے کانوں پر (تاکہ آیات سن کر قبول کرنے کے قابل بھی نہ رہیں) اور ان کی آنکھوں پر غشاء جہالت ہے (وہ اس کی دھندلاہٹ سے دیکھ بھی نہیں سکتے)۔

وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۞ ۔ اور ان کے لئے زبردست عذاب (مقدر ہو چکا) ہے۔ آگے ارشاد ہے:

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ⑪ ۔

آپ تو اسی کو ڈرائیں جو نصیحت مانیں اور رحمٰن سے غائبانہ ڈرے تو اسے خوشخبری دیجئے بخشش کی اور عزت والے بدلہ کی۔

جس کی شان یہ ہوگی جسے قتادہ فرماتے ہیں: اَجْرٌ كَرِيْمٌ بِالْجَنَّةِ وَالْمُرَادُ نَعِيْمُهَا الشَّامِلُ لِمَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَاَجَلُّ جَمِيْعِ ذٰلِكَ رُؤْيَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ اجر کریم سے مراد جنت ہے اور اس کی وہ نعمتیں جو اس جنت میں ہوں وہ ایسی ہوں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی دل میں خطرہ بھی آیا ہو اور سب سے بڑی نعمت رویت الٰہی کا شرف ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ⑫ ۔

ہم ہی ہیں جو مردہ کو زندہ کرتے اور جو کچھ وہ (دنیا کی زندگی میں عمل وصدقات سے) آگے بھیجے وہ لکھتے ہیں اور اس کے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

نشان (عام اس سے کہ برے اعمال کے رواج دینے سے ہو یا اس کے اچھے برے قدموں سے ہو) اور ہر شے حفاظت میں لوح محفوظ کے اندر ہے۔

یہ مشرکین ومومنین کے لئے ترہیب وترغیب ہے اور مشرکوں کے لئے وعید اور مومنوں کے لئے وعدہ ہے اور چونکہ مشرکین اس غلط فہمی میں تھے اور کہتے تھے: اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ۔ آگے کچھ نہیں صرف یہ دنیا کی زندگی ہے جس میں ہم مرتے جیتے ہیں اس کے بعد ہماری بعثت نہیں ہوگی اس کا جواب دیا گیا اور ارشاد ہوا کہ اس گمان باطل میں نہ رہنا ہم ہی ہیں جو تمہیں مرنے کے بعد زندہ کریں گے۔

اور جو کچھ حیات دنیا میں تم اچھے برے عمل کروگے سب ہم لکھتے ہیں۔

وَاٰثَارَهُمْ۔ اور تمہارے نشان جو تم چھوڑ کر مروگے عام اس سے کہ وہ طریقہ نیک ہو یا بد سب ہمارے پاس لکھا ہوا ہے۔

اعمال حسن جیسے تعلیم وتعلم کا سلسلہ جاری کر کے چھوڑ گئے۔

یا دینی کتاب لکھ کر دنیا سے گئے۔

یا مدرسہ بنا کر وقف کر گئے۔

یا بناء فی سبیل اللہ تیار کرا کر چھوڑ گئے۔

یا عید میلاد النبی کا سلسلہ جاری کر گئے۔

یا بزرگان دین کی فاتحہ کے لئے کچھ وقف کر گئے۔

یا مسجد تعمیر کر کے انتقال کیا۔

یا برے رواج مروج کرنے کو کلب بنا گئے جہاں ڈانس کئے جائیں یا گانا بجانا ہو۔

یا شراب نوشی کی جگہ تعمیر کر گیا۔

یا ایسے قانون بنا کر مر گیا جس میں ظلم وعدوان اور شر وفساد نشوونما پائیں۔

دونوں قسم کے اعمال خدا تعالیٰ لکھ رہا ہے۔

چنانچہ ابن ابی حاتم جریر بن عبداللہ بجلی سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَیِّئَةً کَانَ عَلَیْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ لَا یُنْقَصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْئًا ثُمَّ تَلَا وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ۔

جو کوئی اچھا طریقہ جاری کرے اسے اس کا اجر اور جو اس پر عمل کریں اس کے بعد ان کا اجر بھی بلا نقص اجر عاملین اسے ملے گا۔ اس کو صدقہ جاریہ کہتے ہیں۔

اور جو برا طریقہ جاری کرے گا اس کا اس پر عذاب ہے اور جو اس برے طریقہ پر چلیں اس کے بعد ان کا عذاب بھی اس پر ہے بلا نقص عذاب عاملین پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں جمعہ میں حاضر ہونے والوں کے قدموں کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔

اور بعض اس طرف گئے کہ اس میں مسجد کی طرف مطلقاً آنے والوں کے قدموں کی فضیلت ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور عبدالرزاق اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ترمذی بطریق حسن حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں قَالَ كَانَ بَنُوْسَلَمَةَ فِيْ نَاحِيَةٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَرَادُوْا اَنْ يَّنْتَقِلُوْا اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى الخ فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ يُكْتَبُ اٰثَارُكُمْ ثُمَّ تَلَا عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَتَرَكُوْا۔

فرماتے ہیں قبیلہ بنوسلمہ مدینہ پاک کے ایک کنارے میں آباد تھے انہوں نے چاہا کہ وہاں سے منتقل ہو کر مسجد نبوی کے قریب آجائیں تو اللہ تعالیٰ نے اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ الخ آیت نازل فرمائی۔

توحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلا کر فرمادیا کہ تمہارا مدینہ کے کنارے سے یہاں (آباد ہونے کے لئے) آنا مفید نہیں ہے کیونکہ تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں اور اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور یہ سن کر بنوسلمہ نے تبدیلی رہائش کا ارادہ ترک کر دیا۔

اور امام احمد اس واقعہ کو زہد میں اور ابن ماجہ وغیرہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح راوی ہیں کہ انصار مدینہ کے مکان مسجد نبوی سے دور تھے تو انہوں نے منتقل ہو کر قرب مسجد میں آباد ہو جانا چاہا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ یہ سن کر انصار بولے بَلْ نَمْكُثُ مَكَانَنَا پھر ہم اپنے مکانوں میں ہی رہیں گے۔

روح المعانی میں ہے: وَالظَّاهِرُ اَنَّ الْمُرَادَ بِالْكِتَابَةِ الْكِتَابَةُ فِيْ صُحُفِ الْمَلٰٓئِكَةِ الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ۔ لکھنے سے مراد کراماً کاتبین کا صحیفوں میں لکھنا ہے۔

وَفَسَّرَ بَعْضُهُمُ الْكِتَابَةَ بِالْحِفْظِ اَىْ نَحْفَظُ ذٰلِكَ وَنُثْبِتُهٗ فِيْ عِلْمِنَا لَا نَنْسَاهُ۔ بعض مفسرین نے اپنی تفسیر میں کتابت سے محافظت الٰہی مراد لیا یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں سب کے اعمال ہیں۔

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۲۔

اور ہر شے لکھی ہوئی ہے بیان وحفاظت میں۔ یعنی ہمارے سامنے روشن اور واضح ہے۔

قتادہ مجاہد سے اور ابن زید سے روایت فرماتے ہیں: اَللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ۔ اس سے مراد لوح محفوظ ہے وَبَيَانُ كُلِّ شَيْءٍ فِيْهِ۔ اور ہر شے کا اس میں بیان ہے۔

یہاں شیعہ حضرات کا خیال بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا ملاحظہ کریں۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں: وَحُكِيَ لِيْ عَنْ بَعْضِ غُلَاةِ الشِّيْعَةِ اَنَّ الْمُرَادَ بِالْاِمَامِ الْمُبِيْنِ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ وَاِحْصَاؤُهٗ كُلَّ شَيْءٍ۔ بعض شیعہ نے مجھ سے کہا کہ امام مبین سے مراد حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں اور انہوں نے ہر شے کا احصا فرمایا ہے۔ اس میں ہم کہتے ہیں:

لَيْسَ عَلَى اللّٰهِ بِمُسْتَنْكِرٍ اَنْ يَّجْمَعَ الْعَالَمَ فِيْ وَاحِدٍ

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے یہ بعید نہیں کہ تمام عالم کو ایک میں جمع کر دے۔

لیکن خزائن معلومات مثل لوح محفوظ کسی دل میں آجانا جب ممکن ہے تو سینہ مولا علی میں آجانا مستبعد نہیں وَلَا يَخْفٰى مَا فِيْ ذٰلِكَ مِنْ عَظِيْمِ الْجَهْلِ بِالْكِتَابِ الْجَلِيْلِ نَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ۔ لیکن یہ امر اہل علم پر مخفی نہیں کہ آیہ کریمہ کی تفسیر میں وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ پڑھ کر ایسی جہالت کی جائے میں اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت طلب کرتا ہوں۔

وَكَمَالُ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ لَا يُنْكِرُهٗ اِلَّا نَاقِصُ الْعَقْلِ عَدِيْمُ الدِّيْنِ۔ اور حضرت مولائے کائنات علی کرم اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

وجہہ کے کمالات کا وہی منکر ہوگا جو ناقص العقل بے دین ہو۔

اس طرز تردید میں علامہ آلوسی بغدادی ہمیں طریقہ تردید تعلیم دے گئے جو ہمارے لئے سبق آموز ہے رد کتنے مہذب اور محتاط رویہ سے فرمایا کہ حضرت شیر خدا اسد اللہ کرم اللہ وجہہ کی عظمت بھی ہاتھ سے نہ گئی اور غلو شیعہ کا رد بھی ہو گیا۔

## بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع ۔ سورہ یٰسین ۔ پ ۲۲

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡيَةِ ۘ اِذۡ جَآءَهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ۚ ﴿۱۳﴾

اور انہیں مثال دیں اس شہر والوں کی جب ان کے پاس آئے ہمارے بھیجے ہوئے

اِذۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهِمُ اثۡنَيۡنِ فَكَذَّبُوۡهُمَا فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلَيۡكُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۴﴾

جب ہم نے بھیجے ان کی طرف دو مرسل پھر انہوں نے انہیں جھٹلایا تو ہم نے تیسرے سے زور دیا تو بولے وہ سب بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں

قَالُوۡا مَاۤ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۙ وَمَاۤ اَنۡزَلَ الرَّحۡمٰنُ مِنۡ شَیۡءٍ ۙ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا تَكۡذِبُوۡنَ ﴿۱۵﴾

بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے بشر اور کچھ نازل نہیں کیا رحمٰن نے تم تو نرے جھوٹے ہو

قَالُوۡا رَبُّنَا يَعۡلَمُ اِنَّاۤ اِلَيۡكُمۡ لَمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾

وہ بولے ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں

وَمَا عَلَيۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۷﴾

اور ہمارے ذمہ سوا حکم پہنچا دینے کے کچھ نہیں

قَالُوۡۤا اِنَّا تَطَيَّرۡنَا بِكُمۡ ۚ لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهُوۡا لَنَرۡجُمَنَّكُمۡ وَلَيَمَسَّنَّكُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۸﴾

بولے ہم تم سے بدشگونی لیتے ہیں اگر تم باز نہ آئے تو ہم ضرور تم پر پتھراؤ کریں گے اور ضرور تمہیں ہمارے ہاتھوں دکھ پہنچے گا

قَالُوۡا طَآئِرُكُمۡ مَّعَكُمۡ ؕ اَئِنۡ ذُكِّرۡتُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾

وہ بولے تمہاری بدشگونی تمہارے ساتھ ہے کیا ہماری نصیحت سے بدکتے ہو بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو

وَجَآءَ مِنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ رَجُلٌ يَّسۡعٰى قَالَ يٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۙ ﴿۲۰﴾

اور آیا شہر کے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا کہنے لگا اے میری قوم پیروی کرو بھیجے ہوؤں کی

اتَّبِعُوۡا مَنۡ لَّا يَسۡـئَلُكُمۡ اَجۡرًا وَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۲۱﴾

جبکہ وہ پیروی پر تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتے اور وہ ہدایت پر ہیں

## حل لغات دوسرا رکوع ۔ سورۃ یٰسین ۔ پ ۲۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ ۔ اور | اَضۡرِبۡ ۔ بیان کر | لَهُمۡ ۔ ان کے لئے | مَّثَلًا ۔ مثال |
| اَصۡحٰبَ ۔ رہنے والے | الۡقَرۡيَةِ ۔ بستی کی | اِذۡ ۔ جب | جَآءَ ۔ آئے |
| هَا ۔ ان کے پاس | الۡمُرۡسَلُوۡنَ ۔ بھیجے ہوئے | اِذۡ ۔ جب | اَرۡسَلۡنَاۤ ۔ بھیجے ہم نے |

MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِلَیۡهِمۡ۔ان کی طرف | اثۡنَیۡنِ۔دو پیغمبر | فَكَذَّبُوۡ۔تو جھٹلایا انہوں نے | هُمَا۔ان کو |
| فَعَزَّزۡنَا۔تو ہم نے غلبہ دیا | بِثَالِثٍ۔تیسرے سے | فَقَالُوۡۤا۔تو کہا انہوں نے | اِنَّاۤ۔بے شک ہم |
| اِلَیۡكُمۡ۔تمہاری طرف | مُّرۡسَلُوۡنَ۔بھیجے گئے ہیں | قَالُوۡا۔بولے | مَاۤ۔نہیں |
| اَنۡتُمۡ۔تم | اِلَّا۔مگر | بَشَرٌ۔آدمی ہو | مِّثۡلُنَا۔ہمارے جیسے |
| وَ۔اور | مَاۤ۔نہیں | اَنۡزَلَ۔اتاری | الرَّحۡمٰنُ۔رحمٰن نے |
| مِنۡ شَیۡءٍ۔کوئی چیز | اِنۡ۔نہیں | اَنۡتُمۡ۔تم | اِلَّا۔مگر |
| تَكۡذِبُوۡنَ۔جھوٹ بولتے ہو | قَالُوۡا۔انہوں نے کہا | رَبُّنَا۔ہمارا رب | یَعۡلَمُ۔جانتا ہے |
| اِنَّاۤ۔بے شک ہم | اِلَیۡكُمۡ۔تمہاری طرف | لَمُرۡسَلُوۡنَ۔بھیجے گئے ہیں | وَ۔اور |
| مَا۔نہیں | عَلَیۡنَاۤ۔ہم پر | اِلَّا۔مگر | الۡبَلٰغُ۔پہنچانا |
| الۡمُبِیۡنُ۔ظاہر | قَالُوۡۤا۔بولے | اِنَّا۔بے شک ہم نے | تَطَیَّرۡنَا۔بدشگونی لی |
| بِكُمۡ۔تم سے | لَئِنۡ۔اگر | لَّمۡ۔نہ | تَنۡتَهُوۡا۔باز آئے تم |
| لَنَرۡجُمَنَّكُمۡ۔تو ہم سنگسار کریں گے تم کو | | وَ۔اور | لَیَمَسَّنَّكُمۡ۔ضرور پہنچے کا تم کو |
| مِّنَّا۔ہم سے | عَذَابٌ۔عذاب | اَلِیۡمٌ۔دردناک | قَالُوۡا۔انہوں نے کہا |
| طَآئِرُ۔بدشگونی | كُمۡ۔تمہاری | مَّعَكُمۡ۔تمہارے ساتھ ہے | اَئِنۡ۔اگر |
| ذُكِّرۡتُمۡ۔تم نصیحت دیئے جاؤ | بَلۡ۔بلکہ | اَنۡتُمۡ۔تم | قَوۡمٌ۔قوم ہو |
| مُّسۡرِفُوۡنَ۔حد سے بڑھنے والی | وَ۔اور | جَآءَ۔آیا | مِنۡ اَقۡصَا۔دور کنارے |
| الۡمَدِیۡنَةِ۔شہر سے | رَجُلٌ۔ایک آدمی | یَّسۡعٰی۔دوڑتا | قَالَ۔اس نے کہا |
| یٰقَوۡمِ۔اے میری قوم | اتَّبِعُوا۔پیروی کرو | الۡمُرۡسَلِیۡنَ۔پیغمبروں کی | اتَّبِعُوۡا۔تابعداری کرو |
| مَنۡ۔اس کی جو | لَّا۔نہیں | یَسۡئَلُكُمۡ۔مانگتا تم سے | اَجۡرًا۔مزدوری |
| وَّ۔اور | هُمۡ۔وہ | مُّهۡتَدُوۡنَ۔ہدایت پر ہیں | |

## خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع۔سورۃ یٰسین۔پ ۲۲

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡیَةِ ۘ۔اور انہیں مثال دو اس شہر والوں کی۔

یہ شہر انطاکیہ تھا۔اس کی شان یہ تھی کہ اس میں چشمہ اور پہاڑ کافی تھے اس شہر کا دور بارہ میل میں تھا اس کی شہر پناہ سنگین تھی۔

اِذۡ جَآءَهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۳﴾۔جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے آئے۔

جن کے نام صادق اور صدوق تھے اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری تھے آپ نے انہیں ہدایت فرما کر انطاکیہ بھیجا تھا اس لئے کہ یہ لوگ بت پرست تھے۔انہوں نے وہاں پہنچ کر انہیں بتایا کہ ہم دعوت حق دینے آئے ہیں۔شہر کے کنارے انہیں ضعیف العمر بزرگ ملے جن کا نام حبیب نجار تھا بکریاں چراتے تھے۔انہوں نے ان سے پوچھا کہ تم کیسے آئے ہو اور

www.waseemziyai.com

کہاں سے آئے ہو۔

انہوں نے بتایا کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرستادہ ہیں ہماری ہدایت صرف یہ ہے کہ یہ قوم بت پرستی چھوڑ کر ایک وحدہ لاشریک کی پیروی کرے۔

حبیب نجار نے اس پر نشانی طلب کی انہوں نے کہا نشانی یہ ہے کہ ہم بیماروں کو صحت یاب کرتے ہیں نابینا کو بینا کرتے ہیں مبروص یعنی برص جسے پنجابی میں پھلبہری کہتے ہیں اسے صحت یاب کر دیتے ہیں۔

چنانچہ حبیب نجار کا ایک بیٹا دو سال سے بیمار تھا انہوں نے اسے پیش کیا فرستادوں نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ تندرست ہو گیا حبیب یہ دیکھ کر ایمان لے آئے۔

یہ خبر آبادی میں مشہور ہو گئی اور ایک کثیر جماعت نے ان کے ہاتھ سے شفا پائی حتیٰ کہ یہ خبر بادشاہ تک پہنچی اس نے انہیں طلب کر لیا اور ان سے دریافت کیا کہ ہمارے معبودوں کے سوا بھی کوئی اور معبود ہے جس کی طرف تم بلاتے ہو۔

انہوں نے بیبا کانہ جواب دیا کہ ہاں وہ معبود وہ ہے جس نے تجھے اور تیرے بتوں کو پیدا کیا اس پر لوگ بگڑ گئے اور ان کے درپے ہو گئے غرض کہ انہیں مارا پیٹا اور بادشاہ نے انہیں قید کر دیا۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ قصہ سنا تو حضرت شمعون کو انطاکیہ بھیجا اور فرمایا تم اجنبی بن کر ان کی رہائی کی تدبیر کرو۔

آپ بالکل اجنبیانہ انداز سے انطاکیہ پہنچے اور حکمت عملی سے مصاحبین و وزراء سے ملے اور ان میں ایسے خلط ملط ہوئے کہ دوستانہ تعلقات ہو گئے۔

شدہ شدہ اپنی رسائی بادشاہ تک پیدا کر لی بادشاہ ان سے مانوس ہو گیا۔

ایک روز باتیں کرتے ہوئے حضرت شمعون نے پوچھا کہ وہ دو آدمی جو قید کئے گئے ہیں آپ نے ان کی بات بھی سنی یا یونہی سنی سنائی پر انہیں قید کیا ہے۔

بادشاہ بولا میری ان کی گفتگو تفصیلی نہیں ہوئی جب انہوں نے نیا خدا اور نیا دین ظاہر کیا تو مجھے غصہ آ گیا اور میں نے قید کر دیا۔

حضرت شمعون نے مشورۃً فرمایا کہ بادشاہ کا خیال ہو تو انہیں بلایا جائے اور معلوم کیا جائے کہ ان کا دعویٰ ہی دعویٰ ہے یا ان کے پاس کوئی برہان بھی ہے۔

مشورہ معقول سمجھ کر بادشاہ نے انہیں بلایا اور پوچھا کہ تمہیں کس نے بھیجا ہے وہ بولے اس اللہ نے جو خالق کل اور مالک کل ہے اور رزاق مطلق ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔

حضرت شمعون نے فرمایا اس کی کچھ مختصر صفت بیان کرو انہوں نے کہا وہ فعال لما یرید ہے اور احکم الحاکمین ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

حضرت شمعون نے فرمایا تمہارے دعویٰ کی صداقت پر کیا نشانی ہے۔

دونوں بولے جو بادشاہ چاہے ہم وہی پیش کریں گے۔

بادشاہ نے ایک اندھا لڑکا بلایا اور کہا اس کی آنکھیں ٹھیک کرا دو انہوں نے دعا کی اور وہ انکھیارا ہو گیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

اس کے بعد حضرت شمعون نے بادشاہ سے فرمایا کہ اب ہمیں اس کے جواب میں اپنے بتوں سے کہنا چاہئے کہ وہ بھی ایسا ہی ایک اندھا سوانکھا کریں تاکہ تیری عزت بھی ہو اور ان کی بھی۔

بادشاہ نے حضرت شمعون سے کہا آپ سے کیا چھپاؤں اور کیوں چھپاؤں، حقیقت یہ ہے کہ ہمارے معبود تو خود آنکھ نہیں رکھتے دوسرے کو آنکھ کہاں سے دیں گے ان کی نہ زبان ہے نہ کان پھر وہ کسی کا نہ کچھ بگاڑ سکتے ہیں نہ کسی کا کچھ بنا سکتے ہیں۔

پھر بادشاہ نے ان دونوں حواریوں سے کہا اگر تمہارا خدا مردے زندہ کر دے تو ہم اس پر ایمان لے آئیں گے۔

حواری بولے مردہ زندہ کرنا ہی نہیں وہ تو ایسا قادر ہے کہ جو تو چاہے وہ کر دے گا۔

بادشاہ نے ایک زمیندار کے لڑکے کو منگوایا جسے مرے ہوئے سات دن ہو چکے تھے اس کا جسم پھول گیا تھا لاش متعفن تھی حواریوں سے کہا اسے زندہ کرا دو۔

حواریوں نے دعا کی بحکم الٰہی وہ زندہ ہو گیا۔

اس سے بادشاہ نے پوچھا کہ مرنے کے بعد تو کہاں تھا؟

لڑکا بولا میں مشرک تھا مجھے جہنم کی سات وادیوں میں داخل کیا گیا تھا۔

میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ جس دین پر تم لوگ ہو یہ بہت برا دین ہے۔ تم ایمان لاؤ میں بھی ایمان لاتا ہوں۔ میرے لئے ابواب سماویہ کھلے اور ایک حسین جوان مجھے نظر آیا جس نے ان تینوں آدمیوں کی اتباع کی تعلیم دی۔

اور میرا واقعہ یہ ہے کہ جو میں نے بیان کر دیا۔

بادشاہ نے پوچھا وہ تین کون ہیں۔

حضرت شمعون کی طرف اشارہ کر کے لڑکا بولا یہ

اور حواریوں کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا اور دو یہ ہیں۔

بادشاہ نے حیرت میں آ کر متعجبانہ طور سے دیکھنا شروع کیا۔

حضرت شمعون سمجھ گئے کہ زندہ شدہ لڑکے کی بات بادشاہ پر اثر کر گئی ہے۔

پھر آپ نے بھی اسے نصیحت کی حتیٰ کہ وہ ایمان لے آیا اور اس کی قوم کے کچھ آدمی ایمان لے آئے اور کچھ سرکش رہے ان پر ایسا عذاب آیا کہ ہلاک ہو گئے چنانچہ اس قصہ کو اجمالاً بیان فرمایا گیا جیسا کہ ارشاد ہے:

**اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا** ۔ جب ہم نے بھیجے ان کی طرف دو تو تکذیب کی انہوں نے ان دونوں کی

یہ دو جن کا ذکر ہے بقول وہب حواری تھے ایک کا نام یوحنا تھا اور دوسرے کا نام بولس۔

اور بقول کعب ان کا نام ایک کا صادق تھا اور دوسرے کا صدوق۔ تو جب انہیں جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

**فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾** ۔

تو ہم نے تیسرے سے ان پر زور دیا اور تینوں نے انطاکیہ والوں سے کہا کہ بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

عززنا سے مراد تقویت و طاقت ہے گویا ارشاد ہے کہ ہم نے حضرت شمعون کو ان کا تیسرا ساتھی بنا کر بھیجا کہ ان دو کو تائید حاصل ہو۔ اب یہ تینوں نے فرمایا کہ ہم تمہاری ہدایت کے لئے بھیجے گئے ہیں تو قوم بولی جس کا ذکر آگے آتا ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قَالُوْا مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَ مَاۤ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ۔

بولے تم کیا ہو ہمارے جیسے آدمی اور رحمٰن نے کچھ نہ اتارا تم کچھ نہیں مگر نرا جھوٹ بول رہے ہو۔

جب صادق، صدوق اور شمعون نے خلاف جواب سنا تو بولے اور بلام تاکید کہنے لگے جس کا ذکر آگے آرہا ہے:

قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ ۔

وہ تینوں بولے ہمارا رب جانتا ہے کہ بے شک ہم ضرور تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

وَ مَا عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾ ۔اور ہمارے ذمہ صاف حکم پہنچادینا ہے۔

یعنی دلائل واضحہ اور براہین ساطعہ سے تمہیں بتادیں کہ وہ مردوں کو جلانے والا اور اندھوں کو انکھیارا کرنے والا ہے اس پر بھی وہ راست پر نہ آئے تو امساک باراں کا عذاب ان پر آیا جس سے یہ ہوا کہ قبول ہدایت کی بجائے اور بگڑ گئے حتیٰ کہ کہنے لگے۔

قَالُوْۤا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾ ۔

بولے ہم تمہیں منحوس قدم سمجھتے ہیں اب سمجھ لو اگر تم باز نہ آئے تو ہم ضرور تمہیں پتھروں سے ماریں گے اور تمہیں بے شک ہمارے ہاتھوں دکھ پہنچے گا۔

بدشگونی یا نحوست سے یہ مراد ہے کہ جب سے تم ہمارے اندر آئے ہو بارش بند ہوگئی یہ تمہاری نحوست ہے حالانکہ امساک باراں کی وجہ ان کی سرکشی تھی جب انہوں نے ہدایت قبول نہ کی تو امساک باراں کا عذاب ان پر آیا۔ چنانچہ حواریوں نے انہیں جواب دیا:

قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ ۔

حواریوں نے فرمایا کہ تمہاری بدشگونی اور نحوست تمہارے بداعمال کی وجہ سے تمہارے ساتھ ہے کیا جب تمہیں نصیحت کی گئی تو اس سے بدشگونی لیتے ہو بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو۔

یعنی جب تمہیں اسلام کی دعوت دی گئی تو تم چمکتے ہوئے اس آواز سے بدک گئے اور اپنی گمراہی اور طغیان میں پڑ گئے ہو یہ تمہاری نحوست ہے۔

وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰى ۔اور آیا شہر انطاکیہ کے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا۔

یعنی حبیب نجار جو شہر کے کنارے ایک پہاڑ کے غار میں رہتے تھے جب انہوں نے سنا کہ قوم کے لوگ ان بھیجے ہوئے حواریوں کی تکذیب کر رہے ہیں تو وہ غار سے نکل کر دوڑے ہوئے قوم میں تشریف لائے۔

قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ ۙ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْــٴَـلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾ ۔

اور کہنے لگے اے میری قوم! پیروی کرو ان کی جو بھیجے ہوئے ہیں اور ان کی پیروی کرو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں۔

یعنی حبیب نجار نے قوم کو ہدایت کی اور بتایا کہ یہ تم سے کچھ نہیں مانگتے بلکہ تمہاری خیراندیشی میں تمہیں نصیحت فرماتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## اس رکوع کی خاص لغات کی تصریح ملاحظہ فرمائیں

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا ۔قرآن کریم میں ضرب المثل کا استعمال دو معنی میں ہوا ہے ایک کسی حالت غریبہ کو ایسی حالت کے ساتھ، جو پہلی حالت کی مانند ہے، تطبیق دینے میں۔

دوسری کسی حالت غریبہ کو بے قصد تطبیق لوگوں کے لئے بیان کرنے میں پہلی کی مثال ہے: ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۔اور دوسری کی وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ہے۔

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ ۔عَزَّزْنَا محاورہ میں قَوَّيْنَا کے معنی میں بولا جاتا ہے۔عَزَّزَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ۔

اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۔طیرہ بدشگونی کے معنی میں آتا ہے جیسے حدیث میں ہے: لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ۔

لَنَرْجُمَنَّكُمْ ۔رجم کہتے ہیں پتھروں سے مارنے کو۔

قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۔مسرف حد سے بڑھنے والے کو کہتے ہیں۔

اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ ۔اقصا کنارے کا پرلا حصہ مراد ہے۔

## مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع-سورۃ یٰسین-پ ۲۲

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۔اور مثال میں بتائیں انہیں قریہ والوں کا حال۔

یعنی انہیں ڈر سنائیں اور مثال دیجئے۔ وَضَرْبُ الْمَثَلِ يُسْتَعْمَلُ تَارَةً فِيْ تَطْبِيْقِ حَالَةٍ غَرِيْبَةٍ بِاُخْرٰى مِثْلِهَا كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ۔

وَاُخْرٰى فِيْ حَالَةٍ غَرِيْبَةٍ وَبَيَانِهَا لِلنَّاسِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ اِلٰى تَطْبِيْقِهَا لِيُظْهِرَهٗ لَهَا كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۔اس کی تصریح ہم خلاصہ تفسیر میں بیان کر چکے ہیں۔

اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ ۔جب آئے اس قریہ میں بھیجے ہوئے۔

یہ بدل اشتمال ہے اصحاب قریہ سے یہاں اِذْ جَآءَهَا فرمایا۔اِذْ جَآءَهُمْ نہیں فرمایا۔اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ وہ مرسلین اس قریہ کی قیام گاہ پر آئے۔

اور یہ بھیجے ہوئے جو آئے تھے وہ قتادہ وغیرہ اجلہ مفسرین کے نزدیک حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بھیجے ہوئے حواری تھے بَعَثَهُمْ حِيْنَ رُفِعَ اِلَى السَّمَآءِ ۔آپ نے انہیں اس وقت بھیجا جبکہ آپ آسمان کی طرف گئے۔

وَنِسْبَةُ اِرْسَالِهِمْ اِلَيْهِ تَعَالٰى فِيْ قَوْلِهٖ سُبْحَانَهٗ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ ۔اوران کے بھیجنے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف آیہ کریمہ میں ہے جیسا کہ ارشاد ہے: جب ہم نے بھیجا اس قریہ والوں کی طرف ان دو کو یہ اس بنا پر ہے کہ ان کا بھیجنا بحکم الٰہی تھا۔

اور سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ هُمْ رُسُلُ اللّٰهِ تَعَالٰى یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہی تھے۔

اور بعض اجلہ مفسرین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اتباع شریعت عیسٰی علیہ السلام پر بھیجا تھا جیسے ہارون علیہ السلام کو حضرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

موسیٰ علیہ السلام کا خلیفہ فرمایا چنانچہ ارشاد ہوا:

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾۔

جب ہم نے بھیجا ان کی طرف دو کو تو جھٹلایا انہوں نے تو ہم نے قوت دی انہیں تیسرے کے ساتھ تو وہ بولے ہم تمہاری طرف بھیجے ہوئے ہیں۔

تو چونکہ اہل قریہ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ بشریت منافی رسالت ہے بنابریں وہ جھٹلانے پر آمادہ ہوئے تو انہوں نے انہیں کہا ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں۔

وَاسْتَدَلَّ الْبَعْضُ عَلٰى ذٰلِكَ بِظُهُوْرِ الْمُعْجِزَةِ كَاِبْرَآءِ الْاَكْمَهِ وَاِحْيَاءِ الْمَيِّتِ عَلٰى اَيْدِيْهِمْ كَمَا جَآءَ فِيْ بَعْضِ الْاٰثَارِ وَالْمُعْجِزَةُ مُخْتَصَّةٌ بِالنَّبِيِّ عَلٰى مَا قُرِءَ فِي الْكَلَامِ۔

اسی بنا پر بعض نے ان پر استدلال کیا ظہور معجزہ کی وجہ میں نبوت کا جیسا کہ انہوں نے اندھا انکھیارا کیا اور ان کے سامنے مردہ زندہ کیا جیسا کہ بعض احادیث سے ثابت ہے۔

اور معجزہ کے متعلق ارباب کلام یہ عقیدہ بتاتے ہیں کہ وہ مختص بالنبی ہوتا ہے۔

حالانکہ معجزہ اور کرامت دونوں کا ظہور یکساں ہوتا ہے البتہ اگر نبی سے سرزد ہو تو معجزہ ہے اور اگر ولی سے صادر ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں۔

لہٰذا اگر وہ حواری مانے جائیں تو بطریق کرامت ان سے یہ خرق عادت ظاہر ہوا اور اگر انہیں رسول الٰہی مانا جائے تو مذکورہ امور معجزہ مانے جائیں گے۔

اب یہ سوال کہ وہ کون تھے ان کے نام کیا تھے؟

اس پر ایک قول تو یہ ہے کہ ایک کا نام یوحنا تھا اور دوسرے کا نام بولس تھا۔

اور مقاتل کہتے ہیں ایک کا نام تومان تھا اور دوسرے کا بولس۔

اور شعیب الجبائی کہتے ہیں ایک کا نام شمعون تھا اور دوسرے کا نام یوحنا۔

اور وہب اور کعب فرماتے ہیں ایک کا نام صادق تھا اور دوسرے کا نام صدوق تھا۔

ایک اور قول ہے کہ ایک کا نام ناروص تھا اور دوسرے کا نام ماروص۔

اور یہ اس قریہ میں اس وقت تشریف لائے تھے جب یہ سب کے سب بت پرست تھے۔

اور فَعَزَّزْنَا پر آلوسی فرماتے ہیں: اَیْ قَوَّيْنَاهُمَا وَشَدَّدْنَا۔ قوت دی ہم نے ان دو کو تیسرے سے اور مضبوط کیا۔

محاورہ بتاتے ہیں: يُقَالُ تَعَزَّزَ لَحْمُ النَّاقَةِ اِذَا صَلُبَ۔ جب اونٹنی کا گوشت سخت ہو جائے تو کہتے ہیں: تَعَزَّزَ لَحْمُ النَّاقَةِ۔

اور محاورہ ہے جب بارش سے زمین نرم ہو جائے تو بولتے ہیں: عَزَّزَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ۔

اور سخت زمین کو ارض عزاز بولتے ہیں۔

اور یہ تیسرے بروایت ابن عباس شمعون الصفا تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور بعض نے کہا سمعان تھے۔

اور وہب و کعب کہتے ہیں وہ تیسرے شلوم تھے۔

اور شعیب جبائی کے نزدیک وہ بولس تھے۔

تو اہل انطا کیہ اپنے عقیدہ کے موافق ان سے بولے:

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾۔

(جب ہم نے بھیجا تو) وہ کہنے لگے تم ہمارے جیسے بشر ہی تو ہو اور رحمٰن نے کچھ نازل نہیں فرمایا تم نرے جھوٹے ہو۔

یعنی تم پر کوئی وحی نہیں آئی اور تم ہماری مثل بشر ہو کر نبی و رسول کیسے ہو سکتے ہو۔ اس بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ وہ بت پرست تھے لیکن الوہیت خداوندی اور بتوں کے قائل تھے ان کا انکار اگر تھا تو رسالت اور توہب سے تھا اور بتوں سے توسل کے قائل تھے چنانچہ وہ کہتے تھے: لَا اِلٰهَ وَ رِسَالَتُهٗ۔

چنانچہ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ وہ کہتے تھے: اَلَنَا اِلٰهٌ سِوٰى اٰلِهَتِنَا۔ کیا ہمارا کوئی اور خدا ہو سکتا ہے سوا ہمارے معبودوں کے جو بت تھے۔

اسی وجہ میں وہ کہہ بیٹھے: اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ۔ تم کچھ نہیں مگر نرے جھوٹے ہو اور وہ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ محض حکایۃً کہتے تھے۔

اس پر ان مرسلوں نے تیسری بار لام تاکید کے ساتھ اپنا دعویٰ مؤکد کیا۔ اور فرمایا:

قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

فرمایا انہوں نے ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف ضرور بھیجے ہوئے ہیں۔

یہ استشہاد بعلم اللہ فرما کر اپنا مرسل ہونا ثابت کیا گویا فرمایا: رَبُّنَا یَعْلَمُ لَا اَنْتُمْ۔ ہمارا رب جانتا اگرچہ تم نہیں جانتے کہ ہم ضرور تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں پھر فرمایا:

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾۔ اور ہمارے ذمہ کچھ نہیں سوا ظاہر تبلیغ دین حق کے پہنچانا۔

یعنی اگر تم ہماری ہدایت اور نصیحت قبول کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر قبول نہ کرو گے تو ہم اپنے عہدہ سے سبک سار ہو گئے ہم پر تمہاری گمراہی و انکار کا کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔

اور ان کو ابراء اکمہ اور احیاء میت کا دعویٰ پیش کیا۔

یہ معجزہ اس صورت میں مانا جائے گا جبکہ انہیں رسول تسلیم کر لیا جائے۔ ورنہ عادت کے خلاف امور بطریق کرامت مانے جا سکتے ہیں۔

مختصر یہ کہ جب ان دو کو قید کر لیا تو حضرت شمعون اجنبی بن کر تشریف لائے جس کی تفصیل ہم خلاصہ تفسیر میں بیان کر چکے ہیں۔

اور شاہ انطا کیہ معہ اکثر قوم کے لوگوں کے مشرف بہ اسلام ہو گیا تو سرکش لوگ اپنی ضد پر اڑے رہے اور ان کے پاس جواب نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر امساک باراں فرمایا جیسا کہ مقاتل کا قول ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور بعض نے کہا: اَسْرَعَ فِيْهِمُ الْجُذَامُ عِنْدَ تَكْذِيْبِهِمُ الرُّسُلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ان پر جذام یعنی کوڑھ مسلط ہو گیا تکذیب رسل کرام علیہم السلام کی سزا میں تو کہنے لگے:

قَالُوْۤا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾

ہم تم سے بدشگونی لیتے ہیں اور تمہیں منحوس کہتے ہیں اگر تم اس تبلیغ و ہدایت سے باز نہ آئے تو تمہیں پتھر ماریں گے اور ضرور ہم تمہیں سخت عذاب اور تکلیف پہنچائیں گے۔

تطیر اصل میں نحوست اور بدشگونی کے معنی میں مستعمل ہے۔

اور رجم پتھروں سے ہلاک کرنے کو کہتے ہیں۔

تو اس قسم کی دھمکیاں انہوں نے دیں۔

اس کے جواب میں انہوں نے بے پروا ہو کر جواب دیا:

قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

انہوں نے فرمایا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے (کہ کفر میں پڑے ہو یہ بدشگونی اسی وجہ میں لے رہے ہو) کہ ہم نے نصیحت کی (تو تم بگڑ گئے اور ہدایت سے بدک گئے در حقیقت) تم حد سے بڑھ جانے والے لوگ ہو۔

یعنی تمہاری عادت میں اسراف اور حد سے متجاوز ہونا اور اپنی معصیت شعاری میں منہمک رہنا ہے اسی وجہ میں تم بدشگونی لیتے ہو۔

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى۔ اور آیا شہر کے بعید حصہ سے ایک شخص بھاگا ہوا۔

یہاں رَجُلٌ پر تنوین تعظیمی ہے۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ تنوین تنکیر ہو کہ اس سے اس امر کا اظہار ہو کہ وہ بھیجے ہوئے انہیں نہیں پہچان سکے تھے (کہ وہ کون ہے)

ان کا نام ابن عباس اور ابی مجاز اور کعب احبار اور مجاہد اور مقاتل، حبیب نجار بتاتے ہیں۔ یہ اسرائیل کے بیٹے تھے چنانچہ روح المعانی میں ہے:

وَاسْمُهٗ عَلٰى مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِيْ مَجَازٍ وَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ وَ مُجَاهِدٍ وَّ مُقَاتِلٍ حَبِيْبٌ وَ هُوَ ابْنُ اِسْرَائِيْلَ۔

اور بعض نے کہا: وہ ابن مری تھے۔

وَكَانَ عَلَى الْمَشْهُوْرِ نَجَّارًا۔

وَقِيْلَ كَانَ حَرَّاثًا۔

وَقِيْلَ كَانَ قَصَّارًا۔

وَقِيْلَ كَانَ اِسْكَافًا۔

وَقِيْلَ نَحَاتًا لِلْاَصْنَامِ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَيُمْكِنُ اَنْ يَّكُوْنَ جَامِعًا لِهٰذِهِ الصِّفَاتِ۔

بعض نے کہا وہ مری کے بیٹے تھے۔

یوں مشہور تر کھان تھے۔

ایک قول ہے وہ کاشتکار تھے۔

ایک قول ہے کہ دھوبی تھے۔

بعض نے کہا کہ وہ موچی کا کام کرتے تھے۔

بعض نے کہا کہ وہ بت تراش تھے۔

اور ممکن ہے وہ ان تمام صفات کے جامع ہوں۔

ان کے حالات میں بعض نے لکھا ہے: اِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَارٍ مُّؤْمِنًا يَّعْبُدُ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ فَلَمَّا سَمِعَ اَنَّ قَوْمَهٗ كَذَّبُوا الرُّسُلَ جَاءَ يَسْعٰى اَيْ يَعْدُوْ وَيُسْرِعُ فِيْ مَشْيِهٖ حِرْصًا عَلٰى نُصْحِ قَوْمِهٖ۔ یہ ایک غار میں رہتے تھے مومن تھے اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ انہوں نے جب سنا کہ قوم نے ان مرسلین کو جھٹلایا تو وہ دوڑتے ہوئے دور سے آئے قوم کو نصیحت کرنے کی غرض سے۔

وَقِيْلَ اِنَّهٗ سَمِعَ اَنَّ قَوْمَهٗ عَزَمُوْا عَلٰى قَتْلِ الرُّسُلِ فَقَصَدَ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالذَّبِّ عَنْهُمْ فَسَعٰى هٰهُنَا مِثْلَهَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا۔

ایک قول ہے کہ جب حبیب نے سنا کہ ان کی قوم ان تینوں کے قتل پر آمادہ ہے تو روکنے کے لئے انہوں نے اللہ کے حضور دعا کی کہ وہ اس ارادے سے باز آئیں اور دوڑے ہوئے قوم میں آئے جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے کہ ان کے لئے وہ دوڑتا ہوا آیا۔

ابن ابی لیلیٰ سے بحر میں مروی ہے کہ سُبَّاقُ الْاُمَمِ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَكْفُرُوْا قَطُّ طَرْفَةَ عَيْنٍ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَصَاحِبُ يٰسٓ وَمُؤْمِنُ اٰلِ فِرْعَوْنَ۔

پہلی امتوں میں تین ہیں کہ جنہوں نے قطعاً کفر نہ کیا۔ حضرت علی بن ابی طالب اور صدیق اکبر اور ایک آل فرعون کا مومن۔

زمخشری کہتے ہیں: اِنَّهٗ مِمَّنْ اٰمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اٰمَنَ تُبَّعُ الْاَكْبَرُ وَوَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ وَغَيْرُهُمَا۔

وہ ان لوگوں میں سے ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے جیسے تبع اکبر اور ورقہ بن نوفل وغیرہما۔ رضی اللہ عنہم

ایک قول ہے کہ حبیب نجار کو جذام تھا ان کی قیام گاہ شہر سے باہر تھی یہ ستر سال تک بت پوجتے رہے اور اپنے جذام یعنی کوڑھ سے نجات کی دعا کرتے رہے مگر اچھے نہ ہوئے۔

تو جب ان حواریوں نے انہیں دعوت اسلام دی تو حبیب نجار نے ان سے کہا تمہاری صداقت پر کیا دلیل ہے؟

حواریوں نے کہا کہ ہم اپنے رب قادر سے جس مریض کے لئے دعا کرتے ہیں تو وہ صحت یاب ہو جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

توحبیب نے اپنے مرض کے لئے کہا انہوں نے دعا کی وہ فوراً صحت یاب ہو گئے اور کہنے لگے:

اِنَّ هٰذَا لَعَجَبًا لِیْ سَبْعُوْنَ سَنَةً اَدْعُوْا هٰذِهِ الْاٰلِهَةَ فَلَمْ تَسْتَطِعْ تَفْرِیْجَهٗ فَكَیْفَ یُفَرِّجُهٗ رَبُّكُمْ فِیْ غَدَاةٍ وَّاحِدَةٍ۔

یہ عجیب بات ہے کہ مجھے ستر سال دعا کرتے ہو گئے ان بتوں سے تو وہ قطعاً مرض سے نجات دینے پر قادر نہ ہوئے اور تمہارا رب ایسا ہے کہ مجھے ایک صبح میں ہی اس مہلک مرض سے نجات دیتا ہے۔

حواری بولے: رَبُّنَا عَلٰی مَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ وَّ هٰذِهٖ لَا تَنْفَعُ شَیْئًا وَّ لَا تَضُرُّ۔ ہمارا رب جو چاہے اس پر قادر ہے اور یہ بت نہ کچھ نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان۔

فَاٰمَنَ وَدَعَوْا رَبَّهُمْ سُبْحٰنَهٗ فَكَشَفَ عَزَّوَجَلَّ مَا بِهٖ كَاَنْ لَّمْ یَكُنْ بِهٖ بَاْسٌ۔ تو وہ ایمان لے آئے اور حواریوں سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تکلیف ایسی دفع کی کہ گویا کبھی وہ تکلیف ہی نہ تھی۔

پھر حبیب اپنی کمائی اساس البیت لے آئے اور شام تک اپنا آدھا مال صدقہ کر دیا اور آدھا اپنے لئے رکھ لیا۔

تو جب قوم ان مرسلین کے قتل پر آمادہ ہوئی تو یہ آبادی کے کنارے سے دوڑتے ہوئے پہنچے تو فرمانے لگے:

قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْــٴَـلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾۔

بولے اے میری قوم! پیروی کرو ان کی جو مرسلین ہیں اور تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں۔

یعنی انہیں کسی معاوضہ کا لالچ نہیں بلکہ صرف لوجہ اللہ تبلیغ ہدایت کرتے ہیں لہٰذا ایسے خالص و مخلص لوگوں کا اتباع کرو جن کے ذریعہ تم بھی ہدایت پر آجاؤ۔

اس پر قوم نے حبیب نجار سے کہا تو کیا تو بھی ان کے دین پر ہے اور ان کے معبود پر ایمان لے آیا ہے؟ اس کے جواب میں حبیب نجار نے فرمایا:

بحمد اللہ وفضلہ بائیسواں پارہ تفسیر کا ختم ہوا

فقیر قادری ابو الحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی

۱۹۵۷ء

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

# پارہ نمبر ۲۳

## بامحاورہ ترجمہ نصف دوسرا رکوع ۔ سورۃ یٰسین ۔ پ ۲۳

وَمَا لِیَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۲﴾
اور مجھے کیا ہوا کہ نہ پوجوں اسے جس نے مجھے پیدا کیا اور تمہیں اسی کی طرف پلٹنا ہے

ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اٰلِہَۃً اِنۡ یُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّیۡ شَفَاعَتُہُمۡ شَیۡئًا وَّ لَا یُنۡقِذُوۡنِ ﴿۲۳﴾
کیا میں اختیار کروں اس کے سوا اور خدا اگر چاہے رحمٰن میرا کچھ برا تو نہ مستغنی کرے گی ان بتوں کی سفارش مجھے اور نہ وہ مجھے بچا سکیں گے

اِنِّیۡۤ اِذًا لَّفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۴﴾
میں بے شک ایسی صورت میں کھلی گمراہی میں ہوں

اِنِّیۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّکُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ﴿۲۵﴾
میں ایمان لایا تمہارے رب پر تو سنو

قِیۡلَ ادۡخُلِ الۡجَنَّۃَ ؕ قَالَ یٰلَیۡتَ قَوۡمِیۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾
اس سے فرمایا گیا جنت میں داخل ہو۔ کہا اس نے اے کاش میری قوم جانتی

بِمَا غَفَرَ لِیۡ رَبِّیۡ وَ جَعَلَنِیۡ مِنَ الۡمُکۡرَمِیۡنَ ﴿۲۷﴾
جیسی بخشش کی میری میرے رب نے اور مجھے کیا عزت والوں میں

وَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰی قَوۡمِہٖ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ مَا کُنَّا مُنۡزِلِیۡنَ ﴿۲۸﴾
اور نہیں اتارا ہم نے اس کی قوم پر اس کے بعد کوئی لشکر آسمان سے اور نہ ہم لشکر اتارنے والے تھے

اِنۡ کَانَتۡ اِلَّا صَیۡحَۃً وَّاحِدَۃً فَاِذَا ہُمۡ خٰمِدُوۡنَ ﴿۲۹﴾
وہ تو بس ایک ہی چیخ تھی تو وہ ٹھنڈے پڑ کر رہ گئے

یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ ۚؑ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ﴿۳۰﴾
حسرت ان بندوں پر جب آتا ہے ان کے پاس کوئی رسول تو ماننے کی بجائے ان کا استہزاء ہی کرتے ہیں

اَلَمۡ یَرَوۡا کَمۡ اَہۡلَکۡنَا قَبۡلَہُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ اَنَّہُمۡ اِلَیۡہِمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۳۱﴾
کیا نہ دیکھا انہوں نے کہ ہم نے کتنی ہلاک کر دیں ان سے پہلی جماعتیں کہ وہ اب ان کی طرف پلٹنے والے نہیں

وَ اِنۡ کُلٌّ لَّمَّا جَمِیۡعٌ لَّدَیۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۲﴾ؑ
اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے پاس حاضر کئے جائیں گے

## حل لغات نصف دوسرا رکوع ۔ سورۃ یٰسین ۔ پ ۲۳

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ ۔ اور | مَا ۔ کیا ہے | لِیَ ۔ مجھے کہ | لَآ ۔ نہ |
| اَعۡبُدُ ۔ پوجا کروں | الَّذِیۡ ۔ اس کی جس نے | فَطَرَ ۔ پیدا کیا | نِیۡ ۔ مجھ کو |
| وَ ۔ اور | اِلَیۡہِ ۔ اس کی طرف | تُرۡجَعُوۡنَ ۔ تم لوٹائے جاؤ گے | ءَ ۔ کیا |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَتَّخِذُ ۔ پکڑوں میں | مِنْ دُوْنِہٖٓ ۔ اس کے سوا | اٰلِھَۃً ۔ معبود | اِنْ ۔ اگر |
| یُّرِدْنِ ۔ چاہے میرے متعلق | الرَّحْمٰنُ ۔ رحمٰن | بِضُرٍّ ۔ کوئی تکلیف | لَّا ۔ نہ |
| تُغْنِ ۔ بچائے گی | عَنِّیْ ۔ مجھے | شَفَاعَتُھُمْ ۔ ان کی شفاعت | شَیْئًا ۔ کچھ بھی |
| وَّ ۔ اور | لَا ۔ نہ | یُنْقِذُوْنِ ۔ مجھے بچائیں | اِنِّیْٓ ۔ بے شک میں |
| اِذًا ۔ اس وقت | لَّفِیْ ۔ بیچ | ضَلٰلٍ ۔ گمراہی | مُّبِیْنٍ ۔ ظاہر میں ہوں گا |
| اِنِّیْٓ ۔ بے شک میں | اٰمَنْتُ ۔ ایمان لایا | بِرَبِّکُمْ ۔ تمہارے رب پر | فَاسْمَعُوْنِ ۔ تو سنو |
| قِیْلَ ۔ کہا گیا | ادْخُلِ ۔ داخل ہو جا | الْجَنَّۃَ ۔ جنت میں | قَالَ ۔ کہنے لگا |
| یٰلَیْتَ ۔ اے کاش | قَوْمِیْ ۔ میری قوم | یَعْلَمُوْنَ ۔ جانتی | بِمَا ۔ جو |
| غَفَرَ ۔ بخشا | لِیْ ۔ مجھ کو | رَبِّیْ ۔ میرے رب نے | وَ ۔ اور |
| جَعَلَنِیْ ۔ بنایا مجھ کو | مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ ۔ عزت والوں سے | | وَ ۔ اور |
| مَآ ۔ نہ | اَنْزَلْنَا ۔ اتارا ہم نے | عَلٰی ۔ اوپر | قَوْمِہٖ ۔ اس کی قوم کے |
| مِنْ بَعْدِہٖ ۔ اس کے بعد | مِنْ جُنْدٍ ۔ کوئی لشکر | مِّنَ السَّمَآءِ ۔ آسمان سے | وَ ۔ اور |
| مَا ۔ نہیں | کُنَّا ۔ تھے ہم | مُنْزِلِیْنَ ۔ اتارنے والے | اِنْ ۔ نہیں |
| کَانَتْ ۔ تھی | اِلَّا ۔ مگر | صَیْحَۃً ۔ چنگھاڑ | وَّاحِدَۃً ۔ ایک |
| فَاِذَا ۔ تو ناگہاں | ھُمْ ۔ وہ | خٰمِدُوْنَ ۔ بجھ گئے | یٰحَسْرَۃً ۔ اے حسرت |
| عَلَی ۔ اوپر | الْعِبَادِ ۔ بندوں کے | مَا ۔ نہ | یَاْتِیْھِمْ ۔ آیا ان کے پاس |
| مِّنْ رَّسُوْلٍ ۔ کوئی رسول | اِلَّا ۔ مگر | کَانُوْا ۔ تھے | بِہٖ ۔ اس سے |
| یَسْتَھْزِءُوْنَ ۔ ٹھٹھا کرتے | اَ ۔ کیا | لَمْ ۔ نہ | یَرَوْا ۔ دیکھا انہوں نے |
| کَمْ ۔ کتنے | اَھْلَکْنَا ۔ ہلاک کئے ہم نے | قَبْلَھُمْ ۔ ان سے پہلے | مِّنَ الْقُرُوْنِ ۔ زمانے |
| اَنَّھُمْ ۔ بے شک وہ | اِلَیْھِمْ ۔ ان کی طرف | لَا ۔ نہیں | یَرْجِعُوْنَ ۔ لوٹتے |
| وَ ۔ اور | اِنْ ۔ بے شک | کُلٌّ ۔ ہر ایک | لَّمَّا ۔ اس وقت |
| جَمِیْعٌ ۔ اکٹھے ہو کر | لَّدَیْنَا ۔ ہمارے پاس | مُحْضَرُوْنَ ۔ حاضر کئے جائیں | |

## خلاصہ تفسیر نصف دوسرا رکوع ۔ سورۃ یٰسٓ ۔ پ ۲۳

وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ۔

(حبیب نجار نے اپنی قوم سے فرمایا) اور مجھے کیا ہوا کہ نہ پوجوں میں اسے جس نے مجھے پیدا کیا اور تمہیں سب کو اسی کی طرف واپس ہونا ہے۔

جب حبیب نجار نے قوم میں آ کر قوم کو سمجھایا اور بتایا کہ ان رسولوں کی مخالفت نہ کرو وہ ہدایت پر ہیں اور تمہیں صحیح اور سچی دعوت دے رہے ہیں تو قوم نے بگڑ کر حبیب نجار سے کہا معلوم ہوتا ہے تم بھی انہیں کے خدا پر ایمان لا چکے ہو تو حبیب نجار

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

نے جواب دیا کہ میں کیوں ایمان نہ لاتا جبکہ ان کی ہدایت سے میں سمجھ چکا کہ ان کا جو معبود ہے وہی قادر علی الاطلاق ہے اور وہ قادر علی کل شے ہے اور ایک دن اسی کے حضور مجھے اور تمہیں سب کو حاضر ہونا ہے۔ ابتداءِ ہستی سے اس کی نعمتیں ہم پر ہیں اور انجام کار اسی کے فضل سے ہماری بخشش ہوگی ایسے مالک حقیقی قادر تحقیقی کی عبادت واطاعت نہ کرنا کیا معنی اور اس کی اطاعت سے انحراف کس عقل کے تحت ہے اس کی نسبت اعتراض کرنا کہاں کی ذہانت اور عقلمندی ہے ہر کس وناکس ادنیٰ غور و تامل کے بعد اس کے حق نعمت اور احسان کو سمجھ سکتا ہے۔

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا وَّ لَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾۔

کیا میں پکڑوں اللہ کے سوا اور الٰہ کہ اگر رحمٰن میرے ساتھ چاہے برائی تو ان بتوں کی سفارش مجھے مستغنی نہ کر سکے اور میرے کام نہ آئے اور وہ بت مجھے عذاب سے نہ بچا سکیں میں جب تو کھلی گمراہی میں ہوں۔

اگر سمجھ بوجھ کر بھی بتوں کا پرستار بنوں۔

یہ مضمون حبیب نجار سے سن کر قوم کے لوگ یکبارگی ان پر حملہ آور ہو گئے اور ان پر سنگ باری شروع کر دی اور آپ کو گرا کر پتھروں سے شہید کر دیا آپ کی قبر مبارک آج تک انطاکیہ میں ہے۔

آپ کا یہ حال جب قوم نے شروع کیا تو آپ نے جلدی سے ہر سہ مرسلین عیسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا۔

اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾۔ میں آپ کے رب پر ایمان لا چکا ہوں اچھی طرح سن لیجئے۔

یعنی آپ میرے ایمان کے شاہد رہیں اور اللہ کے حضور میرے ایمان کی گواہی دیں۔ اس کے بعد بطریق اکرام اللہ تعالیٰ کی طرف سے حبیب کو یہ بشارت ملی:

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ۔ اور فرمایا گیا (حبیب) جنت میں جا۔

جب آپ داخل جنت ہو گئے اور وہاں کی نعمتیں دیکھیں تو قوم کی ضلالت پر افسوس کرتے ہوئے فرمایا جس کا ذکر آگے آتا ہے:

قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِیْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾۔

حبیب نجار نے جنت میں پہنچ کر کہا کیا کسی طرح میری قوم جان سکتی ہے جو میرے رب نے میرے ساتھ کرم نوازی فرمائی اور مجھے عزت والوں میں کیا۔

یہ حضرت حبیب نجار کی تمنا بیان فرمائی گئی کہ وہ داخل ناز و نعمت الٰہی ہو کر یہ آرزو کرتے تھے کہ کاش میری قوم میرے اس ناز و نعم کو جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب نجار پر کیا کرم فرمایا اور کیسی عزت دی تا کہ ان مرسلین کے دین کی طرف انہیں بھی رغبت ہو۔

مختصر یہ کہ جب حبیب شہید ہو چکے تو اس کی قوم کے کیفر کردار پر منجانب اللہ تاخیر و تعویق نہ ہوئی اور عذاب کسی لشکر کی صورت میں نازل نہ ہوا۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ -

اور ہم نے نہیں نازل فرمایا اس قوم پر حبیب نجار کے بعد کوئی لشکر آسمان سے اور نہ ہمیں وہاں کوئی لشکر اتارنا تھا وہ تو بس ایک ہی چنگھاڑ تھی تو جبھی وہ ٹھنڈے ہو کر رہ گئے۔

یعنی انطاکیہ کے سرکش اور قاتلین حبیب نجار سے انتقام لینے کے لئے ہم نے نہ آسمان سے کوئی لشکر اتارا نہ ہمیں ان کے لئے کوئی لشکر اتارنا ہی تھا۔ چنانچہ اس قوم کی ہلاکت کے لئے بس ایک چنگھاڑ تھی جس کی وجہ سے وہ ایسے ٹھنڈے ہو کر رہ گئے جیسے آگ بجھ کر سرد ہو جاتی ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر افسوس فرمایا گیا اور ارشاد ہوا:

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ -

افسوس ہے ان بندوں پر ان پر کوئی رسول نہ آیا مگر اس کا استہزاء ہی کرتے رہے۔

جمع کے صیغہ سے یہاں اس لئے فرمایا کہ یہی فقط ایسے نہیں تھے بلکہ ان کے علاوہ اور قومیں بھی جو ہلاک ہوئیں سب کا یہی وطیرہ تھا کہ وہ رسولوں کے ساتھ استہزاء اور مذاق ہی کرتے تھے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ ہمارے رسولوں کی تکذیب انہیں ہلاک ہی کر کے چھوڑتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

اہل انطاکیہ اور ان کی مثل جو بھی رسولوں کی تکذیب کرنے والے تھے سب ہی ہلاک ہوئے لوط ہو یا ثمود، عاد ہو یا اہل مدین، فرعون ہو یا نمرود، شداد ہو یا قارون اب سوال اہل مکہ کا ہے انہیں سبق عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ -

کیا نہ دیکھا انہوں نے کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دی اور وہ اب ان کی طرف پلٹ کر آنے والی نہیں اور یقیناً جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے سامنے حاضر لائے جائیں گے۔

یعنی اہل مکہ نے کیا نہیں دیکھا جو ہمارے حبیب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں کہ جو اپنی عمارتوں کے کھنڈر شام و یمن اور عراق میں چھوڑ گئے ایسے ہلاک ہوئے کہ اب وہ واپس آ کر اپنا حال بیان نہیں کر سکتے ان سے سبق عبرت لینا چاہئے تھا اس کی بجائے اور سرکشی کر رہے ہیں انہیں یقین رکھنا چاہئے کہ تمام امتیں بروز حشر ہمارے حضور حساب دینے کے موقف پر حاضر کی جائیں گی۔

## بعض نادر لغات کی تصریح پہلے سمجھ لینا ضروری ہے

وَمَالِيَ۔ اس کے معنی ہیں کیا ہے میرے لئے۔ یا مجھے کیا ہوا۔

فَطَرَنِيْ۔ پیدا کرنے کے معنی دیتا ہے۔

يُنْقِذُوْنِ۔ نقذ سے ہے۔ سلامتی آسائش کے معنی دیتا ہے وَّلَا يُنْقِذُوْنِ۔ انہیں نجات نہیں ہو سکتی

الْمُكْرَمِيْنَ۔ اکرام اعزاز کو کہتے ہیں۔ مکرمین عزت والوں میں۔

جُنْدٍ۔ لشکر کے معنی میں مستعمل ہے۔

صَيْحَةً۔ چنگھاڑ۔ چیخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

خٰمِدُوْنَ۔ خامد۔ آگ سرد ہونے کے معنی دیتا ہے۔ خمود سے مشتق ہے آگ بجھ جانے کے معنی دیتا ہے۔

مُحْضَرُوْنَ۔ حضور سے ہے حاضر ہوں گے۔

## مختصر تفسیر اردو نصف دوسرا رکوع - سورۃ یٰسین - پ ۲۳

وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾۔

اور مجھے کیا ہوا کہ اسے نہ پوجوں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔

علامہ آلوسی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اَیْ اَیُّ شَیْءٍ لِیْ اِذَا لَمْ اَعْبُدْ خَالِقِیْ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ تُرَدُّوْنَ عِنْدَ الْبَعْثِ فَیُجْزِیْکُمْ بِکُفْرِکُمْ۔ یعنی کیا وجہ ہے میرے لئے جبکہ وہ میرا خالق ہے اور میں اس کی عبادت نہ کروں با آنکہ مجھے اسی کی طرف پلٹنا ہے اس وقت جبکہ اس کے حضور پہنچو گے بوقت بعثت تو اپنے کفر پر سزا پاؤ گے۔

بعض نے یہ تفسیر کی: اَیْ مَالِیْ فَلَا اَعْبُدُ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ بِنِعْمَةِ الْاِیْجَادِ وَ نِعْمَةِ الْاِنْتِقَامِ مِنْکُمْ وَالتَّشَفِّیْ مِنْ غَیْظِکُمْ اِذْ تُرْجَعُوْنَ اِلَیْهِ فَیُجْزِیْکُمْ بِکُفْرِکُمْ وَتَکْذِیْبِکُمُ الرُّسُلَ وَعِنَادِکُمْ۔

آگے حبیب نجار کا بیان بطریق انکار اور نفی جنس الٰہ پر علی الاطلاق ہے۔

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً۔ کیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے سوا غیروں کو خدا مان لوں۔

اس میں بت پرستوں کی حماقت ظاہر کی گئی گویا فرمایا جیسے تم احمق ہو اور بت پرستی کرتے ہو ایسے ہی میں بھی تمہاری طرح جاہل اور احمق ہو جاؤں۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ

اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾۔

اگر رحمان چاہے کوئی میری برائی تو مجھے کسی کی سفارش مستغنی نہیں کرے گی اور نہ مجھے اس عذاب سے خلاصی ملے گی میں ایسی گمراہی میں رہتا ہوا کھلی گمراہی میں ہوں گا۔

یعنی اگر میں تمہاری خاطر اللہ تعالیٰ کے سوا غیر کی پوجا کروں تو کھلی گمراہی میں ہوں گا اور شرک کا بدلہ نفع تو ہرگز نہیں لیکن دفع ضرر پر بھی یہ قادر نہیں لہٰذا اے مرسلین کرام!

اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾۔ میں تو تمہارے رب کے ساتھ ایمان لے آیا ہوں سنو۔

اور میرے شاہد رہو یا یہ کہ میں بت پرستی ترک کر کے تمہارے خالق اور رب پر ایمان لایا ہوں تم سنو کہ یہ بت باطل ہیں یا یہ معنی ہیں کہ فَاسْمَعُوْا قَوْلِیْ فَاِنِّیْ لَا اُبَالِیْ بِمَا یَکُوْنُ مِنْکُمْ عَلٰی ذٰلِکَ۔ سن لو میرا بیان مجھے تم سے جو کچھ تکالیف پہنچیں گی مجھے اس کی پروا نہیں ایمان باللہ کے مقابلہ میں۔

چنانچہ جب حضرت حبیب نجار اپنا بیان قوم کو دے چکے تو ابن عباس اور کعب احبار اور وہب بن منبہ اور حاکم ابن مسعود سے راوی ہیں: لَمَّا قَالَ صَاحِبُ یٰسٓ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ خَنَقُوْهُ لِیَمُوْتَ فَالْتَفَتَ اِلَی الْاَنْبِیَآءِ فَقَالَ اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ فَاسْمَعُوْنِ اَیْ فَاشْهَدُوْا فَالْخِطَابُ فِیْهَا لِلرُّسُلِ بِطَرِیْقِ التَّلْوِیْنِ۔

جب حبیب نجار نے قوم کو ہدایت کی اور کہا اے میری قوم! بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو تو قوم نے ان کا گلا گھونٹا تا کہ وہ مر جائیں پھر ان ہر سہ مرسلین کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ میں آپ کے رب پر ایمان لے آیا ہوں لہٰذا آپ سن لیں اور گواہ رہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

وَ طَلَبُ السَّمَاعِ مِنْهُمْ لِيَشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ اور فَاسْمَعُوْنِ کہہ کر ان کو سنانا اس لئے تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور گواہ رہیں جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

اب ان کے شہید ہو جانے کے بعد انہیں جو بشارت ہوئی اس کا ذکر ہے:

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ۔ انہیں فرمایا گیا جنت میں داخل ہو جاؤ۔

آلوسی اس پر فرماتے ہیں: وَالظَّاهِرُ اَنَّ الْاَمْرَ اُذِنَ لَهٗ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ حَقِيْقَةً۔ آیہ کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حبیب نجار کو دخول جنت کا حکم ملا وَفِيْ ذٰلِكَ اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ قَدْ فَارَقَ الدُّنْيَا اور اس میں اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ حبیب نجار دنیا سے جا چکے تھے۔

فَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ بَعْدَ اَنْ قَالَ مَا قَالَ قَتَلُوْهُ بِوَطْءِ الْاَرْجُلِ حَتّٰى خَرَجَ قَصَبُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ وَاُلْقِيَ فِيْ بِئْرٍ۔ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ وہ جب اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فرما چکے تو انہیں شہید کرنے کے لئے پیروں سے رگڑا حتیٰ کہ ان کی ریڑھ کی ہڈی کولہوں سے باہر آ گئی۔ اور آپ کو کنویں میں ڈال دیا گیا۔

وَقَالَ السُّدِّيُّ رَمَوْهُ بِالْحِجَارَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ حَتّٰى مَاتَ۔ سدی کہتے ہیں کہ ان کو پتھروں سے مارنا شروع کیا اور حبیب کہتے رہے الٰہی میری قوم کو ہدایت فرما حتیٰ کہ وہ شہید ہو گئے۔

وَقَالَ الْكَلْبِيُّ رَمَوْهُ فِيْ حُفْرَةٍ وَرَدُّوا التُّرَابَ عَلَيْهِ فَمَاتَ۔ کلبی کہتے ہیں: حبیب نجار کو ایک گڑھے میں ڈال کر مٹی ڈالنی شروع کی کہ وہ شہید ہو گئے۔

وَعَنِ الْحَسَنِ حَرَّقُوْهُ حَتّٰى مَاتَ وَعَلَّقُوْهُ فِيْ بِرِّ الْمَدِيْنَةِ وَقَبْرُهٗ فِيْ اِنْطَاكِيَّةَ۔ حسن بصری فرماتے ہیں: انہیں جلا کر جان سے مار کر شہر کے میدان میں لٹکا دیا اور آپ کی قبر مبارک انطاکیہ میں ہے۔

وَقِيْلَ نَشَرُوْهُ بِالْمِنْشَارِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ رِجْلَيْهِ وَدُخُوْلُهُ الْجَنَّةَ بَعْدَ الْمَوْتِ دُخُوْلُ رُوْحِهٖ وَطَوَافُهَا فِيْهَا كَدُخُوْلِ سَائِرِ الشُّهَدَآءِ۔ ایک قول ہے کہ آپ کو آرہ رکھ کر ایسے شہید کیا کہ وہ آرہ دونوں پیروں کے بیچ سے نکلا اور دخول جنت بعد موت ہوا روحانی طور پر اور ان کا آزاد پھرنا اس جنت میں ایسا ہی ہے جیسے تمام شہداء کرام کا پھرنا ہے۔

اور قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ پر عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ اُدْخُلْ کے معنی وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ کے ہیں کہ ان پر جنت واجب ہو گئی۔

اور ایک قول حضرت بصری رضی اللہ عنہ سے یہ بھی ہے: لَمَّا اَرَادَ قَوْمُهٗ قَتْلَهٗ رَفَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى السَّمَآءِ حَيًّا كَمَا رُفِعَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى السَّمَآءِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَمُوْتُ اِلَّا بِفَنَاءِ السَّمَآءِ وَهَلَاكِ الْجَنَّةِ فَاِذَا اَعَادَ اللّٰهُ تَعَالَى الْجَنَّةَ اُعِيْدَ لَهٗ دُخُوْلُ الْجَنَّةِ فَالْاَمْرُ كَمَا فِي الْاَوَّلِ وَالْجُمْهُوْرُ عَلٰى اَنَّهٗ قُتِلَ۔

جب آپ کی قوم نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر زندہ اٹھا لیا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اب وہ جنت میں ہیں اور مریں گے نہیں مگر جب آسمان اور جنت فنا ہوں گے قیامت کے روز نفخہ صور کے وقت تو جب جنت اور آسمان دوبارہ بنائے جائیں گے تو یہ بھی دوبارہ جنت میں جائیں گے تو اُدْخُلِ الْجَنَّةَ کا اول کے لئے ہے اور جمہور اس طرف ہیں کہ حبیب نجار شہید کئے گئے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

اوراس پر ابن عطیہ باخبار المتواترۃ اور روایات کثیرہ سے زور دیتے ہیں۔

اورقول قتادہ اَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَهُوَفِيْهَا حَيٌّ يُرْزَقُ لَيْسَ نَصٌّ فِيْ نَفْيِ الْقَتْلِ۔ اور حضرت قتادہ کا یہ قول کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت میں داخل فرمادیا اور اس میں زندہ رزق دیئے جاتے ہیں یہ نفی قتل پر نص نہیں۔ اور بات یہی صحیح معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ جنت میں بعد انتقال بھی جو داخل ہوتا ہے وہ نعیم جنت سے متمتع ہوتا ہے۔

اور وَهُوَفِيْهَا حَيٌّ يُرْزَقُ اگر یہ قول قتادہ حبیب کے حق میں ہے تو بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ عام شہدا کے حق میں بھی موجود ہے۔ بہرحال قول قتادہ حَيٌّ بِالْجِسْمِ کی دلیل نہیں ہوا۔ آگے ارشاد ہے:

قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَلِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾۔

کہا (حبیب نجار نے) اے کاش میری قوم جان لیتی جو بخشش مجھ پر میرے رب نے فرمائی اور مجھے عزت والوں میں داخل فرمایا۔

روح المعانی میں ہے: وَاِنَّمَا تَمَنّٰى عِلْمَ قَوْمِهٖ بِحَالِهٖ لِيَحْمِلَهُمْ ذٰلِكَ عَلَى اكْتِسَابِ مِثْلِهٖ بِالتَّوْبَةِ عَنِ الْكُفْرِ وَالدُّخُوْلِ فِي الْاِيْمَانِ وَالطَّاعَةِ۔ قوم تک اپنے حال کا علم ہونے کی تمنا کرنا اس غرض سے تھا کہ وہ بھی اکتساب عمل میں مثل حبیب کے آمادہ ہوا اور توبہ کرکے کفر سے مجتنب ہو جائے اور اطاعت الٰہی کرنے لگے اور مومن بن جائے۔

اب آگے اہل انطاکیہ کے کیفر کردار کا تذکرہ ہے۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾۔

اور ہم نے حبیب کی قوم پر ان کے بعد کوئی لشکر نہیں بھیجا جو آسمان سے آکر انہیں ہلاک کرتا اور نہ ہم آسمان سے ان کے لئے لشکر اتارنے والے ہی تھے۔

یعنی حبیب کی قوم پر ہم لشکر آسمان سے اتارنے والے نہ تھے کہ اسے ہلاک کرے۔

مِنْ بَعْدِهٖ پر آلوسی فرماتے ہیں: اَيْ مِنْ بَعْدِ قَتْلِهٖ وَقِيْلَ مِنْ بَعْدِ رَفْعِهٖ اِلَى السَّمَآءِ حَيًّا۔ یعنی حضرت حبیب نجار کے بعد یعنی قتل یا زندہ آسمان پر چلے جانے کے بعد۔

جُنْدٍ۔ یعنی لشکر ہم نے نازل نہ کرنا تھا۔ جند پر لغت میں ہے: وَالْجُنْدُ الْعَسْكَرُ۔ جند لشکر ہے۔

وَالظَّاهِرُ اَنَّ الْمُرَادَ بِهٰذَا الْجُنْدِ جُنْدُ الْمَلٰٓئِكَةِ اَيْ مَا اَنْزَلْنَا لِاِهْلَاكِهِمْ مَلَآئِكَةً۔ اور ظاہر ہے کہ اس جگہ لشکر سے مراد لشکر ملائکہ ہے یعنی ارشاد الٰہی یہ ہے کہ ہم ان کے ہلاک کرنے کو لشکر ملائکہ نازل فرمانے والے نہ تھے۔

چنانچہ حکمت الٰہی میں جب سب کی ہلاکت منظور ہوتی ہے تو اس کے اسباب بھی مقرر ہوتے ہیں پھر اسی کے مطابق ہلاکت کا عذاب بھی مقدر ہوتا ہے جیسے سابقہ امتوں پر خسف کا عذاب آیا خسف کہتے ہیں دھنسنے یا مکان کے گرنے کو تو وہ مکانوں میں ہی رہ گئے اور زمین میں دھنسا دیئے گئے۔

بعض پر عذاب آیا محض چنگھاڑ سے ان کے کلیجے پھٹ گئے۔

اور بعض پر عذاب آیا زمین کے اندر چلے گئے جسے خسف کہتے ہیں۔

اور بعض مسخ کر دیئے گئے جیسے كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور بعض غرق طوفان کئے گئے۔

اور بعض پر ملائکہ نازل ہوئے جنہوں نے انہیں مارا جیسے بدر میں۔

کسی پر آندھی آئی ریح عاصف اور ریح صرصر۔

چنانچہ اہل انطاکیہ پر محض صیحہ آیا یعنی چنگھاڑ۔ چنانچہ ارشاد ہے:

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾۔

وہ کچھ نہیں مگر ایک چنگھاڑ تھی کہ اچانک سب ٹھنڈے ہو گئے۔

اَیْ قَطَّعْنَا عَنْهُمُ الرِّسَالَةَ حِيْنَ فَعَلُوْا مَا فَعَلُوْا وَ لَمْ نَعْبَأْ بِهِمْ وَ اَهْلَكْنَاهُمْ۔ یعنی ہم نے ان سے رسالت منقطع کردی جبکہ انہوں نے ہمارے رسول شہید کئے اور ہم کسی کی پروا نہیں کرتے اور ان کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

صیحہ کا واقعہ آلوسی لکھتے ہیں: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَ عَلَيْهِمْ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى اَخَذَ بِعَضَادِ فِيْ بَابِ الْمَدِيْنَةِ فَصَاحَ بِهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَمَاتُوْا جَمِيْعًا۔ اللہ تعالیٰ نے اہل انطاکیہ پر حضرت روح الامین مبعوث فرمائے آپ نے دروازہ شہر کا کنارہ پکڑ کر ایک چنگھاڑ ماری جس سے سب مرے کے مرے رہ گئے جسے فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ فرمایا

خمود کہتے ہیں آگ ٹھنڈی ہو جانے کو، تو ان کی آتش کفران کے ساتھ ہی ٹھنڈی ہو گئی۔ چنانچہ لبید شاعر کہتا ہے:

وَ مَا الْمَرْءُ اِلَّا مَا الشِّهَابُ وَ ضَوْئُهٗ   يَحُوْرُ رَمَادًا بَعْدَ اِذَا هُوَ سَاطِعٌ

وَ فِيْ بَعْضِ الْاٰثَارِ اَنَّهٗ اٰمَنَ الْمَلِكُ وَ اٰمَنَ قَوْمٌ مِّنْ حَوَاشِيْهِ وَ مَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ هَلَكَ بِالصَّيْحَةِ۔ بعض احادیث میں ہے کہ انطاکیہ کا بادشاہ اور اس کے حاشیہ نشین ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے وہ چنگھاڑ سے ہلاک ہو گئے اس پر من جانب اللہ ان کے لئے اظہار حسرت و افسوس رہا ہے حیث قال تعالیٰ:

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾۔

اے افسوس بندوں پر ان میں کوئی رسول نہ آیا مگر انہوں نے ان سے استہزاء و تمسخر ہی کیا۔

یہ قول ابن جریر وغیرہ قتادہ کے نزدیک ملائکہ کا ہے یعنی ملائکہ نے افسوس کیا اور کہا کہ کتنے بدنصیب یہ بندے نکلے کہ ان میں جو رسول بھی تشریف لایا انہوں نے ان کا استہزاء ہی کیا حتیٰ کہ ہلاک ہی ہوئے۔

اب جناب رب العزت اپنی جباری جبروتی شان کا مظاہر فرماتا ہے چنانچہ ارشاد ہے:

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾

کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ کتنی قومیں ہم نے ان سے پہلے ہلاک کر دیں کہ اب وہ ان کی طرف واپس آنے والی نہیں اور یقیناً سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے۔

قرون۔ قرن کی جمع ہے اور یہ قوم کے معنی میں مستعمل ہے جو ایک وقت میں جمع ہوں۔ حَيْثُ قَالَ الْاٰلُوْسِيْ وَ الْقُرُوْنُ جَمْعُ قَرْنٍ وَ هُمُ الْقَوْمُ الْمُقْتَرِنُوْنَ فِيْ زَمَنٍ وَّاحِدٍ كَعَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَ غَيْرِهِمْ۔ قرون جمع قرن کی ہے اور وہ ایک وقت میں ایک زمانہ میں جمع ہونے والی قوم ہے جیسے قوم عاد و قوم ثمود وغیرہ۔ زجاج کہتے ہیں کیا نہ دیکھا اکثر بار ان سے پہلے لوگوں کی ہلاکت کو کہ وہ اب ان کی طرف لوٹ کر آنے والے نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

مُحْضَرُوْنَ۔ کے معنی ابن سلام مُعَذَّبُوْنَ کرتے ہیں۔

## بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع۔ سورۃ یٰسٓ۔ پ ۲۳

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾

اور ان کے لئے نشانی بنجر زمین ہے جو مردہ ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور اس سے دانہ نکالا تو اس سے تم کھاتے ہو

وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾

اور کیے ہم نے اس میں باغ کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے اس میں جاری کیے کچھ چشمے

لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۗ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

تا کہ کھائیں اس کے پھلوں سے اور یہ ان کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے نہیں تو کیا شکر نہیں کریں گے

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾

پاکی ہے اسے جس نے بنائے تمام جوڑے ان چیزوں سے جنہیں زمین اگاتی ہے اور ان کی جانوں سے اور ان سے جنہیں وہ نہیں جانتے

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾

اور ان کے لئے ایک نشانی رات ہے کہ ہم اس سے دن کھینچ لاتے ہیں تو وہ اندھیرے میں ہیں

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۗ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٣٨﴾

اور سورج چلتا ہے اپنے مستقر میں یہ مقررہ کیا ہوا ہے زبردست علم والے کا

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾

اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں حتیٰ کہ لوٹ آتا ہے جیسے کھجور کی پرانی ڈالی

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۗ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾

سورج کو نہیں زیبا کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن پر سبقت لے جائے اور ہر ایک ایک گھیرے میں تیر رہا ہے

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾

اور ان کے لئے ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کی ذریت کی پشت کو سوار کیا بھری کشتی کے اندر

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾

اور ان کے لئے ویسی ہی کشتیاں بنا دیں جن پر سوار ہوتے ہیں

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾

اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر دیں تو نہ کوئی ان کا فریاد رس ہو اور نہ انہیں کوئی بچانے والا

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾

مگر ہماری رحمت اور ایک مدت کے لئے برتنا

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾

اور جب انہیں کہا جائے ڈرو اس سے جو تمہارے آگے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے تا کہ تم رحم کئے جاؤ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۶﴾

اور جب آتی ہے کوئی نشانی ان کے رب کی نشانیوں سے مگر اس سے اعراض کرتے ہیں

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۷﴾

اور جب ان سے کہا جائے اللہ کے دیئے ہوئے میں کچھ خرچ کرو تو وہ کہتے ہیں جو کافر ہیں ان سے جو ایمان والے ہیں کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا تم تو نہیں مگر کھلی گمراہی میں

وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۸﴾

اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو

مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ یَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾

کیا منتظر ہو مگر ایک چیخ کے کہ انہیں پکڑ لے گی اور وہ دنیا کے جھگڑوں میں پھنسے ہوں گے

فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّ لَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

تو نہ طاقت ہوگی ان میں وصیت کی اور نہ ہی اپنے گھر پلٹ کر جائیں

## حل لغات تیسرا رکوع۔سورۃ یٰسین۔پ ۲۳

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | اٰیَةٌ۔نشانی ہے | لَّهُمْ۔ان کے لئے | الْاَرْضُ۔زمین |
| الْمَیْتَةُ۔مردہ | اَحْیَیْنٰهَا۔زندہ کیا ہم نے اس کو | | وَ۔اور |
| اَخْرَجْنَا۔نکالے ہم نے | مِنْهَا۔اس سے | حَبًّا۔دانے | فَمِنْهُ۔تو اس سے |
| یَاْكُلُوْنَ۔وہ کھاتے ہیں | وَ۔اور | جَعَلْنَا۔بنائے ہم نے | فِیْهَا۔اس میں |
| جَنّٰتٍ۔باغ | مِّنْ نَّخِیْلٍ۔کھجوروں | وَّ۔اور | اَعْنَابٍ۔انگوروں کے |
| وَّ۔اور | فَجَّرْنَا۔پھاڑے ہم نے | فِیْهَا۔اس میں | مِنَ الْعُیُوْنِ۔چشمے |
| لِیَاْكُلُوْا۔تاکہ کھائیں | مِنْ ثَمَرِهٖ۔اس کا پھل | وَ۔اور | مَا۔نہ |
| عَمِلَتْهُ۔بنایا اس کو | اَیْدِیْهِمْ۔ان کے ہاتھوں نے | اَ۔کیا | فَلَا۔پھر نہیں |
| یَشْكُرُوْنَ۔شکر کرتے | سُبْحٰنَ۔پاک ہے | الَّذِیْ۔وہ جس نے | خَلَقَ۔پیدا کئے |
| الْاَزْوَاجَ۔جوڑے | كُلَّهَا۔ہر قسم کے | مِمَّا۔اس سے جو | تُنْۢبِتُ۔اگاتی ہے |
| الْاَرْضُ۔زمین | وَ۔اور | مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ان کی جانوں سے | |
| وَ۔اور | مِمَّا۔اس سے جو | لَا۔نہیں | یَعْلَمُوْنَ۔جانتے |
| وَ۔اور | اٰیَةٌ۔نشانی ہے | لَّهُمْ۔ان کے لئے | الَّیْلُ۔رات |
| نَسْلَخُ۔ہم کھینچتے ہیں | مِنْهُ۔اس سے | النَّهَارَ۔دن | فَاِذَا۔تو اچانک |
| هُمْ۔وہ | مُّظْلِمُوْنَ۔اندھیرے میں ہیں | وَ۔اور | الشَّمْسُ۔سورج |
| تَجْرِیْ۔چلتا ہے | لِمُسْتَقَرٍّ۔اپنے مدار پر | لَّهَا۔جو اس کے لئے ہے | ذٰلِكَ۔یہ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| تَقْدِيْرُ۔اندازہ ہے | الْعَزِيْزِ۔غالب | الْعَلِيْمِ۔جاننے والے کا | وَ۔اور |
| الْقَمَرَ۔چاند | قَدَّرْنٰهُ۔مقرر کیں ہم نے اس کی | | مَنَازِلَ۔منزلیں |
| حَتّٰى۔یہاں تک کہ | عَادَ۔ہوگیا | كَالْعُرْجُوْنِ۔مانند ٹہنی | الْقَدِيْمِ۔پرانی کے |
| لَا۔نہ تو | الشَّمْسُ۔سورج کو | يَنْۢبَغِيْ۔لائق ہے | لَهَآ۔اس کو |
| اَنْ۔یہ کہ | تُدْرِكَ۔پالے | الْقَمَرَ۔چاند کو | وَ۔اور |
| لَا۔نہ | الَّيْلُ۔رات | سَابِقُ۔آگے بڑھنے والی ہے | النَّهَارِ۔دن سے |
| وَ۔اور | كُلٌّ۔ہر ایک | فِيْ۔بیچ | فَلَكٍ۔آسمان کے |
| يَّسْبَحُوْنَ۔تیرتے ہیں | وَ۔اور | اٰيَةٌ۔نشانی ہے | لَّهُمْ۔ان کے لئے |
| اَنَّا۔کہ ہم نے | حَمَلْنَا۔اٹھایا | ذُرِّيَّتَهُمْ۔ان کی اولاد کو | فِي۔بیچ |
| الْفُلْكِ۔کشتی | الْمَشْحُوْنِ۔بھری ہوئی کے | وَ۔اور | خَلَقْنَا۔پیدا کئے ہم نے |
| لَهُمْ۔ان کے لئے | مِّنْ مِّثْلِهٖ۔اسی جیسے | مَا۔کہ وہ | يَرْكَبُوْنَ۔سوار ہوں |
| وَ۔اور | اِنْ۔اگر | نَّشَاْ۔ہم چاہیں تو | نُغْرِقْهُمْ۔انہیں غرق کریں |
| فَلَا۔تو نہ ہو | صَرِيْخَ۔بچانے والا | لَهُمْ۔ان کو | وَ۔اور |
| لَا۔نہ | هُمْ۔وہ | يُنْقَذُوْنَ۔بچائے جائیں | اِلَّا۔مگر |
| رَحْمَةً۔رحمت | مِّنَّا۔ہماری طرف سے | وَ۔اور | مَتَاعًا۔برتنا |
| اِلٰى۔ایک | حِيْنٍ۔وقت تک | وَ۔اور | اِذَا۔جب |
| قِيْلَ۔کہا جائے | لَهُمُ۔ان کو | اتَّقُوْا۔ڈرو | مَا۔اس سے جو |
| بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ۔تمہارے آگے ہے | | وَ۔اور | مَا۔جو |
| خَلْفَكُمْ۔تمہارے پیچھے ہے | لَعَلَّكُمْ۔تاکہ تم | تُرْحَمُوْنَ۔رحم کئے جاؤ | وَ۔اور |
| مَا۔نہیں | تَاْتِيْهِمْ۔آتی ان کے پاس | مِّنْ اٰيَةٍ۔کوئی نشانی | مِّنْ اٰيٰتِ۔نشانیوں |
| رَبِّهِمْ۔ان کے رب سے | اِلَّا۔مگر | كَانُوْا۔تھے | عَنْهَا۔اس سے |
| مُعْرِضِيْنَ۔منہ پھیرتے | وَ۔اور | اِذَا۔جب | قِيْلَ۔کہا جائے |
| لَهُمْ۔ان کو | اَنْفِقُوْا۔خرچ کرو | مِمَّا۔اس سے جو | رَزَقَكُمُ۔دیا تم کو |
| اللّٰهُ۔اللہ نے | قَالَ۔تو کہتے ہیں | الَّذِيْنَ۔وہ جو | كَفَرُوْا۔کافر ہیں |
| لِلَّذِيْنَ۔ان کو جو | اٰمَنُوْٓا۔مومن ہیں | اَ۔کیا | نُطْعِمُ۔کھلائیں ہم |
| مَنْ۔اس کو کہ | لَّوْ۔اگر | يَشَآءُ۔چاہے | اللّٰهُ۔اللہ |
| اَطْعَمَهٗٓ۔تو کھلائے اس کو | اِنْ۔نہیں | اَنْتُمْ۔تم | اِلَّا۔مگر |
| فِيْ۔بیچ | ضَلٰلٍ۔گمراہی | مُّبِيْنٍ۔ظاہر کے | وَ۔اور |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| یَقُوْلُوْنَ۔ کہتے ہیں | مَتٰی۔ کب ہوگا | هٰذَا۔ یہ | الْوَعْدُ۔ وعدہ |
| اِنْ۔ اگر | كُنْتُمْ۔ ہوتم | صٰدِقِیْنَ۔ سچے | مَا۔ نہیں |
| یَنْظُرُوْنَ۔ انتظار کرتے | اِلَّا۔ مگر | صَیْحَةً۔ چنگھاڑ | وَّاحِدَةً۔ ایک کا |
| تَاْخُذُ۔ کہ پکڑے | هُمْ۔ ان کو | وَ۔ اور | هُمْ۔ وہ |
| یَخِصِّمُوْنَ۔ جھگڑتے ہوں | فَلَا۔ تو نہیں | یَسْتَطِیْعُوْنَ۔ طاقت رکھیں گے | |
| تَوْصِیَةً۔ وصیت کی | وَّ۔ اور | لَآ۔ نہ | اِلٰٓی۔ طرف |
| اَهْلِهِمْ۔ اپنے گھر کے | یَرْجِعُوْنَ۔ لوٹیں گے | | |

## خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع۔ سورۃ یٰسین۔ پ ۲۳

وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۚۖ اَحْیَیْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾۔

اور ایک نشانی ان کے لئے مردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور نکالا اس سے دانہ تو اس میں سے کھاتے ہیں۔

جب وہ زمین جو اپنا سبزہ خشک کر کے مردہ ہو جاتی ہے اسے پھر ہم سرسبز کر کے زندہ کر دیتے ہیں یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح مردوں کو زندہ فرمائے گا اور پانی برسا کر اس سبزہ سے دانہ یعنی جوار باجرہ گندم، چنا مکئی نکالتا ہے جسے بندے کھاتے ہیں۔

وَجَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾۔

اور کئے ہم نے اس میں باغ انگوروں اور کھجوروں کے اور بہائے ہم نے اس میں کچھ چشمے تاکہ کھاؤ اس کے پھلوں سے اور یہ وہ نہیں جو ان کے ہاتھ بنائیں تو کیا شکر نہیں کرتے۔

یعنی اس زمین میں جو باغ بنائے وہ کھجور، انگور، انار، کیلا، سنگترہ، مالٹا، سیب، ناکھ، ناشپاتی اور کیا کیا پھل اور یہ ظاہر ہے کہ یہ چیزیں کوئی اپنے ہاتھوں سے بنانے پر قدرت نہیں رکھتا تو ان نعمتوں کا شکر بجا نہ لائیں گے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾۔

پاکی ہے اسے جس نے بنائے جوڑے ہر چیز کے جو زمین اگاتی ہے یعنی ہر درخت اور پھل پھول سب کے نر مادہ بنائے اور تمام اصناف واقسام جڑی بوٹی میں چنبیلی چنبیلا، نیم نیمڑی، املا املی وغیرہ سب نر مادہ بنائے یہ اس کی قدرت ہے۔

وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾۔ اور ان کی جانوں سے اور ان چیزوں سے جن کی خبر نہیں۔

یعنی آدمیوں اور جانوروں میں ذکور واناث مرد و عورت، شیر شیرنی، طوطا طوطی، چڑا چڑی وغیرہ بنائے اس کے بعد پانچویں نشانی ظاہر فرمائی جاتی ہے چنانچہ ارشاد ہے:

وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ ۙ۔

اور ان کے لئے ایک نشانی رات ہے کھینچتے ہیں ہم اس سے دن کہ وہ جبھی اندھیرے میں ہوتے ہیں۔

یعنی دن میں آرام سے کام کرتے چلتے پھرتے ہوتے ہیں کہ یک لخت رات آجاتی ہے۔ اور اندھیرا ہو جاتا ہے اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آسمان وزمین کے مابین جو فضا ہے وہ تاریک ہے اور آفتاب کی روشنی اسے روشن اور منور کرتی ہے جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو وہی تاریکی جو اصل میں فضاؤں کے اندر ہے ظاہر ہو جاتی ہے اور تاریکی ہی تاریکی رہ جاتی ہے۔

اس کے بعد چھٹی نشانی کا اظہار ہے:

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾۔

اور سورج چلتا ہے اپنے مستقر پر جو اس کا ہے یہ تعین وتقرر ہے زبردست علم والے کا۔

مستقر اس حد کو کہتے ہیں جہاں تک چلنے کی حد ہو اور یہ مقداریں مقرر ہیں قیامت تک کے لئے جو عزیز وعلیم نے مقرر کی ہیں یہ بھی اس کی قدرت کاملہ کی ایک نشانی ہے۔ پھر ساتویں نشانی کا بیان ہے:

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ﴿۳۹﴾۔

اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں مقرر کیں حتیٰ کہ پلٹ آتا ہے جیسے کھجور کی پرانی ڈال۔

یہ ہر شب ایک منزل طے کرتا ہے اور اگر تیس کا مہینا ہو تو آخری منزل میں دو شب رہ کر طلوع ہوتا ہے اگر انتیس کا ہو تو زرد رنگ کا باریک خط بن کر ظاہر ہوتا ہے جیسے کھجور کی ڈالی خشک ہو کر زرد رہ جاتی ہے۔

لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾۔

سورج کو اختیار نہیں کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن پر سبقت لے جائے اور ہر ایک اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں۔

یعنی شب میں جو اس کے ظہور نور کا وقت ہے یعنی جب چاندنی چھٹک رہی ہوتی ہے تو سورج میں یہ قوت نہیں کہ اس کے ساتھ مل جائے اور چاند کے نور کو مغلوب کر سکے اور نہ چاند میں یہ قوت کہ سورج کی تابانی اس میں مل کر سرد کر سکے اس لئے کہ ہر ایک کے ظہور نور کا وقت ہے جو دن رات کے نام سے موسوم ہے اور رات کے لئے چاند اور دن کے لئے سورج ہے جو اپنے دائرہ سے اسی وقت نور پھینکے گا جو اس کا وقت ہے۔

اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ دن کا وقت پورا ہونے سے پہلے چاند اپنی نور بیزی کر سکے یا رات پوری ہونے سے قبل سورج اپنی نور بیزی رات میں کر دے۔

اگر چہ فلاسفہ کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ چاند کسب نور سورج سے کرتا ہے اور ہمیں اس کے رد کی حاجت نہیں اس لئے کہ جب ہر ایک اپنے اپنے دائرہ اور فلک میں ہیں۔ برج شمس کے مقابل آ کر اگر مستنیر ہو جائیں تو ہمارے خلاف نہیں۔ اس لئے کہ قرآن کریم کا دعویٰ بہر حال صحیح ثابت ہوتا ہے کہ چاند سورج ایسے گھیرے ہوئے ہیں کہ محور چھوڑ کر سورج چاند سے آگے نہیں آ سکتا نہ سورج سے آگے چاند آ سکتا ہے پھر آٹھویں نشانی کا بیان ہوتا ہے:

وَاٰیَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَهُمْ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا یَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾۔

اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ انہیں سوار کیا ہم نے معہ ان کی ذریت کے بھری کشتی میں اور ان کے لئے اس کشتی کی مثل بنا دی جس پر سوار ہوتے ہیں۔

اس کشتی سے مراد کشتی نوح علیہ السلام ہے جو کئی منزل کی تھی جس کی تفصیل ہم سورہ ہود میں بیان کر چکے ہیں بارھویں پارہ

کے چوتھے رکوع میں دیکھیں۔اس کشتی میں ان کے اجداد سوار کئے گئے تھے اور ان کی ذریتیں ان کی پشت میں تھیں آگے ارشاد ہے:

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝43 اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝44۔

اور اگر ہم چاہتے تو انہیں غرق کر دیتے تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچتا اور نہ وہ بچائے جاتے مگر ہماری رحمت سے اور ایک وقت تک انہیں متاع دنیا کا برتنا ہے۔

یعنی کشتی میں سوار ہو کر بھی ہماری رحمت سے نجات ہے ورنہ اگر ہم چاہیں تو کشتی سمیت غرق کر دیں مگر ہماری رحمت اور حیات مستعار جو مقدور و مقرر ہے اس کی وجہ سے محفوظ رہتے ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝45۔

اور جب ان سے فرمایا جائے ڈرو اس سے جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے آ رہا ہے تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔

سامنے سے مراد عذاب دنیا ہے اور پیچھے سے مراد عذاب آخرت ہے اس کے بعد مشرکین کفار نابکار کی عادت مستمرہ کا تذکرہ ہے چنانچہ ارشاد ہے:

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝46 وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝47 وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝48۔

اور جب ان کے رب کی کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تو اس سے انحراف کرتے ہیں اور جب انہیں فرمایا جائے اللہ کے عطا کئے ہوئے سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو وہ کہتے ہیں جو کافر ہیں ان سے جو مومن ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہے تو کھلا دے تم کچھ نہیں مگر کھلی گمراہی میں ہو اور کہتے ہیں کب آئے گا تمہارا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو۔

یعنی ان کی عادت مستمرہ تھی کہ ان کے سامنے جب کبھی کوئی آیت آتی تو صاف اعراض و انحراف اور روگردانی کرنے کی طرف جاتے۔

اور اس سے اگلی آیت کا شان نزول یہ ہے کہ

کفار قریش سے مسلمانوں نے کہا تم کم از کم وہ حصہ اپنے مالوں کا مسکینوں پر خرچ کرو جو تم نے بزعم خود اللہ کے لئے نکالا ہے۔اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ہم انہیں کیوں دیں جنہیں اللہ دینا چاہتا تو دے دیتا اور کھلاتا پلاتا۔

اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ کو ہی یہ منظور ہے کہ وہ مسکین و محتاج رہیں تو ہمارا دینا اور ان کی محتاجگی دفع کرنا مشیت الٰہی کے خلاف ہوگا۔

لہٰذا ہم اس وجہ سے نہیں دیتے یہ جواب بفحوائے "خوئے بدرا بہانہ ہا بسیار" تھے جو بخیل و کنجوس تھے اپنے مال خرچ کرنے سے بچانے کے لئے یہ بہانہ بنالیا یا بطور تمسخر یہ بکواس کرتے تھے۔

حالانکہ یہ محض خیال باطل تھا۔حقیقت یہ ہے کہ دنیا دار الامتحان ہے۔فقیر کی آزمائش صبر سے اور امیر کی آزمائش صرف سے ہوتی ہے۔

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک جماعت زندیقوں کی تھی جب ان سے کہا جاتا کہ مسکینوں کو صدقہ دو تو وہ یہ جواب دیتے کہ ہم کیسے دے سکتے ہیں جب کہ اللہ ہی کی طرف سے وہ محتاج بنائے گئے ہیں۔

ان کے حق میں یہ آیت کریمہ تعریضاً نازل ہوئی انہیں گمراہ فرمایا۔

یا مشرکین مسلمانوں کو کھلی گمراہی میں بتاتے۔

اور تیسری آیت منکرین بعث ونشر کے رد میں نازل ہوئی۔

وہ کہتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ کرام سے استہزاء کرتے تھے کہ وہ آپ کا وعدہ قیامت اور حشر ونشر کب پورا ہو گا۔ اگر تم سچے ہو تو جلدی پورا کرو۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

**مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾۔**

یہ انتظار نہیں کرتے مگر ایک چنگھاڑ کا جو انہیں اچانک پکڑ لے گی اور یہ دنیا کے جھگڑوں میں پھنسے ہوں گے تو جب ان میں اتنی بھی قوت نہ ہوگی کہ وصیت بھی کر سکیں اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جا سکیں۔

اس کی کیفیت دوسری جگہ فرمائی ہے **يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا** ۔ الخ اس کی تفسیر سورہ حج میں دیکھیں سترہویں پارہ میں۔ چنانچہ حدیث میں اس کی کیفیت یوں بیان فرمائی گئی کہ قیامت ایسے اچانک آئے گی کہ مشتری اور بائع کے مابین کپڑا پڑا ہوگا اور سودا ہونے سے پہلے قیام قیامت ہو جائے گی۔

اور لوگ اپنے دنیاوی کاموں میں مصروف ہوں گے کہ قیامت آ جائے گی اس لئے **صَيْحَةً وَّاحِدَةً** فرمایا کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام ادھر نفخہ صور فرمائیں گے تو پہلے نفخہ میں قیامت برپا ہو جائے گی اور سب جہاں کے تہاں مرے رہ جائیں تو بھاگ کر گھر پہنچنا یا کسی سے وصیت کرنا کہاں ہوگا۔

## اب نادر لغات کی تصریح ملاحظہ فرمائیں۔

**وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ** ۔ یہاں ارض میتہ سے مراد بنجر زمین ہے یا خزاں رسیدہ سبزہ۔

**فَجَّرْنَا** ۔ فجر اور **تَفْجِيْر** دونوں ایک معنی میں ہیں۔ یعنی بہنا یا بہا لے جانا۔

**مِنَ الْعُيُوْنِ** ۔ اصل میں تھا **بَعْضًا مِّنَ الْعُيُوْنِ** ۔ یہاں من تبعیضیہ ہے۔

**سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ** ۔ سبحان علم ہے تسبیح کا اور تسبیح کے معنی تبعید کے ہیں یہ مشتق ہے **سَبَحَ فِي الْاَرْضِ وَالْمَاءِ اِذَا اَبْعَدَ فِيْهَا** ۔ اور اسی سے **فَرَسٌ سَبُوْحٌ** ہے **اَیْ وَاسِعُ الْجَرْيِ** - **اَیْ اُسَبِّحُ سُبْحَانَهٗ** ۔

**نَسْلَخُ** ۔ سلخ کہتے ہیں کھال اتارنے کو **نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ** ۔ یعنی ضیاء نہار کا لباس اتار دیتے ہیں تو **فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ** ۔

**وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا** ۔ **لِمُسْتَقَرٍّ** کا لام بمعنی الی ہے۔ مستقر ٹھکانے کو کہتے ہیں۔

**حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ** ۔ عاد بمعنی **رَجَعَ** ہے۔ **عُرْجُوْنَ** پتلی ٹیڑھی ٹہنی کو کہتے ہیں۔ عرجون بروزن فعلون یہ التورج سے مشتق ہے اور التورج کسی چیز کے ٹیڑھا ہونے کو کہتے ہیں۔

**يَّسْبَحُوْنَ** ۔ سباحۃ سے مشتق ہے اور سباحۃ کہتے ہیں آسانی وسہولت سے چلنے کو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فَلَا صَرِيْخَ۔ صریخ کہتے ہیں فریاد رسی کو یا فریاد کے پہنچنے والے کو۔

يَخِصِّمُوْنَ۔ اصل میں يَخْتَصِمُوْنَ تھا۔ ت ساکن کر کے صاد میں ادغام کر دیا اجتماع ساکنین کی وجہ سے ت کو کسرہ کی حرکت دے دی۔

## مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع - سورۃ یٰسین - پ ۲۳

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ۔ اور ایک نشانی ان کیلئے مری ہوئی زمین ہے۔

اس میں لَهُمْ میں ضمیر جمع جو ہے وہ کفار اہل مکہ کی طرف ہے اور میتۃ جو فرمایا ہے وہ بایں اعتبار کہ میتۃ کا محاورہ جب زمین پر استعمال ہوتا ہے تو اس سے مراد زمین غیر مخضر ہوتی ہے یعنی زندہ زمین وہ ہے جس پر سبزہ پھول پھل و سبزہ زار و مرغزار ہو اور مردہ زمین وہ ہے جس پر خاک اڑ رہی ہو اور سبزہ کا نام نہ ہو۔ جسے اردو عرف میں بنجر یا خزاں رسیدہ کہتے ہیں۔ اور وہی میت جب انسان پر مستعمل ہو تو کسی جگہ اس سے مراد عدم تعقل اور جہالت لیتے ہیں جیسے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى اور اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ وغیرہ میں بے عقل جہال مراد ہیں۔

اور کسی جگہ قبض روح کے موقع پر مستعمل ہے۔ یہاں ارض میتۃ کے بعد اَحْيَيْنٰهَا فرمانا یوں ضروری تھا کہ کفار مکہ منکر حشر تھے اور کہتے تھے: اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ۔ اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ ہماری کمال قدرت کی ایک نشانی مری زمین ہے کہ اس پر سبزہ نہیں ہوتا پھر بغیر تخم پاشی کے ہم اسے۔

اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾۔

زندہ کرتے ہیں اور اس سے دانے نکالتے ہیں گندم چاول چنا باجرہ جوار مکئی وغیرہ کہ اس سے کھاتے ہیں۔

وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾۔

اور کئے ہم نے اس زمین میں باغیچے کھجوروں اور انگوروں سے اور پھاڑے ہم نے اس زمین میں چشمے تاکہ تم کھاؤ اس کے پھلوں سے اور نہیں بنائے یہ پھل اور دانے ان کے ہاتھوں نے تو کیا ان نعمتوں پر شکر نہیں کرتے۔

جَنّٰتٍ۔ جنت کی جمع ہے۔ راغب کہتے ہیں: اَلْجَنَّةُ كُلُّ بُسْتَانٍ ذِيْ شَجَرٍ يَّسْتُرُ بِاَشْجَارِهِ الْاَرْضَ۔ جنت ہر وہ باغ ہے جس کے درخت زمین کو ڈھانپ لیں۔

اور فَجَّرْنَا فِيْهَا اَيْ شَقَقْنَا فِي الْاَرْضِ۔ فَجَّرْنَا فِيْهَا کے یہ معنی ہیں کہ ہم نے زمین میں پھاڑے مِنَ الْعُيُوْنِ چشمے اور چونکہ چشمے عام طور پر نہیں ہوتے اس لئے من تبعیضیہ لائے کہ چشمے عام نہ ہوں بلکہ بعض بعض مقامات پر مانے جائیں۔

اور ان سے جو پھل ہوں وہ کھائے جائیں۔

اور وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ میں اگر ما موصولہ مانا جائے تو یہ معنی ہوں گے کہ باغوں کی سیرابی ڈول چلسی سے تمہارے ہاتھ کرتے ہیں جو کنویں تالاب نہروں سے پانی نکالتے ہیں اور باغوں میں پہنچاتے ہیں۔

اور اگر ما نافیہ لیا جائے تو ضمیر ثمر کی طرف راجع مانی جائے گی تو معنی یہ ہوں گے کہ ان پھلوں کو تمہارے ہاتھ نہیں بناتے بلکہ ہم ید قدرت سے ان میں رنگ آمیزی کرتے اور اپنی صنعت دکھاتے ہیں کہ کوئی پھل سبز کوئی زرد کوئی نارنجی کوئی سرخ اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OVAIS ISLAMIA ACADEMY

کیا کیا شکل میں ہوتے ہیں۔

چنانچہ سعید بن منصور اور ابن منذر سے مروی ہے: اِنَّہٗ قَالَ وَجَدُوْہُ مَعْمُوْلًا لَمْ تَعْمَلْہُ اَیْدِیْھِمْ یَعْنِی الْفُرَاتَ وَالدِّجْلَۃَ وَ نَھْرَ بَلْخَ وَاَشْبَاھِھَا۔ فرماتے ہیں تم نہروں میں فرات و دجلہ اور نہر بلخ بنی بنائی پاتے ہو اس میں تمہارے ہاتھوں نے کچھ عمل نہیں کیا پھر ان تمام نعمتوں کو دیکھ بھی رہے ہو۔

اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ۔ کیا تم شکر نہیں کرتے۔

اس کے بعد استینافاً اپنی تنزیہ ظاہر فرما کر منکرین کے ترک شکر کی قباحت ظاہر فرمائی اور اپنی حقیقت اور صنعت کمال کا بیان کیا چنانچہ ارشاد ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّھَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِھِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾۔

پاک ہے وہ ذات اور منزہ ہے ہر قسم کی برائی اور نقص سے یَعْنِیْ اُسَبِّحُ سُبْحَانَہٗ اَیْ اُنَزِّھُہٗ عَمَّا لَا یَلِیْقُ بِہٖ عَقْدًا اَوْ عَمَلًا تَنْزِیْھًا خَاصًا بِہٖ حَقِیْقًا بِشَانِہٖ عَزَّشَانُہٗ۔ میں پاکی بیان کرتا ہوں اس ذات کی ہر اس صفت سے جو اس کی شان کے لائق نہیں۔) جس نے پیدا فرمایا جوڑا ہر اس چیز کا جسے زمین اگاتی ہے اور جانداروں سے جوڑے پیدا فرمائے مرد عورت کے اور انہیں بنایا جنہیں کوئی نہیں جانتا۔

جیسے دوسری جگہ فرمایا وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ وہ ایسی ایسی مخلوق پیدا فرماتا ہے جسے تم نہیں جانتے۔

چنانچہ اجمالاً چند مخلوق اول ظاہر فرمائیں وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْھَا وَ زِیْنَۃً۔ گھوڑے گدھے خچر ہم نے پیدا کئے کہ تم ان پر سوار ہو اور اپنی زینت کے لئے رکھو اس کے علاوہ ایسی ایسی سواریاں ہم پیدا فرمائیں گے جنہیں تم نہیں جانتے۔ چنانچہ سائیکل، موٹر سائیکل، ریل، انجن، ایروپلین یہ علم اللہ نے پیدا کرنی تھیں اور ہمیں ان کا علم بھی نہ تھا اور نہ معلوم ابھی کیا پیدا فرمائی جائیں۔ اس کے بعد دوسری نشانی کا بیان فرمایا جاتا ہے:

وَاٰیَۃٌ لَّھُمُ الَّیْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْہُ النَّھَارَ فَاِذَا ھُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾۔

اور ایک نشانی ان کے لئے رات ہے کہ اس سے کھینچ کر دن لاتے ہیں تو پھر وہ اندھیروں میں ہوتے ہیں۔

نَسْلَخُ۔ سلخ سے ہے علامہ قطب فرماتے ہیں: اِنَّ السَّلْخَ قَدْ یَکُوْنُ بِمَعْنَی النَّزْعِ نَحْوُ سَلَخْتُ الْاِھَابَ عَنِ الشَّاۃِ وَ قَدْ یَکُوْنُ بِمَعْنَی الْاِخْرَاجِ نَحْوُ سَلَخْتُ الشَّاۃَ مِنَ الْاِھَابِ وَالشَّاۃُ مَسْلُوْخَۃٌ۔ سلخ کبھی کھینچے کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے جیسے سَلَخْتُ الْاِھَابَ عَنِ الشَّاۃِ بولتے ہیں کھینچی میں نے کھال بکری سے اور کبھی بمعنی اخراج استعمال کرتے ہیں جیسے سَلَخْتُ الشَّاۃَ مِنَ الْاِھَابِ وَالشَّاۃُ مَسْلُوْخَۃٌ نکالا میں نے بکری کو کھال سے تو ایسی صورت میں بکری کھال سے نکلی ہوئی ہوگی۔

تو جب بمعنی اخراج بولیں تو اخراج النھار من اللیل کہیں گے نکالا دن رات سے اور اگر سلخ بمعنی نزع لیں گے تو نَزْعُ ضَوْءِ الشَّمْسِ عَنِ الْھَوَآءِ۔ سورج کی روشنی ہوا سے کھینچ لی۔

اسی بنا پر رات دن کی تحقیق میں آلوسی فرماتے ہیں: اِنَّ الْاَصْلَ الظُّلْمَۃُ وَالنُّوْرُ طَارِئٌ عَلَیْھَا یَسْتُرُھَا بِضَوْئِہٖ۔ اصل میں فضا میں ظلمت ہے اور نور شمس اس پر طاری ہو کر اپنی روشنی سے تاریکی کو مستور کر دیتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں بھی اسی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کی تائید ملتی ہے۔

امام احمد اور ترمذی عبداللہ بن عمرو بن عاص سے راوی ہیں: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِىْ ظُلْمَةٍ ثُمَّ اَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِّنْ نُوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ نُوْرِهٖ اِهْتَدٰى وَ مَنْ اَخْطَاَ ضَلَّ۔ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اندھیرے میں پیدا فرمایا پھر ان پر اپنا نور ڈالا تو جسے اس نور سے کچھ پہنچ گیا وہ ہدایت پا گیا اور جو اس نور سے بھٹک گیا گمراہ ہو گیا۔ چنانچہ آیہ کریمہ میں بھی یہی ترتیب بیان ہے۔

وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ﴿۳۹﴾

اور ایک نشان ان کے لئے یہ ہے۔ آلوسی فرماتے ہیں: عَطْفٌ عَلَى اللَّيْلِ اَىْ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الشَّمْسُ۔ یعنی وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ کا عطف وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ پر ہے۔ اس اعتبار سے آیہ کریمہ کے یہ معنی ہوں گے۔

اور ایک نشانی سورج ہے کہ تیزی سے چلتا یا تیرتا ہے اپنی حد معین میں سال کے اندر یہ معین حد ہے اس غالب علم والے کی اور چاند کے لئے مقرر کیں ہم نے منزلیں یہاں تک کہ وہ واپس پلٹتا ہے مثل پرانی شاخ کے۔

## تعریف مستقر

لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا لِحَدٍّ مُّعَيَّنٍ تَنْتَهِىْ اِلَيْهِ مِنْ فَلَكِهَا فِىْ اٰخِرِ السَّنَةِ شَبَّهَ لِمُسْتَقَرِّ الْمُسَافِرِ اِذَا قَطَعَ مَسِيْرَهٗ مِنْ حَيْثُ اِنَّ فِىْ كُلِّ اِنْتِهَاءٍ اِلٰى مَحَلٍّ مُّعَيَّنٍ وَاِنَّ لِلْمُسَافِرِ قَرَارٌ دُوْنَهَا۔

وَرُوِىَ هٰذَا عَنِ الْكَلْبِىِّ وَاخْتَارَهُ اِبْنُ قُتَيْبَةَ وَالْمُسْتَقَرُّ عَلَيْهِ اِسْمُ مَكَانٍ وَاللَّامُ بِمَعْنَى اِلٰى۔

وَ جُوِّزَ اَنْ تَكُوْنَ تَعْلِيْلِيَّةٌ اَوْ لِمُنْتَهٰى لَهَا مِنَ الْمَشَارِقِ الْيَوْمِيَّةِ وَالْمَغَارِبِ لِاَنَّهَا تَتَقَصَّاهَا مَشْرِقًا وَّ مَغْرِبًا حَتّٰى تَبْلُغَ اَقْصَاهَا ثُمَّ تَرْجِعُ وَ ذٰلِكَ حَدُّهَا وَ مُسْتَقَرُّهَا لِاَنَّهَا لَا تَعْدُوْهُ۔

مستقر حد معین ہے جہاں تک اس کی سیر منتہی ہوتی ہے اپنے دائرے میں سال کے آخر تک اسے مستقر مسافر سے تشبیہ دی کہ جب وہ اپنی سیر قطع کر لیتا ہے تو جیسے ہر ایک سیاح کے لئے ایک انتہاء سفر ہوتی ہے مقام معین تک اگرچہ مسافر اس کے علاوہ بھی ٹھہر جاتا ہے۔

اور کلبی وقتیبہ مستقر کو اسم مکان کہتے ہیں اور لمستقر کے لام کو بمعنی الی مانتے ہیں۔

بعض نے لام تعلیل کہا یا بہ ایں معنی مانا کہ منتہی لہا ہے کہ مشارق یومیہ سے مغارب تک اس کی رفتار کی حد ہے اس لئے کہ یہ سیر مشرق سے مشرق اور مغرب سے مغرب تک پوری ہوتی ہے حتیٰ کہ یہ اپنے مستقر کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے پھر واپس آجاتا ہے تو یہ اس کی سیر کی حد ہے اور مستقر اس لئے فرمایا کہ اس سے آگے نہیں جاتا۔

ایک قول یہ ہے: تَجْرِىْ لَيْلَتَهَا وَ هُوَ بُرْجُ الْاَسَدِ۔ رات میں یہ برج اسد میں سیران کرتا ہے۔

اور واحدی کہتے ہیں: وَعَلٰى هٰذَا مُسْتَقَرُّهَا اِنْتِهَاءُ سَيْرِهَا عِنْدَ اِنْقِضَاءِ الدُّنْيَا وَ هٰذَا اِخْتِيَارُ الزُّجَاجِ۔ سورج کا مستقر یہ ہے کہ اس کی انتہاء سیر دنیا کے آخر تک ہے اور اس قول کو زجاج نے لیا۔

اور صحاح میں حضرت ابوذر غفاری سے ایک حدیث ہے جس میں وہ فرماتے ہیں:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ قُلْتُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَذْهَبُ لِتَسْجُدَ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا اِرْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَ الشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا۔

میں غروب شمس کے وقت حضور ﷺ کی خدمت میں مسجد کے اندر حاضر تھا حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! کیا تجھے معلوم ہے کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ جاتا ہے کہ سجدہ کرے تو وہ اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت دی جاتی ہے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے تو اس سے وہ سجدہ قبول نہ ہو اور پھر اجازت طلب کرے تو اسے اجازت نہ ملے اور کہا جائے اسے جا جیسے آیا تھا تو وہ طلوع ہوگا اپنے مغرب سے یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا۔

ایک روایت میں ہے: اَتَدْرُوْنَ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ هٰذِهٖ تَجْرِيْ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَةً اَلْحَدِيْثَ۔ اور ایسی ایسی بہت سی روایتیں ہیں۔

اور احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویہ اور بیہقی حضرت ذر سے روایت کرتے ہیں:

قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا۔

قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَالْمُسْتَقَرُّ اِسْمُ مَكَانٍ وَّ الظَّاهِرُ اَنَّ لِلشَّمْسِ فِيْهِ قَرَارًا حَقِيْقَةً قَالَ النَّوَوِيُّ قَالَ جَمَاعَةٌ بِظَاهِرِ الْحَدِيْثِ۔

قَالَ الْوَاحِدِيُّ وَعَلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ كُلَّ يَوْمٍ اِسْتَقَرَّتْ تَحْتَ الْعَرْشِ اِلٰى اَنْ تَطْلُعَ۔

## اب خلاصہ مفہوم عبارت حدیث واقوال نووی یہ ہے

کہ حضور ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ بعد غروب سورج کہاں جاتا ہے صحابہ کرام نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا یہ سورج چلتا چلتا اپنے مستقر تک پہنچتا ہے یعنی عرش کے نیچے اور سربسجود ہو جاتا ہے۔ اور دس محدثین حضرت ابوذر سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے سید عالم ﷺ سے آیت کریمہ وَ الشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا کے متعلق سوال کیا تو فرمایا اس کا مستقر تحت عرش ہے۔

اس پر شراح فرماتے ہیں کہ مستقر اسم مکان ہے اور یہ ظاہر ہے کہ سورج کے لئے اس میں حقیقتاً قرار ہے۔

اس پر امام نووی اور واحدی اور ایک جماعت ظاہر الفاظ سے یہی معنی لے رہی ہے۔

اس پر بعض نے کہا دن بھر کے بعد جب سورج غروب ہوتا ہے تو عرش کے نیچے ٹھہرتا ہے حتیٰ کہ صبح پھر طلوع ہو جاتا ہے۔

## اور اہل ہیئت کی تحقیق استقرائی علیحدہ ہے

اس کے متعلق یہاں کچھ لکھنا طوالت مضمون کے سوا اور کچھ فائدہ نہیں دے گا اس لئے اسے ہم یہاں لکھنا بیکار سمجھتے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سوا اس کے کہ سورج کا غروب اور طلوع وہ ہے کہ جس پر رات کا طویل ہونا اور دن کا بڑھنا ہے۔ اور رات دن کا طول وقصر خط استوا کے نزدیک ہے۔

چنانچہ بلاد بلغاریہ میں باعتبار عرض بلد نوے درجہ تک ہے تو وہاں اس وقت تک طلوع رہتا ہے جب تک بروج شمالیہ اس کے مقابل رہیں اور ایسے ہی اس وقت تک غروب رہتا ہے جب تک بروج جنوبیہ اس کے مقابل نہ آئیں اس تو ایسے مقامات پر آدھا سال غروب اور آدھا سال طلوع رہتا ہے۔

## اس کی تحقیق کتب ہیئت میں مفصل موجود ہے

اور اجلہ محققین کہتے ہیں: اِنَّ نُوْرَ جَمِیْعِ الْکَوَاکِبِ ثَوَابِتِھَا وَ سَیَّارَاتِھَا مُسْتَفَادٌ مِّنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ وَ ھُوَ مُفَاضٌ عَلَیْھَا مِنَ الْفَیَّاضِ الْمُطْلَقِ جَلَّ جَلَالُہٗ وَ عَمَّ نَوَالُہٗ۔ تمام کواکب ثوابت وسیارہ ضوء شمس سے مستفید ہیں اور اس کا افاضہ فیض مطلق جل جلالہ سے ہے۔ آگے ارشاد ہے:

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾۔

اور چاند کے لئے منزلیں مقرر کیں حتیٰ کہ وہ طے منازل کے بعد لوٹ آتا ہے مثل پرانی ڈالی کے۔

آلوسی فرماتے ہیں: وَالْمَنَازِلُ جَمْعُ مَنْزِلٍ۔ منازل منزل کی جمع ہے اور اس سے مراد چاند کی مسافت قطع کرنا ہے جو ایک رات دن میں ہوتی ہے۔

اہل ہند کے حساب سے ستائیس منزل ہیں۔

اس لئے کہ چاند ان ستائیس برجوں کو ستائیس دن میں قطع کرتا ہے اور تین برجوں کو حذف مانتے ہیں اس لئے کہ وہ تنصیف میں ناقص ہیں اور اصطلاح اہل تنجیم میں اسے ناقص ہی کہتے ہیں۔

اور اہل عرب کے حساب سے اٹھائیس بروج ہیں اس کا دورہ مانا گیا ہے اس حساب سے انتیس والے دن میں اسے پورا کر لیتے ہیں غرضکہ اس طرح قمری حساب سے انتیس اور تیس کا مہینا ہوتا ہے۔

اور شمسی حساب سے انتیس۔ تیس اور اکتیس کا مہینا بن جاتا ہے۔ اہل نجوم میں اسے ایک شعر میں جمع کیا گیا ہے:

لا و لا لب لا و لا لا شش مہ است — لل کط و لل لا شہور کوتہ است

اور اس کا حساب شمسی انگلیوں کی اٹھان اور گھائیوں سے بھی پورا نکلتا ہے۔ مٹھی بند کر کے انگلیوں کی اٹھان اور گھائیوں پر گنا جائے تو جنوری ۳۱، گھائی میں فروری ۲۸ یا ۲۹ ہوگا، مارچ ۳۱، اپریل ۳۰، مئی ۳۱، جون ۳۰، جولائی ۳۱، اگست ۳۱، ستمبر ۳۰، اکتوبر ۳۱، نومبر ۳۰، دسمبر ۳۱۔

یہ بحث ہیئت کے فن سے متعلق ہے اس لئے ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

اس فن کے متعلق صاحب روضہ فرماتے ہیں:

مَنِ اعْتَقَدَ اَنَّ النَّوْءَ یُمْطِرُ حَقِیْقَۃً صَارَ مُرْتَدًّا وَاِنْ اَرَادَ بِہٖ اَنَّ النَّوْءَ سَبَبٌ یُّنَزِّلُ اللہُ تَعَالٰی بِہِ الْمَآءَ حَسْبَمَا عَلِمَ وَ قَدَّرَ فَھُوَ لَیْسَ بِکُفْرٍ بَلْ مُبَاحٌ۔ لٰکِنْ قَالَ عَبْدُ الْبَرِّ ھُوَ وَاِنْ کَانَ مُبَاحًا کُفْرٌ بِنِعْمَۃِ اللہِ تَعَالٰی۔ وَجَھْلٌ بِلَطِیْفِ حِکْمَتِہٖ۔

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جو یہ عقیدہ رکھے کو نوء ستارے نے بارش کی حقیقۃً تو وہ مرتد ہے اور اگر یہ عقیدہ کرے کو نوء سبب ہے اس کا کہ اللہ تعالیٰ بارش کرے جیسا اس کے علم میں ہے اور اس نے بارش مقدر فرمائی ہے تو کفر نہیں بلکہ مباح ہے۔ لیکن علامہ عبدالبر فرماتے ہیں اس عقیدہ کا رکھنا اگرچہ مباح ہے لیکن نعمت الٰہی سے کفر و انکار ضرور لازم آتا ہے۔ اور لطائف حکمت الٰہی سے جہل ہے۔

اور صحیحین میں زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَثَرُ السَّمَآءِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَ کَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ رَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِیْ وَ کَافِرٌ بِالْکَوْکَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا فَهُوَ کَافِرٌ بِیْ وَ مُؤْمِنٌ بِالْکَوْکَبِ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آسمانی اثر کے متعلق تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب عزوجل نے کیا فرمایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں سے صبح مومن ہوتے ہیں اور کافر ہوتے ہیں تو جو کہے کہ ہم پر بارش کی اللہ نے اپنے فضل سے اور رحمت سے یہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستارہ سے منکر ہے اور جو کہے ہم پر بارش ہوئی فلاں ستارے کے اثر سے تو وہ کافر ہے میرا اور مومن ہے ستارے کا۔

اس پر علامہ آلوسی فرماتے ہیں: وَ ظَاهِرُهٗ اَنَّ الْکُفْرَ مُقَابِلُ الْاِیْمَانِ فَیُحْمَلُ عَلٰی مَا اِذَا اَرَادَ الْقَائِلُ مَا سَمِعْتَ اَوَّلًا وَاللّٰهُ تَعَالٰی الْحَافِظُ عَنْ کُلِّ سُوْءٍ لَا رَبَّ غَیْرُهٗ وَلَا یُرْجٰی اِلَّا خَیْرُهٗ۔

خلاصہ یہ ہے کہ حدیث میں کفر مقابل ایمان بیان ہوا ہے تو ظاہر ہے کہ نجومیوں پر عقیدہ رکھنا اللہ تعالیٰ سے کفر کرنا ہے۔ اللہ ہر برائی سے حفاظت کرنے والا ہے۔ ہمارا رب اس کے سوا کوئی نہیں اور اس سے ہماری امید نہیں مگر بھلائی کی۔

اور قمر کیا ہے عرف عام میں ایک ستارہ ہے چنانچہ سات سیارہ یہ ہیں:

قمر است و عطارد و زہرہ شمس مریخ و مشتری و زحل

لیکن قمر وہ سیارہ ہے جو سیارہ شمس کے ماتحت مستنیر ہوتا ہے اور اس کا نام قمر صرف تین رات سے چھبیسویں رات تک ہے اس کے علاوہ اسے ہلال کہا جاتا ہے چنانچہ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ کے بعد ارشاد ہے:

حَتّٰی عَادَ کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ﴿۳۹﴾۔ حتی کہ لوٹ آتا ہے مثل پرانی ٹہنی کے۔

یعنی اواخر شہر میں اور قرب شمس میں مثل عرجون قدیم ہوتا ہے۔ عرجون اس لکڑی کو کہتے ہیں جو سوکھ کر ٹیڑھی ہو جائے۔ چنانچہ رویت ہلال کے وقت چاند ایک گول کمان کی طرح خط نظر آتا ہے اور ایسے ہی آخری تاریخوں میں ہوتا ہے آگے ارشاد ہے:

لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾۔

سورج کو یہ قدرت نہیں کہ چاند کو پکڑ لے اور رات دن سے مسابقت نہیں کر سکتی اور دونوں اپنے اپنے دائرے میں چل رہے ہیں۔

گویا ارشاد ہے کہ سورج کو یہ طاقت نہیں کہ چلتے چلتے چاند کو پالے۔ چنانچہ بعض فضلا نے حاشیہ بیضاوی پر ارقام فرمایا

ہے۔

حَرْفُ النَّفْیِ عَلَی الشَّمْسِ لِلدَّلَالَةِ عَلٰی اَنَّهَا مُسَخَّرَةٌ لَا یَتَیَسَّرُ لَهَا اِلَّا مَا اُرِیْدَ بِهَا۔ حرف نفی یعنی ''لا''۔ سورج پر اسی لئے لایا گیا تا کہ دلیل واضح ہو کر سورج مسخر بقدرت الٰہی ہے اسے اپنے ارادہ سے چلنا آسان نہیں۔ تو خلاصہ مفہوم کلام یہ ہوا کہ

اِنَّ الشَّمْسَ لَیْسَ لَهَا قُدْرَةٌ عَلٰی اِدْرَاكِ الْقَمَرِ وَ سُرْعَةِ الْمَسِیْرِ الَّتِیْ هِیَ ضِدٌّ لِحَرَكَتِهَا الْخَاصَّةِ بَلِ الْقُدْرَةُ عَلَیْهَا لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ فَهُوَ فَاعِلٌ لِحَرَكَتِهَا حَقِیْقَةً۔ سورج میں قوت وقدرت نہیں ادراک قمر پر اور اپنی رفتار میں سرعت حاصل کرنے کی بلکہ دونوں رفتار بالضد ہیں اور دونوں پر قدرت سبحانہ محرک حقیقی ہے۔

رَوَی الْعَیَّاشِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِهٖ بِالْاِسْنَادِ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ كُنْتُ بِخُرَاسَانَ حَیْثُ اِجْتَمَعَ الرِّضَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْمَامُوْنُ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ فِی الْاَیْوَانِ بِمَرْوَ فَوُضِعَتِ الْمَائِدَةُ۔

عیاشی اپنی تفسیر میں اشعث بن حاتم سے راوی ہیں فرماتے ہیں میں خراسان میں تھا کہ مقام مرو میں حضرت موسیٰ رضا اور مامون اور فضل بن سہل محل میں جمع ہوئے دسترخوان بچھا اور

حضرت موسیٰ رضا نے فرمایا: اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ سَاَلَنِیْ بِالْمَدِیْنَةِ ۔ فَقَالَ اَلنَّهَارُ خُلِقَ قَبْلُ اَمِ اللَّیْلُ فَمَا عِنْدَكُمْ فَاَرَادُوا الْكَلَامَ فَلَمْ یَكُنْ عَنْهُ لَهُمْ شَیْئٌ۔ ایک آدمی نے جو بنی اسرائیل سے تھا مجھ سے پوچھا کہ رات پہلے پیدا ہوئی یا دن۔ تو سب نے جواب کی کوشش کی مگر ٹھیک جواب ان سے نہ بنا۔

فَقَالَ الْفَضْلُ لِلرِّضَا اَخْبِرْنَا بِهَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَالَ نَعَمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَمْ مِّنَ الْحِسَابِ قَالَ لَهُ الْفَضْلُ مِنْ جِهَةِ الْحِسَابِ۔ تو فضل نے حضرت رضا سے عرض کیا آپ فرمائیں، آپ نے فرمایا ہاں میں بتاؤں گا۔

مگر یہ بتادو کہ حساب سے جواب دوں یا قرآن کریم سے۔

تو حضرت فضل نے عرض کیا حساب سے فرمائیں تو حضرت موسیٰ رضا نے فرمایا:

قَدْ عَلِمْتَ یَا فَضْلُ اَنَّ طَالِعَ الدُّنْیَا السَّرَطَانُ وَالْكَوَاكِبُ فِیْ مَوَاضِعِ شَرَفِهَا ۔ فَزُحَلُ فِی الْمِیْزَانِ وَالْمُشْتَرِیْ فِی السَّرَطَانِ وَالْمِرِّیْخُ فِی الْجَدْیِ وَالشَّمْسُ فِی الْحَمَلِ وَالزُّهْرَةُ فِی الْحُوْتِ وَ عُطَارِدُ فِی السُّنْبُلَةِ وَالْقَمَرُ فِی الثَّوْرِ فَتَكُوْنُ الشَّمْسُ فِی الْعَاشِرِ وَسْطَ السَّمَآءِ فَالنَّهَارُ قَبْلَ اللَّیْلِ۔

اے فضل تم جانتے ہو کہ طالع دنیا سرطان ہے۔ اور تمام کواکب اپنے مواضع شرف میں ہوتے ہیں۔ تو زحل میزان میں ہوتا ہے۔ اور مشتری سرطان میں۔ اور مریخ جدی میں۔ اور شمس حمل میں۔ اور زہرہ حوت میں۔ اور عطارد سنبلہ میں، اور قمر ثور میں۔ اور شمس درجہ دہم میں وسط سما میں ہے۔ تو دن رات سے قبل ہے۔

وَمِنَ الْقُرْاٰنِ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ اَیِ اللَّیْلُ قَدْ سَبَقَتْهُ النَّهَارُ اھ۔ قرآن کریم سے بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ۔ یعنی رات پر نہار کی مسابقت ہے۔

وَرَاَی الْمُنَجِّمُوْنَ اَنَّ اِبْتِدَاءَ الدَّوْرَةِ دَائِرَةٌ لِنِصْفِ النَّهَارِ وَ لَهٗ مُوَافَقَةٌ لِمَا ذُكِرَ۔ اور منجموں کے نزدیک ابتدا دورہ دائرۂ نصف النہار ہے اور وہ روایت مذکورہ کے موافق ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور وَلَا الَّیۡلُ سَابِقُ النَّہَارِ کا بھی یہی مفہوم ہے کہ اِنَّ اللَّیۡلَ مَسۡبُوۡقٌ لَا سَابِقٌ۔ کہ رات مسبوق ہے نہ کہ سابق۔

وَکُلٌّ فِیۡ فَلَکٍ یَّسۡبَحُوۡنَ ﴿۴۰﴾۔ اور دونوں اپنے دائرہ میں چل رہے ہیں۔

راغب۔ مجری الکوکب کو فلک کہتے ہیں۔

یَسۡبَحُوۡنَ۔ کے معنی یَسِیۡرُوۡنَ فِیۡہِ بِانۡبِسَاطٍ ہیں۔ یعنی فراخی سے چلنے کے ہیں۔

اور سباحت پانی میں تیرنے کو بھی کہتے ہیں۔

وَاٰیَۃٌ لَّہُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّیَّتَہُمۡ فِی الۡفُلۡکِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقۡنَا لَہُمۡ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ مَا یَرۡکَبُوۡنَ ﴿۴۲﴾۔

اور ان کے لئے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری کشتی میں سوار کیا اور پیدا کیا ہم نے ان کے لئے مثل اس کشتی کے جس پر سوار ہوتے ہیں۔

یہاں ذریت سے مراد ان کی اولادیں ہیں۔ راغب کہتے ہیں: اَلذُّرِّیَّۃُ اَصۡلُھَا الصِّغَارُ مِنَ الۡاَوۡلَادِ۔ ذریت سے اصل چھوٹی اولاد مراد ہے۔

اور اس میں تین قول ہیں: فَقِیۡلَ ھُوَ مِنۡ ذَرَآءِ اللّٰہِ الۡخَلۡقَ۔ ایک قول یہ ہے کہ جسے اللہ مخلوق میں پیدا فرمائے وہ ذریت ہے۔

ایک قول یہ کہ اَصۡلُہٗ ذُرۡوِیَّۃٌ۔ اصل ذریت کی ذُرۡوِیَّۃٌ ہے۔

وَقِیۡلَ ھُوَ فُعۡلِیَّۃٌ مِنَ الذَّرِّ نَحۡوُ قُمۡرِیَّۃٍ۔ ایک قول ہے کہ ذریت بروزن فعلیۃ ہے جو ذر سے ہے جیسے قمریۃ ہے۔

اور فِیۡ فَلَکٍ سے مراد کشتی ہے اسے کشتی بقول مجمع البیان والے اسی لئے کہتے ہیں کہ تَدُوۡرُ فِی الۡمَآءِ یہ پانی میں تیرتی اور دورہ کرتی ہے۔

مَشۡحُوۡنِ۔ کے معنی مملو کے ہیں یعنی بھری ہوئی۔

ایک قول یہ بھی ہے جو ماوردی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف منسوب ہے وہ یہ ہے اَلذُّرِّیَّۃُ النُّطۡفُ وَالۡفُلۡکُ الۡمَشۡحُوۡنُ بُطُوۡنُ النِّسَآءِ۔ ذریت سے مراد نطفہ ہے اور اَلۡفُلۡکِ الۡمَشۡحُوۡنِ سے مراد بطون نسوانی ہے جن میں حمل رہتا ہے لیکن یہ توجیہ صحیح نہیں اور اس کا انتساب حضرت شیر خدا رضی اللہ عنہ کی طرف صحیح نہیں۔

وَخَلَقۡنَا لَہُمۡ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ مَا یَرۡکَبُوۡنَ ﴿۴۲﴾۔

سے مراد اونٹ ہے کہ وہ سفینہ بری ہے۔ چنانچہ سفائن واسراب بحارہا۔ چنانچہ یہی قول حسن اور عبداللہ بن شداد کا ہے۔

اور سید المفسرین ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہاں سفینہ سے مراد کشتی نوح علیہ السلام ہے حَیۡثُ قَالَ اِنَّ الۡمُرَادَ بِالۡفُلۡکِ سَفِیۡنَۃُ نُوۡحٍ عَلَیۡہِ السَّلَامُ اَنَّ التَّعۡرِیۡفَ لِلۡعَھۡدِ فِیۡ عِبَارَۃٍ عَمَّا سَمِعۡتَ۔

وَاِنۡ نَّشَاۡ نُغۡرِقۡہُمۡ فَلَا صَرِیۡخَ لَہُمۡ وَلَا ہُمۡ یُنۡقَذُوۡنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحۡمَۃً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰی حِیۡنٍ ﴿۴۴﴾۔

اور اگر ہم چاہتے تو انہیں غرق کردیتے تو کوئی ان کا مغیث نہیں ہوگا جو ان کی محافظت کرے اور نہ کوئی انہیں نجات دے موت سے مگر ہماری طرف سے رحمت ہے اور ایک مدت کے لئے انہیں زندگی گزارنا۔

صَرِیۡخَ۔ بمعنی مغیث و محافظت ہے یعنی جب ہم غرق کریں تو ڈوبنے سے کوئی بچانے والا نہیں ہوسکتا کَمَا قَالَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَلْمُجَاھِدُ وَ قَتَادَۃُ۔

اور وَلَا ھُمْ یُنْقَذُوْنَ کے معنی ہیں نہ نجات دینے والا موت سے آلوسی فرماتے ہیں: اَیْ لَا یَنْجُوْنَ مِنَ الْمَوْتِ بِہٖ بَعْدَ وُقُوْعِہٖ۔

اِلَّا رَحْمَۃً۔ میں استثناء مفرغ ہے۔ یَعْنِیْ لَا یُغَاثُوْنَ وَلَا یُنْقَذُوْنَ لِشَیْئٍ مِّنَ الْاَشْیَآءِ اِلَّا لِرَحْمَۃٍ عَظِیْمَۃٍ مِّنْ قِبَلِنَا دَاعِیَۃٍ اِلَی الْاِغَاثَۃِ وَالْاِنْقَاذِ۔

وَ اِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَمَا خَلْفَکُمْ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ ۔

اور جب کہا جائے انہیں کہ ڈرو اس عذاب سے جو تمہارے آگے اور پیچھے ہے تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

یہ اہل مکہ کو بطریق انذار ارشاد ہے۔

قتادہ اور مقاتل کہتے ہیں: مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ سے مراد عَذَابُ الْاُمَمِ الَّتِیْ قَبْلَکُمْ ہے یعنی پہلی امتوں پر جو عذاب آئے وہ مراد ہیں۔

اور وَمَا خَلْفَکُمْ سے عذاب آخرت مراد ہے۔

اور مجاہد کہتے ہیں: مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ سے مراد مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ ہے اور وَمَا خَلْفَکُمْ سے مراد مَا یَاْتِیْ مِنْھَا ہے۔

اور حضرت حسن بصری کا یہی قول ہے۔

اور ایک قول ہے کہ مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ سے مراد نوازل سماوی ہیں اور وَمَا خَلْفَکُمْ سے مراد نوائب ارضی ہیں۔

اور ایک قول ہے کہ مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وہ تکالیف مراد ہیں جنہیں دیکھ کر سمجھا جا سکے اور وہم و گمان میں آئیں اور مَا خَلْفَکُمْ سے مراد وہ تکالیف ہیں جن کا گمان و حسبان بھی نہ ہو۔

تو خلاصہ مضمون یہ ہوا کہ تم ان عذابوں سے ڈرو جن کا تمہیں حسبان و گمان ہو اور ان سے بھی بچو جن کا گمان بھی تمہیں نہ ہو۔ اور لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ سے مراد نجات ان عذابوں سے ہے جو ان پر آ سکتے ہیں آگے ارشاد ہے:

وَمَا تَاْتِیْھِمْ مِّنْ اٰیَۃٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّھِمْ اِلَّا کَانُوْا عَنْھَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۶﴾ ۔

اور نہیں آتی ان کے پاس کوئی آیت آیات الٰہی سے مگر وہ اس سے اعراض و انحراف کرتے ہیں۔

گویا یہ ارشاد ہے: وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّقُوا الْعَذَابَ اَوِ اتَّقُوْا مَا یُوْجِبُہٗ اَعْرَضُوْا لِاَنَّھُمْ اِعْتَادُوْہُ وَ تَمَرَّنُوْا عَلَیْہِ۔ وَ مَا نَافِیَۃٌ وَ صِیْغَۃُ الْمُضَارِعِ لِلدَّلَالَۃِ عَلَی الْاِسْتِمْرَارِ۔ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ عذاب سے ڈرو اور ایسے کاموں سے اجتناب کرو جو موجب عذاب ہیں تو اعراض و انحراف ہی کرتے ہیں اس لئے کہ انہیں تعلیم اسلام سے عناد اور ضد ہے۔ یہاں مَا نافیہ ہے اور تَاْتِیْھِمْ صیغہ مضارع اس لئے لایا گیا کہ ان کے تمرد و قساوت کی ہمیشگی پر دلالت کرے۔

اور دوسری تفسیر میں اس سے زیادہ وضاحت کی چنانچہ ارشاد ہے: اَیْ مَا نَزَلَ الْوَحْیُ بِاٰیَۃٍ مِّنَ الْاٰیَاتِ النَّاطِقَۃِ بِذٰلِکَ اِلَّا کَانُوْا عَنْھَا مُعْرِضِیْنَ عَلٰی وَجْہِ التَّکْذِیْبِ وَالْاِسْتِھْزَآءِ۔ یعنی ان کی طرف بذریعہ وحی کوئی آیت آیات ناطقہ سے نازل نہیں ہوتی مگر اس سے اعراض کرتے اور تکذیب و استہزاء ہی کرتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾۔

اور جب انہیں کہا جائے کہ خرچ کرو اس میں سے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمایا تھا تو کافر کہتے ہیں مومنوں کو کیا ہم انہیں کھلائیں جنہیں اگر اللہ چاہتا تو کھلا دیتا تمہارا خیال نہیں مگر کھلی گمراہی ہے۔

اس کے معنی صاحب روح المعانی اس طرح کرتے ہیں:

اِذَا قِيْلَ لَهُمْ بِطَرِيْقِ النَّصِيْحَةِ وَالْاِرْشَادِ اِلٰى مَا فِيْهِ نَفْعُهُمْ اَنْفِقُوْا بَعْضَ مَا اٰتَاكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلَى الْمُحْتَاجِيْنَ فَاِنَّ ذٰلِكَ فَاِنَّ مِمَّا يَرُدُّ الْبَلَاءَ وَيَدْفَعُ الْمَكَارِهَ۔ یعنی جب انہیں بطور نصیحت و خیراندیشی کہا جاتا ہے ان کے نفع کے لئے کہ کچھ اس میں سے اللہ کے لئے خرچ کرو جو تمہیں اللہ نے دیا اپنے فضل سے محتاجوں پر اس لئے کہ خیرات و صدقات بلائیں دفع کرتے ہیں اور مکروہات ومصائب کو رفع کرتے ہیں۔

تو کافر بطریق استہزاء وتمسخر کرتے ہیں (آپ لوگوں کا تو یہ اعتقاد ہے کہ جسے اللہ چاہے اسے فراخی سے رزق دیتا ہے) تو اللہ چاہتا تو جس کے لئے چاہتا رزق دیتا (ہم اسے کیوں دیں) تم اس خیال میں کھلے گمراہ ہو۔

آیہ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ اِنَّ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ قَوْمٍ مِّنَ الزَّنَادِقَةِ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالصَّانِعِ وَاَنْكَرُوْا وُجُوْدَهٗ فَقَوْلُهُمْ لَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ مِنْ بَابِ الْاِسْتِهْزَاءِ بِالْمُسْلِمِيْنَ۔ یہ آیت قوم زنادقہ کے لئے نازل ہوئی وہ صانع مطلق پر ایمان نہیں رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے منکر ہو کر بطریق استہزا مسلمانوں سے یہ کہتے تھے۔

اور زندیق کسے کہتے ہیں اس کی تعریف آلوسی فرماتے ہیں: اَلزِّنْدِيْقُ مُنْكِرُ الصَّانِعِ۔ زندیق وہ ہے جو صانع مطلق کا منکر ہو۔

اور حسن اور ابو خالد سے مروی ہے: اِنَّ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْيَهُوْدِ اُمِرُوْا بِالْاِنْفَاقِ عَلَى الْفُقَرَآءِ فَقَالُوْا ذٰلِكَ۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾۔ اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ پورا اگر تم سچے ہو۔

یہ مطالبہ کفار مشرکین کا اس لئے تھا کہ وہ بعث یعنی مرنے کے بعد اٹھنے اور زندہ ہونے کے منکر تھے تو یہ سوال بطریق استہزاء وانکار تھا۔

اور اس میں ان کا مخاطبہ حضور سرور عالم ﷺ سے تھا اور مومنین بھی اس مخاطبہ میں شامل تھے۔ اس کا جواب منجانب اللہ دیا گیا:

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع۔

یہ وعدہ پورا ہونے کا کیا انتظار کر رہے ہیں مگر ایک چنگھاڑ کا کہ وہ اچانک انہیں پکڑ لے گی ایسے حال میں کہ وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے تو وہ کسی قسم کی وصیت بھی نہ کر سکیں گے اور نہ واپس اپنے گھر جا سکیں گے۔

صیحۂ عظیم سے مراد نفخہ صور اولیٰ ہے جس سے روئے زمین کی سب مخلوق ہلاک ہو جائے گی۔

آلوسی فرماتے ہیں: وَهِيَ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى فِي الصُّوْرِ الَّتِيْ يَمُوْتُ بِهَا اَهْلُ الْاَرْضِ۔ اور یہ صیحہ لازمی طور پر ہونے والا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ہے یہ اسی کے منتظر ہیں۔

تَاْخُذُھُمْ۔ انہیں یہ جب پکڑے گا تو سب کو ہلاک کر دے گا۔

وَھُمْ یَخِصِّمُوْنَ۔ یَعْنِیْ یَتَخَاصَمُوْنَ وَیَتَنَازَعُوْنَ فِیْ مُعَامَلَاتِھِمْ وَ مَتَاجِرِھِمْ لَا یَخْطُرُ بِبَالِھِمْ شَیْئٌ۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَھُمْ بَغْتَةً وَّھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ۔

چنانچہ ابن جریر اور ابن ابی حاتم ابن عمر سے راوی ہیں: لَیُنْفَخَنَّ فِی الصُّوْرِ وَالنَّاسُ فِیْ طُرُقِھِمْ وَ اَسْوَاقِھِمْ وَ مَجَالِسِھِمْ حَتّٰی اَنَّ الثَّوْبَ لَیَکُوْنُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ یَتَسَاوَمَانِ فَمَا یُرْسِلُهٗ اَحَدُھُمَا مِنْ یَدِهٖ حَتّٰی یُنْفَخَ فِیْهِ اَیْ فِی الصُّوْرِ فَیُصْعَقُ مِنْهُ۔ صور جب پھونکا جائے گا تو لوگ اس وقت بازاروں میں، راستوں میں، اپنی بیٹھکوں میں بے فکر بیٹھے ہوں گے حتیٰ کہ کپڑا پھیلائے دکھا رہے ہوں گے تو خریدار ہاتھ سے کپڑا نہ چھوڑ سکے گا کہ نفخۂ صور سے سب ہلاک ہو جائیں گے اس قسم کی اور حدیثیں ہیں جن کا یہی مضمون ہے۔

تو یہ کیفیت ایسی اچانک آئے کہ کسی کو وصیت کرنے یا اپنے اہل و عیال میں جانے کی بھی مہلت نہ ملے گی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

## بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع۔سورہ یٰسین۔پ ۲۳

| | |
|---|---|
| وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا ھُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّھِمْ یَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ | اور پھونکا جائے گا صور تو فوراً قبروں سے اپنے رب کی طرف رینگنے لگیں گے |
| قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ | کہیں گے ہائے افسوس کس نے ہمیں اٹھا دیا ہماری قبروں سے یہ وہ وعدہ ہے جو رحمان نے کیا تھا اور سچ فرمایا رسولوں نے |
| اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا ھُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ | وہ نہ ہوگی مگر ایک ہی چیخ تو فوراً وہ سب ہمارے حضور آ جائیں گے |
| فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ | تو آج کے دن نہیں ہوگا ظلم کسی جان پر کچھ اور تم نہ دیئے جاؤ گے بدلہ مگر اپنی کرنی کا |
| اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰکِھُوْنَ ﴿۵۵﴾ | بے شک جنت والے آج کے دن اپنی عیش میں پھل کھاتے ہوں گے |
| ھُمْ وَ اَزْوَاجُھُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِکِ مُتَّکِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ | وہ اور ان کی بیویاں سائے میں تخت نشین تکیہ لگائے ہوں گے |
| لَھُمْ فِیْھَا فَاکِھَةٌ وَّلَھُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ | ان کیلئے اس میں پھل ہوں گے اور ان کے لئے سب کچھ ہے جو وہ مانگیں |

سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾
سلام ہے ان پر رب رحیم کا کہا ہوا

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾
اور الگ ہو جاؤ آج کے دن اے مجرمو!

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۶۰﴾
تم سے کیا عہد نہ لیا تھا اے ابن آدم میں نے کہ شیطان کو نہ پوجنا بے شک وہ دشمن ہے تمہارا کھلا کھلا

وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾
اور میری ہی پرستش کرنا یہ سیدھا راستہ ہے

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾
اور بے شک گمراہ کیے تم میں سے اس نے بہت سی خلقت کو کیا تمہیں عقل نہ تھی

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾
یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ تھا

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾
داخل ہو اس جہنم میں اپنے کفر کے بدلے میں

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾
آج کے دن ہم مہر کرتے ہیں ان کے مونہوں پر اور بات کریں گے ہم سے ان کے ہاتھ اور شہادت دیں گے ان کے پیر جو کچھ وہ کرتے تھے

وَلَوْ نَشَاۗءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾
اور اگر ہم چاہتے تو مٹا دیتے ان کی آنکھیں تو بعجلت جاتے راستہ کی طرف تو انہیں کیا نظر آتا

وَلَوْ نَشَاۗءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ ع
اور اگر ہم چاہتے تو ان کی صورتیں مسخ کر دیتے ان کی جگہ پر تو نہ آگے بڑھ سکتے نہ پیچھے ہٹتے

## حل لغات چوتھا رکوع ۔ سورۃ یٰسین ۔ پ ۲۳

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ ۔ اور | نُفِخَ ۔ پھونکا جائے گا | فِيْ ۔ بیچ | الصُّوْرِ ۔ صور کے |
| فَاِذَا ۔ تو اچانک | هُمْ ۔ وہ | مِّنَ الْاَجْدَاثِ ۔ قبروں سے | اِلٰى ۔ طرف |
| رَبِّهِمْ ۔ اپنے رب کی | يَنْسِلُوْنَ ۔ رینگیں گے | قَالُوْا ۔ کہیں گے | يٰوَيْلَنَا ۔ ہائے افسوس |
| مَنْ ۔ کس نے | بَعَثَنَا ۔ اٹھایا ہم کو | مِنْ مَّرْقَدِنَا ۔ ہماری خوابگاہوں سے | |
| هٰذَا ۔ یہ | مَا ۔ وہ ہے جو | وَعَدَ ۔ وعدہ دیا | الرَّحْمٰنُ ۔ رحمٰن نے |
| وَ ۔ اور | صَدَقَ ۔ سچ کہا | الْمُرْسَلُوْنَ ۔ پیغمبروں نے | اِنْ ۔ نہیں |
| كَانَتْ ۔ ہوگی | اِلَّا ۔ مگر | صَيْحَةً ۔ چنگھاڑ | وَّاحِدَةً ۔ ایک |
| فَاِذَا ۔ تو اچانک | هُمْ ۔ وہ | جَمِيْعٌ ۔ سب | لَّدَيْنَا ۔ ہمارے پاس |
| مُحْضَرُوْنَ ۔ حاضر کیے جائیں گے | فَالْيَوْمَ ۔ تو آج | لَا ۔ نہ | تُظْلَمُ ۔ ظلم کیا جائے گا |
| نَفْسٌ ۔ کوئی آدمی | شَيْـًٔا ۔ کچھ بھی | وَّ ۔ اور | لَا ۔ نہ |
| تُجْزَوْنَ ۔ بدلہ دیئے جاؤ گے | اِلَّا ۔ مگر | مَا ۔ جو | كُنْتُمْ ۔ تھے تم |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| تَعْمَلُوْنَ۔عمل کرتے | اِنَّ۔بے شک | اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ۔جنت والے | الْیَوْمَ۔آج |
| فِیْ۔بیچ | شُغُلٍ۔عیش کے | فٰكِهُوْنَ۔خوش ہوں گے | هُمْ۔وہ |
| وَ۔اور | اَزْوَاجُهُمْ۔ان کی بیویاں | فِیْ۔بیچ | ظِلٰلٍ۔سایوں کے |
| عَلَى۔اوپر | الْاَرَآئِكِ۔تختوں کے | مُتَّكِـُٔوْنَ۔تکیہ لگائے ہوں گے | لَهُمْ۔ان کیلئے |
| فِیْهَا۔اس میں | فَاكِهَةٌ۔میوے ہوں گے | وَّ۔اور | لَهُمْ۔ان کیلئے |
| مَّا۔وہ ہو جو | یَدَّعُوْنَ۔مانگیں گے | سَلٰمٌ۔سلام کی | قَوْلًا۔بات ہوگی |
| مِّنْ رَّبٍّ۔رب | رَّحِیْمٍ۔رحیم سے | وَ۔اور | امْتَازُوا۔الگ ہو جاؤ |
| الْیَوْمَ۔آج | اَیُّهَا۔اے | الْمُجْرِمُوْنَ۔مجرمو | اَ۔کیا |
| لَمْ۔نہ | اَعْهَدْ۔عہد لیا میں نے | اِلَیْكُمْ۔تم سے | یٰبَنِیْٓ۔اے اولاد |
| | اٰدَمَ۔آدم | اَنْ۔یہ کہ | لَّا۔نہ |
| تَعْبُدُوا۔عبادت کرو | الشَّیْطٰنَ۔شیطان کی | اِنَّهٗ۔بے شک وہ | لَكُمْ۔تمہارا |
| عَدُوٌّ۔دشمن ہے | مُّبِیْنٌ۔کھلا کھلا | وَّ۔اور | اَنِ۔یہ کہ |
| اعْبُدُوْ۔عبادت کرو | نِیْ۔میری | هٰذَا۔یہ ہے | صِرَاطٌ۔راستہ |
| مُّسْتَقِیْمٌ۔سیدھا | وَ۔اور | لَقَدْ۔بے شک | اَضَلَّ۔گمراہ کیا اس نے |
| مِنْكُمْ۔تم میں سے | جِبِلًّا۔خلقت | كَثِیْرًا۔بہت کو | اَفَلَمْ۔کیا نہیں |
| تَكُوْنُوْا۔تھے تم | تَعْقِلُوْنَ۔سوچتے | هٰذِهٖ۔یہ ہے | جَهَنَّمُ۔وہ جہنم |
| الَّتِیْ۔کہ جس کا | كُنْتُمْ۔تھے تم | تُوْعَدُوْنَ۔وعدہ دیئے جاتے | اِصْلَوْ۔داخل ہو |
| هَا۔اس میں | الْیَوْمَ۔آج | بِمَا۔بدلہ اس کا کہ | كُنْتُمْ۔تھے تم |
| تَكْفُرُوْنَ۔کفر کرتے | اَلْیَوْمَ۔آج | نَخْتِمُ۔ہم مہر کریں گے | عَلٰٓى۔اوپر |
| اَفْوَاهِهِمْ۔ان کے مونہوں کے | وَ۔اور | تُكَلِّمُنَآ۔بولیں گے ہم سے | اَیْدِیْهِمْ۔ان کے ہاتھ |
| وَ۔اور | تَشْهَدُ۔گواہی دیں گے | اَرْجُلُهُمْ۔ان کے پاؤں | بِمَا۔بدلہ اس کا کہ |
| كَانُوْا۔تھے | یَكْسِبُوْنَ۔کمائی کرتے | وَ۔اور | لَوْ۔اگر |
| نَشَآءُ۔ہم چاہیں | لَطَمَسْنَا۔تو مٹا دیں | عَلٰٓى۔ان کی | اَعْیُنِهِمْ۔آنکھیں |
| فَاسْتَبَقُوا۔تو دوڑیں | الصِّرَاطَ۔راستہ کی طرف | فَاَنّٰى۔تو کہاں | یُبْصِرُوْنَ۔دیکھیں گے |
| وَ۔اور | لَوْ۔اگر | نَشَآءُ۔ہم چاہیں | لَمَسَخْنٰهُمْ۔تو مسخ کردیں ان کو |
| عَلٰى۔اوپر | مَكَانَتِهِمْ۔ان کی جگہ کے | فَمَا۔تو نہ | اسْتَطَاعُوْا۔طاقت رکھیں |
| مُضِیًّا۔آگے بڑھنے کی | وَّ۔اور | لَا۔نہ | یَرْجِعُوْنَ۔پیچھے ہٹنے کی |

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

## خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع - سورۃ یٰسین - پ ۲۳

وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَإِذَا هُمْ مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۔

اور پھونکا جائے گا صور تو فوراً وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف گرتے پڑتے پہنچیں گے کہیں گے ہائے افسوس کس نے اٹھادیا ہمیں ہمارے مرقد سے۔

یہ نفخۂ ثانیہ کا ذکر ہے پہلا نفخہ تمام کو ہلاک کرے گا اور دوسرا نفخہ مردوں کو جلانے اور اٹھانے کے لئے ہوگا اور یہ دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ اس وقت کفار کہیں گے يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۔ یعنی اے افسوس ہمیں کس نے سوتے ہوئے جگادیا اپنی خواب گاہ سے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دونوں نفخوں کے مابین یہ چالیس سالہ مدت ان کے لئے سوئے رہنے کی ہوگی اس مدت میں انہیں کوئی عذاب نہ ہوگا جب دوسرے نفخہ کے بعد جاگیں گے اور اہوال قیامت دیکھیں گے تو گھبرا کر چیخیں گے اور کہیں يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۔

اس وقت ان امور کا جن کا تعلق بعث ونشر سے ہے اقرار کریں گے لیکن اب یہ اقرار ان کے لئے موجب نجات نہ ہوں گے چنانچہ وہ سراسیمگی اور پریشانی میں کہیں گے۔

هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ ۔

یہ وہ ہے جس کا رحمان نے وعدہ فرمایا اور رسولوں نے سچ فرمایا تھا۔

لیکن ان کا یہ کہنا اس وقت کوئی فائدہ نہ دے گا یہ کہنا ایسے ہی ہے جیسے فرعون نے غرق کے وقت اٰمَنتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۔ کہا تھا یہ آواز نفخہ ثانیہ کے موقع پر ایک ہولناک ہوگی۔ چنانچہ ارشاد ہے:

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾ ۔

نہیں ہوگی وہ آواز مگر چیخ تو فوراً سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہوجائیں گے تاکہ ان سے ان کے اعمال کا حساب لیا جائے اور انہیں یہ بھی فرمادیا جائے۔

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ﴿٥٥﴾ ۔

آج کے دن کسی جان پر ظلم نہ ہوگا مگر تمہیں اپنی کرنی کا بدلہ دیا جائے گا بے شک جنت والے آج کے دن عیش میں پھل کھاتے ہوں گے۔

یعنی انواع واقسام کی نعمتوں کے متمتع ہوں گے اور قسم قسم کی خوشیاں انہیں ہوں گی۔ یہ شغل ان کے لئے ہوں گے۔
کہیں حسینان جنت کے طرب انگیز نغمات ہوں گے اور کہیں انعمہ و اطعمہ لذیذہ ہوں گے جن کو پہلے کبھی دیکھا سنا نہ ہوگا۔
اور پھر کہیں سبزہ زار کی دلنواز فضائیں فرحت انگیز ہوائیں انہیں خوش کریں گی۔

هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ﴿٥٧﴾ سَلَامٌ قَوْلًا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ ۝۵۸ ۔

وہ جنتی اوران کی بیویاں سایوں میں ہوں گے تخت پر تکیہ لگائے ان کے لئے اس میں میوے ہیں اوران کے لئے ہے اس میں جو مانگیں گے ان پر سلام ہوگا رب تعالیٰ رحم والے کا فرمایا ہوا۔

یعنی جنت میں زریں تخت ہوں گے جن پر مسند زریں لگی ہوگی ان پر جنتی اوران کی بیویاں ہوں گی اور اللہ عزوجل کی طرف سے ان پر سلام اور امن و امان کی بشارتیں ہوں گی یہ بواسطہ ملائکہ ہوں گی یا اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے بشارتیں ہوں گی۔

وَامۡتَازُوا الۡيَوۡمَ اَيُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۝۵۹ ۔اور آج کے دن جدا جدا ہو جاؤ اے مجرمو!

جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ ہوں اس وقت یہ حکم جہنمیوں کو دیا جائے کہ وہ راہ میں نہ کھڑے رہو الگ الگ پھٹ جاؤ اور مومنین کے ساتھ نہ رہو۔

ایک قول یہ ہے کہ جہنمیوں کو حکم ہوگا کہ جہنم میں الگ الگ اپنے مقام عذاب میں چلے جاؤ۔

اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ‌ ۚ اِنَّهٗ لَـكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۝۶۰ وَّاَنِ اعۡبُدُوۡنِىۡ ‌ؔ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ۝۶۱ ۔

کیا تم سے عہد نہ لیا تھا اے بنی آدم اس کا کہ شیطان کو نہ پوجو گے بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور میری ہی بندگی کرنا یہ سیدھی راہ ہے۔

یعنی بوساطت انبیاء کرام تم سے کیا یہ عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کی پرستاری نہ کرنا وہ تمہارا دشمن ہے اور میری عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا مگر تم نے عہد شکنی کی اور میرے سوا اس کی اطاعت کی۔

وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جِبِلًّا كَثِيۡرًا‌ ؕ اَفَلَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ۝۶۲ ۔

اور بے شک گمراہ کر دیا تم میں سے بہت سی خلقت کو تو کیا تمہیں عقل نہ تھی۔

یعنی اس کے بہکانے گمراہ کرنے کا تمہیں شعور نہ ہوا۔اس کے بعد جب وہ جہنم میں چلے جائیں گے تو پھر ان سے کہا جائے گا۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ۝۶۳ اِصۡلَوۡهَا الۡيَوۡمَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ۝۶۴ ۔

یہ وہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ تھا آج کے دن اس میں جاؤ یہ ہے بدلہ تمہارے کفر کا۔

یعنی اب بھگتو جیسا تم نے کیا اس کی سزا اب برداشت کرو اور آج تمہیں انکار و اقرار کا موقع نہیں ہے اس لئے کہ

اَلۡيَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰٓى اَفۡوَاهِهِمۡ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيۡدِيۡهِمۡ وَتَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۝۶۵ ۔

آج مہر کر دیں گے ہم ان کے مونہوں پر اوران کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اوران کے پیران کے کرتوت کی گواہی دیں گے۔

مہر تو منہ پر اسی لئے لگائی جائے گی کہ وہ بول نہ سکیں اور جھوٹا جواب نہ دے سکیں کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہم نے رسولوں کو نہیں جھٹلایا۔اس کی شہادت ان کے ہاتھ پیر دیں گے اور بتائیں گے کہ انہوں نے فلاں بت کو پوجا فلاں پتھر کو پوجا۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝٦٦ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝٦٧ ع

اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے پھر عجلت سے راستہ کی طرف جاتے تو انہیں کچھ نہ سوجھتا اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ان کی جگہ ان کی صورتیں مسخ کر دیتے تو نہ آگے بڑھ سکتے نہ پیچھے لوٹ سکتے۔

یعنی اندھا کرنا علیحدہ ہے یہاں طمس عین فرمایا کہ آنکھوں کا نشان بھی نہ رہتا لیکن ایسا نہیں کیا گیا بلکہ اپنے فضل سے نعمت بصر ان کے پاس رہی اور ان کی صورت بھی مسخ کر کے انہیں بندر اور سور بنایا بلکہ انہیں مہلت نہ دی۔

## بعض لغات نادرہ کی تفصیل

اَلْاَجْدَاثِ۔ جدث کی جمع ہے قبر کو کہتے ہیں۔

يَنْسِلُوْنَ۔ نسلان سے مشتق ہے۔ تیزی سے چلنے کے معنی میں مستعمل ہے۔

مَّرْقَدِ۔ مصدر میمی ہے یا ظرف مکان۔ یہ رقاد سے مشتق ہے اور رقاد سونے کو کہتے ہیں۔

فِیْ شُغُلٍ۔ شغل اس حالت کو کہتے ہیں جو آدمی کو اور طرف متوجہ ہونے سے روک دے اس میں تین لغت ہیں: شُغُلِ بِضَمَّتَيْنِ۔ شَغَلِ بِفَتْحَتَيْنِ۔ شُغْلِ بِضَمِّ شِيْنٍ وَ سُكُوْنِ غَيْنٍ۔

ظِلٰلٍ۔ جمع ظل کی ہے۔ سایہ کے معنی میں مستعمل ہے۔

وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ۔ اصل میں يَدْتَعِوُوْنَ بروزن يَحْتَسِبُوْنَ۔ ت کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کیا واؤ کا ضمہ ماقبل کو دے دیا اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک واؤ حذف ہو گیا۔

سَلٰمٌ قف قَوْلًا۔ بایں معنی ہیں: يُقَالُ لَهُمْ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔

جِبِلًّا كَثِيْرًا۔ جبل۔ ج۔ ب۔ ل مشدد سے مرکب ہے یہ ہمیشہ اجتماع کے معنی دیتا ہے مخلوق کو جبل اسی واسطے کہا گیا کہ اس میں اجسام کا اجتماع ہوتا ہے۔ چنانچہ جس بکری کے تھنوں میں دودھ جمع ہوتا ہو اسے شاۃ جبلا کہتے ہیں۔

## مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع۔ سورۃ یٰسین۔ پ ۲۳

وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝٥١۔

اور پھونکا جائے گا صور میں تو فوراً وہ سب اپنی قبروں سے نکل کر جلدی جلدی اپنے رب کی طرف چلیں گے۔

یہ نفخہ ثانیہ کا ذکر ہے اس میں اور پہلے نفخہ میں چالیس سال کی مدت کا فرق ہوگا۔

اور اجداث جدث کی جمع ہے۔ جدث قبر کو کہتے ہیں۔ اجداث سے مراد قبریں ہیں۔ جَدَثٌ بِفَتْحَتَيْنِ۔ اِلٰى رَبِّهِمْ۔ یعنی مالک امر کی طرف

يَنْسِلُوْنَ۔ يُسْرِعُوْنَ بِطَرِيْقِ الْاِجْبَارِ۔ یعنی جلدی جلدی حکم الٰہی سے مجبور ہو کر چلیں گے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ۔

بولیں گے اے افسوس کس نے اٹھا دیا ہماری خوابگاہ سے۔

مَرْقَدٌ مصدر میمی ہے یا ظرف مکان ہے اور یہاں مفرد کہہ کر جمع مراد ہے یعنی مرقد سے مراقد مراد ہے اور مرقد سے مراد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مقام استراحت ہے۔

وَ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ الْمَرْقَدُ عَلٰی حَقِیْقَةٍ وَالْقَوْمُ لِاخْتِلَاطِ عُقُوْلِهِمْ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ کَانُوْا نِیَامًا وَ لَمْ یَکُنْ لَهُمْ اِدْرَاکٌ بِعَذَابِ الْقَبْرِ لِذٰلِکَ فَاسْتَفْهَمُوْا عَنْ مَوْقِظِهِمْ۔ یہ بھی جائز ہے کہ مرقد سے مراد حقیقی ہو اور اختلاط عقول سے وہ یہ گمان کریں کہ سو رہے ہیں اور انہیں اس مدت میں ادراک عذاب قبر ہی نہ ہو تو وہ نفخہ ثانیہ پر یہ سمجھیں کہ سوتے سے اب جاگے ہیں تو اس وقت یٰوَیْلَنَا کہیں۔

اور فریادی ابی عبداللہ بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن حاتم ابی بن کعب سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: یَنَامُوْنَ قَبْلَ الْبَعْثِ نَوْمَةً۔ نفخہ ثانیہ سے قبل وہ سو رہے تھے جن کی مدت پہلی روایتوں میں چالیس سال تک ہے۔

اور ابن عباس فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَرْفَعُ عَنْهُمُ الْعَذَابَ بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ فَیَرْقُدُوْنَ فَاِذَا بُعِثُوْا بِالنَّفْخَةِ الثَّانِیَةِ وَ شَاهَدُوا الْاَهْوَالَ قَالُوْا ذٰلِکَ۔ اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے مابین عذاب اٹھا لے گا تو وہ سو جائیں گے تو جب وہ اٹھائے جائیں گے نفخہ ثانیہ سے اور اہوال قیامت دیکھیں گے تو یہ کہیں گے یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا۔

اور سب کچھ دیکھ کر تصدیقاً کہیں گے لیکن وہ تصدیق انہیں اس وقت فائدہ نہ دے گی۔

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾۔ یہ ہے وہ جو رحمٰن نے وعدہ دیا اور اس کے رسولوں نے سچ فرمایا تھا۔

آلوسی فرماتے ہیں: اَیْ هٰذَا الَّذِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَالَّذِیْ صَدَّقَهُ الْمُرْسَلُوْنَ اَیْ فِیْهِ مِنْ قَوْلِهِمْ صَدَقْتُ زَیْدًا۔ یعنی یہ وہ ہے جس کا وعدہ رحمٰن یعنی رب العزت جل مجدہ نے دیا اور وہ ہے جس کی مرسلین کرام نے تصدیق کی۔

اور ابن زید کہتے ہیں: هٰذَا الْجَوَابُ مِنْ قِبَلِ الْکُفَّارِ عَلٰی اَنَّهُمْ اَجَابُوْا اَنْفُسَهُمْ حَیْثُ تَذَکَّرُوْا مَا سَمِعُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ۔ یہ کفار کی جانب سے کہا جائے گا جبکہ انہیں انبیاء کرام کی نصیحتیں یاد آئیں گی۔

اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا وَّ لَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾۔

یہ نفخہ نہ ہوگا مگر چنگھاڑ ایک تو فوراً سب ہمارے حضور حاضر ہوں گے تو آج کے دن کسی جان پر ظلم نہ ہوگا کچھ اور انہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اسی کا جو وہ کر گئے تھے۔

اِنْ کَانَتْ۔ کے معنی مَا کَانَتْ ہیں یہاں ان نافیہ ہے اور صیحہ وہ آواز ہے جو نفخہ اسرافیل سے پیدا ہوگی۔

اور ایک قول ہے کہ اس نفخہ میں اَیَّتُهَا الْعِظَامُ النَّخِرَةُ وَالْاَوْصَالُ الْمُتَقَطِّعَةُ وَالشُّعُوْرُ الْمُتَمَزِّقَةُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَاْمُرُکُنَّ اَنْ تَجْتَمِعْنَ لِفَصْلِ الْقَضَآءِ۔ آواز ہوگی: اے گلی ہوئی ہڈیو اور علیحدہ کئے ہوئے جوڑو اور خاک میں ملے ہوئے بالو! اللہ حکم فرماتا ہے کہ تم سب جمع ہو جاؤ۔

اس آواز کے بعد حساب کے لئے طرفۃ العین میں سب جمع ہو جائیں گے پھر ارشاد ہوگا:

فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا۔ تو آج تم ذرہ بھر ظلم نہ کئے جاؤ گے۔

اور تمہارے اعمال نیک و بد کا تمہیں بدلہ ملے گا اب ظاہر ہے کہ جیسا دنیا کی زندگی میں کیا ہوگا۔ ویسا ہی بدلہ ملے گا مگر۔

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ اور یُؤْتِی الْمُؤْمِنُوْنَ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ۔ سے معلوم ہوتا

ہے کہ مومنین و صابرین کے اجر کا کوئی حساب ہی نہیں اور مومنین کے اجر پر اضعاف مضاعفہ کا وعدہ ہے تو کیا مشرکین کے بداعمال پر بھی وَيَزِيدُهُمْ ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم میں نیکیوں کی جزا پر ازدیاد اجر ہے اور مشرکین کی زجر پر مثل جرم وسزا ہے یہ رحمت خاص ہے جیسا کہ ارشاد ہے: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا۔ نیکی کا بدلہ دس گنا ہے اور برائی کا اس کی مثل۔ وہی یہاں ارشاد ہے: وَلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ عمل کے مطابق ہی تمہیں بدلہ ملے گا۔ چنانچہ آلوسی فرماتے ہیں: اِنَّ الصَّالِحَ لَا يُنْقَصُ ثَوَابُهٗ وَالطَّالِحَ لَا يَزِيْدُ عِقَابُهٗ۔ آگے ارشاد ہے:

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ ۔

بے شک جنت والے اپنی عیش میں ایسے مسرور ہوں گے کہ انہیں جہنمیوں کے مصائب کی طرف التفات ہی نہ ہوگا تو اپنی مسندوں پر اپنی بیویوں کے ساتھ ٹھنڈے سایہ میں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوں گے ان کے لئے ہر قسم کے پھل اور میوے ہوں اور جو وہ چاہیں گے سلام کی آوازیں ان کے رب رحیم کی طرف سے آئیں گی۔

شغل کی تعریف یہ ہے کہ وہ ایسے حال میں منہمک ہوں گے کہ اپنے عیش کے سوا سب سے بے خبر ہوں گے۔

وَالشُّغُلُ هُوَ الشَّانُ الَّذِيْ يَصُدُّ الْمَرْءَ وَيُشْغِلُهٗ عَمَّا سِوَاهُ مِنْ شُئُوْنِهٖ بِكَوْنِهٖ اِنَّهُمْ عِنْدَهٗ مِنَ الْكُلِّ اِمَّا لِاِيْجَابِهٖ كَمَالَ الْمَسَرَّةِ اَوْ كَمَالَ الْمُسَاءَةِ۔

ابن کیسان فرماتے ہیں: ضِيَافَةُ اللّٰهِ وَهِيَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِي الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰى عِنْدَ كَثِيْبِ الْمِسْكِ وَهُنَاكَ يَتَجَلّٰى سُبْحَانَهٗ لَهُمْ فَيَرَوْنَهٗ جَلَّ شَانُهٗ جَمِيْعًا۔ وہ ایک دعوت منجانب اللہ جمعہ کے روز ہوا کرے گی فردوس اعلیٰ میں اور مشکی ٹیلوں پر جنتی بیٹھے ہوں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی تجلی سب پر فرمائے گا۔

حرمیان اور ابوعمرہ شُغْل کو بضم شین وسکون الغین پڑھتے ہیں۔

اور حجازی قرأت میں شُغُلٍ بِضَمَّتَيْنِ ہے جیسا کہ فراء کہتے ہیں۔

اور مجاہد اور ابو اسمال اور ابن ہبیرہ ابن خالویہ سے ناقل ہیں کہ وہ شَغَلٍ بِفَتْحَتَيْنِ بتاتے ہیں۔

اور ابوالفضل رازی شَغْلٍ بِفَتْحِ شِيْنٍ وَاِسْكَانِ الْغَيْنِ پڑھتے ہیں۔

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ۔ وہ اور ان کی بیویاں سایہ میں ہوں گے۔

آلوسی فرماتے ہیں: وَاَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ الظِّلَّ بِالْمَعْنَى الَّذِيْ تُعْتَبَرُ فِيْهِ الشَّمْسُ لَا يُتَصَوَّرُ فِي الْجَنَّةِ اِذْ لَا شَمْسَ فِيْهَا۔ تو جانتا ہے کہ ظل بمعنی سایہ جو سورج سے مانا جاتا ہے وہ یہاں متصور نہیں ہے۔ اس لئے کہ جنت میں سورج نہیں ہوگا۔ سورج تو دنیا میں ہی ہے۔

چنانچہ ابن قیم اپنی کتاب حاوی الارواح میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں: اَنَّهٗ سُئِلَ مَا اَرْضُ الْجَنَّةِ قَالَ مَرْمَرَةٌ بَيْضَاءُ مِنْ فِضَّةٍ كَاَنَّهَا مِرْاٰةٌ قِيْلَ وَمَا نُوْرُهَا قَالَ اَمَا رَاَيْتَ السَّاعَةَ الَّتِيْ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَذٰلِكَ نُوْرُهَا اِلَّا اَنَّهَا لَيْسَ فِيْهَا شَمْسٌ وَّلَا زَمْهَرِيْرٌ۔ سوال کیا گیا جنت کی زمین کیسی ہوگی فرمایا مرمر کے رنگ پر سفید چاندی کی

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

گویا کہ آئینہ ہے عرض کیا گیا اور اس میں نور کس چیز کا ہوگا فرمایا جیسے ساعت نہار دیکھی جاتی ہے طلوع شمس سے قبل تو ایسا ہی وہاں نور رہوگا مگر وہاں سورج بھی نہ ہوگا اور سخت سردی بھی نہ ہوگی اور ایسا ہی ابن عطیہ نے کہا۔

اور حدیث میں ہے: مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ حَوْرَاءَ مِّنْ حُوْرِ الْجَنَّةِ لَوْ ظَهَرَتْ لَاَضَآءَتْ مِنْهَا الدُّنْيَا۔ اگر حور عین جنت والی اگر اپنا حسن ظاہر کردے تو دنیا روشن ومنور ہوجائے۔

اور ابن ماجہ میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث ہے: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا هَلْ مُشْمِرٌ لِلْجَنَّةِ فَاِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا۔ اَیْ لَا عَدْلَ وَلَا مَثَلَ وَهِیَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نُوْرٌ يَتَلَاْلَاُ الْحَدِيْثَ۔

شیخین کی روایت میں ہے: اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے کہ گھوڑے سوار اس کے سایہ میں سو برس تک جائے گا اور وہ سایہ منقطع نہ ہوگا اگر چاہو تو قرآن میں پڑھ لو: وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ اس کا سایہ بڑھتا ہوا ہو۔

اور ابن ابی الدنیا سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیہ کریمہ کی تفسیر میں راوی ہیں: اِنَّهٗ قَالَ الظِّلُّ الْمَمْدُوْدُ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ عَلٰى سَاقٍ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْمُجِدُّ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ فِیْ كُلِّ نَوَاحِيْهَا۔ وہ ظل ممدود اس جنت کے درخت کا سایہ ہوگا جس کی مقدار یہ ہوگی کہ اس کے سایہ میں سوار سو برس تک جاسکے گا۔

عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾۔ مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں۔

اَلْاَرَآئِكُ۔ اَرِیکہ کی جمع ہے اور یہ سریر کا دوسرا نام ہے۔

وَقِيْلَ الْوِسَادَةُ۔ ایک قول ہے کہ وہ وسادہ ہے یعنی گاؤ تکیہ کما قال الطبرسی۔

وَقَالَ الزُّهْرِیُّ كُلُّ مَا اُتُّكِیَ عَلَيْهِ فَهُوَ اَرِيْكَةٌ۔ ہر وہ چیز جس کا تکیہ لگایا جائے وہ اریکہ ہے۔

اور ابن عباس فرماتے ہیں: لَا تَكُوْنُ اَرِيْكَةً حَتّٰى يَكُوْنَ السَّرِيْرُ فِی الْحَجَلَةِ فَاِنْ كَانَ سَرِيْرٌ بِغَيْرِ حَجَلَةٍ لَا تَكُوْنُ اَرِيْكَةً وَاِنْ كَانَتْ حَجَلَةٌ بِغَيْرِ سَرِيْرٍ وَلَمْ تَكُنْ اَرِيْكَةً فَالسَّرِيْرُ فِی الْحَجَلَةِ اَرِيْكَةٌ۔ جب تک مسہری پردہ دار نہ ہو اس وقت تک اریکہ نہیں کہا جاتا اور اگر چار پائی بغیر مسہری کے ہو تو وہاں اریکہ نہیں ہوتا تو چار پائی معہ مچھردانی کے جہاں ہو وہاں اریکہ ہوتا ہے۔

اور حادی الارواح میں ہے: لَا تَكُوْنُ اَرِيْكَةً اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ السَّرِيْرُ فِی الْحَجَلَةِ وَاَنْ يَكُوْنَ عَلَى السَّرِيْرِ فِرَاشٌ وَفِی الصِّحَاحِ الْاَرِيْكَةُ سَرِيْرٌ مُنَجَّدٌ مُّزَيَّنٌ فِیْ قُبَّةٍ اَوْ بَيْتٍ۔ اریکہ نہیں ہوتا مگر اس سریر پر جو مسہری کے پردوں میں ہو اگرچہ سریر پر بستر ہو اور صحاح میں ہے کہ اریکہ چار پائی کو مزین کرنے والا ہے جو قبہ میں یا گھر میں ہو۔

وَقَالَ الرَّاغِبُ الْاَرِيْكَةُ حَجَلَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ وَالْجَمْعُ اَرَائِكُ۔ اریکہ مسہری ہے جو چار پائی پر ہوتے ہیں اور اس کی جمع ارائک ہے۔

وَيَجُوْزُ اَنْ يُّقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ تَارَةً يَتَّكِئُوْنَ عَلَى الْاَرَآئِكِ وَاُخْرٰى يَتَّكِئُوْنَ عَلَى السَّرِيْرِ الَّتِیْ لَيْسَتْ بِاَرَائِكَ وَسَيَاْتِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَا وَرَدَ فِیْ وَصْفِ سُرُرِهِمْ رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمُ الْجُلُوْسَ عَلٰى هَاتِيْكَ السُّرُرِ وَالْاِتِّكَاءَ مَعَ الْاَزْوَاجِ عَلَى الْاَرَآئِكِ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

اور یہ جائز ہے اگر کہا جائے کہ اہل جنت کبھی ارائک پر تکیہ لگائے ہوں اور کبھی چار پایوں پر بغیر تکیہ ہوں اور اس کی مفصل بحث غالباً سورہ دہر میں آئے گی۔ ان شاء اللہ جو کچھ اوصاف سرر ہیں اللہ ہمیں اور تمہیں ان مسہریوں پر بیٹھنا لیٹنا نصیب کرے اپنے جوڑوں کے ساتھ۔

اور یہ ظاہر ہے کہ ازواج سے مراد وہی ازواج مومنات ہیں جو ایمان واعمال صالحات کے ساتھ دنیا میں تھیں۔

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ ازواج سے مراد وہ ازواج ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ہمارا تزوج فرمایا اور وہ حورعین ہیں۔

اور وہ بیویاں جو مومنہ تھیں اور ان کے خاوند کفار تھے وہ تو ہمیشہ کے لئے جہنم میں جائیں اور وہ مومنہ بیویاں جنت میں جائیں گی جیسے فرعون کی بیوی حضرت آسیہ۔

ان کی بابت حدیث میں آیا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں ہوں گی چنانچہ علامہ آلوسی فرماتے ہیں: فَقَدْ جَآءَ فِي الْاَخْبَارِ اَنَّهَا تَكُوْنُ زَوْجَةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾۔

ان کے لئے اس جنت میں پھل ہوں گے اور ان کے لئے ہر وہ نعمت ہوگی جو وہ چاہیں گے اور سلام اللہ کے فرمان سے ان کے رب رحیم کا۔

اس پر آلوسی فرماتے ہیں: بَيَانٌ لِّمَا يَتَمَتَّعُوْنَ بِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْمَاكِلِ وَالْمَشَارِبِ وَ مَا يَتَلَذَّذُوْنَ بِهٖ مِنَ الْمَلَاذِ الْجِسْمَانِيَّةِ وَالرُّوْحَانِيَّةِ۔ اس میں اس امر کا بیان ہے کہ جنت میں جنتی جس چیز کی تمنا اور خواہش کریں گے کھانے کی اشیاء اور پینے کی چیزوں کی اور جو چیزیں تلذذ جسمانی اور روحانی کی ہیں سب انہیں حاصل ہوں گی۔

آگے فرماتے ہیں: فَكَاَنَّهٗ قِيْلَ اِذَا كَانَ حَالُهُمْ مَا ذُكِرَ فَكَيْفَ يَصْنَعُوْنَ فِيْ اَمْرِ مَاكِلِهِمْ فَاُجِيْبَ بِقَوْلِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعَالٰى لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ۔ تو گویا کہا گیا کہ جب یہ حال ان کا ہوگا جیسا کہ بیان ہو چکا تو کیسے ان کے اکل وشرب کا حال ہوگا تو آیہ کریمہ میں جواب دیا گیا:

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ ۔ اَیْ مَا يَدَّعُوْنَ بِهٖ لِاَنْفُسِهِمْ اَیْ لَهُمْ كُلُّ مَا يَطْلُبُهٗ اَحَدٌ لِنَفْسِهٖ۔ یعنی جو وہ چاہیں اپنے نفسوں کے لئے۔

يَدَّعُوْنَ۔ اصل میں يَدْتَعِيُوْنَ بروزن يفتعلون تھا۔ یدعون۔ صیغہ جمع مذکر غائب باب افتعال سے ہے اس کی اصل یدتعیون ہے۔ دال واقع ہوئی باب افتعال کے ف کلمہ میں تاء افتعال کو دال سے بدل دیا يَدَّعِيُوْنَ ہو گیا۔ پھر ضمہ یا پر بعد کسرہ کے ثقیل تھا اسے دور کرنے کے بعد عین کلمہ کو ضمہ دے دیا پھر اجتماع ساکنین یا اور واؤ میں ہوا اس لئے یا گرادی یدعون ہو گیا۔

اور ابوعبیدہ کہتے ہیں: اَلْعَرَبُ تَقُوْلُ اُدْعُ اِلٰى مَا شِئْتَ بِمَعْنٰى تَمَنَّ۔ عرب کہتے ہیں: اُدْعُ عَلٰى مَا شِئْتَ یعنی تَمَنَّ عَلٰى مَا شِئْتَ مانگ کیا مانگتا ہے کہتے ہیں۔

زجاج کہتے ہیں: هُوَ مَاْخُوْذٌ مِّنَ الدُّعَآءِ اَیْ كُلُّ مَا يَدْعُوْهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ يَاْتِيْهِمْ - مَّا يَدَّعُوْنَ دعا سے ماخوذ ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ جو کچھ وہ مانگیں گے انہیں ملے گا۔ اور قرآن کریم میں دوسری جگہ واضح طور پر ارشاد ہے وَلَكُمْ فِيْهَا

مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ تمہارے لئے اس جنت میں ہے جو تمہارا دل چاہے اور جو تم چاہو وہ ملے گا۔

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾ ۔رب رحیم کا کلام سلام کے ساتھ ہوگا۔

اس پر آلوسی فرماتے ہیں: اَیْ سَلَامٌ یُقَالُ لَهُمْ قَوْلًا مِّنْ جِهَةِ رَبٍّ رَحِیْمٍ اَیْ یُسَلِّمُ عَلَیْهِمْ مِنْ جِهَتِهٖ تَعَالٰی بِلَا وَاسِطَةٍ تَعْظِیْمًا لَهُمْ۔جنتیوں کو سلام کے ساتھ رب تعالیٰ شانہ کی طرف سے بلا واسطہ کلام ہوگا ان کی عزت وعظمت کے اظہار کے لئے۔

چنانچہ ابن ماجہ اور ایک جماعت محدثین کہتے ہیں: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِیْ نَعِیْمِهِمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَیْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی اپنی نعمتوں میں ہوں گے کہ یک لخت ان پر ایک نور متجلی ہوگا وہ اسے دیکھنے کے لئے اپنے سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ رب جل مجدہ ان کی طرف جلوہ ریزی فرما رہا ہے اور ان پر سلام ارشاد ہو رہا ہے کہ سلامتی ہے تم پر اے جنت والو! یہی قرآن پاک میں ارشاد ہے: سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾۔

قَالَ فَیَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ فَلَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلٰی شَیْءٍ مِّنَ النَّعِیْمِ مَا دَامُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ حَتّٰی یَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَیَبْقٰی نُوْرُهٗ وَبَرَكَتُهٗ عَلَیْهِمْ فِیْ دِیَارِهِمْ۔فرمایا جنتیوں کی طرف نظر رحمت رحمٰن ہو اور جنتی اس ذات کی طرف ایسے دیکھنے میں محو ہوں گے کہ کسی نعمت کی طرف ان کا التفات نہ رہے گا۔ جب تک وہ جمال الٰہی دیکھ رہے ہوں گے حتیٰ کہ ان کی طرف سے حجاب جمال ہوگا اور اس کا نور اور برکت ان پر باقی رہے گی اور جنت کے در و دیوار پر وہ تجلی نور ریز رہے گی۔

اور ایک قول یہ ہے کہ یہ تجلی بواسطہ ملائکہ ہو جیسا کہ ارشاد ہے: وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ۔آگے ارشاد ہے۔

وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ ۔اور آج کے دن تم مومنین سے علیحدہ ہو جاؤ اے مجرمو!

اَیْ اِنْفَرِدُوْا عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی مَصِیْرِكُمْ اِلَی النَّارِ۔مومنین سے تم اے مشرکو! کافرو! اور جہنمیو! علیحدہ ہو جاؤ اپنے جہنم کی طرف پہنچنے کے لئے۔

عبد بن حمید قتادہ سے راوی ہیں: اَیْ اِعْتَزِلُوْا عَنْ كُلِّ خَیْرٍ۔ہر بھلائی سے کنارہ کش ہو جاؤ۔

ضحاک کہتے ہیں: لِكُلِّ كَافِرٍ بَیْتٌ مِّنَ النَّارِ یَكُوْنُ فِیْهِ لَا یَرٰی وَلَا یُرٰی۔ہر کافر کے لئے جہنم میں ایک ایسا گھر ہوگا کہ اس میں جہنمی نہ کچھ دیکھ سکے گا اور نہ اسے کوئی دیکھ سکے گا پھر ارشاد ہو:

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۱﴾۔

کیا تم سے اقرار نہ لیا تھا اے بنی آدم! یہ کہ شیطان کو نہ پوجنا بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ مجھے ہی پوجنا یہی سیدھا راستہ ہے۔

اسی قسم کے دوسری جگہ بھی قرآن پاک میں احکام ہیں: وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ۔اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ارشاد ہے: يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ۔ اس کے بعد ارشاد ہے:

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾۔

اور بے شک گمراہ کر دیئے تم میں سے اکثر گروہ تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

یہ توبیخاً ارشاد ہے اور جبل کی تعریف علامہ راغب مفردات میں اَلْجَمَاعَةُ الْعَظِيْمَةُ فرماتے ہیں۔

اور ضحاک امت عظیمہ کرتے ہیں جس کی مقدار دس ہزار ہو۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾۔

آلوسی کہتے ہیں: اَيْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَرَوْنَهَا لَمْ تَزَالُوْا تُوْعَدُوْنَ بِدُخُوْلِهَا عَلٰى اَلْسِنَةِ الرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالْمُبَلِّغِيْنَ عَنْهُمْ بِمُقَابَلَةِ عِبَادَةِ الشَّيْطَانِ۔ یعنی یہ جہنم جو تم دیکھ رہے ہو وہ تمہارے لئے دوامی طور پر وعدہ دیا گیا ہے کہ اس میں جاؤ گے اور یہ خبر تمہیں انبیاء کرام اور رسل عظام اور مبلغین ذوی الاحترام کی زبانی تمہیں پہنچ چکی ہے۔

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ۔ آج کے دن تم اس میں جاؤ۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ۔

طبرسی اس کے معنی فرماتے ہیں: اَلْزِمُوا الْعَذَابَ بِهَا وَاَصْلُ الصَّلَا اللُّزُوْمُ وَمِنْهُ الْمُصَلِّيْ الَّذِيْ يَجِيْئُ فِيْ اَثَرِ السَّابِقِ لِلُزُوْمِهٖ اَثَرَهٗ۔

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾۔ اور یہ تمہارے اس کفر کا صلہ ہے جو کرتے رہے تھے۔ يَعْنِيْ كُفْرُكُمُ الْمُسْتَمِرُّ فِي الدُّنْيَا۔ یعنی وہ تمہارا کفر جو دنیا میں تم کرتے رہے تھے۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾۔

آج ہم نے مہر کر دیں گے ان کے منہ اور بولیں گے ہمارے ساتھ ان کے ہاتھ اور گواہی دیں گے ان کے پیر جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

یہ کنایہ ہے منع تکلم سے، یہ ضروری نہیں ہے کہ مہر بمعنی حقیقی منہ پر لگانا محقق ہو یہ ایسے ہی ہے جیسے مہر سکوت بولتے ہیں یا کہتے ہیں سب کے منہ پر مہر سکوت لگ گئی یہ سب عدم تکلم سے کنایہ ہے خلاصہ معنی یہ ہوئے کہ اَلْيَوْمَ نَمْنَعُ اَفْوَاهَهُمْ مِّنَ الْكَلَامِ مَنْعًا شَبِيْهًا بِالْخَتْمِ۔ آج منہ سے کلام ممنوع ہے مثل مہر کے۔

اور جو کچھ حیات دنیا میں کیا ہے وہ سب ہاتھ پیر ہی بتا دیں گے کسی نے خوب کہا ہے:

دیا کسی نے نہ ساتھ میرا مجھی پہ چھدا خطا کا رکھا

الگ الگ ہو گئے سب اعضاء مصیبتوں میں پھنسا کے مجھ کو

آلوسی فرماتے ہیں: اَيْ بِالَّذِيْ اِسْتَمَرُّوْا عَلٰى كَسْبِهٖ فِي الدُّنْيَا۔ یعنی جن اعمال سے دنیا میں وابستہ تھے ان کا حال ہاتھ پیروں سے ظاہر ہوگا یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کلام پاک میں متعدد جگہ ارشاد ہوا: يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ اور وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اور بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ آیات مبارکہ سے واضح ہے۔

اور سر سے پیر تک جو کچھ بذریعہ اعضاء انسان سے اعمال سرزد ہوتے ہیں وہ سب ان کی طرف اعمال منسوب فرمائے گئے۔ چنانچہ ابن جریر اور ابن ابی حاتم حضرت ابی موسیٰ اشعری سے راوی ہیں: يُدْعَى الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ لِلْحِسَابِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

فَيُعْرِضُ رَبُّهٗ عَلَيْهِ عَمَلَهٗ فَيَجْحَدُ وَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّ وَ عِزَّتِكَ لَقَدْ كَتَبَ عَلَیَّ هٰذَا الْمَلَكُ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔ کافر اور منافق حساب کے لئے بلایا جائے گا تو اللہ ان پر ان کے عمل پیش فرمائے گا تو وہ صاف انکار کر دے گا اور عرض کرے گا اے میرے رب! تیری عزت وجلال کی قسم یہ سب فرشتے نے لکھ دیا میں نے ہرگز ایسا نہیں کیا۔

فَيَقُوْلُ لَهُ الْمَلَكُ اَمَا عَمِلْتَ كَذَا فِیْ يَوْمِ كَذَا فِیْ مَكَانِ كَذَا۔ تو فرشتہ کہے گا کیا تو نے فلاں دن ایسا نہیں کیا فلاں مقام پر ایسا نہیں کیا۔

فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ اَیْ رَبِّ مَا عَمِلْتُهٗ۔ تو کافر اور منافق کہے گا نہیں تیری عزت وجلال کی قسم میں نے ایسا نہیں کیا۔

فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ خُتِمَ عَلٰى فِيْهِ فَاِنِّیْ اَحْسَبُ اَوَّلَ مَا تَنْطِقُ مِنْهُ فَخِذُهُ الْيُمْنٰى۔ ثُمَّ تَلَا اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ۔ الخ جب وہ ایسا انکار کرے گا تو اس کے منہ پر مہر کر دی جائے گا اور ارشاد ہوگا کہ میں حساب اس سے لوں گا جو اول کلام کرے اس کے جسم سے ان کی ران داہنی طرف کی پھر اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ تلاوت فرمائی۔

دوسری حدیث میں مسلم اور ترمذی اور بیہقی کی ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ہے جو مرفوع طریقہ سے بیان کی اِنَّهٗ يَلْقَى الْعَبْدُ رَبَّهٗ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ اَلَمْ اُكْرِمْكَ۔ بندہ اللہ کے حضور حاضر ہوگا۔ تو ارشاد فرمائے گا کیا میں نے تجھے عزت نہ دی تھی؟

فَيَقُوْلُ آمَنْتُ بِكَ وَ بِكِتَابِكَ وَ بِرَسُوْلِكَ وَ صَلَّيْتُ وَ صُمْتُ وَ تَصَدَّقْتُ وَ يُثْنِیْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ۔ تو وہ عرض کرے گا الٰہی! میں تجھ پر ایمان لایا تیری کتاب پر ایمان لایا تیرے رسول پر ایمان لایا میں نے نماز پڑھی روزہ رکھا اور اپنی استطاعت کے مطابق صدقہ کیا اور وہ اپنی طاقت کے مطابق اچھی ثناء کرے گا۔

فَيَقُوْلُ اَلَا نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ فَيُفَكِّرُ فِیْ نَفْسِهٖ مَنِ الَّذِیْ يَشْهَدُ عَلَیَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَ يُقَالُ لِفَخِذِهٖ اِنْطِقِیْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَ عِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ۔ تو ارشاد ہوگا ہم تجھ پر اپنا گواہ نہ پیش کریں؟ تو کافر اپنے دل میں سوچے گا کہ کون مجھ پر گواہی دے گا۔ تو اس کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور اس کی ران کو حکم ہوگا کہ بولے تو وہ کلام کرے گی اور اس کا گوشت اور ہڈیاں بولنے لگیں گی اور اس کے اعمال بیان کریں گی۔

یہ بولنا قادر مطلق کی قدرت مطلقہ سے ہوگا اور اس کی نظیر انسان کی قدرت ضعیفہ حادثہ سے بھی ملتی ہے جیسے گراموفون کے ریکارڈ اور ریڈیو کی آواز یہ جماد محض اور بے جان عنصری چیز ہے اور انسان کے ادنیٰ تصرف کے بعد بولتی اور کلام کرتی ہے۔

بعض روایات سے واضح ہوتا ہے کہ بندہ اپنے جرائم پر گواہ طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ پر مہر لگا کر اس کے اعضاء سے شہادت دلائے گا۔

اسی مضمون کی ایک حدیث جسے احمد اور مسلم اور ابن ابی الدنیا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ پر یہ واقعہ ہوا کہ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مِمَّ ضَحِكْتُ قُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضحک فرمایا حتیٰ کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے فرمایا تمہیں معلوم ہے ہم کس بات پر ہنسے سب نے عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم ہمیں معلوم نہیں۔

قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِیْ مِنَ الظُّلْمِ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اِنِّیْ لَا اُجِيْزُ عَلَیَّ اِلَّا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شَاهِدًا مِّنِّیْ۔ فرمایا بندے کی اس بات پر ہمیں ہنسی آئی کہ وہ اپنے رب سے عرض کرے گا اے میرے رب کیا مظالم سے تو نے امن نہ دیا فرمایا جائے گا کیوں نہیں تو بندہ عرض کرے گا مجھ پر اثبات جرم میں صرف ایک فرشتہ کی گواہی گزری ہے۔ تو فَیَقُوْلُ کَفٰی بِنَفْسِكَ عَلَیْكَ شَهِیْدًا وَ بِالْكِرَامِ الْكَاتِبِیْنَ شُهُوْدًا فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْهِ وَ یُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ انْطِقِیْ فَتَنْطِقَ بِاَعْمَالِهِمْ ثُمَّ یُخَلّٰی بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْكَلَامِ۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے تیری جان تیری گواہی کے لئے کافی ہے اور ہمارے کراماً کاتبین کی شہادتیں پھر اس کے منہ پر مہر کردی جائے گی اور اعضاء کو حکم ہوگا کہ بولو تو ہر عضو اس کے اعمال پر بولے گا پھر اس میں اور اس کے بولنے میں تخلیہ ہوجائے گا اب آگے ارشاد ہے:

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ ع

اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے تو کہاں سے وہ دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کی صورتیں بدل دیتے ان کی جگہ پر تو طاقت نہ رکھتے پہنچنے کی اور نہ واپس آنے کی۔

عربی محاورہ میں طمس ازالہ اثر کو کہتے ہیں یہاں اس سے مراد آنکھوں کی روشنی محو ہوجانا ہے کہ کچھ دیکھ نہ سکیں۔

چنانچہ ابن جریر سے مروی ہے وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ اَعْمَیْنَاهُمْ وَاَضْلَلْنَاهُمْ عَنِ الْهُدٰی فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ فَكَیْفَ یَهْتَدُوْنَ۔

اور وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ - اَیْ لَمَحَوْنَا صُوَرَهُمْ اِلٰی صُوْرَةٍ اُخْرٰی قَبِیْحَةٍ۔ اگر ہم چاہتے ان کی صورتیں بصورت قبیح مسخ فرما دیتے۔

اور اَیْ لَوْ نَشَآءُ لَاَهْلَكْنٰهُمْ فِیْ مَسَاكِنِهِمْ۔ یعنی اگر ہم چاہتے ان کی صورتیں مسخ کردیتے یعنی ہم ہلاک کردیتے ان کے مکانوں میں۔

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا۔ تو ان میں گزرنے کی بھی ہوتی نہ طاقت اَیْ ذَهَابًا اِلٰی مَقَاصِدِهِمْ وَلَا یَرْجِعُوْنَ۔ اور نہ لوٹ کر دین اسلام میں آنے کے قابل ہوں۔

## بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع - سورۃ یٰسین - پ ۲۳

| | |
|---|---|
| وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ | اور جسے عمر دیں بڑی اسے الٹا پھیر دیں پیدائش میں تو کیا عقل نہیں رکھتے |
| وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لا | اور ہم نے اسے (یعنی محبوب کو) نہیں سکھایا شعر اور نہ ہی وہ ان کے شایان شان ہے وہ قرآن نہیں مگر نصیحت اور روشن پڑھنے والا |
| لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ | تاکہ ڈراوے اسے جو زندہ ہے اور ثابت ہو ہمارا قول کافروں پر |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ﴿۷۱﴾

کیا نہ دیکھا انہوں نے کہ ہم نے پیدا کئے اپنے ہاتھ سے بنائے چوپائے تو وہ ان کے مالک ہیں

وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿۷۲﴾

اور دست نگر کیا ہم نے انہیں ان کے لئے تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں

وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿۷۳﴾

اور ان کے لئے ان میں بہت سے منافع ہیں اور پینے کی چیزیں ہیں تو شکر نہ کریں گے

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ ﴿۷۴﴾

اور پکڑے انہوں نے اللہ کے سوا اور خدا اس امید پر کہ ان کی مدد کریں

لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ ﴿۷۵﴾

نہیں طاقت رکھتے وہ ان کی مدد کی اور وہ ان کے لشکر گرفتار حاضر آئیں گے

فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿۷۶﴾

تو تم کو ان کی بات غم زدہ نہ کرے ہم جانتے ہیں جو وہ خفیہ کرتے ہیں اور جو ظاہراً کرتے ہیں

أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿۷۷﴾

کیا نہ دیکھا آدمی نے کہ ہم نے پیدا کیا اسے نطفہ سے تو اب وہ کھلا جھگڑالو ہے

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿۷۸﴾

اور ہمارے لئے مثال دیتا ہے اور بھول گیا اپنی پیدائش کی حقیقت۔ بولتا ہے کون زندہ کرے گا گلی ہڈیاں

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿۷۹﴾

فرمادیجئے زندہ کرے گا انہیں وہی جس نے اول بار انہیں زندہ کیا اور وہ ہر قسم کی پیدائش جانتا ہے

الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿۸۰﴾

جس نے کیا تمہارے لئے سرسبز درخت سے آگ کہ تم اسے سلگاتے ہو

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿۸۱﴾

کیا وہ اللہ نہیں قادر جس نے آسمانوں کو بنایا اور زمین کو پیدا کیا اس پر کہ از سرنو اس جیسا پھر بنادے بے شک وہ سب کچھ بنا سکتا ہے اور علم والا ہے

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿۸۲﴾

اس کا کام یہی ہے جب ارادہ کرے کسی چیز کا تو فرماتا ہے اسے ہوجا تو وہ فوراً ہوجاتی ہے

فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۳﴾

تو پاکی ہے اسے جس کے قبضہ میں ہر چیز کی ملکیت ہے اور اسی کی طرف تمہیں واپس جانا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

# حل لغات پانچواں رکوع۔سورۃ یٰسین۔پ ۲۳

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | مَنْ۔جسے | نُّعَمِّرْ۔ہم بڑی عمر دیں | ہُ۔اس کو |
| نُنَکِّسْہُ۔الٹا پھیریں ہم اسے | فِی۔بیچ | الْخَلْقِ۔پیدائش کے | اَ۔کیا |
| فَلَا۔پھر نہیں | یَعْقِلُوْنَ۔عقل کرتے | وَ۔اور | مَا۔نہیں |
| عَلَّمْنٰہُ۔سکھایا ہم نے اس کو | الشِّعْرَ۔شعر | وَ۔اور | مَا۔نہ وہ |
| یَنْۢبَغِیْ۔لائق ہے | لَہٗ۔اس کے | اِنْ۔نہیں | ہُوَ۔وہ |
| اِلَّا۔مگر | ذِکْرٌ۔نصیحت | وَّ۔اور | قُرْاٰنٌ۔قرآن |
| مُّبِیْنٌ۔روشن | لِّیُنْذِرَ۔تاکہ ڈرائے | مَنْ۔اس کو جو | کَانَ۔ہو |
| حَیًّا۔زندہ | وَّ۔اور | یَحِقَّ۔حق کرے | الْقَوْلُ۔بات |
| عَلَی۔اوپر | الْکٰفِرِیْنَ۔کافروں کے | اَوَ۔کیا | لَمْ۔نہ |
| یَرَوْا۔دیکھا انہوں نے کہ | اَنَّا۔ہم نے | خَلَقْنَا۔پیدا کئے | لَہُمْ۔ان کے لئے |
| مِّمَّا۔اس سے | عَمِلَتْ۔جو بنائے | اَیْدِیْنَآ۔ہمارے ہاتھوں نے | اَنْعَامًا۔جانور |
| فَہُمْ۔تو وہ | لَہَا۔ان کے | مٰلِکُوْنَ۔مالک ہیں | وَ۔اور |
| ذَلَّلْنٰہَا۔تابع کیا ہم نے ان کو | لَہُمْ۔ان کا | فَمِنْہَا۔تو بعض اس سے | رَکُوْبُہُمْ۔ان کی سواریاں ہیں |
| وَ۔اور | مِنْہَا۔بعض سے | یَاْکُلُوْنَ۔وہ کھاتے ہیں | وَ۔اور |
| لَہُمْ۔ان کے لئے | فِیْہَا۔اس میں | مَنَافِعُ۔فائدے ہیں | وَ۔اور |
| مَشَارِبُ۔پینا | اَفَلَا۔تو کیا نہیں | یَشْکُرُوْنَ۔شکر کرتے | وَ۔اور |
| اتَّخَذُوْا۔پکڑے انہوں نے | مِنْ دُوْنِ۔سوا | اللّٰہِ۔اللہ کے | اٰلِہَۃً۔معبود |
| لَّعَلَّہُمْ۔تاکہ وہ | یُنْصَرُوْنَ۔مدد کئے جائیں | لَا۔نہیں | یَسْتَطِیْعُوْنَ۔طاقت رکھتے |
| نَصْرَ۔مدد | ہُمْ۔ان کی | وَ۔اور | ہُمْ۔وہ |
| لَہُمْ۔ان کا | جُنْدٌ۔لشکر ہیں | مُّحْضَرُوْنَ۔حاضر کئے گئے | فَلَا۔تو نہ |
| یَحْزُنْکَ۔غم میں ڈالے تجھ کو | قَوْلُہُمْ۔ان کی بات | اِنَّا۔ہم | نَعْلَمُ۔جانتے ہیں |
| مَا۔جو | یُسِرُّوْنَ۔وہ چھپاتے ہیں | وَ۔اور | مَا۔جو |
| یُعْلِنُوْنَ۔وہ ظاہر کرتے ہیں | اَوَ۔کیا | لَمْ۔نہ | یَرَ۔دیکھا |
| الْاِنْسَانُ۔انسان نے | اَنَّا۔کہ ہم نے | خَلَقْنٰہُ۔پیدا کیا اس کو | مِنْ نُّطْفَۃٍ۔نطفہ سے |
| فَاِذَا۔تو ناگہاں | ہُوَ۔وہ ہے | خَصِیْمٌ۔جھگڑالو | مُّبِیْنٌ۔کھلا |
| وَ۔اور | ضَرَبَ۔بیان کی اس نے | لَنَا۔ہمارے لئے | مَثَلًا۔مثال |
| وَّ۔اور | نَسِیَ۔بھول گیا | خَلْقَہٗ۔اپنی پیدائش کو | قَالَ۔بولا |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| مَنْ ۔کون | یُّحْیِ ۔زندہ کرے گا | الْعِظَامَ ۔ہڈیوں کو | وَ ۔اور |
| هِیَ ۔وہ ہوں | رَمِیْمٌ ۔بوسیدہ | قُلْ ۔فرما دیجئے | یُحْیِیْهَا ۔زندہ کرے گا ان کو |
| الَّذِیْٓ ۔وہ جس نے | اَنْشَاَ ۔پیدا کیا | هَآ ۔ان کو | اَوَّلَ ۔پہلی |
| مَرَّةٍ ۔مرتبہ | وَ ۔اور | هُوَ ۔وہ | بِكُلِّ ۔ہر |
| خَلْقٍ ۔مخلوق کو | عَلِیْمٌ ۔جاننے والا ہے | الَّذِیْ ۔وہ جس نے | جَعَلَ ۔بنائی |
| لَكُمْ ۔تمہارے لئے | مِّنَ الشَّجَرِ ۔درخت | الْاَخْضَرِ ۔سبز سے | نَارًا ۔آگ |
| فَاِذَآ ۔تو اچانک | اَنْتُمْ ۔تم | مِّنْهُ ۔اس سے | تُوْقِدُوْنَ ۔جلاتے ہو |
| اَوَ ۔کیا | لَیْسَ ۔نہیں | الَّذِیْ ۔وہ جس نے | خَلَقَ ۔پیدا کیا |
| السَّمٰوٰتِ ۔آسمانوں | وَ ۔اور | الْاَرْضَ ۔زمین کو | بِقٰدِرٍ ۔قادر |
| عَلٰٓی ۔اوپر | اَنْ ۔اس کے کہ | یَّخْلُقَ ۔پیدا کرے | مِثْلَهُمْ ۔ان کی مثال |
| بَلٰی ۔کیوں نہیں | وَ ۔اور | هُوَ ۔وہ ہے | الْخَلّٰقُ ۔پیدا کرنے والا |
| الْعَلِیْمُ ۔جاننے والا | اِنَّمَآ ۔اس کے سوا نہیں | اَمْرُهٗٓ ۔اس کا حکم | اِذَآ ۔جب |
| اَرَادَ ۔ارادہ کرتا | شَیْئًا ۔کسی چیز کا | اَنْ ۔یہ کہ | یَّقُوْلَ ۔فرماتا ہے |
| لَهٗ ۔اس کو | كُنْ ۔ہو جا | فَیَكُوْنُ ۔تو ہو جاتا ہے | فَسُبْحٰنَ ۔تو پاک ہے |
| الَّذِیْ ۔وہ کہ | بِیَدِهٖ ۔اس کے ہاتھ میں ہے | مَلَكُوْتُ ۔بادشاہی | كُلِّ ۔ہر |
| شَیْءٍ ۔چیز کی | وَّ ۔اور | اِلَیْهِ ۔اسی کی طرف | تُرْجَعُوْنَ ۔تم لوٹائے جاؤ گے |

## خلاصہ تفسیر پانچواں رکوع ۔سورۃ یٰسین ۔پ ۲۳

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ ۔

اور جسے ہم عمر دیں اسے اس کی تخلیق میں الٹا پھیر دیں تو کیا عقل سے کام نہیں لیتے۔

یعنی طویل العمر ہونے کے بعد ضعف و ناتوانی ان پر لوٹ آتی ہے جیسے بچہ اٹھتے بیٹھتے گرتا ہے ایسا ہی طویل العمر ناتواں بڈھا بھی چلتے بیٹھتے گرنے پڑنے لگتا ہے اور حواس میں اتنا ضعف ہو جاتا ہے کہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگ جاتا ہے تو منکروں کو عقل سے کام لینا چاہئے کہ جس قادر علی الاطلاق میں انسان کے احوال زندگی بدلنے کی اتنی طاقت ہے کہ طفولیت کے ضعف و ناتوانی کو شباب اور جوانی کی آہن شکن قوتوں کو بدل کر ویسا ہی ضعیف و ناتواں بنا دیتا ہے اور جوانی کی تمام قوتیں سلب کر کے اسے ایسا حقیر و ناتواں بنا دیتا ہے کہ نشست و برخاست میں بھی بچے کی طرح سہارے کا محتاج ہو جاتا ہے اور عقل بھی کام نہیں کرتی۔ حافظہ بھی جواب دے دیتا ہے حتیٰ کہ اعزہ و اقربا کی پہچان بھی نہیں رہتی تو جو اتنا عظیم انقلاب کرنے پر قادر ہے وہ آنکھ دے کر طمس اعین پر بھی قادر ہے۔ صورت بخش کر مسخ بھی کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور موت دے کر زندہ کرنے کی قوت بھی رکھتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ۟ۙ ﴿۶۹﴾۔

اورہم نے انہیں شعر نہیں سکھایا اور نہ ہی انہیں وہ شایان شان ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن قرآن ہے۔

اس کے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعر گوئی کی تعلیم نہیں دی۔

یا یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ قرآن کریم میں شعر گوئی کی تعلیم نہیں بلکہ وہ نصیحت اور روشن ہدایت ہے۔

اَلشِّعْرَ سے مراد باقتضاء الف لام لغو کلام اور کاذب بیان ہے خواہ وہ کلام موزوں اور مقفّٰی ہو یا غیر موزوں تک بندی ہو۔

جیسے شاعر اور مائر کا ایک قصہ ہے کہ کوئی شاعر باغ میں گلگشت کر رہا تھا کہ اچانک ایک تک بند آ گیا اور شاعر سے پوچھنے لگا تو کیستی؟

تو شاعر نے جواب دیا من شاعرم مگر تو کیستی؟

اس نے جواب دیا من مائرم۔

شاعر سے پوچھا آپ کون ہیں اس نے کہا میں شاعر ہوں لیکن تو بتا کہ تو کون ہے اسے نے جواب دیا کہ میں مائر ہوں۔

شاعر نے کہا مائر کیا ہوتا ہے تو اس نے کہا شاعر کیا ہوتا ہے۔

اس کے جواب میں شاعر نے کہا شاعر وہ ہے جو شعر کہے تو اس نے اس کے وزن پر جواب دے دیا کہ مائر وہ ہے جو مئر کہے۔

شاعر نے پوچھا مئر کیا ہوتا ہے اس نے کہا شعر کیا ہوتا ہے۔

شاعر نے کہا شعر یہ ہے رفتار تو شرمندہ کند کبک دری را۔

مائر نے کہا مئر ایسے ہوتا ہے مرمار تو مرمندہ کند مرم مری را

خلاصہ یہ کہ لغو شاعری شایان شان اقدس نہ تھی اسی بنا پر وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ فرمایا کہ لغو کلام کاذب بندشوں پر ہم نے اپنے حبیب کو نہیں سکھایا۔

اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علوم اولین و آخرین سے نوازا اور کشف حقائق پر قوت دی چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معلومات نفس الامر ہیں اور آپ کے کلام میں کذب شعری نہیں۔

اس میں وہ شعر جو کلام موزوں سے ہو اس کی نفی لازم نہیں آتی جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میدان جنگ میں یہ شعر کلام موزوں میں فرمایا:

اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

تعمیر مسجد نبوی کے موقع پر ایک پتھر سے انگشت سبابہ میں ضرب آ گئی اور وہ خون دینے لگی تو آپ نے فرمایا:

وَ مَا اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دُمِیْتِ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ مَا لَقِیْتِ

## آیہ کریمہ کا شان نزول

کفار مکہ نے کہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاعر ہیں اور جس کلام کو وہ کلام الٰہی بتاتے ہیں وہ شعر ہے اس سے مراد یہ تھی کہ کلام اللہ کو کلام کاذب قرار دیں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ کفار نے کہا: بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ اس کا رد اس آیت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کریمہ میں فرمایا کہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ۔ یعنی ہم نے اپنے حبیب ﷺ کو ایسی باطل گوئی کا ملکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب حکیم اشعار واکاذیب پر مشتمل ہی نہیں ہے۔

یہ کفار زبان سے بدذوق اور نظم عروض سے ناواقف تو نہ تھے کہ نثر کو نظم کہہ دیں مگر اپنے عناد کے ماتحت جانتے بوجھتے کلام پاک کو شعر عروض بتانے کی جرأت کر بیٹھے اور کسی کلام کا محض وزن عروضی پر ہونا قابل اعتراض نہیں ہوتا۔

اس سے ثابت ہوا کہ ان بے دینوں کا کلام پاک کو شعر کہنے سے کلام کاذب بتانا مقصود تھا۔ (مدارک، جمل، روح البیان)

حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے اس آیت کریمہ کے معنی میں فرمایا کہ مفہوم آیت یہ ہے کہ ہم نے اپنے نبی ﷺ کو کلام مجمل عطا نہیں فرمایا اور ہم نے ان کے ساتھ اجمالاً خطاب بھی نہیں کیا کہ اس کے معنی مخفی رہنے کا احتمال ہو بلکہ ایسا صاف اور صریح کلام فرمایا ہے کہ جس سے تمام حجاب اٹھ جائیں اور علوم روشن ہوں۔

اور چونکہ شعر میں اجمال ہوتا ہے اس لئے شعر کے علم کی نفی فرما کر اس کے معنی بیان فرمادیئے اور صاف ظاہر کردیا کہ کلام اللہ کیا ہے۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۶۹﴾۔ وہ نصیحت اور روشن کلام ہے۔

لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَیًّا وَّ یَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۰﴾۔

تاکہ وہ کلام اسے ڈرائے جو ایمانی زندگی میں ہے اور کافروں پر بات ثابت ہوجائے۔

یعنی کہاں شعر ونغز گوئی اور کہاں صاف وصریح حق وہدایت۔ یہ آسمانی کتاب تو تمام علوم کی جامع ہے برخلاف شعر کے کہ وہ مجموعۂ اکاذیب ہے (ماخوذ از کبریت احمر)

مَنْ كَانَ حَیًّا سے مراد زندہ دل مومن ہے کہ وہ ایمان کے ساتھ زندہ ہے اور اس کے مقابل کافر مردہ ہے کہ وہ زہر کفر وشرک سے مراہوا ہے اس پر حکم الٰہی قائم ہو چکا ہے آگے ارشاد ہے:

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾۔

کیا نہ دیکھا انہوں نے کہ ہم نے اپنے ید قدرت کے بنائے ہوئے چوپائے ان کیلئے پیدا کئے تو وہ ان کے مالک ہیں۔

وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا یَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾۔

اور انہیں ان کا دست نگر کردیا کہ کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں۔

وَ لَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾۔

اور ان کے لئے ان چوپایوں میں کئی طرح کے منافع ہیں اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا شکرگزار نہ ہوں گے۔

یعنی چوپائے پیدا کرکے انہیں انسان کے لئے مسخر اور زیر حکم کیا اور ان میں ان کے لئے متعدد منافع رکھے کہ کھال سے لباس اور فرش بنائیں اون اتار کر کمبل تیار کریں اور دودھ نکال کر پئیں اسے جما کر اس سے مکھن بنائیں ہڈیوں سے کھاد کا کام لیں آنتوں سے روئی دھنکنے کے لئے تانت بنائیں اور متعدد کام میں لائیں گوشت کھائیں اور ماء اللحم تیار کریں وغیرہ وغیرہ منفعتیں حاصل کریں تو اللہ تعالیٰ کی ایسی بیش بہا نعمتوں کا معائنہ کرکے بھی شکر نہیں کرتے اور ایسے خالق و مالک ورازق کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ ۔

اور وہ اللہ کے سوا دوسرے خدا ٹھہراتے ہیں اس امید پر کہ وہ ان کی مدد کریں گے کبھی طاقت نہیں رکھتے کہ کسی کی وہ مدد کریں بلکہ وہ ان کے لشکر گرفتار شدہ بارگاہ الٰہی میں حاضر آئیں گے۔

یعنی اللہ کے سوا بتوں کو معبود بنانے والے ایسی امید میں ان کی پوجا کرتے ہیں کہ ان سے انہیں مدد ملے گی اور بوقت مصیبت وہ ان کی اعانت کریں گے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی اعانت ممکن ہی نہیں کیونکہ وہ جماد محض اور بے جان ہیں ان میں بولنے تک کی قدرت نہیں بے شعور محض اور ذلیل پتھر ہیں بلکہ ان کافروں کی پوجا پاٹ کی وجہ سے وہ بھی جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے تا کہ ان پر واضح ہو جائے کہ ان کے فعل ذمیم کی سزا انہیں تو ملی مگر ان کے معبود بھی انہیں کے ساتھ جہنم میں ہیں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ ۔

تو (اے محبوب) تمہیں ان کی یہ بات غم زدہ نہ کردے ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں۔

اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی کے طور پر ارشاد فرمایا گیا کہ کفار کی تکذیب و انکار اور ان کی ایذا دہی سے آپ غمگین نہ ہوں ہم ان کے خفیہ و علانیہ تمام عمل جانتے ہیں اور اس کی انہیں سزا دیں گے۔

آگے ارشاد ہے جو عاص بن وائل یا ابوجہل اور بقول مشہور ابی بن خلف جمحی کو اس کے انکار بعثت کے جواب میں ہے وہ کہتا ہے: اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ۔ ہم دنیا کی زندگی میں مرتے جیتے ہیں اس کے بعد مر کر اٹھنا غلط ہے چنانچہ جواب دیا گیا:

اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ﴿۷۸﴾ ۔

کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے نطفہ کے ایک قطرہ سے پیدا کیا تو اب وہ کھلا جھگڑالو ہے اور ہم پر مثال دیتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول گیا کہتا ہے کون زندہ کریگا گلی ہڈیاں جو ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔

اس کا واقعہ یہ ہے کہ عاص بن وائل یا ابوجہل یا ابی بن خلف جمحی حضور سے بحث و تمحیص کے لئے آیا اور اپنے ہاتھ میں ایک گلی ہوئی ہڈی لایا اسے چٹکی سے توڑتا اور ہوا میں مل کر اڑاتا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتا آپ کے خیال میں اس ہڈی کے ریزے زندہ ہوں گے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ زندہ ہوں گے اور تجھ جیسے سرکش جھگڑالو کو زندہ کر کے اللہ تعالیٰ جہنم میں ڈالے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد ہوا:

قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ ﴿۷۹﴾ ۔

اے محبوب اسے فرما دیجئے کہ گلی ہڈی وہی زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے۔

یعنی گلی ہڈی کا بکھر جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندگی قبول کرنا اپنی نادانی سے محال جانتا ہے وہ کتنا احمق ہے کہ اپنی ابتدا کو نہیں دیکھتا کہ اسے اللہ تعالیٰ نے ہڈی سے بھی حقیر تر قطرہ سے پیدا کیا اس میں جان ڈالی اسے پروان چڑھایا

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

حتیٰ کہ آدمی بنادیا تو آج وہ غرور و نخوت سے اس کی قدرت کا منکر ہے اور ہمارے حبیب سے جھگڑتا ہے اتنا نہیں دیکھتا کہ قطرۂ بے جان میں جان ڈالنا جس کے لئے آسان ہے ہڈی کو زندہ کر دینا اسے کیا مشکل ہے اور وہ ہر قسم کی خلق کا عالم ہے۔ حتیٰ کہ وہ گلی ہڈی ہاتھ سے مسل کر مثال دیتا ہے حالانکہ

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝۸۰ ۔

جس نے تمہارے لئے سرسبز درخت سے آگ پیدا کر دی جسے تم سلگاتے ہو۔

ایک تحقیق اس کی یہ ہے کہ ریل کا کوئلہ کان کی شکل میں جو نکلتا ہے وہ سرسبز درختوں کے سیلاب میں بہ جانے کے بعد حرارت ارضی سے سیاہ ہو کر نکلتا ہے تو سرسبز درخت جسے سلگایا جائے تو آگ بن جاتا ہے۔

دوسری تحقیق یہ ہے کہ عرب میں دو درخت ہوتے ہیں جو جنگلوں میں پائے جاتے ہیں ایک کا نام مرخ ہے اور دوسرے کا نام عفار ہے ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے سے رگڑیں تو ان سے آگ نکلتی ہے باآنکہ وہ اتنی تر ہوتی ہیں کہ ان سے پانی ٹپکتا ہے۔

اس میں قدرت الٰہی کی یہ عجیب صنعت ہے کہ آگ پانی ایک جا جمع ہیں نہ پانی آگ بجھاتا ہے نہ آگ پانی خشک کرتی ہے۔

تو اس قادر مطلق کی قدرت کاملہ سے کیا بعید ہے اگر وہ ایک جسم کو موت کے بعد پھر زندہ کر دے پھر یہ شان قدرت دیکھ کر بھی اگر انکار کیا جائے تو اسے عناد اور جہل کے سوا کیا کہا جائے گا آگے ارشاد ہے:

اَوَ لَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؔ بَلٰى ۗ وَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ۝۸۱
اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْــٴًـا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝۸۲ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ
تُرْجَعُوْنَ ۝۸۳ ۔

کیا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ان جیسے اور نہیں بنا سکتا۔ کیوں نہیں اور وہ بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا ہے اور اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہتا ہے تو اسے فرماتا ہے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے تو پاکی ہے اس کے وجہ منیر کو جس کے ید قدرت میں ہر چیز کا قبضہ ہے اور تم اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔

خلاصہ یہ کہ وجود مخلوقات اس کے حکم کے تابع ہے اور آخرت میں تمہیں سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

## لغات نادرہ

نُعَمِّرْهُ۔ یہ عمر سے ماخوذ ہے اور عمر زندگی کو کہتے ہیں۔

نُنَكِّسْهُ۔ نکس سے ماخوذ ہے۔ اوندھا کرنے اور بد پرہیزی سے صحت مند کو الٹا مرض کی طرف لوٹ جانے کے معنی دیتا ہے۔

یَحِقَّ الْقَوْلُ۔ حق کے معنی ہیں ثبوت و وجوب کے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ اس کے معنی ہیں کہ غسل جمعہ ثابت و واجب ہے ہر مسلم پر۔

وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ۔ اس کے معنی ہیں: صَیَّرْنَاهَا شَقَاوَةً۔ اس لئے کہ ذلت کے معنی مغلوب و عاجز کے ہیں اور عجز اطاعت و

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

انقیاد کو لازم ہے۔

خَصِیۡمٌ۔ بروزن فعیل مبالغہ کا صیغہ ہے اس کے معنی شدید الخصومت ہیں یعنی بڑا جھگڑالو۔

رَمِیۡمٌ۔ یہ بھی مبالغہ کا صیغہ ہے بہت پرانی بوسیدہ ہڈی۔ مبالغہ میں مذکر مونث یکساں ہیں رَمِیۡمَۃٌ یہاں کہنا ضروری نہیں۔

تُوۡقِدُوۡنَ۔ وقد سے ہے آگ کی لپٹیں مارنا اور بھڑکنا۔ بہت سخت گرمی۔ تُوۡقِدُوۡنَ سلگانے کے معنی میں آتا ہے۔

## مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع -سورۃ یٰسین- پ ۲۳

وَمَنۡ نُّعَمِّرۡهُ نُنَكِّسۡهُ فِى الۡخَـلۡقِ‌ؕ اَفَلَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۸﴾۔

اور جس کی عمر ہم بڑھائیں اسے پہلی عمر میں پلٹ دیتے ہیں تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

یعنی عمر بڑھا کر پھر اسے ایسی حالت ضعف میں پلٹتے ہیں کہ انتہاء ضعف کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت سفیان فرماتے ہیں: اِنَّ التَّنَکُّسَ فِیۡ سِنِّ ثَمَانِیۡنَ سَنَۃً۔ طفولیت کی ناتواں عمر کی طرف پلٹنا اسی سال کی عمر میں ہوتا ہے۔

اور صحیح یہ ہے کہ زمانہ ضعف، انسان پر باختلاف امزجہ وعوارض یکساں عمر میں نہیں آتا کسی کو ساٹھ کی عمر میں کسی کو ستر کی عمر میں اور کسی کو اسی سال بلکہ نوے سال بلکہ سو سال کی عمر میں ضعف آتا ہے۔ بہر حال جوانی اور شباب کے ایام گزر جانے کے بعد ایک نہ ایک عمر میں انسان کو اسی ضعف میں پلٹنا پڑتا ہے جو ضعف ایام طفولیت میں ہوتا ہے۔

نکس کے معنی پلٹنے کے ہیں یعنی ایام طفولیت میں بچہ کی سمجھ بوجھ صحیح نہیں ہوتی پھر جوانی اور شباب میں فہیم وعقیل ہو جاتا ہے پھر عمر شیب میں اس کی عقل اور فہم وفراست بھی جواب دے دیتی ہے اور اعضاء بھی اتنے ضعیف ہو جاتے ہیں کہ بچوں کی طرح اٹھنے بیٹھنے میں تکلف ہوتی ہے۔ تو جب قادر مطلق میں یہ قدرت ہے وہ طمس ومسخ پر کیوں قادر نہیں۔

وَمَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهٗ‌ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ وَّقُرۡاٰنٌ مُّبِيۡنٌ ۙ‏ ﴿۶۹﴾ لِّيُنۡذِرَ مَنۡ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الۡقَوۡلُ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۷۰﴾۔

اور ہم نے اپنے حبیب کو شعر نہ سکھایا اور نہ یہ ان کی شایان شان ہے یہ تو نہیں مگر نصیحت اور قرآن روشن ہے تاکہ ڈر سنائے اس قوم کو جو روح ایمان کے ساتھ زندہ ہے اور قوم کفار پر حق ثابت ہو جائے۔

آیہ کریمہ میں اس امر کو واضح فرمایا گیا کہ یہ قرآن حکیم متقی بہ جمیع منافع دینیہ ودنیویہ ہے اس میں اور شعر میں ثریا اور ثری جیسا فرق ہے یہی وجہ ہے باعتبار الفاظ بھی اس میں نہ وزن شعری ہے نہ قافیہ بندی اور باعتبار معنی بھی شعر نہیں اس لئے کہ شعر نام ہے تخیلات منفرہ کا اور اس میں سوا استعارات کاذبہ کچھ نہیں ہوتا چنانچہ شعر یہ ہے:

تھمتا نہیں ایک دم جو لہو دیدۂ تر کا ٹانکا کوئی پھر ٹوٹ گیا زخم جگر کا

بھلا غور فرمائیں کہ دیدۂ تر کا لہو اور زخم جگر کا ٹانکا اس میں کہاں کی حقیقت ہے اور اول تو جگر اس چیز کا نام ہے جس میں ٹانکا لگنا ہی ممکن نہیں کہ وہ تو مضغہ کا ہے۔ ٹانکا ہمیشہ جلد میں لگ سکتا ہے نہ کہ مضغہ یا علقہ میں۔ اور اگر چہ

یہ صحیح ہے کہ بخارات جگر سے جب اٹھتے ہیں تو آنسو آ جاتے ہیں نہ کہ خون جگر کا آنکھوں سے بہنے لگے ایسے ہی فارسی کے شعراء کا حال ہے چنانچہ بڑا افاضل شاعر کہتا ہے:

خندہ بر جوہر فرد است دلیل تقسیم   گر بہ بازیچہ شوم مجرم ارباب کلام

یعنی دہن معشوق جسے ہم نقطہ کے مشابہ مانتے ہیں اور نقطہ وہ ہے جس کی تجزی نہ ہو آج ہمارے فرضی معشوق کے ہنسنے سے ثابت ہو گیا کہ جزء لایتجزیٰ بھی منقسم ہو سکتا ہے۔

ایسے ہی عربی شعرا خیالات فاسدہ کاسدہ کا مظاہرہ کر گئے ہیں چنانچہ ابونواس کہتا ہے:

تَبَدّٰی فِی الظَّلَامِ فَقُلْتُ بَدْرًا   تَجَلّٰی فِی السَّوَادِ عَلَی الْعِبَادِ

یہاں بھی اکاذیب کا طومار ہے بھلا کسی کا کسی کے سامنے آنے سے چاند کا منظر نور کے ساتھ کہاں سے آ سکتا ہے اور اندھیرے میں روشنی کا متخیل ہونا کیسے ممکن ہے۔

اور یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو عیوب سے پاک کرنا مقصود ہے چنانچہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ   کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

بہر حال آیہ کریمہ میں یہ بتایا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو تعلیم دی گئی وہ قرآنی تعلیم ہے اور اس میں اس امر کا رد کیا گیا جو کفار مکہ نے کہا تھا: اِنَّ الْقُرْاٰنَ شِعْرٌ وَّالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَاعِرٌ وَغَرَضُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ مَا جَآءَ بِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنَ الْقُرْاٰنِ افْتِرَآءٌ وَّتَخَیُّلٌ وَحَاشَاهُ ثُمَّ حَاشَاهُ مِنْ ذٰلِكَ۔ قرآن کریم شعر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاعر ہیں اور اس کہنے سے ان کی غرض یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کلام الٰہی لائے اور جسے قرآن فرمایا وہ معاذ اللہ افترا و تخیل ہے اور یہ خیال مشرکین کا محض خیال فاسد و کاسد تھا اسی لئے ارشاد ہوا:

وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ط۔ ایسے اشعار جو افترا محض اور خیالات کا مجموعہ ہیں وہ ہمارے حبیب کو زیبا نہیں۔

صاحب مواہب لدنیہ فرماتے ہیں کہ بعض اس طرف گئے کہ جامع کمال ہونے کے اعتبار سے حضور شعر فرمانے پر اگرچہ قادر تھے لیکن آپ پر شعر گوئی حرام کر دی گئی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

اِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰی اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَهٗ قُدْرَةٌ عَلَی الشِّعْرِ اِلَّا اَنَّهٗ یُحَرَّمُ عَلَیْهِ اَنْ یُّشَعِّرَ۔ آلوسی اس کی تائید میں لکھتے ہیں: نَعَمْ اَلْقَوْلُ بِحُرْمَةِ اِنْشَآءِ الشِّعْرِ مَقْبُوْلٌ۔ ہاں شاعری کی حرمت والا قول مقبول ہے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام تمام انبیا کے مقام سے بلند ہے اس لئے قدرت علی الشعر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ماننی ضروری ہے۔ اس لئے کہ حضرت آدم صفی علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے قتل کے وقت یہ رباعی فرمائی:

تَغَیَّرَتِ الْبِلَادُ وَ مَنْ عَلَیْهَا   وَ وَجْهُ الْاَرْضِ مُغْبَرٌّ قَبِیْحٌ

تَغَیَّرَ کُلُّ ذِیْ طَعْمٍ وَّ لَوْنٍ   وَ قَلَّ بَشَاشَةُ الْوَجْهِ الصَّبِیْحِ

اور ابن حاجب لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعر فرماتے تو قرآن کریم پر مشرکین کی تہمت آ سکتی ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شاعر نہ ہونا بھی ایک معجزہ ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور یوم حنین میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

فرمانا اس پر اعتراض کرنا تسلیم نہیں اس لئے کہ اسے شعر نہیں کہہ سکتے بلکہ کلام مقفی کہیں گے جو علی سبیل القصد زبان درفشاں پر جاری ہو گیا۔

اور ایسے کلام موزوں اکثر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمائے اس لئے کہ آپ افصح العرب والعجم ہیں چنانچہ حدیث میں بھی ایسے الفاظ مقفی آتے ہیں حَیْثُ قَالَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

وَرُوِیَ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَابَ اِصْبَعَہُ الشَّرِیْفَۃَ حَجَرٌ فِیْ بَعْضِ غَزَوَاتِہٖ فَدُمِیَتْ فَتَمَثَّلَ بِقَوْلِ الْوَلِیْدِ بْنِ مُغِیْرَۃَ عَلٰی مَا قَالَہُ ابْنُ ہِشَامٍ فِی السِّیْرَۃِ وَابْنِ رَوَاحَۃَ عَلٰی مَا صَحَّحَہُ ابْنُ الْجَوْزِیُّ۔

مَا اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دُمِیْتِ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ

سیرت ابن ہشام میں ابن رواحہ سے مروی ہے جس کی تصحیح ابن جوزی بھی کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی انگشت مبارک پتھر سے کسی غزوہ میں زخمی ہو گئی اور خون دینے لگی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تو کیا ہے مگر ایک انگلی جو خون دے رہی ہے۔ حالانکہ اللہ کے راستہ میں تجھے تکلیف پہنچی جو پہنچی

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابن رواحہ کا یہ شعر بھی پڑھا:

یَبِیْتُ یُجَافِیْ جَنْبُہٗ عَنْ فِرَاشِہٖ اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِکِیْنَ الْمَضَاجِعُ

وَرُوِیَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنْشَدَ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ شعر بھی پڑھا:

سَتُبْدِیْ لَکَ الْاَیَّامُ مَا کُنْتَ جَاہِلًا وَ یَاْتِیْکَ مَنْ لَمْ تُزَوِّدْ بِالْاَخْبَارِ

اس پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: لَیْسَ ھٰکَذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اے اللہ کے رسول! شعر اس طرح نہیں

فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اَنَا بِشَاعِرٍ وَّ لَا یَنْبَغِیْ لِیْ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں قسم بخدا شاعر نہیں اور شاعری میری شایان شان بھی نہیں۔

بیہقی اپنی سنن میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں: قَالَتْ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْتَ شِعْرٍ قَطُّ اِلَّا بَیْتًا وَّاحِدًا۔

تَفَاءَلْ بِمَا تَھْوٰی یَکُنْ فَلَقَلَّمَا یُقَالُ لِشَیْءٍ کَانَ اِلَّا تَحَقَّقَ

قَالَتْ عَائِشَۃُ وَلَمْ یَقُلْ تَحَقَّقَا لِئَلَّا یُعْرِبَہٗ فَیَصِیْرَ شِعْرًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور نے کبھی مصرعہ کا شعر نہیں فرمایا مگر ایک بیت اور مثال میں مذکورہ شعر سنا کر فرمایا کہ اس میں تحققا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس لئے نہیں فرمایا کہ کہیں وزن شعری میں پورا نہ ہو جائے بلکہ تحقق فرمایا۔

بہر حال خلاصہ مقصد سمجھنے کے لئے اس امر کا جاننا ضروری ہے کہ ایک طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شعر و اشعار پسند نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فرمائے جیسا مسند احمد بن حنبل میں ہے جسے حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: كَانَ اَبْغَضُ الْحَدِيْثِ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک باتوں میں شعر سب سے زیادہ مبغوض تھا۔

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے جوف بطن میں اگر راد پیپ بھر جائے تو اس سے بہتر ہے کہ اس میں شعر بھرا ہو۔

اس کے مقابلہ میں خلیل سے مروی ہے: اِنَّهٗ قَالَ كَانَ الشِّعْرُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْكَلَامِ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوسرے کلام سے شعر محبوب ترین تھا۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اکثر شعرا کے کلام پسند آتے تھے۔ چنانچہ بارگاہ رسالت میں ایک غلام بارگاہ نے یہ رباعی سنائی:

لَسَعَتْ حَيَّةُ الْهَوٰى كَبِدِىْ    فَلَا طَبِيْبَ لَهٗ وَلَا رَاقِ
اِلَّا الْحَبِيْبُ الَّذِىْ شُغِفْتُ بِهٖ    فَعِنْدَهٗ رُقْيَتِىْ وَ تِرْيَاقِ

اس کا ترجمہ علامہ عبدالرحمٰن جامی نے رباعی میں فرمایا:

بگزید مار عشقت جگر کباب ما را    نہ طبیب می شناسد نہ فسونگرے دوا را
مگر آں حبیب دل بر کہ ربود دل ز دستم    بفسونگری گر آید بکند علاج ما را

لبید کا یہ شعر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت پسند فرمایا تھا:

اَلَا كُلُّ شَيْئٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ    وَ كُلُّ خَلْقٍ لَا مُحَالَةَ زَائِلٌ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ استاذ الشعراء حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب نعت خواں تھے چنانچہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منقبت میں کہا:

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِىْ    لٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِىْ بِمُحَمَّدٍ

آپ فرماتے ہیں:

وَ شَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ    فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَ هٰذَا مُحَمَّدٌ

اور آپ کا یہ شعر ہے:

وَ ضَمَّ الْاِلٰهُ اِسْمًا بِاِسْمِ نَبِيِّهٖ    اِذْ قَالَ فِى الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ

حضرت مولاء کائنات شیر خدا کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

تَغَيَّرَتِ الْمَوَدَّةُ وَ الْاِخَاءُ    وَ قَلَّ الصِّدْقُ وَ انْقَطَعَ الرَّجَاءُ

آپ کا ایک شعر یہ بھی ہے:

اِنِ افْتَخَرَتْ بِاٰبَاءٍ مَضَوْا سَلَفًا    قُلْنَا صَدَقْتَ وَلٰكِنْ بِئْسَمَا وَلَدُ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جُدْ بِلُطْفِكَ يَا اِلٰهِىْ مَنْ لَهٗ زَادٌ قَلِيْلٌ    مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ يَاْتِىْ عِنْدَ بَابِكَ يَا جَلِيْلُ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا شعر ہے:

اِنْ نِلْتِ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ          بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

تو نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اشعار جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبغوض تھے وہ تھے جن میں بے معنی لایعنی مجموعہ اکاذیب اور تخیلات وتوہمات کا اجتماع ہو۔

اور جو اشعار ہدایت آمیز مضامین سے پر ہوں جن پر توحید ورسالت کے فضائل ہوں جو مناقب ومناعت سید الکونین کا مجموعہ ہوں وہ محمود ومستحسن ہیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت میں حسان جب اشعار پڑھتے ہیں تو مسجد نبوی میں آپ کے لئے منبر لگایا جاتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا دیتے اور فرماتے: اَللّٰهُمَّ اَیِّدِ الْحَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔ الٰہی حسان کی مدد روح قدس کے ساتھ فرما۔

اور وہ اشعار جن میں ہزلیات وفواحشات مملو ہوں ان سے بہتر ہے کہ انسان کے جوف میں راد پیپ بھرا ہوا ہو۔ چنانچہ سورۂ شعرء میں جہاں مذمت شعرا ہے وہاں تصریح موجود ہے: وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ۔ وہ شعرا جو اپنی غوایت وخواہشات کے متبع ہیں وہ وادی فحش وغوایت میں سرگرداں رہتے ہیں۔

جیسے حماسہ، متنبی، سبعہ معلقہ کا مجموعہ یا دعبل، ابوالعتاہیہ، ابونواس وغیرہ کے اشعار اور فرزدق ابوالفراس کے اشعار لیکن اس کے ساتھ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا کے ساتھ استثنا موجود ہے۔

بعد اسلام حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اشعار، لبید کے اشعار، امام زین العابدین اور امام شافعی اور حضرت صدیق وفاروق و مولا علی کرم اللہ وجہہ، امام محمد بوصیری، عبدالرحمٰن جامی وغیرہ وغیرہ کے اشعار کو منقبت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ سراسر محمود ہیں۔ اردو میں اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کا نعتیہ کلام حسن میاں کا کلام۔ حافظ پیلی بھیتی کا کلام، کیف کا مجموعہ مناعت یہ سب پسندیدہ بارگاہ رسالت ہیں۔

تو خلاصہ کلام یہ نکلا کہ وہ شاعری جو انبیا اولیا کی منقبت میں ہو تاریخی مضامین کا مجموعہ ہو وہ سب مستحسن ہے اور وہ شاعری جس میں کسی خیالی فرضی معشوق کے رخساروں کو سیب، آنکھوں کو لیموں سے، بھوؤں کو شمشیر سے تشبیہ دے کر، کمر کو معدوم قرار دے کر، دہن کو نقطہ بنا کر بتایا جائے اور تضیع اوقات کے سوا اس کا کچھ حاصل نہ ہو ایسے اشعار سے بہتر ہے کہ انسان کے جوف میں راد پیپ بھر جائے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کلام کو جو یوم حنین میں اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ فرمایا تھا اسے عروض کے قاعدہ میں شعر نہیں مانا گیا بلکہ اسے کلام منثور ہی کہا۔

اس لئے کہ اس شعر میں ایک مصرعہ کی تقطیع تین بار مستفعلن کہنے سے پوری ہوتی ہے دونوں مصرعے چھ بار مستفعلن کہنے سے پورے ہوتے ہیں۔

اور یہاں مستفعلن کے بعد ''لا کذب'' پر پورا مستفعلن نہیں آتا۔ گویا دونوں مصرعوں میں تین مستفعلن آتے ہیں۔

وَاَصْلُهٗ مَا كَانَ عَلٰی مُسْتَفْعِلَنْ سِتَّ مَرَّاتٍ شِعْرًا وَلَا یُسَمّٰی قَائِلُهٗ رَاجِزًا وَّ لَا شَاعِرًا۔ اسی لئے اس کا قائل نہ

راجز کہلائے گا نہ شاعر۔

اوراس میں دعویٰ استحالہ کذب علی النبی کی طرف اشارہ ہے۔ گویا اس فرمانے سے اس امر کا اظہار ہے اَنَا النَّبِیُّ وَالنَّبِیُّ لَا یَکْذِبُ فَلَسْتُ بِکَاذِبٍ فِیْمَا اَقُوْلُ حَتّٰی انْھَزِمَ وَاَنَا مُتَیَقِّنٌ اِنَّ الَّذِیْ وَعَدَنِ اللهُ تَعَالٰی مِنَ النَّصْرِ حَقٌّ فَلَا یَجُوْزُ عَلَیَّ الْفِرَارُ۔ میں نبی ہوں اور نبی جھوٹ نہیں کہتا تو میں جھوٹا نہیں اس دعویٰ میں جو فرما چکا اور میں اس پر یقین رکھتا ہوں جو میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ایسی صورت میں یہ ان سے انہزام جائز نہیں چنانچہ آگے ارشاد ہے:

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۶۹﴾ ۔

یہاں ان نافیہ کے ساتھ فرمایا یہ قرآن کریم نہیں ہے مگر نصیحت اور آسمانی کتاب روشن ہے۔ یعنی یہ کلام شعر نہیں بلکہ کلام الٰہی ہے۔

لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَیًّا وَّ یَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۰﴾ ۔

تاکہ یہ کلام انہیں ڈرائے جو زندہ ہیں اور عذاب واجب کرے اس پر جو کافر ہیں اور حیات ایمانی سے مردہ ہیں۔

یہاں لفظ حی فرما کر تشبیہ دی حیات ایمان سے اس لئے کہ مومنین ہی بعد موت حیات مانتے ہیں اور کفار تو اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

یعنی وہ اپنے اعتقاد کے ماتحت کہتے تھے یہ زندگی دنیا کی ہی زندگی ہے اس میں جینا ہے اور اسی میں مرنا اور ہم آخرت میں عذاب نہیں پائیں گے۔ اسی عقیدہ پر وہ مصر تھے۔ اس کے بعد بطریق استفہام انکار ارشاد ہے:

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا یَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ لَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ ۔

کیا نہیں دیکھتے وہ کہ ہم نے پیدا کیے ان کے لئے اپنے یدقدرت سے چار پائے اور انہیں ان کے ملک کیا اور انہیں ان کے لئے ہر طرح مسخر کر دیا تو ان میں بعض کو سواری میں لیتے اور بعض کو ذبح کر کے کھاتے ہیں اور ان کے لئے ان میں اور منافع بھی ہیں کھانے پہننے کے۔

یعنی یدقدرت سے چار پائے بنا کر ان پر انسان کو قابض کیا اور اتنا مقہور فرمایا کہ ان پر سوار ہو کر سیر کریں اور ذبح کر کے ان کا گوشت استعمال کریں۔ اون اتار کر سویٹر، جراب، ٹوپ جراب، مفلر، چادریں بنائیں اور جلد رنگ کر جوتیاں اور سوٹ کیس فرش وغیرہ تیار کریں۔ دودھ نکال کر مکھن دہی کھویا پنیر کھائیں وغیرہ وغیرہ۔

تو اس کی قدرت کاملہ کا معائنہ کرتے ہوئے بھی شکر ادا نہیں کرتے۔ باوجودیکہ یہ صنعت ایسی ہے کہ بندہ اس کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے پھر ارشاد ہے:

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ؕ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ ۔

اور اللہ کے سوا انہوں نے غیر خدا ٹھہرائے اس امید پر کہ ان کی مدد ہو ان میں مدد کی طاقت ہی نہیں اور وہ مشرکوں کے ساتھ جماعت کی جماعت حاضر کی جائے۔

ابن ابی حاتم اور ابن منذر حسن اور قتادہ سے راوی ہیں: اَلْمَعْنٰی اِنَّ الْمُشْرِكِیْنَ جُنْدٌ لِاٰلِهَتِهِمْ فِی الدُّنْیَا مُحْضَرُوْنَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لِلنَّارِ فِی الْاٰخِرَةِ - وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ۔ کے یہ معنی ہیں کہ مشرکین کے لشکر اپنے معبودوں کے لئے دنیا میں جیسے جمع ہوتے ہیں آخرت میں جہنم کی آگ کے لئے سب حاضر کئے جائیں گے اعانت ونصرت کہاں سے کریں گے۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلیۃ ارشاد ہے:

فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾۔

اے محبوب! آپ کو ان کے اقوال غمگین نہ کریں ہم جانتے ہیں جو کچھ وہ خفیہ کرتے ہیں اور جو کچھ علانیہ کرتے ہیں۔

یعنی جب ان کا یہ حال اپنے رب عزوجل کے ساتھ ہے کہ اس کے مقابل انہوں نے غیر خدا بنا لئے تو آپ ان کے اس قول سے غمگین نہ ہوں کہ وہ آپ کی شان میں بکتے ہیں کہ هُوَ شَاعِرٌ سَاحِرٌ مَجْنُوْنٌ۔ وہ شاعر ہیں ساحر ہیں۔ مجنون ہیں تو جب وہ اپنی سخافت عقل سے ایسا ایسا کرتے اور انواع واقسام کی بکواس کرتے ہیں ان کا خفیہ اعلانیہ ہر فعل ہمیں معلوم ہے ہم ان کے ہر عمل کا بدلہ دیں گے اور انہیں جہنم میں ڈالیں گے۔

اور ان کا مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار بھی ان کی بے عقلی کی صاف نشانی ہے ورنہ ہم بتاتے ہیں کہ ان کا انکار بعث اسی بنا پر ہے کہ وہ مر کر مٹی میں مل جائیں گے اور مٹی میں جان پڑنا محال ہے اسی لئے تو انہوں نے کہا: مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَ هِیَ رَمِیْمٌ - ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ۔ لیکن اس امر پر غور نہیں کرتے کہ ان کی ابتداء کس چیز سے ہوئی چنانچہ ارشاد ہے:

اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۷﴾۔

کیا نہ دیکھا انسان نے کہ ہم نے اسے پیدا کیا نطفہ سے تو وہ کھلا جھگڑالو ہے۔

آیہ کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ انکار بعث بعد الموت جو کرتا ہے وہ اپنی ابتداء تخلیق سے بے خبر ہے اس لئے کہ اس کی ابتداء نطفہ سے ہوئی ہے اور نطفہ وہ ذلیل وقلیل قطرہ ہے جس میں جان نہیں ہے اور اتنا ناپاک ہے کہ کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو بغیر پاک کئے نماز نہ ہو۔

خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ۔ اس آیت کریمہ میں دلیل بعث بعد الموت ہے۔ چنانچہ آلوسی فرماتے ہیں:

اَیْ اَلَمْ یَتَفَكَّرِ الْاِنْسَانُ وَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ۔ کیا وہ انسان جو بعث بعد الموت کا منکر ہے اس نے غور نہ کیا کہ وہ پیدا ہی نطفہ سے ہوا تھا جو بے جان اور جماد محض ہے۔

تو جب قطرۂ بے جان سے اول پیدا کیا گیا تو اس کے بعد دوبارہ پیدا کرنا اس قادر قیوم پر کیوں کر مشکل سمجھا جاتا ہے۔

بلکہ اگر غور کیا جائے تو ماننا پڑتا ہے کہ ابتداء تخلیق مشکل ہے اور دوبارہ بنانا تو آسان ہے مگر

فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۷﴾۔ وہ ہے کہ بلا دلیل جھگڑتا اور انکار کرتا ہے۔

گویا آیۂ کریمہ میں یہ فرمایا گیا کہ انسان نے کیا یہ نہ دیکھا کہ ہم نے اسے اخس اشیاء سے اور قطرۂ مہین سے جب بنایا تو آج وہ ہمارے سامنے جھگڑتا ہوا آرہا ہے اور وَّ نَسِیَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَ هِیَ رَمِیْمٌ۔ اپنی ابتداء بھول گیا اور کہتا ہے کون ہڈیاں زندہ کرے گا جب وہ بوسیدہ اور مٹی ہوں گی۔

اس کا جواب فرمایا گیا کہ اے محبوب! قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ۔ فرما دیجئے وہی زندہ کرے گا جس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے پہلی بار اسے زندہ فرمایا۔

یہاں انسان سے مراد جنس ہے اور خصیم سے مراد وہ کافر ہے جو منکر بعث بعد الموت ہے۔

چنانچہ آیۂ کریمہ کے شانِ نزول میں ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جَاءَ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَظْمٍ حَائِلٍ فَفَتَّہٗ بِیَدِہٖ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَیُحْیِی اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذَا بَعْدَ مَا اَرِمَ قَالَ نَعَمْ یَبْعَثُ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذَا ثُمَّ یُمِیْتُکَ ثُمَّ یُحْیِیْکَ ثُمَّ یُدْخِلُکَ نَارَ جَھَنَّمَ فَنَزَلَتِ الْاٰیَاتُ۔

عاص بن وائل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک گلی ہڈی لے کر آیا اور اسے چٹکی میں ملتا ہوا بولا حضور! کیا اللہ اسے بھی زندہ کرے گا جو گل کر مٹی ہوگئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اللہ اسے زندہ کرے گا پھر تجھے موت دے گا پھر زندہ فرمائے گا پھر تجھے جہنم میں داخل فرمائے گا تو یہ آیتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے جواب میں نازل ہوئیں۔

اور ابن مردویہ کی روایت میں ہے کہ آنے والا اور یہ سوال کرنے والا ابی بن خلف تھا یہ وہی ابی ہے جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم احد میں قتل فرمایا۔

اور درمنثور میں بھی ایسا ہی ابی مالک اور مجاہد اور قتادہ اور سدی اور عکرمہ سے منقول ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آنے والا ابوجہل بن ہشام تھا۔

ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن ابی تھا۔

اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امیہ بن خلف تھا۔

اور ممکن ہے کہ اختلاف رواۃ کی وجہ یہ ہو کہ یہ تمام کافر علیحدہ علیحدہ یہ اعتراض لائے ہوں۔ اب آگے ارشاد ہے۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ ؕ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ یُحْیِیْھَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَھَآ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ؕ وَھُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُۨ ﴿۷۹﴾۔

اور ہمارے لئے کہاوت بناتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھولتا ہے اور کہتا ہے کون ہڈیاں زندہ کرے گا جبکہ وہ بوسیدہ ہو کر مٹی ہوچکی ہوں گی۔ اے محبوب! فرمادیجئے انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے اول اسے بنایا اور ہر قسم کی تخلیق کا عالم ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی شیون قدرت پر انواع واقسام کی مثال دے کر بعث بعد الموت پر استبعاد عقلی پیش کرتا ہے حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ معدوم کو کتم عدم سے منصۂ شہود پر لانا جتنا مشکل ہے اتنا دوبارہ بنانا دشوار نہیں ہوتا۔

اور یہ باعتبار مثال یا نسبت الی المخلوق کہا جاسکتا ہے اس لئے کہ وہ خالق مطلق تو وہ ذات ہے کہ اس کے لئے سوا قبائح کے کوئی شے محال ہی نہیں۔

البتہ ممتنع بالذات جسے کہا جاتا ہے وہ کذب ہے کہ وہ صدق سے متباین ہے اور صفت صدق باری تعالیٰ ازلی ابدی سرمدی قدیم ہے ایسے ہی ذات واجب تعالیٰ شانہ احد ہے اس کا ثانی محال ہے۔ لہٰذا تخلیق ثانی بھی محال ہے وَقِسْ عَلٰی ھٰذَا۔

تو علاوہ ممتنعات کے ہر وہ شے پر قادر علی الاطلاق ہے۔

اسی لئے اپنے حبیب پاک سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا اے محبوب! فرمادیجئے قُلْ یُحْیِیْھَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَھَآ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ؕ وَھُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ۔ وہ مرنے کے بعد ان سب کو زندہ فرمائے گا جنہیں اول زندہ کیا اور وہ تمام خلق کو جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIA ISLAMIA ACADEMY

یہاں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب سب کچھ پیدا فرما سکتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نظیر بھی پیدا فرما سکتا ہے حالانکہ یہ محال ہے اس لئے کہ ان کے متعلق وعدہ فرما دیا گیا کہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ وہ ہمارے رسول اور آخری نبی ہیں۔

اور خاتم کے معنی آخر زبان مصطفیٰ ہی سے ہم نے لئے ہیں اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا: اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ ہم آخری نبی ہیں اب ہمارے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا: وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا۔ کون ہے کلام میں اللہ سے زیادہ سچا۔ بنابریں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نظیر بھی ممتنع ہے اور جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی مانے وہ منکر کلام الٰہی ہے اور کلام الٰہی کا انکار ردت خالص ہے۔

البتہ فلاسفہ کا ایک اشکال ضرور قابل غور ہے کہ ہڈیوں میں حیات ہے یا نہیں؟ اگر ہڈی میں حیات ہے تو اس پر موت اثر پزیر ہوگی جیسے اعضاء انسانی پر موت آتی ہے تو وہ زندہ ہوگئے اور اس کافر نے مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ کہا تھا۔

اس پر جالینوس خود اپنے کلام میں مضطرب ہے چنانچہ ابن زہر کتاب التیسیر میں لکھتا ہے:

اِضْطَرَبَ كَلَامُ جَالِيْنُوْسَ فِي الْعِظَامِ هَلْ لَهَا اِحْسَاسٌ اَمْ لَا۔ جالینوس اس میں مضطرب ہے کہ ہڈیوں میں احساس ہے یا نہیں۔ اس پر ابن زہر لکھتا ہے:

وَالَّذِيْ ظَهَرَلِيْ اِنَّ لَهَا حِسًّا بَطِيْئًا۔ اور جو میری تحقیق میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ ہڈی میں حس بطی ہے۔ لیکن خود ہی آگے کہتا ہے: وَلَيْتَ شِعْرِيْ مَا يَمْنَعُهَا مِنَ التَّعَفُّنِ۔ لیکن تعجب ہے کہ جب اس میں حس بطی ہے تو مانع تعفن کیا ہے۔

اس بنا پر فقہا کی تحقیق میں ہے: اِنَّ الْعِظَامَ لَا حَيَاةَ فِيْهَا بُنِيَ عَلَيْهَا الْحُكْمُ بِطَهَارَتِهَا مِنَ الْمَيْتَةِ اِذِ الْمَوْتُ زَوَالُ الْحَيٰوةِ فَحَيْثُ لَمْ تَحِلَّهَا الْحَيَاةُ لَمْ يَحِلَّهَا الْمَوْتُ فَلَمْ تَكُنْ نَجِسَةً۔ ہڈیاں وہ ہیں کہ ان میں حیات نہیں اسی بنا پر ان کی طہارت تسلیم کی گئی خواہ وہ زندہ کی ہوں یا میتہ کی۔ اس لئے کہ موت نام ہے زوال حیات کا تو جب حلول حیات ہڈیوں میں نہیں تو حلول موت بھی نہیں اسی وجہ میں وہ نجس بھی نہیں۔

وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾۔ اور وہ ہر خالق کا عالم ہے۔ آگے ارشاد ہے:

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾۔

وہ قادر وہ ہے جس نے تمہارے لئے ہرے درخت سے آگ بنائی کہ تم اسے دہکاتے ہو۔

اس پر علامہ آلوسی فرماتے ہیں: وَالْمَشْهُوْرُ اَنَّ الْمُرَادَ بِهٰذَا الشَّجَرِ الْمَرْخُ وَالْعَفَارُ يُتَّخَذُ مِنَ الْمَرْخِ وَهُوَ ذَكَرُ الزَّنْدِ الْاَعْلٰى وَ مِنَ الْعَفَارِ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَ هُوَ اُنْثَى الزَّنْدِ السُّفْلٰى وَ يُسْحَقُ الْاَوَّلُ عَلَى الثَّانِيْ وَ هُمَا خَضْرَاوَانِ يَقْطُرُ مِنْهُمَا الْمَاءُ فَتَتَّقِدُ النَّارُ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

مشہور یہ ہے کہ اس درخت سے مراد شجر مرخ اور عفار ہے۔ مرخ مذکر ہے اور عفار مؤنث جب مرخ کو عفار پر گھسائیں تو اس کے باوجود کہ دونوں سبز پانی ٹپکاتے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان سے آگ چمکنے لگتی ہے۔ اور علامہ زمخشری وغیرہ کہتے ہیں مرخ بمنزلہ نر ہے اور عفار بمنزلہ انثی ہے۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور کلبی بھی یہی کہتے ہیں کہ فِيْ كُلِّ شَجَرٍ نَارٌ اِلَّا الْعُنَّابَ کہ مرخ و عفار ہی پر کیا موقوف ہے ہر درخت میں آگ ہوتی ہے سوا عناب کے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

چنانچہ علامہ خفاجی اپنے حسب حال فرماتے ہیں:

اَیَا شَجَرَ الْعُنَّابِ نَارُکَ اُوْقِدَتْ بِقَلْبِیْ وَ مَا لِعُنَّابٍ مِنْ شَجَرِ النَّارِ

اے عناب کے درخت تیری آگ بھی بھڑک اٹھی میرے دل میں اور عناب آگ والے درخت سے نہیں ہے۔

اور مرخ وعفار کی خصوصیت سے یوں مثال دی کہ ان سے آگ کے سوا کچھ نہیں پیدا ہوتا۔

اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلٰی ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾۔

کیا نہیں ہے اس پر قادر جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا کہ مثل ان کی پیدا فرمادے۔ کیوں نہیں وہ قادر ہے اور زبردست خلاق علم والا ہے اور اس کا تو یہ کام ہے کہ جب ارادہ فرماتا ہے کسی شے کا تو حکم فرمادیتا ہے کہ ہوجا تو وہ فی الفور ہوجاتی ہے۔

اَوَلَیْسَ میں استفہام انکاری ہے جس سے منکرین پر قیام حجت مقصود ہے جیسے دوسری جگہ ارشاد ہے: الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ یا جیسے فرمایا الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا۔ اس بیان سے مقصود دفع توہم ہے اور بَلٰی فرما کر اس امر کا اظہار فرمایا گیا کہ بے شک وہ ذات علٰی کل شیٔ قدیر ہے اور وہ ایجاد وقادر علی الاطلاق ہے۔

بلکہ اس کی شان قدرت تو یہ ہے کہ ایجاد میں وہ کسی مادہ کا محتاج نہیں بلکہ کن فرما کر معدوم کو کتم عدم سے منصۂ شہود پر لے آتا ہے بلکہ معظمین سلف تو کہتے ہیں کہ کن بھی فرمانا ضروری نہیں اس کی شیون قدرت تو اتنی بلند ہیں کہ افہام مخلوق کی وہاں پر رسائی نہیں ہمیں یہی مناسب ہے کہ اس کی شیون قدرت میں کلام بند کریں اور اعتراف کی گردن جھکائیں اور بارگاہ تعالیٰ شانہ میں عرض کریں:

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾۔

تنزیہ اور پاکی ہے اس ذات واجب الوجود کو جس کے ید قدرت میں ملک وملکوت ہے اور اس کی ملکیت ملکیت تام ہے ہر شے پر اور اسی کی طرف تمہیں یعنی مومنین کو لوٹ کر جانا ہے۔ اور منکرین کو بھی پہنچنا ہے۔

آیۂ کریمہ میں ملکوت فرما کر ملکیت تام پر مبالغہ فرمایا گیا۔

اور بعض نے ملکوت کی تفسیر میں یہ بھی کہا کہ عالم امر وغیب دونوں اس کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔

اور وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ میں خطاب عام ہے مومنین ومشرکین کو۔

اور بعض نے کہا کہ اس میں خطاب مشرکین سے ہی ہے اور توبیخاً انہی کو فرمایا اور آیات بینات میں مخلصاً علامت واضحہ ہے معاد جسمانی پر اور شبہہ مشرکین کا پورا دفع ہے۔

اور مسئلہ معاد مہمات مسائل دین سے تھا جسے اس سورت مبارکہ میں علی الخصوص واضح اور لائح فرمادیا گیا۔ اسی وجہ میں اس سورت مبارکہ کو اجلہ علما نے قلب قرآن فرمایا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## تحقیق الروح والانسان

اِعۡلَمۡ اَوَّلًا اَنَّ الۡمُسۡلِمِیۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِیۡ اَنَّ الۡاِنۡسَانَ مَا ھُوَ؟۔ پہلے اس امر کا جاننا ضروری ہے کہ مسلمانوں میں اس امر پر اختلاف ہے کہ انسان کیا ہے؟

فَقِیۡلَ ھُوَ ھٰذَا الۡھَیۡکَلُ الۡمَحۡسُوۡسُ مَعَ اَجۡزَاءٍ سَارِیَۃٍ فِیۡہِ سَرَیَانَ مَاءِ الۡوَرۡدِ فِی الۡوَرۡدِ وَالنَّارِ فِی الۡفَحۡمِ وَ ھُوَ جِسۡمٌ لَطِیۡفٌ نُوۡرَانِیٌّ۔ تو بعض نے کہا وہ یہی ہیکل محسوس ہے معہ اجزاء ساریہ کے اس میں یہ سریان ایسے ہے جیسے گلاب میں گلاب کا پانی یا کوئلہ میں آگ اور روح ایک جسم لطیف ہے جو نورانی ہے۔

وَلَا نَعۡلَمُ حَقِیۡقَۃَ ھٰذَا الۡجِسۡمِ وَ ھُوَ الرُّوۡحُ۔ اور اس کے جسم میں حقیقت نہیں جانتے سوا اس کے کہ وہ روح ہے اور اللہ تعالیٰ نے قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ فرمایا ہے۔

تو عالم کون تو وہ ہے جس کی تخلیق ونشوونما تدریجی ہے جیسے جسم انسان حیوان اور درخت پتھر وغیرہ۔

اور عالم امر وہ ہے جس کی تخلیق یک لخت ہے اور اس کی نشوونما ایک بار ہے جیسے ملک فلک نجوم وسیارہ عرش وکرسی لوح وقلم اور روح۔

چنانچہ روح کے متعلق جب سوال کیا گیا تو جناب باری تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ کو ارشاد ہوا: وَ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الرُّوۡحِ ؕ قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں کہ یہ کیا ہے فرمادیجئے امر رب سے ہے۔ اسی کو عالم امر کہتے ہیں۔ آلوسی بغدادی فرماتے ہیں:

عِنۡدَ مُعۡظَمِ السَّلَفِ الصَّالِحِ بَیۡنَہٗ وَ بَیۡنَ الۡبَدَنِ عِلَاقَۃٌ یُعَبَّرُ عَنۡھَا بِالرُّوۡحِ الۡحَیۡوَانِیَّۃِ وَ ھُوَ بُخَارٌ لَطِیۡفٌ اِذَا فَسَدَ وَ خَرَجَ عَنِ الصَّلَاحِیَّۃِ لِاَنۡ یَکُوۡنَ عِلَاقَۃً تَخۡرُجُ الرُّوۡحُ عَنِ الۡبَدَنِ خُرُوۡجًا اِضۡطِرَارِیًّا وَ نُزُوۡلُ الۡحَیَاۃِ وَ مَا دَامَ بَاقِیًا عَلَی الۡوَجۡہِ الَّذِیۡ یُصۡلِحُ بِہٖ یَکُوۡنُ عِلَاقَۃً تَبۡقَی الرُّوۡحُ وَالۡحَیَاۃُ۔

معظمین سلف صالحین کے نزدیک روح وبدن میں جو علاقہ ہوتا ہے اسے روح حیوانیہ کہتے ہیں اور وہ ایک لطیف بخار ہے جب وہ فاسد ہو کر صلاحیت نہیں رکھتا تو روح بدن سے اضطراری حالت میں خارج ہو جاتی ہے اور حیات انسانی کا زوال ہو جاتا ہے اور جب تک وہ روح حیوانی باقی رہتی ہے بدن میں صلاحیت رہتی ہے اور روح وحیات کا علاقہ ہوتا ہے۔

علامہ امام قرطبی اپنی مؤلف تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ روح کے لئے اول وآخر کی نسبت نہیں بِمَعۡنٰی اَنَّہٗ لَا یَفۡنٰی وَاِنۡ فَارَقَ الۡبَدَنَ الۡمَحۡسُوۡسَ ۔ وَ ذَکَرَ فِیۡھَا اِنَّ مَنۡ قَالَ یَفۡنٰی فَھُوَ مُلۡحِدٌ۔ بایں معنی کہ وہ فانی نہیں اگرچہ بدن محسوس سے وہ علیحدہ ہو جاتی ہے اور اسی تذکرہ میں فرمایا کہ جو روح کو فانی کہے وہ ملحد ہے۔

ایسے ایسے بہت سے احتمالات ہیں جو فلاسفہ نے نکالے۔ چونکہ ایسے مضامین سے مذہبی تعلق کم ہے لہٰذا ہم اسے نظر انداز کر کے کلام الٰہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

جیسا حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے واقعہ میں ہے: رَبِّ اَرِنِیۡ کَیۡفَ تُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ؕ۔ اے میرے رب! مجھے دکھا دے کہ کس طرح مردہ کو زندہ فرماتا ہے۔

اور ارشاد ہے: یَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَہٗ ؕ﴿۳﴾ بَلٰی قٰدِرِیۡنَ عَلٰۤی اَنۡ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ﴿۴﴾۔ کیا انسان اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

گمان وحسبان میں ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے۔ کیوں نہیں ہم قادر ہیں اس پر کہ اس کے جوڑ بھی صحیح کر دیں۔
چنانچہ ایسا ہی یٰسین میں ارشاد ہوا:

اَوَلَیۡسَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یَّخۡلُقَ مِثۡلَہُمۡ ؕ بَلٰی ٭ وَ ہُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۸۱﴾۔

کیا وہ جس نے آسمان وزمین بنائے قادر نہیں اس پر کہ پیدا کر دے اس جیسا دوبارہ۔ بَلٰی فرما کر ارشاد ہے کیوں نہیں وہ خلاق اور علم والا ہے۔

بلکہ وہ ایسا خلاق ہے کہ اسے اتمام اجزاء کی بھی احتیاج نہیں۔ بلکہ

اِنَّمَاۤ اَمۡرُہٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿۸۲﴾۔

اس کی شان تخلیق یہ ہے کہ جب کسی شے کا ارادہ فرماتا ہے حکم دیتا ہے کہ ہو جا وہ ہو جاتی ہے اور کتم عدم سے منصۂ شہود پر آ جاتی ہے۔

اس کی تحقیق دقیق ایسی عمیق ہے کہ فلاسفہ اپنے توہمات میں ہے اور معتزلہ اپنے خیالات میں ہیں اور اس مبحث پر اقوال کثیر ہیں جن کے لکھنے سے سوائے خوف اضلال وضلال کچھ حاصل نہیں اس لئے وہ سب مضامین ترک کر دیئے گئے۔

اور صوفیائے عظام نے یٰسین سے مراد سیادت نبی الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء اور اس کے یہ معنے کئے: یَا سَیِّدَ الۡخَلۡقِ
اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہستی بمنزلہ قلب قرار دی اور عالم کو بمنزلہ ابدان بتایا۔

چنانچہ شیخ اکبر قدس سرہ نے فرمایا

اَنَا اَلۡقُرۡاٰنُ وَالسَّبۡعُ الۡمَثَانِیۡ وَ رُوۡحُ الرُّوۡحِ لَا رُوۡحُ الۡاَوَانِیۡ
وَلَا اَحَدُ اَکۡمَلُ مِنَ النَّبِیِّ عَلَیۡہِ السَّلَامُ۔ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ہٰذَا الۡاِنۡعَامِ۔

## سورۃ الصافات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

### بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع۔سورۃ الصافات۔پ ۲۳

| | |
|---|---|
| وَ الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ | قسم ہے ان غازیوں کی جو صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں |
| فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۙ﴿۲﴾ | تو اپنے گھوڑوں کو ڈانٹتے ہیں |
| فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا ۙ﴿۳﴾ | اور تلاوت کرتے ہوئے ذکر میں مشغول ہیں |
| اِنَّ اِلٰہَکُمۡ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ | بے شک تم سب کا معبود ایک ہے |
| رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا وَ رَبُّ الۡمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾ | آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا رب ہے اور سورج کے نکلنے کی جگہ کا رب ہے |
| اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَۃِ ۣالۡکَوَاکِبِ ۙ﴿۶﴾ | بے شک ہم نے آسمان دنیا کو مزین کیا ستاروں کی تزئین سے |

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ ۝٧
اور محافظت کی ہر سرکش شیطان سے

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ ۝٨
نہیں سن سکتے ملأ اعلیٰ کی باتیں اور مارے جاتے ہیں ہر طرف سے

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ ۝٩
اور دھتکارے جاتے ہیں اور ان کے لئے لازمی عذاب ہے

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠
مگر شاذ و نادر کوئی چھپ کر سننا چاہے تو اس کے پیچھے چمکتا انگارا لگتا ہے

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝١١
تو اے محبوب ان سے پوچھیے کہ کیا ان کا پیدا کرنا مشکل ہے یا ان کا جو ہم نے پیدا کیں بے شک ہم نے پیدا کیا ان کو چپکنے والی مٹی سے

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝١٢
اے محبوب! آپ ان کے انکار پر تعجب کرتے ہیں اور وہ تمسخر کرتے ہیں

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝١٣
اور جب انہیں نصیحت کریں وہ نصیحت قبول نہیں کرتے

وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝١٤
اور جب آپ کا معجزہ دیکھتے ہیں تو تمسخر کرتے ہیں

وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝١٥
اور کہتے ہیں یہ کچھ نہیں مگر کھلا جادو ہے

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ ۝١٦
بھلا کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے ور ہڈیاں تو کیا ہم زندہ ہوں گے

اَوَاٰبَاۗؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝١٧
کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۚ ۝١٨
اے محبوب! فرما دیجئے کہ ہاں اور تم اس وقت ذلیل و ناتواں ہو گے

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝١٩
وہ تو ایک جھڑکی ہو گی جس سے تم سب زندہ ہو کر دیکھتے ہو گے

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝٢٠
اور قیامت کے منکر کہیں گے ہائے افسوس یہ تو وہی سزا کا دن ہے

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝٢١ ع
اللہ فرمائے گا یہ وہ دن ہے فیصلہ کا جس کی تم تکذیب کرتے تھے

## حل لغات پہلا رکوع ۔سورۃ الصافات ۔پ ۲۳

وَ ۔قسم ہے | اَلصّٰٓفّٰتِ ۔صف باندھنے والے فرشتوں کی | صَفًّا ۔آراستہ ہو کر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَالزّٰجِرٰتِ۔ پھر ڈانٹنے والوں کی زَجْرًا۔ جھڑک کر فَالتّٰلِيٰتِ ۔ پھر پڑھنے
والوں کی ذِكْرًا۔ ذکر کو اِنَّ۔ بے شک اِلٰهَكُمْ۔ تمہارا معبود
لَوَاحِدٌ۔ ایک ہے رَبُّ۔ رب ہے السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں وَ۔ اور
الْاَرْضِ۔ زمین کا وَ۔ اور مَا۔ جو بَيْنَهُمَا۔ ان کے درمیان ہے
وَ۔ اور رَبُّ۔ رب ہے الْمَشَارِقِ۔ مشرقوں کا اِنَّا۔ بے شک ہم نے
زَيَّنَّا۔ زینت دی السَّمَآءَ۔ آسمان الدُّنْيَا۔ دنیا کو بِزِيْنَةِ۔ زینت
الْكَوَاكِبِ۔ ستاروں کی وَ۔ اور حِفْظًا۔ حفاظت مِّنْ كُلِّ۔ ہر ایک
شَيْطٰنٍ۔ شیطان مَّارِدٍ۔ سرکش سے لَا۔ نہیں يَسَّمَّعُوْنَ۔ سن سکتے
اِلَى۔ طرف الْمَلَاِ۔ مجلس الْاَعْلٰى۔ بلندی کی وَ۔ اور
يُقْذَفُوْنَ۔ مارے جاتے ہیں مِنْ كُلِّ۔ ہر ایک جَانِبٍ۔ طرف سے دُحُوْرًا۔ دھتکارے ہوئے
وَّ۔ اور لَهُمْ۔ ان کے لئے عَذَابٌ۔ عذاب ہے وَّاصِبٌ۔ لازم ہونے والا
اِلَّا۔ مگر مَنْ۔ جس نے خَطِفَ۔ اچک لیا الْخَطْفَةَ۔ کچھ اچکنا
فَاَتْبَعَهٗ۔ تو پیچھے لگا اس کے شِهَابٌ۔ شعلہ ثَاقِبٌ۔ چمکتا ہوا فَاسْتَفْتِهِمْ۔ تو پوچھ ان سے
اَ۔ کیا هُمْ۔ وہ اَشَدُّ۔ سخت ہیں خَلْقًا۔ پیدائش میں
اَمْ۔ یا مَّنْ۔ جو خَلَقْنَا۔ ہم نے پیدا کیا اِنَّا۔ بے شک ہم نے
خَلَقْنٰهُمْ۔ ان کو پیدا کیا مِّنْ طِيْنٍ۔ مٹی لَّازِبٍ۔ چپکنے والی سے بَلْ۔ بلکہ
عَجِبْتَ۔ تو نے تعجب کیا وَ۔ اور يَسْخَرُوْنَ۔ وہ مذاق کرتے ہیں
وَ۔ اور اِذَا۔ جب ذُكِّرُوْا۔ نصیحت کئے جائیں لَا۔ نہیں
يَذْكُرُوْنَ۔ نصیحت لیتے وَ۔ اور اِذَا۔ جب رَاَوْا۔ دیکھتے ہیں
اٰيَةً۔ کوئی معجزہ يَّسْتَسْخِرُوْنَ۔ تو وہ ٹھٹھا کرتے ہیں وَ۔ اور
قَالُوْٓا۔ بولے اِنْ۔ نہیں هٰذَآ۔ یہ اِلَّا۔ مگر
سِحْرٌ۔ جادو مُّبِيْنٌ۔ ظاہر ءَ۔ کیا اِذَا۔ جب
مِتْنَا۔ ہم مر جائیں گے وَ۔ اور كُنَّا۔ ہو جائیں گے تُرَابًا۔ مٹی
وَّ۔ اور عِظَامًا۔ ہڈیاں ءَ۔ کیا اِنَّا۔ ہم
لَمَبْعُوْثُوْنَ۔ اٹھائیں جائیں گے اَوَ۔ کیا اٰبَآؤُ۔ باپ دادا
نَا۔ ہمارے الْاَوَّلُوْنَ۔ پہلے قُلْ۔ فرمادیں نَعَمْ۔ ہاں
وَ۔ اور اَنْتُمْ۔ تم دَاخِرُوْنَ۔ ذلیل ہو گے فَاِنَّمَا۔ اس کے سوا نہیں
هِيَ۔ وہ زَجْرَةٌ۔ ڈانٹ ہوگی وَّاحِدَةٌ۔ ایک فَاِذَا۔ تو اچانک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| هُمْ - وہ | یَنْظُرُوْنَ - دیکھتے ہوں گے | وَ - اور | قَالُوْا - کہیں گے |
| یٰوَیْلَنَا - ہائے افسوس | هٰذَا - یہ ہے | یَوْمُ - دن | الدِّیْنِ - قیامت کا |
| هٰذَا - یہ ہے | یَوْمُ - دن | الْفَصْلِ - فیصلے کا | الَّذِیْ - وہ کہ |
| كُنْتُمْ - تھے تم | بِهٖ - اس کو | تُكَذِّبُوْنَ - جھٹلاتے | |

## خلاصہ تفسیر پہلا رکوع - سورۃ الصافات - پ ۲۳

یہ سورہ مکیہ ہے۔ اس میں پانچ رکوع ایک سو بیاسی آیتیں ہیں آٹھ سو ساٹھ کلمے تین ہزار آٹھ سو چھپن حرف ہیں۔

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قسم یاد فرمائی متعدد گروہوں کی چنانچہ بعض کے نزدیک اس سے مراد گروہ ملائکہ ہیں جو نماز پڑھنے والوں کی طرح صف بستہ کھڑے ہو کر اس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں۔

بعض نے کہا اس سے مراد گروہ علما ہے یا جماعت اولیا جو تہجد اور تمام نمازوں میں صفیں باندھ کر مصروف عبادت ہوتے ہیں۔

بعض نے کہا اس سے مراد غازیوں کے گروہ ہیں جو راہ خدا میں کفن بردوش صف بستہ دشمنان دین سے مقابلہ و مقاتلہ کرتے ہیں (مدارک)

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا کے بھی متعدد مفہوم ہیں۔

پہلی تقدیر پر جھڑک کر چلانے والے وہ ملائکہ ہو سکتے ہیں جو ابر و باد پر متصرف ہیں اور انہیں ہانکتے ہیں۔

دوسری تقدیر پر وہ علماء و اولیا ہیں جو وعظ و پند اور تزکیہ کے ذریعہ لوگوں کو زجر و توبیخ کرتے اور راہ ہدایت پر چلاتے ہیں۔ اور بر تقدیر ثالث وہ غازی جو میدان جنگ میں اپنی سواریاں دوڑاتے اور زجر کرتے ہوئے ان کو ہانکتے ہیں۔

فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾۔ اور قسم ان جماعتوں کی کہ قرآن پڑھنے والیاں ہیں ہماری یاد میں۔

اِنَّ اِلٰـهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾۔

بے شک تمہارا معبود یقیناً ایک ہے مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے اور مالک مشرقوں کا۔

یعنی آسمان اور زمین اور ان کے اندر جتنی کائنات ہے وہ جس قدر حدود جہات ہیں سب کا وہی ایک مالک ہے تو دوسرا اس کے مقابل کس قدر اور کس طرح مستحق عبادت ہو سکتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ شریک سے پاک و منزہ ہے۔

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ اِلْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾۔

بے شک ہم نے آسمان دنیا کو تاروں کی زینت سے آراستہ فرمایا اور محافظت سماوی کے لئے ہر شیطان سرکش سے حفظہ مقرر کئے ہیں۔

سماء دنیا وہ ہے جسے آسمان اول کہا جائے اور وہ دیگر آسمانوں سے زمین کے قریب ہے اور سب آسمانوں میں جو کچھ ہے اس کی محافظت کو نافرمان شیاطین سے ملائکہ پاسبان مقرر فرمائے چنانچہ جب شیاطین آسمان پر جانے کا ارادہ کرتے ہیں تو فرشتے ان پر شہاب مارتے ہیں۔ جس سے وہ دفع ہو جاتے ہیں اور آسمان پر نہیں جا سکتے اور یہ جانا اس غرض سے ہوتا تھا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ملائکہ کی گفتگو سن کر کاہنوں کے ذریعے عوام میں غلط فہمیاں پیدا کریں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ یُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾۔

نہیں کان لگا سکتے ملاء اعلیٰ کی طرف اور ہر طرف سے وہ مارے جاتے ہیں اور انہیں مردود و مطرود کرنے کو مقرر ہیں اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے مگر جو ایک آدھ بار بھنک اچک لے چلا تو چمکتا انگارا اس کے پیچھے لگا۔

یعنی شیاطین اڑ کر آسمان تک پہنچ کر ملائکہ کی گفتگو نہیں سن سکتے جب وہ وہاں کی خبریں لینے کو اڑتے ہیں تو انگاروں کے گرز ان پر گرتے ہیں اور اگر کوئی شیطان مکالمۂ ملائکہ کی گفتگو سن کر لے بھاگا تو اس کے پیچھے شہابِ سماوی چمکتا ہوا چلاتا کہ اسے جلا دے اس کی تحقیق تفسیر عزیزی میں مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے مفصل بیان فرمائی ہے۔ آگے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطبہ ہے:

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾۔

اے محبوب! ان سے پوچھیے کیا ان کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری دیگر مخلوق آسمانوں اور فرشتوں وغیرہ کی۔ بے شک ہم نے انہیں چپکتی ہوئی مٹی سے بنایا ہے۔

یعنی کفار مکہ سے پوچھیے کہ جس قادر مطلق کو آسمان و زمین جیسی زبردست اور عظیم الجثہ مخلوق پیدا کرنا کچھ مشکل نہیں تو انسانوں کا پیدا کر دینا اسے کیا دشوار ہے اور ان کی ضعف اور ذلت کی یہ بڑی دلیل ہے کہ ان کی پیدائش کا اصل مادہ مٹی ہے اور وہ بھی چپکتی ہوئی ہے تو اب جسم کے گل جانے اور مٹی ہو جانے کے بعد اسی مٹی سے دوبارہ پیدا کرنا کیوں ناممکن ہے۔

بَلْ عَجِبْتَ وَ یَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا ذُكِّرُوْا لَا یَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾۔

بلکہ تم متعجب ہو اور وہ تمسخر کرتے ہیں اور سمجھائے نہیں سمجھتے۔

وَ اِذَا رَاَوْا اٰیَةً یَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ قَالُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾۔

اور جب دیکھتے ہیں کوئی نشان ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ کچھ نہیں مگر کھلا جادو ہے بھلا کیا ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم زندہ اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے باپ دادا بھی زندہ ہوں گے۔

یعنی آپ اس پر متعجب ہیں کہ ایسے واضح الدلالۃ معجزات بینات کے باوجود وہ کیسے تکذیب کی جرأت کرتے ہیں اور مرنے کے بعد اٹھنے کا مذاق اڑاتے ہیں اور آپ سے تمسخر کرتے ہیں۔ شق قمر، رجعت شمس، مری گوہ کے زندہ ہونے کلمہ شہادت پڑھنے، دعا سے عین امساک باراں میں موسلا دھار بارش ہونے وغیرہ وغیرہ معجزات کو جادو کہہ رہے ہیں۔

اور مرنے کے بعد مٹی اور ہڈی رہ جانے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا اور ان کے باپ دادا کا جینا ان کو مستبعد نظر آتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا:

قُلْ نَعَمْ وَ اَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾۔ فرما دیجئے ہاں اور تم ذلت کے ساتھ اٹھو گے۔

یعنی تم زندہ ضرور کئے جاؤ گے لیکن انتہائی ذلت میں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع۔

وہ تو ایک جھٹکا ہی ہے کہ جبھی دیکھتے رہ جائیں گے اور کہیں گے ہائے مصیبت یہ بدلہ کا دن ہے۔ (یہ کیا ہوا انہیں جواب ملے گا) یہ ہے وہ فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے۔

یعنی وہ ایک ہولناک آواز ہوگی جسے نفخۂ ثانیہ کہتے ہیں اس کے بعد جب سب اُٹھیں گے اور اپنے افعال کا نقشہ سامنے آئے گا تو افسوس کریں گے تو فرشتے کہیں گے کہ یہی وہ دن فیصلہ کا ہے جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔

## حل لغات نادرہ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ لا۔ صف باندھے لشکروں کی قسم۔ اس میں واو قسمیہ ہے اور صافات اصل میں صافّفات تھا۔ پہلی ف کو ساکن کر کے دوسری ف میں ادغام کر دیا۔ صفا مفعول مطلق ہے جو اپنے عامل کی تاکید کرتا ہے۔

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ لا۔ پھر گھوڑوں کو زور سے ڈانٹ کر ہانکنے والے۔ زجر عربی زبان میں جانور کے ہانکنے کو کہتے ہیں۔ اور آدمی کو کسی فعل سے باز رکھنے یا جھڑکی دینے میں استعمال کرتے ہیں۔ محاورہ ہے: زَجَرْتُ الْبَعِيْرَ وَاَزْجَرَهٗ زَجْرًا اِذَا اَحْثَثْتَهٗ لِيَبْعَثَ۔ وَزَجَرْتُ فُلَانًا عَنْ سُوْءٍ فَانْزَجَرَ اَيْ نَهَيْتُهٗ فَانْتَهٰى۔ یہ بھی مفعول مطلق ہے۔

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ لا۔ اور تلاوت کرنے والے از روئے ذکر۔ تلاوۃ اسی سے ماخوذ ہے اور یہ بھی مفعول مطلق ہے۔

وَحِفْظًا۔ اس کے معنی ہیں: حَفِظْنٰهَا حِفْظًا۔ ہم نے اس کی محافظت کی حفظ تام۔

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى نہیں سن سکتے ملاء اعلیٰ تک۔ يَسَّمَّعُوْنَ۔ اصل میں یتسمعون تھا ت کو سین سے بدل کر سین کو سین میں ادغام کر دیا اس لئے کہ دونوں مخرج میں مشترک ہیں تسمع کہتے ہیں کان لگا کر سننے کو۔ ملأ اعلیٰ سے مراد فرشتے ہیں کیونکہ ان کا مقام سکونت آسمان ہے۔

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ لا۔ دھتکارے ہوئے ان کے لئے مسلسل عذاب ہے۔

دحور کہتے ہیں سخت ذلت کو اور بعض کے نزدیک دحور ہانکنے اور نکالنے کے معنی دیتا ہے۔ محاورہ میں بولتے ہیں: دَحَرْتُهٗ دَحْرًا وَ دُحُوْرًا اَيْ دَفَعْتُهٗ وَ طَرَدْتُهٗ۔ یہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اَيْ يُدْحَرُوْنَ دُحُوْرًا۔ جیسے قرآن کریم میں دوسری جگہ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا۔ فرمایا گیا۔

وَّاصِبٌ۔ کہتے ہیں دائم اور لازم کو اور اس کی مزید تحقیق سورہ نحل میں وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا سے مل جاتی ہے۔ پوری آیت یہ ہے کہ رکوع ۶ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا۔ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور اسی کی فرمانبرداری لازم ہے۔

یہاں دین سے مراد طاعت ہے اور وَّاصِبٌ کے معنی دائم و لازم ہیں۔ محاورہ میں بولتے ہیں: وَصَبَ الشَّيْءُ يَصِبُ وُصُوْبًا اِذَا دَامَ وَلَازَمَ۔

وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ ۔ بَعِيْدُ الْمَسَافَتِ۔ یعنی وہ جنگل جس کی مسافت بعید ہو یا جس کی انتہا نہ ہو۔ اور علیل و بیمار کو واصب اس وقت کہتے ہیں جب کہ اس کا مرض طول پکڑ جائے۔ اور حمی لازمہ کو بھی حمی واصبہ کہتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ۔ خَطِف خَطْفَةَ۔ تیز چلا۔ اچک لے جانا۔ بجلی سے چکا چوند ہونا۔ جھپٹ کر لے جانا۔

فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰ ۔ پیچھے لگتا ہے چمکتا تارا۔ یہ وہ شہاب یا تارہ ہے جو آسمان سے ٹوٹتا ہے۔ ثاقب نہایت روشن۔ یہ ثقب سے مشتق ہے۔ اس کے معنی سوراخ کے ہیں چونکہ شہاب بھی اپنے نور کی تیزی سے ہوا میں سوراخ کر کے باہر نکلتا ہے۔ اس وجہ سے اسے ثاقب بولتے ہیں۔ یہ وہ گرنیڈ بم ہے جو ملائکہ شیاطین پر مارتے ہیں۔

طِيْنٍ لَّازِبٍ۔ چپکنے والی مٹی۔

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ۔ وہ تو ایک جھٹکا یا جھڑکی ہے۔ زجر کے معنی ہلا دینے یا جھڑکنے کے ہیں زجر۔ روکنا، منع کرنا، ڈانٹنا، دفع کرنا، جھڑکنا۔

## مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع - سورۃ صافات - پ ۲۳

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝۱ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝۲ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝۳ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝۴ ۔

قسم ہے صف باندھنے والوں کی اور ڈانٹ کر ہانکنے والوں کی اور تلاوت ذکر الٰہی سے کرنے والوں کی بے شک تمہارا رب ایک ہی ہے۔

یہ قسمیں اللہ تعالیٰ نے یاد فرمائیں۔ ملائکہ مقربین کی جیسا کہ ابن عباس، ابن مسعود، مسروق، مجاہد، عکرمہ، قتادہ، سدی نے فرمایا اور ابو مسلم نے بھی ایسا ہی کہا۔

بعض نے کہا یہ لفظ مشعر التانیث ہے۔ اور ملائکہ اس سے مبرا و منزہ ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اسے جمع الجمع کے معنی میں لیا جائے تو یہ بمعنی صافہ لیا جائے گا جس کے معنی طائفہ یا جماعت کے ہوں گے۔

وَ ذٰلِكَ بِاِعْتِبَارِ تَقَدُّمِ الرُّتْبَةِ وَالْقُرْبِ مِنْ حَظِيْرَةِ الْقُدْسِ۔ اور اَلصَّافَّاتُ الْقَائِمَاتُ صُفُوْفًا لِلْعِبَادَةِ۔

بعض نے کہا اس سے مراد نماز کی صف باندھنے والے ہیں۔

بعض نے کہا صافات سے مراد ہوا میں اپنے پروں سے صف باندھنے والے ملائکہ مراد ہیں جو منتظر امر الٰہی ہوتے ہیں۔

بعض نے کہا وہ پرند مراد ہیں جو صف بستہ فضاء ہوائیہ میں پرواز کرتے ہیں جیسے ارشاد الٰہی ہے: وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ۔

اور زاجرات سے مراد وہ ملائکہ ہیں جو مدبرات امور ہیں جن کا تذکرہ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا میں ہے۔

اور زجر اصل میں بمعنی دفع مستعمل ہے اور یہ بمعنی چلانے اور کسی کام سے روکنے کے معنی بھی دیتا ہے۔

بعض نے زجر سے مراد بندوں کا معاصی سے روکنا بھی مراد لیا خواہ وہ بالہام خیر ہو اور زجر شیطان کے لئے یہ ہے کہ وہ وسوسہ اور اغوا سے رکا رہے اور استراق سمع سے باز رہے۔

قتادہ کہتے ہیں کہ زاجرات سے مراد آیات الٰہیہ ہیں جو قرآن کریم میں ہیں۔

اور تالیات سے مراد ملائکہ ہیں۔

ابو صالح فرماتے ہیں اس سے مراد وہ ملائکہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس سے احکام قرآن لوگوں کے لئے لاتے ہیں۔

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝۴ ۔ بے شک تمہارا معبود ایک ہے۔

یہ جواب قسم ہے جس کے یہ معنی بنتے ہیں کہ وحدت صانع مطلق دلیل نقلی و عقلی سے جب ثابت ہو چکی تو واضح ہو گیا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

معبود حقیقی ایک اللہ ہے۔

وَ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ لَّهٗ اٰیَةٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ وَاحِدٌ

جبکہ ہر شے میں اس کے وجود واحد کے دلائل ہیں تو ثابت ہوا کہ وہی ایک معبود حقیقی ہے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝۵۔

مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اس میں ہے اور مالک مشارق کا ہے۔

یہاں مشارق سے مراد مشارق شمس ہیں۔ اسلئے کہ مشارق شمس سال بھر کے دنوں کے برابر ہیں۔ اس لئے کہ ہر دن طلوع شمس ایک نئے مشرق سے ہوتا ہے اور غروب بھی نئی جگہ ہوتا ہے۔

اسی بنا پر حضرت خطیب الانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے نمرود پر حجت قائم کرنے کو فرمایا تھا: فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ۔

چنانچہ ابن عطیہ فرماتے ہیں: اِنَّ مَشَارِقَ الشَّمْسِ مِائَةٌ وَّ ثَمَانُوْنَ۔ مشارق شمس ایک سو اسی ہیں۔ اس لئے کہ مشارق شمس رأس سرطان سے شروع ہوتا ہے۔

اور یہ پہلا برج بروج صیف کا ہے اور یہ راس جدی تک جاتی ہے اور جدی اول برج بروج شتا کی ہے۔

اور رأس جدی سے رأس سرطان تک متحد ہے اس اعتبار سے ایک سو اسی مشرق ہوتے ہیں اور اگر تغایر مشرق کا اعتبار کیا جائے تو تین سو ساٹھ مشرق ہوں گے۔ اس لئے کہ سن شمسی باعتبار عدد چھ دن زیادہ کا ہوتا ہے۔

اور رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ جو فرمایا وہ باعتبار مشرق صیف اور مشرق شتا ہے ایسے ہی مغربین کا حال ہے۔

آگے ارشاد ہے:

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ن الْكَوَاكِبِ ۝۶۔

ہم نے آسمان دنیا کو مزین کیا کوکب کی تزیین سے۔

اس سے مراد اقرب سما ہے جو اپنی زمین سے قریب ہے۔

اور اجل فلاسفہ کے نزدیک

قمر تنہا آسمان دنیا پر ہے۔ اور

عطارد آسمان دوم پر ہے اور

زہرہ آسمان سوم پر ہے اور

شمس آسمان چہارم پر ہے اور

مریخ آسمان پنجم پر ہے اور

مشتری آسمان ششم پر ہے اور

زحل آسمان ہفتم پر ہے اور

ثوابت اس فلک پر ہیں جو آسمان ہفتم سے اوپر ہے جسے اصطلاح شرع میں کرسی کہتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

یہ ساتوں سیارے ایک شعر میں منظوم ہیں:

قمر است و عطارد و زہرہ شمس، مریخ، مشتری و زحل

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝۷ ۔

اور حفاظت کی ہم نے اس کی ہر سرکش شیطان سے۔

آلوسی فرماتے ہیں: كَاَنَّهٗ قِيْلَ اِنَّا خَلَقْنَا الْكَوَاكِبَ زِيْنَةً لِّلسَّمَآءِ وَحِفْظًا لَّهَا ۔گویا فرمایا گیا گویا بے شک ہم نے تارے زینت سما کے لئے بنائے اور ان کے محافظ مقرر کئے تاکہ سرکش شیاطین وہاں تک نہ پہنچ سکیں۔

مَّارِدٍ ۔بھتریوں سے معریٰ کو کہتے ہیں حَيْثُ قَالَ وَالْمَارِدُ كَالْمَرِيْدِ الْمُتَعَرِّيْ عَنِ الْخَيْرَاتِ مِنْ قَوْلِهِمْ شَجَرٌ اَمْرَدُ اِذَا تَعَرّٰى مِنَ الْوَرَقِ ۔جیسے بولتے ہیں شجر امرد جبکہ اس میں پتے نہ رہیں۔

وَمِنْهُ قِيْلَ رَمْلَةٌ مَرْدَآءُ اِذَا لَمْ تُنْبِتْ شَيْئًا ۔اسی کے ماتحت رملۃ مرداء بولتے ہیں جب کہ اس میں کچھ پیداوار نہ ہو۔

وَمِنْهُ الْاَمْرَدُ مُتَجَرِّدَةٌ عَنِ الشَّعْرِ ۔اسی سے امرد ہے کہ اس کے چہرہ پر سبزہ نہ اگے اور بلا ریش ہی رہ جائے۔

اور ارباب شرائع نے مارد کی تفسیر خارج عن الطاعۃ کی ہے اس لئے کہ وہ اطاعت سے معریٰ ہوتا ہے۔

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى ۔نہیں سن سکتے ملاء اعلیٰ کی باتیں۔

يَسَّمَّعُوْنَ يَعْنِيْ يَتَسَمَّعُوْنَ ۔اور یہ اصل میں یتسمعون ہی ہے ت کو سین میں ادغام کر دیا پھر وہ يَسَّمَّعُوْنَ ہو گیا۔

اور ملاء اصل میں جماعت کو کہتے ہیں جیسے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ وغیرہ ارشاد ہے۔اور یہاں ملاء اعلیٰ سے مراد جماعت ملائکہ علیہم السلام ہے جیسا کہ سدی نے کہا اور ملاء اعلیٰ من جهة العلو اعلى ہے اور من جهت السفلی ملاء اسفل ہے جس میں انس و جن رہتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہوئے: لَا يُمَكَّنُوْنَ مِنَ السَّمَاعِ ۔

وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝۸ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝۹ ۔

اور مارے جاتے ہیں ہر سمت سے مطرود و مردود کرنے کو اور ان کے لئے دوامی عذاب ہے۔

یعنی وہ شیطان رجم کئے جاتے ہیں جوانب سما سے جبکہ وہ چڑھ کر آسمانی خبریں لینے کا ارادہ کرتے ہیں۔دحور عربی میں دفع کرنے اور دور کرنے کے معنی میں مستعمل ہے۔

اور واصب بہ معنی دائم آتا ہے۔

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰ ۔

مگر ان شیاطین میں سے جو بھی آواز کی بھنک اچک کر جانا چاہے تو اس کے پیچھے شہاب ثاقب لگ جاتا ہے۔

خطف عربی میں اختلاس اور ہلکے سے کسی چیز کے اچک لینے کو کہتے ہیں یا جلدی سے لے لینے کو کہتے ہیں اور یہاں اختلاس سے مراد کلام ملائکہ کو چرا کر کاہنوں تک پہنچانا ہے تو جب شیاطین کلام ملائکہ چرا کر چلتے ہیں تو ان کے پیچھے شہاب لگتا ہے۔شہاب اصل میں وہ شعلہ ہے جو آگ کی طرح دہکتا ہوا آسمان سے نکلتا ہے اور اسے تارا ٹوٹنا کہتے ہیں۔

اور ثاقب بمعنی روشن مستعمل ہے اور یہ نجوم سماویہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک شعاع ہے جو شیاطین کے جلانے کو ملائکہ پھینکتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

اس لئے کہ کواکب سماویہ تو ایک ایک تارا زبردست پہاڑ کے برابر ہے۔
اور فلاسفہ کی تحقیق میں ثوابت کی یہ شان ہے کہ ایک ایک تارا روئے زمین سے بڑا ہے۔ پھر ظاہر ہے کہ اگر تارے ہی ٹوٹتے تو آج آسمان پر تھوڑے سے ہی رہ جاتے۔
اور قرآن کریم میں یہ بھی ارشاد ہے وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ سماء دنیا کو چراغوں سے مزین فرمایا اور شیاطین کے لئے رجوم علیحدہ رکھے۔
اور اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِالْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ ۔سماء دنیا کو کواکب سے مزین فرمایا اور سرکش شیاطین کے لئے علیحدہ نظام رکھا کہ استراق سمع نہ کرسکیں اور شیاطین کی راہ بند ہو جائے۔
اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ ان مشرکین سے پوچھئے اس لئے کہ استفتا بمعنی استخبار آتا ہے چنانچہ مشرکین مکہ سے دریافت کرنے کا حکم ہوا اور ارشاد ہوا:

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ ۔

تو ان مشرکوں سے پوچھو کہ کیا وہ مشکل ہیں بنانے میں یا جو ہم نے بنائے ہم نے انہیں پیدا کیا چپکتی مٹی سے۔
ابن منذر وغیرہ قتادہ سے راوی ہیں: اِنَّهٗ يَلْزَقُ بِالْيَدِ اِذَا مَسَّ بِهَا۔ لازب وہ ہے جو ہاتھ لگانے سے چپکے۔
اور طبری کہتے ہیں خُلِقَ اٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ وَّ مَآءٍ وَّ هَوَآءٍ وَّنَارٍ وَّ هٰذَا كُلُّهٗ اِذَا خَلَطَ صَارَ طِيْنًا لَازِبًا۔ آدم علیہ السلام کی تخلیق مٹی، پانی، ہوا، آگ سے ہوئی اور یہ سب جب مل گئے تو طین لازب یعنی چپکتی مٹی ہوگئی۔ اور لغت میں طین لازب کو لازم اور لاتب بھی کہتے ہیں اور ان سب کے معنی ایک ہی ہیں۔
وَ اَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ قَالَ لَازِبٌ اَیْ لَازِمٌ مُنْتِنٌ وَ لَعَلَّ وَصْفَهٗ بِمُنْتِنٍ مَاخُوْذٌ مِّنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۔ لازب سے مراد سڑی مٹی ہے اور غالبًا اسے سڑی مٹی اس لئے کہا گیا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے: مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ۔
لٰكِنْ اَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اللَّازِبُ وَالْحَمَاُ وَالطِّيْنُ وَاحِدٌ كَانَ اَوَّلُهٗ تُرَابًا ثُمَّ صَارَ حَمَاً مَّسْنُوْنًا ثُمَّ صَارَ طِيْنًا لَازِبًا فَخَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ لازب اور حماء اور طین ایک ہی چیز ہے اول یہ تراب تھی پھر حمأ منتن بنی پھر طین لازب یعنی چپکتی مٹی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا فرمایا۔
بہر حال جو مٹی سے پیدا کیا جس میں صلابت وقوت ہی نہ تھی تو جس خالق مطلق نے طین لازب سے بنایا اور بے نظیر بنایا تو یہ منکرین کس دلیل سے منکر ہیں کہ دوبارہ ہمیں نہیں بنایا جاسکتا۔ اور کہتے ہیں: ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ۔ اس پر باری تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہے۔

بَلْ عَجِبْتَ وَ يَسْخَرُوْنَ ۝ ۔ آپ تعجب کرتے ہیں کہ واضح دلیل یہ کیوں قبول نہیں کرتے اور وہ آپ کا تمسخر اڑا رہے ہیں۔

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ۔

اور جب وہ نصیحت کئے جاتے ہیں تو نصیحت قبول نہیں کرتے اور جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو اپنے تمسخر میں اور بڑھ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جاتے ہیں۔

## شان نزول آیت کا یہ ہے کہ

اِنَّ رُکَانَۃَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ اَہْلِ مَکَّۃَ لَقِیَہُ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَبَلٍ خَالٍ یَرْعٰی غَنَمًا لَہٗ وَکَانَ مِنْ اَقْوَی النَّاسِ فَقَالَ لَہٗ یَا رُکَانَۃُ اَرَاَیْتَ اِنْ صَرَعْتُکَ اَتُؤْمِنُ بِیْ فَقَالَ نَعَمْ فَصَرَعَہٗ ثَلَاثًا ثُمَّ عَرَضَ لَہٗ بَعْضَ الْاٰیَاتِ دَعَا عَلَیْہِ السَّلَامُ شَجَرَۃً فَاَقْبَلَتْ فَلَمْ یُؤْمِنْ وَجَاءَ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ یَا بَنِیْ ہَاشِمٍ سَاحِرُوْا بِصَاحِبِکُمْ اَہْلَ الْاَرْضِ فَنَزَلَتْ فِیْہِ وَاَحْزَابِہٖ۔

وَیَسْتَسْخِرُوْنَ قُرِءَ یَسْتَسْحِرُوْنَ بِالْحَاءِ الْمُہْمَلَۃِ اَیْ یَعُدُّوْنَہَا سِحْرًا۔

رکانہ مشرکین مکہ سے ایک شخص تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک پہاڑ پر ملا جہاں وہ اپنی بکریاں چراتا تھا اور یہ قوی ہیکل آدمی تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے رکانہ! اگر میں تجھے پچھاڑ دوں تو تو ایمان لے آئے گا اس نے کہا ہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے تین بار پچھاڑا۔ پھر چند ایک اور معجزات ظاہر فرمائے۔ ایک درخت کو بلایا تو وہ آ گیا مگر وہ ایمان نہ لایا اور مکہ میں آ کر کہنے لگا اے ابناء ہاشم تمہارے صاحب زمین والوں پر جادو کرتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَقَالُوْۤا اِنْ ھٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ ۔ اور بولے یہ کچھ نہیں مگر کھلا جادو ہے۔

یعنی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیات باہرہ دیکھیں تو بجائے ایمان لانے اور اعتراف حق کرنے کے بولا یہ تو کھلا جادو ہے اور کہنے لگا:

ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ ۔

جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیاں رہ جائیں گی تو کیا ہم پھر زندہ اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے باپ دادا جو پہلے ہیں۔

یَعْنِیْ اَنُبْعَثُ اِذَا مِتْنَا۔ اور اسی کے ساتھ کہنے لگے: اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ مَبْعُوْثُوْنَ اَیْضًا۔ یہاں اپنے زندہ ہونے کا محال ظاہر کرتے ہوئے بعث آبا کو زیادہ مستبعد کرنا مقصود ہے اس لئے کہ وہ ان سے پہلے مر چکے تھے تو ان سے ان کا زندہ ہونا زیادہ مستبعد تھا اس لئے اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ کہا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کو فرمایا:

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ ۔

اے محبوب! فرما دیجئے ہاں تم اور تمہارے باپ دادا سب اٹھائے جائیں گے اور حال یہ ہے کہ تمہارا اٹھنا ایسے حال میں ہوگا کہ تم سب ذلیل اور بے بس ہو گے۔

گویا عبارت یوں بنی: قُلْ نَعَمْ اَیْ تُبْعَثُوْنَ کُلُّکُمْ وَالْحَالُ اِنَّکُمْ صَاغِرُوْنَ اَذِلَّاءُ۔ اور یہ جواب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی بن خلف کو اس وقت دیا جبکہ وہ ایک بوسیدہ ہڈی لے کر اپنی چٹکی میں اس کے ذرات مل کر دکھا رہا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کر رہا تھا۔

فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَیَبْعَثُکَ وَیُدْخِلُکَ جَہَنَّمَ۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں خدا کی قسم اللہ تجھے اٹھائے گا اور جہنم میں داخل فرمائے گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس کے بعد نوعیت بعث بعد الموت کی تفصیل بیان فرمائی گئی چنانچہ ارشاد ہے:

فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾۔

اور یہ بعث ایک چنگھاڑ سے ہوگی تو اپنے اپنے مرقدوں میں پڑے پڑے دیکھیں گے۔

محاورہ عرب میں زجرۃ صیحہ کے معنی میں مستعمل ہے اور صیحہ اس آواز کو کہتے ہیں جو چرواہے اپنے جانوروں کے ہانکنے میں لگاتے ہیں۔

آلوسی فرماتے ہیں: وَالزَّجْرَةُ الصَّیْحَةُ مِنْ زَجْرِ الرَّاعِیْ غَنَمَهٗ صَاحَ عَلَیْهَا۔ اور یہ نفخۂ ثانیہ ہوگا جب صور اسرافیل دوبارہ پھونکا جائے گا تو اس وقت سب اپنے اپنے مرقدوں میں زندہ ہو کر دیکھتے رہ جائیں گے اور یہ دیکھنا ایسا ہی ہوگا جیسے دنیا میں دیکھتے تھے اَیْ فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ مِّنْ مَرَاقِدِهِمْ اَحْیَاءٌ یُبْصِرُوْنَ كَمَا كَانُوْا فِی الدُّنْیَا۔ اور اس وقت دیکھیں گے۔

وَقَالُوْا یٰوَیْلَنَا هٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾۔

تو کہیں گے ہائے ہلاکت ہماری یہ تو وہی بدلہ کا دن ہے۔ دین بمعنی جزا ہے جیسے كَمَا تُدِیْنُ تُدَانُ بولا جاتا ہے جس کے معنی جیسے کرنی ویسے بھرنی ہے۔ یعنی اس وقت حسرت و افسوس کے ساتھ مشرکین کہیں گے ہائے خرابی یہ تو وہی دن ہے جس دن ہمیں ہمارے اعمال کا بدلہ ملنا تھا۔

ان بدنصیبوں کو اس دن یقین آئے گا جب آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور یہ دن وہ ہوگا کہ اب یقین آنا نہ آنا بیکار ہوگا۔

چنانچہ ملائکہ فرمائیں گے:

هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾۔

یہ وہ فیصلہ کا دن ہے جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔

اب تم کتنی ہی معذرت کرو آج تمہاری شنوائی نہیں ہے بقول شخصے

آگے کے دن پاچھے گئے اور پی سے کیا نہ ہیت
اب پچھتائے کیا ہوت ہے چڑیاں چگ گئی کھیت

## بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع - سورۃ الصافات - پ ۲۳

| | |
|---|---|
| اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ | حاضر کرو انہیں جو ظلم کرتے رہے اور ان کے ساتھیوں کو اور انہیں جو پوجے جاتے تھے |
| مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰی صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ﴿۲۳﴾ | اللہ کے سوا پھر لے چلو انہیں جہنم کی راہ کی طرف |
| وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ | اور کھڑا رکھو انہیں وہ پوچھے جائیں گے |
| مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ | کہ اب تمہیں کیا ہوا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ہو |
| بَلْ هُمُ الْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ | بلکہ وہ اس دن نیچی گردن کئے ہوں گے |
| وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ | اور ان کا ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھے گا |
| قَالُوْۤا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْیَمِیْنِ ﴿۲۸﴾ | تو وہ آپس میں کہیں گے تمہیں ہم پر دائیں طرف سے آ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کر بہکاتے تھے

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾

وہ کہیں گے بلکہ تم ہی مومن نہ تھے

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾

اور نہیں تھا ہمارا زور تم پر بلکہ تم سرکش تھے

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾

تو پورا ہو گیا ہم پر وعدہ اس کے عذاب کا فرمان الٰہی سے اب ہمیں ذائقہ عذاب چکھنا ہے

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾

تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا ہم سب گمراہ تھے

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾

تو وہ اس دن عذاب میں سب مشترک ہوں گے

اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾

ایسا ہی ہمارا کام مجرموں کے ساتھ ہوتا ہے

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾

یہ ایسے سرکش تھے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تو یہ تکبر کرتے تھے

وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾

اور کہتے کیا ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ کر ایک شاعر مجنون کے پیرو ہو جائیں

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾

بلکہ وہ آئے دین حق کے ساتھ اور پہلے نبیوں کی تصدیق فرماتے ہیں

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾

تم اس سرکشی کی وجہ میں دردناک عذاب کا مزہ چکھنے والے ہو

وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾

اور تمہیں بدلہ نہ دیا جائے گا مگر تمہاری جیسی کرنی ہوگی ویسا ہی بدلہ ہوگا

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾

مگر اللہ کے مخلصین بندے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾

یہ وہ ہوں گے کہ انہیں اللہ کے کرم سے ان کی روزی مقرر ہوگی

فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

جو میووں سے ہو اور وہ عزت سے ہوں گے

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾

باغوں میں جہاں نعمتیں ہیں

عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾

تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾

ان پر دور چل رہا ہوگا صاف شراب کا

بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾

سفید لذیذ شراب پینے والوں کے لئے

لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾

کہ نہ ہو اس میں بدحواسی اور نہ اس سے ان کی عقل مخمور ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۙ﴿۴۸﴾
اوران کے پاس شرمیلی نیچی نگاہ بڑی آنکھ والیاں بیویاں ہوں گی

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾
گویا وہ بڑے چمکتے موتی ہیں

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾
تو وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے اور آپس میں پوچھ گچھ کریں گے

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّىْ كَانَ لِىْ قَرِيْنٌ ۙ﴿۵۱﴾
اور کہنے والا کہے گا ان میں سے تھا دنیا میں میرا ساتھی

يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾
اور وہ تعجب سے کہتا تھا کیا تو بھی قیامت کو ماننے والا ہے

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾
کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیاں کیا ہم دوبارہ اٹھیں گے اور اپنی کرنی کا بدلہ دیئے جائیں گے

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾
کہے گا بے شک تم دیکھ سکتے ہو

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِىْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾
تو وہ دیکھے گا تو دیکھے گا بیچوں بیچ جہنم کے

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ۙ﴿۵۶﴾
بولے گا قسم بخدا اگر تیرا مکر چل جاتا تو مجھے ہلاک ہی کر دیتا

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّىْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾
اور اگر اللہ کی نعمت نہ ہوتی تو میں بھی انہی میں رہ کر عذاب پاتا

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۙ﴿۵۸﴾
تو کیا ہم مرے نہیں

اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾
مگر ہمارا مرنا پہلا ہو گیا اور اب ہم عذاب میں نہیں جائیں گے

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾
بے شک یہ بڑی کامیابی ہے

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾
(اور نیک عمل کرنے والے کامیاب ہیں) تو ہر ایک کو ایسا ہی عمل کرنا چاہئے

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾
کیا یہ نعمت بہتر ہے اور مہمانی یا تھوہر کے درخت کی تواضع

اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾
بے شک کیا ہے ہم نے اسے ظالموں کی آزمائش

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِىْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۙ﴿۶۴﴾
وہ درخت ہے جو نکلتا ہے جہنم کی جڑ سے

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾
اور اس کا پھل گویا سانپ کا سر ہے

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ؕ﴿۶۶﴾
تو جہنمی اسے کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۚ﴿۶۷﴾
پھر ان کے لئے اس پر جہنم کا کھولتا پیپ ملا پانی ڈالا جائے گا

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾
پھر لوٹ کر اسی جہنم میں جائیں گے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ﴿٦٩﴾ | اے محبوب! یہ وہ ہیں کہ باپ دادا کی محبت میں گمراہ ہیں |
| فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ﴿٧٠﴾ | تو انہی کے قدم بقدم لپک رہے ہیں |
| وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧١﴾ | اور بے شک ان سے پہلے بھی اکثر ایسے ہی گمراہ ہوئے |
| وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِم مُّنذِرِينَ ﴿٧٢﴾ | اور بے شک بھیجے ہم نے ان میں ڈر سنانے والے |
| فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿٧٣﴾ | تو دیکھیے کیا ہوا انجام ان ڈرائے ہوؤں کا |
| إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٧٤﴾ | مگر اللہ کے مخلص بندے |

## حل لغات دوسرا رکوع-سورۃ الصافات-پ ۲۳

اُحْشُرُوا-اکٹھا کرو    الَّذِيْنَ-ان کو جو    ظَلَمُوْا-ظالم ہیں    وَ-اور
اَزْوَاجَهُمْ-ان کے ساتھیوں کو    وَ-اور    مَا-جن کو    كَانُوْا-تھے وہ
يَعْبُدُوْنَ-پوجتے    مِنْ دُوْنِ-سوا    اللّٰهِ-اللہ کے    فَاهْدُوْ-تو راہ دکھاؤ
هُمْ-ان کو    اِلٰى-طرف    صِرَاطِ-راہ    الْجَحِيْمِ-دوزخ کی
وَقِفُوْ-کھڑا کرو    هُمْ-ان کو    اِنَّهُمْ-بے شک وہ    مَّسْئُوْلُوْنَ-پوچھے جائیں
گے    مَا-کیا ہے    لَكُمْ-تم کو    لَا-نہیں
تَنَاصَرُوْنَ-مدد کرتے آپس میں    بَلْ-بلکہ    هُمُ-وہ
الْيَوْمَ-آج کے دن    مُسْتَسْلِمُوْنَ-فرمانبردار ہیں    وَ-اور    اَقْبَلَ-متوجہ ہوں گے
بَعْضُهُمْ-بعض ان کے    عَلٰى-اوپر    بَعْضٍ-بعض کے    يَّتَسَآءَلُوْنَ-سوال کرتے
قَالُوْٓا-کہیں گے    اِنَّكُمْ-بے شک تم    كُنْتُمْ-تھے    تَاْتُوْنَنَا-آتے ہم کو
عَنِ الْيَمِيْنِ-دائیں جانب سے    قَالُوْا-کہیں گے    بَلْ-بلکہ
لَّمْ-نہ    تَكُوْنُوْا-تھے تم    مُؤْمِنِيْنَ-مومن    وَ-اور
مَا-نہیں    كَانَ-تھا    لَنَا-ہمارا    عَلَيْكُمْ-تم پر
مِّنْ سُلْطٰنٍ-کوئی غلبہ    بَلْ-بلکہ    كُنْتُمْ-تھے تم    قَوْمًا-قوم
طٰغِيْنَ-سرکش    فَحَقَّ-تو حق ہوئی    عَلَيْنَا-ہم پر    قَوْلُ-بات
رَبِّنَآ-رب ہمارے کی    اِنَّا-بے شک ہم    لَذَآئِقُوْنَ-چکھنے والے ہیں
فَاَغْوَيْنٰكُمْ-تو گمراہ کیا ہم نے تم کو    اِنَّا-بے شک    كُنَّا-ہم تھے
غٰوِيْنَ-گمراہ    فَاِنَّهُمْ-تو وہ    يَوْمَئِذٍ-اس دن    فِي-بیچ
الْعَذَابِ-عذاب کے    مُشْتَرِكُوْنَ-شریک ہوں گے    اِنَّا-بے شک ہم
كَذٰلِكَ-اسی طرح    نَفْعَلُ-کرتے ہیں    بِالْمُجْرِمِيْنَ-مجرموں کے ساتھ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اِنَّهُمْ ۔ بے شک وہ كَانُوْٓا ۔ تھے اِذَا ۔ جب قِيْلَ ۔ کہا جاتا
لَهُمْ ۔ ان کو لَآ ۔ نہیں کوئی اِلٰهَ ۔ معبود اِلَّا ۔ مگر
اللّٰهُ ۔ اللہ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۔ تو تکبر کرتے تھے وَ ۔ اور يَقُوْلُوْنَ ۔ کہتے تھے
ءَ ۔ کیا اِنَّا ۔ ہم لَتَارِكُوْٓا ۔ چھوڑنے والے ہیں
اٰلِهَتِنَا ۔ اپنے معبودوں کو لِشَاعِرٍ ۔ شاعر مَّجْنُوْنٍ ۔ دیوانے کے لئے بَلْ ۔ بلکہ
جَآءَ ۔ آیا بِالْحَقِّ ۔ حق لے کر وَ ۔ اور صَدَّقَ ۔ تصدیق کی
الْمُرْسَلِيْنَ ۔ پیغمبروں کی اِنَّكُمْ ۔ بے شک تم لَذَآئِقُوا ۔ چکھنے والے ہو الْعَذَابِ ۔ عذاب
الْاَلِيْمِ ۔ دردناک وَ ۔ اور مَا ۔ نہ تُجْزَوْنَ ۔ بدلہ دیئے جاؤ
گے تم اِلَّا ۔ مگر مَا ۔ جو كُنْتُمْ ۔ تھے تم
تَعْمَلُوْنَ ۔ کرتے اِلَّا ۔ مگر عِبَادَ ۔ بندے اللّٰهِ ۔ اللہ کے
الْمُخْلَصِيْنَ ۔ خالص اُولٰٓئِكَ ۔ یہ لوگ ہیں لَهُمْ ۔ ان کے لئے ہے رِزْقٌ ۔ رزق
مَّعْلُوْمٌ ۔ مقرر فَوَاكِهُ ۔ میوے ہیں وَ ۔ اور هُمْ ۔ وہ
مُّكْرَمُوْنَ ۔ عزت کئے جائیں گے فِيْ ۔ بیچ جَنّٰتِ ۔ باغوں النَّعِيْمِ ۔ نعمت والے میں
عَلٰى ۔ اوپر سُرُرٍ ۔ تختوں کے ہوں گے مُّتَقٰبِلِيْنَ ۔ آمنے سامنے يُطَافُ ۔ دور ہوگا
عَلَيْهِمْ ۔ ان پر بِكَاْسٍ ۔ پیالے مِّنْ مَّعِيْنٍ ۔ شراب بَيْضَآءَ ۔ سفید کا
لَذَّةٍ ۔ لذیذ ہوگا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۔ پینے والوں کے لئے لَا ۔ نہ ہوگی
فِيْهَا ۔ اس میں غَوْلٌ ۔ بدحواسی وَّ ۔ اور لَا ۔ نہ
هُمْ ۔ ان کو عَنْهَا ۔ اس سے يُنْزَفُوْنَ ۔ سر درد ہوگا وَ ۔ اور
عِنْدَ ۔ پاس هُمْ ۔ ان کے ہوں گی قٰصِرٰتُ ۔ نیچی الطَّرْفِ ۔ نگاہ والی عورتیں
عِيْنٌ ۔ موٹی آنکھ والی كَاَنَّهُنَّ ۔ گویا وہ بَيْضٌ ۔ موتی ہیں مَّكْنُوْنٌ ۔ چھپے ہوئے
فَاَقْبَلَ ۔ تو توجہ کرے گا بَعْضُهُمْ ۔ بعض ان کا عَلٰى ۔ اوپر بَعْضٍ ۔ بعض کے
يَّتَسَآءَلُوْنَ ۔ سوال کرتے ہوئے قَالَ ۔ کہے گا قَآئِلٌ ۔ ایک کہنے والا مِّنْهُمْ ۔ ان میں سے
اِنِّيْ ۔ بے شک كَانَ ۔ تھا لِيْ ۔ میرا قَرِيْنٌ ۔ ایک ساتھی
يَّقُوْلُ ۔ کہتا تھا اَئِنَّكَ ۔ کیا تو لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۔ سچ مانتا ہے
ءَ ۔ کیا اِذَا ۔ جب مِتْنَا ۔ ہم مرجائیں گے وَ ۔ اور
كُنَّا ۔ ہوجائیں گے تُرَابًا ۔ مٹی وَّ ۔ اور عِظَامًا ۔ ہڈیاں
ءَ ۔ کیا اِنَّا ۔ ہم لَمَدِيْنُوْنَ ۔ بدلہ دیئے جائیں گے
قَالَ ۔ کہے گا هَلْ ۔ کیا اَنْتُمْ ۔ تم مُّطَّلِعُوْنَ ۔ جھانکنے والے ہو

MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| فَاطَّلَعَ۔ تو جھانکے گا | فَرَاٰهُ۔ تو دیکھے گا اس کو | فِیْ۔ بیچ | سَوَآءِ۔ درمیان |
| الْجَحِیْمِ۔ دوزخ کے | قَالَ۔ کہے گا | تَاللّٰهِ۔ خدا کی قسم | اِنْ۔ بے شک |
| كِدْتَّ۔ قریب تھا تو کہ | لَتُرْدِیْنِ۔ ہلاک کرتا مجھ کو | وَ۔ اور | لَوْ۔ اگر |
| لَا۔ نہ | نِعْمَةُ۔ احسان ہوتا | رَبِّیْ۔ میرے رب کا | لَكُنْتُ۔ تو ہوتا میں |
| مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ۔ حاضر کئے ہوؤں سے | | اَ۔ کیا | فَمَا۔ پھر نہیں |
| نَحْنُ۔ ہم | بِمَیِّتِیْنَ۔ مرنے والے | اِلَّا۔ مگر | مَوْتَتَنَا۔ موت ہماری |
| الْاُوْلٰی۔ پہلی | وَ۔ اور | مَا۔ نہیں | نَحْنُ۔ ہم |
| بِمُعَذَّبِیْنَ۔ سزا دیئے گئے | اِنَّ۔ بے شک | هٰذَا۔ یہ | لَهُوَ۔ وہ ہے |
| الْفَوْزُ۔ کامیابی | الْعَظِیْمُ۔ بڑی | لِمِثْلِ۔ مثل | هٰذَا۔ اس کی |
| فَلْیَعْمَلِ۔ چاہئے کہ عمل کریں | الْعٰمِلُوْنَ۔ عمل کرنے والے | اَ۔ کیا | ذٰلِكَ۔ یہ |
| خَیْرٌ۔ بہتر ہے | نُّزُلًا۔ مہمانی | اَمْ۔ یا | شَجَرَةُ۔ درخت |
| الزَّقُّوْمِ۔ تھوہر کا | اِنَّا۔ بے شک ہم نے | جَعَلْنٰهَا۔ بنایا اس کو | فِتْنَةً۔ آزمائش |
| لِّلظّٰلِمِیْنَ۔ ظالموں کے لئے | اِنَّهَا۔ بے شک وہ | شَجَرَةٌ۔ درخت ہے | تَخْرُجُ۔ نکلتا ہے |
| فِیْ۔ بیچ | اَصْلِ۔ جڑ | الْجَحِیْمِ۔ دوزخ کے | طَلْعُهَا۔ اس کے پھل |
| كَاَنَّهٗ۔ گویا کہ وہ | رُءُوْسُ۔ سر ہیں | الشَّیٰطِیْنِ۔ شیطانوں کے | فَاِنَّهُمْ۔ بے شک وہ |
| لَاٰكِلُوْنَ۔ کھانے والے ہیں | مِنْهَا۔ اس سے | فَمَالِـُٔوْنَ۔ تو بھرنے والے ہیں | |
| مِنْهَا۔ اس سے | الْبُطُوْنَ۔ پیٹ | ثُمَّ۔ پھر | اِنَّ۔ بے شک |
| لَهُمْ۔ ان کے لئے | عَلَیْهَا لَشَوْبًا۔ اس پر ڈبکی ہے | مِّنْ حَمِیْمٍ۔ گرم پانی کی | ثُمَّ۔ پھر |
| اِنَّ۔ بے شک | مَرْجِعَهُمْ۔ ان کا لوٹنا ہے | لَااِلَی۔ طرف | الْجَحِیْمِ۔ دوزخ کی |
| اِنَّهُمْ۔ بے شک انہوں نے | اَلْفَوْا۔ پایا | اٰبَآءَ۔ باپوں | هُمْ۔ اپنے کو |
| ضَآلِّیْنَ۔ گمراہ | فَهُمْ۔ تو وہ | عَلٰٓی۔ اوپر | اٰثٰرِ۔ قدموں |
| هِمْ۔ ان کے کے | یُهْرَعُوْنَ۔ دوڑتے ہیں | وَ۔ اور | لَقَدْ۔ بے شک |
| ضَلَّ۔ گمراہ ہوئے | قَبْلَهُمْ۔ ان سے پہلے | اَكْثَرُ۔ اکثر | الْاَوَّلِیْنَ۔ پہلے لوگ |
| وَ۔ اور | لَقَدْ۔ بے شک | اَرْسَلْنَا۔ بھیجے ہم نے | فِیْهِمْ۔ ان میں |
| مُّنْذِرِیْنَ۔ ڈرانے والے | فَانْظُرْ۔ تو دیکھ | كَیْفَ۔ کیسا | كَانَ۔ ہوا |
| عَاقِبَةُ۔ انجام | الْمُنْذَرِیْنَ۔ ڈرائے ہوؤں کا | | اِلَّا۔ مگر |
| عِبَادَ۔ بندے | اللّٰهِ۔ اللہ کے | الْمُخْلَصِیْنَ۔ خالص | |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع - سورۃ الصافات - پ ۲۳

اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰی صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ﴿۲۳﴾۔

جمع کرو انہیں جنہوں نے ظلم و شرک کیا اور ان کے جوڑوں کو اور جو کچھ وہ پوجتے تھے۔ اللہ کے سوا ان سب کو دوزخ کی راہ کی طرف چلاؤ۔

یہ حکم منجانب اللہ فرشتوں کو ملے گا اور جوڑوں سے مراد ظالم کافروں کے شیاطین ہیں جو دنیا میں ان کے جلیس و قرین تھے۔ وہ بھی ان کے ساتھ جہنم کی راہ پر محشور ہوں اور ایک ہی زنجیر میں جکڑے جائیں۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اَزْوَاجَهُمْ سے مراد ہر ایک کافر اپنی ہم قسم کافر کے ساتھ محشور کیا جاوے گا۔ بت پرست بت پرست کے ساتھ۔ آتش پرست آتش پرست کے ساتھ۔ ستارہ پرست ستارہ پرست کے ساتھ ملا کر جمع کیا جائے گا۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾۔

اور (حکم ہوگا کہ) انہیں جہنم کے راستہ پر کھڑا رکھو۔ ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہیں کیا ہوا سب ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے۔ آج کیوں (شرمساری سے) گردن ڈالے ہوئے ہو۔

یعنی انہیں روکو تا کہ ان سے جواب طلب ہو کہ آج ان کی مدد کیوں نہیں کرتے۔ حدیث شریف میں ہے کہ بروز قیامت بندہ اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ ہل سکے گا جب تک کہ چار باتیں اس سے نہ پوچھ لی جائیں اور وہ یہ ہیں:

اول اس کی عمر کہ اس نے کس کام میں گزاری۔

دوسرے اس کا علم کہ اس پر کیا عمل کیا۔

تیسرے اس کا مال کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔

چوتھے اس کا جسم کہ اسے کس کام میں لایا۔

اور مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ۔ خازن جہنم ان سے بطریق توبیخ کہے گا کہ دنیا میں تو تم ایک دوسرے کی مدد کے دعویدار تھے آج کیا ہے کہ عاجزی سے گردن جھکائے کھڑے ہو کوئی تم میں سے کسی کا پرسان حال نہیں ہے سب ذلیل و عاجز کھڑے ہو۔

وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾۔ اور بعض ان کا بعض کی طرف منہ کر کے پوچھتا ہے۔

قَالُوْۤا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْیَمِیْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۹﴾۔

سب کہیں گے تم ہماری داہنی طرف بہکانے آتے تھے۔ بولیں گے تم خود ہی ایمان نہ رکھتے تھے۔

کفار اپنے سرداروں سے کہیں گے جو دنیا میں انہیں گمراہ کرتے تھے کہ تم خود ہی بے ایمان تھے۔

وَ مَا كَانَ لَنَا عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِیْنَ ﴿۳۰﴾۔

(سردار کہیں گے) اور ہمارا تم پر کچھ زور نہ تھا بلکہ تم خود سرکش لوگ تھے۔

یعنی ہم تمہیں اپنے زور سے گمراہ نہیں کرتے تھے بلکہ تم خود ہی مائل بہ سرکشی تھے اور اپنے اختیار سے تم گمراہ ہوئے تھے۔

فَحَقَّ عَلَیْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَیْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِیْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ یَوْمَىِٕذٍ فِی الْعَذَابِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾۔

تو ثابت ہوگئی ہم پر بات ہمارے رب کی بے شک ہمیں سزا کا مزہ چکھنا ہے۔ تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا اس لئے کہ ہم خود گمراہ تھے تو وہ آج کے دن عذاب میں شریک ہیں ہم ایسا ہی مجرموں کے ساتھ کرتے ہیں۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے زبان انبیا علیہم السلام سے جو عذاب کے وعدے دیئے تھے وہ صاف طور پر ثابت ہو گئے جیسا کہ اس نے فرمایا: لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وہ عذاب اور ہمیں اس کا مزہ لینا ہے اور اس عذاب میں گمراہ اور گمراہ کنندہ ان کے سردار سب سزا میں مساوی شریک ہیں۔ یہ قانون الٰہی ہے کہ ضال مضل دونوں عذاب میں شریک ہوتے ہیں اور ایسی ہی سزا اللہ تعالیٰ دیتا ہے آگے ارشاد ہے:

اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ۙ۔

یہ وہ تھے کہ جب انہیں کہا گیا کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے تو استکبار کرتے۔

اور اپنے کو اونچا دکھاتے اور شرک سے باز نہ آتے توحید قبول نہ کرتے بلکہ انحراف میں اتنے پختہ ہوتے کہ

وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ؕ۔

کہتے کیا ہم ایک شاعر مجنون کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں گے۔

یعنی ان خبیثوں نے شاعر و مجنون کہہ کر جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مراد لئے اور کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے ہم اپنے پرانے معبودوں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں اس کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا:

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾۔

بلکہ ہمارے حبیب تو حق لائے ہیں اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی ہے۔

یعنی ان کے دین اور توحید الٰہی کی تصدیق فرما کر شرک کی نفی کی ہے تمہارے اس شرک اور تکذیب کے بدلے میں۔

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ۚ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾۔

تم بے شک ذائقہ عذاب اور دردناک تکلیف پاؤ گے اور حقیقت حال یہ ہے کہ تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنی کرنی کا مگر جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں۔

یعنی شرک اور تکذیب انبیا کا بدلہ تمہیں آخرت میں ملے گا کہ ہمارے یہاں فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿۷﴾ؕ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾۔ کا قانون ہے۔ البتہ جو ہمارے چنے ہوئے مخلص بندے ہیں ان کے رتبے ایسے بلند ہیں کہ

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ۙ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ۙ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ۙ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ۙ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ۚ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ۙ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾۔

ان کے لئے روزی اور نعمت ہے جو ہمیں معلوم ہے میوے اور ان کی عزت ہوگی عیش و عشرت کے باغوں میں جو نعمتوں سے مملو ہوں گے آمنے سامنے تختوں پر ہوں گے ان پر دور چلے گا پاک شراب کے جاموں کا سفید رنگ والا شربت پینے والوں کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQOOLIA ISLAMIA ACADEMY

لذت دے گا اس میں نہ خمار اور نشہ ہوگا اور نہ اس سے ان کے سر پھریں گے نہ مدہوش ہوں گے اور ان کے پاس وہ شرمیلی حوریں ہوں گی جو اپنے شوہروں کے سوا کسی غیر کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں گی بڑی آنکھ والیاں گویا کہ وہ انڈے ہیں محفوظ۔

یعنی ان مخلصین ایمان والوں کے لئے نفیس ولذیذ میوے اور نعمتیں خوش ذائقہ خوشبو اور خوش منظر ہوں گے۔عزت کے ساتھ تخت نشین ہوں گے اور ایک دوسرے سے مانوس اور باہم مسرور ومحظوظ اور ان کے سامنے ستھری نہریں جاری ہوں گی جو دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوں گی اور ان کے گرد جام گردش کریں گے جس میں وہ شربت وشراب ہوگی جس میں نہ بدبو ہوگی اور نہ بدذائقہ نہ نشہ اور بدحواسی اور نہ اس کے پینے سے اختلال عقل ہو نہ مدہوشی برخلاف دنیا کی گندی شراب کے کہ بدبو ہونے کے علاوہ بے گنتی مضرات وفسادات پیدا کرتی ہے کہیں دردسر اور کبھی چکر، درد شکم، پیشاب میں سوزش حتیٰ کہ قے آنے لگتی ہے۔عقل میں فتور آجاتا ہے۔

اور بیویاں حوران جنت ایسی صاف ستھری ہوں گی کہ نہ حیض نہ نفاس نہ ان کی نظریں غیروں کی طرف اٹھیں اپنے شوہروں کے سوا کسی طرف نظر نہ ڈالیں۔ان کی آنکھیں بڑی بڑی ایسی صاف گویا صاف ستھرا محفوظ انڈا ہے۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾۔

تو ان میں بعض بعض کی طرف منہ کر کے آپس میں اپنی نعمتوں پر سوال کریں گے۔

یعنی اہل جنت جنتیوں سے پوچھیں گے کہ دنیا میں کیا حالات وواقعات پیش آئے۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ كَانَ لِیْ قَرِیْنٌ ﴿۵۱﴾ یَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ﴿۵۲﴾

ان میں سے کہنے والا بولے گا میرا ایک ہم نشین تھا جو مجھ سے کہا کرتا تھا کیا تو اسے سچ مانتا ہے۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ﴿۵۳﴾۔

(یعنی دنیا میں ایک ایسا بھی تھا جو مرنے کے بعد اٹھنے کا منکر تھا اور وہ طنزاً مجھ سے کہا کرتا تھا کہ کیا تو مرنے کے بعد اٹھنے کو مانتا ہے) کیا ہم جب مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو کر رہ جائیں گے تو کیا ہمیں جزا وسزا دی جائے گی۔

یہ بیان کر کے وہ جنتی اپنے جنتی دوستوں سے کہے گا:

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ ۔کیا تم جھانک کر دیکھو گے۔

تاکہ معلوم کرو کہ اس ہم نشین جہنمی کا کیا حال ہے۔

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۵۵﴾۔

تو اس کی طرف جنتی جب جھانکے گا تو اسے بھڑکتی آگ میں دیکھے گا۔

کہ عذاب میں گرفتار ہے تو وہ اس جہنمی سے کہے گا:

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ﴿۵۶﴾ ۔خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دیتا۔

یعنی صراط مستقیم سے ہٹا کر اور راہ راست سے بھٹکا کر اپنی طرح مجھے بھی ہلاک کر دیتا۔

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۵۷﴾۔

اور اگر میرے رب کی نعمت نہ ہوتی اور اس کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو ضرور میں بھی پکڑا جاتا اور تیرے ساتھ ہی حاضر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

کیا جاتا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت وکرم سے مجھے تیرے بہکانے سے محفوظ رکھا اگر ایسا نہ ہوتا اور اسلام سے منحرف ہو جاتا تو تیرے ساتھ میں بھی جہنم میں ہوتا۔

اب جبکہ موت کو موت آگئی اور وہ ذبح کر دی گئی۔ تو آج ہم کہتے ہیں:

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾۔

تو کیا ہمیں اب مرنا ہے۔ نہیں سوا اس موت کے جو ہم پر آچکی (دنیا میں اور اب ہم مطمئن ہیں کہ) ہم عذاب نہیں دیئے جائیں گے۔ یہ ہے یقیناً زبردست کامیابی۔

یہ باتیں اطمینان ملنے کے بعد اہل جنت کریں گے۔ یا ملائکہ اہل جنت سے کہیں گے کہ بے شک یہ تمہاری بڑی کامیابی ہے۔

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾۔ ایسے ہی کام کرنے والوں کو کرنے چاہئیں۔

یعنی نیک عملوں کے بدلے میں رحمت الٰہی سے تلذذ اور عیش دائم حاصل ہوگا۔ اور ہر قسم کے مآکل ومشارب سے تمتع ملے گا جو موجب راحت وسرور ہوگا اس کے بعد فرمایا جائے گا اور اہل جنت سے سوال ہوگا کہ

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْۤ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾۔

کیا یہ مہمانی بہتر ہے یا تھوہر کا درخت ہم نے اسے کیا ہے ظالموں کی جانچ کے لئے بے شک وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے۔ اس کا شگوفہ ایسا ہے گویا شیاطین کے سر ہیں۔

یعنی یہ جنت کی نعمتیں، لذتیں اور نفیس انعمہ واطعمہ اور دوامی عیش بہتر ہیں یا وہ تھوہر کا درخت جو نہایت تلخ انتہا درجہ کا بدبودار حد درجہ کا بدمزہ ہے جس سے جہنمیوں کی میزبانی ہوگی اور انہیں اس کے کھانے پر مجبور کیا جائے گا اور انہیں بتایا جائے گا کہ تمہارا یہ گمان باطل اور لغو تھا کہ آگ درختوں کو جلا ڈالتی ہے پھر آگ میں درخت کیسے ہوگا آج دیکھ لو کہ اس کی شاخیں درکات جہنم سے نکلتی ہیں اور اس کے شگوفے کیسے بدہیئت اور قبیح المنظر ہیں اس کو بھوک سے مجبور ہو کر جہنمی کھائیں گے جیسا کہ ارشاد ہے:

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾۔

تو وہ ضرور اس سے کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے پھر ان کے لئے اس پر کھولتا پانی ہوگا پھر لازمی طور پر ان کی بازگشت بھڑکتی آگ کی طرح ہے۔

یعنی وہ بھوک سے تنگ آ کر اس تھوہر کو کھائیں گے اس کی جلن سے ان کے شکم جھلس جائیں گے اور پیاس کی شدت سے جب پانی چاہیں گے تو گرم کھولتا پانی انہیں ملے گا۔ جو شدت حرارت سے ان کے اضطرار واضطراب کو دوبالا کر دے گا۔ اس حال میں وہ درکات جہنم میں بے چین ومضطرب الحال ہوں گے۔

حتیٰ کہ اس اضطراب ہی میں انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور آگے اس عذاب کی وجہ بیان فرمائی جاتی ہے:

إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧١﴾ وَ
لَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنْذِرِينَ ﴿٧٢﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٧٤﴾ ۔

بے شک وہ اپنے گمراہ باپ دادا کی محبت میں ہلاک ہوئے اور وہ انہیں کے قدم بقدم دوڑے گئے اور بے شک ان سے پہلے بھی گمراہ ہوئے اور بے شک ہم نے ان میں ڈر سنانے والے بھیجے تو دیکھیے ان ڈر سنائے ہوؤں کا کیا انجام ہوا مگر وہ چنے ہوئے بندے محفوظ رہے۔

یعنی انہیں یہ عذاب ان کے گمراہ باپ داداؤں کی محبت سے ہوا کہ ان کی طرف داری میں دلائل واضحہ سے آنکھیں بند کر کے ان کے پیچھے لگ گئے اور غلط راہ پر پڑ گئے اور ہدایت سے فائدہ نہ اٹھایا۔

با آنکہ ان میں ہم نے انبیاء کرام ڈر سنانے والے بھیجے۔ انہوں نے ان کی بد عملی اور گمراہی سے متنبہ کیا۔ مگر انہوں نے ان کی ایک نہ سنی تو دیکھ لو ان کا کیا انجام ہوا کہ عذاب میں گرفتار ہوئے مگر ایماندار اور مخلص بندے نجات یافتہ نکلے۔

## لغات نادرہ کا حل

وَقِفُوْهُمْ۔ قِفُوْا۔ صیغۂ امر ہے۔ وقف سے مشتق ہے یا وقوف سے اور وقف و وقوف ٹھہرنے اور رکنے کو کہتے ہیں۔ یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ چنانچہ وَقَفْتُ الدَّابَّةَ أَقِفُهَا وَقْفًا فَوَقَفَتْ هِيَ وُقُوْفًا۔ جس کے معنی ہوتے ہیں: اَحْبِسُوْهُمْ فِي الْمَوْقِفِ۔

مُسْتَسْلِمُوْنَ۔ اِسْتِسْلَام سے ہے۔ اس کے معنی سلامتی طلب کرنے کے ہیں ترک منازعت کے بعد اور عرف عرب میں جھکنے اور منقاد ہونے کے معنی میں مستعمل ہے جب کوئی کسی کا منقاد و مطیع ہو جاتا ہے تو اِسْتَسْلَمَ فُلَانٌ لِفُلَانٍ بولا کرتے ہیں۔

إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَأْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ۔ لفظ یمین استعارہ ہے قوت و قہر سے اس لئے کہ دایاں بائیں کی بہ نسبت قوی ہوتا ہے اس سے قہر و بطش وقوع میں آتا ہے تو معنی یہ ہوئے: إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَأْتُوْنَنَا عَنِ الْقُوَّةِ وَالْقَهْرِ۔

إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ۔ یہ مستثنیٰ منقطع ہے۔ ذائقوا کی ضمیر سے اور درمیانی جملہ معترضہ ہے۔

لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ فَوَاكِهُ۔ فاکہہ کی جمع ہے اور فاکہہ اس غذا کو کہتے ہیں جو صرف لذت حاصل کرنے کو کھاتے ہیں۔

بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ ۔

کاس اس برتن کو کہتے ہیں جسے جام بھی کہتے ہیں جو شراب پینے میں استعمال ہوتا ہے۔ شعرا کا قول ہے:

وَكَاسٍ شَرِبْتُ عَلٰى لَذَّةٍ وَأُخْرٰى تَدَاوَيْتُ

مِّنْ مَّعِيْنٍ۔ ایک محذوف کے متعلق ہو کر کاس کی صفت ہے۔ عبارت یوں بنی: اَیْ كَأْسَةٌ مِّنْ شَرَابٍ مَّعِيْنٍ۔ اور معین اس چشمہ کو کہتے ہیں جو زمین پر جاری ہو۔ بیضاء اور لذت دونوں کاس کی صفتیں ہیں۔

لَا فِيْهَا غَوْلٌ۔ غول اس دردسر کو کہتے ہیں جو نشہ اترنے کے بعد ہوتا ہے۔ اس کے اصلی معنی ہلاک کرنے کے ہیں۔ محاورہ ہے: غَالَهُ غَوْلًا اَيْ اَهْلَكَهُ۔ وَالْغَوْلُ وَالْغَائِلُ لِلْمُهْلِكِ۔ اور دردسر کو غول اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی موذی ہوتا ہے اور موذی الی الہلاک ہوتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ۔ اِنْزَاف نشہ کی وجہ سے عقل چلی جانے کو کہتے ہیں۔ محاورہ ہے: اَنْزَفَ اَیْ اِذَا ذَهَبَ عَقْلُهٗ مِنَ السُّكْرِ۔

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝۔

قصر لغت میں روکنے کو کہتے ہیں: اَیْ یَحْبِسْنَ نَظْرَهُنَّ - عِيْن۔ جمع ہے عَيْنَاء کی۔ اور عَيْنَاء بڑی آنکھ والی کو کہتے ہیں۔ مَكْنُوْنٌ مستور کو کہتے ہیں۔

كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ۔ قرین مصاحب ہم نشین کو کہتے ہیں یہ كَانَ کا اسم ہے اور لِیْ خبر ہے۔

ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ۔ مدینون۔ دین سے لیا گیا ہے اور دین بدلے کو کہتے ہیں۔ محاورہ ہے: كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ۔ اَیْ كَمَا تُجَازِیْ تُجَازٰی بِفِعْلِكَ۔ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ تو مدینون کے معنی مجزون کے ہوئے۔

اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ۔ زقوم ارض تہامہ میں چھوٹے چھوٹے پتوں کا ایک نہایت تلخ اور بدبودار درخت ہوتا ہے۔ بعض نے زقوم سے تھوہر مراد لیا ہے۔

اور اس کے پھلوں کو بدصورتی میں سانپ سے تشبیہ دی ہے اور ہر بری اور ڈراؤنی صورت کے سانپوں کو محاورہ میں شیاطین سے تعبیر کرتے ہیں۔

لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ۔ شوب مصدر ہے جو بمعنی مفعول ہے اور شوب کہتے ہیں گرم پانی میں ملونی کو حمیم سخت گرم خلاصہ یہ نکلا کہ جہنمی لوگوں کو گرم پانی اور زقوم ملے گا

عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ۔ اہراع کہتے ہیں تیزی سے دوڑنے کو۔ محاورہ ہے: هَرَعَ وَاَهْرَعَ اِذَا اسْتَحَثَّ۔

## مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع - سورۃ صافات - پ ۲۳

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝۔

جمع کرو انہیں جو مشرک ہیں اور ان کی مثل اور انہیں جو پوجتے تھے اللہ کے سوا غیر کو تو انہیں جہنم کے راستہ پر ہانکو۔

یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملائکہ کو ہوگا۔ یا ملائکہ ملائکہ کو کہیں گے چنانچہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں: خِطَابٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَوْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ۔

ابن ابی حاتم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں: تَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ لِلزَّبَانِيَةِ اُحْشُرُوْا ملائکہ زبانیہ جہنم یعنی ان فرشتوں کو کہیں گے جو جہنم میں جہنمیوں کو دھکیلیں گے۔ زبانیہ جمع زبنۃ کی ہے یہ زبن سے لیا گیا ہے اور زبن لغت میں دفع کو کہتے ہیں۔

اور سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ جو سورۂ اقرأ میں ہے اس سے وہ فرشتے مراد ہیں جو کفار کو جہنم کی طرف دھکیلیں گے۔ اور یہ حشر ظالمین کا امر ہے جو ان کے اماکن سے موقف حساب پر کیا جائے گا یا موقف حساب سے جہنم کی طرف ہوگا۔

اور اَزْوَاجَهُمْ سے مراد امثال ہیں یعنی بیاج خوار بیاج خواروں میں۔ زانی زانیوں میں۔ اور شرابی شرابیوں میں جمع کئے جائیں گے۔

اور ابن جبیر وعکرمہ کہتے ہیں اس سے مراد مقارن یعنی بیویاں کافر اور ان کے ازواج۔

وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔

www.waseemziyai.com
MAKTABA-TUL-ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

یعنی اللہ کے سوا بتوں کے پجاریوں کو اور بتوں کو جو جماد ہیں سب کو جمع کرو۔

یہ جمع کرنا مشرکوں کی تحبیر اور تخجیل کے لئے ہوگا۔ اس لئے کہ پتھر کو آگ سے کیا تکلیف ہو سکتی ہے۔ لیکن بت پرست دیکھ لیں گے کہ جنہیں ہم پوجتے تھے وہ بھی جہنم میں ہیں اور

**فَاهۡدُوۡهُمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۲۳﴾** ۔ انہیں چلاؤ جہنم کی راہ پر۔

تاکہ وہ اپنی راہ کا انجام دیکھ لیں اور جحیم سے مراد جہنم ہے اور جحیم طبقہ جہنم کا نام ہے جس میں شدت سے آگ دہکتی ہے۔

چنانچہ جحیم جحمہ سے ہے اور جحمہ شدت کی حرارت کو کہتے ہیں۔

**وَقِفُوۡهُمۡ اِنَّهُمۡ مَّسۡـُٔوۡلُوۡنَ ﴿۲۴﴾** ۔ اور انہیں روکو ان سے سوال ہونا ہے۔

وَقِفُوْا کے معنی اَحْبِسُوْا ہیں یعنی روکے رہو تاکہ ان کے عقائد کی حقیقت اور اعمال کی کیفیت کے متعلق پوچھا جائے۔

کہ ان بتوں کو یہ کیا سمجھتے تھے اور ان کی پوجا پاٹ کس طرح کرتے تھے۔

حدیث میں ہے: لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ۔ کوئی بندہ اس وقت تک نہ چھوڑا جائے گا جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں نہ پوچھ لیا جائے گا۔

عَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ۔ کہ جوانی کیسے گزاری۔

وَعَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ۔ اس کی عمر جسے اس نے گزارا تو کس طرح اسے فنا کیا۔

وَعَنْ مَالِهٖ بِمَا يَكْسِبُهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ۔ اس کے مال کے متعلق سوال ہوگا کہ کیسے کمایا اور کس راہ میں خرچ کیا۔

وَعَنْ عِلْمِهٖ مَا ذَا عَمِلَ بِهٖ۔ اور علم کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس پر کیسے عمل کیا۔

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں: يُسْئَلُوْنَ عَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اس دن کلمۂ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے متعلق سوال ہوگا۔ اس کے بعد ارشاد ہوگا۔

**مَا لَكُمۡ لَا تَنَاصَرُوۡنَ ﴿۲۵﴾** ۔ آج کیا ہوا تمہیں کہ تناصر و تعاون سب چھوڑ بیٹھے ہو۔

تناصر محاورہ عربی میں ایک دوسرے کا جب معاون ہو اور بعض بعض کی اعانت کرے تو اسے تناصر و تعاون کہتے ہیں۔

گویا یوں ارشاد ہوگا: مَا لَكُمْ لَا يَنْصُرُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا۔ آج تمہیں کیا ہوا کہ بعض تمہارا بعض کی مدد نہیں کرتا۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں: وَالْخِطَابُ لَهُمْ وَلِاٰلِهَتِهِمْ اَیْ مَا لَكُمْ لَا يَنْصُرُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا كَمَا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ فِي الدُّنْيَا۔ یہ خطاب مشرکین اور ان کے معبودوں سے ہوگا کہ تمہیں کیا ہوا کہ آج تمہارا بعض بعض کا مددگار نہیں بنتا جیسا کہ تمہیں دنیا میں زعم تھا۔

فَقَدْ رُوِیَ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوجہل نے بدر والے دن کہا تھا ہم سب ایک دوسرے کے معاون ہیں۔ آج توبیخاً ارشاد ہوگا کہ یہ موقع ہے آپس میں مدد کا اور اب وہ مدد کام میں لاؤ۔

**بَلۡ هُمُ الۡيَوۡمَ مُسۡتَسۡلِمُوۡنَ ﴿۲۶﴾** ۔ بلکہ آج وہ اپنے عجز سے جھکے پڑے ہیں۔

یعنی ان کے سب حیلے ان پر بند ہیں اور اپنی عاجزی اور مجبوری میں جھکے ہوئے ہیں۔ مُسْتَسْلِمُوْنَ استسلام سے ہے اور استسلام کہتے ہیں طلب سلامتی کو یعنی جب انہیں اپنی ہلاکت کا یقین ہو جائے اور ذلت سامنے آجائے تو بعض مجرم بعض

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

سے سلامتی حاصل کریں گے۔ جیسے پوچھیں گے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْیَمِیْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا
مُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَ مَا كَانَ لَنَا عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِیْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَیْنَا قَوْلُ رَبِّنَاۤ ۗ اِنَّا
لَذَآىِٕقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَیْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِیْنَ ﴿۳۲﴾۔

اور رؤسا اور ان کے گمراہ پیرو آپس میں رخ کر کے پوچھیں کہ تم تو دنیا میں اپنے طریقہ کو یمن و برکت کا موجب بتا کر ہمیں یقین دلا دلا کر اپنی طرف راغب کرتے تھے حالانکہ تم ہرگز ایمان والے نہ تھے اس پر وہ سردار کہیں گے ہمارے پاس تمہارے اوپر کوئی قوت و حکومت نہ تھی کہ مجبور ہو کر ہمارے پاس آ گئے بلکہ تم خود ہی کفر و عصیان اور نافرمانی میں حد سے متجاوز تھے۔ اسی وجہ میں ہم پر فرمان الٰہی لازم ہو گیا اب تو ہم ضرور عذاب کا مزہ چکھیں گے۔ تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا ہم خود بھی گمراہ تھے۔

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۹﴾۔

یہ رؤسائے مشرکین کا جواب ہوگا گویا وہ انکار اضلال کریں گے اور کہہ دیں گے تم نے خود ہی اپنے کو گمراہ کیا اور کفر میں پڑے در حقیقت تم مومن ہی نہ تھے۔ اور وَمَا كَانَ لَنَا عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ۔ بھی رؤساء مشرکین کہیں گے یعنی تم پر ہمارا قہر و تسلط تو تھا ہی نہیں کہ ہم نے تمہارے اختیار سلب کر لئے تھے بلکہ تم متجاوز عن الحد تھے اور عصیان شعاری میں تم ہی مصر تھے اور تم طاغی لاغی تھے۔

فَحَقَّ عَلَیْنَا قَوْلُ رَبِّنَاۤ ۗ اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ ﴿۳۱﴾۔

تو اسی وجہ میں ہم پر حکم الٰہی قائم ہوا اب ہمیں ملامت نہ کرو ہم تم سب کے سب در حقیقت مومن ہی نہ تھے اور ایمان کی استعداد ہم میں نہ تھی تو ہم پر لازم ہوا قول رب الارباب اور فرمان خالق عالم بس اب ہمیں کسی کو ملامت کرنا زیبا نہیں۔

فَاَغْوَیْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِیْنَ ﴿۳۲﴾۔

تو ہم نے تمہیں غی و ضلالت کی طرف بلایا اور ہم خود بھی غی و ضلالت میں مبتلا تھے۔

گویا انہیں اس کا علم تھا یوم تساول و خصام ہوگا لیکن اپنی غوایت و ضلالت اور عناد و حسد سے اس کا انکار کرتے تھے چنانچہ دوسری جگہ ان کا بیان صاف طور پر ظاہر فرمایا کہ مشرکین جب جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے اور ان کے رؤسا بھی وہیں ہوں گے تو وہ عرض کریں گے۔

فَاِنَّهُمْ یَوْمَىِٕذٍ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾۔

تو بے شک وہ رؤسائے قوم اور ان کے متبعین آج عذاب میں مشترک ہیں۔

جیسے کہ یہ گمراہی ضلالت اور غوایت میں مشترک تھے۔ اگرچہ کمی زیادتی عذاب بقدر عمل طالح ہوگی۔ گمراہ کرنے والے اشد عذاب میں ہوں گے۔ اس لئے کہ ان کا گناہ دوسروں سے زیادہ ہے۔ تو شرکت عذاب مقتضی مساوات نہیں۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾۔

ہم مجرمین کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں یہ وہ سرکش ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

تکبر کرتے اور قبول کرنے سے منحرف ہوتے۔

یعنی مشرکین کے لئے یہی قانون حکمت ہے کہ انہیں سزا دی جائے اس لئے کہ انہیں جب کلمہ طیبہ سنایا جاتا اور اس کی طرف بلایا جاتا تو یہ بجائے قبول کرنے کے تکبر کرتے اس لئے کہ ان کے زعم باطل میں ایک معبود نہیں بلکہ متعدد معبود تھے۔ چنانچہ وہ کہتے تھے:

أَئِنَّا لَتَارِكُوٓا۟ ءَالِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ﴿٣٦﴾۔

کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر مجنون کے لئے چھوڑ دیں۔

آلوسی فرماتے ہیں: يَعْنُونَ بِذٰلِكَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَمَعُوْا بَيْنَ اِنْكَارِ الْوَحْدَانِيَّةِ وَاِنْكَارِ الرِّسَالَةِ وَ وَصْفِهِمُ الشَّاعِرَ بِالْمَجْنُوْنِ۔ مشرکین نے کہا کہ کیا ہم اپنے معبود ایک شاعر مجنون کے لئے چھوڑ دیں۔ اس سے وہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد لیتے تھے اللہ انہیں ہلاک فرمائے وہ سب باہم وحدانیت پروردگار اور رسالت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انکار پر جمع تھے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت میں وہ خبثاً حمقاً شاعر مجنون کے الفاظ استعمال کرتے تھے اس کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا۔

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٧﴾۔

یہ ان کا گمان باطل ہے بلکہ وہ توحید لائے جو حق ہے اور پہلے رسولوں کی تصدیق فرماتے ہوئے آئے۔

اور اس کا ثبوت براہین سے قائم ہو چکا ہے اور تمام مرسلین کرام کا اس پر اجماع ہوا تو کہاں شعر و جنون اور کہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان رفیع۔ لہٰذا اس گستاخانہ کلمہ اور تکذیب رسالت اور استکبار پر ارشاد فرمایا:

إِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا۟ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٩﴾۔

بے شک تمہیں دردناک عذاب کا ذائقہ لینا ہے اور تم بدلہ نہ دیئے جاؤ گے مگر جیسا تم عمل کرو گے۔

یعنی جیسے تمہارے عمل ہیں ویسا ہی اس کا تمہیں بدلہ ملنا ہے۔ آگے مخلصین مومنین کا استثنا فرمایا گیا اور ان کا مقام و مرتبہ ظاہر کیا گیا:

إِلَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿٤١﴾ فَوَٰكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ﴿٤٢﴾ فِى جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ﴿٤٣﴾ عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَٰبِلِينَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشَّٰرِبِينَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ﴿٤٧﴾۔

مگر اللہ کے مخلص بندے یہ وہ ہیں کہ ان کے لئے رزق معلوم الخصائص ہے کہ وہ نہ مقطوع ہوگا نہ ان کے لئے ممنوع اور وہ حسن المنظر اور لذیذ الطعم طیب الرائحہ وغیرہ صفات مرغوبہ کے ساتھ متصف ہوگا۔

قتادہ کہتے ہیں کہ رزق معلوم سے مراد جنت کی نعمتیں ہیں آگے اس کی تصریح کی گئی۔

فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ۔ يَعْنِىْ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ مَا لَا يَدْخُلُ تَحْتَ الْحِسَابِ لَا يُحَدُّ وَلَا يُقَدَّرُ۔ مطلب یہ کہ انہیں عزت کے ساتھ اتنا رزق عطا ہوگا کہ اس کا حساب ہی نہیں اور وہ کسی حد کے ساتھ محدود ہی نہیں اور مُكْرَمُوْنَ فرمانے سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ وہ وہاں حصول رزق میں کسی تکلیف میں نہ پڑیں گے بلکہ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ یہ غم دنیا کی نعمتوں میں ہے کہ ہر شے کے حصول کی مسرت کے ساتھ اس کے زوال کا خوف بھی ہوتا ہے وہاں جو عزت نعمت رحمت سے عطا ہوگی وہ دوامی ہوگی اور اس کے حصول میں تکلیف و تکلف کا واہمہ بھی نہ ہوگا۔

وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ۔ اور اللہ کے یہاں عزت والے ہوں گے وَ ذٰلِكَ اَعْظَمُ الْمَثُوْبَاتِ اور یہ سب سے بڑا ثواب ہے۔ یہ گویا اس طرف اشارہ ہے کہ نعیم جسمانی اور نعیم روحانی بواسطۂ اکل و شرب عطا ہوں۔ اسی لئے فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ فرمایا یعنی ان باغیچوں میں سوا نعمتوں کے کوئی ناگوار بات ہی نہ ہوگی چنانچہ ارشاد ہے:

عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ۔ آمنے سامنے سب تخت نشین ہوں گے اور

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝۴۵ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝۴۶۔

دور ہوتا رہے گا ان پر جام کا جس میں شراب ہوگی سفید اور پینے والوں کے لئے لذت دینے والی۔

چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی یہی کہتے ہیں۔ اور ابن ابی شیبہ اور ابن جریر وغیرہ ضحاک سے راوی ہیں کہ كُلُّ كَاْسٍ ذَكَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ اِنَّمَا عَنٰى بِهِ الْخَمْرَ۔ ہر کاس جس کا تذکرہ قرآن پاک میں ہوا ہے اس سے مراد شراب ہے۔

وَاَكْثَرُ اللُّغَوِيِّيْنَ عَلٰى اَنَّ اِنَاءَ الْخَمْرِ لَا يُسَمّٰى كَاْسًا حَقِيْقَةً اِلَّا وَ فِيْهِ خَمْرٌ فَاِنْ خَلَا مِنْهُ فَهُوَ قَدَحٌ۔ اور اکثر اہل لغت اس پر متفق ہیں کہ کسی برتن کو کاس حقیقۃً نہیں کہا جاتا جب تک کہ اس میں شراب نہ ہو اور اگر وہ شراب سے خالی ہو تو اسے قدح کہتے ہیں چنانچہ کاس فرما کر آگے ارشاد ہے:

لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۝۴۷۔

وہ شراب ہوگی لیکن اس میں غول نہ ہوگا اور غول اس کیفیت کو کہتے ہیں جو دنیا کی شراب میں ہوتی ہے۔

راغب کہتے ہیں: اَلْغَوْلُ اِهْلَاكُ الشَّيْءِ مِنْ حَيْثُ لَا يُحَسُّ بِهٖ۔ غول بے حسی کے عالم میں کسی شے کے ہلاک کرنے کو کہتے ہیں۔

اور ابن عباس فرماتے ہیں: اَرْبَعُ خِصَالٍ اَلسُّكْرُ وَالصُّدَاعُ وَالْقَيْئُ وَالْبَوْلُ فَنَزَّهَ اللّٰهُ تَعَالٰى خَمْرَ الْجَنَّةِ عَنْهَا لَا فِيْهَا غَوْلٌ لَا تَغُوْلُ عَقْلَهُمْ مِنَ السُّكْرِ۔ دنیا کی شراب میں چار خصلت لازمی ہوتی ہیں۔ سکر، صداع، قے اور پیشاب تو اللہ تعالیٰ نے جنت کی شراب کو ان خصائل سے منزہ فرمایا۔ چنانچہ لَا فِيْهَا غَوْلٌ فرما کر بتایا کہ وہاں شراب میں نشہ سے عقل خراب نہ ہوگی۔

وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ۔ اور نہ جنتی اس شراب سے قے کریں گے جیسے دنیا کے شرابی کرتے ہیں۔ نزف کے اصلی معنی نَزْعُ الشَّيْءِ وَاِذْهَابُهٗ بِالتَّدْرِيْجِ کے ہیں یعنی کسی شے کو نکالنا اور بتدریج اسے ضائع کر دینا۔

محاورہ میں بولتے ہیں: نَزَفْتُ الْمَآءَ مِنَ الْبِئْرِ اِذَا اَنْزَفْتَهٗ وَنَزَعْتَهٗ كُلَّهٗ۔ میں نے کنویں سے پانی نکالا جبکہ تھوڑا تھوڑا کر کے تمام پانی نکالا جائے۔

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝۴۸ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝۴۹۔

اور ان کے پاس نیچی نظر والیاں بڑی بڑی آنکھوں والیاں ہوں گی گویا وہ محفوظ انڈے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ کی تعریف آلوسی یہ کرتے ہیں: قَصَرْنَ اَبْصَارَهُنَّ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ لَا یَمُدُّنَ طَرْفًا اِلٰی غَیْرِهِمْ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّ مُجَاهِدٌ وَ ابْنُ زَیْدٍ۔ یعنی وہ اپنی نظریں اپنے خاوندوں تک محدود رکھنے والیاں ہوں گی غیر کی طرف ان کی نگاہ نہیں اٹھتی یہی تعریف سید المفسرین ابن عباس اور مجاہد اور ابن زید نے کی۔

گویا یہ کنایہ ہے فرط محبت سے جو حوران بہشتی اپنے خاوندوں سے کریں گی ان کا میلان غیر کی طرف قطعاً نہ ہوگا۔

عِیْنٌ۔ جمع ہے عیناء کی یہ حسن کی ایک خاص شان ہے یعنی موٹی آنکھ والیاں جیسے آہو چشم کہہ کر معشوق کی تعریف کی جاتی ہے پھر اس کی تشبیہ كَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ سے دی اس لئے کہ انڈا جب جوش کر لیا جائے تو اس کی زردی گول خوبصورت آنکھ کی صورت میں ہو جاتی ہے اور یہ محاورہ عرب میں حسن کی تعریف میں تشبیہاً بیان کیا جاتا ہے۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾۔ اور بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر سوال کرے گا۔

کہ یہ نعمتیں حسب وعدہ ہمیں مل گئی اور جو بعث کے منکر تھے انہیں آج پچھتانے کے سوا کیا ملا۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ كَانَ لِیْ قَرِیْنٌ ﴿۵۱﴾ یَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ﴿۵۳﴾۔

تو کہے گا کہنے والا میرا بھی ایک مصاحب تھا جو مجھے کہتا تھا کہ کیا تو بھی مرنے کے بعد زندہ ہونے کی تصدیق کرتا ہے کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو کر ہڈی رہ جائیں گے کیا ہم پھر اٹھیں گے اور بدلہ پائیں گے۔

مَدِیْنُوْنَ۔ دین سے ہے اور دین بمعنی جزا ہے حضرت عطا خراسانی آیہ کریمہ کے شان نزول کے متعلق فرماتے ہیں:

كَانَ رَجُلَانِ شَرِیْكَانِ وَ كَانَ لَهُمَا ثَمَانِیَةُ اٰلَافِ دِیْنَارٍ فَاقْتَسَمَاهَا فَعَمِلَهُ اَكْبَرُهُمَا فَاشْتَرٰی بِاَلْفِ دِیْنَارٍ اَرْضًا۔

دو آدمی مشترک الوراثت تھے اور ان کے پاس آٹھ ہزار دینار تھے انہوں نے بحصہ مساوی تقسیم کر لئے۔ تو ان کے بڑے حصہ دار نے اپنے حصہ سے ایک ہزار دینار میں زمین خرید لی۔

تو دوسرے نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی: اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانًا اِشْتَرٰی بِاَلْفِ دِیْنَارٍ اَرْضًا وَاِنِّیْ اَشْتَرِیْ مِنْكَ بِاَلْفِ دِیْنَارٍ اَرْضًا فِی الْجَنَّةِ فَتَصَدَّقَ بِاَلْفِ دِیْنَارٍ۔ الٰہی! فلاں شخص نے زمین ایک ہزار دینار میں خریدی اور میں تجھ سے ہزار دینار میں جنت کی زمین خریدتا ہوں اور ہزار دینار صدقہ کر دیئے۔

ثُمَّ بَنٰی صَاحِبُهٗ دَارًا بِاَلْفِ دِیْنَارٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانًا قَدْ بَنٰی دَارًا بِاَلْفِ دِیْنَارٍ وَاِنِّیْ اَشْتَرِیْ مِنْكَ فِی الْجَنَّةِ دَارًا بِاَلْفِ دِیْنَارٍ۔ پھر پہلے ساتھی نے ایک ہزار دینار لگا کر مکان بنوایا تو اس نے عرض کی الٰہی! فلاں نے ایک ہزار دینار میں دنیا کے اندر مکان بنایا میں تجھ سے جنت میں ایک ہزار دینار میں مکان خریدتا ہوں۔

فَتَصَدَّقَ بِاَلْفِ دِیْنَارٍ۔ تو ایک ہزار دینار اس نے صدقہ کر دیئے۔

ثُمَّ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَاَنْفَقَ عَلَیْهَا اَلْفَ دِیْنَارٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانًا تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَاَنْفَقَ عَلَیْهَا اَلْفَ دِیْنَارٍ وَاِنِّیْ اَخْطُبُ اِلَیْكَ مِنْ نِّسَاءِ الْجَنَّةِ بِاَلْفِ دِیْنَارٍ فَتَصَدَّقَ اَلْفَ دِیْنَارٍ۔ پھر اس کے ساتھی نے ایک عورت سے نکاح کیا اس پر ہزار دینار خرچ کر ڈالے تو اس نے دعا کی کہ الٰہی! فلاں شخص نے بیوی پر ہزار دینار خرچ کئے ہیں میں تیرے حضور جنت کی بیوی کے لئے پیام دیتا ہوں اور ایک ہزار دینار صدقہ کر دیئے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ثُمَّ اشْتَرٰى خَدَمًا وَّ مَتَاعًا بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانًا اِشْتَرٰى خَدَمًا وَّ مَتَاعًا بِاَلْفِ دِيْنَارٍ وَاِنِّيْ اَشْتَرِيْ مِنْكَ خَدَمًا وَّ مَتَاعًا فِي الْجَنَّةِ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فَتَصَدَّقَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ۔ پھر اس کے ساتھی نے ایک ہزار خرچ کر کے غلام اور سامان خانگی ایک ہزار میں خریدا تو اس نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی خداوندا! فلاں شخص نے خدم و متاع خانگی ایک ہزار دینار خرچ کر کے بنائے تو میں تجھ سے خدم و متاع جنت میں ایک ہزار دینار کے بدلے خریدتا ہوں اور ہزار دینار صدقہ کر دیئے۔

اس کے بعد سخت ضرورت پیش آئی تو اس نے خیال کیا کہ اپنے ساتھی کے پاس جاؤں چنانچہ یہ وہاں گیا اس نے دیکھ کر کہا کہ تو وہی ہے جس سے میں نے حصہ تقسیم کیا تھا اس نے اقرار کیا اس نے پوچھا وہ چار ہزار دینار کیا کئے اس نے سب قصہ سنا دیا تو اس نے کہا کہ وہ تو میں نے بامید آخرت سب صدقہ کر دیئے۔ تو اس نے بگڑ کر کہا:

اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾۔ کیا تو بھی بعث بعد الموت کو ماننے والا ہے۔ لہٰذا

اِذْهَبْ فَوَاللّٰهِ لَا اُعْطِيْكَ شَيْئًا فَرَدَّهٗ فَقَضٰى لَهُمَا اَنْ تُوُفِّيَا فَكَانَ مَالُ الْمُتَصَدِّقِ الْجَنَّةَ وَ مَالُ الْاٰخَرِ النَّارَ وَ فِيْهِمَا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ۔ اسی وجہ میں تیرا مال ضائع ہوا تو قسم بہ خدا میں تجھے کچھ نہ دوں گا اور اسے مایوس واپس کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے حکم دیا کہ دونوں کی روح قبض کی جائے تو صدقہ کرنے والے کا انجام جنت ہوا اور دوسرے کا جہنم۔ ان دونوں کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک قول یہ ہے کہ یہ دونوں بھائی تھے اور ان میں آٹھ ہزار دینار نصف نصف تقسیم ہوئے ان میں سے ایک نے صدقہ کر دیئے اور دوسرے نے وہی کیا جو دنیادار کرتے ہیں یہ دونوں بھائی بنی اسرائیل سے تھے اور انہیں کو قرین کہا گیا اب جبکہ ان کا انجام واضح ہو گیا تو

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾۔

کہا جنتی نے اپنے قرین دنیا سے کیا تم ان جہنمیوں کو دیکھ رہے ہو کہ کس حال میں ہیں تو دیکھے گا وہ جہنمیوں کا حال کہ وسط جہنم میں ہے۔

یہ کہنے والا وہ جنتی ہوگا جس کا قرین وہ منکر بعث و نشر تھا تو جب وہ دیکھے گا تو معلوم ہوگا کہ منکر بعث و نشر وسط جہنم میں ہے۔

اس پر آلوسی فرماتے ہیں: وَلَعَلَّهُمْ اِذَا اَرَادُوْا ذٰلِكَ وُقِفُوْا عَلَى الْاَعْرَافِ فَاطَّلَعُوْا عَلٰى مَنْ اَرَادُوْا مِنْ اَهْلِ النَّارِ۔ شاید یہ یوں ہو کہ جب وہ ارادہ کریں تو اعراف پر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اہل جہنم کا حال انہیں ظاہر ہو۔

ایک قول یہ ہے کہ اِنَّ لَهُمْ طَاقَاتٌ فِي الْجَنَّةِ يَنْظُرُوْنَ مِنْهَا مِنْ عَلُوٍّ اِلٰى اَهْلِ النَّارِ وَ عَلِمَ الْقَائِلُ بِاَنَّ الْقَرِيْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لِعِلْمِهٖ بِاَنَّهٗ كَانَ يُنْكِرُ الْبَعْثَ وَ مُنْكِرُهٗ مِنْهُمْ قَطْعًا وَالْاَصْلُ لِقَائُهٗ عَلٰى ذٰلِكَ۔ جنت میں جھروکے ہوں گے اہل جنت بلندی سے ان جھروکوں کے ذریعہ اہل جہنم کو دیکھیں گے اور اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ کہنے والا اپنے قرین کو جان لے گا کہ وہ جہنم میں ہے اس سبب سے کہ وہ منکر بعث تھا گویا وہ اپنے کفر پر قائم رہ کر مرا اور جہنم میں گیا۔

فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ کے معنی فِيْ وَسْطِهَا ہیں یعنی وہ جہنم کے بیچ میں ہوگا۔ اس وقت جہنمی کہے گا:

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

کہے گا وہ جنتی اپنے قرین سے بخدا اگر میں تیرے کہنے میں آ گیا ہوتا تو لازماً تو نے مجھے ہلاک کر دیا ہوتا اور اگر اللہ کی رحمت وعصمت وتوفیق خیر مجھ پر نہ ہوتی تو میں بھی تیری طرح اس جہنم میں ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور گمراہی سے بچالیا۔

اَفَمَا نَحۡنُ بِمَیِّتِیۡنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوۡتَتَنَا الۡاُوۡلٰی وَمَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِیۡنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثۡلِ ھٰذَا فَلۡیَعۡمَلِ الۡعٰمِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾۔

تو کیا ہم نہیں مرے مگر وہی دنیا کی پہلی موت اور اب ہم معذب نہیں بے شک یہ ہماری بڑی کامیابی ہے اسی طرح چاہیے کہ عمل کرنے والے عمل کریں۔

یہاں لَکُنۡتُ مِنَ الۡمُحۡضَرِیۡنَ سے مراد یہ ہے کہ اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا تو میں بھی عذاب کے لئے اسی طرح ہوتا جیسے تو اور تیرے ہمنوا معذب ہوئے۔

اس کے بعد اپنے اس دنیاوی قرین سے کہے گا:

اَفَمَا نَحۡنُ بِمَیِّتِیۡنَ۔ کیا ہم نہیں مرے یعنی حیات مخلد تو ہمیں بھی نہ ملی لیکن صرف وہی پہلی دنیاوی موت آئی۔ اس سے مراد اہل سنت کے نزدیک وہ موت ہے جو قبر میں سوال کے لئے زندہ کر کے مارا جائے گویا اس کے معنی یہ ہیں: اَفَمَا نَحۡنُ بِمَیِّتِیۡنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوۡتَتَنَا الۡاُوۡلٰی۔

اس کے بعد ہمیں بشارت طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡھَا خٰلِدِیۡنَ اور اُدۡخُلُوۡھَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیۡنَ کی مل گئی۔

آلوسی فرماتے ہیں: اِنَّ اَھۡلَ الۡجَنَّةِ اَوَّلَ مَا دَخَلُوۡا لَا یَعۡلَمُوۡنَ اَنَّھُمۡ لَا یَمُوۡتُوۡنَ فَاِذَا جِیۡئَ بِالۡمَوۡتِ عَلٰی صُوۡرَةِ کَبۡشٍ اَمۡلَحَ وَ ذُبِحَ فَنُوۡدِیَ یَا اَھۡلَ الۡجَنَّةِ خُلُوۡدٌ بِلَا مَوۡتٍ وَ یَا اَھۡلَ النَّارِ خُلُوۡدٌ بِلَا مَوۡتٍ فَحِیۡنَئِذٍ یَعۡلَمُوۡنَهٗ فَیَقُوۡلُوۡنَ تَحَدُّثًا بِنِعۡمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں اس امر کا علم نہ ہوگا کہ وہ اس کے بعد نہ مریں گے تو جب موت مینڈھے کی شکل میں لا کر ذبح کر دی جائے گی اور اعلان عام ہوگا کہ وہ اس کے بعد نہ مریں گے کہ اے جنتیو! اب تمہیں بغیر موت کے خلود ہے اور اے جہنمیوں تمہیں بھی ہمیشگی ہے بلا موت کے۔ اس وقت جنتی جانیں گے کہ اب ہمیں موت نہیں تو تحدیثًا بِنِعۡمَةِ اللّٰهِ کہیں گے۔

وَمَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِیۡنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۶۰﴾۔

اب ہم یقیناً عذاب نہ دیئے جائیں گے اور یہ ہماری زبردست کامیابی ہے۔

اور جہنمیوں کا یہ حال ہوگا کہ ثُمَّ لَا یَمُوۡتُ فِیۡھَا وَلَا یَحۡیٰی وہ نہ مریں گے نہ زندہ ہوں گے تو اس پر ملائکہ کہیں گے:

لِمِثۡلِ ھٰذَا فَلۡیَعۡمَلِ الۡعٰمِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِکَ خَیۡرٌ نُّزُلًا اَمۡ شَجَرَةُ الزَّقُّوۡمِ ﴿۶۲﴾۔

اس قسم کے عمل اہل عمل کو کرنے چاہئیں کیا یہ نعمتیں بہتر ہیں یا شجرہ زقوم۔

اور نُزُلًا کے معنی آلوسی فرماتے ہیں: اَصۡلُ النُّزُلِ الۡفَضۡلُ۔ نُزُلًا کے معنی فضل الٰہی ہیں جیسے اول فرما دیا گیا تھا:

اُولٰٓئِکَ لَھُمۡ رِزۡقٌ مَّعۡلُوۡمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاکِهُ وَھُمۡ مُّکۡرَمُوۡنَ ﴿۴۲﴾۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اور زقوم کے متعلق فرماتے ہیں: وَالزَّقُّوْمُ اِسْمُ شَجَرَةٍ صَغِيْرَةِ الْوَرَقِ مُرَّةٌ كَرِيْهَةُ الرَّائِحَةِ ذَاتُ لَبَنٍ اِذَا اَصَابَ جَسَدَ اِنْسَانٍ تَوَرَّمَ تَكُوْنُ فِي النَّارِ۔ زقوم ایک درخت کا نام ہے جس میں چھوٹے چھوٹے پتے ہوتے ہیں سخت تلخ بد بودار دودھ والا جب یہ انسان کے جسم کو پہنچتا ہے تو اسے متورم کر دیتا ہے یہ صحراء تہامہ میں ہوتا ہے۔

اور ہندوستان میں بھی پایا جاتا ہے بعض جنگلوں میں اسے اردو میں تھوہر کہتے ہیں اور اس کی مزید تعریف میں ارشاد ہے:

اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾۔

ہم نے اسے آخرت میں لعنت و عذاب بنایا مشرکین کے لئے۔

اور دنیا میں ان کے لئے امتحان ہے (مشرکین نے جب سنا کہ وہ) ایسا درخت ہے کہ اس کی جڑ جہنم سے ہے اس کے شگوفے ایسے ہیں گویا شیاطین کے سر ہیں۔

وَالْعَرَبُ يُشَبِّهُ الْقَبِيْحَ الصُّوْرَةِ بِالشَّيْطَانِ۔ اہل عرب قبیح صورت والی چیز کو شیطان سے تشبیہ دیتے ہیں اسی محاورہ کے ماتحت یہاں یہ تشبیہ استعمال فرمائی ہے۔

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾۔

تو وہ اس تھوہر سے کھائیں گے تو بھر جائیں گے اس سے ان کے پیٹ شدت گرمائش سے پانی پئیں گے۔ شوب شراب ممزوج بالحرارت کو کہتے ہیں۔

وَهُوَ الصَّدِيْدُ۔ وہ راد اور پیپ جہنمیوں کا ہوگا۔

اور غساق یہ ایک چشمہ ہے جہنم کا جس سے سانپ اور بچھوؤں کا زہر ابل کر نکلے گا۔

شدت تشنگی سے وہ اس سے پئیں گے جس سے ان کا جسم گل جائے مگر كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا۔ جب ان کی کھال گل سڑ جائے گی تو دوسری کھال پہنا دی جائے گی لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ تاکہ عذاب برابر چکھتے رہیں۔

ابن عباس فرماتے ہیں: لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنْ زَقُّوْمِ الْجَهَنَّمِ اُنْزِلَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَفْسَدَتْ عَلَى النَّاسِ مَعَاشَهُمْ۔

اگر ایک قطرہ زقوم جہنم کا زمین پر گر جائے تو لوگوں کی زندگی ختم و خراب ہو جائے۔

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾۔ پھر ان کا لوٹنا جہنم میں ہوگا۔

یعنی ان کا مقر اور قیام جہنم ہوگا اور فرمایا: هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾۔ یہ وہی جہنم ہے جسے یہ مجرم جھٹلاتے تھے اس میں پھرتے رہیں گے اور گرم گرم عذاب پاتے رہیں گے آگے ارشاد ہے کہ یہ عذاب کس وجہ میں ان کے لئے مقرر ہوا چنانچہ ارشاد ہے:

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾۔

انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا پھر بھی انہیں کے قدموں پر دوڑتے رہے۔

اِهْرَاع عرب میں اسراع شدید کو کہتے ہیں یعنی اندھا دھند کسی کے پیچھے لگ جانا۔ پھر ارشاد ہے کہ ان پر ہی کیا منحصر ہے ان سے پہلے بھی اکثر گمراہ ہوئے چنانچہ ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

وَ لَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ ۔

اور بے شک ان سے پہلے اکثر گمراہ ہوئے اور بے شک ہم نے ان میں ڈر سنانے والے بھیجے تو اے محبوب! دیکھیے کیا ہوا انجام ان ڈر سننے والوں کا۔

یعنی ہدایت سن کر منکر رہنے کا برا انجام ہے۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾ ۔مگر اللہ کے مخلص بندے۔ اس قسم کے عذاب سے محفوظ رہے۔

## بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع - سورۃ صافات - پ ۲۳

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ — اور بے شک نوح نے پکارا ہمیں مدد کے لئے تو ہم بہتر فریاد رس ہیں

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ — اور ہم نے نجات دی اسے اور اس کے گھر والوں کو سخت مصیبت سے

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ — اور کیا ہم نے اس کی ذریت کو باقی رہنے والے

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ — اور چھوڑا ہم نے ان کا ذکر خیر آنے والی امتوں میں

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ — نوح پر سلام ہو تمام جہانوں میں

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ — ایسے ہی ہم بدلہ دیا کرتے ہیں نیکوں کو

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ — بے شک وہ ہمارے ایمان والے بندوں سے ہے

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ — پھر غرق کر دیا ہم نے اوروں کو

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ — اور بے شک اسی کے پیروؤں سے ابراہیم ہے

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ — جب آیا وہ اپنے رب کی طرف صاف دلی سے

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ — جب کہا اس نے اپنے چچا سے اور اپنی قوم سے کیا پوجتے ہو تم

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ — کیا جھوٹے خدا بنا کر اللہ کے سوا چاہتے ہو

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ — تو تمہارا رب حقیقی کے ساتھ کیا گمان ہے

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ — تو اس نے ایک نگاہ ستاروں کو دیکھا

فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ — تو فرمایا میں بیمار ہونے والا ہوں

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ — وہ اس پر پیٹھ دے کر پھر گئے

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ — تو چلا چل کر ان کے خداؤں کی طرف تو کہا کیا تم نہیں کھاتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝٩٢

کیا ہوا کہ بولتے نہیں

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝٩٣

تو نظر بچا کر انہیں سیدھے ہاتھ سے مارنا شروع کیا

فَاَقْبَلُوْۤا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝٩٤

تو کافر ان کی طرف جھپٹ کر آئے

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝٩٥

بولے ابراہیم! کیا تم ہاتھ سے تراشے ہوؤں کو پوجتے ہو

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝٩٦

اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے عمل پیدا کئے

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝٩٧

کافر بولے اس کے لئے ایک عمارت بناؤ تو ڈالو اسے بھڑکتی آگ میں

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝٩٨

تو انہوں نے یہ مکر گانٹھا تو ہم نے انہیں کردیا ذلیل

وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝٩٩

اور فرمایا ابراہیم نے میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے راہ دے گا

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٠٠

اے میرے رب! مجھے لائق اولاد دے

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝١٠١

تو ہم نے اسے بشارت دی ایک عقلمند لڑکے کی

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝١٠٢

تو جب پہنچ گیا اس کے ساتھ کام کرنے کی قابلیت کو فرمایا اے میرے بیٹے! میں نے خواب دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے کہا اے میرے باپ! وہی کر جس کا آپ کو حکم ملا ہے اور آپ مجھے پائیں گے ان شاء اللہ صابر

فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝١٠٣ ج

تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۝١٠٤

تو ہم نے اسے ندا فرمائی اے ابراہیم!

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٠٥

بے شک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝١٠٦

بے شک یہ امتحان تھا روشن

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝١٠٧

اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دیا۔ اور اسے بچالیا

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝١٠٨

اور چھوڑا ہم نے اس کو پچھلوں میں

سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ۝١٠٩

سلام ہو ابراہیم پر

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝١١٠

ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١١١

بے شک وہ ہمارے کامل الایمان بندوں سے ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾
اور بشارت دی ہم نے اسے اسحاق کی جو صالح نبی ہے

وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا
مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ ع
اور برکت دی ہم نے اس پر اور اسحاق پر اور اس کی اولاد
میں کوئی اچھا کرنے والا اور ظالم اپنی جان پر کھلا ہوا

## حل لغات تیسرا رکوع۔سورۃ الصافات۔پ ۲۳

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | لَقَدْ۔بے شک | نَادٰىنَا۔پکارا ہم کو | نُوْحٌ۔نوح نے |
| فَلَنِعْمَ۔تو اچھے ہیں ہم | الْمُجِيْبُوْنَ۔قبول کرنے والے | | وَ۔اور |
| نَجَّيْنٰهُ۔نجات دی ہم نے اس کو | | وَ۔اور | اَهْلَهٗ۔اس کے گھر والوں کو |
| مِنَ الْكَرْبِ۔سختی | الْعَظِيْمِ۔بڑی سے | وَ۔اور | جَعَلْنَا۔بنایا ہم نے |
| ذُرِّيَّتَهٗ۔اس کی اولاد کو | هُمُ۔وہی | الْبٰقِيْنَ۔باقی رہنے والے | وَ۔اور |
| تَرَكْنَا۔چھوڑا ہم نے | عَلَيْهِ۔اس پر | فِيْ۔بیچ | الْاٰخِرِيْنَ۔پچھلوں کے |
| سَلٰمٌ۔سلام ہو | عَلٰى۔اوپر | نُوْحٍ۔نوح کے | فِيْ۔بیچ |
| الْعٰلَمِيْنَ۔جہانوں کے | اِنَّا۔بے شک ہم | كَذٰلِكَ۔اسی طرح | نَجْزِي۔بدلہ دیتے ہیں |
| الْمُحْسِنِيْنَ۔نیکوں کو | اِنَّهٗ۔بے شک وہ | مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ۔ہمارے مومن بندوں سے ہے | |
| ثُمَّ۔پھر | اَغْرَقْنَا۔ہم نے غرق کیا | الْاٰخَرِيْنَ۔پچھلوں کو | وَ۔اور |
| اِنَّ۔بے شک | مِنْ شِيْعَتِهٖ۔اس کے گروہ سے | | لَاِبْرٰهِيْمَ۔ابراہیم تھا |
| اِذْ۔جب | جَآءَ۔لایا | رَبَّهٗ۔اپنے رب کے پاس | بِقَلْبٍ۔دل |
| سَلِيْمٍ۔سلامتی والا | اِذْ۔جب | قَالَ۔کہا | لِاَبِيْهِ۔اپنے چچا کو |
| وَ۔اور | قَوْمِهٖ۔اپنی قوم کو | مَاذَا۔کیا | تَعْبُدُوْنَ۔پوجتے ہو تم |
| اَ۔کیا | اِفْكًا۔جھوٹے | اٰلِهَةً۔خدا | دُوْنَ۔سوا |
| اللّٰهِ۔اللہ کے | تُرِيْدُوْنَ۔چاہتے ہو | فَمَا۔تو کیا | ظَنُّكُمْ۔خیال ہے تمہارا |
| بِرَبِّ۔رب | الْعٰلَمِيْنَ۔جہانوں کے کے متعلق | | فَنَظَرَ۔تو دیکھا اس نے |
| نَظْرَةً۔ایک بار | فِيْ۔بیچ | النُّجُوْمِ۔ستاروں کے | فَقَالَ۔تو کہا |
| اِنِّيْ۔میں | سَقِيْمٌ۔بیمار ہوں | فَتَوَلَّوْا۔تو پھر گئے | عَنْهُ۔اس سے |
| مُدْبِرِيْنَ۔پیٹھ دے کر کے | فَرَاغَ۔تو چلا | اِلٰٓى۔طرف | اٰلِهَتِهِمْ۔ان کے معبودوں |
| | فَقَالَ۔تو کہا | اَلَا۔کیوں نہیں | تَاْكُلُوْنَ۔تم کھاتے |
| مَا۔کیا ہے | لَكُمْ۔تم کو | لَا۔نہیں | تَنْطِقُوْنَ۔بولتے تم |
| فَرَاغَ۔تو جھکا | عَلَيْهِمْ۔ان پر | ضَرْبًا۔مارتے ہوئے | بِالْيَمِيْنِ۔دائیں ہاتھ سے |
| فَاَقْبَلُوْٓا۔تو آئے | اِلَيْهِ۔اس کی طرف | يَزِفُّوْنَ۔دوڑتے | قَالَ۔فرمایا |

www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَ۔ کیا | تَعْبُدُوْنَ۔ پوجتے ہو | مَا۔ جو | تَنْحِتُوْنَ۔ کریدتے ہو تم |
| وَ۔ اور | اللّٰهُ۔ اللہ نے | خَلَقَكُمْ۔ پیدا کیا تم کو | وَ۔ اور |
| مَا۔ جو | تَعْمَلُوْنَ۔ تم کرتے ہو | قَالُوا۔ بولے | ابْنُوْا۔ بناؤ |
| لَهٗ۔ اس کے لئے | بُنْیَانًا۔ ایک عمارت | فَاَلْقُوْهُ۔ توڈالو اس کو | فِي۔ بیچ |
| الْجَحِیْمِ۔ بھڑکتی آگ کے | فَاَرَادُوْا۔ تو چاہا انہوں نے | بِهٖ۔ اس کے ساتھ | كَیْدًا۔ تدبیر کرنا |
| فَجَعَلْنٰهُمُ۔ تو بنایا ہم نے ان کو | | الْاَسْفَلِیْنَ۔ ذلیل | وَ۔ اور |
| قَالَ۔ کہا | اِنِّیْ۔ بے شک میں | ذَاهِبٌ۔ جانے والا ہوں | اِلٰی۔ طرف |
| رَبِّیْ۔ اپنے رب کی | سَیَهْدِیْنِ۔ وہ جلدی مجھ کو راہ دکھائے گا | | رَبِّ۔ اے میرے رب! |
| هَبْ۔ عنایت کر | لِیْ۔ مجھ کو | مِنَ الصّٰلِحِیْنَ۔ نیک لڑکا | فَبَشَّرْنٰهُ۔ تو ہم نے بشارت |
| دی اسے | بِغُلٰمٍ۔ لڑکے | حَلِیْمٍ۔ بردبار کی | فَلَمَّا۔ تو جب |
| بَلَغَ۔ پہنچا | مَعَهُ۔ اس کے ساتھ | السَّعْیَ۔ بھاگ دوڑ کو | قَالَ۔ کہا |
| یٰبُنَیَّ۔ اے میرے بیٹے! | اِنِّیْۤ۔ بے شک میں نے | اَرٰی۔ دیکھا ہے | فِي۔ بیچ |
| الْمَنَامِ۔ خواب کے | اَنِّیْۤ۔ کہ میں | اَذْبَحُكَ۔ تجھے ذبح کرتا ہوں | |
| فَانْظُرْ۔ تو تو دیکھ | مَاذَا۔ کیا | تَرٰی۔ خیال ہے تیرا | قَالَ۔ بولا |
| یٰۤاَبَتِ۔ اے میرے باپ | افْعَلْ۔ کر | مَا۔ جو | تُؤْمَرُ۔ حکم دیا گیا ہے تو |
| سَتَجِدُنِیْۤ۔ جلدی پائے گا مجھے | | اِنْ۔ اگر | شَآءَ۔ چاہے |
| اللّٰهُ۔ اللہ | مِنَ الصّٰبِرِیْنَ۔ نیکوں سے | فَلَمَّاۤ۔ تو جب | اَسْلَمَا۔ فرمانبردار ہو گئے |
| دونوں | وَ۔ اور | تَلَّهٗ۔ لٹایا اس کو | لِلْجَبِیْنِ۔ پیشانی کے بل |
| وَ۔ اور | نَادَیْنٰهُ۔ آواز دی ہم نے اس کو | | اَنْ۔ یہ کہ |
| یٰۤاِبْرٰهِیْمُ۔ اے ابراہیم | قَدْ۔ بے شک | صَدَّقْتَ۔ تو نے سچ کر دکھایا | الرُّءْیَا۔ خواب کو |
| اِنَّا۔ بے شک ہم | كَذٰلِكَ۔ اسی طرح | نَجْزِی۔ بدلہ دیتے ہیں | الْمُحْسِنِیْنَ۔ نیکوں کو |
| اِنَّ۔ بے شک | هٰذَا۔ یہ | لَهُوَ۔ وہ ہے | الْبَلٰٓؤُا۔ امتحان |
| الْمُبِیْنُ۔ کھلا | وَ۔ اور | فَدَیْنٰهُ۔ فدیہ ہم نے اس کا دیا | |
| بِذِبْحٍ۔ قربانی | عَظِیْمٍ۔ بڑی سے | وَ۔ اور | تَرَكْنَا۔ چھوڑا ہم نے |
| عَلَیْهِ۔ اس پر | فِي۔ بیچ | الْاٰخِرِیْنَ۔ پچھلوں کے | سَلٰمٌ۔ سلام ہو |
| عَلٰۤی۔ اوپر | اِبْرٰهِیْمَ۔ ابراہیم کے | كَذٰلِكَ۔ ایسا ہی | نَجْزِی۔ بدلہ دیتے ہیں ہم |
| الْمُحْسِنِیْنَ۔ نیکوں کو | اِنَّهٗ۔ بے شک وہ | مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ۔ ہمارے مومن بندوں سے تھا | |
| وَ۔ اور | بَشَّرْنٰهُ۔ خوشخبری دی ہم نے اس کو | | بِاِسْحٰقَ۔ اسحاق کی |

www.waseemziyai.com

| | | |
|---|---|---|
| نَبِيًّا۔ وہ نبی تھا | مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ نیک لوگوں سے | وَ۔ اور |
| بٰرَكْنَا۔ برکت دی ہم نے | عَلَيْهِ۔ اسے وَ۔ اور | عَلٰٓى۔ اوپر |
| اِسْحٰقَ۔ اسحاق کے | وَ۔ اور | مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا۔ ان کی اولاد سے |
| مُحْسِنٌ۔ کچھ نیک ہیں | وَّ۔ اور ظَالِمٌ۔ کچھ ظالم | لِّنَفْسِهٖ۔ اپنی جان کے |
| مُبِيْنٌ۔ کھلے کھلے | | |

## خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع۔ سورۃ الصافات۔ پ ۲۳

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ۔

اور بے شک نوح نے ہمیں پکارا۔ اور ہم سے اپنی اس قوم پر عذاب و ہلاک کی درخواست کی جسے ساڑھے نوسو برس تبلیغ فرماتے رہے تھے۔

فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝۷۵۔ تو ہم بہترین پکار سننے والے ہیں۔

تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں ان کے مقابلہ میں مدد کی اور ان سے پورا انتقام لیا حتیٰ کہ انہیں غرق طوفان کر کے ہلاک کر دیا۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝۷۶ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝۷۷ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝۷۸ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝۷۹ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝۸۰ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۱ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝۸۲۔

اور نجات دی ہم نے اسے اور اس کی ذریت کو بڑی سخت تکلیف سے اور کیا ہم نے اس کی ذریت کو باقی رہنے والوں سے اور چھوڑی ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف سلام ہو نوح پر جہاں بھر میں بے شک ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے کامل الایمان بندوں سے ہے پھر ہم نے غرق کر دیا دوسروں کو۔

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝۷۷۔

فرما کر یہ ظاہر کیا کہ اب دنیا میں جتنے بھی انسان ہیں سب حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت نوح کی کشتی سے اترنے کے بعد جتنے مرد عورت تھے سبھی مر گئے سوا آپ کی اولاد اور ان کی عورتوں کے۔ انہیں سے دنیا کی رچنا رچی اور انہیں سے نسلیں چلیں عرب فارس اور روم آپ کے بیٹے سام کی اولاد ہیں۔

اور سوڈان کے لوگ آپ کے بیٹے حام کی نسل سے ہیں۔

اور ترک اور یاجوج ماجوج آپ کے تیسرے بیٹے یافث سے ہیں۔

اور وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ کے یہ معنی ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر جمیل ان کی امتوں میں باقی رکھا گیا۔ اور ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ سے یہ مراد ہے کہ آپ کی قوم کے بقیہ کافر بھی ہلاک کر دیے گئے۔

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝۸۳ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝۸۴ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝۸۵

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَىِٕفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾۔

اور بے شک ان کے گروہ سے ابراہیم ہیں جبکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضر آئے قلب سلیم لے کر جب انہوں نے اپنے چچا اور قوم سے فرمایا تم کیا پوجتے ہو کیا بہتان تراشی سے اللہ کے سوا اور خدا چاہتے ہو تو تمہارا کیا گمان ہے رب العالمین کے ساتھ

وَ اِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ سے مراد حضرت ابراہیم اور حضرت نوح علیہ السلام کا دین وملت میں ایک طریق وسنت پر ہونا ہے اگر چہ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے مابین دو ہزار چھ سو چالیس برس کا زمانہ حائل ہے اور اس مدت میں صرف دو نبی حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام مبعوث ہوئے۔

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۴﴾۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا دل اللہ تعالیٰ کی طرف خالصاً مخلصاً متوجہ کیا اور اپنے کو ماسوی اللہ سے فارغ فرمایا حتیٰ کہ اپنے چچا کو بطریق توبیخ فرمایا اور قوم کو دعوت دی اور سوال کیا:

مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾۔ یہ کیا ہیں جنہیں تم پوجتے ہو یا اگر تم اس کے سوا کسی چیز کو پوجو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دیئے بغیر نہ چھوڑے گا۔ اور تم سمجھتے ہو کہ منعم حقیقی وہی ایک ہے اور وہی مستحق عبادت ہے۔

اَىِٕفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ ﴿۸۶﴾۔

کیا ان جھوٹے معبودوں کی طرف اللہ کے سوا تمہارا رجحان ہے تو

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾۔

تمہارا رب العالمین کے ساتھ کیا گمان ہے تو قوم نے حضرت خلیل علیہ السلام سے عرض کیا کہ کل ہماری عید ہے وہاں میلہ لگے گا ہم لوگ نفیس کھانے پکا کر بتوں کے پاس جاتے ہیں اور واپسی پر بطور تبرک اس میں سے کھاتے ہیں آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں اور میلہ کی رونق دیکھیں اور بتوں کی آرائش اور ان کا بناؤ سنگھار آپ دیکھیں ہمیں یقین ہے کہ یہ منظر دیکھ کر آپ ہماری بت پرستی پر ہمیں ملامت نہ کریں گے۔

یہ زمانہ نجوم پرستی اور ان کے اثرات کے قائلوں کا تھا تو آپ نے بھی جیسے ستارہ شناس نجوم کے ماہر ستاروں کے مواقع اتصال وانصراف کو دیکھا کرتے تھے ویسے ہی آپ نے انہیں مطمئن کرنے کو کہا چنانچہ ارشاد ہے:

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ﴿۸۹﴾۔

تو ابراہیم نے ایک نگاہ ستاروں پر ڈالی اور فرمایا میں بیمار ہونے والا ہوں۔

تو قوم اپنے معتقدات کے ماتحت سمجھی کہ ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں سے اپنی بیماری کا حال معلوم کر لیا اب یہ معاذ اللہ کسی متعدی مرض میں مبتلا ہونے والے ہیں اور یہ متعدی امراض سے بہت ڈرتے تھے اسی بنا پر ارباب تحقیق کے نزدیک علم حق ہے اور اس پر عقیدہ کرنا ممنوع ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ چھوت چھات کچھ نہیں اور کسی کا مرض کسی کو بلا مشیت الٰہی نہیں لگ سکتا۔

مادوں کے فساد اور ہوا کی سمیت سے ایک وقت ایک ہی مرض عام ہو سکتا ہے لیکن اس کا حدوث ہر ایک میں جداگانہ ہو گا

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِیْنَ ﴿۹۰﴾۔ تو وہ یہ دیکھ کر چلے گئے اور اپنے میلے میں پہنچ گئے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ ۔

تو نظر بچا کر ان کے معبودوں کی طرف گئے اور فرمایا تم کیوں نہیں کھاتے ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ان لوگوں کے چلے جانے کے بعد پوشیدہ طور پر ان کے مندر میں تشریف لے گئے اور ان کے آگے جو کھانے رکھے ہوئے تھے دیکھ کر فرمایا تم کھاتے کیوں نہیں اور فرمایا:

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ ۔ تمہیں کیا ہوا کہ بولتے نہیں۔

اس کا جواب بت کیا دیتے اس لئے کہ وہ بت ہی تھے اور بت کہتے ہی اسے ہیں جو بولنے کی استعداد نہ رکھتا ہو جماد محض ہو تو آپ نے انہیں توڑنے کے ارادے سے ان پر ضرب مارنی شروع کی جیسا کہ ارشاد ہے:

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ ۔

تو آپ نے ان پر عوام کی نگاہ بچا کر سیدھے ہاتھوں مارنا شروع کیا حتیٰ کہ انہیں پارہ پارہ کر دیا جب یہ خبر مشرکین کو پہنچی تو

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ ۔ تو کافر جھپٹ کر آئے۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو ان بتوں کو پوجتے ہیں اور تم نے انہیں پارہ پارہ کر دیا آپ نے فرمایا:

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ۔

کیا اپنے ہاتھ سے گھڑے ہوؤں کو پوجتے ہو اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو۔

تو وہی مستحق عبادت ہے نہ کہ یہ بت اس پر وہ حیران و ششدر ہو کر رہ گئے اور کوئی جواب نہ دے سکے سوائے اس کے کہ

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ ۔

کافر بولے کہ ابراہیم کے لئے ایک مکان بناؤ پھر اسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو تو انہوں نے ابراہیم کے ساتھ چال چلنی چاہی تو ہم نے انہیں ہی نیچا دکھایا۔

چنانچہ نمرودیوں نے پتھر کی تیس گز لمبی تیس گز چوڑی چار دیواری بنا کر اس میں لکڑیاں بھر دیں اور آگ لگا دی جب وہ بھڑک گئی تو منجنیق کے ذریعہ آپ کو اس میں ڈال دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ چال نہ چلنے دی اور حضرت خلیل علیہ السلام کو آگ سے محفوظ فرمایا چنانچہ آپ اس میں سے باہر تشریف لائے تو آپ نے اس دار الکفر سے ہجرت کا عزم کیا اور فرمایا:

وَقَالَ اِنِّىْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ ۔

اور کہا ابراہیم نے میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اب وہ مجھے راہ دے گا۔

چنانچہ آپ اس دار الکفر سے ہجرت فرما کر روانہ ہو گئے اور منتظر حکم الٰہی رہے کہ کہاں جاؤں کہ حکم الٰہی ملا کہ سرزمین شام میں ارض مقدسہ کے مقام پر جائیں آپ جب وہاں پہنچ گئے تو آپ نے بارگاہ واہب المراد میں دعا کی اور عرض کیا:

رَبِّ هَبْ لِىْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ ۔ الٰہی! مجھے ایک لائق صالح اولاد دے۔ دعا مستجاب ہوئی اور

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ۔

ہم نے ابراہیم کو ایک عقل مند لڑکے کی بشارت دی۔ چنانچہ حضرت اسماعیل ذبیح علیہ السلام پیدا ہوئے۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْىَ قَالَ يٰبُنَىَّ اِنِّىْٓ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّىْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

تو جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہو گیا تو آپ نے صاحبزادہ سے فرمایا اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے۔

یہ سن کر حضرت اسماعیل علیہ السلام بخوشی خاطر تیار ہو گئے اور بولے جس کا ذکر آتا ہے:

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾۔

اسماعیل نے جواب دیا ابا جان! وہ کام کیجئے جس کا آپ کو حکم ہوا ہے خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے۔

چونکہ انبیاء علیہم السلام کے خواب حق ہوتے ہیں اور ان کے تمام افعال حکم الٰہی سے ہوا کرتے ہیں بنا بریں صاحبزادہ ذبیح اللہ بھی تعمیل حکم کے لئے آمادہ ہو گئے اور سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ اس لئے فرمایا کہ وہ اسے حکم الٰہی سمجھتے تھے اور خلیل اللہ علیہ السلام نے فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ اس لئے کہا کہ فرزند کو ذبح سے وحشت نہ ہو اور اطاعت امر کے لئے وہ بہ رضا و رغبت تیار ہوں چنانچہ ذبیح علیہ السلام نے حکم الٰہی پر فدا ہونا کمال شوق و رغبت سے ظاہر کیا۔

یہ واقعہ منیٰ میں ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کے حلقوم پر چھری چلائی۔ قدرت الٰہی نے یہ مظاہرہ کیا کہ چھری نے رواں بھی نہ کاٹا۔ چنانچہ آگے فرمایا جاتا ہے:

فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾ۚ وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ۙ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ۖ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۱﴾۔

تو ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن جھکا دی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا (تو ہمارا دریائے رحمت جوش زن ہوا) اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! بے شک تم نے خواب سچ کر دکھایا ہم بے شک ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک یہ روشن امتحان تھا اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ فدیہ میں دیا اور اسے بچا لیا اور ہم نے اس سنت کو پچھلوں میں اس کی تعریف کے لئے باقی رکھا سلام ہو ابراہیم پر ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے کامل الایمان بندوں میں ہے۔

یعنی جب خلیل نے اپنی شان خلت دکھا دی اور رضا جوئی محبوب میں فرزند قربان کرنے کو جھک گئے اور بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا کر چھری چلا دی تو من جانب اللہ آواز آئی کہ ابراہیم! بس اتنا ہی کافی ہے تمہارا امتثال امر کے لئے جھک جانا ثابت ہو گیا۔

اس میں اختلاف ہے کہ یہ فرزند حضرت اسماعیل ہیں یا حضرت اسحاق علیہما السلام لیکن دلائل کی روشنی اس پہلو کو واضح کرتی ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیل ہی ہیں۔

اور جنت سے فدیہ میں جو ذبیحہ بھیجا گیا وہ بکری تھی جسے حضرت خلیل نے ذبح فرمایا اور اسی واقعہ کے بعد ارشاد ہے کہ ہم نے نبی صالح کی بشارت دی جیسا کہ فرمایا:

وَ بَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۱۲﴾۔

اور ہم نے بشارت دی اسحاق کو جو غیب کی خبر بتانے والا صالح ہے۔

یہی اس امر کی واضح دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیل ہی ہیں اور ان کے بعد حضرت اسحاق نبی صالح پیدا ہوئے اور وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ سے یہ سنت قیامت تک جاری رہنے کی خبر ہے۔ آگے ارشاد ہے:

وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ ع

اور ہم نے برکت اتاری اس پر اور اسحاق پر اور ان کی اولاد میں اچھا کرنے والا اور کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ہے۔

یعنی ہم نے ہر طرح کی برکت دینی اور دنیوی سے متمتع کیا اور ظاہر برکت یہ فرمائی کہ حضرت خلیل علیہ السلام کی اولاد میں کثرت فرمائی اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل سے بہت سے انبیاء کرام بنائے حتیٰ کہ یعقوب علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک سب آپ ہی کی نسل سے ہوئے۔

اور یہ بھی واضح فرمادیا کہ آپ کی ذریت سے مُحْسِنٌ یعنی مومن اور ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ یعنی کافر بھی ہوئے۔

اس سے یہ امر بھی واضح ہوگیا کہ باپ کے ذی فضائل ہونے سے اولاد کا ویسا ہی ہونا لازم نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی شیون قدرت ہیں کسی نیک سے بد اور بد سے نیک پیدا فرمادے۔

اور اولاد کے بد ہونے سے آباء واجداد پر عیب نہیں لگتا اور آبا کے بد ہونے سے اولاد پر عیب نہیں آتا۔

چونکہ حضرت نوح علیہ السلام کو اپنی قوم سے بڑی بڑی ایذائیں پہنچیں اور یہ سلسلہ ساڑھے نوسو برس تک جاری رہا آخر کار آپ نے اپنے رب کو پکارا اللہ تعالیٰ نے طوفان کے ذریعہ آپ کی نجات مقدر کی۔

اور حضرت نوح علیہ السلام کو اس طوفان سے مطلع فرمادیا اور آپ کو کشتی تیار کرنے کا حکم دیا آپ نے بتعلیم الٰہی کشتی بنالی اور اس میں اپنے خاندان اور ایمان والوں کو سوار کرلیا اور ہر قسم کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا بھی رکھ لیا۔ وقت موجود پر جب طوفان آیا تو صرف کشتی والے بچ گئے باقی دنیا غرق ہوگئی انہیں ڈوبنے والوں میں آپ کا بیٹا کنعان بھی تھا اور وہ کفر کی وجہ سے خاندان سے خارج کردیا گیا تھا جیسا کہ ارشاد ہے: اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ۔

## لغات نادرہ

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾۔

شِيْعَتِهٖ کی ضمیر نوح کی طرف راجع ہے۔ شیعہ کے معنی مشائع کے ہیں اور مشائع کہتے ہیں کسی کے پیچھے چلنے والے کو۔

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ ط۔

میں ہمزہ استفہامیہ ہے اور اَئِفْكًا مفعول لہ ہے تُرِيْدُوْنَ کا اور اٰلِهَةً مفعول بہ۔ گویا عبارت یہ ہوئی: تُرِيْدُوْنَ اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ

اِفْكًا جھوٹ موٹ گھڑنے کو کہتے ہیں۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ۔ روغ عربی میں چپکے سے کسی چیز کی طرف جانے کو کہتے ہیں۔ محاورہ ہے: رَاغَ اِلَيْهِ اِذَا ذَهَبَ اِلَيْهِ فِي السِّرِّ عَلٰى سَبِيْلِ الْخُفْيَةِ اس کے اصل معنی حیلہ کی طرف مائل ہونے کے ہیں۔

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾۔ یہاں رَاغَ عَلَيْهِمْ کے معنی ہیں: مَالَ عَلَيْهِمْ مُسْتَعْلِيًا تو حاصل معنی یہ ہوئے فَضَرَبَهُمْ ضَرْبًا۔

اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾۔ بمعنی يَسْرَعُوْنَ ہے زَفِيْفُ النُّعَامَةِ شتر مرغ کی ابتدائی دوڑ کے معنی میں بولتے ہیں۔ بعض

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

اہل لغت نے کہا، زفیف جانور کے بدکانے کو کہتے ہیں جیسے تَزَفْزَفَ الْاِبِلَ بولتے ہیں اونٹ کو بدکایا۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ۔ میں سعی کے معنی دوڑنے اور کوشش کرنے کے ہیں

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ ۔نحت کے معنی فطرت، طبیعت، خالص کے معنی بھی دیتا ہے اور اچھلنا، کاٹنا، تراشنا، برائی کرنا، غیبت کرنا، زمین پر دے مارنا بھی اس کے معنی ہیں۔

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ ۔ اَسْلَمَا۔ اَسْلَمَ۔ صلح۔ جھکنا اسلام کی طرف۔ تَلَّهٗ۔ تَلوٰی سے ہے مڑا ہوا جھکا ہوا۔ دوہرا ہونا وغیرہ۔ اور آلوسی فرماتے ہیں: وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ۔ صَرَعَهٗ عَلٰى شِقِّهٖ فَوَقَعَ جَبِيْنُهٗ عَلَى الْاَرْضِ۔

## مختصر تفسیر تیسرا رکوع - سورۃ صافات - پ ۲۳

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ ۔

اور بے شک ہمیں نوح نے پکارا تو ہم بہترین پکار سننے والے ہیں۔

یہاں بعض مرسلین کا اجمالاً تذکرہ فرمایا جا رہا ہے جس سے ان کی حسن عاقبت واضح ہوتی ہے اور گمراہ مشرکین کی سوء عاقبت جیسے قوم نوح علیہ السلام اور ان قوموں کا حال واضح ہوتا ہے جنہیں عذاب سے خلاصی ملی جیسے قوم یونس علیہ السلام اور تمام قصوں پر مقدم قصۂ نوح علیہ السلام کا تقدم اس بنا پر کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے آپ ہی نے ساڑھے نوسو برس کی تبلیغ کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور طلب نصرت کی اور

فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ فرما کر اپنی مخصوص مدح فرمائی کہ ہم ضرور اچھے سننے والے اور مدد فرمانے والے ہیں۔

تو آیت کریمہ کی یہ عبارت بنی: تَاللّٰهِ لَقَدْ دَعَانَا نُوْحٌ حِيْنَ اَيِسَ مِنْ اِيْمَانِ قَوْمِهٖ بَعْدَ اَنْ دَعَاهُمْ اَحْقَابًا وَّ دُهُوْرًا فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاؤُهٗ اِلَّا فِرَارًا وَّ نُفُوْرًا فَاَجَبْنَاهُ اَحْسَنَ الْاِجَابَةِ فَوَاللّٰهِ لَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ نَحْنُ وَالْجَمْعُ لِلْعَظَمَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ۔ قسم میری جلالت شان کی کہ بے شک ہمیں نوح نے اس وقت پکارا جبکہ وہ اپنی قوم کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے بعد اس کے کہ مدت مدیدہ اور عرصہ بعیدہ تک دعوت ایمان فرمائی تو ان میں سوائے فرار ونفور کچھ نہ بڑھا تو ہم نے اس کی پکار سنی اور یقیناً ہم بہترین پکار سننے والے ہیں۔ اور مجیبون صیغہ جمع عظمت ذات اور کبریائی کے لئے لایا گیا۔

چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى فِيْ بَيْتِيْ فَمَرَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ قَالَ صَدَقْتَ رَبَّنَا اَنْتَ اَقْرَبُ مِنْ دَعٰى وَ اَقْرَبُ مَنْ بَغٰى فَنِعْمَ الْمَدْعُوُّ وَ نِعْمَ الْمُعْطِيْ وَ نِعْمَ الْمَسْئُوْلُ وَ نِعْمَ الْمَوْلٰى اَنْتَ رَبَّنَا وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے یہاں نماز ادا فرماتے اور اس آیت سے گزرتے: وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ تو فرماتے سچ فرمایا اے میرے رب! تو پکارنے والے کے قریب ہے اور بغاوت کرنے والے کو سزا دینے میں قریب ہے تو بہترین پکارا گیا ہے اور بہترین عطا فرمانے والا ہے اور بہترین سوال کیا گیا ہے اور اچھا مددگار ہے تو ہمارا رب اور اچھا مددگار رہے۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ ۔

اور نجات دی ہم نے اسے اور اس کے اہل کو شدید غم سے اور غرق سے اور کیا ہم نے اس کی ذریت کو باقی رہنے والوں سے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

عربی میں کرب راغب کے قول کے مطابق شدید غم کے معنی میں مستعمل ہے اور بموجب دعائے نوح علیہ السلام رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۔ تمام کافر سرکش ہلاک کر دیئے گئے حتیٰ کہ کنعان بھی ہلاک ہوا اور اس کے لئے فرمایا: اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ یہ تمہارے اہل ہی سے نہیں ہے۔

چنانچہ مروی ہے: اِنَّهُ مَاتَ كُلُّ مَنْ فِي السَّفِينَةِ وَلَمْ يَعْقِبُوْا عَقِبًا بَاقِيًا غَيْرَ اَبْنَائِهِ الثَّلَاثِ سَامِ وَّ حَامِ وَّ يَافِثٍ وَ اَزْوَاجِهِمْ فَاِنَّهُمْ بَقُوْا مُتَنَاسِلِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ جو بھی کشتی میں تھے وہ بھی مر گئے اور تین بیٹوں کے سوا کوئی نہ بچا یعنی سام، حام، یافث اور ان کی بیویاں باقی رہیں جن سے توالد و تناسل قیامت تک رہے گا۔

ترمذی بطریق حسن اور ابن سعد اور احمد اور ابویعلی اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور حاکم حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سَامٌ اَبُو الْعَرَبِ وَ حَامٌ اَبُو الْحَبْشِ وَ يَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ۔

سام سے عرب ہیں اور حام سے حبش کے لوگ ہیں اور یافث سے رومی نسل ہے۔

اور ابن ابی حاتم اور خطیب تلخیص میں راوی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَ نُوْحٌ ثَلَاثَةً سَامَ وَ يَافِثَ فَوَلَدَ سَامُ الْعَرَبَ وَ فَارِسَ وَ الرُّوْمَ وَ الْخَيْرُ فِيْهِمْ۔

وَ وَلَدَ يَافِثُ يَاجُوْجَ وَ مَاجُوْجَ وَ التُّرْكَ وَ الصَّقَالِبَةَ وَلَا خَيْرَ فِيْهِمْ۔

وَ وَلَدَ حَامُ الْقِبْطَ وَ السُّوْدَانَ وَلَا اَعْرِفُ حَالَ الْخَيْرِ۔

وَالْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا مِنْ ذُرِّيَّةِ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلِذَا قِيْلَ لَهٗ اٰدَمُ الثَّانِيْ۔

حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نوح علیہ السلام سے تین بیٹے ہوئے سام حام یافث۔ سو سام سے عرب اور فارس اور روم پیدا ہوئے اور ان میں برکت و خیر تھی۔

اور یافث سے یاجوج و ماجوج اور ترک اور قوم صقالیہ ہوئی اس میں خیر و برکت نہ تھی۔

اور حام سے قبط اور سوڈانی قوم ہوئی ان کا حال خیر و برکت کا معلوم نہیں۔

اور اکثر محققین اس طرف ہیں کہ تمام لوگ شرقی غربی حضرت نوح علیہ السلام سے ہی ہیں اسی وجہ سے آپ کو آدم ثانی کہا جاتا ہے۔ اور اسی وجہ میں

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ ۔

تو یہ ظاہر فرمایا کہ ذریت نوح علیہ السلام ہی باقی رہی نہ کہ وہ سب جو کشتی میں تھے۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ۔

اور چھوڑا ہم نے باقیوں کو پچھلوں کے حال پر۔ آلوسی فرماتے ہیں: وَالْمُرَادُ اَبْقَيْنَا لَهٗ دُعَاءَ النَّاسِ وَتَسْلِيْمَهُمْ عَلَيْهِ اُمَّةً بَعْدَ اُمَّةٍ۔ اس سے یہ مراد ہے کہ ہم نے باقی رکھا لوگوں کی دعا اور سلام ہمیشہ کے لئے کہ وہ کہتے رہیں: سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ۔ ہم ایسے ہی نیکوں کو بدلہ دیتے ہیں بے شک وہ یعنی نوح ہمارے ایمان والے بندوں سے ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ ۔ پھر ہم نے ان کی دوسری قوم کو جو کافر تھی غرق کر دیا۔
یہاں ثُمَّ اس لئے لایا گیا تا کہ ثابت ہو جائے کہ بعد غرق کے جو باقی تھے وہ بھی بتدریج ہلاک کر دیئے گئے اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ ہے چنانچہ ارشاد ہے:

وَ اِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ ۔ اور نوح کے پیرووں سے ابراہیم ہیں۔
یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اصول دین میں حضرت نوح علیہ السلام کے پیرو ہیں اگرچہ فروعی احکام میں آپ مختلف ہیں۔
سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نوح و ابراہیم علیہما السلام کی شریعت میں اتفاق مکمل تھا آگے آلوسی فرماتے ہیں کہ میں نے بعض کتب میں دیکھا جن کا نام مجھے یاد نہیں کہ کتابیں کون سی تھیں کہ نوح علیہ السلام توحید اور اصول عقائد میں مرسل تھے اور فروع میں نہیں۔

وَ قِيْلَ كَانَ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَيْنَهٗ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ نَبِيَّانِ هُوْدٌ وَّ صَالِحٌ لَا غَيْرُ۔
اور کہا گیا ہے کہ ابراہیم و نوح علیہما السلام کے درمیانی عرصہ میں صرف دو نبی حضرت ہود اور صالح ہوئے اور کوئی نہیں آیا۔
وَ هٰذَا اِبْنَاءٌ عَلٰى اَنَّ سَامًا كَانَ نَبِيًّا وَ كَانَ بَيْنَهُمَا عَلٰى مَا جَآءَ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ اَلْفُ سَنَةٍ وَّ مِائَةٌ وَّ اثْنَتَانِ وَّ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً۔ اور یہ اس بنا پر ہے کہ سام نبی تھے اور ان کے اور ابراہیم علیہ السلام کے مابین بموجب روایت مذکورہ جامع الاصول ایک ہزار ایک سو بیالیس سال کا تفاوت ہے۔
وَ قِيْلَ اَلْفَانِ وَ سِتُّمِائَةٍ وَّ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً۔ اور ایک قول ہے کہ دو ہزار چھ سو بیالیس سال ہیں۔
اور فراء کہتے ہیں کہ شِيْعَتِهٖ میں ضمیر ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اور اسی کی تائید میں مجاہد و قتادہ و سدی ہیں۔
اور قصہ ابراہیم علیہ السلام قصہ نوح علیہ السلام کے بعد اسی لئے لایا گیا کہ آپ بالنسبۃ الی الانبیاء والمرسلین آدم ثالث کے مثل ہیں اور آپ ذریت نوح علیہ السلام سے ہیں اور اس میں نوح و ابراہیم علیہما السلام میں یہ نسبت بھی ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے غرق سے نجات دی اور ابراہیم علیہ السلام کو حرق سے۔ اب آگے ارشاد ہے:

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ ۔ جب آئے وہ اپنے ربّ کی طرف سلامت دل کے ساتھ۔
یعنی ایسا سلامت دل لے کر اپنے رب کے حضور آئے جو تمام آفات سے مثل فساد اعتقاد اور نیات سیئہ اور صفات قبیحہ مثل حسد اور دھوکا وغیرہ سے سلامت تھا۔
اب سلیم القلب کی تفسیر میں پانچ قول ہیں:
اول یہ کہ عَنْ قَتَادَةَ يَخْتَصُّ السَّلَامَةُ بِالسَّلَامَةِ مِنَ الشِّرْكِ۔ سلامتی کے ساتھ قلب کی تخصیص اشراک باللہ سے محفوظ ہونے کے معنی میں ہے۔
دوسرے یہ کہ اَوْ سَالِمٌ مِّنَ الْعَلَائِقِ الدُّنْيَوِيَّةِ بِمَعْنٰى اَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهِ شَيْئٌ مِّنْ مَّحَبَّتِهَا وَ الرُّكُوْنِ وَ الْمَيْلِ اِلَيْهَا وَ اِلٰى اَهْلِهَا۔ سلیم القلب سے یہ مراد ہے کہ آپ علائق دنیویہ سے سلامت تھے یعنی آپ کے دل میں دنیا کی محبت اور اس کی طرف التفات قطعاً نہ تھا حتیٰ کہ اہل و عیال سے بھی محبت نہ تھی۔ اور
تیسرا قول یہ ہے: سَلِيْمٍ اَىْ حَزِيْنٍ وَ هُوَ مَجَازٌ مِّنَ السَّلِيْمِ بِمَعْنَى اللَّدِيْغِ مِنْ حَيَّةٍ اَوْ عَقْرَبٍ فَاِنَّ الْعَرَبَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

تُسَنِّيَهٖ سَلِيْمًا تَفَاؤُلًا بِسَلَامَتِهٖ وَ صَارَ حَقِيْقَةً فِيْهِ۔ سلیم سے مراد مجازاً بمعنی لدیغ ہے یعنی آپ سانپ، بچھو سے محفوظ تھے۔ چنانچہ سلیم عرب اس پر بولتے ہیں جو سانپ بچھو کے ڈسنے سے محفوظ ہو۔

چوتھا قول یہ ہے کہ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ سے مراد یہ ہے کہ آپ اپنے رب کے حضور خالص ومخلص قلب لے کر حاضر ہوئے جو رضائے حق کے لئے مختص ہے۔

پانچویں قول میں ہے: فَحَاصِلُ مَعْنَى التَّرْكِيْبِ اِذَا خَلَّصَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلّٰهِ تَعَالٰى قَلْبَهُ السَّلِيْمَ مِنَ الْاٰفَاتِ اَوِ الْمُنْقَطِعِ عَنِ الْعَلَائِقِ۔ حاصل معنی یہ ہوئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے قلب سلیم کو آفات دنیا سے خالص فرمایا اور علائق سے منقطع کرلیا۔

**اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾۔**

جب فرمایا ابراہیم نے اپنے چچا اور اپنی قوم سے کہ تم کیا پوجتے ہو کیا بہتان وگمان سے اللہ کے سوا اور خدا چاہتے ہو۔ تو تمہارا اللہ پر کیا گمان ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بطریق تبلیغ وتوبیخ آزر اور قوم کو مخاطب فرماتے ہوئے سمجھایا کہ فرضی معبود بنا کر حقیقی معبود کو چھوڑنے میں تمہارا کیا گمان ہے۔ کیا وہ تمہیں عذاب دیئے بغیر چھوڑ دے گا باآنکہ اس کا فرمان ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ اور تم یقیناً جانتے ہو کہ منعم حقیقی اور رزاق تحقیقی وہی ایک ذات واجب تعالیٰ شانہ ہے اور وہی مستحق عبادت ہے تو اس پر قوم نے کہا کہ کل ہماری عید ہے جنگل میں ہم سب بتوں کے ساتھ جمع ہوں گے اور اپنے بتوں کے سامنے نفیس کھانے پکا کر بھوگ چڑھائیں گے اور تبرکاً اس میں سے بچا ہوا ہم گھر لا کر کھائیں گے آپ بھی چلیں اور رونق دیکھیں ہمیں یقین ہے کہ اس کے بعد آپ ہمارے ہمنوا ہوجائیں گے اور ہمارے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دیں گے تو آپ نے ان کے دستور کے موافق تعریضاً ایک ستارہ کی طرف نظر ڈال کر فرمایا کہ کل میں بیمار ہونے والا ہوں تمہارے ساتھ نہ چل سکوں گا۔ چنانچہ اس کا تذکرہ فرمایا جاتا ہے:

**فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾۔**

تو ابراہیم علیہ السلام نے ایک نظر ستاروں میں ڈالی اور فرمایا میں بیمار ہونے والا ہوں۔

یہ نظر ستاروں میں ایسے ہی ڈالی جیسے ستارہ شناس ماہرین فن نجوم ستاروں کے مواقع اتصالات والفراقات کو دیکھا کرتے تھے چونکہ قوم عام پرست پر نجوم پرست تھی انہیں مطمئن فرمانے کو آپ نے ایسا کیا اور وہ مطمئن ہوگئی اور سمجھے حضرت خلیل نے ستارہ سے اپنے بیمار ہونے کا حال معلوم فرمالیا اب یہ متعدی مرض میں معاذ اللہ مبتلا ہوں گے مثل طاعون وغیرہ کے اور ایسے امراض سے یہ لوگ مثل ڈاکٹروں کے بہت خائف ہوتے تھے اس سے چند مسائل سمجھ لینے ضروری ہیں۔

علم نجوم اگرچہ صحیح ہے لیکن اس میں مشغول ہونا اور اس پر اعتقاد کرنا شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں منسوخ ہوچکا ہے۔

دوسرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ نہ مرض کسی کا کسی کو لگتا ہے نہ بدشگونی اسلام میں ہے جیسے بلی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

راستہ کاٹ گئی۔ الو کی آواز منحوس ہے وغیرہ وغیرہ۔

امراض متعدیہ کے متعلق جیسا کہ مغربی حکمت والے ڈاکٹر یقین کرتے ہیں کہ مرض کے جراثیم مریض سے تندرست کو لگ جاتے ہیں اور وہ بعینہٖ وہ مرض تندرست کو لگ جاتا ہے یہ اسلام کے عقیدہ میں صحیح نہیں البتہ فساد مادہ اور ہوا کی سمیت کے اثرات صحت مند کو مریض بنا سکتے ہیں اور ایک وقت میں بہت سے صحت مند ایک قسم کے مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ لیکن حدوث مرض ہر ایک میں جداگانہ ہوگا کسی کا مرض کسی دوسرے میں حلول نہیں کرسکتا۔

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ ۔ تو وہ آپ سے پیٹھ پھیر کر پلٹ گئے۔

اور اپنی عید منانے میں مشغول ہو گئے اور آپ کو اپنے ساتھ لے جانے پر مصر نہ ہوئے اور آپ نے یہ کیا کہ ان کے چلے جانے کے بعد آپ بت خانہ میں تشریف لائے اس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

فَرَاغَ اِلٰۤى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ ۔

تو آپ خفیہ طور سے ان کے معبودوں کی طرف چلے اور فرمایا تم کیوں نہیں کھاتے تمہیں کیا ہوا کہ تم بولتے نہیں۔

بتوں کے آگے کھانے رکھا کرتے تھے جسے وہ بھوگ کہتے آپ نے وہ کھانے سامنے رکھے دیکھ کر فرمایا تم یہ کھانے کیوں نہیں کھاتے اس کا جواب بت دے بھی کیا سکتے تھے اس لئے کہ بت تو بت ہی ہوتا ہے تو آپ نے دوسرا سوال فرمایا کہ تم بولتے کیوں نہیں اس پر بھی جب جواب کچھ نہ ملا تو آپ نے وہ کچھ کیا جس کا ذکر آگے آتا ہے:

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ ۔ تو لوگوں کی نظر سے بچ کر ان بتوں کو سیدھے ہاتھوں مارنا شروع کیا۔

یعنی حضرت خلیل علیہ السلام نے مشرکین سے خفیہ بتوں کو پارہ پارہ کر دیا۔ جب کافروں کو یہ خبر پہنچی تو جلدی سے اپنے بتوں کی مدد کے لئے آئے جس کا تذکرہ آگے ہے:

فَاَقْبَلُوْۤا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ ۔ تو جلدی سے مشرکین حضرت ابراہیم کی طرف لپکے۔

اور حضرت خلیل سے کہنے لگے ہم تو ان کی پوجا کرتے ہیں آپ نے انہیں پارہ پارہ کر دیا تو آپ نے انہیں دلیل عقلی سے جواب دیا اور فرمایا جس کا ذکر اگلی آیت میں ہے:

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ۔

فرمایا ابراہیم نے کیا انہیں پوجتے ہو جنہیں تم نے اپنے ہاتھوں سے تراشا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا فرمایا اور تمہارے عمل پیدا کئے۔

تو جو تمہارا اور تمہارے اعمال کا خالق ہے وہی مستحق عبادت ہے نہ کہ یہ ہاتھ کے گھڑے بت تو وہ اس پر لاجواب ہو کر جھنجھلا گئے اور تجویز کیا کہ ان کے دلائل کا تو جواب دے سکتے نہیں لہٰذا ان کے ہلاک کرنے کو ایک عمارت بناؤ اور اس میں آگ دہکا کر انہیں اس میں ڈال دو چنانچہ ارشاد ہے کہ انہوں نے آپس میں کہا:

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ ۔

بولے ابراہیم کے لئے ایک عمارت چنو پھر اس میں بھڑکتی آگ جھکاؤ اور ابراہیم کو اس میں ڈال دو۔

چنانچہ تیس گز لمبی بیس گز چوڑی چاردیواری چن کر اس میں لکڑیاں جلائیں اور حضرت خلیل کو اس میں ڈال دیا۔ چنانچہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ارشاد ہے:

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ ۔

تو انہوں نے حضرت خلیل پر داؤ چلانا چاہا تو ہم نے انہیں کو نیچا کر دکھایا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے خلیل جلیل کو اس آگ سے محفوظ وسلامت نکال لیا اور مشرکین ذلیل ہو گئے اب آگے ارشاد ہے:

وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ ۔

اور فرمایا میں جانے والا ہوں اپنے رب کی طرف وہ مجھے راہ دے گا۔

یعنی آپ نے فرمایا کہ میں اس دارالکفر سے جہاں نمرودی خدائی ہے، ہجرت کر کے وہاں جاؤں گا جہاں میرا رب جانے کا حکم فرمائے گا۔

چنانچہ آپ بحکم الٰہی سرزمین شام میں ارض مقدسہ پر تشریف لے آئے اور یہاں آپ نے اپنے رب سے دعا فرمائی جس کا ذکر آئندہ آیتوں میں ہے۔ حیث قال۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ۔

الٰہی! مجھے اولاد صالح عطا فرما تو ہم نے اسے بشارت دی ایک حلیم وعقل مند فرزند کی۔

یعنی حضرت اسماعیل ذبیح علیہ السلام کی ولادت کا مژدہ دیا۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ ۔

تو جب اسماعیل حضرت ابراہیم کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہو گئے تو ابراہیم نے فرمایا اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں اب بتا کہ تیری کیا رائے ہے۔

یہاں یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ حضرت خلیل اللہ کے نبی تھے اور نبی کا خواب حق ہوتا ہے اور ان کے افعال بحکم الٰہی ہوتے ہیں اور فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى فرمانا محض دفع وحشت کے لئے تھا تاکہ آپ حکم الٰہی پر بہ رضا ورغبت آمادہ ہوں اور متوحش نہ ہوں۔ چنانچہ آپ نے حکم الٰہی سنتے ہی جواب میں عرض کیا:

قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ۔

اسماعیل نے جواب دیا کہ ابا جان! جس کا آپ کو حکم ہوا ہے وہ کیجئے خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے۔

چنانچہ یہ واقعہ مقام منیٰ میں ہوا اور حضرت خلیل نے رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے اپنے فرزند ارجمند کے حلقوم پر چھری چلادی اور قدرت الٰہی نے اس چھری کو کاٹنے سے روک دیا آپ نے چھری کو حکم دیا کہ تیرا کام کاٹنے کا ہے یہاں کیوں نہیں کاٹتی۔ چھری نے زبان حال سے عرض کیا: اَلْخَلِيْلُ يَاْمُرُنِيْ بِالْقَطْعِ وَالْجَلِيْلُ يَنْهَانِيْ۔ خلیل تو کاٹنے کا حکم دے رہے ہیں اور رب جلیل منع فرما رہا ہے مختصر یہ کہ آپ بغیر ذبح صحیح وسلامت رہے جس کا اجمالاً ذکر آگے ہو رہا ہے۔

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ ۚ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ ۙ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ۖ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو جب دونوں جھک گئے ہمارے حکم پر اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا تو ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! بے شک تیرا خواب سچا ہو گیا ہم ایسے ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک یہ کھلا اور روشن امتحان تھا اور ہم نے اس کے فدیہ میں ایک بڑا ذبیحہ دے کر اسے بچا لیا اور ہم نے یہ سنت پچھلوں میں باقی رکھی سلام ہے ابراہیم پر ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے ایمان والے بندوں میں ہے۔

باری تعالیٰ عزاسمہ کے حکم کی تعمیل میں جب حضرت خلیل جھک گئے اور ذبح کرنے کے لئے چھری چلا دی یہ منظر خونی ایسا ہیبت ناک تھا کہ ملاء اعلیٰ میں کھلبلی تھی حوران بہشتی جنت کے جھروکوں سے کلیجہ تھامے اس واقعۂ بے نیازی کا مشاہدہ کر رہی تھی کہ یک لخت ندا آئی کہ ابراہیم تم پر تعمیل کا فریضہ تھا وہ تم نے پورا کر دیا اب یہ ہماری رحمت ہے کہ چھری کی دھار رک گئی اس لئے کہ مؤثر حقیقی ہماری ذات ہے نہ کہ اشیاء ہر شے میں اثر ہم نے رکھا ہے لیکن اس اثر سے مؤثر ہونا یہ ہمارے قبضہ میں ہے ہمیں اس امتحان سے دنیا کو دکھانا تھا کہ خلیل وہی ہو سکتا ہے جو ہمارے حکم کے آگے اس طرح جھکے ہم اسے تاج خلت سے نواز کر اس طرح بچا بھی لیتے ہیں اور اس سنت کو پچھلوں میں باقی رکھنے کے لئے جنت سے بکری بھیج کر ذبح بھی کرا دیتے ہیں۔ یہی اصل ہے عیدالاضحیٰ میں قربانی دینے کی۔

اس میں اختلاف ہے کہ یہ واقعہ حضرت اسمٰعیل ذبیح علیہ السلام کے ساتھ ہوا یا حضرت اسحاق علیہ السلام کے ساتھ۔ لیکن قوت دلائل سے یہی ثابت ہے کہ یہ واقعہ حضرت ذبیح اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ ہی ہوا۔ اور اس واقعہ کے بعد حضرت اسحٰق علیہ السلام کی خوشخبری ملی جیسا کہ آیت کریمہ سے بھی واضح ہو رہا ہے چنانچہ ارشاد ہے:

وَبَشَّرۡنٰهُ بِاِسۡحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكۡنَا عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اِسۡحٰقَ ؕ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحۡسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ مُبِيۡنٌ ﴿۱۱۳﴾ ۔

اور خوشخبری دی ہم نے اسحاق کی جو غیبی خبریں دینے والا صالحوں میں سے ہے اور برکت اتاری ہم نے اس پر اور اسحاق پر اور ان دونوں کی اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا اور کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے۔

آیہ کریمہ کے ابتدائی مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت اسماعیل ذبیح علیہ السلام ہی ہیں اور حضرت اسحاق علیہ السلام ان کے بعد ہیں۔

اور برکت سے مراد دینی اور دنیوی عام ہے اور ظاہر برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں کثرت فرمائی اور نسل اسحاق علیہ السلام سے بہت سے انبیاء کرام ہوئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک یہ نسل رہی۔ محسن سے مراد مؤمن ہے اور ظالم سے مراد کافر ہے۔ اس سے یہ امر واضح ہو گیا کہ کسی باپ کے ذی فضیلت ہونے سے اس کی اولاد کا ویسا ہی ہونا ضروری نہیں۔

پسر نوح بابداں بہ نشست خاندان بنوتش گمشد

یہ شان الٰہی ہے کہ نیک سے بد اور بد سے نیک پیدا فرماتا ہے اور کبھی بد سے بد ہی بناتا ہے اس سے آبا کے لئے عیب نہیں نہ اولاد کے نیک ہونے سے برے آبا کو کوئی فضیلت ملتی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

## بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع - سورۃ الصافات - پ ۲۳

| | |
|---|---|
| وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ | اور بے شک ہم نے احسان فرمایا موسیٰ اور ہارون پر |
| وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ | اور ان کی قوم کو ہم نے کرب عظیم سے نجات دی |
| وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ | اور ہم نے ان کی مدد کی تو وہی غالب ہوئے |
| وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ | اور ہم نے ان دونوں کو کتاب روشن عطا کی |
| وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ | اور انہیں ہم نے سیدھی راہ دکھائی |
| وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ | اور باقی رکھی ان کی تعریف پچھلوں میں |
| سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ | سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر |
| اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ | بے شک ہم ایسے ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو |
| اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ | بے شک وہ دونوں ہمارے بندے مومن ہیں |
| وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ | اور بے شک الیاس پیغمبروں سے ہیں |
| اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ | جب انہوں نے کہا اپنی قوم سے کیا تم ڈرتے نہیں |
| اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ | کیا پوجتے ہو تم بعل کو اور چھوڑتے ہو سب سے اچھے پیدا کرنے والے کو |
| اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ | اور اللہ ہے تمہارا رب اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا |
| فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ | تو انہوں نے جھٹلایا انہیں وہ ضرور پکڑے جائیں گے |
| اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ | مگر اللہ کے مخصوص بندے |
| وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ | اور ہم نے چھوڑی ان کی تعریف پچھلوں میں |
| سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ | سلام ہے الیاس پر |
| اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ | ہم ایسے ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو |
| اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ | بے شک وہ ہمارے مومن بندوں سے ہے |
| وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ | اور بے شک لوط ہمارے رسولوں سے ہے |
| اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ | جب ہم نے اسے نجات دی اور اس کے گھر والوں کو سب کو |
| اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ | مگر ایک بڑھیا پیچھے رہ جانے والی |
| ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ | پھر باقیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا |
| وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ | اور بے شک تم ان پر گزرتے ہو صبح |
| وَبِالَّيْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ | اور شام کیا تمہیں عقل نہیں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

## حل لغات چوتھا رکوع - سورۃ الصافات - پ ۲۳

وَ۔ اور لَقَدْ۔ بے شک مَنَنَّا۔ ہم نے احسان کیا عَلٰی۔ اوپر

مُوْسٰی۔ موسیٰ وَ۔ اور هٰرُوْنَ۔ ہارون کے وَ۔ اور

نَجَّيْنٰهُمَا۔ نجات دی ہم نے ان کو وَ۔ اور قَوْمَهُمَا۔ ان کی قوم کو

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ۔ بڑی مصیبت سے وَ۔ اور نَصَرْنٰهُمْ۔ ہم نے ان کی مدد کی

فَكَانُوْا۔ تو ہوئے هُمُ۔ وہی الْغٰلِبِيْنَ۔ غالب وَ۔ اور

اٰتَيْنٰهُمَا۔ دی ہم نے ان کو الْكِتٰبَ۔ کتاب الْمُسْتَبِيْنَ۔ روشن وَ۔ اور

هَدَيْنٰهُمَا۔ دکھائی ہم نے ان کو الصِّرَاطَ۔ راہ الْمُسْتَقِيْمَ۔ سیدھی

وَ۔ اور تَرَكْنَا۔ چھوڑا ہم نے عَلَيْهِمَا۔ ان پر فِي۔ بیچ

الْاٰخِرِيْنَ۔ پچھلوں کے سَلٰمٌ۔ سلام ہو عَلٰی۔ اوپر مُوْسٰی۔ موسیٰ

وَ۔ اور هٰرُوْنَ۔ ہارون کے اِنَّا۔ بے شک ہم كَذٰلِكَ۔ اسی طرح

نَجْزِي۔ بدلہ دیتے ہیں الْمُحْسِنِيْنَ۔ نیکوں کو اِنَّهُمَا۔ بے شک وہ دونوں مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ۔

ہمارے مومن بندوں سے ہیں وَ۔ اور اِنَّ۔ بے شک اِلْيَاسَ۔ الیاس

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ پیغمبروں سے ہیں اِذْ۔ جب قَالَ۔ کہا

لِقَوْمِهٖ۔ اپنی قوم کو اَ۔ کیا لَا۔ نہیں تَتَّقُوْنَ۔ ڈرتے تم

اَ۔ کیا تَدْعُوْنَ۔ پکارتے ہو بَعْلًا۔ بعل کو وَّ۔ اور

تَذَرُوْنَ۔ چھوڑتے ہو اَحْسَنَ۔ بہترین الْخَالِقِيْنَ۔ پیدا کرنے والے کو

اللّٰهَ۔ اللہ کو جو رَبَّكُمْ۔ رب ہے تمہارا وَ۔ اور رَبَّ۔ رب

اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ۔ تمہارے پہلے باپ دادا کا فَكَذَّبُوْهُ۔ تو انہوں نے جھٹلایا اس کو فَاِنَّهُمْ۔ تو وہی ہوئے

لَمُحْضَرُوْنَ۔ حاضر کئے گئے اِلَّا۔ مگر عِبَادَ۔ بندے اللّٰهِ۔ اللہ کے

الْمُخْلَصِيْنَ۔ مخلص وَ۔ اور تَرَكْنَا۔ چھوڑا ہم نے عَلَيْهِ۔ اس پر

فِي۔ بیچ الْاٰخِرِيْنَ۔ پچھلوں کے سَلٰمٌ۔ سلام ہو عَلٰٓى۔ اوپر

اِلْ يَاسِيْنَ۔ الیاس کے اِنَّا۔ بے شک ہم كَذٰلِكَ۔ اسی طرح نَجْزِي۔ بدلہ دیتے ہیں

الْمُحْسِنِيْنَ۔ نیکوں کو اِنَّهٗ۔ بے شک وہ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ۔ ہمارے مومن بندوں سے تھا

وَ۔ اور اِنَّ۔ بے شک لُوْطًا۔ لوط لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ پیغمبروں

سے تھا اِذْ۔ جب نَجَّيْنٰهُ۔ نجات دی ہم نے اس کو

وَ۔ اور اَهْلَهٗ۔ اس کے گھر والوں کو اَجْمَعِيْنَ۔ سب کو اِلَّا۔ مگر

عَجُوْزًا۔ ایک بڑھیا فِي۔ بیچ الْغٰبِرِيْنَ۔ پچھلوں کے ثُمَّ۔ پھر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| دَمَّرْنَا۔ ہلاک کیا ہم نے | الْاٰخَرِیْنَ۔ دوسروں کو | وَ۔ اور | اِنَّكُمْ۔ بے شک تم |
| لَتَمُرُّوْنَ۔ گزرتے ہو | عَلَیْهِمْ۔ ان پر | مُّصْبِحِیْنَ۔ صبح | وَ۔ اور |
| بِالَّیْلِ۔ شام | اَفَلَا۔ کیا پھر نہیں | تَعْقِلُوْنَ۔ عقل رکھتے تم | |

## خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع - سورۃ الصافات - پ ۲۳

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّیْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَیْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَیْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِمَا فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۲﴾۔

اور بے شک ہم نے احسان فرمایا موسیٰ اور ہارون پر اور انہیں نجات دی اور ان کی قوم کو بڑے کرب سے اور ہم نے مدد کی ان کی تو وہی غالب رہے اور دی ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب اور دکھائی ہم نے ان دونوں کو سیدھی راہ اور باقی رکھی پچھلوں میں ان کی تعریف سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ دونوں ہمارے ایمان والے بندوں سے ہیں۔

احسان فرمانا یہ ہے کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو نبوت و رسالت عنایت فرمائی اور فرعون کے مظالم سے انہیں اور بنی اسرائیل کو قبطیوں کے مظالم سے نجات دلا کر انہیں یعنی قوم سبط کو قوم قبط پر غالب فرمایا اور ان کیلئے کتاب روشن یعنی توریت عطا فرمائی جس میں بیان بلیغ کے ساتھ حدود و احکام وغیرہ موجود ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام ہے اور وہ نیکوں کو ایسا ہی صلہ دیتا ہے اور فرمایا کہ یہ موسیٰ اور ہارون ہمارے مومن بندوں سے ہیں۔ اس کے بعد حضرت الیاس علیہ السلام کی منقبت بیان کی اور ارشاد ہوا:

وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾۔

اور بے شک الیاس پیغمبروں سے ہے جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔

حضرت الیاس علیہ السلام بعلبک اور اس کے نواح کے لوگوں کی طرف مبعوث تھے اس قوم کا ایک بت تھا جس کا نام بعل تھا جو سونے کا تھا یہ بیس گز لمبا تھا اس کے چار منہ تھے ان کی نظر میں یہ بت واجب التعظیم تھا جہاں اس بت کو رکھا تھا اسے بک کہتے تھے اور اپنے بت کی نسبت سے اسے بعلبک کہنے لگے بعلبک بلاد شام میں ہے تو حضرت الیاس علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم بعل کو پوجتے ہوئے اس خدا سے نہیں ڈرتے جس کی صفت ہے واحد قہار الہ غفار۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾۔

کیا تم بعل کی پوجا کرتے ہو اور سب سے اچھے خالق کو چھوڑتے ہو جو اللہ تمہارا رب اور تمہارے پہلے باپ دادا کا رب ہے تو انہوں نے آپ کی نصیحت قبول نہ کی اور۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾۔

آپ کو جھٹلایا تو وہ یقیناً پکڑے آئیں گے مگر اللہ کے مخلص بندے اور ہم نے ان کی تعریف پچھلوں میں باقی رکھی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سلام ہے الیاس پر۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣١﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾۔

بے شک ہم ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے ایمان والے بندوں میں ہے۔

اس آیت کریمہ میں جہنمیوں کی مذمت اور اپنے صالح بندے حضرت الیاس علیہ السلام کی تعریف فرمائی اس کے بعد حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر فرما کر رکوع ختم کیا۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٣﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣٤﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٣٥﴾۔

اور بے شک لوط ہمارے پیغمبروں میں سے ہے جبکہ ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات دی مگر ایک بڑھیا کہ رہ جانے والوں میں رہی۔

جب حضرت لوط علیہ السلام اور آپ کے گھرانے والوں کو عذاب سے نجات ملی اور باقی سب ہلاک کئے گئے مگر اس بڑھیا کے سوا جو پیچھے رہ گئی تھی۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَبِالَّيْلِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٣٨﴾۔

پھر ان کے دوسروں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور بے شک تم ان پر صبح وشام گزرتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

یعنی جنہیں ہم نے ہلاک کیا انہیں تم اے مکہ والو! اپنے سفروں میں صبح وشام دیکھتے اور ان پر سے گزرتے ہو مگر تمہیں عقل نہیں کہ اس سے عبرت پکڑو۔

## مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع - سورۃ الصافات - پ ۲۳

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١١٤﴾۔ اور بے شک ہم نے احسان فرمایا موسیٰ وہارون علیہما السلام پر۔

اس پر علامہ آلوسی بغدادی فرماتے ہیں کہ وہ احسان یہ تھا کہ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِمَا بِالنُّبُوَّةِ وَ غَيْرِهَا مِنَ الْمَنَافِعِ الدِّيْنِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ۔ ہم نے ان دونوں پر انعام فرمایا نبوت وغیرہ کا منافع دینیہ اور دنیویہ کا۔ دینیہ تو یہ کہ توریت عطا کی ان کے ذریعہ فرعون پر فتح عطا کی اور دنیویہ یہ کہ ان پر من وسلویٰ اتار کر معاش کے تفکرات سے بے نیاز کیا ان کے لئے ایک پتھر سے بارہ چشمے جاری کر دیئے وغیرہ وغیرہ۔

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿١١٥﴾۔ اور انہیں اور ان کی قوم کو کرب عظیم سے نجات دی۔

اور کرب عظیم سے نجات فرعون پر غلبہ دے کر قوم قبط سے عذاب اور ظلم سے نجات دینا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا نام سبط تھا اور فرعون لعین کی قوم کا نام قبط تھا۔

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٦﴾۔ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی تو وہ ان پر یعنی فرعونیوں پر غالب رہے۔

باآنکہ فرعون جابر وظالم تھا اور قوم قبط اس کی وجہ سے اظلم تھی مگر نصرت حق نے انہیں مغلوب کیا اور سبط جو موسیٰ علیہ السلام کی متبع جماعت تھی وہ غالب رہی۔ اور اس کے بعد

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿١١٧﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١١٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ سَلٰمٌ عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٢﴾۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

اور انہیں عطا فرمائی وہ کتاب جو بلیغ البیان اور تفصیل میں مکمل ہے جسے توریت کہتے ہیں اور ہم نے انہیں وہ راہ دکھائی جو موصل الی الحسن والصواب ہے اور تفاصیل شرائع میں اور تفاریع احکام میں کامل ہے اور ان کا ذکر خیر پچھلوں میں ہم نے چھوڑا۔ سلام ہے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام پر ہم بے شک ایسے ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ دونوں ہمارے بندوں میں مکمل ایمان والے ہیں۔

اس کے بعد حضرت الیاس علیہ السلام کی منقبت فرمائی چنانچہ ارشاد ہے:

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ ۔ اور بے شک الیاس رسولوں سے ہے۔

لفظ الیاس کی تحقیق پر علامہ طبری فرماتے ہیں: هُوَ اِلْيَاسُ بْنُ يَاسِيْنَ بْنِ فِنْحَاصِ بْنِ عَيْزَارَ بْنِ هَارُوْنَ اَخِيْ مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَهُوَ اِسْرَائِيْلِيٌّ مِّنْ سِبْطِ هٰرُوْنَ۔ حضرت الیاس یاسین کے بیٹے تھے اور وہ فنحاص کے اور وہ عیزار کے اور وہ ہارون موسیٰ علیہ السلام کے بھائی کے تو یہ سبط ہارون علیہ السلام سے اسرائیلی تھے۔

وَحَكَى الْقُتَيْبِيُّ اَنَّهٗ مِنْ سِبْطِ يُوْشَعَ۔ اور قتیبی کہتے ہیں کہ حضرت الیاس سبط یوشع سے تھے۔

وَحَكَى الطَّبْرَسِيُّ اَنَّهُ ابْنُ عَمِّ الْيَسَعَ وَاَنَّهٗ بُعِثَ بَعْدَ حِزْقِيْلَ۔ طبرسی کہتے ہیں کہ حضرت الیاس حضرت الیسع کے چچا کے بیٹے تھے اور آپ کی بعثت حضرت حزقیل کے بعد ہوئی۔

اور عجائب کرمانی میں ہے: اِنَّهٗ ذُوالْكِفْلِ۔ حضرت الیاس ہی ذوالکفل ہیں۔

وَعَنْ وَهْبٍ اَنَّهٗ عُمِّرَ كَمَا عُمِّرَ الْخَضِرُ وَيَبْقٰى اِلٰى فَنَاءِ الدُّنْيَا۔ وہب فرماتے ہیں کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام کی طرح عمر ابدی میں ہیں اور فناء دنیا تک آپ دنیا میں رہیں گے۔

وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ مُوَكَّلٌ بِالْفَيَافِيْ وَالْخَضِرُ بِالْبِحَارِ وَالْجَزَائِرِ وَاَنَّهُمَا يَجْتَمِعَانِ بِالْمَوْسِمِ فِيْ كُلِّ عَامٍ۔ آپ فیافی پر موکل ہیں اور حضرت خضر دریا اور جزائر پر اور یہ دونوں ایک خاص موقع پر ہر سال میں جمع ہوتے ہیں۔

فیافی۔ فیف کی جمع ہے۔ افیاف اور فیوف وغیرہ بھی اس کی جمع ہے۔ منجد میں ہے: اَلْمَفَازَةُ لَا مَاءَ فِيْهَا اَلْمَكَانُ الْمُسْتَوِيْ یعنی وہ میدان جس میں پانی نہ ہو یا میدان چٹیل۔

اور ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کا اجتماع بھی ثابت ہے کہ بعض سفروں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے اور ایک دسترخوان پر کھانا بھی تناول فرمایا جو آسمان سے نازل ہوا تھا اس میں روٹی مچھلی اور کرفس تھا اور نماز عصر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ادا کی۔ یہ روایت حاکم انس سے نقل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ۔

اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابن عساکر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ اِنَّ اِلْيَاسَ هُوَ اِدْرِيْسُ الیاس حضرت ادریس ہی ہیں۔

اور یہ وہی ادریس علیہ السلام ہیں جن کی شان میں وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا فرمایا گیا یہ وہ ہیں جن کا شجرہ یہ ہے اخنوخ بن یزد بن مہلائیل بن انوش بن قینان بن شیث بن آدم ہے۔

اور بموجب اقوال مورخین نوح علیہ السلام سے پہلے ہوئے ہیں اور مستدرک میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اَنَّ بَيْنَهٗ وَ

بَیْنَ نُوْحٍ اَلْفُ سَنَةٍ۔ آپ میں اور حضرت نوح علیہ السلام میں ہزار سال کا فاصلہ ہے۔

اور الیاس بقول مشہور یاس ہیں جو سبط بنی اسرائیل سے ہیں انہیں حضرت یوشع علیہ السلام نے جب شام فتح کیا تو ایک بستی میں جسے آج بعلبک کہتے ہیں ٹھہرایا۔

اس بستی کا اصلی نام بکہ یا بک تھا۔ آپ نے وہاں کے لوگوں کو تبلیغ توحید فرماتے ہوئے ہدایت کی اور کہا جس کا تذکرہ اجمالاً فرمایا:

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾۔

جب کہا اس نے اپنی قوم سے کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کیا بعل کو پوجتے اور احسن الخالقین اللہ کو چھوڑتے ہو جو تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا رب ہے۔

حضرت الیاس علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ کیا تمہیں عذاب الٰہی کا خوف نہیں تم بعل کو پوجتے اور اس سے اپنی حاجتیں طلب کرتے ہو۔

## بعل کی اصل حقیقت

هُوَ اِسْمُ صَنَمٍ لَّهُمْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ۔ بعل ایک بت کا نام ہے جسے یہ قوم پوجتی تھی جیسا کہ حضرت ضحاک نے کہا۔ اور حسن اور ابن زید نے بھی کہا۔

وَ كَانَ مِنْ ذَهَبٍ طُوْلُهٗ عِشْرُوْنَ ذِرَاعًا وَّلَهٗ اَرْبَعَةُ اَوْجُهٍ فُتِنُوْا بِهٖ وَ عَظَّمُوْهُ حَتّٰى اَخْدَمُوْهُ اَرْبَعَمِائَةٍ سَدَنَةٍ وَ جَعَلُوْهُمْ اَنْبِيَاءَهٗ فَكَانَ الشَّيْطَانُ يَدْخُلُ فِيْ جَوْفِهٖ وَ يَتَكَلَّمُ بِشَرِيْعَتِهِ الضَّلَالَةِ وَ السَّدَنَةُ يَحْفَظُوْنَهَا وَ يُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ۔ بعل سونے کا بت تھا جس کا قد بیس ہاتھ تھا اور اس کے چار چہرے تھے جس میں وہ مبتلا تھے وہ اس کی اس حد تک تعظیم کرتے تھے کہ اس کے چار سو خادم و محافظ تھے اور ان خادموں کو انہوں نے انبیا کا درجہ دے رکھا تھا اور شیطان بعل کے پیٹ میں گھس کر گمراہی کی باتیں تعلیم کرتا اور وہ خادم اس کو یاد رکھتے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

اور عکرمہ اور قتادہ کہتے ہیں: اَلْبَعْلُ الرَّبُّ بِلُغَةِ الْيَمَنِ۔ لغت یمن میں بعل رب کا ہی نام ہے۔ چنانچہ سید المفسرین ابن عباس اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا اَتَدْعُوْنَ رَبًّا مِّمَّنْ اَنْتَ۔ وَ تَذَرُوْنَ اَيْ وَ تَتْرُكُوْنَ عِبَادَتَهٗ تَعَالٰى اَوْ طَلَبَ جَمِيْعِ حَاجَاتِكُمْ مِّنْهُ عَزَّوَجَلَّ۔ یعنی آپ نے فرمایا تم بعل کو پوجتے ہو یعنی اسے رب مانتے ہو اور رب عزوجل کی عبادت اور اس سے اپنی حاجتیں مانگنا ترک کرتے ہو۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾۔

تو انہوں نے تکذیب کی تو وہ ضرور حاضر کئے جائیں گے مگر وہ بندے جو مخلص ہیں اور چھوڑا ہم نے ان کا ذکر پچھلوں میں سلام ہے الیاس پر ہم ایسے ہی نیکوں کو صلہ دیتے ہیں بے شک وہ ہمارے ایمان والے بندے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

# تحقیق اِلْ یَاسِیْنَ

اِلْ یَاسِیْنَ۔ لغۃً یاس سے ہے جو عربی میں مستعمل ہے۔

اور صاحب کشاف کی تحقیق یہ ہے کہ لَعَلَّ لِزِیَادَۃِ الْیَآءِ وَالنُّوْنِ بِمَعْنًی فِیْ لُغَۃِ السُّرْیَانِیَّۃِ اس باب میں سیناء اور سنین ہے یہ تصریح ابن حاجب نے شرح مفصل میں کی۔

اور نافع اور ابن عامر اور یعقوب اور زید بن علی نے آل یاسین بالاضافۃ پڑھا اور فرمایا: وَیُحْمَلُ الْاٰلُ عَلَی الْیَاسَ وَفِی الْکِنَایَۃِ عَنْہُ تَفْخِیْمٌ لَّہٗ کَمَا فِیْ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا فِیْ رُوْحِ الْمَعَانِیْ۔

وَقِیْلَ یَاسِیْنُ فِیْھَا اِسْمُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاٰلُ یَاسِیْنَ اٰلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اس پر ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردویہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں: اِنَّہٗ قَالَ فِیْ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ نَحْنُ اٰلُ مُحَمَّدٍ اٰلُ یَاسِیْنَ وَھُوَ ظَاھِرٌ فِیْ جَعْلِ یَاسِیْنَ اِسْمًا لَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

وَقِیْلَ ھُوَ اِسْمٌ لِلسُّوْرَۃِ الْمَعْرُوْفَۃِ۔

وَقِیْلَ اِسْمٌ لِلْقُرْاٰنِ وَاٰلُ یٰسِیْنَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ الْمُحَمَّدِیَّۃُ اَوْ خَوَاصُّھَا۔

یہ تمام اقوال بیان فرما کر آلوسی فرماتے ہیں: وَلَا یَخْفٰی عَلَیْکَ اَنَّ السِّیَاقَ وَالسَّبَاقَ یَابِیَانِ اَکْثَرَ ھٰذِہِ الْاَقْوَالِ۔
اور مخفی نہ رہنا چاہیے کہ سیاق و سباق اس کا انکار کرتے ہیں اور اس کے خلاف ان اقوال سے زیادہ قول آئے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ

آل یاسین کسی نے تسلیم نہیں کیا اس لئے کہ سیاق میں وَ اِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ آ چکا ہے اور لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ فرما کر ان کی رسالت کی تصدیق بھی فرما دی گئی ہے۔

اور آل یاسین اہل بیت اطہار کو نبی رسول کسی نے نہیں مانا اس لئے کہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت خاص ہے۔

اور جب نبوت و رسالت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کر دی گئی تو الیاس سے آل یاسین قرار دے کر انہیں لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ کہنا خلاف جمہور اور خلاف مقتضاء نص ہوگا۔ لہٰذا

سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ۔ سے جو سلام ملتا ہے وہ بالخصوص حضرت الیاس علیہ السلام کے لئے ہی ہے اس کے بعد حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر ہے:

وَ اِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّیْنٰہُ وَ اَھْلَہٗٓ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ اِنَّکُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْھِمْ مُّصْبِحِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ بِالَّیْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾۔

اور بے شک لوط ہمارے رسولوں سے ہے جب ہم نے اسے اور اس کے اہل کو بچا لیا سب کو سوا ایک بڑھیا کے جو پچھلوں میں رہ گئی تھی پھر سب کو ہلاک کر دیا ہم نے اور اے اہل مکہ! تم ان پر سے صبح و شام ملک شام کا سفر کرتے ہوئے شہر سدوم سے گزرتے ہو تو کیا تمہیں شعور و عقل نہیں۔

یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم شہر سدوم میں آباد تھی یہ شہر ملک شام کا سفر کرتے وقت اہل مکہ کی راہ میں پڑتا وہ صبح و شام سفر

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کرتے ہوئے اس شہر کے کھنڈروں اور ان کی تباہی کو دیکھتے اور عبرت نہیں پکڑتے۔ قوم لوط کے عذاب اور تباہی کا مفصل تذکرہ سورۃ شعرا میں گزر چکا ہے مَنْ شَاءَ فَلْيَنْظُرْ۔

## بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع۔ سورۃ الصافات۔ پ ۲۳

| | |
|---|---|
| وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾ | اور بے شک یونس پیغمبروں سے ہے |
| اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾ | جب کہ وہ بھری کشتی کی طرف نکلا |
| فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾ | تو قرعہ اندازی میں وہی دھکیلے ہوؤں میں ہوا |
| فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾ | تو اسے نگل لیا مچھلی نے اور وہ اپنے کو ملامت کرتا تھا |
| فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾ | تو اگر نہ ہوتا وہ تسبیح کرنے والا |
| لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾ | تو ضرور ٹھہرتا اس کے پیٹ میں قیامت کے دن تک |
| فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ | تو ہم نے اسے ڈال دیا میدان پر اور وہ بیمار تھا |
| وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾ | اور اگائی ہم نے اس پر کدو کی بیل |
| وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾ | اور بھیجا ہم نے اس کو لاکھ آدمیوں کی طرف بلکہ اس سے زیادہ |
| فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾ | تو وہ ایمان لے آئے تو ہم نے انہیں ایک مدت تک بسنے دیا |
| فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾ | تو پوچھے ان سے کیا تمہارے رب کے لئے بیٹیاں ہیں اور ان کے لئے بیٹے |
| اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ | یا بنایا ہم نے ملائکہ کو عورتوں میں اور وہ موجود تھے |
| اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٥١﴾ | خبردار رہو وہ بے شک اپنے بہتان سے یہ کہہ رہے ہیں |
| وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٥٢﴾ | کہ اللہ کی اولاد ہے اور بے شک وہ جھوٹے ہیں |
| اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾ | کیا اس نے بیٹیاں پسند کیں بیٹوں پر |
| مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿١٥٤﴾ | تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے ایسے حکم لگاتے ہو |
| اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٥﴾ | تو کیا نصیحت نہیں پکڑتے |
| اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥٦﴾ | کیا تمہارے لئے کوئی روشن سند ہے |
| فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٥٧﴾ | تو اپنی کتاب لاؤ اگر ہو تم سچے |
| وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ | اور انہوں نے اس کے اور جنوں کے درمیان رشتہ ٹھہرایا اور جن جانتے ہیں کہ وہ ضرور حاضر کئے جائیں گے |
| سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٥٩﴾ | پاکی ہے اللہ کے لئے ان صفتوں سے جو وہ کرتے ہیں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝١٦٠

مگر اللہ کے مخلص بندے

فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۙ ۝١٦١

تو تم اور جو کچھ تم پوجتے ہو

مَآ أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۙ ۝١٦٢

نہیں تم اس کے خلاف بھڑکانے والے

إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ۝١٦٣

مگر وہی جو بھڑکتی آگ میں جانے والا ہے

وَمَا مِنَّآ إِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۙ ۝١٦٤

اور (فرشتوں نے کہا) نہیں ہم میں مگر اس کا ایک مقام معلوم ہے

وَّإِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۚ ۝١٦٥

اور بے شک ہم پر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں

وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝١٦٦

اور ہم بے شک اس کی تسبیح کرنے والے ہیں

وَإِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۙ ۝١٦٧

اور بے شک وہ کہتے ہیں

لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ ۙ ۝١٦٨

اگر ہمارے پاس نصیحت ہوتی پہلوں کی

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝١٦٩

تو ضرور ہوتے ہم مخلص بندے اللہ کے

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝١٧٠

تو کفر کیا انہوں نے اس کے ساتھ تو عنقریب وہ جان لیں گے

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۚ ۝١٧١

اور بے شک ہمارا فرمان سبقت کر چکا ہے ہمارے بندوں بھیجے ہوؤں کے لئے

إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۖ ۝١٧٢

بے شک وہ مدد کئے ہوئے ہیں

وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝١٧٣

اور بے شک ہمارا ہی لشکر غالب رہے گا

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۙ ۝١٧٤

تو پھیر لو ان سے اپنا منہ ایک مدت کے لئے

وَّأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝١٧٥

اور انہیں دیکھتے رہو تو وہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝١٧٦

تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں

فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝١٧٧

تو جب اترے گا ان کے میدان پر تو بری ہو گی صبح ڈرائے گیوں کی

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۙ ۝١٧٨

اور منہ پھیر لو ایک وقت تک ان سے

وَّأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝١٧٩

اور انتظار کرو وہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۚ ۝١٨٠

پاکی ہے تیرے رب عزت والے کو ان کی باتوں سے

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۚ ۝١٨١

اور سلام ہے پیغمبروں پر

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٨٢ ع

اور سب تعریفیں اللہ کے لئے جو رب العالمین ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## حل لغات پانچواں رکوع۔سورۃ الصافات۔پ ۲۳

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | اِنَّ۔بے شک | یُوْنُسَ۔یونس ہیں | لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔پیغمبروں |
| سے | اِذْ۔جب | اَبَقَ۔گیا | اِلَی۔طرف |
| الْفُلْكِ۔کشتی | الْمَشْحُوْنِ۔بھری ہوئی کے | فَسَاهَمَ۔تو قرعہ ڈالا | فَكَانَ۔تو ہو گیا |
| مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ۔دھکیلے ہوؤں سے | | فَالْتَقَمَهُ۔تو نگل گئی اسے | الْحُوْتُ۔مچھلی |
| وَ۔اور | هُوَ۔وہ تھا | مُلِیْمٌ۔ملامت کیا گیا | فَلَوْ۔پھر اگر |
| لَآ۔نہ | اَنَّهٗ۔ہوتا | كَانَ۔وہ | مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ۔تسبیح کرنے |
| والوں سے | لَلَبِثَ۔تو ٹھہرتا | فِیْ۔بیچ | بَطْنِهٖۤ۔اس کے پیٹ کے |
| اِلٰی۔تک | یَوْمِ۔اس دن کے کہ | یُبْعَثُوْنَ۔اٹھائے جائیں | فَنَبَذْنٰهُ۔تو ڈال دیا ہم |
| نے اس کو | بِالْعَرَآءِ۔میدان میں | وَ۔اور | هُوَ۔وہ |
| سَقِیْمٌ۔بیمار تھا | وَ۔اور | اَنْۢبَتْنَا۔اگایا ہم نے | عَلَیْهِ۔اس پر |
| شَجَرَةً۔درخت | مِّنْ یَّقْطِیْنٍ۔کدو کا | وَ۔اور | اَرْسَلْنٰهُ۔بھیجا ہم نے اس کو |
| اِلٰی۔طرف | مِائَةِ اَلْفٍ۔ایک لاکھ کے | اَوْ۔یا | یَزِیْدُوْنَ۔وہ زیادہ تھے |
| فَاٰمَنُوْا۔تو ایمان لائے | فَمَتَّعْنٰهُمْ۔تو ہم نے ان کو فائدہ دیا | | اِلٰی۔طرف |
| حِیْنٍ۔ایک وقت کے | فَاسْتَفْتِهِمْ۔تو پوچھ ان سے | اَ۔کیا | لِرَبِّكَ۔تیرے رب کے لئے |
| الْبَنَاتُ۔بیٹیاں ہیں | وَ۔اور | لَهُمُ۔ان کے لئے | الْبَنُوْنَ۔بیٹے |
| اَمْ۔یا | خَلَقْنَا۔پیدا کیا ہم نے | الْمَلٰٓئِكَةَ۔فرشتوں کو | اِنَاثًا۔عورتیں |
| وَّ۔اور | هُمْ۔وہ | شٰهِدُوْنَ۔موجود تھے | اَلَآ۔خبردار |
| اِنَّهُمْ۔بے شک وہ | مِّنْ اِفْكِهِمْ۔اپنے بہتان سے | | لَیَقُوْلُوْنَ۔کہتے ہیں |
| وَلَدَ۔اولاد جنی | اللّٰهُ۔اللہ نے | وَ۔اور | اِنَّهُمْ۔بے شک وہ |
| لَكٰذِبُوْنَ۔جھوٹے ہیں | اَصْطَفَى۔کیا پسند کیا اس نے | الْبَنَاتِ۔بیٹیوں کو | عَلَى۔اوپر |
| الْبَنِیْنَ۔بیٹوں کے | مَا۔کیا ہے | لَكُمْ۔تم کو | كَیْفَ۔کیسے |
| تَحْكُمُوْنَ۔فیصلے کرتے ہو | اَفَلَا۔کیا نہیں | تَذَكَّرُوْنَ۔نصیحت پکڑتے | اَمْ۔یا |
| لَكُمْ۔تمہارے پاس | سُلْطٰنٌ۔دلیل ہے | مُّبِیْنٌ۔روشن | فَاْتُوْا۔تو لاؤ |
| بِكِتٰبِكُمْ۔اپنی کتاب | اِنْ۔اگر | كُنْتُمْ۔ہو تم | صٰدِقِیْنَ۔سچے |
| وَ۔اور | جَعَلُوْا۔بنایا انہوں نے | بَیْنَهٗ۔اس کے درمیان | وَ۔اور |
| بَیْنَ۔درمیان | الْجِنَّةِ۔جنوں کے | نَسَبًا۔نسب | وَ۔اور |
| لَقَدْ۔بے شک | عَلِمَتِ۔جان لیا | الْجِنَّةُ۔جنوں نے | اِنَّهُمْ۔کہ وہ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لَمُحْضَرُوْنَ۔حاضر کئے جائیں گے سُبْحٰنَ۔پاک ہے اللّٰهِ۔اللہ

عَمَّا۔اس سے جو يَصِفُوْنَ۔وہ بیان کرتے ہیں اِلَّا۔مگر عِبَادَ۔بندے

اللّٰهِ۔اللہ کے الْمُخْلَصِيْنَ۔خالص فَاِنَّكُمْ۔توتم وَ۔اور

مَا۔جس کی تَعْبُدُوْنَ۔تم پوجا کرتے ہو مَآ۔نہیں اَنْتُمْ۔تم

عَلَيْهِ۔اس کو بِفٰتِنِيْنَ۔گمراہ کرنے والے اِلَّا۔مگر مَنْ۔اسے کہ

هُوَ۔وہ صَالِ۔داخل ہونے والا ہے الْجَحِيْمِ۔جہنم میں وَ۔اور

مَا۔نہیں مِنَّآ۔کوئی ہم سے اِلَّا۔مگر لَهٗ۔اس کے لئے

مَقَامٌ۔مقام ہے مَّعْلُوْمٌ۔مقرر وَّ۔اور اِنَّا۔بے شک

لَنَحْنُ۔ہم الصَّآفُّوْنَ۔صف باندھے ہیں وَ۔اور

اِنَّا۔بے شک لَنَحْنُ۔ہم الْمُسَبِّحُوْنَ۔تسبیح کرنے والے ہیں

وَ۔اور اِنْ۔بے شک كَانُوْا۔تھے لَيَقُوْلُوْنَ۔کہتے

لَوْ۔اگر اَنَّ۔بے شک عِنْدَنَا۔ہمارے پاس ہوتا ذِكْرًا۔ذکر

مِّنَ۔بیچ الْاَوَّلِيْنَ۔پہلوں کا لَكُنَّا۔تو ہوتے ہم عِبَادَ۔بندے

اللّٰهِ۔اللہ کے الْمُخْلَصِيْنَ۔خالص فَكَفَرُوْا۔تو کفر کیا انہوں نے بِهٖ۔اس کے ساتھ

فَسَوْفَ۔تو جلدی يَعْلَمُوْنَ۔جانیں گے وَ۔اور لَقَدْ۔بے شک

سَبَقَتْ۔گزر چکی كَلِمَتُنَا۔ہماری بات لِعِبَادِ۔واسطے بندوں نَا۔ہمارے

الْمُرْسَلِيْنَ۔پیغمبروں کے اِنَّهُمْ۔بے شک وہ لَهُمُ۔وہی ہیں الْمَنْصُوْرُوْنَ۔مدد دیئے گئے

وَ۔اور اِنَّ۔بے شک جُنْدَنَا۔ہمارا لشکر لَهُمُ۔وہی ہیں

الْغٰلِبُوْنَ۔غالب فَتَوَلَّ۔تو منہ پھیر عَنْهُمْ۔ان سے حَتّٰى۔ایک

حِيْنٍ۔وقت تک وَّ۔اور اَبْصِرْ۔دیکھ هُمْ۔ان کو

فَسَوْفَ۔تو جلدی يُبْصِرُوْنَ۔دیکھیں گے وہ اَ۔کیا فَبِعَذَابِنَا۔ہمارے عذاب کی

يَسْتَعْجِلُوْنَ۔جلدی کرتے ہیں فَاِذَا۔تو جب نَزَلَ۔اترے گا

بِسَاحَتِهِمْ۔ان کے میدان میں فَسَآءَ۔تو بری ہوگی صَبَاحُ۔صبح

الْمُنْذَرِيْنَ۔ڈرائے ہوؤں کی وَ۔اور تَوَلَّ۔منہ پھیر

عَنْهُمْ۔ان سے حَتّٰى۔ایک حِيْنٍ۔وقت تک وَّ۔اور

اَبْصِرْ۔دیکھ فَسَوْفَ۔جلدی يُبْصِرُوْنَ۔دیکھیں گے وہ بھی

سُبْحٰنَ۔پاک ہے رَبِّكَ۔تیرا رب رَبِّ۔رب الْعِزَّةِ۔عزت کا

عَمَّا۔اس سے جو يَصِفُوْنَ۔وہ بیان کرتے ہیں وَ۔اور سَلٰمٌ۔سلام ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَى ۔اوپر الْمُرْسَلِيْنَ ۔پیغمبروں کے وَ ۔اور الْحَمْدُ ۔سب تعریف
لِلّٰهِ ۔اللہ کو ہے جو رَبِّ ۔رب ہے الْعٰلَمِيْنَ ۔سب جہانوں کا

## خلاصہ تفسیر اردو پانچواں رکوع۔سورۃ الصافات۔پ ۲۳

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ ۔اور بے شک یونس ہمارے پیغمبروں میں سے ہیں۔

اس رکوع میں حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ مذکور ہے چنانچہ ارشاد ہے:

اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ جبکہ وہ کشتی کی طرف نکلا جو بھری ہوئی تھی۔

اس کے متعلق سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما اور وہب فرماتے ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو ہدایت پر آتے نہ دیکھا تو انہیں عذاب کی خبر دی لیکن عذاب میں تاخیر ہوئی تو آپ قوم سے پوشیدہ طور پر نکل گئے اور دریائی سفر کا عزم کر لیا اور کشتی میں سوار ہو گئے راستہ میں کشتی درمیان دریا ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہر جانے کا سبب معلوم نہ ہوا تو ملاح کہنے لگے کشتی بلا وجہ نہیں ٹھہری ہے ہمارے اندر کوئی ایسا غلام ہے جو اپنے مولا سے بھاگ کر سوار ہوا ہے چنانچہ فَسَاهَمَ۔یعنی قرعہ اندازی کی گئی تو قرعہ میں آپ کا نام آیا۔

آپ نے فرمایا تمہارا سہم یعنی قرعہ صحیح ہے میں ہی وہ غلام ہوں جو اپنے مولا سے بھاگ کر آیا ہوں مختصر یہ کہ آپ پانی میں ڈال دیئے گئے کہ ملاحوں میں یہ دستور تھا کہ بھاگا ہوا غلام دریا میں جب تک نہ ڈال دیا جائے کشتی پانی میں چلتی ہی نہ تھی۔

اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾۔

جب وہ چلے طرف ایک بھری ہوئی کشتی کے تو قرعہ ڈالا گیا تو وہ دھکیلے ہوئے تھے۔

یہ تذکرہ سابقہ ذکر سے ملحق ہے دحض عربی میں دھکیلنے کو کہتے ہیں اس میں اشارہ ہے آپ کو کشتی سے پانی میں ڈال دینے کا آگے ارشاد ہے:

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ ۔تو اسے نگل لیا مچھلی نے اور یونس اپنے کو ملامت کر رہے تھے۔

کہ میں نے نکلنے میں کیوں جلدی کی اور قوم سے جدا ہونے میں حکم الٰہی کا انتظار نہ کیا۔

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾۔

تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا تو ضرور اس کے پیٹ میں رہتا اس دن تک جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے۔

یعنی اگر حضرت یونس علیہ السلام شکم ماہی میں ذکر الٰہی کرنے والے نہ ہوتے یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ نہ پڑھ رہے ہوتے تو قیامت تک اس مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ ۔تو ہم نے اسے ڈال دیا میدان پر اور وہ بیمار تھے۔

یعنی مچھلی کے پیٹ سے نکال کر اسی روز یا تین روز یا سات روز یا چالیس روز کے بعد باختلاف رواۃ عراء یعنی میدان میں ڈال دیا آپ شکم ماہی کے اندر رہنے سے اس مدت میں نحیف وضعیف ہو چکے تھے اور آپ کی یہ کیفیت ہو گئی تھی جیسے بچہ کی ولادت کے وقت ہوتی ہے آپ کے جسم کی کھال طفل رضیع کی طرح نرم ونازک ہو گئی تھی اسی کو فرمایا: وَهُوَ سَقِيْمٌ۔

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ ۔اور اگا دیا ہم نے ان پر ایک پودا کدو کا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تا کہ آپ پر سایہ کرے اور مکھیوں سے بچائے اس لئے کہ کدو پر مکھی نہیں آتی اور اگر چہ کدو کی بیل ہوتی ہے لیکن حضرت یونس علیہ السلام کی یہ معجزانہ شان تھی کہ آپ کا یہ درخت کدو کی بیل کی بجائے شاخدار پودا بن گیا اور اس کے چوڑے پتوں کے سایہ تلے آپ تشریف فرماتے۔

اور بحکم الٰہی ایک بکری روزانہ آ کر اپنے تھن منہ میں دے کر دودھ دے جاتی تھی حتیٰ کہ جسم مبارک کی جلد مضبوط ہو گئی اور جہاں بال اگنے کی جگہ تھی وہاں بال آ گئے۔ آگے ارشاد ہے:

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِیْنٍ ﴿۱۴۸﴾۔

اور بھیجا ہم نے اسے ایک لاکھ سے زیادہ کی طرف تو وہ ایمان لائے اور ہم نے انہیں ایک مدت تک آباد کیا۔

اس قصہ کو مفصل سورہ انبیا میں چھٹے رکوع کے اندر بیان کی گیا ہے۔

مختصر یہ کہ آپ سرزمین موصل میں قوم نینویٰ کے اندر مبعوث ہوئے ان کی آبادی ایک لاکھ سے زائد تھی اب بھی آپ کو وہیں بھیجا۔ عذاب کا ذکر تو سورہ یونس کے دسویں رکوع میں ہو چکا اور بقیہ قصہ سورہ انبیا میں گزر گیا۔

فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِیْنٍ سے یہ مراد ہے کہ ایمان لانے کے بعد یہ قوم آخر عمر تک آسائش سے آباد رہی۔ اس بیان کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے محبوب! ان منکروں سے اور کفار مکہ سے انکار کی وجہ معلوم فرمائیں چنانچہ ارشاد ہے:

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ ۫ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾۔

تو اے محبوب! ان سے پوچھیے کیا تمہارے رب کے لئے بیٹیاں ہیں اور ان کے لئے بیٹے یا ہم نے ملائکہ کو ان کی موجودگی میں اناث بنایا خبردار رہو بے شک وہ بہتان سے ایسا کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے اور وہ یقیناً کذاب ہیں کیا اس نے بیٹیاں پسند کیں بیٹے چھوڑ کر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا حکم لگاتے ہو تو کیا تم ہدایت نہیں حاصل کرتے۔

قبیلہ جہینہ اور بنی سلمیٰ کا یہ عقیدہ تھا کہ معاذ اللہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔ اس کے رد میں یہ مضمون ہے اور نہایت حسین طرز بیان اختیار فرمایا کہ یہ بے عقل ہمارے لئے بیٹیاں اور اپنے لئے بیٹے قرار دیتے ہیں تو جب ملائکہ پیدا کئے گئے تھے گویا یہ اس وقت موجود تھے ان کی بکواس سے ہوشیار رہو یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ پر اتہام لگا رہے ہیں اور اسی اتہام تراشی میں بک رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شانہ کی اولاد ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ غضب خدا کا اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہیں اور اپنے گمان فاسد میں اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں پسند کرتے ہیں ان کی شعور عقل ہی زائل ہو چکی ہے اور نصیحت اور ہدایت قبول نہیں کرتے اصول بھی یہی ہے کہ ہر چہ برخود نہ پسندی بہ دیگراں مپسند۔ لیکن انہیں پتھر پوجتے پوجتے ہوش ہی نہیں ہے آگے ارشاد ہے:

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۵۷﴾۔

کیا تمہارے لئے کوئی کھلی سند ہے تو لاؤ اپنی سند اگر تم سچے ہو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یعنی تمہارا دعویٰ بے دلیل ہے اور اگر کوئی دلیل تمہارے پاس ہے تو لاؤ مگر ہرگز نہیں لا سکتے مزید برآں یہ کہ مشرکین کے بعض افراد نے یہ بھی بکواس کی تھی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی شادی جنوں میں کی اس سے فرشتے پیدا ہوئے معاذ اللہ اس کے رد میں ارشاد ہے:

وَ جَعَلُوْا بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًاؕ وَ لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَۙ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَۙ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۰﴾ ۔

اور بنایا ان مشرکین نے اللہ اور جنوں کے مابین رشتہ اور یقیناً جن جانتے ہیں کہ وہ ضرور حاضر کئے جائیں گے پاک ہے اللہ تعالیٰ شانہ اس قسم کی باتوں سے مگر اللہ کے چنے ہوئے مخلص بندے۔ وہ ایسے گندے خیالات سے مبرا ہیں یہ عظیم کفر ہے جس کے وہ مرتکب ہو رہے ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

فَاِنَّكُمْ وَ مَا تَعْبُدُوْنَۙ ﴿۱۶۱﴾ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ بِفٰتِنِیْنَۙ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۶۳﴾ ۔

تو تم اے مشرکین مکہ اور وہ بت جنہیں تم پوجتے ہو تم اللہ تعالیٰ کے خلاف بہکا کر فتنے میں ڈال نہیں سکتے۔ یعنی تم اور تمہارے بت اس قابل ہی نہیں کہ مومنین میں یہ فتنہ برپا کر سکیں مگر وہی گمراہ ہوں گے جو جہنم کے کندے ہیں مومنین تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور پاکی بیان کرتے ہیں اور یہ حمد و تسبیح بیان کرنے والے آسمانوں میں بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما اتنے ہیں کہ ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں چنانچہ فرشتوں کا خود بیان موجود ہے جو آگے مذکور ہے:

وَ مَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌۙ ﴿۱۶۴﴾ وَّ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَۚ ﴿۱۶۵﴾ وَ اِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ ۔

اور فرشتوں نے کہا کہ ہم میں ہر ایک کا ایک مقرر و معلوم مقام ہے اور بے شک ہم پر پھیلائے صف بستہ بانتظار حکم کھڑے ہیں اور بے شک ہم اس کی تسبیح میں مصروف ہیں۔

اب کفار مکہ کی بہانہ سازیاں واضح فرمائی جارہی ہیں چنانچہ ارشاد ہے:

وَ اِنْ كَانُوْا لَیَقُوْلُوْنَۙ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَۙ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۹﴾ ۔

اور بے شک کفار مکہ کہتے تھے کہ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی نصیحت ہوتی تو ضرور ہم اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوتے۔

یعنی کفار و مشرکین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کہا کرتے تھے کہ اگر ہمیں ہمارے پہلوں کی کوئی ہدایت یا کتاب ملتی تو ہم ضرور اس کی پیروی کرتے لیکن نہیں ملی اور جب تمام کتابوں سے افضل و اشرف کتاب معجز نظام یعنی قرآن پاک ان میں آیا تو انہوں نے وہ کیا جس کا ذکر آگے ہے:

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ ۔ تو انہوں نے اس کتاب سے کفر کیا تو عنقریب وہ جان لیں گے۔

یعنی ان کے اس کفر کا انجام ان پر واضح ہو جائے گا اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَۚۖ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ۪ ﴿۱۷۲﴾ وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ ۔

اور بے شک ہمارا فرمان سبقت کر چکا ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے بے شک وہ مدد دیئے جائیں گے اور بے شک ہمارا ہی لشکر غالب رہے گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یعنی اہل ایمان واسلام ہی غالب رہیں گے اس پر مشرکین ومجرمین اور منکر بطریق استہزا وتمسخر کہنے لگے کہ وہ غلبہ اور فتوحات کہاں ہیں ابھی تو ہم ہی غالب ہیں اس کے جواب میں ارشاد ہوا:

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۙ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

انہیں تمسخر کرنے دیجئے تھوڑی دیر ان سے منہ پھیر لو اور انہیں دیکھتے رہو اور وہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے تو کیا کفار ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔

یعنی ان کا استہزاء وتمسخر اور ان کا عذاب آنے پر جلدی کرنا فائدہ مند نہیں بلکہ

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾۔

جب ہمارا عذاب ان کے آنگن میں اترے گا تو ان لوگوں کا انجام اور ان کی صبح بہت بری ہوگی۔

اس وقت ان کا پچھتانا بے کار ہوگا۔

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۙ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾۔

اور اے محبوب! تھوڑی مدت تک ان سے منہ پھیر لیجئے اور انتظار کیجئے وہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے۔

کہ کس طرح ہلاک ہوتے ہیں اس کے بعد اپنی شان کی تنزیہ اور مرسلین پر سلام اور اپنے لئے حمد بیان فرما کر سورت ختم کی۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ۚ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾ع۔

تمہارے رب کے لئے پاکی ہے جو عزت والا رب ہے اور ان صفتوں سے وہ منزہ ہے جو مشرکین بیان کرتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور تمام خوبیاں اسی کے وجہ منیر کو ہیں جو تمام جہان کا پالنے والا ہے۔

## مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع - سورۃ الصافات - پ ۲۳

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ؕ۔ اور بے شک یونس ہمارے رسولوں سے ہیں۔

علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں: يُرْوٰى عَلٰى مَا فِى الْبَحْرِ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيٌّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَحُكِيَ فِى الْبَحْرِ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ زَمَنِ مُلُوْكِ الطَّوَائِفِ مِنَ الْفَارِ، وَهُوَ ابْنُ مَتّٰى بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَتَشْدِيْدِ التَّاءِ الْفَوْقِيَّةِ مَقْصُوْدٌ وَ هَلْ هٰذَا اِسْمُ اُمِّهٖ اَوْ اَبِيْهِ فِيْهِ خِلَافٌ فَقِيْلَ اِسْمُ اُمِّهٖ وَ هُوَ الْمَذْكُوْرُ فِيْ تَفْسِيْرِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

وَقِيْلَ اِسْمُ اَبِيْهِ وَهٰذَا كَمَا قَالَ ابْنُ حَجَرٍ اَصَحُّ۔ وَبَعْضُ اَهْلِ الْكِتَابِ يُسَمِّيْهِ يُوْنَانَ ابْنَ مَائِيْ وَبَعْضُهُمْ يُسَمِّيْهِ يُوْنَهْ ابْنَ اَمْتِيَائِ۔

حضرت یونس علیہ السلام نبی تھے اٹھائیس برس کی عمر میں ان کو نبوت ملی۔ اور بحر میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایرانیوں کی طوائف الملوکی کے زمانہ میں ہوئے۔

آپ متی کے بیٹے ہیں۔ متی بفتح میم اور تشدید تاء سے ہے۔

اس میں اختلاف ہے کہ متی آپ کے باپ کا نام ہے یا ماں کا تفسیر عبدالرزاق نے اسے بیان کیا۔

ایک قول یہ ہے کہ متی آپ کے باپ کا نام ہے جیسا کہ علامہ ابن حجر سے مروی ہے۔

www.waseemziyai.com
MAKTABA-TUL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور بعض اہل کتاب نے کہا کہ آپ کا نام یونان بن مائی تھا۔

اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کا نام یونہ ابن امتیائی تھا۔

اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾۔

جبکہ وہ چلے بھری ہوئی کشتی کی طرف تو فَسَاهَمَ تو قرعہ ڈالا۔ ساہم کے معنی قارع ہیں یعنی اس امر کا قرعہ ڈالا کہ کشتی میں کون ہے تو قرعہ اندازی میں آپ مغلوب ہو گئے۔ مدحضین کے معنی مغلوبین ہیں۔ اور یہی وہ آیت ہے جسے سے قرعہ اندازی مشروع رکھی گئی۔

اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے قوم سے عذاب کا وعدہ فرمایا تھا اور انہیں بتایا تھا کہ یہ عذاب تین دن میں آئے گا لیکن تین دن گزر جانے کے بعد بھی وہ عذاب نہ آیا تو حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا حکم حاصل کئے بغیر ہی وہاں سے نکل گئے۔ اس شرم سے کہ قوم مجھے جھوٹا نہ کہے۔

اور جب قوم پر آثار عذاب نمودار ہوئے تو انہوں نے آپ کو تلاش کیا مگر نہیں پایا تو کبار قوم نے سب کو جمع کیا اور فیصلہ کیا کہ اگر یونس نہیں ملے تو ان کا خدا تو ہے سب چھوٹے بڑے اپنے گھر کے جانوروں سمیت جنگل میں نکلو اور بارگاہ مستجاب الدعوات میں توبہ کرو غرضکہ وہ عذاب ٹل گیا اور قوم تائب ہو کر عذاب سے بچ گئی۔

آپ کشتی میں تشریف لے آئے اور فرمایا: لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ كَذَّابًا اَبَدًا۔ میں جھوٹا بن کر قوم میں کبھی نہ جاؤں گا حتیٰ کہ جب کشتی موجوں میں گھر گئی اور پانی میں رک گئی تو کشتی والوں نے کہا: مَا يَمْنَعُهَا اَنْ تَسِيْرَ اِلَّا اَنَّ فِيْكُمْ رَجُلًا مَشْئُوْمًا۔ یہ کشتی یوں رکی ہے کہ ہم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس کی وجہ کا یہ اثر ہے۔

فَاقْتَرَعُوْا لِيُلْقُوْا مَنْ وَقَعَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ فِى الْمَآءِ فَوَقَعَتْ عَلٰى يُوْنُسَ ثُمَّ اَعَادُوْا فَوَقَعَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَمٰى بِنَفْسِهٖ فِى الْمَاءِ۔ اس کے لئے قرعہ اندازی کی گئی فَسَاهَمَ سہم سے ہے جس کے معنی قرعہ اندازی کے ہیں تو کشتی والوں نے پہلی بار قرعہ ڈالا تاکہ جس کے نام پر قرعہ نکلے اسے دریا میں پھینک دیں تو قرعہ میں آپ کے نام نکلا کشتی والے حیران ہوئے کہ ایسی بزرگ ہستی پر قرعہ صحیح نہیں پڑا پھر دوبارہ قرعہ اندازی کی اس بار بھی آپ کا ہی نام نکلا۔ جب حضرت یونس علیہ السلام نے ایسا دیکھا تو آپ نے اپنے کو دریا میں ڈال دیا آگے ارشاد ہے:

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ ۔يَعْنِىْ اِبْتَلَعَهٗ مِنَ اللُّقْمَةِ۔ مچھلی نے آپ کو غرق ہونے سے قبل لقمہ کر لیا۔

چنانچہ حدیث میں ہے: اَخْرَجَهٗ اَحْمَدُ وَغَيْرُهٗ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ اَتٰى قَوْمًا فِىْ سَفِيْنَةٍ فَحَمَلُوْهُ وَعَرَفُوْهُ فَلَمَّا دَخَلَهَا رَكَدَتْ وَالسُّفُنُ تَسِيْرُ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا فَقَالَ مَا بَالُ سَفِيْنَتِكُمْ قَالُوْا مَا نَدْرِىْ قَالَ وَ لٰكِنِّىْ اَدْرِىْ اَنَّ فِيْهَا عَبْدًا اَبَقَ مِنْ رَّبِّهٖ وَاِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا تَسِيْرُ حَتّٰى تُلْقُوْهُ قَالُوْا وَ مَا اَنْتَ وَاللّٰهِ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ فَلَا نُلْقِيْكَ فَقَالَ لَهُمْ اقْتَرِعُوْا فَمَنْ قُرِعَ فَلْيُلْقَ ۔ فَاقْتَرَعُوْا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّفِىْ كُلِّ مَرَّةٍ تَقَعُ الْقُرْعَةُ عَلَيْهِ فَرَمٰى بِنَفْسِهٖ فَكَانَ مَا قَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک جماعت اس کشتی میں آئی انہوں نے آپ کو پہچان لیا اور کشتی میں سوار کر لیا جب آپ کشتی میں آئے تو وہ چلنے سے رک گئی اور دائیں بائیں ہچکولے کھانے لگی تو آپ نے پوچھا تمہاری کشتی کو کیا ہوا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ملاحوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں۔ آپ نے کہا البتہ میں جانتا ہوں کہ اس کشتی میں کوئی بندہ اپنے مالک سے بھاگ کر آیا ہوا ہے اور یقیناً خدا کی قسم یہ کشتی نہیں چلے گی جب تک وہ دریا میں نہ ڈالا جائے گا وہ لوگ بولے اور خدا کی قسم اے اللہ کے نبی! وہ آپ نہیں ہیں۔ پس ہم آپ کو دریا میں نہیں ڈالیں گے۔

تو آپ نے ان سے کہا قرعہ ڈالو تاکہ جس کے نام پر قرعہ آئے اسے ڈال دیا جائے چنانچہ تین بار قرعہ اندازی کی گئی مگر ہر بار قرعہ حضرت یونس علیہ السلام کے نام پر نکلا آخر حضرت یونس علیہ السلام نے خود ہی اپنے کو دریا میں ڈال دیا یہ ہے وہ جسے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا۔

اور قرعہ کس طرح ڈالا اس کا حال صاحب بحر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: اِنَّهُمْ اَخَذُوْا لِكُلٍّ سَهْمًا عَلٰى اَنَّ مَنْ طَفَا سَهْمُهٗ فَهُوَ وَمَنْ غَرِقَ سَهْمُهٗ فَلَيْسَ اِيَّاهُ فَطَفَا سَهْمُ يُوْنُسَ۔ اس ہی واقعہ کے ماتحت قرعہ اندازی کو مشروع قرار دیا اور آیت کریمہ فَسَاهَمَ سے استدلال کیا گیا۔

روایت ہے کہ جب حضرت یونس علیہ السلام کشتی کے کنارے پر کھڑے ہوئے تاکہ اپنے کو دریا میں ڈالیں تو آپ نے ایک مچھلی دیکھی کہ پانی سے تین گز کی مقدار منہ نکالے ہوئے ہے اور آپ کی طرف بڑھ رہی ہے آپ نے اپنے کو دریا میں جانے کا دوسری سمت سے ارادہ فرمایا تو وہ مچھلی اس طرف آگئی غرضکہ آپ نے سمجھ لیا کہ یہ مچھلی بحکم الٰہی میرے لئے آئی ہے اور آپ نے اپنے کو دریا میں ڈال دیا مچھلی نے آپ کو پانی میں پہنچنے سے قبل ہی لقمہ کر لیا۔

اس مچھلی کا نام بروایت ابن ابی حاتم وقتادہ نجم تھا۔ (روح المعانی)

وَهُوَ مُلِيْمٌ کے معنی آلوسی یہ کرتے ہیں: اَیْ دَاخِلٌ فِی الْمَلَامَةِ۔

ابن عباس فرماتے ہیں یہاں ملیم کے معنی یہ ہیں کہ آپ نے اپنے کو قصوروار تصور فرمایا اور اس حال میں آپ شکم ماہی میں گئے اس لئے بعض نے کہا:

قرص خورشید در سیاہی شد یونس اندر دہان ماہی شد

یہاں قرص خورشید سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں اور مصرعہ ثانی میں نام مبارک بھی صاف بتا دیا۔

اب ملیم سے مراد مسی و مذنب ہونا حضرت یونس علیہ السلام ہیں مگر یہ مسی ہونا للحرام کے نزدیک نہیں۔ بلکہ خود حضرت یونس علیہ السلام کے خیال میں ظاہر کیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ حسنات الابرار سیئات المقربین لہٰذا اسے اساءت اور خطا مقام یونس علیہ السلام کے اعتبار سے بتایا گیا کہ وہ حسنات سے بھی اعلیٰ ہے پھر ارشاد ہے:

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾ۚ۔

تو اگر وہ نہ ہوتے تسبیح کرنے والوں سے تو ضرور ٹھہرتے اس کے پیٹ میں قیامت تک۔

یعنی آپ کا شکم ماہی میں سلامت رہنا تسبیح کی برکت سے تھا۔ چنانچہ ابن ابی شیبہ ضحاک بن قیس سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى فِى الرَّخَاءِ يَذْكُرْكُمْ فِى الشِّدَّةِ فَاِنَّ يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ عَبْدًا صَالِحًا ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَلَمَّا وَقَعَ فِىْ بَطْنِ الْحُوْتِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ الخ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ كَانَ عَبْدًا طَاغِيًا نَاسِيًا لِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقِیْلَ لَهٗ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے رہو فراخی میں وہ تمہیں یاد فرمائے گا تمہاری تنگی کے موقع پر اس لئے کہ حضرت یونس علیہ السلام اللہ کے صالح بندے تھے اور اس کی یاد میں رہتے تھے اور جب بطن ماہی میں گئے تو بھی اس کی یاد کرتے رہے اسی بنا پر ارشاد ہے: فَلَوْلَآ اَنَّهٗ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ الخ اور فرعون سرکش بندہ تھا اللہ کی یاد بھلا دینے والا تھا تو جب اسے غرق نے پکڑ لیا تو بولا میں ایمان لاتا ہوں اس پر کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں۔

تو اس کے جواب میں ارشاد ہوا: آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ الخ اب تجھے ایمان کی سوجھی حالانکہ اس سے قبل تو بڑا نافرمان اور فسادی تھا۔

علامہ آلوسی اس پر توضیح فرماتے ہیں: وَ الْاَوْلٰی حَمْلُ زَمَانِ کَوْنِهٖ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ عَلٰی مَا یَعُمُّ زَمَانَ الرَّخَاءِ وَ زَمَانَ کَوْنِهٖ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ فَاِنَّ لِاِتِّصَافِهٖ بِذٰلِكَ فِیْ کِلَا الزَّمَانَیْنِ مَدْخَلًا فِیْ خُرُوْجِهٖ مِنْ بَطْنِ الْحُوْتِ الْمَفْهُوْمِ مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فَلَوْلَآ اَنَّهٗ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ کَمَا یُشْعِرُ بِهٖ مَا فِیْ حَدِیْثٍ اَخْرَجَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَ ابْنُ جَرِیْرٍ وَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَ ابْنُ مَرْدَوَیْهِ عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا مِنْ اَنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا الْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَ هَوٰی بِهٖ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی مَا انْتَهٰی مِنَ الْاَرْضِ سَمِعَ تَسْبِیْحَ الْاَرْضِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۗ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاَقْبَلَتِ الدَّعْوَةُ نَحْوَ الْعَرْشِ فَقَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یَا رَبَّنَا اِنَّا نَسْمَعُ صَوْتًا ضَعِیْفًا مِنْ بِلَادٍ غَرِیْبَةٍ۔

قَالَ سُبْحٰنَهٗ وَ مَا تَدْرُوْنَ مَا ذَاکُمْ؟

قَالُوْا لَا یَا رَبَّنَا۔ قَالَ ذَاكَ عَبْدِیْ یُوْنُسُ۔

قَالُوا الَّذِیْ کُنَّا لَا نَزَالُ نَرْفَعُ لَهٗ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّ دَعْوَةً مُّسْتَجَابَةً قَالَ نَعَمْ۔

قَالُوْا یَا رَبَّنَا اَلَا تَرْحَمُ مَا کَانَ یَصْنَعُ فِی الرَّخَآءِ وَ تُنْجِیْهِ عِنْدَ الْبَلَآءِ قَالَ بَلٰی فَاَمَرَ عَزَّوَجَلَّ الْحُوْتَ فَلَفَظَهٗ۔

پہلے جو فرمایا وہ متحمل زمان مطلق ہے یعنی حضرت یونس علیہ السلام مطلقاً مسبح تھے عام اس سے کہ فراخی کے زمانہ میں تھے تو مسبح تھے اور جب شکم ماہی میں گئے تو مسبح تھے اس لئے کہ آپ کی صفت میں دونوں زمانے داخل ہیں جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے: فَلَوْلَآ اَنَّهٗ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ۔ اور ایسا ہی اس حدیث سے واضح ہے جسے عبدالرزاق اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام کو جب مچھلی نے نگل لیا اور اس کے شکم کی گہرائیوں میں پہنچے تو زمین کی تسبیح آپ کو مسموع ہوئی تو آپ نے بھی ظلمات شکم میں پڑھنا شروع کیا: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۗ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ تو آپ کی دعا جب عرش کی طرف گئی تو ملائکہ نے عرض کیا الٰہی! ہم ایک ضعیف ونحیف آواز ایک غریب و کیئب مقام سے سن رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا تم جانتے ہو یہ کس کی آواز ہے؟

ملائکہ نے عرض کیا الٰہی! ہم نہیں جانتے۔

MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

ارشاد ہوا یہ میرے بندے یونس علیہ السلام) کی آواز ہے۔
ملائکہ نے عرض کی یہ وہی یونس ہیں جن کے عمل ہم لایا کرتے اور ان کی دعا مستجاب ہوتی تھی۔
ارشاد ہوا ہاں یہ وہی یونس ہیں۔
ملائکہ نے عرض کی الٰہی! کیا ان پر رحم نہ ہوگا جو فراخی میں تیری تسبیح کرتا تھا اب اسے بلا کے موقع پر نجات دے دے۔
ارشاد ہوا کیوں نہیں اور مچھلی کو حکم ہوا اس نے آپ کو اگل دیا۔
ابوحیان فرماتے ہیں: لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِہٖۤ سے یہ مراد ہے کہ آپ شکم ماہی میں قیامت تک رکھے جاتے لیکن آپ کی تسبیح کی برکت سے۔

وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ۝۱۴۶ ۔ تو ڈال دیا ہم نے یونس کو میدان میں اور وہ بیمار تھے۔
یعنی ایسی جگہ نبذ یونس علیہ السلام کیا گیا جو مکان خالی اور میدان تھا۔ قاموس میں نبذ کی تعریف یہ ہے: طَرْحُكَ الشَّیْئَ اَمَامًا اَوْ وَرَآءً۔ تیرا کسی شے کا پھینکنا آگے یا پیچھے۔ نبذ دونوں کے لئے عام ہے۔
علامہ راغب فرماتے ہیں: اَلنَّبْذُ اِلْقَاءُ الشَّیْئِ وَطَرْحُهٗ لِقِلَّةِ الْاِعْتِدَادِ بِهٖ وَالْمُرَادُ بِهٖ هٰهُنَا الطَّرْحُ وَالرَّمْیُ۔ نبذ کسی شے کا ڈال دینا ہے۔
بِالْعَرَآءِ۔ اَیْ بِالْمَكَانِ الْخَالِیْ عَمَّا یُغَطِّیْهِ مِنْ شَجَرٍ اَوْ نَبَتٍ۔ یعنی ایسا میدان جسے کسی درخت کا سایہ نہ پہنچے۔
آگے آلوسی فرماتے ہیں:
وَیُرْوٰی اَنَّ الْحُوْتَ سَارَ مَعَ السَّفِیْنَةِ رَافِعًا رَاْسَهٗ یَتَنَفَّسُ وَیُوْنُسُ یُسَبِّحُ حَتّٰی اِنْتَهَوْا اِلَی الْبَرِّ فَلَفَظَهٗ۔
روایت ہے کہ مچھلی کشتی کے ساتھ سطح آب سے منہ نکالے سانس لیتی ہوئی چل رہی تھی اور یونس علیہ السلام تسبیح میں مشغول تھے حتیٰ کہ وہ مچھلی ایک میدان میں پہنچی تو وہاں اس نے حضرت یونس علیہ السلام کو اگل دیا۔
اور یہ سانس اس لئے مچھلی لیتی رہی کہ آپ کا دم نہ گھٹے۔
ایک روایت یہ بھی ہے کہ دریا میں مچھلی پھرتی رہی حتیٰ کہ جب دجلہ کے کنارے آئی تو نینویٰ ارض موصل کے پاس آپ کو اگل دیا۔ کما فی الکشف۔
بعض روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ وہ مچھلی دجلہ کی مچھلیوں میں سے تھی اور وہاں بڑی بڑی مچھلیاں دیکھی گئی ہیں۔
ایک قول ہے کہ وہ مچھلی دریائے نیل کی تھی۔
اور چونکہ روایات شبہ سے خالی نہیں ہوتیں اس لئے اس روایت کی صحت پر حضرت وہب نے ایک قصہ نقل کیا جو ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں:
عَنْ وَهْبٍ اَنَّهٗ جَلَسَ هُوَ وَ طَاؤُسُ وَ نَحْوُهُمَا مِنْ اَهْلِ ذَالِكَ الزَّمَانِ فَذَكَرُوْا اَیُّ اَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَسْرَعُ۔
فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی كَلَمْحِ الْبَصَرِ۔
وَ قَالَ بَعْضُهُمُ السَّرِیْرُ حِیْنَ اُتِیَ بِهٖ سُلَیْمَانُ۔
وَ قَالَ وَهْبٌ اَسْرَعُ اَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَنَّ یُوْنُسَ عَلٰی حَافَّةِ السَّفِیْنَةِ اِذْ اَوْحَی اللّٰهُ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعَالٰی اِلٰی نُوْنٍ فِیْ نِیْلٍ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

الْبَصَرِ فَمَا خَرَّ مِنْ حَاقَتِهَا اِلَّا فِیْ جَوْفِہٖ وَلَا شُبْهَةَ فِیْ اَنَّ قُدْرَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ لٰكِنَّ الشُّبْهَةَ فِیْ صِحَّةِ الْخَبَرِ۔

وہب فرماتے ہیں کہ وہ اور طاؤس اور مثل ان کے چند اس زمانہ کے لوگوں سے بیٹھے تھے تو امر الٰہی پر بحث ہوگئی کہ اسرع امر الٰہی کون سا ہے۔

بعض نے کہا اس کا حکم لمح بصر کی طرح پورا ہوتا ہے۔

بعض نے کہا تخت بلقیس پر حکم کی سرعت واضح ہوئی۔

حضرت وہب نے فرمایا اسرع امر الٰہی یہ تھا جبکہ یونس علیہ السلام کشتی کے کنارہ پر تھے اور اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو خفیہ حکم دیا کہ مصر کے دریائے نیل سے چلے اور یونس دریا میں نہ گرنے پائیں اور اس کے شکم میں داخل ہوگئے۔

اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ قدرت الٰہی اس سے بھی بلند ہے لیکن روایت کا شبہہ ضرور باقی رہتا ہے۔ اب اس میں بھی اختلاف ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کتنی مدت شکم ماہی میں رہے۔ اس کے متعلق ہمارے سامنے سات قول ہیں:

اول عبداللہ بن احمد زوائد الزہد میں شعبی سے راوی ہیں: قَالَ اِلْتَقَمَهُ الْحُوْتُ ضُحًى وَلَفَظَهٗ عَشِيَّةً وَ كَاَنَّهٗ اَرَادَ حِيْنَ اَظْلَمَ اللَّيْلُ۔ دوپہر کو مچھلی نے لقمہ کیا شام کو اگل دیا۔

دوسرا قول عبد بن حمید وغیرہ قتادہ سے ہے: اِنَّهٗ لَبِثَ فِیْ جَوْفِہٖ ثَلَاثًا۔ آپ مچھلی کے پیٹ میں تین گھڑی رہے۔

تیسرا قول کتب اہل کتاب سے ہے: ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّ ثَلَاثَ لَيَالٍ۔ تین دن تین رات رہے۔

چوتھا قول حضرت عطا اور ابن جبیر سے ہے: سَبْعَةَ اَيَّامٍ۔ سات دن آپ جوف ماہی میں رہے۔

پانچواں قول ضحاک سے ہے: عِشْرِيْنَ يَوْمًا۔ بیس دن رہے۔

چھٹا قول سید المفسرین ابن عباس اور ابن جریج اور ابی مالک اور سدی اور مقاتل بن سلیمان اور کلبی اور عکرمہ سے ہے: اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔ چالیس دن آپ شکم ماہی میں رہے۔

ساتواں قول صاحب بحر کا ہے وہ کہتے ہیں صحیح روایت مدت لبث کی ہمیں نہیں ملتی جس سے ہم یہ بتا سکیں کہ کتنی مدت آپ رہے۔

البتہ یہ قطعی یقینی ہے کہ آپ کشتی سے بطن ماہی میں تشریف لے گئے اور وَهُوَ سَقِيْمٌ جو فرمایا اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ بطن حوت کی حرارت کا اثر بھی آپ کے جسد اطہر پر ہوا۔

چنانچہ ابن عباس اور سدی کہتے ہیں: اِنَّهٗ عَادَ بَدَنُهٗ كَبَدَنِ الصَّبِيِّ حِيْنَ يُوْلَدُ۔ آپ کا جسم اس بچے کی مانند ہوگیا تھا جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے۔

اور ابن جبیر کہتے ہیں: اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُلْقِيَ وَلَا شَعْرَ لَهٗ وَلَا جِلْدَ وَلَا ظُفْرَ۔ حضرت یونس علیہ السلام کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ آپ کے جسم پر نہ بال تھے نہ کھال نہ ناخن چنانچہ آگے ارشاد ہے:

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ ۔ اور اگا دیا ہم نے اس پر ایک درخت یقطین کا۔

اور یقطین اگر قطن سے لیں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ آپ پر مثل خیمہ کوئی سایہ بنا دیا گیا۔

اور طبرسی کہتے ہیں کہ یہ سایہ عارضی کیا گیا تھا نہ کہ پختہ

اور ابن مسعود، ابو ہریرہ، عمرو بن میمون، قتادہ، عکرمہ، ابن جبیر اور مجاہد کہتے ہیں وہ درخت خرما یا لیچی یا گھیا تھا۔ وَهُوَ الْقَرْعُ الْمَعْرُوْفُ۔ اور گھیا کا درخت مشہور وہی ہے جسے عربی میں قرع بھی کہتے ہیں۔

اور حدیث میں ہے: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ اور حضور ﷺ کو دیا یعنی گھیا محبوب تھا۔

اور آلوسی فرماتے ہیں: اَنْبَتَهَا اللهُ تَعَالٰى مَظَلَّةً عَلَيْهِ لِاَنَّهَا تَجْتَمِعُ خِصَالًا۔ بَرْدُ الظِّلِّ وَالْمَلْمَسِ وَعُظْمُ الْوَرَقِ وَاِنَّ الذُّبَابَ لَا يَقَعُ عَلَيْهَا وَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرِقَّةِ جِلْدِهٖ بِمُكْثِهٖ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ يُؤْذِيْهِ الذُّبَابُ وَمَمَاسَّةُ مَا فِيْهِ خُشُوْنَةٌ وَيُؤْلِمُهُ حَرُّ الشَّمْسِ وَيَسْتَطِيْبُ بَارِدَ الظِّلِّ فَلَطَفَ اللهُ تَعَالٰى بِهٖ بِذٰلِكَ۔

اللہ تعالیٰ نے اس بیل کو درخت کی شکل میں پیدا فرمایا تاکہ وہ آپ پر سایہ گستر رہے اس لئے کہ اس درخت میں متعدد خصائل ہیں:

یہ کہ سایہ میں برودت ہے۔

ہاتھ لگانے میں نہایت نرم اور چکنا ہے۔

اس کے پتے بڑے بڑے اور چوڑے ہیں جو سایہ پورا کرتے ہیں۔

مکھی اس پر اور اس کے پتوں پر نہیں بیٹھتی۔

اس کے چکنے ہونے اور نرم ہونے کی وجہ سے یہی درخت حضرت یونس علیہ السلام پر سایہ کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا اس لئے کہ آپ شکم ماہی میں رہنے سے مثل جنین مضمحل ہو گئے۔ اور ایسی حالت میں مکھی سے محفوظ رکھنا ضروری تھا اور سایہ بھی ضروری تھا کہ حرارت شمس آپ کو اذیت نہ پہنچا سکے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم تھا جو اس نے اپنے نبی پر فرمایا۔

اور ایک روایت ہے کہ گھیا کے پتے اس کے لئے انفع ترین ہیں جس کی جلد کچی ہو جائے اور یہ بیل درخت کی شکل میں قدرت الٰہی سے ہو گئی۔

ابو حبان یہ بھی کہتے ہیں کہ بیل کا درخت کی شکل میں ہو جانا خارق عادات امور سے ہے تاکہ وہ آپ پر سایہ کرتا رہے۔

اور عبید بن حمید اور ابن جریر ابن جبیر سے ناقل ہیں کہ كُلُّ شَجَرَةٍ لَّا سَاقَ لَهَا فَهُوَ مِنَ الْيَقْطِيْنِ۔ ہر وہ درخت جس کا تنا نہ ہو اسے یقطین کہا جاتا ہے وَالَّذِيْ يَكُوْنُ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مِنَ الْبِطِّيْخِ وَالْقِثَّاءِ۔ اور جو زمین پر اگتا ہے وہ تربوز یا ککڑی ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْيَقْطِيْنِ اَهُوَ الْقَرْعُ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ سَمَّاهَا اللهُ الْيَقْطِيْنَ۔ یقطین کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ کدو گھیا ہے فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے سایہ کے لئے جو درخت پیدا فرمایا اس کا نام یقطین رکھا۔

اور ایک قول ہے: شَجَرَةُ الْيَقْطِيْنِ هِيَ شَجَرَةُ الْمَوْزِ تُغَطِّيْ بِوَرَقِهَا وَتُظِلُّ بِاَغْصَانِهَا وَاَفْطَرَ عَلٰى ثِمَارِهَا وَقِيْلَ شَجَرَةُ التِّيْنِ وَالْاَصَحُّ مَا تَقَدَّمَ۔ یقطین کیلے کے درخت کو کہتے ہیں اس نے اپنے پتوں سے حضرت یونس علیہ السلام پر سایہ کیا اور اس کے پھل سے آپ نے افطار فرمایا۔

ایک قول ہے وہ انجیر کا درخت تھا اور صحیح پہلی ہی روایت ہے۔

اور احمد نے زہد میں فرمایا جس کے راوی وہب ہیں کہ جب آپ دریا سے نکلے تو آپ کو نیند آ گئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر گھیا اگا دیا وہ دن بھر سایہ کرتا رہتا۔

ایک روایت ہے کہ گھیا کا سایہ کر دیا اور غیب سے ایک بکری صبح وشام آ کر آپ کو دودھ پلا جاتی۔

ایک روایت ہے کہ جب آپ دریا سے نکلے تو آپ کو نیند آ گئی اللہ تعالیٰ نے آپ پر گھیا کی بیل اگا دی وہ تمام دن آپ پر سایہ کرتی رہی آپ نے اس کا سبزہ اور سایہ دیکھ کر مسرت حاصل کی پھر آپ سو گئے اب جو جاگے تو دیکھا وہ خشک ہو گئی ہے تو آپ غمگین ہوئے۔

تو ارشاد ہوا یونس تم وہ ہو کہ پیدا بھی نہ ہوئے تھے اور آج اس درخت کے خشک ہو جانے پر غمگین ہوتے ہو اور ہم وہ ہیں کہ ایک لاکھ آپ کے امتی پیدا کئے بلکہ اس سے بھی زائد پھر ان پر رحم فرمایا اور وہ اہل نینویٰ ہیں جس کا ذکر آگے فرمایا:

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾ ۔اور ہم نے بھیجا اسے ایک لاکھ یا اس سے زائد کی طرف۔

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾ ۔

تو وہ یونس پر ایمان لے آئے تو ہم نے ایک مدت تک انہیں جینے بسنے کی عمر دی۔ اس لئے کہ یہ لوگ آپ کی بعثت کے بعد ایمان نہیں لائے تھے۔

چنانچہ روایت ہے کہ جب یونس علیہ السلام ان سے علیحدہ ہو گئے تو انہوں نے عذاب دیکھا تو خوفزدہ ہو کر ایمان لے آئے۔ اسی کے متعلق ارشاد فرمایا فَاٰمَنُوْا۔ (روح)

اور حضرت یونس علیہ السلام کے قصہ کے متعلق ایک طویل حدیث ہے جس میں مفصل بیان ہے جسے احمد نے زہد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ

حضرت یونس علیہ السلام جب شکم ماہی سے میدان میں آ گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کدو کی بیل یا کیلا یا انجیر پیدا کیا اور آپ کی حالت صحت یاب ہو گئی تو آپ وہاں سے نکلے تو راہ میں ایک لڑکا بکریاں چراتا ہوا ملا۔ آپ نے فرمایا اے لڑکے! تو کس قوم سے ہے؟

اس نے کہا میں حضرت یونس علیہ السلام کی قوم سے ہوں۔

آپ نے فرمایا جب تو اپنی قوم میں جائے تو اسے میرا سلام کہنا اور کہہ دینا میں حضرت یونس علیہ السلام سے مل کر تمہیں ان کا سلام پہنچا رہا ہوں۔

غلام نے عرض کیا اگر آپ یونس ہیں تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ میرے اس بیان کو قوم جھوٹ سمجھے گی اور جھوٹا قتل کیا جاتا ہے تو اس بیان پر میرے لئے گواہ کی ضرورت ہے۔

حضرت یونس علیہ السلام نے فرمایا یہ درخت تیرا گواہ ہے اور یہ مقام تیرے حق میں شہادت دے گا۔

غلام نے عرض کی حضور اسے حکم فرما دیں۔

آپ نے اس مقام اور درخت کو حکم دیا کہ جب یہ لڑکا آئے تو تم گواہی دینا۔ درخت اور بقعہ نے اقرار کیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

اب یہ لڑکا قوم میں آیا اور اس کے بھائی اس واقعہ کے بیان کرنے سے روکتے رہے مگر وہ بادشاہ کے پاس پہنچا اور کہنے لگا میں حضرت یونس علیہ السلام سے ملا ہوں انہوں نے آپ کو سلام کہا ہے۔

بادشاہ نے یہ سن کر اسے جھوٹا قرار دیا اور قتل کا حکم دے دیا۔

لڑکے نے کہا حضور میرے پاس گواہ ہے۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کے گواہ دیکھو چنانچہ وہ آدمیوں کو اس درخت اور بقعہ پر لایا اور کہا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا میں نے حضرت یونس علیہ السلام کو نہیں دیکھا۔

درخت اور بقعہ نے شہادت دی۔

چنانچہ ان آدمیوں نے آکر بادشاہ کے حضور تصدیق کی۔

بادشاہ نے کہا تیری شہادت شجرہ اور بقعہ نے دی اور لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر اپنی مسند پر بٹھا لیا اور کہا تو اس مسند کا زیادہ حقدار ہے میرے مقابلہ میں۔

چنانچہ چالیس سال تک یہ لڑکا اس ملک کا حکمران رہا۔

اس واقعہ سے یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام قوم میں واپس تشریف نہیں لائے جب تک کہ مچھلی کا واقعہ اور بقیہ قصہ پورا نہ ہو گیا۔

تو ارسال اول میں قوم نے انحراف کیا جس پر ارشاد ہے وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔

اور ارسال ثانی بعد لقمۂ حوت آپ کا تشریف لانا اہل نینوی کی طرف نہیں ہوا چنانچہ اسرائیلیات سے بھی یہ امر واضح ہوتا ہے اور وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ پر آلوسی روایت کرتے ہیں کہ ایک لاکھ پر بیس ہزار زائد تھے۔

اور مفصل قصہ یونس علیہ السلام یہ ہے جو کتب اہل کتاب سے روح المعانی میں نقل کیا گیا

## مفصل قصہ یونس علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے اہل نینویٰ کو دعوت اسلام دینے کے لئے آپ کو بھیجا۔

آپ کے مقام سے نینویٰ کا راستہ تین روز میں قطع ہوتا تھا اور اہل نینویٰ شر و فساد میں مشہور تھے۔ آپ نے انہیں دعوت اسلام دی انہوں نے قبول کرنے سے انکار کیا آپ نے انہیں عذاب سے ڈرایا اور تین روز میں عذاب آنے کی خبر دی تیسرے دن جب عذاب نہ آیا آپ وہاں سے نکل پڑے۔ آپ مقام ترسیس میں تشریف لائے اور وہاں سے یافا آئے۔

یہاں آپ نے کشتی دیکھی جو جانے والی تھی۔ اس میں سواریاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے بھی کرایہ دے کر اس میں سواری فرمائی۔

اچانک چاروں طرف سے طوفانی ہوائیں اٹھیں اور موجوں کا تلاطم ہونے لگا اور کشتی چکرا کر ڈوبنے کے قریب آگئی تو ملاح گھبرا گئے اور کشتی کا بہت سا سامان دریا میں ڈالنا شروع کیا تاکہ کشتی ہلکی ہو جائے۔

حضرت یونس علیہ السلام کشتی کے بیچ میں تشریف لا کر سو گئے حتیٰ کہ آپ کا تنفس بلند ہو گیا۔ کشتی کا مالک آپ کے پاس آیا اور بولا آپ بے فکر سو رہے ہیں اٹھیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیجئے تاکہ اللہ خلاصی عطا فرمائے اور ہمیں ہلاکت سے محفوظ فرمائے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور کشتی والوں نے آپس میں گفتگو کرنی شروع کی کہ قرعہ اندازی کر کے یہ معلوم کرنا چاہیے کہ اس بلا کا موجب کون ہے۔

چنانچہ قرعہ اندازی میں حضرت یونس علیہ السلام کا نام آیا۔

لوگوں نے آپ سے استفسار کیا کہ ہمیں بتائیے کہ آپ نے ایسا کیا کام کیا ہے جس سے یہ مصیبت ہم پر آئی اور آپ کہاں سے آئے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں آپ کس قوم سے ہیں اور کس قبیلہ سے آپ کا نکاس ہے؟

حضرت یونس علیہ السلام نے فرمایا میں اس اللہ کا بندہ ہوں جو زمین و آسمان کا رب ہے اور خالق بحر و بر ہے اور اپنا سب حال انہیں سنایا۔

لوگ آپ سے سخت خائف ہوئے اور کہنے لگے آپ نے ایسا کیوں کیا اور ملامت کرنے لگے۔ پھر آپ سے ہی سوال کیا کہ اب آپ ہی فرمائیں کہ ہم اب کیا کریں جس سے کشتی سکون پکڑے اور دریا طوفان سے سکون پر آئے۔

آپ نے فرمایا مجھے دریا میں ڈال دو دریا ساکن ہو جائے گا اس لئے کہ یہ سب کچھ میری وجہ سے ہے۔

لوگوں نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح آپ کو کشتی سے خشکی پر اتار دیں۔ مگر ایسا نہ کر سکے اور خشکی پر اتارنے میں کامیاب نہ ہوئے۔

آخرش مجبوراً حضرت یونس علیہ السلام کو کشتی والوں کی نجات کے لئے دریا میں ڈال دیا اور علی الفور دریا میں سکون آ گیا۔

ادھر منجانب اللہ ایک بڑی مچھلی کو حکم ہوا کہ آپ کو نگل کر محفوظ رکھے۔ چنانچہ آپ اس کے پیٹ میں تین دن تین رات رہے اور اس کے پیٹ میں تسبیح و تہلیل فرماتے رہے اور نجات کی درخواست کی۔

تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم دیا کہ انہیں خشکی میں اگل دے چنانچہ فَنَبَذۡنٰهُ بِالۡعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيۡمٌ قرآن پاک میں بھی ارشاد ہے کہ اس مچھلی نے آپ کو میدان میں ڈال دیا اس وقت آپ سقیم و نحیف اور کمزور تھے۔

پھر جناب باری تعالیٰ عز شانہ کی طرف سے حضرت یونس علیہ السلام کو حکم ہوا قُمۡ وَامۡضِ اِلٰی نَیۡنَوٰی کھڑے ہو اور نینویٰ پہنچو۔ وَ نَادِ فِیۡ اَهۡلِهَا کَمَا اَمَرۡتُكَ مِنۡ قَبۡلُ اور وہاں کے لوگوں کو ہدایت کرو جس کا ہم نے تمہیں اس سے قبل حکم دیا تھا۔ فَمَضٰی عَلَیۡهِ السَّلَامُ وَ نَادٰی تُخۡسَفُ نَیۡنَوٰی بَعۡدَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ۔ چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام ان میں پہنچے اور انہیں پکار کر فرمایا نینویٰ تین دن بعد دھنس جائے گا۔

فَاٰمَنَتۡ رِجَالُ نَیۡنَوٰی بِاللّٰهِ تَعَالٰی وَ نَادَوۡا بِالصِّیَامِ وَلَبِسُوا الۡمُسُوۡحَ جَمِیۡعًا وَّ وَصَلَ الۡخَبَرُ اِلَی الۡمَلِكِ فَقَامَ عَنۡ کُرۡسِیِّهٖ وَ نَزَعَ حُلَّتَهٗ وَ لَبِسَ مُسُوۡحًا وَّ جَلَسَ عَلَی الرَّمَادِ وَ نُوۡدِیَ اَنۡ لَّا یَذُوۡقَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ وَالۡبَهَائِمِ طَعَامًا وَّ لَا شَرَابًا وَّ جَارُوۡا اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَرَجَعُوۡا عَنِ الشَّرِّ وَالظُّلۡمِ فَرَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَلَمۡ یَنۡزِلۡ بِهِمُ الۡعَذَابُ فَحَزِنَ یُوۡنُسُ وَ قَالَ اِلٰهِیۡ مِنۡ هٰذَا هَرَبۡتُ فَاِنِّیۡ عَلِمۡتُ اَنَّكَ الرَّحِیۡمُ الرَّؤُفُ الصَّبُوۡرُ التَّوَّابُ یَا رَبِّ خُذۡ نَفۡسِیۡ فَالۡمَوۡتُ خَیۡرٌ لِّیۡ مِنَ الۡحَیَاتِ۔

یہ سن کر نینویٰ والے ایمان لے آئے اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ روزے رکھیں اور سب ٹاٹ پہنیں یہ خبر بادشاہ کو پہنچی وہ سنتے ہی اپنی کرسی سے اٹھا اور لباس شاہی اتار کر لباس ٹاٹ کا ملبس کیا اور خاک پر بیٹھ گیا اور اعلان کر دیا کہ کوئی کسی سے کچھ لے کر نہ کھائے جانوروں سے کوئی گوشت نہ لے نہ دودھ پیئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے اور شرک اور جور و ظلم

www.waseemziyai.com
MARKAZI-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

سے رک جائے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمادیا اور عذاب آتا ہوا رک گیا۔

حضرت یونس علیہ السلام نے دیکھا کہ عذاب موعود نہیں آیا تو غمگین ہوئے کہ میں ان میں جھوٹا کہلاؤں گا تو آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی خدایا میں یہاں سے جاتا ہوں۔

اس لئے کہ میں جانتا ہوں تو رحیم رؤوف، صبور اور توبہ قبول کرنے والا ہے یا اللہ اب تو میری جان قبض کر لے اس لئے کہ مجھے موت اس زندگی سے بہتر ہے جس میں مجھے اپنی قوم کے آگے جھوٹا بننا پڑا تو ارشاد ہوا: یَا یُوْنُسُ حَزِنْتَ مِنْ هٰذَا جِدًّا۔ اے یونس: کیا تمہیں اس کا بہت زیادہ رنج ہے۔

عرض کی: نَعَمْ یَا رَبِّ۔ ہاں اے میرے رب! وَ خَرَجَ یُوْنُسُ وَ جَلَسَ مُقَابِلَ الْمَدِیْنَةِ وَصَنَعَ لَهٗ هُنَاكَ مَظَلَّةً وَّ جَلَسَ تَحْتَهَا اِلٰۤی اَنْ یَّرٰی مَا یَكُوْنُ فِی الْمَدِیْنَةِ۔ اور یونس علیہ السلام نکلے اور شہر کے سامنے ایک چھپر بنا کر اس میں بیٹھ گئے تاکہ آپ شہر والوں کے کوائف سے آگاہ ہو سکیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ کدو درخت بن کر آپ کو سایہ کرے چنانچہ اس ٹھنڈے سایہ سے آپ بہت خوش ہوئے۔

تو اللہ تعالیٰ نے کیڑے کو حکم دیا اس نے یقطین کو کھوکھلا کر دیا وہ سوکھ گیا۔

پھر باد سموم آئی اور سورج حضرت یونس علیہ السلام کی طرف چڑھا حتیٰ کہ آپ دھوپ سے گھبرا گئے اور موت پسند فرمانے لگے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا:

یَا یُوْنُسُ اَحَزِنْتَ جِدًّا عَلَی الْیَقْطِیْنِ۔ اے یونس کیا کدو کے خشک ہونے سے آپ کو بہت رنج ہوا۔ آپ نے عرض کی: بے شک اے میرے رب! مجھے بہت زیادہ رنج ہوا۔

ارشاد الٰہی ہوا یونس تم صرف درخت کے خشک ہونے پر غمگین ہو گئے اور ہمیں نینویٰ کی بستی کی ہلاکت پر بھی رحم نہ آتا جو بارہ بستیوں میں لوگ آباد ہیں اور وہ اپنا دایاں بایاں کچھ نہیں جانتے اور ان کے جانور اور مویشی بکثرت ہیں۔

یہ قصہ اسرائیلیات سے بغرض تفکہ ناظرین لکھ دیا گیا وَكَمْ لِاَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ بَاطِلٍ۔

اس کے بعد مشرکین مکہ کے عقائد باطلہ فاسدہ کاسدہ کی طرف رجوع فرما کر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہے:

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾۔

تو اے محبوب! آپ ان سے پوچھیں کیا تمہارے رب کے لئے بیٹیاں ہیں اور ان کے لئے بیٹے۔

عرب میں قبیلہ جہنیہ، سلیم، خزاعہ اور بنی ملیح کا یہ عقیدہ تھا کہ ملائکہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔ تَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا۔ اسی طرح یہود کا عقیدہ تھا کہ حضرت عزیر علیہ السلام ابن اللہ ہیں اور عیسائی کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں ان سب کا رد اور بطلان فرمایا گیا اور فرمایا تم میں جو رسول آئے انہوں نے تمہیں بتایا سمجھایا مگر تم اپنے باطل اعتقاد پر اڑے ہوئے ہو۔ چنانچہ ارشاد ہے:

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰی یَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ۔ زمین اور آسمان کا بنانے والا کائنات کا خالق اس کے لئے اولاد قرار دینا عقل کا نقصان اور سمجھ کی کوتاہی ہے۔ رب السموات والارض کے لئے اپنے جیسا کنبہ قرار دینا بے شعوری اور کفر صریح ہے۔

اسی لئے فَاسْتَفْتِهِمْ فرما کر ارشاد ہوا کہ اپنے لئے بیٹے اور اللہ تعالیٰ کے لئے جو بیٹیاں پسند کر رہے ہیں وہ کتنے بے عقل ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سوال پر مامور فرمانا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرافت تام اور اعزاز خاص کے لئے ہے۔ پھر ارشاد ہے:

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾۔

ان سے دریافت فرمائیے کیا ہم نے ملائکہ کو اناث بنایا تو وہ اس امر کا مشاہدہ کر رہے تھے۔

حالانکہ ملائکہ تو وہ لطیف نورانی اجسام سے ہیں جنہیں سوا انبیاء کرام کوئی دیکھ بھی نہیں سکتا۔ انہیں کم از کم اتنا ہی سوچنا تھا کہ ملائکہ جب ان سے اقویٰ اور اعظم تقدس ہیں جو نقائص طبعی سے بھی منزہ ہیں وہ اناث کیسے ہو سکتے ہیں اس لئے کہ انوثیت تو اخس صفات حیوانیت سے ہے اس لئے دوسری جگہ ارشاد فرمایا اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ۔ کیا وہ پیدائش ملائکہ کے وقت حاضر تھے آخر فیصلہ فرمایا:

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾۔

خبردار رہو یہ سب کچھ ان کا افتراء صریح اور کذب قبیح ہے۔ اور

بعض ان کے یہ بھی کہتے ہیں یعنی عیسائی اور یہودی۔

وَلَدَ اللّٰهُ۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے اور حضرت عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کو ابن اللہ بناتے ہیں۔

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ۔ یقیناً وہ نرے جھوٹے کذاب ہیں۔

عربی میں افک بمعنی اتہام و کذب مستعمل ہے۔

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾۔ کیا بیٹوں پر اس نے بیٹیاں چنیں۔

عربی میں اصطفاء کہتے ہیں: اَخْذُ صَفْوَةِ الشَّيْءِ لِنَفْسِهٖ۔ کسی شے کی صفت خاص کو اپنے لئے پسند کر لینا۔ آخر میں ارشاد ہے:

مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾۔

تمہیں کیا ہو گیا کیسے محاکمہ کرتے ہو کیا تم ہدایت نہیں لیتے۔

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾۔

کیا تمہارے پاس کوئی روشن دلیل ہے تو لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔

یعنی اگر تمہارے پاس کوئی حجت واضح ہے جو آسمان سے تم پر اتری ہے کہ ملائکہ بنات اللہ ہیں تو لاؤ اپنے صحت دعویٰ پر ناطق دلیل اگر تم سچے ہو۔

اس کے بعد ان مشرکین کے اوہام باطلہ کا رد ہے جو جن و شیاطین اور رب العزت جل مجدہ تبارک و تعالیٰ شانہ کے مابین رشتۂ مصاہرت قرار دیتے ہیں۔

چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے علی سبیل التبکیت سوال فرمایا: فَمَنْ اُمَّهَاتُهُمْ تو ان کی مائیں کون ہیں فَقَالُوْا بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ۔ تو بولے جنوں کی بیٹیاں۔

چنانچہ حضرت حسن بصری سے بھی یہی روایت ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ زنادقہ کا یہ عقیدہ تھا کہ شیطان اور اللہ تعالیٰ معاذ اللہ بھائی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ خیر کریم ہے اور ابلیس لعین شریر لئیم۔ اس کا رد فرمایا گیا جیسا کہ ارشاد ہے:

وَ جَعَلُوْا بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَ لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ ۔

اور ان زندیقوں نے اللہ تعالیٰ اور شیاطین میں رشتہ بنایا اور حقیقت حال یہ ہے کہ جن جانتے ہیں کہ وہ ضرور حاضر کئے جائیں گے۔ چنانچہ

طبری کلبی سے اور امام رازی بھی یہی فرماتے ہیں کہ یہ مذہب مجوس کا تھا وہ کہتے تھے کہ یزدان اور اہرمن۔ ان میں سے ایک نوری ہے اور ایک ظلمت ہے لیکن اس اعتقاد کی اصل قریش اور ان کے قبائل میں نہیں ملتی۔

اور مجاہد اور عبد بن حمید عکرمہ سے راوی ہیں اور ابن ابی شیبہ ابی صالح سے کہ اِنَّ الْمُرَادَ بِالْجِنَّةِ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ جنۃ سے مراد ملائکہ ہی ہیں۔

اور کہتے ہیں کہ جن کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وَجْهُ التَّسْمِيَةِ بِالْجِنِّ الْاِسْتِتَارُ عَنْ عُيُوْنِنَا فَالْجِنُّ وَ الْجِنَّةُ بِمَعْنٰى مَفْعُوْلٍ مِنْ جَنَّهٗ اِذَا سَتَرَهٗ۔ جن ہماری نظروں سے مستتر ہے تو جن اور جنۃ بمعنی مفعول ہے اور جنہ اس وقت بولتے ہیں جب اس میں پوشیدہ ہو جائیں۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اِنَّ نَوْعًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يُسَمَّى الْجِنُّ۔ ایک قسم ملائکہ کی وہ ہے جنہیں جن کہا جاتا ہے وَ مِنْهُمْ اِبْلِيْسُ اور انہیں سے ابلیس علیہ اللعنۃ ہے۔

لیکن قرآن کریم میں ابلیس کو كَانَ مِنَ الْجِنِّ فرمایا گیا مگر ملائکہ کو جن نہیں کہا بنا بریں یہ اقوال من حیث الاقوال منقول کئے گئے حقیقت وہی ہے جو قرآن کریم سے واضح ہے۔ اور

وَ لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ اسی لئے فرمایا کہ ان سے رشتہ ماننے والے زنادقہ خالص گمراہ ہیں اس لئے کہ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَتِ الشَّيَاطِيْنُ اَیْ جِنُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يُحْضِرُهُمْ وَلَا بُدَّ لَهُمُ النَّارُ وَيُعَذِّبُهُمْ بِهَا۔ اور قسم بخدا شیاطین الجن اور تمام جن جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں محشور فرمائے گا اور لازمی طور پر ان کے لئے جہنم ہے اور انہیں عذاب دے گا۔

یا اس کے یہ معنی ہیں: وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ الَّذِيْنَ جَعَلُوْا بَيْنَهٗ تَعَالٰی وَ بَيْنَهُمْ نَسَبًا وَّ قَالُوْا بَنَاتُهٗ اِنَّ الْكَفَرَةَ لَمُحْضَرُوْنَ النَّارَ مُعَذَّبُوْنَ بِهَا لِكِذْبِهِمْ وَافْتِرَائِهِمْ فِيْ قَوْلِهِمْ ذٰلِكَ۔

قسم بہ خدا ملائکہ انہیں جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اجنہ کے مابین نسب بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ملائکہ اس کی معاذ اللہ بیٹیاں ہیں کہ یہ تمام کفار ضرور جہنم میں ہوں گے اور عذاب دیئے جائیں گے اپنے جھوٹے خیال اور افتراء کی وجہ سے آخر میں ارشاد ہے:

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ ۔ پاک ہے اللہ اس سے جو وہ صفت کرتے ہیں۔

تمام وجوہ سے وہ منزہ ہے اس کے لئے یہ لائق ہی نہیں۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ ۔ مگر اللہ کے خالص بندے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یہ استثناء منقطع ہے الھم لمحضرون سے یعنی مخلص بندے جہنم میں نہیں جائیں گے کہ وہ نجات یافتہ ہیں اس کے بعد ارشاد ہے:

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾۔

توتم اور جسے تم پوجتے ہو اس پر قدرت نہیں رکھتے کہ مومنین کو فتنہ میں ڈالو مگر وہی جو تقدیر اللہ میں جہنم سے ملنے والے ہیں۔

یعنی جب تمہیں یہ معلوم ہو گیا کہ مومنین مخلصین نجات یافتہ ہیں تو تم انہیں فتنۂ کفر میں مبتلا نہیں کر سکتے مگر وہی جن کے لئے جہنم مقدر ہو چکا ہے گویا یہ ارشاد ہے: اِنَّكُمْ وَ اٰلِهَتَكُمْ قُرَنَاءُ لَا تَبْرَحُوْنَ تَعْبُدُوْنَهَا ثُمَّ قِيْلَ مَا اَنْتُمْ عَلٰى عِبَادَةِ مَا يَعْبُدُوْنَ بِبَاعِثِيْنَ اَوْ حَامِلِيْنَ عَلٰى طَرِيْقِ الْفِتْنَةِ وَ الْاِضْلَالِ اَحَدًا اِلَّا مَنْ سَبَقَ فِيْ عِلْمِهٖ تَعَالٰى اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ۔ یعنی تم اور تمہارے ساتھی جنہیں تم پوجتے ہو اس کے ساتھ فتنہ کی راہ پر نہیں ڈال سکتے اور کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اسی آدمی کو علم الٰہی میں جہنمی لکھا گیا ہے۔

قَالَ فِي الْكَشْفِ وَ مَعْنَى الْاٰيَةِ اَيْ عَلَيْهِ اِنَّكُمْ يَا كَفَرَةُ مَعَ مَعْبُوْدِيْكُمْ لَا يَتَسَهَّلُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تُفْتِنُوْا مَنْ هُوَ ضَالٌّ مِثْلُكُمْ۔ صاحب کشف فرماتے ہیں کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ اے کافرو! تم پر معہ اپنے معبودوں کے آسان نہیں مومنین کو فتنہ میں ڈالنا مگر وہی گمراہ ہو سکتے ہیں جن کے لئے علم اللہ میں جہنمی ہونا مقدر ہو چکا ہے۔

یہ اسلوب بیان ایسا ہی ہے جیسا کہ لبید بن عقبہ بن ابی معیط جَعَلَهُ اللّٰهُ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے جنگ پر برانگیختہ کرنا چاہا تھا۔ مگر آپ آمادہ نہ ہوئے اور فتنہ میں پڑنے سے محفوظ رہے۔

اس کے بعد ملائکہ مقربین کا اعتراف عبودیت ظاہر فرمایا تا کہ ان کے زعم باطل کا رد ہو جائے حیث قال:

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَ اِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾۔

ہم میں سے کوئی فرشتہ نہیں مگر اس کا ایک مقرر مقام ہے اور ہم لازمی طور پر صف بستہ پر پھیلائے ہوئے اس کی تسبیح کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں ملائکہ کا اعتراف عبودیت بیان فرمایا اور جن کا زعم باطل تھا کہ ملائکہ بنات اللہ ہیں اس کا رد فرمایا اور بتایا کہ تمام ملائکہ عبادت میں جھکے ہوئے اور امر الٰہی کے انتظار میں صف بستہ پر پھیلائے ہوئے ہیں وہ امر الٰہی سے ذرہ بھر متجاوز نہیں ہو سکتے اور ہر حال میں عظمت ذات کے حضور خشوع و خضوع میں خشیت الٰہی سے سربسجود اور متواضع ہیں جلال الٰہی جل وعلا سے جیسا کہ حدیث میں ہے: فَمِنْهُمْ رَاكِعٌ لَّا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ وَ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ۔ ملائکہ میں سے ایک جماعت راکع ہے وہ کمر سیدھی نہیں کرتے اور ایک جماعت ساجد ہے جو سر نہیں اٹھاتی۔

اور ترمذی نے بسند حسن اور ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے حضرت ابوذر سے روایت کیا ہے: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ السَّمَآءَ اَطَّتْ وَ حَقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضَعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَ فِيْهِ مَلَكٌ وَاضِعًا جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے بے شک آسمان چرچرا رہا ہے اور اس کا چرچرانا صحیح ہے آسمان میں چار انگل جگہ نہیں مگر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

اس میں فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں پڑا ہے۔

اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ اور محمد بن نصر مروزی کتاب الصلوٰۃ میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں: قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي السَّمَآءِ مَوْضِعُ قَدَمٍ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ اَوْ قَائِمٌ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ الْمَلٰٓئِكَةِ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ وَّ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ۔ آپ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان میں ایک قدم جگہ نہیں مگر اس پر ایک فرشتہ ساجد یا قائم ہے اور یہ ہے وہ بیان ملائکہ جو قرآن کریم میں ہے: وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾۔

اور سدی کہتے ہیں اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ سے مراد قرب و مشاہدہ ہے۔ اور

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾۔

سے مراد تنزیہ ملائکہ ہے جو مشرکین نے کہا کہ ملائکہ بنات اللہ ہیں اور

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾۔

میں براءت مخلصین ہے کہ وہ ایسی گمراہی سے باتیں نہیں کرتے گویا آیت کریمہ میں یوں ارشاد ہے:

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ لَمُعَذَّبُوْنَ لِقَوْلِهِمْ ذٰلِكَ وَقَالُوْا سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ لٰكِنْ عِبَادَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ نَحْنُ مِنْ جُمْلَتِهِمْ بُرَآءٌ مِنْ ذٰلِكَ الْوَصْفِ۔ بے شک ملائکہ جانتے ہیں کہ مشرکین ضرور معذب ہوں گے اپنے اس قول کی وجہ میں اور ملائکہ نے کہا وہ ذات تعالیٰ شانہ پاک ہے ایسی باطل اور گمراہ باتوں سے جو مشرکین کہتے ہیں لیکن ہم اللہ کے بندے وہ ہیں کہ ان کی ان باتوں سے بری ہیں اور ایسے اوصاف بیان کرنے سے محترز ہیں۔ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ۔ جو جنوں کے پرستار ہیں وہ جہنمی ہیں اور

اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾۔ میں یہ بھی تصریح ہے کہ ملائکہ عبادت الٰہی میں صف بستہ ہیں۔

اس پر متعدد قول ہیں:

قَالَ نَاصِرُ الدِّيْنِ اَيْ فِيْ اَدَآءِ الطَّاعَةِ وَ مَنَازِلِ الْخِدْمَةِ۔ ناصر الدین کہتے ہیں کہ ملائکہ اداء اطاعت اور منازل خدمت ہیں صف بستہ ہیں۔

وَ قِيْلَ الصَّآفُّوْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ مُنْتَظِرُوا الْاَمْرِ الْاِلٰهِيْ۔ ایک قول یہ ہے کہ ملائکہ صف بستہ منتظر حکم الٰہی کھڑے ہیں۔

وَ قِيْلَ صَآفُّوْنَ اَجْنِحَتَهَا فِي الْهَوَآءِ مُنْتَظِرِيْنَ مَا يُؤْمَرُ۔ پھر پھیلائے ہوئے انتظار امر الٰہی کر رہے ہیں کہ کیا حکم ہوتا ہے۔

وَ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ جُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَ جُعِلَتْ لَنَا تُرْبَتُهَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ۔ ہمیں آدمیوں میں تین فضیلتیں حاصل ہیں:

ہماری عبادت میں ملائکہ کی صفوں کی طرف صفیں ہیں۔

ہمارے لئے روئے زمین مسجد کی گئی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ہمارے لئے زمین کی مٹی پاک کی گئی جب ہم پانی نہ پا سکیں۔

وَ اِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ ۔اور ہم ضرور اس کی تسبیح کرتے ہیں۔

یعنی اس کو منزہ سمجھتے ہیں ان صفات سے جو اس کے لائق نہیں اور مسبحون کے اور معنی بھی ہیں۔

اَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَ غَيْرُهٗ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ الْمُسَبِّحُوْنَ اَيِ الْمُصَلُّوْنَ۔ مسبحون سے مراد مصلون ہے اور ابن عباس فرماتے ہیں: اِنَّ كُلَّ تَسْبِيْحٍ فِي الْقُرْاٰنِ بِمَعْنَى الصَّلٰوةِ۔قرآن کریم میں تمام تسبیح جو مذکور ہیں وہ بمعنی نماز ہیں۔

وَ اِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾۔

اور بے شک یہ کفار قریش کہتے ہیں کہ حضور کی بعثت سے پہلے کہ اگر ہمارے پاس ہوتی پہلے سے کوئی کتاب تو ہم ضرور مخلص بندوں سے ہوتے تو کفر کیا انہوں نے قرآن کے ساتھ تو اس انکار کا بدلہ عنقریب جان لیں گے۔

ترجمہ سے مفہوم آیت کریمہ واضح ہے آگے ارشاد ہے:

وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ ۔

اور یقیناً قطعاً ہمارا وعدہ ہمارے مرسلین کرام کے ساتھ اول ہی ہو چکا ہے کہ وہ منصور و مظفر ہیں اور ہمارا لشکر لازمی طور پر غالب ہے۔

ایسا ہی ارشاد دوسری جگہ بھی فرمایا گیا: لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ۔ اور جند سے مراد انبیاء کرام کے متبعین ہیں اور مومنین مشرکین پر ضرور غالب رہیں گے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّ اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ ۔

ان سے ایک مدت تک اعراض فرمائیں اور صبر کیجئے عنقریب یہ اپنے کفر کی سزا دیکھ لیں گے۔

یعنی ابھی اعراض فرمائیں اور قتال کی طرف نہ جائیں۔ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مخاطبہ ہے۔

سدی کہتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں کہ بدر کے دن تک اعراض فرمائیں۔

بعض کہتے ہیں حدیبیہ تک صبر و اعراض کا حکم ہے۔

اور ابن جریر قتادہ سے راوی ہیں: اِنَّهٗ قَالَ اِلٰى يَوْمِ مَوْتِهِمْ۔ ان کی موت تک انتظار کا حکم ہے۔ اَبْصِرْهُمْ سے مراد ان کا سوء حال اور قطع نکال ہے جو بعد چندے ان پر گزرا کہ قید بھی ہوئے قتل بھی ہوئے۔ اور مسلمانوں نے اپنی فتح و نصرت دیکھی فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ سے مراد مومنین کی فتح اور نصرت دیکھنا ہے اس کے بعد بطریق استفہام توبیخی ارشاد ہے:

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ ۔

یہ کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں تو جب وہ عذاب ان پر میدان میں اترے گا تو وہ صبح کیا ہی ڈراونی بری ہوگی ڈرائے ہوؤں کی۔

آیہ کریمہ کے شان نزول سے واضح ہوتا ہے کہ یہ مشرکین کا جواب ہے جو انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جبیر ابن عباس سے راوی ہیں: قَالُوْا یَا مُحَمَّدُ اَرِنَا الْعَذَابَ الَّذِیْ تُخَوِّفُنَا بِہٖ وَ عَجِّلْنَاہُ فَنَزَلَتْ۔ مشرکین نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا حضور ہمیں وہ عذاب دکھا دیجئے جس سے آپ ہمیں ڈراتے ہیں اور جلدی کیجئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد ہوا: اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ الخ اور جواب دیا گیا:

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۱۷۷﴾۔

تو جب عذاب موعود نازل ہو گیا بِسَاحَتِهِمْ ان کے آنگنوں اور میدانوں میں ساحۃ میدان وسیع کے معنی میں مستعمل ہے۔

تو بری صبح ہوگی ان کے لئے اور صباح عرف میں استعارتاً وقت عذاب کے معنی میں فرمایا گیا جیسے صباح الجیش بولتے ہیں جو اچانک دشمن کو غافل پا کر حملہ کیا جائے اور قتل و غارت عموماً صبح کے وقت ہی کی جاتی رہی ہے چنانچہ خیبر کے موقع پر صبح کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ۔ اللہ اکبر! خیبر خراب ہوگا جبکہ ہم ان کے میدانوں میں نازل ہوں گے تو بری صبح ہوگی ڈرائے ہوؤں کی۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلیہ ارشاد ہے:

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾۔

اور ایک مدت تک ان سے منہ پھیرے رہیے اور دیکھیے یہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے۔

کہ انہیں دنیا میں کیا رسوائی اور عذاب آتا ہے اور آخرت کا عذاب کیسا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کا بیان ہے جو مشرکین اس کی ذات پر کہتے تھے۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾۔

پاکی ہے تمہارے رب کے لئے جو رب العزت ہے ان چیزوں سے جس کے ساتھ اس کی صفت یہ مشرک کرتے ہیں۔

یعنی اولاد بیٹے اور بیٹیوں سے منزہ ہے اس کے بعد شرافت انبیاء ظاہر فرمانے کو ارشاد ہوا:

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾۔

اور اللہ کے رسولوں پر سلامتی ہے ہر طریقہ سے وہ دشمنوں میں اسی سلامتی کے ماتحت محفوظ و مصئون ہیں۔ اور تمام محامد اسی کے وجہ منیر کو ہے جو رب العالمین ہے۔

سورہ مبارکہ کی آخری آیت کی فضیلت اور اجر پر آلوسی فرماتے ہیں:

وَ هٰذِهِ الْاٰیَةُ مِنَ الْجَوَامِعِ وَالْكَوَامِلِ وَ وَقُوْعُهَا هٰذَا یُنَادِیْ بِلِسَانٍ ذَلْقٍ اَنَّهٗ كَلَامُ مَنْ لَّهُ الْكِبْرِیَاءُ وَ مِنْهُ الْعِزَّةُ جَلَّ جَلَالُهٗ وَ عَمَّ نَوَالُهٗ۔ یہ آیت جامع و کامل ہے اور اس کا وقوع یہ ہے کہ عجز کے ساتھ زبان سے اس ذات کے ساتھ کلام کیا جاتا ہے جس کے لئے کبریائی زیبا ہے اور اسی کی ذات کے لئے عزت ہے جل جلالہ وعم نوالہ واعظم شانہ وتم برہانہ۔

خطیب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں: قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَعْدَ اَنْ یُّسَلِّمَ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کا سلام فرماتے تو بعد میں سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ۔ آخر تک پڑھتے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

طبرانی حضرت زید بن ارقم سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بعد نماز کے کہے: سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ الخ تین بار تو اس نے بڑے پیمانہ میں اپنا اجر ماپ لیا۔

اور ابن ابی حاتم شعبی سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى مِنَ الْاَجْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيَقُلْ اٰخِرَ مَجْلِسِهٖ حِيْنَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقُوْمَ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ الخ جسے پسند ہو کہ اس کا اجر قیامت کے دن پورا تولا جائے اسے چاہئے کہ مجلس کے آخر میں جب اٹھنے کا ارادہ کرے تو سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پڑھے۔

اور ابو داؤد ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ فرمایا حضور ﷺ نے چند کلمے ہیں کہ اسے جو بھی بعد الفراغ نماز کھڑے ہوتے ہوئے تین بار پڑھ لے تو اس کے صغائر کے لئے کفارہ ہو جاتے ہیں وہ کلمے یہ ہیں: سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اور اگر یہ بھی بڑھا لے تو افضل ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

## بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع - سورۃ صٓ - پ ۲۳

صٓ
اے صادق و مصدوق

وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ﴿۱﴾
قسم ہے قرآن اللہ کی یاد دلانے والے کی

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾
بلکہ وہ جو کافر ہیں تکبر و نفاق و شقاق میں ہیں

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾
کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں ان سے پہلے تو اب وہ پکاریں اور نہیں تھا ان کے لئے چھوٹنے کا وقت

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۫ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۴﴾
اور تعجب کیا انہوں نے اس پر کہ ان کے پاس آیا ڈر سنانے والا۔ انہی میں سے تو کافر بولے یہ جادوگر کذاب ہے

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾
کیا کر دیے اس نے سب خداؤں کا ایک خدا بے شک یہ عجیب بات ہے

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ يُّرَادُ ﴿۶﴾
اور چلے ان کے سرداران میں سے کہ ان کے پاس سے چل دو اور اپنے خداؤں پر صابر رہو بے شک اس میں اس کا کچھ مطلب ہے

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿۷﴾
ہم نے نہ سنا پچھلے دین نصرانیت میں بھی یہ تو نری من گھڑت بات ہے

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴿۸﴾
کیا ان پر اتارا گیا ہے قرآن ہمارے اندر بلکہ وہ شک میں ہیں میری کتاب سے بلکہ ابھی نہیں چکھا انہوں نے

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

میرے عذاب کا مزہ

اَمْ عِنْدَھُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ﴿٩﴾

کیا ان کے پاس رحمت کے خزانے ہیں تمہارے رب عزت والے کے جو بہت عطا کرنے والا ہے

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ﴿١٠﴾

کیا ان کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان میں ہے تو چڑھ جائیں رسیاں ڈال کر

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿١١﴾

یہ ایک ایسا لشکر ہے جو اس کی طاقت نہیں رکھتا بھگا دیا گیا خدائی لشکروں سے

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿١٢﴾

جھٹلا چکے ہیں پہلے بھی قوم نوح اور عاد اور فرعون چومیخا کرنے والا

وَ ثَمُوْدُ وَ قَوْمُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿١٣﴾

اور ثمود اور قوم لوط اور بنوں والے یہ سب گروہ تھے

اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾

ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کی تکذیب نہ کی ہو تو لازم ہوا میرا عذاب

## حل لغات پہلا رکوع ۔ سورۃ ص ۔ پ ۲۳

| | | | |
|---|---|---|---|
| صٓ ۔ | وَ ۔ قسم ہے | الْقُرْاٰنِ ۔ قرآن | ذِی الذِّکْرِ ۔ نصیحت والے |
| کی | بَلِ ۔ بلکہ | الَّذِیْنَ ۔ وہ جو | کَفَرُوْا ۔ کافر ہیں |
| فِیْ ۔ بیچ | عِزَّةٍ ۔ عزت | وَّ ۔ اور | شِقَاقٍ ۔ بدبختی کے ہیں |
| کَمْ ۔ کتنے | اَهْلَکْنَا ۔ ہلاک کیے ہم نے | مِنْ قَبْلِهِمْ ۔ ان سے پہلے | مِّنْ قَرْنٍ ۔ زمانے |
| فَنَادَوْا ۔ تو انہوں نے پکارا | وَّ ۔ اور | لَاتَ ۔ نہ تھا | حِیْنَ ۔ وقت |
| مَنَاصٍ ۔ بچاؤ کا | وَ ۔ اور | عَجِبُوْٓا ۔ تعجب کیا انہوں نے | اَنْ ۔ یہ کہ |
| جَآءَ ۔ آیا | هُمْ ۔ ان کے پاس | مُّنْذِرٌ ۔ ڈرانے والا | مِّنْهُمْ ۔ ان میں سے |
| فَقَالَ ۔ تو کہا | الْکٰفِرُوْنَ ۔ کافروں نے | هٰذَا ۔ یہ ہے | سٰحِرٌ ۔ جادوگر |
| کَذَّابٌ ۔ جھوٹا | اَ ۔ کیا | جَعَلَ ۔ بنایا اس نے | الْاٰلِهَةَ ۔ سب خداؤں کا |
| اِلٰهًا ۔ خدا | وَّاحِدًا ۔ ایک ہی | اِنَّ ۔ بے شک | هٰذَا ۔ یہ |
| لَشَیْءٌ ۔ چیز ہے | عُجَابٌ ۔ عجیب | وَ ۔ اور | انْطَلَقَ ۔ چلے |
| الْمَلَاُ ۔ سردار | مِنْهُمْ ۔ ان میں سے | اَنِ ۔ یہ کہ | امْشُوْا ۔ چلو |
| وَ ۔ اور | اصْبِرُوْا ۔ صبر کرو | عَلٰٓی ۔ اوپر | اٰلِهَتِکُمْ ۔ اپنے خداؤں کے |
| اِنَّ ۔ بے شک | هٰذَا ۔ یہ | لَشَیْءٌ ۔ چیز | یُّرَادُ ۔ مطلب کی ہے |

MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| مَا۔نہیں | سَمِعْنَا۔سنا ہم نے | بِهٰذَا۔یہ | فِی۔بیچ |
| الْمِلَّةِ۔ملت | الْاٰخِرَةِ۔پچھلی کے | اِنْ۔نہیں | هٰذَآ۔یہ |
| اِلَّا۔مگر | اخْتِلَاقٌ۔من گھڑت | ءَ۔کیا | اُنْزِلَ۔اتارا گیا |
| عَلَيْهِ۔اس پر | الذِّكْرُ۔قرآن | مِنْۢ بَيْنِنَا۔ہم میں سے | بَلْ۔بلکہ |
| هُمْ۔وہ | فِیْ۔بیچ | شَكٍّ۔شک کے ہیں | مِّنْ ذِكْرِیْ۔میری یاد سے |
| بَلْ۔بلکہ | لَّمَّا۔نہیں | يَذُوْقُوْا۔چکھا انہوں نے | عَذَابِ۔میرا عذاب |
| اَمْ۔کیا | عِنْدَهُمْ۔ان کے پاس | خَزَآئِنُ۔خزانے ہیں | رَحْمَةِ۔رحمت |
| رَبِّكَ۔تیرے رب | الْعَزِيْزِ۔عزت والے | الْوَهَّابِ۔عطا کرنے والے کے | |
| اَمْ۔کیا | لَهُمْ۔ان کے لئے | مُّلْكُ۔بادشاہی ہے | السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں |
| وَ۔اور | الْاَرْضِ۔زمین کی | وَ۔اور | مَا۔جو |
| بَيْنَهُمَا۔ان کے درمیان ہے | فَلْيَرْتَقُوْا۔تو چڑھیں وہ | فِی۔بیچ | الْاَسْبَابِ۔رسیوں کے |
| جُنْدٌ۔لشکر ہے | مَّا۔یہ | هُنَالِكَ۔اس جگہ | مَهْزُوْمٌ۔شکست دیا گیا |
| مِّنَ الْاَحْزَابِ۔لشکروں سے | كَذَّبَتْ۔جھٹلایا | قَبْلَهُمْ۔ان سے پہلے | قَوْمُ۔قوم |
| نُوْحٍ۔نوح | وَّ۔اور | عَادٌ۔عاد | وَّ۔اور |
| فِرْعَوْنُ۔فرعون | ذُوالْاَوْتَادِ۔میخوں والے نے | | وَ۔اور |
| ثَمُوْدُ۔ثمود | وَ۔اور | قَوْمُ۔قوم | لُوْطٍ۔لوط |
| وَّ۔اور | اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ۔بن والے نے | اُولٰٓئِكَ۔یہ | الْاَحْزَابُ۔لشکر تھے |
| اِنْ۔بے شک نہیں | كُلٌّ۔ہر ایک | اِلَّا۔مگر | كَذَّبَ۔جھٹلایا |
| الرُّسُلَ۔رسولوں کو | فَحَقَّ۔تو حق ہوا | عِقَابِ۔میرا عذاب | |

## خلاصہ تفسیر پہلا رکوع۔سورۃ صٓ۔پ ۲۳

سورہ صٓ اس کا نام سورہ داؤد بھی ہے۔

یہ سورت مکی ہے۔اس میں پانچ رکوع، اٹھاسی آیات اور سات سو بتیس کلمے اور تین ہزار سٹھ حروف ہیں۔

صٓ۔فرمانے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اگر مخاطبہ ہے تو اس کے معنی ہوں گے اے صادق ومصدوق۔

اور اگر یہ رموز میں ارشاد ہے تو بموجب اقوال مفسرین اللہ و رسولہ اعلم بمرادہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس کے حقیقی معنی کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور بعطاء الٰہی صاحب قرآن حبیب رحمٰن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں ہمارا صرف اتنا ایمان ہے کہ یہ قرآن کریم کی آیت ہے۔

وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۝١ۜ۔اور ذکر مکمل قرآن کریم کی قسم۔

جو شرف وعظمت میں تمام کتابوں سے افضل اور ناسخ ادیان وملل ہے جس میں معجزانہ شان یہ ہے کہ اس جیسی کوئی بھی جن

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وانس میں سے ایک آیت بھی نہیں لاسکتا جیسا کہ ارشاد ہے: قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا۔ لیکن جنہیں ذات مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے عداوت تھی اور وہ اپنے تکبر میں اندھے تھے وہ اس کے منکر ہوئے چنانچہ ارشاد ہے:

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ③

کتنی سنگتیں ہم نے ان سے پہلے ہلاک کردیں تو اب وہ پکاریں ان کے چھوٹنے کا وقت نہ تھا۔

اس میں لَاتَ بمعنی لیس ہے یعنی لَيْسَ حِيْنَ مَنَاصٍ لَّهُمْ ہے مثلاً امین حرمۃ الطائین النصرانی کہتا ہے:

طَلَبُوْا صُلْحَنَا وَلَاتَ اَوَانِ فَاَجَبْنَا اَنْ لَاتَ حِيْنَ بَقَا

گویا لَاتَ حِيْنَ کے معنی لیس حین لئے گئے یعنی نہیں وقت نجات کا۔ حاصل معنی یہ ہوئے کہ اے محبوب! آپ سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کردی گئیں ان کے تکبر اور انبیا کی مخالفت کی وجہ سے تو انہوں نے وقت نزول عذاب فریاد تو بہت کی کہ خلاصی پاسکتے تو اس وقت ان کی فریاد بے کار تھی مگر کفار مکہ نے ان کے مآل سے عبرت حاصل نہ کی۔

وَ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ٞ وَ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ④ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ⑤

اور تعجب کیا انہوں نے کہ ان کے پاس ایک ڈر سنانے والا انہیں میں کا تشریف لایا اور کافر بولے یہ جادوگر بڑا جھوٹا ہے۔ بھلا اس نے بہت سے معبودوں کا ایک ہی معبود بنادیا بے شک یہ عجیب ہی بات ہے۔

یعنی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں میں سے تشریف لائے تو کافروں نے معجزات باہرہ مثل کنکروں کا کلمہ پڑھنا وغیرہ وغیرہ دیکھ کر کہنا شروع کردیا کہ معاذ اللہ یہ جادوگر اور کذاب ہیں۔ آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ

جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ شرف اسلام سے مشرف ہوئے تو مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی اور مشرکین دشمن بن گئے۔ چنانچہ ولید بن مغیرہ نے عمائدین قریش سے پچیس آدمی جمع کئے اور انہیں ابوطالب کے پاس لایا۔ سب نے ایک زبان ہوکر کہا آپ ہمارے سردار اور بزرگ ہیں ہم اس لئے آئے ہیں کہ آپ ہمارے اور اپنے بھتیجے کے مابین فیصلہ کردیں۔ ان کی جماعت کے وہ لوگ جو چھوٹے درجے کے آدمی ہیں اب انتہائی شورش پر اتر آئے ہیں اور انہیں آپ بھی جانتے ہیں۔

ابوطالب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا کر عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم کے لوگ ہیں آپ سے صلح چاہتے ہیں آپ ان سے یک لخت اعراض وانحراف نہ فرمائیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟

مشرکین کے وفد نے عرض کیا ہم اتنا چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اور ہمارے معبودوں کا تذکرہ چھوڑ دیں۔ ہم بھی اقرار کرتے ہیں کہ آپ کا اور آپ کے معبود کا ہم بھی برا بھلا ذکر نہ کریں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم ایک کلمہ قبول کرسکتے ہو اگر ایسا کرو گے تو عرب وعجم کے مالک وفرمانروا ہوجاؤ گے۔ اس پر ابوجہل نے کہا ہم ایک نہیں دس کلمے قبول کرسکتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہو: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ سنتے ہی وہ سب کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے: انہوں نے تو ہمارے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بہت سے معبودوں کا ایک ہی معبود رکھ دیا جو سمجھ میں نہیں آتا اتنی بہت سی مخلوق کے لئے ایک خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ ۚۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۖۚ ﴿۶﴾۔

اور ان کے سردار چل دیے اور بولے چلو یہاں سے اور اپنے معبودوں پر صابر رہو بے شک اس میں ان کا کوئی مطلب ہے۔

یعنی ابوطالب کی مجلس سے آپس میں یہ کہتے ہوئے چل دیے کہ اس تعلیم میں ان کا کوئی مطلب ہے۔ اس لئے کہ

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚۖ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۖۚ ﴿۷﴾۔

ہم نے یہ تعلیم تو ان سے پہلی جماعت نصرانی میں بھی نہیں سنی یہ تو نئی گھڑت ہے۔

اس لئے کہ عیسائی بھی تین خدا مانتے ہیں اور یہ تین کے خلاف ایک ہی بنا رہے ہیں جو بالکل نئی بات ہے حقیقت یہ ہے کہ اہل مکہ کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب نبوت پر حسد ہوا اور وہ سوچنے لگے کہ ہم میں ذی عزت اور ذی شرف آدمی تھے انہیں چھوڑ کر قرآن کریم ایک در یتیم ابوطالب پر کیوں اترا۔ چنانچہ ان کا کہنا تھا: لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ۔ یہ قرآن طائف کے سرداروں یا مکہ کے صنادید پر کیوں نہ اترا۔

اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے دیا: اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ۔ کیا وہ اپنے رب کی رحمتیں تقسیم کرتے ہیں حالانکہ ہم ان میں ان کی معاش تقسیم کرتے ہیں حیات دنیا میں اور ہم ہی ان کے بعض کو بعض پر درجہ دیتے ہیں۔

وہی اعتراض مشرکین کا بیان ظاہر فرمایا کہ انہوں نے کہا:

ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴿۸﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ﴿۹﴾ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۫ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ﴿۱۰﴾ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾۔

کیا ان پر نازل کیا گیا قرآن ہم سب میں سے بلکہ وہ شک میں ہیں میری کتاب سے بلکہ ابھی میرے عذاب کی مار نہیں چکھی ہے کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی ہیں وہ عزت والا بہت عطا فرمانے والا ہے کیا ان کے لئے سلطنت آسمانوں اور زمین کی ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے تو رسیاں لگا کر چڑھ جائیں اور یہ ایک ذلیل لشکر ہے انہی لشکروں میں سے جو وہیں بھگا دیا جائے گا۔

مشرکین نے بغرض تکذیب کہا کہ قرآن لانے والے یہ نہیں باوجودیکہ ہم میں بڑے بڑے صنادید ہیں۔ اس تکذیب کی وجہ سے جب ان پر عذاب آئے گا تو توبہ کریں گے مگر اس وقت کی توبہ انہیں مفید نہ ہوگی۔ پھر فرمایا کہ ان کے خیال میں ہماری رحمت کے یہی خزانچی بنے ہوئے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ جسے یہ چاہیں دیں اور جسے نہ چاہیں نہ دیں۔ حالانکہ غالب معطی اور وہاب اللہ تعالیٰ کی ذات ہے وہ حسب اقتضاء حکمت جسے چاہے دے جسے چاہے نہ دے۔ چنانچہ اس نے اپنے حبیب پاک سید لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت عطا کی۔ اس میں کسی کو دخل دینے کا مجاز نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور اگر انہیں خزانہ الٰہی میں اختیار ہے تو جسے چاہے وحی کے ساتھ خاص کر لیں اور تدبیر عالم میں اپنا دخل دیں اور جب یہ نہیں تو امور ربانیہ اور حکمت الٰہیہ میں کیوں دخل دیتے ہیں انہیں اس میں دخیل ہونے کا کوئی حق نہیں۔ اس جواب کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کریم رؤف و رحیم کو تسلیہ فرمایا گیا اور نصرت و اعانت کا وعدہ دیا گیا چنانچہ ارشاد ہے:

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾۔

یہ ایک ذلیل لشکر ہے انہیں جماعتوں میں سے جو بھگا دیا جائے گا۔

یعنی قریش کی جماعت انہی لشکروں میں سے ہے جو اے محبوب! آپ سے قبل انبیا کے مقابل آئے اور ہلاک کر دیئے گئے اس کی مثال میں ارشاد ہوا:

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾ وَ ثَمُوْدُ وَ قَوْمُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾۔

جھٹلا چکی ہے ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور چومیخا کرنے والے فرعون اور ثمود اور قوم لوط اور بنوں والی قوم یہ وہ گروہ ہیں جن میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا عذاب ان پر لازم ہوا۔

فرعون جب کسی پر غضب ناک ہوتا تو اسے لٹا کر اور ہاتھ پیر بندھوا کر پٹواتا تھا اسے فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ فرمایا اس کے علاوہ بھی وہ سختیاں کرتا تھا۔

ثمود اور قوم لوط اور اصحاب ایکہ یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم سے تھے۔ یہ سب وہ ہیں جو جتھے باندھ کر مشرکین مکہ کی طرح آئے تھے انہیں اور مشرکین مکہ کو ایک قسم کا گروہ فرمایا۔ اور

فَحَقَّ عِقَابِ فرما کر ظاہر کیا کہ جیسے پہلی جماعتوں پر عذاب آیا تو ان کا کیا حال ہوگا جب ان پر عذاب آئے گا۔

## مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع۔ سورۃ صٓ۔ پ ۲۳

سورہ صٓ کے متعلق آلوسی فرماتے ہیں:

مَكِّيَّةٌ كَمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ غَيْرِهٖ۔ یہ سورت بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما مکیہ ہے۔

وَ هِيَ ثَمَانٌ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰيَةً فِي الْكُوْفِيِّ وَ سِتٌّ وَّ ثَمَانُوْنَ فِي الْحِجَازِيِّ وَ الْبَصْرِيِّ وَ الشَّامِيِّ۔ اس سورت میں اٹھاسی آیت کوفی ہیں اور چھیاسی حجازی بصری شامی ہیں۔ كَمَا قَالَ الدَّانِيُّ۔

صٓ۔ وَحْدَهَا اٰيَةٌ كَمَا قِيْلَ فِيْ غَيْرِهَا مِنَ الْحُرُوْفِ فِيْ اَوَائِلِ السُّوْرَةِ۔ یہ ایک آیت ہے جیسا کہ اور بعض سورتوں میں بھی ہے جیسے یٰسٓ۔ قٓ۔ نٓ۔ الرٰ۔ المرٰ۔ المٓصٓ وغیرہ وغیرہ۔

ابن جریر حسن سے راوی ہیں اِنَّهٗ اَمْرٌ مِنْ صَادِيْ اَيْ عَارِضْ۔ یہ حکم ہے صادی سے جس کے معنی عارض کے ہیں۔

وَ مِنْهُ الصَّدٰى وَ هُوَ مَا يُعَارِضُ الصَّوْتَ الْاَوَّلَ۔ اور اسی سے صدیٰ ہے اور وہ آواز ہے جو مکان خالی یا گنبد سے معارض ہوتی ہے۔

تو صٓ کے یہ معنی ہوئے: عَارِضِ الْقُرْاٰنَ بِعَمَلِكَ اَيْ اِعْمَلْ بِاَوَامِرِهٖ وَ نَوَاهِيْهِ۔ اپنے عمل قرآن کے مطابق اوامر ونواہی میں کر۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اَیْ اَعْرِضْهُ عَلٰی عَمَلِكَ فَانْظُرْ اَیْنَ عَمَلُكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ اپنے عمل پر نظر رکھ اور دیکھ کون سا عمل قرآن سے ہے۔

ایک قول ہے: اِنَّ صَادَ مَنْصُوْبٌ بِفِعْلٍ مُّضْمَرٍ اَیْ اُذْکُرْ اَوْ اِقْرَأْ صَادَ۔ صاد سے پہلے فعل مضمر ہے تو معنی یہ ہوئے یاد کر صاد یا پڑھ صاد۔

بعض نے یہ سورت کا نام بتایا اور خبر مبتدا محذوف قرار دے کر لکھا اَیْ هٰذِهٖ صَادٌ۔ یعنی یہ سورت صاد ہے۔

عبد بن حمید ابی صالح سے راوی ہیں: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ صَاد فَقَالَا مَانَدْرِیْ مَا هُوَ۔ حضرت جابر اور ابن عباس سے پوچھا گیا کہ صاد کے کیا معنی ہیں فرمایا ہم نہیں جانتے۔

ابن جریر کہتے ہیں صٓ ایک دریا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نفختین کے مابین مردے زندہ کرے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ المعنی

ابن جریر ضحاک سے راوی ہیں قَالَ صٓ صَدَقَ اللّٰهُ۔ ص سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے سچ فرمایا۔

ابن مردویہ کہتے ہیں صٓ بِقَوْلِ اللّٰهِ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ الصَّادِقُ۔ صٓ کہہ کر ارشاد ہے میں اللہ صادق ہوں۔

محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں: هُوَ مِفْتَاحُ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰی صَمَدٌ وَ صَانِعُ الْمَصْنُوْعَاتِ وَ صَادِقُ الْوَعْدِ۔ یہ اسماء الٰہی صمد، صانع المصنوعات اور صادق الوعد کی کنجی ہے۔

علامہ خلیل کہتے ہیں یہ سورہ مبارکہ کا نام ہے۔

سیبویہ وغیرہ کہتے ہیں یہ قرآن کریم کا نام ہے۔

ایک قول ہے: اِنَّ الْمَعْنٰی صَادَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُوْبَ الْخَلْقِ وَاسْتَمَالَهَا حَتّٰی اٰمَنُوْا۔ صٓ کے معنی یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت مخلوق کے دلوں نے قبول کرلی حتیٰ کہ آپ پر ایمان لے آئے۔ انتہی مختصراً

وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۞ ۔ اور قسم ہے قرآن نصیحت والے کی۔

قرآن کریم میں ذکر سے مراد نصیحت وہدایت ہے جیسے وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ۔

حضرت ضحاک کہتے ہیں: ذِكْرُ مَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ فِیْ اَمْرِ الدِّيْنِ مِنَ الشَّرَائِعِ وَالْاَحْكَامِ وَ غَيْرِهَا۔ ذکر اس کا ہوتا ہے جس کی احتیاج امور دین میں شرائع اور احکام سے ہو۔ وَ غَيْرِهَا مِنْ اَقَاصِيْصِ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاَخْبَارِ الْاُمَمِ الْمَاضِيَةِ وَالْوَعْدِ وَالْوَعِيْدِ۔ اور اس کے علاوہ انبیاء کرام کے قصے اور گزشتہ امتوں کی خبریں اور وعدہ ووعید۔

اور صٓ سے اسی وجہ میں یہ معنی لئے گئے: صَدَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَوْ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اللہ نے سچ فرمایا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں۔

گویا صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ کے یہ معنی ہوئے: هٰذِهِ السُّوْرَةُ الَّتِیْ اَعْجَزَتِ الْعَرَبَ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ۔ یہ وہ سورت ہے جس کے مقابلہ میں عرب عاجز آگئے اور قرآن کریم جو مجموعہ ہدایت ہے آگے ارشاد ہے:

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۞ ۔ بلکہ کافر لوگ اپنے تکبر ونفاق میں ہیں۔

اس وجہ میں وہ رسالت سید اکرم تسلیم کرنے سے منحرف ہیں اور امتثال امور مَا جَآءَ مِنَ اللّٰهِ سے منکر ہیں اور انہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

معلوم ہے کہ اس انکار و تکبر کی وجہ سے۔

کَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ③

کتنے ہلاک کر دیئے ہم نے ان سے پہلے لوگوں کے جتھے تو نزول عذاب کے وقت نجات حاصل کرنے کو پکارے تو نہ ملی انہیں نجات اور نہ بھاگنے کی کوئی راہ۔

آلوسی فرماتے ہیں: فَنَادَوْا عِنْدَ نُزُوْلِ بَاْسِنَا وَ حُلُوْلِ نِقْمَتِنَا اِسْتِغَاثَةً لِيَنْجُوْا مِنْ ذٰلِكَ۔ یعنی جب ان پر عذاب نازل ہوا تو وہ استغاثہ کرتے ہوئے پکارے تاکہ نجات پائیں۔

اور حسن و قتادہ بھی یہی فرماتے ہیں: رَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّوْبَةِ حِیْنَ عَايَنُوا الْعَذَابَ لِيَنْجُوْا مِنْهُ۔ آوازیں توبہ کی بلند کرنے لگے جبکہ انہوں نے عذاب دیکھا تاکہ نجات پائیں۔

وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ③۔ لَاتَ۔ سیبویہ کے نزدیک لامشبہ بلیس ہے جو نفی کے معنی دیتا ہے یہاں لا پر ت تانیث زائد کی گئی اس لئے کہ زیادۃ بناء زیادت معنی پر دلالت کرتی ہے۔

بعض نے کہا ت مبالغہ کے لئے لاتے ہیں چنانچہ متنبی کہتا ہے:

لَقَدْ تَصَبَّرْتُ حَتّٰى لَاتَ مُصْطَبَرٌ وَالْاٰنَ اَقْحَمُ حَتّٰى لَاتَ مُقْتَحَمٍ

تو معنی یہ ہوئے لَيْسَ الْحِیْنُ حِیْنَ مَنَاصٍ۔ اب وقت بچ کر نکلنے کا نہیں۔

منذر بن حرملہ طائی نصرانی کہتا ہے:

طَلَبُوْا صُلْحَنَا وَلَاتَ اَوَانٍ فَاَجَبْنَا اَنْ لَاتَ حِیْنَ بَقَاءٍ

گویا یہ ارشاد ہوا: لَاتَ مِنْ حِیْنِ مَنَاصٍ وَلَاتَ مِنْ اَوَانِ صُلْحٍ۔

اور بمعنی بخار اور فوت آتا ہے جیسے بولتے ہیں: نَاصَهٗ يَنُوْصُهٗ اِذَا فَاتَهٗ۔

فراء کہتے ہیں: اَلنَّوْصُ التَّاَخُّرُ۔ چنانچہ خلاصہ معنی یہ ہوئے: نَادَوْا اسْتَغَاثُوْا طَلَبًا لِلنَّجَاةِ وَالْحَالُ اَنْ لَيْسَ الْحِیْنُ حِیْنَ فَوَاتٍ وَّ نَجَاةٍ۔ وہ پکارے اور عاجزی کرنے لگے تاکہ نجات مل جائے حالاں کہ نجات ملنے کا وقت گزر چکا تھا۔

اسی لئے ارشاد الٰہی ہے: وَ اِنَّهُمْ اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ۔ میرا عذاب آنے کے بعد واپس نہیں ہوتا اور قوم یونس علیہ السلام پر ان کی توبہ سے عذاب آنے والا رک گیا تھا نہ کہ عذاب آکر واپس ہوا تھا۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: اِنَّ نَافِعَ ابْنَ الْاَزْرَقِ قَالَ لَهٗ اَخْبِرْنِیْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَّ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ۔ فَقَالَ لَيْسَ الْحِیْنُ فِرَارٍ وَاَنْشَدَ لَهٗ قَوْلَ الْاَعْشٰى۔

تَذَكَّرْتُ لَيْلٰى لَاتَ حِیْنَ تَذَكُّرٍ وَ قَدْ بِنْتُ عَنْهَا وَ الْمَنَاصُ بَعِیْدٌ

نافع بن ارزق سے سوال کیا، وَّ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ کے کیا معنی ہیں تو آپ نے فرمایا اب وقت بھاگنے کا نہیں اور اعشیٰ کا شعر سند میں سنایا۔

کلبی کہتے ہیں جب مقاتلہ کرتے کرتے اضطرار و اضطراب بڑھتا ہے تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں: مَنَاصُ يَعْنِیْ عَلَيْكُمْ بِالْفِرَارِ۔ مناص مناص کہتے ہیں جس کے معنی ہوتے ہیں بھاگو بھاگو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

وَعَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَهُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡهُمۡ ۫ وَقَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۴ ۔

اور عجب واستکبار کیا انہوں نے یا تعجب کیا اس پر کہ تشریف لائے ان میں انہیں میں سے ایک منذر یعنی ڈرانے والے تو کافر بولے یہ جھوٹے جادوگر ہیں۔

یعنی مشرکین اپنے نفاق وشقاق سے سید اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تکبر کرتے ہوئے منکر ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت قبول کرنے سے احتراز کر کے کہتے یہ جادوگر کذاب ہیں۔ معاذ اللہ اس لئے کہ قرآن کریم کے مقابلہ سے عاجز تھے تو ان کے پاس اس جواب کے سوا اور کچھ جواب نہ تھا یا کہتے تھے:

اَجَعَلَ الۡاٰلِهَةَ اِلٰـهًا وَّاحِدًا ۖۚ اِنَّ هٰذَا لَشَىۡءٌ عُجَابٌ ۝۵ ۔

کیا کر دیا اس نے بہت سے معبودوں کا ایک ہی معبود یہ نہایت ہی عجیب بات ہے۔

یعنی اتنے معبود ہوتے ہوئے نظام صحیح نہیں ہوتا تو ایک معبود سے نظام کیوں کر مکمل ہوگا ہم کو اس پر سخت تعجب ہے۔

اور ویسے یہ اللہ تعالیٰ کو خالق السماء والارض مانتے ہیں چنانچہ ارشاد ہے: وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ۔ ان سے اگر پوچھیں کہ زمین وآسمان پیدا کرنے والا کون اور سورج وچاند کو مسخر کرنے والا کون ہے تو ضرور کہیں گے اللہ ہے۔

اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور سلمی اور عیسیٰ اور ابن مقسم نے بہ تشدید جیم عجاب پڑھا اور وہ ابلغ ہے مخفف سے۔

اور مقاتل کہتے ہیں لغت از دشنوءہ میں عجاب ہے۔

اور شان نزول آیت کریمہ یہ ہے جسے احمد، ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید اور ترمذی بسند صحیح اور نسائی اور ابن جریر وغیرہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں: قَالَ لَمَّا مَرِضَ اَبُوۡطَالِبٍ نَزَلَ عَلَيۡهِ رَهۡطٌ مِّنۡ قُرَيۡشٍ فِيۡهِمۡ اَبُوۡجَهۡلٍ فَقَالُوۡا اِنَّ ابۡنَ اَخِيۡكَ يَشۡتِمُ اٰلِهَتَنَا وَيَفۡعَلُ وَيَقُوۡلُ فَلَوۡ بَعَثۡتَ اِلَيۡهِ فَنَهَيۡتَهٗ۔ جب حضرت ابوطالب بیمار ہوئے تو ان کے پاس ایک جماعت قریش آئی ان ہی میں ابوجہل بھی تھا اور کہنے لگے آپ کے بھتیجے ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں اور کہلواتے ہیں تو آپ ان کے پاس کسی کو بھیج کر منع کر دیں۔

فَبَعَثَ اِلَيۡهِ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الۡبَيۡتَ وَبَيۡنَهُمۡ وَبَيۡنَ اَبِيۡ طَالِبٍ قَدۡرُ مَجۡلِسٍ فَخَشِيَ اَبُوۡجَهۡلٍ اِنۡ جَلَسَ اِلٰى اَبِيۡ طَالِبٍ اَنۡ يَّكُوۡنَ اَرَقَّ عَلَيۡهِ فَوَثَبَ فَجَلَسَ فِيۡ ذٰلِكَ الۡمَجۡلِسِ فَلَمۡ يَجِدۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَجۡلِسًا قُرۡبَ عَمِّهٖ فَجَلَسَ عِنۡدَ الۡبَابِ فَقَالَ لَهٗ اَبُوۡطَالِبٍ اَيِ ابۡنَ اَخِيۡ مَا بَالُ قَوۡمِكَ يَشۡكُوۡنَكَ يَزۡعُمُوۡنَ اَنَّكَ تَشۡتِمُ اٰلِهَتَهُمۡ وَتَقُوۡلُ وَتَقُوۡلُ قَالَ وَاَكۡثَرُوۡا عَلَيۡهِ مِنَ الۡقَوۡلِ۔

ابوطالب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور گھر میں داخل ہوئے تو قریشیوں اور ابوطالب کے مابین ایک آدمی کی جگہ تھی تو ابوجہل کود کر اس خوف سے وہاں بیٹھ گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوطالب کے پاس اگر بیٹھ گئے تو ان کا دل نرم ہو جائے گا۔ چنانچہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھنے کی کوئی جگہ نہ پائی تو دروازے کے قریب تشریف فرما ہو گئے۔ تو ابوطالب نے کہا اے بھتیجے! ان لوگوں کو تم سے کیا شکایت ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ تم ان کے معبودوں کو برا کہتے ہو اور اس پر یہ بہت کچھ مجھ سے کہہ چکے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَقَالَ يَا عَمِّ اِنِّيْ اُرِيْدُهُمْ عَلٰى كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ يَقُوْلُوْنَهَا يَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَ تُؤَدِّيْ اِلَيْهِمْ بِهَا الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ فَفَرِحُوْا الْكَلِمَةَ وَ لِقَوْلِهٖ ۔ فَقَالَ الْقَوْمُ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچا! میں ان سے ایک کلمہ پر صلح چاہتا ہوں اگر وہ کہہ لیں تو تمام عرب وعجم انہیں جزیہ دے اور باجگزار ہو جائے یہ سن کر سب خوش ہوئے اور قوم نے کہا:

مَا هِيَ وَاَبِيْكَ لَنُعْطِيَنَّكَهَا وَ عَشْرًا ۔ وہ کیا کلمہ ہے ہم ایک نہیں دس کلموں پر صلح کر لیں گے۔ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔

فَقَامُوْا فَزِعِيْنَ يَنْفُضُوْنَ ثِيَابَهُمْ وَ هُمْ يَقُوْلُوْنَ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ۔ تو وہ گھبرا کر کپڑے جھاڑتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کیا بہت سے معبودوں کے مقابل یہ ایک معبود کرتے ہیں یہ بات تو بہت ہی عجیب ہے۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَلْنَا غَيْرَ هٰذَا ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا اس کے علاوہ کچھ اور فرمائیں۔

فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَوْ جِئْتُمُوْنِيْ بِالشَّمْسِ حَتّٰى تَضَعُوْهَا فِيْ يَدِيْ مَا سَاَلْتُكُمْ غَيْرَهَا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم سورج لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دو تو بھی میں اس کے سوا تم سے اور کچھ طلب نہ کروں گا۔

فَغَضِبُوْا وَ قَامُوْا غِضَابًا وَّ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَنَشْتِمَنَّكَ وَاِلٰهَكَ الَّذِيْ يَاْمُرُكَ بِهٰذَا ۔ تو وہ غضب ناک ہو کر کھڑے ہو گئے اور بولے: قسم بخدا! ہم تمہیں اور تمہارے اس خدا کو برا کہیں گے جو تمہیں اس قسم کا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝ ۔

اور چل دیے سرداران قریش اس سے یہ کہتے ہوئے چلو اور اپنے خداؤں پر صابر رہو یہ تو بات قابل قبول ہی نہیں۔

یعنی اشراف قریش مجلس ابو طالب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ توحید میں تصلب دیکھ کر بحالت مایوسی چل دیے اور انہیں جو امید تھی کہ بواسطہ ابو طالب ہم کامیاب ہو جائیں گے وہ یاس سے بدل گئی۔ اس رہط یعنی وفد میں ابو جہل، عاص بن وائل، اسود بن مطلب بن عبد یغوث اور عقبہ بن ابی معیط تھے۔

اور ابن ابی حاتم ابی مجاز سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے یوم بدر میں کہا: مَا هُمْ اِلَّا النِّسَاءُ ۔ یہ جماعت تو عورتیں ہی تھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بَلْ هُمُ الْمَلَاُ وَتَلَا وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ ۔ عورتیں نہیں بلکہ وہ وفد تھا قریشیوں کا اور وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ تلاوت فرمائی۔

اور اَنِ امْشُوْا سے مراد اِمْشُوْا سِيْرُوْا عَلٰى طَرِيْقَتِكُمْ وَ دَاوِمُوْا عَلٰى سِيْرَتِكُمْ ہے یعنی اپنے پرانے راستے پر رہو اور اسی طریقہ پر جمے رہو۔

وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ ۔ يَعْنِيْ اُثْبُتُوْا عَلٰى عِبَادَتِهَا ۔ اور اپنے خداؤں پر صابر ہو۔ یعنی قائم رہو انہیں کی پوجا پاٹ پر۔

اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۔ يَعْنِيْ اِنَّ هٰذَا الَّذِيْ يَدَّعِيْهِ مِنْ اَمْرِ التَّوْحِيْدِ اَوْ يَقْصِدُهٗ مِنَ الرِّيَاسَةِ وَالتَّرَفُّعِ عَلَى الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ لَشَيْءٌ يَتَمَنّٰى اَوْ يُرِيْدُهٗ كُلُّ اَحَدٍ وَّلٰكِنْ لَّا يَكُوْنُ لِكُلِّ مَا يَتَمَنَّاهُ اَوْ يُرِيْدُهٗ فَاصْبِرُوْا ۔ یہ توحید کے پردے میں ریاست وحکومت اور عرب وعجم پر حکومت چاہتے ہیں اور ہمارے ہر ایک پر حکومت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن ایسا

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM IL ISLAMIA ACADEMY

نہیں ہوسکتا لہٰذا تم اپنی پوجا پاٹ پر ثابت و قائم رہو۔ اور

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۔ ہم نے تو پچھلی ملتوں میں بھی یہ بات نہ دیکھی نہ سنی۔

سید المفسرین ابن عباس اور مجاہد اور محمد بن کعب اور مقاتل کہتے ہیں: اَرَادُوْا مِلَّةَ النَّصَارٰی وَالتَّوْصِيْفُ بِالْاٰخِرَةِ بِحَسْبِ الْاِعْتِقَادِ لِاَنَّهُمُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مُرَادُهُمْ مِنْ قَوْلِهِمْ مَا سَمِعْنَا الخ۔ پچھلی ملت سے مراد مذہب نصاری ہے کہ وہ اپنے اعتقاد میں نبوت سرور عالم ﷺ پر ایمان نہیں لائے تھے اور تعلیم اسلام میں انہیں اختلاف تھا۔ اور پھر دوسرے اعتراض کا پہلو یہ بھی تھا کہ

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝ ۔

کیا اس پر نازل ہوا قرآن ہمارے ہوتے ہوئے بلکہ یہ شک میں ہیں میرے قرآن سے بلکہ جب میرا عذاب چکھیں گے تو انہیں معلوم ہوگا۔

ذکر سے مراد قرآن پاک ہے اور مِنْۢ بَيْنِنَا کہہ کر یہ ظاہر کیا کہ در یتیم ابو طالب ہی اس کے قابل سمجھے گئے کہ ان پر قرآن اترے وَنَحْنُ رُؤَسَاءُ النَّاسِ وَاَشْرَافُهُمْ۔ حالانکہ ہم لوگوں کے سردار اور شرفا سے تھے یہی اعتراض ان کی طرف سے پہلے بھی ہو چکا تھا جس کا ذکر دوسری جگہ ہے:

لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ۔ یہ قرآن طائف کے سرداروں اور مکہ کے ہٹیلوں پر کیوں نہ اترا اس کا جواب دیا گیا تھا: اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ۔ کیا یہ تمہارے رب کی رحمت تقسیم کرنے والے ہیں۔ ایسا نہیں بلکہ ہم تقسیم معاش پر مختار ہیں حیات دنیا میں اور ہم نے بعض کو ان کے بعض پر درجات میں فضیلت دی۔

یہی اس جگہ فرمایا اور بتایا کہ یہ سب کچھ حسد و عناد کے ماتحت ان کا کہنا ہے اور قرآن کریم کے ساتھ اظہار شک کرنا محض اپنے دل کی جلن کی وجہ سے ہے ابھی انہیں عذاب نہیں پہنچا ہے جب یہ ہمارے عذاب کی آگ میں جلیں گے تو ان کا حسد و عناد جاتا رہے گا۔ اور مضطربانہ تصدیق کریں گے اور کہیں گے: يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۔ کاش ہم اللہ اور اس کے رسول کے مطیع ہوتے لیکن اس وقت کی حسرت فائدہ مند نہ ہوگی تو آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہوا: اَیْ لَمْ يَذُوْقُوْا عَذَابِیْ فَاِذَا ذَاقُوْهُ زَالَ شَكُّهُمْ وَاضْطَرُّوْا اِلَى التَّصْدِيْقِ بِذِكْرِیْ۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝ ۔

کیا ان کے پاس ہیں تمہارے رب کی رحمت کے خزانے جو عطا فرمانے والا ہے۔

یہ محل انکار میں ارشاد ہوا۔ اس کی عبارت یہ ہوئی: اَیْ بَلْ يَمْلِكُوْنَ خَزَائِنَ رَحْمَتِهٖ تَعَالٰى وَيَتَصَرَّفُوْنَ فِيْهَا حَسْبَمَا يَشَاءُوْنَ حَتّٰى اِنَّهُمْ يُصِيْبُوْنَ بِهَا مَنْ شَاءُوْا وَيَصْرِفُوْنَهَا عَمَّنْ شَاءُوْا وَيَتَحَكَّمُوْنَ فِيْهَا بِمُقْتَضٰى رَأْيِهِمْ فَيَتَخَيَّرُوْا لِلنُّبُوَّةِ بَعْضَ صَنَادِيْدِهِمْ۔ اور یہ مخاطبہ حضور ﷺ سے تشریف و لطف کے لئے فرمایا گیا۔

اور الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ فرما کر یہ بھی واضح فرما دیا کہ اِنَّ النُّبُوَّةَ مَوْهِبَةٌ رَبَّانِيَّةٌ نبوت کسبی نہیں ہوتی بلکہ موہبت ربانیہ سے وہبی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ انبیاء کرام کسی استاذ کے رہین منت نہیں ہوتے بلکہ ان کا علم علم لدنی ہوتا ہے آگے ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ⑩۔

کیا ان کے لئے آسمان وزمین کی ملکیت ہے اور جو کچھ اس میں ہے اس پر تصرف ہے اگر ایسا ہے تو فَلْيَرْتَقُوْا يَعْنِىْ فَلْيَصْعَدُوْا۔ چڑھ جائیں آسمانوں پر اپنی سیڑھیوں کے ذریعہ۔

یعنی آیت کریمہ میں ارشاد ہے: اَلَهُمْ مُلْكُ هٰذِهِ الْاَجْرَامِ الْعَلَوِيَّةِ وَالْاَجْسَامِ السِّفْلِيَّةِ حَتّٰى يَتَكَلَّمُوْا فِى الْاُمُوْرِ الرَّبَّانِيَّةِ وَيَتَحَكَّمُوْا فِى التَّدَابِيْرِ الْاِلٰهِيَّةِ الَّتِىْ يَسْتَاْثِرُبِهَا رَبُّ الْعِزَّةِ وَالْكِبْرِيَاءِ۔

فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۔ اَىْ اِنْ كَانَ لَهُمْ مَّا ذُكِرَ فَلْيَصْعَدُوْا فِى الْمَعَارِجِ وَالْمَنَاهِجِ الَّذِىْ يُتَوَصَّلُ بِهَا اِلَى السَّمٰوٰتِ فَلْيُدَبِّرُوْهَا وَلْيَتَصَرَّفُوْا فِيْهَا فَاِنَّهُمْ لَا طَرِيْقَ لَهُمْ اِلٰى تَدْبِيْرِهَا وَالتَّصَرُّفِ فِيْهَا اِلَّا ذَاكَ۔

مختصر یہ کہ اگر ان کا تصرف اجرام علویہ اور اجسام سفلیہ پر ہے یہاں تک کہ امور ربانیہ میں کلام کر سکتے ہیں اور تدابیر الٰہیہ میں اتنے محاکمہ کے مجاز ہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ ان کی مرضی کے مطابق کرے تو انہیں چاہیے کہ اپنی سیڑھیوں کے ذریعہ چڑھیں آسمانوں پر پہنچیں اور اپنے تصرفات سے اپنی مرضی کے موافق نظام بدل دیں لیکن ان کے تصرفات وتدابیر کا وہاں تک کوئی راستہ ہی نہیں بلکہ ارشاد ہے:

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ⑪۔

وہ ایک ذلیل لشکر ہے جو اس درجہ کا اہل ہی نہیں۔ جدھر سے آئے گا بھگا دیا جائے گا پہلے لشکروں کی طرح۔

اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تسلیہ ہے اور بشارت ہے کہ وہ مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا ان کے انہزام کی پیشگوئی فرمائی گئی اور ان کے خذلان وتحقیر اور اہانت کی خبر دی گئی جیسے کسی شاعر نے کہا:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ السَّيْفَ يَنْقُصُ قَدْرُهٗ ۔۔۔ اِذَا قِيْلَ اِنَّ السَّيْفَ اَمْضٰى مِنَ الْعَصَا

اور اسی آیہ کریمہ میں مکہ معظمہ کی فتح پر اخبار بالغیب ہے چنانچہ آلوسی کہتے ہیں: وَجُعِلَ ذٰلِكَ اِخْبَارًا بِالْغَيْبِ عَنْ هَزِيْمَتِهِمْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَقِيْلَ يَوْمَ بَدْرٍ۔

وَرُوِىَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَتَادَةَ۔ اس روایت کو مجاہد وقتادہ نے بھی نقل کیا۔

## ہزم کی لغوی تشریح

اَصْلُ الْهَزْمِ غَمْزُ الشَّيْئِ الْيَابِسِ حَتّٰى يَنْحَطِمَ كَهَزْمِ الشَّنِّ وَهَزْمِ الْقِثَّاءِ وَالْبِطِّيْخِ وَمِنْهُ الْهَزِيْمَةُ لِاَنَّهٗ كَمَا يُعَبَّرُ عَنْهُ بِالْحَطْمِ وَالْكَسْرِ۔ ہزم کے حاصل معنی ککڑی خربوزہ کی طرح پھٹ جانے کے ہیں اور اسی سے ہزیمت ہے جس کے معنی ٹوٹنے کے لئے جاتے ہیں۔

اور جند کی تفسیر میں آلوسی کہتے ہیں: اَىْ هُمْ جُنْدٌ قَلِيْلُوْنَ اَذِلَّاءُ اَوْ كَثِيْرُوْنَ عُظَمَاءُ كَائِنُوْنَ هُنَالِكَ مِنَ الْكُفَّارِ الْمُتَحَزِّبِيْنَ عَلَى الرُّسُلِ مَكْسُوْرُوْنَ عَنْ قَرِيْبٍ۔ بہر حال تحقیق حقیق یہی ہے کہ کفار ومشرکین اہل اسلام کے مقابل جم نہیں سکتے اس لئے دوسری جگہ ارشاد ہے۔ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِىْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ الخ۔ یہ مجتمع ہوکر بھی مقابلہ نہیں کر سکتے لیکن گڑھی میں چھپ کر یا دیواروں کی اوٹ میں بیٹھ کر۔ آگے ارشاد ہے:

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ⑫ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾۔

جھٹلا چکی ہیں ان سے قبل نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والے فرعون اور ثمود اور قوم لوط اور بن والے یہ سب جماعتیں تھیں ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہمارا عذاب ان پر لازم ہو گیا۔

یعنی عذاب ان پر قائم ہوا چنانچہ قوم نوح غرق طوفان ہوئی۔ اس نے حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کی تھی۔

قوم فرعون ہلاک وغرق نیل ہوئی۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی اور آپ کے مقابلہ میں لشکر کشی کی۔

قوم ہود ریح صرصر سے تباہ کی گئی۔ ان کی طرف حضرت ہود علیہ السلام مبعوث ہوئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی۔

قوم ثمود ایک چنگھاڑ میں ختم ہوئی ان کی طرف حضرت صالح علیہ السلام تشریف لائے۔

قوم لوط پر پتھروں اور رال کی بارش ہوئی۔ ان کی طرف حضرت لوط علیہ السلام جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے تشریف لائے۔

قوم ایکہ ان کی طرف بھی حضرت شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے اور یہ قوم گرم لو سے ہلاک کی گئی۔

اور ان سب کی ہلاکت کا سبب اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ تھا۔

قوم ایکہ کو اصحاب غیظہ بھی کہتے ہیں اور اصحاب ایکہ بھی۔ یہ نام ان کی بستی کے ہیں۔

یعنی یہ سب وہ اقوام تھیں جنہوں نے رسل کرام کی تکذیب کی اس تکذیب کی سزا میں یہ ہلاک کی گئی فرعون کے

**ذُوالْاَوْتَادِ ہونے کی وجہ تسمیہ**

آلوسی فرماتے ہیں: ذُوالْاَوْتَادِ سے اس کی صفت مبالغہ ہے جس کے معنی ہیں مضبوط حکومت اور محکم سلطنت والا۔

ابن مسعود اور ابن عباس فرماتے ہیں اوتاد سے مراد وہ لشکر ہے جس سے سلطنت مستحکم اور مضبوط تھی۔

اور قتادہ اور عطا کہتے ہیں: كَانَتْ لَهٗ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ اَوْتَادٌ وَّخَشَبٌ يَلْعَبُ بِهٖ اس ملعون نے میخیں اور لکڑیاں جسے سٹک کہتے ہیں جمع کر رکھے تھے اور ان سے یہ کھیلا کرتا تھا جیسے ہاکی یا پولو کھیلا جاتا ہے۔

ایک قول ہے کہ یہ سزا دیتے وقت چار میخیں قائم کر کے اس پر ملزم کو باندھ دیتا تھا حتیٰ کہ اسی حال میں اس کی موت واقع ہو جاتی۔

اس کے علاوہ اور بھی اس کے مظالم کی کیفیتیں تھیں بہر حال ظالم بلکہ اظلم تھا اور مدعی الوہیت تھا۔

## بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع ۔ سورۃ صٓ ۔ پ ۲۳

| | |
|---|---|
| وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ | اور یہ منتظر نہیں مگر چنگھاڑ کے جس کے پھیرنے کی کسی میں قوت نہیں |
| وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ | اور بولے اے ہمارے رب! جلدی دے ہمیں ہمارا حصہ یوم حساب سے پہلے |
| اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ | اے محبوب! آپ صبر کریں ان باتوں پر اور یاد کریں ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو بے شک وہ بڑا |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رجوع کرنے والا ہے

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾

بے شک ہم نے مسخر کئے اس کے لئے پہاڑ کہ اس کے ساتھ تسبیح کرتے شام اور سورج چمکتے وقت

وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾

اور پرندے جمع کئے ہوئے سب اس کے پیرو تھے

وَ شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَ اٰتَیْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾

اور ہم نے مضبوط کیا اس کی سلطنت کو اور اسے حکمت اور قول فیصل دیا

وَ هَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾

اور کیا آئی خبر آپ کے پاس متخاصمین کی جب وہ دیوار کود کر مسجد میں آئے

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَ لَا تُشْطِطْ وَ اهْدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾

جب وہ داخل ہوئے داؤد پر تو داؤد ان سے گھبرایا تو انہوں نے عرض کی خوف نہ کیجئے ہم دوفریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو فیصلہ دیجئے ہم میں سچا اور حق کے خلاف نہ کیجئے اور ہمیں سیدھی راہ دکھایئے

اِنَّ هٰذَاۤ اَخِیْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا وَ عَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾

بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دنبی ہے۔ تو یہ کہتا ہے مجھے وہ دنبی بھی دے دے اور اس بات میں مجھ پر زور دیتا ہے

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ﴿۲۴﴾ السجدة

داؤد نے فرمایا بے شک یہ تجھ پر ظلم کرتا ہے کہ تیری دنبی اور دنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور بے شک اکثر ساجھی والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور وہ بہت کم ہیں اور داؤد نے گمان کیا کہ ہم نے اس کی جانچ کی تھی تو اس نے اپنے رب سے استغفار کی اور سجدے میں گرا اور رجوع کیا

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾

تو ہم نے اسے بخش دیا اور بے شک اس کے لئے ہمارے حضور ضرور قرب اور اچھا مقام ہے

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ ع

اے داؤد! ہم نے کیا تمہیں زمین میں نائب تو حکم پہنچا لوگوں میں سچ سچ اور نہ پیچھے لگ خواہش کے کہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی بے شک وہ جو اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول گئے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

## حل لغات دوسرا رکوع - سورۃ ص - پ ۲۳

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | مَا۔نہیں | يَنْظُرُ۔انتظار کرتے | هٰٓؤُلَآءِ۔یہ |
| اِلَّا۔مگر | صَيْحَةً۔چنگھاڑ | وَّاحِدَةً۔ایک کا | مَّا۔نہیں |
| لَهَا۔اس کے لئے | مِنْ فَوَاقٍ۔کوئی دیر | وَ۔اور | قَالُوْا۔بولے |
| رَبَّنَا۔اے ہمارے رب | عَجِّلْ۔جلدی کر | لَّنَا۔ہمارے لئے | قِطَّنَا۔ہمارا حصہ |
| قَبْلَ۔پہلے | يَوْمِ۔دن | الْحِسَابِ۔حساب سے | اِصْبِرْ۔صبر کر |
| عَلٰى۔اوپر | مَا۔اس کے جو | يَقُوْلُوْنَ۔کہتے ہیں | وَ۔اور |
| اذْكُرْ۔یاد کر | عَبْدَ۔بندے | نَا۔ہمارے | دَاوٗدَ۔داؤد کو |
| ذَا الْاَيْدِ۔جو طاقت والا تھا | اِنَّهٗ۔بے شک وہ تھا | اَوَّابٌ۔بہت رجوع کرنے والا | |
| اِنَّا۔بے شک ہم نے | سَخَّرْنَا۔تابع کئے | الْجِبَالَ۔پہاڑ | مَعَهٗ۔اس کے ساتھ |
| يُسَبِّحْنَ۔وہ تسبیح کرتے | بِالْعَشِيِّ۔پچھلے پہر | وَ۔اور | الْاِشْرَاقِ۔پہلے پہر |
| وَ۔اور | الطَّيْرَ۔پرندے | مَحْشُوْرَةً۔اکٹھے کئے ہوئے | كُلٌّ۔ہر ایک |
| لَّهٗ۔اس کے | اَوَّابٌ۔تابع تھا | وَ۔اور | شَدَدْنَا۔مضبوط کی ہم نے |
| مُلْكَهٗ۔اس کی سلطنت | وَ۔اور | اٰتَيْنٰهُ۔دی ہم نے اس کو | الْحِكْمَةَ۔حکمت |
| وَ۔اور | فَصْلَ۔فیصلہ کن | الْخِطَابِ۔بات | وَ۔اور |
| هَلْ۔کیا | اَتٰىكَ۔آئی تیرے پاس | نَبَؤُا۔بات | الْخَصْمِ۔جھگڑنے والوں |
| کی | اِذْ۔جب | تَسَوَّرُوا۔پھاند آئے | الْمِحْرَابَ۔محراب میں |
| اِذْ۔جب | دَخَلُوْا۔داخل ہوئے | عَلٰى۔اوپر | دَاوٗدَ۔داؤد کے |
| فَفَزِعَ۔تو گھبرایا | مِنْهُمْ۔ان سے | قَالُوْا۔بولے | لَا۔نہ |
| تَخَفْ۔ڈر | خَصْمٰنِ۔ہم دو فریق ہیں | بَغٰى۔زیادتی کی | بَعْضُنَا۔ہمارے بعض نے |
| عَلٰى۔اوپر | بَعْضٍ۔بعض کے | فَاحْكُمْ۔تو فیصلہ کر | بَيْنَنَا۔ہمارے درمیان |
| بِالْحَقِّ۔حق سے | وَ۔اور | لَا۔نہ | تُشْطِطْ۔زیادتی کر |
| وَ۔اور | اهْدِ۔دکھا | نَآ۔ہم کو | اِلٰى۔طرف |
| سَوَآءِ۔سیدھی | الصِّرَاطِ۔راہ کے | اِنَّ۔بے شک | هٰذَآ۔یہ |
| اَخِیْ۔میرا بھائی ہے | لَهٗ۔اس کی | تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ۔ننانوے | نَعْجَةً۔دنبیاں ہیں |
| وَّ۔اور | لِیَ۔میری ہے | نَعْجَةٌ۔دنبی | وَّاحِدَةٌ۔ایک |
| فَقَالَ۔تو کہا | اَكْفِلْنِيْهَا۔یہ بھی مجھے دے دے | | وَ۔اور |
| عَزَّ۔غالب آیا | نِيْ۔مجھ پر | فِي۔بیچ | الْخِطَابِ۔بات کے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| قَالَ۔فرمایا | لَقَدْ۔بے شک | ظَلَمَكَ۔ظلم کیا تجھ پر | بِسُؤَالِ۔مانگ کر |
| نَعْجَتِكَ۔تیری دنبی | اِلٰی۔طرف | نِعَاجِهٖ۔اپنی دنبیوں کے | وَ۔اور |
| اِنَّ۔بے شک | كَثِيْرًا۔بہت سے | مِّنَ الْخُلَطَآءِ۔ساجھی والے | لَيَبْغِيْ۔سرکشی کرتے ہیں |
| بَعْضُهُمْ۔ان کے بعض | عَلٰی۔اوپر | بَعْضٍ۔بعض کے | اِلَّا۔مگر |
| الَّذِيْنَ۔وہ جو | اٰمَنُوْا۔ایمان لائے | وَ۔اور | عَمِلُوا۔عمل کئے |
| الصّٰلِحٰتِ۔اچھے | وَ۔اور | قَلِيْلٌ مَّا۔تھوڑے ہیں | هُمْ۔وہ |
| وَ۔اور | ظَنَّ۔گمان کیا | دَاوٗدُ۔داؤد نے | اَنَّمَا۔کہ بے شک |
| فَتَنّٰهُ۔آزمایا ہم نے اس کو | فَاسْتَغْفَرَ۔تو بخشش مانگی اس نے | رَبَّهٗ۔اپنے رب سے | وَ۔اور |
| خَرَّ۔گر پڑا | رَاكِعًا۔جھکتا ہوا | وَّ۔اور | اَنَابَ۔رجوع کیا |
| فَغَفَرْنَا۔تو ہم نے بخش دیا | لَهٗ ذٰلِكَ۔اس کو | وَ۔اور | اِنَّ۔بے شک |
| لَهٗ۔اس کے لئے | عِنْدَ۔پاس | نَا۔ہمارے | لَزُلْفٰی۔یقیناً قرب ہے |
| وَ۔اور | حُسْنَ۔اچھی | مَاٰبٍ۔جگہ | يٰدَاوٗدُ۔اے داؤد |
| اِنَّا۔بے شک | جَعَلْنٰكَ۔بنایا ہم نے تجھ کو | خَلِيْفَةً۔خلیفہ | فِي۔بیچ |
| الْاَرْضِ۔زمین کے | فَاحْكُمْ۔تو فیصلہ کر | بَيْنَ۔درمیان | النَّاسِ۔لوگوں کے |
| بِالْحَقِّ۔انصاف سے | وَ۔اور | لَا۔نہ | تَتَّبِعِ۔پیروی کر |
| الْهَوٰی۔خواہش کی | فَيُضِلَّكَ۔تو وہ ہٹا کردے گی تجھ کو | | عَنْ سَبِيْلِ۔راہ |
| اللّٰهِ۔خدا سے | اِنَّ۔بے شک | الَّذِيْنَ۔وہ جو | يَضِلُّوْنَ۔گمراہ ہوتے ہیں |
| عَنْ سَبِيْلِ۔راہ | اللّٰهِ۔خدا سے | لَهُمْ۔ان کے لئے | عَذَابٌ۔عذاب ہے |
| شَدِيْدٌ۔سخت | بِمَا۔بدلہ اس کا کہ | نَسُوْا۔وہ بھولے | يَوْمَ۔دن |
| الْحِسَابِ۔حساب کا | | | |

## خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع سورة-صٓ-پ ۲۳

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾۔

اور نہیں منتظر یہ لوگ مگر ایک چنگھاڑ کے جسے کوئی روک نہیں سکتا۔

یہ صیحہ چنگھاڑ کے معنی میں ہے جو بروز قیامت نفخہ اولی میں مشرکین کے عذاب کے لئے ہوگا اور اس نفخہ کو کوئی طاقت روک نہیں سکے گی۔

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾۔

اور مشرک بولے الٰہی! ہمارا حصہ ہمیں یوم حساب سے قبل دے دے۔

یہ عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا بہ طریق تمسخر نضر بن حارث نے کہا تھا اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے حبیب پاک کو ارشاد

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

ہوتا ہے کہ

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ ۔

اے محبوب! آپ ان کی باتوں پر صبر فرمائیں اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کریں بے شک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے۔

یعنی حضرت داؤد علیہ السلام جنہیں عبادت کی ہم نے بہت قوت عطا فرمائی تھی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ شان تھی کہ ایک روز افطار اور ایک دن روزہ رکھتے۔ شب بیداری کی یہ شان تھی کہ نصف رات عبادت کرتے پھر درمیانی حصہ میں آرام فرما کر پچھلی رات مشغول عبادت رہتے اور اپنے رب کا قرب حاصل کرتے گویا ارشاد فرمایا گیا کہ بے دینوں کی بکواس سے بے پروا ہو کر عبادت داؤدی کی طرف متوجہ رہیں۔ اس کے بعد ان کی معجزانہ شان کا بیان ہے چنانچہ ارشاد ہے:

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ ۔

بے شک ہم نے مسخر کئے اس کے ساتھ پہاڑ کہ تسبیح کرتے شام کو اور سورج چمکتے اور پرند جمع کئے ہوئے سب اس کے مطیع تھے اور ہم نے مضبوط کیا اس کی سلطنت کو اور دی ہم نے اسے حکمت اور قول فیصل۔

یعنی پہاڑ داؤد علیہ السلام کے ساتھ تسبیح کرتے۔ اور صاحب مدارک آیہ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے پہاڑوں کو ایسا مسخر فرمایا تھا کہ جہاں آپ چاہتے انہیں ساتھ لے جاتے۔

اور حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح فرماتے تو پہاڑ اور پرند سب آپ کے ساتھ تسبیح کرتے۔

اور شَدَدْنَا مُلْكَهٗ کے یہ معنی ہیں کہ آپ کو حکمرانی کی قوت کے لئے فوج بھی بکثرت عطا کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ روئے زمین کے حکمرانوں میں آپ کی سلطنت مضبوط اور قوی تھی حتیٰ کہ آپ کے محراب عبادت کے پہرے دار چھتیس ہزار مرد تھے۔

اور حکمت سے مراد نبوت ہے۔

بعض نے حکمت کی تفسیر عدل سے کی ہے۔

بعض نے کتاب اللہ یعنی زبور مراد لی ہے۔

بعض نے تفقہ فی الدین بتایا۔

بعض نے سنت مراد لی اور

قول فیصل سے علم قضا اور سیاست حکمرانی مراد لیا جو حق و باطل میں تمیز کر دے۔

وَهَلْ اَتٰىكَ میں مخاطبہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔

اور نَبَؤُا الْخَصْمِ سے مراد آنے والے فرشتے تھے جو حضرت داؤد علیہ السلام کے امتحان کے لئے آئے تھے اور اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ۔ جب وہ دیوار پھاند کر مسجد داؤد میں آئے۔ اور اچانک آپ پر ظاہر ہوئے تو لازمی طور پر اس آنے سے فزع

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور گھبراہٹ ہوئی تھی چنانچہ ارشاد ہے:

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ۔ وہ داؤد پر داخل ہوئے تو ان سے گھبرائے۔

آپ متحیر ہو کر گھبرائے کہ چھتیس ہزار پہرے والوں سے مخفی طور پر یہ کیسے آ گئے تو فرشتے عرض کرنے لگے جیسا کہ ارشاد ہے:

قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾

فرشتوں نے عرض کی گھبرائیے نہیں ہم دو فریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو ہم میں آپ سچا فیصلہ فرما دیجئے اور خلاف حق نہ کیجئے۔

واقعہ یہ تھا کہ

حضرت داؤد علیہ السلام کی ننانوے بیبیاں تھیں اور ایک مسلمان کے پاس ایک بیوی تھی جس کی طرف حضرت داؤد علیہ السلام کا رجحان تھا۔ آپ نے اس پر اپنی رغبت کا اظہار فرما کر اسے اس امر کی طرف آمادہ کر لیا کہ وہ طلاق دے دے تاکہ بعد عدت اسے آپ اپنے نکاح میں لیں۔

ایک قول یہ ہے کہ ننانوے بیویاں آپ کے پاس تھیں اور اس پر ایک عورت کے لئے پیغام دیا یہ بیوی وہ تھی جسے ایک مسلمان پیام دے چکا تھا اور آپ کے علم میں وہ پیام دینا نہیں تھا۔ ورنہ خطبہ علے الخطبہ آپ نہ دیتے۔ لڑکی کے والدین خطبۂ داؤدی کے مقابلہ میں کسی کا خطبہ کیوں کر قبول کرتے۔ چنانچہ یہ عقد آپ سے ہو گیا۔

اس زمانہ میں ایسا رواج تھا کہ اگر کوئی کسی عورت کی طرف رغبت رکھتا ہو تو اس سے استدعا کر کے طلاق دلوا دیتا اور بعد عدت نکاح کر لیتا۔

یہ طریقہ نہ شرعاً ممنوع تھا نہ اس رسم و رواج کے خلاف۔ لیکن انبیاء کرام کی شان اس سے ارفع ہے تو مرضیٔ الٰہی یہ ہوئی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو اس سے آگاہ کیا جائے۔

اس تنبیہ کا ذریعہ یہ نکالا گیا کہ ملائکہ مدعی و مدعیٰ علیہ کی شکل میں آپ کے حضور پیش ہوں اور مسئلہ کو ایک فرضی شکل میں پیش کرے۔ چنانچہ وہ ملائکہ حاضر دربار ہوئے اور عرض کیا:

اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۗ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۗ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾۔

یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دنبی ہے اب وہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کر دے اور اپنے مطالبہ میں مجھ پر زور ڈالتا ہے۔

یعنی ننانوے دنبیوں والا مجھ سے ایک دنبی بھی طلب کر کے مجھ پر زور ڈالتا ہے۔ یہ فرضی شکل مسئلہ کی پیش کر کے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرشتوں نے استفسار کیا اس کا جواب آپ نے دیا جس کا ذکر آگے آتا ہے۔

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔

داؤد علیہ السلام نے فرمایا بے شک یہ تجھ پر ظلم کرتا ہے اور تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملاتا ہے اور بے شک اکثر ساجھی والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یہ جواب سن کر ملائکہ نے آپس میں دیکھا اور متبسم ہو کر نظر سے غائب ہو گئے۔

اس سوال میں دنبی ایک کنایہ تھا۔ جس سے ننانوے بیویاں اور ایک بیوی مراد تھی اور متبسم ہو کر ملائکہ کا نظر سے غائب ہو جانا اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ آپ کے پاس جب ننانوے بیویاں ہیں تو دوسرے کی بیوی کی طرف خواہش کرنا آپ کی شان کے خلاف ہے چنانچہ آپ نے جواب میں فرمایا:

اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیۡلٌ مَّا ہُمۡ ؕ۔

مگر جو ایمان والے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں وہ بہت تھوڑے ہیں۔

اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کو محسوس ہوا کہ میرے لئے یہ امتحان تھا سوال میرے ہی متعلق تھا۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰہُ فَاسۡتَغۡفَرَ رَبَّہٗ وَ خَرَّ رَاکِعًا وَّ اَنَابَ ﴿۲۴﴾۔

اور داؤد علیہ السلام سمجھے کہ یہ سوال کرنے والے من جانب اللہ آئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اس میں ان کا امتحان فرمایا تھا تو اسی وقت آپ نے استغفار فرمائی اور سجدے میں گر گئے اور اللہ کے حضور رجوع لائے۔

اس آیت کریمہ میں وَ خَرَّ رَاکِعًا وَّ اَنَابَ پر سجدۂ تلاوت ہے۔

یہاں یہ مسئلہ یاد رکھنا چاہئے کہ دوران نماز آیت سجدہ پڑھنے والا اگر رکوع میں نیت سجدہ کر لے تو وہ رکوع سجدہ کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ آگے ارشاد ہے:

فَغَفَرۡنَا لَہٗ ذٰلِکَ ؕ وَ اِنَّ لَہٗ عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰی وَ حُسۡنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾۔

تو ہم نے اسے معاف فرمایا اور اس کے لئے ہماری بارگاہ میں قرب اور بہترین مقام ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام سے اللہ تعالیٰ لغزش بھی نہیں ہونے دیتا۔ اگر باقتضاء بشریت ان کا رجحان ان کی شان کے خلاف ہو تو بذریعۂ ملائکہ انہیں اس سے روک دیتا ہے۔ چنانچہ آگے ارشاد ہے:

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلۡنٰکَ خَلِیۡفَۃً فِی الۡاَرۡضِ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ بِالۡحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الۡہَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَضِلُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌۢ بِمَا نَسُوۡا یَوۡمَ الۡحِسَابِ ﴿۲۶﴾۔

اے داؤد (علیک السلام) ہم نے تمہیں زمین میں نائب بنایا تا کہ اللہ کے بندوں کی تدبیر امور فرمائیں اور آپ کا حکم ان میں نافذ ہو تو آپ لوگوں میں حق فیصلہ دیں اور خواہشات کے پیچھے نہ لگیں کہ وہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں گی بے شک جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس بنا پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول گئے ہیں۔

ایسے لوگ گمراہ ہیں اور ایمان سے محروم لہٰذا ان کے پیچھے لگنا غلط روی ہے۔

## لغات نادرہ

مَّا لَہَا مِنۡ فَوَاقٍ۔ فواق اس افاقہ کو کہتے ہیں جو دودھ کے وقت ایک دھار سے دوسری دھار کے مابین ہوتا ہے اس کے اصل معنی رجوع کے ہیں۔

اَفَاقَ مِنۡ مَّرَضِہٖ ۔ اَیۡ رَجَعَ اِلَی الصِّحَّۃِ۔

اس میں دو لغت ہیں فَواق بفتح فاء اور فُواق بضم فاء۔ یہاں فواق سے مراد توقف ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا۔ قط کسی چیز کے ٹکڑے کو کہتے ہیں یہ مشتق ہے: قَطَّهٗ اِذَا قَطَعَهٗ سے۔ صحیفہ جائزہ کو قط کہتے ہیں کہ وہ بھی کاغذ کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے۔

ذَا الْاَیْدِ۔ اید کہتے ہیں قوت کو اور اسی سے وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ہے۔ اور وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْدٍ بھی کہا ہے۔

بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ۔ اشراق وہ وقت ہے جس میں آفتاب خوب چمکنے لگے اور شروق آفتاب کے طلوع کے وقت کو کہتے ہیں شَرَقَتِ الشَّمْسُ اِذَا طَلَعَتْ وَاَضَاءَتْ۔

وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً۔ پرندوں کا یکجا جمع ہونا۔

اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ۔ تَسَوَّرُوا کے معنی ہیں جب وہ دیوار کی طرف سے آئے تَسَوَّرُوا السُّوْرَ تَسَوُّرًا بولتے ہیں۔

## مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع - سورۃ صٓ - پ ۲۳

وَمَا یَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾۔

اور نہیں منتظر یہ کفار مگر ایک ایسی چنگھاڑ کے جس کے اندر کمی کرنے کی کسی میں قوت نہیں۔

یہاں سے عذاب کفار مکہ کا بیان شروع ہے۔ یَنْظُرُ سے مراد یہاں انتظار ہے وَالْمُرَادُ بِالصَّیْحَةِ النَّفْخَةُ الثَّانِیَةُ اور صیحہ سے مراد نفخہ ثانیہ ہے گویا عبارت یوں ہے: مَا یَنْظُرُوْنَ هٰٓؤُلَاءِ الْکَفَرَةُ الْحَقِیْرُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ اَمْثَالُ اُولٰٓئِكَ الطَّوَائِفِ الْمُهْلَکُوْنَ فِی الْکُفْرِ وَالتَّکْذِیْبِ شَیْئًا اِلَّا النَّفْخَةَ الثَّانِیَةَ الَّتِیْ یَقُوْمُ بِهَا السَّاعَةُ۔ یہ ذلیل وحقیر کفار جو پہلے ہلاک کئے گئے طائفوں کی ہم مثل ہیں وہ بھی کفر وتکذیب کے اندر تھے اور یہ بھی اسی راہ پر ہیں انہیں انتظار نہیں مگر نفخہ ثانیہ کا جس کے ساتھ قیامت قائم ہوگی۔

اور یہ نفخہ وہ ہوگا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہوں گے اور یہ سنت الٰہیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اثر انداز نہ ہوگی اور آپ کے متبعین بھی اس سے محفوظ رہیں گے۔ چنانچہ علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں:

وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَوْجُوْدٌ خَارِجٌ عَنِ السُّنَّةِ الْاِلٰهِیَّةِ الْمَبْنِیَّةِ عَلَی الْحِکَمِ الْبَاهِرَةِ کَمَا نَطَقَ بِهٖ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ اِذِ الْمُرَادُ وَاَنْتَ فِیْهِمْ وُجُوْدُهٗ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت موجود ہوں گے اور نفخہ ثانیہ کے اثر سے آپ مع اپنی امت کے محفوظ ہوں گے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے: وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ۔ آیت کریمہ میں اَنْتَ فِیْهِمْ سے مراد وجود باجود سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

اور مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وَالْفَوَاقُ الزَّمَنُ الَّذِیْ بَیْنَ حَلْبَتَیِ الْحَالِبِ وَرَضْعَتَیِ الرَّاضِعِ وَیُقَالُ لِلَّبَنِ الَّذِیْ یَجْتَمِعُ فِی الضَّرْعِ بَیْنَ الْحَلْبَتَیْنِ فِیْقَةٌ وَیُجْمَعُ عَلٰی اَفْوَاقٍ وَاَفَاوِیْقُ جَمْعُ الْجَمْعِ۔

تو خلاصہ معنی یہ ہوئے: مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ تَوَقُّفٍ مِقْدَارَ فَوَاقٍ۔

وَقِیْلَ الْمَفْتُوْحُ اِسْمُ مَصْدَرٍ مِنْ اَفَاقَ الْمَرِیْضُ اِفَاقَةً وَفَاقَةٌ اِذَا رَجَعَ اِلَی الصِّحَّةِ۔

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور مشرک بولے اے ہمارے رب! جلدی کر ہمارے لئے ہمارا حصہ یوم حساب سے پہلے۔

یہ بیان ہے نضر بن حارث اور ابوجہل کا جب اس نے سنا کہ عذاب آخرت مؤخر ہے اس دن تک جسے یوم حساب کہتے ہیں تو نضر بن حارث بن علقمہ بن کاوہ اور ابوجہل بن ہشام نے بطریق استہزاء کہا کہ آخرت والا عذاب ہم پر ابھی کیوں نہیں آتا۔ چنانچہ سورۂ معارج میں بھی اسکا تذکرہ ہے: سَاَلَ سَآىِٕلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ۔

## تعریف لفظ قط

اَلْقِطُّ وَالْقِطْعَةُ مِنَ الشَّيْئِ مِنْ قَطَّهُ اِذَا قَطَعَهُ وَ يُقَالُ لِصَحِيْفَةِ الْجَائِزَةِ قِطٌّ لِاَنَّهَا قِطْعَةٌ مِّنَ الْقِرْطَاسِ۔

چنانچہ اعشٰی بھی کہتا ہے:

وَلَا الْمَلِكُ النُّعْمَانُ يَوْمَ لَقِيْتُهُ　　بِنِعْمَتِهٖ يُعْطِي الْقُطُوْطَ وَ يُطْلِقُ

خلاصہ مفہوم یہ ہوا کہ قِطَّنَا میں جو لفظ قط ہے وہ حصہ یا کسی شے کے ٹکڑے یا جز کے متعلق ہی مستعمل ہوتا ہے۔ اسی وجہ میں۔

کلبی کہتے ہیں: اَیْ عَجِّلْ لَنَا صَحِيْفَةَ اَعْمَالِنَا نَنْظُرْ فِيْهَا۔ ہمارا صحیفہ اعمال ہمیں جلد دے دیا جائے تاکہ اس میں اپنا عمل دیکھ لیں۔

چنانچہ حضرت ابن جبیر فرماتے ہیں: وَ ذٰلِكَ اِنَّهُمْ لَمَّا سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ وَعْدَ اللّٰهِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْجَنَّةَ فَقَالُوْا عَلٰى سَبِيْلِ الْهَزْءِ عَجِّلْ لَنَا نَصِيْبَنَا مِنْهَا نَتَنَعَّمْ بِهٖ فِي الدُّنْيَا۔ جب مشرکین نے سنا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مومنین سے جنت کا وعدہ فرما رہے ہیں تو مشرکین نے استہزاء کیا کہ ہمارا حصہ بھی اس میں سے ہمیں دے دیا جائے تاکہ دنیا میں ہم نعمتیں لے سکیں۔

اس کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ملا کہ اے محبوب! ان کے مقالات باطلہ موذیہ پر صبر کیجئے اور انبیاء سابقہ کے حالات یاد فرمائیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾۔

اے محبوب! ان کی باتوں پر صبر کیجئے اور ہمارے بندے داؤد بڑی قوتوں والے کا معاملہ یاد فرمائیں بے شک وہ بڑا رجوع کرنے والا طاعت الٰہی میں ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام علوشان اور منصب نبوت کے حامل تھے مگر باوجود اس کے آپ کی مخالفت ہوئی مگر انہوں نے صبر فرمایا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فرج الم فرمایا اور اس غم کا انجام اچھا کیا۔

## تفسیر لفظ اَوَّابٌ

ابن جریر، ابن عباس، مجاہد فرماتے ہیں: اَلْاَوَّابُ الْمُسَبِّحُ۔ اواب سے مراد تسبیح کرنے والے کے ہیں۔

عمر بن شراحیل کہتے ہیں: اِنَّهُ الْمُسَبِّحُ بِلُغَةِ الْحَبَشَةِ۔ مسبح لغت حبشہ میں اواب کو کہتے ہیں۔

دیلمی مجاہد سے راوی ہیں: قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاَوَّابِ فَقَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَقَالَ هُوَ الرَّجُلُ يَذْكُرُ ذُنُوْبَهُ فِي الْخَلَاءِ فَيَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعَالٰى۔ فرماتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لفظ اواب کے معنی پوچھے آپ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا اواب وہ آدمی ہے جو اپنے گناہ تنہائی میں یاد کر کے اپنے رب سے استغفار کرے۔

اور ذَا الْاَيْدِ قوت دینیہ رکھنے والے کو کہتے ہیں وَ هُوَ الْقُوَّةُ عَلَى الْعِبَادَةِ كَمَا قَالَ مُجَاهِدٌ وَ قَتَادَةُ وَ الْحَسَنُ اور یہی قوت عبادت کی ہے۔

اسی بنا پر حضرت داؤد علیہ السلام کو قوی الجسم بھی لکھا گیا۔

اور بخاری نے اپنی تاریخ میں حضرت ابو درداء سے نقل کیا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ دَوُدَ وَ حَدَّثَ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت داؤد کا ذکر فرماتے تو فرماتے وہ انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے۔

وَ رُوِيَ اَنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا وَ كَانَ يَقُوْمُ نِصْفَ اللَّيْلِ۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے اور آدھی رات قیام فرماتے۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾۔

ہم نے مسخر کئے پہاڑ ان کے ساتھ غروب وطلوع کے وقت تسبیح کرتے اور پرند جمع ہوتے سب ان کے لئے مطیع تھے۔

یہاں تسخیر جبال وہ نہ تھی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے تھی کہ ہوا بھی تابع فرمان اور پہاڑ بھی مطیع حکم تھے بلکہ یہ تسخیر بہ طریق اقتدا تھی عبادت الٰہی میں۔ اس کا ذکر سورہ انبیا میں ہو چکا ہے جہاں وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ آیا ہے۔

یہ تسخیر جبال تسبیح میں تھی جیسے تَسْبِيْحُ الْحَصَى الْمَسْمُوْعِ فِي كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ جیسے کنکریوں کی تسبیح جو مسموع ہوئی کف اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔

صرف ایک قول ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پہاڑ آپ کے ساتھ مسخر تھے سَيَّرْنَ مَعَهٗ عَلٰى اَنْ يُّسَبِّحْنَ مِنَ السَّبَاحَةِ۔ پہاڑ آپ کی معیت میں چلتے تاکہ تسبیح کرتے رہیں۔

## عشی واشراق کی توضیح

هُوَ كَمَا قَالَ الرَّاغِبُ مِنْ زَوَالِ الشَّمْسِ اِلَى الصَّبَاحِ اَيْ يُسَبِّحْنَ بِهٰذَا الْوَقْتِ۔ راغب کہتے ہیں عشی واشراق زوال شمس سے صبح تک کے وقت کو کہتے ہیں یعنی پہاڑ اس وقت میں تسبیح کرتے تھے۔

اور اشراق سے مراد وقت اشراق ہے۔

ثعلب کہتے ہیں: محاورہ میں شَرَقَتِ الشَّمْسُ اِذَا طَلَعَتْ وَاَشْرَقَتْ اِذَا اَضَاءَتْ وَ صَفَتْ فَوَقْتُ الْاِشْرَاقِ وَقْتُ ارْتِفَاعِهَا مِنَ الْاُفُقِ الشَّرْقِيِّ وَ صَفَاءِ شُعَاعِهَا وَ هُوَ الضَّحْوَةُ الصُّغْرٰى۔ جب آفتاب طلوع ہو کر روشن ہو جائے اور شعاعیں صاف ڈالنے لگے تو وہ اشراق ہے جبکہ وہ افق شرقی سے بلند ہو کر صاف شعاعیں ڈالنے لگے اور اسی کو ضحوہ صغریٰ کہتے ہیں۔

اور اسے نماز اشراق سنت داؤدی کے ماتحت کہتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی پڑھیں۔

## صلوٰۃ الاشراق کی اصل

حضرت ام ہانی بنت ابوطالب سے مروی ہے: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْفَجْرِ وَ قَالَ ھٰذَا صَلٰوۃُ الْاِشْرَاقِ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آفتاب بلند ہوتے وقت نفل پڑھے اور فرمایا یہ نماز اشراق ہے۔

وَاَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِیِّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ یَزَلْ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ حَتّٰی قَرَأْتُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں میرے دل میں نماز اشراق کے متعلق کچھ شبہ تھا حتیٰ کہ جب آیہ کریمہ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ پڑھی تو یقین ہو گیا کہ نماز اشراق کی اصل ہے اور یہ مشروع ہے۔

## رکعات نماز اشراق

کی بابت شیخ امام ولی الدین ابن العراقی نے متعدد احادیث نقل فرمائیں اور محمد بن جریر طبری نے فرمایا کہ اس کی روایتیں حد تواتر تک پہنچ چکی ہیں۔ البتہ صحیحین سے ثابت ہوتا ہے کہ اِنَّ تِلْکَ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ صَلٰوۃَ شُکْرٍ لِذٰلِکَ الْفَتْحِ الْعَظِیْمِ صَادَفَتْ ذٰلِکَ الْوَقْتَ لَا اِنَّھَا عِبَادَۃٌ مَّخْصُوْصَۃٌ فِیْہِ دُوْنَ سَبَبٍ اَوَانِھَا۔ یہ نماز صلوٰۃ شکر ہے اس لئے کہ فتح عظیم بدر پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادا فرمائی۔

اور مسلم شریف کی کتاب الطہارۃ بطریق ابی ہریرہ روایت ہے کہ ثُمَّ صَلّٰی ثَمَانَ رَکَعَاتٍ سُبْحَۃَ الضُّحٰی آٹھ رکعت ادا فرمائی۔

اور ابن عبدالبر تمہید میں بطریق عکرمہ بن خالد راوی ہیں کہ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ فَصَلّٰی ثَمَانَ رَکَعَاتٍ فَقُلْتُ مَا ھٰذِہِ الصَّلٰوۃُ قَالَ ھٰذِہِ صَلٰوۃُ الضُّحٰی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آٹھ رکعت ادا فرمائیں۔ میں نے عرض کیا یہ کون سی نماز ہے فرمایا یہ نماز اشراق ہے۔

اور ابن ماجہ میں ہے: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی اَرْبَعًا وَیَزِیْدُ مَا شَاءَ اللّٰہُ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشراق کی چار رکعت بھی پڑھیں اور زیادہ بھی ادا فرمائیں۔

اور اس نماز کے متعلق حاکم حضرت ابوذر غفاری، ابوسعید، زید بن ارقم، ابوہریرہ، اسلمی، ابودرداء، عبداللہ بن ابی اوفی، عتبان بن مالک، عتبہ بن عبداسلمی، نعیم بن ہمام غطفانی، ابوامامہ باہلی، ام ہانی اور ام سلمہ وغیرہ سے افضل نوافل فرماتے ہیں۔

بہرحال روایت بخاری سے اس کی اقل مقدار دو رکعت ہیں اور زیادہ سے زیادہ چار رکعت ہیں اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے زائد بھی پڑھیں۔

وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَۃً ؕ کُلٌّ لَّہٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾۔

اور مسخر کیے پرند کہ جمع رہتے اور سب یعنی پہاڑ اور پرند تسبیح کے لئے آپ کی طرف رجوع تھے۔

یہاں اواب بمعنی مسبح ہے آگے ارشاد ہے:

وَشَدَدْنَا مُلْکَہٗ وَاٰتَیْنٰہُ الْحِکْمَۃَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLIA.COM
ISLAMIA ACADEMY

اور مضبوط کی ہم نے ان کی حکومت اور عطا کی ہم نے حکمت اور فیصلہ دینے کی طاقت۔

یعنی معیت ونصرت اور کثرت جنود سے آپ کی حکومت مضبوط فرمائی چنانچہ ابن جریر اور حاکم راوی ہیں: اِنَّهٗ کَانَ یَحْرِسُهٗ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ اَرْبَعَةُ الْاٰفٍ۔ آپ کے پہرے دار رات اور دن کے چار ہزار تھے۔

وَحُکِیَ اَنَّهٗ کَانَ حَوْلَ مِحْرَابِهٖ اَرْبَعُوْنَ اَلْفُ مُسْتَئِمٍ یَحْرُسُوْنَهٗ۔ ایک روایت ہے کہ آپ کی عبادت گاہ کے محافظ چالیس ہزار پہریدار تھے۔

آپ کی حکومت وحکمت کی پختگی پر عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے حضرت داؤد علیہ السلام کے حضور ایک آدمی پر دعویٰ کیا کہ اس کی گائے دینے سے وہ منکر ہے اس پر گواہ طلب کئے تو وہ گواہ نہ دے سکا آپ نے دونوں کو اپنے سامنے کھڑا کر لیا اور آپ پر غنودگی طاری ہوئی اور اس میں کہا گیا کہ مدعیٰ علیہ کو قتل کر دیا جائے۔

آپ نے خیال فرمایا کہ یہ خواب ہے اس پر میں کسی کے قتل پر عجلت نہیں کروں گا۔ دوسری رات خواب میں پھر قتل کا حکم ہوا آپ نے پھر ٹال دیا۔ پھر تیسری رات بھی قتل کا حکم ہوا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اگر ایسا نہ کرو گے تو عذاب الٰہی آئے گا۔

آپ نے مدعیٰ علیہ کو بلا کر فرمایا کہ تیرے قتل کا مجھے حکم ہوا ہے۔ وہ بولا حضور! بلا ثبوت جرم مجھے قتل کیوں کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے حکم الٰہی ہے اس کے نفاذ سے میں رک نہیں سکتا۔

تو اس آدمی نے عرض کیا حضور! میں سچ سچ عرض کر دوں قسم بخدا میں اس جرم میں ماخوذ نہیں بلکہ میں نے مدعی کے والد کو قتل کیا تھا اس پر میری گرفت ہوئی ہے۔

غرضکہ آپ نے اس کو قصاص میں قتل کرا دیا۔ اس کی وجہ سے بنی اسرائیل میں آپ کی ہیبت طاری ہوگئی اور آپ کا ملک مضبوط ہوگیا۔ چنانچہ وَشَدَدْنَا مُلْکَهٗ اسی بنا پر فرمایا گیا اور

وَاٰتَیْنٰهُ الْحِکْمَةَ۔ سے مراد نبوت وکمال علم اور اتقاء فی العمل ہے۔

ایک قول ہے زبور اور علم شرائع مراد ہیں۔

ایک قول ہے کہ آپ کو ایسا جامع الکلم فرمایا کہ حکمت سے خالی کوئی کلام نہ ہوتا تھا۔ اور

فَصْلَ الْخِطَابِ۔ سے مراد حق وباطل کی تمیز ہے۔

چنانچہ آپ مقدمات، حکومت، تدبیر ملک اور مشوروں میں نہایت صاحب الرائے تھے۔

اس کے بعد ایک خاص واقعہ کا ذکر شروع ہے:

وَهَلْ اَتٰىکَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ۙ۔

اور کیا آئی تمہیں خبر جھگڑا کرنے والوں کی جبکہ وہ دیوار پھاند کر آئے۔

خصم اصل میں مصدر ہے خصم کے لئے اس کے معنی خاصمه وغلبه کے ہیں۔

اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ۔ یعنی جبکہ وہ چڑھے دیوار پر اور اندر اترے۔

اور سور دیوار کو کہتے ہیں جو مکان کے چاروں طرف ہوتی ہے۔ اور محراب بمعنی غرفہ ہے یعنی کھڑکی یا روشندان اور محراب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

مسجد بھی اس سے ماخوذ ہے۔

راغب کہتے ہیں: مِحْرَابُ الْمَسْجِدِ قِيْلَ سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِاَنَّهٗ مَوْضَعُ مُحَارَبَةِ الشَّيْطَانِ وَالْهَوٰى۔ مسجد کے محراب کومحراب اس بنا پر کہتے ہیں کہ وہ موضع محاربہ شیطان ہے۔ یہاں شیطان سے امام کو اپنا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ محراب مسجد کو محراب بہ ایں معنی کہتے ہیں کہ انسان کو اس مقام پر اشتغال دنیا ترک کر کے حرص و ہوائے نفسانیہ سے مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔

اور امام جلال الدین سیوطی نے اس مضمون میں ایک رسالہ تالیف فرمایا ہے جس میں تحقیق محراب فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: اِنَّ الْمَحَارِيْبَ الَّتِيْ فِي الْمَسَاجِدِ بَيْنَنَا الْمَعْرُوْفَةِ الْيَوْمَ لَمْ تَكُنْ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یہ محرابیں جو اب مساجد میں بنائی جاتی ہیں اس ہیئت پر عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہ تھیں۔

اور یہ ظاہر ہے کہ ہیئت کذائی کی محرابیں عہد شاہان مغلیہ سے بنی ہیں۔

بہر حال بنا تحاکم الخصمین کا تذکرہ منصوص ہے اور دیوار پھاند کر آنا بھی قرآن کریم میں مذکور ہے۔

چنانچہ ارشاد ہے:

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ۔ جبکہ وہ داخل ہوئے داؤد علیہ السلام پر اس آنے سے آپ گھبرا گئے۔

اس لئے کہ جس جگہ کی حفاظت چار ہزار سے لے کر چالیس ہزار پہرے داروں سے ہو رہی ہو۔ وہاں اچانک متخاصمین کا داخل ہو جانا باقتضاء بشریت موجب فزع اور باعث تحیر ضرور تھا اس لئے کہ فزع کی تعریف میں علامہ آلوسی فرماتے ہیں: وَالْفَزَعُ اِنْقِبَاضٌ وَ نَفَارٌ يَعْتَرِى الْاِنْسَانَ مِنَ الشَّيْءِ الْمَخِيْفِ۔ فزع انقباض ونفور کو کہتے ہیں جو انسان پر کسی شے مخیف سے طاری ہوتا ہے۔

## واقعہ یہ ہے

رُوِيَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَ اِلَيْهِ مَلَكَيْنِ فِيْ صُوْرَةِ اِنْسَانَيْنِ قِيْلَ هُمَا جِبْرَائِيْلُ وَ مِيْكَائِيْلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَطَلَبَا اَنْ يَّدْخُلَا عَلَيْهِ فَوَجَدَاهُ فِيْ يَوْمِ عِبَادَتِهٖ فَمَنَعَهُمَا الْحَرَسُ فَتَسَوَّرَا عَلَيْهِ الْمِحْرَابَ فَلَمْ يَشْعُرْ اِلَّا وَ هُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ جَالِسَانِ وَ كَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جَزَّاَ زَمَانَهٗ اَرْبَعَةَ اَجْزَآءٍ يَوْمًا لِّلْعِبَادَةِ وَ يَوْمًا لِّلْقَضَآءِ وَيَوْمًا لِلْاِشْتِغَالِ بِخَاصَّةِ نَفْسِهٖ وَيَوْمًا لِجَمِيْعِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَيَعِظُهُمْ وَ يُبْكِيْهِمْ۔

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی شبیہ میں دو فرشتے حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں بھیجے جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ جبرائیل و میکائیل علیہما السلام تھے تو جب انہوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونا چاہا تو دیکھا کہ آپ مشغول عبادت ہیں اور پہرے داروں نے داخل ہونے سے روک دیا تو انہوں نے دیوار پھاند کر اپنے کو خدمت داؤد میں پہنچایا اور ایسے حال میں یہ پہنچے کو کوئی نہ سمجھ سکا کہ کدھر سے داخل ہوئے۔

اور بروایت ابن عباس مروی ہے کہ آپ نے اپنے اوقات چار طرح تقسیم فرما رکھے تھے ایک دن عبادت کے لئے، ایک دن مقدمات کے فیصلے کے لئے، ایک دن اپنے خصوصی کاموں کے لئے اور ایک دن تمام بنی اسرائیل کے لئے کہ اس میں ان کو نصیحت فرمائیں اور رلائیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

وَ سَبَبُ الْفَزَعِ قِيْلَ اِنَّهُمْ نَزَلُوْا مِنْ فَوْقِ الْحَائِطِ وَ فِيْ يَوْمِ الْاِحْتِجَابِ وَالْحَرَسُ حَوْلَهٗ لَا يَتْرُكُوْنَ مَنْ يُرِيْدُ الدُّخُوْلَ عَلَيْهِ فَخَافَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يُؤْذُوْهُ لَا سِيَّمَا عَلٰى مَا قِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ لَيْلًا۔ اور آپ کے گھبرا جانے کا سبب یہ ہوا کہ وہ دیوار پر سے آپ پر اترے اور یہ دن خاص پردہ کے لئے رکھا گیا تھا اور پہرے دار آپ کے گرداگرد تھے جس کی وجہ سے کسی کی مجال نہ تھی کہ داخل ہوتا تو آپ خوفزدہ ہوئے کہ یہ حرکت کسی ایذا دہندہ کی ہے خصوصاً جبکہ یہ واقعہ رات کا تھا۔

ایک قول یہ ہے کہ آپ نے گمان فرمایا کہ مملکت کے کسی صوبہ نے نظام کی اہانت کا خیال کر کے ایسا نہ کیا ہو۔ اور بلا حصول اجازت وہ داخل ہو گیا ہو اس وجہ میں آپ خائف ہوئے۔

ایک قول یہ ہے کہ آپ کے قلعہ کی دیوار اتنی بلند تھی کہ مہینوں مدد لگانے کیلئے بھی کوئی دیوار پھاند نہ سکتا تھا۔ مختصر یہ کہ آپ کو خائف دیکھ کر دونوں فرشتے بولے:

قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾۔

عرض کیا خوف نہ فرمائیں ہم دو متخاصم ہیں ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہمارے اندر حق حق فیصلہ دیں اور حق سے متجاوز نہ ہوں اور ہمیں صحیح سیدھی راہ پر لے آئیں۔

گویا فرشتوں نے یہ کہہ کر خاموشی اختیار کی تو حضرت داؤد علیہ السلام نے دریافت کیا: مَا اَمْرُكُمْ۔ تمہارا کیا معاملہ ہے تو انہوں نے عرض کیا: خَصْمٰنِ یعنی ہم مدعی مدعیٰ علیہ ہیں بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ ایک نے دوسرے پر جور کیا ہے اس طرح انہوں نے آپ کو مطمئن کر کے عرض کیا ہمارا فیصلہ فرما دیجئے جو حق ہو اور حق سے تجاوز نہ فرمائیں۔ اور تُشْطِطْ۔ شط سے ہے جس کے معنی تبعد عن الحق کے ہیں۔ يَعْنِيْ لَا تُشْطِطْ اَيْ لَا تَبْعُدْ عَنِ الْحَقِّ۔

وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ۔ اور ہماری راہنمائی فرمائیں وسط طریق حق پر۔

پھر ایک مفروضہ وضاحت مسئلہ کے لئے پیش کیا جیسے سوال میں کیا کرتے ہیں مثلاً لکھتے ہیں الف نے باء کے ساتھ ایسا کیا تو جیم اس پر دعویٰ کرتا ہے اور حق فیصلہ چاہتا ہے حالانکہ نہ الف کوئی ہوتا ہے نہ ب اور نہ جیم اسی طرح فرشتوں نے فرضی شکل بنا کر پیش کی کما قال تعالیٰ:

اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾۔

یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دنبی ہے تو اس نے کہا ہے کہ یہ دنبی بھی میرے ملک کر دے اور اس مطالبہ پر زور دیتا ہے۔

یہاں بھائی کہہ کر اخوت دینی اور اخوت شرکت مراد لی گئی ہے۔

ایک قول ہے کہ اس اخوت سے مراد اخوت نسبی تھی اور متخاصمین بنی اسرائیل سے حقیقی بھائی تھے۔

لیکن یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ آنے والے دونوں فرشتے تھے اور انہوں نے ننانوے دنبیاں کہہ کر ننانوے بیویاں مراد لی تھیں اور ایک دنبی کہہ کر ایک بیوی ظاہر کی تھی۔

اور وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ کہہ کر اس امر کا اظہار کیا کہ میں کمزور ہوں اور یہ طاقتور ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے ان کے بیان لے کر فیصلہ دیا جس کا ذکر آگے آتا ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ

فرمایا داؤد علیہ السلام نے بے شک وہ تجھ پر ظلم کرتا ہے کہ تیری دنبی مانگتا ہے اپنی دنبیوں کی طرف۔

یعنی جب حضرت داؤد علیہ السلام نے مدعی کا ضعف اس درجہ دیکھا کہ وہ مظلوم ہے تو صاف فیصلہ دیا اور فرمایا: لَقَدْ ظَلَمَكَ اور اس کے ساتھ ہی فرمایا:

وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۔

اور اکثر خلطا یعنی شریک لوگ ضرور زیادتی کرتے ہیں آپس میں۔ اور مراعات حق ملحوظ نہیں رکھتے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیْلٌ مَّا هُمْ ؕ ۔

مگر وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور ایسے لوگ کم ہوتے ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے گویا فرمایا: اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِیْ جَرٰی بَیْنَكُمَا اَیُّهَا الْخَلِیْطَانِ كَثِیْرًا مَّا یَجْرِیْ بَیْنَ الْخُلَطَاءِ۔ یہ معاملہ جو تم دونوں کے مابین ہوا یہ اکثر شریکوں میں ہوتا رہتا ہے۔

چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کے اس فیصلہ کے بعد متخاصمین نے آپس میں دیکھا اور ہنسے۔ پھر آسمان کی طرف غائب ہو گئے۔ چنانچہ آلوسی اس روایت کو نقل کرتے ہیں:

لَمَّا قَضٰی بَیْنَهُمَا نَظَرَ اَحَدُهُمَا اِلٰی صَاحِبِهٖ فَضَحِكَا ثُمَّ صَعِدَا اِلَی السَّمَاءِ حِیَالَ وَجْهِهٖ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ تَعَالٰی اِبْتَلَاهُ۔ اس سے حضرت داؤد علیہ السلام سمجھے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے آزمایا ہے جیسا آگے ارشاد ہے:

وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ ۔ اور یقین کیا داؤد علیہ السلام نے کہ وہ آزمایا گیا ہے۔

اور ظن کے قرآنی معنی یقین وعلم کے ہیں چنانچہ آلوسی فرماتے ہیں: فَالْمَعْنٰی وَ عَلِمَ دَاوٗدُ وَ اَیْقَنَ بِمَا جَرٰی فِیْ مَجْلِسِ الْحُكُوْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ۔

اور آپ کو محسوس ہوا کہ یہ میرے مرتبہ کا گناہ ہے۔ اگرچہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ارشاد فرمایا جا چکا ہے تو آپ وہیں سجدہ میں گر گئے اور استغفار کرنے لگے جیسا کہ ارشاد ہے:

فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ۩ ۔

تو اپنے رب سے معافی چاہی اور سجدہ میں گر کر رجوع کیا۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

فَخَرَّ عَلٰی وَجْهِهٖ رَاكِعًا وَ تَابَ اِلَی اللّٰهِ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ

چنانچہ آیہ کریمہ آیت سجدہ بھی ہے۔ اس کے بعد سجدۂ تلاوت کرنا چاہئے۔

چنانچہ نسائی نے ابن مردویہ سے بسند جید ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ سَجَدَ فِیْ صٓ وَ قَالَ سَجَدَهَا دَاوٗدُ تَوْبَةً وَّ نَسْجُدُهَا شُكْرًا ۔ اَیْ عَلٰی قَبُوْلِ تَوْبَةِ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ صٓ میں اس آیت پر سجدہ کیا اور کہا داؤد علیہ السلام نے توبہ کے لئے سجدہ کیا اور ہم قبولیت توبہ داؤد پر بطور شکر سجدہ کرتے ہیں۔

اور حضرت ابوحنیفہ النعمان رضی اللہ عنہ نے اس جگہ سجدہ واجب فرمایا۔

اور اَنَابَ کے معنی توبہ کے ساتھ بارگاہ حق میں رجوع کرنے ہیں اس کے بعد ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۚ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾

تو ہم نے انہیں معاف کیا اور بے شک ان کے لئے ہمارے پاس تقرب اور بہترین مقام ہے جنت میں۔

احمد عبد بن حمید، یونس ابن حبان سے راوی ہیں: اِنَّ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ بَکٰی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ حَوْلَهٗ مِنْ دُمُوْعِهٖ ثُمَّ قَالَ یَا رَبِّ قَرِحَ الْجَبِیْنُ وَ رَقَأَ الدَّمْعُ وَ خَطِیْئَتِیْ عَلَیَّ کَمَا هِیَ فَنُوْدِیَ یَا دَاوٗدُ اَجَائِعٌ فَتُطْعَمَ اَمْ ظَمْاٰنُ فَتُسْقٰی اَمْ مَظْلُوْمٌ فَیُنْتَصَرُ لَكَ فَنَحَبَ نَحْبَةً هَاجَ مَا هُنَالِكَ مِنَ الْخُضْرَةِ فَغُفِرَ لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ۔

خلاصہ یہ کہ آپ چالیس رات روتے رہے اور اس مدت میں آپ کے آنسوؤں سے گھاس اگ آیا۔

دوسری روایت ہے کہ چالیس رات کے گریہ سے مٹر اگ آیا۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے چالیس دن تک کھانا پینا ترک فرما دیا بہر حال اللہ تعالیٰ نے معافی دی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ روتے روتے اتنے نحیف ہو گئے کہ انتقال فرما جائیں کہ آخر کار آپ کے بیٹے نے دعا کی اور آپ کو معافی ملی۔ پھر بنی اسرائیل کے گندہ خیال افراد نے مخالفت کی اور محاربہ ہوا آپ نے انہیں ہزیمت دی۔

اس قسم کی اور بھی روایات ہیں جو بخوف طوالت نقل نہیں کیں۔ من شاء فلینظرفی روح المعانی۔

آخرش اللہ تعالیٰ نے ان کے مراتب کی بلندی کا اعلان فرمایا اور ارشاد ہوا:

وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾

اور داؤد علیہ السلام کے لئے ہمارا قرب اور بہترین مقام ہے۔ پھر ارشاد ہوا:

یہاں سیر کی روایت سے واقعہ آلوسی نقل کرتے ہیں:

اِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ رَاٰی اِمْرَاَةَ رَجُلٍ یُقَالُ لَهٗ اُوْرِیَا مِنْ مُؤْمِنِیْ قَوْمِهٖ وَ فِیْ بَعْضِ الْاٰثَارِ اَنَّهٗ وَزِیْرُهٗ فَمَالَ قَلْبُهٗ اِلَیْهَا فَسَاَلَهٗ اَنْ یُّطَلِّقَهَا فَاسْتَحْیٰی اَنْ یَّرُدَّهٗ فَفَعَلَ فَتَزَوَّجَهَا وَ هِیَ اُمُّ سُلَیْمَانَ وَ کَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا فِیْ شَرِیْعَتِهٖ مُعْتَادًا فِیْمَا بَیْنَ اُمَّتِهٖ غَیْرَ مُخِلٍّ بِالْمُرُوَّةِ حَیْثُ کَانَ یَسْاَلُ بَعْضًا اَنْ یَّنْزِلَ لَهٗ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَیَتَزَوَّجُهَا اِذَا اَعْجَبَتْهُ وَقَدْ کَانَ الرَّجُلُ مِنَ الْاَنْصَارِ فِیْ صَدْرِ الْاِسْلَامِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ اِذَا کَانَتْ لَهٗ زَوْجَتَانِ نَزَلَ عَنْ اِحْدَاهُمَا لِمَنِ اتَّخَذَهٗ اَخًا لَهٗ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ لٰکِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِعُظْمِ مَنْزِلَتِهٖ وَ ارْتِفَاعِ مَرْتَبَتِهٖ وَ عُلُوِّ شَاْنِهٖ نُبِّهَ بِالتَّمْثِیْلِ عَلٰی اَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَّتَعَاطٰی مَا یَتَعَاطَاهُ اٰحَادُ اُمَّتِهٖ وَ یَسْاَلُ رَجُلًا لَیْسَ لَهٗ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ اَنْ یَّنْزِلَ عَنْهَا فَیَتَزَوَّجُهَا مَعَ کَثْرَةِ نِسَائِهٖ بَلْ کَانَ یَجِبُ عَلَیْهِ اَنْ یُّغَالِبَ مَیْلَهُ الطَّبْعِیَّ وَ یَقْهَرُ نَفْسَهٗ وَ یَصْبِرُ عَلٰی مَا اُمْتُحِنَ بِهٖ۔

روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نگاہ ایک شخص کی بیوی پر پڑی جس کا نام اوریا تھا یہ شخص آپ کی قوم کے مومنین میں سے تھا۔ اور بعض روایات میں ہے کہ اوریا آپ کے وزرا میں سے تھا۔

آپ کا دل اس کی طرف مائل ہو گیا آپ نے اسے طلاق کے لئے فرمایا اس نے انکار کرنے سے حیا کی اور طلاق دے دی پھر آپ نے اس سے عقد فرما لیا۔ یہ عورت ام سلیمان تھی اور شریعت داؤد میں یہ جائز تھا اور اس زمانہ میں یہ معیوب بھی نہیں تھا کہ کسی کی عورت کے لئے طلاق کا سوال کر کے اس سے عقد کر لیا جائے جبکہ وہ اسے پسند ہو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اور عہد سرور عالم ﷺ میں انصار نے مہاجرین کے لئے بھی یہ ایثار کیا کہ جس کی دو بیویاں تھیں اس نے ایک بیوی کو طلاق دے کر اپنے بھائی مہاجر کے لئے پیش کیا۔ مگر خود حضور سرور عالم ﷺ نے اپنی عظم منزلت اور ارتفاع مرتبت اور علو شان کے ماتحت اسے گوارا نہ فرمایا۔

یہاں حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ یہ ہے کہ باوجود کثرت بیویوں کے میلان طبع کی وجہ سے اوریا کی بیوی کے لئے خطبہ دیا اور یہ معصیت ہے۔

اور دوسری روایت ہے کہ ایک عورت کو کسی نے خطبہ دے رکھا تھا اور آپ نے بھی خطبہ علی الخطبہ دے دیا۔ لیکن اس کے متعلق یہ بھی روایت ہے کہ آپ کا خطبہ لاعلمی میں دیا گیا۔ بہر حال روایت من حیث الروایت روایت ہی ہے۔

ہمارا مسلک یہ ہے کہ انبیائے کرام معصوم عن العصیان ہوتے ہیں رہا ملائکہ کا حاضر ہونا اور حضرت داؤد علیہ السلام سے ایک مفروضہ پیش کر کے سوال کرنا یہ کسی حکمت کے ماتحت ہے۔ اور

وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ بھی علم اللہ میں ہے کہ اصل صورت حال کیا تھی وَ نَعْلَمُ قَطْعًا اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَعْصُوْمُوْنَ مِنَ الْخَطَاءِ لَا يُمْكِنُ وُقُوْعُهُمْ فِيْ شَيْئٍ مِّنْهَا ضَرُوْرَةً۔ اور اگر ہم ان روایتوں کو تسلیم کرلیں تو بَطَلَتِ الشَّرَائِعُ۔

بنابریں ایسی روایتوں کو ہم موثق نہیں مانتے سوا اتنے واقعہ کے کہ اس میں حضرت داؤد علیہ السلام کا امتحان تھا اور واقعہ جو بھی ہوا وہ علم اللہ میں ہے۔

چنانچہ اختلاف روایت سے یہ بھی واقعہ ہے کہ ایک قوم آپ کے قتل کے ارادہ سے دیوار پھاند کر آئی اور جب وہ قتل پر قادر نہ ہوئے تو یہ قصہ سوالی کی صورت میں پیش کر دیا جس کا تذکرہ قرآن کریم میں ہے تو آپ نے ان کے ایسے آنے پر انتقام لینا چاہا اس پر آپ کو محسوس ہوا کہ یہ میری آزمائش ہے تو آپ سربسجود ہو گئے۔ بہر حال

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾۔

فرما کر حضرت داؤد علیہ السلام سے مقدمہ صاف فرما دیا گیا اب اعتراض کرنے والا اگر معترض ہوتا ہے تو وہ یا جاہل ہوگا یا اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا مخالف۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ۔ اس کے بعد ارشاد ہے جو ہماری مزید تائید کرتا ہے۔

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾۔

(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے داؤد (علیک السلام) ہم نے تجھے خلیفہ بنایا زمین میں تو لوگوں میں فیصلے دے حق حق اور نہ پیروی کر خواہشات کی کہ تجھے اللہ کے راستے سے بہکا دے گا بے شک وہ جو اللہ کے راستے سے بہکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے بہ سبب اس کے کہ وہ حساب کے دن کو بھلا چکے۔

آیہ کریمہ میں مخاطبہ حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا گیا اور اس میں حضرت داؤد علیہ السلام کو نیابت عطا کی گئی اور یہ نیابت و خلافت ملک کی حضرت داؤد علیہ السلام کو دی گئی غرضکہ حضرت داؤد علیہ السلام خلیفۃ اللہ مقرر کئے گئے۔

ابن عطیہ فرماتے ہیں کہ خلیفۃ اللہ سوائے رسول کے کوئی نہیں ہو سکتا مگر رسولوں کے خلیفہ ہو سکتے ہیں قیس رقیانی کہتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

ہیں۔

خَلِیْفَۃُ اللہِ فِیْ بَرِیَّتِہٖ جَفَّتْ بِذٰلِكَ الْاَقْلَامُ وَالْکُتُبُ

اللہ کا خلیفہ تمام عالم کا خلیفہ ہوتا ہے اس پر قلم قضا اور کتب الٰہیہ فیصلہ لکھ کر خشک ہو گئیں۔

وَ قَالَتِ الصَّحَابَۃُ لِاَبِیْ بَکْرٍ خَلِیْفَۃُ رَسُوْلِ اللہِ وَ بِذٰلِكَ كَانَ یُدْعٰی اِلٰی اَنْ تُوُفِّیَ فَلَمَّا وَلِیَ عُمَرُ قَالُوْا خَلِیْفَۃُ خَلِیْفَۃِ رَسُوْلِ اللہِ فَعَدَلَ اِخْتِصَارًا اِلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اور صحابہ کرام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ رسول کہتے تھے اور آپ بھی اسی طرح اپنے کو خلیفہ رسول فرماتے تھے حتیٰ کہ جب آپ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ والی ہوئے تو آپ کو خلیفہ خلیفہ رسول اللہ کہا جاتا تھا تو آپ نے اسے مختصر کر کے امیر المومنین کے الفاظ سے بدل دیا اور اسی پر عہد علی کرم اللہ وجہہ الکریم تک عمل رہا اور

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ رسول کی طرف سے خلافت تفویض شرائع کے معنی میں ہے اور یہ اصطلاحات ہیں ولا مشاحۃ فی الاصطلاح۔

یہی وجہ ہے کہ من جانب اللہ داؤد علیہ السلام کا استخلاف نصب امامت کے لئے تھا جو لطف و کرم واجب تعالیٰ شانہ سے تھا چنانچہ حکم ہوا:

فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ۔

تو لوگوں میں حق حق فیصلہ دو اور خواہشات کا اتباع نہ کرو کہ یہ تجھے اللہ کے راستے سے ہٹا دے گا۔ بے شک وہ لوگ جو خواہشات نفسانی کی اتباع کرنے والے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے بوجہ بھول جانے یوم حساب کے۔

یعنی فیصلہ کرو اللہ کے حکم کے مطابق اور خلاف حکم فیصلہ اتباع ہویٰ ہے جو معصیت ہے اور معصیت موجب گمراہی ہے اس میں مخاطبہ حضرت داؤد علیہ السلام سے ہے لیکن یہ حکم آپ کے امتیوں کے لئے ہے کہ وہ یوم حساب کو بھول سکتے ہیں نہ کہ حضرت داؤد علیہ السلام جو کہ معصوم ہیں اس قسم کے مخاطبہ اہمیت حکم کے لئے ہوتے ہیں۔

جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَكَ الْاُوْلٰی وَ عَلَیْكَ الثَّانِیَۃُ۔ اے علی! غیر عورت پر پہلی نظر جو پڑے وہ معاف ہے لیکن بالقصد دوسری نظر تمہارے اوپر ہے۔

اس سے مراد حضرت شیر خدا کی ہدایت نہیں بلکہ اہمیت حکم کی غرض سے حضرت علی مخاطب فرمائے گئے اور یہ حکم عامہ مومنین کے لئے ہے کہ وہی حساب کے خوف کو فراموش کر سکتے ہیں نہ کہ انبیاء کرام علیہم السلام۔

## بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع - سورۃ ص - پ ۲۳

| | |
|---|---|
| وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ؕ﴿۲۷﴾ | اور نہیں پیدا کئے ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے بیکار یہ ان لوگوں کا گمان ہے جو کافر ہیں تو خرابی ہے کافروں کی آگ سے |
| اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ | کیا ہم کر دیں انہیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان جیسا جو فساد پھیلاتے ہیں زمین میں یا ہم کر دیں |

كَالْفُجَّارِ ۝٢٨

پرہیز گاروں کو شریر فجار جیسا

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَ لِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٢٩

یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے نازل فرمائی آپ کی طرف برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقل والے نصیحت مانیں

وَ وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ؕ۝٣٠

اور ہم نے عطا کیا داؤد کو سلیمان بہترین بندہ بے شک وہ بہت رجوع لانے والا ہے

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۙ۝٣١

جبکہ پیش کئے گئے اس پر تیسرے پہر کو کہ روکیں تو تین پاؤں پر کھڑے ہوں چوتھے سم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے چلیں تو ہوا ہو جائیں

فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝٣٢

تو سلیمان نے کہا مجھے ان گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے اپنے رب کی یاد کے لئے پھر انہیں چلانے کا حکم دیا حتیٰ کہ نگاہ سے پردہ میں چھپ گئے

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَ الْاَعْنَاقِ ۝٣٣

پھر حکم دیا انہیں میرے پاس لاؤ تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَ اَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝٣٤

اور بے شک ہم نے امتحان لیا سلیمان کا اور ڈال دیا اس کے تخت پر ایک بے جان جسم پھر رجوع لایا

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝٣٥

عرض کی اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھے دے ایسی سلطنت کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو بے شک تو بڑی بخشش والا ہے

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ۙ۝٣٦

تو ہم نے مسخر کی ہوا کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلے جہاں وہ چاہے

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّ غَوَّاصٍ ۙ۝٣٧

اور دیو مسخر کئے ہوئے معمار اور غوطہ زن

وَّ اٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝٣٨

اور دوسرے بیڑیوں میں جکڑے ہوئے

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٣٩

یہ ہماری بخشش ہے تو احسان کر یا روک رکھ تجھ پر کچھ حساب طلبی نہیں

وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ۝٤٠

اور بے شک اس کے لئے ہماری بارگاہ میں قرب اور اچھا ٹھکانا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## حل لغات تیسرا رکوع ۔ سورۃ صٓ ۔ پ ۲۳

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ ۔ اور | مَا ۔ نہ | خَلَقْنَا ۔ پیدا کیا ہم نے | السَّمَآءَ ۔ آسمان |
| وَ ۔ اور | الْاَرْضَ ۔ زمین کو | وَ ۔ اور | مَا ۔ جو |
| بَيْنَهُمَا ۔ ان کے درمیان ہے | بَاطِلًا ۔ بیکار | ذٰلِكَ ۔ یہ | ظَنُّ ۔ گمان ہے |
| الَّذِيْنَ ۔ ان کا جو | كَفَرُوْا ۔ کافر ہیں | فَوَيْلٌ ۔ تو خرابی ہے | لِّلَّذِيْنَ ۔ ان کو جو |
| كَفَرُوْا ۔ کافر ہیں | مِنَ النَّارِ ۔ آگ سے | اَمْ ۔ کیا | نَجْعَلُ ۔ بنائیں گے ہم |
| الَّذِيْنَ ۔ ان کو جو | اٰمَنُوْا ۔ ایمان لائے | وَ ۔ اور | عَمِلُوا ۔ عمل کئے |
| الصّٰلِحٰتِ ۔ اچھے | كَالْمُفْسِدِيْنَ ۔ فساد کرنے والوں کی طرح | | فِي ۔ بیچ |
| الْاَرْضِ ۔ زمین کے | اَمْ ۔ کیا | نَجْعَلُ ۔ بنائیں گے ہم | الْمُتَّقِيْنَ ۔ پرہیزگاروں کو |
| كَالْفُجَّارِ ۔ شریروں کی طرح | كِتٰبٌ ۔ یہ کتاب ہے | اَنْزَلْنٰهُ ۔ اتارا ہم نے اس کو | اِلَيْكَ ۔ تیری طرف |
| مُبٰرَكٌ ۔ برکت والی | لِّيَدَّبَّرُوْٓا ۔ تاکہ غور کریں | اٰيٰتِهٖ ۔ اس کی آیتوں پر | وَ ۔ اور |
| لِيَتَذَكَّرَ ۔ تاکہ نصیحت پکڑیں | اُولُوا الْاَلْبَابِ ۔ عقل والے | وَ ۔ اور | وَهَبْنَا ۔ دیا ہم نے |
| لِدَاوٗدَ ۔ داؤد کو | سُلَيْمٰنَ ۔ سلیمان | نِعْمَ ۔ اچھا | الْعَبْدُ ۔ بندہ تھا |
| اِنَّهٗٓ ۔ بے شک وہ تھا | اَوَّابٌ ۔ رجوع کرنے والا | اِذْ ۔ جبکہ | عُرِضَ ۔ پیش کئے گئے |
| عَلَيْهِ ۔ اس پر | بِالْعَشِيِّ ۔ پچھلے پہر | الصّٰفِنٰتُ ۔ تین پاؤں پر کھڑے | |
| الْجِيَادُ ۔ اچھے گھوڑے | فَقَالَ ۔ تو کہا | اِنِّيْٓ ۔ بے شک میں نے | اَحْبَبْتُ ۔ پسند کئے |
| حُبَّ ۔ اچھے | الْخَيْرِ ۔ گھوڑے | عَنْ ذِكْرِ ۔ یاد | رَبِّيْ ۔ اپنے رب کی سے |
| حَتّٰى ۔ یہاں تک کہ | تَوَارَتْ ۔ چھپ گئے | بِالْحِجَابِ ۔ پردے میں | رُدُّوْ ۔ واپس لاؤ |
| هَا ۔ ان کو | عَلَيَّ ۔ مجھ پر | فَطَفِقَ ۔ تو شروع ہوا | مَسْحًا ۔ چھونا |
| بِالسُّوْقِ ۔ پنڈلی | وَ ۔ اور | الْاَعْنَاقِ ۔ گردن کو | وَ ۔ اور |
| لَقَدْ ۔ بے شک | فَتَنَّا ۔ ہم نے آزمایا | سُلَيْمٰنَ ۔ سلیمان کو | وَ ۔ اور |
| اَلْقَيْنَا ۔ ڈال دیا | عَلٰى ۔ اوپر | كُرْسِيِّهٖ ۔ اس کی کرسی کے | جَسَدًا ۔ ایک جسم |
| ثُمَّ ۔ پھر | اَنَابَ ۔ رجوع لایا | قَالَ ۔ کہا | رَبِّ ۔ اے میرے رب |
| اغْفِرْ ۔ بخش دے | لِيْ ۔ مجھ کو | وَ ۔ اور | هَبْ ۔ عطا کر |
| لِيْ ۔ مجھ کو | مُلْكًا ۔ ایسی بادشاہی کہ | لَّا ۔ نہ | يَنْۢبَغِيْ ۔ لائق ہو |
| لِاَحَدٍ ۔ کسی کے لئے | مِّنْۢ بَعْدِيْ ۔ میرے بعد | اِنَّكَ ۔ بے شک تو | اَنْتَ ۔ تو ہی ہے |
| الْوَهَّابُ ۔ عطا کرنے والا | فَسَخَّرْنَا ۔ تو تابع کیا ہم نے | لَهُ ۔ اس کے | الرِّيْحَ ۔ ہوا کو |
| تَجْرِيْ ۔ وہ چلتی | بِاَمْرِهٖ ۔ اس کے حکم سے | رُخَآءً ۔ نرم نرم | حَيْثُ ۔ جہاں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَصَابَ۔وہ چاہتا | وَ۔اور | الشَّیٰطِیْنَ۔دیو | کُلَّ۔ہر ایک |
| بَنَّآءٍ۔معمار | وَّ۔اور | غَوَّاصٍ۔غوطہ خور | وَّ۔اور |
| اٰخَرِیْنَ۔دوسرے کچھ | مُقَرَّنِیْنَ۔جکڑے ہوئے | فِی۔بیچ | الْاَصْفَادِ۔زنجیروں کے |
| هٰذَا۔یہ ہے | عَطَآؤُ۔عطا | نَا۔ہماری | فَامْنُنْ۔تو دے کسی کو |
| اَوْ۔یا | اَمْسِكْ۔نہ دے | بِغَیْرِ۔بغیر | حِسَابٍ۔حساب کے |
| وَ۔اور | اِنَّ۔بے شک | لَهٗ۔اس کے لئے ہے | عِنْدَنَا۔ہمارے پاس |
| لَزُلْفٰی۔قرب | وَ۔اور | حُسْنَ۔اچھا | مَاٰبٍ۔ٹھکانا |

## خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع۔سورۃ صٓ۔پ ۲۳

## حل لغات نادرہ

اِذْ عُرِضَ عَلَیْهِ بِالْعَشِیِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُ۔اِذْ منصوب ہے اذکر مقدر کی وجہ سے

عَشِیِّ۔عصر سے شام تک کے وقت کو کہتے ہیں

الصّٰفِنٰتُ۔جمع ہے صافن کی۔صافن اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو تھان پر بندھا ہوا ایک پاؤں اٹھائے رکھتا ہو۔یہی وجہ ہے کہ تین پاؤں پر کھڑا رہنے والا گھوڑا خیل جیاد میں داخل ہے یعنی اچھا اور شاہی گھوڑا۔

الْجِیَادُ۔جمع ہے جواد کی اور جواد اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو تیز رفتار ہو اس سے جواد ہے اس آدمی کو بھی کہا جاتا ہے جو بے دریغ خرچ کرنے میں تیز ہو۔

حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۟ رُدُّوْهَا عَلَیَّ ؕ۔حَتّٰی متعلق ہے اَحْبَبْتُ کے۔

تَوَارَتْ۔ضمیر راجع شمس کی طرف۔اگر چہ پہلے شمس کا ذکر نہیں ہے مگر عشی جس کا تعلق شمس کے ساتھ ہے اس بنا پر ضمیر کا سورج کی طرف عود کرنا صحیح ہے۔

اور رُدُّوْهَا کی ضمیر صافنات کی طرف ہے۔

فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ۔طَفِقَ کے معنی اَخَذَ ہیں یا شَرَعَ۔

مَسْحًا۔مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اَیْ مَسَحَ بِالسَّیْفِ مَسْحًا۔اور مَسَحَ بمعنی ضَرَبَ ہے۔اَیْ ضَرَبَ عُنُقَه۔

اور سُوْق۔جمع ہے ساق کی۔اور ساق پنڈلی کو کہتے ہیں۔

اَعْنَاق۔عُنُق کی جمع ہے اور عنق گردن کو کہتے ہیں اس کی تحقیق میں مفسرین کے مختلف بیانات ہیں جو مختصر تفسیر اردو میں آگے بیان ہوں گے۔

وَ اَلْقَیْنَا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا۔کرسی بمعنی تخت ہے اور اس کی لغوی تحقیق تیسرے پارہ کے دوسرے رکوع میں ہے وہاں دیکھ لیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-COMIL ISLAMIA ACADEMY

جَسَدًا۔ جسم بالروح کو کہتے ہیں یہاں اس سے مراد دھڑ ہے۔

رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ۔ رخاء مشتق ہے رخاوہ سے اور رَخَاوَۃ اور رِخوہ لینت ونرمی کے معنی میں آتا ہے تو فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً اور آیت کریمہ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً میں کوئی منافات نہیں اس لئے کہ دراصل وہ ہوا نرم اور آہستہ ہی چلتی تھی لیکن جب سلیمان علیہ السلام کو کسی جگہ جلدی پہنچنا ہوتا تو تیز ہو جاتی تھی۔

حَیْثُ اَصَابَ۔ میں اَصَابَ کے معنی قَصَدَ کے ہیں۔ محاورہ میں بولتے ہیں: اَصَابَ الصَّوَابَ فَاَخْطَاَ قصد کیا صحیح کا لیکن ہوگئی غلطی۔

وَالشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ۔ الشَّیٰطِیْنَ کا عطف اَلرِّیْحَ پر ہے۔

كُلَّ بَنَّآءٍ۔ الشَّیٰطِیْنَ کا بدل ہے۔

بَنَّآءٍ اور غَوَّاصٍ۔ دونوں جمع کے صیغے ہیں۔ بَنَّآءٍ جمع ہے بانی کی اور غَوَّاصٍ جمع ہے غَائِص کی۔

وَّاٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ۔ اٰخَرِیْنَ کا عطف ہے كُلَّ بَنَّآءٍ پر۔ اور

مُقَرَّنِیْنَ۔ ماخوذ ہے تقرین سے اور تقرین اور قرن دونوں کے ایک معنی ہیں یعنی ایک چیز کو ایک سے ملا کر باندھ دینا۔

اَصْفَادِ۔ جمع ہے صفد کی اور صفد کہتے ہیں زنجیر کو محاورہ ہے: صَفَدَ قَیَّدَهٗ۔ اب ملاحظہ فرمائیں

## خلاصہ تفسیر

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ۭ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۝۲۷۔

اور نہیں بنایا ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے بیکار یہ ان کا گمان ہے جو کافر ہیں تو خرابی ہے ان کی جو کافر ہیں آگ سے۔

کافر لوگ اگرچہ صراحۃً نہیں کہتے کہ آسمان وزمین اور مافیہا بے کار نہیں بنائے گئے لیکن جب وہ بعث وحشر اور جزا وسزا کے منکر ہیں اور کہتے ہیں اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ۔ تو نتیجہ یہی نکلا کہ ان کے نزدیک ایجاد عالم عبث اور بے فائدہ ہے تو ایسے فاسد کا سد اعتقاد والوں کو جہنم کی آگ میں خرابی ہے اس لئے کہ ان کا یہ گمان خلاف حکمت ہے اس لئے کہ جو جزا وسزا کا قائل نہیں وہ اپنے گمان باطل میں مفسد ومصلح فاجر ومتقی کو مساوی سمجھنے والا ہے اور ایسا خیال جاہل ہی کر سکتا ہے۔

## شان نزول

آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ کفار قریش نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ آخرت میں جو نعمتیں تم کو ملیں گی وہ ہمیں بھی ملیں گی اور ہماری تمہاری جزا برابر ہے۔ اس پر ارشاد باری ہوا کہ یہ تمہارا گمان غلط ہے۔

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۡ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ ۝۲۸ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۲۹۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کیا ہم بنا دیں انہیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان جیسا جو شریر و مفسد ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو شریر بے حکموں کے برابر ٹھہرا دیں یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری برکت والی تا کہ اس کی آیتوں پر غور کریں اور عقلمند نصیحت پکڑیں۔

آیہ کریمہ میں ارشاد ہے کہ نیک و بد مومن و کافر کو مساوی کر دینا حکمت کے خلاف ہے جیسا کہ کفار کا خیال باطل ہے ایسا ہماری طرف سے نہیں ہو سکتا اس لئے کہ ہم حکیم مطلق ہیں اور فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ۔

اور کتاب سے مراد قرآن کریم ہے اسے غور تدبر سے پڑھنے والے ہدایت پاتے ہیں اور اہل عقل اس سے نصیحت حاصل کریں۔ آگے ارشاد ہے جو ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے:

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ؕ﴿۳۰﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۙ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾۔

اور بخشا ہم نے داؤد کو سلیمان اچھا بندہ بے شک وہ رجوع لانے والا ہے جبکہ اس پر پیش کئے گئے تیسرے پہر کو باندھے ہوئے تین پیروں پر کھڑے ہونے والے اصیل گھوڑے تو سلیمان نے فرمایا میں محبوب رکھتا ہوں ان کی کثرت کو اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) پھر انہیں دوڑایا حتیٰ کہ وہ نگاہ سے چھپ گئے (پھر حکم دیا) کہ انہیں میرے پاس لاؤ تو ان کی پنڈلی اور گردنیں ملنے لگا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو سلیمان علیہ السلام جیسا فرزند ارجمند عطا فرمایا جو ایسے عبادت گزار تھے کہ ہر لحہ تسبیح و ذکر میں ہی گزارتے تھے حتیٰ کہ جب ان کے حضور بعد ظہر جہاد کے گھوڑے اصیل اور خاصہ پیش ہوئے جن کی اصالت اس درجہ تھی کہ پچھلا پیر ہمیشہ ادھر ارکھتے اور تین پیروں پر کھڑے ہوتے یہ اصیل گھوڑے کی خاص علامت ہے۔ یہ گھوڑے بعد ظہر آپ کے سامنے لائے گئے اور آپ انہیں ملاحظہ فرماتے رہے۔

اور اس شغل کے متعلق آپ نے فرمایا کہ انہیں اس لئے محبوب رکھتا ہوں کہ یہ جہاد کے لئے ہیں اور جہاد اعلاء کلمۃ الحق کے لئے ہوتا ہے۔

پھر انہیں دوڑا کر ملاحظہ کیا تو وہ ایسے تیز دوڑے کہ نظر سے غائب ہو گئے۔

تو آپ نے انہیں واپس لانے کا حکم دیا تو جب وہ واپس آئے تو آپ نے ان کی عیال پر ہاتھ پھیرا اور پنڈلیاں ملیں۔

چابک سوار عموماً گھوڑوں کی گردن اور پنڈلی پر ہاتھ پھیرا کرتے ہیں اور یہ ہاتھ پھیرنا خوشنودگی اور عطا شرف کی غرض سے تھا اور یہ عطا شرف اس لئے کہ وہ دشمن کے مقابلہ میں معین ہوتے ہیں امور سلطنت میں ان سے مدد ملتی ہے اور آپ چونکہ گھوڑوں کے عیب و ہنر جاننے میں خاص ماہر تھے بنا بریں یہ ایک ہزار گھوڑے آپ نے جہاد کے لئے خاص فرمائے تھے۔

مفسرین نے اس جگہ مختلف تفاسیر کی ہیں۔ اور ایسی ایسی روایات لکھ دی ہیں جن کی صحت پر کوئی دلیل نہیں وہ محض حکایتیں ہیں جو مفہوم منطوق آیات کریمہ اور دلائل قویہ کے سامنے کسی طرح قابل قبول نہیں۔

اور جو تفسیر ہم نے یہاں پیش کی ہے وہ عبارت قرآن کریم کے بالکل مطابق ہے اور صاحب تفسیر کبیر بھی اس کی صحت کے مؤید ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

ایک روایت بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آج میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور جب وہ حاملہ ہوں گی تو ان سے جو اولاد پیدا ہوگی اسے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے وقف کروں گا اور ہر ایک کو جہاد کے لئے اعلیٰ سوار بناؤں گا۔

لیکن یہ فرماتے وقت کسی ایسے شغل میں آپ محو تھے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فرمانا بھول گئے۔

چنانچہ اس رات کو کوئی بیوی حاملہ نہ ہوئی سوا ایک کے اور یہ بھی ناقص الخلقت ہی ہوا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فرمالیتے تو تمام بیویوں سے لڑکے ہی پیدا ہوتے اور سب جہاد فی سبیل اللہ کرتے۔ بخاری شریف کتاب الانبیاء۔

چنانچہ اس واقعہ کی طرف اگلی آیت میں اشارہ ہے حیث قال:

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾۔

اور بے شک ہم نے امتحان کیا سلیمان کا اور اس کے تخت پر ایک بے جان بدن ڈال دیا پھر اس نے رجوع کیا۔

یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کے ان شاء اللہ کہے بغیر بیویوں سے بچوں کے ہونے کا دعویٰ فرمانا اگرچہ معصیت نہ تھا مگر مرتبۂ رسالت کے خلاف اور شان مرسلین کے مغائر تھا تو ہم نے ان کا دعویٰ پورا نہ کیا اور ایک بیوی سے جو حمل وضع ہوا اسے بھی ناقص الخلقت بنا کر ان کے تخت پر ڈال دیا آپ کو علی الفور خیال آیا کہ یہ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ نہ کہنے کا بدلہ ہے آپ نے اسی وقت بارگاہ رحمت میں اس پر بھی استغفار فرمائی اور اپنے سہو کو خطا مانا اس کے بعد آپ نے معطی حقیقی کے حضور عرض کیا:

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾۔

عرض کیا اے میرے رب! میرا سہو معاف فرما اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو بے شک تو بڑی بخشش والا ہے۔

دعا و استغفار کے بعد آپ نے اپنے لئے ایسا ملک طلب کیا جو معجزانہ شان رکھتا ہو چنانچہ ارشاد ہوا کہ ہم نے وہ ملک انہیں عطا فرمایا۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾۔

تو ہم نے مسخر کر دی ہوا کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی جہاں وہ چاہتے اور دیو جن بھی مسخر دیئے جو ہر قسم کے معمار اور غوطہ زن تھے اور دوسرے زنجیروں میں جکڑے ہوئے۔

ہوا سے مراد ہوائی گھوڑے ہیں جیسا کہ سورہ سبا میں مفصل فرمایا جاچکا ہے: وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ۔ اور یہ ایروپلین سلیمانی ہے کہ آج تک بڑے بڑے سائنسدان اس کے مقابلہ کا ایروپلین نہ بنا سکے جس کا عرض وطول اتنا تھا کہ رعایا فوج وزرا سلطنت اس میں آجاتے۔ اور وسط میں آپ کا تخت زرنگار ہوتا۔ مستغیث و مدعی حاضر ہوتے مقدمات فیصل ہوتے جاتے راہ میں جو آبادی گزرتی اس کے ہر فرد کی آواز فرداً فرداً مسموع فرماتے حتیٰ کہ چیونٹی کی آواز بھی آپ نے سنی جیسا کہ سورۂ نمل میں ہے: قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOMIL-ISLAMIA ACADEMY

هُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ۔

پھر جتنا تیز وہ چاہتے بلا پٹرول وہ چلتا اور جتنا آہستہ چاہتے چلاتے۔ سیر کی روایتوں میں ایک قصہ مذکور ہے جو یہاں حسب موقع لکھا جاتا ہے جس سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا بستیوں کے رہنے والوں کی گفتگو فرداً فرداً مسموع ہونا واضح ہوتا ہے۔

## حکایت

حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی ہوائی سواری پر گزر رہے تھے کہ ایک جنگل میں ایک لکڑہارا تھا جس کا نام بھی سلیمان تھا۔ اس نے سلیمانی ایروپلین گزرتا دیکھ کر اپنے رب کی بے نیازی کا بیان کرتے ہوئے کہا۔ الٰہی! تو بھی عجیب بے نیاز ہے جسے چاہے جیسے چاہے رکھے جس قدر جتنا چاہے دے۔ ایک سلیمان (علیہ السلام) یہ ہیں کہ اس کروفر کے مالک ہیں اور ایک سلیمان میں ہوں کہ نان شبینہ کا محتاج ہوں۔

یہ آواز ہوا نے گوش سلیمانی میں پہنچائی آپ نے ہوا پر سواری روکی اور اس لشکر کو حکم دیا کہ اس وادی میں سلیمان نام کا ایک لکڑہارا ہے اسے ہمارے حضور پیش کیا جائے۔

مختصر یہ کہ غریب پیش ہو گیا لرزاں و ترساں سامنے کھڑا ہوا آپ نے فرمایا تو جنگل میں کیا کہہ رہا تھا سلیمان نے عرض کی حضور! میں جو کچھ کہہ رہا تھا اپنے رب سے کہہ رہا تھا آپ سے کچھ مخاطبہ نہ تھا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا وہ کیا الفاظ تھے اب ہمیں سنا۔

غریب سلیمان جھجکا ڈرا مگر کہے بغیر چارہ بھی کب تھا آخر اس نے سنا دیا کہ میں اپنے رب کی شان بے نیازی بیان کر رہا تھا کہ نسبت اسمی کی بھی پروا نہیں فرماتا ایک سلیمان یہ ہیں جن کے کروفر کا منتہیٰ ہی نہیں اور ایک سلیمان میں ہوں کہ نان جویں کو ترستا ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس پر رحم آیا اور نسبت اسمی کی غیرت نے آپ کو بخشش کی طرف مائل کیا آپ نے اسے ایک قیمتی یاقوت عطا فرمایا اور ہدایت کی کہ اب اسے فروخت کر کے عیش کی زندگی بسر کر۔

غریب سلیمان ممنون منت ہوتا اس یاقوت کو اپنی روٹیوں میں باندھ کر چل دیا۔ راستہ میں کتا ملا اور وہ روٹیاں معہ دسترخوان اور یاقوت کے لے کر چل دیا اس نے اس میں سے چھڑانے کی سعی بلیغ کی مگر وہ ہاتھ نہ آیا اور آج یہ بھوکا ہی رہا۔

دوسرے دن پھر وہی لکڑیاں کاٹنے کے کام میں مصروف ہو گیا۔ چند روز بعد آپ کی سواری ادھر سے پھر گزری دیکھا کہ وہی سلیمان لکڑیاں کاٹ رہا ہے حکم دیا کہ اسے لایا جائے وہ پیش ہوا آپ نے فرمایا تو بڑا ناشکرا انسان ہے تجھے حرص نے پھر اپنے کام میں لگا رہنے کے لئے مجبور کر دیا اور یاقوت فروخت کر کے فارغ البالی پسند نہ آئی۔

بدنصیب سلیمان نے عرض کی حضور میں ناشکرا نہیں ہوں بلکہ اس دن مجھے فاقہ بھی کرنا پڑا میں نے وہ یاقوت اپنے دسترخوان میں باندھ لیا تھا کہ راستے میں کتے نے وہ جھپٹ لیا اور مجھے اس دن فاقہ بھی کرنا پڑا تھا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے تہدید فرمائی اور کہا بے وقوف دسترخوانوں میں یاقوت نہیں رکھا کرتے۔ اچھا لے یہ اور یاقوت ہم عطا فرماتے ہیں اب اسے حفاظت سے لے جا کر فارغ البالی سے بسر کر۔

غریب سلیمان نے اس یاقوت کو اپنی پگڑی میں باندھ لیا کہ راستے میں چیل نے جھپٹ مار کر معہ پگڑی کے یاقوت

www.waseemziyai.com

لے لیا۔

اب یہ غریب ننگے سر رہ گیا صبر کر کے پھر جنگل میں چوب تراشی کرنے لگے اب پھر اس طرف سے سلیمانی سواری گزری دیکھا وہی سلیمان ہے اور جنگل میں لکڑیاں کاٹ رہا ہے۔

آپ نے اسے بلوایا اور فرمایا اب کیا ہوا جو تو اسی حال میں ہے۔

سلیمان نے عرض کی حضور اس دن سے ننگے سر ہو گیا اور آپ کا عطا کردہ یاقوت پگڑی میں باندھ کر جا رہا تھا کہ چیل نے جھپٹ لیا۔

آپ نے اسے تیسرا یاقوت عطا فرمایا اور تاکید کی کہ اسے احتیاط سے لے جا اور جا۔

یہ غریب یاقوت مٹھی میں دبائے راہ طے کر رہا تھا۔ پیاس معلوم ہوئی ایک تالاب کے کنارے آکر پانی لینا چاہا کہ پھسل گیا اور از خود رفتگی میں وہ یاقوت حوض میں گر گیا۔ صبر و شکر کرتا ہوا آیا اور وہی اپنے پرانے کام میں مصروف ہو گیا۔ کہ

سلیمانی سواری پھر ادھر سے گزری اور سلیمان کو اپنے پرانے پیشہ میں مصروف پایا آپ نے اسے بلوا کر پوچھا کہ میاں سلیمان اس دفعہ کیا ہوا۔

غریب نے سرگزشت سنادی آپ نے فرمایا کہ سلیمان اللہ کی مرضی ہی یہ ہے کہ تو اس ہی حال میں رہے اب ہم کیا کر سکتے ہیں اچھا جاؤ اللہ تم پر رحم کرے۔

لکڑہارا سلیمان علیہ السلام کو سلام کر کے واپس آ گیا۔

اب سلیمانی سواری بعد چندے اس جنگل سے گزری تو وہ سلیمان نہ ملا۔ سواری روک کر معلوم کیا کہ وہ لکڑہارا سلیمان کہاں ہے۔

جنگل والوں نے عرض کی حضور وہ لکڑہارا جب کبھی ہوگا ہوگا اب تو وہ رئیس اعظم ہے روزانہ غرباء کو خیرات تقسیم کرتا ہے اور نہایت خوشحال ہے۔ آخرش بحکم سلیمانی وہ لایا گیا۔

سامنے آیا تو نہایت قیمتی گھوڑے پر سوار لباس فاخرہ میں حاضر آیا۔

حضرت نے فرمایا سناؤ سلیمان کیا حال ہے؟

سلیمان نے عرض کی حضور آپ کے دیئے پوری نہ پڑی لیکن معطی حقیقی نے جب دینا چاہا تو وہی یاقوت دے دیئے میں ایک درخت کاٹ رہا تھا کہ اس کی ڈالی میں چیل کا آشیانہ تھا اس میں یاقوت مل گیا اور آج میں اس حال میں ہوں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔

### اس حکایت سے چند باتیں ہدایت آموز نکلتی ہیں

اول یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جو بشارت تھی ﴿هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ یہ ہماری عطا کردہ نعمتیں ہیں ان میں سے جسے چاہیں آپ عطا کریں جس پر احسان فرمانا چاہیں یا روک رکھیں آپ سے اصلاً محاسبہ نہیں۔ چنانچہ آپ نے جتنا چاہا بخشا احسان فرمایا اور جب چاہا روک لیا لیکن حقیقی معطی اللہ تعالیٰ ہے اور اسی کے دیئے سے پورا پڑتا ہے۔

دوسرے یہ کہ آپ کے پاس دیو و جن ایسے تھے کہ سمندر میں غوطہ لگا کر موتی جواہرات نکال کر لاتے چنانچہ سب سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-I ISLAMIA ACADEMY

پہلے آپ ہی نے سمندر کے موتی اور جواہرات نکالے۔

تیسرے یہ کہ نبی، رسول، ولی اور مقربان الٰہی ابنائے وطن پر احسان کر سکتے ہیں اور یہ احسان سنت انبیاء کرام ہے چنانچہ آگے کی آیتوں میں ارشاد ہے:

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٠﴾۔

یہ ہماری عطا ہے اب جو چاہے تو احسان کر یا روک رکھ تجھ پر کچھ حساب نہیں اور بے شک اس کے لئے ہمارے حضور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔

آیت کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ عطاء الٰہی سے بندہ جس پر چاہے جتنا چاہے احسان کرسکتا ہے اور یہ عطا الٰہی ہے۔

نہ کس مے دہاند نہ کس میدہد خدا مے دہاند خدا مے دہد

لیکن هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ کے اندر من جانب اللہ اختیار تام حضرت سلیمان علیہ السلام کو من جانب اللہ عطا ہوا ہے جس کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ یہ ہماری عطا ہے۔ تسخیر ریاح تسخیر اجنہ بناو غواص۔ انہیں سے جو آپ چاہیں کسی پر احسان فرمائیں یا روک رکھیں۔

قصۂ سلیمانی مفصل سورۃ انبیا کے رکوع ششم اور سورت سبا رکوع دوم میں ملاحظہ کریں۔

## نوٹ

زنجیروں میں جکڑے ہوئے شیاطین برائے تادیب واصلاح آپ کے قبضہ میں تھے۔

## مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع۔سورۃ صٓ۔پ ۲۳

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾ ؕ۔

اور نہیں پیدا کئے ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے عبث یہ گمان ان کا ہے جو کافر ہیں تو خرابی ہے انہیں جو کافر ہوئے آگ کی۔

آلوسی فرماتے ہیں: وَالْبَاطِلُ مَا لَا حِكْمَةَ فِيْهِ۔ باطل وہ ہے جس کے بنانے میں کوئی حکمت نہ ہو۔

دوسرا قول ہے: وَالْبَاطِلُ اللَّعِبُ وَالْعَبَثُ۔ باطل وہ ہے جو کھیل اور لغو ہو۔

چنانچہ دوسری جگہ قرآن کریم میں ہے: وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ۔ گویا ارشاد ہے: مَا خَلَقْنَا هٰذَا الْعَالَمَ لِلْبَاطِلِ الَّذِىْ هُوَ مُتَابَعَةُ الْهَوٰى بَلْ لِلْحَقِّ الَّذِىْ هُوَ مُقْتَضَى الرُّسُلِ مِنَ التَّوْحِيْدِ وَالتَّدَرُّعِ بِالشَّرَائِعِ۔ نہیں بنایا ہم نے اس عالم کو باطل کے لئے کہ تبع ہوئی ہے بلکہ اس حق کے لئے بنایا جو مقتضی رسل ہے توحید او اتباع شرع میں۔

آگے ارشاد ہے: ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ یہ گمان باطل کافروں کا ہے کہ اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ نَحْيَا۔ یہ عالم کچھ نہیں مگر دنیا کی زندگی ہے جس میں مرتے جیتے ہیں۔ اس پر ان کے لئے وعید شدید فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مِنَ النَّارِ تو خرابی ہے ان کے لئے جو کافر ہوئے آگ کی۔

جیسے ایک جگہ فرمایا: فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ۔ یعنی جو تخلیق عالم کے متعلق یہ گمان باطل رکھتے ہیں ان کے لئے آگ کی خرابی ہے۔ چنانچہ تخلیق عالم کی فلاسفی بیان فرمائی کہ عالم کی تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ اچھے کام کرنے والوں کو آخرت میں اجر ملے اور برے فعل کرنے والوں پر زجر ہو، تاکہ برے اور بھلے کا امتیاز ہو جائے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾۔

کیا ہم کر دیں ایمان والوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں فسادیوں کی طرح جو زمین میں فساد کرتے ہیں یا کر دیں پرہیزگاروں کو بےحکموں فاجروں کی طرح۔

یہاں اَمْ منقطعہ ہے اور ہمزہ انکار تسویہ کے لئے ہے کافر و مومن کے مابین، تو عبارت مفہوم آیت یوں ہوئی: اَنَجْعَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُصْلِحِيْنَ كَالْكَفَرَةِ الْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ الَّتِيْ جُعِلَتْ لَهُمْ مَقَرًّا اَلَّهُمْ كَمَا يَقْتَضِيْهِ عَدْمُ الْبَعْثِ وَ مَا يَتَرَتَّبُ عَلَيْهِ مِنَ الْجَزَآءِ لِاسْتِوَاءِ الْفَرِيْقَيْنِ فِي التَّمَتُّعِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بَلْ اَكْثَرُ الْكَفَرَةِ اَوْفَرُ حَظًّا مِنْهَا اَكْثَرِ الْمُؤْمِنِيْنَ لٰكِنْ ذٰلِكَ الْجَعْلُ مُحَالٌ مُخَالِفٌ لِلْحِكْمَةِ فَتَعَيَّنَ الْبَعْثُ وَالْجَزَآءُ حَتْمًا لِرَفْعِ الْاَوَّلِيْنَ اِلٰى اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَرَدِّ الْاٰخَرِيْنَ اِلٰى اَسْفَلِ السَّافِلِيْنَ۔

کیا مومنین صالحین کو مثل کفار مفسدین فی الارض کے کر دیں کہ ہم نے جن کا ٹھکانا ان کے عقیدہ انکار بعث کی وجہ سے اسفل السافلین میں رکھا ہے باآنکہ دنیا میں وہ کافی متمتع ہو چکے ہیں بلکہ اکثر کافر مومنین سے زیادہ حصہ نعم دنیا کا لے چکے ہیں۔ لیکن یہ محال ہے کہ وہ آخرت میں بھی نعمتوں سے متمتع ہوں اور یہ خلاف حکمت ہے کہ عقیدہ فاسدہ کا بدلہ انہیں نہ ملے اس لئے حتمی طور پر بعث بعد الموت اور جزاء اعمال لازم کی گئی جس کی بنا پر مومنین اعلیٰ علیین میں ہوں گے اور کفار اسفل السافلین میں۔ اسی لئے ارشاد ہوا: اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ اب آگے ارشاد خداوندی ہے:

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾۔

یہ کتاب ہے جو ہم نے تم پر اے محبوب نازل کی برکت والی ہے تاکہ اس کی آیتوں میں غور و تدبر کریں اور تاکہ اہل عقل اس سے ہدایت حاصل کریں۔

کتاب سے مراد قرآن کریم ہے مبارک اس کی صفت ہے یعنی یہ کتاب کثیر المنافع ہے دینی اور دنیوی امور میں۔

لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ متعلق ہے اَنْزَلْنٰهُ کے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کے معنی یوں فرمائے: اَىْ اَنْزَلْنَاهُ لِيَتَفَكَّرُوْا فِيْ اٰيَاتِهِ الَّتِيْ مِنْ جُمْلَتِهَا هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الْمُعْرِبَةُ عَنْ اَسْرَارِ التَّكْوِيْنِ وَالتَّشْرِيْعِ فَيَعْرِفُوْا مَا يَدَّبَّرُوْا وَ يُتَّبَعُ ظَاهِرُهَا مِنَ الْمَعَانِيْ الْفَائِقَةِ وَالتَّاوِيْلِ اللَّائِقَةِ۔

اور اِلَيْكَ سے حضور کو اور علماء امت کو خطاب ہے آلوسی کہتے ہیں: وَالْخِطَابُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عُلَمَائُ اُمَّتِهٖ عَلَى التَّغْلِيْبِ اَىْ لِتَدَبَّرُوْا اَنْتَ وَعُلَمَاءُ اُمَّتِكَ۔

وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ يَعْنِيْ وَلِيَتَّعِظَ بِهٖ ذَوُو الْعُقُوْلِ الزَّاكِيَةِ الْخَالِصِ مِنَ الشَّوَائِبِ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کی پیدائش اور ان کی صفت کا بیان ہے اور ایک واقعہ بھی سنایا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہے:
وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمٰنَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ ۔
اور عطا فرمایا ہم نے داؤد کو سلیمان اچھا بندہ بے شک وہ بہت رجوع کرنے والا ہے۔
اس کے بعد واقعہ رجوع کا بیان ہے:
اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۔ اور یاد فرمایئے اس واقعہ کو جبکہ ان پر پیش کئے گئے ظہر کے وقت صافنات الجیاد خاصہ اصیل گھوڑے تو سلیمان نے فرمایا میں محبوب رکھتا ہوں انہیں اپنے رب کے ذکر کے لئے حتیٰ کہ وہ نظروں سے غائب ہو گئے۔
آلوسی فرماتے ہیں: وَاِذْ مَنْصُوْبٌ بِاُذْكُرْ وَالْمُرَادُ بِذِكْرِ الزَّمَانِ مَا وَقَعَ فِيْهِ ۔یعنی اذ منصوب ہے اُذْكُرْ کے ساتھ اور اس سے مراد وہ زمانہ ہے جس میں یہ واقعہ پیش آیا۔ تو اس کے معنی یہ ہوئے: اُذْكُرْ مَا صَدَرَ مِنْهُ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ ۔
بِالْعَشِيِّ پر راغب کہتے ہیں: اَلْعَشِيُّ مِنْ زَوَالِ الشَّمْسِ اِلَى الصَّبَاحِ ۔عشی سورج کے ڈھلنے سے صبح تک کو کہتے ہیں۔
بعض نے کہا مِنْهُ اِلٰى اٰخِرِ النَّهَارِ سورج ڈھلنے سے آخر نہار تک کو عشی کہتے ہیں۔
صَافِنَات ۔جمع ہے صَافِن کی وَالصَّافِنُ الْخَيْلُ الَّذِيْ يَرْفَعُ اِحْدٰى يَدَيْهِ اَوْ رِجْلَيْهِ وَ يَقِفُ عَلٰى مُقَدَّمِ حَافِرِهَا ۔صافن اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو اپنے اگلے پیروں میں سے ایک پیر اٹھائے رکھے یا پچھلے پیروں میں سے ایک سم کا کنارہ زمین پر رکھے یہ گھوڑے کے اصیل ہونے کی صفت ہے۔
اَلْجِيَادُ ۔یہ جمع ہے جواد کی۔ مونث و مذکر کے لئے استعمال ہوتا ہے اچھے اور خاصہ گھوڑوں کے لئے بولتے ہیں۔ بعض نے کہا تیز رفتار گھوڑے کو جواد اور جیاد کہتے ہیں۔
کلبی کہتے ہیں: اِنَّ هٰذِهِ الْخَيْلَ كَانَتْ اَلْفَ فَرَسٍ غَزَا سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ دِمَشْقَ وَنَصِيْبِيْنَ فَاَصَابَهَا ۔ یہ ایک ہزار گھوڑے تھے جو سلیمان علیہ السلام کو غزوۂ دمشق و نصیبین سے حاصل ہوئے۔
لیکن اس روایت کے تسلیم کر لینے سے یہ اشکال واقع ہوتا ہے کہ اِنَّ الْغَنَائِمَ لَمْ تَحِلَّ لِغَيْرِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ ۔ غنائم سوا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کو حلال نہ تھے جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ غنیمت سے نہ ہوں۔ بلکہ ہدیہ کے طور پر آئے ہوں۔
اور مقاتل کہتے ہیں: اِنَّهَا اَلْفُ فَرَسٍ وَرِثَهَا مِنْ اَبِيْهِ دَاوُدَ وَ كَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ اَصَابَهَا مِنَ الْعَمَالِقَةِ وَ هُمْ بَنِيْ عِمْلِيْقَ بَنِيْ عَادِ بْنِ اِرَمٍ ۔ یہ ہزار گھوڑے ورثہ داؤد علیہ السلام سے آئے تھے اور وہ آپ کو عمالقہ سے ملے تھے اور عمالقہ عملیق بن عوص بن عاد بن ارم تھے۔
لیکن یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ اِنَّ الْاَنْبِيَآءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا يُوْرَثُوْنَ كَمَا جَآءَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۔ نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْبِيَآءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ ۔ انبیاء کرام ورثہ کسی کا نہ لیں نہ اپنا ورثہ کسی کو دیں جیسا کہ حدیث میں ہے جسے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فدک کے معاملہ میں حضرت سیدہ

کو جواب دیا تھا۔

اس کا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ من حیث السلطان یہ گھوڑے حضرت سلیمان علیہ السلام کے تصرف میں آئے ہوں نہ کہ ملکیت سلیمانی قرار دیئے گئے ہوں۔

اور عوف فرماتے ہیں کہ مجھے ایک روایت سے معلوم ہوا ہے کہ کَانَتْ خَیْلًا ذَاتَ اَجْنِحَةٍ اُخْرِجَتْ لَهٗ مِنَ الْبَحْرِ لَمْ یَكُنْ لِاَحَدٍ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ۔ وہ گھوڑے پردار تھے دودریا سے آپ کے لئے نکالے گئے تھے اس کے بعد پھر نہیں نکالے گئے نہ اس سے پہلے نکالے گئے۔

ابن جریر وغیرہ ابراہیم تیمی سے راوی ہیں: اِنَّهَا كَانَتْ عِشْرِیْنَ اَلْفَ فَرَسٍ ذَاتِ اَجْنِحَةٍ۔ یہ بیس ہزار اڑنے والے گھوڑے تھے۔

اس قسم کی اور بہت سی روایتیں ہیں جو پیشہ ور واعظوں کے لئے تفکہ طبع کی موجب ہوتی ہیں۔ علامہ آلوسی کی رائے یہ ہے کہ لَیْسَ فِیْ هٰذَا الشَّیْئِ سِوَی الْاِسْتِبْعَادِ۔

لیکن میرا خیال ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو ان کی دعا رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ کے بعد اگر من جانب اللہ ایسی شان معجزانہ مل بھی گئی ہو تو کیا استبعاد ہے اور یوں اگر دیکھا جائے تو معجزہ کہتے ہی اس کو ہیں جو خارق عادات امور سے ہو اسی بنا پر اسے معجزہ کہا جاتا ہے یعنی جس کے سمجھنے سے عقل عاجز ہو جیسے۔

سنگریزوں کا کلمہ پڑھنا۔ نکلی ہوئی آنکھ کا تندرست آنکھ سے زیادہ روشن ہونا۔ ٹوٹی ہوئی پنڈلی کا صحیح پنڈلی سے زیادہ طاقتور ہونا۔ ستون حنانہ کا مہاجرت میں گریہ کرنا۔ اندھے کا سوانکھا ہونا اور مردے کا زندہ ہو جانا۔ اور مری ہوئی گوہ کا زندہ ہو کر کلمہ پڑھنا۔ اونٹ کا بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں استغاثہ کرنا غرضکہ

كَمْ اَبْرَأَتْ وَصَبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ وَاَطْلَقَتْ اِرَبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

تو اندریں حال سلیمانی سواریوں میں ایسے پردار گھوڑوں کا ہونا کیوں مستبعد ہو۔ اب رہا

حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔ کا معاملہ اس کے متعلق اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا ترجمہ اور صدر الافاضل رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر میں نظر سے بعید ہونا جو ثابت ہے وہ ان کی تیز رفتاری سے بہت قریب ہے۔

اور مفسرین کے مختلف اقوال وہ بھی میرے نزدیک ممکن ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آلوسی بھی اس کے خلاف نہیں گئے بلکہ فرماتے ہیں: فَلَنَا اَنْ نَّقُوْلَ هِیَ خَیْلٌ كَانَتْ لَهٗ كَالْخَیْلِ الَّتِیْ تَكُوْنُ عِنْدَ الْمُلُوْكِ وَصَلَتْ اِلَیْهِ بِسَبَبٍ مِّنْ اَسْبَابِ الْمُلْكِ فَاسْتَعْرَضَهَا فَلَمْ تَزَلْ تُعْرَضُ عَلَیْهِ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ۔ ہم کہتے ہیں کہ ان روایتوں پر یوں کہا جائے گا کہ وہ گھوڑے ایسے خاصہ ہوں گے جیسے بادشاہوں کے پاس ہوتے ہیں جو ان کو کسی ذریعہ سے پہنچے ہوں تو انہیں ملاحظہ فرماتے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

اور طبرسی حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور قتادہ اور سدی بھی اسی طرح روایت کرتے ہیں اور یہ بھی توجیہ کرتے ہیں کہ فَاِنَّهٗ اَوَّلُ الْوَقْتِ۔

اور بعض نے کہا اول وقت عصر فوت ہوا جسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی شان کے خلاف اور مرتبہ کے خیال کیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جبائی کہتے ہیں: لَمْ يَفُتْهُ الْفَرْضُ وَاِنَّمَا فَاتَهُ نَفْلٌ كَانَ يَفْعَلُهُ اٰخِرَ النَّهَارِ۔ فرض فوت نہیں ہوا تھا بلکہ وہ نفلیں فوت ہوئی تھیں جو آپ آخر دن میں ادا فرمایا کرتے تھے۔ تو آپ نے اپنی شان کے مطابق اسے بھی پسند نہ فرمایا۔ اور کہا:

اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾۔

میں نے مال کی کثرت کو اپنے رب کے ذکر سے محبوب رکھا۔

یہ فرمانا اشتغال ملاحظہ خیل کے متعلق تھا جس پر اعتراف ندامت فرمایا جو آپ کے تورع اور تقویٰ اور مرتبۂ منصب نبوت کے مقابل آپ کے لئے شایان شان تھا۔ اس لئے کہ خیر کا استعمال کثرت مال پر ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔ اور وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ۔ یہاں دونوں آیتوں میں خیر سے مراد کثرت مال ہے۔

چنانچہ بعض علما کا تو یہ قول ہے: لَا يُقَالُ لِلْمَالِ خَيْرٌ حَتّٰى يَكُوْنَ كَثِيْرًا وَّ مِنْ مَّكَانٍ طَيِّبٍ۔ مال جب تک کثیر نہ ہو اسے خیر نہیں کہتے ایسے ہی مکان جب تک ستھرا نہ ہو اسے خیر نہیں کہتے۔

اور ابن جبیر، ابوحبان کہتے ہیں: يُرَادُ بِالْخَيْرِ الْخَيْلُ وَالْعَرَبُ تُسَمِّي الْخَيْلَ الْخَيْرَ۔ خیر سے مراد گھوڑے ہیں اور عرب گھوڑے کا نام ہی خیر رکھتے ہیں۔ پھر

اَحْبَبْتُ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ۔ کی تفسیر میں بعض اس طرف گئے ہیں کہ يُرَادُ بِهِ الصَّلٰوةُ کہ اس سے مراد نماز ہے۔ فَمَعْنٰى عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ عَنْ صَلٰوةِ رَبِّي الَّتِيْ شَرَعَهَا۔ تو عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ کے معنی صلوٰۃ ربی ہیں اور وہ نماز جسے آپ پر مشروع کیا گیا مراد ہے۔

اور بعض نے معنی تعلیل کئے اور آیہ کریمہ کی تفسیر میں اسی طرف گئے کہ ربی سے مراد کتاب الٰہی ہے اور وہ تورات ہے۔ تو معنی یہ ہوں گے کہ اَحْبَبْتُ الْخَيْلَ بِسَبَبِ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ التَّوْرَاةُ فَاِنَّ فِيْهِ مَدْحَ اِرْتِبَاطِهَا۔ یعنی میں نے گھوڑوں سے محبت کی بہ سبب کتاب اللہ کے کہ وہ توریت ہے۔ اور اس میں گھوڑے باندھنے والے کی مدح اور فضیلت ہے۔ اس طرف ابومسلم۔ جعفر۔ ابونافع اور ابن کثیر اور ابوعمرو گئے۔

حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ یہ متعلق ہے اَحْبَبْتُ سے بایں اعتبار کے استمرار محبت بالخیل تھی تو اس کی وجہ میں تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ہوا تو عبارت یوں بنی: اَيْ اَنْبَتُّ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ وَاسْتَمَرَّ ذٰلِكَ حَتّٰى غَرُبَتِ الشَّمْسُ شَمْسًا لِغُرُوْبِهَا فِيْ مَغْرِبِهَا۔ گھوڑوں کی محبت مجھے پیدا ہوئی ذکر الٰہی سے اور اس پر میں رہا کہ غروب شمس کی صورت مغرب میں نظر آنے لگی۔

تَوَارَتْ کے معنی پر آلوسی فرماتے ہیں: يَتَوَارَى الْمُخْبَاتُ بِحِجَابِهَا عَلٰى طَرِيْقِ الْاِسْتِعَارَةِ التَّغْبِيَةِ وَيَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ هُنَاكَ اِسْتِعَارَةٌ مَكْنِيَّةٌ تَخْبِيْلِيَّةٌ۔ یعنی آپ کو ایسا معلوم ہوا کہ غروب شمس قریب ہے حالانکہ ایسا نہ تھا۔

اس غروب کی کیفیت پر ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ کعب سے یہ بتاتے ہیں: قَالَ الْحِجَابُ هُوَ حِجَابٌ مِّنْ يَاقُوْتٍ اَخْضَرَ مُحِيْطٌ بِالْخَلَائِقِ مِنْهُ اِخْضَرَّتِ السَّمَاءُ۔ حجاب وہ حجاب یاقوت اخضر کا ہے جو خلائق پر محیط ہے اور اسی کی سبزی آسمان پر ہوتی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

وَ مَا قِیْلَ اِنَّهٗ جَبَلٌ دُوْنَ قَافٍ بِسَنَةٍ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَرَآءَهٗ لَا یَخْفٰی حَالُهٗ۔ اور یہ بھی ایک قول ہے کہ کوہ قاف کے پیچھے وہ پہاڑ ہے جس میں سال بھر کے اندر سورج غروب ہوتا ہے۔

آگے کہتے ہیں: وَالنَّاسُ فِیْ ثُبُوْتِ جَبَلِ قَافٍ بَیْنَ مُصَدِّقٍ وَّ مُکَذِّبٍ وَالْقَرَافِیْ لَایُسَلِّمُ وُجُوْدَهٗ وَاِلَیْهِ اَمِیْلُ وَاِنْ قَالَ الْمُثْبِتُوْنَ مَا قَالُوْا۔ کہتے ہیں کہ کوہ قاف کے ثبوت میں معاملہ مصدق و مکذب کے اندر ہے اور تحقیقات الارض والے کہتے ہیں کہ اس کا وجود ہی نہیں ہے اور میں بھی اس پر مائل ہوں اگرچہ ثابت کرنے والے اپنے دلائل پر زور دے چکے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بہرحال اگر شمس کے غروب کی طرف ہی جایا جائے تو

رُدُّوْهَا عَلَیَّ۔ کے معنی یہ بنیں گے کہ ڈوبے سورج کو مجھ پر واپس لوٹایا جائے۔

اور اگر رُدُّوْهَا کی ضمیر الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُ کی طرف لائی جائے تو معنی یہ ہوں گے کہ وہ خاصہ گھوڑے جو تیز رفتاری سے حد نظر سے غائب ہو چکے ہیں انہیں واپس لاؤ۔ اور جب وہ واپس آ گئے تو

فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَ الْاَعْنَاقِ۔ یَعْنِیْ فَرَدُّوْهَا عَلَیْهِ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَ الْاَعْنَاقِ۔ تو وہ تیز گام گھوڑے آپ کے آگے لائے گئے تو آپ نے ان کی پنڈلیوں اور گردن پر تلوار چلادی۔

اس لئے کہ مسح شرعی معنی میں یَمْسَحُ السَّیْفَ بِسُوْقِهَا وَاَعْنَاقِهَا کے ہیں یعنی تلوار سے پنڈلیاں اور گردنیں کاٹ دیں۔ مسح کے معنی راغب بھی یہی کرتے ہیں کہ کِنَایَةٌ عَنِ الضَّرْبِ۔

اور کشاف میں ہے: یَمْسَحُ السَّیْفَ بِسُوْقِهَا وَ اَعْنَاقِهَا یَقْطَعُهَا تَقُوْلُ مَسَحَ عَلَاوَتَهٗ اِذَا ضَرَبَ عُنُقَهٗ وَ مَسَحَ الْمُشْفِرُ الْکِتَابَ اِذَا قَطَعَ اَطْرَافَهٗ بِسَیْفِهٖ۔

اور طبرانی اوسط میں اور اسماعیل اپنی معجم میں اور ابن مردویہ سید حسن سے حضرت ابی بن کعب سے ناقل ہیں کہ حضور ﷺ نے فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَ الْاَعْنَاقِ پر فرمایا: قَطَعَ سُوْقَهَا وَاَعْنَاقَهَا بِالسَّیْفِ یعنی تلوار سے پنڈلیاں اور گردنیں کاٹ دیں۔

اور ایسا حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: لِلّٰهِ تَعَالٰی کیا یہ وہ سب گھوڑے قربانی کر دیئے اللہ تعالیٰ کے لئے اور یہ ان کی شریعت میں مشروع تھا (روح المعانی)

وَ قِیْلَ اِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ حَبَسَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَهٗ کَانَ ذٰلِكَ الْمَسْحُ الصَّادِرُ مِنْهُ وَسْمًا لَهَا لِتُعْرَفَ اَنَّهَا خَیْلٌ مَّحْبُوْسَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ هُوَ نَظِیْرُ مَا یُفْعَلُ الْیَوْمَ مِنَ الْوَسْمِ بِالنَّارِ وَلَا بَاْسَ فِیْ شَرْعِنَا مَا لَمْ یَکُنْ فِی الْوَجْهِ۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے باندھے ہوئے تھے اور یہ مسح سوق و اعناق جو ہوا وہ اس نشان کی طرف اشارہ ہے جس سے دیکھنے والے سمجھ سکیں کہ گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے باندھے ہوئے ہیں اور وہ آج بھی نشانات آگ پر لوہا گرم کر کے لگائے جاتے ہیں اور اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ چہرہ نہ داغیں۔

آگے فرماتے ہیں: وَ لَعَلَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ رَاَی الْوَسْمَ بِالسَّیْفِ اَهْوَنَ مِنَ الْوَسْمِ بِالنَّارِ فَاخْتَارَهٗ۔ اور غالباً حضرت سلیمان علیہ السلام نے تلوار سے نشان لگانا آسان تصور فرمایا آگ کے داغ کے مقابلہ میں تو اسے ہی اختیار فرمایا۔ یا اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

زمانہ میں ایسا ہی رواج ہوگا۔

اوراس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا مسخر فرمادی یہ آپ کی من جانب اللہ عزت افزائی تھی۔

غرضکہ بعض نے یہ بھی لکھا کہ آپ گھوڑوں میں اتنے مشغول ہوئے کہ نماز سے غفلت ہوگئی اس لئے آپ نے وہ تمام گھوڑے اللہ کی راہ میں قربان کردیئے لیکن اس پر سید الصوفیہ حضرت عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب الیواقیت والجواھر فی عقائد الاکابر میں تنبیہ فرماتے ہیں کہ ایسی روایات ہرگز صحیح نہیں اوران کا تسلیم کرنا شنیع غلطی ہے۔

بعض اس طرف گئے کہ رُدُّوْھَا عَلَیَّ میں جو ضمیر ہے وہ شمس کی طرف ہے اور یہ خطاب حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملائکہ سے تھا جو موکلین شمس تھے۔

چنانچہ جب آپ نے رجعت شمس کا مطالبہ ملائکہ سے فرمایا کہ عصر فائتہ ادا کریں تو رجعت شمس ہوئی۔ اوراس پر امام رازی نے تعجب کیا کہ جب قادر علی الاطلاق تحریک افلاک وکواکب پر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے تو بصیغہ جمع رُدُّوْھَا کیوں فرمایا؟

پھر فرماتے ہیں کہ یہ ہوسکتا ہے کہ ضمیر جمع تعظیم کے لئے لائی جاسکتی ہے جیسے رب ارجعون میں بغرض تعظیم جمع لائی گئی۔

لیکن رجعت شمس بعد الغروب اگر ہوئی ہوگی تو دنیا نے اس کا مشاہدہ کیا ہوگا لیکن کوئی روایت اس مشاہدہ پر نہیں ملتی۔

اوراگر ردشمس ایسا ہوا ہو جیسا کہ حضرت یوشع علیہ السلام کے لئے ہوا۔

اور جیسا کہ ہمارے نبی کریم علیہ السلام پر ہوا جیسا کہ حدیث العیر اور یوم خندق پر ہوا۔ جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آرام گستری کی وجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عصر قربان کرچکے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے سورج واپس آ گیا۔ جس کا واقعہ یہ ہے:

فَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْحٰی اِلَیْهِ وَرَاْسُهٗ فِیْ حَجْرِ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّیْتَ یَا عَلِیُّ قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ کَانَ فِیْ طَاعَتِكَ وَ طَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَیْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَرَاَیْتُهَا غَرَبَتْ ثُمَّ رَاَیْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ وَوَقَعَتْ عَلَی الْاَرْضِ وَ ذٰلِكَ بِالصَّهْبَآءِ فِیْ خَیْبَرَ۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا نزول ہوا اس حال میں کہ آپ کا سر مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گود میں تھا کہ حضرت علی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیفیت وحی میں خلل اندازی نہ کی اور نماز عصر نہ پڑھی حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ جب آثار وحی فرو ہوگئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے پوچھا تم نے عصر پڑھی یا نہیں۔ عرض کی نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: الٰہی! علی تیری اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے۔ لہٰذا سورج واپس فرما۔

حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ سورج ڈوب چکا تھا۔ پھر دیکھا کہ وہ طلوع ہوا اوراس کی کرنیں زمین پر پڑنے لگیں اور یہ واقعہ منزل صہباء خیبر میں ہوا۔

اس پر علامہ آلوسی ابن جوزی کا قول نقل کرتے ہیں: وَهٰذَا الْخَبَرُ فِیْ صِحَّتِهٖ خِلَافٌ فَقَدْ ذَکَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِی الْمَوْضُوْعَاتِ وَقَالَ اِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ بِلَا شَكٍّ۔

وَفِیْ سَنَدِهٖ اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِیْثِ کَذَّابٌ کَمَا قَالَهُ الدَّارَ قُطْنِیُّ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَ قَالَ ابْنُ حِبَّانَ کَانَ یَضَعُ الْحَدِیْثَ۔

لیکن دوسری طرف علامہ طحاوی اور قاضی عیاض اس کی تصریح فرماتے ہیں۔

اور صاحب طبرانی اپنی معجم کبیر میں بسند حسن اسے روایت فرمارہے ہیں۔

اور شیخ الاسلام ابن عراقی شرح تقریب میں حضرت اسماء سے اس کے ناقل ہیں۔

اور ابن مردویہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

اور احمد بن صالح فرماتے ہیں: لَا یَنْبَغِیْ لِمَنْ سَبِیْلُہُ الْعِلْمُ التَّخَلُّفُ عَنْ حِفْظِ حَدِیْثِ اَسْمَاءَ لِاَنَّہٗ مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّۃِ وَکَذَا اُخْتُلِفَ فِیْ حَدِیْثِ الرَّدِّ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقِیْلَ ضَعِیْفٌ وَ قِیْلَ مَوْضُوْعٌ۔

غرضکہ طبرانی معجم کبیر میں اور طحاوی اور قاضی عیاض اس کی سند کو حسن فرمارہے ہیں اور ابن مردویہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے راوی ہیں اور فرماتے ہیں کہ حدیث اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے تخلف نازیبا ہے اس لئے کہ یہ علامات نبوت سے ہے۔

علاوہ ازیں علامہ ابن حجر ہیتمی اس کی صحت کے مدعی ہیں۔

علاوہ اس کے حدیث یوشع بن نون میں لَمْ تُحْبَسِ الشَّمْسُ اِلَّا لِیُوْشَعَ ابْنِ نُوْنٍ جو آیا سب نے اس حدیث کو صحیح مانا ہے۔

اور علامہ ابن حجر ہیتمی تحفۃ العلام میں فرماتے ہیں: لَوْعَادَتِ الشَّمْسُ بَعْدَ الْغُرُوْبِ عَادَ الْوَقْتُ کَمَا ذَکَرَہٗ ابْنُ الْعِمَادِ۔ کہ ابن العماد کہتے ہیں اگر سورج لوٹ آیا غروب کے وقت تو وقت بھی ضرور لوٹ آیا۔

اور یہ لوٹ کر آجانا معجزانہ شان میں سے ہے اور معجزہ نظر بندی نہیں ہوتی بلکہ حقیقتاً ظہور ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ عصر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے وقت پر ادا فرمائی۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے بھی فرمایا:

مولا علی نے واری تیری نیند پر نماز ۔۔۔ اور وہ بھی عصر جو کہ اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جاں اس پہ دے چکے ۔۔۔ اور حفظ جاں تو حفظ فرائض غرر کی ہے
ہاں تو نے پھیر دی انہیں جاں اور انہیں نماز ۔۔۔ پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

علاوہ اسکے یہ بھی کہاں تسلیم ہے کہ عصر مشغلہ معائنہ خیل میں قضا ہوئی اس لئے کہ ایک جماعت محققین تو اس کے معنی ہی اور کرتی ہے۔ چنانچہ حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ پر آلوسی فرماتے ہیں: حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ فِی الْمُسَابَقَۃِ بِمَا یَحْجُبُھَا عَنِ النَّظَرِ۔ جس کے صاف معنی نکلتے ہیں کہ وہ گھوڑے ایسی تیزی سے دوڑے کہ نظر سے مخفی ہوگئے۔

اور رُدُّوْھَا عَلَیَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَ الْاَعْنَاقِ پر آلوسی لکھتے ہیں: عُرِضَ عَلٰی سُلَیْمَانَ الْخَیْلُ وَ ھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاَشَارَ اِلَیْھِمْ اِنِّیْ فِی الصَّلٰوۃِ فَاَزَالُوْھَا عَنْہُ حَتّٰی دَخَلَتْ فِی الْاِصْطَبْلَاتِ فَقَالَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اِنِّیْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام پر گھوڑے پیش کئے گئے اس وقت آپ نماز میں مشغول تھے تو ان کی طرف اشارہ فرمایا کہ میں نماز میں ہوں تو وہ گھوڑے اصطبل میں داخل کردیئے گئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا میں گھوڑوں کی کثرت کو محبوب رکھتا ہوں۔ اور آیہ کریمہ کی تفسیر پر آلوسی فرماتے ہیں:

اَیْ اَلَّذِیْ لِیْ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْاٰخِرَۃِ بِسَبَبِ ذِکْرِ رَبِّیْ۔ یعنی یہ گھوڑے مجھے عند اللہ آخرت کے لئے بہ سبب ذکر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

الٰہی محبوب ہیں۔ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ فَشَغَلَنِيْ ذٰلِكَ عَنْ رُؤْيَةِ الْخَيْلِ حَتّٰى دَخَلَتْ اِصْطَبْلَاتِهَا رُدُّوْهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ يَمْسَحُ اَعْرَافَهَا وَسُوْقَهَا بِمَحَبَّةٍ لَّهَا وَتَكْرِيْمًا۔ گویا آپ نے فرمایا کہ گھوڑوں کے دیکھنے میں میں مشغول ہوا حتی کہ اصطبل میں وہ داخل ہوئے تو آپ نے حکم دیا کہ اب انہیں میرے پاس لاؤ جب وہ لائے گئے تو محبت سے آپ ان کی گردنیں اور پنڈلیاں ملنے لگے اور ان کا اعزاز بڑھانے کو ایسا عمل کیا۔

اور ابن عباس، زہری، ابن کیسان نے بھی یہی روایت کی اور طبری نے بھی اسی روایت کو ترجیح دی۔

اور امام رازی اس روایت کو بیان فرما کر جس میں عصر قضا ہونا بیان ہوا ہے، تردید کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ ایسے بیانات ایک نبی کی طرف منسوب کرنا ان کی طرف ارتکاب کبائر کا الزام دینا ہے اس کے بعد فرماتے ہیں:

وَالصَّوَابُ اَنْ يُّقَالَ اِنَّ رِبَاطَ الْخَيْلِ كَانَ مَنْدُوْبًا اِلَيْهِ فِيْ دِيْنِهِمْ كَمَا اَنَّهٗ كَذٰلِكَ فِيْ دِيْنِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اور صحیح یہی ہے کہ کہا جائے کہ گھوڑا باندھنا مستحب و مشروع تھا ان کے دین میں جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین میں بھی مستحب ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں:

ثُمَّ اِنَّ سُلَيْمَانَ احْتَاجَ اِلَى الْغَزْوِ فَجَلَسَ وَ اَمَرَ بِاِحْضَارِ الْخَيْلِ وَ اَمَرَ بِاِجْرَائِهَا وَ ذَكَرَ اَنِّيْ لَا اُحِبُّهَا لِاَجَلِ الدُّنْيَا وَ نَصِيْبِ النَّفْسِ اِنَّمَا اُحِبُّهَا لِاَمْرِ اللهِ تَعَالٰى وَ تَقْوِيَةِ دِيْنِهٖ وَ هُوَ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهٖ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ثُمَّ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَرَ بِاِعْدَائِهَا وَ تَسْيِيْرِهَا حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ اَيْ غَابَتْ عَنْ بَصَرِهٖ ثُمَّ اَمَرَ الرَّائِضِيْنَ بِاَنْ يَّرُدُّوْا تِلْكَ الْخَيْلَ اِلَيْهِ فَلَمَّا عَادَتْ اِلَيْهِ طَفِقَ يَمْسَحُ سُوْقَهَا وَ اَعْنَاقَهَا وَ الْغَرَضُ مِنْ ذَالِكَ الْمَسْحِ اُمُوْرٌ۔

سلیمان علیہ السلام کو غزوہ کے لئے تیاری کرنی پڑی تو آپ نے گھوڑوں کے معائنہ کا حکم دیا اور انہیں دوڑا کر دیکھنا چاہا اور فرمایا میں ان گھوڑوں کو دنیا کے لئے یا اپنے نفس کے لئے محبوب نہیں رکھتا بلکہ ان سے میری محبت اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ہے اور تقویت دین الٰہی کے لئے اور اِنِّیْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّیْ کا یہی مفہوم ہے۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے دشمن کی طرف گھوڑے دوڑانے کا حکم دیا تو وہ گھوڑے دوڑائے اور اتنے دوڑائے کہ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ نظر سے غائب ہو گئے پھر آپ نے نیزہ بازوں کو حکم دیا کہ انہیں لوٹا لائیں تو جب وہ گھوڑے واپس لائے گئے تو آپ نے ان کی گردنیں اور پنڈلیاں ملیں اور اس مسح فرمانے سے تین مقصد تھے۔

اول یہ کہ انہیں شرف بخشا جائے اور ان کی عزت افزائی کی جائے اس لئے کہ لشکر کے بڑے معاون اور دفع عدو میں یہی مدد ہوتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ ان سے آپ نے اس ضبط سیاست اور حفاظت ملک فرمائی تھی تو ان سے اظہار آپ نے محبت کا کیا۔

تیسرے یہ کہ آپ گھوڑوں کے معاملہ میں خاص ماہر تھے ان کے امراض و عیوب جانتے تھے تو ان کی پنڈلی اور گردن پر ہاتھ پھیر کر ان کا امتحان فرما رہے تھے۔ اس کے بعد علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

فَهٰذَا التَّفْسِيْرُ الَّذِيْ تَنْطِقُ عَلَيْهِ لَفْظُ الْقُرْاٰنِ اِنْطِبَاقًا مُّوَافِقًا وَّ لَا يَلْزَمُنَا نِسْبَةُ شَيْءٍ مِّنْ تِلْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَالْمَحْذُوْرَاتِ اِلٰى نَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ یہ وہ تفسیر ہے جس پر لفظ قرآن کریم ناطق ہے اور یہی مفہوم منطبق و موافق ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور ہم پر اس تفسیر کے بعد کسی منکر و محذور چیز کا کسی نبی کی طرف منسوب کرنا لازم نہیں آتا۔

پھر فرماتے ہیں کہ ہمیں ان لوگوں پر انتہائی تعجب ہے کہ ایسی روایتیں کیوں قبول کر لیتے ہیں جنہیں عقل ونقل قبول کرنے سے عاری ہے۔

اور حقیقت بھی یہ ہے کہ جب ہمارا اساسی عقیدہ عصمت انبیا ہے تو ہمیں ان روایتوں کی طرف التفات نہ کرنا چاہئے۔ روح المعانی۔

اور مسح سوق واعناق کے معنی قطع کے جو لیتے ہیں وہ وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِكُمۡ کے کیا معنی لیں گے۔ ان کی تفسیر کے ماتحت تو یہ ماننا پڑے گا کہ وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِكُمۡ میں حکم قطع سر کا ہے حالانکہ یہ نہیں ہے۔

علامہ خفاجی فرماتے ہیں: اِسْتِعْمَالُ الْمَسْحِ بِمَعْنَى الضَّرْبِ الْعُنُقِ اِسْتِعَارَةٌ۔ مسح بمعنی ضرب استعارہ ہے اور حقیقی معنی ہاتھ پھیرنے کے ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

وَلَقَدۡ فَتَنَّا سُلَيۡمٰنَ وَاَلۡقَيۡنَا عَلٰى كُرۡسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾۔

اور بے شک امتحان کیا ہم نے سلیمان کا اور ڈالا ہم نے اس کے تخت پر ایک جسم بے جان پھر اس نے رجوع کر لیا۔

یہ اس واقعہ کا اظہار ہے جس پر حضرت سلیمان علیہ السلام کا امتحان ہوا۔

واقعہ یہ ہے کہ آپ نے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے فرمایا کہ میری جو ستر بیویاں ہیں ان پر میں ایک رات میں پھروں گا ان سے ایک ایک سوار پیدا ہوگا جو جہاد فی سبیل اللہ کرے گا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ کہنا بھول گئے اور یہ بھول عوام سے اگر ہو جائے تو یقیناً معصیت نہیں ہوتی اور اس پر شرعاً گرفت بھی نہیں لیکن

جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

جیسے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے: وَلَا تَقُوۡلَنَّ لِشَاۡىۡءٍ اِنِّىۡ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ۔ اے محبوب! آپ بغیر اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ فرمائے کسی کام پر یہ نہ فرمایا کریں کہ کل میں یہ کام کروں گا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام بھی رسول الٰہی ہیں لہٰذا ان کی شان رسالت کا مقتضا بھی یہی تھا کہ کوئی دعویٰ بغیر اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ کہے نہ کرتے۔ مگر سہواً آپ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ نہ فرما سکے اور ازواج میں گزر گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی بیوی بھی حاملہ نہ ہوئی۔ مگر ایک بیوی کو حمل ہوا اور اس سے بھی ناقص الخلقت ایک جسم بے جان پیدا ہوا۔

اصلی عبارت منقولہ روح المعانی یہ ہے:

اِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ اِمْرَأَةً تَأْتِيْ كُلُّ وَاحِدَةٍ بِفَارِسٍ مُجَاهِدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ اِلَّا اِمْرَأَةٌ وَجَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ۔

اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فُرْسَانًا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم بخدا! اگر حضرت سلیمان علیہ السلام اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فرما دیتے تو ضرور مجاہد سوار پیدا ہوتے۔

اور صحیح بخاری میں جو حدیث ہے اس میں ستر کی جگہ چالیس بیویاں مذکور ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور ترک استثنا پر آلوسی فرماتے ہیں: غَایَتُهُ تَرْكُ الْاَوْلٰی فَلَیْسَ بِذَنْبٍ وَاِنْ عَدَّهٗ هُوَعَلَیْهِ السَّلَامُ ذَنْبًا۔ یہ ترک استثنا غایت مافی الباب ترک اولیٰ ہوسکتا ہے اگر چہ حضرت اپنی شان کے اعتبار سے اسے بھی ذنب محسوس فرماتے ہوں۔ اور اسی کی تصریح ثُمَّ اَنَابَ میں فرمائی گئی ہو۔

اور جسد سے مراد وہی ناقص الخلقت جسم ہے جو متولد ہوا اور وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّهٖ کے معنی اِلْقَائُهٗ عَلٰی کُرْسِیِّهٖ ہے جو وَضَعَ الْقَابِلَةُ لَهٗ عَلَیْهِ لِیَرَاهُ۔ دایہ نے آپ کے ملاحظہ کے لئے تخت پر لا کر ڈالا تا کہ آپ ملاحظہ فرمالیں۔

پھر اس قسم کی روایتوں کے متعلق حضرت ابو ہریرہ سے بعض ارباب تحقیق روایت کرتے ہیں کہ لَا یَشُكُّ فِیْ وَضْعِهٖ اِلَّا مَنْ یَشُكُّ فِیْ عِصْمَةِ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ۔ ایسی روایتوں کے موضوع ہونے میں وہی شک کرے گا جو عصمت انبیا میں شک رکھے۔ پھر آلوسی کہتے ہیں:

وَاَنَا فِیْ صِحَّةِ هٰذَا الْخَبَرِ لَسْتُ عَلٰی یَقِیْنٍ۔ اور ہم بھی اس خبر کی صحت پر یقین نہیں رکھتے۔

اور اس قسم کی روایتیں عموماً پیشہ ور واعظوں کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ جن کے سننے سے دماغی عیاشی اور نعرے لگا کر مجلس گرم کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ واعظ نے کیا کہہ دیا۔ منجملہ اس قسم کے افسانوں کے اور بہت سے واقعات ہیں۔

مثلاً خاتم سلیمانی کا ایک عجیب قصہ ہے جسے مختلف رنگ میں بیان کیا گیا۔

اول کہا گیا کہ آپ کی سلطنت خاتم سلیمانی میں تھی اور آپ جب غسل فرماتے اور حمام میں تشریف لے جاتے تو اپنی انگوٹھی بستر کے نیچے رکھ جاتے۔

ایک بار آپ حمام میں غسل کو تشریف لے گئے تو شیطان نے آ کر وہ انگوٹھی نکال کر پہن لی لوگ اس کی طرف مسخر ہونے لگے جب آپ غسل خانہ سے تشریف لائے تو دیکھا لوگ ایک شیطان کی طرف مائل ہیں آپ نے فرمایا: یَاَیُّهَا النَّاسُ اَنَا سُلَیْمَانُ نَبِیُّ اللّٰهِ فَدَفَعُوْهُ فَسَاحَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فَاَتٰی اَهْلَ سَفِیْنَةٍ فَاَعْطَوْهُ حُوْتًا فَشَقَّهَا فَاِذَا هُوَ بِالْخَاتَمِ فِیْهَا فَتَخَتَّمَ بِهٖ ثُمَّ جَآءَ فَاَخَذَ بِنَاصِیَتِهٖ۔ اے لوگو! میں سلیمان اللہ کا نبی ہوں تو لوگوں نے انکار کیا آخر آپ چالیس دن پھرتے رہے ایک روز کشتی والوں میں تشریف لائے۔ انہوں نے آپ کو ایک مچھلی پیش کی آپ نے اسے کاٹا تو اس کے شکم میں وہ انگوٹھی نکل آئی آپ نے وہ پہنی پھر آپ تشریف لائے اور اس شیطان کی چوٹی پکڑ کر قید فرمایا۔

اور نسائی، ابن جریر اور ابن ابی حاتم ناقل ہیں اور ابن حجر اور سیوطی سند قوی سے راوی ہیں کہ ابن عباس فرماتے ہیں:

اَرَادَ سُلَیْمَانُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنْ یَّدْخُلَ الْخَلَآءَ فَاَعْطَی الْجَرَادَةَ خَاتَمَهٗ وَ کَانَتْ اِمْرَاَتُهٗ وَ کَانَتْ اَحَبَّ نِسَائِهٖ اِلَیْهِ فَجَاءَ الشَّیْطَانُ فِیْ صُوْرَةِ سُلَیْمَانَ فَقَالَ لَهَا هَاتِیْ خَاتَمِیْ فَاَعْطَتْهُ فَلَمَّا لَبِسَهٗ دَانَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ وَالشَّیَاطِیْنُ فَلَمَّا خَرَجَ سُلَیْمَانُ فَقَالَ لَهَا هَاتِیْ خَاتَمِیْ قَالَتْ قَدْ اَعْطَیْتُهٗ سُلَیْمَانَ قَالَ اَنَا سُلَیْمَانُ قَالَتْ کَذَبْتَ لَسْتَ سُلَیْمَانَ فَجَعَلَ لَا یَاْتِیْ اَحَدًا فَیَقُوْلُ لَهٗ اَنَا سُلَیْمَانُ اِلَّا کَذَّبَهٗ حَتّٰی جَعَلَ الصِّبْیَانُ یَرْمُوْنَهٗ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَقَامَ الشَّیْطَانُ یَحْکُمُ بَیْنَ النَّاسِ۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت الخلاء جانے کے ارادے سے جرادہ کو اپنی انگوٹھی دی یہ آپ کی تمام بیویوں میں محبوب بیوی تھی شیطان متمثل بصورت سلیمان ہو کر آیا اور انگشتری طلب کی جرادہ نے دے دی اس نے اس انگشتری کو جیسے ہی پہنا

انسان وجن اور شیاطین اس کے متبع ہو گئے۔

جب حضرت سلیمان علیہ السلام تشریف لائے بیوی سے فرمایا میری انگشتری دو جرادہ بولی میں تو وہ انگشتری سلیمان کو دے چکی ہوں۔ آپ نے فرمایا میں سلیمان ہوں جرادہ کہنے لگی تم جھوٹ بولتے ہو تم سلیمان نہیں غرض کہ آپ جس کے قریب جا کر فرماتے کہ میں سلیمان ہوں سب جھٹلاتے حتیٰ کہ بچے آپ پر پتھر پھینکنے لگے۔

جب آپ نے دیکھا کہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے تو سمجھے کہ اللہ کے حکم سے ہے اور شیطان جس نے انگشتری لی تھی وہ حکمرانی پر کھڑا ہو گیا۔ لوگوں میں مقدمات کے فیصلے دینے لگا۔

مختصر یہ کہ پھر اس فرضی سلیمان کی طرف سے اس کی بداعمالیوں کی بنا پر تنفر پیدا ہوا اور اس نے سمجھ لیا کہ اب میری حکومت منقطع ہے غرضکہ اس نے وہ انگشتری دریا میں ڈال دی اور اسے ایک مچھلی نے نگل لیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام ان ایام میں دریا کے کنارے مزدوری فرماتے رہے۔

ایک روز ایک شخص مچھلیاں خرید کر اجرت پر حضرت سلیمان کو ساتھ لے گیا۔ جب آپ نے اس کے گھر تک وہ مچھلیاں پہنچا دیں تو اس نے ایک مچھلی آپ کو دی آپ نے جب اس کا پیٹ چاک کیا تو اس میں وہ انگشتری ملی آپ نے وہ پہن لی فی الفور آپ کی پیروی کے لئے انس وجن وشیاطین سب حاضر ہو گئے اور گئی ہوئی سلطنت لوٹ آئی۔

اور وہ شیطان جس نے وہ انگشتری لی تھی ایک جزیرہ کی طرف بھاگ گیا آپ نے اس کی گرفتاری کا حکم دیا تو اس کی گرفتاری پر کوئی جن کامیاب نہ ہوسکا حتیٰ کہ ایک روز وہ سو رہا تھا تو جنوں نے اس کے اوپر ایک مکان بنا دیا جو رصاص یعنی سکے کا تھا۔

غرض کہ ایک دن وہ مارا گیا اس کے رنج میں جرادہ جو آپ کی محبوب بیوی اور اس جن کی بیٹی تھی روتی رہی اور اس کے آنسو کسی وقت خشک نہ ہوتے تھے وغیرہ وغیرہ۔

مختصر یہ کہ اس شیطان کا نام روایت سدی سے حبقیق لکھا گیا۔

اور بعض نے اس کا نا صخر بتایا۔

بعض نے اس سے بھی زیادہ نہ معلوم کیا کیا لکھا ہے من شاء فلینظرفی تفسیر روح المعانی۔

لیکن اس قسم کی روایتوں پر آلوسی، ابن حبان وغیرہ کی تحقیق نقل کرتے ہیں کہ اِنَّ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ مِنْ اَوْضَاعِ الْيَهُوْدِ وَالزَّنَادِقَةِ السُّوْفُسْطَائِيَّةِ وَ لَا يَنْبَغِيْ لِعَاقِلٍ اَنْ يَّعْتَقِدَ مَا فِيْهَا الخ نَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى سَلَامَةَ دِيْنِنَا وَ عُقُوْلِنَا وَ مِنْ اَقْبَحِ مَا فِيْهَا زَعْمُ تَسَلُّطِ الشَّيْطَانِ عَلٰى نِسَآءِ نَبِيِّهٖ۔

یعنی اس قسم کی روایات اسرائیلیات اور یہودیوں کی گھڑی ہوئی ہیں اور ان کی صحت پر یقین کرنا بے عقل لوگوں کا کام ہے اس لئے کہ انبیاء کرام کی نبوت ومعجزات پر شیطانی تسلط ہرگز ممکن نہیں۔

اور ثُمَّ اَنَابَ سے مراد حضرت سلیمان علیہ السلام کا ماسوی اللہ سے انقطاع اور اپنے رب کی طرف رجوع فرمانا ہے جو شایان شان انبیا علیہم السلام ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے رب سے ملک عظیم طلب فرمایا اور عرض کی۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اے میرے رب! مجھ کو بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے بے شک تو بڑا بخشش فرمانے والا ہے۔

لَّا يَنۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِيْ پر آلوسی فرماتے ہیں: وَ هُوَ اَعَمُّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ الْغَيْرُ فِيْ عَصْرِهٖ۔ یہاں لَّا يَنۢبَغِيْ عام ہے اس سے کہ آپ کے زمانہ میں غیر ایسی سلطنت والا نہ ہو۔

اور عبد بن حمید اور بخاری و مسلم اور نسائی اور حکیم ترمذی نوادر الاصول میں اور ابن مردویہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نقل فرماتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جن وانس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی تصرف تھا چنانچہ فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِفْرِيْتًا يَتَفَلَّتُ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلٰوتِيْ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمْكَنَنِيْ مِنْهُ فَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَرْبِطَهٗ اِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا فَتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِيْ سُلَيْمَانَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِيْ فَرَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى خَاسِئًا۔

حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سرکش جن نے صبح ہماری طرف التفات فرمایا تاکہ ہم پر نماز میں اختلاط کرے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قوت عطا فرمائی ہوئی تھی تو ہم نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستون سے باندھ دیں حتیٰ کہ جب دن نکلے تو تم لوگ سب اسے دیکھو تو ہمیں ہمارے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول یاد آ گیا جو انہوں نے اپنی دعا میں فرمایا تھا: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِيْ تو ہم نے اسے قید نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے خائب و خاسر دفع کر دیا۔

اور لَّا يَنۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِيْ کی تفسیر میں مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ان کے زمانہ کے اہل سلطنت ہیں اور یہ معجزانہ سلطنت طلب کرنے کی وجہ بتاتے ہیں: اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ فِيْ زَمَنِ الْجَبَّارِيْنَ وَتَفَاخُرِهِمْ بِالْمُلْكِ۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا زمانہ ظالم و جابر بادشاہوں کا تھا اور وہ اپنی مملکت پر فخر کیا کرتے تھے تو آپ نے اپنے رب سے وہ سلطنت طلب کی جس کا مقابلہ کرنے سے تمام سلاطین جبارین عاجز ہوں اور اس کی تصریح فرمائی گئی۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾۔

تو ہم نے ان کے قبضہ میں ہوا کر دی کہ وہ آپ کے حکم سے چلتی نرم نرم جیسے آپ چاہتے۔

یہاں یہ امر بھی ذہن نشین رہے کہ سلطنت سلیمانی اس لئے نہ تھی کہ آپ حکومت چاہتے تھے بلکہ جس قوم میں جو نبی معبوث ہوا اسے وہی معجزے عطا کئے گئے جو ان کے تفاخر و تکبر کو مٹانے والے ہوں چنانچہ عہد سلیمانی جبارین متکبرین حکمرانوں کا تھا۔ آپ کو ایسی معجزانہ سلطنت دے کر مبعوث فرمایا گیا جس سے ان کا تفاخر و تکبر کٹ گیا۔ عہد موسوی میں ساحری کا زور تھا حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کو ایک عصا ہی ایسا معجزہ نما عطا ہوا کہ جادوگروں کو سر بسجود ہو کر ایمان لانا پڑا۔

عہد مسیح علیہ السلام میں فن طب زوروں پر تھا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابراء اکمہ وابرص اور احیاء موتی کا معجزہ دے کر مبعوث فرمایا جس سے تمام قوم مغلوب ہو گئی۔

عہد خاتم النّبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں فصاحت و بلاغت کا اتنا زور تھا کہ میدان فصاحت میں کوس لِمَنِ الْمُلْكُ بجانے والے موجود تھے انہیں مقہور کرنے کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو وہ کلام معجز نظام عطا فرما کر بھیجا کہ اس کلام کا مقابلہ ایک سورت ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

آیت سے بھی کوئی نہ کر سکا۔

چنانچہ روح المعانی میں ہے: اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ فِيْ زَمَنِ الْجَبَّارِيْنَ وَ تَفَاخُرُهُمْ بِالْمُلْكِ وَ مُعْجِزَةُ كُلِّ نَبِيٍّ مِّنْ جِنْسِ مَا اشْتَهَرَ فِيْ عَصْرِهٖ اَلَا تَرٰى اَنَّهٗ لَمَّا اشْتَهَرَ السِّحْرُ وَ غَلَبَ فِيْ عَهْدِ الْكَلِيْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَهُمْ بِمَا يَتَلَقَّفُ مَا اَتَوْا بِهٖ۔

وَلَمَّا اشْتَهَرَ الطِّبُّ فِيْ عَهْدِ الْمَسِيْحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَهُمْ بِاِبْرَاءِ الْاَكْمَهِ وَالْاَبْرَصِ وَاِحْيَاءِ الْمَوْتٰى۔

وَلَمَّا اشْتَهَرَ فِيْ عَهْدِ خَاتَمِ الرُّسُلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَصَاحَةُ اَتَاهُمْ بِكَلَامٍ لَّمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى اَقْصَرِ فَصْلٍ مِّنْ فُصُوْلِهٖ۔

اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کی مدت سلطنت چالیس سال بتائی گئی۔ اور آپ کی آزمائش بیس سال سلطنت کرنے کے بعد ہوئی حیث قَالَ الْاٰلُوْسِیُّ وَ ذَكَرَ بَعْضُ الذَّاهِبِيْنَ اِلٰى ذٰلِكَ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَقَامَ فِيْ مُلْكِهٖ قَبْلَ هٰذِهِ الْفِتْنَةِ عِشْرِيْنَ سَنَةً وَّاَقَامَ بَعْدَهَا عِشْرِيْنَ سَنَةً۔

اور اسرائیلیات کا رد جو کیا گیا وہ اس وجہ میں کیا گیا کہ آلوسی نے معقول وجہ بیان کی وہ لکھتے ہیں: وَ الْحَقُّ اِنَّ اِسْتِخْدَامَ الْجِنِّ الثَّابِتَ لِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ بِوَاسِطَةِ اَسْمَاءٍ وَّرِيَاضَاتٍ بَلْ هُوَ تَسْخِيْرٌ اِلٰهِيٌّ مِّنْ غَيْرِ وَاسِطَةِ شَيْءٍ۔ صحیح یہ ہے کہ جنوں کا مطیع ہونا حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ہرگز کسی اسم یا ریاضت سے ہرگز نہ تھا۔ بلکہ یہ تسخیر من جانب اللہ تھی جو بلا واسطہ کسی عمل اور انگشتری کے تھی۔ ورنہ آج بھی سب عامل ایسے ہیں جو حاضرات کر کے جنوں کے بادشاہ تک کو طلب کر لیتے ہیں اگر ایسا تسلیم کر لیا جائے تو عاملوں اور انبیاء کرام میں کیا فرق ہوگا۔

آلوسی فرماتے ہیں: وَ مِنَ الْاِتِّفَاقِيَّاتِ الْغَرِيْبَةِ اِنِّ اجْتَمَعْتُ يَوْمَ تَفْسِيْرِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ بِرَجُلٍ مُّوْصِلِيٍّ يَّدَّعِيْ ذٰلِكَ وَامْتَحَنْتُهٗ بِمَا يُصَدِّقُ دَعْوَاهُ فِيْ مَحْفَلٍ عَظِيْمٍ وَّاَتٰى بِالْعَجَبِ الْعُجَابِ۔ اتفاقاً جس دن میں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تھا کہ ایک موصلی نے میرے سامنے دعویٰ کیا کہ یہ کام میں بھی کر سکتا ہوں میں نے اس کے دعویٰ کی تصدیق کی لئے اس کا امتحان لیا اس نے بھری محفل میں بڑے بڑے عجائبات دکھائے۔

اور اس کے اس مظاہرہ میں کسی قسم کے شعبدہ کا بھی احتمال نہیں ہوا اس لئے کہ بڑے بڑے ذی فہم وہاں موجود تھے اور اس نے کوئی اسٹیج یا پردہ نہیں رکھا تھا جیسا کہ شعبدہ دکھانے والے کرتے ہیں۔ تو

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾۔

میں عطاء ربانی بلا معاوضہ ہی ماننی لازم ہے یعنی یہ مرتبہ استغفار کے بدلہ میں نہیں تھا بلکہ استغفار تو انبیاء کرام کا خاصہ ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

اور اگر استغفار کے بدلے میں یہ عطا مانی جائے تو آیہ کریمہ یوں ماننی پڑے گی: فَغَفَرْنَا لَهٗ وَ سَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ حالانکہ آیت یوں ہے: ثُمَّ اَنَابَ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ الخ پھر ارشاد ہے۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾۔

یہاں ریح فرمانا اس وجہ میں ہے کہ دشمن کو زیر کرنے کے لئے یہ تسخیر ریح تھی اور اِنَّ الرِّيْحَ تُسْتَعْمَلُ فِي الشَّرِّ وَالرِّيَاحَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فِی الْخَیْرِ. ریح محاورہ میں شر کے موقع پر استعمال ہوتی ہے اور ریاح خیر کے لئے۔ تو جب ریح شر مسخر کردی گئی تو ریاح کو بطریق اولیٰ مسخر مانی جائے گی۔ چنانچہ

تَجْرِیْ بِاَمْرِہٖ۔ سے وضاحت ہے کہ ریح جو شر کے لئے تھی وہ بھی آپ کے حکم سے چلتی تھی۔

رُخَآءً۔ اور وہ بھی نرم نرم چلتی تھی۔ رخا۔ رخاوت سے ہے اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَ لِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً۔ جس کے معنی ہی ہوائے شدید کے ہیں تو خلاصہ یہ نکلا کہ بامر سلیمان علیہ السلام نرم اور سخت چلتی تھی۔

اگرچہ اصل خلقت کے اعتبار سے وہ شدید ہوتی تھی لیکن حکم سلیمانی سے وہ نرم اور ہلکی رہتی تھی اور جب آپ کی سواری جاتی تو شدید وتند ہوجاتی تھی تو یہ دونوں حال ظاہر کئے گئے کہ جب آپ چاہتے نرم ہوجاتی اور جب آپ چاہتے تو شدید ہو جاتی اس لئے کہ جب مسخر و مطیع کردی گئی تو امر سلیمانی کے ماتحت ہی اسے چلنا تھا۔ پھر

حَیْثُ اَصَابَ فرما کر اور وضاحت فرمادی جس کے معنی ہی قَصَدَ کے ہیں یعنی جیسی آپ چاہتے چنانچہ قتادہ بھی اَصَابَ کے معنی اَرَادَ فرماتے ہیں۔ یہ لغات ہجر یا حمیر سے ہے۔ پہلی شان تسخیر ہوا بتا کر اب دوسری شان کا بیان ہے۔

وَالشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّ غَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّ اٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾۔

اور مسخر کئے ہم نے دیو تعمیر کرنے والے اور غوطہ زن اور دوسرے جو مقید ہیں زنجیروں میں۔

یہ عطف ہے فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ پر۔ یعنی جو دیو قوت تعمیر رکھتے ہیں وہ اور جو دریا میں غوطہ لگا سکتے تھے وہ مسخر کئے اور ان کے علاوہ دوسرے جن جو مقید ہیں۔

اَصْفَادٌ۔ صَفَدٌ کی جمع ہے اور یہ قید کے معنی دیتا ہے۔

اور یہ بھی قول ہے کہ مُقَرَّنِیْنَ فرما کر فِی الْاَصْفَادِ فرمانے کے یہ معنی ہیں: اَعْنِی الْغُلَّ الَّذِیْ یَجْمَعُ الْیَدَیْنِ اِلَی الْعُنُقِ۔ اس سے مراد وہ زنجیر ہے جس سے دونوں ہاتھ باندھ کر گردن تک قید کیا جائے اس لئے کہ صَفَدَةٌ کہہ کر قَیْدَةٌ مراد لیتے ہیں اور اس سے وہ سرکش شیاطین مراد ہیں جو قید رکھے جاتے ہیں چنانچہ روح المعانی میں ہے: وَالْمُرَادُ بِهٰؤُلَآءِ الْمُقَرَّنِیْنَ اَلْمَرَدَةُ فَتُقَیَّدَ۔ اس سے مراد وہ سرکش شیاطین ہیں جو قید ہیں تو تعمیر کرنے والوں سے محل بنوائے جاتے اور غوطہ زنوں سے دریا کے موتی اور جواہرات نکلوائے جاتے وَ هُوَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلٰی مَا قِیْلَ اَوَّلُ مَنِ اسْتَخْرَجَ الدُّرَّ۔

حضرت سلیمان علیہ السلام ہی وہ ہیں جنہوں نے اول دریا اور سمندر سے موتی نکلوائے۔

اور شیاطین اگرچہ اجسام ناریہ لطیفہ رکھتے ہیں اور ارواح خبیثہ مجردہ ہیں ان کا مقید کرنا ممکن نہیں لیکن معجزانہ شان سے ان کا قید کرنا بھی ممکن ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عفریت کو قید فرما کر مسجد کے ستون سے باندھنے کا ارادہ فرمایا اور بذریعہ عزیمت و اعمال جب غیر نبی بھی اس پر قادر ہے تو نبی کی شان تو معجزانہ طور پر بعطاء الٰہی بطریق اولیٰ قادر ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہے:

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾۔

یہ ہماری عطا ہے تو احسان کر جس پر چاہو اور روکے رکھو تم پر اس معاملہ میں کوئی محاسبہ نہیں اور سلیمان کے لئے ہمارے پاس تقرب اور بہترین ٹھکانا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

یہ مخاطبہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے بطور حکایت ہے جو بغرض اظہار عظمت شان بیان فرمایا یا تفویض اختیار کے لئے فرمایا کہ جو نعمتیں ہم نے آپ کو دیں آپ اس پر کلیۃً مختار ہیں جیسے چاہیں جتنا چاہیں جو چاہیں جب چاہیں عطا فرما کر کسی پر احسان کریں یا تمام قوتیں اپنی ذات تک روک رکھیں بغیر حساب۔ اس پر آپ سے محاسبہ نہیں ہوگا۔

چنانچہ علامہ آلوسی بغدادی لکھتے ہیں: اِمَّا حِكَايَةٌ لِمَا خُوطِبَ بِهٖ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُبَيِّنَةٌ لِعُظْمِ شَانِ مَا اُوْتِيَ مِنَ الْمُلْكِ وَاَنَّهٗ مُفَوَّضٌ اِلَيْهِ تَفْوِيضًا كُلِّيًا۔ گویا یوں ارشاد فرمایا:

هٰذَا الَّذِیْ اَعْطَيْنَا لَهٗ مِنَ الْمُلْكِ الْعَظِيْمِ وَالْبَسْطَةِ وَالتَّسْلِيطِ عَلٰى مَا لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ غَيْرُكَ عَطَاؤُنَا الْخَاصُ بِكَ فَاعْطِهٖ مِنْ شِئْتَ وَامْنَعْ مَنْ شِئْتَ غَيْرَ مُحَاسَبٍ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ الْاَمْرَيْنِ وَلَا مَسْئُوْلَ عَنْهُ فِی الْاٰخِرَةِ لِتَفْوِيضِ التَّصَرُّفِ فِيهِ اِلَيْكَ عَلَى الْاِطْلَاقِ۔ ابن مسعود کی قراءت میں تو صاف ہے۔ هٰذَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ عَطَآؤُنَا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

اور زُلْفٰی کا ترجمہ فرماتے ہیں: لَقُرْبَةٌ وَ كَرَامَةٌ مَعَ مَا لَهٗ مِنَ الْمُلْكِ الْعَظِيْمِ۔ یعنی سلیمان علیہ السلام کے لئے ہمارا قرب اور ہماری طرف سے عزت ہے مع مال اور ملک عظیم کے۔

اور حُسْنَ مَاٰبٍ۔ حُسْنَ مَرْجِعٍ فِی الْجَنَّةِ۔ اچھا ٹھکانا جنت میں ہے۔

اور باوجود اس مرتبۂ جلیل کے آپ کے عجز و انکساری کی یہ شان تھی کہ آپ اپنے ہاتھ سے کھیت میں پانی دیتے۔ جو کی روٹی نوش فرماتے اور بنی اسرائیل کے لئے اچھی اچھی چیزیں کھلاتے۔ یہ روایات احمد نے زہد میں عطا سے نقل فرمائیں۔

اور ابن ابی حاتم ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَفَعَ سُلَيْمَانُ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَآءِ تَخَشُّعًا۔

اور آپ کے زمانہ میں ملوک فارس سے کیخسرو تھا۔

چنانچہ فقیہ ابو حنیفہ احمد بن داؤد دینوری اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت پر زمانہ کیخسرو ابن سیاوش میں قبضہ فرما کر ملک شام کی طرف رخ فرمایا اور عراق تک فتح کیا۔

جب یہ خبر کیخسرو کو پہنچی تو وہ خراسان کی طرف بھاگ گیا اور چند دن زندہ رہ کر مر گیا۔

پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے مرو پر قبضہ فرما کر بلاد ترک فتح کئے پھر چین کے ملکوں سے بھی تجاوز فرما کر بلاد فارس فتح کر کے چند دن یہاں ٹھہرے پھر آپ واپس ملک شام میں تشریف لائے اور بیت المقدس کی تعمیر کا حکم دیا جب اس سے فارغ ہوئے تو تہامہ کی طرف رخ فرمایا اور یہاں سے صنعاء تک فتح فرمایا

پھر بلاد مغرب اور اندلس اور طنجہ وغیرہ پر قبضہ کیا اور ہر جگہ افواج سلیمانی کے کیمپ قائم کئے۔

(روح المعانی) فَسُبْحَانَ الْمَلِكِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا يَزُوْلُ مُلْكُهٗ وَلَا يَنْقَضِیْ سُلْطَانُهٗ۔

## با محاورہ ترجمہ چوتھا رکوع - سورۃ صٓ - پ ۲۳

| | |
|---|---|
| وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ؕ﴿۴۱﴾ | اور یاد کرو ہمارے بندے ایوب کو جبکہ اس نے پکارا اپنے رب کو کہ مجھے شیطان نے چھوا تکلیف و ایذا کے ساتھ |

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾

ہم نے فرمایا مار اپنا پاؤں زمین پر یہ ہے سرد چشمہ ٹھنڈا نہانے کو اور پینے کو

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾

اور ہم نے عطا فرمایا اسے اس کے گھر والے اور ان کی مثل اپنی رحمت سے اور نصیحت عقل مندوں کو

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾

اور ہم نے فرمایا اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اسے مار اور قسم نہ توڑ ہم نے اسے صابر پایا اچھا بندہ ہے بے شک وہ بہت رجوع کرنے والا ہے

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾

اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب قوت اور علم والوں کو

اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۚ ﴿۴۶﴾

بے شک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا وہ اس گھر کی یاد ہے

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ؕ ﴿۴۷﴾

اور وہ ہمارے نزدیک یقیناً چنے ہوئے اور پسندیدہ ہیں

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ؕ ﴿۴۸﴾

اور یاد کرو اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو اور یہ سب اچھے لوگ ہیں

هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۙ ﴿۴۹﴾

یہ نصیحت ہے اور یقیناً نیکوں کا ٹھکانا اچھا ہے

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۚ ﴿۵۰﴾

بسنے والے باغ کھلے ہوئے ہیں ان کے لئے دروازے

مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾

ان میں تکیہ لگائے ہوئے ان میں جو چاہیں کثرت سے میوے ہوں گے اور پینے کو شربت

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾

اور ان کے پاس پاک دامن بیویاں ہوں گی ایک عمر کی

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾

یہ ہے وہ جس کا تم سے وعدہ حساب کے دن کا ہے

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۚۖ ﴿۵۴﴾

بے شک یہ ہمارا روزی دیا ہوا ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۙ ﴿۵۵﴾

یہ ہے اور بے شک سرکشوں کا برا ٹھکانا ہے

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾

جہنم کہ اس میں جائیں گے وہ بے شک برا بچھونا ہے

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۙ ﴿۵۷﴾

یہ ہے تو اسے چکھیں گے ابلتا پانی اور پیپ

وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ؕ ﴿۵۸﴾

اور اسی کی شکل کی اور چیزیں

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾

ان سے کہا جائے یہ ہے اور فوج تمہارے ساتھ دھنس پڑتی ہے جو تمہارے ساتھ تھی انہیں مبارک نہ ہو یہ تو جہنم میں جائیں گے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOMIL ISLAMIA ACADEMY

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًاۢ بِكُمْ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾

بولیں گے بلکہ تمہیں مبارک نہ ہو تمہی نے آگے بھیجا ہمارے لئے تو بہت برا ٹھکانا ہے

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِی النَّارِ ﴿۶۱﴾

بولیں اے ہمارے رب! جو آگے لایا یہ مصیبت تو زیادہ کر انہیں دوچند عذاب جہنم میں

وَ قَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾

اور کہیں گے ہمیں کیا ہوا ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں برا سمجھتے تھے

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِیًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾

کیا ہم نے انہیں مسخرا بنالیا یا آنکھیں ان کی طرف سے پھر گئیں

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾

بے شک یہ ضرور حق ہے جہنمیوں کا باہم جھگڑا

## حل لغات چوتھا رکوع۔سورۃ صٓ۔پ ۲۳

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | اذْكُرْ۔یادکر | عَبْدَ۔بندے | نَا۔ہمارے |
| اَیُّوْبَ۔ایوب کو | اِذْ۔جبکہ | نَادٰی۔پکارا اس نے | رَبَّهٗ۔اپنے رب کو |
| اَنِّیْ۔بے شک | مَسَّنِیَ۔چھوا مجھے | الشَّیْطٰنُ۔ شیطان نے | بِنُصْبٍ۔تکلیف |
| وَّ۔اور | عَذَابٍ۔ایذا سے | اُرْكُضْ۔مار زمین پر | بِرِجْلِكَ۔اپنا پاؤں |
| هٰذَا۔یہ | مُغْتَسَلٌۢ۔چشمہ ہے نہانے کا | بَارِدٌ۔ٹھنڈا | وَّ۔اور |
| شَرَابٌ۔پینے کا | وَ۔اور | وَهَبْنَا۔عطا کیے ہم نے | لَهٗٓ۔اس کو |
| اَهْلَهٗ۔اس کے گھر والے | وَ۔اور | مِثْلَهُمْ۔مثل ان کی | مَّعَهُمْ۔ان کے ساتھ |
| رَحْمَةً۔یہ رحمت ہے | مِّنَّا۔ہم سے | وَ۔اور | ذِكْرٰی۔نصیحت ہے |
| لِاُولِی الْاَلْبَابِ۔عقلمندوں کے لئے | | وَ۔اور | خُذْ۔پکڑ |
| بِیَدِكَ۔اپنے ہاتھ میں | ضِغْثًا۔جھاڑو | فَاضْرِبْ۔تو مار | بِّهٖ۔اس کو |
| وَ۔اور | لَا۔نہ | تَحْنَثْ۔قسم توڑ | اِنَّا۔بے شک ہم نے |
| وَجَدْنٰهُ۔پایا اس کو | صَابِرًا۔صبر کرنے والا | نِعْمَ۔اچھا | الْعَبْدُ۔بندہ تھا |
| اِنَّهٗۤ۔بے شک وہ تھا | اَوَّابٌ۔ بڑا رجوع کرنے والا | | وَ۔اور |
| اذْكُرْ۔یادکر | عِبٰدَنَآ۔ہمارے بندوں | اِبْرٰهِیْمَ۔ابراہیم | وَ۔اور |
| اِسْحٰقَ۔اسحٰق | وَ۔اور | یَعْقُوْبَ۔یعقوب کو | اُولِی الْاَیْدِیْ ۔ جو قوت |
| والے | وَ۔اور | الْاَبْصَارِ۔علم والے ہیں | اِنَّآ۔بے شک |
| اَخْلَصْنٰهُمْ۔ہم نے ان کو امتیاز بخشا | | بِخَالِصَةٍ۔کھری بات سے | ذِكْرَی۔وہ ہے یاد |
| الدَّارِ۔اس گھر کی | وَ۔اور | اِنَّهُمْ۔بے شک وہ | عِنْدَنَا۔ہمارے نزدیک |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ ۔ برگزیدہ اور | | الْاَخْيَارِ ۔ پسندیدہ لوگوں سے ہیں | |
| وَ ۔ اور | اذْكُرْ ۔ یاد کر | اِسْمٰعِيْلَ ۔ اسمٰعیل | وَ ۔ اور |
| الْيَسَعَ ۔ الیسع | وَ ۔ اور | ذَا الْكِفْلِ ۔ ذوالکفل کو | وَ ۔ اور |
| كُلٌّ ۔ یہ سب | مِّنَ الْاَخْيَارِ ۔ پسندیدہ لوگ تھے | | هٰذَا ۔ یہ |
| ذِكْرٌ ۔ نصیحت ہے | وَ ۔ اور | اِنَّ ۔ بے شک | لِلْمُتَّقِيْنَ ۔ پرہیزگاروں |
| کے لئے | لَحُسْنَ ۔ اچھا | مَاٰبٍ ۔ ٹھکانا ہے | جَنّٰتِ ۔ باغ |
| عَدْنٍ ۔ ہمیشہ رہنے کے | مُّفَتَّحَةً ۔ کھلے ہوں گے | لَّهُمُ ۔ ان کے لئے | الْاَبْوَابُ ۔ دروازے |
| مُتَّكِـِٕيْنَ ۔ تکیہ لگائے ہوں گے | | فِيْهَا ۔ اس میں | يَدْعُوْنَ ۔ مانگیں گے |
| فِيْهَا ۔ اس میں | بِفَاكِهَةٍ ۔ پھل | كَثِيْرَةٍ ۔ بہت | وَّ ۔ اور |
| شَرَابٍ ۔ شربت | وَ ۔ اور | عِنْدَ ۔ پاس | هُمْ ۔ ان کے ہوں گی |
| قٰصِرٰتُ ۔ نیچی | الطَّرْفِ ۔ نگاہ والی | اَتْرَابٌ ۔ ہم عمر بیویاں | هٰذَا ۔ یہ ہے |
| مَا ۔ جو | تُوْعَدُوْنَ ۔ وعدہ دیے جاتے تھے | | لِيَوْمِ ۔ دن |
| الْحِسَابِ ۔ حساب کا | اِنَّ ۔ بے شک | هٰذَا ۔ یہ | لَرِزْقُنَا ۔ ہماری روزی ہے |
| مَا ۔ نہیں ہے | لَهٗ ۔ اس کو | مِنْ نَّفَادٍ ۔ ختم ہونا | هٰذَا ۔ یہ ہے |
| وَ ۔ اور | اِنَّ ۔ بے شک | لِلطّٰغِيْنَ ۔ سرکشوں کا | لَشَرَّ ۔ برا |
| مَاٰبٍ ۔ ٹھکانا ہے | جَهَنَّمَ ۔ جہنم | يَصْلَوْنَهَا ۔ داخل ہوں گے اس میں | |
| فَبِئْسَ ۔ تو برا ہے | الْمِهَادُ ۔ بچھونا | هٰذَا ۔ یہ ہے | فَلْيَذُوْقُوْهُ ۔ چکھو اس کو |
| حَمِيْمٌ ۔ گرم پانی | وَّ ۔ اور | غَسَّاقٌ ۔ پیپ | وَّ ۔ اور |
| اٰخَرُ ۔ اور بھی | مِنْ شَكْلِهٖٓ ۔ اس کی شکل سے | اَزْوَاجٌ ۔ ملتی جلتی | هٰذَا ۔ یہ |
| فَوْجٌ ۔ فوج ہے | مُّقْتَحِمٌ ۔ داخل ہونے والی | مَّعَكُمْ ۔ تمہارے ساتھ | لَا ۔ نہ |
| مَرْحَبًا ۔ مبارک ہو | بِهِمْ ۔ ان کو | اِنَّهُمْ ۔ بے شک وہ | صَالُوا ۔ ملنے والے ہیں |
| النَّارِ ۔ آگ کو | قَالُوْا ۔ کہیں گے | بَلْ ۔ بلکہ | اَنْتُمْ ۔ تم ہی ہو کہ |
| لَا ۔ نہ | مَرْحَبًا ۔ مبارک ہو | بِكُمْ ۔ تم کو | اَنْتُمْ ۔ تم نے |
| قَدَّمْتُمُوْهُ ۔ آگے بھیجا | لَنَا ۔ ہمارے لئے | فَبِئْسَ ۔ تو برا ہے | الْقَرَارُ ۔ ٹھکانا |
| قَالُوْا ۔ بولے | رَبَّنَا ۔ اے ہمارے رب | مَنْ ۔ جس نے | قَدَّمَ ۔ آگے بھیجا |
| لَنَا ۔ ہمارے لئے | هٰذَا ۔ یہ | فَزِدْهُ ۔ تو زیادہ دے اس کو | عَذَابًا ۔ عذاب |
| ضِعْفًا ۔ دگنا | فِي ۔ بیچ | النَّارِ ۔ آگ کے | وَ ۔ اور |
| قَالُوْا ۔ بولے | مَا ۔ کیا ہوا | لَنَا ۔ ہمیں کہ | لَا ۔ نہیں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| نَرٰی۔ دیکھتے | رِجَالًا۔ ان آدمیوں کو کہ | | کُنَّا۔ ہم | | نَعُدُّ۔ گنتے تھے | | |
| ھُمْ۔ ان کو | مِّنَ الْاَشْرَارِ۔ شریر لوگوں سے | | | | اَتَّخَذْنٰھُمْ۔ کیا بنایا ہم نے | | |
| ان کو | سِخْرِیًّا۔ ٹھٹھا | | اَمْ۔ یا | | زَاغَتْ۔ پھر گئیں | | |
| عَنْھُمْ۔ ان سے | الْاَبْصَارُ۔ آنکھیں | | اِنَّ۔ بے شک | | ذٰلِكَ۔ یہ | | |
| لَحَقٌّ۔ حق ہے | تَخَاصُمُ۔ جھگڑنا | | اَھْلِ النَّارِ۔ دوزخ والوں کا | | | | |

## خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع۔ سورۃ صٓ۔ پ ۲۳

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ؕ﴿۴۱﴾۔

اور یاد کرو ہمارے بندے ایوب کو جبکہ وہ پکارا مجھے چھوا شیطان نے تکلیف اور ایذا سے۔

اس کا مفصل حال سورہ انبیا میں گزر چکا یہاں اجمالاً مال اور جسم میں تکلیف وایذا کا ذکر فرمایا گیا سورہ انبیا کے چھٹے رکوع میں دیکھنا چاہیے۔

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾۔

حکم ملا اے ایوب! اپنا پاؤں زمین پر مارو یہ ہے سرد چشمہ نہانے اور پینے کو۔

چنانچہ آپ نے زمین پر پیر مارا اس سے آب شیریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا اور آپ کو حکم ملا یہ ہے سرد چشمہ نہانے اور پینے کو چنانچہ آپ نے اس سے پیا اور غسل کیا جس سے تمام جسمانی مالی تکالیف دفع ہو گئیں حتیٰ کہ آپ کی جو اولاد اس ابتلاء میں مر چکی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے بھی زندہ کیا اور اپنے فضل ورحمت سے اتنے ہی اور عطا فرمائے جیسا کہ ارشاد ہے:

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾۔

اور ہم نے اسے اس کے گھر والے اور ان کے مثل اور عطا فرما دیئے اپنی رحمت سے اور عقل مندوں کے لئے یادگار بنا دی۔

اس کے بعد اس واقعہ کا ذکر ہے جس میں آپ نے اپنی بیوی کو سو ضربیں مارنے کی قسم کھائی تھی ان کے دیر سے حاضر ہونے کی سزا میں۔ چنانچہ آپ صحت یاب ہو گئے تو خیال آیا اب میں قسم کیسے پوری کروں اس کے ایام مرض میں مجھ پر احسانات ہیں اس کا بدلہ سو ضربیں مار کر کیسے دوں۔ چنانچہ رحمت الٰہی جوش زن ہوئی اور ارشاد ہوا:

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾۔

اور پکڑ و اپنے ہاتھ میں خشک وتر گھاس کا ایک مٹھا اس سے مار دو اور قسم نہ توڑو بے شک ہم نے اسے صابر پایا اچھا بندہ بے شک وہ بہت رجوع لانے والا ہے۔

اس کے بعد چھ انبیاء کرام کا ذکر فرمایا گیا جس میں حضرت ابراہیم حضرت اسحٰق حضرت یعقوب حضرت اسماعیل حضرت یسع حضرت ذوالکفل مذکور ہیں چنانچہ ارشاد ہے:

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۚ﴿۴۶﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ؕ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ؕ﴿۴۸﴾۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب قدرت اور علم والوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے حکمت علمیہ عطا فرمائی بے شک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے ممتاز فرمایا کہ وہ اس گھرانے کی یادگار ہے اور وہ دار آخرت کی لوگوں کو یاد دلاتے ہیں اور خود اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں ان کے دلوں میں محبت دنیا کی جگہ نہیں ہے۔

اور یاد کرو اسماعیل اور یسع اور ذوالکفل کو اور ان کے صبر اور فضائل کو تا کہ ان کے خصائل معلوم کر کے نیک لوگوں کا ذوق وشوق حاصل کریں۔

## نوٹ

حضرت ذوالکفل کی نبوت میں اختلاف ہے مگر ولایت یقینی ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہے:

هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّ شَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾۔

هٰذَا۔ یہ نصیحت ہے اور بے شک پرہیزگاروں کا ٹھکانا یقیناً اچھا ہے بسنے کے باغ ہیں جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوئے ہیں ان میں تکیہ لگائے مرصع مسندوں پر بیٹھے ہوں گے۔

ان باغوں میں کثرت سے میوے اور شراب ہوگی جسے وہ چاہیں گے۔

اور ان کے پاس وہ بیویاں ہیں جو اتنی دوشیزہ عفیفہ ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا کسی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں سب اَتْرَابٌ یعنی ہم عمر۔ یہ ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا حساب کے دن کا۔

بے شک یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم نہ ہوان کو تو یہ ہے۔

اب رہے باغی طاغی فاسق ومنافق ان کے لئے جو کچھ ہے اس کا ذکر آئندہ آیتوں میں ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَ اِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّ اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۫ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾۔

اور بے شک سرکشوں کا برا ٹھکانا جہنم ہے اس میں جائیں گے تو بہت ہی برا بچھونا ہے جہاں بھڑکتی آگ ہے ان کے لئے یہی ہے تو اسے چکھیں گے کھولتا پانی اور پیپ جو جہنمیوں کے جسم سے نکل کر بہے گا جسے طينة الخبال کہا گیا اور اسی شکل کے بہت سے عذاب جوڑے دار۔

آگے کی آیت میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما جہنمیوں کے سرداروں کا ذکر ہے جبکہ وہ جہنم میں ڈالے جائیں اور ان کے پیچھے پیچھے ان کے متبعین بھی ٹھونسے جائیں گے تو خازن جہنم ان سے کہیں گے یہ تمہارے متبعین کی فوج ہے جو تمہارے ساتھ جہنم میں دھنس رہی ہے چنانچہ ارشاد ہے:

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ الخ یہ ایک اور فوج تمہارے ساتھ دھنس رہی ہے جو تمہاری متبع تھی تو وہ ان سے کہیں گے لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ۔ انہیں جہنم میں کھلی جگہ نہ ہو آگ میں تو انہیں جانا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾
تو جہنمی کہیں گے بلکہ تم کھلی جگہ نہ پاؤ تم ہی یہ مصیبت ہمارے آگے لائے تو یہ کیسا برا ٹھکانا ہے۔ تو کفار کے عمائد اور سردار کہیں گے:

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِی النَّارِ ﴿۶۱﴾
اے ہمارے رب! جو یہ مصیبت ہمارے آگے لایا اسے آگ میں دو چند عذاب دے۔
جب جہنمی ان غریب مومنوں کو وہاں نہ دیکھیں گے جنہیں دنیا میں یہ ذلت کی نظر سے دیکھتے تھے تو بولیں گے:

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾
اور کافر کہیں گے ہمیں کیا ہوا کہ ہم انہیں نہیں دیکھتے جن کو دنیا میں ہم ذلیل اور برا سمجھتے تھے۔

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾
کیا ہم نے ہنسی بنالیا ان کو اور درحقیقت وہ ایسے نہ تھے وہ تو جہنم میں نہیں آئے آج ہمیں معلوم ہوا کہ ان سے تمسخر کرنا ان کی ہمارا ہنسی اڑانا باطل تھا۔ یا ہماری آنکھیں پتھرا گئی تھیں کہ ہم نے دنیا میں ان کا مرتبہ اور مقام نہ سمجھا۔

اس کے بعد حضور سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطبہ ہے:

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾
اے محبوب! بے شک یہ حق بات ہے اور دوزخیوں کا مخاصمہ قطعی ہوگا۔
اس رکوع میں بعض ادق لغات ہیں ان کی تصریح ضروری ہے۔

## حل لغات

بِنُصْبٍ۔ نصب کہتے ہیں رنج و مشقت اور تکلیف والم کو۔
اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ۔ رکض کہتے ہیں زور سے پاؤں مارنے کو۔ محاورہ ہے: رَكَضَ الْفَرَسُ گھوڑے نے سم مارا۔
وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا۔ ضغث کہتے ہیں سوکھی ہری گھاس کے مٹھے کو یا تنکوں کے چھوٹے مٹھے یا جھاڑو کو۔
الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ۔ اخیار خیر کی جمع ہے جیسے اشرار شر کی جمع ہے۔
جَنّٰتِ عَدْنٍ۔ رہنے بسنے اور آباد رہنے والے باغ۔
قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ۔ اس کی تفصیل سورۃ صافات کے دوسرے رکوع میں گزر چکی۔
اَتْرَابٌ۔ جمع ہے ترب کی۔ ہم عمر کے معنی میں مستعمل ہے۔
مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ۔ نفاد کے معنی انقطاع کے ہیں۔
حَمِيْمٌ۔ جوش کھا کر کھولتا پانی۔
غَسَّاقٌ۔ زخم سے بہتا ہوا کچ لہو، راد پیپ۔ یہ غسق سے مشتق ہے اور اس کے معنی ٹھنڈ کے بھی ہوتے ہیں جو سخت ٹھنڈ ہو جیسے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ۔ یہاں رات مراد ہے اس لئے کہ رات بہ نسبت دن کے ٹھنڈی ہوتی ہے۔
وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ۔ سے مراد اجناس ہیں۔ یعنی عذاب کی جنس سے اور انواع و اقسام کے عذاب۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ۔ اقتحام سے لیا گیا ہے اور یہ قحمہ سے مشتق ہے۔ اور قحمہ کہتے ہیں شدت کو ایک دوسرے پر گرتے پڑتے جب اژدحام کرے تو اسے اقتحام کہتے ہیں اور یہی معنی فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ کے ہیں۔

لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ۔ یہ بددعا کے موقع پر نفی بلا کے ساتھ بولتے ہیں اور دعا کے موقع پر بغیر نفی کے۔ تو مرحبا کے معنی ہیں اَتَيْتَ رَحْبًا فِي الْبِلَادِ۔ آیا تو فراخی وکشادگی سے شہروں کے اندر جب اس پر کلمہ لا لگا دیا جائے تو اس کے برعکس معنی ہوتے ہیں۔ اس کی اردو کالا منہ ہے جیسے بولتے ہیں کالا منہ نیلے ہاتھ اور پاؤں۔

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا۔ تمسخر اور استہزا کی جگہ مستعمل ہے۔

اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ۔ زاغ پھرنے کو کہتے ہیں یہاں آنکھ پھرنے اور پتھرا جانے کے معنی میں مستعار ہے۔

## مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع ۔ سورۃ صٓ ۔ پ ۲۳

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ۔ اور یاد کرو ہمارے بندے ایوب کو۔

ابن اسحٰق فرماتے ہیں: اَلصَّحِيْحُ اَنَّهٗ كَانَ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَمْ يَصِحَّ فِيْ نَسَبِهٖ شَيْءٌ غَيْرَ اَنَّ اِسْمَ اَبِيْهِ اَمُوْصُ۔ صحیح یہ ہے کہ آپ بنی اسرائیل سے تھے اور آپ کے نسب کے متعلق سوا آپ کے نام اور آپ کے والد کے نام کے اور کچھ نہیں ملتا۔ ایوب بن اموص ہی معلوم ہوتا ہے۔

اور ابن جریر کہتے ہیں: هُوَ اَيُّوْبُ بْنُ اَمُوْصِ بْنِ رُوْمِ بْنِ عِيْصِ بْنِ اِسْحٰقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ وہ ایوب اموص کے صاحبزادے تھے ان کے دادا روم پردادا عیص اور لکڑ دادا اسحٰق علیہ السلام ہیں۔

اور ابن عساکر سے روایت ہے: اِنَّ اُمَّهٗ بِنْتُ لُوْطٍ وَاِنَّ اَبَاهُ مِمَّنْ اٰمَنَ بِاِبْرَاهِيْمَ فَعَلٰى هٰذَا كَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ آپ کی والدہ لوط علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں اور والدان میں سے تھے جو ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے اس اعتبار سے حضرت ایوب علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہوئے۔

اور ابن جریر کا ایک قول یہ ہے: كَانَ بَعْدَ شُعَيْبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ آپ حضرت شعیب علیہ السلام کے بعد ہوئے ہیں۔

اور ابن جریر کا ایک قول یہ ہے كَانَ بَعْدَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اُذْكُرْ عَطْفٌ عَلٰى اُذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ وَعَدَمُ تَصْدِيْرِ قِصَّةِ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْعُنْوَانِ لِكَمَالِ الْاِتِّصَالِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔ حضرت ایوب علیہ السلام سلیمان علیہ السلام کے بعد ہوئے اور ارشاد الٰہی اُذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ کا عطف اُذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ پر ہے اور عدم صدور قصہ سلیمان علیہ السلام اس عنوان سے ہے جو کمال اتصال ان میں اور داؤد علیہ السلام میں ظاہر کرتا ہے آگے ارشاد ہے:

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾۔

جب وہ اپنے رب کو پکارے کہ مجھے شیطان نے مشقت وتکلیف سے چھوا ہے۔

نُصْب۔ بضم نون وسکون الصاد بمعنی تعب اور تکلیف آتا ہے اور بفتحتین نَصَب بھی یہی معنی دیتا ہے اور نُصُب اور نَصْب اور نُصْب اس میں محض اختلاف قرأت ہے معنی تینوں صورتوں میں ایک ہی ہیں اور سب نے مشقت وتکلیف کے معنی میں ہی اسے لیا ہے۔

البتہ نصب اور عذاب میں یہ فرق ضرور کیا ہے کہ نُصْبٌ اَلضُّرُّ فِي الْجَسَدِ یعنی نصب سے جسمانی تکلیف مراد ہے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عذاب سے اہل اور مال کی تکلیف مراد ہے۔

## اور مس شیطان کا واقعہ یہ بتایا جاتا ہے

اِنَّهٗ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ سَمِعَ ثَنَاءَ الْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَلٰى اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَاَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُّسَلِّطَهٗ عَلٰى جَسَدِهٖ وَ مَالِهٖ وَوَلَدِهٖ فَفَعَلَ عَزَّوَجَلَّ اِبْتِلَاءً لَّهٗ۔ ابلیس لعین نے ملائکہ علیہم السلام سے حضرت ایوب کی تعریف سنی اس کی رگ حسد پھڑکی اور اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ مجھے جسم ایوب اور اس کے مال واولاد پر مسلط فرمایا جائے شان بے نیازی کی طرف سے اسے تسلط دے دیا گیا تاکہ صبر ایوب کی استقامت کا امتحان دنیا پر ہو جائے۔

اور بارگاہ الٰہی میں تسلط شیطانی نے اس لئے اجازت طلب کی کہ بلا اذن الٰہی نبی پر کوئی شیطان مسلط نہیں ہوسکتا۔

ایک قول یہ ہے کہ وَسْوَسَ اِلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ تَعَالَى الْبَلَاءَ لِيُمْتَحَنَ وَ يُجَرَّبَ صَبْرُهٗ عَلٰى مَا لَقِيَهٗ۔ آپ کے دل میں یہ وسوسہ آیا کہ اللہ تعالیٰ سے بلا طلب کریں تاکہ آپ کا امتحان ہو اور بلاؤں پر صبر کا تجربہ کریں۔ جیسا کہ حضرت شریف الدین عمر بن الفارض کا شعر ہے:

وَ بِمَا شِئْتَ فِيْ هَوَاكَ اخْتَبِرْنِيْ     فَاخْتِيَارِيْ مَا كَانَ فِيْهِ رِضَاكَ

اور جیسے تو چاہے اپنے ارادہ سے مجھے جانچ۔ میرے اختیارات وہی ہیں جس میں تیری رضا ہو۔

اور بقول شاعر ع

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہے

اور ایک قول یہ ہے کہ اِنَّ رَجُلًا اِسْتَغَاثَهٗ عَلٰى ظَالِمٍ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطَانُ بِتَرْكِ اِغَاثَتِهٖ فَلَمْ يُغِثْهُ فَمَسَّهُ اللّٰهُ بِسَبَبِ ذٰلِكَ بِمَا مَسَّهٗ۔ ایک شخص نے کسی ظالم پر استغاثہ کیا تو توسوس شیطانی سے آپ نے اس کی مدد نہ کی تو منجانب اللہ آپ پر وہ سب کچھ ہوا جو ہوا۔

ایک قول یہ ہے کہ آپ کو کثرت مال واولاد پر فخر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس ابتلاء میں ڈالا۔

اس کے علاوہ اور بہت سی روایات ہیں جن پر علامہ آلوسی بغدادی فرماتے ہیں۔

وَ كُلُّ هٰذِهِ الْاَقْوَالِ عِنْدِيْ مُتَضَمِّنَةٌ مَا لَا يَلِيْقُ بِمَنْصَبِ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ ایسے تمام اقوال وہ ہیں جو انبیا علیہم السلام کی شان سے بعید ہیں۔ البتہ پیشہ ور واعظوں اور خطیبوں کے لئے یہ ایک دلچسپ مصالحہ ضرور ہے۔

اور ایک روایت آخر میں ہے جو قابل تسلیم معلوم ہوتی ہے: وَذَهَبَ جَمْعٌ اِلٰى اَنَّ النُّصْبَ وَالْعَذَابَ لَيْسَا مَا كَانَا لَهٗ مِنَ الْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اَوِ الْمَرَضِ وَذَهَابِ الْاَهْلِ وَالْمَالِ بَلْ اَمْرَانِ عَرَضَالَهٗ وَ هُوَ مَرِيْضٌ فَاقِدُ الْاَهْلِ وَالْمَالِ فَقِيْلَ لَهَا مَا كَانَالَهٗ مِنْ وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ اِلَيْهِ فِيْ مَرَضِهٖ مِنْ عُظْمِ الْبَلَآءِ وَالْقُنُوْطِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْاِغْرَاءِ عَلَى الْجَزَعِ كَانَ الشَّيْطَانُ يُوَسْوِسُ اِلَيْهِ بِذٰلِكَ وَ هُوَ مُجَاهِدٌ فِيْ وَضْعِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَعِبَ وَ تَاَلَّمَ عَلٰى مَا هُوَ فِيْهِ مِنَ الْبَلَآءِ فَنَادٰى رَبَّهٗ لِيَتَصَرَّفَهٗ عَنْهُ وَيَسْتَعِيْذُ عَلَيْهِ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ۔

محققین کا اس پر اجماع ہے کہ نصب وعذاب جو تھا وہ مرض اور الم اور اہل ومال کے جانے کا نہ تھا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب عوارض تھے کہ آپ مریض بھی تھے اور فاقد الاہل والمال بھی تو بعض نے ان کیفیات کو وسوسہ شیطان کہہ دیا کہ آپ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

مریض بھی تھے اور عیال و مال بھی ضائع ہو چکے تھے بلکہ آپ اپنی طرف سے ان وساوس کا دفع فرماتے جب تھک گئے تو اپنے رب سے عرض کی اور مدد مانگی کہ یہ بلا ٹال دے چنانچہ عرض کی: اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ۔

ایک قول یہ ہے کہ یہ وسوسہ غیر ایوب علیہ السلام کی طرف تھا۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ شیطان بصورت طبیب آپ کی بیوی کی طرف آیا آپ نے اس سے کہا کہ یہ بیمار ہیں کیا تم ان کا علاج کر سکتے ہو وہ بولا ہاں میں علاج کر سکتا ہوں بشرطیکہ بعد صحت ایوب کہیں کہ تو نے مجھے شفا دی۔ انہوں نے اقرار کر لیا اور حضرت ایوب علیہ السلام سے یہ قصہ عرض کر دیا تو آپ نے بھانپ لیا کہ وہ طبیب صورت شیطان تھا اور بیوی کا یہ اقرار آپ پر بہت گراں گزرا تو آپ نے اپنے رب سے عرض کی: اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ۔

اس کے علاوہ اور بھی ایسے اقوال ہیں جسے آلوسی نے روح المعانی میں نقل کیا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایوب علیہ السلام کو بشارت ملی۔

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ۔ اپنا پاؤں زمین پر مار۔

گویا عبارت یہ ہوئی: اَیْ فَقُلْنَا لَهٗ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ۔ ہم نے ایوب کو فرمایا زمین پر پیر مار۔

اُرْكُضْ کے معنی اِضْرِبْ بِهَا کے ہوتے ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ۔ یہ غسل کے لئے ٹھنڈا اور پینے کا چشمہ ہے۔

گویا ارشاد ہے: فَضَرَبَهَا فَنَبَعَتْ عَيْنٌ فَقُلْنَا لَهٗ هٰذَا مُغْتَسَلٌ تَغْتَسِلُ بِهٖ وَ تَشْرَبُ مِنْهُ فَيَبْرَأُ ظَاهِرُكَ وَ بَاطِنُكَ۔ تو آپ نے پیر مارا تو چشمہ ابل پڑا تو ہم نے فرمایا یہ غسل کے لئے ہے آپ غسل کریں اور اس سے پئیں تو اندر باہر کی تکالیف سے آپ صحت یاب ہوں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے داہنا پائے اقدس مارا تو چشمہ ابل پڑا اس سے آپ نے غسل کیا پھر بایاں پاؤں مارا تو اس سے سرد چشمہ پھوٹ پڑا اس سے آپ نے پیا۔

یہ دو پاؤں مارنے سے یہ مراد ہے کہ غسل کے لئے گرم اور پینے کے لئے سرد چشمہ پھوٹ پڑے۔

یہ واقعہ بروایت قتادہ اور حسن اور مقاتل شام میں ارض جابیہ میں ہوا۔

اس کے بعد جبکہ تمام عوارضات جانی و مالی سے آپ صحت یاب ہو چکے تو اللہ تعالیٰ نے ہلاک شدہ اولاد اور اس کے مثل اور بھی اولاد عطا فرما دی جیسا کہ ارشاد ہے:

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾۔

اور ہم نے عطا فرمائی اسے اس کی آل اور مثل اس کے اور اس کے ساتھ رحمت تھی ہماری طرف سے اور نصیحت وغیرہ عقل والوں کے لئے۔

بروایت حسن بِاِحْيَائِهِمْ بَعْدَ هَلَاكِهِمْ۔ یعنی جو اس امتحان میں ہلاک ہو چکے تھے وہ زندہ کر دیئے اور ان کی مثل اور اولاد بھی بخشی۔

طبرسی کی روایت میں ہے جو ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَحْيٰى لَهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِهٖ وَ عَافٰى

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

الْمَرْضٰى وَ جَمَعَ عَلَيْهِ مَنْ تَشَتَّتَ مِنْهُمْ۔ اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کے لئے وہ زندہ فرما دیئے جو آپ کے اہل وعیال سے ہلاک ہو چکے تھے اور تمام مرض مٹا دیا اور سب کو جمع کر دیا جو آپ سے منتشر ہو چکے تھے۔

وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ سے یہ مراد ہے کہ جتنے اہل وعیال تھے اس سے دو چند مرحمت فرما دیئے اور یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت عظیمہ جلیلہ تھی۔

وَ ذِكْرٰى لِأُولِي الْأَلْبَابِ۔ اور یہ عقل والوں کو نصیحت تھی۔ کہ شدائد پر صبر کرنے والوں کو ایسے ہی نوازا جاتا ہے۔

آپ اس ابتلاء میں سات سال مسلسل رہے اور چند ماہ چنانچہ قتادہ کہتے ہیں: اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُبْتُلِيَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَ اَشْهُرًا وَّ اُلْقِيَ عَلٰى كُنَاسَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَخْتَلِفُ الدَّوَابُّ فِيْ جَسَدِهٖ فَصَبَرَ فَفَرَّجَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ اَعْظَمَ لَهُ الْاَجْرَ وَ اَحْسَنَ۔ آپ اس امتحان میں سات سال اور چند ماہ رہے آپ کو بنی اسرائیل کے کوڑے پر ڈال دیا گیا آپ کے جسد انور پر جانور پھرتے اور آپ صبر سے رہے آخر اللہ تعالیٰ نے اس مصیبت کو کھولا اور زبردست اجر دے کر بہترین مبادلہ عطا کیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ کے دونوں پیروں سے لے کر سر تک زخم ہی زخم تھے۔ آپ کو ریت پر ڈال دیا تھا۔ حتیٰ کہ آپ کی پسلیاں نظر آتی تھیں۔ آپ کی بیوی جو آپ کی خدمت کرتی تھی وہ کہنے لگیں ایوب! اب تو خدا کی قسم ہم پر مصیبت کی حد ہوگئی۔ فاقہ مستی نے بھی پریشان کر دیا ہمیں ایک ٹکڑا روٹی کا نہیں ملتا کہ آپ کو کھلاؤں تو اب آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو شفا دے آپ نے یہ سن کر فرمایا:

وَيْحَكِ كُنَّا فِي النَّعِيْمِ سَبْعِيْنَ عَامًا فَاصْبِرِيْ حَتّٰى تَكُوْنَ فِي الضُّرِّ سَبْعِيْنَ عَامًا۔ افسوس ہے تجھ پر ہم ستر برس نعمتوں میں رہے تھے تو صبر کر اب حتیٰ کہ ستر برس اس مصیبت میں گزریں۔

تو آپ کو ابھی سات سال ہی گزرے کہ آپ نے بارگاہ مستجاب میں دعا فرمائی کہ جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اور پائے اقدس زمین پر مارنے کو کہا اور چشمہ ابلا غسل فرمایا صحت حاصل ہوئی اور حلہ بہشتی ملبوس فرما کر آپ سر راہ تشریف فرما ہوئے کہ آپ کی بیوی آئیں اور آپ کو نہ پہچان سکیں تو بولیں کہ اے خدا کے بندے یہاں ایک بیمار تھا وہ کہاں ہے شاید اسے جانور نہ لے گئے ہوں۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا بے خبر وہ ایوب میں ہی ہوں اللہ تعالیٰ نے میری تمام تکالیف رفع فرما دیں اور اب مجھے میری آل واولاد بھی واپس ملے گی اور اس کے مثل اور بھی عطا ہوگی۔

وَ اُمْطِرَ عَلَيْهِ جَرَادًا مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَاْخُذُ الْجَرَادَ بِيَدِهٖ وَ يَجْعَلُهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ وَ يَنْشُرُ كِسَائَهٗ فَيَجْعَلُ فِيْهِ فَاَوْحَى اللهُ اِلَيْهِ يَا اَيُّوْبُ اَمَا شَبِعْتَ قَالَ يَا رَبِّ مَنِ الَّذِيْ يَشْبَعُ مِنْ فَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر بارش کی جس سے ٹیڑیاں سونے کی برسیں تو آپ انہیں اٹھا اٹھا کر اپنے کپڑے میں رکھتے رہے پھر آپ نے اپنی کمل پھیلا دی اور اس میں بھرتے رہے۔ تو وحی ہوئی ایوب اب تو جی بھر گیا عرض کیا الٰہی وہ کون ہے جس کا جی تیرے فضل ورحمت سے بھرے۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اَيُّوْبَ بَقِيَ فِيْ مِحْنَتِهٖ ثَمَانِيَ عَشَرَةَ سَنَةً يَّتَسَاقَطُ لَحْمُهٗ حَتّٰى مَلَّهُ الْعَالَمُ وَ لَمْ يَصْبِرْ عَلَيْهِ اِلَّا امْرَاَتُهٗ۔ ایوب علیہ السلام اس بلا ومصیبت میں اٹھارہ سال رہے آپ کے جسم مبارک سے

MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

گوشت جھڑ گیا حتیٰ کہ اس پر زمانہ غمگین ہوگیا اور کسی کو صبر نہ تھا مگر آپ کی بیوی صابرہ کاملہ قانعہ رہیں۔

لیکن علامہ طبرسی کہتے ہیں کہ محققین اسے جائز نہیں مانتے کہ ایک نبی ایسے مرض میں ہو جس سے لوگ تنفر کریں البتہ فقر اور مرض اور ذہاب اہل یہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا امتحان لے تا کہ لوگوں پر ان کی شان ظاہر ہو اور لوگ ان کا مرتبہ جانیں۔

اور ہدایۃ المرید میں علامہ زرقانی فرماتے ہیں: اِنَّهٗ يَجُوْزُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كُلُّ عَرَضٍ بَشَرِيٍّ لَيْسَ مُحَرَّمًا وَّ مَكْرُوْهًا وَّ لَا مُبَاحًا مَزَايَا وَلَا مُزْمِنًا وَّ لَا مِمَّا تَعَافُهُ الْاَنْفُسُ وَ لَا مِمَّا يُؤَدِّيْ اِلَى النَّفْرَةِ۔ انبیا علیہم السلام پر عوارض بشری آنا نہ حرام ہیں نہ مکروہ اور نہیں جائز ان کے لئے ایسا مرض جس سے عقل میں فتور آئے یا بدحواسی ہو یا ایسا مرض جس سے لوگوں کو نفرت ہو۔

اس کے دو ورق بعد آگے لکھتے ہیں: وَ احْتَرَزْنَا بِقَوْلِنَا وَلَا مُزْمِنًا وَّ لَا مِمَّا تَعَافُهُ الْاَنْفُسُ عَمَّا كَانَ كَذٰلِكَ كَالْاِقْعَاءِ وَالْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْعَمٰى وَالْجُنُوْنِ۔ اور ہم مزمن وغیرہ سے محترز ہو کر مصرح کہتے ہیں کہ گنٹھیا، برص، جذام، اندھاپن، جنون ایسے امراض بھی نبی کے لئے جائز نہیں۔

لیکن دھندلا نظر آنا اس پر علامہ نووی فرماتے ہیں: لَا شَكَّ فِيْ جَوَازِهٖ عَلَيْهِمْ لِاَنَّهٗ مَرَضٌ بِخِلَافِ الْجُنُوْنِ فَاِنَّهٗ نَقْصٌ۔ آنکھوں میں دھند ہو جانا یہ بلاشک جائز ہے اس لئے کہ یہ مرض ہے برخلاف جنون کے کہ وہ نقص ہے۔

وَ مَا ذُكِرَ عَنْ شُعَيْبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ ضَرِيْرًا لَّمْ يَثْبُتْ وَ اَمَّا يَعْقُوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَصَلَتْ لَهٗ غِشَاوَةٌ وَّزَالَتْ۔ اور جو شعیب علیہ السلام کے متعلق ہے کہ آپ نابینا تھے یہ بروایات صحیحہ ثابت نہیں اور یعقوب علیہ السلام کے متعلق جو ہے وہ قرآن میں وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ آیا ہے اور وہ ایک قسم کی دھندھی جو جاتی رہی۔

جیسا کہ ارشاد ہے: اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا۔ تو وہ دھند قمیص یوسف علیہ السلام کی خوشبو اور مسرت سے جاتی رہی۔ یا قمیص یوسف علیہ السلام کی معجزانہ شان سے وہ غشاوہ جاتی رہی۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾۔

اور اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مارو اور حانث نہ ہو ہم نے اسے صابر پایا نیک بندہ اور بہت رجوع لانے والا۔

یہ عطف اُرْكُضْ پر ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ کی بیوی حضرت رحمۃ بنت افرائیم یا میثا بن یوسف یا لیہ بنت یعقوب یا ماخیر بنت میثا بن یوسف باختلاف رواۃ آپ کسی کام کے لئے گئیں اور دیر سے واپس آئیں۔ یا شیطان نے ان کے ذریعہ کسی کلمہ محذورہ کے کہنے کا پیغام دیا تا کہ شفا پا جائیں اور ساتھ ہی کہا کہ آخر کب تک اس تکلیف میں رہیں گے جو کلمہ میں بتاؤں وہ کہہ دیں بعد صحت استغفار کر لیں۔ اللہ معاف کرنے والا ہے۔

انہوں نے آ کر حضرت ایوب علیہ السلام سے وہ قصہ بیان کر دیا آپ نے خیال کیا کہ حضرت رحمہ سے یہ گناہ ہوا ہے جو حرام تھا اس لئے کہ رضا بالکفر کفر ہے۔

تو آپ نے قسم کھائی کہ جب اللہ مجھے صحت عطا فرمائے گا تو اپنی بیوی رحمہ کو سو ضرب لگاؤں گا۔ اب صحت یاب ہوئے تو خیال آیا کہ اس وفادار بیوی کو انعام کی بجائے سو ضربیں لگانی ہیں تو حکم الٰہی ہوا کہ ایوب ایک جھاڑو تر اور خشک گھاس کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

لے کر انہیں مارو تمہاری قسم پوری ہو جائے گی۔

چنانچہ آپ نے وہ جھاڑو لی جس میں سو تنکے گھاس کے تھے ایک بار حضرت رحمہ کو ماردی۔ اللہ تعالیٰ نے حنث یمین سے آپ کو بری کر دیا۔

یہ حسن خدمت رحمہ اور صبر ایوب علیہ السلام کا بدلہ تھا۔ اس پر آلوسی متعدد حدیثیں نقل کرتے ہیں:

(۱) اَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ ابْنُ جَرِیْرٍ وَ ابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَھْلِ بْنِ حَنِیْفٍ قَالَ حَمَلَتْ وَلِیْدَةٌ فِیْ بَنِیْ سَاعِدَةَ مِنْ زِنًا فَقِیْلَ لَھَا مِمَّنْ حَمْلُكِ قَالَتْ مِنْ فُلَانِ الْمُقْعَدِ فَسُئِلَ الْمُقْعَدُ فَقَالَ صَدَقَتْ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذُوْا عُثْكُوْلًا فِیْہِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْہُ بِہٖ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً فَفَعَلُوْا۔

ایک لڑکی قبیلہ بنی ساعدہ کی زنا سے حاملہ ہوئی اس سے پوچھا گیا تو کس سے حاملہ ہوئی وہ بولی فلاں لولے آدمی سے تو جب اس اپاہج سے پوچھا گیا تو اس نے اقرار کیا تو اسے اٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک عثکول یعنی کھجور کا شاخ والا گچھا لے کر اس کے مار دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور شمراخ انگور کے خوشہ کو کہتے ہیں۔ یہاں استعارۃً سو سیخ مراد لی گئی۔

(۲) اَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ فَاحِشَةً عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مَرِیْضٌ عَلٰی شَفَا مَوْتٍ فَاَخْبَرَ اَھْلُہٗ بِمَا صَنَعَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقِنْوٍ فِیْہِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَضُرِبَ بِہٖ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً۔

حضرت ثوبان فرماتے ہیں کہ عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک شخص مرتکب زنا ہو گیا۔ اور وہ جان بلب موت کے کنارے پر تھا تو اس کے اہل نے اس کے فعل مذموم کی اطلاع دی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ایک کھجور کی شاخ لو جس میں سو سیخ ہوں اسے مارو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(۳) اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَیْخٍ قَدْ ظَھَرَتْ عُرُوْقُہٗ قَدْ زَنٰی بِامْرَاَةٍ فَضَرَبَہٗ بِضِغْثٍ فِیْہِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شیخ فانی لایا گیا جس کی رگیں جسم پر ابھری ہوئی تھیں اس نے ایک عورت سے زنا کیا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ایک بار جھاڑو لگوائی۔ جس میں سو سیخ تھیں۔

اس پر علامہ آلوسی محاکمہ فرماتے ہیں:

وَلَا دَلَالَةَ فِیْ ھٰذِہِ الْاَخْبَارِ عَلٰی عُمُوْمِ الْحُکْمِ مَنْ یُّطِیْقُ الْجَلْدَ الْمُتَعَارَفَ وَلٰکِنَّ الْقَائِلَ بِبَقَآءِ حُکْمِ الْاٰیَةِ قَائِلٌ بِالْعُمُوْمِ لٰکِنْ شَرَطُوْا فِیْ ذٰلِكَ اَنْ یُّصِیْبَ الْمَضْرُوْبَ کُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الْمِائَةِ اِمَّا بِاَطْرَافِھَا اَوْ بِاَعْرَاضِھَا مَبْسُوْطَةً عَلٰی ھَیْئَةِ الضَّرْبِ۔

ان احادیث کو دلیل عموم حکم پر نہیں مانا جائے گا جس میں جلد متعارف یعنی درے کھانے کی طاقت ہے اسے درے ہی مارے جائیں گے لیکن آیت کے حکم کی بقا کو ماننے والے عموم کے بھی قائل ہیں لیکن یہ شرط پیش کرتے ہیں کہ مضروب ایسا ہو کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

حد کے وقت کھڑا رہ سکے یا پھر اپنے پہلو پر پڑا رہ کر ضربیں برداشت کر سکے۔

علامہ خفاجی کی تحقیق یہ ہے کہ اِنَّھُمْ شَرَطُوْا فِیْہِ الْاِیْلَامَ اِمَّا مَعَ عَدَمِہٖ بِالْکُلِّیَّۃِ فَلَا فَلَوْ ضَرَبَ بِسَوْطٍ وَاحِدٍ لَہٗ شُعْبَتَانِ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً مَنْ حَلَفَ عَلٰی ضَرْبِہٖ مِائَۃً بَرَّ اِذَا تَاَلَّمَ فَاِنْ لَّمْ یَتَاَلَّمْ لَا یَبَرُّ وَلَوْ ضَرَبَہٗ مِائَۃً لِاَنَّ الضَّرْبَ وُضِعَ لِفِعْلٍ مُؤْلِمٍ بِالْبَدَنِ بِاٰلَۃِ التَّادِیْبِ۔

پھر ابن عساکر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ناقل ہیں: لَایَجُوْزُ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ بَعْدَ اَیُّوْبَ اِلَّا الْاَنْبِیَآءُ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی یہ سزا بالضغث یعنی جھاڑو سے پوری کر دینا یہ رعایت منجانب اللہ صرف انبیا کے لئے ہے ان کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں۔

اور احکام القرآن للسیوطی میں ہے: قَالَ مُجَاھِدٌ کَانَتْ ھٰذِہٖ لِاَیُّوْبَ خَاصَّۃً۔ یہ اجازت مخصوص طور پر صرف ایوب علیہ السلام کے لئے تھی۔

اور امام مالک رحمہ اللہ اس حکم کو حضرت ایوب علیہ السلام کے لئے ہی خاص فرماتے ہیں۔

بعض کا قول ہے: اِنَّ الْحُکْمَ کَانَ عَامًّا ثُمَّ نُسِخَ۔ یہ حکم اگرچہ عام تھا پھر منسوخ ہو گیا۔

علاوہ اس کے آیۂ کریمہ کا مفہوم منطوق بھی حضرت ایوب علیہ السلام کے لئے اس حکم کو مخصوص ظاہر فرما رہا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

اِنَّا وَجَدْنٰہُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّہٗٓ اَوَّابٌ۔ ہم نے ایوب کو صابر فرمایا اچھا بندہ ہے اور وہ بہت رجوع لانے والا ہے۔

یعنی جو کچھ آپ پر اور آپ کے اہل اور مال پر گزری اسے صبر و شکیبائی سے برداشت کیا۔ روح المعانی میں ہے: وَقَدْ کَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَقُوْلُ کُلَّمَا اَصَابَتْہُ مُصِیْبَۃٌ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَخَذْتَ وَاَنْتَ اَعْطَیْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا یَحِلُّ بِذٰلِکَ شَکْوَاہُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ لِاَنَّ الصَّبْرَ عَدَمُ الْجَزَعِ وَلَا جَزَعَ فِیْ مَا ذُکِرَ کَتَمَنِّی الْعَافِیَۃِ وَطَلَبِ الشِّفَاءِ مَعَ اَنَّہٗ قَالَ ذٰلِکَ عَلٰی مَا قِیْلَ خِیْفَۃَ الْفِتْنَۃِ فِی الدِّیْنِ کَمَا سَمِعْتَ فِیْمَا تَقَدَّمَ۔

حضرت ایوب علیہ السلام کو جب یہ ابتلا ہوا تو آپ نے بارگاہ حق میں عرض کی: الٰہی! تو نے ہی لیا اور تو نے ہی دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے رہے اور اس میں ان کا شکوہ اللہ تعالیٰ سے شیطان کا تھا اس لئے صبر وہی ہے جس میں جزع نہ ہو اور جزع اس کیفیت کو کہتے ہیں جس میں تمنا عافیت اور طلب شفا ہو اور آپ نے جو بھی عرض کیا وہ خوف فتنۂ شیطان اور دین کے نقصان پر کیا جیسا کہ اول گزر چکا۔

ایک روایت ہے کہ آپ نے اپنی مناجات میں یہ عرض کیا: اِلٰھِیْ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّہٗ لَمْ یُخَالِفْ لِسَانِیْ قَلْبِیْ وَلَمْ یَتَّبِعْ قَلْبِیْ بَصَرِیْ وَلَمْ یُلْھِنِیْ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنِیْ وَلَمْ اٰکُلْ اِلَّا وَ مَعِیْ یَتِیْمٌ وَلَمْ اَبِتْ شَبْعَانَ وَلَا کَاسِیًا وَ مَعِیْ جَائِعٌ اَوْ عُرْیَانٌ فَکَشَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

اے اللہ تو جانتا ہے کہ بے شک میری زبان نے میرے دل کی مخالفت نہ کی اور میرا دل آنکھوں کا متبع نہ ہوا اور مجھے میرے مال میں مشغول نہ کیا۔ میں نے کبھی نہ کھایا مگر میرے ساتھ یتیم نے بھی کھایا اور میں شکم سیر نہ سویا اور میں نے کبھی کپڑا نہ پہنا مگر میرے ساتھ بھوکا اور ننگا بھی کھاتا پہنتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ابتلاء ایوب علیہ السلام کو دفع فرمایا۔

نِعْمَ الْعَبْدُ۔ یعنی ایوب اچھے بندے ہیں۔

اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ۔ وہ بہت رجوع لانے والا ہے۔ اس کے بعد تین نبیوں کے اوصاف کا بیان ہے:

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾۔

اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو جو اطاعت الٰہی میں قوت والے اور صاحب بصیرت ہیں۔

يَعْنِيْ اُولِي الْقُوَّةِ فِي الطَّاعَةِ وَالْبَصِيْرَةِ فِي الدِّيْنِ عَلٰى اَنَّ الْاَيْدِيْ مَجَازٌ مُّرْسَلٌ عَنِ الْقُوَّةِ وَالْاَبْصَارُ جَمْعُ بَصَرٍ بِمَعْنٰى بَصِيْرَةٍ وَ هُوَ مَجَازٌ اَيْضًا لٰكِنَّهٗ مَشْهُوْرٌ فِيْهِ اَوْ اِلَى الْاَعْمَالِ الْجَلِيْلَةِ وَالْعُلُوْمِ الشَّرِيْفَةِ وَ قِيْلَ اَلْاَيْدِيْ النِّعَمُ۔

یعنی طاعت الٰہی کے لئے مستعد اور دین کے معاملات میں بصیرت رکھنے والے یہ مجاز مرسل ہے قوۃ سے اور ابصار جمع ہے بصیرت کی یہ بھی مجاز اُس معنی میں استعمال کیا گیا اور اس کے مشہور معنی اعمال جلیلہ اور علوم شریفہ کے مالک اور بعض نے کہا کہ ایدی سے مراد نعمتیں ہیں۔

اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾۔

ہم نے انہیں اپنے لئے خالص کیا بہ سبب خصلت خالصہ اور جلیل الشان کے اور ان کا ذکر خیر دار آخرت میں ہے اور وہ ہمارے نزدیک ضرور چنے ہوئے بہترین لوگوں سے ہیں۔

ابن منذر ضحاک سے راوی ہیں کہ ذِكْرَى الدَّارِ سے مراد لوگوں میں ان کا ذکر خیر دار الآخرت میں ہوگا بہ سبب اس کے کہ ان کا زہد و تقویٰ اور حظوظ نفسانیہ سے وہ خالص و مخلص تھے جو انبیا کی شان ہے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ دار دنیا میں ان کی ثناء جمیل اور لسان صدق اس شان سے ہو کہ غیر کو ایسی شان سے نہیں فرمایا۔ اس کے بعد ان کے آباء و اخوان کی تعریف فرمائی: حیث قال۔

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾۔

اور یاد کیجئے اسماعیل اور یسع اور ذوالکفل کو اور یہ سب بہترین لوگ ہیں۔

حضرت اسماعیل ذبیح اللہ ابراہیم خلیل اللہ کے صاحبزادے ہیں ان کے صبر کا مقابل کوئی نہیں ہوا۔

حضرت یسع کے متعلق ابن جریر کہتے ہیں: هُوَ ابْنُ خُطُوْبَ بْنِ الْعَجُوْزِ۔ یہ خطوب کے بیٹے اور عجوز کے پوتے ہیں۔

آپ کو حضرت الیاس علیہ السلام نے اپنا خلیفہ مقرر کیا اور یہ بنی اسرائیل سے ہیں۔ پھر انہیں نبی کیا گیا۔

الیاس کو بعض نے عجمی کہا اسی وجہ میں اعلام عجمیہ پر الف لام لگا کر معرب کیا گیا جیسے سکندر اعظم عجمی کو اسکندر کہہ کر معرب کر لیا گیا۔

اور ایک قول اتقان میں سیوطی نے نقل کیا: هُوَ اِسْمٌ عَرَبِيٌّ مَنْقُوْلٌ مِنْ يَسَعُ مُضَارِعُ وَسِعَ۔ یہ اسم عربی ہے یسع مضارع ہے وسع سے۔

اور قاموس میں ہے: يَسَعُ كَيَضَعُ اُدْخِلَ عَلَيْهِ اَلْ۔ یسع بروزن یضع اسم عجمی ہے اس پر ال لگایا گیا۔

اور ذوالکفل کے متعلق ہے هُوَ ابْنُ اَيُّوْبَ۔ یہ ایوب کے بیٹے ہیں۔

وَعَنْ وَهْبٍ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَ بَعْدَ اَيُّوْبَ سَرَفَ ابْنَ اَيُّوْبَ نَبِيًّا وَسَمَّاهُ ذَاالْكِفْلِ وَاَمَرَهٗ بِالدُّعَاءِ اِلٰى

تَوْحِيْدِهٖ وَ كَانَ مُقِيْمًا بِالشَّامِ عُمُرَهٗ حَتّٰى مَاتَ وَ عُمُرُهٗ خَمْسٌ وَّ سَبْعُوْنَ سَنَةً۔ وہب راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بعد ایوب علیہ السلام حضرت سرف بن ایوب کو مبعوث کیا اور ان کا نام ذوالکفل رکھا اور انہیں دعوت توحید دینے ملک شام بھیجا وہاں آپ نے عمر گزاری حتیٰ کہ پچھتر سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

اور عجائب للکرمانی میں ہے: قِيْلَ هُوَ الْيَاسُ۔ الیاس ہی ذوالکفل ہیں۔

وَ قِيْلَ هُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ۔ ایک قول ہے کہ ذوالکفل یوشع بن نون کو کہا گیا۔

ایک قول ہے کہ وہ نبی ہیں ان کا نام ذوالکفل ہے۔

اور ایک قول ہے: كَانَ رَجُلًا صَالِحًا تَكَفَّلَ بِاُمُوْرٍ فَوَفّٰى بِهَا۔ ذوالکفل ایک صالح آدمی تھے ان کے ذمہ چند امور تھے جو انہوں نے پورے کئے۔

ایک قول ہے: هُوَ زَكَرِيَّا مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا۔ یعنی ذوالکفل حضرت زکریا علیہ السلام ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا۔

ابن عساکر کہتے ہیں هُوَ نَبِيٌّ تَكَفَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ فِيْ عَمَلِهٖ لِضِعْفِ عَمَلِ غَيْرِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ۔ وہ نبی تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے عمل میں دوسرے انبیا سے دوچند عمل کرنے کا ذمہ دار بنایا۔

ایک قول یہ ہے کہ وہ نبی تو نہیں تھے لیکن حضرت یسع نے انہیں اپنا خلیفہ بنایا تو انہوں نے اپنے ذمہ کیا کہ صائم الیوم اور قائم اللیل رہیں گے۔

ایک قول میں یہ بھی آیا کہ وہ دن میں سو رکعت ادا فرماتے تھے۔

ایک قول ہے کہ ذوالکفل ایک صالح آدمی تھے ان کے زمانہ میں چار سو نبی انبیاء بنی اسرائیل سے تھے تو ایک ظالم جابر بادشاہ نے انہیں قتل کرڈالا مگر جو رہے وہ جان بچا کر ذوالکفل کے پاس آ گئے تو انہوں نے اپنی پناہ میں لیا اور انہیں مخفی رکھ کر ان کی حفاظت میں لگے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا نام ذوالکفل رکھا آگے ارشاد ہے:

وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ۔ یہ تمام کے تمام اخیار سے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے مقبول ہیں۔

هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۙ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۚ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّ شَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۚۖ﴿۵۴﴾ هٰذَا ؕ۔

یہ پہلوں کا ذکر ہے اور بے شک پرہیزگاروں کے لئے ضرور اچھا ٹھکانا ہے باغیچے بسنے رہنے کے جن کے در کھلے ہوں گے ان کے لئے وہ مسندوں پر ان میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور بہ کثرت پھل اور شراب اور ان کے پاس وہ بیویاں ہوں گی جو نظر اٹھا کر کسی جانب نہ دیکھیں گی سب ہم عمر یہ وہ نعمتیں ہیں جن کا تمہیں وعدہ دیا گیا حساب والے دن کو بے شک یہ تمہارا وہ رزق ہے جسے ختم ہونا نہیں یہ ہے بدلہ۔

یہاں ذکر سے مراد مذاکرہ شرافت انبیاء ممدوحین ہے اور ذکر بین الناس مراد ہے۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّضٰى مِنَ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ۔ فرما کر بیان اجر جزیل فرمایا گیا۔ گویا یوں ارشاد ہے: هٰذَا شَرَفٌ لَّهُمْ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّ لَهُمْ وَلِاَضْرَابِهِمْ اَوْ اِنَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ لَحُسْنَ مَاٰبٍ۔

اس کے بعد بطریق بدل اشتمال جَنّٰتِ عَدْنٍ ارشاد ہوا۔

اور جنات عدن ایسے ہی ہے مَدِيْنَةٌ طَيِّبَةٌ۔

بعض نے کہا اِنَّ عَدْنًا مَصْدَرٌ۔ عَدَنَ بِمَكَانٍ كَذَا اِسْتَقَرَّ۔ مِنْهُ الْمَعْدَنُ لِمُسْتَقَرِّ الْجَوَاهِرِ۔ عدن مصدر ہے اس مکان کا جس میں استقرار ہو۔ اس سے معدن ہے جو مستقر جواہر کو کہتے ہیں۔

تو جنات عدن سے مراد جَنَّاتُ اِسْتِقْرَارٍ وَّ ثُبَاتٍ۔ جہاں ہمیشہ قرار وثبات رہے۔

اور ابن جریر ابن عباس سے راوی ہیں: قَالَ سَاَلْتُ كَعْبًا عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى جَنّٰتِ عَدْنٍ فَقَالَ جَنّٰتُ كُرُوْمٍ وَّ اَعْنَابٍ۔ حضرت کعب سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس سے مراد انگور و اعناب کے باغیچے ہیں یہ سریانی لغت ہے اور ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اسے لغت رومی کہا ہے۔

اور وہ باغیچے وہ ہوں کہ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ۔ اس کے در پرہیزگاروں کے لئے کھلے ہوں گے۔ پھر ان کی شان رہائش ظاہر فرمائی۔

مُتَّكِـِٔيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾۔

مسند نشینی کے ساتھ کثرت سے پھل میوے اور شراب ان کی طلب اور خواہش سے وہاں ہوں گے اور

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾۔

ان کے پاس وہ بیویاں ہم عمر اور ہم سن عفیفہ ہوں گی کہ غیر کی طرف ان کی نظر نہ اٹھے گی۔

اَتْرَابٌ۔ سے مراد ایک سن و عمر والیاں ہیں۔

اس ہم عمری کا فائدہ یہ ہے کہ کوئی کسی کے حسن و جمال پر رشک تو کجا غبطہ بھی نہ کرے گا اور ہم عمری کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ازواج اپنے خاوندوں سے مانوس ہوں گی اور خاوند اپنی بیویوں سے۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾۔

یہ ہے تمہارے اعمال صالحہ کا بدلہ جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو حساب والے دن۔

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ؕ۔

بے شک یہ ہمارا وہ عطیہ ہے جسے ختم ہونا نہیں۔ یہ ہے ہماری نعمت۔

نفاد کے معنی انقطاع کے ہیں یعنی جو انواع و اقسام نعمت میں نے بیان فرمائی وہ تمہیں عطا کئے جائیں گے اور ان نعمتوں کا انقطاع نہ ہوگا۔ یہ مومنین کے لئے وعدہ ہے۔

اب بموجب اسلوب بیان قرآن حکیم نیکوں کے ذکر کے بعد طاغی لاغی افراد کا حال بھی بیان فرمانا تھا۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَ اِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾۔

اور بے شک کافروں کے لئے بہت برا ٹھکانا ہے جہنم کے اندر داخل ہوں گے تو وہ بہت برا بچھونا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

طاغین کے متعلق آلوسی کہتے ہیں: وَالطَّاغُوْنَ هٰهُنَا الْكُفَّارُ۔ یہاں طاغین سے مراد کفار ہیں۔

اور یہی سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَیِ الَّذِیْنَ طَغَوْا عَلَیَّ وَ کَذَّبُوْا رُسُلِیْ۔

اور جبائی کہتے ہیں: اَصْحَابُ الْكَبَائِرِ كُفَّارًا كَانُوْا اَوْ لَمْ يَكُوْنُوْا۔ طاغین سے مراد اصحاب کبائر ہیں کافر ہوں یا نہ ہوں۔

اور لَشَرَّ مَاٰبٍ۔ مقابلہ میں لَحُسْنَ مَاٰبٍ کے ہیں۔

چنانچہ حماسہ میں مرزوقی نے کہا: اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَخَيْرَ مَاٰبٍ وَ حُسْنَ مَاٰبٍ وَاِنَّ لِلطَّاغِيْنَ لَقُبْحَ مَاٰبٍ وَشَرَّ مَاٰبٍ۔

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا۔ اَیْ يَدْخُلُوْنَهَا۔ جہنم جس میں داخل ہوں۔

فَبِئْسَ الْمِهَادُ۔ تو برا ہے بچھونا وَالْمِهَادُ كَالْفِرَاشِ۔

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾۔

یہ ہے عذاب تو چکھو کھولتا ہوا پانی اور جہنمیوں کی راد پیپ۔

حَمِيْمٌ کی تعریف ہے: اَلْحَمِيْمُ الْمَاءُ الشَّدِيْدُ الْحَرَارَةِ۔ حمیم کھولتا پانی ہے۔ وَالْغَسَّاقُ اِسْمٌ يَجْرِیْ مِنْ صَدِيْدِ اَهْلِ النَّارِ۔ غساق نام ہے اس کا جو جہنمیوں کا پیپ ہے۔

ابن جریر کعب سے راوی ہیں: اِنَّهٗ عَيْنٌ فِیْ جَهَنَّمَ تَسِيْلُ اِلَيْهَا حُمَةُ كُلِّ ذِیْ حُمَةٍ مِّنْ حَيَّةٍ وَّ عَقْرَبٍ وَ غَيْرِهِمَا يُغْمَسُ فِيْهَا الْكَافِرُ فَيَتَسَاقَطُ جِلْدُهٗ وَ لَحْمُهٗ۔ غساق جہنم میں ایک چشمہ ہے جس میں بہتی ہے راد پیپ اور اس کی کیچڑ جس میں سانپ بچھو وغیرہ ہیں اس میں کافر غوطہ کھاتا ہے جس سے اس کی جلد اور گوشت سب گر جاتا ہے۔

اور احمد و ترمذی اور ابن حبان اور حاکم حضرت ابو سعید سے ناقل ہیں: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِی الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلُ الدُّنْيَا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک ڈول چشمہ غساق سے دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا والے متعفن ہو جائیں۔

اور ایک قول یہ ہے کہ اَلْغَسَّاقُ عَذَابٌ لَّا يَعْلَمُهٗ اِلَّا اللّٰهُ غساق ایک ایسے عذاب کا نام ہے جسے سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔

وَّ اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾۔ اور دوسرے عذاب اس کی مثل جوڑا جوڑا ہیں۔

یعنی جہنم کے عذاب انواع واقسام کے ہیں کہ ان کی تفصیل احاطہ بیان سے باہر ہے۔

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾۔

یہ جماعت کثیر تمہارے ہم نواؤں کی تمہارے ساتھ دھکیلی جا رہی ہے۔

مُّقْتَحِمٌ کی تعریف رَاكِبُ الشِّدَّةِ دَاخِلٌ فِيْهَا کی گئی ہے جس کے خلاصہ معنی ایک پر ایک گرتا پڑتا دھکیلنا ہوتا ہے لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ کے معنی نہ فراخی ہو تمہیں ہو سکتے ہیں۔

محاورہ میں بولتے ہیں: مَرْحَبًا بِكَ يَعْنِیْ رَحِبَتْ بِلَادُكَ رَحْبًا يَعْنِیْ اَتَيْتَ رَحْبًا مِّنَ الْبِلَادِ لَا ضَيْقًا لَا مَرْحَبًا بِهِمْ کے معنی ہوئے: لَا رَحِبَتْ بِهِمُ الدَّارُ مَرْحَبًا۔ مَرْحَبًا مِنَ الرُّحْبِ بِضَمِّ الرَّآئِ وَ هُوَ السَّعَةُ وَ مِنْهُ الرَّحْبَةُ

لِلْفَضَاءِ الْوَاسِعِ۔ خلاصہ مفہوم یہی نکلتا ہے کہ مرحبا، رحب سے ہے اور یہ فضا کی فراخی و وسعت کے معنی میں مستعمل ہے۔ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ کے معنی ہوئے نہ فراخی و وسعت ہو تمہیں۔

اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ۔ بے شک وہ آگ میں جانے والے ہیں۔

آلوسی فرماتے ہیں: كَاَنَّهٗ قِيْلَ اِنَّهُمْ دَاخِلُوْنَ النَّارَ بِاَعْمَالِهِمْ مِّثْلِنَا فَاَیُّ نَفْعٍ لَّنَا مِنْهُمْ فَلَا مَرْحَبًا بِهِمْ۔ گویا یوں کہا گیا کہ وہ جہنم میں اپنے اعمال کے بدلے ہماری طرح داخل ہوں گے تو ہمیں کیا فائدہ ان کے لئے بھی وسعت و کشادگی نہیں تو اتباع رؤسائے کفار جو فوج مقتحم ہوں گے اپنے رؤسا کو کہیں گے۔

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾۔

کہیں گے وہ سردار بلکہ تم وہ ہو کہ تمہیں نہ فراخی و کشادگی ہو تم نے ہمیں عذاب میں ڈالا جو بدترین قرار کی جگہ ہے۔

یعنی تم نے ہمیں گمراہ کر کے اس عذاب میں مبتلا کیا جو بدترین جگہ ہے۔

اس کے جواب میں وہ اتباع کفار بارگاہ الٰہی میں بتضرع عرض کریں گے:

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِی النَّارِ ﴿۶۱﴾۔

تبعین سرداران کفار کہیں گے اے رب ہمارے! جس نے یہ عذاب ہم پر کرایا تو انہیں عذاب دوچند جہنم میں کر۔

یعنی اتباع سرداران کفار بتضرع وزاری بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گے کہ خدایا! جن کی وجہ سے ہم پر عذاب آیا انہیں عذاب زیادہ کر کہ وہی ہماری گمراہی کا سبب ہے۔

اور فقراء مومنین جنہیں یہ بنظر حقارت دیکھتے تھے انہیں جب وہ اپنے ساتھ نہ دیکھیں اس لئے کہ وہ بموجب وعدہ الٰہی اِنِّیْ جَزَیْتُهُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْۤا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ جنات عالیہ میں ہوں تو کہیں۔

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِیًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾۔

اور کہیں گے جہنم والے کیا بات ہے کہ ہم نہیں دیکھتے ان لوگوں کو جنہیں ہم شریر گمان کرتے تھے ہم نے انہیں مسخرا سمجھا تھا یا ان کے مراتب سے ہماری نظریں پتھرا گئی تھیں۔

یہ ان فقراء صحابہ کی شان میں ہے جنہیں یہ مشرکین بنظر ذلت دیکھتے اور ان کا تمسخر کرتے تھے۔ صنادید قریش ابوجہل، امیہ بن خلف اور اصحاب قلیب بدر، حضرت عمار بن یاسر، صہیب رومی، حضرت سلیمان، خباب بن الارت اور بلال حبشی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ استہزاء کرتے اور انہیں اراذل میں شمار کرتے تھے۔

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِیًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾۔

ہم نے تو انہیں تمسخر و استہزاء کیا تھا یا ان کے مراتب ہمیں نظر نہ آئے۔ آگے ارشاد ہے:

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾۔

بے شک مخاصمہ اور گفتگو حق ہے جو جہنمی آپس میں مخاصمہ کرتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## با محاورہ ترجمہ پانچواں رکوع - سورۃ صٓ - پ ۲۳

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾
آپ فرما دیں میں تو ڈر سنانے والا ہوں اور معبود کوئی نہیں مگر ایک اللہ سب پر غالب

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾
مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے مابین ہے عزت والا بڑا بخشنے والا

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾
فرمادیجئے وہ خبر عظیم ہے

اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾
جس سے تم غفلت میں ہو

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ ۢ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾
مجھے ملاء اعلیٰ کی خبر نہ تھی جب وہ جھگڑتے تھے

اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾
مجھے یہی وحی ہوتی ہے کہ میں نہیں مگر میں روشن ڈر سنانے والا ہوں

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌ ۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾
جب ملائکہ سے تیرے رب نے فرمایا کہ میں بناؤں گا انسان مٹی سے

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾
تو جب میں اسے ٹھیک بنا لوں اور پھونک دوں اس میں اپنی طرف سے روح تو تم گر جانا اس کے لئے سجدے میں

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾
تو سجدہ کیا سب فرشتوں نے

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾
مگر ابلیس نے اس نے تکبر کیا اور وہ کافر ہی تھا

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾
فرمایا اے ابلیس! تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ کرے اس کے لئے جسے میں نے اپنے ید قدرت سے بنایا کیا تجھے غرور آیا یا تو تھا ہی مغروروں میں

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾
بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾
ارشاد ہوا تو نکل جا جنت سے تو راندا گیا ہے

وَّ اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾
اور بے شک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾
بولا اے میرے رب! اگر یہ بات ہے تو مہلت دے مجھے نشر والے دن تک

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾
فرمایا تو مہلت والوں میں ہے

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾
وقت معلوم کے دن تک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾
بولا قسم ہے تیری عزت وجلال کی میں ضرور ضرور سب کو گمراہ کروں گا

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾
مگر تیرے بندے جو چنے ہوئے ہیں

قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾
فرمایا تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾
بے شک میں ضرور بھر دوں گا جہنم تجھ سے اور ان سے جتنے تیری پیروی کریں گے سب سے

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾
فرمادیجئے میں نہیں مانگتا اس تعلیم پر کوئی اجر اور میں تصنع کرنے والوں سے نہیں

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾
وہ قرآن تمام عالموں کے لئے نصیحت ہے

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾
اور ضرور تم جان لو گے اس کی خبر ایک وقت

## حل لغات پانچواں رکوع ۔سورۃ صٓ ۔پ ۲۳

| | | | |
|---|---|---|---|
| قُلْ۔فرمادیں | اِنَّمَآ۔صرف | اَنَا۔میں | مُنْذِرٌ۔ڈرسنانے والا ہوں |
| وَّ۔اور | مَا۔نہیں | مِنْ اِلٰهٍ۔کوئی معبود | اِلَّا۔مگر |
| اللّٰهُ۔اللہ | الْوَاحِدُ۔اکیلا | الْقَهَّارُ۔زبردست | رَبُّ۔رب |
| السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں کا | وَ۔اور | الْاَرْضِ۔زمین کا | وَ۔اور |
| مَا۔جو | بَيْنَهُمَا۔ان کے درمیان ہے | الْعَزِيْزُ۔غالب | الْغَفَّارُ۔بخشنے والا |
| قُلْ۔فرمائیے | هُوَ۔وہ | نَبَؤٌا۔خبر ہے | عَظِيْمٌ۔بہت بڑی |
| اَنْتُمْ۔تم | عَنْهُ۔اس سے | مُعْرِضُوْنَ۔منہ پھیرتے ہو | مَا۔نہیں |
| كَانَ۔تھا | لِيَ۔مجھے | مِنْ عِلْمٍ۔کوئی علم | بِالْمَلَاِ۔مجلس |
| الْاَعْلٰى۔بلند کا | اِذْ۔جب | يَخْتَصِمُوْنَ۔جھگڑتے تھے | اِنْ۔نہیں |
| يُوْحٰى۔وحی کی جاتی | اِلَيَّ۔میری طرف | اِلَّآ۔مگر | اَنَّمَآ۔یہ کہ |
| اَنَا۔میں | نَذِيْرٌ۔ڈرانے والا ہوں | مُّبِيْنٌ۔ظاہر | اِذْ۔جب |
| قَالَ۔کہا | رَبُّكَ۔تیرے رب نے | لِلْمَلٰٓئِكَةِ۔فرشتوں کو | اِنِّيْ۔بے شک میں |
| خَالِقٌ۔پیدا کرنے والا ہوں | بَشَرًا۔بشر | مِّنْ طِيْنٍ۔مٹی سے | فَاِذَا۔پھر جب |
| سَوَّيْتُهٗ۔میں درست کرلوں اسے | | وَ۔اور | نَفَخْتُ۔پھونک دوں |
| فِيْهِ۔اس میں | مِنْ رُّوْحِيْ۔اپنی روح | فَقَعُوْا۔تو گر پڑو | لَهٗ۔اس کے سامنے |
| سٰجِدِيْنَ۔سجدہ کرتے | فَسَجَدَ۔تو سجدہ کیا | الْمَلٰٓئِكَةُ۔فرشتوں نے | كُلُّهُمْ۔سب کے |
| اَجْمَعُوْنَ۔سب نے | اِلَّآ۔مگر | اِبْلِيْسَ۔ابلیس نے | اِسْتَكْبَرَ۔تکبر کیا |

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَ۔اور　كَانَ۔ہوا　مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ منکروں سے

قَالَ۔فرمایا　يٰۤاِبْلِيْسُ۔اے ابلیس!　مَا۔کس نے　مَنَعَكَ۔روکا تجھ کو

اَنْ ۔یہ کہ　تَسْجُدَ۔توسجدہ کرے　لِمَا۔اس کو کہ　خَلَقْتُ۔پیدا کیا میں نے

بِيَدَيَّ۔اپنے ہاتھ سے　اَسْتَكْبَرْتَ۔کیا تو نے تکبر کیا　اَمْ۔یا

كُنْتَ۔ہے تو　مِنَ الْعَالِيْنَ۔سرکش لوگوں سے　قَالَ۔بولا

اَنَا۔میں　خَيْرٌ۔بہتر ہوں　مِّنْهُ۔اس سے　خَلَقْتَنِيْ ۔ پیدا کیا تو نے

مجھے　مِنْ نَّارٍ۔آگ سے　وَّ۔اور　خَلَقْتَهٗ۔پیدا کیا اس کو

مِنْ طِيْنٍ۔مٹی سے　قَالَ۔فرمایا　فَاخْرُجْ۔نکل جا　مِنْهَا۔اس سے

فَاِنَّكَ۔بے شک تو　رَجِيْمٌ۔مردود ہے　وَّ۔اور　اِنَّ۔بے شک

عَلَيْكَ۔تجھ پر　لَعْنَتِيْٓ۔میری لعنت ہے　اِلٰى۔طرف　يَوْمِ۔دن

الدِّيْنِ۔قیامت کے　قَالَ۔بولا　رَبِّ۔اے میرے رب!　فَاَنْظِرْ۔مہلت دے

نِيْٓ۔مجھ کو　اِلٰى۔طرف　يَوْمِ۔دن　يُبْعَثُوْنَ۔اٹھنے کے

قَالَ۔فرمایا　فَاِنَّكَ۔بے شک تو　مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ۔مہلت والوں سے ہے

اِلٰى۔طرف　يَوْمِ۔دن　الْوَقْتِ۔وقت　الْمَعْلُوْمِ۔مقرر کے

قَالَ۔بولا　فَبِعِزَّتِكَ۔تیری عزت کی قسم　لَاُغْوِيَنَّهُمْ۔میں ضرور ان کو گمراہ کروں گا

اَجْمَعِيْنَ۔سب کو　اِلَّا۔مگر　عِبَادَ۔بندے　كَ۔تیرے

مِنْهُمُ۔ان میں سے　الْمُخْلَصِيْنَ۔خالص　قَالَ۔فرمایا　فَالْحَقُّ۔سچی بات سن

وَ۔اور　الْحَقَّ۔سچ ہی　اَقُوْلُ۔میں کہتا ہوں　لَاَمْلَئَنَّ۔میں ضرور بھروں گا

جَهَنَّمَ۔جہنم کو　مِنْكَ۔تجھ سے　وَ۔اور　مِمَّنْ۔ان سے جو

تَبِعَكَ۔پیروی کریں تیری　مِنْهُمْ۔ان میں سے　اَجْمَعِيْنَ۔سب سے　قُلْ۔فرمائیں

مَآ۔نہیں　اَسْئَلُكُمْ۔مانگتا میں تم سے　عَلَيْهِ۔اس پر　مِنْ اَجْرٍ۔کوئی اجرت

وَّ۔اور　مَآ۔نہیں　اَنَا۔میں　مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۔ تصنع

کرنے والوں سے　اِنْ۔نہیں ہے　هُوَ۔وہ　اِلَّا۔مگر

ذِكْرٌ۔نصیحت　لِّلْعٰلَمِيْنَ۔جہانوں کے لئے　وَ۔اور

لَتَعْلَمُنَّ۔ضرور جانو گے تم　نَبَاَهٗ۔اس کی خبر　بَعْدَ۔بعد　حِيْنٍ۔ایک وقت کے

## خلاصہ تفسیر پانچواں رکوع۔سورۃ صٓ۔پ ۲۳

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۔آپ فرمادیجئے اے محبوب! کفار مکہ سے کہ میں تو ڈرسنانے والا ہی ہوں وَّ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ۔اور کوئی معبود نہیں مگر ایک اللہ سب پر غالب۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾۔

وہی ایک رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے مابین ہے عزت والا بڑا بخشنے والا۔

گویا اس امر کو واضح فرمایا کہ آسمانوں اور زمین کے مابین بھی نہ معلوم کیسی کیسی مخلوق ہے جسے سائنس والے اپنے فن کے ذریعہ معلوم کر لیں گے۔ اور کیا کیا معلوم کر چکے ہیں لیکن اس کے ساتھ انہیں یہ بھی معلوم کرنا ضروری ہے کہ ان سب کا مالک اور رب وہی ایک عزیز و غفار ہے آگے ارشاد ہے:

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لا اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾۔

اے محبوب! انہیں فرمادیجئے کہ وہ بڑی خبر ہے تم اس سے اعراض کر رہے ہو اور غفلت میں ہو۔

یعنی قرآن کریم یا روز قیامت یا رسول کریم کا منذر ہونا یا اللہ تعالیٰ کا وحدہ لاشریک لہ ہونا ان امور سے تم غفلت میں رہ کر اعراض کرتے اور مجھ پر ایمان نہیں لاتے ہو باآنکہ حقیقت یہ ہے کہ

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾۔

مجھے بھی عالم بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑ رہے تھے۔

یعنی ملائکہ مقربین حضرت آدم علیہ السلام کے باب میں جو سوال و جواب دے رہے تھے اس کا مجھے کچھ علم نہ ہوتا اگر میں نبی نہ ہوتا۔ یہ میرے نبی ہونے کی بین دلیل ہے کہ بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ نے مجھے مطلع فرمایا چنانچہ ارشاد ہے اے محبوب! فرمادو۔

اِنْ يُّوْحٰۤى اِلَيَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾۔

مجھے یہی وحی ہوتی ہے کہ میں روشن ڈر سنانے والا ہوں۔

چنانچہ دارمی اور ترمذی میں حدیثیں ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بہترین حال میں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے مشرف ہوا۔ حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے گمان میں یہ واقعہ خواب کا ہے۔

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب! عالم بالا کے ملائکہ کس معاملہ میں مخاصمہ کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا الٰہی! تو ہی دانا ہے تو پھر رب العزت جل مجدہ نے اپنا ید قدرت میرے دونوں شانوں کے مابین رکھا میں نے اس کے فیض کی برودت اپنے قلب میں پائی تو تمام آسمان و زمین کی ہر شے میرے اوپر منکشف ہوگئی۔

پھر ارشاد ہوا اے محبوب! بتاؤ عالم بالا کے ملائکہ کس امر میں مخاصمہ کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں اے رب! وہ کفارات میں مخاصمہ کرتے ہیں۔

اور کفارات یہ ہیں:

نمازوں کے بعد مسجد میں ٹھہرنا۔

اور پیادہ پا جماعت کے لئے جانا۔

اور سردی کے وقت جبکہ پانی ناگوار ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا۔

جس نے یہ کیا اس کی زندگی بھی بہتر اور موت بھی بہتر ہے۔

اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا پیدائش کے دن تھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

پھر جناب باری تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا اے محبوب! نماز کے بعد یہ دعا کیا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ وَ اِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ اَحَبَّكَ وَ حُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّكَ۔

بعض روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے جان لیا فَتَجَلّٰی لِیْ كُلُّ شَیْءٍ وَّ عَرَفْتُ۔

ایک حدیث میں ہے: فَعَرَفْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَھَا۔ میں نے جان لیا جو کچھ زمین کے مشرق و مغرب میں ہے۔

اور علامہ خازن اپنی تفسیر میں اس حدیث پر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پرنور سید عالم ﷺ کا سینہ انور کھول دیا اور قلب مبارک کو منور فرمادیا اور جس کا کسی کو علم نہیں اس علم کی معرفت آپ کو عطا فرمادی حتیٰ کہ آپ نے نعمت و معرفت کی برودت اپنے قلب منور میں پائی اور قلب اقدس منور ہوگیا اور سینۂ مبارک کھل گیا تو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے باعلام الٰہی جان لیا آگے ارشاد ہے:

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ﴿۷۱﴾۔

جب فرمایا تیرے رب نے فرشتوں سے کہ میں مٹی سے انسان بناؤں گا۔

یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کروں گا۔ یہ آدم علیہ السلام کا میلاد شریف بیان ہو رہا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾۔

تو جب میں برابر بنالوں اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دوں تو تم اس کے لئے سجدے میں گر جانا تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا کوئی منحرف نہ ہوا مگر ابلیس کہ اس نے تکبر کیا اور وہ کافر ہی تھا علم الٰہی میں۔

اس آیت کریمہ سے چند امور ظاہر ہوئے۔

اول یہ حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت پر ملائکہ کو بشارت دی گئی۔

دوسرے یہ کہ فقط پتلۂ خاکی پر ملائکہ کو سجدہ کا حکم نہ دیا بلکہ فرمایا جب میں اس کا مجسمہ بنا کر اس میں اپنے حکم سے جان ڈال دوں تو اس کے لئے تعظیماً سجدہ کرنا۔

معلوم ہوا کہ ولادت آدم کی خوشی میں سجدہ کا حکم منجانب اللہ ہوا اور ولادت مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء کی فرحت میں فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا حکم ملا یعنی میلاد آدم پر سجدہ کا حکم ہوا اور ولادت محبوب دو عالم ﷺ پر اظہار فرح و سرور کا مبالغہ کرنا واجب فرمایا۔

پھر جناب باری عز اسمہ کی طرف سے ارشاد ہوا:

قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ﴿۷۵﴾۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فرمایا اے ابلیس! تجھے کس چیز نے روکا اس کو سجدہ کرنے سے جسے میں نے اپنے ید قدرت سے بنایا کیا تجھے غرور آ گیا یا تو مغروروں میں ہی تھا۔

اور حقیقت بھی یہ ہے کہ شیطان جسے ابلیس فرمایا گیا وہ قوم جن سے تھا فرشتوں میں سے نہ تھا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: كَانَ مِنَ الْجِنِّ وہ جن تھا اور جن ایسی قوم ہے جس کا شیوہ ہی تکبر ہے چنانچہ اس نے جواب دیتے ہوئے بھی اپنا امتیاز تخلیقی بیان کیا جیسا کہ ارشاد ہے:

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝۷۶۔

شیطان بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔

اس جواب سے اس کی مراد یہ تھی کہ اگر آدم آگ سے پیدا ہوتے تب بھی میرے برابر ہوتے اور ایسی صورت میں بھی مجھ پر سجدہ لازم نہ تھا چہ جائیکہ وہ مٹی سے بنائے گئے تو میں اسے کیسے سجدہ کر سکتا ہوں اسی قیاس کی مذمت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَوَّلُ مَنْ قَاسَ الشَّيْطَانُ۔

حالانکہ اسے یہ سوچنا تھا کہ آگ یا مٹی سے مخلوق ہونے میں کوئی امتیاز نہیں من حیث الخلوق سب مخلوق ہیں پھر ان میں سے جسے جتنا اور جیسا شرف دیا جائے یہ دینے والے کا عطا کردہ ہے تو امتثال امر کرنے والے وہ معصوم تھے جو جھک گئے اور تکبر وغرور کرنے والا وہ تھا جس نے سرتابی کی اور بموجب حکم الٰہی رجیم ومردود ومقہور ہو گیا چنانچہ ارشاد ہے:

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝۷۷ۚۖ وَّ اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْۤ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۷۸

فرمایا اللہ تعالیٰ نے نکل جنت سے کہ تو راندا گیا اور بے شک تجھ پر قیامت تک میری لعنت ہے۔

جنت سے تو اس لئے نکال دیا گیا کہ اس نے سرکشی اور نافرمانی اور تکبر کے باعث اس کی صورت بدل دی وہ پہلے حسین تھا اب بدشکل وسیاہ کر دیا گیا اور اس کے چہرہ کی نورانیت سلب کر لی گئی۔

اور اس پر قیامت تک لعنت و پھٹکار اور انواع واقسام کے عذاب ہیں۔ اس کے بعد شیطان نے بارگاہ بے نیاز میں عرض کی:

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝۷۹۔

بولا اے میرے رب! اگر مجھے ملعون کر دیا گیا ہے تو کم از کم اتنا تو ہو کہ مجھے مہلت دی جائے اس دن تک جبکہ لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔

چونکہ آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت اپنی فنا کے بعد جزائے اعمال کے لئے اٹھائے جائیں گے تو شیطان نے اس دن تک کی مہلت اس لئے طلب کی کہ وہ ابنائے آدم کو اس مہلت میں گمراہ کرے اور اس ذریعہ سے اپنا بغض خوب نکالے اور حیات دنیا میں موت سے محفوظ رہے کہ بعث ونشر کے بعد موت نہیں۔

اور ذات بے نیاز چونکہ بے نیاز ہے اسے اس کی مراد کا یقیناً علم تھا مگر پھر بھی اس کی آرزو پوری فرما دی اور ارشاد ہوا:

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝۸۰ۙ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝۸۱۔

فرمایا تو مہلت والوں میں ہے جانے ہوئے وقت کے دن تک۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA-ACADEMY

یعنی نفخۂ اولیٰ تک جس کو خلق کی فنا کے لئے متعین فرمایا گیا ہے۔ غرضکہ جب شیطان نے یہ مہلت حاصل کر لی تو اس کے بعد عرض پیرا ہوا چنانچہ ارشاد ہے:

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾۔

بولا اب تیری عزت وجلال کی قسم میں ضرور انہیں سب کو گمراہ کروں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔

اس لئے کہ تیرے چنے ہوئے بندوں پر میرا داؤ چلنا ناممکن ہے ارشاد باری ہے:

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾۔

فرمایا سچ بات یہ ہے جو سچے طریقہ پر ہم فرماتے ہیں بے شک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے مع تیری ذریت کے جو تیری پیروی کریں گے سب کو۔ پھر ارشاد ہوا:

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾۔

اے محبوب! فرما دیں میں اس تعلیم قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ کرنے والوں میں سے نہیں وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لئے اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر جان لو گے۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ موت کے بعد یا بقول ثانی قیامت کے روز سے بَعْدَ حِيْنٍ مراد ہے۔

## مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع - سورۃ ص - پ ۲۳

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾۔

اے محبوب! ان مشرکین مکہ سے فرما دیجئے کہ میں تو ڈرانے والا ہی ہوں تمہیں عذاب آخرت سے۔

آلوسی فرماتے ہیں: یہ مشرکین مکہ کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتے تھے: هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ۔ اس لئے کہ انذار منافی سحر و کذب ہے گویا اس کے یہ معنی ہوئے: اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ مُّنْذِرٌ لَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ۔ میں تو رسول ہی ہوں نہ کہ ساحر و کذاب۔ اور یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جو وصف رسالت و انذار سے متصف ہوگا اس کے لئے وصف سحر و کذب منافی ہے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ کوئی معبود نہیں مگر ایک اللہ ہی ہے جو ہر شے پر غالب ہے اور یہی صفت رسالت پر مؤید ہے چنانچہ آگے ارشاد ہے:

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ وہی مالک اور رب ہے آسمانوں اور زمین کا۔

یعنی موجودات کی پیدائش اسی ذات سبحانہ وتعالیٰ کے امر سے ہوئی اور وہی مدبر جمیع امور ہے اور وہی غالب ہے اس پر کوئی کسی امر میں غالب نہیں اور وہی بخشنے والا ہے جسے چاہے یہ تقریر توحید ہے۔

آیۂ کریمہ کے پہلے ختم میں قہار فرمایا اور دوسرے کے ختم پر غفار کہا۔

یہ اس لئے کہ قہار علی کل شئ وہی ہو سکتا ہے جو ایک ہو اور اگر اس کے سوا کوئی اور بھی ہوتا تو پھر وہ قہار نہیں ہو سکتا اس لئے کہ اسے اللہ مطلق نہیں کہہ سکتے اس واسطے کہ دو قہار ماننے میں یہ بھی ماننا پڑے گا کہ کبھی جو قہار ہے وہ دوسرے قہار سے مقہور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہوگا اور صفت مقہوری منافی الوہیت ہے تَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔

اس لئے کہ آسمان و زمین اور جو کچھ اس کے مابین ہے ان کا قیام ناممکن ہو جاتا ہے اس لئے کہ ایک قہار زمین و آسمان بنانا چاہے گا اور دوسرا مٹانا چاہے گا تو لَفَسَدَتَا کا ہی ظہور ہوگا اس لئے ضروری ہے کہ قہار ایک اور صرف ایک ہی ہو اور جہاں قہار کا ایک ہونا ضروری ہے وہاں غفار بھی ایک ہی ہونا ضروری ہے آگے ارشاد ہے:

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾۔

فرما دیجئے وہ خبر عظیم ہے جس سے تم بے خبر اور معرض ہو۔ وہ نباء عظیم تین امور پر مشتمل ہے:

اول حضور خاتم نبوت کا رسول ہونا۔

دوسرے منذر یعنی عذاب آخرت سے ڈرانے والا ہونا۔

تیسرے اللہ تبارک وتعالیٰ کا وحدہ لاشریک لہ ہونا۔

اور یہ خبر عظیم یقینی تمہارے لئے مفید ہے اور اس کے اندر کسی قسم کا ریب و شک نہیں۔ مگر تم اس سے بے خبر اور اعراض پر قائم ہو۔

اور اس مضمون سے سورہ مبارکہ کی ابتدا کی گئی چنانچہ ارشاد ہے: صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ۔

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾۔

مجھے علم نہ تھا عالم بالا کا جبکہ ملائکہ میں مخاصمہ ہو رہا تھا۔

گویا اس امر کا اظہار فرمایا گیا کہ ملاء اعلیٰ میں جو مخاصمہ تھا اس کا علم بلا اعلام الٰہی کچھ نہ تھا اور علم قیامت بھی بغیر اعلام مجھے نہیں تھا گویا یہ بتایا کہ میرا علم تمام و کمال عطائی ہے ذاتی علم مجھے نہیں۔

چنانچہ ترمذی سے بسند صحیح وارد ہے اور طبرانی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں جو ہمارے دعویٰ کی مؤید ہے:

قَالَ اِحْتَبَسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ عَلٰى مَصَافِّكُمْ ثُمَّ الْتَفَتَ عَلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ بِمَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّيْ قُمْتُ اللَّيْلَةَ۔ فَقُمْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ وَنَعَسْتُ فِيْ صَلٰوتِيْ حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّيْ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُهٗ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ فَقَالَ مَا الدَّرَجَاتُ فَقُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاِفْشَاءُ السَّلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ صَدَقْتَ فَمَا الْكَفَّارَاتُ قُلْتُ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَنَقْلُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ قَالَ صَدَقْتَ سَلْ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَ حُبَّ مَنْ اَحَبَّكَ وَ حُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْهُنَّ وَ ادْرُسُوْهُنَّ فَاِنَّهُنَّ حَقٌّ۔

اس طویل حدیث کا ترجمہ یہ ہے:

صبح کی نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز دیر سے تشریف لائے حتیٰ کہ ہم سورج کی کرنوں کے طلوع کا گمان کرنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیزی سے تشریف لائے اور نماز میں مشغول ہو گئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو بآواز بلند ہمیں حکم دیا کہ اپنی اپنی صفوں میں ٹھہرے رہو پھر ہماری طرف التفات فرما کر ارشاد فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں جس وجہ سے آج صبح کی نماز میں دیر ہوگئی۔

میں شب میں اٹھا اور مشغول نوافل رہا کہ مجھ پر نیند غالب ہوگئی حتیٰ کہ اس نیند کا بوجھ مجھے محسوس ہوا کہ میں اپنے رب تعالیٰ شانہ کے پاس تھا اور میں نے اپنے رب کو حسین ترین صورت میں دیکھا کہ مجھے ارشاد ہوا:

اے محمد!

میں نے عرض کیا اے میرے رب! میں حاضر ہوں۔

ارشاد ہوا عالم بالا کے فرشتے کس معاملہ میں جھگڑتے ہیں؟

میں نے عرض کیا الٰہی! میں نہیں جانتا۔

تو رب جل مجدہ نے اپنا ید قدرت میرے شانوں کے مابین رکھا۔

تو میں نے اس کی رحمت کی انگلیوں کی برودت اپنے سینے میں محسوس کی۔

تو مجھ پر تمام اشیائے کائنات متجلی ہوگئی اور میں نے سب کچھ جان لیا۔

پھر ارشاد ہوا اے محمد!

میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں۔

فرمایا بتاؤ وہ کون سے عمل ہیں جن پر ملاء اعلیٰ والے جھگڑتے ہیں؟

میں نے عرض کیا درجات اور کفارات میں۔

ارشاد ہوا درجات کیا ہیں؟

میں نے عرض کیا: کھانا کھلانا، سلام کرنا یعنی ہر ایک مسلمان کو سلام کہنا اور رات میں اس وقت نماز پڑھنا جب لوگ سو رہے ہوں۔

ارشاد ہوا تم نے سچ کہا لیکن کفارات کیا ہیں؟

میں نے عرض کیا: وضو پورا کرنا تکلیف میں اور نماز کا انتظار کرنا بعد نماز کے اور قدموں کا اٹھانا جماعت کی طرف۔

پھر ارشاد باری ہوا اے محبوب! تم نے سچ فرمایا۔

پھر ارشاد ہوا اے محمد! صلی اللہ علیک وسلم اب مانگئے جو آپ مانگنا چاہتے ہیں۔

تو میں نے عرض کیا:

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL-ISLAMIA ACADEMY

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَ تَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ وَ اِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ۔ الٰہی میں تجھ سے اچھے کاموں کی توفیق طلب کرتا ہوں اور برے کاموں سے ترک کی ہمت اور مساکین سے محبت اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جب تو اپنے بندوں سے امتحان کا ارادہ فرمائے تو مجھے فتنہ وامتحان سے قبل قبض فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ اَحَبَّكَ وَ حُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّكَ۔ الٰہی! میں تجھ سے تیری محبت کی توفیق کا سائل ہوں اور اس کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرے اور اس عمل کی محبت کا جو مجھے تیری محبت کے قریب کرے۔

اس کے بعد حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: تَعَلَّمُوْھُنَّ وَ ادْرُسُوْھُنَّ فَاِنَّھُنَّ حَقٌّ۔ اس دعا کو سیکھ لو اور لوگوں کو سکھاؤ یہ الفاظ حق ہیں۔

## معنی اختصام ملائکہ

جو سوال میں حضور ﷺ سے ارشاد ہوا: فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی۔

آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں: وَ مَعْنٰی اِخْتِصَامِھِمْ فِیْ ذٰلِكَ عَلٰی مَا فِی الْبَحْرِ اِخْتِلَافُھُمْ فِیْ قَدْرِ ثَوَابِہٖ۔ بحر میں اختصام کے معنی یہ ہیں کہ ملاء اعلیٰ میں مقدار ثواب پر اختلاف ہوا۔ یعنی کوئی کہے اتنا ثواب ہے کوئی کہے یہ کم ہے بلکہ اس سے زیادہ ہے آگے ارشاد ہے:

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ﴿۷۱﴾۔

یاد فرمائیے وہ واقعہ جب فرمایا آپ کے رب نے فرشتوں سے کہ میں بنانے والا ہوں ایک بشر مٹی سے۔

علامہ شہاب خفاجی اِذْ کے متعلق فرماتے ہیں: اَیْ مُطْلَقًا تَعَلُّقُ اِذْ بِاُذْكُرِ الْمُقَدَّرِ۔ اذ متعلق ہے اذکر مقدر سے چنانچہ جہاں بھی اذ کے ساتھ کلام شروع ہوگا اذکر یا محمد مقدر ماننا پڑے گا۔

## تعریف لفظ بشر

وَالْبَشَرُ الْجِسْمُ الْكَثِیْفُ یُلَاقِیْ وَ یُبَاشِرُ اَوْ بَادِی الْبَشَرَةِ ظَاھِرُ الْجِلْدِ غَیْرُ مَسْتُوْرٍ بِشَعْرٍ اَوْ وَبَرٍ اَوْ صُوْفٍ وَالْمُرَادُ بِہٖ اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ بشر اس جسم کثیف کو کہتے ہیں جو ہر ایک سے ملے اور مباشر ہونا یا ظاہر بشرہ رکھے جس کی جلد صاف ہو یا بالوں سے یا صوف اور ان سے چھپی نہ ہو جیسے بھیڑ بکری ریچھ وغیرہ۔

اور یہاں اس سے مراد حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام ہیں۔

اور یہ بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے آدم صفی کی تخلیق طین سے کرنا ظاہر فرمائی۔

اور آل عمران ۵۹ میں خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ فرما کر سوکھی مٹی سے ظاہر کی۔

اور سورہ حجر ۲۶ میں صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ فرما کر بجتی مٹی سے ظاہر کیا۔

اور سورہ انبیاء ۳۷ میں خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ فرمایا جس سے گندھی ہوئی مٹی مراد ہے۔

اس میں شبہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ علیحدہ علیحدہ صورت سے تخلیق ظاہر کی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے منافات لازم نہیں آتی۔
غایت مافی الباب یہ ہے کہ کسی جگہ مادہ قریبہ سے شان تخلیق ظاہر کی ہے اور کہیں مادہ بعیدہ سے۔
چنانچہ آلوسی فرماتے ہیں: وَلَا مُنَافَاةَ غَايَةُ مَا فِي الْبَابِ اَنَّهٗ ذَكَرَ فِي بَعْضِ الْمَادَّةَ الْقَرِيْبَةَ وَفِي بَعْضِ الْمَادَّةَ الْبَعِيْدَةَ۔ آگے ارشاد ہے:
فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾۔
جب میں اسے صورت انسانی میں اور خلقت بشری میں برابر کر دوں اور اس میں اس حکم سے روح ڈال دوں تو تم سجدے میں اس کے لئے گرنا۔
اس پر آلوسی فرماتے ہیں: اَیْ صَوَّرْتُهٗ بِالصُّوْرَةِ الْاِنْسَانِيَّةِ وَالْخِلْقَةِ الْبَشَرِيَّةِ اَوْ سَوَّيْتُ اَجْزَآءَ بَدَنِهٖ بِتَعْدِيْلِ طَبَائِعِهٖ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ تَمْثِيْلٌ لِاِفَاضَةِ مَا بِهِ الْحَيَاةُ بِالْفِعْلِ عَلَى الْمَادَّةِ الْقَابِلَةِ لَهَا فَلَيْسَ ثَمَّتَ نَفْخٌ وَّلَا مَنْفُوْخٌ۔ یعنی جب میں اس کی صورت کو صورت انسانی اور خلقت بشری سے بنا دوں یا اس کے اجزاء بدن کو طبائع انسانی سے معتدل کر دوں اور اس میں اپنے حکم سے روح ڈال کر اسے حیات بالفعل سے مکمل کر دوں تو تم اس کے لئے سجدہ میں گر جانا اور یہاں نفخ و منفوخ سے مراد القاء روح ہے۔
تو اس کے یہ معنی ہوئے: فَاِذَا اَكْمَلْتُ اِسْتِعْدَادَهٗ وَاَفَضْتُ عَلَيْهِ مَا يَحْيٰى بِهٖ مِنَ الرُّوْحِ الطَّاهِرَةِ الَّتِيْ هِيَ اَمْرِيْ۔ تو تم اس کے لئے سجدہ میں گر جانا۔
اور یہاں سجدہ بمعنی انحناء نہیں بلکہ قَعُوْا کے معنی اُسْقُطُوْا لَهٗ کے ہیں یعنی سجدہ میں گرنا ہی مراد ہے۔
اور سٰجِدِيْنَ سے سجدہ تحیہ و تکریم مراد ہے۔
یہاں یہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے کہ
سجدۂ تحیہ و تکریم شریعت آدم علیہ السلام میں جائز تھا اور شریعت مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء میں حرام ہے۔ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غیر خدا کے لئے ہر قسم کا سجدہ حرام فرمایا حتیٰ کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سجدہ کرنے کی اجازت طلب کی گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اَرَاَيْتَ لَوْمَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَتَسْجُدُ لَهٗ بھلا یہ تو بتا جب تو میری قبر پر گزرے گا تو کیا اسے بھی سجدہ کرے گا۔ سائل نے عرض کیا نہیں فرمایا جس کی قبر کو سجدہ نہیں اس قبر والے کو سجدہ نہیں۔
خواتین اسلام نے جب سجدہ کی اجازت طلب کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اگر غیر خدا کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں مگر چونکہ غیر خدا کے لئے میں اپنی شریعت میں سجدہ حرام کرتا ہوں بناء بریں عورتوں کو بھی ممانعت کرتا ہوں کہ وہ اپنے شوہروں کو بھی سجدہ نہ کریں۔
اور جو لوگ سجدۂ تعظیمی اور سجدہ عبودیت کا فرق نکالتے ہیں وہ جاہل ہیں۔
اور قرآن کریم میں جو سجدہ یوسف علیہ السلام کو ثابت ہے یا آدم علیہ السلام کو یہ سب پہلی شریعتوں کا حکم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی شریعت میں غیر اللہ کے لئے سجدہ حرام فرما دیا خواہ تعظیمی ہو یا عبودی۔ آگے ارشاد ہے:
فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

یعنی جب آدم علیہ السلام بنا دیئے اور ان میں نفخ روح ہو گیا تو انہیں تمام ملائکہ نے سجدہ کیا کوئی سجدہ سے مقدم و مؤخر نہ رہا۔
یعنی جنس ملائکہ امتثال امر الٰہی میں سجدہ کو گر گئے۔ آگے استثناء متصل ہے حیث قال:
اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ ۔مگر شیطان۔ یہاں استثناء متصل اس لئے ہے کہ اگر چہ وہ جنی تھا مگر زمرۂ ملائکہ میں گنا جاتا تھا اور ان کی صفات سے متصف تھا اس کا اٹھنا بیٹھنا ان کے ہی ساتھ تھا تو تغلیباً ملائکہ میں شامل تھا۔

اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۔
اس نے تکبر کیا اور سجدہ سے انکاری ہوا اور وہ علم اللہ میں کافر ہی تھا۔
آلوسی لکھتے ہیں: وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ الْمَعْنٰى وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِعِلْمِهٖ عَزَّوَجَلَّ سَيَعْصِيْهِ وَيَصْدُرُ عَنْهُ مَا يَصْدُرُ بِاخْتِيَارِهٖ وَخُبْثِ طَوِيَّتِهٖ وَاسْتِعْدَادِهٖ۔ آگے ارشاد ہے:

قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ ۔
فرمایا اے ابلیس! کس چیز نے تجھے روکا اس سے کہ سجدہ کرے اسے جسے میں نے اپنے ید قدرت سے بنایا۔
یعنی ان کی پیدائش بلاتوسط اب وام ہوئی اور چھوٹے سے جسم کو عالم اکبر میں منطوی کیا۔ اور بعض نے خَلَقْتُ بِيَدَيَّ کے معنی کئے قدرت کے۔
وَ ذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْ خَلْقِهٖ اَفْعَالًا مُخْتَلِفَةً مِنْ جَعْلِهٖ طِيْنًا مُخَمَّرًا ثُمَّ جِسْمًا ذَا لَحْمٍ وَ عَظْمٍ ثُمَّ نَفْخِ الرُّوْحِ فِيْهِ وَاِعْطَائِهٖ قُوَّةَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَ نَحْوِ ذٰلِكَ مِمَّا هُوَ دَالٌّ عَلٰى مَزِيْدِ قُدْرَةِ خَالِقِ الْقُوٰى وَالْقُدَرِ ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔
اور ابن جریر اور ابو الشیخ عظمۃ میں اور بیہقی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں: قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَرْبَعًا بِيَدِهٖ اَلْعَرْشَ وَجَنَّاتِ عَدْنٍ وَالْقَلَمَ وَاٰدَمَ ثُمَّ قَالَ لِكُلِّ شَيْءٍ كُنْ فَكَانَ۔
فرمایا اللہ تعالیٰ نے چار اپنے دست قدرت سے تخلیق فرمائے:
اول عرش
دوم جنات عدن
سوم قلم
چہارم آدم علیہ السلام۔
پھر ہر شے کے لئے فرمایا ہو جا تو وہ ہو گئی۔

اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ ۔کیا تو نے تکبر کیا یا تو تھا بلندی کے گمان میں۔
اَسْتَكْبَرْتَ۔ میں ہمزہ استفہام انکاری ہے جس کے معنی ہوئے: اَتَكَبَّرْتَ مِنْ غَيْرِ اسْتِحْقَاقٍ تو نے تکبر کیا اور بلند مخلوق یعنی ملائکہ کی برابری کا تجھے وہم ہو گیا اس لئے کہ بلند مخلوق صنف ملائکہ ہے اس لئے کہ يُقَالُ لَهُمُ الْمُهَيَّمُوْنَ مُسْتَغْرِقُوْنَ بِمُلَاحَظَةِ جَمَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ جَلَالِهٖ لَا يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ غَيْرَهٗ لَمْ يُؤْمَرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوْ هُمْ مَلَائِكَةُ السَّمَآءِ كُلُّهُمْ وَلَمْ يُؤْمَرُوْا بِالسُّجُوْدِ وَاِنَّمَا الْمَاْمُوْرُ مَلَائِكَةُ الْاَرْضِ۔ تو اس کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جواب میں ابلیس بولا:

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿٧٦﴾۔

ابلیس نے کہا الٰہی! میں آدم سے افضل ہوں مجھے تو نے آگ سے پیدا فرمایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

اور یہ جواب ابلیس کا احمقانہ تھا اس لئے کہ افضلیت مادہ سے کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ بعطاء خالق الکل سے ہوتی ہے اسی وجہ میں اسے مطرود و مردود کر دیا۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٧٧﴾ ۔ارشاد ہوا نکل اس جنت سے کہ تو راندا ہوا ہے۔

یہاں مِنْهَا سے مراد من الجنة ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: اِنَّهٗ كَانَ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ لَا فِيْ جَنَّةِ الْخُلْدِ۔ جس سے ابلیس نکالا گیا وہ جنت عدن تھی نہ کہ جنت خلد۔

اور ایک قول یہ ہے کہ وَقِيْلَ مِنْهَا اَيْ مِنْ زُمْرَةِ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُعَزَّزِيْنَ وَهُوَ الْمُرَادُ مِنَ الْهُبُوْطِ لَا الْهُبُوْطُ مِنَ السَّمَآءِ۔

اور ایک قول ہے: وَقِيْلَ اُخْرُجْ مِنَ الْخِلْقَةِ الَّتِيْ اَنْتَ فِيْهَا وَانْسَلِخْ مِنْهَا وَالْاَمْرُ لِلتَّكْوِيْنِ۔ یعنی ابلیس کو اس خلقت ملکی سے نکلنے کا حکم ہوا اور انسلاخ کیفیت ملکی کیا گیا۔

وَكَانَ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ يَفْتَخِرُ بِخِلْقَتِهٖ فَغَيَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى خِلْقَتَهٗ فَاسْوَدَّ بَعْدَ مَا كَانَ اَبْيَضَ وَقَبُحَ بَعْدَ مَا كَانَ حَسَنًا وَاَظْلَمَ بَعْدَ مَا كَانَ نُوْرَانِيًّا۔ ابلیس لعین اپنی خلقت پر فخر کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی خلقت بدل دی چنانچہ سیاہ فام کر دیا بعد اس کے کہ سرخ وسپید تھا اور قبیح المنظر کر دیا گیا بعد اس کے کہ حسین تھا اور ظلمانی کر دیا گیا بعد اس کے کہ نورانی تھا اور

فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ۔ بمعنی مطرود فرمایا گیا جس کے معنی یہ ہوئے کہ تو ہر قسم کی خیر و کرامت سے نکالا ہوا ہے۔ تو رجم میں کنایہ ہے طرد یعنی دھتکار سے۔

اور رجم کہتے ہیں پتھروں سے مارنے کو یا شیاطین کو شہب ثاقب سے۔ جیسے رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ فرمایا گیا اور کبھی رجم بمعنی ذلیل بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ سورۂ اعراف میں فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ارشاد ہے۔

وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٧٨﴾ ۔اور بے شک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک۔

اور لعنت کے معنی اِبْعَادٌ عَنِ الرَّحْمَةِ ہے یعنی رحمت سے دور کر دینا اور سورۂ حجر میں اِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ ارشاد ہے۔

یعنی ملائکہ اور ثقلین کی طرف سے بھی اس پر لعنت ہے۔

اور اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ فرما کر یہ بتایا کہ قیامت تک لعنت رہے گی اور قیامت یوم جزا و عقوبت ہے اس لئے کہ اس کے بعد انواع و اقسام کے عذاب ہمیشہ کے لئے ہوں گے۔ چنانچہ جب ابلیس نے یہ سنا تو عرض کی جس کا آگے تذکرہ ہے۔

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿٧٩﴾۔

ابلیس نے عرض کی الٰہی! جب تو نے مجھے رجیم و مطرود کر دیا تو کم از کم حیات دنیا میں تو مجھے مہلت دے دے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یعنی دنیا میں تو مجھے زندہ چھوڑ دے اور قیامت تک موت سے مجھے محفوظ فرما۔ یَعْنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ اٰدَمُ وَ ذُرِّیَّتُهٗ لِلْجَزَآءِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ هُوَ وَقْتُ النَّفْخَةِ الثَّانِیَةِ وَاَرَادَ اللَّعِیْنُ بِذٰلِكَ اَنْ یَّجِدَ فُسْحَةً مِنْ اِغْوَائِهِمْ۔ یعنی جس دن آدم اوران کی ذریت مرنے کے بعد جزاء اعمال کے لئے اٹھائی جائے وہ نفخۂ ثانیہ کا وقت ہے اوراس سے ابلیس لعین نے یہ سوچا کہ جب میں نفخۂ ثانیہ تک موت سے بچ رہوں گا تو مجھے اغواء اولاد آدم کے لئے گنجائش مل جائے گی۔

اور رب تعالیٰ شانہ اگرچہ اس کی نیت کا عالم تھا لیکن گمراہ ہونے والوں اور راہ راست پر رہنے والوں سے باخبر تھا۔ بنابریں بے نیازانہ طور پر اسے مہلت عطا کی گئی اورارشاد ہوا:

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾۔

ہاں تجھے مہلت دی گئی وقت معلوم کے دن تک۔ یعنی وقت معلوم نفخۂ ثانیہ تک تجھے مہلت ہے اورموت سے محفوظ رہے گا۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۸۳﴾۔

ابلیس بولا الٰہی اب تیری عزت وجلال کی قسم میں ضرور سب کو گمراہ کروں گا سوا ان تیرے بندوں کے جو تیری اطاعت کی وجہ سے محفوظ ہیں۔

یعنی جنہیں تو نے چن لیا ہے اوراپنی عبادت واطاعت کے لئے ان کے سواسب کو گمراہ کروں گا۔

قَالَ فَالْحَقُّ ۫ وَ الْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۵﴾۔

ارشاد ہوا ہم جو فرماتے ہیں وہ حق ہی فرماتے ہیں ہم ضرور جہنم بھر دیں گے تیری جنس اور تیرے متبعین سے سب سے۔ خواہ وہ اولاد آدم ہو یا تیری جنس کے شیاطین سے جو بھی تیرے اغواء سے گمراہ ہوں گے ان کے لئے جہنم ہے۔ گویا عبارت کا مفہوم یہ ہوا: لَاَمْلَئَنَّهَا مِنَ الشَّیَاطِیْنِ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْ جَمِیْعِ النَّاسِ لَا تَفَاوُتَ فِیْ ذٰلِكَ بَیْنَ نَاسٍ وَ نَاسٍ بَعْدَ وُجُوْدِ الْاِتِّبَاعِ مِنْهُمْ مِنْ اَوْلَادِ الْاَنْبِیَآءِ وَ غَیْرِهِمْ۔

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾ وَ لَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ ﴿۸۸﴾ ع۔

اے محبوب! فرمادیجئے میں تم سے اس تبلیغ وتعلیم قرآن پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا اور نہ ہی تصنع کرنے والوں سے ہوں یہ قرآن نہیں مگر ہدایت ہے ثقلین کے عالم والوں کے لئے اور جو کچھ اس میں خبریں ہیں تھوڑی مدت کے بعد تم جان لوگے کہ سچ اور حق ہیں۔

حضرت ابن عباس مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ سے مراد تعلیم فرماتے ہیں۔

اور بعض نے کہا وہ تبلیغ مراد ہے جو بذریعہ وحی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔

اور اجر سے مراد مال دنیا ہے۔

اور مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ سے مراد تصنع اور وہ دکھاوا ہے جو اصل میں نہ ہو اس کا رد ہے۔

چنانچہ ابن عدی حضرت ابوبرزہ سے راوی ہیں: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَهْلِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْجَنَّةِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ هُمُ الرُّحَمَاءُ بَيْنَهُمْ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کیا میں تمہیں جنتی کی علامت بتادوں عرض کیا ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ رحم و محبت والے ہیں جو آپس میں رکھیں۔

پھر فرمایا جہنمیوں کی علامت بھی بتادوں عرض کیا کیوں نہیں ضرور فرمادیجئے فرمایا: هُمُ الْاٰئِسُوْنَ الْقَانِطُوْنَ الْكَذَّابُوْنَ الْمُتَكَلِّفُوْنَ۔ وہ مایوس اور نا امید جھوٹ بولنے تصنع کرنے والے ہیں۔

اور وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ سے مراد وہ وعدو وعید ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کلام اللہ نے بتائے۔ وہ جان لیں گے تھوڑی مدت بعد۔

اور بَعْدَ حِيْنٍ سے مراد ابن عباس اور عکرمہ اور زید فرماتے ہیں روز قیامت ہے اور قتادہ، فراء اور زجاج کہتے ہیں اس سے مراد بعد الموت ہے۔

اور بعض نے فتح بدر مراد لیا۔

واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

## سورۃ الزمر

### با محاورہ ترجمہ پہلا رکوع-سورۃ زمر-پ ۲۳

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① — نازل کرنا ہے کتاب کا اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ② — بے شک ہم نے نازل کی تمہاری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کی پرستش کرو اس کے خالص بندے ہوکر

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۬ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ③ — خبردار اللہ ہی کے لئے ہے خالص بندگی اور وہ جنہوں نے اللہ کے سوا اور والی بنالئے کہتے ہیں ہم تو انہیں صرف اس لئے پوجتے ہیں کہ نزدیک کردیں ہمیں اللہ کی طرف بے شک اللہ ان میں فیصلہ کردے گا اس کا جس میں وہ اختلاف کررہے ہیں بے شک اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو جھوٹا ناشکرا ہو

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ④ — اگر اللہ اپنے لئے بچہ بنانا چاہتا تو پکڑ لیتا بچہ اپنی مخلوق سے جسے چاہتا پاکی ہے اسے وہی ہے ایک اللہ سب پر غالب

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ — بنائے اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ وہی رات کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

عَلَى النَّهَارِ وَ يُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ⑤

دن پر لپیٹتا ہے اور لپیٹتا ہے رات کو دن پر اور اس نے مسخر کیا سورج اور چاند کو سب چلتے ہیں ایک مقرر میعاد سے خبردار رہو وہی صاحب عزت ہے بخشنے والا

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۖ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۖ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ⑥

تمہیں پیدا کیا ایک جان سے پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور اتارا تمہارے لئے چوپایوں سے آٹھ جوڑے پیدا کرتا ہے تمہیں تمہاری ماؤں کے شکم سے پیدا کرنا ایک طرح کے بعد اور طرح تین اندھیریوں میں۔ یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی ملک ہے کوئی معبود نہیں مگر وہی تو تم کہاں پھر رہے ہو

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَ لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَ اِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۖ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۖ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑦

اگر تم کفر کرو تو بے شک اللہ تم سے غنی ہے اور نہیں خوش اپنے بندوں کے کفر سے اور اگر تم شکر کرو تو اسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تمہیں اپنے رب کی طرف ہی پھرنا ہے تو وہ تمہیں بتا دے گا جو تم کرتے تھے۔ بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ⑧

اور جب پہنچتی ہے آدمی کو کوئی تکلیف پکارتا ہے اپنے رب کو اس کی طرف جھکا ہوا پھر جب اسے دیتا ہے اپنی نعمت اپنی طرف سے تو بھول جاتا ہے اس پکار کو جو پہلے پکارتا تھا اور بناتا ہے اللہ کا برابر کہ تا کہ اس کی راہ سے بہکا دے فرما دیجئے کہ اے سرکش! کچھ دن اپنے کفر میں رہ لے بے شک تو جہنم والوں سے ہے

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۖ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑨

کیا وہ جس کی فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود اور قیام میں آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے فرما دیجئے کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا۔ فرما دیجئے کیا برابر ہیں جاننے والے اور جاہل نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں

## حل لغات پہلا رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۳

تَنْزِيْلُ - اتارنا ہے　　اَلْكِتٰبِ - کتاب کا　　مِنَ اللّٰهِ - اللہ　　اَلْعَزِيْزِ - غالب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI-ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| الْحَكِيْمِ۔حکمت والے کی طرف سے | | اِنَّآ۔بے شک | اَنْزَلْنَآ۔ہم نے اتارا |
| اِلَيْكَ۔تیری طرف | الْكِتٰبَ۔کتاب کو | بِالْحَقِّ۔حق کے ساتھ | فَاعْبُدِ۔سو عبادت کر |
| اللّٰهَ۔اللہ کی | مُخْلِصًا۔خالص کرتا ہوا | لَّهُ۔اس کے لئے | الدِّيْنَ۔دین |
| اَلَا۔خبردار | لِلّٰهِ۔اللہ کے لئے ہے | الدِّيْنُ۔دین | الْخَالِصُ۔خالص |
| وَ۔اور | الَّذِيْنَ۔وہ جنہوں نے | اتَّخَذُوْا۔بنالئے | مِنْ دُوْنِهٖٓ۔اس کے سوا |
| اَوْلِيَآءَ۔کارساز | مَا۔نہیں | نَعْبُدُ۔عبادت کرتے ہم | هُمْ۔ان کی |
| اِلَّا۔مگر | لِيُقَرِّبُوْ۔تاکہ قریب کریں | نَآ۔ہم کو | اِلَى۔طرف |
| اللّٰهِ۔اللہ کی | زُلْفٰى۔نزدیک | اِنَّ۔بے شک | اللّٰهَ۔اللہ |
| يَحْكُمُ۔فیصلہ کرے گا | بَيْنَهُمْ۔ان کے درمیان | فِيْ۔بیچ | مَا۔اس کے کہ |
| هُمْ۔وہ | فِيْهِ۔اس میں | يَخْتَلِفُوْنَ۔اختلاف کرتے تھے | |
| اِنَّ۔بے شک | اللّٰهَ۔اللہ | لَا۔نہیں | يَهْدِيْ۔ہدایت دیتا |
| مَنْ۔اس آدمی کو کہ | هُوَ۔وہ | كٰذِبٌ۔جھوٹا | كَفَّارٌ۔ناشکرا ہو |
| لَوْ۔اگر | اَرَادَ۔ارادہ کرے | اللّٰهُ۔اللہ | اَنْ۔یہ کہ |
| يَّتَّخِذَ۔بنائے | وَلَدًا۔اولاد | لَّاصْطَفٰى۔تو چن لیتا | مِمَّا۔اس سے جو |
| يَخْلُقُ۔پیدا کر دیا | مَا۔جو | يَشَآءُ۔چاہے | سُبْحٰنَهٗ۔پاک ہے |
| هُوَ۔وہ | اللّٰهُ۔اللہ | الْوَاحِدُ۔اکیلا ہے | الْقَهَّارُ۔زبردست |
| خَلَقَ۔پیدا کیا | السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں | وَ۔اور | الْاَرْضَ۔زمین کو |
| بِالْحَقِّ۔حق کے ساتھ | يُكَوِّرُ۔لپیٹتا ہے | الَّيْلَ۔رات کو | عَلَى۔اوپر |
| النَّهَارِ۔دن کے | وَ۔اور | يُكَوِّرُ۔لپیٹتا ہے | النَّهَارَ۔دن کو |
| عَلَى۔اوپر | الَّيْلِ۔رات کے | وَ۔اور | سَخَّرَ۔مسخر کیا |
| الشَّمْسَ۔سورج | وَ۔اور | الْقَمَرَ۔چاند | كُلٌّ۔ہر ایک |
| يَّجْرِيْ۔چلتا ہے | لِاَجَلٍ۔مدت | مُّسَمًّى۔مقرر تک | اَلَا۔خبردار |
| هُوَ۔وہ ہے | الْعَزِيْزُ۔غالب | الْغَفَّارُ۔بخشنے والا | خَلَقَكُمْ۔پیدا کیا تم کو |
| مِّنْ نَّفْسٍ۔جان | وَّاحِدَةٍ۔ایک سے | ثُمَّ۔پھر | جَعَلَ۔بنایا |
| مِنْهَا۔اس سے | زَوْجَهَا۔اس کی بیوی کو | وَ۔اور | اَنْزَلَ۔اتارے |
| لَكُمْ۔تمہارے لئے | مِّنَ الْاَنْعَامِ۔چارپائے | ثَمٰنِيَةَ۔آٹھ | اَزْوَاجٍ۔جوڑے |
| يَخْلُقُكُمْ۔پیدا کرتا ہے تم کو | فِيْ۔بیچ | بُطُوْنِ۔پیٹوں | اُمَّهٰتِكُمْ۔اپنی ماؤں کے |
| خَلْقًا۔پیدائش | مِّنْۢ بَعْدِ۔بعد | خَلْقٍ۔پیدائش کے | فِيْ۔بیچ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| ظُلُمٰتٍ۔اندھیروں | ثَلٰثٍ۔تین کے | ذٰلِکُمُ۔یہ ہے | اللّٰہُ۔اللہ |
| رَبُّکُمْ۔تمہارا رب | لَہُ۔اسی کی | الْمُلْکُ۔بادشاہی ہے | لَآ۔نہیں |
| اِلٰہَ۔کوئی معبود | اِلَّا۔مگر | ھُوَ۔وہ | فَاَنّٰی۔تو کہاں |
| تُصْرَفُوْنَ۔پھیرے جاتے ہو | اِنْ۔اگر | تَکْفُرُوْا۔تم کفر کرو | فَاِنَّ۔تو بے شک |
| اللّٰہَ۔اللہ | غَنِیٌّ۔بے نیاز ہے | عَنْکُمْ۔تم سے | وَ۔اور |
| لَا۔نہیں | یَرْضٰی۔پسند کرتا | لِعِبَادِہِ۔اپنے بندوں کے لئے | |
| الْکُفْرَ۔کفر کو | وَ۔اور | اِنْ۔اگر | تَشْکُرُوْا۔تم شکر کرو |
| یَرْضَہُ۔تو پسند کرتا ہے | لَکُمْ۔تمہارے لئے | وَ۔اور | لَا۔نہیں |
| تَزِرُ۔بوجھ اٹھائے گا | وَازِرَۃٌ۔کوئی بوجھ اٹھانے والا | | وِّزْرَ۔بوجھ |
| اُخْرٰی۔دوسرے کا | ثُمَّ۔پھر | اِلٰی۔طرف | رَبِّکُمْ۔اپنے رب کی ہے |
| مَّرْجِعُکُمْ۔تمہارا لوٹنا | فَیُنَبِّئُکُمْ۔تو بتائے گا تم کو | بِمَا۔جو | کُنْتُمْ۔تھے تم |
| تَعْمَلُوْنَ۔عمل کرتے | اِنَّہٗ۔بے شک وہ | عَلِیْمٌۢ۔جاننے والا ہے | بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔سینے |
| کی باتیں | وَ۔اور | اِذَا۔جب | مَسَّ۔پہنچتی ہے |
| الْاِنْسَانَ۔انسان کو | ضُرٌّ۔تکلیف تو | دَعَا۔پکارتا ہے | رَبَّہٗ۔اپنے رب کو |
| مُنِیْبًا۔رجوع کرتا ہوا | اِلَیْہِ۔اس کی طرف | ثُمَّ۔پھر | اِذَا۔جب |
| خَوَّلَہٗ۔دیتا ہے اس کو | نِعْمَۃً۔نعمت | مِّنْہُ۔اپنی طرف سے | نَسِیَ۔بھول جاتا ہے |
| مَا۔جو | کَانَ۔تھا | یَدْعُوْٓا۔پکارتا | اِلَیْہِ۔طرف اس کی |
| مِنْ قَبْلُ۔پہلے | وَ۔اور | جَعَلَ۔بناتا ہے | لِلّٰہِ۔اللہ کے لئے |
| اَنْدَادًا۔شریک | لِّیُضِلَّ۔تاکہ گمراہ کرے | عَنْ سَبِیْلِہٖ۔رستے | اللّٰہِ۔خدا کے سے |
| قُلْ۔فرمائیں | تَمَتَّعْ۔فائدہ اٹھا | بِکُفْرِ۔ساتھ کفر | کَ۔اپنے کے |
| قَلِیْلًا۔تھوڑا سا | اِنَّکَ۔بے شک تو | مِنْ اَصْحٰبِ۔آگ | النَّارِ۔والوں سے ہے |
| اَمَّنْ۔کیا جو کہ | ھُوَ۔وہ | قَانِتٌ۔فرمانبردار ہے | اٰنَآءَ۔گھڑیوں |
| الَّیْلِ۔رات میں | سَاجِدًا۔سجدہ کرتے | وَّ۔اور | قَآئِمًا۔قیام کرتے |
| یَّحْذَرُ۔ڈرتا ہے | الْاٰخِرَۃَ۔آخرت سے | وَ۔اور | یَرْجُوْا۔امید کرتا ہے |
| رَحْمَۃَ۔رحمت | رَبِّہٖ۔اپنے رب کی | قُلْ۔فرماؤ | ھَلْ۔کیا |
| یَسْتَوِی۔برابر ہیں | الَّذِیْنَ۔وہ جو | یَعْلَمُوْنَ۔جانتے ہیں | وَ۔اور |
| الَّذِیْنَ۔وہ جو | لَا۔نہیں | یَعْلَمُوْنَ۔جانتے | اِنَّمَا۔اس کے سوا نہیں کہ |
| یَتَذَکَّرُ۔نصیحت پکڑتے ہیں | | اُولُوا الْاَلْبَابِ۔عقل مند لوگ | |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

## خلاصہ تفسیر پہلا رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۳

اس سورہ مبارکہ کا نام زمر ہے یہ مکیہ ہے سوا دو آیات کریمہ کے قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا اور اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ کے۔

اس سورہ مبارکہ کے آٹھ رکوع اور پچھتر آیتیں اور ایک ہزار ایک سو بہتر کلمے اور چار ہزار نو سو آٹھ حروف ہیں۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① ۔

کتاب اتارنا ہے اللہ عزت اور حکمت والے کی طرف سے۔

یہاں کتاب سے مراد قرآن کریم ہے کہ اسے نازل فرمایا آگے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطبہ ہے:

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ② ۔

بے شک ہم نے آپ کی طرف اے محبوب یہ کتاب حق کے ساتھ نازل فرمائی تو اللہ کی پوجا کرو خالص مخلص اس کے بندے ہو کر۔

اس میں اِنَّآ اَنْزَلْنَآ فرما کر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطبہ ہے۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ ۔

خبردار رہو اللہ کی ہی بندگی ہے اس لئے کہ اس ذات پاک کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور جو اس کے سوا دوسروں کو اپنا ولی بناتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ

مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ ۔

ہم تو انہیں نہیں پوجتے مگر صرف اتنی بات کے لئے کہ یہ ہمیں اللہ کے نزدیک کر دیں۔

یہاں یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ یہ بیان صرف اور صرف بت پرستوں کے متعلق ہے۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں کو اپنا والی اور معبود جانتے تھے۔ برخلاف عام مسلمانوں کے کہ وہ اولیاء کرام کو اپنا والی اور معبود سمجھتے نہیں وہ یقیناً انہیں اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ جانتے ہیں۔

اور جو اولیاء اللہ کو اپنا والی اور معبود سمجھتے ہیں وہ یقیناً مشرک ہیں چنانچہ انہیں مشرکوں کے حق میں ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ ۔

بے شک اللہ ان میں فیصلہ کرے گا اس بات کا جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔

یعنی ایمان والوں کو جنت میں اور غیر خدا کے پرستاروں کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ آگے ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ③ ۔

بے شک اللہ اسے راہ نہیں دیتا جو جھوٹا ناشکرا ہو۔

جھوٹا تو اس وجہ میں کہ بتوں کو اللہ تعالیٰ سے نزدیک کرنے والا بتاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد ٹھہراتے ہیں اور ناشکرا بایں معنی کہ بت پرست ہیں۔

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ④ ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

اگر اللہ اپنے لئے بچہ بنانے کا ارادہ فرماتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا۔

یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد ممکن ہوتی تو وہ جسے چاہتا اولاد بناتا اس میں کفار کی تجویز پر کیوں رہتا کہ یہ بت پرست جسے خدا کی اولاد بنادیں وہی اولاد ہو۔ معاذ اللہ جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہہ دیا۔ یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ بنادیا۔ حقیقت یہ ہے کہ

''وہ پاک ہے اولاد سے اور بیوی سے''

یہ تو رام، لچھمن، مہادیو کے پجاریوں کے توہمات ہیں۔

''وہ ایک اللہ سب پر غالب ہے۔'' اس کے بعد اپنی شیون غفاری وقہاری کا مظاہرہ فرمایا جاتا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ یُكَوِّرُ الَّیْلَ عَلَى النَّهَارِ وَ یُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّیْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ۝۵ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ ؕ یَخْلُقُكُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶

اس نے بنائے آسمان اور زمین حق بنانے کا رات کو لپیٹتا ہے دن پر اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور مسخر کئے اس نے سورج اور چاند کہ سب چلتے ہیں ایک مقررہ میعاد پر خبردار رہو وہی عزت والا بخشنے والا ہے۔ تمہیں اس نے ایک جان سے بنایا پھر اس سے اس کا جوڑا پیدا فرمایا اور تمہارے لئے اس نے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے اتارے تمہیں پیدا کرتا ہے تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک طرح کے بعد اور طرح تین اندھیروں میں۔ یہ ہے اللہ تمہارا رب اس کی ملکیت ہے سب کچھ اس کے سوا کسی کی پوجا نہیں تو تم کہاں پلٹے جاتے ہو۔

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ سے مراد یہاں حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام ہیں کہ ان سے ہی سب پیدا ہوئے۔

اور ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا سے مراد حضرت حوا علیہا السلام ہیں کہ وہ سب کی ماں ہیں جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا:

اَلنَّاسُ مِنْ جِهَةِ التِّمْثَالِ اَكْفَاءٌ اَبُوْهُمْ اٰدَمُ وَالْاُمُّ حَوَّاءُ

اور ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ سے مراد چوپایوں میں چار قسم کے جوڑے مراد ہیں: اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ، چار یہ نر اور چار ان کی مادہ، اور ازواج سے مراد نر اور مادہ ہیں۔ پھر

یَخْلُقُكُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ سے مراد وہ مختلف شان تخلیق ہے جو رحم مادر میں نطفہ سے علقہ کی صورت میں بدلتا ہے پھر خون بستہ سے مضغہ ہوتا ہے جسے گوشت پارہ کہتے ہیں جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا: نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ الخ

فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ سے مراد ایک پیٹ کی اندھیری دوسری رحم مادر کی تیسری بچہ دانی کی اندھیری ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوا کہ یہ ہیں شانیں تمہارے رب کی جس کی بادشاہی اور سلطنت ہر شے پر ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ میں توبیخاً ارشاد ہے کہ اسے چھوڑ کر طریق حق سے دور ہو کر اس کی عبادت سے کدھر منہ موڑ رہے ہو۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اس کے بعد اپنی شان بے نیازی کا مظاہرہ فرمایا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

اِنۡ تَكۡفُرُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنۡكُمۡ‌ وَلَا يَرۡضٰى لِعِبَادِهِ الۡكُفۡرَ‌ۚ وَاِنۡ تَشۡكُرُوۡا يَرۡضَهُ لَـكُمۡ‌ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰىؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ‌ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ‏ ﴿۷﴾۔

اگر تم ناشکری کرو تو بے شک اللہ تم سے بے نیاز ہے اور اپنے بندوں کی ناشکری سے وہ ناراض ہے اور اگر تم شکر کرو تو اسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے اور کوئی جان بوجھ نہیں اٹھا سکتی دوسرے کا پھر تمہیں اپنے رب کی طرف ہی پھرنا ہے تو وہ تمہیں بتا دیگا جو تم کرتے تھے بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے۔

یعنی اگر تم کفران نعمت کرو اور طاعت وعبادت چھوڑ دو تو اللہ تعالیٰ تمہاری طاعت وعبادت سے بے نیاز ہے۔ البتہ تم ضرور اس کے محتاج ہو اور ایمان لانا تمہارے ہی لئے مفید ہے اور کفر تمہارے اپنے ہی لئے مضر ہے۔

اور شکر گزاری سے اللہ خوش ہے لیکن وہ بھی تمہاری ہی کامیابی کا سبب ہے اس پر منجانب اللہ تمہیں ثواب ملے گا اور جنت میں تمہیں داخل کیا جائے گا۔

اور لَا تَزِرُ کا یہ مطلب ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے گناہ میں ماخوذ نہیں سوا اس کے کہ جواب طلبی ہو سکتی ہے مثلاً اولاد بیوی کے متعلق یہ جواب طلب ہوگا کہ اسے تم نے کیا تعلیم دی اس کے چال چلن کی تم نے نگرانی کیوں نہ کی تو اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ کے یہی معنی ہیں۔

اور فَيُنَبِّئُكُمْ سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں آخرت میں تمہارے اعمال کی جزا وسزا ملے گی۔

وَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيۡبًا اِلَيۡهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعۡمَةً مِّنۡهُ نَسِىَ مَا كَانَ يَدۡعُوۡۤا اِلَيۡهِ مِنۡ قَبۡلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنۡدَادًا لِّيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ‌ؕ ۔

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو پکارتا ہے اسی کی طرف جھکا ہوا اور جب اللہ نے اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت دی تو بھول جاتا ہے اس پکار کو جو پہلے پکاری تھی اور اللہ کے شریک بناتا ہے تاکہ اس کی راہ سے گمراہ کرے۔

یہاں انسان سے مراد مطلقاً کافر یا صرف ابوجہل یا عتبہ بن ربیعہ ہے کہ مصیبت کے وقت اللہ کو پکارتا ہے اسی سے فریاد کرتا ہے اور جب اسے دنیاوی نعمتیں مل جاتی ہیں تو وہیں تنگ دستی کے زمانہ کو بھول جاتا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی تھی اور حاجت براری کے بعد پھر بت پرستی میں مبتلا ہو جاتا ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب فرما کر ارشاد ہے:

قُلۡ تَمَتَّعۡ بِكُفۡرِكَ قَلِيۡلًا ‌ۖ اِنَّكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ‏ ﴿۸﴾۔

اے محبوب! انہیں فرما دیجئے کہ کچھ دن اپنے کفر کے ساتھ بسر کر لے تو بے شک اہل نار سے ہے۔

یعنی دنیا کی زندگی پوری کر لے آخر ہر کافر کو جہنم میں جانا ہے۔

اس کے بعد جو آیت ہے اس کے شان نزول میں تین قول ہیں:

پہلا قول یہ ہے جو سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی شان میں نازل ہوئی۔

دوسرا قول حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ یہ آیت ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

تیسرا قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت ابن مسعود اور حضرت عمار بن یاسر اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہم کے حق میں نازل ہوئی۔

اس آیت کریمہ میں رات کے نوافل کا دن کے نوافل سے افضل ہونا ظاہر ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ رات کا عمل خفیہ ہوتا ہے اس میں ریا کا واہمہ بھی نہیں ہوتا۔ دوسرے یہ کہ شب میں دنیا کے کاروبار بند ہوتے ہیں اس وجہ میں قلب بہ نسبت دن کے زیادہ یکسو ہوتا ہے۔

تیسرے یہ کہ شب راحت وخواب کے لئے ہوتی ہے اس میں بیداری نفس کے لئے موجب مشقت ہوتی ہے تو ثواب بھی اس کا زیادہ ہوتا ہے چنانچہ ارشاد ہے:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ -

کیا وہ جس کی شب فرمانبرداری میں گزری سجدہ اور قیام میں آخرت کے خوف اور اپنے رب کی رحمت کی امید میں۔

اس سے ثابت ہوا کہ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ بین الخوف والرجاء رہے اور اپنی تقصیر عمل پر نظر رکھ کر عذاب سے خائف ہو اور رحمت الٰہی کی امید میں رہے۔

خلاصہ یہ کہ دنیا میں بے خوف ہونا اور رحمت الٰہی سے مایوس ہو جانا دونوں علامت کفر وکفار ہیں چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے: فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ اور ارشاد ہے لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ۔ آگے ارشاد ہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ -

فرمادیجئے کیا وہ جو جانتا ہے اور وہ جو نہیں جانتا برابر ہیں نصیحت تو وہی مانتا ہے جو عقل والے ہیں۔

جاہل اور عالم کا فرق ذی عقل اور ناعاقبت اندیش کا تفاوت آیہ کریمہ میں واضح فرمادیا۔

## سورۃ زمر

## مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۳

اس سورت مبارکہ کا نام اتقان وکشاف میں الغرف بھی ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ۔

ابن ضریس اور ابن مردویہ اور بیہقی دلائل میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں: اِنَّهَا نَزَلَتْ بِمَكَّةَ وَ لَمْ يَسْتَثْنِ۔ یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی اور کسی آیت کا استثناء نہیں کیا۔

اور نحاس ابن عباس سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: نَزَلَتْ سُوْرَةُ الزُّمَرِ بِمَكَّةَ سِوٰى ثَلٰثِ اٰيَاتٍ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ وَحْشِيٍّ قَاتِلِ حَمْزَةَ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اِلٰى ثَلَاثِ اٰيَاتٍ وَ زَادَ بَعْضُهُمْ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ الخ۔ سورۃ زمر مکہ میں نازل ہوئی سوا تین آیتوں کے کہ وہ مدینہ میں نازل ہوئیں حضرت وحشی کے حق میں۔

اول۔ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQAIS ISLAMIA ACADEMY

جَمِیۡعًا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ﴿۵۳﴾ وَ اَنِیۡبُوۡۤا اِلٰی رَبِّکُمۡ وَ اَسۡلِمُوۡا لَہٗ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَکُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَا
تُنۡصَرُوۡنَ ﴿۵۴﴾ وَ اتَّبِعُوۡۤا اَحۡسَنَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَکُمُ الۡعَذَابُ بَغۡتَۃً وَّ اَنۡتُمۡ لَا
تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۵۵﴾۔

بعض نے قُلۡ یٰعِبَادِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوۡا رَبَّکُمۡ ؕ الخ اورزیادہ کی

علامہ سخاوی جمال القراء میں اورابوحبان مقاتل سے اس کی تائید میں راوی ہیں۔

اوربعض نے اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ کواورزیادہ کیا کما حکاہ ابن الجوزی۔

اوربعض نے سات آیتیں قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا سے سات آیتوں تک مدنی بتائیں۔

اس سورہ مبارکہ میں ۷۵ آیتیں کوفی ہیں اورتین شامی ہیں اوردوآیتیں اوراس حساب سے اسی آیتیں کل ہوتی ہیں۔

اس سورت کا سورہ صٓ سے اتصال کیوں ہے؟

اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ آخر صٓ ہے: اِنۡ ہُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ہے اورسورہ زمرکا شروع تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ ہے۔ مضمون کے اعتبار سے دونوں آیتیں ملی ہوئی ہیں بلکہ اگربسم اللہ سے سورت شروع نہ ہوتوکلام مسلسل ہوجاتا ہے۔

پھرآخرسورہ صٓ میں آدم علیہ السلام کی پیدائش کا ذکرہے اورسورہ زمرمیں خلق ازواج اورخلق فے بطون امہات اور خَلۡقًا مِّنۡۢ بَعۡدِ خَلۡقٍ وغیرہ ہے جومناسبت سے بہت ہی قریب ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۱﴾۔

نازل کرنا کتاب کا عزت والے اورحکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

اس کی عبارت مبتدا اورخبر کے اعتبار سے یہ ہوئی: ھٰذَا الۡمَذۡکُوۡرُ تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ اللّٰہِ۔ اورکتاب سے مرادتمام قرآن کریم ہے یاصرف یہ سورہ مبارکہ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ۔

ہم نے اسے اے محبوب! آپ کی طرف کتاب کی صورت میں حق کے ساتھ نازل فرمایا۔

فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ﴿۲﴾۔

تواللہ کوپوجوخالص اللہ کے لئے ہرقسم کے شوائب شرک سے اورتوہمات ریا سے محترزرہتے ہوئے۔

اَلَا لِلّٰہِ الدِّیۡنُ الۡخَالِصُ ؕ۔ خبرداررہودین خالص اللہ کے لئے ہے۔

دین لغت میں تقریباً تیس معنی دیتا ہے۔ دین مذہب کے معنی میں مستعمل ہے اوربدلہ، اسلام، عادت، کام، عبادت، بارش، ترشح، نرم چیز، ذلت، بیماری، حساب، ضلعہ، اقتدار، عزت، برتری، بادشاہ، حکم، خصلت، تدبیر، توحید، پرہیزگاری، پاکبازی، زبردستی، حال، فیصلہ، تابعدار، قوم اس کی جمع ادیان ہے۔ توآیہ کریمہ کی اس عبارت سے معنی مکمل ہوتے ہیں۔

اَلَا ھُوَ سُبۡحَانَہٗ الَّذِیۡ یَجِبُ اَنۡ یُّخَصَّ بِاِخۡلَاصِ الدِّیۡنِ لَہٗ تَعَالٰی لِاَنَّہُ الۡمُتَفَرِّدُ بِصِفَاتِ الۡاُلُوۡھِیَّۃِ الَّتِیۡ ھِیَ الۡاِطِّلَاعُ عَلَی السَّرَائِرِ وَالضَّمَائِرِ۔ چنانچہ ایک حدیث میں آیہ کریمہ کے معنی ہماری تائید میں اس طرح منقول ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

ابن مردویہ یزید رقاشی سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم ہم اپنا مال لوگوں کو دیتے ہیں تا کہ ہمارا تذکرہ ہو تو کیا ہمیں اس کا اجر ملے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ پھر اس نے عرض کیا ہم اپنا مال دیتے ہیں بامید اجر اور بغرض مذاکرہ تو کیا ہمیں اس کا اجر ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَقْبَلُ اِلَّا مَنْ اَخْلَصَ لَهٗ ثُمَّ تَلَا عَلَيْهِ السَّلَامُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ۔ بے شک اللہ کسی کی خیرات وعبادات قبول نہیں کرتا مگر جو خالص ومخلص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ۔

آگے آلوسی لکھتے ہیں: وَ مُؤَيِّدُ هٰذَا اِنَّ الْمُرَادَ بِالدِّيْنِ فِي الْاٰيَةِ الطَّاعَةُ۔ اس امر کی مؤید یہ آیت ہے کہ دین سے یہاں مراد اطاعت خالصہ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ۔ اور وہ جنہوں نے پکڑ اللہ کے سوا اپنا والی۔

اس میں توحید الٰہی کا اثبات اور شرک کا ابطال ہے۔ تا کہ حقیقت اخلاص جان لی جائے اور مشرکین قریش وغیرہ کے عقائد باطلہ واضح ہو جائیں۔ جیسا کہ مجاہد نے کہا

اور حضرت جبیر سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ یہ آیت کریمہ عامر اور کنانہ اور بنی سلم تین قبائل کے خلاف نازل ہوئی۔ یہ بتوں کے پجاری تھے ان کا عقیدہ تھا کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

لیکن خصوصیت مورد سے حکم خاص نہیں ہو جاتا اس لئے یہ حکم عامہ مشرکین پر ہے فَيَكُوْنُ الْاَوْلِيَآءُ عِبَارَةٌ عَنْ كُلِّ مَعْبُوْدٍ۔ آیت کریمہ میں اولیاء سے مراد ہر معبود باطل ہے اور یہ ارشاد باری تعالیٰ شانہ ہے:

مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ۔

سے مشرکین کا وہ بہانہ ظاہر کیا گیا جو وہ کہتے تھے کہ ہم ان بتوں کو صرف اس لئے پوجتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کریں۔

گویا وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت بہ نیت خالص نہیں کرتے وہ غیر خدا کی عبادت یہ کہہ کر کرتے ہیں کہ مَا نَعْبُدُهُمْ لِشَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَآءِ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ۔ ہم کسی شے کو نہیں پوجتے مگر اس لئے کہ ہمیں تقرب الی اللہ حاصل ہو جائے چنانچہ اس کا جواب فرمایا گیا:

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۬ؕ۔

بے شک اللہ ان میں محاکمہ فرمائے گا ان باتوں کا جس میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔

اس کے معنی میں مختلف قول ہیں:

پہلا قول تو یہ ہے کہ اِنَّهٗ تَعَالٰى يَفْصِلُ الْخُصُوْمَةَ بَيْنَ الْمُشَارِكِيْنَ وَالْمُخْلِصِيْنَ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ التَّوْحِيْدِ وَالْاِشْرَاكِ۔ بے شک اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا مشرک ومومن کی خصوصیت کا جو توحید اور اشراک باللہ میں جھگڑتے ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ مخلصین وموحدین کو جنت میں داخل فرما کر مشرکین کو جہنم میں داخل کرے گا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عابدین ومعبودین کا فیصلہ کرے گا اس صورت میں کہ عابدوں کو اپنے معبودوں میں امید شفاعت ہوگی اور جنہیں معبود بنایا تھا وہ تبری کریں گے اور ان پر لعنت کریں گے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

چوتھا قول یہ ہے کہ جن ولیوں نبیوں کی اتباع سے جولوگ ان سے امید رکھیں گے وہ معہ اپنے تبعین کے جنت میں داخل ہوں گے اور جو نا اہل بجائے اتباع ان کی عبادت اور پرستش کرتے تھے جیسے بت پرست انہیں معہ بتوں کے جہنم میں داخل فرمائے گا۔

اور وَاِدْخَالُ الْاَصْنَامِ النَّارَ لَيْسَ لِتَعْذِيْبِهَا بَلْ لِتَعْذِيْبِ عَبَدَتِهَا بِهَا۔ اور بتوں کا جہنم میں داخلہ عذاب کے لئے نہ ہوگا بلکہ پوجنے والوں کے عذاب کے لئے ہوگا تا کہ وہ سمجھ سکیں کہ جن کی ہم نے پوجا کی وہ بھی ہمارے ساتھ جہنم میں ہیں تو امید شفاعت کس سے کریں۔ آگے ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ ۔ بے شک اللہ اسے راہ نہیں دیتا جو جھوٹا اور ناشکرا ہے۔

یعنی وہ جھوٹا جو اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد مانے اور ناشکرا وہ جو قدرت کاملہ الہیہ کا مشاہدہ کر کے بھی غیر خدا کا پرستار ہو کہیں ملائکہ کو بنات اللہ کہتا پھرے کہیں عیسیٰ وعزیر علیہما السلام کو ابن اللہ بنائے اس کا جواب آگے آتا ہے:

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ ۔

اگر اللہ اولاد بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا۔ پاکی ہے اس کے لئے وہ اللہ ایک اور قہار ہے۔

اس فرمان میں تحقیق حق اور ابطال قول کفار ہے جو وہ کہتے تھے کہ ملائکہ اللہ کی بیٹیاں ہیں اور حضرت عیسیٰ وعزیر علیہما السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ تَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔

اس بیان میں اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ فرما کر استحالہ اتخاذ ولد حق واجب تعالیٰ علی الاطلاق ظاہر ہوگیا۔ تو حاصل معنی یہ ہوئے: لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ سُبْحٰنَهٗ اِتِّخَاذَ الْوَلَدِ لَامْتَنَعَتْ تِلْكَ الْاِرَادَةُ لِتَعَلُّقِهَا بِالْمُمْتَنِعِ اَعْنِى الْاِتِّخَاذَ لٰكِنْ لَّا يَجُوْزُ لِلْبَارِىْ اِرَادَةٌ مُمْتَنِعَةٌ لِاَنَّهَا تُرَجِّحُ بَعْضَ الْمُمْكِنَاتِ عَلٰى بَعْضٍ۔ اگر اللہ تعالیٰ بیٹا بنانے کا ارادہ کرتا تو یہ ارادہ بھی ممتنع بالذات تھا اس لئے کہ اتخاذ ولد کا ارادہ بھی ذات واجب تعالیٰ شانہ کے لئے ممتنع ہے اس لئے کہ شان الوہیت کے خلاف ہے۔

علاوہ اس کے جو ذات قہار ہے اس کی قہاریت مقتضی غنی ہے اور غنی کا اقتضاء تجرد ہے اور تجرد کا مقتضی یہ ہے کہ وہ مادہ اور تولد ولد سے بھی مجرد ہو۔ اس کی تفصیل سورہ اخلاص میں آئے گی۔

چنانچہ علامہ آلوسی بغدادی روح المعانی میں فرماتے ہیں: اِنَّ الْقَهَّارِيَّةَ تَقْتَضِىْ كَمَالَ الْغِنٰى وَ هُوَ يَقْتَضِىْ كَمَالَ التَّجَرُّدِ الَّذِىْ هُوَ مِنْ كُلِّ الْوُجُوْهِ فَلَا يَكُوْنُ هُنَاكَ جِنْسٌ وَّ فَصْلٌ وَّ مَادَّةٌ وَّ صُوْرَةٌ وَّ اَعْرَاضٌ وَّ اَبْعَاضٌ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يَخِلُّ بِالْبَسَاطَةِ الْكَامِلَةِ الْحَقِيْقِيَّةِ وَاتِّخَاذُ الْوَلَدِ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْاِنْفِصَالِ وَالْمِثْلِيَّةِ مُخِلٌّ بِتِلْكَ الْبَسَاطَةِ فَيَخِلُّ بِالْغِنٰى فَيَخِلُّ بِالْقَهَّارِيَّةِ وَ قَدْ اَشَارَ سُبْحٰنَهٗ اِلٰى اَنَّ الْغِنٰى يُنَافِىْ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ سُبْحَانَهٗ وَلَدٌ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ۔

اور ایک قول یہ ہے کہ اتخاذ ولد مقتضی انفصال شے ہے تو لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی جز اس سے منفصل ہوا اور جب ایسا مان لیا جائے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ متاثر و مقہور ہے معاذ اللہ نہ کہ موثر و قہار۔ تَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔

تو جب واجب تعالیٰ شانہ اپنی صفت ذاتی میں قہار ہے جیسا کہ اقتضاء الوہیت ہے تو استحالہ لازم ہے کہ اس ذات کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

لئے اولاد ہو۔

پھر ایک قول اور بھی واضح ہے: وَهُوَ هٰذَا اِنَّ الْقَهَّارِيَّةَ مُنَافِيَةٌ لِلزَّوَالِ لِاَنَّ الْقَهَّارَ لَوْ قَبِلَهُ كَانَ مَقْهُوْرًا اِذِ الْمُزِيْلُ قَاهِرٌ لَهُ وَلِذَا قِيْلَ سُبْحَانَ مَنْ قَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ ۔ انتہی مختصرا

چنانچہ اپنی شان قہاری کے لئے اظہار کیا گیا۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ ۔

پیدا کئے اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ لپیٹتا ہے رات کو دن پر اور لپیٹتا ہے دن کو رات پر اور مسخر کیا سورج اور چاند کو سب جاری ہیں اپنے وقت مقررہ پر۔

اس لئے کہ حدیث لیل ونہار تحریک اجرام سماویہ کے ساتھ ہے تکویر اصل میں لپیٹنے کو کہتے ہیں۔

اور عمامہ سر پر لپیٹنے کو کَارَ الْعِمَامَةَ عَلٰى رَاْسِهٖ بولتے ہیں اور یہاں تکویر سے مراد بروایت قتادہ ایک کو دوسرے سے ڈھانپنا ہے۔ چنانچہ کورا ایسا لفظ ہے جو لپیٹنے کے معنی میں مستعمل ہے۔

ایسے ہی يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ہے ولوج کہتے ہیں ایک شے کو دوسری میں داخل کرنا۔

اور جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ۔ وہ ذات ہے وہ جس نے لیل ونہار کو ایک پر دوسرے کو خلیفہ کیا۔ اور يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا۔ یہاں حثیث بروزن فعیل ایک دوسرے پر برانگیختہ وآمادہ ہونے کے معنی میں ہے تو رات دن پر آمادہ ہے اور دن رات پر آمادہ ہے۔

یہ تمام استعارات ہیں کہیں استعارہ تبعیہ کہیں استعارہ مکنیہ کہیں استعارہ تخییلیہ اور تمثیلیہ ہے۔

اور تسخیر شمس وقمر بایں معنی ہیں کہ یہ دونوں حکم کے ساتھ پابند ہیں اسی لئے فرمایا: كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى یعنی دونوں اپنے دور میں یا انقطاع حرکت میں چلتے ہیں۔

اور چونکہ ارباب ہیئت کے نزدیک شمس متحرک ہے بنابرایں یہ تقریر قرآنی سے منطبق ہے۔

اور ہیئت جدیدہ کا زعم ہے کہ شمس ساکن ہے اور وہ مرکز عالم ہے یہ خلاف آیت کریمہ ہے مگر اب بعض ارباب فرنگ شمس کے متحرک ہونے مانتے ہیں اس کے مرکز میں تو یہ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ کے مطابق ہے۔

اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ ۔ خبردار رہو وہ عزت والا قادر ہے۔

باطل عقائد پر اصرار کرنے والوں پر عذاب کرتا ہے اور غفار ہے ان کے لئے جو اپنے گناہوں سے تائب ہوں آگے ارشاد ہے:

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ۔ تمہیں پیدا فرمایا نفس واحد سے۔

یہ دوسری دلیل ہے وحدت وقہر قہار پر کہ نفس واحدہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام سے کائنات پیدا فرمائی۔ اور نفس انسان ایک قطرہ سے ہے اور خود آدم علیہ السلام ذات احدیت کی ایسی شان ہیں کہ ان کی ولادت ید قدرت سے ہے پھر عالم سفلی سے متعلق ہو کر عالم علوی سے بلند تر ہے یہی وجہ ہے کہ شیخ اکبر نے فرمایا:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

دَوَائُكَ فِيْكَ وَ لَا تَشْعُرُ وَ دَائُكَ فِيْكَ وَ لَا تُبْصِرُ
وَ تَعْلَمُ اَنَّكَ جِرْمٌ صَغِيْرٌ وَ فِيْكَ انْطَوَى الْعَالَمُ الْاَكْبَرُ

آگے ارشاد ہے:

ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا۔ پھر اسی جرم صغیر انسان سے اس کا جوڑا بنایا۔

یعنی حضرت حوا کو بائیں پسلی سے پیدا کیا اور بائیں پسلی بھی وہ جو تمام پسلیوں کے نیچے ہے۔

اس شان تخلیق میں تین باتیں خاص ہیں۔

اول آدم علیہ السلام کا بغیر ماں باپ پیدا فرمانا۔

دوسرے حضرت حوا کا بائیں پسلی سے پیدا فرمانا۔

تیسرے آپ کی ذریت کا پیدا فرمانا کہ جس کی گنتی سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ آگے ارشاد ہے:

وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ۔ اور نازل فرمائے تمہارے لئے آٹھ جوڑے۔

اس میں بنوع دیگر استدلال ہے عالم سفلی کا۔ اور انزال بطریق مجاز فرمایا جس سے مراد قضاء الٰہی ہے اور قسمت غیر متناہی ہے۔

اور یہ اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے اور تقسیم کرتا ہے تو اسے لوح محفوظ میں ثبت فرماتا ہے پھر ملائکہ موکلین اس کے اظہار کے لئے نازل ہوتے ہیں۔

دوسرے یہ بھی کہ نزول سے تخلیق کو موصوف کرنا بایں معنی صحیح ہے کہ انزال و قضا ظہور بعد الخفا میں متعارف و شائع ہے گویا یہاں وانزل میں استعارہ تبعی ہے۔

اور اسے مجاز مرسل بھی کہہ سکتے ہیں۔

اور انعام سے مراد اونٹ، گائے، بکری اور بھیڑ ہیں یہ چار جب جوڑا جوڑا ہوئے تو آٹھ ہو گئے۔ چار نر، چار مادہ آگے ارشاد ہے:

يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ۔

تمہیں پیدا فرماتا ہے تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک پیدائش سے اور پیدائش پر تین اندھیریوں میں۔

آیت کریمہ میں اپنی عجائب قدرت کا بیان ہے کہ تمہاری پیدائش تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک حالت پر نہیں بلکہ نطفہ سے علقہ بنایا گیا پھر علقہ سے مضغہ پھر مضغہ سے حیوان عظام پھر عظام پر گوشت غرضکہ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ پورا کر کے فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ میں اس کی پرورش کی۔ اول ظلمت بطن، دوسرے ظلمت رحم تیسرے ظلمت مشیمہ۔

بعض نے کہا ظلمت صلب، ظلمت بطن اور ظلمت رحم مراد ہے۔ اس کے بعد اپنے وجود واجب الوجود کا تعارف فرمایا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۞۔

یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہارا رب ہے اسی کی ملک ہے سب پر کوئی معبود نہیں مگر وہی تو کہاں بھٹک رہے ہو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

یعنی یہ قوتیں سوا اللہ تعالیٰ کے کسی میں نہیں اسی کی ملکیت علی الاطلاق دنیا و آخرت میں ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ ایک واحد قہار ہے تو تم کہاں بھٹکے پھر رہے ہو باوجود اس کے کہ تمہیں اس کی شیون قدرت کا مشاہدہ ہو رہا ہے آگے اپنی بے نیازی کا اظہار ہے چنانچہ ارشاد ہے:

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ ۫ وَ لَا یَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ۔

اب بھی اگر تم کفر کرو تو اللہ بے نیاز ہے تمہارے ایمان و عبادت سے اور وہ راضی نہیں اپنے بندوں کی ناشکری سے البتہ وَ اِنْ تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْ ؕ۔ اور اگر شکر گزار ہو تو وہ تم سے راضی ہے۔

اور بندے کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ جب کہے بارگاہ رحمت میں یہ کہے: رَضِیْتُ بِاللّٰهِ بِقَضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَبًّا وَّ قَاضِیًا۔

تو خلاصہ کلام یہ ہوا کہ اِنَّهٗ جَلَّ شَانُهٗ لَا یَسْتَحْسِنُ الْكُفْرَ لِعِبَادِهٖ كَمَا یَسْتَحْسِنُ الْاِسْلَامَ لَهُمْ وَ یَرْتَضِیْهِ۔

وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷ ۔

اور نہیں اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ پھر تم اپنے رب کی طرف ہی لوٹو گے تو وہ تمہیں متنبہ کردے گا جو کچھ تم نے کیا بے شک وہ تمہارے سینوں کے حالات سے واقف ہے۔

آیۂ کریمہ کا مفہوم واضح ہے کہ کسی کے عمل کا بوجھ دوسرے پر نہیں پھر آخر تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے تو وہ تمہیں تمہارے عملوں کی حالت سے مطلع فرمادے گا اور وہ یقیناً تمہارے صدری حالات سے واقف ہے آگے ارشاد ہے:

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ۔

اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو پکارتا اور رجوع ہوتا ہے۔

یہ عتبہ بن ربیعہ جیسے سرکش کافر کی کیفیت ظاہر فرمائی۔ اور بقول ابن حبان یہ کیفیت جنس کافر کی فرمائی گئی۔ چنانچہ دوسری جگہ فرمایا: اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ۔ اور اس کی دوسری کیفیت کا آگے اظہار فرمایا۔

ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَ جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ۔

پھر جب اسے دنیاوی نعمت عطا کردی جاتی ہے تو اس پکار کو بھول جاتا ہے جو پہلے پکارا تھا اور اللہ کے لئے شریک بنالیتا ہے عبادت اور پرستش میں تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے اللہ کے راستہ سے۔

آلوسی خَوَّلَهٗ کے معنی رُجُوْعُ اِلَیْهِ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰى کرکے فرماتے ہیں: وَ اُطْلِقَ عَلَى الْعَطَاءِ لِمَا اَنَّ الْمُعْطِیَ الْكَرِیْمَ یَتَعَهَّدُ مَنْ هُوَ رَبِیْبُ اِحْسَانِهٖ وَ نَشْوُ امْتِنَانِهٖ بِتَكْرِیْرِ الْعَطَاءِ عَلَیْهِ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰى۔

خلاصہ مفہوم عبارت یہ ہوا کہ بندے کو عطا پر عطا فرمائے اور وہ ایسا معطی ہے کہ بندے کو بہر صورت دیتا ہے بقول سعدی علیہ الرحمۃ:

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب — گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم — تو کہ با دشمناں نظر داری

تو منعم حقیقی کو بھلا کر اس کی عبادت و اطاعت سے منہ موڑ کر وہی بتوں کی طرف جھکنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شریک بتوں کو بتالیتا ہے حالانکہ اس کی یہ شان ہے کہ

لَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ وَلَا حَدَّ لِرَبِّیْ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ وَلَمْ یَلْقَ زَوَالًا

اسی وجہ میں آگے تہدیداً ارشاد ہے:

قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿۸﴾۔

اے محبوب! فرمادیجئے اپنے کفر سے برائے چندے نفع حاصل کرلے اے عتبہ تو جہنمیوں سے ہے۔

اس کے بعد کی آیتوں میں صدیق و فاروق عثمان و علی اور دیگر صحابہ کے طریقہ عبادت میں مقام تقرب ظاہر کیا گیا چنانچہ ارشاد ہے:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ۔

کیا تو بت پرست بہتر ہے یا وہ جو راتوں میں سجدہ اور قیام کرے آخرت کے خوف اور امید رحمت رب الارباب میں۔

یہاں حرف ام متصلہ ہے گویا ارشاد ہے بطریق تہدید: ءَاَنْتَ اَحْسَنُ حَالًا وَ مَآلًا اَمْ مَّنْ هُوَ قَائِمٌ بِمَوَاجِبِ الطَّاعَاتِ وَ دَائِمٌ عَلٰى وَظَائِفِ الْعِبَادَاتِ فِيْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ الَّتِيْ فِيْهَا الْعِبَادَةُ اَقْرَبُ اِلَى الْقُبُوْلِ وَاَبْعَدُ عَنِ الرِّيَاءِ حَالَتَيِ السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ لَا عِنْدَ مَسَاسِ الضُّرِّ فَقَطْ كَدَابِكَ حَالَ كَوْنِهٖ سَاجِدًا وَّقَائِمًا۔

یعنی کیا تو اے عتبہ بن ربیعہ اپنی حالت شرک و بت پرستی میں اچھا ہے اور اس کا انجام جو عذاب آخرت ہے بہتر ہے یا وہ جو قائم ہے مواجبات طاعات پر اور دائم ہے وظائف عبادت پر ساعات لیل و نہار میں جو اقرب الی القبول اور ابعد من الریاء ہیں خفیہ طور پر مشغول عبادت حالانکہ انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچتی تیری طرح نہیں کہ جب تکلیف پہنچے تو اللہ کو پکارے اور جب تکلیف رفع ہو جائے تو اللہ کو بھول جائے۔ اس کے بعد آگے ارشاد ہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ۔ فرمادیجئے کیا برابر ہے جاننے والا اور انجان۔

چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ سے یہاں تک آیت کریمہ حضرت عثمان ذوالنورین کے حق میں نازل ہوئی۔

اور ابن سعد طبقات میں اور ابن مردویہ اور ابن عساکر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ناقل ہیں کہ یہ آیت حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی۔

اور حضرت جو یبر راوی ہیں کہ یہ آیت عمار اور ابن مسعود اور سالم مولی ابی حذیفہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

اور حضرت عکرمہ صرف عمار بن یاسر کے لئے فرماتے ہیں۔

اور مقاتل کہتے ہیں کہ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ سے مراد صہیب رومی اور ابن مسعود اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم ہیں۔

اور ضحاک کہتے ہیں بروایت ابن عباس کہ اس میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت ہے۔

اور حضرت یحییٰ بن سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ اس میں کسی کی تعیین نہیں جو ان اوصاف کا حامل ہے وہی اس فضیلت میں داخل ہے اور اس میں فضیلت خوف ورجا ظاہر فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ ترمذی شریف، نسائی اور ابن ماجہ میں حضرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے ایک حدیث ہے کہ

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ وَّ هُوَ فِى الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَرْجُوْا وَاَخَافُ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا يَجْتَمِعَانِ فِىْ قَلْبِ عَبْدٍ فِىْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطَنِ اِلَّا اَعْطَاهُ الَّذِىْ يَرْجُوْا وَ اٰمَنَهُ الَّذِىْ يَخَافُ۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس تشریف لائے اور وہ موت کے قریب تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو کیا محسوس کررہا ہے اس نے عرض کی امید رحمت اور خوف بے نیازی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندے کے دل میں یہ دونوں باتیں جمع نہیں ہوتیں مگر اللہ تعالیٰ اسے امید رحمت سے نواز دیتا ہے اور خوف بے نیازی سے امن دیتا ہے۔ آخر رکوع میں حصر کرکے ارشاد ہے:

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٩ ۔ نصیحت تو وہی پاتے ہیں جو ذی عقل وفہم ہیں۔

اس کی تفسیر روح المعانی میں یہ ہے اِنَّمَا يَتَّعِظُ بِهٰذِهِ الْبَيَانَاتِ الْوَاضِحَةِ اَصْحَابُ الْعُقُوْلِ الْخَالِصَةِ عَنْ شَوَائِبِ الْخَلَلِ۔ جس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ ان واضح بیانات سے صرف وہی عقلمند نصیحت لیتے ہیں جن کی عقلیں اختلال کی ملاوٹ سے پاک ہیں۔

## بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۳

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝١٠

آپ فرمادیں اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو ڈرو اپنے رب سے ان کے لئے جو بھلائی کریں اس دنیا میں بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے بے شک صبر کرنے والوں کو ہی پورا ملے گا ان کا اجر بے حساب

قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝١١ۙ

فرمادیجئے مجھے حکم ہے کہ اللہ کی پوجا کروں اس کا خالص بندہ ہوکر

وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝١٢

اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے اول اسکے حضور گردن جھکاؤں

قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّىْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝١٣

فرمادیجئے کہ مجھے خوف ہے اگر میں نافرمانی کروں اپنے رب کی سخت عذاب سے قیامت کے دن

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِىْ ۝١٤ۙ

فرمادیجئے اللہ ہی وہ ہے جس کی میں پوجا کرتا ہوں خالص اس کا ہوکر

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝١٥

تو پوجو جسے چاہو اس کے سوا فرمادیجئے بے شک انہیں نقصان ہے جو اپنی جانوں کو نقصان میں ڈال چکے اور اپنے گھر کو روز قیامت خبردار رہو یہ نرا کھلا نقصان ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ
ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ
فَاتَّقُوْنِ (۱۶)

ان کیلئے اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے پہاڑ ہیں اس سے ڈراتا ہے اللہ اپنے بندوں کو اے میرے بندو تم مجھ ہی سے ڈرو

وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَ
اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۙ (۱۷)

اور جو بچتے ہیں بتوں کی پوجا سے کہ انہیں پوجیں اور رجوع لائیں اللہ کی طرف انہیں بشارت ہے تو خوش خبری دو میرے بندوں کو

الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ
اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ اُولُوا
الْاَلْبَابِ (۱۸)

جو سنتے ہیں بات اور اس پر اچھا اتباع کرتے ہیں یہی وہ ہیں جنہیں اللہ نے راہ دی اور یہی وہ ہیں جو عقل والے ہیں

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ
مَنْ فِی النَّارِ ۚ (۱۹)

تو کیا جس پر ثابت ہو چکا حکم عذاب کا تو تم بچالو گے اس کو جو آگ میں ہے

لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا
غُرَفٌ مَّبْنِیَّةٌ ۙ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ وَعْدَ
اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ (۲۰)

لیکن وہ جو ڈرے اپنے رب سے ان کے لئے بالا خانے ہیں اور بالا خانوں پر بالا خانے بنے ہوئے۔ جاری ہیں ان کے نیچے نہریں اللہ کا وعدہ ہے کہ کبھی خلاف نہیں ہوگا

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ
یَنَابِیْعَ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا
مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ
یَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِی
الْاَلْبَابِ (۲۱)

کیا نہ دیکھا تم نے کہ اللہ نے نازل کیا آسمان سے پانی پھر جاری کیے چشمے زمین میں پھر نکالی اس سے کھیتی مختلف رنگوں کی پھر سوکھ جاتی ہے تو دیکھے تو اسے زرد رنگ کی پھر اسے کر دیتا ہے ریزہ ریزہ بے شک اس میں ہدایت ہے عقل والوں کے لئے

## حل لغات دوسرا رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۳

| | | | |
|---|---|---|---|
| | قُلْ۔ فرمادیں | یٰعِبَادِ۔ اے میرے بندو | الَّذِیْنَ۔ وہ جو |
| اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو | اتَّقُوْا۔ ڈرو | رَبَّكُمْ۔ اپنے رب سے | لِلَّذِیْنَ۔ ان کے لئے |
| جنہوں نے | اَحْسَنُوْا۔ نیکی کی | فِیْ۔ بیچ | هٰذِهِ۔ اس |
| الدُّنْیَا۔ دنیا کے | حَسَنَةٌ۔ نیکی ہے | وَ۔ اور | اَرْضُ۔ زمین |
| اللّٰهِ۔ اللہ کی | وَاسِعَةٌ۔ فراخ ہے | اِنَّمَا۔ اس کے سوا نہیں | یُوَفَّى۔ پورا دیئے جائیں گے |
| الصّٰبِرُوْنَ۔ صابر لوگ | اَجْرَ۔ اجر | هُمْ۔ اپنا | بِغَیْرِ۔ بغیر |
| حِسَابٍ۔ حساب کے | قُلْ۔ فرمادیں | اِنِّیْ۔ بے شک میں | اُمِرْتُ۔ حکم دیا گیا ہوں |
| اَنْ۔ یہ کہ | اَعْبُدَ۔ عبادت کروں میں | اللّٰهَ۔ اللہ کی | مُخْلِصًا۔ خالص کرکے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-QOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| لَّهٗ۔اس کے لئے | الدِّیْنَ۔عبادت | وَ۔اور | اُمِرْتُ۔میں حکم دیا گیا ہوں |
| لِاَنْ۔یہ کہ | اَكُوْنَ۔ہوں میں | اَوَّلَ۔پہلا | الْمُسْلِمِیْنَ۔فرمانبردار |
| قُلْ۔فرمادیں | اِنِّیْٓ۔بے شک میں | اَخَافُ۔ڈرتا ہوں | اِنْ۔اگر |
| عَصَیْتُ۔نافرمانی کروں میں | | رَبِّیْ۔اپنے رب کی | عَذَابَ۔عذاب |
| یَوْمٍ۔دن | عَظِیْمٍ۔بڑے سے | قُلِ۔فرمادیں | اللّٰهَ۔اللہ ہی کی |
| اَعْبُدُ۔میں عبادت کرتا ہوں | | مُخْلِصًا۔خالص کرکے | لَّهٗ۔اس کے لئے |
| دِیْنِیْ۔اپنی عبادت | فَاعْبُدُوْا۔تو عبادت کرو | مَا۔جس کی | شِئْتُمْ۔تم چاہو |
| مِّنْ دُوْنِهٖ۔اس کے سوا | قُلْ۔فرمادیں | اِنَّ۔بے شک | الْخٰسِرِیْنَ۔خسارہ والے |
| الَّذِیْنَ۔وہ ہیں جنھوں نے | خَسِرُوْٓا۔خسارہ دیا | اَنْفُسَهُمْ۔اپنی جانوں کو | وَ۔اور |
| اَهْلِیْهِمْ۔اپنے گھروالوں کو | یَوْمَ۔دن | الْقِیٰمَةِ۔قیامت کے | اَلَا۔خبردار |
| ذٰلِكَ۔یہ ہے | هُوَ۔وہ | الْخُسْرَانُ۔خسارہ | الْمُبِیْنُ۔ظاہر |
| لَهُمْ۔ان کے لئے | مِّنْ فَوْقِهِمْ۔ان کے اوپر | ظُلَلٌ۔پہاڑ ہیں | مِّنَ النَّارِ۔آگ کے |
| وَ۔اور | مِنْ تَحْتِهِمْ۔ان کے نیچے | ظُلَلٌ۔پہاڑ ہیں | ذٰلِكَ۔یہ ہے جس سے |
| یُخَوِّفُ۔ڈراتا ہے | اللّٰهُ۔اللہ | بِهٖ۔اس سے | عِبَادَهٗ۔اپنے بندوں کو |
| یٰعِبَادِ۔اے میرے بندو | | فَاتَّقُوْنِ۔مجھ سے ڈرو | وَ۔اور |
| الَّذِیْنَ۔وہ جو | اجْتَنَبُوا۔بچے | الطَّاغُوْتَ۔بتوں سے | اَنْ۔یہ کہ |
| یَّعْبُدُوْ۔پوجیں | هَا۔ان کو | وَ۔اور | اَنَابُوْٓا۔رجوع کیا |
| اِلَی۔طرف | اللّٰهِ۔اللہ کی | لَهُمُ۔ان کے لئے | الْبُشْرٰی۔خوشخبری ہے |
| فَبَشِّرْ۔تو خوشخبری دو | عِبَادِ۔میرے بندوں کو | الَّذِیْنَ۔وہ جو | یَسْتَمِعُوْنَ۔سنتے ہیں |
| الْقَوْلَ۔بات | فَیَتَّبِعُوْنَ۔تو پیروی کرتے ہیں | | اَحْسَنَهٗ۔اس کی اچھی |
| اُولٰٓئِكَ۔یہی | الَّذِیْنَ۔وہ ہیں کہ | هَدٰی۔ہدایت کی | هُمُ۔ان کو |
| اللّٰهُ۔اللہ نے | وَ۔اور | اُولٰٓئِكَ۔یہی | هُمْ۔وہ ہیں |
| اُولُوا۔صاحب | الْاَلْبَابِ۔عقل | اَفَمَنْ۔تو کیا جس پر | حَقَّ۔حق ہوئی |
| عَلَیْهِ۔اس پر | كَلِمَةُ۔بات | الْعَذَابِ۔عذاب کی | اَفَاَنْتَ۔تو کیا تو |
| تُنْقِذُ۔بچالے گا | مَنْ۔اسے جو | فِی۔بیچ | النَّارِ۔آگ کے ہے |
| لٰكِنِ۔لیکن | الَّذِیْنَ۔وہ جو | اتَّقَوْا۔ڈرے | رَبَّهُمْ۔اپنے رب سے |
| لَهُمْ۔ان کے لئے | غُرَفٌ۔بالاخانے ہیں | مِّنْ فَوْقِهَا۔ان کے اوپر بھی | غُرَفٌ۔بالاخانے |
| مَّبْنِیَّةٌ۔بنے ہوئے | تَجْرِیْ۔چلتی ہیں | مِنْ تَحْتِهَا۔ان کے نیچے | الْاَنْهٰرُ۔نہریں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَعْدَ۔ وعدہ ہے | اللّٰہِ۔ اللہ کا | لَا۔ نہیں | یُخْلِفُ۔ خلاف کرتا |
| اللّٰہُ۔ اللہ | الْمِیْعَادَ۔ وعدے کا | اَ۔ کیا | لَمْ۔ نہ |
| تَرَ۔ دیکھا تو نے | اَنَّ۔ کہ بے شک | اللّٰہَ۔ اللہ نے | اَنْزَلَ۔ اتارا |
| مِنَ السَّمَآءِ۔ آسمان سے | مَآءً۔ پانی | فَسَلَکَهٗ۔ تو چلایا اسے | یَنَابِیْعَ۔ چشموں میں |
| فِیْ۔ بیچ | الْاَرْضِ۔ زمین کے | ثُمَّ۔ پھر | یُخْرِجُ۔ نکالتا ہے |
| بِهٖ۔ اس سے | زَرْعًا۔ کھیتی | مُّخْتَلِفًا۔ مختلف ہیں | اَلْوَانُهٗ۔ اس کے رنگ |
| ثُمَّ۔ پھر | یَهِیْجُ۔ خشک ہوتی ہے | فَتَرٰىهُ۔ تو دیکھتا ہے تو اسے | مُصْفَرًّا۔ زرد رنگ |
| ثُمَّ۔ پھر | یَجْعَلُهٗ۔ کرتا ہے اسے | حُطَامًا۔ ریزہ ریزہ | اِنَّ۔ بے شک |
| فِیْ۔ بیچ | ذٰلِكَ۔ اس کے | لَذِکْرٰی۔ نصیحت ہے | لِاُولِی۔ واسطے صاحب |
| الْاَلْبَابِ۔ عقل کے | | | |

## خلاصہ تفسیر دوسرا رکوع۔ سورۃ زمر۔ پ ۲۳

قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾۔

آپ فرمائیں اے میرے وہ بندو جو ایمان لائے اپنے رب سے ڈرو جنہوں نے دنیا میں نیکیاں کیں ان کے لئے اس دنیا میں بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے اور صابروں کے لئے ہے اس کا ثواب پورا پورا دیا جائے گا بلا حساب۔

اَحْسَنُوْا۔ سے مراد دنیا میں طاعت بجالانا ہے اور اچھے عمل کرنا اس کا بدلہ صحت وعافیت ہے۔

اور اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ میں ہجرت کی ترغیب ہے اور ارشاد ہے کہ جہاں معصیت شعاری تغافل دثاری برتی جائے اور مومن کو وہاں رہنے میں دینداری مشکل ہو تو اسے چاہئے کہ وہاں سے ہجرت کرے۔

اس کا شان نزول یہ ہے کہ مہاجرین حبشہ کو اجازت ہجرت دی گئی۔

اور دوسری روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی جنہوں نے مصیبتوں پر صبر کیا اور ہجرت کی اور اپنے دین پر قائم رہے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اور اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ پر حضرت علی شیر خدا اسد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر نیکی کا وزن کیا جائے گا۔ مگر صبر ایسی نیکی ہے کہ اس کا اجر بلا وزن بے حساب ملے گا۔

اور ایک روایت یہ ہے کہ مصیبت زدہ مومنین بروز قیامت حاضر کئے جائیں گے اور ان کے صبر کا بدلہ ایسے دیا جائے گا کہ نہ ان کے لئے میزان قائم ہو نہ ان کا حساب کیا جائے ان پر رحمت رحمان کی بارش کی جائے گی اور بے حساب کی جائے حتیٰ کہ دنیا میں امن وعافیت سے بسر کرنے والے جب دیکھیں گے تو آرزو کریں گے کہ کاش ہم بھی ان مصیبت زدوں میں ہوتے اور ان کے جسم مقراض سے کاٹے جاتے تاکہ ہم بھی اجر بے حساب پاتے اس کے بعد حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہے:

قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ﴿۱۱﴾ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ اِنِّیْۤ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ﴿۱۴﴾۔

اے محبوب! آپ فرمادیں مجھے حکم ہے کہ اللہ کی پرستش کروں اس کا خالص بندہ ہوکر اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلے گردن جھکانے والا ہوں اے محبوب! آپ فرمادیں کہ اگر بفرض محال مجھ سے نافرمانی ہوجائے تو میں ڈرتا ہوں اپنے رب سے بڑے دن کے عذاب سے آپ فرمادیں میں تو اللہ ہی کا پرستار ہوں خالص اس کا بندہ ہوکر۔

اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطبہ ہے کہ آپ فرمادیں کہ میں اہل طاعت واخلاص میں مقدم وسابق ہوں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے پہلے اخلاص کا حکم دیا جس کا تعلق عمل قلب سے ہے اس کے بعد اطاعت کا حکم ہے جس کا تعلق عمل بالجوارح سے ہے۔

اس میں یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ احکام شرعیہ کا نفاذ رسول کی طرف سے ہوتا ہے اور وہی اس حکم کے پہنچانے والے ہیں تو اسی اعتبار سے رسول احکام میں سب سے مقدم اور اول ہوئے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے اول اپنے رسول کو حکم دے کر عامۂ مسلمین کو تنبیہ فرمائی کہ جب ہمارا رسول ہمارے احکام میں پابند ہے تو تم پر اس کی پابندی اشد ضروری ہے۔

آیہ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ کفار قریش نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ اپنی قوم کے سرداروں اور اپنے رشتہ داروں کو نہیں دیکھتے کہ وہ لات اور عزیٰ کی پرستش کرتے ہیں تو ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اس کے بعد بطریق تہدید وتوبیخ مشرکین کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس اعلان کا حکم ہوا چنانچہ ارشاد ہے:

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ تو اب تم پوجو جسے چاہو اللہ کے سوا۔

اور گمراہی میں پڑ کر ہمیشہ کے لئے جہنم کے مستحق ہوجاؤ اور جنت کی نعمتوں سے محروم کہ یہ نعمتیں ایمان لانے پر مل سکتی ہیں اس کا نقشہ آئندہ آیتوں میں بیان ہورہا ہے:

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾۔

ان کے لئے اوپر آگ کے سائے ہیں اور ان کے نیچے آگ کے سائے اس سے اللہ تعالیٰ خوف دلاتا ہے اپنے بندوں کو کہ اے میرے بندو! تم مجھ سے ڈرو۔

خلاصہ آیت کریمہ یہ ہے کہ بت پرستوں کو ہر طرف سے آگ گھیرے ہوگی اللہ اس سے خوف دلا کر حکم دیتا ہے کہ ایمان لاؤ اور ممنوعات سے بچو اور وہ کام نہ کرو جو میری ناراضگی اور غضب کا سبب ہو۔

وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾۔

اور وہ جو بتوں کی پوجا سے اجتناب کریں اور اللہ کی طرف رجوع ہوں ان کے لئے خوشخبری ہے تو اے محبوب! مژدہ دو میرے بندوں کو جو کان لگا کر بات سنیں اور اچھی طرح اتباع کریں یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی اور یہی عقل والے ہیں۔

آیت کریمہ کا مفہوم لفظی ترجمہ سے واضح ہے۔ اس کا شان نزول یہ ہے جسے حضرت سید المفسرین ابن عباس نے بیان فرمایا کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو آپ کے پاس حضرات عثمان غنی، عبدالرحمٰن بن عوف، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید حاضر آئے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق دریافت کیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معصومیت اور صداقت بیان کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

اور اپنے ایمان لانے کی خبر دی یہ سن کر سب کے سب بیک وقت ایمان لے آئے اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اور فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ سے ان کے لئے بشارت آئی اب رہے ازلی مشرک ان کے لئے آگے جو ارشاد ہے وہ ازلی جہنمی بد بخت لوگوں کے لئے فرمان ہے:

أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۖ أَفَأَنتَ تُنقِذُ مَن فِي النَّارِ ﴿١٩﴾۔

تو کیا وہ جن پر عذاب مقرر ہو چکا وہ نجات یافتہ لوگوں کے برابر ہو جائیں گے تو کیا تم اے محبوب! اس کی قسمت بدل کر ہدایت دے کر مستحق ازلی کو جہنم سے بچالو گے۔

یعنی جو علم الٰہی میں ازلی جہنمی ہے اسے آپ اپنی ذاتی قوت وہدایت سے نہیں بچا سکتے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ابولہب اور اس کے لڑکے ہیں۔

لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾۔

لیکن وہ جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے ان کے لئے بالا خانے ہیں ان پر اور بالا خانے بنے ہوئے ہیں ان کے نیچے نہریں رواں ہیں اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدہ کا خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔

یعنی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی ان کے لئے جنت میں منازل رفیعہ ہیں جن کے اوپر اور بلند منزلیں ہیں اور ان کے نیچے نہریں صاف ستھری رواں۔

اس کے بعد اپنی شیون قدرت کا اظہار ہے چنانچہ ارشاد ہے:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾۔

کیا نہ دیکھا تو نے کہ اللہ نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر اس سے جاری کئے چشمے زمین میں پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے مختلف رنگوں کی پھر وہ خشک ہو جاتی ہے تو تو دیکھتا ہے کہ وہ زرد پڑ گئی پھر اسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے بے شک اس میں تذکیر ہے عقل والوں کے لئے۔

مختلف اللون کھیتیاں کہ ظاہر ہے کہ سرسوں آنکھوں میں پھول کر کتنا خوشگوار زرد رنگ کا پھول دیتی ہے۔ آلو کا پودا کتنا خوبصورت پھول نکالتا ہے۔ غرض کہ زرد و سبز و سرخ و سفید قسم قسم کی گندم جوار، باجرہ مکئی اور انواع واقسام کے غلے پیدا فرماتا ہے۔ حالانکہ پانی ایک رنگ کا اور مٹی ظاہری شکل میں ایک قسم کی ہوتی ہے۔

اور لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ فرما کر اس امر کو ظاہر کیا کہ عقلمند ان چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت وقدرت پر دلیلیں قائم کرتے ہیں۔

## مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۳

قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ۔

اے محبوب! آپ فرمائیں اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو ڈرو اپنے اللہ سے جو تمہارا رب ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

اس کی تفسیر صاحب روح المعانی فرماتے ہیں: اَمَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّذَكِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَحْمِلُهُمْ عَلَى التَّقْوٰى وَالطَّاعَةِ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت کریمہ میں حکم ہے کہ آپ مومنین کو ہدایت فرمائیں اور انہیں تقویٰ وطاعت پر آمادہ کریں آگے فرماتے ہیں۔

وَ فِيْهِ اِيْذَانٌ بِاَنَّهُمْ هُمْ اَىْ قُلْ لَّهُمْ قَوْلِىْ هٰذَا بِعَيْنِهٖ وَ فِيْهِ تَشْرِيْفٌ لَّهُمْ بِاِضَافَتِهِمْ اِلٰى ضَمِيْرِ الْجَلَالَةِ۔ اس میں اعلان ہے کہ احکام میں وہ وہی ہیں۔ یعنی اے حبیب! آپ میرا قول بعینہ فرمادیں اور اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت کو بڑھانے کے لئے فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اضافت ضمیر جلالت کی طرف کی گئی۔

یہی مضمون مولانا جلال الدین رومی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا۔ چنانچہ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا کے تحت مثنوی رومی میں فرماتے ہیں:

بندۂ خود خواند احمد در رشاد جملہ عالم را بخواں قُلْ يٰعِبَادِ

اسی کی وضاحت امام اہل سنت حضرت والد قبلہ شیخ الحدیث والفقہ قدس سرہ نے ایک شعر میں فرمائی:

بندہ بنے بن اس کے کب بندۂ خدا ہو دیدار ہوں میں بندہ اس بندۂ خدا کا

اب سوال باقی رہ جاتا ہے کہ عبداللہ اور عبدالمصطفیٰ ایک معنی میں ہیں یا فرق ہے۔ اس کے متعلق عَبْدِىْ وَ اَمَتِىْ کا استعمال ہی معنی متعین کردیتا ہے۔

باعتبار تلفظ ظاہر ہے کہ عَبْدِىْ کے معنی میرے غلام اور مطیع کے ہیں اور عبداللہ کے معنی خدا کا بندہ اور عابد حق کے ہیں۔ تو جب عبدیت مضاف الی الرسول ہوگی تو مطیع اور فرمانبردار کا معنی دے گی اور جب مضاف الی اللہ ہوگی تو پرستش کرنے والے پوجنے والے کے معنی دے گی آگے ارشاد ہے:

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ۔

وہ لوگ جو بھلائی کریں ان کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے۔ گویا عبارت یوں ہوئی:

اَىْ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَّ فِي الْاٰخِرَةِ اَىْ حَسَنَةٌ وَالْمُرَادُ بِهَا الْجَنَّةُ۔ نیکی کرنے والوں کے لئے دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت میں بھی بھلائی اور اخروی بھلائی سے مراد جنت ہے۔ جیسا کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ میں دنیا و آخرت کے لئے حسنہ طلب کیا گیا۔ اس سے دنیا کا حسنہ فراخی رزق وصحت اور حسن معاش ہے اور آخرت کا حسنہ جنت ہے جس کی برکت سے جہنم سے خلاصی ہوگی۔

اس کے بعد بطریق جملہ معترضہ فرمایا گیا کہ وطن سے ہجرت اگر برعایت اوامر ومناہی کی جائے تو جائے خدا تنگ نیست وپائے گدا لنگ نیست۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ⑩۔

اور اللہ کی زمین وسیع ہے اور صابروں کو ہے البتہ ان کا بدلہ بے حساب۔

آیہ کریمہ میں اس امر کا اظہار ہے کہ اگر حمایت مذہب وملت میں تمہیں ابنائے وطن بھی چھوڑنا پڑے تو اللہ کی زمین وسیع ہے وطن چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جاؤ اور رضائے الٰہی میں ہجرت کرلو تمہیں دوسری جگہ بھی تمہارے وطن سے بہترین مقام ملے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گا۔ بشرطیکہ ترک وطن پر اور مصائب پر صبر کرو تو بے حساب تم کو آخرت میں اجر ملے گا اور دنیا میں بھی محروم نہ رہو گے دنیا میں اجر سے مراد صحت و عافیت ہے اور آخرت میں جنت اور نعمت ہائے بے حساب ملے گا۔

چنانچہ مہاجرین مکہ کے لئے اَرْضُ اللّٰهِ سے مراد مدینہ منورہ ہے اور آخرت کی زمین کے متعلق ارشاد ہے: وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ اور ارشاد ہے: وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ۔

اور احسان کی تعریف حدیث جبریل میں ہے جبکہ حضرت روح الامین علیہ السلام نے حضور علیہ السلام سے سوال کیا مَا الْاِحْسَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ۔

بعض حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیت کریمہ حضرت جعفر بن ابی طالب اور آپ کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی جبکہ آپ نے مکہ معظمہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کا عزم فرمایا اور نجاشی کے دربار میں پہنچ کر تبلیغ اسلام کی جس سے شاہ حبشہ نجاشی مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ آگے ارشاد ہے:

قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۱۱﴾ ۔

اے محبوب! آپ فرمادیں کہ مجھے حکم ہے کہ میں اللہ کی پوجا کروں خالص و مخلص طریقہ سے جس میں نہ شائبہ شرک ہو نہ واہمہ ریا۔

وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ ۔

اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلے گردن جھکانے والوں میں ہوں۔ اخلاص سے گردن جھکانا اسلام میں افضل و احوط ہے۔

اور اخلاص سید الانبیاء سب سے اعلیٰ ہے اسی لئے شرف و مرتبت کے اظہار کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف گردن اخلاص جھکانے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اول ظاہر کیا۔

چنانچہ قرآن میں تین طریقہ پر بیان فرمایا:

اول اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ۔

دوسری جگہ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

سوم وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

تو معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام فواضل میں کائنات سے اول ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳﴾ ۔

اور فرمادیجئے میں ڈرتا ہوں اگر بفرض محال میں نافرمانی کروں اپنے رب کی عذاب یوم عظیم سے۔

یوم عظیم یوم قیامت ہے۔ اور آیہ کریمہ میں ذات واجب تعالیٰ شانہ کی بے نیازی اور جلالت کا اظہار فرمایا کہ تم ہی نہیں میں بھی نافرمانی سے عذاب الٰہی سے خائف ہوں باآنکہ میرا تقرب میری عظمت اتنی ہے کہ کسی کی نہیں یہ تہدیداً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی خوف ہے تو تمہاری کیا حیثیت ہے۔

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿۱۴﴾ ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

فرما دیجئے میں تو اللہ تعالیٰ کو ہی پوجتا ہوں خالص و مخلص اس کا بندہ ہو کر۔

اس عبارت سے مراد خالص و مخلص طریقہ سے اللہ تعالیٰ کو ہی پوجنا ہے اور اس میں کسی شے کی طلب مقصود نہیں جیسے حضرت رابعہ بصریہ اپنی دعا میں کہتی تھیں: سُبْحٰنَكَ مَا عَبَدْتُكَ خَوْفًا مِّنْ عِقَابِكَ وَلَا رِجَآءَ ثَوَابِكَ۔ تیرے وجہ منیر کو پاکی ہے میں تیری عبادت خوف عقاب سے نہیں کرتی اور نہ امید ثواب پر۔

اور یہ اعلان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کفار قریش کے جواب میں تھا جبکہ انہوں نے اپنے دین میں آنے کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دی تھی اس پر تہدیداً یہ جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی فرمایا گیا:

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ۔ تو تم جسے چاہو اللہ تعالیٰ کے سوا پوجو۔

اس کا نتیجہ تمہیں عذاب شدید ملے گا۔

قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ۞۱۵۔

فرما دیجئے بے شک وہ جو خسران و نقصان میں ہیں وہ اضاعت و اتلاف میں ہیں انہوں نے اپنی جان اور اپنے اہل کو نقصان میں ڈالا بروز قیامت اور یہ کھلا نقصان ہے۔

اور جس نقصان و خسران میں وہ پڑے اس کی تصریح اگلی آیت میں بیان فرمائی حیث قال:

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ۔

ان کے اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے بھی آگ کے پہاڑ۔

آلوسی فرماتے ہیں: وَالْمُرَادُ اَنَّ النَّارَ مُحِیْطَةٌ بِهِمْ۔ گویا یہ فرمایا کہ ان پر آگ محیط ہے۔

ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ۔ اس عذاب قطیع سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے:

یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۞۱۶۔ اے میرے بندو ڈرو مجھ سے۔

یہ ہدایت و نصیحت ہے من جانب اللہ اپنے غایت لطف و ترحم سے۔ آگے ارشاد ہے:

وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰی ۚ۔

اور وہ جو اجتناب کریں طاغوت سے اور قبول و رجوع کریں اپنے رب کی طرف انہیں بشارتیں ہیں۔

ابن زید فرماتے ہیں یہ آیت تین جماعتوں کے حق میں نازل ہوئی جو زمانہ جاہلیت میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے تھے وہ زید بن عمرو بن نفیل اور سلمان اور حضرت ابوذر ہیں۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اس میں اشارہ ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کی طرف۔

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب انہوں نے اسلام صدیق اکبر کی خبر سنی تو آپ کے پاس آئے اور پوچھا: ءَاَسْلَمْتَ کیا تم اسلام لے آئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نَعَمْ وَ ذَكَّرَهُمْ بِاللّٰهِ تَعَالٰی فَاٰمَنُوْا بِاَجْمَعِهِمْ فَنَزَلَتْ فِیْهِمْ۔ ہاں میں نے اسلام قبول کیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی جلالت شان بیان کی تو یہ سب بیک وقت ایمان لے آئے اور ان کی شان میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

# تعریف طاغوت

طاغوت فعلوت کے وزن پر ہے یہ طغیان سے مشتق ہے۔

اس کی اصل طغیوت یا طغووت ہے یا کے ساتھ یا واو کے ساتھ چنانچہ طَغٰی یَطْغٰی و یَطْغُوْ دونوں ثابت ہیں۔

(جوہری)

اس کے معنی صحاح میں شیطان اور کاہن کے ہیں اور اس کا اطلاق اس پر ہوتا ہے جو رأس الضلال یعنی گمراہی کا سرغنہ ہو۔

اور راغب کہتے ہیں: هُوَ عِبَارَةٌ عَنْ كُلِّ مُعْتَدٍ وَ كُلِّ مَعْبُوْدٍ مِّنْ دُوْنِ اللهِ وَ سُمِّيَ بِالسَّاحِرِ وَالْكَاهِنِ وَالْمَارِدِ مِنَ الْجِنِّ وَالصَّارِفِ عَنِ الْخَيْرِ۔ طاغوت ہر حد سے گزرنے والا اور اللہ کے سوا ہر معبود اور ساحر و کاہن اور سرکش جن اور نیکی سے منحرف کو بھی کہا جاتا ہے اور بتوں پر اس کا اطلاق ہے۔

اور لَهُمُ الْبُشْرٰی سے وہ بشارات جنت ہیں جو زبان رسل علیہم السلام سے ملیں یا ملائکہ بوقت موت دیں گے اور بروز حشر سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فرمائیں گے۔ آگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے:

فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾۔

تو بشارت دو میرے ان بندوں کو جو بات سنتے اور اس کا اچھی طرح اتباع کرتے ہیں یہی وہ ہیں کہ اللہ نے انہیں راہ دی اور یہی وہ ہیں جو عقل مند ہیں۔

آیہ کریمہ میں ان کی مدح ہے جو اتباع دین کرتے ہوئے حسن اور احسن اور فاضل اور افضل میں تمیز کرتے ہوئے واجب و مستحب اور مباح میں تمیز کرتے ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ اوامر الٰہیہ کو سن کر اچھی طرح بطیب خاطر اتباع کرتے ہیں جیسے قصاص اور عفو و بخشش اور چشم پوشی اور اخفا جس کی تعریف قرآن کریم میں ہے: وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى اور وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ۔ گویا مفہوم آیت یہ ہوا: يَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَ الْقَوْلَيْنِ وَالْوُرُوْدَيْنِ فِيْ مُعَيَّنٍ وَفِي الْاَوَّلِ يَتَّبِعُوْنَ الْاَحْسَنَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ مُطْلَقًا كَالْاِيْجَابِ بِالنِّسْبَةِ اِلَى النُّدُبِ مَثَلًا۔

اور زجاج کہتے ہیں: يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَغَيْرَهٗ فَيَتَّبِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔

بہرحال جن کی صفت فرمائی گئی ان کے لئے فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پر ہیں اور یہی اصحاب عقول سلیمہ ہیں اس کے بعد ارشاد ہے:

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۹﴾۔

کیا جس پر حکم عذاب ثابت ہو چکا ہے کیا تم اپنی قوت سے انہیں جہنم سے بچا سکتے ہو۔

یعنی وہ عبدۃ الطاغوت جو بت پرستی کرتے ہوئے جہنم میں گئے جن پر عذاب نار محقق ہو چکا ہے کیا تم اپنی قوت سے انہیں جہنم سے بچا سکتے ہو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

یعنی وہ عبدۃ الطاغوت جو بت پرستی کرتے ہوئے جہنم میں گئے جن پر عذاب نار محقق ہو چکا ہے اور لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ اور لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔ فرمایا گیا ہے انہیں کوئی اپنی ذاتی قوت سے نہیں بچا سکتا۔ یہ دوسری بات ہے کہ منجانب اللہ جسے جتنی طاقت عطا ہو وہ اس طاقت کو کام میں لاسکتا ہے۔ آیہ کریمہ ابوجہل اور اس کے اتباع کے حق میں آئی۔

اور قادر و مالک علی الاطلاق تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اس کے علاوہ جسے جتنی قوت دی گئی وہ عطائی ہے اس کے بعد بطریق استدراک ارشاد ہے:

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝۲۰۔

لیکن جو پرہیز گار ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بالاخانوں پر بالاخانے ہیں قائم جن کے نیچے نہریں رواں ہیں یہ اللہ کا وعدہ ہے اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں فرماتا۔

یہاں غرف۔ غرفہ کی جمع ہے اس لئے کہ جنت میں ایک منزل یا ایک مکان نہ ہوگا۔

چنانچہ اولمپکی مرض میں سلاطین مغلیہ نے بھی اپنے غرفوں میں پانی کی آبشاریں جاری کی تھیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝۲۱۔

کیا نہ دیکھا تو نے کہ اللہ نے آسمان سے پانی نازل کیا تو جاری کئے اس سے چشمے زمین میں پھر نکالی اس سے کھیتی مختلف رنگ کی پھر وہ سوکھ جاتی ہے تو تو دیکھتا ہے اسے کہ پیلی پڑ گئی ہے پھر کرتا ہے اسے ریزہ ریزہ بے شک اس میں عقل والوں کے لئے تذکیر ہے۔

یعنی صرف پانی برسا کر زرد، سفید، سرخ، بسنتی پیلے پیلے پھول والی کھیتی اگا کر اسے خشک کر کے ریزہ ریزہ کر کے بکھیر دیتا ہے پھر اس سے پھل اور دانہ نکالنا یہ سب قدرت قادر کے لئے زبردست دلیل ہے جسے عقل والے دیکھ کر ہدایت لیتے ہیں۔

## بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع۔ سورۃ زمر۔ پ ۲۳

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۲

تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے کھول دیا اسلام کے لئے تو وہ نور پر ہے اپنے رب کی طرف سے تو خرابی ہے سنگدل کے لئے جو اللہ کے ذکر سے سخت ہے یہ کھلی گمراہی میں ہیں۔ دونوں برابر نہیں ہوسکتے

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

اللہ ہے جس نے نازل کیا سب سے اچھی کتاب کو جو اول سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی جس کی ہیبت سے روئیں کھڑے ہوتے ہیں ان کے جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے پھر ان کی جلد اور دل نرم ہوتے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾

اللہ کی طرف رغبت کرنے میں یہ ہدایت ہے اللہ کی راہ دکھائے اس کی جسے چاہے اور گمراہ کرے جسے اللہ تو نہیں اس کا کوئی ہادی

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾

تو کیا بچا سکتا ہے وہ اپنے چہرے کو برے عذاب قیامت سے اور کہا جائے گا ظالموں کو چکھو اپنا کمایا ہوا عذاب

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾

جھٹلایا ان سے قبل والوں نے تو آیا ان پر عذاب ایسے کہ انہیں خبر بھی نہ ہوئی۔

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

تو اللہ نے چکھائی انہیں رسوائی دنیا کی زندگی میں اور بے شک آخرت کا عذاب بڑا ہے کاش وہ جانتے

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾

اور بے شک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان فرمائیں کہ کسی طرح ہدایت پکڑیں

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾

قرآن عربی زبان کا جس میں کوئی کجی نہیں تاکہ وہ ڈریں

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَاۗءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾

بیان کرتا ہے اللہ مثال ایک آدمی کی کہ اس کے چند مالک ہیں بدخو اور ایک خالص مالک ایک کا کیا ان دونوں کا حال یکساں ہے سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾

بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور انہیں بھی مرنا ہے

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾

پھر تم بروز قیامت اپنے رب کے حضور جھگڑو گے

## حل لغات تیسرا رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۳

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَ ـ کیا | فَمَنْ ـ جس کا | شَرَحَ ـ کھول دیا | اللّٰهُ ـ اللہ نے |
| صَدْرَهٗ ـ سینہ | هٗ ـ اس کا | لِلْاِسْلَامِ ـ اسلام کے لئے | فَهُوَ ـ تو وہ |
| عَلٰی ـ اوپر | نُوْرٍ ـ نور کے ہے | مِّنْ رَّبِّهٖ ـ اپنے رب سے | فَوَيْلٌ ـ خرابی ہے ان کے |
| لئے کہ | لِّلْقٰسِيَةِ ـ سخت ہیں | قُلُوْبُهُمْ ـ ان کے دل | مِّنْ ذِكْرِ ـ ذکر |
| اللّٰهِ ـ الٰہی سے | اُولٰٓئِكَ ـ یہی ہیں | فِيْ ـ بیچ | ضَلٰلٍ ـ گمراہی |
| مُّبِيْنٍ ـ ظاہر کے | اَللّٰهُ ـ اللہ نے | نَزَّلَ ـ اتاری | اَحْسَنَ ـ بہترین |
| الْحَدِيْثِ ـ بات | كِتٰبًا ـ کتاب کی صورت میں | مُّتَشَابِهًا ـ ملتی جلتی | مَّثَانِيَ ـ دوہرے مضمون کی کہ |
| تَقْشَعِرُّ ـ رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں | | مِنْهُ ـ اس سے | جُلُوْدُ ـ چمڑوں پر |
| الَّذِيْنَ ـ ان کے جو | يَخْشَوْنَ ـ ڈرتے ہیں | رَبَّهُمْ ـ اپنے رب سے | ثُمَّ ـ پھر |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| تَلِيْنُ۔نرم ہوتے ہیں | جُلُوْدُ۔چمڑے | هُمْ۔ان کے | وَ۔اور |
| قُلُوْبُهُمْ۔دل ان کے | اِلٰى۔طرف | ذِكْرِ۔ذکر | اللّٰهِ۔الٰہی کے |
| ذٰلِكَ۔یہ | هُدَى۔ہدایت ہے | اللّٰهِ۔اللہ کی | يَهْدِىْ۔ہدایت دیتا ہے |
| بِهٖ۔اس کی | مَنْ۔جسے | يَّشَآءُ۔چاہے | وَ۔اور |
| مَنْ۔جسے | يُّضْلِلِ۔گمراہ کرے | اللّٰهُ۔اللہ | فَمَا۔تو نہیں |
| لَهٗ۔اس کو | مِنْ هَادٍ۔کوئی ہدایت دینے والا | اَ۔کیا | فَمَنْ۔جو |
| يَّتَّقِىْ۔بچے گا | بِوَجْهِهٖ۔اپنے چہرے سے | سُوْٓءَ۔برے | الْعَذَابِ۔عذاب سے |
| يَوْمَ۔دن | الْقِيٰمَةِ۔قیامت کے | وَ۔اور | قِيْلَ۔کہا جائے گا |
| لِلظّٰلِمِيْنَ۔ظالموں کو | ذُوْقُوْا۔چکھو | مَا۔جو | كُنْتُمْ۔تم تھے |
| تَكْسِبُوْنَ۔کماتے تھے | كَذَّبَ۔جھٹلایا | الَّذِيْنَ۔ان لوگوں نے جو | مِنْ قَبْلِهِمْ۔ان سے پہلے تھے |
| فَاَتٰىهُمُ۔تو آیا ان پر | الْعَذَابُ۔عذاب | مِنْ حَيْثُ۔اس طرح کہ | لَا يَشْعُرُوْنَ۔نہیں خبر ان کو ہوئی |
| فَاَذَاقَهُمُ۔تو چکھائی ان کو | اللّٰهُ۔اللہ نے | الْخِزْىَ۔ذلت | فِىْ۔بیچ |
| الْحَيٰوةِ۔زندگی | الدُّنْيَا۔دنیا کے | وَ۔اور | لَعَذَابُ۔البتہ عذاب |
| الْاٰخِرَةِ۔آخرت کا | اَكْبَرُ۔بہت بڑا ہے | لَوْ۔اگر | كَانُوْا۔وہ ہوں |
| يَعْلَمُوْنَ۔جانتے | وَ۔اور | لَقَدْ۔بے شک | ضَرَبْنَا۔ہم نے بیان کیں |
| لِلنَّاسِ۔لوگوں کے لئے | فِىْ۔بیچ | هٰذَا۔اس | الْقُرْاٰنِ۔قرآن کے |
| مِنْ كُلِّ۔ہر طرح کی | مَثَلٍ۔مثالیں | لَّعَلَّهُمْ۔تا کہ وہ | يَتَذَكَّرُوْنَ۔نصیحت پکڑیں |
| قُرْاٰنًا۔قرآن ہے | عَرَبِيًّا۔عربی | غَيْرَ۔نہیں اس میں | ذِىْ عِوَجٍ۔کوئی کجی |
| لَّعَلَّهُمْ۔تا کہ وہ | يَتَّقُوْنَ۔ڈریں | ضَرَبَ۔بیان کی | اللّٰهُ۔اللہ تعالیٰ نے |
| مَثَلًا۔مثال | رَّجُلًا۔ایک آدمی کی | فِيْهِ۔اس میں | شُرَكَآءُ۔شریک ہیں |
| مُتَشٰكِسُوْنَ۔بدخو | وَ۔اور | رَجُلًا۔ایک آدمی | سَلَمًا۔پورا |
| لِّرَجُلٍ۔ایک آدمی کا ہے | هَلْ۔کیا | يَسْتَوِيٰنِ۔دونوں برابر ہیں | مَثَلًا۔مثال میں |
| اَلْحَمْدُ۔سب تعریفیں | لِلّٰهِ۔اللہ کی ہیں | بَلْ۔بلکہ | اَكْثَرُ۔اکثر |
| هُمْ۔ان کے | لَا۔نہیں | يَعْلَمُوْنَ۔جانتے | اِنَّكَ۔بے شک آپ بھی |
| مَيِّتٌ۔وصال والے ہیں | وَّ۔اور | اِنَّهُمْ۔بے شک وہ بھی | مَّيِّتُوْنَ۔مرنے والے ہیں |
| ثُمَّ۔پھر | اِنَّكُمْ۔تم | يَوْمَ۔دن | الْقِيٰمَةِ۔قیامت کے |
| عِنْدَ۔پاس | رَبِّكُمْ۔اپنے رب کے | تَخْتَصِمُوْنَ۔جھگڑو گے | |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## خلاصہ تفسیر تیسرا رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۳

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ ۔

تو کیا وہ جس کا سینہ کھول دیا اللہ نے اسلام کیلئے تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے اس جیسا ہو جائے گا جو سنگ دل ہے تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یاد خدا سے سخت ہو گئے یہ کھلی گمراہی ہے۔

یعنی جن کا شرح صدر اسلام کے لئے منجانب اللہ کر دیا گیا وہ نور ایمان پر قائم ہو گیا اور اسے توفیق نیک عطا ہوگئی۔

حدیث میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی تو صحابہ نے عرض کی حضور! شرح صدر کیسے ہوتا ہے فرمایا جب نور ایمان دل میں روشن ہوتا ہے تو شرح صدر ہو جاتا ہے اور قلب مومن میں وسعت ہوتی ہے صحابہ نے سوال کیا اس کی علامت کیا ہے فرمایا وہ دار الخلو کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور دار دنیا سے اسے نفرت ہو جاتی ہے اور موت کے آنے سے پہلے اس کے لئے آمادہ رہتا ہے۔

نفس انسان میں چار ہیں: امارہ، لوامہ، ملہمہ، مطمئنہ۔ امارہ وہ نفس خبیث ہے جسے قبول حق سے بہت دوری ہوتی ہے اور ذکر اللہ کی سماعت سے اس میں سختی آتی اور کدورت بڑھتی ہے جیسے آفتاب کی حرارت سے موم نرم ہوتا ہے اور نمک سختی حاصل کرتا ہے۔

ایسے ہی مومن کا دل ذکر اللہ سے نرم ہوتا ہے اور کافر کا دل سخت ہوتا ہے۔

آیۂ کریمہ سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو ذکر اللہ سے خود دور اور دوسروں کو روکنے والے ہیں۔

صوفیہ کرام کے ذکر کا استہزاء کرنے کے ساتھ اسے بدعت و ناجائز کہہ کر اس سے لوگوں کو روکتے ہیں۔

نمازوں کے بعد ذکر اور صلوۃ و سلام کی مخالفت کرتے ہیں۔

حتیٰ کہ میت کے ایصال ثواب میں قرآن پڑھنے ذکر کلمہ شریف کو ممنوع کہتے ہیں۔

اس پر ارشاد ہے: اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ایسے لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ ۔

اللہ نے نازل فرمائی سب سے اچھی کتاب کہ وہ تمام کی تمام یکساں بلاغت والی ہے اور دوہرے بیان والی اس سے بدن کے روئیں لرزتے ہیں جو اللہ سے ڈریں پھر ان کے جسم کی کھالیں اور دل نرم پڑ جاتے ہیں یاد الٰہی کی رغبت کی طرف یہ اللہ کی ہدایت ہے جسے چاہے راہ دکھائے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔

اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ سے مراد قرآن کریم ہے اور اس کی بلاغت و فصاحت کی یہ شان ہے کہ اول سے آخر تک تمام کا تمام بلیغ و فصیح ہے۔ متشابہ اس لئے فرمایا کہ اس کی آیتوں میں سے کسی آیت کو پہلی آیت سے ادنیٰ اعلیٰ نہیں کہہ سکتے اور مثانی اس لئے فرمایا کہ نظم و شعر سے منزہ اور احکام میں واضح بار بار حکم دینا اور ہر پہلوئے حکم میں علوم و فنون کی جامعیت ہونا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تَقْشَعِرُّ مِنْهُ۔ یہاں مُّتَشَابِهًا کتاب کی پہلی صفت ہے۔
اور مَّثَانِيَ دوسری صفت۔
اور تَقْشَعِرُّ تیسری صفت۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ صفت اولیاء کرام کی ہے کہ ذکر الٰہی سے ان کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور جسم کانپنے لگتے ہیں اور دل چین پاتے ہیں۔

گویا کتاب متشابہ اور مثانی ایسی ہے جس سے تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ بھی ہے۔ مَّثَانِيَ مثنیٰ کی جمع ہے۔

## تفصیل لفظ تَقْشَعِرُّ

تَقْشَعِرُّ ماخوذ ہے اِقْشِعْرَارٌ سے اور اِقْشِعْرَارٌ کے معنی سکڑنے کے ہیں۔ محاورہ میں اِقْشَعَرَّ الْجِلْدُ اِذَا انْقَبَضَ تَقَبُّضًا شَدِيْدًا۔ اس میں قاف، شین عربی کے لئے کیا گیا۔ قشع کے معنی سوکھی کھال کے ہیں۔

پھر رباعی اور زائد معنی پر دلالت کرنے کی غرض سے راء ملائی گئی۔ اب اقشعرار کے معنی بدن کے رونگٹے کھڑے ہونے کے ہوگئے چنانچہ بولا جاتا ہے: اِقْشَعَرَّ جِلْدُهٗ اِذَا وَقَفَ شَعْرُهٗ مِنَ الْخَوْفِ وَالْفَزَعِ۔ آگے ارشاد ہے:

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾۔

تو کیا جو شخص بروز قیامت اپنے منہ کو بدترین عذاب کی سپر بناتا ہے وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جو بہشت میں ہے اور ظالم نافرمانوں سے کہا جائے گا کہ دنیا میں جو کچھ کرتے رہے ہو اب اس کے مزے چکھو۔ ان لوگوں نے تکذیب کی پیغمبروں کی جو پہلے گزر گئے ہیں انہیں ایسے عذاب نے آلیا کہ انہیں اس کی خبر بھی نہ ہوئی تو انہیں اس دنیا کی زندگی میں اللہ نے ذلت و رسوائی کا مزہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے کاش یہ لوگ جانتے۔

اپنے چہرے کو جہنم کے عذاب میں مبتلا کرنے والا کافر ہوگا جس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور اس کی گردن پر گندھک کا جلتا ہوا پہاڑ پڑا ہوگا جو اس کے چہرے کو جھلس ڈالے گا اس حال میں اسے اوندھا کر کے آتش جہنم میں ڈالا جائے گا اور وہ اس مومن کے برابر کیوں کر ہو سکتا ہے جو عذاب سے مامون اور بہشت میں بافرح و سرور داخل ہو گا۔ اس کافر سے تو کہا جائے گا کہ دنیا میں جو کفر و سرکشی کرتا رہا اب اس کا وبال و عذاب برداشت کر۔ اور کفار مکہ سے پہلے کافروں نے رسولوں کی تکذیب کی ان پر اچانک ایسا عذاب آیا کہ ان کو خبر بھی نہ ہوئی وہ بے فکر بیٹھے تھے کہ ہلاک کر دیئے گئے جیسے عاد و ثمود کہ ان میں سے کسی کو مسخ کر دیا گیا کوئی زمین میں دھنسا دیا گیا۔ اگر یہ سمجھ لیتے اور جان جاتے تو توبہ کر لیتے اور انبیاء کی تکذیب نہ کرتے۔ اب دنیا کے عذاب کے علاوہ آخرت کا عذاب بھی انہیں ملے گا۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ ۚ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾۔

اور بے شک ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان فرمائیں کہ کسی طرح انہیں ہدایت ہو۔ عربی زبان کا قرآن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

جس میں قطعاً کوئی کجی نہیں تا کہ سننے والے ڈریں۔

ایسا صاف فصیح و بلیغ کلام جس نے فصحا بلغا خطبا کو اس کے مقابلہ سے عاجز کر دیا پھر مضمون کی یہ شان کہ وہ تناقض و اختلاف سے پاک ہے۔ یہ کلام اسی لئے نازل فرمایا کہ کفر و تکذیب سے باز آ کر موحد و مومن بن جائیں۔ آگے دوسری مثال بیان فرمائی جاتی ہے چنانچہ ارشاد ہے:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ -

اللہ مثال بیان فرماتا ہے ایک غلام کی کہ اس میں چند بدخو آقا شریک ہوں اور ایک غلام خالص ایک مالک کا ہو۔ کیا یہ دونوں مساوی ہیں۔ تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کو ہیں بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے۔

## مُتَشٰكِسُوْنَ کی تشریح

یہ مُتَشَاكِسٌ کی جمع ہے اور اسم فاعل ہے۔

تشاکس کہتے ہیں باہم بدخوئی کرنے اور اختلاف کرنے کو۔

یہ باب تفاعل سے ہے اس کا مادہ شکس ہے۔

اور شَكَسَ يَشْكُسُ شَكْسًا بولتے ہیں جب تنگ ہو جائیں۔

اور رات دن پر بھی مُتَشَاكِسَان بولتے ہیں اس لئے کہ وہ باہم ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

## سَلَمًا لِّرَجُلٍ کی تفسیر

سلم مصدر ہے۔ اس کے معنی خالص کے ہیں۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا سے مراد مشرک و مومن کی مثال ہے۔

گویا ارشاد ہے کہ ایک جماعت کا غلام پریشان ہے اور پریشان ہی رہے گا اس لئے کہ ہر فرد اسے اپنی طرف کھینچے گا جیسے سات ماموؤں کا بھانجا کہ وہ ہر ماموں کے زیر حکم رہ کر ایک کے حکم کی تعمیل سے قاصر رہے گا اور سب کے حکم کی تعمیل میں پریشان ہے کہ کس کی مانوں تمام آقاؤں کے حکم کی تعمیل ایک غلام کے لئے ناقابل تعمیل ہوگی لازمی طور پر ایک آقا عدم تعمیل کی وجہ سے غلام سے ناراض ہوگا اور یہ غلام سب کو راضی رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

اور یہ غلام جب اپنی کسی حاجت کے لئے کچھ کہنا چاہے تو اسے یہ مشکل ہے کہ کس آقا سے کہے تو اپنی حاجت روائی کرنا اس کے لئے مشکل ہے۔

برخلاف اس غلام کے جس کا ایک ہی آقا ہے وہ اپنے آقا کی خدمت کر کے اسے راضی رکھ سکتا ہے اور جب اسے کوئی حاجت پیش آئے تو اس سے عرض کر سکتا ہے اسے کوئی پریشانی نہیں ہو سکتی۔

یہ حال مومن موحد کا ہے کہ وہ ایک مالک کا بندہ ہے اسی کی عبادت کرتا اسی سے سب کچھ مانگتا ہے۔

خواہ کسی مقرب خاص کے توسل سے مانگے یا خود عرض کرے اور جس کا توسل کرتا ہے اسے اسی مالک کا بندہ جانتا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

البتہ مقرب سمجھتا ہے اس سے انبیاء و اولیاء کا وسیلہ ممنوع نہیں اس لئے کہ مومن جن نبی ولی کا توسل کرتا ہے اسے وہ خدا نہیں جانتا اور نہ اپنے کو اس کا عبد مملوک سمجھتا ہے بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ کہتا ہے۔ مالک الملک صرف اور صرف ایک ہی ذات کو جانتا ہے۔ پھر کسی کے توسل کو آیہ کریمہ سے ممنوع سمجھنا جہالت ہے۔

اور مشرک جماعت کے غلام کی طرح ہے اس لئے کہ وہ کئی کروڑ معبودوں کا بندہ ہے اور سب کی پوجا پاٹ کرتا ہے۔

تو دونوں قسم کے غلام یکساں نہیں ایک کامیاب عبد مملوک خدا ہے اور دوسرا ناکام متعدد خداؤں کا بندہ ہے۔ اس لئے بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ فرما کر وضاحت کر دی گئی کہ یہ فرق اکثر نہیں جانتے۔ آگے ارشاد ہے:

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ۔

بے شک اے محبوب! تمہیں انتقال کرنا ہے اور ان کافروں کو بھی مرنا ہے پھر تم بروز قیامت اپنے رب کے حضور جھگڑو گے۔

آیت کریمہ میں کفار کے اعتقاد کا رد ہے جو حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے منتظر تھے کہ ان کی وفات کے دن ہم آزادی سے اپنے معتقدات پر عمل کریں گے۔

انہیں فرمایا کہ تم خود مرنے والے ہو کہ دوسرے کی موت کا انتظار کر رہے ہو یہ تمہاری حماقت ہے تم تو وہ ہو کہ زندگی دنیا میں بھی مرے ہوئے ہو اور انبیاء کرام کی موت ایک آن کی موت ہے پھر وہ حیات جاودانی پاتے ہیں۔ اس پر شرعی براہین احادیث صحیحہ سے موجود ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے بھی اس پر ایک رباعی فرمائی جس میں مسئلہ حل فرما دیا ہے:

انبیا کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اس آن کے بعد ان کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ
ان کا جسم پر نور بھی روحانی ہے
اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح
اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے

چنانچہ حدیث میں بھی یہی وارد ہے: اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ۔ انبیاء کرام زندہ ہیں اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ نماز بغیر صحت اعضا ادا نہیں ہو سکتی اسی لئے ان کے اجسام بھی زمین پر حرام ہیں وہ نہیں کھا سکتی۔

چنانچہ حدیث میں ہے: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ۔ اللہ نے زمین پر حرام فرمایا کہ انبیاء کرام کے اجسام کھائے۔

اور بروز قیامت تَخْتَصِمُوْنَ جو فرمایا وہ یہ ہے کہ انبیاء کرام امت پر حجت قائم کریں گے کہ انہوں نے تبلیغ رسالت اور دعوت دین میں جہد بلیغ فرمائی۔ آج کافر بے فائدہ معذرتیں کر رہے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک قول یہ ہے کہ اختصام سے مراد خصومت عام ہے کہ لوگ دنیوی حقوق میں جھگڑیں گے اور اپنا حق ہر ایک طلب کرے گا۔

## مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۳

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ۔ کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کشادہ کیا۔
عربی میں شرح بسط و کشادگی کے معنی میں مستعمل ہے۔ چنانچہ آلوسی فرماتے ہیں: وَالشَّرْحُ فِي الْاَصْلِ الْبَسْطُ وَيُكْنٰى بِهٖ عَنِ التَّوْسِيْعِ۔

اور اس سے مراد نفس ناطقہ کا مستعد ہونا قبول کی طرف۔

اور نفس ناطقہ کا محل قلب ہے۔ اس کے جوف میں بخار لطیفہ غذا کی کیفیت سے متکون ہوتے ہیں اور اس کے واسطے سے تمام بدن پر تدبیر و تصریف وابستہ ہے۔

پھر یہی نفس متصف بالاسلام والایمان ہوتا ہے۔

تو جس کے سینہ میں اللہ تعالیٰ استعداد اسلامی پیدا فرما دے وہ فطرت اصلی کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور اس کے ایمان میں تغیر نہیں آتا خواہ کتنے ہی وساوس قادحہ اس پر مستولی ہوں اس لئے کہ

فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ۔ وہ اللہ کے نور عظیم کی روشنی میں ہوتا ہے۔

اور جس میں یہ نور نہ ہو اس کے حق میں ارشاد ہے:

فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾۔

تو خرابی ہے سنگدلوں کو جو اللہ کے ذکر سے منحرف ہیں یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

یعنی ذکر الٰہی کا مقتضا یہ ہے کہ سننے والے کا دل نرم ہو اور بجائے نرم ہونے کے دل میں قساوت پیدا ہونا ان کے لئے ہلاکت اور خرابی کا موجب ہے اور یہ عدم قبول اس امر کی دلیل ہے کہ ان کے دل مثل صخرۂ صماء کے ہیں اسی بنا پر حدیث میں ہے اِنَّ فِيْ جَسَدِ اٰدَمَ لَمُضْغَةٌ اِنْ صَلُحَتْ صَلُحَتِ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَتِ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔
انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہو تو تمام بدن درست ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو تمام جسم میں فساد آ جاتا ہے اور وہ انسان کا قلب ہے تو ایسے قسی القلب لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

آیۂ کریمہ حضرت شیر خدا اور حمزہ رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی اور اس کا دوسرا حصہ ابولہب اور اس کے بیٹے کے لئے آیا۔ شیر خدا اور حمزہ کے لئے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ نازل ہوئی اور ان کے لئے فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ارشاد ہوا۔ آگے فرمایا جاتا ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ۔

اللہ نے نازل فرمایا قرآن بہترین کلام کتاب میں جو اپنے معنی اور مطالب میں ایک دوسرے کے مشابہ ہے بار بار دہرایا گیا جس کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ان کے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر نرم ہو جاتی ہیں ان کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

جلدیں اوران کے دل اللہ کے ذکر کی طرف۔

اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ سے مراد قرآن کریم ہے۔ شان نزول آیہ کریمہ یہ ہے جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک جماعت صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَدِّثْنَا بِاَحَادِیْثِ حِسَانٍ وَ بِاَخْبَارِ الدَّھْرِ۔ حضور ہمیں اچھی اچھی حدیثیں بتائیں اورزمانہ کی خبریں دیں تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اور اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کا بدل کِتٰبًا ہے اور مُّتَشَابِهًا سے مراد مَاتَشَابَهَ مَعَانِیْهِ فِی الصِّحَةِ وَ الْاَحْکَامِ ہے یعنی معانی اور صحت احکام میں تمام مشابہت تام رکھتا ہے۔

مَّثَانِیَ میں دوسری صفت کتاب کی بیان کی گئی۔ مَّثَانِیَ جمع ہے مثنی کی جس کے معنی مکرر کے ہیں یعنی احکام ومواعظ مکرر اور قصص کا بار بار ذکر۔

اور ایک قول کہ مَثْنٰی سے مراد یُثْنٰی فِی التِّلَاوَةِ یعنی تلاوت بار بار کی جائے۔ آگے ارشاد ہے:

تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ۔ اِقْشِعْرَارٌ کے بمعنی تقبض ہے۔ محاورہ میں بولتے ہیں: اِقْشَعَرَّ الْجِلْدُ اِذَا انْقَبَضَ تَقَبُّضًا شَدِیْدًا۔ اور یہ قَشْعٌ سے مرکب ہے اور قشع سوکھی کھال کو کہتے ہیں جیسے بولتے ہیں: اِقْشَعَرَّ جِلْدُهٗ اِذَا وَقَفَ شَعْرُهٗ اِذَا عَرَضَ لَهٗ خَوْفٌ شَدِیْدٌ مِنْ اَمْرٍ هَائِلٍ وَ هَمَّهٗ بَغْتَةً۔ تو اس کے معنی یہ ہوئے:

اَنَّهُمْ اِذَا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ وَقَوَارِعَ اٰیَاتِ وَعِیْدِهٖ اِصَابَتْهُمْ رَهْبَةٌ وَّ خَشْیَةٌ تَقْشَعِرُّ مِنْهَا جُلُوْدُهُمْ وَ اِذَا ذُکِّرُوْا رَحْمَةَ اللّٰهِ تَعَالٰی عِنْدَ سَمَاعِ اٰیَاتِ وَعْدِهٖ تَعَالٰی وَ اَلْطَافِهٖ تَبَدَّلَتْ خَشْیَتُهُمْ رِجَاءً وَّ رَهْبَتُهُمْ رَغْبَةً وَ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ اَیْ سَاکِنَةٌ مُّطْمَئِنَّةٌ اِلٰی ذِکْرِ رَحْمَتِهٖ تَعَالٰی۔ پھر ان کے جلد اور دل ٹھہر جاتے ہیں اور مطمئن ہوجاتے ہیں ذکر اللہ کی طرف۔

بعض اس طرف گئے کہ یہ نعت اولیاء کرام ہے اور بعض نے کہا کہ اقشعرار جلود سماعت قرآن پاک سے ہونا پھر رحمت الٰہی سے سکون پانا یہ توصفت اولیاء کرام ہے لیکن صعق ووجد اور صفقہ جیسا کہ کلام سن کر بعض لوگ کرتے ہیں یہ نعت اولیاء کرام نہیں۔

چنانچہ ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عروہ بن زبیر سے راوی ہیں: قُلْتُ لِجَدَّتِیْ اَسْمَاءَ کَیْفَ کَانَ یَصْنَعُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ۔ میں نے اپنی دادی حضرت اسماء سے پوچھا کہ صحابہ کرام جب قرآن پڑھتے تھے تو کیا کرتے تھے۔

قَالَتْ کَانُوْا کَمَا نَعَتَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی تَدْمَعُ اَعْیُنُهُمْ وَ تَقْشَعِرُّ جُلُوْدُهُمْ۔ فرمایا ان کا وہی حال ہوتا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نعت میں بیان فرمایا ان کی آنکھیں آنسو بہانے لگتیں اوران کے جسم کے روئیں کھڑے ہوجاتے تھے۔

قُلْتُ اِنَّ نَاسًا هٰهُنَا اِذَا سَمِعُوْا ذٰلِكَ تَاْخُذُهُمْ غَشْیَةٌ۔ میں نے عرض کیا آج لوگ جب ایسا سنتے ہیں تو ان پر غش طاری ہوجاتا ہے۔

قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ فرمایا میں اللہ کی پناہ مانگتی ہوں شیطان مردود سے۔

اورزبیر بن بکار موفقیات میں عامر اور عبداللہ بن زبیر سے راوی ہیں: قَالَ جِئْتُ اُمِّیْ فَقُلْتُ وَجَدْتُ قَوْمًا مَا رَاَیْتُ خَیْرًا مِّنْهُمْ قَطُّ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰی فَیُرْعَدُ اَحَدُهُمْ حَتّٰی یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَتْ لَا تَقْعُدْ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مَعَهُمْ۔ میں اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے ایک قوم کو پایا تو میں نے ان میں قطعاً بھلائی نہ دیکھی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے کانپتے ہیں اچھلتے اچھلتے ہیں حتیٰ کہ ان پر خوف الٰہی سے غشی طاری ہو جاتی ہے تو فرمایا بیٹا ان کے پاس تو نہ بیٹھ۔

ثُمَّ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتْلُوا الْقُرْاٰنَ وَرَاَیْتُ اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ یَتْلُوَانِ الْقُرْاٰنَ فَلَا یُصِیْبُهُمْ هٰذَا اَفَتَرَاهُمْ اَخْشٰی مِنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ۔ پھر فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تھے تو ان پر یہ کیفیت طاری نہ ہوتی تھی تو کیا تو انہیں صدیق و فاروق سے زیادہ خوف الٰہی کرنے والا سمجھتا ہے۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب کہ آپ نے ایک شخص کو قرآن سنتے ہوئے غشی میں گرا ہوا دیکھا تو فرمایا ہم اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اور غش ہو کر نہیں گرتے یہ لوگ جن کا یہ حال ہوتا ہے ان میں شیطان گھس جاتا ہے اور کچھ نہیں۔

اور عبدالرزاق اور عبد بن حمید اور ابن المنذر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ آپ نے آیہ کریمہ کے متعلق فرمایا:
هٰذَا نَعْتُ اَوْلِیَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ تَقْشَعِرُّ جُلُوْدُهُمْ وَ تَبْكِیْ اَعْیُنُهُمْ وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَلَمْ یَنْعَتْهُمُ اللّٰهُ سُبْحٰنَهٗ بِذَهَابِ عُقُوْلِهِمْ وَالْغِشَانِ عَلَیْهِمْ اِنَّمَا هٰذَا فِیْ اَهْلِ الْبِدَعِ وَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ آیہ کریمہ میں نعت اولیاء کرام ہے کہ ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کی آنکھیں روتی ہیں اور ان کے دل ذکر الٰہی سے اطمینان پاتے ہیں اور ان کی نعت ہرگز نہیں فرمائی جن کی عقل زائل ہو جائے اور جو غشی سے بے ہوش ہو جائیں یہ تو اہل بدعت کی علامت ہے اور وہ اثر شیطان سے ہے۔

ابن ابی شیبہ حضرت ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ اَلصَّعْقَةُ مِنَ الشَّیْطٰنِ یعنی چیخنا یہ حرکت شیطانی سے ہے۔

ابن سیرین کی ایک روایت ہے جس سے مسئلہ واضح ہو جاتا ہے۔ فرماتے ہیں: بَیْنَنَا وَ بَیْنَ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یُصْعَقُوْنَ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَنْ یُّجْعَلَ اَحَدُهُمْ عَلٰی حَائِطٍ بَاسِطًا رِجْلَیْهِ ثُمَّ یُقْرَأُ الْقُرْاٰنُ عَلَیْهِمْ كُلُّهٗ فَاِنْ رَمٰی بِنَفْسِهٖ فَهُوَ صَادِقٌ فَهٰذِهٖ اَخْبَارٌ نَاعِیَةٌ عَلٰی بَعْضِ الْمُتَصَوِّفَةِ صَعْقَهُمْ وَتَوَاجُدَهُمْ وَ ضَرْبَ رُءُوْسِهِمُ الْاَرْضَ عِنْدَ سَمَاعِ الْقُرْاٰنِ۔
تلاوت قرآن پاک کے وقت ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان یہی حالت رہی جبکہ وہ لوگ اونچی جگہ یا پاؤں پھیلائے ہوتے اور ان پر قرآن کی تلاوت ہوتی تو اگر وہ خود بخود گر پڑتے تو سچے ہوتے۔ یہ بعض صوفیہ کے خوف کی خبریں ہیں کہ وہ سماع قرآن پر چیخ مار کر تواجد میں آ جاتے اور اپنے سر زمین پر مارتے تھے۔

وَ یَقُوْلُ مَشَائِخُهُمْ اِنَّ ذٰلِكَ لِضُعْفِ الْقُلُوْبِ عَنْ تَحَمُّلِ الْوَارِدِ وَ لَیْسَ فَاعِلُوْا ذٰلِكَ فِی الْكَمَالِ كَالصَّحَابَةِ اَهْلِ الصَّدْرِ الْاَوَّلِ فِیْ قُوَّةِ التَّحَمُّلِ فَمَا هُوَ اِلَّا دَلِیْلُ النَّقْصِ بِدَلِیْلِ اَنَّ السَّالِكَ اِذَا كَمُلَ رَسَخَ وَ قَوِیَ قَلْبُهٗ وَلَمْ یَصْدُرْ مِنْهُ شَیْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَ یَقُوْلُوْنَ لَیْسَ فِی الْاٰیَةِ اَكْثَرُ مِنْ اِثْبَاتِ الْاِقْشِعْرَارِ وَاللِّیْنِ وَلَیْسَ فِیْهَا نَفْیُ اَنْ یَّعْتَرِیَهُمْ حَالٌ اٰخَرُ فِی الْاٰیَةِ اِشْعَارٌ بِاَنَّ الْمَذْكُوْرَ حَالُ الرَّاسِخِیْنَ الْكَامِلِیْنَ حَیْثُ قَالَ سُبْحٰنَهُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ۔

اس پر مشائخ فرماتے ہیں یہ کیفیت عدم تحمل پر ہوتی ہے اس لئے کہ جن کا دل کمزور ہوتا ہے وہ برداشت نہیں کر سکتے اور صحابہ کرام صدر اول میں وہ تھے کہ ان کے تحمل و ضبط کی قوت علی وجہ الکمال تھی اور آیہ کریمہ میں اسی وجہ میں تَقْشَعِرُّ مِنْهُ

جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ آیا ہے اس لئے کہ جب سالک کامل ہو جاتا ہے اور اس کا دل قوت حاصل کر لیتا ہے تو اس سے ایسی اضطراری حالت صادر نہیں ہوتی۔ اسی وجہ میں آیہ کریمہ اس قسم کی نفی نہیں کرتی بلکہ اس کی طرف مشعر ہے کہ راسخ کامل پر یہ حالت طاری ہو کر رہ جاتی ہے اور ناقص الحال پر اس سے زیادہ تواجد وغیرہ ہو سکتا ہے تو ایسے حالات کی مذمت صحیح نہیں بلکہ کوشش کی جائے کہ وہ ناقص الحال نہ رہے بلکہ راسخ الحال بننے کی سعی کرے نَسْئَلُ اللهَ الْعَظِیْمَ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْنَا مِمَّا یَتَفَضَّلُ بِهٖ عَلٰی اَصْحَابِ بَیْتِهٖ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ آگے ارشاد ہے:

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾۔

یہ اللہ کی ہدایت ہے جسے چاہے ہدایت فرمائے اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لئے کوئی ہادی نہیں۔

یعنی جسے اللہ ہدایت فرمادے اسے نیکی کی توفیق عطا فرماتا ہے اور جس میں گمراہی کا مادہ پیدا کر دے وہ اعراض عن الحق ہی کرے گا اس لئے کہ اس میں استعداد ہی گمراہی کی ہے تو اس کا کوئی ہادی بھی نہیں ہو سکتا کہ اسے ورطۂ ضلالت سے نکال سکے آگے ارشاد ہے:

اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ۔

کیا وہ جو اپنے چہرے کو ڈھال بنائے گا دن قیامت کے۔

آیت کریمہ میں بِوَجْهِهٖ اس لئے فرمایا کہ چہرہ اشرف اعضائے جسم ہے اور کافر بروز قیامت عذاب شدید میں اس طرح مبتلا ہو گا کہ یَکُوْنُ یَدُهُ الَّتِیْ بِهَا کَانَ یَتَّقِی الْمَکَارِهَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِهٖ کہ اس کا وہ ہاتھ جو تکالیف و مکروہات سے بچاتا ہے وہ اس کی گردن سے لپٹا ہوا ہو گا اور تمام لپٹیں اس کے چہرے پر آئیں گی تو ایسا کافر اور مومن دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کبھی نہیں اس لئے کہ مومن بے فکری سے باغیچوں میں عیش کرتے ہوں گے۔ گویا آیت کریمہ کے یہ معنی ہوئے: اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ عَذَابَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ کَالْمُصِرِّ عَلٰی کُفْرِهٖ۔

اس آیت کا شان نزول ابوجہل کے حق میں ہے۔

وَقِیْلَ لِلظّٰلِمِیْنَ ذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾۔

اور مشرکوں سے کہا جائے گا اب چکھو اپنے کئے کا بدلہ۔

یعنی جو کچھ حیات دنیا میں تم نے کیا اس کا وبال و نکال ہمیشہ کے لئے تم پر آ گیا اب اس کا مزہ چکھتے رہو۔

کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾۔

جھٹلایا انہوں نے نبیوں کو جو پہلے گزرے تو ان پر ایسے عذاب آیا کہ انہیں خیال بھی نہ تھا۔

یعنی ان کے گمان و وہم میں بھی عذاب کے آنے کا خطرہ نہ تھا۔

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَکْبَرُ ۘ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾۔

تو اللہ نے انہیں دنیا کی زندگی میں ذلت کا عذاب چکھایا اور آخرت کا عذاب بڑا ہے اگر وہ جانتے۔

یعنی اگر وہ جانتے تو عبرت پکڑتے اور مائل بہ ہدایت ہو جاتے مگر گمراہ دنیا کی عیش میں آخرت سے اندھے تھے۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ۚ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾۔

بے شک ہم نے ہر قسم کی مثال اس قرآن کریم میں دیں کہ کہیں ہوش کریں قرآن عربی زبان میں جس کے اندر کوئی کجی نہیں تا کہ وہ ڈریں۔

عِوَجٍ اسے کہتے ہیں جس میں کسی طرح کا اختلال ہو اور چونکہ قرآن پاک ہر قسم کے اختلال سے پاک ہے اس لئے غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ فرمایا۔

بعض نے عِوَجٍ کے معنی شک وتلبیس کئے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ شک وتلبیس سے پاک کلام چنانچہ آلوسی فرماتے ہیں: اَلْمُرَادُ بِالْعِوَاجِ الشَّكُّ وَاللَّبْسُ۔

اور مجاہد کا ایک شعر بھی اسی معنی کا مؤید ہے:

وَ قَدْ اَتَاكَ يَقِيْنٌ غَيْرُ ذِيْ عِوَجٍ مِّنَ الْاِلٰهِ وَقَوْلٌ غَيْرُ مَكْذُوْبِ

اور حضرت عثمان بن عفان فرماتے ہیں: اَیْ غَيْرُ مُضْطَرِبٍ وَّ لَا مُتَنَاقِضٍ۔ اضطراب وتناقض سے پاک کلام غیر ذی عوج ہے۔

اور دیلمی مسند الفردوس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں: اِنَّهٗ قَالَ غَيْرُ ذِيْ عِوَجٍ غَيْرُ مَخْلُوْقٍ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غَيْرُ ذِيْ عِوَجٍ کے معنی غیر مخلوق فرمائے۔

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ۔ تا کہ تقویٰ حاصل کریں اور اللہ سے ڈریں پھر ارشاد ہے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾۔

اللہ مثال دیتا ہے ایک آدمی کی کہ اس میں مشترک معبود ہیں اور ہر معبود مختلف مزاج کا ہے اور اس آدمی کی جو موحد ومخلص ہے کیا دونوں مثال میں برابر ہیں تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بلکہ اکثر ان مشرکوں سے نہیں جانتے۔

علامہ آلوسی اس کے معنی میں فرماتے ہیں: ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِلْمُشْرِكِ حَسْبَمَا يَقُوْدُ اِلَيْهِ مَذْهَبُهٗ مِنْ اِدِّعَاءِ كُلِّ مَعْبُوْدِيْهِ عُبُوْدِيَّتَهٗ عَبْدًا يَّتَشَارَكُ فِيْهِ جَمَاعَةٌ مُّتَشَاجِرُوْنَ لِشَكَاسَةِ اَخْلَاقِهِمْ وَسُوْءِ طَبَائِعِهِمْ يَتَجَاذَبُوْنَهٗ وَ يَتَعَاوَدُوْنَهٗ فِيْ مُهِمَّاتِهِمُ الْمُتَبَائِنَةِ فِيْ تَحَيُّرِهٖ وَ تَنَوُّعِ قَلْبِهٖ۔

اللہ مثال دیتا ہے مشرک کے لئے جیسا کہ وہ اپنے مذہب باطل میں چلتا ہے اپنے خیال فاسد میں بندگی کرتا ہے ہبل ولات ومنات کی، نائلہ واساف کی تو اس کے معبود ایک جماعت ہے جو باہمی جھگڑتے ہیں اپنی بداطواری کے ماتحت اور برے اخلاق سے اور گندی طبیعتوں کے ساتھ ہر ایک اپنی طرف جذب کرتا ہے جب اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو تحیر میں پڑ جاتا ہے کہ یہ مصیبت میں کس سے دفع کراؤں اور اس تحیر میں اس کا دل اپنے نظام میں پریشان ہو جاتا ہے۔ بقول

مر بدہا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام

اور دوسری مثال مرد مومن کی ہے جو خالص ومخلص ایک ہی رب کا بندہ ہے۔ سلم عربی میں خالص کو کہتے ہیں تو وہ اپنے رب سے ہی سب کچھ طلب کرتا ہے اور اسے ملتا ہے وہ راحت میں ہے۔ اس کے بعد استفہام انکاری میں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ۔فرمایا یعنی کیا دونوں برابر ہیں۔یعنی ہرگز برابر نہیں ہو سکتے دونوں میں بون بعید ہے اِنَّ اَحَدَهُمَا فِي لُوْمٍ وَّ عَنَاءٍ وَالْاُخْرٰى فِي رَاحَةٍ بَالٍ وَّ رَضَآءٍ۔اس لئے کہ ایک ملامت اور غم میں ہے اور دوسرا اپنے حال میں خوش اور راضی ہے۔

اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فرما کر نفی استواء فرمادی اور مشرکین کی جہالت ظاہر فرمانے کو بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ فرمایا۔آگے ارشاد ہے جس میں ان لوگوں کا رد ہے جو حق بات ماننے کی بجائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے منتظر تھے۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾۔

اے محبوب! تم بھی متحلل ہونے والے ہو اور یہ کافر بھی مرنے والے ہیں پھر تم قیامت کے روز اپنے رب کے حضور جھگڑو گے۔

آلوسی فرماتے ہیں: وَفِي الْبَحْرِ اَنَّهُ لَمَّا لَمْ يَلْتَفِتُوْا اِلَى الْحَقِّ وَلَمْ يَنْتَفِعُوْا بِضَرْبِ الْمَثَلِ اَخْبَرَ سُبْحَانَهُ بِاَنَّ مَصِيْرَ الْجَمِيْعِ بِالْمَوْتِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنَّهُمْ يَخْتَصِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ عَزَّوَجَلَّ الْحَكَمُ الْعَدْلُ فَيَتَمَيَّزُ هُنَاكَ الْمُحِقُّ وَالْمُبْطِلُ۔

بحر میں ہے کہ جب مشرکین حق کی طرف ملتفت نہ ہوئے اور انہوں نے مثالوں سے بھی نفع حاصل نہ کیا تو حق سبحانہ و تعالیٰ نے خبر دی کہ سب کا لوٹ کر آنا موت کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور یہ مشرکین اس دن قیامت کو مخاصمہ کریں گے بحضور الہ الخلق اور وہ ذات عادل اور فیصلہ دینے والی ہے تو اس کے بعد حق پرست اور باطل نواز میں تمیز ہو جائے گی۔

اور بعض اجلہ علما نے فرمایا کہ اول سورۂ زمر سے آخر تک براہین سے رگ مشرکین کاٹی گئی۔لیکن مشرکین اپنے جہل میں رہ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رجوع نہ ہوئے اور یہ قیاس کرنے لگے کہ جیسے ہمیں مرنا ہے ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی وفات ہونی ہے تو اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ اے محبوب! آپ بھی وفات پانے والے ہیں اور یہ تو مردار ہیں ہی۔

چنانچہ ابن زبیر اور ابن ابی اسحاق اور ابن معین اور عیسیٰ اور یمانی اور ابن ابی غوث اور ابن ابی عیلہ اپنی قراءت میں اِنَّكَ مَائِتٌ وَاِنَّهُمْ مَائِتُوْنَ پڑھتے ہیں۔

وَالْفَرْقُ بَيْنَ مَيِّتٍ وَّمَائِتٍ اَنَّ الْاَوَّلَ صِفَةٌ مُّشَبَّهَةٌ وَّهِيَ تَدُلُّ عَلَى الثُّبُوْتِ فَفِيْهَا اِشْعَارٌ بِاَنَّ حَيَاتَهُمْ عَيْنُ الْمَوْتِ وَاَنَّ الْمَوْتَ طَوْقٌ فِي الْعُنُقِ لَازِمٌ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَائِتُوْنَ۔دونوں میں فرق یہ ہے کہ پہلا صفت مشبہ ہے جو دلالت کرتا ہے ثبوت پر اور اس میں اشعار ہے اس بات کا کہ مشرکین کی زندگی عین موت ہے اور وہ موت ان کی گردن میں طوق لازم ہے۔

وَالثَّانِيْ اِسْمُ فَاعِلٍ وَّ هُوَ يَدُلُّ عَلَى الْحُدُوْثِ فَلَا يُفِيْدُ هُنَا مَعَ الْقَرِيْنَةِ اَكْثَرُ مِنْ اَنَّهُمْ سَيُحْدَثُ لَهُمُ الْمَوْتُ۔اور دوسرا مَائِتٌ اسم فاعل ہے اور وہ دلالت کرتا ہے حدوث پر تو یہاں قرینہ حدوث اس سے زیادہ فائدہ نہیں دیتا کہ سمجھ لیا جائے کہ حدوث موت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ہوگا۔جیسا کہ فاضل بریلوی فرما گئے:

انبیا کو بھی اجل آنی ہے مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

## اقسام موت

قَالَ الرَّاغِبُ الْاَصْفَهَانِیُ ۔ اَنْوَاعُ الْمَوْتِ بِحَسْبِ اَنْوَاعِ الْحَیَاتِ ۔ موت کی اقسام حسب انواع حیات ہیں یعنی جس طرح زندگی سب کی یکساں نہیں ایسے ہی موت بھی سب کی یکساں نہیں۔

چنانچہ موت کا اطلاق بارہ صورتوں پر ہوتا ہے۔

پہلی قسم موت کا اطلاق ازالۂ قوت نامیہ پر ہوتا ہے جیسا کہ شیخ عطار نے فرمایا:

ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام

سبزہ کی طرح میں بارہا پیدا ہوا ہوں۔ سات سو ستر قالب دیکھ چکا ہوں۔

اس کی تشریح یہ ہے کہ انسان اول نطفہ بنتا ہے پھر علقہ پھر مضغہ پھر جنین۔ پھر مولود پھر رضیع پھر طفل پھر صبی پھر شاب پھر شیب پھر شیخ فانی پھر میت پھر مقبور پھر مقہور یا مغفور ہو کر اعلیٰ علیین یا اسفل السافلین میں پہنچتا ہے۔

اور یہ تشریح اسی پر منتفی نہیں ہوتی۔

بلکہ عالم ہوتا ہے یا جاہل، زاہل ہوتا ہے یا حافظ، متکبر ہوتا ہے یا منکسر، غضب ناک ہوتا ہے یا بردبار، حسین ہوتا ہے یا قبیح، سیاہ فام ہوتا ہے یا صبیح، ملیح ہوتا ہے یا گورا، بیمار ہوتا ہے یا تندرست، ذہین ہوتا ہے یا غبی وغیرہ وغیرہ الیٰ غیر النہایۃ۔

تو انواع حیات جتنی فرض کر لی جائیں انواع ممات بھی ایسی ہی ہیں۔

نبی کی موت، ولی کی موت، عالم کی موت، حاکم عادل کی موت، نامور کی موت، گمنام کی موت، بچے کی موت، جوان کی موت، پہلوان کی موت، مدقوق کی موت، ایسے ہی شہید اور مومن اور عالم باعمل کی موت، مشرک کافر کبروتر سا کی موت، خائب و خاسر مرتد کی موت، تائب ذاکر کی موت ان جملہ اموات میں وہی فرق ہے جو زندہ افراد کی حیات میں فرق ہے۔

چنانچہ انسان میں حیوانات و نباتات میں جیسے کہ کلام پاک میں ارشاد ہوا:

وَيُحۡيِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ۔ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ یہاں موت سے مراد عدم تخضر ہے جب زمین بنجر ہو جائے تو اسے مردہ زمین کہتے ہیں اور جب سرسبز و شاداب ہو جائے تو اسے زندہ بولتے ہیں۔

اَحۡيَيۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا ؕ كَذٰلِكَ الۡخُرُوۡجُ ۔ ہم زندہ کرتے ہیں مردہ آبادی کو ایسے ہی قبروں سے نکلنا ہے۔ یعنی جب زمین خاک اڑا رہی ہو تو بارش سے اس پر سبزہ اگتا ہے ایسے ہی قبروں سے مردے نکلیں گے۔

دوسری قسم موت کی زوال قوت عاقلہ ہے اور وہ جہالت ہے جیسے ارشاد ہے۔

اَوَمَنۡ كَانَ مَيۡتًا فَاَحۡيَيۡنٰهُ ۔ کیا جو جہالت کفر سے مرا ہوا ہے تو اسے ہم ایمان دے کر زندہ کرتے ہیں۔ وَاِيَّاهُ قَصَدَ بِقَوۡلِهٖ اِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰى ۔ اور اسی طرف اشارہ ہے فرمان الٰہی میں کہ آپ ان کافروں کو ہدایت نہیں پہنچا سکتے اس لئے کہ یہ مرے ہوئے ہیں اور وَّاِنَّهُمۡ مَّيِّتُوۡنَ بھی اسی مقصد کے لئے فرمایا گیا۔

تیسری قسم زوال قوت حاسہ ہے۔ جیسے حضرت مریم علیہا السلام کے قول میں ہے: يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا ۔ اے کاش مری قوت حاسہ جاتی رہتی اور ارشاد ہے:

ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوۡفَ اُخۡرَجُ حَيًّا ۔ تو کیا مجھ میں جب قوت حاسہ نہ رہے گی تو پھر میں زندہ قبر سے نکالا جاؤں گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

چوتھی قسم حزن مکدر حیات ہے جیسا کہ ارشاد ہے وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ۔ اور آتی ہے اسے قدم قدم پر موت حالانکہ وہ مرا ہوا نہیں ہوتا بلکہ حزن و ملال مکدر حیات جب ہوتا ہے تو اسے بھی موت کہہ دیا جاتا ہے۔

پانچویں قسم منام قلیل ہے چنانچہ اَلنَّوْمُ مَوْتٌ خَفِيفٌ وَالْمَوْتُ نَوْمٌ ثَقِيلٌ۔ عرف میں کہا جاتا ہے چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے: هُوَ الَّذِي يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ۔ وہی ذات ہے جو تمہیں وفات دیتی ہے رات میں۔

اور ارشاد ہے: اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا۔ اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں انہیں اس کے سوتے میں۔

اور ارشاد ہے: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ۔ اور نہ گمان کرنا جو قتل کئے گئے اللہ کے راستے میں مرا ہوا بلکہ وہ زندہ ہیں۔

قِيْلَ نَفْيُ الْمَوْتِ هُوَ عَنْ اَرْوَاحِهِمْ فَاِنَّهٗ نَبَّهَ عَلٰى نِعَمِهِمْ۔ موت کی نفی ان کی روحوں سے ہے اس لئے کہ ان کا نعمتوں میں ہونا بتایا۔

وَقِيْلَ نَفْيٌ عَنْهُمُ الْحُزْنَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ قَوْلِهٖ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ۔ اور ایک قول ہے کہ یہاں نفی حزن ہے جیسا کہ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ میں ہے۔

چھٹی قسم زوال قوت حیوانیہ اور روح کا جسم سے علیحدہ ہونا ہے جیسے: كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ میں ارشاد ہے۔

ساتویں قسم اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ہے۔

جیسا کہ کہا گیا: وَالْمَوْتُ حَتْمٌ فِيْ رِقَابِ الْعِبَادِ۔

آٹھویں قسم موت کی یہ ہے کہ تحلل والنقص پر اس کا اطلاق ہوتا ہے فَاِنَّ الْبَشَرَ مَا دَامَ فِي الدُّنْيَا يَمُوْتُ جُزْءً اَفجُزْءً۔

وَقِيْلَ اَلْمَائِتُ هُوَ الْمُتَحَلِّلُ۔ تو اس صورت میں حضور ﷺ کا متحلل عن البشریت ہونا ثابت ہوتا ہے۔

نویں قسم مَيْتَه کی ہے وَهُوَ مَازَالَ رُوْحُهٗ بِغَيْرِ تَزْكِيَةٍ۔ یعنی بغیر بسم اللہ اکبر کہے جس حیوان کی روح نکلے وہ مَيْتَه ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ۔

دسویں قسم شراب کی صفت بدل جانے پر بولتے ہیں جبکہ اس کا رنگ بدل جائے۔

گیارہویں قسم جنون پر بھی موت کا اطلاق ہوتا ہے۔ وَالْمَوْتَةُ شِبْهُ الْجُنُوْنِ۔

بارہویں:- زوال عقل و علم کے معنی میں بولتے ہیں۔

اور علامہ نسفی نے اپنی تفسیر میں فرمایا: قَالَ الْخَلِيْلُ اَنْشَدَ اَبُوْعَمْرٍو:

وَ تَسْاَلُنِيْ تَفْسِيْرَ مَيْتٍ وَ مَيِّتٍ فَدُوْنَكَ قَدْ فَسَّرْتُ اِنْ كُنْتَ تَعْقِلُ
فَمَنْ كَانَ ذَارُوْحٍ فَذٰلِكَ مَيِّتٌ وَ مَا الْمَيْتُ اِلَّا مَنْ اِلَى الْقَبْرِ يُحْمَلُ

اور مجھ سے پوچھتے ہیں میت اور مَيْتَه کی تفسیر۔ تو ٹھہرو میں تفسیر کرتا ہوں اگر تو عاقل ہے۔

جو ذی روح ہے وہ میت ہے۔ اور میتہ کوئی نہیں مگر وہ جسے قبر کی طرف لے جایا جائے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مشرکین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے منتظر تھے تو انہیں خبر دی گئی کہ موت سب کے لئے عام ہے تو انتظار بے معنی ہے۔

صاحب تفسیر نسفی فرماتے ہیں: كَانُوْا يَتَرَبَّصُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَوْتَهٗ فَاَخْبَرَ اَنَّ الْمَوْتَ يَعُمُّهُمْ فَلَا مَعْنٰى لِلتَّرَبُّصِ وَ شَمَاتَةِ الْفَانِيْ بِالْفَانِيْ۔ کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا انتظار کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب موت سب کے لئے عام ہے تو کسی کی موت کا انتظار کرنا یا اس پر خوش ہونا بے فائدہ ہے۔ آگے ارشاد ہے:

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع ۔

پھر تم سب قیامت کے روز اپنے رب کے حضور متخاصم ہو گے۔

نسفی فرماتے ہیں: اِنَّكُمْ وَاِيَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ فَتَحْتَجُّ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِاَنَّكَ بَلَّغْتَ فَكَذَّبُوْا وَ فِى الدَّعْوَةِ فَلَجُّوْا فِى الْعِنَادِ وَ يَعْتَذِرُوْنَ بِمَا لَاطَائِلَ تَحْتَهٗ تَقُوْلُ الْاَتْبَاعُ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَ نَا وَ تَقُوْلُ السَّادَاتُ اَغْوَتْنَا الشَّيَاطِيْنُ وَ اٰبَاؤُنَا الْاَقْدَمُوْنَ۔ یعنی تم لوگ اور مشرکین قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور متخاصم ہوں گے تو اے محبوب! آپ ان پر حجت لائیں گے کہ آپ نے انہیں دعوت اسلام پہنچا دی۔ اور وہ تکذیب کریں گے اور کہیں گے کہ ہم نے اپنے بڑے سرداروں کا اتباع کیا تھا اور ان کے سردار کہیں گے ہمیں شیطان نے گمراہ کیا اور ہمارے پرانے باپ دادوں نے بہکایا۔

وَيَعْتَذِرُوْنَ بِمَا لَاطَائِلَ تَحْتَهٗ۔ اور عذر کریں گے جو محض لا طائل ہوں گے۔

قَالَ الصَّحَابَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ مَا خُصُوْمَتُنَا وَ نَحْنُ اِخْوَانٌ فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالُوْا هٰذِهٖ خُصُوْمَتُنَا۔

صحابہ نے فرمایا ہم میں خصومت کیسے ہو گی حالانکہ ہم بھائی ہیں تو جب حضرت عثمان شہید کئے گئے تو وہ کہنے لگے یہ ہماری خصومت تھی۔

روح المعانی میں ہے، سعید بن منصور حضرت ابو سعید خدری سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا جب ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ نازل ہوئی تو ہم کہتے تھے: رَبُّنَا وَاحِدٌ وَّ دِيْنُنَا وَاحِدٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّيْنَ وَشَدَّ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ قُلْنَا نَعَمْ هُوَ هٰذَا۔ ہمارا رب ایک اور دین ایک پھر جھگڑا کیسا۔ پھر جب یوم صفین آیا اور ہمارے بعض نے بعض پر تلواریں سونتیں تو ہم نے کہا بے شک یہ ہے ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ۔

اور اس قسم کی بہت سی روایتیں ہیں جو بخوف طوالت نقل نہیں کی گئیں مَنْ شَاءَ فَلْيَنْظُرْ فِىْ رُوْحِ الْمَعَانِىْ۔

تَمَّتْ جز ۲۳ وَيَلِيْهِ جز ۲۴ فَمَنْ اَظْلَمُ - بِعَوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۲۳ واں پارہ ختم ہوا۔ ۲۴ واں شروع ہے

فقیر قادری ابو الحسنات قادری

۲۰ دسمبر ۱۹۵۷ء

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

# پارہ نمبر ۲۴

## بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۴

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۲﴾

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچائی کو جھٹلائے جب اس کے پاس آئے کیا جہنم میں ٹھکانہ نہیں کافروں کا

وَ الَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور وہ جو صداقت لے کر آئے اور وہ جنہوں نے تصدیق کی ان کی یہی ہیں متقی

لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۴﴾

ان کے لئے ہے جو وہ چاہیں ان کے رب کے پاس یہی بدلہ ہے نیکوکاروں کا

لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَ یَجْزِیَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

تا کہ اللہ اتار دے ان سے سخت برے عملوں کا بوجھ اور بدلہ دے انہیں اچھے عملوں کا جو انہوں نے کئے

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَ یُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾

کیا اللہ کافی نہیں اپنے بندۂ خاص کو اور تمہیں ڈراتے ہیں ان کے سوا سے اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو اس کا کوئی ہادی نہیں

وَ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾

اور جسے ہدایت دے اللہ تو اسے کوئی بہکانے والا نہیں کیا نہیں اللہ عزت والا بدلہ لینے والا

وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾

اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے پیدا کئے آسمان اور زمین تو ضرور کہیں گے اللہ نے آپ فرما دیں بھلا بتاؤ تو وہ چیزیں جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو اگر اللہ مجھے تکلیف دینا چاہے کیا وہ ہٹا سکتے ہیں وہ تکلیف یا وہ مجھ پر رحمت فرمائے تو کیا وہ اس رحمت کو روک سکتے ہیں فرما دیجئے اللہ مجھے کافی ہے اسی پر بھروسا والے بھروسا کرتے ہیں

قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

فرما دیجئے اے میری قوم اپنی جگہ عمل کرتے رہو اور میں اپنے عمل کرتا ہوں تو تم عنقریب جان لو گے

مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۴۰﴾

کہ کس پر آتا ہے عذاب جو اسے رسوا کرے اور کس پر اترتا ہے دوامی عذاب

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ

بے شک ہم نے آپ پر نازل کی لوگوں کی ہدایت کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٤١﴾ ع

لئے حق احکام کی کتاب تو جو ہدایت قبول کرے تو اپنے لئے اور جو بہکا تو وہ بہکا اپنے لئے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں

## حل لغات چوتھا رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| فَمَنْ - تو کون | اَظْلَمُ - زیادہ ظالم ہے | مِمَّنْ - اس سے جو | كَذَبَ - جھوٹ بولے |
| عَلَى - اوپر | اللّٰهِ - اللہ کے | وَ - اور | كَذَّبَ - جھٹلائے |
| بِالصِّدْقِ - سچائی کو | اِذْ - جبکہ | جَآءَهٗ - آئے اس کے پاس | اَلَيْسَ - کیا نہیں ہے |
| فِيْ جَهَنَّمَ - جہنم میں | مَثْوًى - ٹھکانا | لِّلْكٰفِرِيْنَ - کافروں کا | وَ - اور |
| الَّذِيْ - وہ جو | جَآءَ - لایا | بِالصِّدْقِ - سچائی | وَ - اور |
| صَدَّقَ - تصدیق کی | بِهٖٓ - اس کی | اُولٰٓئِكَ - یہ لوگ | هُمُ - وہی ہیں |
| الْمُتَّقُوْنَ - پرہیزگار | لَهُمْ - ان کے لئے ہے | مَّا - جو | يَشَآءُوْنَ - وہ چاہیں |
| عِنْدَ - نزدیک | رَبِّهِمْ - اپنے رب کے | ذٰلِكَ - یہ | جَزٰٓؤُا - بدلہ ہے |
| الْمُحْسِنِيْنَ - نیکوں کا | لِيُكَفِّرَ - تاکہ دور کرے | اللّٰهُ - اللہ | عَنْهُمْ - ان سے |
| اَسْوَاَ - برے | الَّذِيْ - وہ جو | عَمِلُوْا - انہوں نے کئے | وَ - اور |
| يَجْزِيَهُمْ - بدلہ دے ان کو | اَجْرَ - اجر | هُمْ - ان کا | بِاَحْسَنِ - اچھا |
| الَّذِيْ - اس کا جو | كَانُوْا - تھے | يَعْمَلُوْنَ - عمل کرتے | اَ - کیا |
| لَيْسَ - نہیں ہے | اللّٰهُ - اللہ | بِكَافٍ - کافی | عَبْدَهٗ - اپنے بندے کو |
| وَ - اور | يُخَوِّفُوْنَكَ - ڈراتے ہیں تجھ کو | | بِالَّذِيْنَ - ان سے جو |
| مِنْ دُوْنِهٖ - اس کے سوا ہیں | وَ - اور | مَنْ - جسے | يُّضْلِلِ - گمراہ کرے |
| اللّٰهُ - اللہ | فَمَا - تو نہیں | لَهٗ - اس کا کوئی | مِنْ هَادٍ - ہدایت دینے والا |
| وَ - اور | مَنْ - جسے | يَّهْدِ - ہدایت دے | اللّٰهُ - اللہ |
| فَمَا - تو نہیں | لَهٗ - اس کو کوئی | مِنْ مُّضِلٍّ - گمراہ کرنے والا | اَ - کیا |
| لَيْسَ - نہیں | اللّٰهُ - اللہ | بِعَزِيْزٍ - غالب | ذِي انْتِقَامٍ - انتقام لینے والا |
| وَ - اور | لَئِنْ - اگر | سَاَلْتَهُمْ - تو ان سے پوچھے | مَّنْ - کس نے |
| خَلَقَ - پیدا کئے | السَّمٰوٰتِ - آسمان | وَ - اور | الْاَرْضَ - زمین |
| لَيَقُوْلُنَّ - تو ضرور کہیں گے | اللّٰهُ - اللہ نے | قُلْ - فرمادیں | اَفَرَءَيْتُمْ - بھلا بتاؤ |
| مَّا - جن کو | تَدْعُوْنَ - پکارتے ہو | مِنْ دُوْنِ - سوا | اللّٰهِ - اللہ کے |
| اِنْ - اگر | اَرَادَنِيَ - ارادہ کرے میرے لئے | | اللّٰهُ - اللہ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بِضُرٍّ۔تکلیف کا | | ھَلْ۔کیا | | هُنَّ۔وہ | | كٰشِفٰتُ۔دور کریں گے |
| ضُرِّهٖٓ۔اس کی تکلیف | | اَوْ۔یا | | اَرَادَنِيْ۔ارادہ کرے میرے لئے | | |
| بِرَحْمَةٍ۔اپنی رحمت کا | | ھَلْ۔کیا | | هُنَّ۔وہ | | مُمْسِكٰتُ۔بند کریں گے |
| رَحْمَتِهٖ۔اس کی رحمت کو | | قُلْ۔فرمایئے | | حَسْبِيَ۔کافی ہے مجھ کو | | اللّٰهُ۔اللہ |
| عَلَيْهِ۔اسی پر | | يَتَوَكَّلُ۔بھروسہ کریں | | الْمُتَوَكِّلُوْنَ۔بھروسا کرنے والے | | |
| قُلْ۔فرمادیں | | يٰقَوْمِ۔اے میری قوم | | اعْمَلُوْا۔عمل کرو | | عَلٰي۔اوپر |
| مَكَانَتِكُمْ۔اپنی جگہ کے | | اِنِّيْ۔بے شک میں | | عَامِلٌ۔عمل کرنے والا ہوں | | فَسَوْفَ۔تو جلدی |
| تَعْلَمُوْنَ۔جانو گے تم | | مَنْ۔کہ کون ہے کہ | | يَّاْتِيْهِ۔آتا ہے اس کو | | عَذَابٌ۔عذاب |
| يُّخْزِيْهِ۔جو رسوا کرے اس کو | | | | وَ۔اور | | يَحِلُّ۔اترتا ہے |
| عَلَيْهِ۔اس پر | | عَذَابٌ۔عذاب | | مُّقِيْمٌ۔دائمی | | اِنَّآ۔بے شک ہم نے |
| اَنْزَلْنَا۔اتاری | | عَلَيْكَ۔تجھ پر | | الْكِتٰبَ۔کتاب | | لِلنَّاسِ۔لوگوں کے لئے |
| بِالْحَقِّ۔حق کے ساتھ | | فَمَنِ۔تو جس نے | | اهْتَدٰى۔ہدایت پائی | | فَلِنَفْسِهٖ۔تو اپنی جان کیلئے |
| وَ۔اور | | مَنْ۔جو | | ضَلَّ۔گمراہ ہوا | | فَاِنَّمَا۔تو اس کے سوا نہیں |
| يَضِلُّ۔گمراہ ہوگا | | عَلَيْهَا۔اپنے اوپر | | وَ۔اور | | مَآ۔نہیں |
| اَنْتَ۔آپ | | عَلَيْهِمْ۔ان کے | | بِوَكِيْلٍ۔ذمہ دار | | |

## خلاصہ تفسیر چوتھا رکوع۔سورۃ زمر۔پ ۲۴

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ۔تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔

اور اس کا شریک مانے اور اس کے لئے اولاد قرار دے جیسا کہ مشرکین مکہ کا خیال تھا اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے تھے اور یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے تھے۔

وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ۔اور حق کی تکذیب کرے جب اس کے پاس آئے۔

یعنی قرآن کریم کو جھٹلائے یا صدق مجسم جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی تکذیب کرے۔

اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾۔

کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں اور وہ جو تشریف لائے سچائی کے ساتھ اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی تقویٰ والے ہیں۔

اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ۔میں استفہام انکاری ہے جس کے لغوی معنی یہ ہوئے کہ کافروں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وَالَّذِيْ جَآءَ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو سچائی کے ساتھ قرآن اور اسلام اور توحید لائے اور وَصَدَّقَ بِهٖٓ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مردوں میں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم لڑکوں میں ہیں۔صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے مردوں میں تصدیق اسلام کی اور لڑکوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایمان لائے ان پر اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اور خوف الٰہی کی تصدیق کی اور بشارت کے

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ساتھ فرمایا:

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳۴ ۔

ان کے لئے سب نعمتیں ہیں جو وہ چاہیں ان کے رب کے پاس یہی صلہ ہے نیکوکاروں کا۔

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۳۵ ۔

تاکہ اللہ اتار دے بوجھ ان سے بدترین اعمال کا جو زمانہ جہالت میں انہوں نے کیے اور انہیں ان کے عملوں کا اجر اچھا دے جو انہوں نے اچھے عمل کئے۔

یعنی ان کے برے عملوں کو توبہ کے بعد معاف فرمادے اور نیکیوں کا بہترین بدلہ دے جیسے دوسری جگہ ارشاد ہے: اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ پھر آگے ارشاد ہے:

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝۳۶ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝۳۷ ۔

کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں اور اے محبوب! تمہیں وہ ڈراتے ہیں اللہ کے سوا اوروں سے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور جسے اللہ ہدایت کرے اسے کوئی بہکانے والا نہیں کیا اللہ عزت والا اور بدلہ لینے والا نہیں۔

بِكَافٍ عَبْدَهٗ کی بجائے بکاف عبادہ بھی ایک قراءت میں آیا ہے تو عَبْدَهٗ کی قرأت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں یعنی اللہ اپنے بندے جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کافی ہیں اور عَبْدَهٗ کے ماتحت تمام انبیاء کرام آتے ہیں جن کے ساتھ ان کی قوم نے سختیاں کیں اور ایذائیں پہنچائیں اللہ تعالیٰ نے ان کے شر سے انہیں محفوظ رکھا تو سب کے لئے وہی کافی ہوا اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مراد ہوں تو مشرکین مکہ کے شر سے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محفوظ رکھا۔

اور وَيُخَوِّفُوْنَكَ میں اس امر کو ظاہر فرمایا کہ کفار مکہ آپ کو اے محبوب! بتوں سے ڈرانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ ہمارے معبودوں کی مخالفت نہ کریں ورنہ وہ آپ کو نقصان پہنچا دیں گے۔ بلکہ ہلاک کر دیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دے کر آخر میں فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ عزت والا اور پورا انتقام لینے والا ہے اور یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے گمراہ بنایا اسے کوئی راہ پر نہیں لاسکتا اور جسے ہدایت کے لئے پیدا کیا اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا یہ کفر و اسلام منجانب اللہ ہے اس لئے کہ جب تک کسی شے کی ضد مقابلہ میں نہ ہو اچھے اور برے کا امتیاز نہیں ہوتا اسی بناء پر تُعْرَفُ الْاَشْيَاءُ بِاَضْدَادِهَا مقولہ فلاسفہ ہے تو اسلام کی شان پہچاننے کے لئے کفر کا ہونا ضروری ہوا تاکہ ظلمت کفر کے مقابل نور اسلام چمکے اور گمراہی سے ہدایت متمیز ہو۔

آگے ارشاد ہے کہ تخلیق سماء وارض کا خالق یہ مشرک بھی اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ ۔

اور اگر آپ ان سے سوال فرمائیں کہ آسمان وزمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے اللہ نے۔

گویا یہ ظاہر فرمایا کہ مشرکین بھی وجود علیم و حکیم اور خالق کائنات تسلیم کرتے ہیں اور یہ چیز تمام خلائق میں مسلم ہے اور فطرت خلائق اس کی شاہد ہے اور جو شخص بھی آسمان وزمین کے عجائبات پر نظر ڈالے اسے یقینی طور پر منکشف ہوگا کہ یہ موجودات ایک قادر مطلق حکیم علی الاطلاق کی تخلیق ہے اور اس سے کوئی بھی منکر نہیں ہوسکتا بلکہ سائنس ہمارے اس دعویٰ کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مؤید ہے چنانچہ ارشاد ہوا کہ اے محبوب! آپ ان پر حجت عقلی قائم فرمائیں چنانچہ آگے ارشاد ہے:

قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۭ -

اے محبوب! آپ فرمائیں بھلا بتاؤ تو کہ وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے۔ کیا یہ بت اس کی بھیجی ہوئی تکلیف ٹال سکتے ہیں یا وہ مجھ پر رحمت فرمائے کیا یہ بت اس کی رحمت کو روک سکیں گے۔

گویا عقلی دلیل سے مشرکین پر حجت قائم فرمائی کہ رحمت و زحمت تو بڑی چیز ہے یہ بت تو ایسے جماد لایعقل ہیں کہ اپنی مکھی بھی اڑانے کی قوت نہیں رکھتے پھر یہ قحط و مرض و بلا کے دفع کرنے کی طاقت کہاں سے لاسکتے ہیں۔ یہ سوال جب حضور ﷺ نے مشرکین سے فرمایا تو وہ لاجواب ہوکر گونگے بن کر رہ گئے اس کے بعد ارشاد ہوا:

قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۳۸ -

فرمادیجئے مجھے اللہ کافی ہے اسی پر ہی بھروسا کرتے ہیں بھروسا کرنے والے۔

یعنی مجھے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے اور جس کا بھروسا اللہ پر ہو وہ کسی سے نہیں ڈرتا تم مجھے بت جیسی جماد لایعقل شے سے ڈراتے ہو یہ تمہاری انتہا درجہ کی بے عقلی ہے اور اسی جہالت نے تمہیں ذلیل کر رکھا ہے۔ آگے ارشاد ہے:

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳۹ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝۴۰ -

انہیں فرمادیجئے کہ اے میری قوم! تم اپنی جگہ کام کرو اور میں اپنا کام کر رہا ہوں تو عنقریب جان لوگے کہ کس پر آتا ہے عذاب رسوا کرنے والا اور کس پر دوامی مصیبت آتی ہے۔

یعنی تم اپنے مکر و حیلے اور میرے ساتھ عداوت کرتے رہو اور میں جس کام پر مامور ہوں وہ کرتا رہوں گا یعنی دین کا قائم کرنا میرا کام ہے میں وہ کروں گا اس میں اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے گا اور تم عنقریب اپنی رسوائی دیکھو گے چنانچہ بدر میں رسوائی کا شکار ہوئے اور عذاب مقیم آخرت میں جہنم کا عذاب ان پر لازمی ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝۴۱ ع -

بے شک ہم نے تم پر کتاب نازل کی لوگوں کی ہدایت کے لئے حق کے ساتھ تو جس نے راہ پائی تو اپنی جان کے لئے اور جو گمراہ ہوا وہ اپنی برائی کے لئے گمراہ ہوا اور آپ کچھ ان کے ذمہ دار نہیں۔

کتاب سے مراد قرآن کریم ہے جس سے لوگوں کو ہدایت ہو اور جو ہدایت حاصل کرے گا وہ اپنے ہی نفع کے لئے اور جو گمراہ ہوگا وہ اپنے ہی لئے اور آپ سے اس کی گمراہی کا مواخذہ نہ ہوگا۔

## مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۴

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَاۗءَهٗ ۭ -

تو کون ظالم ترین ہے اس سے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچائی کو جھٹلائے جب وہ لایا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اظلم ترین اسے فرمایا جواللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا کا جھوٹ باندھے یا اس کے لئے اولاد قرار دے اور سچائی کو جھٹلانے سے قرآن کریم کا جھٹلانا مراد ہے کہ اس سے زیادہ حق وصدق اور کیا ہوسکتا ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لے کر تشریف لائے تو جھوٹے بہتان لگانے والا اور اللہ کی اولاد یا اس کا شریک ماننے والا اَظۡلَمُ مِنۡ کُلِّ ظَالِمٍ ہے۔

اَلَیۡسَ فِیۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۳۲﴾ ۔کیا جہنم میں ٹھکانہ ایسے کافروں کا نہیں۔

جواللہ تعالیٰ پر افترا کریں اور تکذیب حق میں پیش پیش ہوں جیسے ایک جگہ فرمایا: حَسۡبُهُمۡ جَهَنَّمُ ۚ یَصۡلَوۡنَهَا۔آگے ارشاد ہے:

وَ الَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ﴿۳۳﴾ ۔

اور وہ جو حق اور صدق لائے اور وہ جنہوں نے اس کی تصدیق کی یہ سب متقی پرہیز گار ہیں۔

جَآءَ بِالصِّدۡقِ سے مراد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہ آپ ہی قرآن کریم لائے۔

اور ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی اسماء وصفات میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صدق کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور دلالۃ سیاق کے اعتبار سے مومنین بھی اس میں داخل ہیں۔

اور باعتبار دخول تبعاً آگے ارشاد ہے: اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ۔

اور ابوالعالیہ اور کلبی وغیرہ جَآءَ بِالصِّدۡقِ کے ماتحت فرماتے ہیں: هُوَ الرَّسُوۡلُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ سَلَّمَ اور وَ صَدَّقَ بِهٖۤ پر فرماتے ہیں: هُوَ اَبُوۡبَکۡرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ۔ اس سے مراد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور یہی ابن جریر نے کہا اور علامہ ماوردی معرفۃ الصحابۃ اور ابن عساکر بطریق اسید بن صفوان جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صحبت یافتہ ہیں سب نے فرمایا۔

اور ابوالاسود اور مجاہد ایک روایت میں اور اہل بیت کرام کی ایک جماعت کہتی ہے: صَدَّقَ بِهٖۤ سے مراد حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔

اور بعض اس طرف گئے کہ اَلَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ سے روح الامین مراد ہیں اور صَدَّقَ بِهٖۤ سے حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں۔

غرضکہ اقوال ثلاثہ میں اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیق اور حضرت علی تینوں مراد لئے جائیں تو بھی صحیح ہے اس لئے کہ صلہ تو موصول کے لئے ہوتا ہے۔

اور ممکن ہے کہ حضرت صدیق اور حضرت علی کا ذکر اس بنا پر ہو کہ کَوۡنُهٗ اَوَّلَ مَنۡ اٰمَنَ وَ صَدَّقَ مِنَ الرِّجَالِ وَ فِیۡ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجۡهَهٗ کَوۡنُهٗ اَوَّلَ مَنۡ اٰمَنَ وَ صَدَّقَ مِنَ الصِّبۡیَانِ۔ اول مردوں میں ایمان لا کر تصدیق کرنے والے صدیق اکبر ہیں اور بچوں میں اول ایمان لا کر تصدیق کرنے والے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔

اور اگر دیکھا جائے تو جب تمام صحابہ حافظ قرآن تھے اور جو احکام نازل ہوتے ان پر عمل کرنے والے تو وَ صَدَّقَ بِهٖۤ سے تمام صحابہ ہی مراد ہیں چنانچہ آلوسی فرماتے ہیں: فَاِنَّ جُمۡلَةَ الۡقُرۡاٰنِ حَفِظَهُ الصَّحَابَةُ عَنۡهُ عَلَیۡهِ السَّلَامُ وَ اَدَّوۡهُ کَمَا اُنۡزِلَ۔ اس کے بعد سب کو بشارت ہے

لَهُمۡ مَّا یَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۳۴﴾ ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

ان کے لئے ہے جو وہ چاہیں ان کے رب کے پاس یہ ہے بدلہ نیکوں کا۔

یعنی جنہوں نے نیک عمل کئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی وہ جو چاہیں اللہ تعالیٰ سے بدلہ حاصل کر لیں گے۔ آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں: اَیْ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ مِنْ جَلْبِ الْمَنَافِعِ وَ دَفْعِ الْمَضَارِّ فِی الْاٰخِرَةِ لَا فِی الْجَنَّةِ فَقَطْ لِمَا اِنَّ بَعْضَ مَا یَشَاءُوْنَهٗ مِنْ تَكْفِیْرِ السَّیِّئَاتِ وَ الْاَمْنِ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَ سَائِرِ اَهْوَالِ الْقِیَامَةِ اِنَّمَا یَقَعُ قَبْلَ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ۔ یعنی ان کے لئے ہر وہ نعمت ہوگی جو چاہیں گے جلب منافع اور دفع مضار کی آخرت میں اور یہ فقط جنت میں ہی نہیں بلکہ وہ بھی جو تکفیر سیئات وغیرہ سے ہیں جیسے فزع اکبر اور تمام اہوال قیامت سے اس لئے کہ یہ سب کچھ دخول جنت سے قبل ہوگا اور وہ اس سے بھی محفوظ رہیں گے اسی لئے فرمایا ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ یَعْنِی الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا اَعْمَالَهُمْ فِی الدُّنْیَا۔ آگے ارشاد ہے:

لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَ یَجْزِیَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾۔

تاکہ اتار دے اللہ ان سے بوجھ کے ان برے عملوں کا اور بدلہ دے ان کے اچھے عملوں کا جو انہوں نے کئے۔

اس کی تفسیر میں آلوسی کہتے ہیں: اَیْ وَعَدَهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعَ مَا یَشَاءُوْنَهٗ مِنْ زَوَالِ الْمَضَارِّ وَ حُصُوْلِ الْمَسَارِّ لِیُكَفِّرَ عَنْهُمْ بِمُوْجِبِ ذٰلِكَ الْوَعْدِ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَ یَجْزِیَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ یعنی اللہ نے ان سے وعدہ فرمایا ہر اس نعمت کا جو وہ چاہیں تکلیف کے دور ہونے اور آسانیوں کے حصول کا اور وعدہ فرمایا اس وعدہ کے سبب ان سے ان کے برے عملوں کی معافی کا اور پورا بدلہ دینے کا ان کے نیک عملوں کا جو انہوں نے کئے۔

گویا خلاصہ مفہوم یہ ہوا کہ ایام جاہلیت کے برے کاموں کا عذاب انہیں معاف ہوگا اور نیک عملوں کا پورا بدلہ ملے گا۔ چنانچہ آلوسی بھی یہی کہتے ہیں وَالْمُرَادُ لِیُكَفِّرَ جَمِیْعَ مَا سَلَفَ مِنْهُمْ قَبْلَ الْاِیْمَانِ مِنَ الْمَعَاصِیْ۔ اَسْوَءَ۔ بوزن افعل ہے۔ آگے ارشاد ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرکین کے ڈرانے پر تسلی ہے۔

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ ۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔

یہ استفہام انکاری ہے جس کے معنی اثبات میں ہیں یعنی اللہ کافی ہے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد اور نصرت کے لئے۔

وَ یُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ ۔ اور مشرکین ڈراتے ہیں آپ کو اللہ کے سوا غیروں سے۔

یعنی مشرکین مکہ ان بتوں کا خوف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دلاتے تھے جنہیں وہ معبود بنائے ہوئے تھے۔ چنانچہ روایت ہے کہ قریش نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بتوں کی مخالفت پر کہا ہم خوف کرتے ہیں کہ ہمارے معبود بت کہیں آپ کے دماغ پر خراب اثر نہ ڈال دیں یعنی معاذ اللہ اختلال دماغی نہ پیدا کر دیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾۔

اور جسے اللہ گمراہی میں چھوڑے اس کے لئے کوئی ہادی نہیں اور جسے وہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں کیا اللہ تعالیٰ غالب اور انتقام لینے والا نہیں۔

جو اسلام کے دشمنوں سے انتقام لے اور ظاہر ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے جہنم کے لئے پیدا فرمایا جیسے ابوجہل، ابولہب، نضر بن حارث، امیہ بن خلف کعب بن اشرف اور عامہ مشرکین وہ اگر ہدایت پاتے ہیں تو بتوفیق الٰہی۔ ایسے ہی ہدایت پر

جو مخلوق ہوئے انہیں کون راہ راست سے بھٹکا سکتا ہے آگے ارشاد ہے جس میں منکرین و مشرکین پر حجت قائم فرمائی گئی اور ارشاد ہوا:

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ

اے محبوب! اگر ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے۔

اس لئے کہ اس پر دلیل ظاہر ہے اور خالق عالم کی طرف سبیل واضح اس پر عقول عامہ قائم ہیں اور تمام ممکنات پر تصرف واجب الوجود عقلاً ثابت اس وجہ میں برہان عقلی قائم فرمائی آگے ارشاد ہے:

قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ

ان سے فرمائیے بھلا یہ تو بتاؤ جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو اگر اللہ میرے لئے کوئی برائی کرنا چاہے کیا وہ اس تکلیف کو کھول سکتے ہیں یا اگر اللہ میرے ساتھ رحمت کا ارادہ فرمائے کیا وہ اسے روک سکتے ہیں۔

قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾

فرمادیجئے مجھے میرا رب کافی ہے اس پر ہی بھروسا کرنے والے بھروسا کرتے ہیں۔

اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ کائنات اس کے تحت قدرت ہے اور اس کے زیر ملکوت ہے آگے ارشاد ہے:

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾

فرمادیجئے اے میری قوم! تم اپنی جگہ کام کرو میں اپنی جگہ کر رہا ہوں تو عنقریب جان لو گے کہ کس پر عذاب ذلیل کرنے والا آتا ہے اور کس پر دوامی عذاب قائم ہوتا ہے۔

اور ارشاد بطور تہدید ہے۔ پھر اس میں قوم کو تو اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ارشاد ہوا مگر اِنِّيْ عَامِلٌ عَلٰى مَكَانَتِيْ نہیں فرمایا اس میں یہ لطیف پہلو ملحوظ ہے کہ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی یہ فرماتے کہ اِنِّيْ عَامِلٌ عَلٰى مَكَانَتِيْ تو یہ سمجھ لیا جاتا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق بھی ایک حال پر ہے اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں نہ بڑھ سکتا ہے نہ گھٹ سکتا ہے۔

حالانکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق ہر آن ترقی پر ہے ہر زمان بلندی پر ہے اور نصرت الٰہی ہر آن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ فرما کر یہ ظاہر کر دیا کہ محبوب دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب پر منصور ہے اور دنیا اور آخرت میں منصور ہیں۔

اور وہ قوم جسے اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ فرمایا گیا اسے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ فرما کر اول مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ سے دنیاوی ذلتیں ظاہر کر دیں جیسے بدر میں ان کے سامنے آئیں اور وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ فرما کر دوامی عذاب جہنم کی خبر دے دی ہے۔

پھر ارشاد ہے:

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾۔

ہم نے اے محبوب! آپ کی طرف لوگوں کے لئے یہ کتاب نازل فرمائی حق کے ساتھ تو جو ہدایت پائے گا وہ اپنے لئے اور جو گمراہ ہوگا وہ گمراہی کا بار اپنے اوپر لے گا اور آپ اے محبوب! ان کی گمراہی کے ذمہ دار نہیں۔

آپ کا فرض تو حکم پہنچا دینا ہے اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ یعنی ہدایت وضلالت اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے کوئی نبی قوم کی گمراہی کا جواب دہ نہیں۔ بالذات ہادی مطلق اللہ تعالیٰ ہے۔ اور خالق ہدایت وضلالت وہی خالق علی الاطلاق ہے۔

ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ اِرَاءَةُ الطَّرِيْق ہے اور جو ہدایت پائے اسے موصل الی المطلوب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۴

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَ يُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

اللہ وفات دیتا ہے جانوں کو جب انہیں موت ہو اور وہ جو نہ مریں اپنی نیند میں تو روک رکھتا ہے انہیں جس پر موت کا حکم فرما دیا اور چھوڑ دیتا ہے ایک مقرر میعاد تک بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾

کیا انہوں نے اللہ کے سوا کچھ سفارشی بنا رکھے ہیں فرما دیجئے کیا وہ اگرچہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں اور نہ عقل رکھیں

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾

فرما دیجئے شفاعت تو اللہ کے ہاتھ ہے اسی کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی پھر تمہیں اسی کی طرف پلٹنا ہے

وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جائے تو سمٹ جاتے ہیں ان کے دل جو ایمان نہیں لاتے آخرت پر اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے تو جبھی خوشیاں مناتے ہیں

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

آپ اللہ سے عرض کریں اے اللہ آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے نہاں اور عیاں کے جاننے والے! تو فیصلہ فرمائے گا اپنے بندوں میں جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے

وَ لَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾

اور اگر ہوتا ظالموں کے لئے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب کچھ اور اس کے ساتھ اس جیسا تو ضرور یہ سب کچھ فدیہ کر دیتے برے عذاب کے بدلے قیامت کے دن اور ظاہر ہوئی ان کے لئے اللہ کی طرف سے وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بات جو ان کے گمان میں نہ تھی

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور ظاہر ہوگئی ان کے لئے اپنے گناہوں کی کمائی اور آ پڑا ان پر وہ جس کا یہ استہزاء کرتے تھے

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾

تو جب پہنچتی ہے انسان کو کوئی تکلیف تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب اسے پہنچاتے ہیں ہم کوئی نعمت تو کہتا ہے یہ مجھے ایک علم کے ذریعہ ملی بلکہ وہ تو آزمائش ہے لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾

بے شک کہہ چکے ہیں ان سے پہلے بھی تو انہیں مستغنی نہ کر سکا ان کا کمایا ہوا

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾

تو ان پر پڑ گیا ان کی کمائیوں کا عذاب اور وہ جو ان میں ظالم ہیں عنقریب پہنچے گی برائی ان کے کرنے کی اور وہ قابو سے نہیں نکل سکتے

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾

کیا وہ نہیں جانتے کہ بے شک اللہ کشادہ کرتا ہے جس پر چاہے روزی اور تنگ کرتا ہے بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے

## حل لغات پانچواں رکوع۔سورۃ زمر۔پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَللّٰهُ۔اللہ | يَتَوَفّٰى۔فوت کرتا ہے | الْاَنْفُسَ۔جانوں کو | حِيْنَ۔وقت |
| مَوْتِهَا۔ان کی موت کے | وَ۔اور | الَّتِيْ۔وہ جو | لَمْ۔نہیں |
| تَمُتْ۔مری | فِيْ۔بیچ | مَنَامِهَا۔اپنی نیند کے | فَيُمْسِكُ۔تو روکتا ہے |
| الَّتِيْ۔اس کو کہ | قَضٰى۔فیصلہ ہوگیا | عَلَيْهَا۔اس پر | الْمَوْتَ۔موت کا |
| وَ۔اور | يُرْسِلُ۔بھیجتا ہے | الْاُخْرٰٓى۔دوسری کو | اِلٰٓى۔طرف |
| اَجَلٍ۔مدت | مُّسَمًّى۔مقرر کے | اِنَّ۔بے شک | فِيْ۔بیچ |
| ذٰلِكَ۔اس کے | لَاٰيٰتٍ۔نشانیاں ہیں | لِّقَوْمٍ۔واسطے قوم | يَّتَفَكَّرُوْنَ۔سوچنے والی کے |
| اَمِ۔کیا | اتَّخَذُوْا۔بنائے انہوں نے | مِنْ دُوْنِ۔سوا | اللّٰهِ۔اللہ کے |
| شُفَعَآءَ۔سفارشی | قُلْ۔فرمایئے | اَوَ۔کیا | لَوْ۔اگرچہ |
| كَانُوْا۔ہوں | لَا۔نہ | يَمْلِكُوْنَ۔اختیار رکھتے | شَيْئًا۔کچھ |
| وَّ۔اور | لَا۔نہ | يَعْقِلُوْنَ۔سمجھتے | قُلْ۔فرمایئے |
| لِلّٰهِ۔اللہ کے لئے ہے | الشَّفَاعَةُ۔سفارش | جَمِيْعًا۔ساری | لَهٗ۔اسی کی |

www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| مُلْكُ۔ بادشاہی ہے | السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں | وَ۔ اور | الْاَرْضِ۔ زمین کی |
| ثُمَّ۔ پھر | اِلَيْهِ۔ اسی کی طرف | تُرْجَعُوْنَ۔ تم لوٹائے جاؤ گے | وَ۔ اور |
| اِذَا۔ جب | ذُكِرَ۔ ذکر کیا جاتا ہے | اللّٰهُ۔ اللہ | وَحْدَهٗ۔ اکیلے کا |
| اشْمَاَزَّتْ۔ تو گھٹ جاتے ہیں | قُلُوْبُ۔ دل | الَّذِيْنَ۔ ان کے جو | لَا۔ نہیں |
| يُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لائے | بِالْاٰخِرَةِ۔ قیامت پر | وَ۔ اور | اِذَا۔ جب |
| ذُكِرَ۔ ذکر کیا جاتا ہے | الَّذِيْنَ۔ ان کا جو | مِنْ دُوْنِهٖٓ۔ سوا اس کے ہیں | اِذَا۔ تو اس وقت |
| هُمْ۔ وہ | يَسْتَبْشِرُوْنَ۔ خوش ہوتے ہیں | | قُلِ۔ عرض کریں |
| اللّٰهُمَّ۔ اے اللہ | فَاطِرَ۔ پیدا کرنے والے | السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں | وَ۔ اور |
| الْاَرْضِ۔ زمین کے | عٰلِمَ۔ جاننے والے | الْغَيْبِ۔ غیب | وَ۔ اور |
| الشَّهَادَةِ۔ حاضر کے | اَنْتَ۔ تو | تَحْكُمُ۔ فیصلہ کرے گا | بَيْنَ۔ درمیان |
| عِبَادِكَ۔ اپنے بندوں کے | فِيْ۔ بیچ | مَا۔ اس کے جو | كَانُوْا۔ تھے |
| فِيْهِ۔ اس میں | يَخْتَلِفُوْنَ۔ اختلاف کرتے | وَ۔ اور | لَوْ۔ اگر |
| اَنَّ۔ بے شک | لِلَّذِيْنَ۔ ان لوگوں کیلئے ہو | ظَلَمُوْا۔ جو ظالم ہیں | مَا۔ جو |
| فِيْ۔ بیچ | الْاَرْضِ۔ زمین کے ہے | جَمِيْعًا۔ سب | وَّ۔ اور |
| مِثْلَهٗ۔ مثل اس کی | مَعَهٗ۔ اس کے ساتھ | لَافْتَدَوْا۔ تو فدیہ دیں | بِهٖ۔ اس کے |
| مِنْ سُوْٓءِ۔ برے | الْعَذَابِ۔ عذاب کے بدلے | يَوْمَ۔ دن | الْقِيٰمَةِ۔ قیامت کے |
| وَ۔ اور | بَدَا۔ ظاہر ہوگا | لَهُمْ۔ ان کیلئے | مِّنَ اللّٰهِ۔ اللہ سے |
| مَا۔ جو | لَمْ۔ نہ | يَكُوْنُوْا۔ تھے | يَحْتَسِبُوْنَ۔ خیال کرتے |
| وَ۔ اور | بَدَا۔ ظاہر ہوگی | لَهُمْ۔ ان کے لئے | سَيِّاٰتُ۔ برائی اس کی |
| مَا۔ جو | كَسَبُوْا۔ کمایا | وَ۔ اور | حَاقَ۔ گھیر لے گا |
| بِهِمْ۔ ان کو | مَّا۔ جو | كَانُوْا۔ تھے | بِهٖ۔ اس کو |
| يَسْتَهْزِءُوْنَ۔ ٹھٹھا کرتے | فَاِذَا۔ پھر جب | مَسَّ۔ پہنچتی ہے | الْاِنْسَانَ۔ انسان کو |
| ضُرٌّ۔ تکلیف تو | دَعَا۔ پکارتا ہے | نَا۔ ہم کو | ثُمَّ۔ پھر |
| اِذَا۔ جب | خَوَّلْنٰهُ۔ دیتے ہیں ہم اس کو | نِعْمَةً۔ نعمت | مِّنَّا۔ اپنی طرف سے |
| قَالَ۔ تو کہتا ہے | اِنَّمَآ۔ سوا اس کے نہیں | اُوْتِيْتُهٗ۔ دیا گیا ہوں میں | عَلٰى۔ اوپر |
| عِلْمٍ۔ علم کے | بَلْ۔ بلکہ | هِيَ۔ وہ | فِتْنَةٌ۔ آزمائش ہے |
| وَّ۔ اور | لٰكِنَّ۔ لیکن | اَكْثَرَ۔ اکثر | هُمْ۔ ان کے |
| لَا۔ نہیں | يَعْلَمُوْنَ۔ جانتے | قَدْ۔ بے شک | قَالَهَا۔ کہا تھا یہ |

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| الَّذِیْنَ۔ان لوگوں نے جو | مِنْ قَبْلِهِمْ۔ان سے پہلے تھے | | فَمَآ۔تو نہ |
| اَغْنٰی۔کام آیا | عَنْهُمْ۔ان کے | مَّا۔جو | كَانُوْا۔تھے |
| يَكْسِبُوْنَ۔وہ کماتے | فَاَصَابَهُمْ۔تو پہنچتی ان کو | سَيِّاٰتُ۔برائی | مَا۔اس کی جو |
| كَسَبُوْا۔کمایا انہوں نے | وَ۔اور | الَّذِيْنَ۔وہ جنہوں نے | ظَلَمُوْا۔ظلم کیا |
| مِنْ هٰٓؤُلَآءِ۔ان میں سے | سَيُصِيْبُهُمْ۔عنقریب انہیں پہنچے گی | | سَيِّاٰتُ۔برائی |
| مَا۔اس کی جو | كَسَبُوْا۔انہوں نے کمایا | وَ۔اور | مَا۔نہیں |
| هُمْ۔وہ | بِمُعْجِزِيْنَ۔عاجز کرنے والے | | اَوَ۔کیا |
| لَمْ۔نہ | يَعْلَمُوْٓا۔جانا انہوں نے | اَنَّ۔کہ بے شک | اللّٰهَ۔اللہ |
| يَبْسُطُ۔فراخ کرتا ہے | الرِّزْقَ۔رزق | لِمَنْ۔جس کا | يَّشَآءُ۔چاہے |
| وَ۔اور | يَقْدِرُ۔تنگ کرتا ہے | اِنَّ۔بے شک | فِيْ۔بیچ |
| ذٰلِكَ۔اس کے | لَاٰيٰتٍ۔نشانیاں ہیں | لِّقَوْمٍ۔واسطے قوم | يُّؤْمِنُوْنَ۔مومن کے |

## خلاصہ تفسیر پانچواں رکوع۔سورۃ زمر۔پ ۲۴

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ۔

اللہ وفات دیتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں انہیں ان کی سوتے وقت تو اسے روک رکھتا ہے جس پر موت کا حکم فرمادیا اور چھوڑ دیتا ہے دوسری کو ایک مقرر میعاد تک۔

یعنی جسے مرنا ہے اسے اس کے جسم کی طرف واپس نہیں کرتا اور جس کی موت مقدر نہیں اسے اس کی موت کے وقت تک چھوڑ دیتا ہے۔گویا یہ فلسفہ موت اور سونے کا فرمایا کہ اَلنَّوْمُ اُخْتُ الْمَوْتِ۔نیند موت کی بہن ہے سویا مرا برابر ہے لیکن جس کی موت مقدر نہیں وہ نیند میں رہ کر پھر جاگ پڑتا ہے اس لئے کہ اس کی موت کا وقت نہیں آیا ہوتا اور جس کی موت مقدر ہے وہ سو کر جاگتا ہی نہیں۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾۔

بے شک اس سونے جاگنے میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کو۔

یعنی سوچنے سمجھنے والوں کے لئے اس میں سبق ہے کہ جو ذات اس امر پر قادر ہے کہ سلا کر جگا دے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کردے۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اِنَّ فِيْ ابْنِ اٰدَمَ نَفْسًا وَّ رُوْحًا بَيْنَهُمَا مِثْلُ شُعَاعِ الشَّمْسِ فَالنَّفْسُ هِيَ الَّتِيْ بِهَا الْعَقْلُ وَالتَّمْيِيْزُ وَالرُّوْحُ هِيَ الَّتِيْ بِهَا النَّفْسُ وَالتَّحَرُّكُ فَيُتَوَفَّيَانِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ تُتَوَفَّى النَّفْسُ وَحْدَهَا عِنْدَ النَّوْمِ وَهُوَ قَوْلٌ بِالْفَرْقِ بَيْنَ النَّفْسِ وَالرُّوْحِ۔

انسان میں نفس اور روح ہیں اور دونوں میں تعلق سورج کی شعاع کی مثل ہے۔تو نفس وہ ہے جس سے عقل و تمیز قائم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہے۔ اور روح وہ ہے جس کے ساتھ نفس وتحرک ہے۔ تو نفس وتحرک سلب ہو جاتے ہیں موت کے دن۔ اور فقط نفس کو وفات ہوتی ہے سونے کے وقت، اس قول سے نفس وروح میں فرق واضح ہو جاتا ہے۔

اور بعض نے یہ تقسیم کی کہ نفس عبارت ہے نفس ناطقہ سے اور روح آمر یہ عبارت ہے روح الٰہیہ سے۔

اور روح سے مراد روح حیوانیہ ہے اور ایسے ہی نفس سے مراد نفس حیوانیہ ہے۔

بنابریں روح حیوانیہ مثل عرش کے ہے۔

اور بعض حکماء فلسفہ الٰہیات کہتے ہیں۔

کہ قلب صنوبری وہ ہے جس میں بخارات لطیف ہیں وہ روح حیوانیہ کے لئے بمنزلہ عرش ہے اور اس کی محافظ ہے۔

اور روح حیوانیہ عرش اور آئینہ ہے روح الٰہیہ کے لئے اور اس کو نفس ناطقہ کہتے ہیں۔

اور یہی واسطہ ہے روح وبدن میں اور اسی سے تدبیر بدن ہے۔

شیخین اپنی صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْهُ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِاسْمِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَ فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ۔

جب تمہارا کوئی اپنے بستر پر آئے تو اسے چاہئے کہ اپنے ازار سے بستر کو جھاڑ لے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے کیا ہے پھر کہے الٰہی! تیرے نام کے ساتھ اے میرے رب! میں اپنا پہلو رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اپنے پہلو کو اٹھاتا ہوں اگر تو نے میری جان روک لی تو اس پر رحم فرما اور اگر تو نے میری جان چھوڑ دی تو اسے محفوظ فرما جیسے اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

اور احمد اور بخاری اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ابی شیبہ حضرت ابوقتادہ سے ناقل ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات جنگل میں فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَآءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَآءَ بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری روحیں قبض فرماتا ہے جب چاہے اور رد فرما دیتا ہے جب چاہے۔

اور ابن مردویہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں: قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ مَنْ يَّكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ فَقُلْتُ اَنَا وَنَامَ النَّاسُ وَنَامَ هُوَ وَنِمْتُ فَلَمْ اَسْتَيْقِظْ اِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذِهِ الْاَرْوَاحَ عَارِيَةٌ فِيْ اَجْسَادِ الْعِبَادِ فَيَقْبِضُهَا اللّٰهُ اِذَا شَآءَ وَيُرْسِلُ اِذَا شَآءَ۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا سو فرمایا تم میں سے کون رات میں ہمارا محافظ ہوگا حضرت انس نے عرض کیا حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم میں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما ہو گئے اور لوگ بھی سو گئے اور میں بھی سو گیا تو ہم سب حرارت آفتاب سے اٹھے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو! یہ روحیں بندوں کے جسموں میں عاریت ہیں تو جب اللہ چاہے قبض کرتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے جب چاہے۔

احادیث منقولہ سے بھی ثابت ہوا کہ قبض ارواح عند النوم اور عند الموت قبضہ قدرت الٰہی میں ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْـًٔا وَّ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾۔

کیا انہوں نے اللہ کے سوا اپنے سفارشی بنا رکھے ہیں انہیں فرمادیجئے کیا اگرچہ وہ کسی چیز پر قادر نہ ہوں اور کسی شے پر کچھ قبضہ نہ رکھیں اور نہ وہ عقل رکھتے ہوں۔

یعنی وہ بت جو جماد محض ہیں وہ بقول مشرکین اللہ کے حضور سفارشی ہیں جنہیں نہ عقل نہ وہ کسی چیز کے مالک ہیں اس سے ثابت ہوا کہ شفیع وہی ہوسکتا ہے جو ذی فہم و عقل ہو اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصرف وملکیت بھی عطا کی گئی ہو جیسے انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ نہ کہ وہ بت جو تبر کے تراشے ہوئے ہوں۔ یا وہ شیاطین جو مردود بارگاہ ہیں چنانچہ آگے ارشاد ہے:

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾۔

فرمادیجئے شفاعت تو سب اللہ کے اختیار میں ہے اسی کے لئے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی پھر تمہیں اسی کی طرف پلٹنا ہے۔

جو ماذون بالشفاعت ہو وہی شفاعت کرسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اذن شفاعت دے نہ کہ بتوں کو جو جماد محض ہیں نہ شیاطین کو جو مردود بارگاہ ہیں اسی وجہ میں عبادت سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کی جائز نہیں اور اگر کوئی شفیع ہو بھی سکے اس کی عبادت بھی شرک ہے حتیٰ کہ جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی عبادت بھی شرک ہے اس کے بعد مشرکین کا طریقہ ظاہر فرمایا حیث قال:

وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اِذَا ذُكِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾۔

اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو دل سمٹ جاتے ہیں ان کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جب ان کا ذکر کیا جاتا ہے جو اللہ کے سوا ہیں تو وہ خوشیاں مناتے ہیں۔

اشمئزاز اور استبشار ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ استبشار اس خوشی اور سرور کو کہتے ہیں جس سے دل اتنا بھر جائے کہ اس کا اثر چہرے پر نمایاں ہو۔ اور چہرہ چمک اٹھے اور اشمئزاز اس غیظ وغم کو کہتے ہیں جس سے روح داخل قلب میں منقبض ہوجائے جس کا اثر چہرے پر اتنا پڑے کہ ظلمت وکدورت کے آثار نمایاں ہوں۔

چنانچہ اشْمَاَزَّتْ فرما کر مشرکین کے غلط عقیدے کا رد فرمایا اور یَسْتَبْشِرُوْنَ فرما کر بتوں کے ساتھ ان کا تعلق دکھایا کہ ان کے ذکر سے مسرور اور فرحت سے محظوظ ہوتے ہیں آگے ارشاد ہے اور اس آیت کے متعلق ابن مسیب فرماتے ہیں کہ جو اس آیت کو پڑھ کر دعا مانگے اللہ ضرور قبول فرماتا ہے بشرطیکہ جائز دعا ہو۔ چنانچہ اپنے حبیب سے مخاطبہ ہے:

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾۔

تم عرض کرو اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے نہاں اور عیاں کے جاننے والے! تو اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

یعنی اے محبوب! ان کے اختلافات کا فیصلہ ہم پر چھوڑ دیں اور یہ دعا کریں جو ہم نے بتائی۔

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ بَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾۔

اور اگر ظالموں کے لئے ہوتا جو کچھ زمین میں ہے سب اور اس کے ساتھ اس جیسا تو ضرور بدل میں دیتے قیامت کے روز کے برے عذاب سے اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے وہم و گمان میں نہ تھی اور ظاہر ہوئیں ان پر اپنی کی ہوئی برائیاں اور ان پر آ پڑا وہ عذاب جس کا وہ استہزاء کیا کرتے تھے۔

گویا ارشاد ہے کہ اگر بالفرض کافر تمام اموال و ذخائر کے مالک ہوتے اور اتنا ہی اور بھی ان کے ملک میں ہوتا تو عذاب آخرت کے بدلہ سب کچھ دے ڈالتے کہ کسی طرح اس عذاب عظیم سے رہائی مل جائے لیکن اس سے نجات ملنا ناممکن ہے۔ بلکہ ایسے ایسے عذاب شدید ہوں گے جس کا انہیں سان اور گمان بھی کبھی نہ تھا۔

بعض نے آیہ کریمہ کی تفسیر میں یہ بھی کہا کہ مشرکین اپنی دانست میں یہ گمان کرتے ہوں گے کہ ان کے پاس نیکیاں ہیں اور جب ان کے اعمالنامے کھلیں گے تو سب برائیاں بداعمالیاں ظاہر ہوں گی جو انہوں نے حیات دنیا میں کی ہوں گی یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور اس کے دوستوں محبوبوں کو ستانا وغیرہ وغیرہ آئندہ آیات میں مشرکین کے اعتقاد میں تلون مزاجی ظاہر فرمائی گئی۔

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ؗ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ ؕ بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾۔

تو جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اسے اپنے پاس سے فراخی نعمت فرمائیں تو کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی بدولت ملی ہے بلکہ وہ تو آزمائش ہے لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے۔

اس پر کسی شاعر عربی نے خوب کہا ہے:

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ یُدْعٰی لَهَا وَاِذَا یُحَاسُ الْحَیْسُ یُدْعَی الْجُنْدُبُ

جب مصیبت آتی ہے تو اللہ کو پکارا جاتا ہے اور جب مالیدہ بنایا جائے تو جندب کو پکارا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تکلیف پہنچتی ہے تو بتوں کو بھول کر ہمیں ہی پکارتے ہیں اور جب نعمتوں سے فراخی دی جائے تو اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ہم سے منحرف ہو کر اس فراخی کا سبب اپنی عقلمندی اور کوشش کو بتاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ نعمت اور فراخی میرے اس تجربے اور علم کے ذریعے حاصل ہوئی ہے۔ جیسا قارون نے بھی کہا تھا۔

تخویل عربی میں تفضلاً اور احساناً کسی چیز کے دینے کو کہتے ہیں تو ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ کے معنی ہوئے پھر جب ہم احساناً اپنی نعمت سے اسے مالا مال کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتا ہے: اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ یہ تو میری چالاکی اور چالبازی سے دولت ملی ہے اس پر ارشاد ہوا:

قَدْ قَالَهَا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ان سے پہلے لوگ بھی ایسے ہی کہہ چکے ہیں تو ان کا کمایا ہوا انہیں مستغنی نہ کر سکا۔

اس میں قارون کی طرف اشارہ ہے کہ اس نے بھی یہی کہا تھا کہ یہ سب کچھ دولت میرے علم و چالاکی سے مجھے ملی اور اس کی قوم بھی اس پر خاموش رہی اور ان کی خاموشی ان کے لئے وبال ہوئی چنانچہ

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَ مَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾۔

تو پہنچ گئی انہیں ان کی برائیوں کی سزا اور وہ جو ان میں ظالم ہیں عنقریب ان پر پڑیں گی ان کے عملوں کی برائیاں اور وہ اللہ تعالیٰ کے قبضہ سے باہر نہیں نکل سکتے۔

یعنی ان کی کرنیوں کی سزا ان کو ملے گی اور ان کے ساتھ جو ظالم تھے انہیں بھی اس کا وبال پڑے گا۔ چنانچہ یہ لوگ سات برس قحط میں مبتلا کیے گئے۔

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾۔

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ روزی کشادہ کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگ کرتا ہے (جس پر چاہے) بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے۔

## مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۴

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَ يُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾۔

اللہ وفات دیتا ہے جانوں کو ان کے مرنے کے وقت اور وفات دیتا ہے ان جانوں کو جو نہیں مرتیں اپنے سوتے وقت تو روک لیتا ہے اسے جس پر حکم موت کا ہو اور چھوڑتا ہے دوسری کو ایک وقت مقرر تک بے شک اس میں سوچنے سمجھنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

یعنی سوتے ہوئے بھی قبض روح اور مرنے کے وقت بھی قبض روح پھر ایک قبض کے بعد ارسال اور ایک کے بعد وفات یہ اس کی شیون قدرت کی زبردست نشانی ہے آگے ارشاد ہے:

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ۔

کیا کفار قریش اللہ کے سوا شفاعت کرنے والوں کو رفع عذاب کا مختار جانتے ہیں۔

یہ بطور استفہام انکار ارشاد ہے۔ یعنی کفار مکہ جن بتوں کو اپنے لئے شفیع مانتے ہیں یہ ان کا خیال غلط ہے۔ امور اخرویہ اور دنیویہ میں انہیں قطعاً کوئی اختیار نہیں ہے اس لئے کہ بت جماد محض اور لا یعقل ہوتا ہے۔

چنانچہ قاضی بیضاوی نے تو نہایت واضح طور پر وضاحت کردی چنانچہ فرماتے ہیں: وَ مَعْنٰى مَنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ دُوْنِ رَضَآءِ اللّٰهِ وَاِذْنِهٖ لِاَنَّهٗ سُبْحٰنَهٗ لَا يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهٗ مِمَّنْ اَرْضَاهُ وَمِثْلُ هٰذِهِ الْجَمَادَاتِ الْحِسِّيَّةِ لَيْسَتْ مَرْضِيَّةً وَّلَا مَاذُوْنَةً۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے معنی ہیں: مِنْ دُوْنِ رَضَاءِ اللّٰهِ اَوْ اِذْنِهٖ ہیں یعنی بلا رضاء الٰہی اور اذن کوئی شفاعت نہیں کرسکتا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

اس لئے کہ اس بارگاہ میں وہی سفارش کرسکتا ہے جسے اجازت مل چکی ہو (جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ماذون بالشفاعت ہیں) یا وہ جس پر رضاءِ الٰہی ہو اور ان جمادات کے مثل جو ذلیل ترین ہیں یہ کبھی رضاءِ حق کے مستحق نہیں اور نہ یہ ماذون ہو سکتے ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾۔

فرمادیجئے کیا یہ شفاعت کریں گے جو کسی چیز کے مالک نہیں نہ عقل رکھتے ہیں۔

آلوسی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: اَیْ اَیَشْفَعُوْنَ حَالَ تَقْدِیْرِ عَدَمِ مِلْکِھِمْ شَیْئًا مِّنَ الْاَشْیَآءِ وَعَدَمِ عَقْلِھِمْ اِیَّاہُ

اور حاصل معنی یہ لکھتے ہیں: اَیَشْفَعُوْنَ وَ هُمْ جَمَادَاتٌ لَّا تَقْدِرُ وَلَا تَعْلَمُ۔ کیا یہ شفاعت کریں گے جو جمادِ محض ہیں کسی شے پر قادر نہیں اور نہ کچھ جانتے ہیں۔

اس سے یہ امر واضح ہو گیا کہ جو ماذون بالشفاعت ہیں یا بروز قیامت بہ اذنِ الٰہی شفاعت کریں گے وہ بعطائے الٰہی اشیاء پر قدرت بھی رکھتے ہیں اور انہیں علم بھی ہے۔ چنانچہ آگے ارشاد ہوا:

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾۔

اے محبوب! فرمادیجئے کہ اذنِ شفاعت کا مالک اللہ ہے اور تمام امور اسی کی ملک ہیں اور آسمانوں اور زمین کی ملکیت اسی کے لئے ہے پھر تم اسی کی طرف لوٹنے والے ہو۔

آیۂ کریمہ میں مشرکین کے اس زعمِ باطل کا رد ہے جو وہ کہتے تھے کہ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ یہ بت اللہ کے یہاں ہمارے شافع ہیں کَمَا قَالَ الْاٰلُوْسِیُّ اِنَّ الشُّفَعَآءَ لَیْسَتِ الْاَصْنَامُ اَنْفُسُھَا بَلِ الْاَشْخَاصُ مُقَرَّبُوْنَ ھِیَ تَمَاثِیْلُھُمْ وَالْمَعْنٰی اِنَّہٗ تَعَالٰی مَالِکُ الشَّفَاعَةِ کُلِّھَا لَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدٌ شَفَاعَةً مَّا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ الْمَشْفُوْعُ مُرْتَضٰی وَالشَّفِیْعُ مَاذُوْنٌ لَّہٗ۔

خلاصہ مفہوم یہ ہے کہ شفاعت کا بتوں کو حق نہیں اور مالکِ شفاعت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے کوئی قطعاً شفاعت کا مجاز نہیں مگر وہی جو مرتضیٰ ہو اور شفیع وہی ہوسکتا ہے جسے اذنِ شفاعت حاصل ہو۔ آگے فرماتے ہیں۔

وَ قَدْ یُسْتَدَلُّ بِھٰذِہِ الْاٰیَةِ عَلٰی وُجُوْدِ الشَّفَاعَةِ فِی الْجُمْلَةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ اس آیۂ کریمہ سے استدلال کیا جاتا ہے وجودِ شفاعت پر بروزِ قیامت اور جو نفیِ شفاعت پر استدلال کرتے ہیں وہ غایتِ ضعف میں ہیں آگے لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی نفیس توجیہ فرماتے ہیں حیث قال:

اِسْتِیْنَافٌ تَعْلِیْلِیٌّ لِکَوْنِ الشَّفَاعَةِ جَمِیْعًا لَہٗ عَزَّوَجَلَّ کَاَنَّہٗ قِیْلَ وَ ذٰلِکَ لِاَنَّہٗ عَزَّوَجَلَّ مَالِکُ الْمُلْکِ کُلِّہٖ فَلَا یَتَصَرَّفُ اَحَدٌ بِشَیْئٍ مِّنْہُ بِدُوْنِ اِذْنِہٖ وَ رَضَاہُ فَالسَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کِنَایَةٌ عَنْ کُلِّ مَا سِوَاہُ سُبْحَانَہٗ۔

یہ استیناف تعلیلی ہے اسلئے کہ شفاعت کے تمام اختیارات رب تعالیٰ عزوجل کو ہیں۔ گویا یہ فرمایا گیا کہ یہ سب قوۃ اللہ عزوجل کو ہے اس لئے کہ مالک الملک ہے کسی کو اس کے ملک میں بلا اذن ورضا اختیار تصرف نہیں اور لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میں کل ماسوا کی طرف کنایہ ہے۔

ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾۔ پھر اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

اس کے معنی صاف ہیں کہ اس مالک الملک کی طرف ہی تمہیں جانا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اسی کے اختیار میں سب کا فیصلہ ہے آگے ارشاد ہے:

وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ -

اور جب صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو سٹ جاتے ہیں ان کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔

یعنی بے دینوں کے دلوں میں انقباض ہو جاتا ہے اور اس ذکر سے نفرت کرتے ہیں۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے: وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا۔ جب آپ اپنے رب کا ذکر فرماتے ہیں تو وہ ایڑیوں کے بل نفرت سے لوٹ جاتے ہیں۔

وَ اِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ -

اور جب ذکر اس کے سوا بتوں کا ہو تو مسرت سے کھل جاتے ہیں۔

استبشار کہتے ہیں خوشی سے دل کا بھر جانا حتیٰ کہ اس کی خوشی چہرہ پر ظاہر ہو جانا اور اشمئزاز یہ ہے کہ دل میں غیظ وغضب اور غم بھر جانا۔ چنانچہ آلوسی کہتے ہیں:

اَلْاِسْتِبْشَارُ اَنْ يَّمْتَلِئَ الْقَلْبُ سُرُوْرًا حَتّٰى يَنْبَسِطَ لَهٗ بَشَرَةُ الْوَجْهِ وَالْاِشْمِئْزَازُ اَنْ يَّمْتَلِئَ غَيْظًا وَّ غَمًّا يَنْقَبِضُ عَنْهُ اَدِيْمُ الْوَجْهِ كَمَا يُشَاهَدُ فِيْ وَجْهِ الْعَابِسِ الْمَحْزُوْنِ۔

ابن مردویہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ آیت کریمہ ابوجہل بن ہشام اور ولید بن عقبہ اور صفوان اور ابی بن خلف کے حق میں نازل ہوئی۔ بعض اس طرف گئے کہ یہ آیت مطلقاً مشرکین کے لئے نازل ہوئی ہے۔

اور الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ سے مراد لات وعزیٰ ہیں جو مشرکین مکہ کے محبوب معبود تھے۔

بعض نے کہا اس آیت میں وہ واقعہ بیان کیا گیا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم کی تلاوت فرمائی تھی اور آپ کعبہ میں تھے اور مشرکین باب کعبہ پر اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰى ﴿۱۹﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى کے ساتھ تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى کہہ دیا تھا۔ اس کا جواب اس آیت کریمہ میں دیا گیا کہ یہ باطل طریقہ سے ایسا بکتے ہیں اس کے بعد آلوسی لکھتے ہیں:

وَ قَدْ رَاَيْنَا كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَلٰى نَحْوِ هٰذِهِ الصِّفَةِ الَّتِيْ وَصَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا الْمُشْرِكِيْنَ يَهُشُّوْنَ لِذِكْرِ اَمْوَاتٍ يَّسْتَغِيْثُوْنَ بِهِمْ وَ يَطْلُبُوْنَ مِنْهُمْ وَ يَطْرَبُوْنَ مِنْ سَمَاعِ حِكَايَاتٍ كَاذِبَةٍ عَنْهُمْ تَوَافِقُ هَوَاهُمْ وَ اِعْتِقَادَهُمْ فِيْهِمْ وَ يُعَظِّمُوْنَ مَنْ يَّحْكِيْ لَهُمْ ذٰلِكَ وَ يَنْقَبِضُوْنَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحْدَهٗ وَنِسْبَةُ الْاِسْتِقْلَالِ بِالتَّصَرُّفِ اِلَيْهِ عَزَّوَجَلَّ وَ سَرْدِ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَزِيْدِ عَظَمَتِهٖ وَ جَلَالِهٖ وَيُنَفِّرُوْنَ مِمَّنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّ النَّفْرَةِ وَيَنْسُبُوْنَهٗ اِلٰى مَا يُكْرَهُ۔ وَ قَدْ قُلْتُ يَوْمًا لِرَجُلٍ يَّسْتَغِيْثُ فِيْ شِدَّةٍ بِبَعْضِ الْاَمْوَاتِ وَيُنَادِيْ يَا فُلَانُ اَغِثْنِيْ فَقُلْتُ لَهٗ قُلْ يَا اَللّٰهُ فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهٗ وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَغَضِبَ وَ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَالَ فُلَانٌ مُنْكِرٌ عَلَى الْاَوْلِيَآءِ وَسَمِعْتُ عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّهٗ قَالَ الْوَلِيُّ اَسْرَعُ اِجَابَةً مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ هٰذَا مِنَ الْكُفْرِ۔

اور ہم نے اکثر لوگ دیکھے کہ وہ اللہ کی صفتوں کے ساتھ مشرکوں کی طرح بندوں کو متصف کرتے ہیں اور مردوں کا ذکر کر کے ان سے ایسی طرح مدد مانگتے ہیں کہ وہ بندہ وخالق میں فرق نہیں کرتے اور گا بجا کر جھوٹی حکایتیں بیان کر کے اپنی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

خواہشات اور اعتقادات اصلیہ بیان کرتے ہیں اور جو ایسی روایتیں بیان کرے اسے بنظر عظمت دیکھتے ہیں اور جو صحیح اعتقادات باطلہ بیان کرے اور خدا تعالیٰ کا ذکر کرے اس سے وہ منقبض ہوتے ہیں اور اموات کو ایسا ہی متصرف بالاستقلال سمجھتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کو اور مزید عظمت وجلال اور نصرت میں انہیں اللہ تعالیٰ کے برابر جانتے ہیں اور جو اس کے خلاف کہے اس سے متنفر ہوتے ہیں اور اس کے متعلق کراہت کی باتیں کرتے ہیں۔

چنانچہ میں نے ایک شخص کو اموات سے استغاثہ کرتے دیکھا اور سنا کہ وہ پکار رہا تھا کہ اے فلاں! میری مدد کو پہنچ تو میں نے اسے کہا یا اللہ کہہ کر مدد مانگ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ تم سے اے محبوب میرے بارے سوال کرے تو میں اس کے قریب ہوں پکار کو پہنچتا ہوں جو مجھے پکارے تو وہ غضب ناک ہو گیا اور مجھے خبر ملی کہ وہ کہتا ہے کہ فلاں منکر اولیاء ہے۔

اور بعض سے میں نے سنا کہ (نعوذ باللہ) ولی، اللہ تعالیٰ سے بھی جلدی دعا قبول کرتے ہیں اور یہ کفر ہے۔

## اَقُوْلُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ

عبارت بالا سے بعض غبی الذہن یا مفرط فی العقائد آلوسی بغدادی کو مائل بوہابیت کہہ دیں گے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو آلوسی نے سچ کہا ہے۔ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ میں ولی تو ولی نبی کو بھی یہ قدرت نہیں کہ بلا رضائے الٰہی کسی کی مدد کر سکیں اور جو بالاستقلال متصرف غیر خدا کو سمجھے وہ کافر ہے اور یقیناً کافر ہے البتہ بعطاء الٰہی اولیاء انبیاء کو حق تصرف ہے۔

اور آلوسی اس سے منکر نہیں دوسرے کسی نبی ولی کو جو اسرع اجابت من اللہ مانے یہ بھی کفر ہے بنابریں افراط عقیدہ میں غبی الذہن ہو کر کسی کی طرف سے بدظن ہونا سوء ظن ہے۔

اور عقیدہ حقہ کے ماتحت بعطاء الٰہی متصرف ماننے سے وہ منکر نہیں۔ بلکہ اکثر مقامات پر آلوسی نے اس کی تائید کی ہے اور بالاستقلال متصرف ماننا اور غیر خدا کو متصرف تسلیم کرنا کسی بھی مذہب میں روا نہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ نَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يَّعْصِمَنَا مِنَ الزَّيْغِ وَالطُّغْيَانِ۔ آگے ارشاد ہے:

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٦﴾۔

عرض کیجئے اے میرے اللہ آسمان وزمین کے بنانے والے غیبوں کے عالم اور حاضر کے جاننے والے! تو ہی فیصلہ کرے گا اپنے بندوں میں اس سے جس میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔

آیت کریمہ میں حکم دعا والتجا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور اور اس حکم سے مقصود بت پرستوں کے حال کا بیان کرنا اور جو وعید ان پر ہے اس کا ظاہر کرنا اور اپنے حبیب جناب مصطفیٰ کو تسلیہ فرمانا ہے اور یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ مومنین کی سعی اور کوشش علم الٰہی میں ہے اور بندوں کو التجاء اور دعا کی تعلیم ہے۔

چنانچہ حضرت ربیع بن خثیم سے جب قتل سید الشہداء رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رو پڑے اور یہ آیت اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٦﴾۔ تلاوت کی۔ آگے ارشاد ہے:

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَکُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا کَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور اگر ان کے لئے جنہوں نے ظلم کیا جو کچھ زمین میں ہے سب ہو جائے اور اس کے مثل اتنا ہی اور ہو یقیناً فدیہ اور بدلہ میں دیں برے عذاب سے بروز قیامت اور ان کے لئے ظاہر ہو وہ جس کا وہ گمان بھی نہ کرتے تھے اور ظاہر ہوا ان کے لئے ان کے برے اعمالوں کی سزا جو انہوں نے دنیا میں کئے اور گھر جائیں اس عذاب میں جس کا یہ استہزاء کیا کرتے تھے۔

یعنی یہ ظالم مشرک جب عذاب آخرت دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ یہ عذاب تو ایسا ہے جس کا ہمیں گمان بھی نہ تھا تو دنیا میں جو کچھ مال و ذخائر ان کے پاس ہیں وہ اور اس کے مثل اتنا ہی اور ملا کر دینا چاہیں گے تا کہ اس عذاب سے نجات پا جائیں لیکن وہ قبول نہ ہوگا اس لئے کہ عذاب آخرت ان کے لئے لازم ہے اس سے خلاصی کسی طرح نہیں ہوگی۔ یہ مفروضہ اس لئے فرمایا گیا تا کہ وعید آخرت اس پر قطعی لازم ہو اور ان کے لئے مایوسی پوری ہو۔

اور وَبَدَا لَهُمْ فرما کر یہ ظاہر کیا گیا کہ انواع عذاب ان پر ایسے ایسے ظاہر ہوں گے کہ ان کا سان گمان بھی انہیں نہ ہوگا اور جو اعمال طالحہ انہوں نے کئے اس کے بدلے میں انہیں عذاب گھیر لے گا اور وہ عذاب وہی ہوگا جس کا یہ استہزاء کیا کرتے تھے آگے ارشاد ہے:

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ ؕ بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾۔

تو جب انسان کو کوئی تکلیف مس کرتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب اس پر ہماری عطا ہوتی ہے نعمتوں کی ہماری طرف سے کہتا ہے یہ سب میرے علم سے ملا بلکہ وہ امتحان ہوتا ہے لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے۔

خولنا کا مطلب۔ تخویل مہربانی سے کسی کو کچھ دینا، عطا کرنا ہے اور اس کا یہ کہنا کہ کمائی کے ڈھنگ مجھے معلوم تھے اس لئے یہ نعمت ملی۔ حالانکہ یہ نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش و امتحان ہے کہ بندہ اس پر شکر کرتا ہے یا ناشکری۔

جیسے دوسری جگہ ارشاد ہے: وَاِذَاۤ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ اور جب ہم انسان پر احسان فرماتے ہیں تو منحرف ہو کر اس کامیابی کو اپنی کوششوں کا نتیجہ قرار دے کر اسے اپنی طرف ہی منسوب کر لیتا ہے۔

یہ حذیفہ بن مغیرہ کے حق میں ارشاد ہوا بعض کے نزدیک عام کافروں کے حق میں اس کا نزول ہوا اس کا رد کیا گیا اور فرمایا گیا بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ یعنی یہ اس کی آزمائش ہوتی ہے۔ جو عوام کے سامنے واضح ہو کہ یہ نعمت و فراخی پر شکر کرتا ہے یا ناشکری کا ہی شکار بنا رہتا ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے جسے اکثر نہیں جانتے۔

یہی کیفیت ذکر الٰہی کے ساتھ ہے جیسا کہ اول ارشاد ہوا: وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ۔ جب ذکر الٰہی کیا جائے تو منکروں کے دل تنگ ہو جاتے ہیں اور جب غیر اللہ کا ذکر کیا جائے تو اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ یعنی اپنے باطل معبودوں کا ذکر سن کر ہشاش بشاش ہو جاتے ہیں۔

قَدْ قَالَهَا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾۔

بے شک ایسا ہی کہا ان کے پہلوں نے تو متاع دنیا انہیں مستغنی نہ کر سکی اپنی کمائی سے۔

یعنی قارون، ہامان، شداد، فرعون اور ان کی قوم کا بھی یہی حال تھا اور وہ بھی ایسا ہی کہتے تھے مگر ان کی متاع دنیا اور کسب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

مال انہیں مستغنی نہ کر سکا باآنکہ انہوں نے اتنے خزانہ جمع کئے کہ چالیس چالیس اونٹوں پر ان کے خزانہ کی کنجیاں لادی جاتی تھیں مگر

فَاَصَابَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَیُصِیْبُهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَ مَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۱﴾

تو پہنچا انہیں بدلہ ان کی کرنی کا اور وہ جو ان میں سے ظالم ہیں عنقریب ان کی کرنی کا بدلہ ان کو پہنچے گا اور وہ اس عذاب کو دفع نہ کر سکیں گے۔

اس مضمون کو دوسری طرح یوں فرمایا: وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا۔ اور وَالَّذِیْنَ ظَلَمُوْا سے مراد وہ مشرک ہیں جو مصر علی الشرک ہو کر اس شرک پر قائم رہیں انہیں بھی وہی عذاب ہوگا اور دنیا میں بھی معذب ہوں گے جیسے اہل مکہ سات سال قحط میں مبتلا رہے اور بدر میں ان کے صنادید ہلاک کئے گئے۔ اور وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ سے یہ مراد ہے کہ اس دن انہیں اس عذاب کو دفع کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت کو عاجز کرنے کی ہمت نہ ہوگی۔

اَوَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾۔

کیا وہ نہیں جانتے کہ بے شک اللہ فراخ کرتا ہے رزق جس کے لئے چاہے اور تنگ فرماتا ہے (جس کے لئے چاہے) بے شک اس نشان قدرت میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

یہ آیات ظاہر کرتی ہیں کہ حوادث تمام کے تمام اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں ان میں اور کسی کا دخل نہیں ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع۔سورۃ زمر۔پ ۲۴

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۳﴾

آپ فرما دیں اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا یقیناً اللہ سارے گناہ بخش دے گا بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے

وَ اَنِیْبُوْۤا اِلٰی رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾

اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آئے پھر تم مدد نہ کئے جاؤ

وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ۙ

اور پیروی کرو بہتر اس چیز کی جو تمہاری طرف اتاری گئی تمہارے رب کی طرف سے پہلے اس سے کہ آئے تمہارے پاس عذاب اچانک اور تم نہ سمجھتے ہو

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ۙ

کہ یہ کہے کوئی آدمی ہائے افسوس اس پر جو میں نے کوتاہی کی اللہ کے معاملہ میں اور میں تو اس کو مذاق سمجھ رہا تھا

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۵۷﴾ۙ

یا کہے اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں سے ہو جاتا

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

یا کہے جب دیکھے عذاب کاش کہ مجھے پھر ایک دفعہ دنیا میں جانا نصیب ہوتو میں بھی نیک لوگوں سے ہوجاؤں

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾

بلکہ تیرے پاس یقیناً میری آیتیں آئی تھیں تو تو نے ان کو جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾

اور قیامت کے دن تو ان لوگوں کو دیکھے گا جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا کہ ان کے چہرے سیاہ ہیں کیا جہنم میں متکبر لوگوں کے لئے جگہ نہیں ہے

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ؗ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾

اور اللہ پرہیزگاروں کو نجات دے کر کامیاب کرے گا انہیں کوئی تکلیف نہ ہوگی اور نہ وہ کسی قسم کا غم کھائیں گے

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ؗ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾

اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر شے پر مختار ہے

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع

اسی کے پاس ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اور وہ جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی ہیں خسارہ اٹھانے والے

## حل لغات چھٹا رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۴

قُلْ - آپ فرمادیں　يٰعِبَادِيَ - اے میرے بندو　الَّذِيْنَ - جنہوں نے
اَسْرَفُوْا - ظلم کیا ہے　عَلٰٓى - اوپر　اَنْفُسِهِمْ - اپنی جانوں کے　لَا - نہ
تَقْنَطُوْا - مایوس ہو　مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ - اللہ کی رحمت سے　اِنَّ - بے شک
اللّٰهَ - اللہ　يَغْفِرُ - بخش دے گا　الذُّنُوْبَ - گناہ　جَمِيْعًا - سارے
اِنَّهٗ - بے شک وہ　هُوَ - وہی ہے　الْغَفُوْرُ - بخشنے والا　الرَّحِيْمُ - مہربان
وَ - اور　اَنِيْبُوْٓا - رجوع کرو　اِلٰى - طرف　رَبِّكُمْ - اپنے رب کی
وَ - اور　اَسْلِمُوْا - فرمانبردار ہوجاؤ　لَهٗ - اس کے　مِنْ قَبْلِ - پہلے
اَنْ - اس سے کہ　يَّاْتِيَكُمُ - آئے تم پر　الْعَذَابُ - عذاب　ثُمَّ - پھر
لَا - نہ　تُنْصَرُوْنَ - تم مدد کیے جاؤ　وَ - اور　اتَّبِعُوْٓا - پیروی کرو
اَحْسَنَ - بہتر　مَآ - اس چیز کی جو　اُنْزِلَ - اتاری گئی　اِلَيْكُمْ - تمہاری طرف
مِّنْ رَّبِّكُمْ - تمہارے رب کی طرف سے　مِّنْ قَبْلِ - پہلے　اَنْ - ان سے کہ
يَّاْتِيَكُمُ - آئے تم پر　الْعَذَابُ - عذاب　بَغْتَةً - ناگہاں　وَّ - اور
اَنْتُمْ - تم　لَا - نہ　تَشْعُرُوْنَ - سمجھتے ہو　اَنْ - یہ کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| تَقُوْلَ۔ کہے | نَفْسٌ۔ کوئی جان | یٰحَسْرَتٰی۔ ہائے افسوس | عَلٰی۔ اوپر |
| مَا۔ اس کے جو | فَرَّطْتُّ۔ کوتاہی کی میں نے | فِیْ۔ بیچ | جَنْۢبِ۔ پہلو |
| اللّٰہِ۔ خدا کے | وَ۔ اور | اِنْ۔ بے شک | کُنْتُ۔ میں تو تھا |
| لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ۔ مذاق سمجھنے والوں سے | | اَوْ۔ یا | تَقُوْلَ۔ کہے |
| لَوْ۔ اگر | اَنَّ۔ بے شک | اللّٰہَ۔ اللہ | ھَدٰی۔ ہدایت دیتا |
| نِیْ۔ مجھ کو | لَکُنْتُ۔ تو ہوتا میں | مِنَ الْمُتَّقِیْنَ۔ پرہیزگاروں سے | |
| اَوْ۔ یا | تَقُوْلَ۔ کہے | حِیْنَ۔ جبکہ | تَرَی۔ دیکھے |
| الْعَذَابَ۔ عذاب | لَوْ۔ کاش کہ | اَنَّ۔ ہو | لِیْ۔ میرے لئے |
| کَرَّۃً۔ دوسری مرتبہ جانا | فَاَکُوْنَ۔ تو ہو جاؤں میں | مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ نیک لوگوں سے | |
| بَلٰی۔ کیوں نہیں | قَدْ۔ بے شک | جَآءَتْکَ۔ آئیں تیرے پاس | اٰیٰتِیْ۔ میری آیتیں |
| فَکَذَّبْتَ۔ تو جھٹلایا تو نے | بِهَا۔ ان کو | وَ۔ اور | اسْتَکْبَرْتَ۔ تکبر کیا |
| وَ۔ اور | کُنْتَ۔ تھا تو | مِنَ الْکٰفِرِیْنَ۔ کافروں سے | وَ۔ اور |
| یَوْمَ۔ دن | الْقِیٰمَۃِ۔ قیامت کے | تَرَی۔ دیکھے گا تو | الَّذِیْنَ۔ ان کو جنہوں نے |
| کَذَبُوْا۔ جھوٹ بولا | عَلَی۔ اوپر | اللّٰہِ۔ اللہ کے | وُجُوْھُھُمْ۔ ان کے منہ |
| مُّسْوَدَّۃٌ۔ سیاہ ہوں گے | اَ۔ کیا | لَیْسَ۔ نہیں | فِیْ۔ بیچ |
| جَھَنَّمَ۔ جہنم کے | مَثْوًی۔ ٹھکانا | لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ۔ مغروروں کے لئے | |
| وَ۔ اور | یُنَجِّی۔ نجات دے گا | اللّٰہُ۔ اللہ | الَّذِیْنَ۔ ان کو جو |
| اتَّقَوْا۔ پرہیزگار ہیں | بِمَفَازَتِهِمْ۔ ان کی کامیابی سے | | لَا۔ نہیں |
| یَمَسُّهُمُ۔ پہنچے گی ان کو | السُّوْٓءُ۔ کوئی تکلیف | وَ۔ اور | لَا۔ نہ |
| هُمْ۔ وہ | یَحْزَنُوْنَ۔ غم کھائیں گے | اَللّٰہُ۔ اللہ | خَالِقُ۔ پیدا کرنے والا ہے |
| کُلِّ۔ ہر | شَیْءٍ۔ چیز کو | وَّ۔ اور | هُوَ۔ وہ |
| عَلٰی۔ اوپر | کُلِّ۔ ہر | شَیْءٍ۔ شے کے | وَّکِیْلٌ۔ مختار ہے |
| لَهٗ۔ اسی کے لئے ہیں | مَقَالِیْدُ۔ کنجیاں | السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں | وَ۔ اور |
| الْاَرْضِ۔ زمین کی | وَ۔ اور | الَّذِیْنَ۔ وہ جو | کَفَرُوْا۔ منکر ہیں |
| بِاٰیٰتِ۔ آیات | اللّٰہِ۔ خداوندی سے | اُولٰٓئِکَ۔ یہی | هُمُ۔ وہ ہیں |
| الْخٰسِرُوْنَ۔ خسارہ اٹھانے والے | | | |

## خلاصہ تفسیر چھٹا رکوع ۔ سورۃ زمر ۔ پ ۲۴

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۳﴾۔

آپ فرمائیں اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دے گا بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

آیت کریمہ میں قُلْ بصیغہ امر لایا گیا اور اس میں سرکار دو عالم ﷺ کو آقا قرار دے کر ارشاد ہو رہا ہے کہ آپ اپنے غلاموں کو خوشخبری دے دیں جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے کہ وہ رحمت باری سے مایوس نہ ہوں کیوں کہ اس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے اور اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخشنے والا اور مہربان کرنے والا ہے یہ آیت رحمت الٰہی لامتناہی کی وسعت اور بندوں پر کمال مہربانی وشفقت پر دلالت کرتی ہے۔

مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

دائما خاقان ما کرد ست طو گوش ما را مے کشد لَا تَقْنَطُوْا
نیستم امیدوار از ہیچ سو واں کرم میگویدم لَا تَایْئَسُوْا

''ہمارا رب ہمارے لئے ہمیشہ دست رحمت کئے ہوئے ہے اور ہمارے کان اس کی صدائے لَا تَقْنَطُوْا پر لگے ہوئے ہیں اور جب ہمیں کسی طرف سے بھی کوئی امید نہیں نظر آتی تو وہ ایسا مہربان ہے کہ ہمیں کہتا ہے کہ تم مایوس نہ ہو''۔

شان نزول آیت کریمہ کا یہ ہے کہ مشرکین میں سے چند آدمی سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے حضور پرنور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کا دین بے شک حق اور سچا معلوم ہوتا ہے لیکن ہم نے بڑے گناہ کئے بہت سی مصیبتوں میں مبتلا رہے ہیں تو کیا آپ کی غلامی میں آجانے کے بعد ہمارے وہ گناہ معاف ہو جائیں گے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں بتایا کہ جس نے میرے محبوب کی غلامی کرلی اس کا اسلام اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوگا اور جس نے میرے محبوب کی غلامی میں ہوتے ہوئے اقرار توبہ کیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے بشرطیکہ وہ سچے دل سے تائب ہو اور رحمت باری سے ناامیدی فی نفسہ گناہ ہے اور تائب کی شان میں فرمایا: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ گناہ سے توبہ کرنے کے بعد تائب ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اس کے ذمہ کوئی بھی گناہ نہیں پھر ارشاد ہوا:

وَاَنِیْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾۔

اور رجوع لاؤ اپنے رب کی طرف اور گردن جھکاؤ اس کے حضور اس سے قبل کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو۔

یعنی توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع ہو کر اس کے حضور گردن اطاعت جھکاؤ اس لئے کہ اسلام کی تعریف ہی گردن بطاعت نہادن کے ہیں تو اَسْلِمُوْا کے معنی گردن اطاعت اس کے لئے جھکانے کے ہوئے تو اخلاص سے اس کی اطاعت کرنا اسلام ہوا اور یہ اطاعت وفرمانبرداری اسی وقت تک مفید ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نافرمانی پر گرفت ہو کر عذاب نہ آئے اس لئے کہ عذاب آجانے کے بعد وَاِنَّهُمْ اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ کی وعید ہے یعنی جب عذاب آجائے تو پھر ہزار توبہ کی جائے وہ عذاب کے رد ہونے کا موجب نہیں ہو سکتی۔

اور قوم یونس علیہ السلام پر چونکہ ابھی علامات عذاب کا ہی ظہور ہوا لہٰذا اسے یہاں بطور نظیر نہیں پیش کیا جا سکتا۔ آگے ارشاد ہے:

وَاتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ۙ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI-ISLAMIA ACADEMY

اور پیروی کرو اس کی جو بہترین تعلیم تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتاری گئی اس سے قبل کہ تم پر عذاب اچانک آ جائے اور تمہیں شعور بھی نہ ہو۔

وہ بہترین تعلیم قرآن پاک کی ہے اور اس سے بے خبر رہنے والوں پر عذاب اچانک آئے گا لہٰذا اس کے آنے سے قبل اتباع کلام الٰہی کی ہدایت کی اور ظاہر ہے کہ یہ اتباع اسی صورت میں صحیح ہوسکتی ہے جبکہ اس ہستیٔ پاک کا بھی اتباع ہو جس پر یہ کلام نازل ہوا یعنی حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پھر ارشاد ہے کہ ہمارا یہ ارشاد اس لئے ہے کہ

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾۔

کہ کہیں کوئی جان یہ نہ کہہ دے کہ ہائے افسوس ان معصیتوں پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیں اور بے شک میں تمسخر کرنے والوں میں سے تھا۔

گویا ارشاد ہے کہ ہمارے انتباہ کا مقصد یہ ہے کہ عذاب آ جانے کے بعد کوئی یہ نہ کہے کہ افسوس مجھے میرے اس تمسخر کی سزا معلوم نہ تھی جواب دیکھی گئی ورنہ میں ایسا نہ کرتا یا یہ عذر لنگ بنائے اور کہے:

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۵۷﴾۔

یا کہے اگر مجھے ہدایت فرماتا اللہ تو میں ضرور پرہیز گاروں میں سے ہوتا۔

اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور کتاب کی پیروی کرتا آگے ارشاد ہے:

اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾۔

یا کہے اور آرزو کرے جب عذاب دیکھے کہ اگر مجھے واپسی مل جائے اور (دنیا میں بھیجا جائے) کہ میں نیکوکار ہو جاؤں۔

یعنی قیامت کے دن حیرت سے اس قسم کی باتیں کہنے کی کوئی گنجائش نہ رہے اور اس قسم کی بیکار باتیں نہ کہنے پائے لیکن عذاب کو دیکھ کر دنیا میں لوٹ جانے کی آرزو کا پورا ہونا ناممکن ہے۔

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۹﴾۔

ہاں کیوں نہیں بے شک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تو نے ان کو جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں سے ہو گیا۔

یعنی جو جبلی کافر ہوا سے ان باطل ضدوں کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی ہوگا جیسا کہ فرمایا کہ تمہارے پاس میری آیتیں آئیں یعنی تمہارے پاس قرآن پاک پہنچا اور حق و باطل کی راہیں واضح کر دی گئیں اور تمہیں حق و ہدایت اختیار کرنے کی قدرت دے دی گئی باوجود اس کے تم نے حق کو چھوڑ دیا اور اس کو قبول کرنے سے تکبر کیا اور گمراہی اختیار کی جو حکم دیا گیا تھا اس کی ضد اور مخالفت کی تو اب تم لوگوں کا یہ کہنا غلط ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں راستہ دکھاتا تو ہم ڈروالوں میں سے ہوتے۔ کفار کے بارے میں ارشاد ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ کہ اے نبی! آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں یہ ایمان لانے والے نہیں۔ لہٰذا آج ان کے سب عذر جھوٹے ہیں۔

وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَى الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۶۰﴾۔

اور بروز قیامت آپ دیکھیں گے انہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا (اور اللہ تعالیٰ پر وہ الزام لگایا جو اس کے شایان شان نہ تھا اس کا شریک ٹھہرایا اس کے لئے اولاد تجویز کی اس کی صفات کا انکار کیا اس کا بدلہ یہ ہے کہ) ان کے منہ کالے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA-ACADEMY

کیا مغرور و متکبر کا ٹھکانا جہنم میں نہیں۔

ہاں ضرور جہنم ہے اور آگے بموجب اسلوب بیان قرآن منکروں کا انجام ظاہر فرما کر اب مومنوں پرہیزگاروں کا تذکرہ فرمایا جاتا ہے:

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۖ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾۔

اور نجات دے گا اللہ پرہیزگاروں کو ان کی نجات کی جگہ نہ چھوئے گا انہیں عذاب اور انہیں کچھ غم نہ ہوگا۔

یعنی ان کی پرہیزگاری کا صلہ جنت ہوگی اور وہاں انہیں کچھ غم نہ ہوگا۔ آگے ارشاد ہے جس میں اپنی قدرت و رحمت کا اظہار ہے۔

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٢﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾۔

اللہ ہی ہر شے کا خالق ہے اور وہی ہر شے پر مختار ہے اسی کے لئے ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین کی اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا وہی نقصان و خسران میں ہیں۔

یعنی خزائن رحمت و رزق اور بارش وغیرہ کی کنجیاں اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں وہی ان سب کا مالک ہے اس میں بجز عطاء الٰہی کسی بندے ولی نبی کو اختیار نہیں جسے وہ اختیار دے دے وہ بعطاء الٰہی تصرف کر سکتا ہے اپنی قدرت و قوت سے کچھ نہیں کر سکتا یعنی خازن حقیقی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے بندے جو کچھ بھی کر سکتے ہیں وہ بعطاء الٰہی کر سکتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اس آیت کریمہ کی تفسیر دریافت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مقالید سماوات و زمین یہ ہیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

وَهُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کلمات کے لئے فرمایا کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی توحید و تمجید ہے یہ آسمان و زمین کی بھلائیوں کی کنجیاں ہے جو مومن یہ پڑھے گا وہ دین و دنیا کی بھلائی حاصل کر لے گا۔

## مختصر تفسیر اردو چھٹا رکوع -سورۃ زمر- پ ۲۴

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٣﴾۔

اے محبوب! آپ فرمائیں اے میرے وہ غلامو جو اپنی جانوں پر زیادتی کر چکے ہو نہ مایوس ہونا اللہ کی رحمت سے بے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

شک اللہ بخش دے گا تمہارے تمام گناہ بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس پر علامہ آلوسی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: اَیْ اَفْرَطُوْا فِی الْمَعَاصِیْ جَانِیْنَ عَلَیْهَا۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے گناہوں کی کثرت کی اور اپنی جانوں پر زیادتی کی اور اسراف کے بارے میں فرماتے ہیں: وَاَصْلُ الْاِسْرَافِ الْاِفْرَاطُ فِیْ صَرْفِ الْمَالِ اور اسراف کی حقیقت یہ ہے کہ مال و دولت کو ناجائز خرچ کیا یعنی حرام کاموں میں لگایا۔

اور امام راغب کہتے ہیں: هُوَ تَجَاوُزُ الْحَدِّ فِیْ کُلِّ فِعْلٍ یَّفْعَلُهُ الْاِنْسَانُ وَاِنْ کَانَ ذٰلِكَ فِی الْاِنْفَاقِ۔ یعنی اسراف انسان کے کسی فعل میں جو کہ وہ کرتا ہے حد سے بڑھنا ہے اگرچہ وہ خرچ کرنے کے معاملہ میں ہی ہو اور یہی قول حسن ہے اور اسراف کے معانی جنایت کے بھی ہیں وَضَمِنَ مَعْنَی الْجَنَایَةِ اور اسراف کا معنی ظلم کی حمایت کرنا بھی ہے اور یہ لازم نہیں ہے کہ اسراف کے یہی معنی مراد لئے جائیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسراف کے معنی ظلم، بوجھ اور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب ہے۔

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ۔

اور رحمت خطاب خاص ہے جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے ساتھ کیونکہ قُلْ یٰعِبَادِیَ سے محبت کی جانب بھی اشارہ ہے اور رحمت الٰہی اس وقت تک متصور نہیں جب تک مغفرت اس کے ساتھ نہ ہو۔ اسی وجہ میں مولانا روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

بندۂ خود خواند احمد در رشاد     جملہ عالم را بخواں قُلْ یٰعِبَادِ

ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بتایا اور فرمایا تمام عالم کو آپ یٰعِبَادِیَ اے میرے غلاموفرما کر مخاطب کیا۔ اسی بنا پر عبدالنبی عبدالرسول غلام رسول غلام نبی نام رکھنا جائز و مباح ہے یہی وجہ ہے کہ عبدالمصطفیٰ بھی نام رکھا گیا۔ حضرت امام اہل سنت والد گرامی قدس سرہ العزیز نے ایک شعر میں یہ مسئلہ واضح کیا فرماتے ہیں:

بندہ بنے بن اس کے کب بندۂ خدا ہو     دیدار ہوں میں بندہ اس بندۂ خدا کا

اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۳﴾۔

بے شک بخش دے گا تمہارے سب گناہ بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یہاں بطریق صنعت الاحتباء کہہ کر فرمایا: لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ وَ مَغْفِرَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَیَرْحَمُ۔ اللہ کی رحمت اور اس کی مغفرت سے مایوس نہ ہونا بے شک وہ تمہارے گناہ معاف فرما کر رحم کرے گا اور اس کی تائید اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ میں بھی ہے اس لئے کہ اشراک باللہ اعظم معاصی ہے جس کی بخشش نہیں اگر مرنے والا شرک کرتا ہوا مرا۔ اس کے علاوہ تمام معاصی قابل بخشش ہیں بشرطیکہ توبہ کر کے اس کی طرف رجوع لائے۔

اور یَغْفِرُ کے معنی آلوسی کرتے ہیں: اَلْمُرَادُ بِمَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ التَّجَاوُزُ عَنْهَا وَ عَدَمُ الْمُؤَاخَذَةِ بِهَا فِی الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَهُوَ الْمُرَادُ وَ بِسَتْرِهَا۔ مغفرت ذنوب سے مراد عدم مواخذہ اور ظاہر و باطن معاصی کا مخفی کرنا ہے۔

ایک قول ہے: اَلْمُرَادُ بِهَا مَحْوُهَا مِنَ الصَّحَائِفِ بِالْکُلِّیَّةِ۔ گناہوں کا صحائف سے کلیۃً مٹا دینا مراد ہے اور اس پر متعدد وجوہ نکلتی ہیں:

اول یہ کہ عبودیت کے ساتھ اپنے رب کو پکارنا غایت مذلت کے ساتھ یہ عاصی کے لئے خاص طور پر انسب ہے اور اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

کی ندا ترحم کے لئے ہے۔

دوسرے یہ کہ بندہ کی ندا اپنے مولا کی طرف اس غرض سے ہوتی ہے کہ شان مالک یہی ہے کہ اپنے بندے پر رحم کرے اور شفقت فرمائے۔

وَاَنِیْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾۔

اور رجوع لاؤ اپنے رب کی طرف اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے پھر تم مدد نہ کئے جاؤ۔

یہ عطف ہے لَا تَقْنَطُوْا پر بالتعلیل معترض ہے گویا یوں ارشاد ہے: لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَتَظُنُّوْا اَنَّهٗ لَا یَقْبَلُ تَوْبَتَكُمْ وَاَنِیْبُوْا اِلَیْهِ تَعَالٰى وَاَخْلِصُوْا لَهٗ عَزَّوَجَلَّ۔

اور بعض اجلہ مدققین نے فرمایا: اِنَّ قَوْلَهٗ تَعَالٰى یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا خِطَابٌ لِلْكَافِرِیْنَ وَالْعَاصِیْنَ۔ کلام الٰہی میں یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا سے خطاب کفار اور معصیت شعار سے ہے۔

## شان نزول آیت کریمہ

فَقَدْ اَخْرَجَ ابْنُ جَرِیْرٍ وَابْنُ مَرْدَوَیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اَهْلُ مَكَّةَ قَالُوْا یَزْعَمُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ عَبَدَ الْاَوْثَانَ وَدَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَقَتَلَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ لَمْ یُغْفَرْ لَهٗ فَكَیْفَ نُهَاجِرُ وَنُسْلِمُ وَقَدْ عَبَدْنَا الْاٰلِهَةَ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ وَنَحْنُ اَهْلُ شِرْكٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا الخ۔ اہل مکہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ خیال کرتے ہیں کہ جو بتوں کی پوجا کرے اور اللہ کو چھوڑ کر کوئی اور معبود بنائے اور قتل ناحق کرے اس کی بخشش نہ ہوگی تو ہم کیوں ہجرت کریں اور کس لئے قبول اسلام کریں ہم نے تو بت پرستی بھی کی اور اللہ کے سوا دوسرے معبود بھی مانے اور ناحق قتل بھی کئے اور ہم اہل شرک ہیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

دوسری روایت میں یہ بھی ہے جو ابن جریر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں یہ آیتیں عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور مسلمانوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئیں جو مسلمان ہو کر فتنہ کفر میں پڑ گئے تھے ان پر آزمائشیں بھی آئیں اور وہ اسی طرح گمراہی کے شکار رہے تو ہم کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کے صدقات وخیرات قبول نہ فرمائے گا یہ وہ ہیں کہ اسلام لاکر اپنے دین سے منحرف ہو گئے تو یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیتیں لکھ کر عیاش اور ولید کو بھیجیں جس پر وہ اسلام لائے اور مہاجر ہوئے۔

اور ابن جریر عطاء بن یسار سے راوی ہیں کہ یہ تین آیتیں قُلْ یٰعِبَادِیَ سے وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ تک مدینہ منورہ میں حضرت وحشی اور ان کی جماعت کے حق میں نازل ہوئیں۔

اس آیت کی فضیلت میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند میں اور ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت ثوبان سے راوی ہیں قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰیَةِ۔

اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں ثوبان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میرے لئے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس آیت کریمہ سے زیادہ محبوب وپسندیدہ نہیں ہے فَقَالَ رَجُلٌ یَا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ مَنْ اَشْرَكَ۔ پس ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اور جس نے شرک کیا یعنی جس آدمی نے شرک کا ارتکاب کیا کیا وہ بھی اس آیت کے زمرے میں آتا ہے اور اس کے لئے بھی مغفرت کی بشارت ہے؟ فَسَكَتَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اَلَا وَ مَنْ اَشْرَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ پس نبی اکرم ﷺ نے تھوڑی دیر توقف فرمایا پھر ارشاد فرمایا۔ ہاں جان لو اگرچہ اس نے شرک کیا ہو اور ایسا تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

یہاں مشرک کے لئے مغفرت کا ذکر اس صورت میں ہے جو توبہ کر لے اور اسلام قبول کر لے یا بحالت اسلام شرک کا مرتکب ہو تو توبہ پر معافی ہے ورنہ حقیقی شرک کے لئے مغفرت نہیں ہے اور آپ کا سکوت انتظار وحی کے لئے تھا یہ آیت وسعت مغفرت پر دال ہے اور گنہگاروں کے لئے بشارت عظیم ہے اور مغفرت الٰہی ایمان کے ساتھ مشروط ہے اور ایمان کے بغیر مغفرت نہیں ہے اور مومن عاصی جو بغیر توبہ مر گئے ان کو بھی یہ آیت شامل ہے۔

چنانچہ ابن منذر اور ابن الانباری اور حاکم اور ابن مردویہ حضرت اسماء بنت یزید سے راوی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا کہ آپ پڑھ رہے تھے: قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَّلَا یُبَالِیْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یعنی وہ ایسا بے نیاز ہے کہ بخشش پر آئے تو توبہ کے ساتھ مشرک معصیت شعار سب کی بخشش فرمائے۔

چنانچہ ابن جریر اور ابن سیرین سے راوی ہیں کہ حضرت مولانا علی شیر خدا اسد اللہ نے صحابہ سے فرمایا کون سی آیت وسیع تر ہے گنہگار کے حق میں تو جواب میں آیات قرآنی سنائی گئیں منجملہ اس کے وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وغیرہ بھی پڑھی گئی پھر حضرت شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے فرمایا قرآن کریم میں اس سے وسیع تر کوئی آیت نہیں قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ الخ۔

وَالظَّاهِرُ اَنَّ مَغْفِرَةَ ذَنْبٍ لَا تُجَامِعُ الْعَذَابَ عَلَیْهِ اَصْلًا۔ اور ظاہر ہے گناہ کی بخشش اور عذاب دونوں ہرگز جمع نہیں ہو سکتے اس لئے کہ رحمت کی ضد زحمت ہے اور ضِدَّانِ لَا یَجْتَمِعَانِ مقولہ اصولیین ہے۔

اور انابت کے اصل معنی رجوع کے ہیں لہٰذا وَ اَنِیْبُوْۤا اِلٰی رَبِّكُمْ کے معنی ہوں گے: اَیْ اِرْجِعُوْا اِلَیْهِ سُبْحٰنَهٗ بِالْاِعْرَاضِ عَنْ مَعَاصِیْهِ وَالنَّدَمِ عَلَیْهَا۔

فَرْقُ بَیْنَ الْاِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ

اَنَّ التَّائِبَ یَرْجِعُ مِنْ خَوْفِ الْعُقُوْبَةِ وَالْمُنِیْبُ یَرْجِعُ اِسْتِحْیَاءً لِكَرَمِهٖ تَعَالٰی۔ توبہ کرنے والا خوف عذاب سے رجوع کرتا ہے اور منیب رجوع لاتا ہے اللہ کے کرم کی امید اور حیاء معصیت سے۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن جریر کی حدیث اور ابن منذر کی روایت سے استخراج فرماتے ہیں مَنْ اَیِسَ مِنَ الْعِبَادِ مِنَ التَّوْبَةِ فَقَدْ جَحَدَ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰی لٰكِنْ لَا یَقْدِرُ الْعَبْدُ اَنْ یَّتُوْبَ حَتّٰی یَتُوْبَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔ جو بندوں میں سے کوئی توبہ قبول ہونے سے مایوس ہوا اس نے کتاب اللہ سے جحد و انکار کیا لیکن کوئی بندہ اس پر قادر نہیں کہ توبہ کر سکے جب تک اللہ تعالیٰ اسے توفیق توبہ نہ دے آگے ارشاد ہے:

وَاتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور اتباع کرو اس بہترین کتاب کا جو تم پر نازل کی گئی تمہارے رب کے پاس سے قبل اس کے کہ آئے تم پر عذاب اچانک اور تمہیں شعور بھی نہ ہو۔

**بَغْتَةً**۔ کے معنی فجاءۃ ہیں اور یہ اچانک کے معنی میں مستعمل ہے۔

یہ حکم ہر مخاطب پر ہے عام اس سے کہ وہ مومن ہوں یا کافر اور **اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ** سے مراد قرآن کریم ہے جو مومن و کافر کے لئے حجت ہے اور **مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ** سے مراد موت یا قیامت ہے یا عذاب ناگہانی۔

**وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ** سے مراد یہ ہے کہ تم کو خیال بھی نہ ہو کہ یہ عذاب کہاں سے آیا اور کیسے آیا۔ موت، کل کی بات، قیامت کا علم کسی کو نہیں سوائے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جن کو یہ علم بعطائے الٰہی حاصل ہے جیسا کہ حدیث جبریل میں آیا ہے کہ جبرئیل نے حضور علیہ السلام سے پوچھا: اَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ مجھے قیامت کے بارے میں خبر دیجئے تو آپ نے فرمایا کہ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ جس سے پوچھا گیا ہے اس کا علم (قیامت کے بارے میں) پوچھنے والے سے زیادہ نہیں ہے یعنی امر قیامت کے بارے میں جس قدر تم کو خبر ہے اسی قدر ہم کو ہے۔

اور یہاں خطاب سے مراد یہ ہے کہ مرنے سے پہلے پہلے اپنے رب کی ہدایت کی پیروی کر لو اور اس کے مطابق عمل کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں تم پر ناگہانی آفت آ جائے اور تم افسوس کرتے رہ جاؤ کیونکہ جب قیامت قائم ہو جائے گی تو کوئی عذر معذرت کام نہ دے گا۔

**اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾**۔

اور کہیں کوئی یہ نہ کہے ہائے افسوس اس پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کوتاہی کی اور یقیناً میں تو اسے مذاق ہی سمجھتا رہا۔

یعنی کل ایسا نہ ہو کہ کوئی کہنے لگے کہ افسوس اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کی جناب میں کی اور احکام خداوندی پر ہنستا ہی رہا۔ **اَنْ تَقُوْلَ** سے یعنی ایسا نہ ہو کہ کوئی کہنے لگے **نَفْسٌ** میں تنوین تکثیر کے لئے یا تقلیل کے لئے ہے کیونکہ قیامت کے دن ایسا کہنے والے کچھ ہی لوگ ہوں گے۔ حسرت غم میں پڑ جانے کو کہتے ہیں۔ **عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ** میں ما مصدریہ ہے یعنی تقصیر کوتاہی کرنا۔ عربی میں تفریط تقصیر کو کہتے ہیں۔

اور **جَنْۢبِ اللّٰهِ** میں جو **جَنْۢبِ** لایا گیا ہے اس کے متعلق راغب اصفہانی مفردات میں کہتے ہیں: اَصْلُ الْجَنْبِ الْجَارِحَةُ ثُمَّ يُسْتَعَارُ لِلنَّاحِيَةِ وَالْجِهَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا تو حاصل معنی **جَنْۢبِ اللّٰهِ** کے فی طاعۃ اللہ یا فی حقہ تعالیٰ چنانچہ حماسہ میں ہے:

اَمَا تَتَّقِيْنَ فِيْ جَنْبِ عَاشِقٍ ۔۔۔ لَهٗ كَبِدٌ حَرَّىٰ عَلَيْكِ تَقَطَّعُ

حاصل معنی یہ ہوئے کہ عذاب دیکھ کر پھر معصیت شعار کہے گا ہائے خرابی میرے حد سے گزرنے پر جو اطاعت الٰہی کے خلاف میں نے کی اور تمسخر کرنے والوں میں سے تھا اس وقت سے قبل ہی انسان کو لازم ہے کہ اس کی پیروی کرے جو بہترین تعلیم یعنی قرآن کریم میں ہے اچانک عذاب آ جانے سے قبل۔

**اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾**۔

یا کہے گا اگر اللہ مجھے راہ دیتا میں ضرور ہی پرہیزگاروں میں سے ہوتا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور سرکشی اور معاصی سے پرہیز کرتا ہوا نیکی کی طرف مائل ہوتا۔ تیسرا قول اس کا یہ ہوگا جس میں اس کی تمنا رجعت الی حیات الدنیا کی ہوگی۔ حیث قال:

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾۔

یا کہے جب عذاب دیکھے کہ اگر مجھے پھر دنیا میں بھیجا جائے تو میں عقیدۂ شرک سے مجتنب رہ کر محسنین میں ہو جاؤں۔

لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً کے معنی آلوسی اَیْ رُجُوْعًا اِلَى الدُّنْيَا فرماتے ہیں یعنی وہ تمنا کرے گا کہ اگر مجھے دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے تو میں نیکوکار ہو جاؤں گا حالانکہ قیام قیامت سے قبل ہی حیات دنیا میں جزا و سزا ہے اس کے بعد پھر تمہاری ہوگی اور اس کا واپس دنیا میں جانا محال ہے چنانچہ اس کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا:

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾۔

ہاں بے شک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تو نے ان کی تکذیب کی اور تکبر کیا اور تو اول میں ہی کافروں میں تھا۔

آج تیرا عذاب دیکھ کر یہ کہنا غلط ہے کہ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ۔ یہ کہنا بعد ذوق عذاب ہوگا اور عذاب آنے کے بعد پھر تمنائے باطل باطل ہے جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے: اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ۔ حالانکہ دخول نار کے بعد عذاب سے نجات کافر کے لئے محال ہے اب جبکہ متقیوں کا مقام اور جہنم کا عذاب مشاہدہ میں آ گیا اب تبدیلی اور آخرت سے دنیا میں آنا ناممکن ہے تو ایسی تمنا کرنا بھی باطل ہے۔

چنانچہ علامہ طیبی بھی یہی فرماتے ہیں: اَنَّ النَّفْسَ عِنْدَ رُؤْيَتِهٖ يَتَمَنّٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَرَى النَّاسَ مُجْزِيِّيْنَ بِاَعْمَالِهِمْ مُتَحَسِّرَةٌ عَلٰى تَفْوِيْتِ الْاَعْمَالِ عَلَيْهَا ثُمَّ قَدْ يَتَعَلَّلُ بِاَنَّ التَّقْصِيْرَ لَمْ يَكُنْ حَتّٰى فَازَ النَّظْرُ وَعَلِمَ اَنَّ التَّقْصِيْرَ كَانَ مِنْهُ۔ تمنائے رجوع اور اَنَّ النَّفْسَ سے مراد شخص اور فرد انسانی فرمایا۔ یہاں معتزلہ کا یہ عقیدہ ہے کہ

اَنَّ الْعَبْدَ خَالِقٌ لِاَفْعَالِهٖ کہ بندہ خود اپنے فعل کا خالق ہے اور یہ بات اہلسنت کے نزدیک باطل ہے چنانچہ اشاعرہ اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ افعال کا خالق اللہ ہے لیکن بندوں کے افعال میں قدرت خداوندی دخیل و اثر انداز ہے اور یہ آیت اہل سنت کے مسلک کی تائید کرتی ہے یعنی ہم نے تو تجھے افعال پر قدرت دی تھی اور تجھے افعال کے خیر و شر پر مطلع کر دیا تھا اور اب باعتبار قدرت تو نے جو کسب کیا اسی پر جزا و سزا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ تو کسی کو یونہی عذاب نہیں دیتا اور اس آیت بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ میں اس قول کی مزید تردید کر دی ہے کہ ہم نے تو تجھے قدرت دی تھی جس راستہ کو اختیار کرنا چاہے اختیار کر لے اسی پر عذاب و ثواب کی عمارت کی بنیاد ہے ورنہ اللہ تعالیٰ تو سبھی چیزوں کا خالق ہے۔ نیک و بد، خیر و شر، ایمان و کفر سب کا وہی خالق ہے جس طرح بندوں کا خالق اسی طرح بندوں کے افعال کا بھی خالق ہے اس پر نص وارد ہے: وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ نے تمہیں اور جو تم کرتے ہو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے تخلیق خیر و شر کے ساتھ بندے کو اچھائی اور برائی کی ہدایت بھی دے دی ہے اب کوئی چاہے تو نیک کام کرے یا برا کام کرے ایسا کرنے پر آدمی کو قدرت حاصل ہے چاہے اچھا کرے یا برا کرے اور اصطلاح قرآن میں اس قدرت و فعل کو کسب کہا گیا ہے اور کسب پر ہی جزا و سزا ہے۔

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾۔

اور قیامت کے دن تو ان لوگوں کو دیکھے گا جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا ان کے چہرے سیاہ ہوں گے کیا جہنم میں متکبر

www.waseemziyai.com

لوگوں کیلئے جگہ نہیں ہے۔
یہ خطاب استفہام تقریری ہے یعنی ضرور ان کی یہ حالت نظر آئے گی یعنی مومن لوگ ایسا دیکھیں گے یا ہر اس صاحب ردیت سے جسے اللہ تعالیٰ نے بصیرت کافی عطا فرمائی ہے وہ کافروں کو اس حال میں دیکھے گا۔
دیکھنے والے لوگوں سے مراد وہ منکرین نہیں جن پر آیات الٰہی آئیں اور انہوں نے اسے جھٹلایا اور قبول کی بجائے تکبر کیا۔
اس کے بعد قبول اسلام پر جھکنے والوں کا حال ہے جیسا کہ اسلوب بیان قرآن ہے کہ اگر اول جہنمیوں کا ذکر ہو جائے تو بعد میں جنتیوں کا تذکرہ ہوتا ہے اور اگر اول جنتیوں کا ذکر فرما دیا جائے تو بعد میں جہنمیوں کا ذکر کیا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہے:

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۙ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾۔

اور نجات دے گا اللہ انہیں جو پرہیز گار ہیں ان کی کامیابی سے اور فلاح عمل سے نہیں پہنچے گی انہیں برائی اور نہ ہوں گے وہ کبھی غمگین۔
بِمَفَازَتِهِمْ سے مراد نجات کی جگہ ہے یہ اسم مکان ہے یعنی پرہیز گار مقام امن میں ہوں گے اور انہیں ہر برائی اور تکلیف سے نجات ہوگی آگے ارشاد ہے:

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٢﴾۔

اللہ ہی ہر شے کا خالق و مالک ہے اور وہ ہر شے کا محافظ ہے۔
چنانچہ آلوسی لکھتے ہیں: اَلْمَعْنٰى اِنَّهٗ تَعَالٰى حَفِيْظٌ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ۔ جیسے دوسری جگہ ارشاد ہے وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ۔ یہاں بھی وکیل سے مراد حفیظ ہیں۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾۔

اسی کے پاس ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین کی اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا وہ ہی نقصان و خسران والے ہیں۔
مقالید کا ترجمہ آلوسی مفاتیح کرتے ہیں کما قال ابن عباس و الحسن و قتادة وغیرھم۔ اور بتاتے ہیں کہ مقالید مقلید و مقلد کی جمع ہے یہ تقلید سے ہے اور اس سے قلادہ ہے جو گردن میں ڈالا جاتا ہے قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ آیہ کریمہ کے بیان پر فرماتے ہیں: هُوَ كِنَايَةٌ عَنْ قُدْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحِفْظِهٖ لَهَا وَفِيْهِ مَزِيْدُ دَلَالَةٍ عَلَى الْاِسْتِقْلَالِ وَالْاِسْتِبْدَادِ۔
اور علامہ راغب اصفہانی مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَا يُحِيْطُ بِهَا۔ اس سے مراد ہر شے کا احاطہ ہے وَجُوِّزَ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَعْنٰى لَا يَمْلِكُ التَّصَرُّفَ فِيْ خَزَائِنِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ۔ اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ کوئی تصرف کی طاقت بالذات نہیں رکھتا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔
گویا آیت کریمہ کے یہ معنی ہیں: هُوَ تَعَالٰى يَتَوَلَّى التَّصَرُّفَ فِيْ كُلِّ شَيْئٍ لِاَنَّهٗ لَا يَمْلِكُ اَمْرَهٗ سِوَاهُ عَزَّوَجَلَّ۔
اور ابو یعلیٰ اور یوسف قاضی اپنی سنن اور ابوالحسن القطان مطولات میں اور ابن السنی ''عمل الیوم واللیلة'' میں اور ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں: قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَهُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

مراد یہ ہے کہ ان کلمات میں اللہ تعالیٰ کی توحید وتمجید ہے۔ یہ آسمانوں اور زمین کی بھلائیوں کی کنجیاں ہیں اور جس مومن نے یہ کلمے پڑھے دارین کی بہتری پائے گا۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ خزائن رحمت رزق و بارش وغیرہ کی کنجیاں اس کے پاس ہیں وہی اس کا مالک ہے ان حسنات ازلیہ ابدیہ کے منکر پر ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ ۔

یعنی جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی نقصان میں ہیں۔

آیات اللہ سے مراد قدرت مستقلہ کے نشانات وعلامات ہیں۔

## بامحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۴

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾

ان کافروں سے فرمائیں کہ کیا تم اللہ کے سوا غیر کے پوجنے کو مجھے کہتے ہوا ے جاہلو

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾

اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے پہلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرے عمل اکارت ہو جائیں گے اور ضرور تو نقصان وخسران میں ہوگا

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر گزار رہو

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾

اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ حق ہے قدر کرنے کا اور وہ بروز قیامت سب زمین قبضہ میں لے گا اور آسمانوں کو اپنی قدرت سے لپیٹ دے گا اور اللہ بلند ہے ان کے شرک سے

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾

اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں مگر جسے اللہ چاہے پھر دوبارہ پھونکا جائے گا تو وہ جبھی دیکھتے ہوئے کھڑے رہ جائیں گے

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾

اور جگمگا اٹھے گی زمین اپنے رب کے نور سے اور رکھی جائے گی کتاب اور لائے جائیں گے انبیا اور یہ نبی اور اس کی امت کہ ان پر گواہ ہوں گے اور فیصلہ دیا جائے گا حق حق ان میں اور ان پر ظلم نہ ہوگا

www.waseemziyai.com

وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾

اور ہر جان کو اس کی کرنی کا بدلہ پورا دیا جائے گا اور اسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے

## حل لغات ساتواں رکوع ۔سورۃ زمر ۔پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| قُلْ۔فرمادیں | اَ۔کیا | فَغَيْرَ۔سوائے | اللّٰهِ۔اللہ کے |
| تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ۔حکم دیتے ہو مجھے | اَعْبُدُ۔کہ میں پوجوں | اَيُّهَا۔اے | الْجٰهِلُوْنَ۔جاہلو |
| وَ۔اور | لَقَدْ۔بے شک | اُوْحِيَ۔وحی کی گئی | اِلَيْكَ۔تیری طرف |
| وَ۔اور | اِلَى۔طرف | الَّذِيْنَ۔ان کی جو | مِنْ قَبْلِكَ۔تجھ سے پہلے |
| تھے | لَئِنْ۔اگر | اَشْرَكْتَ۔شرک کیا تو نے | لَيَحْبَطَنَّ۔تو برباد ہو جائیں |
| گے | عَمَلُكَ۔تیرے عمل | وَ۔اور | لَتَكُوْنَنَّ۔ہوگا تو |
| مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔نقصان والوں سے | | بَلِ۔بلکہ | اللّٰهَ۔اللہ ہی کی |
| فَاعْبُدْ۔عبادت کر | وَ۔اور | كُنْ۔ہوجا | مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ۔شکر |
| گزاروں سے | وَ۔اور | مَا۔نہ | قَدَرُوا۔قدر کی انہوں نے |
| اللّٰهَ۔اللہ کی | حَقَّ۔حق | قَدْرِهٖ۔اس کے قدر کا | وَ۔اور |
| الْاَرْضُ۔زمین | جَمِيْعًا۔ساری | قَبْضَتُهٗ۔اس کی مٹھی میں ہوگی | |
| يَوْمَ۔دن | الْقِيٰمَةِ۔قیامت کے | وَ۔اور | السَّمٰوٰتُ۔آسمان |
| مَطْوِيّٰتٌ۔لپیٹے ہوں گے | بِيَمِيْنِهٖ۔اس کے دائیں ہاتھ میں | | سُبْحٰنَهٗ۔پاک ہے وہ |
| وَ۔اور | تَعٰلٰى۔بلند ہے | عَمَّا۔اس سے جو | يُشْرِكُوْنَ۔شرک کرتے ہیں |
| وَ۔اور | نُفِخَ۔پھونکا جائے گا | فِي۔بیچ | الصُّوْرِ۔صور کے تو |
| فَصَعِقَ۔بے ہوش ہو جائے گا | | مَنْ۔جو | فِي۔بیچ |
| السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں کے ہے | وَ۔اور | مَنْ۔جو | فِي۔بیچ |
| الْاَرْضِ۔زمین کے ہے | اِلَّا۔مگر | مَنْ۔جسے | شَآءَ۔چاہے |
| اللّٰهُ۔اللہ | ثُمَّ۔پھر | نُفِخَ۔پھونکا جائے گا | فِيْهِ۔اس میں |
| اُخْرٰى۔دوسری مرتبہ | فَاِذَا۔تو اچانک | هُمْ۔وہ | قِيَامٌ۔کھڑے |
| يَّنْظُرُوْنَ۔دیکھتے ہوں گے | وَ۔اور | اَشْرَقَتِ۔چمک اٹھے گی | الْاَرْضُ۔زمین |
| بِنُوْرِ۔ساتھ نور | رَبِّهَا۔اپنے رب کے | وَ۔اور | وُضِعَ۔رکھی جائے گی |
| الْكِتٰبُ۔کتاب | وَ۔اور | جِايْٓءَ۔لایا جائیگا | بِالنَّبِيّٖنَ۔نبیوں کو |
| وَ۔اور | الشُّهَدَآءِ۔گواہوں کو | وَ۔اور | قُضِيَ۔فیصلہ کیا جائے گا |
| بَيْنَهُمْ۔ان میں | بِالْحَقِّ۔انصاف سے | وَ۔اور | هُمْ۔وہ |

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

لَا۔نہ يُظْلَمُوْنَ۔ظلم کئے جائیں گے وَ۔اور
وُفِّيَتْ۔پورا دیا جائے گا كُلُّ ۔ہر نَفْسٍ۔آدمی کو مَّا۔جو
عَمِلَتْ۔عمل کیا اس نے وَ۔اور هُوَ۔وہ اَعْلَمُ۔خوب جانتا ہے
بِمَا۔جو يَفْعَلُوْنَ۔وہ کرتے ہیں

## خلاصہ تفسیر ساتواں رکوع۔سورۃ زمر۔پ ۲۴

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾۔

اے محبوب! تم فرماؤ تو کیا اللہ کے سوا کسی دوسرے کے پوجنے کا مجھے کہتے ہو اے جاہلو۔

یعنی اے مصطفیٰ! صلی اللہ علیک وآلک وسلم ان کفار قریش سے جو آپ کو اپنے دین یعنی بت پرستی کی طرف بلاتے ہیں ان کو فرما دو کہ تم مجھے کس طرف بلاتے ہو تو فرما دیجئے کہ کیا تم مجھ کو غیر اللہ کی عبادت کا مشورہ دیتے ہو حالانکہ اللہ کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں اور جاہل اس واسطے فرمایا کہ انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ خدا کے سوا کوئی اور عبادت کا مستحق نہیں باوجودیکہ اس پر قطعی دلیلیں قائم ہیں۔

آگے آیت وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ الخ اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک ٹھہرایا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو خسارے میں رہے گا۔ یہ کلام مبنی برفرض ہے اس سے مراد کافروں کو ناامید کرنا اور امت کو در پردہ تنبیہ کرنا ہے۔ اس آیت کی روشنی میں کہا گیا ہے کہ مرتد ہو جانے سے تمام گزشتہ نیکیوں کا ثواب ساقط کر دیا جاتا ہے اور یہاں خطاب امت سے ہے نبی سے نہیں کیونکہ انبیا سے شرک کا صدور محال ہے۔

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾۔ بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر والوں سے ہو جا۔

یعنی جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے تجھ کو عطا فرمائیں اس کی اطاعت بجالا کر ان کی شکر گزاری کر کافروں نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشورہ دیا تھا یعنی غیر اللہ کی پوجا کریں تو یہ آیت اس کی تردید ہے۔ لفظ اللہ کو فَاعْبُدْ سے پہلے ذکر کرنا مفید حصر ہے۔ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ سے مراد شکر گزار رہنا ہے اور اطاعت بجالانا ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾۔

اور انہوں نے نہیں قدر کی اللہ کی جیسا کہ حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ لے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے اور اللہ ان کے شرک سے پاک اور بلند و بالا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدر و منزلت نہ کرنے کی وجہ سے ہی تو یہ لوگ مبتلائے شرک ہوئے اور اگر عظمت الٰہی سے واقف ہوتے اور اس کا مرتبہ جان لیتے تو ایسا ہرگز نہ کرتے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت و جلال کا اظہار فرمایا اور کہا وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ وہ ایسا صاحب جلال ہے کہ بروز قیامت تمام زمینیں اپنی قدرت مطلقہ سے سمیٹ دے گا اور تمام آسمان اس کی قدرت مطلقہ سے سمیٹ دیئے جائیں گے اور اس کے سوا کسی میں یہ قدرت نہیں وہی سبحان ہے وہی بلند و بالا ہے مشرکوں کے شریکوں سے پھر آگے اس سے بھی بلند قدرت کا بیان ہے چنانچہ ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۔

اور پھونکا جائیگا صور تو سب بے ہوش ہو جائیں جتنے آسمانوں میں اور زمین میں ہیں مگر جسے اللہ چاہے۔

یہ پہلے نفخہ کا بیان ہے اس نفخہ سے جو بے ہوشی طاری ہوگی اس کا یہ اثر ہوگا کہ ملائکہ اور سکان زمین جو اس وقت زندہ ہوں گے اور ان پر موت نہ ہوئی ہوگی سب مر جائیں گے اور جن پر موت وارد ہو چکی تھی اور اللہ تعالیٰ نے حیات عنایت فرمائی اور وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ۔ تمام نبی زندہ ہیں اپنی قبروں میں نماز ادا کرتے ہیں ایسے ہی شہداء کرام کہ قرآن کریم میں ہے: بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔ ان پر بھی اس نفخہ سے کیفیت بے ہوشی طاری ہوگی مگر بقول اعلیٰ حضرت قدس سرہ یہ موت آنی ہوگی اس کے پھر وہ حیات جسمانی مل جائے گی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

انبیا کو بھی اجل آنی ہے مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

اور جو لوگ قبروں میں مرے پڑے ہیں انہیں اس نفخۂ اولیٰ کا شعور بھی نہ ہوگا کما فی الجمل وغیرھا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ میں استثناء کس کس کا ہے اس میں مفسرین کے متعدد اقوال ہیں:

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نفخۂ صعق سے تمام آسمان و زمین والے مر جائیں گے مگر جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام پر اس کا اثر نہ ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نفخۂ اولیٰ و ثانیہ کے مابین چالیس سال کی جو مدت ہے اس میں انہیں بھی موت دے گا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اس استثناء سے مراد شہداء کرام ہیں جن کے حق میں بَلْ اَحْیَآءٌ ارشاد ہو چکا ہے حدیث میں بھی آیا ہے کہ اس سے مراد وہ شہداء ہیں جو تلواریں لگائے گرد عرش حاضر ہوں گے۔

تیسرا قول حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اس استثناء میں حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام مراد ہیں جو کوہ طور پر پہلے بے ہوش ہو چکے ہیں اس وقت آپ ہوش میں رہیں گے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ اس استثناء میں حوران جنت اور سکان عرش و کرسی ہیں۔

پانچواں قول ضحاک کا ہے کہ اس نفخہ کے اثر سے مستثنیٰ رضوان جنت اور حوران بہشتی اور حفظۂ جہنم یعنی وہ فرشتے جو جہنم پر مامور ہیں اس کے علاوہ جہنم کے سانپ اور بچھو۔

ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى۔ پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا اس سے مراد نفخۂ ثانیہ ہے جس کے بعد مردے زندہ کئے جائیں گے اور یہاں اس کا ہی ذکر ہے۔ چنانچہ آگے ارشاد ہے:

فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ۔ جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے یعنی اپنی قبروں سے اور دیکھتے ہوئے کھڑے ہونے سے یا تو یہ مراد ہے کہ وہ حیرت میں آ کر مبہوت شخص کی طرح ہر طرف نگاہیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے یا یہ مطلب ہے کہ وہ یہ دیکھتے ہوں گے کہ اب انہیں کیا معاملہ درپیش آئے اور مومنین کی قبروں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سواریاں حاضر کی جائیں گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے: يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا دونوں مرتبہ صور پھونکے جانے میں چالیس سال کا فصل ہوگا اور يَنْظُرُوْنَ کی کیفیت جو نفخہ ثانیہ کے بعد ہوگی اس کا ذکر سورۃ الحج میں بھی آیا ہے ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یَوْمَ تَرَوْنَهَا جس دن تم اسے دیکھو گے۔ اور تَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی اور تو اے محبوب! لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور مبہوت ہو کر دیکھیں گے کہ اب کیا ہوگا۔

تو جب حضور زلزلۂ ساعت میں سب کی کیفیات ملاحظہ فرمائیں گے تو نفخۂ اولی کی کیفیت بھی کیوں نہ ملاحظہ فرمائیں گے اور استثناء ان کا کیا گیا جب یہ کیفیت آنی ممکن تھی۔ اسی وجہ میں حضور کو مختار محشر مالک کوثر مانا گیا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ حشر کا تمام نظام ہوگا آگے ارشاد ہے:

وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾۔

اور زمین جگمگا اٹھے گی اپنے رب کے نور سے اور رکھی جائے گی کتاب اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور ان کی امت اس پر گواہ ہوں گے اور لوگوں میں حق حق فیصلہ فرمایا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

اور اشراق ارض نور رب سے جو ہوگا اسے مفسرین نے بتایا کہ زمین بھی نئی ہوگی جیسا کہ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ سے ظاہر ہے تو اب یا تو یہ نور اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا جیسا کہ صاحب جمل نے لکھا یا وہی نور ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ فرما کر ہمیں بتایا یعنی جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء بے نقاب جلوہ افروز ہوں گے جس کی تابانی سے اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ ہو اور بِنُوْرِ رَبِّهَا بھی صحیح ہو سکتا ہے اس لئے کہ حضور نور الٰہی ہیں۔

اور وُضِعَ الْكِتٰبُ سے مراد اعمالنامہ بھی ہو سکتے ہیں اور لوح محفوظ بھی ہو سکتی ہے اس لئے کہ اس میں تمام احوال و اعمال موجود ہیں اور ان کے موافق حق حق فیصلہ دیا جائے جس میں بے انصافی اور ظلم کا واہمہ بھی نہ ہوگا۔

وَ وُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾۔

اور پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ہر جان کو اور اسے خوب علم ہے ہر فعل کا جو جس نے کیا۔

یعنی اللہ تعالیٰ سے کچھ مخفی نہیں اور اسے اپنے علم کے مقابلہ میں شاہد و کاتب کی حاجت نہیں اور جو گواہ امت محمدیہ کے بلائے جائیں گے وہ اتمام حجت کے لئے ہیں۔ (جمل)

## مختصر تفسیر اردو ساتواں رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۴

قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ اَیُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾۔

فرمادیجئے کیا غیر خدا کی پرستاری کے لئے تم اے مشرک جاہلو مجھے کہتے ہو۔

مشرکین مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ آپ ہمارے بعض بتوں کو پوجیے ہم آپ کے خدا کو پوج لیں گے یہ غایت جہل و غباوت سے انہوں نے کہا اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے عنوان جلی کے ساتھ ان کی حقیقت واضح کی اور اَیُّهَا الْجٰهِلُوْنَ فرمایا یعنی اے محبوب ان سے فرمایئے کیا تم مجھ سے یہ چاہتے ہو کہ میں سوائے ذات واجب تعالیٰ کے غیر کی پوجا کروں حالانکہ یہ کام جاہلوں کا ہے اس لئے کہ

وَ لَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَ اِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىٕنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۶۵﴾۔

اور بے شک تمہاری طرف بذریعہ رسل کرام حکم مل چکا ہے اور تم سے پہلوں کو بھی بتادیا گیا ہے کہ اگر تم شرک کرو گے تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

تمہارے اعمال اکارت ہو جائیں گے اور ضرور تو گھاٹے میں رہے گا۔

یہ کلام مبنی برفرض ہے اس سے مراد ہے کافروں کو ناامید کرنا اور امت کو در پردہ متنبہ کرنا اس آیت کی روشنی میں ہم کہتے ہیں کہ مرتد ہو جانے سے تمام گزشتہ نیکیوں کا ثواب ساقط ہو جاتا ہے جس طرح اسلام سابق تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اسی طرح ارتداد ساری گزشتہ نیکیوں کو اکارت کر دیتا ہے بیضاوی نے لکھا ہے کہ حبط اعمال کا حکم شاید انبیاء کے لئے مخصوص ہو کیونکہ انبیا کا شرک کرنا امت کے شرک کے مقابلہ میں بہت برا ہے لیکن یہ قول باطل ہے اس لئے کہ کلام محض فرض محال پر ہے اور انبیا کا شرک کرنا امر محال ہے اور ایسا تصور بھی انتہائی مذموم ہے اور اس آیت میں امت کو تعلیم و انتباہ مقصود ہے شرک مہلک اور عظیم جرم ہے۔

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾۔

بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کر اور شکر والوں میں سے ہو جاؤ۔ گویا یوں فرمایا: گیا کہ

اِنْ كُنْتَ عَابِدًا اَوْ عَاقِلًا فَاعْبُدِ اللّٰهَ۔ اگر تو عاقل و عابد ہے تو اللہ کی عبادت کر کہ اس کے سوا کسی غیر خدا کی پوجا بے عقلی اور حماقت ہے اسی لئے کہ وہی پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا ہے۔ چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہے: فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿٣﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ۔ تو پوجو تم سب اس گھر کے رب کو جو تمہیں بھوک میں کھلاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رزاق مطلق وہی رب البیت ہے اگرچہ مجازی رب مخلوق ہیں لیکن حقیقی رب رزاق وہی ایک اور صرف ایک اللہ تعالیٰ ہے چنانچہ آگے ارشاد ہے جس سے قدرت مطلقہ کا اظہار ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾۔

اور نہ قدر و عظمت کی اللہ کی انہوں نے جیسا کہ حق تھا باآنکہ تمام روئے زمین اس کی مقبوضہ و محروسہ ہے اور بروز قیامت تمام آسمان اس کی قدرت سے لپیٹے ہوئے ہوں پاک اور بلند ہے وہ ان کے شرک سے۔

علامہ آلوسی اس آیت کریمہ کا ترجمہ کرتے ہیں: اَیْ مَا عَظَّمُوْهُ جَلَّ جَلَالُهٗ حَقَّ عَظْمَتِهٖ اِذْ عَبَدُوْا غَيْرَهٗ تَعَالٰی وَطَلَبُوْا مِنْ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِبَادَةَ غَيْرِهٖ سُبْحٰنَهٗ۔ یعنی عظمت نہ کی حق تعالیٰ کی حق عظمت اس لئے کہ انہوں نے غیر اللہ کی پوجا شروع کی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غیر اللہ کی پرستش کا مطالبہ کیا۔ قَالَهُ الْحَسَنُ وَالسُّدِّيُّ۔

وَقَالَ الْمُبَرِّدُ اَصْلُهٗ مِنْ قَوْلِهِمْ فُلَانٌ عَظِيْمُ الْقَدْرِ يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ جَلَالَتَهُمْ۔ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ میں جلالت شان اور عظمت ذات کا اظہار مقصود ہے اور قدر کی اصل پر فرماتے ہیں: وَاَصْلُ الْقَدْرِ اِخْتِصَاصُ الشَّيْءِ بِعَظْمٍ اَوْ صِغْرٍ اَوْ مُسَاوَاةٍ۔

علامہ راغب مفردات میں کہتے ہیں: اَیْ مَا عَرَفُوْا كُنْهَهٗ عَزَّوَجَلَّ یعنی مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ کے یہ معنی ہیں کہ کنہ ذات اور عظمت صفات کو ان بے دینوں نے نہیں جانا۔

اور اس کو نہایت لطیف طریقہ پر آلوسی نے واضح کر دیا چنانچہ فرمایا: اَلْعِجْزُ عَنْ دَرْكِ الْاِدْرَاكِ اِدْرَاكٌ وَالْبَحْثُ عَنْ كُنْهِ ذَاتِ اللّٰهِ اِشْرَاكٌ۔ کنہ ذات کے ادراک یعنی معرفت الٰہی کے کما حقہ ادراک کا انکار ہی درحقیقت ادراک ذات ہے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ذات الٰہی کی عظمت سے ناواقفیت ہی تو شرک ہے۔ یعنی جس شخص کو معرفت الٰہی حاصل ہوئی تو اس نے معرفت کے باوجود یہ کہا کہ میں عظمت الٰہی سے کما حقہ بیگانہ ہوں یعنی عجز کا اظہار کیا کیونکہ کنہ ذات کا ادراک حقیقی ممکن ہی نہیں کیونکہ فانی باقی کی حقیقت کا کیونکر ادراک کر سکتا ہے اور لامتناہی متناہی کے ادراک میں کیونکر آ سکتا ہے لہٰذا اہل معرفت کا اظہار عجز درحقیقت اپنی نفی اور معرفت الٰہی کا اثبات ہے اور جو عظمت الٰہی سے بیگانہ رہا تو وہ اس بے گانگی اور بے خبری کے سبب شرک میں مبتلا ہوا۔ اور اگر وہ مرتبۂ الٰہی پہچانتے تو کبھی شرک پر مصر نہ ہوتے اور واجب تعالیٰ شانہ کی معرفت کے نور سے معمور و منور ہوتے۔

اور وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ سے مراد یعنی ان لوگوں نے خدا کی قدر نہ جانی مراد مشرک لوگ ہیں یا پھر وہ لوگ ہیں جنہوں نے محض روایات پڑھ کر کورانہ تقلید کی اور اپنے جہل پر مصر رہے ایسوں کو مشرک طریقت کہتے ہیں ورنہ ادراک ذات کا دعویٰ بھی عظیم خطا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے:

سمجھ آئی سمجھ میں کچھ نہ آیا سمجھنا ہی تمہارا بس خطا ہے

اور وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ کا مفہوم واضح ہے کہ قبضہ بمعنی مقبوضہ ہے یعنی تمام روئے زمین اللہ جل وعلا شانہ کے قبضۂ اقتدار میں ہے جو چاہے اس میں تصرف فرمائے۔ چنانچہ آلوسی بھی اسی طرف گئے ہیں اور اس کے مفہوم پر روح المعانی میں فرمایا: قَبْضَتُهٗ لِاَنَّهٗ مَقْبُوْضَتُهٗ۔ البتہ ارض کو منفرد اور واحد ذکر کرنے پر فرماتے ہیں کہ یہ اس لئے ہے تا کہ سمجھا جائے کہ زمین کی تخلیق اول امر ہے اور یہ بتانا اس امر کو مستلزم نہیں کہ ارض سے مراد ایک ہی ارض ہے۔ بلکہ ارضین پر بھی باعتبار اول امر ارض کہا جا سکتا ہے اور ایسے ہی آسمانوں کے متعلق اسی قَبْضَتُهٗ پر عطف فرماتے ہوئے فرمایا: وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ قدرت جلیل اکبر یہ ہے کہ زمین اور آسمان اس کے داہنے ید قدرت بروز قیامت ہوں گے اس فرمانے سے صرف جلالت شان سے متنبہ کرنا مقصود ہے چنانچہ آلوسی بھی یہی فرماتے ہیں: قَالَ بَعْضُهُمْ اَلْمُرَادُ التَّنْبِيْهُ عَلٰى مَزِيْدِ جَلَالَتِهٖ عَزَّوَجَلَّ۔ جس کا مفہوم یہی نکلا کہ زمین و آسمان بتمامہ قبضۂ اقتدار میں ذات واجب تعالیٰ شانہ کے ہے اور اس کے سوا کوئی اس پر متصرف اور قابض نہیں اور یہ ملکیتیں جو کاشتکار اور زمیندار دکھاتے ہیں یہ تمام کی تمام مجازی ہیں نہ کہ حقیقتاً ان کا تصرف اس پر ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے لینڈ لارڈ مربعوں کے مالک اس مجازی تصرف وقبضہ کے باوجود عظمت الٰہی کے سامنے جھکے ہوئے ہیں کہ ان کی مملوکہ محروسہ زمینوں پر ان کو حقیقی تصرف حاصل نہیں اور ہر وقت اس خطرے سے خالی نہیں ہیں کہ ان کی ملکیت ان سے چھن نہ جائے۔ دنیادار حاکم جب یہ اعلان کرتے ہیں کہ پندرہ ایکڑ سے زیادہ زمین نہیں رکھی جا سکتی تو ان کی پریشانیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان کو اپنا عارضی قبضہ وتصرف متزلزل نظر آتا ہے۔

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دست قدرت میں لے لے گا۔ پھر فرمائے گا کہاں ہیں جبار کہاں ہیں متکبر ملک وحکومت کے دعویدار پھر زمینوں کو لپیٹ کر اپنے دست قدرت میں لے گا اور یہی فرمائے گا کہ میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں دنیا کے بادشاہ یعنی جو دنیا میں بڑے دعوے کرتے تھے آج ان کا قبضہ وتصرف کہاں ہے۔ بلا تصرف غیر ہم ہی زمین و آسمان پر متصرف ہیں اور بروز قیامت ارشاد ہوگا کہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ آج کون ہے جو ملک ومملکت کا مدعی ہو۔ بلکہ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ۔ آج کے دن ملک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو ہمیشہ سے متصرف تھا اور آج بھی ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

اور اپنی قدرت کاملہ کے اظہار میں اور بھی وضاحت کی اور فرمایا کہ یہ آسمان جس کے سایہ تلے مخلوق انسانی وحیوانی بس رہی ہے جس تک پہنچنے کے لئے سائنس والے اپنی قوت پرواز مادیات کی مدد سے دکھا رہے ہیں اور یہاں تک دعوے کر رہے ہیں کہ چاند میں ایروڈرم بھی بنا رہے ہیں اور وہاں تک پہنچنے کے لئے شعاعیں اپنے ہائیڈروجن بم میں ریزرو کر رہے ہیں۔

لیکن اس افسانے کو سنتے سنتے ہمیں بھی تقریباً چالیس سال گزر گئے ہیں مگر جو ایٹم بم چلا اس میں بندر کو بٹھایا، چوہا رکھا کتے کو بند کیا محض اس امر کو دیکھنے کے لئے کہ وہاں کی لطافت ہوا ان کو زندہ چھوڑتی ہے یا نہیں۔ وائرلیس کے ذریعہ ان جانے والوں کی سانس سنتے رہے یہاں تک کہ وہ سانس والے تو کہاں وہ بم ہی جل کر فضاء ہوائیہ میں فنا ہو گیا۔ اگرچہ قرآن کریم اس کو بھی بتاتا ہے کہ وہ جانے والے کیسے جائیں گے اور کس طرح دم زدن میں واپس آ کر حالات بتائیں گے جیسا کہ واقعہ معراج سے وضاحت ہو گئی ہے چنانچہ ارشاد ہے: یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾۔

جس کے معنی یہ ہیں کہ جن تو اپنی جماعتوں کے ساتھ قبل بعثت مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء آسمانوں پر چلے جاتے اور وہاں فرشتوں کا کلام سنتے اور خبروں کے ساتھ واپس آتے اور جن انسانوں سے زیادہ قوی ہیں تاہم قوت کے بغیر نکلنا ممکن نہیں اور اِلَّا بِسُلْطٰنٍ کے تحت قوت سے مراد روحانی قوت ہے جو فیضان الٰہی کا نتیجہ ہے یعنی اگر یہ زمین کے کناروں سے نکلیں گے تو قوت کے ساتھ اور یہ نکلنا بھی بس آنا جانا ہی ہوگا اور وہ بھی قطعی نہیں کہ فی نفسہٖ پہنچے تاہم بڑے زور شور سے دعوے جاری ہیں کہ ہم آسمانوں پر پہنچیں گے۔

امریکہ اور روس آسمانوں پر پہنچنے اور چاند و مریخ کی تسخیر کے تصور کے تحت وہاں زمینیں الاٹ کرنے کا اعلان کر رہے ہیں۔ اگرچہ آج تک وہ کر نہ سکے اور نہ کر سکیں گے مگر جو پہنچے ان کے لئے اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فرما کر استثناء کیا کہ قوت نبوت اس شان پر ہے کہ اگر خدا چاہے تو انہیں براق کی برق رفتاری نہ صرف آسمانوں پر عبور کرائے بلکہ جنت دوزخ، حور و غلمان اور تمام ملکوت السموات کی سیر کرا کر دم زدن میں بلکہ طرفۃ العین میں واپس لے آئے اور یادداشت کی یہ شان ہو کہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی اور وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی تک پہنچا کر واپس مسجد حرام میں لے آیا۔ خیر بحث طویل ہے اس کو ان شاء اللہ سورۂ نجم کی تفسیر میں تفصیلاً بیان کریں گے یہاں تو صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ اس قادر قیوم کی قدرت کاملہ کا ادنیٰ کرشمہ یہ ہے کہ

وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ۔ آسمان اس کے ید قدرت میں لپیٹے ہوئے ہوں گے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا: يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ۔ چنانچہ ارباب لغت مَطْوِيّٰتٌ کے ترجمہ میں فرماتے ہیں: طَيَّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ بِقُدْرَتِهِ الَّتِيْ لَا يَتَعَاصَاهَا شَيْئٌ۔ یعنی اپنی قدرت کاملہ سے وہ آسمانوں کو ایسے لپیٹ دے گا جیسے کاغذ کے جز لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور اس بیان میں یہ رمز ہے کہ سننے والا سمجھ سکے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کاملہ وہ نہیں جسے مشرکین مثالوں میں ارضی و سماوی کہہ کر ذات واجب تعالیٰ شانہ پر بخشش کرتے ہیں چنانچہ آلوسی فرماتے ہیں:

وَفِيْهِ رَمْزٌ اِلٰى مَا يُشْعِرُ كَوْنَهٗ مَعَهٗ عَزَّوَجَلَّ اَرْضِيًّا كَانَ اَمْ سَمَاوِيًّا مَقْهُوْرٌ تَحْتَ سُلْطَانِهٖ جَلَّ شَانُهٗ وَ عَزَّ سُلْطَانُهٗ فَالْقَبْضَةُ مَجَازٌ عَنِ الْمُلْكِ اَوِ التَّصَرُّفِ كَمَا يُقَالُ بَلَدُ كَذَا فِيْ قَبْضَةِ فُلَانٍ وَالْيَمِيْنُ مَجَازٌ عَنِ الْقُدْرَةِ التَّامَّةِ۔ اور اس میں اشارہ ہے کہ یہ لوگ تو پروردگار کے ساتھ شرک کر رہے ہیں زمینیں ہوں یا آسمان پروردگار عالم کے قبضہ

www.waseemziyai.com

وتصرف میں ہیں اور قبضہ ملکیت وحکومت یا تصرف کا مجاز ہوتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شہر فلاں کے قبضہ میں ہے اور دائیں ہاتھ میں ہونے سے مراد مکمل قدرت وتصرف ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ اعضاء و جوارح سے منزہ ہے جیسے ہمارے زمانے میں حکومت ایوبی ہے اور پاکستان اس کے قبضہ وتصرف میں ہے لیکن یہ قبضہ وتصرف مجازی ہے حقیقی نہیں جبکہ خداوند عالم حقیقتاً قادر ومتصرف ہے اور وہ فرماتا ہے بلا تصرف غیر ہم ہی زمین وآسمان پر متصرف ہیں۔

اور جب سے اللہ تعالیٰ نے اسرافیل کو پیدا کیا ہے ان کے منہ کے ساتھ صور ہے اور وہ منتظر ہیں کہ انہیں اشارۂ نفخ صور کا ہو اور وہ پھونکیں۔

## حقیقت صور

وَالصُّوْرُ قَرْنٌ عَظِیْمٌ فِیْهِ ثَقْبٌ بِعَدَدِ کُلِّ رُوْحٍ مَّخْلُوْقَةٍ وَ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ۔ اور صور ایک بہت لمبا چوڑا سینگ ہے جس میں تمام مخلوق کی تعداد کے مطابق سوراخ ہیں۔

اور ایک روایت میں ابوالشیخ نے وہب سے روایت کی: اِنَّهٗ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ بَیْضَآءَ فِیْ صَفَآءِ الزُّجَاجَةِ بِهٖ ثُقَبٌ دَقِیْقَةٌ بِعَدَدِ الْاَرْوَاحِ وَفِیْ وَسْطِهٖ کُوَّةٌ کَاسْتِدَارَةِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَ نَحْنُ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نُفَوِّضُ کَیْفِیَّتَهٗ اِلٰی عَلَّامِ الْغُیُوْبِ جَلَّ شَانُهٗ۔ کہ وہ صور ایک شفاف موتی ہے جو مثل شیشہ کے روشن ہے اس میں بہ تعداد ارواح سوراخ ہیں اور اس کے بیچ میں ایک کھڑکی ہے کہ جس سے تمام مخلوق زمین وآسمان کی نظر آتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اعتقاداً ہمارا اس پر ایمان ہے اور اس کی کیفیت اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

اور بعض نے صور کو بفتح واؤ پڑھ کر صور مخلوق مراد لیا بہرحال قرأت قتادہ میں اگرچہ نُفِخَ فِی الصُّوَرِ آیا مگر احناف نے قراءت حفص کے مطابق صور ہی پڑھا ہے۔ لہٰذا ہم اللہ اعلم بمرادہ کہہ کر اس بحث کو ختم کرتے ہیں آگے ارشاد ہے:

فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ۔

صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے زمین وآسمان والے مگر جسے اللہ چاہے۔

اس استثناء میں مفسرین کے متعدد اقوال ہیں:

جمل اور تفسیر کبیر میں کہا کہ وہ مستثنیٰ بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ نفخۂ صعق سے تمام آسمان وزمین والے مرجائیں گے سوائے جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وملک الموت کے پھر اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے درمیان جو چالیس برس کی مدت ہے اس میں ان فرشتوں کو بھی موت دے گا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ شہداء ہیں جن کے حق میں قرآن مجید میں بَلْ اَحْیَآءٌ نازل ہوا ہے حدیث شریف میں بھی ہے کہ وہ شہداء جو تلواریں حمائل کئے گرد عرش حاضر ہوں گے۔

تیسرا قول حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ہے کہ اس مستثنیٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جو اس سے پہلے کوہ طور پر بے ہوش ہو چکے تھے اس لئے آپ اس نفحہ سے مستثنیٰ مستیقظ وہوشیار رہیں گے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ جنت کی حوریں اور عرش وکرسی کے رہنے والے ہیں۔

اور ضحاک کا قول ہے کہ مستثنیٰ رضوان اور حوریں اور وہ فرشتے ہیں جو جہنم پر مامور ہیں اور وہ جہنم کے سانپ وبچھو ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

اور ایسا ہی روح المعانی میں آلوسی نے اور درمنثور میں اور تفسیر نسفی میں بیان کیا ہے۔
لیکن میں کہتا ہوں کہ جب نفخ صور سے مستثنیٰ موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ ملائکہ مقربین اور حاملان عرش حتیٰ کہ جہنم کے مالک تک مراد ہیں تو لازمی طور پر یہ ماننا پڑے گا کہ ہمارے حضور امام الانبیاء سید الاصفیاء رئیس الملائکہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطریق اولیٰ مستثنیٰ ہیں۔
یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نفخ صور اولیٰ اور نفخۂ ثانیہ سب کی حقیقت ہی بیان نہیں فرمائی بلکہ ملائکہ کے جسم وجسمانیت کا عرض وطول بھی بیان فرما کر مدت صور اولیٰ اور صور ثانیہ ظاہر کر دی اور چالیس کے عدد کی تصریح ابوداؤد کی حدیث میں ثابت کی اور فرمایا:
اِنَّهَا اَرْبَعُوْنَ عَامًا کہ اس اربعون سے مراد چالیس سال ہیں پھر ارشاد ہے:

ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾۔

پھر مدت معہودہ کے بعد دوسرا نفخ ہوگا تو وہ سب مخلوق قبروں سے نکل کر حیرت زدہ دیکھ رہی ہوگی۔ کہ رب کیا حکم دیتا ہے اور فکر مند ہوگی کہ ان کے ساتھ رب کیا کرتا ہے۔
بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، امام احمد وغیرہ ابی ہریرہ سے راوی ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس استثناء کے زیادہ حقدار ہیں جو اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ میں ہے۔ چنانچہ آپ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِىْ اَرَفَعَ رَأْسَهٗ قَبْلِىْ اَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ تَعَالٰى۔ پس میں سب سے اول ہوں گا جسے اٹھایا جائے گا تو میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش الٰہی کے پایوں میں سے ایک پایہ کو تھامے ہوئے ہوں گے پس مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے پہلے اٹھائے ہوئے ہوں گے یا ان میں سے ہوں گے جن کا اللہ تعالیٰ نے استثناء فرمایا۔
بخاری، مسلم، نسائی اور ترمذی وغیرہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک حبر آیا (جو نصاریٰ کی اصطلاح میں عالم کے معنی دیتا ہے) اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو قیامت کے دن ایک انگلی میں اٹھالے گا اور زمین کو ایک انگلی پر اور تمام درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی وفضا ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھا کر فرمائے گا کہ میں ملک مطلق ہوں۔
یہ بیان سن کر اس نصرانی عالم پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنے ہنسے کہ کیلے دانتوں کے ظاہر ہو گئے اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی رکوع شروع سے تلاوت فرمایا اور وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ سے سنایا حالانکہ اس کی تاویل میں متاولین نے فرمایا کہ انگلیوں پر اٹھانا یا سیدھے ہاتھ میں لینا یہ بمعنی عدم کلفت ہے نہ کہ بمعنی حقیقی۔ چنانچہ آلوسی روح المعانی میں یہی بحث اس طرح بیان فرماتے ہیں:

فَقَدْ اَخْرَجَ الْبُخَارِىُّ وَ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ وَغَيْرُهُمْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حِبْرٌ مِّنَ الْاَحْبَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَجِدُ اللّٰهَ يَحْمِلُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرْضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَآءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَ سَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَصْدِيْقًا لِقَوْلِ الْحِبْرِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ الْاٰيَةَ وَ الْمُتَاَوِّلُوْنَ يَتَاَوَّلُوْنَ الْاَصَابِعَ عَلَى الْاِقْتِدَارِ وَ عَدَمِ الْكُلْفَةِ كَمَا فِىْ قَوْلِ الْقَائِلِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

اَقْتُلُ زَیْدًا بِاِصْبَعِیْ۔

اور ایک واقعہ اسی کی تائید میں اور ہے جو آیت کریمہ کا شان نزول بھی ہے جس کو امام احمد ترمذی بیہقی وغیرہ صحیح فرماتے ہیں: حَیْثُ قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ یَهُوْدِیٌّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ جَالِسٌ قَالَ کَیْفَ تَقُوْلُ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اِذَا وَضَعَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی ذِهْ وَ اَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْاَرَضِیْنَ عَلٰی ذِهْ وَالْجِبَالَ عَلٰی ذِهْ وَ سَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰی ذِهْ کُلُّ ذٰلِكَ یُشِیْرُ بِاَصَابِعِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک یہودی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے گزرا اور آپ تشریف فرما تھے اس نے کہا اے ابو القاسم آپ اس معاملہ میں کیا کہتے ہیں جبکہ اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا اور اس نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر اس نے اسی طرح اپنی ساری انگلیوں سے اشارہ کیا اور کہا کیونکر ہوگا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ نازل کی۔

اور بعض متاولین نے فرمایا یہ سب اشارات ہیں تمثیل میں اور بعض نے کہا یہ آیت ہی اعتقاد یہود کے رد میں نازل ہوئی کہ ان کے زعم میں اللہ تعالیٰ کی انگلیاں تھیں اور ہر انگلی پر زمین و آسمان پہاڑ اور تمام مخلوق اٹھائی جائے گی اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی عَمَّا یَفْتَرُوْهُ اور اسی وجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہنستے ہوئے ان کے اعتقاد باطل کا ابطال فرمایا۔

اور علامہ امام نووی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا پر مٹھی بند فرمائی یہ محض تمثیلاً فرمایا ورنہ حقیقۃً اس کی قوت مطلقہ کا اظہار مقصود تھا اور یہ دکھانا تھا کہ اس کی شان جبروتی اس کے قبضہ اقتدار میں مقبوضہ ومملوکہ ہے چنانچہ آخر میں ارشاد ہوا: سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ پاک اور بلند ہے وہ ذات جس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ۔ اور پھونکا جائے گا صور۔

نفخ صور کی حقیقت روح المعانی میں اس طرح منقول ہے کہ نفخ صور کرنے والے حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں اور علامہ قرطبی نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

اور ایک حدیث جس کو ابن ماجہ، بزار اور ابن مردویہ نے حضرت ابو سعید خدری سے مرفوعاً نقل کیا ہے اور نفخ صور کے نافخ دو ہیں اور اس کی تائید میں دوسری احادیث بھی ہیں۔ احمد اور حاکم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یقیناً نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا دونوں صور پھونکنے والے دوسرے آسمان میں ہوں گے ان دونوں میں سے ایک کا سر مشرق میں اور پاؤں مغرب میں وہ منتظر ہوں گے کہ انہیں کب حکم دیا جائے کہ وہ دونوں پھونکیں صور میں پس وہ پھونکیں گے۔ اور بعض آثار میں جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ یقیناً وہ ایک ہی ہے اور وہ صور ہے جو حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ساتھ ہے اور جب سے اللہ نے انہیں پیدا کیا ہے وہ انتظار میں ہیں کہ انہیں کب حکم ملے اور وہ اس صور میں پھونکیں۔

اور جب نفخ صور ہو تو سب بے ہوش ہو جائیں اور میں اچانک دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش اعظم کا پایہ پکڑے ہوئے کھڑے ہیں۔ البتہ اس کے ساتھ یہ فرمایا کہ فَلَا اَدْرِیْ اَرَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَی اللّٰهُ تَعَالٰی یعنی میں نہیں جانتا کہ موسیٰ علیہ السلام مجھ سے پہلے سر اٹھائیں گے یا وہ ہوں گے ان میں سے جنہیں اللہ نے مستثنیٰ کیا۔

اس مضمون سے واضح ہو گیا کہ استثناء میں مستثنیٰ صرف اور صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہیں جیسے تیسرے پارہ میں بھی فرمایا گیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

ہے ان تمام مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اور وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَہٗ ان تمام استثناء کے مستثنیٰ منہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ کے مستثنیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوں فَتَدَبَّرُوْا وَتَاَمَّلْ۔

اور علامہ قرطبی نے تو جملہ انبیاء ورسل کے لئے صعق تسلیم نہیں کیا اور موت نہیں مانی چنانچہ حدیث میں بھی آیا ہے: کَمَا رَوَی ابْنُ مَاجَةَ الْاَنْبِیَاءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ وَ نَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ۔ چنانچہ قرطبی کا قول ہے جسے روح المعانی سے ہم نقل کرتے ہیں:

وَرَدَّہُ الْقُرْطَبِیُّ بِاَنَّ اَخْذَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ بِقَائِمَةِ الْعَرْشِ اِنَّمَا ھُوَ عِنْدَ نَفْخَةِ الْبَعْثِ وَادَّعٰی اَنَّ الصَّحِیْحَ اَنْ لَّیْسَ اِلَّا نَفْخَتَانِ لَا ثَلَاثٌ وَّلَا اَرْبَعٌ کَمَا قِیْلَ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ یُزِیْحُ الْاِشْکَالَ مَا قَالَ بَعْضُ مَشَائِخِنَا اِنَّ الْمَوْتَ لَیْسَ بِعَدَمٍ مَحْضٍ بِالنِّسْبَةِ لِلْاَنْبِیَآءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَالشُّھَدَآءِ فَاِنَّھُمْ مَوْجُوْدُوْنَ اَحْیَآءٌ وَّاِنْ لَّمْ نَرَھُمْ فَاِذَا نُفِخَتْ صَعِقَ کُلُّ مَنْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَ صَعْقَةُ غَیْرِ الْاَنْبِیَآءِ مَوْتٌ وَّ صَعْقَتُھُمْ غَشْیٌ فَاِذَا کَانَتْ نَفْخَةُ الْبَعْثِ عَاشَ مَنْ مَّاتَ وَاَفَاقَ مَنْ غُشِیَ عَلَیْہِ وَلِذَا وَقَعَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ اِنْتَھٰی۔

اور علامہ قرطبی نے رد کیا کہ موسیٰ علیہ السلام جو عرش اعظم کا پایہ پکڑے ہوں گے تو ایسا نفخۂ بعث ہی کے ساتھ مخصوص ہے نہ کہ نفخۂ اولیٰ اور ثانیہ میں اس لئے کہ انبیاء کرام اور شہدا کے لئے موت نہیں ہے وہ زندہ موجود ہیں اگرچہ ہم ان کو نہیں دیکھ سکتے اور نفخۂ اولیٰ اور ثانیہ میں سب پر موت طاری ہوگی مگر انبیاوشہدا اس سے مستثنیٰ ہیں اور صعقہ انبیاء کے سوا سب کے لئے موت ہے۔ اور انبیا کا صعقہ بطور غشی کے ہوگا نہ کہ بصورت موت اب جب نفخۃ البعث ہوگا تو جو مر گیا ہے وہ زندہ ہو جائے گا اور جس پر غشی تھی اس کو افاقہ ہو جائے گا۔

اس لئے صحیحین میں حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ کہ سب سے پہلے میں ہوں گا کہ جس کو اس غشی سے افاقہ ہوگا۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ مذکورہ بالا مضمون سے مانحن فیہ پر کافی روشنی پڑ گئی اب اس کے بعد وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا کی تفسیر ملاحظہ ہو کما قال تعالیٰ:

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا۔ اور زمین روشن ہو جائے گی اپنے رب کے نور سے۔

تفسیر جمل میں اس کی تشریح یوں ہے کہ وہ روشنی بہت تیز ہوگی یہاں تک کہ اس میں سرخی کی جھلک ہوگی اور یہ زمین جس پر رہتے بستے ہیں یہ نہیں ہوگی بلکہ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ اس دن محفل حشر سجانے کے لئے زمین بھی بدل جائے گی۔ سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اشراق جس سے زمین روشن ہوگی اور جگمگا اٹھے گی وہ اس چاند سورج کا نور نہ ہوگا بلکہ وہ نور کوئی انوکھا ہی نور ہوگا۔

میں کہتا ہوں کہ وہ انوکھا نور وہی انوکھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ہو سکتا ہے جنہیں قرآن کریم نے قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ فرمایا ہے اس سے ثابت ہوا کہ دنیا میں اس نور کی مثل نہیں اور نہ ہی یہ نور چاند اور سورج کا نور ہوگا بلکہ یہ اور ہی نور ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اور زمین روشن ہو جائے گی یعنی نور محمدی جلوہ گر ہوگا جو مخلوق ہے اور اس کے انوار سے زمین جگمگا اٹھے

گی جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے کہ سب سے پہلا میں ہی ہوں گا جس کے لئے زمین شق ہوگی اور کدورت محشورہ کے بیان کے بعد کہ لوگ قبروں سے نکل کر انتظار کریں گے کہ آئندہ ہمارے متعلق کیا ہوگا فرمایا: اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا مفسرین نے تصریح کی ہے کہ اس سے مراد ارض محشر ہے نہ کہ ارض دنیا۔

اور علامہ آلوسی فرماتے ہیں: وَفِی الصَّحِیْحِ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَآءَ عَفْرَآءَ کَقُرْصَةِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ وَ هُوَ اَوْسَعُ بِکَثِیْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ الْمَعْرُوْفَةِ۔ صحیح روایت یہ ہے کہ لوگ محشور کئے جائیں گے سفید وستھری زمین پر جیسے صاف کی ہوئی ٹکیہ۔ اس کا علم کسی کو نہیں کہ وہ چاندی کی ہو یا کسی اور چیز کی۔ یہ واضح ہے کہ اس زمین کے علاوہ وہ زمین ہوگی۔

بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ زمین چاندی کی ہوگی مگر اس روایت کی تصحیح نہیں ہوئی۔ بہر حال وہ روشن ہوگی اللہ تعالیٰ کے نور سے اور بروایت ابن عباس یہ ثابت ہوتا ہے کہ نور شمس وقمر کے واسطہ کے بغیر وہ زمین جگمگائے گی اور ظاہر ہے کہ نور شمس وقمر نور مصطفیٰ سے مستنیر ہے چنانچہ کسی عاشق نے تصریح کی ہے اور کہا ہے:

اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِهٖ وَ اللَّیْلُ دَجٰی مِنْ وَّفْرَتِهٖ
فَاقَ الرُّسُلَا فَضْلًا وَّ عُلٰی اَهْدَی السُّبُلَا بِدَلَالَتِهٖ
کَنْزُ الْکَرَمِ مَوْلَی النِّعَمِ هَادِی الْاُمَمِ لِشَرِیْعَتِهٖ
سَلَکَ الشَّجَرُ نَطَقَ الْحَجَرُ شُقَّ الْقَمَرُ بِاِشَارَتِهٖ
فَمُحَمَّدُنَا هُوَ سَیِّدُنَا فَالْعِزُّ لَنَا لِاِجَابَتِهٖ

اس نعت سے بھی واضح ہوتا ہے کہ لیل ونہار کا اشراق وسواد چہرۂ زیبائے مصطفیٰ اور گیسوئے دجی سے ہے اور یہی کیا وجود کائنات حتیٰ کہ انبیاء ورسل سب کا ظہور صدقۂ مصطفیٰ میں ہے۔ تو اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا سے مراد نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ قریب الفہم ہے۔ اس کے علاوہ بھی روح المعانی میں زمین کے جگمگانے کو متعدد تاویلات سے واضح کیا اور اس پر مثالیں بھی دیں وہ یہاں غیر ضروری سمجھ کر نہیں لکھی گئیں۔ آگے ارشاد ہے:

وَوُضِعَ الْکِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ -

اور رکھی جائے گی کتاب اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اس کی امت کے لوگ ان پر گواہ ہوں گے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

اور کتاب سے مراد اعمال کی کتاب ہے حساب کے لئے یا پھر اس سے مراد لوح محفوظ ہے جس میں دنیا کے تمام احوال قیامت تک مفصل موجود ہیں یا ہر شخص کا اعمال نامہ ہے جو اس کے ہاتھ میں موجود ہوگا۔

اور انبیا کے سامنے شہدا کا لانا بایں معنی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلیغ انبیا کی شہادت دیں گے اور اسی شہادت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ ہوگا۔ اور یہی تشریح روح المعانی میں آلوسی نے کی۔ اس تشریح وتفصیل سے مقام مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا اعلیٰ ہونا ثابت ہو گیا۔ اور آیت کریمہ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا سے بھی منصب مصطفیٰ واضح ہوتا ہے اور وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ کہہ کر تصدیق شہادت سید الانبیاء فرما دی جس سے واضح ہو گیا کہ حضور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ آگے ارشاد ہے:

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝۷۰ ۔

اور پورا پورا دیا جائے گا ہر جان کو اس کے عمل کے مطابق اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو جس نے عمل کیا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا عمل مخفی نہیں ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع - سورۃ زمر - پ ۲۴

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۱

اور ہانکے جائیں گے وہ جو کافر ہوئے جہنم کی طرف گروہ گروہ یہاں تک کہ جب وہاں جائیں گے کھول دیئے جائیں گے جہنم کے دروازے اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس رسول جو تم ہی میں سے تھے اور تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور ڈراتے تھے تم کو اس دن کے آنے سے وہ کہیں گے بے شک مگر عذاب مقدر ہو چکا تھا کفر کرنے والوں پر

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۷۲

کہا جائے گا اب داخل ہو جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ ہمیش کو۔ اس میں رہو تو بہت برا ہے مقام متکبروں کا

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝۷۳

اور چلائے گا ان کا رب انہیں جنت کی طرف جو پرہیزگار ہیں گروہ گروہ یہاں تک کہ جب وہ آئیں گے اس جنت پر اور دروازے کھول دیئے جائیں گے اس کے اور کہیں گے داروغے جنت کے تم پر سلام ہو مبارک ہو ہمیشہ اس میں رہو

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝۷۴

اور کہیں گے جنتی تمام حمدیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور وارث کیا ہمیں جنت کی زمین کا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا بدلہ ہے کام کرنے والوں کا

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۷۵ ع

اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور لوگوں میں حق کے ساتھ فیصلہ فرما دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو جہانوں کا پروردگار ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

## حل لغات آٹھواں رکوع۔سورۃ زمر۔پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | سِیْقَ۔چلائے جائیں گے | الَّذِیْنَ۔وہ جو | کَفَرُوْٓا۔کافر ہیں |
| اِلٰی۔طرف | جَهَنَّمَ۔جہنم کی | زُمَرًا۔گروہ گروہ | حَتّٰٓی۔یہاں تک کہ |
| اِذَا۔جب | جَآءُوْ۔آئیں گے | هَا۔اس کے پاس | فُتِحَتْ۔کھولے جائیں گے |
| اَبْوَابُهَا۔اس کے دروازے | وَ۔اور | قَالَ۔کہیں | لَهُمْ۔ان کو |
| خَزَنَتُهَآ۔اس کے داروغے | اَ۔کیا | لَمْ۔نہ | يَاْتِكُمْ۔آئے تمہارے پاس |
| رُسُلٌ۔رسول | مِّنْكُمْ۔تم میں سے | يَتْلُوْنَ۔پڑھتے تھے | عَلَيْكُمْ۔تم پر |
| اٰيٰتِ۔آیتیں | رَبِّكُمْ۔تمہارے رب کی | وَ۔اور | يُنْذِرُوْنَكُمْ۔ڈراتے تم کو |
| لِقَآءَ۔ملاقات | يَوْمِكُمْ۔تمہارے دن | هٰذَا۔اس کی سے | قَالُوْا۔کہیں گے |
| بَلٰى۔کیوں نہیں | وَ۔اور | لٰكِنْ۔لیکن | حَقَّتْ۔حق ہوئی |
| كَلِمَةُ۔بات | الْعَذَابِ۔عذاب کی | عَلَى۔اوپر | الْكٰفِرِيْنَ۔کافروں کے |
| قِيْلَ۔کہا جائے گا | اُدْخُلُوْٓا۔داخل ہو جاؤ | اَبْوَابَ۔دروازے | جَهَنَّمَ۔دوزخ میں |
| خٰلِدِيْنَ۔ہمیشہ رہیں گے | فِيْهَا۔اس میں | فَبِئْسَ۔تو برا ہے | مَثْوَى۔ٹھکانہ |
| الْمُتَكَبِّرِيْنَ۔تکبر والوں کا | وَ۔اور | سِيْقَ۔چلائے جائیں گے | الَّذِيْنَ۔وہ جو |
| اتَّقَوْا۔ڈرتے ہیں | رَبَّهُمْ۔اپنے رب سے | اِلَى۔طرف | الْجَنَّةِ۔جنت کی |
| زُمَرًا۔گروہ گروہ | حَتّٰٓى۔یہاں تک کہ | اِذَا۔جب | جَآءُوْ۔آئیں گے |
| هَا۔اس کو | وَ۔اور | فُتِحَتْ۔کھولے جائیں گے | اَبْوَابُهَا۔اس کے دروازے |
| وَ۔اور | قَالَ۔کہیں گے | لَهُمْ۔ان کو | خَزَنَتُهَا۔اس کے داروغے |
| سَلٰمٌ۔سلام ہو | عَلَيْكُمْ۔تم پر | طِبْتُمْ۔مبارک ہو | فَادْخُلُوْ۔داخل ہو جاؤ |
| هَا۔اس میں | خٰلِدِيْنَ۔ہمیشہ رہنے والے | وَ۔اور | قَالُوا۔کہیں گے |
| اَلْحَمْدُ۔سب تعریفیں | لِلّٰهِ۔اللہ کو ہیں | الَّذِيْ۔جس نے | صَدَقَنَا۔سچ کر دیا ہم سے |
| وَعْدَ۔وعدہ | هٗ۔اپنا | وَ۔اور | اَوْرَثَنَا۔وارث کیا ہم کو |
| الْاَرْضَ۔زمین کا | نَتَبَوَّاُ۔ہم جگہ پکڑتے ہیں | مِنَ الْجَنَّةِ۔جنت سے | حَيْثُ۔جہاں |
| نَشَآءُ۔ہم چاہیں | فَنِعْمَ۔تو اچھا ہے | اَجْرُ۔اجر | الْعٰمِلِيْنَ۔عمل کرنے والوں کا |
| وَ۔اور | تَرَى۔دیکھے گا تو | الْمَلٰٓئِكَةَ۔فرشتوں کو | حَآفِّيْنَ۔گھیرے ہوئے |
| مِنْ حَوْلِ۔گرداگرد | الْعَرْشِ۔عرش کا | يُسَبِّحُوْنَ۔تسبیح کرتے ہیں | بِحَمْدِ۔ساتھ تعریف |
| رَبِّهِمْ۔اپنے رب کے | وَ۔اور | قُضِيَ۔فیصلہ کیا جائے گا | بَيْنَهُمْ۔ان میں |
| بِالْحَقِّ۔انصاف سے | وَ۔اور | قِيْلَ۔کہا جائے گا | الْحَمْدُ۔سب تعریفیں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لِلّٰهِ۔ اللہ کی ہیں جو رَبِّ۔ رب ہے الْعٰلَمِيْنَ۔ سب جہانوں کا

## حل لغات نادرہ

وَسِيْقَ بوزن قِيْلَ وَ بِيْعَ۔ مجہول کا صیغہ ہے اور سوق سے ماخوذ ہے اور سوق کہتے ہیں ہنکانے اور چلانے کو۔

زُمَرًا۔ زُمَرْ جمع ہے زمرہ کی اور زمرہ کہتے ہیں جماعت کو یہ مشتق ہے زمرے سے جس کے اصل معنی آواز کے ہیں چونکہ جماعت بھی آواز سے خالی نہیں ہوتی اس وجہ میں زمرہ کو جماعت کہتے ہیں۔

حَقَّتْ۔ یہ چار معنی میں مستعمل ہے منجملہ ان کے كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ ہے اور قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ جس کے معنی بحسب مقتضائے حکمت کسی کے لئے مقرر اور متعین ہونا ہے۔ (مفردات)

مَثْوٰى۔ ٹھکانا کے معنی دیتا ہے۔

طِبْتُمْ۔ یہ لفظ خوشخبری اور مژدہ کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے چنانچہ طِبْتُمْ کے معنی بنتے ہیں تم بڑے مزے میں رہے۔

نَتَبَوَّاُ۔ رہنے کے معنی میں ہے۔

حَآفِّيْنَ۔ حفوف سے ماخوذ ہے اور حفوف کہتے ہیں کسی چیز کے گھیرنے اور اس کے اردگرد پھرنے کو بولا کرتے ہیں حَفَّ الْقَوْمُ بِسَيِّدِهِمْ يَحُفُّوْنَ حَفًّا اِذَا طَافُوْا بِهٖ۔

## مختصر تفسیر اردو آٹھواں رکوع۔ سورۃ زمر۔ پ ۲۴

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ۔

اور چلائے جائیں گے وہ جو کافر ہوئے جہنم کی طرف گروہ گروہ۔

اس سے مراد قیدیوں کی طرح ذلت سے جہنم کی طرف لے جانا ہے۔ آلوسی فرماتے ہیں:

اَیْ سِیْقُوْا اِلَیْھَا بِالْعُنْفِ وَالْاِھَانَةِ اَفْوَاجًا مُتَفَرِّقَةً بَعْضُھَا فِیْ اَثْرِ بَعْضٍ مُتَرَتِّبَةً حَسْبَ تَرَتُّبِ طَبَقَاتِھِمْ فِی الضَّلَالَةِ وَالشَّرَارَةِ۔ اور جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے سختی اور درشتی اور ذلت کے ساتھ۔ اور زمر کا ترجمہ افواج متفرقہ کیا اور بعض ان میں اپنی گمراہی کے درجات کے مطابق اور بعض اپنے برے اعمال کے مطابق جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا۔

یہاں تک کہ جب پہنچیں گے ابواب جہنم پر تو دروازہ کھول دیا جائے۔

اور انہیں اس میں داخل کر دیا جائے گا چنانچہ جہنم کے جیل خانہ کا دروازہ ہمیشہ ہی بند رہے گا۔ جہنمیوں کے آنے پر کھولا جائے گا اور پھر بند کر دیا جائے گا۔ چنانچہ اسی کی نقل دنیا کے جیل خانہ کی ہے کہ یہ بھی بند رہتے ہیں جب قیدی آئے تو کھولا جاتا ہے: حَیْثُ قَالَ الْاٰلُوْسِیْ فِیْ رُوْحِ الْمَعَانِیْ لِیَدْخُلُوْھَا وَ کَانَتْ قَبْلَ مَجِیْئِھِمْ غَیْرُ مَفْتُوْحَةٍ فَھِیَ کَسَائِرِ اَبْوَابِ السُّجُوْنِ لَا تَزَالُ مُغْلَقَةً حَتّٰی یَاْتِیَ اَصْحَابُ الْجَرَائِمِ الَّذِیْنَ یُسْجَنُوْنَ فِیْھَا فَتُفْتَحُ لِیَدْخُلُوْھَا فَاِذَا دَخَلُوْھَا اُغْلِقَتْ عَلَیْھِمْ۔

وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ۔

اور کہیں گے انہیں جہنم کے داروغے کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس رسول تم میں سے جو پڑھتے تم پر ہماری آیتیں اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL-ISLAMIA ACADEMY

ڈراتے تم کو اس دن کے آنے سے۔

قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾۔

بے شک آئے ہم پر رسول اور انہوں نے اس دن سے ڈرایا لیکن عذاب کا حکم مقرر ہو چکا تھا کافروں پر۔

علامہ آلوسی روح المعانی میں اس آیت سے استدلال فرماتے ہیں کہ اسلام میں اکراہ اور جبر نہیں ہے بلکہ انبیاء کرام کے ذریعہ کفار کو دلائل عقلیہ سے قبح کفر واضح فرمایا جاتا ہے پھر ان پر اباء و انکار کی بنا پر عذاب مقرر ہوتا ہے یہی دوسرے مقام پر قرآن کریم میں ہے: لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ اسلام میں اکراہ و اجبار نہیں بے شک ظاہر کر دیا گیا راہ رشد کو گمراہی سے اور بتا دیا گمراہی کی برائیوں اور ایمان کی خوبیوں کو فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ تو جس نے بتوں کے ساتھ کفر کیا اور اللہ پر ایمان لایا اس نے اللہ کی رسی کو پکڑ لیا جو مضبوط ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

اس سے ارباب عقائد نے کفر کی دو قسم رکھی ہیں (۱) ایک کفر ثابت (۲) دوسرا کفر زائل۔ کفر ثابت وہی ہے جو مومن کو طاغوت اور بتوں کی مخالفت میں حاصل ہوتا ہے اور یہ جتنا حیات دنیا میں ہے بعد ممات اور زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے اور یہی نجات کا موجب ہے۔ دوسرا کفر زائل یہ کفر کفار ہے جو حق سے انکار اور بتوں کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اپنی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کی توفیق عطا فرمائے اور کفر و انکار سے بچائے آمین ببرکۃ النبی الامین۔

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾۔

فرمایا جائے گا جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہتے تو کیا ہی برا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کے لئے۔ یہاں متکبروں سے مراد کافر ہی ہیں۔

اب مومنین کا حسب اسلوب بیان قرآن مذکور ہے۔ اس لئے کہ پہلے جہنمیوں کا تذکرہ فرما دیا اب جنتیوں کا تذکرہ ضروری ہے چنانچہ ارشاد ہے:

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۗ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾۔

اور چلائے جائیں گے پرہیزگار جنت کی طرف گروہ گروہ، یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئیں گے تو اس کے دروازے کھلے ہوں گے اور کہیں گے حفظۂ جنت سلام ہو تم پر تم اچھے رہے فَادْخُلُوْهَا تو داخل ہو تم اس جنت میں ہمیشہ کے لئے۔

یہاں سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ نعمت دنیا اور عیش و عشرت یہ سب عارضی ہیں کوئی عیش میں نہیں رہ سکتا۔ دولت مند ہمیشہ متمول نہیں رہ سکتا۔ ارباب سلطنت ہمیشہ متمکن حکومت نہیں رہ سکتے۔ حتیٰ کہ جوان ہمیشہ جوان نہیں رہ سکتا اس کی عمر میں زوال آئے گا بخلاف جنت کے کہ وہاں کی ہر نعمت ابدی ہے ہر عیش ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ پھل پھول اور موسم کی کیفیت بھی جنتیوں کی مرضی کے مطابق ہوگی جیسا کہ فرمایا گیا: وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ۔ جنت میں تمہارے لئے جو تم چاہو گے وہی ہے۔ اسی لئے خٰلِدِيْنَ فرما کر زوال نعمت کا خطرہ مٹا دیا اور جنتیوں کی طرف سے ان نعمتوں کے ساتھ یہ الفاظ ادا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

ہوئے چنانچہ ارشاد ہے:

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾۔

اور جنتی کہیں گے تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں وارث کیا زمین جنت کا کہ ہم رہیں اس میں جیسے چاہیں تو بہت اچھا ہے بدلہ نیک عمل والوں کا۔

چنانچہ صحیح مسلم میں جنتیوں کے درجات منقول ہیں جس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ نَجْمٍ فِى السَّمَآءِ اِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَالِكَ مَنَازِلُ۔ جنت میں داخل ہونے والا پہلا زمرہ ایسا ہوگا کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے پھر دوسرا ان کے بعد والا مثل ستاروں کے چمک رہا ہوگا۔ پھر اس کے بعد اپنے اپنے منزل اور مقام کے اعتبار سے جنت میں داخل ہوں گے جیسا کہ قرآن کریم میں بھی ارشاد ہے:

اور ان کا جنت کی طرف جانا عزت کے ساتھ سواریوں پر اور ان کے در جنت پر استقبال اس پر علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں: وَاخْتَارَ الزَّمَخْشَرِیُّ هُنَا بِسَوْقِهِمْ سَوْقَ مَنْ رَكِبَهُمْ لِاَنَّهُمْ لَا يُذْهَبُ بِهِمْ اِلَّا رَاكِبِيْنَ وَ تَعَقَّبَ بِاَنَّهٗ لَا قَرِيْنَةَ عَلٰى اِرَادَةِ ذٰلِكَ وَ كَوْنُ جَمِيْعِ الْمُتَّقِيْنَ لَا يُذْهَبُ بِهِمْ اِلَّا رَاكِبِيْنَ يَحْتَاجُ اِلٰى دَلِيْلٍ وَالْاِسْتِدْلَالُ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى (يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا) لَا يُتِمُّ اِلَّا عَلَى الْقَوْلِ بِاَنَّ الْوَفْدَ لَا يَكُوْنُوْنَ اِلَّا رُكْبَانًا وَاَنَّ الرُّكُوْبَ يَسْتَمِرُّ لَهُمْ اِلٰى اَنْ يَّدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔

اس کی تصریح مزید یہ کی گئی کہ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ میں پرہیز گاروں کا حشر وفدوں میں ہوگا اور وفود بغیر سواری کے نہیں ہوسکتا۔ تو ثابت ہوا کہ اہل جنت اللہ کے حضور سواریوں پر محشور ہوں گے اور وہ ہمیشہ سواری پر ہی ہوں گے جب تک کہ جنت میں داخل نہ ہو جائیں۔

اور طِبْتُمْ فرما کر ہر قسم کی معاصی کی نجاستوں سے پاک کر دیا جیسا کہ روح المعانی میں ہے: طِبْتُمْ اَیْ مِنْ دَنَسِ الْمَعَاصِیْ - فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ۔ ہمیشہ رہو اسی جنت میں اس پر اہل جنت بطور تشکر کہیں گے جس کا ذکر اس آیت کے آگے ہے:

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾۔

اہل جنت کہیں گے تمام حمدیں اس کے وجہ منیر کو ہیں جس نے ہمیں زمین جنت کا مالک بنایا رہیں اس جنت میں جہاں چاہیں تو بڑا اچھا بدلہ ہے نیک عمل والوں کا۔

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِیَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾ ع۔

اور آپ ملاحظہ فرمائیں گے ملائکہ کو کہ وہ گرداگرد عرش کے پھر رہے ہوں گے یا ماحول عرش کو گھیرے ہوئے ہوں گے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

تسبیح کررہے ہوں گے اپنے رب کی اور کہتے ہوں گے کہ تمام حمدیں رب العالمین کے وجہ منیر کو ہیں۔
یہاں تَرَی کے معنی تم دیکھو گے سے دراصل سید المخاطبین سرور دو عالم ﷺ مراد ہیں۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں:
اِشَارَۃٌ اِلٰی اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ۔ تری سے اشارہ سرکار دو عالم ﷺ کی طرف ہے جو ایسا ملاحظہ فرمائیں گے عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور مجلس حق میں۔
اس لئے کہ حضور اکرم ﷺ عرش پر جلوہ گر ہوں گے اور حفوف ملائکہ ملاحظہ کررہے ہوں گے اسی لئے حضور ﷺ نے حشر کا تمام نقشہ، عرش کی تمام کیفیات ملائکہ مقربین کے تمام حالات مفصل بیان فرمادیئے اور یہ ثابت کردیا کہ حضور ﷺ پر عالم مستحضر ہے اور ماعبر و ماغبر زیر نظر وللہ الحمد۔
اسی بنا پر قُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْحَقِّ پر مفسرین نے کہا: اَیْ عَلٰی مَا قَضٰی بَیْنَنَا بِالْحَقِّ یعنی اعمال صالحہ پر ہم میں صحیح صحیح حکم نافذ فرمادیا اور جہنمیوں کے عمل طالح کا بدلہ عذاب جہنم دیا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اَفْضَالِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَحْبَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

## سورۃ مومن

سورہ مکی ہے اس میں پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں۔

### بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع - سورۃ مومن - پ ۲۴

| | |
|---|---|
| حٰمٓ ﴿۱﴾ | اے حامد ومحمود |
| تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۲﴾ | یہ کتاب اتارنا ہے اس اللہ کی طرف سے جو عزت اور حکمت والا ہے |
| غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ﴿۳﴾ | بخشنے والا گناہ کا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب کرنے والا بڑے انعام والا اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی اسی کی طرف لوٹنا ہے |
| مَا یُجَادِلُ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰہِ اِلَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَلَا یَغْرُرْکَ تَقَلُّبُھُمْ فِی الْبِلَادِ ﴿۴﴾ | اللہ کی آیتوں میں نہیں جھگڑتے مگر کافر تو اے سننے والے نہ دھوکا دے تجھے ان کا زور وشور پیچ ملکوں کے |
| کَذَّبَتْ قَبْلَھُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِھِمْ وَھَمَّتْ کُلُّ اُمَّۃٍۢ بِرَسُوْلِھِمْ لِیَاْخُذُوْہُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِہِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُھُمْ فَکَیْفَ کَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ | جھٹلایا ان سے پہلے قوم نوح نے اور جماعتوں نے ان کے بعد اور آمادہ ہوگئی ہر قوم کہ اپنے رسول کو پکڑیں اور باطل کے ساتھ جھگڑے کہ اس سے حقانیت کو ٹال دیں تو میں نے انہیں پکڑ لیا پھر کیسا ہوا میرا عذاب |
| وَکَذٰلِکَ حَقَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۶﴾ | اور یونہی تمہارے رب کی بات کافروں پر ثابت ہو چکی ہے کہ وہ جہنمی ہیں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۷

وہ فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں تسبیح بیان کرتے ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور اس پر ایمان لائے ہوئے ہیں اور بخشش مانگتے ہیں ان کے لئے جو ایمان لائے اے ہمارے رب ہر شے کی سمائی ہے تیری رحمت و علم میں تو بخش ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی اور بچا ان کو عذاب جہنم سے

رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۸

اے ہمارے رب اور داخل کر انہیں ہمیشہ کے باغوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کو جو نیک ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولادوں میں بے شک تو غالب حکمت والا ہے

وَ قِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَ مَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹

اور بچا ان کو گناہوں سے اور جسے تو بچا لے گناہوں سے اس دن تو بے شک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی زبردست کامیابی ہے

## حل لغات پہلا رکوع۔ سورۃ مومن۔ پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| حٰمٓ۔ اس میں حاء سے کنایہ ہے حامد کا اور میم میں محمود کا | | تَنْزِيْلُ۔ اتارنا ہے | الْكِتٰبِ۔ کتاب کا |
| مِنَ اللّٰهِ۔ اللہ | الْعَزِيْزِ۔ غالب | الْعَلِيْمِ۔ حکمت والے سے | غَافِرِ۔ بخشنے والا |
| الذَّنْبِ۔ گناہوں کا | وَ۔ اور | قَابِلِ۔ قبول کرنے والا | التَّوْبِ۔ توبہ کا |
| شَدِيْدِ۔ سخت | الْعِقَابِ۔ عذاب | ذِي الطَّوْلِ۔ بڑے انعام والا | |
| لَآ۔ نہیں کوئی | اِلٰهَ۔ معبود | اِلَّا۔ مگر | هُوَ۔ وہی |
| اِلَيْهِ۔ اسی کی طرف | الْمَصِيْرُ۔ پھرنا ہے | مَا۔ نہیں | يُجَادِلُ۔ جھگڑتے |
| فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ۔ اللہ کی آیتوں میں | | اِلَّا۔ مگر | الَّذِيْنَ۔ وہ جو |
| كَفَرُوْا۔ کافر ہیں | فَلَا۔ تو نہ | يَغْرُرْ۔ دھوکے میں ڈالے | كَ۔ تجھ کو |
| تَقَلُّبُهُمْ۔ ان کا پھرنا | فِي۔ بیچ | الْبِلَادِ۔ شہروں کے | كَذَّبَتْ۔ جھٹلایا |
| قَبْلَهُمْ۔ ان سے پہلے | قَوْمُ۔ قوم | نُوْحٍ۔ نوح نے | وَّ۔ اور |
| الْاَحْزَابُ۔ لشکروں نے | مِنْۢ بَعْدِ۔ بعد | هِمْ۔ ان کے | وَ۔ اور |
| هَمَّتْ۔ قصد کیا | كُلُّ۔ ہر | اُمَّةٍ۔ امت نے | بِرَسُوْلِهِمْ۔ اپنے رسولوں سے |
| لِيَاْخُذُوْ۔ کہ پکڑیں | هُ۔ اس کو | وَ۔ اور | جٰدَلُوْا۔ جھگڑیں |

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

بِالْبَاطِلِ۔ باطل سے   لِيُدْحِضُوْا۔ کہ ٹال دیں   بِهٖ۔ اس سے   الْحَقَّ۔ حق کو

فَاَخَذْتُهُمْ۔ تو میں نے ان کو پکڑا   فَكَيْفَ۔ تو کیسا   كَانَ۔ ہوا

عِقَابِ۔ میرا عذاب   وَ۔ اور   كَذٰلِكَ۔ اسی طرح   حَقَّتْ۔ حق ہوئی

كَلِمَتُ۔ بات   رَبِّكَ۔ تیرے رب کی   عَلَى۔ اوپر   الَّذِيْنَ۔ ان کے جو

كَفَرُوْٓا۔ کافر ہیں   اَنَّهُمْ۔ کہ وہ   اَصْحٰبُ النَّارِ۔ آگ والے ہیں

اَلَّذِيْنَ۔ وہ جو   يَحْمِلُوْنَ۔ اٹھاتے ہیں   الْعَرْشَ۔ عرش کو   وَ۔ اور

مَنْ۔ جو   حَوْلَهٗ۔ اس کے اردگرد ہیں   يُسَبِّحُوْنَ۔ تسبیح کہتے ہیں   بِحَمْدِ۔ ساتھ حمد

رَبِّهِمْ۔ اپنے رب کی کے   وَ۔ اور   يُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لاتے ہیں   بِهٖ۔ اس پر

وَ۔ اور   يَسْتَغْفِرُوْنَ۔ بخشش مانگتے ہیں   لِلَّذِيْنَ۔ ان کے لئے جو

اٰمَنُوْا۔ مومن ہیں   رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب   وَسِعْتَ۔ سمالیا تو نے   كُلَّ۔ ہر

شَيْءٍ۔ چیز کو   رَّحْمَةً۔ رحمت   وَّ۔ اور   عِلْمًا۔ علم میں

فَاغْفِرْ۔ تو بخش   لِلَّذِيْنَ۔ ان کو جو   تَابُوْا۔ توبہ کریں   وَ۔ اور

اتَّبَعُوْا۔ پیروی کریں   سَبِيْلَكَ۔ تیری راہ کی   وَقِهِمْ۔ اور بچا ان کو   عَذَابَ۔ عذاب

الْجَحِيْمِ۔ جہنم سے   رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب   وَ۔ اور   اَدْخِلْهُمْ۔ داخل کر ان کو

جَنّٰتِ۔ جنت   عَدْنِ۔ ہمیشہ کے میں   الَّتِيْ۔ کہ جس کا   وَعَدْتَّهُمْ۔ تو نے ان سے

وعدہ کیا   وَ۔ اور   مَنْ۔ ان کو جو   صَلَحَ۔ نیک ہیں

مِنْ اٰبَآئِهِمْ۔ ان کے باپوں سے   وَ۔ اور   اَزْوَاجِهِمْ۔ ان کی بیویوں سے

وَ۔ اور   ذُرِّيّٰتِهِمْ۔ ان کی اولاد سے   اِنَّكَ۔ بے شک   اَنْتَ۔ تو ہی ہے

الْعَزِيْزُ۔ غالب   الْحَكِيْمُ۔ حکمت والا   وَ۔ اور   قِهِمُ۔ بچا ان کو

السَّيِّاٰتِ۔ برائیوں سے   وَ۔ اور   مَنْ۔ جسے   تَقِ۔ بچایا تو نے

السَّيِّاٰتِ۔ برائیوں سے   يَوْمَئِذٍ۔ اس دن   فَقَدْ۔ تو بے شک   رَحِمْتَهٗ۔ تو نے رحم کیا اس پر

وَ۔ اور   ذٰلِكَ۔ یہ   هُوَ۔ وہی ہے   الْفَوْزُ۔ کامیابی

الْعَظِيْمُ۔ بڑی

## حل لغات نادرہ

ذِي الطَّوْلِ۔ اس کے معنی فضل وزیادت کے ہیں کہا جاتا ہے: لِفُلَانٍ عَلٰی فُلَانٍ طَوْلٌ اَیْ فَضْلٌ وَّ زِیَادَةٌ۔ اور اسی سے ہے تطول بمعنی تفضل۔ طول جو قصر کی ضد ہے اسی لئے طول کہتے ہیں کہ اس میں کمال اور زیادت ہوتی ہے اور طول سے تمول اور فراخ دستی بھی مراد لی جاتی ہے۔ اسی لئے دولتمند آدمی کو وہ تفضّل وزیارت حاصل ہوتی ہے جو مفلس کو نہیں ہوتی۔

فَلَا يَغْرُرْكَ۔ ہر وہ چیز جو انسان کو دھوکا میں ڈالے۔ مال، جاہ، شہوت اور توسوس شیطانی سے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

تَقَلُّبُهُمْ۔تقلب کہتے ہیں۔آمدورفت کرنے کو۔

وَهَمَّتْ۔آمادہ کرنے کے معنی دیتا ہے۔

لِيُدْحِضُوْا۔ اَصْلُهُ مِنْ دَحْضِ الرِّجْلِ یعنی پاؤں پھلنے کے معنی دیتا ہے یہاں لِيُدْحِضُوْا کے معنی راہ حق سے پھسلا دینے کے ہوں گے۔

وَقِهِمْ۔وَقَايَةً۔بمعنی نگرانی۔ق صیغہ امر ہے۔

جَنّٰتِ عَدْنٍ۔جمع جنت ہے جس کے معنی باغ کے آتے ہیں اور عدن ہمیشہ سرسبز اور شاداب رہنے والے کو بسنے والے کو کہا جاتا ہے۔

## مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع-سورۃ مومن-پ ۲۴

اس سورت مبارکہ کا نام سورۃ مومن ہے اور اسے سورہ غافر بھی کہتے ہیں۔یہ سورت مکی ہے۔سوائے دو آیتوں کے جو الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ سے شروع ہوتی ہیں۔اس سورت میں نو رکوع پچاسی آیتیں ایک ہزار اک سو ننانوے کلمے اور چار ہزار نو سو ساٹھ حرف ہیں۔

حٰمٓ۔جس سے سورت شروع ہے یہ حروف مقطعات سے ہے مفسرین نے اس کے متعلق یہی کہا ہے کہ اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ یعنی اس کے حقیقی معنی اللہ اور اس کے حبیب جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے اور کوئی نہیں جانتا لیکن مقتضائے حروف کے اعتبار سے حا اور میم دونوں میں کنایہ بن سکتے ہیں جن کو معنی تعبیری کہیں گے اور حاء سے یا حامد اور میم سے یا محمود معنی بن سکتے ہیں اس لئے کہ اس میں مخاطبہ سید المخاطبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی ہے۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝۲۔میں اپنی ذات کا تعارف کرایا گیا اور فرمایا کہ اس کتاب کا نازل ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو غالب اور علم والا ہے۔

پھر اپنی صفت غفرانی دکھانے کو ارشاد ہے:

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ۔بخشنے والا گناہوں کا اور قبول فرمانے والا توبہ کا۔

اور چونکہ توبہ متعدد ہوتی ہے اس لئے جمع کے صیغہ توب کو استعمال کیا جو تَوْبَةٌ کی جمع ہے اور اسی کے ساتھ جہاں ایمان والوں کی توبہ قبول فرمانا ظاہر کیا وہاں کافروں پر عذاب کا اظہار فرمایا۔فرمایا:

شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۳۔

سخت عذاب فرمانے والا اور بخششوں کے اظہار میں عارفوں کیلئے ذِي الطَّوْلِ بتا کر اپنی شان توحید دکھائی اور فرمایا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ کوئی معبود نہیں مگر وہی اور اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے بندوں کو آخرت میں آگے ارشاد ہے:

مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝۴۔

یعنی اللہ کی آیتوں میں نہیں جھگڑتے مگر وہی کافر ہیں تو اے سننے والے نہ دھوکہ میں ڈالے تجھے ان کا شہروں میں آنا جانا۔

یہاں پر فَلَا يَغْرُرْكَ فرما کر ہر سننے والے سے خطاب ہے اور حکم کو عام کر دیا ہے اور اس مخاطبہ میں ہر مومن کو خبردار کیا گیا ہے کہ کافروں کا شہروں میں تجارتوں کے لئے آنا جانا اور ان کے تمول و تونگری سے تمہیں دھوکا نہ ہو کیونکہ ان کا انجام کار

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

بالآخر عذاب اور خواری ہے۔ یہ سب عارضی وفانی ہے اور جو کچھ تمہیں ملے گا وہ ابدی اور لافانی ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَ هَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِیَاْخُذُوْهُ وَ جٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَیْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۵ ۔

ان سے پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد جماعتوں نے جھٹلایا اور ہر امت آمادہ ہوگئی کہ وہ رسول کو پکڑیں اور باطل کی حمایت میں جھگڑے تاکہ ان کا قدم راہ حق سے پھسلا دیں تو میں نے انہیں پکڑا تو کیسا ہوا میرا عذاب۔

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن پاک میں جھگڑا کرنا کافر کے سوا مومن کا کام نہیں۔ ابوداؤد میں ایک حدیث ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے اور جھگڑے اور جدال سے آیات الٰہیہ میں طعن کرنا اور تکذیب و انکار کے ساتھ پیش آنا ہے اور حل مشکلات اور کشف معضلات کے لئے علمی بحثیں جدال نہیں ہیں بلکہ اعظم طاعات میں سے ہیں کفار کا جھگڑا کرنا آیات میں یہ تھا کہ وہ کبھی قرآن پاک کو سحر کہتے اور کبھی صاحب قرآن کو سٰحِرٌ كَذَّابٌ کہتے اور کبھی قرآن پاک کی آیات کو سحر، شعر، کہانت اور اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ سے تشبیہ دیتے۔

وَ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝۶ ۔

اور ایسے ہی مقرر ہو چکا تمہارے رب کا حکم کافروں پر کہ وہ جہنمی ہیں۔

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝۷ ۔

اور وہ ملائکہ جو عرش اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی حمد کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لانا ان کا خاصہ ہے۔

شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ حاملین عرش آٹھ ہیں ان میں سے چار کی تسبیح یہ ہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور چار کی یہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ۔ اور مومنوں کے لئے بخشش مانگتے ہیں یہ حاملین عرش اس طرح دعا کرتے ہیں: رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ۔ اے ہمارے رب تیری رحمت وعلم میں ہر چیز کو سمائی ہے تو بخش دے ان کو جو توبہ کریں اور تیرے راستہ کی پیروی کریں اور انہیں بچا عذاب جہنم سے۔

اس طرز بیان سے یہ بھی مستفاد ہوا کہ بارگاہ حق میں دعا کرنے سے پہلے ثنائے الٰہی ضروری ہے پھر عرض مدعا اور وَ اتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ اللہ کے راستہ سے مراد یہاں اسلام ہے جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہوا: اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ آگے ارشاد ہے:

رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ﹰالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۸ وَ قِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَ مَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَىٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝۹ ۔

اے ہمارے رب انہیں رہنے بسنے والے باغوں میں داخل فرما جن کا تو نے وعدہ فرمایا اور ان کو جو نیک ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں بے شک تو ہی غالب اور حکمت والا ہے اور بچا انہیں گناہوں سے اور جسے تو اس دن کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

شامت اعمال سے بچالے تو بے شک تو نے اس پر رحم کیا اور یہ زبردست کامیابی ہے۔

ایسا ہی مضمون علامہ آلوسی نے روح المعانی میں دیا البتہ بعض جگہ کمی بیشی کی ہے۔

اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ عَنِ الْخَلِيْلِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَوَامِيْمُ سَبْعٌ وَ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ سَبْعٌ فِيْ كُلِّ حٰمٓ مِنْهَا فَتَقِفُ عَلٰى بَابٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُدْخِلْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِيْ وَ يَقْرَاُنِيْ۔ قرآن کریم میں سات حٰمٓ ہیں اور جہنم کے دروازے بھی سات ہیں ہر دروازہ پر ایک حٰمٓ قائم ہوگی اور بارگاہ الٰہی میں دعا کرتی ہوگی کہ الٰہی جو مجھ پر ایمان لایا اور جس نے میری تلاوت کی اسے اس دروازے سے داخل نہ فرما۔ اس سے معلوم ہوا کہ اعمال میں ارباب عمل جو حٰمٓ اور طواسین انگشتری وغیرہ میں کندہ کراتے ہیں یہ وسعت رزق کے لئے اور حفاظت اور صیانت ہر بلا کے لئے ضامن ہے چنانچہ دوسری حدیث اَلْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَ مَنْ قَرَاَهُمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ - اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تک اور آیۃ الکرسی شام کو تلاوت کرے تو صبح تک ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور جو صبح ایک مرتبہ پڑھ لے وہ شام تک ہر مصیبت سے مصون و محفوظ رہے گا۔

اَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ ذَا بَاْسٍ وَ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَدَهٗ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقِيْلَ لَهٗ تَتَابَعَ فِي الشَّرَابِ فَدَعَا عُمَرُ كَاتِبَهٗ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكُمُ اللهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَ خَتَمَ الْكِتَابَ وَ قَالَ لِرَسُوْلِهٖ لَا تَدْفَعْهُ اِلَيْهِ حَتّٰى تَجِدَهٗ صَاحِيًا ثُمَّ اَمَرَ مَنْ عِنْدَهٗ بِالدُّعَاءِ لَهٗ بِالتَّوْبَةِ فَلَمَّا اَتَتْهُ الصَّحِيْفَةُ جَعَلَ يَقْرَءُهَا وَ يَقُوْلُ قَدْ وَعَدَنِيْ رَبِّيْ اَنْ يَغْفِرَلِيْ وَحَذَّرَنِيْ عِقَابَهٗ فَلَمْ يَبْرَحْ يُرَدِّدُهَا عَلٰى نَفْسِهٖ حَتّٰى بَكٰى ثُمَّ نَزَعَ فَاَحْسَنَ النُّزُوْعَ فَلَمَّا بَلَغَ عُمَرَ تَوْبَتُهٗ قَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوْا اِذَا رَاَيْتُمْ اَخَاكُمْ قَدْ زَلَّ زَلَّةً فَسَدِّدُوْهُ وَ وَفِّقُوْهُ وَادْعُوا اللهَ تَعَالٰى اَنْ يَتُوْبَ عَلَيْهِ وَلَا تَكُوْنُوْا اَعْوَانًا لِلشَّيَاطِيْنِ عَلَيْهِ۔

یزید بن اصم سے روایت ہے کہ ایک آدمی اہل شام سے مریض تھا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روپوش تھا آپ نے اس کا پتا لگا کر نامہ عالی لکھا جس کا مضمون تھا: عمر بن خطاب کی جانب سے فلاں بن فلاں کو یہ نامۂ عالی بھیجا جاتا ہے بعد حمد وصلوٰۃ کے تجھے تعلیم دی جاتی ہے حٰمٓ سے اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تک کی آپ نے خط لے جانے والے کو فرمایا کہ تو یہ نامہ اس کے اس وقت حوالے کرنا جب تو اسے چیختا ہوا پائے پھر فرمایا کہ اسے یہ آیت بتا کر توبہ کی تعلیم دو۔

جس وقت نامہ بر پہنچا اور صحیفۂ عمر اس نے پڑھا تو وہ کہنے لگا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ مجھے بخش دے گا اور عذاب الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ یہاں تک کہ وہ فکر کرتا رہا اور رو پڑا اور وہ خوف اس پر کافی ہوا۔ جب یہ توبہ کا واقعہ فاروق اعظم تک پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ جب اپنے بھائی کو ایسی حالت میں دیکھو تو اسے ایسی ہی تعلیم دو تاکہ وہ ثابت ہو جائے۔

اس کے بعد جو كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ کی آیت ہے اس میں فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ پر فرماتے ہیں کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

تقلب سے مراد مشرکین کا سفر کرنا ہے جو وہ گرمی میں یمن کی طرف کرتے تھے اور سردی میں ملک شام کی طرف۔

لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ کا ترجمہ لِيُزِيْلُوْا فرمایا ہے جس کا مفہوم ہم ابتداء میں لکھ چکے ہیں۔

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ میں اشارہ ہے ان ملکوں میں دورہ کرنے سے عذاب کے نقشے نظر آتے ہیں جو ان پر آئے۔ باقی مضمون وہی ہے جو ہم پہلے لکھ چکے ہیں وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

## بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع - سورہ مومن - پ ۲۴

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰﴾

بے شک وہ لوگ جو کافر ہوئے انہیں ندا کی جائے گی کہ تم سے اللہ کی بیزاری بڑی ہے تمہاری جانوں کی بیزاری سے جب تم بلائے جاتے تھے ایمان کی طرف تو تم کفر کرتے تھے

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾

کہیں گے اے ہمارے رب تو نے ہمیں مردہ کیا دو مرتبہ اور زندہ کیا دو مرتبہ ہم نے اقرار کیا اپنے گناہوں کا تو کیا جہنم سے نکلنے کی کوئی سبیل ہے؟

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾

یہ تمہارے لئے جب ہوا جب تمہیں ایک اللہ کی طرف بلایا گیا تو تم نے کفر کیا اور اگر اللہ کا شریک ٹھہرایا جاتا تو تم اس پر ایمان لاتے تو حکم اللہ ہی کا ہے جو سب سے بلند اور بڑا ہے

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾

اور وہ وہ ذات ہے کہ اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے نازل فرماتا ہے رزق آسمان سے اور نصیحت نہیں مانتا مگر وہی جو رجوع لائے

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

تو پکارو اللہ کو مخلصانہ طور پر کہ اسی کا دین ہے اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾

بلند درجے دینے والا عرش کا مالک جو جان ڈالتا ہے ایمان میں اپنے حکم سے جس پر چاہے اپنے بندوں سے تاکہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾

جس دن وہ ظاہر ہو جائیں گے نہیں مخفی ہوگا اللہ پر ان کے حال سے کچھ آج کے دن کس کی بادشاہی ہے ایک اللہ کے لئے جو سب پر غالب ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا کَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ | آج کے دن بدلہ دیا جائے گا ہر جان کو اس کی کرنی کا آج کسی پر بے انصافی نہیں بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے |
| وَ اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَی الْحَنَاجِرِ کٰظِمِیْنَ ؕ۬ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّ لَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ ؕ ﴿۱۸﴾ | اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والے آفت کے دن سے جب کہ دل غم سے بھرے گلوں کے پاس آ جائیں گے نہیں ظالم کے لئے کوئی دوست اور نہ سفارش جس کا کہا مانا جائے |
| یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ | اللہ جانتا ہے آنکھوں کی چوریوں اور جو سینوں میں مخفی ہے |
| وَ اللّٰهُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۲۰﴾ | اور اللہ صحیح فیصلہ نافذ فرمائے گا اور جو لوگ پوجتے ہیں اللہ کے سوا وہ کچھ فیصلہ نہیں کرتے بے شک اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے |

## حل لغات دوسرا رکوع۔سورۃ مومن۔پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِنَّ۔ بے شک | الَّذِیْنَ۔ وہ جو | کَفَرُوْا۔ کافر ہوئے | یُنَادَوْنَ۔ پکارے جائیں گے |
| لَمَقْتُ۔ کہ ناراضگی | اللّٰهِ۔ اللہ کی | اَکْبَرُ۔ بہت بڑی ہے | مِنْ مَّقْتِکُمْ۔ تمہاری ناراضگی |
| سے | اَنْفُسَکُمْ۔ اپنی جانوں پر | اِذْ۔ جب | تُدْعَوْنَ۔ تم بلائے جاتے تھے |
| اِلَی۔ طرف | الْاِیْمَانِ۔ ایمان کی | فَتَکْفُرُوْنَ۔ تو تم کفر کرتے تھے | قَالُوْا۔ کہیں گے |
| رَبَّنَآ۔ اے ہمارے رب | اَمَتَّنَا۔ مارا تو نے ہم کو | اثْنَتَیْنِ۔ دو مرتبہ | وَ۔ اور |
| اَحْیَیْتَنَا۔ زندہ کیا تو نے ہم کو | اثْنَتَیْنِ۔ دو مرتبہ | فَاعْتَرَفْنَا۔ ہم نے اقرار کیا | بِذُنُوْبِنَا۔ اپنے گناہوں کا |
| فَهَلْ۔ تو کیا | اِلٰی۔ طرف | خُرُوْجٍ۔ نکلنے کی ہے | مِّنْ سَبِیْلٍ۔ کوئی راہ |
| ذٰلِکُمْ۔ یہ | بِاَنَّهٗ۔ اس لئے کہ | اِذَا۔ جب | دُعِیَ۔ پکارا جاتا |
| اللّٰهُ۔ اللہ | وَحْدَهٗ۔ اکیلے کو | کَفَرْتُمْ۔ تو تم کفر کرتے | وَ۔ اور |
| اِنْ۔ اگر | یُّشْرَکْ۔ شرک کیا جاتا | بِهٖ۔ اس کے ساتھ | تُؤْمِنُوْا۔ تم ایمان لاتے |
| فَالْحُکْمُ۔ تو حکم | لِلّٰهِ۔ اللہ | الْعَلِیِّ۔ بلند | الْکَبِیْرِ۔ بڑے کا ہے |
| هُوَ۔ وہ | الَّذِیْ۔ وہ ہے جو | یُرِیْکُمْ۔ دکھاتا ہے تم کو | اٰیٰتِهٖ۔ اپنی نشانیاں |
| وَ۔ اور | یُنَزِّلُ۔ اتارتا ہے | لَکُمْ۔ تمہارے لئے | مِّنَ السَّمَآءِ۔ آسمان سے |
| رِزْقًا۔ رزق | وَ۔ اور | مَا۔ نہیں | یَتَذَکَّرُ۔ نصیحت لیتے |
| اِلَّا۔ مگر | مَنْ۔ جو | یُّنِیْبُ۔ رجوع کریں | فَادْعُوا۔ تو پکارو |
| اللّٰهَ۔ اللہ کو | مُخْلِصِیْنَ۔ خالص کر کے | لَهُ۔ اس کے لئے | الدِّیْنَ۔ دین |
| وَ۔ اور | لَوْ۔ اگرچہ | کَرِهَ۔ ناپسند کریں | الْکٰفِرُوْنَ۔ کافر |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| رَفِيْعُ۔ بلند کرنے والا | الدَّرَجٰتِ۔ درجات والا کا | ذُوالْعَرْشِ۔ عرش کا مالک | يُلْقِي۔ ڈالتا ہے |
| الرُّوْحَ۔ روح | مِنْ اَمْرِهٖ۔ اپنے حکم سے | عَلٰى۔ اوپر | مَنْ۔ اس کے |
| يَّشَآءُ۔ جسے چاہے | مِنْ عِبَادِهٖ۔ اپنے بندوں میں سے | | لِيُنْذِرَ۔ تاکہ ڈرائے |
| يَوْمَ۔ دن | التَّلَاقِ۔ ملاقات سے | يَوْمَ۔ جس دن | هُمْ۔ وہ |
| بٰرِزُوْنَ۔ نکلیں گے | لَا۔ نہیں | يَخْفٰى۔ چھپی ہوگی | عَلَى۔ اوپر |
| اللّٰهِ۔ اللہ کے | مِنْهُمْ۔ ان کی | شَيْءٌ۔ کوئی چیز | لِمَنِ۔ کس کی ہے |
| الْمُلْكُ۔ بادشاہی | الْيَوْمَ۔ آج کے دن | لِلّٰهِ۔ اللہ | الْوَاحِدِ۔ اکیلے |
| الْقَهَّارِ۔ زبردست کی | اَلْيَوْمَ۔ آج | تُجْزٰى۔ بدلہ دیا جائے گا | كُلُّ۔ ہر |
| نَفْسٍ۔ آدمی کو | بِمَا۔ جو | كَسَبَتْ۔ اس نے کمایا | لَا۔ نہیں ہوگا |
| ظُلْمَ۔ ظلم | الْيَوْمَ۔ آج کسی پر | اِنَّ۔ بے شک | اللّٰهَ۔ اللہ |
| سَرِيْعُ۔ جلدی | الْحِسَابِ۔ حساب لینے والا ہے | | وَ۔ اور |
| اَنْذِرْ۔ ڈرا | هُمْ۔ ان کو | يَوْمَ۔ دن | الْاٰزِفَةِ۔ قریب سے |
| اِذِ۔ جب | الْقُلُوْبُ۔ دل | لَدَى۔ پاس | الْحَنَاجِرِ۔ گلے کے ہوں گے |
| كٰظِمِيْنَ۔ غم میں بھرے | مَا۔ نہیں | لِلظّٰلِمِيْنَ۔ ظالموں کا | مِنْ حَمِيْمٍ۔ کوئی دوست |
| وَّ۔ اور | لَا۔ نہ | شَفِيْعٍ۔ سفارشی | يُّطَاعُ۔ جو کہا مانا جائے |
| يَعْلَمُ۔ جانتا ہے | خَآئِنَةَ۔ چوری | الْاَعْيُنِ۔ آنکھوں کی | وَ۔ اور |
| مَا۔ جو | تُخْفِي۔ چھپاتے ہیں | الصُّدُوْرُ۔ سینے | وَ۔ اور |
| اللّٰهُ۔ اللہ | يَقْضِيْ۔ فیصلہ کرے گا | بِالْحَقِّ۔ حق کے ساتھ | وَ۔ اور |
| الَّذِيْنَ۔ وہ جن کو | يَدْعُوْنَ۔ پوجتے ہیں | مِنْ دُوْنِهٖ۔ اس کے سوا | لَا۔ نہیں |
| يَقْضُوْنَ۔ فیصلہ کرسکتے | بِشَيْءٍ۔ کسی چیز کا | اِنَّ۔ بے شک | اللّٰهَ۔ اللہ |
| هُوَ۔ وہ ہے | السَّمِيْعُ۔ سننے والا | الْبَصِيْرُ۔ دیکھنے والا | |

## حل لغات نادرہ

مَقْتٌ۔ بیزاری۔

يُّنِيْبُ۔ یہ انابت سے ہے جس کے معنی رجوع لانے کے ہیں۔

يَوْمَ التَّلَاقِ۔ ملاقات کا دن۔ اس سے مراد قیامت ہے۔

بٰرِزُوْنَ۔ یہ بروز سے ہے اور بروز کہتے ہیں ظاہر ہونے کو۔

يَوْمَ الْاٰزِفَةِ۔ آفت کا دن۔ اس سے مراد قیامت ہے۔

الْحَنَاجِرِ۔ حنجرہ کی جمع ہے جس کا معنی گلے کی گھنڈی کے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

كٰظِمِيْنَ ۔ کَظمٌ غصہ دبانے اور مجبوری میں جب انسان کچھ نہیں کر سکتا تو غصہ پی لیتا ہے تو وہ غم سے مملو ہو جاتا ہے۔

## تفسیر اردو دوسرا رکوع ۔ سورۃ مومن ۔ پ ۲۴

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ ۔

بے شک وہ لوگ جو کافر ہوئے انہیں ندا دی جائے گی۔

لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۔

یہ ندا ملائکہ کی طرف سے جہنمیوں کو ہوگی۔ روز قیامت جبکہ جہنم میں داخل کئے جائیں گے اور ان کے برے اعمال ان کے سامنے ہوں گے تو وہ عذاب دیکھیں گے تو فرشتے ان سے کہیں گے کہ اللہ جل وعلا کی بیزاری تمہاری اپنی جانوں سے بیزاری کے مقابلہ میں بہت بڑی ہے۔

اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۔

جب تم بلائے گئے تھے ایمان کی طرف تو تم نے کفر کیا۔ یعنی جب دنیا میں مرسلین کرام نے تمہیں دعوت اسلام دی تو تم نے قبولیت سے انکار کیا اس کی وجہ سے اللہ تم سے بیزار ہے اور یہ بیزاری تمہاری جانوں کی بیزاری سے بڑی ہے جو آج تم اپنی جانوں سے اظہار بیزاری کر رہے ہو اور عذاب دیکھ کر يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا کی آواز لگا رہے ہو اس پر کافر کہیں گے:

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾ ۔

اے رب ہمارے تو نے ہمیں دوبارہ مردہ کیا اور دوبارہ زندہ کیا اب ہم اپنے گناہوں پر مقر ہوئے تو آگ سے نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے؟

دو دفعہ زندہ کرنا پہلا بصورت نطفہ جنین ہو کر طفل صغیر بن کر عمر طبعی تک زندہ رہا۔ پھر موت آئی ایسے ہی اس موت سے پہلی زندگی اور اس موت کے بعد حشر کی زندگی دو زندگیاں ہو گئیں تو کافر ان دونوں کو بتا کر عرض کرے گا کہ ہم اپنے جرموں کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا جہنم سے ہمارے نکلنے کی کوئی سبیل ہے؟ اس کا جواب ہوگا کہ تمہارے جہنم سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں ہے اور فرمایا جائے گا کہ

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾ ۔

یہ عذاب اس بات پر ہے کہ جب ایک اللہ پکارا جاتا تو تم کفر کرتے اور اگر اس کا شریک ٹھہرایا جاتا تو تم ایمان لے آتے تو آج حکم اللہ ہی کا ہے جو بلند اور زبردست ہے۔

یعنی اس عذاب اور اس کے دوام وخلود کا سبب تمہارا یہ فعل ہے کہ جب توحید کا اعلان ہوتا اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا جاتا تو تم اس کا انکار کرتے اور کفر اختیار کرتے اور اس شرک کی تصدیق کرتے تو آج اللہ کی طرف سے تمہارے لئے حکم ہے جہنم میں رہنے کا اور یہ رہنا ہمیشہ کے لئے ہوگا اس کے بعد اپنی قدرت کاملہ کی تعریف فرمائی گئی اور ارشاد ہوا:

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ ۔

وہ وہ ذات ہے جو اپنی نشانیاں دکھاتی ہے اور تمہارے لئے آسمان سے رزق اتارتی ہے اور نہیں نصیحت مانتا مگر جو رجوع لائے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

نشانیاں دکھانے سے مطلب یہ ہے کہ اپنے عجائبات قدرت کا مشاہدہ کراتا ہے اور مینہ برسا کر سبزہ اگا کر ہر مخلوق کے لئے رزق دیتا ہے۔ مگر ان چیزوں سے وہی ہدایت پاسکتے ہیں جو اس جل شانہ کی طرف رجوع لانے والے ہیں۔ رجوع لانے والے شرک وکفر سے تائب ہو کر اس کی طرف جھکنے والے ہیں۔

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾۔

تو پوجو اسی اللہ کو نرے اس کے بندے ہو کر اسی کا حکم ہے اور دین اگرچہ کافروں کو برا لگے۔

دعا، تدعوا، ادعوا، ندعوا۔ کی بحث ہم نویں اور تیرہویں پارہ میں مکمل کر چکے ہیں۔

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔

بلند درجے والا عرش کا مالک ایمان کی جان ڈالتا ہے اپنے حکم سے اپنے بندوں میں جس پر چاہے یعنی اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے منصب نبوت عطا فرماتا ہے۔ ایمان کی جان انبیاء کرام ہی کو عطا ہوتی ہے اور جس کو نبی بناتا ہے اس کا کام ہوتا ہے کہ

لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾۔ کہ وہ ملنے کے دن یعنی قیامت سے ڈرائے۔ يَوْمَ التَّلَاقِ سے مراد قیامت ہے۔

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۚ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾۔

جس دن وہ ظاہر ہو جائیں گے یعنی ان کا کفر اور شرک اتنا واضح ہوگا کہ ان کے اعمال متمثل صورت میں ان کے سامنے ہوں گے جیسے مومنوں کے عمل متمثل ہو کر سامنے آئیں گے اور انہیں مسرور کریں گے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ جب مومن قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو نکیرین آکر اس سے سوال کرتے ہیں مَنْ رَبُّكَ، مَنْ نَبِيُّكَ، وَ مَا دِيْنُكَ تو وہ سراسیمہ و پریشان ادھر ادھر دیکھتا ہے کہ اچانک ایک نہایت حسین وجمیل صورت سامنے آکر نکیرین اور اس کے مابین حائل ہو جائے گی اور یہ کہے گی کہ یہ اعزہ واقرباء سے بچھڑا ہوا سراسیمہ و پریشان ہے اور تم اسے اور پریشان کر رہے ہو اس کے متعلق جو کچھ پوچھنا ہے مجھ سے پوچھو میں اس کے نیک اعمال کا مجسمہ ہوں میں اس کی نماز ہوں میں اس کا روزہ ہوں حج و زکوۃ ہوں خیرات و صدقات ہوں یہ سن کر فرشتے واپس ہو جائیں اور کہہ کر جائیں کہ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ اب تو سو جیسے دلہن سوتی ہے اب قیامت کے دن دو جہان کے دولہا سید عالم شافع محشر ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے جگائیں گے۔

ایسے ہی يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ کافر کتنا ہی نیک خصلت اور دان پن کرنے والا کیوں نہ ہو مگر اس کا شرک اس پر ظاہر ہو جائے گا اور اس کے عمل کا ایک ہیبت ناک مجسمہ اس کے سامنے ہوگا۔ اس سے وہ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ کے مطابق اپنی کیفیت دیکھے گا اور کہے گا: يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا۔ اے کاش میں مٹی ہوا جاتا بقول شاعر

انسان بنا کے تو نے کیوں مری مٹی خراب کی

اسی کو واضح کیا گیا کہ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ اللہ تعالیٰ پر کسی کی کوئی عملی کیفیت پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے چنانچہ اعلان فرمایا جائے گا کہ

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۚ۔ کون ہے آج کے دن ملکیتوں کا مدعی! جب ہر طرف سے سکوت کا عالم ہوگا اور جواب کہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIE ISLAMIA ACADEMY

سے نہ ملے گا تو خود ہی ارشاد ہوگا۔

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ ۔مملکت حقیقی اور سلطنت غیر فانی اسی ایک اللہ کے لئے ہے جو قہار اور سب پر غالب ہے اس کے بعد ارشاد ہے:

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ ۔

آج کے دن ہر جان اپنی کرنی کا بدلہ پائے گا، آج کسی پر ظلم نہیں بے شک اللہ بہت جلدی حساب لینے والا ہے۔

مومن چونکہ دنیا میں بھی اپنے رب کے سامنے نگونسار رہتا تھا وہاں بھی نہایت سرخروئی سے لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کہے گا اور کافر چونکہ اللہ تعالیٰ کا ساجھی اور شریک مانتا رہا تھا۔ آج اس کے برعکس حقیقت مملکت اور شان جبروتی دیکھ کر خجل و منفعل ہو اور وہ بھی مرے جی سے یہی اقرار کرے گا مگر یہ اقرار اس کو فائدہ مند نہ ہوگا اور فرما دیا جائے گا کہ آج کے دن نیکوں کو نیکی کا بدلہ اور بدوں کو بدی کا معاوضہ بغیر کسی زیادتی اور بغیر کسی قسم ظلم کے ملے گا اللہ سب کا حساب جلدی طے فرمائے گا اور اپنے محبوب مخبر صادق وطبیب حاذق رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ ۔

اے محبوب! ڈراؤ ان کافروں کو آفت کے دن قریب آنے والے سے جبکہ کلیجے منہ کو آجائیں گے اور سب کافر غمگین ہوں گے ہر کافر کی جان پر بن رہی ہوگی ان کے دل شدت خوف سے پنجرے میں اٹکے ہوں گے باہر آسکیں گے نہ اندر رہ سکیں گے اور وہ ایسی حالت میں ہوں گے کہ

مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ ۔

ان کا نہ کوئی گرم جوش دوست ہوگا اور نہ کوئی حمایتی جس کی سفارش مانی جائے۔

یہاں ظالم کے معنی مشرک کے ہیں جیسا تفسیر القرآن بالقرآن سے واضح ہے کہ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ شرک ہی سب بڑا ظلم ہے۔ تو مشرک ہونے والا سب سے بڑا ظالم ہوا۔ آگے اپنی وسعت علم کو واضح فرمایا گیا:

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ ۔

وہ ذات مقدس جل وعلا شانہ وہ ذات ہے کہ وہ ہر چور آنکھ اور ہر دل کی خفیہ بات جانتی ہے۔

اسی لئے اسے علام الغیوب کہا جاتا ہے۔ وہی فرماتا ہے: وَاللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ۔ اور اللہ جل وعلا شانہ سچا فیصلہ فرماتا ہے یعنی ہر کافر و مومن، گبر، ترسا، یہودی، مجوسی سب کی عملی کیفیتیں اس کے سامنے مبرہن اور واضح ہوں گی اسی کے مطابق اس کا فیصلہ فرمایا جائے گا۔ جہنمی جہنم میں اور جنتی جنت میں داخل ہوں گے البتہ گنہگار سیار کار ایسے ہوں گے جو شفاعت بالوجاہت سے بخشے جائیں جس کی تصریح سورہ زمر میں فرمائی گئی اور ارشاد ہوا:

قُلْ يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ ۔

اے محبوب! فرما دیجئے کہ میرے ایسے بندو جو اپنی جانوں پر ظلم کر گزرے ہو اپنی بداعمالی پر اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ تمہارے سب گناہ معاف فرمائے گا۔

اور کس صدقہ میں فرمائے گا اس کی تصریح لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ میں موجود ہے کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

اور رحمت کون ہے؟ قرآن کریم بطور حصر فرماتا ہے: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اے محبوب! ہم نے تمہیں بھیجا ہی نہیں مگر عالموں کے لئے رحمت۔ تو اس رحمت سے عدم قنوط مومن پر لازمی ہے اور اس سے یہ مستفاد ہوا کہ کافر وہی ہے جس میں ایمان نہ ہو۔ برخلاف سیہ کار گناہ گار کے کہ وہ بدعمل ضرور ہے مگر ایمان اس میں موجود ہے۔ اس ایمان کی جھلک کا ہی نتیجہ ہوگا کہ اس کی سیاہ کاریاں شفاعت بالوجاہت کے ذریعہ معاف کردی جائیں گی اور اسے جنت ملے گی اسی لئے آیت کریمہ میں ارشاد ہوا کہ

وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۲۰ ۔

اور وہ جو اللہ کے سوا غیر کی پوجا کرتے ہیں وہ کچھ فیصلہ نہیں کرسکتے بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

یہاں اس امر کو واضح کردیا کہ غیر خدا کی پوجا شرک خالص ہے اور جن کی پوجا کی جاتی ہے خواہ وہ بت ہوں یا شجر وحجر یا شمس وقمران میں سے کسی شے میں فیصلے کی طاقت نہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی عملی کیفیتیں اور عبادت لغیر اللہ کی صورتیں سنتا اور دیکھتا ہے۔ یہاں اس امر کا سمجھ لینا ضروری ہے کہ پوجا جسے تعبد لغیر اللہ کہا جاتا ہے اس میں اور تعظیم لغیر اللہ میں کیا فرق ہے۔

اس بحث کو ہم نے تفصیلی طور پر اس تفسیر کے تیرہویں پارہ میں بیان کردیا ہے یہاں بھی تبرکاً کچھ تفصیل عرض ہے۔ یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ تعبد اور تعظیم میں بون بعید ہے۔ تعبد کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر کی پوجا کرنے کو اور تعظیم کہتے ہیں مقربان خاص کو عظمت کی نظر سے دیکھنا اور انہیں اللہ کا بندہ اور محبوب جاننا۔ اسی طرح استعانت بغیر اللہ کے معنی ہیں۔ مستعین حقیقی کے حضور کسی مقرب خاص کا توسل پیش کرنا اور یہ استمداد کا مفہوم ہے تو مسئلہ واضح ہوگیا کہ استعانت اور امداد شرک نہیں ہے اس لئے کہ مقربان خاص کے توسل سے اللہ تعالیٰ کے حضور کچھ عرض کرنا اور ماننا یہ سنت صحابہ ہے اس کو شرک کہنا خود مشرک بننا ہے۔ چنانچہ علامہ آلوسی، علامہ نسفی، علامہ خازن اور علامہ فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں یہی تصریح فرمائی ہے وللہ الحمد۔

## بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع۔ سورۃ مومن۔ پ ۲۴

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝۲۱

کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کیسا ہوا انجام ان کا جو ان سے پہلے تھے وہ ان سے قوت میں سخت تھے اور ان کی نشانیاں زمین میں تو اللہ نے ان کے گناہوں پر ان کو پکڑا اور نہیں ہے کوئی اللہ سے بچانے والا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۲۲

یہ اس لئے کہ آئے ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیوں کے ساتھ تو سرکشی کی انہوں نے تو اللہ نے انہیں پکڑ لیا بے شک وہ بڑی قوت والا سخت عذاب دینے والا ہے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝۲۳

اور بے شک بھیجا ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ اور روشن قوت کے ساتھ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ قَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾

فرعون، ہامان اور قارون کی طرف تو وہ کہنے لگے یہ جادوگر جھوٹا ہے

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْیُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾

اور جب وہ تشریف لائے حق لے کر ہماری طرف سے تو بولے کہ قتل کر دو ان کے متبعین کو جو ان کے ساتھ ہیں اور زندہ رکھو ان کی لڑکیوں کو اور نہیں مکر کافروں کا مگر رائیگاں

وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾

اور بولا فرعون کہ چھوڑ دو مجھے کہ میں موسیٰ کو قتل کروں اور وہ اپنے رب کو پکارے مجھے خطرہ ہے کہ تمہارا دین نہ بدل دے یا غالب آئے زمین میں فساد کرتا ہوا

وَ قَالَ مُوْسٰٓی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾

اور فرمایا موسیٰ نے میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر متکبر سے جو ایمان نہیں لاتا حساب کے دن پر

## حل لغات تیسرا رکوع۔سورۃ مومن۔پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَوَ۔کیا | لَمْ۔نہ | یَسِیْرُوْا۔سیر کی انہوں نے | فِیْ۔بیچ |
| الْاَرْضِ۔زمین کے | فَیَنْظُرُوْا۔کہ دیکھتے | کَیْفَ۔کیسا | کَانَ۔ہوا تھا |
| عَاقِبَةُ۔انجام | الَّذِیْنَ۔ان کا جو | کَانُوْا۔تھے | مِنْ قَبْلِهِمْ۔ان سے پہلے |
| کَانُوْا۔تھے | هُمْ۔وہ | اَشَدَّ۔سخت | مِنْهُمْ۔ان سے |
| قُوَّةً۔قوت میں | وَّ۔اور | اٰثَارًا۔نشانوں میں | فِیْ۔بیچ |
| الْاَرْضِ۔زمین کے | فَاَخَذَ۔تو پکڑا | هُمُ۔ان کو | اللّٰهُ۔اللہ نے |
| بِذُنُوْبِهِمْ۔ان کے گناہوں سے | | وَ۔اور | مَا۔نہیں |
| کَانَ۔تھا | لَهُمْ۔ان کے لئے | مِّنَ اللّٰهِ۔اللہ سے | مِنْ وَّاقٍ۔کوئی بچانے والا |
| ذٰلِكَ۔یہ | بِاَنَّهُمْ۔اس لئے کہ وہ | کَانَتْ۔تھے | تَّاْتِیْهِمْ۔آتے ان کے پاس |
| رُسُلُهُمْ۔ان کے رسول | بِالْبَیِّنٰتِ۔دلائل لے کر | فَکَفَرُوْا۔تو انکار کیا انہوں نے | |
| فَاَخَذَ۔تو پکڑا | هُمُ۔ان کو | اللّٰهُ۔اللہ نے | اِنَّهٗ۔بے شک وہ |
| قَوِیٌّ۔طاقتور | شَدِیْدُ۔سخت | الْعِقَابِ۔عذاب والا ہے | وَ۔اور |
| لَقَدْ۔بے شک | اَرْسَلْنَا۔بھیجا ہم نے | مُوْسٰی۔موسیٰ کو | بِاٰیٰتِنَا۔اپنی نشانیوں سے |
| وَ۔اور | سُلْطٰنٍ۔غلبہ | مُّبِیْنٍ۔ظاہر سے | اِلٰی۔طرف |
| فِرْعَوْنَ۔فرعون | وَ۔اور | هَامٰنَ۔ہامان | وَ۔اور |
| قَارُوْنَ۔قارون کی | فَقَالُوْا۔تو بولے | سٰحِرٌ۔جادوگر ہے | کَذَّابٌ۔جھوٹا ہے |
| فَلَمَّا۔پھر جب | جَآءَ۔لایا | هُمْ۔ان کے پاس | بِالْحَقِّ۔حق |

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مِنْ عِنْدِنَا۔ ہماری طرف سے | قَالُوْا۔ تو بولے | اقْتُلُوْٓا۔ قتل کردو
اَبْنَآءَ۔ بیٹے | الَّذِیْنَ۔ ان کے | اٰمَنُوْا۔ جو ایمان لائے | مَعَهٗ۔ اس کے ساتھ
وَ۔ اور | اسْتَحْیُوْا۔ زندہ رکھو | نِسَآءَ۔ عورتیں | هُمْ۔ ان کی
وَ۔ اور | مَا۔ نہیں | كَیْدُ۔ تدبیر | الْكٰفِرِیْنَ۔ کافروں کی
اِلَّا۔ مگر | فِیْ۔ بیچ | ضَلٰلٍ۔ گمراہی کے | وَ۔ اور
قَالَ۔ بولا | فِرْعَوْنُ۔ فرعون | ذَرُوْنِیْٓ۔ مجھے چھوڑو | اَقْتُلْ۔ میں قتل کروں
مُوْسٰی۔ موسیٰ کو | وَ۔ اور | لْیَدْعُ۔ وہ بلا لائے | رَبَّهٗ۔ اپنے رب کو
اِنِّیْٓ۔ بے شک میں | اَخَافُ۔ ڈرتا ہوں | اَنْ۔ یہ کہ | یُّبَدِّلَ۔ بدل دے
دِیْنَكُمْ۔ تمہارا دین | اَوْ۔ یا | اَنْ۔ یہ کہ | یُّظْهِرَ۔ پھیلائے
فِی۔ بیچ | الْاَرْضِ۔ زمین کے | الْفَسَادَ۔ فساد | وَ۔ اور
قَالَ۔ فرمایا | مُوْسٰٓی۔ موسیٰ نے | اِنِّیْ۔ بے شک میں | عُذْتُ۔ پناہ لیتا ہوں
بِرَبِّیْ۔ اپنے رب | وَ۔ اور | رَبِّكُمْ۔ تمہارے رب کی | مِّنْ كُلِّ۔ ہر ایک
مُتَكَبِّرٍ۔ متکبر سے جو | لَّا۔ نہ | یُؤْمِنُ۔ ایمان رکھتا ہو | بِیَوْمِ۔ یوم
الْحِسَابِ۔ حساب پر

## تفسیر اردو تیسرا رکوع۔ سورۃ مومن۔ پ ۲۴

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾۔

تو کیا انہوں نے زمین میں سیر نہ کی کہ وہ دیکھتے کہ کیسا ہوا انجام ان کا جو طاقت میں ان سے کہیں زیادہ تھے اور ان کے نشان زمین میں ہیں تو پکڑا اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب اور نہ ہوا کوئی انہیں اللہ سے بچانے والا۔

قوم عاد و ثمود جو ان سے پہلے گزری ہیں یہ پہاڑوں کو کھود کر مکان بناتی تھیں اور بڑے بڑے محل اور باغ انہوں نے تعمیر کئے مگر ان کے شرک و کفر کی بنا پر ان پر عذاب آیا اور یہ ہلاک کر دیئے گئے ان کی عمارتوں کے نشانات اور کھنڈرات اب تک شام و فلسطین میں نظر آتے ہیں۔ چنانچہ یہاں فرمایا گیا کہ تم زمین کی سیر کرو اور پہلی قوموں کی قوتیں اور ان کی عمارتوں کے نشانات دیکھ کر عبرت حاصل کرو اور عقل سے کام لو اور سوچو کہ جب ایسی ایسی بڑی قومیں ہم نے مٹا دیں تو تمہارا مٹا دینا ہمارے لئے کیا دشوار ہے آگے ارشاد ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾۔

یہ اس لئے کہ ان میں ہمارے رسول نشانیاں لے کر آئے تھے اور انہوں نے ان سے سرکشی کی تو اللہ نے انہیں پکڑ لیا سرکشی اور کفر کی بنا پر بے شک وہ بڑی قوت والا اور سخت عذاب دینے والا ہے۔

بَیِّنَات سے مراد معجزات ہیں جو انبیاء کرام دکھاتے تھے اور یہ کافر اور مشرک اس کو جادو قرار دے کر تکذیب کرتے تھے

تو ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور وہ ہلاک ہوئے البتہ عہد رسالت مآب رحمت دو عالم ﷺ کے دنیا میں نزول سے عذاب رک گیا اور ارشاد ہوا: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ۔ ہماری یہ شان نہیں کہ آپ کو رحمت عالم بھی بنائیں اور جن میں آپ جلوہ افروز ہوں انہیں معذب بھی کریں آخرت میں محاسبہ کے بعد یہ عذاب دیکھیں گے ابھی ان کو امم ماضیہ کے حالات ہی سنا کر عبرت دلائی جاتی ہے پھر نظیر میں موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ فرماتے ہوئے عبرت دلانے کو ارشاد ہوا:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ قَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾۔

بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ اور سند واضح عطا فرما کر فرعون ہامان اور قارون کی طرف بھیجا تو بولے جادوگر ہے جھوٹا ہے۔

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ان سرکشوں کے آگے ید بیضا اور عصا کے ذریعہ سبھی کچھ قوتیں دکھائیں مگر ان جھوٹوں کی نظر میں سب کچھ جھوٹ ہی نظر آیا اور کہہ دیا یہ تو جادوگر اور جھوٹا ہے اور موسیٰ علیہ السلام کے متبعین کی اولاد نرینہ کے قتل کی تیاریاں کیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْۤا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَ اسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَ مَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾۔

تو جب حق آ گیا ہماری طرف سے تو (بجائے ایمان لانے کے) بولے قتل کر دو ان کی اولاد نرینہ کو جو موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں اور زندہ رکھو ان کی لڑکیوں کو اور کافروں کا مکر نہیں مگر رائیگاں ہونے والا۔

فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی خبر منجموں کے ذریعہ سنی اور انہوں نے بتایا کہ وہ جو اس سال پیدا ہونے والا ہے وہ تیری سلطنت کو نیست و نابود کر دے گا تو اس وقت بھی اس نے یہی حربہ اختیار کیا تھا۔ چنانچہ ستر ہزار کے قریب بچے اس نے قتل کرائے ہر گھر کے اوپر پہرہ رکھا اور دائی کو حکم دے دیا کہ اگر لڑکی ہو تو زندہ رکھے اور لڑکا ہو تو فوراً اس کو مار دے چنانچہ ستر ہزار کے قریب اس طرح جب بچے مارے جا چکے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی بھی نوبت آ گئی چنانچہ قرآن کریم میں اس کا تذکرہ ہے اور ارشاد ہے: وَ اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ اور میں نے تجھ پر اپنی طرف سے محبت ڈالی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں محبوب بنایا اور خلق کا محبوب کر دیا اور جس کو اللہ تعالیٰ اپنی محبوبیت سے نوازتا ہے تو قلوب میں اس کی محبت پیدا کر دیتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں بھی وارد ہوا۔

یہی حال حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا جو آپ کو دیکھتا تھا اسی کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو جاتی تھی۔ قتادہ نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسی ملاحت تھی جسے دیکھ کر دیکھنے والے کے دل میں محبت جوش مارنے لگتی تھی۔ چنانچہ ایسی نگرانی اور حفاظت میں پرورش پائی کہ جب دایہ کی نگاہ آپ پر پڑی تو وہ فریفتہ ہو گئی اور آپ کی والدہ حضرت (یوحانذ) سے کہا کہ اس بچے کو قتل کرنے کے بجائے میں تمہارے پاس چھوڑتی ہوں اور بکری کا بچہ ذبح کر کے ہنڈیا میں ڈال کر لے جاتی ہوں۔ پہرہ والے میرا اعتبار کریں گے میں انہیں کہہ دوں گی کہ لڑکا ہوا تھا میں لے جا رہی ہوں وہ یقین کر لیں گے پھر آپ ان کی پرورش بحفاظت کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ کی پرورش ہونے لگی تو یہ اس القاء محبت کا اثر تھا جس سے دایہ قتل نہ کر سکی اور حفاظت الٰہی میں آپ پرورش پاتے رہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک روز کا واقعہ ہے کہ آپ کی والدہ حضرت یوحانذ آپ کو گود میں لئے تنور جھونک رہی تھیں کہ آپ رونے لگے رونے کی آواز سن کر پہرے والوں نے گھر میں مداخلت کی اور کہا کہ آپ کے ہاں لڑکا ابھی رویا ہے آپ نے سوچا اگر چہ میں عمران، فرعون کے وزیر اعظم کی بیوی ہوں مگر قانون کے مقابلہ میں میرا بچنا مشکل ہے آبرو کے مقابلہ میں بچہ نہ رہے تو نہ سہی آپ کو تنور میں پھینک دیا اور سپاہیوں سے کہا آؤ دیکھ لو۔ سپاہیوں نے گھر کی تلاشی لی اور بے نیل مرام واپس ہوئے۔ جب وہ چلے گئے تو شفقت مادری نے جوش کیا۔ اور بے تابانہ آپ تنور کی طرف آئیں تو عجب کرشمۂ قدرت وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ کا دیکھا تنور سے لپٹیں نکل رہی تھیں اور آپ آرام سے اس میں لیٹے ہوئے تھے اور انگوٹھا چوس رہے تھے۔

اس واقعہ سے آپ کی والدہ کو یہ خطرہ ہوا کہ بچہ بہر حال بچہ ہے اس کا پھر رونا اور پہرہ والوں کا آ کر گرفت کر لینا بہت ممکن ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ میں اسے صندوق میں محفوظ کر کے دریائے نیل میں بہاؤ پر چھوڑ دوں صندوق جدھر راستہ ملے بہہ جائے۔ اور جب کسی کے ہاتھ آ جائے تو اس بچے کو نکال کر پرورش کر لے۔

غرضیکہ آپ نے اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اسی نجار یعنی ترکھان کو بلایا۔ جو آپ کے مکان کے پاس ہی رہتا تھا اور کہا کہ ایک ایسا صندوق بناؤ جس کا طول و عرض یہ ہو۔ اور اس میں پانی سرایت نہ کر سکے جو کچھ تو چاہے گا میں وہ قیمت ادا کر دوں گی۔

اس نے کہا کہ صندوق بھی بن جائے گا اور ایسا بن جائے گا کہ جس میں پانی سرایت نہیں کر سکے گا۔ مگر مجھے یہ بتلائیے کہ یہ کس مقصد کے لئے بنوایا جا رہا ہے میں آپ کا رازدار رہوں گا اور کسی پر اس راز کو منکشف نہ کروں گا۔

آپ نے اصل واقعہ اسے سنا دیا وہ سن کر صندوق بنانے کا وعدہ کر کے گھر پہنچا تو وسوسۂ شیطانی نے اس عہد سے اسے منحرف کر دیا۔ اور اس نے سوچا کہ اگر ان کو صندوق بنا کر دے دیا تو یہ مجھے دس بیس درہم دیں گی اور اگر بارگاہ فرعونی میں میں نے مخبری کی تو مجھے بے بہا دولت ملے گی۔ چنانچہ اس لالچ میں وہ گھر سے چلا گھر کے دروازہ پر آیا تو زمین نے اس کے پاؤں پکڑ لئے اور یہ چلنے سے رہ گیا پھر توبہ کی اور ارادہ کیا کہ صندوق بنا دوں تو پھر توسوس شیطانی غالب آیا اور خیال کیا کہ اتفاقیہ وہ پیر زمین میں دھنس گئے تھے اب مجھے پھر جانا چاہیے۔

چنانچہ چلا اور دروازہ پر آیا ہی تھا کہ کمر کمر زمین نے پکڑ لیا آخر توبۃ النصوح کی اور صندوق بنایا اور انکشاف راز سے باز رہا۔ صندوق بنا کر جب حضرت یوحانذ کی خدمت میں آیا تو آپ نے اس کی قیمت پوچھی اس نے کہا اس کی قیمت صرف یہ ہے کہ اس بچہ کی مجھے زیارت کرا دیجئے یہ زیارت کر کے آپ کا پہلا امتی بنا اور حضرت یوحانذ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس صندوق میں لٹایا اور بند کر کے دریائے نیل پر معہ اپنی صاحبزادی روانہ ہوئیں اور کلیجہ تھام کر ہمت باندھ کر اس صندوق میں ڈال دیا۔

اب ڈالنے کے بعد عجیب کرشمہ قدرت رونما ہوا۔

کہ لکڑی یا کوئی چیز بہاؤ کی طرف بہتی ہے یہ صندوق الٹا دھار پر چڑھنے لگا آپ کی بہن کنارے کنارے نیل کے چلتی گئی اور دیکھتی رہی کہ یہ صندوق کہاں جاتا ہے۔ فرعون نے نیل پر کچھ آبشاریں بنائی تھیں اور سوراخوں کے لئے وہاں بیٹھنے کی جگہ رکھی تھی۔ آپ کی بہن نے دیکھا کہ وہ صندوق اس آبشار پر گزر رہا ہے اور فرعون کی نظر پڑی فوراً حکم دیا کہ اس صندوق کو پکڑ کر لاؤ۔ بہ حکم فرعون وہ لایا گیا فرعون نے جب اسے کھولا تو ایک نہایت حسین تنومند بچہ اس میں پایا اور جونہی فرعون کی نظر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

آپ پر پڑی تو فرعون کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوگئی۔

بظاہر اعیان دولت سے کہنے لگا کہ یہ میرا اقبال شاہی ہے کہ وہ بچہ جس کی نجومیوں نے خبر دی تھی وہ میرے گھر میں آ گیا ہے۔فرعون کی بیوی حضرت آسیہ محل کے جھروکوں سے یہ منظر دیکھ رہی تھیں کہ فرعون نے جلاد کو بلایا اور آپ کے قتل کا حکم دیا کہ حضرت آسیہ محل سے اتر آئیں اور فرعون سے ماجرا پوچھ کر فرمایا کہ اگر چہ یہ بچہ وہی کیوں نہ ہو جس کی نجومیوں نے خبر دی ہے لیکن جب تو پرورش کر رہا ہے تو تیرا ولی عہد یہی ہوگا پھر سلطنت کو کیوں غارت کرنے لگا اس کو بحفاظت پرورش کرا اور اپنا متبنیٰ بنالے۔فرعون نے مشورہ مان لیا اور حکم دیا کہ رضاعت کے لئے انائیں بلائی جائیں چنانچہ وزراء تک کی بیویاں حاضر آئیں مگر قرآن کریم فرماتا ہے:

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ۔ ہم نے دودھ پلانے والیوں کے دودھ موسیٰ علیہ السلام پر حرام کر دیئے۔

چنانچہ دوپہر کا کھانا فرعون نے نہیں کھایا اور کہا جب تک اس بچہ کو دودھ پلانے والی نہ ملے گی میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔

ادھر آپ کی بہن بھی یہ سب منظر دیکھ رہی تھی تو انہوں نے فرعون سے کہا کہ:

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ۔

کیا میں تمہیں ایسے گھر والے بتلادوں کہ وہ اس بچہ کی کفالت کریں اور اس کے لئے خیر خواہ ثابت ہوں۔

چنانچہ فرعون نے حکم دیا وہ کون ہے انہیں لاؤ۔قرآن کریم میں ارشاد ہے:

فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ۔

کہ ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیر لائے تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غم نہ کرے۔

چنانچہ آپ کی بہن نے حضرت یوحانذ کو خبر کی اور انہیں ساتھ لے کر آئیں آپ نے جیسے آتے ہی منہ میں چھاتی دی آپ نے پینا شروع کر دیا۔غرضکہ اسی طرح آپ فرعون کے گھر پرورش پاتے رہے چنانچہ گیارہ بارہ سال تک آپ فرعون کے گھر پرورش پاتے رہے اور شاہی قانون یہ تھا کہ دودھ پلانے والی پھر اسی گھر میں رہتی تھی جہاں بچے کو دودھ پلاتی تھی۔آپ وہیں رہتی تھیں اور موسیٰ علیہ السلام فرعون کے گھر سے سلطنت شاہی کو چھوڑ کر تعلیم حق کی طرف آ گئے۔جس کا مفصل واقعہ ہم نے سولھویں اور بیسویں پارہ میں بیان کر دیا ہے۔

مختصر یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تبلیغ حق کے لئے کھڑے ہو گئے اور فرعون نے اسی پرانے حربہ کی طرف رخ کیا اور کہا ان کی عورتوں کو زندہ رکھو اور ان کے مردوں کو قتل کردو۔مگر یہ منصوبہ بھی فرعون کا رائیگاں گیا جیسا کہ آیہ کریمہ میں ارشاد ہو چکا: وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ۔

عربی زبان میں ضلال کا مادہ ضل ہے اور ضل کے معنی مفردات راغب نے عدول عن الطريق المستقيم کے بتائے ہیں۔اور دوسرے معنی ہیں عدول عن المنهج کے خواہ وہ قصداً ہو یا سہواً تیسرے معنی اللہ اور رسول سے مخالفت کرنا۔چوتھے معنی احکام شرعیہ سے انحراف کرنا۔پانچویں معنی موت کے ہیں۔چھٹے معنی گمراہ ہونے کے ہیں ساتویں معنی اپنی طاقت سے بے خبر ہونے کے ہیں آٹھویں معنی رائیگاں اور عبث کے ہیں جس کو مفصل ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔آگے ارشاد ہے:

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾۔

اور بولا فرعون مجھے چھوڑ دو کہ میں قتل کروں موسیٰ کو اور وہ اپنے رب کو پکارے مجھے خطرہ ہے کہ بدل دے گا تمہارا دین اور عام کرے گا زمین میں فساد۔

واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے جب قتل موسیٰ کا ارادہ کیا تو قوم نے اسے روکا اور کہا اگر اس کو قتل کر دیا تو لوگوں کا خیال موسیٰ علیہ السلام کی صداقت کی طرف مائل ہو جائے گا اور وہ سمجھ لیں گے کہ وہ سچے نبی تھے حالانکہ فرعونیوں کی نظروں میں آپ ایک معمولی جادوگر کی حیثیت رکھتے تھے برخلاف فرعون کے کہ وہ آپ کو سچا نبی جان کر آپ کے ہلاک کرنے کی طرف مائل تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے قوم سے کہا کہ مجھے چھوڑو تا کہ میں انہیں قتل کروں مجھے خطرہ ہے کہ یہ اپنی حقانیت کے چمکارے دکھا کر تمہارا دین نہ بدل دے اور زمین میں فساد عام نہ کرے۔

لیکن قوم نے اسے کہا کہ ہم اس کے جادو کا جادوگروں کے ذریعہ مقابلہ کریں گے ہمارے ملک میں جادو کے بڑے بڑے ماہر موجود ہیں اس کے جواب میں فرعون یہ نہیں کہا کہ یہ تمہارا خیال غلط ہے بلکہ وہ سچے نبی ہیں اس لئے کہ اگر وہ کہہ دیتا تو قوم پلٹ پڑتی اور کہتی کہ جب یہ سچے نبی ہیں تو تیرا دعویٰ خدائی باطل ہے تو تجھے ہی ایمان لے آنا چاہئے اور اس کے بعد اس کی سلطنت درہم برہم ہو جاتی۔

غرضیکہ اس نے یوں کہا کہ موسیٰ اپنے رب کو پکارے اور میں اس کے قتل کی تیاری کرتا ہوں اور وہ اپنے رب کو پکارتا ہے جس کا وہ رسول بنا ہوا ہے۔ یہ جو کہا اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ مجھے خوف ہے کہ تمہارا دین نہ بدل دے اس سے مراد یہ ہے کہ فرعون کی خدائی کو چھوڑ کر ایک وحدہ لاشریک لہ کے آگے سب کہیں نہ جھک جائیں اور یہ خطرہ فرعون کے دل میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے تھا۔ آگے ارشاد ہے:

وَقَالَ مُوْسٰۤى اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾۔

اور موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے رب کی پناہ مانگتا ہوں وہ رب جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے ہر اس متکبر سے جو قیامت پر یقین نہیں رکھتا۔

فرعون کی دھمکیاں سن کر موسیٰ علیہ السلام نے کوئی تعلی ظاہر کرنے کی بجائے یہی فرمایا کہ میں اس رب کی پناہ چاہتا ہوں جو درحقیقت میرا اور تمہارا سب کا رب ہے۔ اس میں آپ کی طرف سے یہ ہدایت بھی تھی کہ تم جس غلط راستہ پر ہو وہ غلط ہے اور درحقیقت رب حقیقی تمام کائنات کا ایک ہے۔ دوسری ہدایت یہ بھی فرمائی کہ مقربان بارگاہ فخر ومباہات کو چھوڑ کر ایک رب حقیقی کے آگے ہی جھکتے ہیں۔ تم اگر نجات چاہتے ہو تو اسی کے حضور جھک جاؤ۔ تیسری ہدایت یہ تھی کہ رب حقیقی کے ماننے والے قیامت پر ضرور ایمان رکھتے ہیں۔

## فرعون کی ابتدائی حالت اور تمکن علی السلطنت

اس کا واقعہ یوں ہے کہ یہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھا کہ اس کی ماں کو دریائی سفر لاحق ہوا اور یہ کشتی میں چلی کہ موجوں نے اپنے تھپیڑوں سے کشتی کو توڑ دیا اور اس کی ماں کو وضع حمل ہو گیا اور وہ اس کی موج کی لپیٹ میں آ کر غرق ہو گئی۔ یہ طفل رضیع تختہ پر بہتا ہوا کنارے آ لگا کسی نے اس کو لے کر پرورش کیا۔ قوی ہیکل جوان ہو گیا اور چونکہ کوئی تربیت کا نظام نہ تھا تو اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کو اپنی معاش کے لئے بھیک مانگنا ہی آسان نظر آیا اور یہ بھکاریوں میں شامل ہوکر بھیک مانگتا اور شکم پروری کرتا۔ اس زمانہ میں مصر کے اندر وبائے کالرہ پھیل گئی اور حکما نے اس کا علاج تربوز سے بتایا۔ اس نے دو گدھے تربوز کے خرید لئے اور مصر جا کر منہ مانگی قیمت میں فروخت کیا۔ کچھ روپیہ اس کے پاس ہوگیا تو ایک قبرستان پر قابض ہوگیا۔

بادشاہ وقت نہایت آرام طلب اور رعایا سے بے خبر تھا اس نے میت دفن کرنے کے عوض میں کافی رقم وصول کی۔ پریشان حال غمزدہ لوگ مجبور ہوکر جو یہ چاہتا وہ دے دیتے۔ آخر سب نے مل کر بادشاہ کو درخواستیں دیں۔ بادشاہ کی آنکھ کھلی اس نے کہا یہ کون شخص ہے جس کے خلاف اتنی درخواستیں موصول ہوئیں اس کو پیش کیا جائے۔ چنانچہ پیش کردیا گیا۔

بادشاہ نے وجہ ظلم دریافت کی اس نے جواب دیا کہ میں جانتا تھا کہ ظالم کے پاس بغیر ظلم کئے پہنچنا مشکل ہے اس لئے میں نے ایسا کیا ہے اور آخر میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ بادشاہ نے کہا تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا آپ آرام سے بیٹھیں اور زمام سلطنت اول آٹھ روز کے لئے مجھے دیں اگر اس ہفتہ میں ساری رعایا میرے حق میں ووٹ دے دے تو مجھے مستقل کر دیا جائے ورنہ جو سزا منظور ہو مجھے دے دی جائے بادشاہ نے غنیمت جانا اور اپنی آرام طلبی کے لحاظ سے اس کو اپنا وزیراعظم بنا دیا اس نے آٹھ دن میں رات دن ایک کرکے رعایا کی آوازیں سنیں اور خاطر خواہ فیصلے دیئے حتیٰ کہ سب کے ووٹ اسی کے حق میں ہوگئے اور یہ مستقل وزیراعظم بن گیا۔

چند روز بعد بادشاہ مرگیا اور اس کی جگہ یہی بادشاہ بن گیا۔ فرعون مصر کے تاجداروں کو عموماً کہا جاتا تھا۔ اسے بھی فراعنہ مصر سے فرعون کہا گیا۔ اس نے رعایا کو اتنا مسخر کیا کہ جو یہ چاہتا تھا سب اس کے حکم کی تعمیل کو تیار تھے۔ جب متمکن علی السلطنت ہوگیا تو اپنی اصلیت کو بھول کر رعایا میں اعلان کیا کہ تمہارا خدا میں ہوں اور سب نے مان لیا۔ اپنی تصویریں سب کو دے کر حکم دیا کہ روزانہ انہیں سجدہ کرو اور آٹھویں دن میرے دربار میں آکر مجھے سجدہ کرو۔ تبلیغ مبلغ سے یہ تمام کے تمام محروم تھے انہوں نے اسی کو خدا مان لیا۔ آخر حمیت حق حرکت میں آئی اور موسیٰ علیہ السلام کو اعطاء نبوت کے بعد حکم ملا کہ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى۔ اس واقعہ کو تفصیلات سولھویں پارہ میں بھی بیان کرچکے ہیں۔ غرضکہ پھر موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ ہوا اور یہ غرق قلزم نیل کردیا گیا اور توحید کا ڈنکا بجا۔

## بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع -سورۃ مومن- پ ۲۴

وَ قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَ اِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾

اور کہا ایک ایماندار آدمی نے جو فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان تھا کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کیا قتل کرو گے اس کو جو کہتا ہو میرا رب اللہ ہے اور بے شک آیا وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانیاں لے کر اگر وہ ہو جھوٹا تو اس پر اس کا وبال ہوگا اور اگر ہے وہ سچا تو تمہیں پہنچے گی اس سے مخالفت کی سزا ایسی سزا جو تم سے وعدہ کی گئی بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا اسے جو کہ حد سے بڑھنے والا سب جھوٹ بولنے والا ہو۔

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝٢٩

اے میری قوم تمہارے لئے آج کے دن ملک ہے اور تم غالب ہو زمین میں تو کون ہماری مدد کرے گا اللہ کے عذاب کے مقابلہ میں اگر آیا ہمارے اوپر بولا فرعون میں تمہیں وہی کہتا ہوں جو میری سمجھ آتا ہے میں تمہیں نہیں بتاتا مگر راستہ بھلائی کا۔

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝٣٠

اور کہنے لگا وہ جو ایمان لا چکا تھا اے میری قوم میں خوف کھاتا ہوں تم پر پہلے گروہوں کا سا

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝٣١

جیسا دستور گزرا نوح کی قوم عاد و ثمود اور ان کے بعد اوروں کا اور اللہ ارادہ نہیں فرماتا ظلم کا بندوں کے لئے

وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝٣٢

اور اے میری قوم میں خوف کرتا ہوں تم پر اس دن کا جس دن سب پکارتے پریشان ہوں گے

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝٣٣

جس دن تم پیٹھ دے کر بھاگو گے نہیں ہے تمہارے لئے اللہ سے کوئی بچانے والا اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ۝٣٤

بے شک آئے تم میں یوسف (علیہ السلام) اس سے پہلے روشن نشانیاں لے کر تو ہمیشہ رہے تم شک میں اس سے جو تمہارے پاس وہ لائے یہاں تک کہ جب وہ وفات فرما گئے تو تم نے کہا ہرگز نہیں بھیجے گا اللہ کوئی رسول اس کے بعد ایسے ہی اللہ گمراہ کرتا ہے جو حد سے گزرنے والا شکی ہو

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝٣٥

وہ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں بغیر کسی دلیل کے کہ انہیں ملی کس قدر بیزاری کی بات ہے اللہ کے نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک ایسے ہی اللہ مہر لگا دیتا ہے ہر اس دل پر جو متکبر اور جبار ہو

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝٣٦

اور بولا فرعون اے ہامان تعمیر کر میرے لئے ایک بلند محل شاید کہ پہنچ جاؤں راستوں تک

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ

ایسے راستے جو آسمانوں کے ہیں تاکہ میں جھانک کر موسیٰ کے خدا کو دیکھ سکوں میرا گمان یہ ہے کہ وہ جھوٹا ہے اور ایسے ہی پسندیدہ کر دیا ہم نے فرعون کے لئے فرعون کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

إِلَّا فِي تَبَابٍ ﴿٤٠﴾ نظر میں اس کا برا کام اور وہ روکا گیا راہ راست سے اور نہیں مکر فرعون کا مگر ہلاکت اور تباہی میں

## حل لغات چوتھا رکوع ۔ سورۃ مومن ۔ پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ ۔ اور | قَالَ ۔ کہا | رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۔ ایماندار آدمی نے جو | |
| مِّنْ اٰلِ ۔ آل | فِرْعَوْنَ ۔ فرعون سے تھا | يَكْتُمُ ۔ چھپاتا تھا | اِيْمَانَهٗ ۔ اپنا ایمان |
| اَ ۔ کیا | تَقْتُلُوْنَ ۔ قتل کرتے ہو | رَجُلًا ۔ اس آدمی کو جو | اَنْ ۔ یہ کہ |
| يَّقُوْلَ ۔ کہتا ہے | رَبِّيَ ۔ میرا رب | اللّٰهُ ۔ اللہ ہے | وَ ۔ اور |
| قَدْ ۔ بے شک | جَآءَ ۔ لایا | كُمْ ۔ تمہارے پاس | بِالْبَيِّنٰتِ ۔ دلیلیں |
| مِنْ رَّبِّكُمْ ۔ تمہارے رب سے | | وَ ۔ اور | اِنْ ۔ اگر |
| يَّكُ ۔ ہوگا | كَاذِبًا ۔ جھوٹا | فَعَلَيْهِ ۔ تو اسی پر ہوگا | كَذِبُهٗ ۔ اس کا جھوٹ |
| وَ ۔ اور | اِنْ ۔ اگر | يَّكُ ۔ ہے وہ | صَادِقًا ۔ سچا |
| يُّصِبْكُمْ ۔ تو پہنچے گی تم کو | بَعْضُ ۔ بعض | الَّذِيْ ۔ وہ سزا جو | يَعِدُ ۔ وعدہ دیتا |
| كُمْ ۔ تم کو | اِنَّ ۔ بے شک | اللّٰهَ ۔ اللہ | لَا ۔ نہیں |
| يَهْدِيْ ۔ ہدایت دیتا | مَنْ ۔ اس کو جو | هُوَ ۔ ہو | مُسْرِفٌ ۔ حد سے بڑھنے والا |
| كَذَّابٌ ۔ جھوٹا | يٰقَوْمِ ۔ اے میری قوم | لَكُمُ ۔ تمہارے لئے | الْمُلْكُ ۔ ملک ہے |
| الْيَوْمَ ۔ آج | ظٰهِرِيْنَ ۔ غالب ہو | فِي ۔ بیچ | الْاَرْضِ ۔ زمین کے |
| فَمَنْ ۔ تو کون | يَّنْصُرُنَا ۔ مدد کرے گا ہماری | مِنْ بَاْسِ ۔ عذاب | اللّٰهِ ۔ خدا سے |
| اِنْ ۔ اگر | جَآءَ ۔ ہمارے پاس | نَا ۔ آئے | قَالَ ۔ کہا |
| فِرْعَوْنُ ۔ فرعون نے | مَآ ۔ نہیں | اُرِيْكُمْ ۔ دکھاتا میں تم کو | اِلَّا ۔ مگر |
| مَآ ۔ جو | اَرٰى ۔ خود دیکھتا ہوں | وَ ۔ اور | مَآ ۔ نہیں |
| اَهْدِيْكُمْ ۔ دکھاتا میں تم کو | اِلَّا ۔ مگر | سَبِيْلَ ۔ راہ | الرَّشَادِ ۔ بھلائی کی |
| وَ ۔ اور | قَالَ ۔ کہا | الَّذِيْٓ ۔ اس نے جو | اٰمَنَ ۔ ایمان لایا |
| يٰقَوْمِ ۔ اے میری قوم | | اِنِّيْٓ ۔ بے شک میں | اَخَافُ ۔ ڈرتا ہوں |
| عَلَيْكُمْ ۔ تم پر | مِّثْلَ ۔ مثل | يَوْمِ ۔ دن | الْاَحْزَابِ ۔ لشکروں کے |
| مِثْلَ ۔ مثل | دَاْبِ ۔ عادت | قَوْمِ ۔ قوم | نُوْحٍ ۔ نوح |
| وَّ ۔ اور | عَادٍ ۔ عاد | وَّ ۔ اور | ثَمُوْدَ ۔ ثمود کے |
| وَ ۔ اور | الَّذِيْنَ ۔ ان کے جو | مِنْۢ بَعْدِ ۔ بعد | هِمْ ۔ ان کے ہوئے |
| وَ ۔ اور | مَا ۔ نہیں | اللّٰهُ ۔ اللہ | يُرِيْدُ ۔ چاہتا |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| ظُلۡمًا۔ظلم | لِّلۡعِبَادِ۔بندوں پر | وَ۔اور | یٰقَوۡمِ۔اے میری قوم |
| | اِنِّیۡۤ۔بے شک میں | اَخَافُ۔ڈرتا ہوں | عَلَیۡکُمۡ۔تم پر |
| یَوۡمَ۔دن | التَّنَادِ۔پکار سے | یَوۡمَ۔جس دن | تُوَلُّوۡنَ۔پھرو گے |
| مُدۡبِرِیۡنَ۔پیٹھ دیتے | مَا۔نہیں | لَکُمۡ۔تمہارے لئے | مِّنَ اللّٰہِ۔اللہ سے |
| مِنۡ عَاصِمٍ۔کوئی بچانے والا | وَ۔اور | مَنۡ۔جسے | یُّضۡلِلِ۔گمراہ کرے |
| اللّٰہُ۔اللہ | فَمَا۔تو نہیں | لَہٗ۔اس کو کوئی | مِنۡ ہَادٍ۔ہدایت دینے والا |
| وَ۔اور | لَقَدۡ۔بے شک | جَآءَ۔آئے | کُمۡ۔تمہارے پاس |
| یُوۡسُفُ۔یوسف | مِنۡ قَبۡلُ۔پہلے | بِالۡبَیِّنٰتِ۔دلائل لے کر | فَمَا زِلۡتُمۡ۔تو ہمیشہ رہے تم |
| فِیۡ۔بیچ | شَکٍّ۔شک کے | مِّمَّا۔اس سے جو | جَآءَکُمۡ۔آیا تمہارے |
| بِہٖ۔پاس | حَتّٰۤی۔یہاں تک کہ | اِذَا۔جب | ہَلَکَ۔وہ فوت ہوئے |
| قُلۡتُمۡ۔تو تم نے کہا | لَنۡ۔ہرگز نہ | یَّبۡعَثَ۔بھیجے گا | اللّٰہُ۔اللہ |
| مِنۡۢ بَعۡدِہٖ۔اس کے بعد | رَسُوۡلًا۔کوئی رسول | کَذٰلِکَ۔اسی طرح | یُضِلُّ۔گمراہ کرتا ہے |
| اللّٰہُ۔اللہ | مَنۡ۔اس کو جو | ہُوَ۔ہو | مُسۡرِفٌ۔حد سے گزرنے والا |
| مُّرۡتَابُ۔شک کرنے والا | الَّذِیۡنَ۔وہ جو | یُجَادِلُوۡنَ۔جھگڑتے ہیں | فِیۡۤ۔بیچ |
| اٰیٰتِ۔آیات | اللّٰہِ۔الٰہی کے | بِغَیۡرِ۔بغیر | سُلۡطٰنٍ۔دلیل کے |
| اَتٰىہُمۡ۔جو ان کے پاس ہو | کَبُرَ۔بہت بڑی | مَقۡتًا۔ناراضگی ہے | عِنۡدَ۔نزدیک |
| اللّٰہِ۔اللہ کے | وَ۔اور | عِنۡدَ۔نزدیک | الَّذِیۡنَ۔ان کے جو |
| اٰمَنُوۡا۔مومن ہیں | کَذٰلِکَ۔اسی طرح | یَطۡبَعُ۔مہر کردے گا | اللّٰہُ۔اللہ |
| عَلٰی۔اوپر | کُلِّ۔ہر | قَلۡبِ۔دل | مُتَکَبِّرٍ۔متکبر |
| جَبَّارٍ۔سخت گیر کے | وَ۔اور | قَالَ۔بولا | فِرۡعَوۡنُ۔فرعون |
| | یٰہَامٰنُ۔اے ہامان | ابۡنِ۔بنا | لِیۡ۔میرے لئے |
| صَرۡحًا۔محل | لَّعَلِّیۡۤ۔تاکہ میں | اَبۡلُغُ۔پہنچوں | الۡاَسۡبَابَ۔راہوں پر |
| اَسۡبَابَ۔راستے | السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں کے | فَاَطَّلِعَ۔تو میں جھانکوں | اِلٰۤی۔طرف |
| اِلٰہِ۔خدا | مُوۡسٰی۔موسی کے | وَ۔اور | اِنِّیۡ۔بے شک میں |
| لَاَظُنُّہٗ۔اسے خیال کرتا ہوں | کَاذِبًا۔جھوٹا | وَ۔اور | کَذٰلِکَ۔اسی طرح |
| زُیِّنَ۔زینت دی گئی | لِفِرۡعَوۡنَ۔فرعون کے لئے | سُوۡٓءُ۔برے | عَمَلِہٖ۔عمل اس کے |
| وَ۔اور | صُدَّ۔روکا گیا | عَنِ السَّبِیۡلِ۔راہ سے | وَ۔اور |
| مَا۔نہیں | کَیۡدُ۔مکر | فِرۡعَوۡنَ۔فرعون کا | اِلَّا۔مگر |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِی۔ بیچ تَبَابٍ۔ ہلاکت کے

## حل لغات نادرہ

مُسْرِفٌ۔ حد سے بڑھنے والا۔

ظٰهِرِيْنَ۔ غَالِبِيْنَ کے معنی دیتا ہے۔

بَاْسِ۔ تکلیف کے معنی میں ہے اور یہاں عذاب کے معنی دیتا ہے۔

دَاْبِ۔ دستور، طریقہ۔

يَوْمَ التَّنَادِ۔ نداوالا دن۔ مراد قیامت کا روز ہے۔

عَاصِمٍ۔ بچانے والا۔

مُّرْتَابٌ۔ ریب سے ہے جس کے معنی ہیں شک میں رہنے والا۔

صَرْحًا۔ صرح بلند محل کو کہتے ہیں۔

اَسْبَابَ۔ سبب کے معنی دیتا ہے اور یہاں راہ کے معنی سے استعارہ ہے۔

تَبَابٍ۔ تب سے ہے جیسے تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ہلاکت کے معنی ہیں۔

## مختصر تفسیر چوتھا رکوع۔ سورہ مومن۔ پ ۲۴

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾۔

اور کہا ایک ایمان والے آدمی نے جو فرعون والوں سے تھا اور فرعون سے اپنا ایمان مخفی رکھتا تھا کیا اس آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور بے شک وہ لایا ہے نشانیاں تمہارے رب کے پاس سے تو اگر وہ ہے جھوٹا تو اس کے جھوٹ کا وبال اس پر ہے اور اگر ہے وہ سچا تو پہنچے گا تمہیں بعض وہ عذاب جس کا تم سے وعدہ ہے بے شک اللہ ہدایت نہیں فرماتا اسے جو حد سے گزر جانے والا جھوٹا ہو۔

علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں یہ رجل مومن قبطی تھا اور فرعون کا چچا زاد بھائی تھا۔ اور یہ فرعون کا ولی عہد بھی ہونے والا تھا۔ اور بعض نے کہا یہ شرفا قوم میں تھا یہ بظاہر فرعون کا ہمنوا تھا، لیکن خفیہ طور پر ایمان رکھتا اور مومن تھا۔

ایک قول ہے کہ یہ اسرائیلی تھے اور ایک قول میں بتایا گیا ہے کہ فرعونی یا موسوی گروہ میں سے کسی کے ساتھ تعلق نہ تھا بلکہ وہ ایک غریب آدمی تھے۔ اور اس نے اپنا یہ خیال ظاہر کیا کہ کیا تم اسے قتل کرنا چاہتے ہو جو ایک وحدہ لاشریک کو اپنا رب کہتا ہے اور اس کی صداقت ایمان پر تم اس سے معجزات باہرہ کا مشاہدہ بھی کر چکے ہو۔ ان کا نام علامہ نسفی سمعان لکھتے ہیں اور اختلاف رواۃ کے ساتھ حبیب، خزبیل، جزئیل بھی بیان فرماتے ہیں مگر پہلے قول کی تصحیح فرماتے ہیں۔ اَتَقْتُلُوْنَ پر فرماتے ہیں کہ کیا قصد کرتے ہو تم ان کے قتل کا جو اپنا اور سارے جہان کا رب اللہ کو کہتا ہے اور اپنے دعویٰ کی صداقت پر دلائل باہرہ پیش فرماتا ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اس پر ہو گا اور اگر وہ سچا ہے تو اس کی تکذیب کرنے والوں پر جو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کچھ پانی ڈال دو تو جنتی جواب دیں گے کہ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۔ اللہ نے حرام فرمایا کافروں پر جنت کی نعمتوں کا حصہ۔ تو سمعان نے اسی بات کو یاد دلا کر یَوْمَ التَّنَادِ کہا اور یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ سراسیمگی اور پریشانی میں اس دن بھاگتے پھر رہے ہوں گے کہ کوئی انہیں بچا لے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ نہیں تمہیں کوئی آج اللہ سے بچانے والا اور جو گمراہی کے لئے پیدا ہوتے ہیں ان کا کوئی ہادی نہیں ہے۔ آگے ارشاد ہے:

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۚ ۝٣٤ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝٣٥

اور بے شک آئے تمہارے پاس یوسف روشن نشانیوں کے ساتھ تو ہمیشہ رہے تم شک میں جو کچھ وہ لائے اس سے یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم بولے کہ ہرگز نہیں بھیجے گا اللہ ان کے بعد کوئی رسول ایسے ہی اللہ گمراہ کرتا ہے اسے جو حد سے تجاوز کرنے والا شکی ہے وہ جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی دلیل کے جو انہیں دی گئی ہو۔ بہت بڑی ہے بیزاری اللہ کے نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک ایسے ہی مہر کرتا ہے اللہ ہر اس دل پر جو متکبر اور سرکش ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ۔ اس سے مراد حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام ہیں ان کی صداقت پر بھی یہ شک کرتے رہے اور ان کی وفات کے بعد یہ منصوبہ گھڑا کہ اب کوئی رسول نہیں آئے گا۔ تا کہ آپ کے بعد جو آئیں ان کی تکذیب پہلے ہی سے کرتے رہیں۔ چنانچہ یوسف علیہ السلام کے بعد جب موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے بے خوف وخطر تکذیب کی اسی کو فرمایا گیا کہ حد سے بڑھنے والے سرکش ایسے ہی گمراہ ہوتے ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝٣٦ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝٣٧

اور فرعون بولا اے ہامان! میرے لئے ایسا بلند محل تعمیر کر کہ اس سے میں آسمانوں کے راستوں تک پہنچ جاؤں اور موسیٰ کے خدا کو دیکھ سکوں اور میرا گمان ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ ایسے ہی پسندیدہ کر دیا ہم نے فرعون کے لئے اس کا برا کام اور وہ روکا گیا راہ ہدایت سے اور فرعون کا مکر نہیں مگر ہلاکت میں۔

ہامان سلطنت فرعونی میں وزیر اعظم تھا۔ تو فرعون نے اس سے کہا کہ میرے لئے ایک بلند محل تعمیر کر۔ صرح کہتے ہیں عربی میں بلند محل کو اور چونکہ اسے یقین تھا کہ الٰہ العالمین ایک ہی ہے مگر قوم کو دھوکا دینے کے لئے کوئی ایسا ذریعہ بناؤں جس سے میری خدائی چمکے اسی بنا پر اس نے قوم کو بے وقوف بنانے کے لئے بلند محل تعمیر کیا۔

راکٹ تو اس زمانہ میں تھے نہیں ورنہ اس کی دھوکا بازی اس سفیہ قوم پر اچھی طرح چل جاتی۔ لیکن بلند محل کے ذریعہ اس نے قوم کو دھوکا دیا اور کہا کہ میں موسیٰ کے خدا کو دیکھوں گا اسی بنا پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا۔

كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ الخ کہ ایسے ہی ہم نے فرعون کی نظر میں اس کے برے عمل جچا دیئے اور راہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIE ISLAMIA ACADEMY

راست سے اسے روک دیا۔ اور فرعون کا مکر اسے ہلاکت میں لے جانے ہی کے لئے تھا چنانچہ ہلاک ہوا اور غرق قلزم نیل کر دیا گیا۔

## بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع - سورۃ مومن - پ ۲۴

وَ قَالَ الَّذِیْۤ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِیْلَ الرَّشَادِ ۚ﴿۳۸﴾

اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم میرے پیچھے چلو میں تمہیں بھلائی کی راہ بتاتا ہوں

یٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ٘ وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾

اے میری قوم یہ دنیا کا جینا تو برتنا ہی ہے اور بے شک وہ پچھلا ہمیشہ رہنے کا گھر ہے

مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىِٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

جو برا کام کرے اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اتنا ہی اور جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنت میں جائیں گے وہاں بے حساب رزق پائیں گے

وَ یٰقَوْمِ مَا لِیْۤ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَ تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَى النَّارِ ؕ﴿۴۱﴾

اے میری قوم مجھے کیا ہوا تمہیں بلاتا ہوں نجات کی طرف اور تم مجھے بلاتے ہو دوزخ کی طرف

تَدْعُوْنَنِیْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ اُشْرِكَ بِهٖ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ٘ وَّ اَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾

مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ اللہ کا انکار کروں اور ایسے کو اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں اور میں تمہیں اس عزت والے بہت بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَا فِی الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾

آپ ہی ثابت ہوا کہ جس کی طرف تم بلاتے ہو ایسا بلانا نہیں کام کا نہ ہی دنیا میں نہ ہی آخرت میں اور یہ کہ ہمارا پھرنا اللہ کی طرف ہے اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾

تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے یاد کرو گے اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۚ﴿۴۵﴾

تو اللہ نے اسے بچا لیا ان کے مکر کی برائیوں سے اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آگھیرا

اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾

آگ جس پر صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں اور جس وقت قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَ اِذۡ یَتَحَآجُّوۡنَ فِی النَّارِ فَیَقُوۡلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمۡ تَبَعًا فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّغۡنُوۡنَ عَنَّا نَصِیۡبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾

اور جب وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے تو کمزور ان سے کہیں گے جو بڑے بنتے تھے ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ گھٹا لو گے

قَالَ الَّذِیۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اِنَّا كُلٌّ فِیۡهَاۤ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ حَكَمَ بَیۡنَ الۡعِبَادِ ﴿۴۸﴾

وہ تکبر والے بولیں گے ہم سب آگ میں ہیں بے شک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا

وَ قَالَ الَّذِیۡنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادۡعُوۡا رَبَّكُمۡ یُخَفِّفۡ عَنَّا یَوۡمًا مِّنَ الۡعَذَابِ ﴿۴۹﴾

اور جو لوگ آگ میں ہیں اس کے داروغوں سے بولیں گے اپنے رب سے دعا کرو ہم پر عذاب کا ایک دن ہلکا کر دے

قَالُوۡۤا اَوَ لَمۡ تَكُ تَاۡتِیۡكُمۡ رُسُلُكُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ ؕ قَالُوۡا بَلٰی ؕ قَالُوۡا فَادۡعُوۡا ۚ وَ مَا دُعٰٓؤُا الۡكٰفِرِیۡنَ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾

وہ کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول روشن نشانیاں نہ لائے تھے بولے کیوں نہیں بولیں گے تو تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو

## حل لغات پانچواں رکوع-سورۃ مومن-پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ-اور | قَالَ-بولا | الَّذِیۡٓ- | اٰمَنَ-ایمان والا تھا |
| یٰقَوۡمِ-اے میری قوم | اتَّبِعُوۡنِ-میرے پیچھے | اَهۡدِكُمۡ-وہ جو ہدایت تمہیں | سَبِیۡلَ-راہ |
| الرَّشَادِ-بھلائی کی | یٰقَوۡمِ-اے میری قوم | اِنَّمَا-بے شک | هٰذِهِ-یہ |
| الۡحَیٰوةُ-زندگی | الدُّنۡیَا-دنیا کی | مَتَاعٌ-برتنا ہے | وَّ-اور |
| اِنَّ-بے شک | الۡاٰخِرَةَ-پچھلا | هِیَ-وہ | دَارُ-گھر |
| الۡقَرَارِ-رہنے کا ہے | مَنۡ-جو | عَمِلَ-کام کرے گا | سَیِّئَةً-برا |
| فَلَا-تو نہیں | یُجۡزٰۤی-بدلہ | اِلَّا-مگر | مِثۡلَهَا-اس کی مثل |
| وَ-اور | مَنۡ-جو | عَمِلَ-کام کرے | صَالِحًا-اچھا |
| مَنۡ-جو | ذَكَرٍ-مرد | اَوۡ-یا | اُنۡثٰی-عورت |
| وَ-اور | هُوَ-وہ | مُؤۡمِنٌ-ایمان والا ہو | فَاُولٰٓئِكَ-تو یہی |
| یَدۡخُلُوۡنَ-داخل ہوں گے | الۡجَنَّةَ-جنت میں | یُرۡزَقُوۡنَ-رزق پائیں گے وہ | |
| فِیۡهَا-اس میں | بِغَیۡرِ-بغیر | حِسَابٍ-حساب | وَ-اور |
| یٰقَوۡمِ-اے میری قوم | مَالِیۡۤ-کیا ہوا مجھے | اَدۡعُوۡكُمۡ-بلاتا ہوں میں تم کو | اِلَی-طرف |
| النَّجٰوةِ-نجات کے | وَ-اور | تَدۡعُوۡنَنِیۡۤ-بلاتے ہو تم مجھے | اِلَی-طرف |
| النَّارِ-دوزخ کے | تَدۡعُوۡنَنِیۡ-بلاتے ہو تم مجھے | لِاَكۡفُرَ-تاکہ انکار کروں میں | بِاللّٰهِ-اللہ سے |
| وَ-اور | اُشۡرِكَ-شریک کروں میں | بِهٖ-اس سے | مَا-جس کا |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| لَيْسَ۔ نہیں | لِيْ۔ مجھے | بِهٖ۔ اس کے متعلق | عِلْمٌ۔ علم |
| وَّ۔ اور | اَنَا۔ میں | اَدْعُوْكُمْ۔ بلاتا ہوں | اِلَى۔ طرف |
| الْعَزِيْزِ۔ عزت والے | الْغَفَّارِ۔ بخشنے والے کی | لَا جَرَمَ۔ آپ ہی ثابت ہوا | اَنَّمَا۔ یہ کہ |
| تَدْعُوْنَنِيْٓ۔ بلاتے ہو تم مجھے | اِلَيْهِ۔ جس کی طرف | لَيْسَ۔ نہیں | لَهٗ۔ اسے |
| دَعْوَةٌ۔ بلانا | فِي الدُّنْيَا۔ دنیا میں | وَ۔ اور | لَا۔ نہیں |
| فِي الْاٰخِرَةِ۔ آخرت میں | وَ۔ اور | اَنَّ۔ بے شک | مَرَدَّنَآ۔ پھرنا ہمارا |
| اِلَى۔ طرف | اللّٰهِ۔ اللہ کی ہے | وَ۔ اور | اَنَّ۔ بے شک |
| الْمُسْرِفِيْنَ۔ حد سے بڑھنے والے | | هُمْ۔ وہ | اَصْحٰبُ النَّارِ۔ دوزخی ہیں |
| فَسَتَذْكُرُوْنَ۔ پس تم اسے یاد کرو گے | | مَآ۔ جو | اَقُوْلُ۔ کہتا ہوں میں |
| لَكُمْ۔ تم سے | وَ۔ اور | اُفَوِّضُ۔ سپرد کرتا ہوں میں | اَمْرِيْٓ۔ کام اپنے |
| اِلَى۔ طرف | اللّٰهِ۔ اللہ کی | اِنَّ۔ بے شک | اللّٰهَ۔ اللہ |
| بَصِيْرٌۢ۔ دیکھتا ہے | بِالْعِبَادِ۔ بندوں کو | فَوَقٰىهُ۔ تو بچا لیا اس کو | اللّٰهُ۔ اللہ نے |
| سَيِّاٰتِ۔ برائیوں سے | مَا۔ جو | مَكَرُوْا۔ مکر کیا انہوں نے | وَ۔ اور |
| حَاقَ۔ گھیر گیا | بِاٰلِ۔ اولاد | فِرْعَوْنَ۔ فرعون کو | سُوْٓءُ۔ برے |
| الْعَذَابِ۔ عذاب نے | اَلنَّارُ۔ آگ | يُعْرَضُوْنَ۔ پیش کئے جاتے ہیں | |
| عَلَيْهَا۔ جس پر | غُدُوًّا۔ صبح | وَّ۔ اور | عَشِيًّا۔ شام |
| وَ۔ اور | يَوْمَ۔ جس دن | تَقُوْمُ۔ قائم ہوگی | السَّاعَةُ۔ قیامت |
| اَدْخِلُوْٓا۔ داخل کرو | اٰلَ۔ اولاد | فِرْعَوْنَ۔ فرعون کو | اَشَدَّ۔ سخت تر |
| الْعَذَابِ۔ عذاب میں | وَ۔ اور | اِذْ۔ جب | يَتَحَآجُّوْنَ۔ جھگڑیں گے |
| فِي۔ بیچ | النَّارِ۔ آگ میں | فَيَقُوْلُ۔ پس کہیں گے | الضُّعَفٰٓؤُا۔ کمزور |
| لِلَّذِيْنَ۔ ان سے جو | اسْتَكْبَرُوْٓا۔ بڑے بنتے تھے | اِنَّا۔ ہم | كُنَّا۔ تھے |
| لَكُمْ۔ تمہارے | تَبَعًا۔ تابع | فَهَلْ۔ تو کیا | اَنْتُمْ۔ تم |
| مُّغْنُوْنَ۔ گھٹا لو گے | عَنَّا۔ ہم سے | نَصِيْبًا۔ حصہ | مِّنَ النَّارِ۔ آگ سے |
| قَالَ۔ کہیں گے | الَّذِيْنَ۔ وہ لوگ جو | اسْتَكْبَرُوْٓا۔ تکبر والے تھے | اِنَّا۔ ہم |
| كُلٌّ۔ سب | فِيْهَآ۔ اس میں ہیں | اِنَّ۔ بے شک | اللّٰهَ۔ اللہ نے |
| قَدْ۔ ضرور | حَكَمَ۔ فیصلہ فرما دیا | بَيْنَ۔ درمیان | الْعِبَادِ۔ بندوں میں |
| وَ۔ اور | قَالَ۔ کہیں گے | الَّذِيْنَ۔ جو لوگ | فِي۔ بیچ |
| النَّارِ۔ آگ کے ہوں گے | لِخَزَنَةِ۔ داروغوں | جَهَنَّمَ۔ جہنم کے سے | ادْعُوْا۔ دعا کرو |

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| رَبَّكُمْ ۔تم اپنے رب سے | يُخَفِّفْ ۔ہلکا کردے | عَنَّا ۔ہم سے | يَوْمًا ۔ایک دن |
| مِّنَ الْعَذَابِ ۔عذاب سے | قَالُوْٓا ۔وہ کہیں گے | اَوَلَمْ ۔ایسا نہ | تَكُ ۔تھے |
| تَاْتِيْكُمْ ۔لائے پاس تمہارے | رُسُلُكُمْ ۔تمہارے رسول | بِالْبَيِّنٰتِ ۔روشن نشانیاں | قَالُوْا ۔وہ کہیں گے |
| بَلٰى ۔کیوں نہیں | قَالُوْا ۔وہ کہیں گے | فَادْعُوْا ۔بس دعا کرو | وَ ۔اور |
| مَا ۔نہیں ہے | دُعٰٓؤُا ۔دعا | الْكٰفِرِيْنَ ۔کافروں کی | اِلَّا ۔مگر |
| فِيْ ۔بیچ | ضَلٰلٍ ۔گمراہی کے | | |

## مختصر تفسیر پانچواں رکوع ۔سورۃ مومن ۔پ ۲۴

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ ۔

اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم میرے پیچھے چلو میں تمہیں بھلائی کی راہ بتاتا ہوں۔

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ ۔اور وہ ایمان والا بولا: هُوَ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ وہ فرعون کے خاندان سے ایک مومن شخص تھا اسدی نے کہا کہ وہ مومن قبطی تھا اور فرعون کا عم زاد تھا۔ابن عباس نے کہا کہ وہ اسرائیلی تھا اور اس کا نام جزئیل تھا۔

يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ ۔اے میری قوم میرے پیچھے چلو فِيْمَا دَلِيْلُكُمْ عَلَيْهِ اس راہ پر چلو جو میں نے تمہیں بتائی ہے۔

اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۔میں تمہیں بھلائی کی راہ دکھاتا ہوں سَبِيْلًا يَصِلُ بِهٖ سَالِكُهٗ اِلَى الْمَقْصُوْدِ یعنی وہ راستہ جس پر چلنے والا منزل مقصود کو پالیتا ہے اور اس میں تعریض ہے کہ فرعون اور اس کی قوم کا راستہ گمراہی کا راستہ ہے۔

واضح مفہوم یہ ہے کہ مومن آل فرعون نے لوگوں پر واضح کیا کہ فرعون اور اس کی قوم کا راستہ گمراہی کا ہے اور تم اس راستے پر چلو جو میں نے تمہیں بتایا یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کرو اور یہی راہ ہدایت ہے۔

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ ۔

اے میری قوم یہ دنیا کا جینا تو کچھ برتنا ہی ہے اور بے شک وہ پچھلا ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ ۔اے میری قوم یہ دنیا کا جینا تو کچھ برتنا ہی ہے۔

اَيْ تَمَتُّعٌ اَوْ مُتَمَتَّعٌ بِهٖ يَسِيْرٌ بِسُرْعَةِ زَوَالِهٖ ۔یعنی دنیا کی زندگی چند دنوں کا فائدہ ہے۔اور اس سے جو آسانی سے فائدہ مل جاتا ہے وہ جلد ختم ہو جانے والا ہے۔

وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ ۔اور بلاشبہ آخرت ہی اصل رہنے کا گھر ہے۔

لِخُلُوْدِهَا وَ دَوَامِ مَا فِيْهَا ۔یعنی آخرت میں ہمیشہ رہنا ہے۔اور جو کچھ وہاں کی نعمتیں ہیں دائمی ہیں، ختم ہونے والی نہیں۔

واضح مفہوم یہ ہے کہ اے لوگو! یہ دنیا کی زندگی چندروزہ ہے۔اور یہاں کا نفع و فائدہ عارضی ہے۔وقتی ہے اور ختم ہو جانے والا ہے۔کیونکہ یہاں کسی شے کو بھی دوام حاصل نہیں اور آخرت ہی حقیقی گھر ہے جہاں ہمیشہ رہنا ہے اور وہاں کی سب نعمتیں نہ مٹنے والی اور ہمیشہ ہمیش کے لئے ہیں۔دنیا بے حقیقت ہے اور آخرت کی زندگی ہی اصل حقیقت ہے لہٰذا آخرت پر دنیا کو ترجیح دینا ناسمجھی کی بات ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾۔

جو برا کام کرے اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اتنا ہی اور جو کچھ اچھا کام کرے مرد یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے، وہاں بے حساب رزق پائیں گے۔

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً۔ جو برا کام کرے، یعنی دنیا کی زندگی میں برائی کرے۔

فَلَا يُجْزٰٓى۔ مگر اتنا ہی فِی الدُّنْیَا یعنی برائیوں کا بدلہ آخرت میں ملے گا۔ (سزا ملے گی)۔

اِلَّا مِثْلَهَا۔ مگر اتنا ہی عَدْلًا مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اللہ عزوجل انصاف فرمائے گا۔ اور برائی کی سزا برائی کے مطابق دیگا اگر اس نے عذاب دینا چاہا۔ ورنہ اللہ پر کچھ واجب نہیں، چاہے بخشے، چاہے عذاب کرے برائی کے حوالے سے گنہگاروں کا تذکرہ ہے، علما نے اسی آیت کے تحت زخموں کی (جنایات) کے سلسلے میں برابر کے بدلہ پر استدلال کیا ہے۔

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ۔

اور جو اچھا عمل کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو یہی

اَلَّذِيْنَ عَمِلُوْا ذٰلِكَ۔ یعنی مومن وہ لوگ جنہوں نے اچھے کام کئے نیکیاں کیں۔

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾۔

جنت میں داخل ہوں گے وہاں بے حساب رزق پائیں گے۔

بِغَيْرِ تَقْدِيْرٍ وَّ مُوَازَنَةٍ بِالْعَمَلِ بَلْ اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً فَضْلًا مِّنْهُ تَعَالٰى وَ رَحْمَةً۔

یعنی ثواب بندوں کے اعمال کے برابر نہیں اور نہ ہی اعمال سے عطاو بخشش کا موازنہ و مقابلہ ہوگا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے دوگنا چوگنا کئی گنا عطا فرمائے گا۔

واضح مفہوم یہ ہے کہ جو شخص برائی کرے گا تو اس کو برائی کے برابر سزا ہوگی۔ اور جو شخص اچھائی کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت لیکن ایماندار ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور وہاں بے اندازہ رزق دیئے جائیں گے، ایمان کا یہاں بطور خاص ذکر فرمانا اس لئے ہے اِنَّ الْاِیْمَانَ شَرْطٌ فِیْ اِعْتِبَارِ الْعَمَلِ کہ ایمان عمل کی قبولیت وثواب کے لئے شرط ہے کہ ایمان کے بغیر عمل کوئی حقیقت نہیں رکھتا یہاں ایمان کا ذکر مومنین کے لئے خصوصی شرف کا حامل ہے اور جملہ عنایات مثوبات ایمان ہی کا ثمرہ ہیں، یہ ثواب وکرم اعمال کے موافق یا اس کے مقابلہ میں نہیں بلکہ کئی گنا عطا ہوگا۔ اور یہ اہل ایمان پر اللہ کا خصوصی فضل ورحمت ہے۔ عورتوں کا یہاں ذکر کرنا اہتمام کے لئے ہے کہ ان میں کمی محتمل ہے۔ لیکن ایمان کی برکت ان کی کمی کا ازالہ کردے گی۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے۔ عورتیں دین میں ناقص ہیں یہ نقص فطری ہے اور ثواب ایمان میں کمی کو مستلزم نہیں۔

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾۔

اے میری قوم مجھے کیا ہوا میں تمہیں بلاتا ہوں نجات کی طرف اور تم مجھے بلاتے ہو دوزخ کی طرف۔ مجھے اس طرح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

بلاتے ہو کہ اللہ کا انکار کروں۔ اور ایسے کو اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں۔ اور میں تمہیں اس عزت والے بہت بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔

وَيٰقَوۡمِ مَا لِيٓ اَدۡعُوۡكُمۡ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدۡعُوۡنَنِيۡٓ اِلَى النَّارِ۔

اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا میں تمہیں بلاتا ہوں نجات کی طرف اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔

كَرَّرَ نِدَاهُمْ اِيْقَاظًا لَهُمْ عَنْ سِنَةٍ وَ اهْتِمَامًا بِالْمُنَادٰى لَهٗ وَ مُبَالَغَةً فِيْ تَوْبِيْخِهِمْ عَلٰى مَا يُقَابِلُوْنَ بِهٖ دَعْوَتَهٗ۔

فرعون اور اس کے ساتھیوں کو دوبارہ خطاب ہے تاکہ وہ خواب غفلت سے جاگ اٹھیں اور اس خطاب میں اس امر پر انہیں انتباہ کرتے ہوئے مبالغۃً کہا گیا ہے کہ میں نجات کی طرف تمہیں بلاتا ہوں اور تم اس کے برعکس مجھے دوزخ کی طرف دعوت دیتے ہو۔ یعنی تمہارا یہ طرز عمل اس قدر ہوش وخرد سے بعید کیوں ہے نجات کی طرف بلانے سے ارشاد توحید پر ایمان لانا اور رسول کی پیروی ہے اور دوزخ کی طرف بلانا مردمومن کو کفر وشرک کی طرف بلانا ہے، اگلی آیت میں اس کی صراحت ہے۔

تَدۡعُوۡنَنِيۡ لِاَكۡفُرَ بِاللّٰهِ۔ مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں بَدَلٌ مِنْ تَدۡعُوۡنَنِيۡٓ اِلَى النَّارِ یہ پچھلی آیت کے ٹکڑے تَدۡعُوۡنَنِيۡٓ اِلَى النَّارِ کا بدل ہے یا اس کی صراحت ہے۔ یعنی تم مجھے کفر کی طرف بلاتے ہو یا یہ کہ مجھ سے چاہتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں۔

وَاُشۡرِكَ بِهٖ مَا لَيۡسَ لِيۡ بِهٖ عِلۡمٌ۔ اور ایسے کو اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں۔

اَيْ بِكَوْنِهٖ شَرِيْكًا لَهٗ تَعَالٰى فِي الْمَعْبُوْدِيَّةِ اَوْ بِرُبُوْبِيَّتِهٖ وَ اُلُوْهِيَّتِهٖ

یعنی میں کسی ایسے کو اللہ کی معبودیت یا ربوبیت اور الوہیت میں شریک ٹھہراؤں۔ (عِلْمٌ) وَ نَفْيُ الْعِلْمِ هُنَا كِنَايَةٌ عَنْ نَفْيِ الْمَعْلُوْمِ۔

جس کے رب ہونے کے مجھے علم نہیں اور یہاں علم کی نفی معلوم کی نفی سے کنایہ ہے یعنی ایسا کوئی نہیں اور نہ ایسے پر کوئی دلیل۔

ابن مسعود اور مجاہد نے تفسیر کی ہے کہ مسرفین سے مراد ناحق خون بہانے والے (قتل کرنے والے) جیسا کہ اَتَقۡتُلُوۡنَ رَجُلًا سے واضح اشارہ ہے۔ قتادہ نے کہا مسرفین سے مراد مشرکین ہیں کیونکہ شرک کرنا حد سے بڑھی ہوئی گمراہی ہے۔ عکرمہ نے کہا مسرفین سے مراد ظالم اکھڑ اور مغرور متکبر لوگ ہیں۔ اور کہا گیا کہ ہر وہ شخص جس کا شر اس کی بھلائی پر غالب آجائے وہی مسرف ہے۔ یعنی مشرک لوگ ہی دوزخی ہیں۔

واضح مفہوم یہ ہے کہ تم مجھے (مردمومن کو) بت پرستی کی دعوت دیتے ہو جو کوئی شے بھی نہیں ہے اور یہ امر حق اور ثابت شدہ ہے کہ یہ بت دونوں جہان میں باطل و بے اصل ہیں اور نہ کسی کام کے ہیں۔ اور نہ ہی کام آئیں گے۔ جب کہ ہم سب کو مرنے کے بعد اللہ ہی کے حضور پیش ہونا ہے۔ اور وہ لوگ جو کفر وشرک کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں وہ اپنے بتوں کے ساتھ ہی جہنم واصل ہوں گے۔

واضح مفہوم یہ ہے کہ میرے علم میں اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ میرے پاس اس کی واحدانیت کے ٹھوس دلائل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

موجود ہیں اور ایمان کے لئے دلیل ضروری ہے یعنی ایسی دلیل جو ذات الٰہی اور اس کی ربوبیت کو ثابت کرے۔ جب کہ تمہارا حال یہ ہے کہ تم مجھے بغیر سوچے سمجھے کفر کی دعوت دے رہے ہو جو دلیل وعقل دونوں کے اعتبار سے باطل ہے، بے اصل ہے۔

وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ ۔ اور میں تمہیں عزت والے بہت بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔

یعنی میں تمہیں اس ذات اقدس کی طرف بلاتا ہوں جو عزت والا ہے غلبے والا ہے اور کافروں سے بدلہ لینے کی مکمل قدرت رکھتا ہے اور اس کی شان یہ ہے کہ غایت درجہ گناہوں کا معاف کرنے والا ہے۔ اور جملہ صفات الوہیت اور ربوبیت کا مالک ہے۔

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَا فِي الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ ۔

آپ ہی ثابت ہوا کہ جس طرف تم مجھے بلاتے ہو اسے بلانا ہی نہیں کام کا نہ دنیا میں نہ ہی آخرت میں اور یہ کہ ہمارا پھرنا اللہ کی طرف ہے اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں۔

لَا جَرَمَ آپ ہی ثابت ہوا فعل ماضی ہے ان معنوں میں یہ ثابت ہوا۔ اور حق یہ ہے۔

اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۔ کہ جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو اَلْكُفْرُ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَ شِرْكُ الْاٰلِهَةِ الْبَاطِلَةِ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ یعنی اللہ کے انکار کی طرف اور اللہ کے ساتھ جھوٹے معبودوں کو شریک کرنے کی طرف جبکہ اللہ بزرگ و برتر پاک وحدہٗ لا شریک ہے۔

لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ ۔ اسے بلانا نہیں کام کا نہ دنیا میں نہ ہی آخرت میں۔

یعنی تم اصنام پرستی کی طرف بلاتے ہو جن کا دنیا اور آخرت میں باطل و بے اصل ہونا امر یقینی ہے۔ کیونکہ وہ تو جماد محض بے عقل ہیں نہ ہی دنیا میں کام کے ہیں اور نہ ہی آخرت میں کسی کام آئیں گے۔ بلکہ اپنے ماننے والوں سے بیزار ہوں گے۔

وَاَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ ۔ اور یہ ہمارا پھرنا اللہ کی طرف ہے۔

یعنی موت کے بعد ہمارا لوٹنا اللہ ہی کی طرف ہے۔

وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ ۔ اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں۔

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ ۔

تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے یاد کرو گے اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں۔ بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔

فَسَتَذْكُرُوْنَ ۔ تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ تم اسے یاد کرو گے۔

بَعْضُكُمْ بَعْضًا عِنْدَ مُعَايَنَةِ الْعَذَابِ پڑھا گیا ہے۔ یعنی تم میں سے بعض لوگ بعض کے ساتھ میری کہی باتیں یاد کریں گے جب عذاب کو دیکھیں گے۔

مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ۔ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں مِنَ النَّصَائِحِ یعنی جو کچھ میں تمہیں نصیحت کر رہا ہوں۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ ۔ اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں لِيَعْصِمَنِيْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ یعنی اس لئے کہ وہ مجھے ہر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

قسم کے دکھ اور تکلیف سے بچا لے۔

اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ ۔بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے یعنی بندوں کے اعمال واحوال کو جانتا ہے۔

واضح مفہوم یہ ہے کہ فرعونیوں نے مومن آل فرعون کو ڈرایا دھمکایا۔اور کہا اگر تو نے ہمارے راستہ کی مخالفت جاری رکھی تو ہم تیرے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے۔اس پر اس مرد مومن نے کہا کہ تمہیں میری نصیحت بری معلوم ہوتی ہے حالانکہ میں حقیقت کہہ رہا ہوں۔تمہیں میری نصیحت کی یہ باتیں اس وقت یاد آئیں گی جب عذاب نازل ہو جائے گا اور تم یا ہم مانو گے کہ میں نے جو کچھ کہا تھا وہ صحیح تھا۔لیکن اس وقت کا اقرار یا ایمان نفع نہ دے گا اور رہا تمہارا دھمکیاں دینا تو میں تمہارے شر سے پناہ کے لئے اپنے سارے امور رب ذوالجلال وحدہٗ لاشریک کے سپرد کرتا ہوں جو بندوں کے اعمال واحوال کو بخوبی جانتا ہے۔یا مطلب یہ ہے کہ وہی میرا نگہبان ہے۔اس کے بعد وہ مومن ان لوگوں سے روپوش ہو گیا اور نماز میں مشغول ہو گیا۔فرعون نے کئی آدمی اس کی تلاش میں دوڑائے مگر اللہ نے درندوں کو اس مومن کی حفاظت پر بھیج دیا۔جو فرعونی وہاں پہنچتا وہ اسے ہلاک کر دیتے اور جو بھاگ کر واپس لوٹتا تو فرعون مرد مومن کے گرفتار نہ کرنے کے جرم میں اسے پھانسی دے دیتا تاکہ دوسرے لوگوں پر اس کا ضعف ظاہر نہ ہو اور نہ لوگوں کو حقیقت حال کا علم ہو۔

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ ۔

تو اللہ نے اسے بچا لیا ان کے مکر کی برائیوں سے اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آگھیرا۔

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا ۔تو اللہ نے اسے بچا لیا ان کے مکر کی برائیوں سے۔

هٗ سے مراد مومن آل فرعون ہے فَوَقٰىهُ اللّٰهُ نے اسے محفوظ رکھا۔سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا الشَّدَائِدَ یعنی اللہ نے اس مومن کو فرعون اور اس کے ساتھیوں کی سختی سے،تکلیفوں سے بچا لیا،مومن آل فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نجات پائی۔

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ ۔اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آگھیرا۔

یہاں آل فرعون سے مراد وہ لوگ ہیں جو مومن آل فرعون کو پکڑنے پر مامور ہوئے اور بعض نے کہا: اَیْ لِفِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ یعنی فرعون اور اس کی قوم سُوْٓءُ الْعَذَابِ سے مراد اَلْغَرَقُ عَلَی الْاَوَّلِ وَاَكْلُ السِّبَاعِ وَالْمَوْتُ عَطْشًا وَالْقَتْلُ وَالصَّلْبُ ہے یعنی فرعون اور اس کی قوم غرق ہوئی اور مرد مومن کو پکڑنے والے لوگوں کو درندوں نے پھاڑ کھایا یا بھوک پیاس سے مر گئے یا فرعون نے قتل کروا دیئے یا پھانسی دے دیئے۔

واضح مفہوم یہ ہے کہ اللہ نے مرد مومن کو فرعون والوں کے ظلم وستم سے محفوظ رکھا۔مرد مومن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے غلاموں میں شامل ہو گیا اور نجات پائی جب کہ اسے گرفتار کرنے والوں کو درندوں نے پھاڑ کھایا۔اور جو درندوں سے بچ گئے وہ بھوک پیاس سے مر گئے اور جو یونہی لوٹ گئے انہیں فرعون نے نافرمانی کے جرم میں قتل کرا دیا یا پھانسی دے دی اور اگر مراد فرعون اور اس کی قوم لی جائے تو وہ دریا میں غرق کر کے ہلاک کئے گئے۔

اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا ۚ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ ۔

آگ جس پر صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں اور جس وقت قیامت قائم ہو گی حکم ہو گا،فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ ۔آگ جس پر صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں۔

اَلنَّارُ مبتدا ہے جملہ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا اس کی خبر اور یہ جملہ اللہ کے قول وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ کی تفسیر ہے یعنی مَا سُوْءُ الْعَذَابِ فَقُلْ هُوَ النَّارُ وہ برا عذاب کیا ہے تو کہا گیا عذاب، مطلب یہ ہے کہ فرعون والے روزانہ صبح وشام دوزخ آگ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ بخاری ومسلم میں عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو اسے روزانہ صبح وشام اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ اہل جنت سے ہوتا ہے تو جنت کے ٹھکانوں سے اور اگر جہنم ہوتا ہے تو جہنم کے ٹھکانوں سے اور اسے کہا جاتا ہے کہ تیرا یہی ٹھکانا ہے یہاں تک کہ تجھے اللہ دوبارہ اٹھائے اس آیت سے عذاب قبر کا اثبات ہوتا ہے۔

واضح مفہوم یہ ہے کہ فرعون والوں کو روزانہ آتش دوزخ پر پیش کیا جاتا ہے تاکہ انہیں اپنا ٹھکانا دیکھ کر حسرت شدید ہو۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۗ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ ۔

اور جب قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔

اور جملہ جو اس سے پہلے پر عطف ہے یعنی جب قیامت قائم ہوگی۔ فرشتوں سے فرمایا جائے گا۔ فرعون والوں کو سخت ترین عذاب یعنی جہنم کے عذاب میں داخل کرو اور بعض نے اَشَدَّ الْعَذَابِ سے مراد ھاویہ کا عذاب لیا ہے، جو جہنم کے عذابوں سے سب سے بڑھ کر ہے۔ یعنی ان کو ھاویہ میں ڈال دو اور یہ عذاب قبر و برزخ کے عذاب سے علیحدہ قسم کا ہوگا اور کہا گیا ہے کہ یہ معمول ہے یعنی قیامت تک یونہی رہے گا۔

وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ ۔

اور جب وہ لوگ آگ میں آپس میں باہم جھگڑیں گے تو کمزور ان سے کہیں گے جو بڑے بنتے تھے ہم تمہارے تابع تھے تو کیا ہم سے آگ کا کوئی حصہ گھٹا لو گے۔

وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ ۔اور جب وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے۔

یعنی اس وقت کا ذکر کیجئے جب کافر لوگ دوزخ میں باہم جھگڑیں گے۔ یا اے نبی مکرم اپنی قوم سے کفار کا جہنم میں باہمی جھگڑنے کا بیان فرمائیں۔

فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا ۔تو کمزور ان سے کہیں گے جو بڑے بنتے تھے۔ تَفْصِيْلٌ لِلْمُحَاجَّةِ وَالتَّخَاصُمِ فِي النَّارِ اَيْ يَقُوْلُ الرُّؤُسُوْنَ لِرُئُوْسَائِهِمْ کفار کے باہمی جھگڑے اور گفتگو کی جو وہ دوزخ میں کریں گے۔ یعنی جب بے ثروت لوگ (نادار، کمزور، غریب) اپنے سرداروں یا رئیسوں سے کہیں گے۔

اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا ۔ہم تمہارے تابع تھے فِي الدُّنْيَا تَبَاعًا یعنی ہم دنیا میں تمہاری پیروی کرتے تھے اور تمہاری بدولت ہی کفر پر ڈٹے رہے، تبعاً جمع کا صیغہ ہے۔ لیکن اس کا واحد نہیں۔ یعنی واحد و جمع بھی ہے البتہ اس کی جمع اَتْبَاعٌ ہے۔

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ ۔تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ گھٹا لو گے۔

مُّغْنُوْنَ فائدہ کے معنی میں ہے۔ اور نَصِيْبًا کے معنی حصہ کے ہیں، آلوسی کہتے ہیں: يَدْفَعُ بَعْضَ عَذَابِهَا اَوْ

بِتَعَامُلِهٖ عَنَّا ھل حرف استفہام امر کے مفہوم میں ہے یا تقریری ہے، کفار میں سے کمزور لوگ اپنے سرداروں سے کہیں گے کہ کیا تم میں کوئی طاقت ہے کہ ہم سے اس عذاب کے کچھ حصہ کو دور ہٹا دو۔ یا ہماری طرف سے اسے اٹھالو، کیونکہ رؤسائے کفار دنیا میں اس قسم کے دعوے کرتے تھے۔ کہ اگر کوئی عذاب ہوا تو ہم تمہاری طرف سے اس کے ذمہ دار ہیں یا اسے اٹھا لیں گے اور جہنم میں جھگڑے کے دوران کمزور اس بات کو یاد دلائیں گے کیونکہ دنیا میں وہ انہی سرداروں کے بہکانے پر کافر بنے رہے تھے اور قبول حق سے دور رہے تھے۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾۔

اور کہیں گے تکبر والے ہم سب آگ میں ہیں بے شک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا۔ وہ تکبر والے بولیں گے۔

یعنی بڑے بننے والے کمزور لوگوں سے کہیں گے (جہنم میں کہیں گے)۔

اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ۔ ہم سب آگ میں ہیں نَحْنُ وَاَنْتُمْ فَكَيْفَ نُغْنِيْ عَنْكُمْ وَلَوْ قَدَرْنَا لَدَفَعْنَا عَنْ اَنْفُسِنَا شَيْئًا مِّنَ الْعَذَابِ ہم اور تم سبھی دوزخ میں ہیں تو ہم تمہیں کیونکر فائدہ دے سکتے ہیں یا تم سے عذاب کا کوئی حصہ گھٹا یا ہٹا سکتے ہیں۔ اور اگر ہم قدرت رکھتے تو ہم اپنے نفوس سے عذاب میں سے کچھ گھٹا لیتے یا ہٹا لیتے، یعنی ہم بے بس ہیں اور نہ اپنے لئے اور نہ ہی تمہارے لئے کچھ کر سکتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾۔ بے شک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا۔ فَاَدْخَلَ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ وَقَدَّرَ لِكُلٍّ مِّنَّا وَمِنْكُمْ عَذَابًا لَّا يُدْفَعُ عَنْهُ وَلَا يَتَحَمَّلُهٗ عَنْهُ غَيْرُهٗ۔

اللہ نے اہل جنت کو جنت میں اور جہنمیوں کو جہنم میں داخل کر دیا۔ اور ہم میں سے اور تم میں سے ہر ایک کے لئے عذاب مقرر کر دیا (عذاب کا فیصلہ فرما دیا) جسے اس کے سوا (اللہ کے سوا) نہ کوئی ہٹا سکتا ہے نہ اٹھا سکتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾۔

اور جو لوگ آگ میں ہیں اس کے داروغوں سے کہیں گے اپنے رب سے دعا کرو ہم پر عذاب کا ایک دن ہلکا کر دے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ۔ اور جو آگ میں ہیں کہیں گے: مِنَ الضُّعَفَآءِ وَالْمُسْتَكْبِرِيْنَ جَمِيْعًا لَمَّا ضَاقَتْ بِهِمُ الْحِيَلُ وَعَمِيَتْ بِهِمُ الْعِلَلُ یعنی کمزور اور بڑے بننے والے سبھی دوزخ میں کہیں گے۔ جب کہ ان کے سبھی حیلے بہانے ختم ہو جائیں گے۔ اور ان کی تمام امیدیں ٹوٹ جائیں گی اور اسباب منقطع ہو جائیں گے اور دوزخ سے رہائی کی کوئی صورت نظر نہ آئے گی اور ہر طرف سے مایوس ہو جائیں گے۔

لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ۔ جہنم کے داروغوں سے اَيْ لِلْقُوَّامِ بِتَعْذِيْبِ اَهْلِ النَّارِ ان فرشتوں سے جو دوزخیوں کے لئے عذاب پر مقرر ہیں۔

ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾۔

اپنے رب سے دعا کرو کہ ہم پر سے عذاب کا ایک دن ہلکا کر دے۔

دوزخی کفار ملائکہ سے دعا کی درخواست کریں گے۔ شاید اس وجہ سے کہ وہ خیال کریں گے کہ یہ فرشتے قرب حق میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

زیادہ ہیں اور کہیں گے کہ اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کیجئے کہ وہ ہم پر سے عذاب کا ایک دن یعنی دنیا کے دنوں میں ایک دن کی مقدار ہم سے عذاب میں کمی کرے یا ایک روز کے لئے ہم سے عذاب کو ہٹا دے۔

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝۵۰

انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس تمہارے رسول روشن نشانیاں نہ لائے تھے۔ بولے کیوں نہیں۔ بولے تو تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکنے پھرنے کو۔

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ -

انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس تمہارے رسول روشن نشانیاں نہ لائے تھے۔

اَیْ لَمْ تَنْتَبِهُوْا عَلٰى هٰذَا وَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ فِي الدُّنْيَا۔ یعنی کیا تمہارے پاس دنیا میں رسول نہ آئے اور انہوں نے تمہیں اس انجام کے بارے میں انتباہ نہ فرمایا تھا۔ اور وہ واضح نشانیاں نہ لائے تھے جن سے انکار پر عاقبت کی بربادی پر دلالت ہوتی تھی۔

قَالُوْا بَلٰى ۭ ۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں اَیْ اَتَوْنَا بِهَا فَكَذَّبْنَاهُمْ كَمَا نَطَقَ بِهٖ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ڏ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ښ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ۔ یعنی وہ ان نشانیوں کے ساتھ ہمارے پاس آئے تو ہم نے انہیں جھٹلایا جس طرح کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کفار کہیں گے کیوں نہیں بے شک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ نہیں اتارا تم تو نہیں مگر بڑی گمراہی میں۔

قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ ۔ وہ کہیں گے تو تم ہی دعا کرو فَصِیْحَةٌ اَیْ اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ فَادْعُوْا اَنْتُمْ فَاِنَّ الدُّعَاءَ لِمَنْ يَفْعَلُ فِعْلَكُمْ ذٰلِكَ مُسْتَحِيْلٌ صُدُوْرُهٗ عَنَّا۔

رسوائی ہے یعنی جب معاملہ اس طرح ہے تو تم خود ہی درخواست کرو کیونکہ اس کے لئے دعا نہیں ہے جس طرح کہ تم نے کیا اور تم ہم سے دعا چاہتے ہو جو ناممکن ہے یا یہ مطلب ہے کہ ہمیں تمہاری طرح کے لوگوں کے لئے دعا کی اجازت نہیں۔

واضح مفہوم یہ ہے کہ مؤکل فرشتے دعا نہ فرمائیں گے۔

وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝۵۰ -

اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو اَیْ فِیْ ضِیَاعٍ وَ بُطْلَانٍ اَیْ لَا اِیْجَاب یعنی کافروں کی دعائیں ضائع اور باطل ہیں یعنی قبول نہ ہوں گی یہ جملہ یا تو داروغوں کا کلام ہے کفار کے جواب میں یا یہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے اور حدیث نبوی سے اس پر استدلال کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بے شک کافر کی دعا قبول نہ ہوگی اور نہ ہی وہ نماز استسقا کے لئے حاضر ہوں۔ لیکن حق یہ ہے کہ کفار کی بعض دعاؤں کا دنیا میں قبول ہونا امر واقعی ہے۔ لیکن روز قیامت قبول نہ ہوں گی۔ اور یہاں دعا کا قبول نہ ہونا روز قیامت کے ساتھ خاص ہے۔

واضح مفہوم یہ ہے کہ کفار سے جہنم کے کارندے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس اللہ کے رسول واضح آیات و معجزات کے ساتھ تشریف نہ لائے اور انہوں نے تمہیں اس دن سے نہ ڈرایا تھا تو کفار اس کا اقرار کریں گے اور کہیں گے بلاشبہہ وہ ہمارے پاس آئے۔ لیکن ہم نے انہیں جھٹلایا اگر ہم سنتے یا عقل سے کام لیتے تو دوزخی نہ ہوتے تو کارکنان جہنم کہیں گے تو جب صورت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

حال یہ ہے تو تم خود ہی دعا مانگو، فرشتے کفار کے لئے دعا نہ کریں گے یا انہیں اس امر کی اجازت نہیں جب وہ خود کفر سے پاک ہیں تو کسی کافر کے لئے کیونکر دعا کریں گے۔ اس سے مسئلہ واضح ہو گیا ہے کہ کسی کافر کے لئے (مرنے کے بعد) دعا جائز نہیں کیونکہ کفر و شرک پر مرنے والے کے لئے مغفرت ہے ہی نہیں اور جس کے ایمان میں شک ہو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور غسل میت مسنون طریقے سے نہ دے یونہی پانی بہا دے۔ موکلین فرمائیں گے کہ کفار کی دعائیں گمراہی ہیں اور وہ قبول نہ ہوں گی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ جملہ حق تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور اس سے مراد کفار کی دعاؤں کا قبول نہ ہونا اور ضیاع و بطلان ہونا قیامت کے ساتھ خاص ہے۔ البتہ دنیا میں ان کی بعض دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ ظاہر ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع ۔ سورۃ مومن ۔ پ ۲۴

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾

بے شک ہم مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ان کی جو ایمان لائے دنیا کی زندگی میں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾

جس دن کوئی نفع نہیں دے گا ظالموں کو عذر ان کا اور ان کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَ اَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾

اور بے شک دی ہم نے موسیٰ کو ہدایت اور وارث کیا ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب کا

هُدًى وَّ ذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٥٤﴾

جس میں ہدایت اور نصیحت ہے عقل والوں کے لئے

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿٥٥﴾

تو صبر فرمائیے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور بخشش طلب فرمائیے اپنے غلاموں کے گناہوں کے لئے اور تسبیح بیان فرمائیے اپنے رب کی حمد کے ساتھ شام کو اور صبح کو

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٥٦﴾

بے شک وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی دلیل کے جو انہیں ملی ہو ان کے دلوں میں نہیں مگر وہ تکبر جس تک وہ نہیں پہنچ سکیں گے تو اللہ سے پناہ مانگئے بے شک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٧﴾

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

وَ مَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ۬ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ لَا الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾

اور اندھا اور انکھیارا برابر نہیں ہے اور نہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بدکار۔ بہت کم ہیں جو نصیحت حاصل کرتے ہیں

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾

بے شک یقیناً قیامت آئے گی نہیں ہے اس میں کوئی شک لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے

وَ قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾

اور فرمایا تمہارے رب نے مجھ ہی کو پکارو میں تمہاری پکار کو شرف قبولیت بخشوں گا بے شک وہ لوگ جو تکبر کرتے ہیں میری پوجا سے عنقریب وہ داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر

## حل لغات چھٹا رکوع۔سورۃ مومن۔پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِنَّا۔بے شک ہم | لَنَنْصُرُ۔ضرور مدد کرتے ہیں | رُسُلَنَا۔اپنے رسولوں کی | وَ۔اور |
| الَّذِیْنَ۔ان کی جو | اٰمَنُوْا۔ایمان لائے | فِی۔بیچ | الْحَیٰوةِ۔زندگی |
| الدُّنْیَا۔دنیا کے | وَ۔اور | یَوْمَ۔جس دن | یَقُوْمُ۔کھڑے ہوں گے |
| الْاَشْهَادُ۔گواہ | یَوْمَ۔جس دن | لَا۔نہ | یَنْفَعُ۔نفع دے گا |
| الظّٰلِمِیْنَ۔ظالموں کو | مَعْذِرَتُهُمْ۔ان کا عذر | وَ۔اور | لَهُمُ۔ان کے لئے |
| اللَّعْنَةُ۔لعنت ہے | وَ۔اور | لَهُمْ۔ان کے لئے | سُوْٓءُ۔برا ہے |
| الدَّارِ۔گھر | وَ۔اور | لَقَدْ۔بے شک | اٰتَیْنَا۔دی ہم نے |
| مُوْسٰی۔موسیٰ کو | الْهُدٰی۔ہدایت | وَ۔اور | اَوْرَثْنَا۔وارث کیا ہم نے |
| بَنِیْٓ۔اولاد | اِسْرَآءِیْلَ۔یعقوب کو | الْکِتٰبَ۔کتاب کا | هُدًی۔جو ہدایت تھی |
| وَّ۔اور | ذِکْرٰی۔نصیحت | لِاُولِی الْاَلْبَابِ۔عقل مندوں کے لئے | |
| فَاصْبِرْ۔تو صبر کر | اِنَّ۔بے شک | وَعْدَ۔وعدہ | اللّٰهِ۔اللہ کا |
| حَقٌّ۔سچا ہے | وَّ۔اور | اسْتَغْفِرْ۔بخشش مانگ | لِذَنْۢبِکَ۔اپنے متبعین کے |
| گناہوں کی | وَ۔اور | سَبِّحْ۔تسبیح بیان کر | بِحَمْدِ۔ساتھ حمد |
| رَبِّکَ۔رب اپنے کی | بِالْعَشِیِّ۔شام | وَ۔اور | الْاِبْکَارِ۔صبح کو |
| اِنَّ۔بے شک | الَّذِیْنَ۔وہ جو | یُجَادِلُوْنَ۔جھگڑتے ہیں | فِیْٓ۔بیچ |
| اٰیٰتِ۔آیات | اللّٰهِ۔الٰہی کے | بِغَیْرِ۔بغیر | سُلْطٰنٍ۔دلیل کے |
| اَتٰهُمْ۔جو ان کے پاس ہو | اِنْ۔نہیں | فِیْ۔بیچ | صُدُوْرِ۔سینوں |
| هِمْ۔ان کے | اِلَّا۔مگر | کِبْرٌ۔تکبر | مَّا۔نہیں |
| هُمْ۔وہ | بِبَالِغِیْهِ۔اس کو پانے والے | فَاسْتَعِذْ۔تو پناہ مانگ | بِاللّٰهِ۔اللہ کی |
| اِنَّهٗ۔بے شک وہ | هُوَ۔وہی ہے | السَّمِیْعُ۔سننے والا | الْبَصِیْرُ۔دیکھنے والا |
| لَخَلْقُ۔یقیناً پیدائش | السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں | وَ۔اور | الْاَرْضِ۔زمین کی |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَکْبَرُ۔ بہت بڑی ہے | مِنْ خَلْقِ۔ پیدائش | النَّاسِ۔ آدمیوں سے | وَ۔ اور |
| لٰکِنَّ۔ لیکن | اَکْثَرَ۔ اکثر | النَّاسِ۔ لوگ | لَا۔ نہیں |
| یَعْلَمُوْنَ۔ جانتے | وَ۔ اور | مَا۔ نہیں | یَسْتَوِی۔ برابر |
| الْاَعْمٰی۔ اندھا | وَ۔ اور | الْبَصِیْرُ۔ دیکھنے والا | وَ۔ اور |
| الَّذِیْنَ۔ وہ جو | اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے | وَ۔ اور | عَمِلُوا۔ عمل کئے |
| الصّٰلِحٰتِ۔ اچھے | وَ۔ اور | لَا۔ نہ | الْمُسِیْٓءُ۔ بدکار |
| قَلِیْلًا۔ تھوڑا ہے | مَّا۔ جو | تَتَذَكَّرُوْنَ۔ نصیحت لیتے ہو تم | |
| اِنَّ۔ بے شک | السَّاعَةَ۔ قیامت | لَاٰتِیَةٌ۔ آنے والی ہے | لَّا۔ نہیں |
| رَیْبَ۔ شک | فِیْهَا۔ اس میں | وَ۔ اور | لٰكِنَّ۔ لیکن |
| اَكْثَرَ۔ اکثر | النَّاسِ۔ لوگ | لَا۔ نہیں | یُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لاتے |
| وَ۔ اور | قَالَ۔ فرمایا | رَبُّكُمُ۔ تمہارے رب نے | ادْعُوْنِیْٓ۔ مجھے پکارو |
| اَسْتَجِبْ۔ میں قبول کروں گا | لَكُمْ۔ تمہاری دعا | اِنَّ۔ بے شک | الَّذِیْنَ۔ وہ جو |
| یَسْتَكْبِرُوْنَ۔ تکبر کرتے ہیں | عَنْ عِبَادَتِیْ۔ میری عبادت سے | | سَیَدْخُلُوْنَ۔ جلدی داخل |
| ہوں گے | جَهَنَّمَ۔ جہنم میں | دٰخِرِیْنَ۔ ذلیل ہوکر | |

## حل لغات نادرہ

الْمُسِیْٓءُ۔ بدکار۔

دٰخِرِیْنَ۔ ذلیل ہوکر۔

## مختصر تفسیر چھٹا رکوع۔ سورۃ مومن۔ پ ۲۴

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾۔

بے شک ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اوران کی جو دنیا میں ایمان لائے اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے اور وہ دن جس دن نہ نفع دے مشرکوں کو ان کی معذرت اوران کے لئے رحمت سے بعد اوران کے لئے برا گھر ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے رسولوں اوران مومنوں کے لئے وعدہ دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہم اپنے رسولوں کی مدد فرمائیں گے اوران ایمان والوں کی اعانت کریں گے جو دنیا میں مومن ہوئے اس لئے کہ حیات دنیا کے بعد حیوت اخروی میں منتقل ہو کر تو ہر مشرک اور جاحد ومنکر ایمان لے آتا ہے تو اسلام میں یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کے ماتحت ایمان حیات دنیا میں شرط ہے ورنہ غرق ہونے کے وقت تو فرعون نے بھی کہا تھا: اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اس اقرار واعتراف کا جواب اسی آیت کریمہ کے آگے دے دیا گیا ہے اور فرمایا: آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ کیا اب ایمان لانے کی سوجھی جبکہ حیات دنیا ختم ہوگئی اور دنیا میں تو بڑا فسادی تھا۔

معلوم ہوا کہ ایمان بالغیب حیات دنیا میں شرط ہے اور مرنے کے بعد عذاب کو دیکھ کر ہر کافر و مشرک و جاحد منکر عاند ایمان لے ہی آتا ہے لیکن يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ کی ان کے لئے وعید ہے۔ یعنی دنیا سے جانے کے بعد ان کی معذرت ان کی توبہ کوئی نفع نہیں دے گی اور ان کے لئے اللہ کی رحمت سے بعد اور تکلیفوں کا گھر ہوگا۔

اسی بنا پر ارباب عقائد نے کفر دو قسم کے رکھے (۱) کفر مقبول (۲) کفر مردود۔ کفر مقبول کفر مومن ہے جس کو قرآن کریم نے فرمایا: فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى جو کفر کرے بتوں سے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے مضبوط رسی تھامی۔ اس کو کفر ثابت کہا جاتا ہے اور کفر زائل یہ کفر کفار جو حیات دنیا ختم ہونے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے فرعون دنیاوی زندگی تک اپنے کو خدا کہتا رہا اور غرق ہو جانے کے بعد اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ الخ پکارتا رہا۔ بنابریں اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا کے ساتھ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کو مطلق نہیں فرمایا جو کہ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کے ساتھ مقید کر دیا اور انہیں کے لئے وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ فرمایا۔

اشہاد جمع شہید ہے اور شہید گواہ کو کہتے ہیں تو ان کے لئے (یعنی ایمان والوں کے لئے) گواہ ملائکہ و انبیا ہوں گے جو بتائیں گے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی میں ایمان قبول کیا اور اعمال صالحہ پر رہے اور وہ جو کفر کرتے رہے وہ بھی معذرت کریں گے اور کہیں گے ہم سے غلطی ہوئی اب ہمیں معافی دی جائے۔ تو فرمایا: يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ اس دن ظالم یعنی مشرک کی معذرت انہیں نفع نہ دے گی۔ یہاں ظالم کے معنی مشرک یوں لئے گئے کہ ظلم کہتے ہیں: وَضْعُ الشَّيْءِ عَلٰى غَيْرِ مَحَلِّهٖ تو چونکہ مشرک رب جل وعلا شانہ کی بجائے بے محل بت پرستی کرتا تھا تو اسے مشرک کہا گیا اور وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ کے معنی رحمت الٰہی سے بعد اسی لئے کئے گئے کہ لعنت کے معنی آلوسی نے روح المعانی میں اَلْبُعْدُ مِنَ الرَّحْمَةِ فرماتے ہیں اور سُوْٓءُ الدَّارِ۔ سُوء کہتے ہیں برائی کو۔ دار کہتے ہیں گھر کو یعنی ان کے لئے برا گھر یعنی جہنم ہی ہوگا۔ اب آگے ارشاد ہے:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾۔

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو ہدایت کی کتاب پر وارث بنایا جس میں عقل مندوں کے لئے نصیحت اور ہدایت تھی۔

یعنی موسیٰ علیہ السلام کو توریت کے ذریعے ہدایت نامہ عطا ہوا اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث فرمایا اس کتاب میں ہدایت تھی اور تذکیر بھی عقل والوں کے لئے تو اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی جاتی ہے اور ارشاد ہوتا ہے:

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾۔

اے محبوب! آپ صبر فرمائیں اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے غلاموں کے لئے ان کی مصیبتوں پر بخشش طلب کریں اور تسبیح بیان کریں صبح و شام اللہ کی حمد کے ساتھ۔

یہاں وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ فرمایا ہے جس کے لفظی معنی یہ ہوتے ہیں کہ معافی مانگئے اپنے گناہوں کی۔ لیکن چونکہ انبیا معصوم عن الخطا ہیں اس بناء پر اس نسبت سے اس کو سمجھا جائے گا کہ حضور کے متبعین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں اور غلام کے ہر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فعل کو آقا کی طرف منتسب (منسوب) کیا کرتے ہیں تو اس بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کی خطاؤں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منتسب کر کے وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ فرمایا۔

چنانچہ علامہ مدارک نے وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ کا ترجمہ امت کی خطاؤں کی معافی طلب کرنا لکھا ہے۔ چنانچہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں: وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ اَیْ لِذَنْبِ اُمَّتِكَ فِیْ حَقِّكَ وَسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ۔ اور تسبیح بیان کیجئے صبح وشام۔

اس سے مراد فجر اور عصر ہے اس لئے کہ قیام مکہ میں دو ہی وقت کی نماز فرض تھی۔ چنانچہ روح المعانی میں ہے: عَنِ الْحَسَنِ اُرِیْدَ رَكْعَتَانِ بُكْرَةً وَّ رَكْعَتَانِ عَشِیًّا قِیْلَ اِنَّ الْوَاجِبَ بِمَكَّةَ كَانَ بِمَكَّةَ ذٰلِكَ۔ دو رکعتیں صبح اور دو رکعتیں شام کی مراد ہیں جو مکہ میں اول اول تھیں پانچ نمازیں تو بعد معراج فرض ہوئیں۔ آگے ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِیْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾۔

بے شک وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں بغیر کسی دلیل کے جو انہیں ملی ہو ان کے دلوں میں نہیں مگر بڑائی کی ہوس جس تک وہ نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ سے پناہ مانگئے بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

جھگڑا کرنے والوں سے مراد کفار قریش ہیں جو اپنے عناد قلبی کے ماتحت بیجا طور پر اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے تھے اور اس پر ان کے پاس کوئی دلیل واضح نہیں تھی۔

اور جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی جامعیت اور خطابت سے انکار اپنی بڑائی کے لالچ میں کرتے تھے اور یہ خیال فاسد رکھتے تھے کہ اگر ان کو مان لیا تو ہم کو چھوٹا بننا پڑے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے دلوں میں ایسی بڑائی کا وہم تھا کہ جس تک ان کا پہنچنا دشوار تھا چنانچہ ارشاد ہے:

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ۔ اللہ کی پناہ لیجئے۔ اور ان کی پروا نہ کیجئے وہ سنتا دیکھتا ہے آگے ارشاد ہے:

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾۔

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی ہے لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

اور بہت لوگوں سے مراد کفار اور مشرکین ہیں کہ یہ بھی سمجھ سکتے تھے۔ حالانکہ اظہر من الشمس اور بین من الامس ہے کہ انسان کی تخلیق ایک قطرہ سے ہوتی ہے اور وہ نشوونما پاتے پاتے جوان ہو کر بڑھاپے تک جاتا ہے لیکن آسمان اور زمین یہ ایک ایسی تخلیق ہے کہ اس کا کنارہ اور منتہی طبقات الارض کی تحقیق کرنے والے بھی معلوم نہ کر سکے نہ آسمانوں کا منتہی نظر آیا اور زمین کا سوائے اس کے کہ راکٹ اڑا کر اعلان کر دیتے ہیں کہ اب ہم چاند تک جارہے ہیں۔ سورج تک پہنچ رہے ہیں۔ پھر واپس آ کر کہہ دیتے ہیں کہ اس تک نہیں پہنچ سکتے۔ راکٹ جل گیا یا واپس آ گیا اور اسی قسم کی تعلیاں کئی لیتے لیتے ختم ہو جائیں گے اس لئے کہ قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ جن اور انسان اگر اقطار السماوات اور ارض میں نفوذ کرنا چاہیں تو نفوذ نہیں کر سکتے مگر ہماری قوت کے ساتھ نہ کہ سائنس کی قوت اور مادیات کی طاقت سے۔ حَیْثُ قَالَ تَعَالٰی۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا

تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ فضائے ہوائیہ میں سے کسی عجوبہ شان کو دیکھ کر انہوں نے سورج بنالیا ہو اور کسی کو چاند قرار دے دیا ہو اس لئے کہ فضائے ہوائیہ جہاں پر کرۂ ارضی ختم ہو جاتا ہے وہاں سے آگے نہ زمان ہے نہ مکان۔ نہ گھڑی ہے نہ گھنٹہ نہ اس کی سیر میں کسی تعین کا دخل ہے وہاں جاتے جاتے جہاں کہیں روشنی افراط سے دیکھی سمجھ لیا کہ چاند ہے یا سورج اس کے سوا ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہاں کی زمین کا الاٹ منٹ لندن کی عدالتوں سے کرایا جائے یا یونائیٹڈ نیشنل سے اس کا فیصلہ لے کر اپنا حکم نافذ کرائیں۔

اوران پر کرائیں جنہیں نہ قید زمانی ہے نہ مکانی جو یہاں کے حکام تو اپنے یہاں دخیل ہی نہیں سمجھتے وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ آگے ارشاد ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾۔

اندھا اور انکھیارا برابر نہیں ہے اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور برے کام کرنے والے برابر نہیں ہیں تو تم بہت کم غور کرتے ہو۔

مفہوم آیت واضح ہے کہ اس میں اندھے سے مراد جاہل ہے اور انکھیارے سے مراد عالم ہے تو خلاصہ یہ نکلا کہ عالم و جاہل برابر نہیں ہے ایسے ہی نیک عمل کرنے والے اور برے عمل والے جس سے مراد اللہ کے ولی اور سیاہ کار ہیں یہ بھی دونوں برابر نہیں آگے فرمایا گیا کہ تم ان باتوں پر بہت کم دھیان کرتے ہو اور اگر غور کرو تو خود بخود تم راہ راست پر آسکتے ہو۔ آگے ارشاد ہے:

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾۔

بے شک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اکثر غفلت شعار ایمان نہیں لاتے۔

یہاں اس سے مراد مواعید یوم آخرت کے بھول جانے والے کافر ہیں اور لَا يُؤْمِنُوْنَ کا مقتضاء بھی یہی ہے کہ ابتلائے بے ایمان کافروں کو فرمایا گیا کہ جس قیامت پر تمہیں ایمان نہیں وہ بلاشک وشبہ آنے والی ہے آگے ارشاد ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾۔

اور فرمایا تمہارے رب نے کہ مجھ ہی کو پوجو میں تمہاری عبادت قبول کروں گا اور جو میرے سوا غیر کو پکارتے یا پوجتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلت کے ساتھ داخل ہوں گے۔

محاورات قرآنی میں اُدْعُو۔ نَدْعُو۔ دعوٰی۔ دُعا کے متعدد معنی ہیں۔ منجملہ اس کے پکارنے اور پوجنے کے بھی ہیں۔ لہٰذا یہاں پوجنے اور پکارنے کے معنی صحیح ہیں۔ اور غیر خدا کا پوجنا اور غیر خدا کو معبود حقیقی سمجھ کر پکارنا یہ شرک اور کفر ہے۔ البتہ مظہر عون الٰہی جان کر اولیاء اللہ کو پکارنا مثل یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ۔ یا علی مشکل کشا۔ اس کے متعلق علامہ خیر الدین رملی اپنے فتوٰی میں فرماتے ہیں کہ قَوْلُهُمْ يَا شَيْخ عَبْدَ الْقَادِرِ جِيْلَانِيْ نِدَاءٌ فَمَا الْحُرْمَةُ فِيْ نِدَآئِهٖ لوگوں کا یا شیخ عبد القادر جیلانی کہنا یہ محض نداء ہے اور غیر اللہ کو نداء کرنے میں کون سی حرمت ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ غیر خدا کو پکارے بغیر دنیا کے کاروبار منقطع ہو جاتے ہیں۔ تو اس پکارنے کو حرام یا شرک کہنا اسی کا کام ہے جو خود مشرک بننے کا شوقین ہو۔ البتہ ایسی ندا جس میں متصرف حقیقی خدا کی طرح غیر کو سمجھے یہ حرام ہے اور ایسی ندا دینے والا بلا ریب مشرک ہے اس بحث کو ہم نے اسی تفسیر

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOMI-ISLAMIA ACADEMY

کے تیرہویں پارہ میں مفصل بیان کیا ہے۔ وللہ الحمد

## بامحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع - سورۃ مومن - پ ۲۴

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۝۶۱

اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ سکون حاصل کرو اس میں اور دن بنایا تمہارے جاگنے کے لئے بے شک اللہ یقیناً فضل والا ہے لوگوں پر لیکن اکثر غفلت شعار شکر گزاری نہیں کرتے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۶۲

یہ ہے تمہارا اللہ تمہاری پرورش کرنے والا جو ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے کوئی معبود نہیں سوائے اس کے کہاں اوندھے جارہے ہو

كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ۝۶۳

ایسے اوندھے ہوتے ہیں جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۶۴

اللہ وہ ہے جس نے زمین تمہارے لئے قرار پکڑنے کو بنائی اور آسمان کو چھت اور تمہاری صورتیں بنائیں تو تمہاری صورتیں اچھی بنائیں اور تمہیں روزی دی پاک چیزوں سے یہ ہے اللہ تمہارا رب تو بڑی برکت والا ہے اللہ جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے

هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۶۵

وہ ازلی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو پوجو خلوص سے اس کے بندے ہو کر تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب ہے تمام عالموں کا

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ ؗ وَ اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۶۶

فرمادیجئے کہ مجھے منع کیا گیا ہے اس سے کہ میں پوجوں ان کو جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو جبکہ میرے پاس روشن دلیلیں آگئیں میرے رب کی طرف سے اور مجھے حکم کیا گیا ہے کہ میں جھکوں اپنے رب کے لئے جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّ

وہ وہ ذات ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر تم کو بطن مادر سے بچے کی شکل میں خارج کیا پھر تم کو جوانی تک پہنچایا پھر تاکہ ہو جاؤ تم بوڑھے اور تم میں سے بعض وہ ہیں جو مر جاتے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ | اس سے پہلے اور اس لئے کہ تم ایک وعدہ تک اپنی زندگی کرو اور اس لئے شائد کہ تمہیں عقل آئے |
| هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ | وہ وہ ذات ہے جو زندہ رکھتی ہے اور مارتی ہے جب پورا ہو جاتا ہے حکم تو فرمایا جاتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے |

## حل لغات ساتواں رکوع ۔سورۃ مومن ۔پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَللّٰهُ ۔اللہ | الَّذِیْ ۔وہ ہے جس نے | جَعَلَ ۔بنایا | لَكُمُ ۔تمہارے لئے |
| الَّیْلَ ۔رات کو | لِتَسْكُنُوْا ۔تا کہ تم آرام پاؤ | فِیْهِ ۔اس میں | وَ ۔اور |
| النَّهَارَ ۔دن کو | مُبْصِرًا ۔جاگنے کے لئے | اِنَّ ۔بے شک | اللّٰهَ ۔اللہ |
| لَذُوْ فَضْلٍ ۔فضل والا ہے | عَلَى ۔اوپر | النَّاسِ ۔لوگوں کے | وَ ۔اور |
| لٰكِنَّ ۔لیکن | اَكْثَرَ ۔اکثر | النَّاسِ ۔لوگ | لَا ۔نہیں |
| یَشْكُرُوْنَ ۔شکر کرتے | ذٰلِكُمُ ۔یہ ہے تمہارا | اللّٰهُ ۔اللہ | رَبُّكُمْ ۔تمہارا پالنے والا |
| خَالِقُ ۔پیدا کرنے والا | كُلِّ ۔ہر | شَیْءٍ ۔شے کا | لَآ ۔نہیں |
| اِلٰهَ ۔کوئی معبود | اِلَّا ۔مگر | هُوَ ۔وہی | فَاَنّٰى ۔تو کہاں |
| تُؤْفَكُوْنَ ۔پھرے جاتے ہو | كَذٰلِكَ ۔ایسے | یُؤْفَكُ ۔پھرے | الَّذِیْنَ ۔وہ جو |
| كَانُوْا ۔تھے | بِاٰیٰتِ ۔آیات | اللّٰهِ ۔الٰہی کا | یَجْحَدُوْنَ ۔انکار کرتے |
| اَللّٰهُ ۔اللہ | الَّذِیْ ۔وہ ہے جس نے | جَعَلَ ۔بنایا | لَكُمُ ۔تمہارے لئے |
| الْاَرْضَ ۔زمین کو | قَرَارًا ۔قرار کی جگہ | وَّ ۔اور | السَّمَآءَ ۔آسمان کو |
| بِنَآءً ۔چھت | وَّ ۔اور | صَوَّرَ ۔شکلیں بنائیں | كُمْ ۔تمہاری |
| فَاَحْسَنَ ۔تو اچھی بنائیں | صُوَرَ ۔شکلیں | كُمْ ۔تمہاری | وَ ۔اور |
| رَزَقَكُمْ ۔روزی دی تم کو | مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۔پاکیزہ چیزوں سے | | ذٰلِكُمُ ۔یہ ہے تمہارا |
| اللّٰهُ ۔اللہ | رَبُّكُمْ ۔تمہارا رب | فَتَبٰرَكَ ۔تو برکت والا ہے | اللّٰهُ ۔اللہ |
| رَبُّ ۔رب | الْعٰلَمِیْنَ ۔جہانوں کا | هُوَ ۔وہ ہی | الْحَیُّ ۔زندہ ہے |
| لَآ ۔نہیں | اِلٰهَ ۔کوئی معبود | اِلَّا ۔مگر | هُوَ ۔وہی |
| فَادْعُوْهُ ۔تو اسی کو پکارو | مُخْلِصِیْنَ ۔خالص ہو کر | لَهُ ۔اس کے لئے | الدِّیْنَ ۔دین |
| اَلْحَمْدُ ۔تمام تعریفیں | لِلّٰهِ ۔اللہ کے لئے ہیں | رَبِّ ۔جو رب | الْعٰلَمِیْنَ ۔جہانوں کا ہے |
| قُلْ ۔فرمائیں | اِنِّیْ ۔بے شک میں | نُهِیْتُ ۔منع کیا گیا ہوں | اَنْ ۔یہ کہ |
| اَعْبُدَ ۔میں پوجوں | الَّذِیْنَ ۔ان کو جن کو | تَدْعُوْنَ ۔تم پکارتے ہو | مِنْ دُوْنِ ۔سوا |
| اللّٰهِ ۔اللہ کے | لَمَّا ۔جبکہ | جَآءَنِیَ ۔آئیں میرے پاس | الْبَیِّنٰتُ ۔روشن دلیلیں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| مِنْ رَّبِّیْ۔ میرے رب سے | وَ۔اور | اُمِرْتُ۔ میں حکم کیا گیا ہوں | اَنْ۔ یہ کہ |
| اُسْلِمَ۔ جھک جاؤں | لِرَبِّ۔ واسطے رب | الْعٰلَمِیْنَ۔ جہانوں کے | هُوَ۔ وہ |
| الَّذِیْ۔ وہ ہے جس نے | خَلَقَكُمْ۔ پیدا کیا تم کو | مِّنْ تُرَابٍ۔ مٹی سے | ثُمَّ۔ پھر |
| مِنْ نُّطْفَةٍ۔ نطفہ سے | ثُمَّ۔ پھر | مِنْ عَلَقَةٍ۔ جمے ہوئے خون سے | |
| ثُمَّ۔ پھر | يُخْرِجُكُمْ۔ نکالتا ہے تم کو | طِفْلًا۔ بچہ بنا کر | ثُمَّ۔ پھر |
| لِتَبْلُغُوْا۔ تاکہ پہنچو | اَشُدَّ۔ جوانی | كُمْ۔ اپنی کو | ثُمَّ۔ پھر |
| لِتَكُوْنُوْا۔ تاکہ ہو جاؤ | شُيُوْخًا۔ بوڑھے | وَ۔اور | مِنْكُمْ۔ بعض تم میں سے |
| مَّنْ۔ وہ ہیں جو | يُّتَوَفّٰی۔ فوت ہو جاتے ہیں | مِنْ قَبْلُ۔ پہلے اس سے | وَ۔اور |
| لِتَبْلُغُوْا۔ تاکہ پہنچو تم | اَجَلًا۔ مدت | مُّسَمًّی۔ مقرر کو | وَّ۔اور |
| لَعَلَّكُمْ۔ تاکہ تم | تَعْقِلُوْنَ۔ سوچو | هُوَ۔ وہ | الَّذِیْ۔ وہ ہے جو |
| يُحْيٖ۔ زندہ کرتا ہے | وَ۔اور | يُمِيْتُ۔ مارتا ہے | فَاِذَا۔ تو جب |
| قَضٰۤی۔ فیصلہ کرتا ہے | اَمْرًا۔ کسی کام کا | فَاِنَّمَا۔ تو اس کے سوا نہیں | يَقُوْلُ۔ فرماتا ہے |
| لَهٗ۔ اس کو | كُنْ۔ ہو جا | فَيَكُوْنُ۔ تو ہو جاتا ہے | |

## حل لغات نادرہ

مُبْصِرًا۔ آنکھیں کھولنے کے لئے یعنی جاگنے کے لئے تاکہ کاروبار کرسکیں۔

لِتَسْكُنُوْا۔ تاکہ تم سکون پکڑو یعنی دن بھر کی محنت سے جو دماغ تھک گیا ہے اسے سکون نصیب ہو کر تازہ ہو جائے۔

تُؤْفَكُوْنَ۔ اس کا مادہ افک ہے جس کے معنی راغب فرماتے ہیں: يُصْرَفُوْنَ عَنِ الْحَقِّ فِي الْاِعْتِقَادِ اِلَى الْبَاطِلِ حق سے انحراف کرنا اور باطل کی طرف جھکنا جس کے حاصل معنی اوندھے پڑنے کے ہیں۔

تَدْعُوْنَ۔ اَیْ تَعْبُدُوْنَ۔ پوجتے ہو تم۔ اس کے علاوہ حسب موقع ندا وغیرہ کے بھی معنی ہوتے ہیں۔

## مختصر تفسیر ساتواں رکوع۔ سورۃ مومن۔ پ ۲۴

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾۔

اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو تمہارے کام کاج کے لئے جاگنا رکھا بے شک اللہ فضل والا ہے لوگوں پر لیکن اکثر لوگ شکر گزار نہیں ہوتے۔

مفہوم آیت واضح ہے کہ انسان کام کرتے ہوئے جب تھک جاتا ہے تو محتاج سکون ہوتا ہے۔ تو احتیاج سکون کو پورا کرنے کے لئے رات بنائی تاکہ دن بھر کی دماغی تکان رفع ہو اور دماغ میں سکون آئے اور صبح تازہ دم اٹھے اور دن اس کے کاروبار کے لئے بنایا کہ وہ اس میں اپنے کام انجام دے اور یہ اللہ کا بڑا فضل ہے لیکن اس فضل الٰہی کو دیکھ کر بھی انسانوں میں بہت سے ناشکرے ہیں اور یہ اَكْثَرَ النَّاسِ جنہیں لَا يَشْكُرُوْنَ کہا گیا۔ ان سے مراد کفار و مشرکین ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ ۔
یہی اللہ ہے جو ہر شے کا پیدا فرمانے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو تم حق سے بھٹک کر کہاں قعرِ ضلالت میں پڑ رہے ہو۔

كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ ۔
ایسے ہی بھٹکنے والے اور باطل کی طرف اوندھے جانے والے اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔
اور وہ حق سے انحراف کرتے ہیں باوجود اس کے کہ ان پر دلائل قائم ہو چکے ہیں۔ لیکن حق کوش ہو کر باطل کوشی کرتے ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ ۔
اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قرار بنایا اور آسمان کو چھت کیا اور تمہیں صورتیں دیں تو اچھی صورتوں میں تمہاری تخلیق فرمائی اور پاک چیزیں تمہارے لئے روزی فرمائیں یہ ہے اللہ جو تمہارا رب ہے تو برکت والی ہے وہ ذات جو رب ہے تمام عالموں کا۔
مفہوم آیت واضح ہے کہ انسان کے ہر عضو کو موزونیت کے ساتھ بنا کر رکھا اور اس کی تصویر تمام مخلوق کی صورتوں سے افضل و بہتر بنائی چرند پرند اور جملہ دابۃ الارض اور حشرات الارض سے وہ بہتر اور افضل ہے اسی لئے اس کو بنا کر اشرف مخلوقات قرار دیا۔ عقل دی تو ایسی کہ کسی مخلوق کو وہ عقل نہ ملی۔ قوت دی تو ایسی کہ حیوانات میں سب سے خطرناک حیوان مفترس بھی اس سے خائف ہے اور وہ سب پر غالب۔ حتیٰ کہ دماغ کے ایک گوشہ میں انسان کو ایسا دفتر عطا ہوا کہ جس میں ہر چیز کا نقشہ اس کا ذہن پاتا ہے اور ہر قسم کی ایجادات میں کامیاب ہے۔
ریل گاڑی سے لے کر موٹر کار ایروپلین حتیٰ کہ راکٹ تک اسی کے اختراعات ہیں اور ایجادات میں اتنا کامیاب ہے کہ جس چیز کا تصور کر رہا ہے وہ بن نہیں ہے کبھی سوئی میں دھاگا پرو کر کپڑے سلتے تھے آج اسی کے دماغ کا اختراع ہے کہ جو کام دن بھر میں بہ مشکل ادا ہو سکتا تھا وہ گھنٹا بھر میں اس ایجاد کی بدولت تیار کر لیتا ہے۔ کبھی ایک قمیص دن بھر میں سلتی تھی اب وہ ایک گھنٹا میں تیار ہو تو دیر میں اس کی تیاری مانی جاتی ہے۔ کبھی لاہور سے کراچی پہنچنے کے لئے مہینوں پہلے اہتمام ہوتے تھے اور اعزاء و اقرباء سے وداع ہو کر ایسے جاتے تھے کہ دوبارہ ملنے کی امید کم رہتی تھی۔ اب ریل کی سواری سے جاؤ تو دوسرے دن کراچی پہنچ جاتی ہے اور اگر ایروپلین سے جاؤ تو صبح روانہ ہو کر آٹھ بجے پہنچ کر کام کر کے شام کو آٹھ بجے گھر واپس آسکتے ہیں۔ گویا اب ہزار دو ہزار میل کا سفر جو مہینوں میں پورا ہونے والا ہوتا تھا وہ گھنٹوں میں ختم ہو جاتا ہے۔ یہ سب انسان کے دماغی اختراع ہی کا نتیجہ ہے اسی کی وجہ سے اب راکٹ کے ذریعہ لاکھوں میل جانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ چاند سورج کی آبادیوں میں پہنچ جانے کی سعی میں دیوانہ وار کوشاں ہے اسی لئے اجمالاً فرمایا: فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ آگے ارشاد ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ اپنے خالق و رازق ہونے کی طرف متوجہ کرتا ہے اور فرماتا ہے۔

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ ۔
وہ زندہ ہے اور قدیم ازلی ابدی، سرمدی کوئی معبود نہیں مگر وہی تو پوجو اسے خالص اس کے بندے ہو کر سب تعریفیں اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

کے لئے ہیں جو پالنے والا ہے تمام عالموں کا۔

اس میں تعلیم توحید دی گئی اور انسان کو متوجہ کیا گیا کہ پوجا کے لئے شجر و حجر شمس و قمر کواکب و سیارہ ہر چیز کے مقابلہ میں ایک وحدہ لاشریک ہی لائق عبادت ہے اور اس کے سوا غیر کے پرستار مشرک نا ہنجار ہیں۔ آگے اپنے حبیب لبیب جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو ارشاد ہے:

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ٘ وَ اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۶﴾۔

اے حبیب! فرمادیجئے کہ میں منع کیا گیا ہوں اس سے کہ پوجوں ان کو جنہیں تم پوجتے ہو اللہ کے سوا جبکہ آچکیں میرے پاس نشانیاں روشن میرے رب کی طرف سے اور میں حکم کیا گیا ہوں کہ جھکوں اس رب کی طرف جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے۔

آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی شیون قدرت ظاہر فرمانے کے لئے اپنے حبیب جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے اعلان کرایا اور فرمایا کہ متبعین خاص وہی ہیں جو رب العالمین کے حضور جھکے رہیں گے۔ آگے ارشاد ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حقیقت انسانی واضح کی اور بتایا کہ نیست سے ہست کر دینا یہ ہمارا ہی کام ہے اور تقلیب اعیان کی قوت بلا عطائے غیر ہم میں ہے۔ چنانچہ فرمایا:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾۔

وہ وہ ذات ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تر مٹی سے پھر نطفہ اور پھر جمے ہوئے خون سے پھر تم کو بچے کی شکل میں نکالتا ہے پھر تمہیں چھوڑتا ہے کہ پہنچو تم اپنے بلوغ کو پھر چھوڑتا ہے تاکہ ہو جاؤ تم بوڑھے اور بعض تم میں سے وہ ہیں جن کو ان سے پہلے موت آگئی اور تاکہ پہنچو تم اپنی عمر طبعی کی مدت تک اور تاکہ تم عقل حاصل کرو۔

تخلیق من التراب آدم علیہ السلام کی تھی اور باقی تمام مخلوق نطفہ یعنی قطرۂ منی سے پیدا کی گئی پھر قطرۂ منی کی کیفیت بدلی تو وہ خون منجمد ہو گیا۔ پھر مضغہ ہو کر رحم مادر میں جنین بن کر نو ماہ نشو و نما پاتا رہا پھر بطن سے باہر آکر اس کا نام طفل ہو گیا پھر ایام رضاعت میں وہ رضیع کہلایا حتیٰ کہ شاب یعنی جوان یا شیب یعنی بوڑھا ہو گیا۔ اور پھر قبر میں جا کر مغفور یا مقہور ہو گیا۔

اس کیفیت کو بیان کرنے کے لئے فرمایا کہ ہم نے تمہارے جد اعلیٰ آدم علیہ السلام کو تر مٹی سے بنایا اور ان کی ذریت کو قطرۂ منی سے تخلیق کیا اور پھر جوان یا بوڑھے کر کے قبر میں بھیجا اور قبر میں اعمال صالحہ کے بدلے مغفور ہوا اور اعمال طالح کے بدلے مقہور ہو گیا اور انہی میں سے بعض کی عمر کوتاہ تھی وہ پیدا ہوتے ہی مر گئے یا کچھ دن دنیا کی ہوا کھا کر دنیا سے رخصت ہوئے۔ یہ سب مرنا جینا کم عمری میں یا دراز عمر میں یہ عمر طبعی کے ماتحت ہوتا ہے کوئی کسی کی عمر کو گھٹا بڑھا نہیں سکتا۔ البتہ دعاؤں میں یہ اثر ضرور ہے کہ دراز عمر کوتاہ ہو جائے اور کوتاہ عمر دراز عمری میں نشو و نما پائے۔ آگے ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۶۸﴾۔

وہی ذات ہے جو تمہیں زندہ رکھتی ہے اور مارتی ہے تو جب حکم پورا ہو جائے تو وہاں سے فرمایا جاتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

گویا تمام اختیارات قدرت قبضۂ قدرت الٰہی میں ہیں کسی کو اس میں دم مارنے کی اجازت نہیں حتیٰ کہ جناب سرور عالم ﷺ اپنے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر یہی فرماتے رہے: اَلْعَیْنُ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ یَحْزُنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا بِمَا یَرْضٰی بِہٖ رَبُّنَا۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی ہیں اور دل غمگین ہے لیکن ہم نہیں کہیں گے کوئی لفظ مگر وہی جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ یَا اِبْرَاھِیْمُ اِنَّا بِفِرَاقِکَ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔ اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی سے بیشک غمگین ہیں۔

تو معلوم ہوا کہ جب مختار کل فی الکل اس مقام پر یہ شان دکھا رہے ہیں تو کسی اور کی کیا مجال جو دم مار سکے۔ البتہ مقربان خاص محبوبان ذی اختصاص اگر چاہیں تو

تیر جستہ باز گردانند ز راہ!

کا مظاہرہ فرما سکتے ہیں۔ مولانا معنوی اپنی مثنوی میں فرما رہے ہیں:

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ — تیر جستہ باز گردانند ز راہ

اور دوسری جگہ فرمایا:

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود — گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

## بامحاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع - سورۃ مومن - پ ۲۴

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۞ ۶۹

کیا نہ دیکھا آپ نے ان لوگوں کو جو مجادلہ کرتے ہیں اللہ کی آیتوں میں کہاں پھرے جاتے ہیں۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ڕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۞ ۷۰

وہ جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی کتاب کو اور جو کچھ ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا وہ عنقریب جان لیں گے

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ۞ ۷۱

جبکہ زنجیریں اور طوق ان کے گلوں میں ہوں گے گھسیٹے جائیں گے

فِي الْحَمِيْمِ ڏ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۞ ۷۲

پانی میں پھر آگ میں دہکائے جائیں گے

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۞ ۷۳

پھر کہا جائے گا ان سے کہاں ہیں جنہیں اللہ کے سوا تم شریک بتاتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَـيْــــًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۞ ۷۴

جہنمی کہیں گے وہ ہم سے گم ہو گئے بلکہ ہم پہلے ہی کسی چیز کو پوجتے ہی نہ تھے ایسے اللہ گمراہ کر دیتا ہے کافروں کو

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۞ ۷۵

یہ اس کا بدلہ ہے جو تم زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے اور اس کا بدلہ جس پر تم اتراتے تھے

اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۞ ۷۶

داخل ہو جاؤ تم سب جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ کے لئے تو بہت برا ہے ٹھکانا تکبر والوں کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٧﴾

صبر فرمایئے اللہ کا وعدہ سچ ہے تو اگر ہم دکھا دیں تمہیں کچھ وہ چیز جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے یا تمہیں پہلے ہی وفات دے دیں تو ہماری ہی طرف وہ سب لوٹائے جائیں گے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٨﴾

اور بے شک بھیجا ہم نے رسولوں کو آپ سے پہلے ان میں سے وہ ہیں جن کا ذکر ہم نے آپ پر فرمایا اور ان میں سے بعض کا قصہ نہیں کیا آپ پر اور کسی رسول کو نہیں پہنچتا یہ کہ نشانی لائے بغیر اذن الٰہی کے پھر جب حکم الٰہی آئے گا تو سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اس وقت نقصان میں رہیں گے باطل والے

## حل لغات آٹھواں رکوع - سورۃ مومن - پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَلَمْ - کیا نہ | تَرَ - دیکھا آپ نے | اِلَى - طرف | الَّذِيْنَ - ان کی جو |
| يُجَادِلُوْنَ - جھگڑتے ہیں | فِيْ - بیچ | اٰيٰتِ - آیات | اللّٰهِ - الٰہی کے |
| اَنّٰى - کہاں | يُصْرَفُوْنَ - پھیرے جاتے ہیں | | الَّذِيْنَ - وہ |
| كَذَّبُوْا - جنہوں نے جھٹلایا | بِالْكِتٰبِ - کتاب کو | وَ - اور | بِمَآ - اس کو جو |
| اَرْسَلْنَا - بھیجا ہم نے | بِهٖ - اس کے ساتھ | رُسُلَنَا - اپنے رسولوں کو | فَسَوْفَ - تو جلدی |
| يَعْلَمُوْنَ - جان لیں گے | اِذِ - جب | الْاَغْلٰلُ - طوق ہوں گے | فِيْ - بیچ |
| اَعْنَاقِهِمْ - ان کی گردنوں کے | | وَ - اور | السَّلٰسِلُ - زنجیریں |
| يُسْحَبُوْنَ - گھسیٹے جائیں گے | فِيْ - بیچ | الْحَمِيْمِ - آگ کے | ثُمَّ - پھر |
| فِيْ - بیچ | النَّارِ - آگ کے | يُسْجَرُوْنَ - دھکائے جائیں | ثُمَّ - پھر |
| قِيْلَ - کہا جائے گا | لَهُمْ - ان کو | اَيْنَ - کہاں ہیں | مَا - جو |
| كُنْتُمْ - تھے تم | تُشْرِكُوْنَ - شریک بناتے | مِنْ دُوْنِ - سوا | اللّٰهِ - اللہ کے |
| قَالُوْا - کہیں گے | ضَلُّوْا - بھول گئے | عَنَّا - ہم کو | بَلْ - بلکہ |
| لَمْ - نہیں | نَكُنْ - تھے ہم | نَّدْعُوْا - پکارتے | مِنْ قَبْلُ - پہلے سے |
| شَيْئًا - کسی کو | كَذٰلِكَ - ایسے ہی | يُضِلُّ - گمراہ کرتا ہے | اللّٰهُ - اللہ |
| الْكٰفِرِيْنَ - کافروں کو | ذٰلِكُمْ - یہ | بِمَا - اس لئے کہ | كُنْتُمْ - تم تھے |
| تَفْرَحُوْنَ - خوش ہوتے | فِيْ - بیچ | الْاَرْضِ - زمین کے | بِغَيْرِ - بغیر |
| الْحَقِّ - حق کے | وَ - اور | بِمَا - بدلہ اس کا کہ | كُنْتُمْ - تھے تم |

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| تَمْرَحُوْنَ۔ اکڑتے | اُدْخُلُوْٓا۔ داخل ہوجاؤ | اَبْوَابَ۔ دروازوں میں | جَهَنَّمَ۔ جہنم کے |
| خٰلِدِيْنَ۔ ہمیشہ رہیں گے | فِيْهَا۔ اس میں | فَبِئْسَ۔ تو برا ہے | مَثْوَى۔ ٹھکانا |
| الْمُتَكَبِّرِيْنَ۔ تکبر والوں کا | فَاصْبِرْ۔ تو صبر کر | اِنَّ۔ بے شک | وَعْدَ۔ وعدہ |
| اللّٰهِ۔ اللہ کا | حَقٌّ۔ سچا ہے | فَاِمَّا۔ تو اگر | نُرِيَنَّكَ۔ دکھائیں ہم آپ کو |
| بَعْضَ۔ بعض حصہ | الَّذِيْ۔ اس عذاب کا | نَعِدُ۔ جو وعدہ دیتے ہیں ہم | هُمْ۔ ان کو |
| اَوْ۔ یا | نَتَوَفَّيَنَّكَ۔ ہم آپ کو فوت کریں | | فَاِلَيْنَا۔ تو ہماری طرف |
| يُرْجَعُوْنَ۔ لوٹائے جائیں گے | | وَ۔ اور | لَقَدْ۔ بے شک |
| اَرْسَلْنَا۔ ہم نے بھیجے | رُسُلًا۔ رسول | مِّنْ قَبْلِكَ۔ آپ سے پہلے | مِنْهُمْ۔ ان میں سے |
| مَّنْ۔ وہ بھی ہیں جو | قَصَصْنَا۔ بیان کیا ہم نے | عَلَيْكَ۔ آپ پر | وَ۔ اور |
| مِنْهُمْ۔ ان میں سے | مَّنْ۔ وہ بھی ہیں جن کا | لَّمْ۔ نہیں | نَقْصُصْ۔ بیان کیا ہم نے |
| عَلَيْكَ۔ آپ پر | وَ۔ اور | مَا۔ نہیں | كَانَ۔ ہے |
| لِرَسُوْلٍ۔ کسی رسول کے لئے | اَنْ۔ یہ کہ | يَّاْتِيَ۔ لائے | بِاٰيَةٍ۔ کوئی نشانی |
| اِلَّا۔ مگر | بِاِذْنِ۔ حکم | اللّٰهِ۔ خدا سے | فَاِذَا۔ تو جب |
| جَآءَ۔ آئے گا | اَمْرُ۔ حکم | اللّٰهِ۔ اللہ کا | قُضِيَ۔ تو فیصلہ ہوگا |
| بِالْحَقِّ۔ انصاف سے | وَ۔ اور | خَسِرَ۔ نقصان اٹھائیں گے | هُنَالِكَ۔ اس جگہ |
| الْمُبْطِلُوْنَ۔ باطل پرست لوگ | | | |

## حل لغات نادرہ

يُصْرَفُوْنَ۔ پھیرے جاتے ہیں۔
الْاَغْلٰلُ۔ غل کی جمع ہے۔ جس کے معنی طوق کے آتے ہیں۔
السَّلٰسِلُ۔ جمع سلسلہ بمعنی زنجیر۔
يُسْحَبُوْنَ۔ کھینچے اور گھسیٹنے کے معنی آتے ہیں۔
يُسْجَرُوْنَ۔ انگیٹھی دہکانے کے معنی دیتا ہے۔
تَمْرَحُوْنَ۔ مرح سے اترانے کے معنی دیتا ہے۔
مَثْوَى۔ ٹھکانے کے معنی دیتا ہے۔

## مختصر تفسیر آٹھواں رکوع۔ سورۃ مومن۔ پ ۲۴

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۚ۝۶۹ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ
رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۙ۝۷۰ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ۙ۝۷۱ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾۔

کیا نہیں دیکھا تم نے انہیں جو جھگڑا کرتے ہیں اللہ کی آیتوں میں کہاں پلٹے جا رہے ہیں وہ جو جھٹلاتے ہیں کتاب کو اور اس کو جو ہم نے رسولوں کو بھیجے وہ عنقریب جان لیں گے جبکہ طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں پھر آگ میں جھلسائے جائیں گے۔

قرآن کریم کی آیتیں جھٹلانے والے اور کتاب کی تکذیب کرنے والے اور انبیاء ورسل کے منکر کے لئے وعید ہے کہ ان کے گلوں میں طوق پڑے ہوں گے اور زنجیروں سے ان کو گھسیٹا جائے گا اور کھولتے پانی میں انہیں ڈال کر پھر آگ میں انہیں جھلس دیا جائے گا۔ پھر ارشاد ہے:

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾۔

پھر کہا جائے گا ان سے کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم سے وہ گم ہو گئے بلکہ ہم تو پہلے ہی سے کچھ پوجتے نہ تھے اللہ تعالیٰ یونہی کافروں کو گمراہ کرتا ہے۔

بتوں کی پرستش کا انکار کرنے پر ان کے سامنے بت حاضر کئے جائیں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا کہ تم اور تمہارے یہ معبود سب جہنم کا ایندھن ہو۔ بعض مفسرین نے کہا کہ جہنمیوں کا یہ کہنا کہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے اس کے یہ معنی ہیں اب ہمیں ظاہر ہو گیا کہ جنہیں ہم پوجتے تھے وہ کچھ نہ تھے کہ کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکتے۔ پھر آگے ارشاد ہے:

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾۔

یہ اس کا بدلہ ہے جو تم زمین پر ناحق خوش ہوتے تھے اور اس کا بدلہ ہے جس پر کہ تم اتراتے تھے۔

یعنی بتوں کی پوجا جو خالص نامعقولیت تھی اس پر خوش تھے اور اس پرستاری پر اتراتے تھے اس کا بدلہ وہی تھا جو قرآن کریم نے فرمایا:

اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٦﴾۔

یعنی جہنم میں داخل ہو جاؤ اور ہمیشہ کے لئے اسی میں رہو متکبر اور سرکشوں کا ٹھکانا ایسا ہی برا ہے۔

کہ انہوں نے باطل کو قبول کیا اور حق کو چھوڑ کر تکبر میں رہے۔ آگے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے اور یقین دلایا ہے کہ سرکشوں اور مشرک متکبروں کا یقیناً برا ٹھکانا ہے چنانچہ ارشاد ہے:

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٧﴾۔

تو صبر فرمائیے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو اگر دکھلا دیں ہم تمہیں ان بعض چیزوں کا جن کا ہم نے وعدہ کیا ہے یا وفات دیں ہم آپ کو تو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

گویا فرمایا گیا ہے کہ جنگ بدر میں جو ذلتیں کفار کو ہوئیں اور بعد مرنے کے جو کچھ ان پر آئے گا ان سب کو ہماری طرف ہی آ کر دیکھیں گے یعنی قیامت کے دن ان کے عذاب ونکال کا نقشہ ان کے سامنے آ جائے گا۔ آگے ارشاد ہے:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۭ وَمَا كَانَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

لِرَسُوۡلٍ اَنۡ یَّاۡتِیَ بِاٰیَۃٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمۡرُ اللّٰہِ قُضِیَ بِالۡحَقِّ وَ خَسِرَ ہُنَالِکَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۷۸﴾۔

اور بے شک بھیجے ہم نے اپنے رسول آپ سے پہلے جن کا احوال آپ پر بیان کردیے اور بعض وہ ہیں جن کے احوال ہم نے بیان نہیں فرمائے اور کوئی رسول ایسا نہیں جو کوئی آیت بغیر ہمارے حکم کے لائے تو جب آئے گا حکم اللہ کا تو سچا فیصلہ فرمادیا جائے گا اور نقصان وخسران میں باطل والے رہیں گے۔

آیہ کریمہ میں قَصَصۡنَا عَلَیۡکَ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ لَّمۡ نَقۡصُصۡ عَلَیۡکَ جو فرمایا اس میں اجمال کی وجہ سے پڑھنے والے کو یہ شبہہ پڑتا ہے کہ بہت سے انبیاء کے حالات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتائے گئے اور بعض نہیں بتائے گئے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء کا علم نہیں حالانکہ یہاں قائل اس امر کی وضاحت کررہا ہے کہ ہم نے اپنے حبیب کو ان کا علم بھی دیا جن کا حال قرآن کریم میں اجمالاً بیان ہوا اور وہ علم بھی دیا جس کا علم قرآن کریم میں بالوضاحت نہیں۔ معلوم ہوا کہ علم مصطفیٰ کی شان وہی ہے جو علامہ بوصیری نے اپنے قصیدہ میں بیان کی حیث قال:

فَاِنَّ مِنۡ جُوۡدِکَ الدُّنۡیَا وَ ضَرَّتَہَا وَ مِنۡ عُلُوۡمِکَ عِلۡمَ اللَّوۡحِ وَالۡقَلَمِ

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خوان کرم سے دنیا بھی ایک حصہ ہے اور علم مصطفیٰ سے لوح وقلم بھی ایک جزو ہے۔

تو معلوم ہوا کہ علم مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء مَا کَانَ وَ مَا یَکُوۡنُ پر حاوی ہے۔ دنیا کا کوئی ذرہ نہیں چمکتا اور طوبیٰ کا کوئی پتہ نہیں کھڑکتا مگر علم مصطفیٰ اس پر حاوی ہے۔ تو آیت کریمہ کا مفہوم واضح یہ نکلا کہ اے محبوب! ہم نے جتنے اپنے رسول بھیجے ان کے احوال قرآن کریم میں بیان کیے مگر بعض وہ ہیں کہ قرآن کریم میں ان کے احوال بیان نہیں فرمائے اور آپ کے بیان پر اسے موقوف کیا تاکہ آپ کی وسعت علم اہل دنیا پر دنیا میں واضح ہو اور منکرین وسعت علم مصطفیٰ کو دیکھ کر انگشت بدنداں متحیر ہوکر رہ جائیں اور سمجھ لیں کہ قرآن کریم کے علم کی وسعت وفسعت علم مصطفیٰ پر ہی روشن ہے اور علم مصطفیٰ کی وسعت اتنی ہے کہ اس کو شپرہ چشم تو کیا دیکھ سکتا ہے اہل عقل بھی اس تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا:

وَ کُلُّ الۡعِلۡمِ فِی الۡقُرۡاٰنِ لٰکِنۡ تَقَاصَرَ عَنۡہُ اَفۡہَامُ الرِّجَالِ

اس بحث کو تفصیل کے ساتھ سورۂ جن میں ہم واضح کریں گے۔ باقتضائے ضرورت حسب موقعہ کچھ اجمالات یہاں بیان کردیے۔ وللہ الحمد

## بامحاورہ ترجمہ نواں رکوع۔ سورۃ مومن۔ پ ۲۴

اَللّٰہُ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَنۡعَامَ لِتَرۡکَبُوۡا مِنۡہَا وَ مِنۡہَا تَاۡکُلُوۡنَ ﴿۷۹﴾

اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے تاکہ ان میں سے بعض پر سواری کرو اور بعض کا گوشت کھاؤ

وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَنَافِعُ وَ لِتَبۡلُغُوۡا عَلَیۡہَا حَاجَۃً فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ وَ عَلَیۡہَا وَ عَلَی الۡفُلۡکِ تُحۡمَلُوۡنَ ﴿ؕ۸۰﴾

اور ان میں تمہارے لئے بہت سے نفع ہیں اور تاکہ پہنچو تم ان کے اوپر سوار ہوکر اپنی ضرورتوں کو اور دلی مرادوں کو اور ان پر اور کشتیوں پر باربرداری کرو

وَ یُرِیۡکُمۡ اٰیٰتِہٖ ٭ۖ فَاَیَّ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُنۡکِرُوۡنَ ﴿۸۱﴾

وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تو کون سی نشانی سے تم انکار کروگے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ اَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾

کیا نہیں سیر کی تم نے زمین میں کیا دیکھتے ہوا نجام اگلوں کا جو ان سے زیادہ تھے اور شدید ترین تھے قوت میں اور ان کی نشانیاں زمین میں ہیں تو نہیں مستغنی کر سکا انہیں وہ کام جو وہ کرتے تھے

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾

تو جب لائے ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں تو وہ خوش رہے اس چیز سے جو ان کے پاس علم سے تھا اور پلٹ گیا وہ چیز جس کا استہزا کیا کرتے تھے

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾

تو جب دیکھا انہوں نے ہمارے عذاب کو بولے ہم ایمان لائے اللہ پر جو ایک ہے اور انکار کیا ہم نے اس سے جس پر ہم شرک کرتے تھے

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

تو نہ دیا نفع ان کو ان کے ایمان نے جب دیکھ چکے وہ ہمارے عذاب کو یہ وہ ہے طریقہ اللہ کا جو پہلے سے اس کے بندوں میں رائج تھا اور نقصان وخسران میں رہے اس وقت کافر

## حل لغات نواں رکوع۔سورۃ مومن۔پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَللّٰهُ۔اللہ | الَّذِيْ۔وہ ہے جس نے | جَعَلَ۔بنائے | لَكُمُ۔تمہارے لئے |
| الْاَنْعَامَ۔چوپائے | لِتَرْكَبُوْا۔تاکہ تم سوار ہو | مِنْهَا۔ان میں سے بعض پر | وَ۔اور |
| مِنْهَا۔بعض کو | تَاْكُلُوْنَ۔کھاؤ | وَ۔اور | لَكُمُ۔تمہارے لئے |
| فِيْهَا۔اس میں | مَنَافِعُ۔نفعے ہیں | وَ۔اور | لِتَبْلُغُوْا۔تاکہ تم پہنچو |
| عَلَيْهَا۔اس پر | حَاجَةً۔ضرورت کو جو | فِيْ۔بیچ | صُدُوْرِ۔سینوں |
| كُمْ۔تمہارے کے ہے | وَ۔اور | عَلَيْهَا۔اس پر | وَ۔اور |
| عَلَى۔اوپر | الْفُلْكِ۔کشتی کے | تُحْمَلُوْنَ۔تم اٹھائے جاتے ہو | وَ۔اور |
| يُرِيْكُمْ۔وہ دکھاتا ہے تم کو | اٰيٰتِهٖ۔اپنی نشانیاں | فَاَيَّ۔تو کون سی | اٰيٰتِ۔نشانی |
| اللّٰهِ۔اللہ کی کا | تُنْكِرُوْنَ۔تم انکار کرتے ہو | اَفَلَمْ۔کیا نہیں | يَسِيْرُوْا۔پھرے وہ |
| فِيْ۔بیچ | الْاَرْضِ۔زمین کے | فَيَنْظُرُوْا۔کہ دیکھیں | كَيْفَ۔کیسا |
| كَانَ۔ہوا | عَاقِبَةُ۔انجام | الَّذِيْنَ۔ان کا جو | مِنْ قَبْلِهِمْ۔ان سے پہلے |
| تھے | كَانُوْٓا۔تھے وہ | اَكْثَرَ۔زیادہ | مِنْهُمْ۔ان سے |
| وَ۔اور | اَشَدَّ۔سخت | قُوَّةً۔قوت میں | وَّ۔اور |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اٰثَارًا۔نشان ہیں ان کے | فِیْ۔بیچ | الْاَرْضِ۔زمین کے | فَمَآ۔تو نہ |
| اَغْنٰی۔کام آیا | عَنْهُمْ۔ان کے | مَّا۔جو | كَانُوْا۔تھے وہ |
| يَكْسِبُوْنَ۔کرتے | فَلَمَّا۔تو جب | جَآءَتْهُمْ۔آئے ان کے پاس | رُسُلُهُمْ۔ان کے رسول |
| بِالْبَيِّنٰتِ۔دلائل کے ساتھ | فَرِحُوْا۔خوش ہوئے | بِمَا۔اس پر جو | عِنْدَ۔پاس |
| هُمْ۔ان کے تھا | مِّنَ الْعِلْمِ۔علم | وَ۔اور | حَاقَ۔گھیر لیا |
| بِهِمْ۔ان کو | مَّا۔اس نے کہ | كَانُوْا۔تھے | بِهٖ۔اس کا |
| يَسْتَهْزِءُوْنَ۔مذاق اڑاتے | فَلَمَّا۔پھر جب | رَاَوْا۔دیکھا انہوں نے | بَاْسَنَا۔ہمارا عذاب |
| قَالُوْٓا۔تو بولے | اٰمَنَّا۔ایمان لائے ہم | بِاللّٰهِ۔اللہ | وَحْدَهٗ۔اکیلے پر |
| وَ۔اور | كَفَرْنَا۔انکار کیا ہم نے | بِمَا۔اس کا | كُنَّا۔کہ تھے ہم |
| بِهٖ۔اس کے ساتھ | مُشْرِكِيْنَ۔شریک ٹھہراتے | فَلَمْ۔تو نہ | يَكُ۔ہوا کہ |
| يَنْفَعُهُمْ۔نفع دیتا ان کو | اِيْمَانُهُمْ۔ان کا ایمان | لَمَّا۔جب | رَاَوْا۔دیکھا انہوں نے |
| بَاْسَنَا۔ہمارا عذاب | سُنَّتَ۔یہی طریقہ ہے | اللّٰهِ۔اللہ کا | الَّتِیْ۔جو |
| قَدْ۔بے شک | خَلَتْ۔گزر چکا | فِیْ۔بیچ | عِبَادِهٖ۔اس کے بندوں کے |
| وَ۔اور | خَسِرَ۔نقصان اٹھایا | هُنَالِكَ۔اس جگہ | الْكٰفِرُوْنَ۔کافروں نے |

## حل لغات نادرہ

حَاقَ۔لوٹ پڑا۔

بَاْسَنَا۔ہمارا عذاب۔

## مختصر تفسیر نواں رکوع۔سورۃ مومن۔پ ۲۴

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَیْهَا وَعَلَی الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾۔

اللہ وہ ہے جس نے بنایا تمہارے لئے چوپائے تا کہ تم سواری کرو ان پر بعض سے اور کھاؤ ان سے بعض کو اور تمہارے لئے اس میں بہت سے نفع ہیں اور تا کہ تم ان کی پیٹھ پر اپنی دلی حاجتوں کو پہنچو اور ان پر اور کشتیوں پر سوار ہوتے ہو۔

آیۂ کریمہ میں اللہ جل وعلا شانہ نے اپنی شیون قدرت میں سے جانوروں کی تخلیق کا مظاہرہ فرمایا اور بتایا کہ ہم نے تمہار لئے سوار ہونے کو اور وزن لاد کر لے جانے کو گھوڑا، گدھا، اونٹ، ہاتھی پیدا فرمائے اور بعض وہ چوپائے پیدا کئے جن کا گوشت تمہارے لئے غذا ہے مثلاً بکری، دنبہ، بھیڑ، گائے، بھینس اسی وجہ میں یہاں مِنْهَا فرما کر مِنْ تبعیضیہ لائے تا کہ یہ امر واضح ہو جائے کہ ہر چوپایہ نہ حلال ہے نہ وہ سواری کے قابل ہے جیسے بھیڑ بکری یہ صرف کھانے اور دودھ پینے کے کام کی ہیں اور بھینس، گائے، بیل، اونٹ یہ بار برداری کا بھی کام دیتے ہیں اور دودھ کے ذریعے بھی ہماری نشو ونما میں معاون ہیں اور ان کا گوشت بھی ہم کھا سکتے ہیں۔گھوڑا، گدھا، اونٹ، ہاتھی، بیل یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ ہمیں اور ہمارے سامان کو پہنچانے میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

معاون ہیں اور کاشتکاری میں زمین میں ہل بھی چلاتے ہیں، بوجھ بھی اٹھاتے ہیں اور ہم کو سواری کا کام بھی دیتے ہیں۔

غرض یہ کہ مِنْ تبعیضیہ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ بعض چار پائے کھانے کے کام کے ہیں اور بعض بار برداری اور سواری کے کام میں آتے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کا نجس العین اور حرام قطعی ہونا واضح ہے جیسے سور، کتا، بلی، شیر، چیتا، ریچھ وغیرہ کہ یہ حرام قطعی ہیں ان کا گوشت بھی حرام ان کا پسینا بھی نجس مگر ہماری خدمات کیلئے انہیں بھی بنایا گیا مثلاً سور کہ نجاستوں بول و براز وغیرہ کو صاف کرتا ہے اور خود کھا جاتا ہے۔ ریچھ، شیر، چیتا، بلی، لومڑی ان میں سے بعض ہماری رکھوالی کرتے ہیں اور بعض چوہوں کو مار کر ہم کو محفوظ کرتے ہیں۔

غرض یہ کہ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ سے ہر چوپائے میں نفع اور ہمارے لئے محافظت اور دشمن کے مقابلہ میں پیش پیش آنے کے لئے درندے اور چرندے سب پیدا فرمائے اور دریاؤں میں پشت دریا کو کھود کر مشرق سے مغرب پہنچانے کے لئے کشتیاں اور آگبوٹ پیدا فرمادیئے۔ تو جنگل کی لکڑیوں اور کان سے لوہا تانبا وغیرہ نکال کر انہیں پانی پر تیرا دیا اور اس کو ہماری سواری کے لئے بنایا۔ اسی طرح فضاء ہوائیہ میں پرواز کرنے کے لئے لکڑی، تانبا، لوہا، ایلومینیم وغیرہ کے ذریعہ ہمیں قوت عطا فرمائی جسے ہم اپنی زبان میں کہیں ایروپلین کہتے ہیں کہیں ریل گاڑی کہتے ہیں ان سب کا مجموعہ شیون قدرت کے مظاہرہ کے لئے ہمارے سامنے رکھ دیا اور فرمادیا کہ یہ سب کچھ ہم نے پیدا کئے اور تمہارے لئے بنائے اور تم کو اس سے بہت سے نفعے پہنچتے ہیں۔ چنانچہ آگے ارشاد ہے:

وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ ﴿٨١﴾۔

اللہ وہ اللہ ہے جو اپنی نشانیاں شیون قدرت کی انہیں دکھاتا ہے تو کس کس نشانی کا تم انکار کرو گے۔

کہیں فرمایا کہ ہمارے کون سے احسان کو جھٹلاؤ گے جیسا کہ سورۂ رحمان میں فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ فرمایا۔ کہیں فرمایا کون سی بات پر تم بعد میں ایمان لاؤ گے فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ۔ غرض کہ وہ رحیم و کریم حیات دنیا میں نئے نئے عنوان سے اپنے بندوں کو اپنا تعارف کرا رہا ہے۔ اور دعوت ایمان اور اسلام اپنے رسولوں کے ذریعہ دے رہا ہے آگے پھر ارشاد ہے جس سے دنیا کی سیر کر کے انسان قدرت کاملہ کا معترف بنتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾۔

کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھتے کہ کیا ہوا انجام ان سے پہلوں کا جو ان سے تعداد میں زیادہ تھے اور طاقت میں بھی سخت تھے اور ان کے نشان زمین میں موجود ہیں تو ان کے کچھ کام نہ آیا ان کا کمایا ہوا۔

مشرکین مکہ کو عبرت دلانے کے لئے قوم عاد و ثمود وغیرہ کے حالات کی طرف متوجہ کیا گیا اور بتایا کہ ان سے زیادہ طاقت اور قوت میں تم نہیں انہوں نے پہاڑوں کو کھود کر عمارتیں بنوائیں تم زمین پر کچی عمارتوں میں آباد رہ کر ہی گزارہ کر رہے ہو۔ انہوں نے جب انبیاء و رسل سے مخالفت کی تو عذاب الٰہی نے ان کو نیست و نابود کر دیا۔ ان کی عمارتوں کے نشانات اور آبادیوں کے آثار ملک شام میں اب تک موجود ہیں تو تمہارا تمرد و قساوت تمہیں کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے؟ جبکہ ان کی سرکشی اور بغاوت ان کی مدد نہ کر سکی۔ گویا یہ فرمایا گیا کہ اگر یہ لوگ زمین میں سیر کریں تو انہیں معلوم ہو کہ پہلوں کے تمرد اور سرکشی کا کیا انجام ہوا۔ وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-E ISLAMIA ACADEMY

کس طرح ہلاک و برباد کئے گئے۔ ان کا مال ان کی کثرت تعداد اور ان کی قوت ان کے کچھ کام نہ آسکی۔ اور عذاب الٰہی کے آگے وہ کچھ نہ کر سکے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾۔

پھر جب ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے تو وہ اپنی معلومات پر اتراتے رہے اور انہی پر الٹ پڑا جس کی ہنسی وہ اڑاتے تھے۔

یعنی انبیاء کرام جو چیزیں لائے اور جو نشانیاں انہوں نے حقانیت اسلام کی پیش کیں ان کی طرف التفات نہ کیا اور اپنی معلومات جو درحقیقت جہل خالص تھیں اس پر اتراتے رہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر عذاب الٰہی آیا اور ان کے استہزا کی سزا انہیں ملی۔ آگے ارشاد ہے:

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾۔

پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو بولے ہم ایمان لائے اللہ کی وحدانیت پر اور انکار کرتے ہیں ہم اس سے جسے ہم اللہ کا شریک بناتے تھے تو نہ ہوا نفع دینے والا ان کا یہ ایمان جبکہ وہ دیکھ چکے ہمارے عذاب کو۔ یہ طریقہ ہے اللہ کا جو اس کے بندوں میں پہلے گزر چکا ہے اور نقصان و خسران میں رہے وہاں کفر کرنے والے۔

اس لئے کہ عذاب سے پہلے پہلے توبہ قبول ہو جاتی ہے اور عذاب آجانے کے بعد تو ہر سرکش متمرد توبہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے لیکن عذاب کے نزول کے بعد عذاب ہی ہوتا ہے اور ان کا ایمان لانا انہیں فائدہ نہیں دیتا چنانچہ ایسا ایمان تو مدعی خداوندی فرعون لعین نے بھی قبول کیا تو اس پر وہ ایمان قبول نہیں فرمایا گیا اور ارشاد ہوا آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ۔ یعنی ہمارے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرتا ہوا جب تو قلزم نیل میں پھنس گیا تو اس وقت تجھے توبہ کی سوجھی اور اس سے پہلے پہلے تو زمین میں پورا فسادی تھا۔ لہٰذا یہ تیری توبہ مردود ہے۔

ایسے ہی یہاں ارشاد ہوا کہ جب سرکشوں نے انبیاء و رسل کی نہ مانی اور مخالفت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تو ہماری طرف سے ان پر عذاب آیا۔ جب عذاب دیکھ لیا اور اس کے مقابلہ کی تاب نہ رہی تو کہنے لگے کہ ہم اب ایمان لاتے ہیں اور جنہیں اللہ کا شریک بنایا تھا اس سے انکار کرتے ہیں۔ مگر یہ ایمان چونکہ بعد نزول عذاب تھا اس لئے لَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ فرما کر مسترد کر دیا اور بتا دیا کہ اللہ کا قانون یہی ہے کہ نزول عذاب سے پہلے توبہ قبول ہو جاتی ہے اور وہ قوم عذاب سے محفوظ کر دی جاتی ہے جیسے قوم یونس علیہ السلام اور جب عذاب آجائے تو اس کے بعد کتنی ہی توبہ کریں وہ نامقبول ہے اور اس عذاب میں ان پر نقصان و خسران اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے اور وہ ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔

## سورة حٰمٓ السَّجْدَة

اس میں چھ رکوع چون آیتیں ہیں اس کا نزول مکہ مکرمہ میں ہوا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع ۔ سورۃ حٰمٓ السجدہ ۔ پ ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿١﴾
اے حامد اور اے محمود

تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٢﴾
یہ اتارا ہوا ہے بڑے رحم والے مہربان کا

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾
یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں مفصل بیان فرمائی گئیں قرآن زبان عربی میں عقل والوں کو

بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٤﴾
خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا ہے تو منحرف ہوئے اکثر تو وہ سنتے ہی نہیں

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿٥﴾
اور بولے ہمارے دل غلاف میں ہیں اس سے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اور ہمارے کانوں میں بہرہ پن ہے اور ہم میں اور تم میں پردہ ہے تم اپنے عمل کرو ہم اپنے کام میں ہیں

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦﴾
اے حبیب! فرما دو کہ میں آدمی ہونے میں تمہاری ہی مثل ہوں۔ میری طرف اللہ کی وحی آتی ہے یہ کہ میرا اور تمہارا خدا ایک ہے تو اس کے حضور سیدھے رہو اور اس سے معافی مانگو اور خرابی ہے ان مشرکوں کے لئے

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٧﴾
جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٨﴾
بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے

## حل لغات پہلا رکوع ۔ سورۃ حٰمٓ السجدہ ۔ پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| حٰمٓ ۔ اے حامد اے محمود | تَنْزِيْلٌ ۔ اتاری گئی ہے | مِّنَ الرَّحْمٰنِ ۔ بڑے رحم والے | |
| الرَّحِيْمِ ۔ مہربان سے | كِتٰبٌ ۔ یہ کتاب ہے کہ | فُصِّلَتْ ۔ مفصل ہیں | اٰيٰتُهٗ ۔ اس کی آیتیں |
| قُرْاٰنًا ۔ قرآن | عَرَبِيًّا ۔ عربی زبان میں | لِّقَوْمٍ ۔ واسطے قوم | يَّعْلَمُوْنَ ۔ علم والی کے |
| بَشِيْرًا ۔ خوشخبری دینے والا | وَّ ۔ اور | نَذِيْرًا ۔ ڈرانے والا | فَاَعْرَضَ ۔ تو منہ پھیرا |
| اَكْثَرُ ۔ اکثر | هُمْ ۔ ان کے نے | فَهُمْ ۔ تو وہ | لَا ۔ نہیں |
| يَسْمَعُوْنَ ۔ سنتے | وَ ۔ اور | قَالُوْا ۔ بولے | قُلُوْبُنَا ۔ ہمارے دل |

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| فِیْٓ۔ بیچ | اَکِنَّۃٍ۔ پردے کے ہیں | مِّمَّا۔ اس سے جو | تَدْعُوْ۔ بلاتا ہے |
| نَآ۔ ہم کو | اِلَیْہِ۔ اس کی طرف | وَ۔ اور | فِیْٓ۔ بیچ |
| اٰذَانِنَا۔ ہمارے کانوں کے | وَقْرٌ۔ بوجھ ہے | وَّ۔ اور | مِنْۢ بَیْنِنَا۔ ہمارے درمیان |
| وَ۔ اور | بَیْنِکَ۔ تیرے درمیان | حِجَابٌ۔ پردہ ہے | فَاعْمَلْ۔ تو عمل کر |
| اِنَّنَا۔ بے شک ہم | عٰمِلُوْنَ۔ عمل کرنے والے ہیں | | قُلْ۔ فرمایئے |
| اِنَّمَآ۔ اس کے سوا نہیں کہ | اَنَا۔ میں | بَشَرٌ۔ آدمی ہوں | مِّثْلُکُمْ۔ تمہارے جیسا |
| یُوْحٰۤی۔ وحی کی جاتی ہے | اِلَیَّ۔ میری طرف | اَنَّمَآ۔ کہ یقیناً | اِلٰـھُکُمْ۔ تمہارا خدا |
| اِلٰہٌ۔ خدا | وَّاحِدٌ۔ ایک ہے | فَاسْتَقِیْمُوْٓا۔ تو سیدھے رہو | اِلَیْہِ۔ اس کی طرف |
| وَ۔ اور | اسْتَغْفِرُوْہُ۔ بخشش مانگو اس سے | | وَ۔ اور |
| وَیْلٌ۔ خرابی ہے | لِّلْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرکوں کیلئے | الَّذِیْنَ۔ وہ جو | لَا۔ نہیں |
| یُؤْتُوْنَ۔ دیتے | الزَّکٰوۃَ۔ زکوٰۃ | وَ۔ اور | ھُمْ۔ وہ |
| بِالْاٰخِرَۃِ۔ آخرت کا | ھُمْ۔ وہ | کٰفِرُوْنَ۔ انکار کرتے ہیں | اِنَّ۔ بے شک |
| الَّذِیْنَ۔ وہ جو | اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے | وَ۔ اور | عَمِلُوا۔ عمل کئے |
| الصّٰلِحٰتِ۔ اچھے | لَھُمْ۔ ان کے لئے | اَجْرٌ۔ اجر ہے | غَیْرُ۔ نہ |
| مَمْنُوْنٍ۔ ختم ہونے والا | | | |

## حل لغات نادرہ

اَکِنَّۃٍ۔ غلاف کے معنی میں آتا ہے اور اَکِنَّۃٍ جمع کنان کی ہے اور کنان کہتے ہیں تیر رکھنے کے تھیلے کو یہاں اکنہ سے مراد (غلاف) پردے ہیں۔

وَقْرٌ۔ ثقل سماعت کو کہتے ہیں تو اس کے معنی ہوئے کہ ہمارے کانوں میں ثقل سماعت ہے۔

## مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع۔سورۃ حٰمٓ السجدہ۔پ ۲۴

حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۔ قرآن کریم میں سات "حٰمٓ" اور الٓمّٓ، الٓمّٓرٰ، الٓرٰ، قٓ، الٓمّٓصٓ، نٓ، طٰسٓ، طٰسٓمّٓ۔ یہ تمام مقطعات ہیں جن میں رموز ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے مابین رکھی گئی ہیں۔ اسی بنا پر مفسرین نے تفسیر بیان کرتے ہوئے جہاں مقطعات آئے وہاں اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمُرَادِہٖ کہہ کر سکوت فرمایا تا کہ حقیقت معنی اللہ تعالیٰ کے علم میں رہے اور جو وہاں سے ملے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں آئے۔ یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ کیوں نہ فرمایا۔ یہ اہل علم پر روشن اور مبرہن ہے کہ علم الٰہی ذاتی غیر عطائی ہے۔ اور علم مصطفیٰ محض عطائی ہے تو واوَ عاطفہ سے اگر عطف کر دیا جاتا تو علم الٰہی اور علم رسالت پناہی دونوں میں تساوی کا واہمہ پیدا ہو جاتا۔

اس لئے اللہ اعلم کہہ کر علم الٰہی کی طرف اس کے معنی حقیقی منسوب کئے۔ اور علم رسالت پناہی چونکہ ضمناً واضح تھا اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لئے کہ نزول قرآن کا مورد خاص حضور ہی تھے اس لئے و رسولہ اعلم کہنا تحصیل حاصل تھا۔ بہر حال حقیقت معنی تو اللہ اور اس کا رسول ہی جانتا ہے۔ رہے معنی تاویلی یہ ہم بھی کر لیتے ہیں جیسے حا میں منادیٰ حامد جناب مصطفیٰ ہیں اور میم میں منادیٰ دوسری صفت کے ساتھ محمود و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ لہٰذا یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں اپنے حبیب کو حامد و محمود کے خلعت سے مزین فرما کر یا حامد و محمود فرمایا اور اس کے بعد مضمون شروع کیا چنانچہ ارشاد ہوا:

تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۚ﴿۲﴾۔

یہ فرمان خدائے رحمان ورحیم کے حضور سے صادر ہوتا ہے۔

جس کا فلک مصطفیٰ متحمل ہے۔

کِتٰبٌ فُصِّلَتۡ اٰیٰتُہٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا ۚ فَاَعۡرَضَ اَکۡثَرُہُمۡ فَہُمۡ لَا یَسۡمَعُوۡنَ ﴿۴﴾۔

یہ قرآن کتاب ہے جس کی باتیں زبان عربی میں تفصیل کے ساتھ سمجھ والوں کے لئے بیان کردی گئیں۔

یہ تخصیص سمجھ والوں کی یوں کی گئی کہ عرب میں عربی زبان کے بڑے بڑے ماہر ادیب وخطیب تھے۔ مگر جنہیں فہم سلیم ملا اور عقل مستقیم نے رہنمائی کی وہی اس کی طرف جھکے باقی جن کی فصاحت و بلاغت اور درایت و ادبیت نے اس طرف رہنمائی نہیں کی وہ گمراہ کے گمراہ ہی رہے جیسے ابوجہل اور مثل اس کے اکثر جہال اور جن کو رہنمائی ہوئی وہ سیدھے اسلام کی طرف آ گئے جیسے ناقل کلام حضرت حسان اور مثل ان کے بہت سے تو معلوم ہوا کہ لِّقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ فرما کر ذی فہم کی تفریق فرمادی گئی اور یہ امر واضح کر دیا کہ ایمان محض علم سے نہیں آتا اس لئے کہ فہم مستقیم اور عقل سلیم کی ضرورت ہے۔

بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا فرما کر واضح کر دیا کہ کلام الٰہی میں بشارت ونذارت دونوں ہیں مگر ان کے لئے جو فہم سلیم اور عقل مستقیم رکھے۔ چنانچہ فرمایا کہ

فَاَعۡرَضَ اَکۡثَرُہُمۡ فَہُمۡ لَا یَسۡمَعُوۡنَ ﴿۴﴾۔ تو منحرف ہوئے اکثر ان کے اور وہ نہیں سنتے تھے۔

یعنی یہ نہ سننا اس معنی میں تھا کہ لَہُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا یَفۡقَہُوۡنَ بِہَا ۫ وَ لَہُمۡ اَعۡیُنٌ لَّا یُبۡصِرُوۡنَ بِہَا۔ ان کے کان دل آنکھ وغیرہ سب تھے مگر نہ دل میں قبولیت تھی نہ کان میں سماعت نہ آنکھوں میں بصارت صُمٌّۢ بُکۡمٌ عُمۡیٌ کے مصداق تھے آگے ارشاد ہے:

وَ قَالُوۡا قُلُوۡبُنَا فِیۡۤ اَکِنَّۃٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَیۡہِ وَ فِیۡۤ اٰذَانِنَا وَقۡرٌ وَّ مِنۡۢ بَیۡنِنَا وَ بَیۡنِکَ حِجَابٌ فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ ﴿۵﴾۔

یعنی کافر بولے کہ ہمارے دل تھیلوں میں محفوظ ہیں اور ہمارے کان ثقیل السماعت ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان وہ حجاب ہے جو مانع سماعت وقبول ہے تو آپ اپنے عمل کیجئے اور ہم اپنے عمل کر رہے ہیں۔

گویا وہ خود معترف ہوئے کہ ہم میں قبولیت کا مادہ نہیں حق نوشی اور حق نیوشی ہمارے اندر نہیں۔ ہم جانوروں کی طرح سنتے دیکھتے ہیں مگر قبولیت اور عمل ہم میں نہیں ہے یہی حجاب ہے جو آپ کے اور ہمارے مابین ہے لہٰذا آپ اپنی کئے جائیں ہم اپنی کر رہے ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZI ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَ اسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَ وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ ۔

اے محبوب! آپ فرمادیں کہ صورت مثالی میں تو میں بھی بشر تمہارے جیسا ہوں مگر میں مورد وحی ہوں اور مجھ سے احکام خداوندی تم تک آتے ہیں اور یہ وحی بھی مجھے آئی کہ میرا اور تمہارا خدا ایک ہے تو اس کی طرف جھکے رہو اور بخشش مانگو اور خرابی ہے شرک کرنے والوں کے لئے اور ان کے لئے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

آیۂ کریمہ میں رب جل وعلا شانہ نے اپنے حبیب جناب سرور عالم نور مجسم ﷺ کو فرمایا: قُلْ اے محبوب! آپ تواضعاً یہی فرمائیں اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ گویا بطریق حصر انفرادان منکروں کو فرمایئے جو آپ کو بشر کہہ کر چاہتے ہیں کہ ہماری تبلیغ کے لئے ملک آتا (فرشتہ نازل ہوتا) حالانکہ ملک اور فرشتہ اجسام نوری ہونے کی وجہ میں ہمیں نظر بھی نہ آتا اور جب نظر ہی نہ آتا تو تبلیغ کیسے ہوتی۔ اصول تبلیغ میں مجانست صوری اور مشابہت جسمی لازم ہے۔ اگر انسان بھی انسانی جسم ایسے لے کر آتا کہ اس کا قد و قامت ہی مہیب ہوتا اور جسم و جسمانیت بھی عریض و طویل ہوتی تو اسے دیکھ کر ہمارے دماغ اس سے مانوس نہیں ہو سکتے تھے۔ اسی لئے حضور اکرم ﷺ کو قامت موزون، شبیہ مقبول صورت انسانی میں عطا فرما کر بھیجا تا کہ تبلیغ میں کامیابی ہو۔ اور اسی چیز کو آیۂ کریمہ میں ظاہر کیا اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ میں تو صورت انسانی میں بشر ہی ہوں اور تمہارا مثل ہوں یعنی مماثلت صوری مجھے تمہاری حاصل ہے اگرچہ حقیقتاً میں وہ ہوں کہ جمال الٰہی کا مشاہدہ کرتا ہوں اور وہاں تک پہنچا ہوں۔ جہاں تک کسی بشر کی رسائی نہیں یعنی مقام جمع تک پہنچ کر دم زدن میں واپس آنا جسے معراج کہا جاتا ہے تو مجھے اپنے جیسا بشر ماننا تو گستاخی ہے۔

البتہ مماثلت صوری کے اعتبار سے میں خود ہی تمہیں تواضعاً کہتا ہوں اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اور میرا تمہارا حقیقی فرق جو ہے وہ یہی کم نہیں کہ يُوْحٰٓى اِلَيَّ مجھے اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے جو ہر بشر کے لئے ناممکن اور محال ہے اور اس وحی میں جو حکم آیا ہے وہ یہی ہے کہ میرا اور تمہارا خدا ایک ہے تا کہ تم افراط عقیدت میں مجھے خدا یا جزو خدا نہ کہنے لگو جیسا کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہا۔ بنابریں مسئلہ واضح ہے کہ ذات مصطفیٰ مماثلت صوری میں ہمارے لیے ایسا بشر ہے کہ اس کی بشریت کو اپنی بشریت کے مشابہ یا مماثل کہنا خالص گستاخی اور بے دینی ہے۔ البتہ مماثلت صوری میں وہ بشر تھے اور مماثلت حقیقی وہ نور تھے۔

اسی وجہ میں شیخ محقق علامہ مدقق مولانا محمد عبدالحق محدث دہلوی نے فرمایا کہ برزخ مصطفیٰ ایک نوعیت کا نہیں ہے بلکہ جب آپ مسند تبلیغ پر جلوہ آرا ہوتے ہیں تو ہمارے مثل جامۂ بشریت میں آتے ہیں اور تبلیغ فرماتے ہیں جب جبرئیل و میکائیل سے ملتے ہیں تو برزخ ملکی میں جلوہ آرائی ہوتی ہے اور جب رب العزت جل مجدہ وعز اسمہ کے حضور مقام جمع پر پہنچتے ہیں تو برزخ حقی پر ہوتے ہیں کسی نے خوب کہا ہے

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل    خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا

تو ہمیں یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ حضور ﷺ کی ذات اکرم الخلق اور حضور سید عالم ہیں۔ حضور ﷺ کا مساوی امتی تو کہاں نبی بھی نہیں وہ اگرچہ تمہیں صورت بشری میں نظر آتے ہیں ان کا کلام بھی ہمیں سنائی دیتا ہے مگر حقیقت محمدیہ اس سے کہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بلند ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہمارے دل تک پہنچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو ہم سنیں اور قبول کریں اور فرائض تبلیغی اس طرح ادا ہوں۔ تو وَّمِنۡۢ بَيۡنِنَا وَبَيۡنِكَ حِجَابٌ کہنا مشرکین کا صحیح نہیں۔ اور یہ بھی صحیح نہیں کہ مماثلت صوری میں دیکھ کر اپنے جیسا بشر ہی کہہ دیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ فرمانا محض تواضعاً تھا نہ کہ حقیقتاً اس لئے کہ بلند پایہ ہستیاں بطور تواضع جو بھی فرمائیں اسے ہر کس و ناکس اپنے اوپر قیاس کر لے تو گمراہی ہے۔ یوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اَنۡتُمۡ اَصۡحَابِیۡ وَ هُمۡ اِخۡوَانِیۡ بھی فرمایا۔ مگر صحابہ نے اپنے کو حضور کا غلام ہی کہا اور امت مرحوم نے اپنے کو امت ہی مانا۔ نہ یہ کہ کہا ہو کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی ہیں۔ یہ جملے کہنے والے جو ہیں وہ گستاخ اور منصب مصطفیٰ کو نہ سمجھنے والے ہیں ان کی یہ ادنیٰ شان ہے جو کسی شاعر نے عربی میں کی ہے حیث قال:

اَلصُّبۡحُ بَدَا مِنۡ طَلۡعَتِهٖ وَ اللَّيۡلُ دَجٰى مِنۡ وَفۡرَتِهٖ
فَاقَ الرُّسُلَا فَضۡلًا وَّ عُلَا اَهۡدٰى السُّبُلَا بِدَلَالَتِهٖ
سَلَكَ الشَّجَرُ نَطَقَ الۡحَجَرُ شَقَّ الۡقَمَرُ بِاِشَارَتِهٖ
فَمُحَمَّدُنَا هُوَ سَيِّدُنَا فَالۡعِزُّ لَنَا لِاِجَابَتِهٖ

جامی علیہ الرحمہ نے بھی کہا کہ

بہ مقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

غرضکہ مقام مصطفیٰ اتنا بلند و بالا ہے کہ جبریل بھی یہی کہہ کر رہ گئے

لَوۡ دَنَوۡتُ اَنۡمُلَةً لَاحۡتَرَقۡتُ۔ اگر یہاں سے ایک انگلی بھی آگے بڑھوں تو تجلیات جمال سے میں جل جاؤں۔ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل تمہاری سیر کا منتہیٰ یہ ہے جہاں سے ہماری ابتداء سیر شروع ہے فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ۔ وہ ایسی برکت والی ذات ہے کہ اس نے نبیوں میں صفی بھی بنائے کلیم و نجی بھی بنائے۔ مسیح بھی بنائے۔ خلیل بھی بنائے مگر جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو ایسا حبیب بنایا کہ تمام انبیا پر تفوق اور شرف دیا

تکیں گے انبیاء اس منہ کو صدقے آپ کے منہ کے قیامت میں وسیلہ جان کر حاجت روائی کا

اس بحث کو تفصیلاً سولہویں پارہ میں اسی ہی آیت کریمہ کے ماتحت بیان کر چکے ہیں۔ وللہ الحمد۔ آگے ارشاد ہے:

فَاسۡتَقِيۡمُوۡۤا اِلَيۡهِ وَ اسۡتَغۡفِرُوۡهُ‌ ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۷﴾

یعنی ہمارے حبیب کے مرتبہ کو سمجھ کر اس پر قائم رہو اور ہمارے حضور بخشش مانگو اور خرابی ہے ان مشرکوں کو جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے منکر ہیں۔

آگے بموجب اسلوب بیان قرآن مومنین کا تذکرہ فرمایا۔ اس لئے کہ اصول بیان قرآن یہی ہے کہ اگر اول جہنمیوں کا ذکر آ جائے تو بعد میں جنتیوں کا تذکرہ ضروری ہوتا ہے۔ اگرچہ لف و نشر غیر مرتب ہے کہ کہیں پہلے جنتیوں کا ذکر پھر جہنمیوں کا تذکرہ اور کہیں اول جہنمیوں کا ذکر پھر جنتیوں کا احوال۔ چنانچہ فرمایا گیا:

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿۸﴾۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع - سورۃ حٰمٓ السجدہ - پ ۲۴

قُلْ اَىِٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ تَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ۝۹

اے محبوب انہیں فرماؤ کیا تم انکار کرتے ہو اس قادر مطلق سے جس نے ساری زمین دو دن میں بنادی اور تم اس کے لئے اس کا مقابل ٹھہراتے ہو؟ یہ ہے تمام عالموں کا پالنے والا

وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَ بٰرَكَ فِیْهَا وَ قَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآىِٕلِیْنَ ۝۱۰

اور کئے اسی قادر مطلق نے لنگر اس زمین پر اور ان میں برکت رکھی اور اس میں اس کے بسنے والوں کی روزیاں رکھیں یہ سب ملا کر چار دن ہیں سب مانگنے والوں کے لئے برابر

ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَ هِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ لِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَیْنَا طَآىِٕعِیْنَ ۝۱۱

پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ اس وقت کہر کی طرح تھا تو اس کہر کو اور زمین کو فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا زبردستی اور جو حکم ہم دیتے ہیں اس پر کاربند رہو دونوں نے عرض کیا کہ ہم خوشی سے حکم بجالانے کو حاضر ہیں

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ اَوْحٰى فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖۗ وَ حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝۱۲

اس کے بعد دو دن میں اس کہر کے طبقات کے ساتھ آسمان بنائے اور ہر ایک آسمان میں جو انتظام خدا کو منظور تھا وہ انتظام کارکنان قضا وقدر کو بتادیا اور آسمان دنیا کو ستاروں کی قندیلوں سے سجایا اور حفاظت کے لئے بھی۔ یہ اندازے اس خدا کے باندھے ہوئے ہیں جو زبردست اور دانا ہے

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ؕ۝۱۳

اگر وہ انحراف کریں تو فرمادیجئے کہ میں ڈراتا ہوں تمہیں اس کڑک سے جیسی کڑک عاد وثمود پر آئی تھی

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓىِٕكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۱۴

جب آئے ان کے پاس رسول آگے اور پیچھے سے (کثرت سے) یہ کہ نہ پوجو مگر ایک اللہ کو بولے اگر چاہتا ہمارا رب تو ضرور نازل کرتا فرشتے تو ہم جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو اس کے منکر ہیں

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ قَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

پھر عاد نے زمین میں بغیر حق کے تکبر کیا اور بولے ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ جس اللہ

MARKAZ-UL-ULOOMI ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾

نے ان کو پیدا کیا وہ ان سے زیادہ طاقتور ہے اور تھے وہ ہماری نشانیوں کے منکر

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْۤ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَ هُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

تو ہم نے بھی ان کے نحوست کے دنوں میں ان پر بڑے زور کی آندھی چلائی تا کہ چکھائیں ہم انہیں ذلت کا عذاب دنیوی زندگی میں اور آخرت کا عذاب بہت زیادہ رسوا کن ہے دنیا کے عذاب سے اور انہیں کسی طرف سے مدد نہیں دی جائے گی

وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَیْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ۚ

لیکن قوم ثمود ہم نے انہیں سیدھا رستہ دکھا دیا تھا مگر انہوں نے بجائے اس کے اندھا راستہ اختیار کیا تو پکڑا ان کو ذلت کے عذاب نے ان کی بدکرداریوں کے سبب

وَ نَجَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾

اور نجات دی ہم نے ان کو جو ایمان لائے اور وہ اللہ سے ڈرتے تھے

## حل لغات دوسرا رکوع۔سورۃ حٰمۤ السجدہ۔پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| قُلْ۔فرمادیجئے | اَئِنَّكُمْ۔کیاتم | لَتَكْفُرُوْنَ۔انکار کرتے ہو | بِالَّذِیْ۔اس ذات کا |
| جس نے | خَلَقَ۔پیدا کیا | الْاَرْضَ۔زمین کو | فِیْ۔بیچ |
| یَوْمَیْنِ۔دودن کے | وَ۔اور | تَجْعَلُوْنَ۔بناتے ہوتم | لَهٗۤ۔اس کا |
| اَنْدَادًا۔مقابل | ذٰلِكَ۔یہ ہے | رَبُّ۔پالنے والا | الْعٰلَمِیْنَ۔جہانوں کا |
| وَ۔اور | جَعَلَ۔بنائے | فِیْهَا۔اس میں | رَوَاسِیَ۔پہاڑ |
| مِنْ فَوْقِهَا۔اس کے اوپر سے | | وَ۔اور | بٰرَكَ۔برکت رکھی |
| فِیْهَا۔اس میں | وَ۔اور | قَدَّرَ۔اندازہ رکھا | فِیْهَاۤ۔اس میں |
| اَقْوَاتَهَا۔ان کی روزی کا | فِیْۤ۔بیچ | اَرْبَعَةِ۔چار | اَیَّامٍ۔دن کے |
| سَوَآءً۔برابر ہے | لِّلسَّآئِلِیْنَ۔مانگنے والوں کے لئے | | ثُمَّ۔پھر |
| اسْتَوٰۤى۔قصد کیا | اِلَى۔طرف | السَّمَآءِ۔آسمان کی | وَ۔اور |
| هِیَ۔وہ | دُخَانٌ۔کہر تھا | فَقَالَ۔تو فرمایا | لَهَا۔اس کو |
| وَ۔اور | لِلْاَرْضِ۔زمین کو | ائْتِیَا۔دونوں آؤ | طَوْعًا۔خوشی سے |
| اَوْ۔یا | كَرْهًا۔مجبور ہوکر | قَالَتَاۤ۔بولے | اَتَیْنَا۔ہم آئے |
| طَآئِعِیْنَ۔خوشی سے | فَقَضٰىهُنَّ۔تو بنایا ان کو | سَبْعَ۔سات | سَمٰوٰتٍ۔آسمان |
| فِیْ۔بیچ | یَوْمَیْنِ۔دودن کے | وَ۔اور | اَوْحٰى۔وحی کی |

www.waseemziyai.com
MARKAZ ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فِيْ ۔ بیچ  كُلِّ ۔ ہر  سَمَآءٍ ۔ آسمان کے  اَمْرَ ۔ حکم

هَا ۔ اس کے کی  وَ ۔ اور  زَيَّنَّا ۔ ہم نے سجایا  السَّمَآءَ ۔ آسمان

الدُّنْيَا ۔ دنیا کو  بِمَصَابِيْحَ ۔ چراغوں سے  وَ ۔ اور  حِفْظًا ۔ حفاظت کے لئے

ذٰلِكَ ۔ یہ ہے  تَقْدِيْرُ ۔ اندازہ  الْعَزِيْزِ ۔ غالب  الْعَلِيْمِ ۔ جاننے والے کا

فَاِنْ ۔ تو اگر  اَعْرَضُوْا ۔ منہ پھیریں  فَقُلْ ۔ تو فرمادیجئے  اَنْذَرْتُكُمْ ۔ میں نے تم

کو ڈرایا  صٰعِقَةً ۔ عذاب سے  مِّثْلَ ۔ مثل  صٰعِقَةِ ۔ عذاب

عَادٍ ۔ عاد  وَّ ۔ اور  ثَمُوْدَ ۔ ثمود کے  اِذْ ۔ جب

جَآءَتْهُمُ ۔ آئے ان کے پاس  الرُّسُلُ ۔ رسول  مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ ۔ ان

کے آگے سے  وَ ۔ اور  مِنْ خَلْفِهِمْ ۔ ان کے پیچھے سے

اَلَّا ۔ یہ کہ  اَنْ ۔ نہ  تَعْبُدُوْٓا ۔ پوجو  اِلَّا ۔ مگر

اللّٰهَ ۔ اللہ کو  قَالُوْا ۔ بولے  لَوْ ۔ اگر  شَآءَ ۔ چاہتا

رَبُّنَا ۔ ہمارا رب  لَاَنْزَلَ ۔ تو اتارتا  مَلٰٓئِكَةً ۔ فرشتے  فَاِنَّا ۔ تو ہم

بِمَآ ۔ اس چیز سے  اُرْسِلْتُمْ ۔ جو بھیجے گئے ہو تم  بِهٖ ۔ اس کے ساتھ  كٰفِرُوْنَ ۔ منکر ہیں

فَاَمَّا ۔ تو پھر  عَادٌ ۔ عاد نے  فَاسْتَكْبَرُوْا ۔ تکبر کیا  فِي ۔ بیچ

الْاَرْضِ ۔ زمین کے  بِغَيْرِ ۔ بغیر  الْحَقِّ ۔ حق کے  وَ ۔ اور

قَالُوْا ۔ بولے  مَنْ ۔ کون  اَشَدُّ ۔ زیادہ ہے  مِنَّا ۔ ہم سے

قُوَّةً ۔ طاقت میں  اَوَ ۔ کیا  لَمْ ۔ نہ  يَرَوْا ۔ دیکھا انہوں نے

اَنَّ ۔ کہ بے شک  اللّٰهَ ۔ اللہ  الَّذِيْ ۔ وہ ہے جس نے  خَلَقَهُمْ ۔ پیدا کیا ان کو

هُوَ ۔ وہ  اَشَدُّ ۔ زیادہ ہے  مِنْهُمْ ۔ ان سے  قُوَّةً ۔ طاقت میں

وَ ۔ اور  كَانُوْا ۔ تھے وہ  بِاٰيٰتِنَا ۔ ہماری آیتوں کا  يَجْحَدُوْنَ ۔ انکار کرتے

فَاَرْسَلْنَا ۔ تو بھیجی ہم نے  عَلَيْهِمْ ۔ ان پر  رِيْحًا ۔ ہوا  صَرْصَرًا ۔ تیز وتند

فِيْٓ ۔ بیچ  اَيَّامٍ ۔ دنوں  نَّحِسَاتٍ ۔ منحوس کے  لِّنُذِيْقَهُمْ ۔ کہ چکھائیں ہم

ان کو  عَذَابَ ۔ عذاب  الْخِزْيِ ۔ ذلت کا  فِي ۔ بیچ

الْحَيٰوةِ ۔ حیاتی  الدُّنْيَا ۔ دنیا کے  وَ ۔ اور  لَعَذَابُ ۔ یقیناً عذاب

الْاٰخِرَةِ ۔ آخرت کا  اَخْزٰى ۔ بہت رسواکن ہے  وَ ۔ اور  هُمْ ۔ وہ

لَا ۔ نہ  يُنْصَرُوْنَ ۔ مدد دیئے جائیں گے  وَ ۔ اور

اَمَّا ۔ وہ جو  ثَمُوْدُ ۔ ثمود تھے  فَهَدَيْنٰهُمْ ۔ تو ہم نے راہ دکھائی ان کو

فَاسْتَحَبُّوا ۔ تو پسند کیا انہوں نے  الْعَمٰى ۔ اندھا رہنے کو  عَلَى ۔ اوپر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| الْهُدٰی۔ ہدایت کے | فَاَخَذَتْهُمْ۔ تو پکڑا ان کو | صٰعِقَةُ۔ کڑک | الْعَذَابِ۔ عذاب |
| الْهُوْنِ۔ ذلیل کرنے والے نے | | بِمَا۔ بدلے اس کے جو | كَانُوْا۔ تھے وہ |
| يَكْسِبُوْنَ۔ کرتے | وَ۔ اور | نَجَّيْنَا۔ نجات دی ہم نے | الَّذِيْنَ۔ ان کو جو |
| اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے | وَ۔ اور | كَانُوْا۔ تھے | يَتَّقُوْنَ۔ پرہیزگار |

## حل لغات نادرہ

اَنْدَادًا۔ ند کی جمع ہے مقابل کے معنی دیتا ہے۔

رَوَاسِيَ۔ لنگروں کے معنی میں مستعمل ہے۔

اَقْوَاتَهَا۔ جمع قوت کی ہے جس کے معنی روزی کے ہیں۔

رِيْحًا صَرْصَرًا۔ وہ آندھی جو کنکریاں اڑاتی ہو۔

## مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع۔ سورۃ حٰمٓ السجدہ۔ پ ۲۴

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۹﴾۔

(اے پیغمبر آپ ان لوگوں سے) فرمادیجئے کیا تم اس (قادر مطلق کی خدائی) سے انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین کو پیدا کیا اور تم (دوسروں کو) اس کا مقابل بناتے ہو یہی (خدا تو) سارے جہان کا پروردگار ہے۔

آیہ کریمہ میں جل وعلا شانہ نے فِيْ يَوْمَيْنِ فرمایا۔ یہ يَوْمَيْنِ اقل مدت بہ نسبت الی الخلوق ہے۔ ورنہ اس کی قدرت کاملہ وہ ہے کہ زمین ہی نہیں بلکہ آسمان بھی کُنْ فرما کر پیدا فرما دیتا ہے اور طرفۃ العین میں زمین وآسمان دونوں بن جاتے ہیں۔ مگر یہ يَوْمَيْنِ مخلوق کی قوت تخلیق کی نسبت سے بیان فرمائی گئی۔ ورنہ ظاہر ہے کہ یوم اور يَوْمَيْنِ اور اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ یہ سب اس کے بنائے ہوئے ہیں ان کا وجود اس کی مشیت پر ہے نہ کہ ایام کی مشیت قادر علی الاطلاق پر حاوی ہو۔ اسی لئے آگے ارشاد ہے:

وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ۔ اور تم اللہ کے مقابل ٹھہرا رہے ہو حالانکہ اس کی ادنیٰ شان یہ ہے کہ

لَا ضِدَّ وَ لَا نِدَّ وَ لَا حَدَّ لِرَبِّیْ　اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ وَلَمْ يَلْقَ زَوَالًا

اس کی قدرت کاملہ میں نہ کوئی ضد ہے نہ کوئی مقابل نہ اس کی قدرت کاملہ کی کوئی حد آج بھی اسی شان سے ہے جس شان سے تھا اس کی شیون قدرت میں کوئی حدوث وزوال نہیں۔

اسی لئے یہاں فرمایا: وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اس کے لیے جو مقابل بنا رہے ہیں اس کا ضد ٹھہرا رہے ہیں یہ حمق خالص اور بے دینی ہے یہ تمام عالموں کا پرورش فرمانے والا ہے۔ چنانچہ آگے ارشاد ہے:

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۱۰﴾۔

چونکہ زمین کی تخلیق پانی پر ہے اور پانی پر کوئی شے بغیر لنگروں کے قائم نہیں رہ سکتی حتیٰ کہ کشتی سے لے کر اسٹیمر اور آگبوٹ بغیر لنگروں کے قائم نہیں رہ سکتے تو زمین کا قیام عقول عامہ کے ماتحت بغیر رواسی یعنی لنگروں کے عقلاً متعذر تھا اس لئے فرمایا: وَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا زمین بنا کر ہم نے اس پر لنگر ڈال دیئے پھر مزید قدرت کاملہ کا مظاہرہ فرمایا اور ارشاد فرمایا:

وَبٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ ۭ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِينَ ۝١٠ ۔

اور برکت دی ہم نے اس میں اس کی پیداوار کا اندازہ بھی ٹھہرایا اور یہ سب کچھ چار دن میں سب مانگنے والوں کے لئے برابر۔

یہاں بھی اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ کی نسبت عقول عامہ اور افہام ناقصہ کی نسبت سے فرمایا گیا۔ گویا یہ بتایا کہ اقل قلیل مدت تخلیق زمین اور تعین اقوات دو دن اور چار دن جو ہیں یہ تمہاری قدرت اور قوت سے بالا ہیں مگر ہم نے سب کچھ بنا کر رکھ دیا۔ یہ اس لئے کہ ہم رب العالمین ہیں۔ اٹھارہ ہزار عالم اور فضائیں اگر ہم بنانا چاہیں تو طرفۃ العین میں ایسے ایسے اور بنا سکتے ہیں یہ ہماری شان ہے کہ ہم رب العالمین ہیں اور یہ رزقوں کا دینا اور اقوات کا تعین فرمانا یہ ہماری قدرت کاملہ میں ہر مانگنے والے کے لئے برابر ہے اور اس کے بعد آسمان کی تخلیق کی شان ظاہر فرمائی اور ارشاد ہوا کہ

ثُمَّ اسْتَوٰى إِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَا أَتَيْنَا طَآئِعِينَ ۝١١ ۔

پھر رجوع فرمایا آسمان کی طرف جبکہ وہ کہر تھا حکم ہوا: اِئْتِیَا وجود میں آؤ خوشی سے یا زبردستی تو دونوں نے عرض کیا کہ ہم حکم بجالانے کو حاضر ہیں۔

فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحٰى فِي كُلِّ سَمَآءٍ أَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ ۖ وَحِفْظًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝١٢ ۔

اور اس کے بعد دو دن میں اس کہر کے طبقات کے سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں جو انتظام خدا کو منظور تھا وہ انتظام کارکنان قضا و قدر کو بتادیا اور ورے آسمان کو ہم نے ستاروں کی قندیلوں سے سجایا اور سجانے کے لئے فرشتوں کو محافظت پر مقرر فرمایا یہ انداز اس زبردست اور علم والے کے باندھے ہوئے ہیں۔

آسمان اول کی طرف شیاطین چڑھتے تھے اور وہاں سے خبریں لے کر کاہنوں کو پہنچاتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں یہ شیاطین مسترق روک دیئے گئے اور ان کے لئے ملائکہ مقرر کئے گئے جو ان کو آنے سے روکتے اور رجم شہاب سے ان کو مارتے چنانچہ اس کا تذکرہ دوسری جگہ فرمایا گیا ہے جس کی تفصیل سورۂ ملک پارہ انتیس میں عنقریب آئے گی۔ یہاں اجمالاً فقط حِفْظًا فرما کر تصریح فرمادی کہ سماء دنیا میں ثوابت کے ذریعہ آسمان کو مزین فرمایا اور اس کو مصابیح کہا۔ اور وہ جو شیاطین کے مارنے کو شہاب ثاقب ہیں وہ آگ کے شعلے ہیں۔ جن کی یہ صورت ہوتی ہے کہ جس شیطان پر وہ شعلہ لگے (جسے عام اصطلاح میں تارا ٹوٹنا کہتے ہیں) وہ اس شیطان کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے اور اگر وہ شہاب ثاقب جس کا تذکرہ دوسرے مقام پر سورہ صافات میں فرمایا گیا:

إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ ۝٦ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝٧ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ۝٨ دُحُورًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝٩ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠

بے شک ہم نے آسمان دنیا کو تاروں کے ساتھ آراستہ کیا اور محافظت کے لئے شیطان سرکش سے (شہاب ثاقب) روشن انگارے رکھے۔ جس کی وجہ سے وہ عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور ان کو ہر طرف سے مار پڑتی ہے انہیں بھگانے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

کیلئے ان کے واسطے ہمیشہ کا عذاب ہے۔ مگر جو ان خبروں میں سے کچھ اچک لے یعنی اڑتی خبر اسے مل جائے اور وہ دنیا میں کاہنوں تک لانا چاہے تو اس کے پیچھے لگتا ہے روشن انگارا یا قدرتی بم۔

اس سے ثابت ہوا کہ ثوابت و سیارے یہ نہیں ٹوٹتے اور نہ گرتے ہیں بلکہ وہ جسے تارا ٹوٹنا کہا جاتا ہے وہ جہنمی انگارے علیحدہ ہیں اور اس پر حدیث میں آیا کہ جب شہاب ثاقب گرتا نظر آئے تو مسلمان کے لئے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لازم ہے۔ اس لئے کہ جس شیطان کو وہ لگتا ہے وہ تو جل جاتا ہے اور جو اس سے بڑھ جائے اور جل نہ سکے وہ دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اس دیوانے شیطان کو اصطلاح اردو میں چھلاوہ کہتے ہیں۔ یہ دیوانہ شیطان لوگوں کو راستہ بھلاتا ہے اور انواع و اقسام کی اذیتیں دیتا رہتا ہے۔

مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آگ کی شکل میں بھی جنگل کے اندر چلتا نظر آتا ہے اور مینڈھا بھی بن جاتا ہے اور اکا دکا راہرو پر حملہ بھی کر دیتا ہے آگے ارشاد ہے:

وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ۔

اور سکان سماویہ کو علیحدہ علیحدہ احکام اوامر و مناہی کی وحی فرمائی گئی۔ اور آسمان دنیا کو چراغوں سے مزین کر کے اس کی محافظت فرمائی۔

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾۔

یہ اس عزت والے علم والے کا ٹھہرایا ہوا نظام ہے۔ آگے ارشاد ہے:

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ؕ۔

پھر اگر وہ انحراف کریں تو آپ فرمائیں میں تم کو اس کڑک سے ڈراتا ہوں جو عاد و ثمود پر آئی اور انہیں تباہ کر گئی۔

باوجودیکہ یہ قوت میں اتنے بڑھے ہوئے تھے کہ ان کا ایک فرد پہاڑ کی چٹان کو اکھاڑ دیتا تھا چنانچہ علامہ نسفی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: كَانُوْا ذَوِيْ اَجْسَامٍ طِوَالٍ وَ خَلْقٍ عَظِيْمٍ وَ بَلَغَ مِنْ قُوَّتِهِمْ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَقْتَلِعُ الصَّخْرَةَ مِنَ الْجَبَلِ بِيَدِهٖ۔ یہ بڑے جسیم الاجسام اور طویل القامت تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ان کا ایک آدمی پہاڑ کی چٹان کو اکھاڑ دیتا تھا۔ اسی پر انہوں نے کہا تھا: مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ ہم سے زیادہ قوت میں کون ہے؟ تو جناب باری کی طرف سے اشاد ہوا: اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ۔ کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے انہیں پیدا کیا اور ان سے قوت میں زبردست ہے وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ۔ اور دیدہ دانستہ وہ ہماری آیتوں سے انحراف کرتے ہیں اور سخت منکر ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾۔

یعنی جب آئے ان کے پاس رسول ان کے سامنے اور ان کے بعد اور انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پوجا نہ کرو تو ان سرکشوں نے کہا اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتے نازل فرما دیتا اور ہم تمہاری تبلیغ سے منکر ہیں۔

یعنی تم ہمارے ہم جنس بشر ہو اور بشر کو تبلیغ بشر کیوں کرے۔ اگر اپنی تبلیغ کرانی تھی تو فرشتے نازل کئے جاتے باآنکہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL-ISLAMIA ACADEMY

حقیقت یہ ہے کہ اصول تبلیغ میں مجانست صوری لازمی ہوتی ہے اگر فرشتے تبلیغ کو آتے تو یہ اس تبلیغ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ اس لئے کہ ملائکہ اجسام نوری کے ساتھ اگر آتے ان کی آنکھیں خیرہ ہوتیں اور ان کے حواس باختہ ہو جاتے پھر تبلیغ سے کیونکر استفادہ کر سکتے اسی بنا پر حکمت الٰہی نے ہمارے لئے تبلیغ انبیا اس صورت میں رکھی کہ وہ ہمارے ہم شبیہ ہوں۔ ان کی آوازوں کو ہم سنیں انہیں ہم دیکھیں اور جانیں تا کہ ان کی تبلیغ سے ہمیں فائدہ پہنچے مگر عقل کے اندھے ضد کے پکے اس حکمت بالغہ کو نہ سمجھ سکے اور کہنے بیٹھ گئے: لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓىِٕكَةً اگر چاہتا ہمارا رب تو ہمارے اجسام خاکی کے لئے نور والے فرشتے نازل فرما دیتا۔ لہٰذا ہم اپنے ہم جنس کی تبلیغ سے منکر ہیں اور کفر کرتے ہیں۔ اب اس کی تصریح فرمائی گئی کہ جب انہوں نے خلاف فطرت کفر کیا تو

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ قَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ۝۱۵ ۔

قوم عاد نے زمین میں تکبر کیا اور ناحق اپنی بڑائی دکھائی اور بولے: مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً کون ہے ہماری قوت سے زیادہ اور یہ تھے ہماری آیتوں سے منکر پھر ارشاد ہوا کہ ہم نے اس کا جواب ہوا کے عذاب سے دیا چنانچہ ارشاد ہے:

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْۤ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰی وَ هُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝۱۶ ۔

تو ہم نے ان پر ریح صرصر یعنی وہ ٹھنڈی ہوا بھیجی جس میں ٹھٹھر کر رہ گئے اور ذلت کے ساتھ ہلاک ہوئے۔ محاورہ عربی میں صرصر اس ہوا کو کہتے ہیں جس میں غایت برودت اور انتہائی اذیت ہو۔ چنانچہ نسفی فرماتے ہیں کہ یہ ہوا چہار شنبہ شوال کی آخری تاریخوں میں آئی اور کسی قوم پر عذاب نہیں آیا مگر یہ چہار شنبہ ہی کو آیا۔ اور ریح صرصر کی تعریف میں فرماتے ہیں: بَارِدَةٌ تُحَرِّقُ بِشِدَّةِ بَرْدِهَا۔ ریح صرصر وہ ٹھنڈی ہوا ہے جو اپنی برودت سے جسموں کو جلا دے اسی بنا پر ریح صرصر کے ساتھ ریح عقیم بھی رکھی جو اپنی غایت حرارت سے ہلاک کر دے۔

حلیہ میں ہے کہ ریاح چار ہیں۔ صبا اسے ریح قبول بھی کہتے ہیں ابن خلکان میں ہے کہ ریح صبا نے رب عزوجل تبارک و تعالیٰ عزاسمہ سے اجازت طلب کی کہ یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام کی خوشبو پہنچائے قبل اس کے کہ بشیر قمیص لے کر پہنچے تو اسے اجازت دے دی گئی۔ اسی بنا پر باد صبا ہر محزون و غمگین کو مسرور کرتی ہے اور بدنوں کو تر و تازہ کرتی ہے۔ دوسری قسم کا نام جنوب ہے یہ ہوا ابروں کو جمع کرتی ہے اور اسی ہوا سے گھوڑے پیدا ہوتے ہیں۔

حاکم نے نیشاپوری میں ذکر کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ خلق خیل فرمایا تو ریح جنوب کو حکم دیا کہ میں تجھ سے ایک مخلوق پیدا کروں گا لہٰذا جمع ہو تو وہ جمع ہوئی اور جبریل حاضر ہوئے اور اس سے ایک قبضہ لیا۔ پھر اللہ نے فرمایا: هٰذِهٖ قَبْضَتِیْ ثُمَّ خَلَقَ فَرَسًا كُمَیْتًا یہ قبضہ ہے پھر اس سے کمیت گھوڑے پیدا فرمائے پھر فرمایا میں نے تجھے گھوڑا بنایا اور عربی کیا اور تجھے تمام چوپاؤں پر فضیلت دی۔ اور تیسری قسم شمال ہے اور چوتھی قسم دبور ہے۔ یہ دونوں ہوائیں ایسی ہیں کہ ان سے بنیادیں اکھڑ جاتی ہیں اور درخت اڑ جاتے ہیں اسی کو ریح عقیم اور ریح صرصر اور عاصف بھی کہتے ہیں جس کا تذکرہ مذکور ہو چکا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ سے مراد ان کی بداعمالی کی نحوست کے دن ہیں جس میں انہیں ذلت کا عذاب چکھایا گیا اور یہ عذاب دنیا کا تھا اسی لئے فرمایا: لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور اخروی عذاب سے انہیں بری نہیں کیا چنانچہ ارشاد ہوا: وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ ذلیل کرنے والا ہے وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ اور قیامت کے دن اپنے بتوں کی پرستاری سے مدد نہیں کئے جائیں گے اور دوسری قوم ثمود کے لئے ارشاد ہوا:

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٧﴾

لیکن قوم ثمود ان کی ہدایت کے لئے ہم نے حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا مگر قوم نے اندھے پن کو ہدایت پر ترجیح دی تو ان پر ناقۂ صالح کے عقر کے بعد ذلت کا صاعقہ آیا اور اپنی کرنی کا بدلہ پایا۔ اس واقعہ کی تصریح تیسویں پارہ کی سورہ شمس میں آئے گی یہاں اجمالاً اتنا فرمایا کہ جو حضرت صالح پر ایمان لائے ہوئے تھے ان کو ہم نے اس عذاب سے نجات دی اس لئے کہ وہ پرہیزگار تھے حیث قال:

وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿١٨﴾۔ اور نجات دی ہم نے ایمان لانے والوں کو جو پرہیزگار تھے۔

## بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع - سورۃ حٰمٓ السجدہ - پ ۲۴

وَ يَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٩﴾

اور جس دن دشمنان خدا (کافر) دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے پھر وہ (اور دوزخیوں کے جمع ہونے کے انتظار میں) روکے جائیں گے

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾

یہاں تک کہ (جب سب) دوزخ پر آ جمع ہوں گے تو شہادت دیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے گوشت پوست ان کے مقابلہ ان عملوں کی گواہی دیں گے

وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾

اور یہ لوگ اپنے گوشت پوست سے پوچھیں گے تم نے ہم پر گواہی کیوں دی تو وہ جواب دیں گے جس خدا نے ہر چیز کو گویا کیا اسی نے ہم کو بھی اپنی قدرت سے گویا کیا اور اسی نے تمہیں اول بار پیدا کیا تھا اور اب تم اسی کی طرف لوٹائے جا رہے ہو

وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَآ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا جُلُوْدُكُمْ وَ لٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾

اور گناہ کرتے وقت تم پردہ داری بھی کرتے تھے تو اس خیال سے نہیں کہ تمہارے خلاف گواہی دیں گے تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں تمہارے گوشت پوست بلکہ تمہیں تو یہ خیال تھا تمہارے بہت سے عملوں سے تمہارا خدا بھی واقف نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَ ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

اور یہ بدگمانی جو تم نے اپنے پروردگار کے حق میں کی اس تمہاری بدگمانی نے تو آج تم کو تباہ کیا اور تم گھاٹے میں آ گئے

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾

تو اگر یہ لوگ صبر کر کے (خاموش ہو) رہیں تو بھی ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور اگر وہ معافی مانگیں تو ان کو معافی نہیں دی جائے گی

وَ قَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

اور ہم نے ان (کفار) کے ساتھ (برے) ہم نشین تعینات کر دیئے تھے جنہوں نے اچھے کر دکھائے تھے ان کے اگلے پچھلے تمام حالات اور صحیح ہو گیا ان کے اوپر فرمان الٰہی جن اور انسانوں کی پہلی جماعتوں پر جو گزر گئیں بے شک وہ نقصان و خسران والے تھے

## حل لغات تیسرا رکوع ۔ سورۃ حٰمٓ السجدہ ۔ پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ ۔ اور | يَوْمَ ۔ جس دن | يُحْشَرُ ۔ اکٹھے کئے جائیں گے | |
| اَعْدَآءُ ۔ دشمن | اللّٰهِ ۔ اللہ تعالیٰ کے | اِلَى ۔ طرف | النَّارِ ۔ آگ کی |
| فَهُمْ ۔ تو وہ | يُوْزَعُوْنَ ۔ روکے جائیں گے | | حَتّٰٓى ۔ یہاں تک کہ |
| اِذَا ۔ جب | مَا ۔ وہ | جَآءُوْ ۔ آئیں گے | هَا ۔ اس کے پاس تو |
| شَهِدَ ۔ گواہی دیں گے | عَلَيْهِمْ ۔ ان پر | سَمْعُهُمْ ۔ ان کے کان | وَ ۔ اور |
| اَبْصَارُ ۔ آنکھیں | هُمْ ۔ ان کی | وَ ۔ اور | جُلُوْدُ ۔ چمڑے |
| هُمْ ۔ ان کے | بِمَا ۔ جو | كَانُوْا ۔ تھے وہ | يَعْمَلُوْنَ ۔ کام کرتے |
| وَ ۔ اور | قَالُوْا ۔ کہیں گے | لِجُلُوْدِ ۔ چمڑوں | هِمْ ۔ اپنوں کو |
| لِمَ ۔ کیوں | شَهِدْتُّمْ ۔ گواہی دی تم نے | عَلَيْنَا ۔ ہم پر | قَالُوْٓا ۔ کہیں گے |
| اَنْطَقَنَا ۔ بلایا ہم کو | اللّٰهُ ۔ اللہ نے | الَّذِيْٓ ۔ جس نے | اَنْطَقَ ۔ بلایا |
| كُلَّ ۔ ہر | شَيْءٍ ۔ چیز کو | وَّ ۔ اور | هُوَ ۔ اسی نے |
| خَلَقَكُمْ ۔ پیدا کیا تم کو | اَوَّلَ ۔ پہلی | مَرَّةٍ ۔ مرتبہ | وَّ ۔ اور |
| اِلَيْهِ ۔ اسی کی طرف | تُرْجَعُوْنَ ۔ لوٹائے جاؤ گے تم | | وَ ۔ اور |
| مَا ۔ جو | كُنْتُمْ ۔ تھے تم | تَسْتَتِرُوْنَ ۔ پردہ کرتے | اَنْ ۔ یہ کہ |

MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| يَّشْهَدَ ۔ گواہی دیں گے | عَلَيْكُمْ ۔ تم پر | سَمْعُكُمْ ۔ تمہارے کان | وَ ۔ اور |
| لَآ ۔ نہ | اَبْصَارُ ۔ آنکھیں | كُمْ ۔ تمہاری | وَ ۔ اور |
| لَا ۔ نہ | جُلُوْدُ ۔ چمڑے | كُمْ ۔ تمہارے | وَ ۔ اور |
| لٰكِنْ ۔ لیکن | ظَنَنْتُمْ ۔ خیال کیا تم نے | اَنَّ ۔ کہ بے شک | اللّٰهَ ۔ اللہ |
| لَا ۔ نہیں | يَعْلَمُ ۔ جانتا | كَثِيْرًا ۔ بہت سی | مِّمَّا ۔ وہ چیزیں جو |
| تَعْمَلُوْنَ ۔ کرتے ہو تم | وَ ۔ اور | ذٰلِكُمْ ۔ یہ | ظَنُّكُمْ ۔ تمہارا خیال تھا |
| الَّذِيْ ۔ جو | ظَنَنْتُمْ ۔ خیال کیا تم نے | بِرَبِّكُمْ ۔ اپنے رب کے متعلق | اَرْدٰ ۔ ہلاک کر دیا اس نے |
| كُمْ ۔ تم کو | فَاَصْبَحْتُمْ ۔ تو ہو گئے تم | مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔ خسارہ اٹھانے والوں سے | |
| فَاِنْ ۔ تو اگر | يَّصْبِرُوْا ۔ صبر کریں | فَالنَّارُ ۔ تو آگ | مَثْوًى ۔ ٹھکانہ ہے |
| لَّهُمْ ۔ ان کا | وَ ۔ اور | اِنْ ۔ اگر | يَّسْتَعْتِبُوْا ۔ معافی مانگیں |
| فَمَا ۔ تو نہیں | هُمْ ۔ وہ | مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۔ معاف کئے جانے والوں سے | |
| وَ ۔ اور | قَيَّضْنَا ۔ مقرر کئے ہم نے | لَهُمْ ۔ ان کے لئے | قُرَنَآءَ ۔ ساتھی |
| فَزَيَّنُوْا ۔ تو سجائے انہوں نے | لَهُمْ ۔ ان کے لئے | مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ۔ جو ان کے آگے تھے | |
| وَ ۔ اور | مَا ۔ جو | خَلْفَهُمْ ۔ ان کے پیچھے تھے | وَ ۔ اور |
| حَقَّ ۔ حق ہوئی | عَلَيْهِمُ ۔ ان پر | الْقَوْلُ ۔ بات | فِيْٓ ۔ بیچ |
| اُمَمٍ ۔ امتوں کے | قَدْ ۔ جو | خَلَتْ ۔ گزر گئیں | مِنْ قَبْلِهِمْ ۔ ان سے پہلے |
| مِّنَ الْجِنِّ ۔ جنوں | وَ ۔ اور | الْاِنْسِ ۔ انسانوں سے | اِنَّهُمْ ۔ بے شک وہ |
| كَانُوْا ۔ تھے | خٰسِرِيْنَ ۔ خسارہ اٹھانے والے | | |

## حل لغات نادرہ

يُوْزَعُوْنَ ۔ مشتق ہے وزع سے جس کے معنی روک رکھنے کے ہیں۔

اَرْدٰى ۔ بمعنی اَهْلَكَ ۔

مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۔ یہ عتبیٰ سے ہے اور عتبیٰ کہتے ہیں رضا جوئی کو۔ معافی طلب کرنے کو۔ یہاں معنی ہو گا کفار معافی طلب کریں گے تو معافی نہیں ملے گی۔

قَيَّضْنَا ۔ بمعنی قَدَّرْنَا ہے۔

قُرَنَآءَ ۔ جمع ہے قرین کی۔ یعنی ہمنشین۔

حَقَّ ۔ صحیح ہو گیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

## مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع - سورۃ حٰمٓ السجدہ - پ ۲۴

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَآءُ اللّٰهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾۔

اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ان کے اگلوں کو روکا جائے گا یہاں تک کہ پچھلے آملیں۔

اَعْدَآءُ جمع ہے عدو کی اور عدو عربی میں تین معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ راغب فرماتے ہیں: اَلْعَدْوُ التَّجَاوُزُ وَ مُنَافَاةُ الْاِلْتِئَامِ فَتَارَةً يُعْتَبَرُ بِالْقَلْبِ فَيُقَالُ لَهُ الْعَدَاوَةُ وَالْمُعَادَاةُ وَ تَارَةً بِالْمَشْيِ فَيُقَالُ لَهُ الْعَدْوُ وَ تَارَةً فِي الْاِخْلَالِ بِالْعَدَالَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ فَيُقَالُ لَهُ الْعُدْوَانُ وَالْعَدْوُ قَالَ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ تَارَةً بِاَجْزَآءِ الْمَقَرِّ فَيُقَالُ لَهُ الْعَدْوَاءُ يُقَالُ لَهُ مَكَانٌ ذُوْعَدْوَاءٍ اَیْ غَيْرُ مُتَلَائِمِ الْاَجْزَآءِ فَمِنَ الْمُعَادَاةِ يُقَالُ رَجُلٌ عَدُوٌّ وَقَوْمٌ عَدُوٌّ وَقَالَ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَ قَدْ يُجْمَعُ عَلٰى عِدًى وَاَعْدَاءٍ قَالَ وَ يَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ الخ۔ اس کے حاصل معنی اقسام ثلثہ کے ماتحت تخلیقی اور جبلی نکلتے ہیں یعنی یہ معنی دیتا ہے دل سے کسی کی منافرت ہونے پر اور دل میں محبت اور منافرت پیدا کر دینا احسن الخالقین کے قبضہ اقتدار میں ہے یہی وجہ ہے کہ عالم ارواح میں جس روح سے جو روح موافق ہوتی ہے وہ عالم دنیا میں باہمی محبت و وداد سے رہتی ہے اور جو عالم ارواح میں باہمی مخالف ہے وہ دنیا میں بھی مخالف ہوتی ہے اور یہ تخلیق احسن الخالقین کا ایک کرشمہ ہے۔ چنانچہ جن کافروں کو خالق مطلق نے اسلام کی مخالفت کے لئے جبلۃ بنایا انہیں اَعْدَآءُ اللّٰهِ فرمایا اور جو ایمان واسلام کی حمایت کے لئے بنائے گئے وہ مومن کہلائے۔

تو اب مسئلہ واضح ہو گیا کہ اَعْدَآءُ اللّٰهِ سے یہاں وہی مراد ہیں جن کی جبلت میں ایمان واسلام کی مخالفت ڈال دی گئی اور یہ اس لئے کہ تُعْرَفُ الْاَشْيَآءُ بِاَضْدَادِهَا اصول ہے کائنات کی تخلیق کا۔ اور اسی سے حقائق اشیاء کا امتیاز ہوتا ہے۔ چنانچہ دن پیدا فرما کر اس کی ضد رات بنا دی صحت دے کر اس کی ضد علالت و مرض رکھ دی گئی۔ حسین و جمیل پیدا فرما کر قبیح الاشکال لوگ پیدا کئے تاکہ حسن کی قدر و صحت کی حقیقت دوست کا منصب واضح ہو سکے۔

غرضکہ دنیا میں اہل دنیا کو اس طرح رکھا کہ صحت مند بھی ہوں اور بیمار بھی، حسین بھی ہوں اور قبیح بھی، گورے کالے کا امتیاز بھی اسی میں ہے۔ عالم اور جاہل کو خود ہی فرمایا: وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿٢٠﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ۔ گویا اندھا انکھیارے کے برابر نہیں ہو سکتا۔ عالم جاہل کے برابر نہیں۔ تاریکی روشنی کے مساوی نہیں سایہ تمازت آفتاب میں آرام دہ ہوتا ہے۔ زندہ مردے سے بہتر ہے۔ اسی طرح کفر سے اسلام افضل ہے تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اَعْدَآءُ اللّٰهِ وہی ہیں جو جبلی طور پر مخالف اسلام ہیں۔ اسی لئے اس اصطلاح کو ظاہر کرنے کے لئے اَعْدَآءُ اللّٰهِ کہا گیا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کا دشمن باعتبار غلبہ نہ کوئی ہو سکتا ہے اور نہ کوئی ہے اب مفہوم آیت واضح ہو گیا کہ يَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ سے مراد وہی جبلی مخلوق ہے جس کو اسلام کے مقابل مخالف بنایا گیا اور ان کا مآل بتایا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ وہ ایک جگہ روکے جائیں گے تاکہ سب کے سب بیک وقت جہنم میں جائیں اور ان کے خلاف گواہی دینے کے لئے انہی کا گوشت پوست، ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان سامنے ہوں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ ۔

یہاں تک کہ جب سب دوزخ پر آ جمع ہوں گے تو جیسے جیسے یہ لوگ عمل کرتے رہے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے گوشت پوست ان کے مقابلہ میں ان کے عملوں کی گواہی دیں گے۔

چونکہ کافر، انسان کے سوا اور کسی چیز کے نطق کے قائل نہیں تھے یہاں دیکھیں گے کہ انسان کی کھال اعضا میں ہاتھ پیر سب علیحدہ علیحدہ بولیں گے جیسا کہ دوسری جگہ واضح فرمایا: اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔ یعنی اس دن ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ہم سے بات کریں گے ان کے ہاتھ اور گواہی دیں گے ان کے پیر جو کچھ وہ کرتے رہے تھے۔

مادیت کی دنیا میں ناطق انسان کو قرار دیا اور باقی کو جمادی مانا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کا مظاہرہ مادہ پرست انسان پر اس طرح کیا کہ پتھر، کنکر، لوہا، پتیل تانبا ان کو بھی بولنے کی قدرت دے دی۔ چنانچہ انہی کے ہاتھوں ریڈیو بنوا دیا۔ انہی کے ہاتھوں گراموفون ریکارڈ تیار کرا دیئے جو صرف بولنے والے کی آواز کو اس کی زندگی تک محفوظ نہیں رکھتے بلکہ بولنے والا مر جائے تو اس کے مرنے کے بعد بھی وہ آواز باقی رہتی ہے یہ اسی امر کو واضح کرنے کے لئے کرشمۂ قدرت دکھایا تاکہ منکرین سمجھ سکیں کہ بحکم الٰہی خاک، کنکر، مٹی، پتھر ہر چیز جب بولنے پر قادر ہے تو قیامت کے دن ہاتھ پیر جلود انسانی اور آنکھ، کان، ناک کیوں نہ بول سکیں گے چنانچہ منکرین جب دیکھیں گے کہ ہماری گواہی ہمارے ہی جسم کے اعضا دے رہے ہیں تو کہیں گے:

وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ ۔

اور یہ لوگ اپنے گوشت و پوست سے پوچھیں گے بھلا تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ وہ جواب دیں گے کہ جس خدا نے ہر چیز کو گویا کیا ہے اسی نے ہمیں بھی اپنی قدرت سے گویا کیا اور اسی نے اول بار پیدا کیا تھا اور اب تم لوگ اسی کی طرف لوٹا کر لائے جا رہے ہو۔

یہاں منکرین کے استعجاب کو نہایت خوبصورت طریقہ سے اٹھایا اور واضح کیا کہ زبان نرم عضو ہو کر جب ناطق ہو سکتی ہے تو اعضاء جسمانی اس کی قدرت کاملہ سے کیوں نہ ناطق ہوں۔ چنانچہ جلود انسانی اور اعضائے جسمانی جواب دیں گے کہ اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۔الخ ہمیں بولنے کی قدرت اسی اللہ نے بخشی جس کی قدرت کاملہ سے ہر شے بول رہی ہے اور اسی نے تمہیں پہلی بار پیدا فرما کر ناطق کیا۔ تو جو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ دوسری تیسری بار کیوں نہیں ناطق کر سکتا اس لئے کہ اسی نے پہلے تمہیں ہمیں پیدا فرمایا اور اب بھی اس کی طرف لوٹ کر آئے ہیں۔ البتہ تمہارا یہ گمان اور خیال خام تھا کہ

وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا جُلُوْدُكُمْ وَ لٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ ۔

اور گناہ کرتے وقت تم پردہ داری سے بھی کام کرتے تھے تو اس خیال سے نہیں کہ کل کو تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور تمہارے گوشت پوست تمہارے خلاف گواہی دینے کھڑے ہو جائیں گے بلکہ تم کو تو یہ خیال تھا کہ تمہارے بہت سے عملوں سے خدا بھی واقف نہیں ہے۔ مگر اس علام الغیوب نے تمہارے ہر خفیہ و علانیہ اعمال تمہارے ہی اعضا کی شہادت سے ایسے واضح کر دیئے کہ اب تمہیں انکار کی جرأت ہی نہیں ہو سکتی بقول کیف کے

دیا کسی نے نہ ساتھ میرا مجھی پہ چھدا خطا کا رکھا
الگ الگ ہو گئے سب اعضا مصیبتوں میں پھنسا کے مجھ کو

چنانچہ ارشاد باری ہے:

وَ ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾۔

اور یہ بدگمانی تم نے اپنے رب کے ساتھ کی تھی جس نے تمہیں تباہ کیا تو صبح کی تم نے نقصان والوں میں۔ آگے ارشاد ہے:

فَاِنْ یَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِیْنَ ﴿۲۴﴾۔

تو اگر یہ لوگ صبر کر کے خاموش ہو رہیں تو بھی ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور اگر معافی چاہیں تو ان کو معافی بھی نہیں دی جائیگی۔

حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر وہ عذاب پر صبر کریں تو یہ صبر ان کے لئے مفید نہیں اس لئے کہ جہنم ہی ان کا ٹھکانا ہے۔ وَ اِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا اور اگر منت سماجت کر کے معافی مانگیں تو ان کی منت سماجت انہیں فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ خلاصۂ مفہوم آیت یہ ہے کہ جہنمیوں کو جہنم میں جانے کے بعد نہ صبر فائدہ مند نہ خوشامد و منت سماجت مفید۔ چنانچہ اٹھارہویں پارہ میں ہے:

رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾۔

اے ہمارے رب ہماری شقاوتیں ہم پر غالب آگئیں اور ہم راہ سے بہک گئے الٰہی اب ہمیں اس جہنم سے نکال تو اگر پھر بھی گمراہی پر رہیں تو پھر ہم ظالم ہیں۔

اس کا جواب ملے گا: قَالَ اخْسَـُٔوْا فِیْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ۔ اپنے نقصان میں پڑے رہو اور کوئی کلام مجھ سے نہ کرو وہی یہاں فرمایا: وَ اِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِیْنَ۔ اگر وہ معافی مانگیں تو انہیں معافی نہ ملے گی۔ آگے ارشاد ہے:

وَ قَیَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَیَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۲۵﴾۔

تو ہم نے ان کفار کے ساتھ برے ہم نشین تعینات کر دیئے تھے تو انہوں نے ان کے اگلے اور پچھلے تمام افعال ان کی نظر میں اچھے کر دکھائے اور ان سے پہلے جنات اور آدمیوں کی اور بہت سی نافرمان امتیں ہو گزری تھیں ان کے شمول میں عذاب کا وعدہ ان کے حق میں پورا ہو کر رہا۔ بے شک یہ لوگ شروع ہی سے اپنے نقصان کے درپے تھے۔

مفہوم آیت یہ ہے کہ جس کی جبلت میں بداعمالی اور بے دینی رکھ دی گئی ہے۔ وہ کسی ہدایت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ان کا انجام نقصان و خسران ہی ہے اور اسی لئے یہاں بھی اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ فرمایا کہ یہ تھے ہی نقصان والوں میں۔

www.waseemziyai.com

## بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع-سورۃ حٰمٓ السجدہ-پ ۲۴

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور بولے جنہوں نے کفر کیا (ایک دوسرے سے) اس قرآن کو سنو ہی مت اس کے بیچ بیچ میں غل مچا دیا کرو شاید اس تدبیر سے بازی لے جاؤ

فَلَنُذِیْقَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِیْدًا ۙ وَّ لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

تو جو لوگ (دین اسلام سے) منکر ہیں ہم ان کو ضرور سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور ضرور ان کے ان بدترین اعمال کا بدلہ دیں گے

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِیْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾

یہ دوزخ ہی دشمنان خدا (یعنی کافروں) کا بدلہ ہے کہ وہ جو ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے اس کی سزا میں ان کو ہمیشہ کے لئے دوزخ میں گھر ملا

وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَیْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِیَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ ﴿۲۹﴾

اور جو لوگ منکر ہیں (قیامت میں) کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ان کو ہمیں بھی دکھا جنہوں نے شیطان اور آدمیوں میں سے ہمیں تباہ کیا تاکہ ہم انہیں پاؤں تلے مسل ڈالیں تاکہ وہ بہت ہی ذلیل ہوں

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

بے شک جن لوگوں نے اقرار کیا کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے پھر وہ اس عقیدہ پر جمے رہے (مرتے وقت) ان پر فرشتے نازل ہوں گے اور ان سے کہیں گے کہ آئندہ کے لئے نہ کسی طرح کا اندیشہ کرو اور نہ گزشتہ کے لئے کسی طرح کا رنج اور بہشت جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اس کی خوشیاں مناؤ

نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْۤ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ؕ ﴿۳۱﴾

دنیا کی زندگی میں بھی ہم بحکم خدا تمہارے حامی و مددگار تھے اور آخرت میں بھی (ہوں گے) اور جس چیز کو تمہارا جی چاہے گا تمہارے لئے بہشت میں موجود ہوگی اور جو چیز تم طلب کرو گے وہاں حاضر ہوگی

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ﴿۳۲﴾

یہ بخشنے والے مہربان (یعنی خدا) کی طرف سے تمہاری ضیافت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

## حل لغات چوتھا رکوع۔سورۃ حٰمٓ السجدہ۔پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | قَالَ۔بولے | الَّذِیْنَ۔وہ جو | کَفَرُوْا۔کافر تھے |
| لَا۔نہ | تَسْمَعُوْا۔سنو | لِھٰذَا۔اس | الْقُرْاٰنِ۔قرآن کو |
| وَ۔اور | الْغَوْا۔شور کرو | فِیْہِ۔اس میں | لَعَلَّکُمْ۔تاکہ تم |
| تَغْلِبُوْنَ۔غالب رہو | فَلَنُذِیْقَنَّ۔تو ہم ضرور چکھائیں گے | | الَّذِیْنَ۔ان کو |
| کَفَرُوْا۔جو کافر تھے | عَذَابًا۔عذاب | شَدِیْدًا۔سخت | وَّ۔اور |
| لَنَجْزِیَنَّھُمْ۔ضرور بدلہ دیں گے ہم ان کو | | اَسْوَاَ۔برا | الَّذِیْ۔اس کا |
| کَانُوْا۔جو تھے | یَعْمَلُوْنَ۔وہ کام کرتے | ذٰلِكَ۔یہ | جَزَآءُ۔بدلہ ہے |
| اَعْدَآءِ۔دشمنان | اللّٰہِ۔خدا کا | النَّارُ۔آگ | لَھُمْ۔ان کے لئے |
| فِیْھَا۔اس میں | دَارُ۔گھر ہے | الْخُلْدِ۔ہمیشہ کا | جَزَآءً۔بدلہ ہے |
| بِمَا۔اس کا جو | کَانُوْا۔تھے | بِاٰیٰتِنَا۔ہماری آیتوں کا | یَجْحَدُوْنَ۔انکار کرتے |
| وَ۔اور | قَالَ۔کہیں گے | الَّذِیْنَ۔وہ جو | کَفَرُوْا۔کافر ہیں |
| رَبَّنَآ۔اے ہمارے رب | اَرِنَا۔دکھا ہم کو | الَّذَیْنِ۔وہ دونوں فریق | اَضَلّٰنَا۔جنہوں نے گمراہ |
| کیا ہم کو | مِنَ الْجِنِّ۔جنوں | وَ۔اور | الْاِنْسِ۔انسانوں سے |
| نَجْعَلْھُمَا۔کہ مسلیں ہم ان کو | تَحْتَ۔نیچے | اَقْدَامِنَا۔اپنے قدموں کے | |
| لِیَکُوْنَا۔تاکہ ہوں | مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ۔وہ ذلیل لوگوں سے | | اِنَّ۔بے شک |
| الَّذِیْنَ۔وہ جنہوں نے | قَالُوْا۔کہا | رَبُّنَا۔ہمارا رب | اللّٰہُ۔اللہ ہے |
| ثُمَّ۔پھر | اسْتَقَامُوْا۔جمے رہے | تَتَنَزَّلُ۔اترتے ہیں | عَلَیْھِمُ۔ان پر |
| الْمَلٰٓئِکَۃُ۔فرشتے | اَلَّا۔یہ کہ نہ | تَخَافُوْا۔خوف کرو | وَ۔اور |
| لَا۔نہ | تَحْزَنُوْا۔غم کھاؤ | وَ۔اور | اَبْشِرُوْا۔خوشخبری حاصل کرو |
| بِالْجَنَّۃِ۔جنت کی | الَّتِیْ۔جو | کُنْتُمْ۔تھے تم | تُوْعَدُوْنَ۔وعدہ دیئے جاتے |
| نَحْنُ۔ہم | اَوْلِیٰٓؤُ۔دوست ہیں | کُمْ۔تمہارے | فِی۔بیچ |
| الْحَیٰوۃِ۔زندگی | الدُّنْیَا۔دنیا کے | وَ۔اور | فِی۔بیچ |
| الْاٰخِرَۃِ۔آخرت کے | وَ۔اور | لَکُمْ۔تمہارے لئے ہے | فِیْھَا۔اس میں |
| مَا۔جو | تَشْتَھِیْٓ۔چاہیں | اَنْفُسُکُمْ۔تمہارے نفس | وَ۔اور |
| لَکُمْ۔تمہارے لئے ہے | فِیْھَا۔اس میں | مَا۔جو | تَدَّعُوْنَ۔تم مانگو |
| نُزُلًا۔مہمانی ہے | مِّنْ غَفُوْرٍ۔بخشنے والے | رَّحِیْمٍ۔مہربان سے | |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

## حل لغات نادرہ

اَلْغَوْا۔ لَغَا یَلْغُوْا سے ہے لغو کہتے ہیں بے ہودہ گوئی کو۔

اَسْوَاَ۔ سوء کا افعل التفضیل ہے جس کے معنی ہوتے ہیں بہت برے افعال۔

تَدَّعُوْنَ۔ مشتق از دَعَا یَدْعُوْ بمعنی طلب حاصل معنی تَتَمَنَّوْنَ یعنی جو تم چاہو اور آرزو کرو۔

نُزُلًا۔ نزل اس کو کہتے ہیں جو مہمان کے آگے رکھا جائے۔

## مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع۔ سورۃ حٰمٓ السجدہ۔ پ ۲۴

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾۔

اور جو لوگ کافر ہیں انہوں نے ایک دوسرے سے کہا نہ سنو اس قرآن کو اور اس میں بے ہودہ شور وغل کیا کرو شاید کہ تم غالب آجاؤ۔

مشرکین مکہ کا طریقہ عمل یہ تھا کہ جب قرآن کریم کی تلاوت ہوتی تو لغو شور وغل مچاتے اور اس کے سننے سے لوگوں کو مانع ہوتے۔ چنانچہ دوسری جگہ نویں پارہ میں ان کی کیفیت اور لغویت اس طرح ظاہر فرمائی: وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً۔ ان کی نماز بیت اللہ کے قریب یہ تھی کہ تالیاں اور سیٹیاں بجاتے۔ تو اس کا بدلہ فرمایا: فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ چکھو عذاب اس کا جس کا تم کفر کیا کرتے تھے۔ یہ قاعدہ ہے کہ منکر ضدی ہٹیلے جب حق کے مقابل آتے ہیں تو قبول کرنے کے بجائے وہ لغویت اور بیہودگی کرتے ہیں۔ کفار مکہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور آج بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس کو واضح فرمایا گیا کہ جواب تو یہ کیا دیں گے لاجواب رہنے کی شکل میں اپنی جماعت والوں کو بھی ہدایت کرتے تھے کہ لَا تَسْمَعُوْا تلاوت کلام پاک کرتے وقت اس کو نہ سنو اور لغو شور وغل کرو شاید کہ تم اس میں کامیاب ہو جاؤ۔ اس کے بدلہ میں جناب باری کی طرف سے ارشاد ہوا:

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾۔

تو ضرور ہم کافروں کو مزہ چکھائیں گے سخت عذاب کا اور بے شک ہم ان کے بدترین اعمال کا بدلہ دیں گے یہ ہے بدلہ اللہ کے دشمنوں کا آگ میں ان کے لئے دوامی اور ہمیشہ کا گھر ہے یہ معاوضہ ہے اس عمل کا جو ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔

یعنی آیتوں کو سن کر ماننے اور تسلیم کرنے کی بجائے کج بحثی اور ڈھٹائی کرتے تھے اس نے انہیں دار خلد یعنی ہمیشگی کے لئے جہنم میں گھر دے دیا۔ آیت کریمہ سے یہ امر واضح ہو گیا کہ کافر دخول جہنم کے بعد نجات نہیں پائے گا۔ جیسے مومن جنت میں ہمیشہ رہے گا ایسے ہی کافر جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ جہنم سے نکلنے کی روایتیں وہ صرف سیاہ کاران امت کے لئے ہیں۔ وہ عذاب سے شفاعت بالوجاہت کے ذریعہ یا مقربان خاص کی سفارش سے نجات پائیں گے۔ مگر کافر مشرک یہ ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم میں رہیں گے اور یہ کافر مایوس ہو کر خدا کے حضور عرض کرے گا جس کا ذکر فرمایا گیا:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾

کافر کہے گا اے ہمارے رب بخشش سے تو ہم رہے ہمیں کم از کم انہیں دکھلا دے جنہوں نے جن اور انسانوں سے ہمیں گمراہ کیا تا کہ ان دونوں کو ہم اپنے پیروں تلے کھوندیں۔ اور ہم انہیں ذلیل تر دیکھیں۔

اور یہ بھی ان کی محض آرزو ہوگی جو پوری نہ ہوگی۔ اگرچہ وہ گمراہ کرنے والے ذلت و رسوائی کے شکار ہوں گے اور ان کے ساتھ جہنم میں رہیں گے۔ یہ پہلا مضمون ہے جو بموجب اسلوب بیان قرآنی جہنمیوں کے متعلق ہے اور چونکہ اسلوب بیان اس امر کا مقتضی تھا کہ جب جہنمیوں کا ذکر آ گیا تو جنتیوں کا ذکر ضرور ہو۔ لہٰذا اب دوسرا مضمون مقربان خاص اہل جنت کا شروع فرمایا گیا اور ارشاد ہوا:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم ہوئے تو ان پر ملائکہ نازل ہوتے ہیں کہ خوف مستقبل نہ کرو اور نہ دل میں گزشتہ کا ملال لاؤ اور خوشخبری لو جنت کی اور جنت بھی وہ جنت جس کا ان سے وعدہ کیا گیا۔

یہاں یہ بھی بتادیا کہ مومنین پر جو مستقیم علی الایمان ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنا حقیقی رب مانتے ہیں ان پر بشارتیں دیتے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اَلَّا تَخَافُوْا الخ کسی کا خوف نہ کرو جو تم پر غالب ہو سکے اور ملال نہ کرو جو چیز تم چاہتے ہو اس کے نہ ملنے کا اس لئے کہ خوف ہمیشہ اپنے سے غالب کا ہوتا ہے۔ اور ملال اس چیز کا ہوتا ہے جس کے حاصل کرنے کی سعی کرے اور کامیاب نہ ہو تو مومن کے لئے دونوں چیزوں سے اطمینان دلایا گیا کہ تمہیں نہ خوف ہے نہ ملال۔ اب رہا معاملہ اخروی زندگی کا اس لئے فرمایا کہ وہ فرشتے کہیں گے:

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾

ہم تمہارے معاون و مددگار ہیں دونوں زندگیوں میں حیات دنیا کے بعد حیات اخروی آتی ہے اس لئے فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ فرمایا تا کہ مومن دنیا اور عقبیٰ دونوں سے مطمئن رہے اور دونوں کے لئے ضمیر واحد لگا کر فرمایا: لَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ۔ یعنی دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی دونوں میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہے جو تمہارے دل چاہیں اور دنیا اور آخرت کی زندگی میں تمہارے لئے لَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ وہ بھی ہے جو تم مانگو اس لئے کہ تم آج مہمان ہو اللہ تعالیٰ کے اور اس مہمانی میں جو دسترخوان تم پر لگے وہ ایسا ہے کہ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ۔ مہمانی ہے بخشنے والے اور رحم فرمانے والے کی طرف سے۔

آیۂ کریمہ سے واضح ہو گیا کہ مومن خواہ ولی ہو یا غوث، قطب ہو یا ابدال ان کو اللہ کی طرف سے دنیا و آخرت کی زندگی میں ان کی خواہش کے مطابق عطائیں ہوں گی اسی بنا پر ہم اولیاء کی کرامت کو حق مانتے ہیں حتیٰ کہ غوث الثقلین غیث الملوین غیاث الدارین حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی اس کرامت کا بھی ہم انکار نہیں کر سکتے جو بارہ سال کی ڈوبی ہوئی کشتی کو نکالنے کے متعلق ہے۔ اس لئے کہ ما موصولہ عموم کا فائدہ دیتا ہے اور بلا کسی استثناء کے مستثنیٰ منہ کو علیحدہ نہیں کرتا تو جو بھی آپ کے دل کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

خواہش ہوئی ہو خواہ وہ ڈوبی ہوئی کشتی ہو یا غرق شدہ افراد ان کے نکالنے میں آپ کا اشتہاء قلبی اگر اس طرف مائل ہو گیا ہو کہ یہ بڑھیا جس کی برات کو ڈوبے بارہ سال ہو گئے ہیں یہ پھر باہر آئے اور دنیا کی ہوا کھائے اور اس کا بیٹا مع دلہن کے ماں کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائے تو بہ اقتضائے لَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُوْنَ۔ اس کا پانی سے نکل آنا اور کشتی کا تیر جانا سب کچھ ممکن ہے۔ اس لئے کہ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ۔ یہ غفور و رحیم قادر علی الاطلاق کی طرف سے ان کے لئے تواضع اور مہمانی ہے۔ وللہ الحمد

## بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع - سورۃ حٰمٓ السجدہ - پ ۲۴

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور نیکوکار بھی ہو اور لوگوں سے کہے کہ میں بھی خدا کے فرمانبردار بندوں میں ہوں

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾

اور اے سننے والے نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی برائی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کرو کہ وہ دیکھنے والوں کی نظروں میں بہت ہی اچھا ہو تو جب اس میں اور تم میں عداوت تھی (تم دیکھ لوگے) کہ وہ تمہارا گہرا دوست ہو گیا

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾

اور حسن مدارات کی توفیق نہیں ملتی مگر انہیں جو صبر کرتے ہیں اور نہیں دی جاتی کسی کو یہ توفیق مگر جن کا بڑا حصہ ہو

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾

اور اگر تجھے توسوس شیطانی گدگدائے تو خدا کے ساتھ پناہ مانگ لیا کرو بے شک وہ سننے اور جاننے والا ہے

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور اللہ کی نشانیوں میں رات دن سورج اور چاند ہیں (مگر خدا نہیں ہیں) لہٰذا نہ سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اس اللہ کو جس نے یہ سب پیدا فرمائے اگر تم خدا ہی کی عبادت کرنے والے ہو

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدۃ

تو اگر وہ تکبر کریں تو وہ جو تیرے رب کے ہاں تسبیح کرتے ہیں رات دن اور وہ کبھی نہیں تھکتے

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾

اس کی قدرت کی نشانیوں میں ایک یہ ہے کہ تم زمین کو دیکھتے ہو کہ سنسان بے حس و حرکت پڑی ہے تو جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو سرسبز شاداب ہو کر بڑھ جاتی ہے بے شک وہ جس نے زمین کو زندہ کیا وہ ضرور مردے کو بھی زندہ فرمائے گا بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِيٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ
عَلَيْنَا ۗ أَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَّنْ يَّأْتِيٓ
اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٤٠﴾

بے شک وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں ٹیڑھے چلتے ہیں نہیں مخفی ہم پر ان کا حال بھلا جو شخص آخر کار دوزخ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن آئے اور اس کو کسی بات کا کھٹکا نہ ہو جو چاہو تم کرو جو کچھ بھی تم کر رہے ہو خدا اس کو دیکھ رہا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ
لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿٤١﴾ ۙ
لَّا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا مِنْ
خَلْفِهٖ ۗ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿٤٢﴾

بے شک وہ لوگ جن کے پاس قرآن جیسی نصیحت آئی اور انہوں نے نہ مانا اور یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے کہ جھوٹ نہ تو اس کے آگے ہی کی طرف سے اس کے پاس پھٹکنے پاتا ہے اور نہ ہی اس کے پیچھے اتاری ہوئی یہ حکمت والے تعریف کئے گئے کی

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ
قَبْلِكَ ۗ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ
اَلِيْمٍ ﴿٤٣﴾

اے محبوب آپ سے بھی وہی فرمایا گیا ہے جو آپ سے پہلے پیغمبروں سے فرمایا گیا بے شک تمہارا رب بخشش فرمانے والا اور سزا بھی دردناک دینے والا ہے

وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْ لَا
فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۗ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّ عَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ۗ وَ الَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ هُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۗ
اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٤٤﴾

اور اگر ہم عربی کے سوا دیگر زبان میں قرآن بناتے تو یہ کفار مکہ ضرور کہتے کہ اس کی آیتیں ہماری زبان میں اچھی طرح کھول کر کیوں نہ سمجھائی گئیں کیا کتاب عجمی اور نبی عربی۔ آپ فرمایئے کہ وہ ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بہرہ پن ہے اور ان پر اندھا پن چھایا ہوا ہے (قرآن پاک کی جانب سے ان کی لاپرواہی ایسی ہے) گویا وہ دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں

## حل لغات پانچواں رکوع۔ سورة حٰمٓ السجدہ۔ پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | مَنۡ۔کون | اَحۡسَنُ۔بہتر ہے | قَوۡلًا۔بات میں |
| مِمَّنۡ۔اس سے جو | دَعَآ۔بلائے | اِلَی۔طرف | اللّٰہِ۔اللہ کی |
| وَ۔اور | عَمِلَ۔کام کرے | صَالِحًا۔اچھے | وَّ۔اور |
| قَالَ۔کہے | اِنَّنِیۡ۔بے شک میں | مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔فرمانبرداروں سے ہوں | |
| وَ۔اور | لَا۔نہیں | تَسۡتَوِی۔برابر | الۡحَسَنَةُ۔نیکی |
| وَ۔اور | لَا۔نہ | السَّیِّئَةُ۔برائی | اِدۡفَعۡ۔روک |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| بِالَّتِيْ۔ایسی طرح سے کہ | هِيَ۔وہ | اَحْسَنُ۔اچھی ہو | فَاِذَا۔توپھر |
| الَّذِيْ۔وہ کہ | بَيْنَكَ۔تیرے درمیان | وَ۔اور | بَيْنَهٗ۔اس کے درمیان |
| عَدَاوَةٌ۔دشمنی ہے | كَاَنَّهٗ۔گویا کہ وہ | وَلِيٌّ۔دوست ہے | حَمِيْمٌ۔گہرا |
| وَ۔اور | مَا۔نہیں | يُلَقّٰىهَآ۔توفیق ہوتی اس کی | اِلَّا۔مگر |
| الَّذِيْنَ۔ان کو جو | صَبَرُوْا۔صابر ہیں | وَ۔اور | مَا۔نہیں |
| يُلَقّٰىهَآ۔توفیق ہوتی اس کی | اِلَّا۔مگر | ذُوْحَظٍّ۔حصے | عَظِيْمٍ۔بڑے والے کو |
| وَ۔اور | اِمَّا۔اگر | يَنْزَغَنَّكَ۔وسوسہ آئے تجھ کو | مِنَ الشَّيْطٰنِ۔شیطان سے |
| نَزْغٌ۔کوئی وسوسہ | فَاسْتَعِذْ۔تو پناہ مانگ | بِاللّٰهِ۔اللہ کی | اِنَّهٗ۔بے شک وہ |
| هُوَ۔وہی ہے | السَّمِيْعُ۔سننے والا | الْعَلِيْمُ۔جاننے والا | وَ۔اور |
| مِنْ اٰيٰتِهِ۔اس کی نشانیوں سے | الَّيْلُ۔رات | وَ۔اور | النَّهَارُ۔دن |
| وَ۔اور | الشَّمْسُ۔سورج | وَ۔اور | الْقَمَرُ۔چاند ہے |
| لَا۔نہ | تَسْجُدُوْا۔سجدہ کرو | لِلشَّمْسِ۔سورج کو | وَ۔اور |
| لَا۔نہ | لِلْقَمَرِ۔چاند کو | وَ۔اور | اسْجُدُوْا۔سجدہ کرو |
| لِلّٰهِ۔اللہ کو | الَّذِيْ۔جس نے | خَلَقَهُنَّ۔پیدا کیا ان کو | اِنْ۔اگر |
| كُنْتُمْ۔ہوتم | اِيَّاهُ۔خاص اس کی | تَعْبُدُوْنَ۔پوجا کرتے | فَاِنِ۔تو اگر |
| اسْتَكْبَرُوْا۔تکبر کریں | فَالَّذِيْنَ۔تو وہ جو | عِنْدَ۔پاس | رَبِّكَ۔تیرے رب کے ہیں |
| يُسَبِّحُوْنَ۔تسبیح کرتے ہیں | لَهٗ۔اس کی | بِالَّيْلِ۔رات | وَ۔اور |
| النَّهَارِ۔دن | وَ۔اور | هُمْ۔وہ | لَا۔نہیں |
| يَسْـَٔمُوْنَ۔تھکتے | وَ۔اور | مِنْ اٰيٰتِهٖٓ۔اس کی نشانیوں سے ہے | |
| اَنَّكَ۔کہ تو | تَرَى۔دیکھتا ہے | الْاَرْضَ۔زمین کو | خَاشِعَةً۔دبی ہوئی |
| فَاِذَآ۔تو جب | اَنْزَلْنَا۔اتارتے ہیں ہم | عَلَيْهَا۔اس پر | الْمَآءَ۔پانی |
| اهْتَزَّتْ۔تو لہلہاتی ہے | وَ۔اور | رَبَتْ۔پھولتی ہے | اِنَّ۔بے شک |
| الَّذِيْٓ۔وہ جس نے | اَحْيَا۔زندہ کیا | هَا۔اس کو | لَمُحْيِ۔وہ زندہ کرنے والا ہے |
| الْمَوْتٰى۔مردوں کو | اِنَّهٗ۔بے شک وہ | عَلٰى۔اوپر | كُلِّ۔ہر |
| شَيْءٍ۔شے کے | قَدِيْرٌ۔قادر ہے | اِنَّ۔بے شک | الَّذِيْنَ۔وہ جو |
| يُلْحِدُوْنَ۔ٹیڑھے چلتے ہیں | فِيْٓ۔بیچ | اٰيٰتِنَا۔ہماری آیتوں کے | لَا۔نہیں |
| يَخْفَوْنَ۔مخفی | عَلَيْنَا۔ہم سے | اَفَمَنْ۔تو کیا جو | يُّلْقٰى۔ڈالا جائے گا |
| فِيْ۔بیچ | النَّارِ۔آگ کے | خَيْرٌ۔بہتر ہے | اَمْ۔یا |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| مَنۡ۔ وہ جو | يَّاۡتِىۡۤ۔ آئے گا | اٰمِنًا۔ امن والا | يَّوۡمَ۔ دن |
| الۡقِيٰمَةِ۔ قیامت کے | اِعۡمَلُوۡا۔ عمل کرو | مَا۔ جو | شِئۡتُمۡ۔ تم چاہو |
| اِنَّهٗ۔ بے شک وہ | بِمَا۔ اس کو | تَعۡمَلُوۡنَ۔ جو تم کرتے ہو | بَصِيۡرٌ۔ دیکھنے والا ہے |
| اِنَّ۔ بے شک | الَّذِيۡنَ۔ وہ جو | كَفَرُوۡا۔ کافر ہوئے | بِالذِّكۡرِ۔ قرآن سے |
| لَمَّا۔ جب | جَآءَهُمۡ۔ آیا ان کے پاس | وَ۔ اور | اِنَّهٗ۔ بے شک وہ |
| لَـكِتٰبٌ۔ کتاب ہے | عَزِيۡزٌ۔ عزت والی | لَّا۔ نہیں | يَاۡتِيۡهِ۔ آسکتا اس کے پاس |
| الۡبَاطِلُ۔ باطل | مِنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ۔ اس کے آگے سے | | وَ۔ اور |
| لَا۔ نہ | مِنۡ خَلۡفِهٖ۔ اس کے پیچھے سے | | تَنۡزِيۡلٌ۔ اتارا گیا ہے |
| مِّنۡ حَكِيۡمٍ۔ حکمت والے | حَمِيۡدٍ۔ تعریف کئے گئے سے | | مَا۔ نہیں |
| يُقَالُ۔ کہا جاتا | لَكَ۔ آپ کو | اِلَّا۔ مگر | مَا۔ وہی |
| قَدۡ۔ جو | قِيۡلَ۔ کہا جاتا تھا | لِلرُّسُلِ۔ رسولوں کو | مِنۡ قَبۡلِكَ۔ آپ سے پہلے |
| اِنَّ۔ بے شک | رَبَّكَ۔ تیرا رب | لَذُوۡ مَغۡفِرَةٍ۔ بخشش کرنے والا ہے | |
| وَّ۔ اور | ذُوۡ عِقَابٍ۔ عذاب | اَلِيۡمٍ۔ دردناک والا ہے | وَ۔ اور |
| لَوۡ۔ اگر | جَعَلۡنٰهُ۔ بناتے ہم | هُ۔ اس کو | قُرۡاٰنًا۔ قرآن |
| اَعۡجَمِيًّا۔ عجمی زبان میں | لَّقَالُوۡا۔ تو کہتے | لَوۡلَا۔ کیوں نہیں | فُصِّلَتۡ۔ کھولی گئیں |
| اٰيٰتُهٗ۔ اس کی آیتیں | ءَ۔ کیا | اَعۡجَمِىٌّ۔ عجمی قرآن | وَّ۔ اور |
| عَرَبِىٌّ۔ عربی نبی | قُلۡ۔ فرمایئے | هُوَ۔ یہ | لِلَّذِيۡنَ۔ ان کے لئے جو |
| اٰمَنُوۡا۔ مومن ہیں | هُدًى۔ ہدایت | وَّ۔ اور | شِفَآءٌ۔ شفاء ہے |
| وَ۔ اور | الَّذِيۡنَ۔ وہ جو | لَا۔ نہیں | يُؤۡمِنُوۡنَ۔ ایمان لاتے |
| فِىۡۤ۔ بیچ | اٰذَانِهِمۡ۔ ان کے کانوں کے | وَقۡرٌ۔ بوجھ ہے | وَّ۔ اور |
| هُوَ۔ وہ | عَلَيۡهِمۡ۔ ان پر | عَمًى۔ اندھاپن ہے | اُولٰٓـئِكَ۔ یہ لوگ |
| يُنَادَوۡنَ۔ پکارے جاتے ہیں | مِنۡ مَّكَانٍۢ۔ جگہ | بَعِيۡدٍ۔ دور سے | |

## حل لغات نادرہ

وَلِىٌّ حَمِيۡمٌ۔ گرم جوش، دلسوز دوست۔

وَمَا يُلَقّٰهَآ۔ اور نہیں ملتا اسے۔

نَزۡغٌ۔ نزغ اور نسغ دونوں کے معنی کچوکا دینے کے ہیں پھر وسوسۂ شیطانی کو نزغ کہنے لگے کیونکہ کچوکا جیسے جانور کو اکساتا ہے شیطانی وسوسہ انسان کو گناہ پر ابھارتا ہے۔ نزغ ہے تو مصدر مگر یہاں اسم فاعل کے معنی میں مستعمل ہے اَىۡ مَا يَنۡزَغَنَّكَ نَازِغٌ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یَسْئَمُوْنَ۔ مِن سَامِ۔ ملال، تھکاوٹ، دل برداشتہ ہونا۔ وَقَالَ تَعَالٰی لَایَسْئَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَیْرِ۔
خَاشِعَةً۔ خشوع دراصل تذلل کو کہتے ہیں یہاں زمین کا خشک ہونا خشوع سے کنایہ ہے وَالْمَعْنٰی تَرَی الْاَرْضَ مُتَطَامِنَةً۔

یُلْحِدُوْنَ۔ از الحاد۔ استقامت سے انحراف کو کہتے ہیں جب گڑھا کھودنے والا سیدھے خط سے دوسری طرف جھک جاتا ہے تو اَلْحَدَ الْحَافِرُ وَلَحِدَ بولتے ہیں۔ ملحد منحرف کو کہتے ہیں۔ مگر عرف میں حق سے باطل کی طرف انحراف کرنے کو الحاد کہتے ہیں۔

اهْتَزَّ۔ سرسبز وشاداب ہوجانا۔

رَبَتْ۔ بڑھنا، پرورش ہونا۔ مادہ رب ہے۔

اَلذِّكْرِ۔ یہاں مراد قرآن کریم ہے۔

وَقْرٌ۔ بہرہ پن کو کہتے ہیں۔

## مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع۔ سورۃ حٰمٓ السجدہ۔ پ ۲۴

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝۳۳۔

اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے کہ میں خود بھی مسلمان ہوں۔

آیۂ کریمہ کے شان نزول میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے نزدیک یہ حکم موذنوں کے فضائل میں ہے۔ اور یہ قول بھی ہے جو کسی کو اللہ کی طرف بلائے وہ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا میں داخل ہے۔ دعوت الی اللہ کے کئی مرتبے ہیں:

مرتبۂ اول دعوت انبیاء علیہم السلام معجزات، حجج وبراہین اور سیف کے ساتھ یہ مرتبہ انبیاء ہی کے ساتھ خاص ہے۔ مرتبۂ دوم دعوت علما فقط حجج وبراہین کے ساتھ علما کئی طرح کے ہیں:

ایک عالم باللہ دوسرے عالم بصفات اللہ تیسرے عالم باحکام اللہ۔ مرتبۂ سوم دعوت مجاہدین ہے یہ کفار کو تلوار کے ساتھ ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ دین میں داخل ہوں اور طاعت قبول کرلیں۔ مرتبۂ چہارم موذنین کی دعوت نماز کے لئے۔

عمل صالح کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جو قلب سے ہو وہ معرفت الٰہی ہے دوسرے وہ جو جوارح سے ہو وہ تمام طاعات ہیں وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ سے مراد یہ ہے کہ یہ کہنا دل سے ہو۔ نہ کہ محض قول اس لئے کہ اقرار باللسان وہی ہے جس میں تعمیل بالارکان وتصدیق بالجنان ہو۔ اس لئے کہ اقرار باللسان فقط کرنے والا اگرچہ مسلمان ہے مگر جب تک وَعَمِلَ صَالِحًا کے ماتحت تعمیل بالارکان نہ کرے تو اسلام مکمل نہیں اور تعمیل بالارکان محض دکھاوے کی نہ ہو بلکہ تصدیق بالجنان کے ساتھ تو مومن کا دل ہے اسی لئے فرمایا کہ معصیت شعار بد اعمال اور نیکوکار دونوں برابر نہیں جیسا کہ ارشاد ہے:

وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝۳۴

کہ نیکیاں اور برائیاں برابر نہیں۔ برائی کرنے والے کے لئے قانون تبلیغ یہ تعلیم فرمایا کہ نیکیاں اور برائیاں برابر نہیں اور جب اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ان برائیوں کو اچھے طریقے سے دفع کرنے کا طرز اختیار کرو۔ نہ کہ موجود مبلغین کی طرح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

نتھنے پھلا کر زبانیں گندی کر کے سب وشتم کے ساتھ دعوت ہو بلکہ فرمایا: فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ تو جب تمہارے اور بدعمل کے مابین عداوت ہو جائے تو اس اچھے طرز تبلیغ سے اور حسن تعلیم کے ذریعہ اسے اپنی طرف بلاؤ اور اس کو ایسا بنالو كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ۔ گویا کہ وہ تمہارا دل سوز گرم جوش دوست ہے اور یہ طریقہ تبلیغ ہر ایک کو حاصل نہیں ہوتا مگر اسی کو جسے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾۔

یہ مرتبہ نہیں ملتا مگر انہیں جو صابر ہیں اور یہ درجہ حاصل نہیں ہوتا مگر انہیں جو اللہ کی رحمتوں میں بڑے حصہ دار ہیں۔

## شانِ نزول

آیت کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت ابوسفیان جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کبھی شدید العداوت اور مخالفت میں انتہائی غالی تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس نرم برتاؤ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی صاحبزادی اپنے عقد میں لی۔ اور ان کی تالیف قلوب مال سے بھی فرمائی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہایت مخلصانہ طور پر محبت کرنے لگے اور ولی حمیم کہلانے کے مستحق ہوئے۔ سابقہ عداوتیں اور مخالفتیں سب نسیاً منسیاً ہو گئیں حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی اور جلیل القدر صحابی کہلانے لگے۔ اس پر قرآن کریم نے فرمایا کہ بدیوں کو نیکی سے بدلنے کی خصلت اسی کو ودیعت ہوتی ہے جو خزانۂ رحمت سے زبردست حصہ حاصل کرلے اور مخالفت پر صبر کرتا ہوا اظہار محبت کر کے دشمن کو دوست بنائے جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طرز تبلیغ تھا۔ اس کے بعد ارشاد ہے:

وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۶﴾۔

اور اگر تجھے توسوس شیطانی کسی قسم کا کچوکا دے تو اللہ سے پناہ طلب کر بے شک وہ سنتا جانتا ہے۔

اس میں ہر مومن کو اللہ تعالیٰ کی ذات سے استعاذہ کی تعلیم ہے تا کہ وہ توسوس شیطانی سے محفوظ رہے۔ آگے اپنی شیون قدرت میں سے خاص شانیں دکھائی گئیں اور ارشاد ہوا:

وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾۔

اور اللہ کی نشانیوں سے رات اور دن ہیں اور سورج اور چاند لہٰذا ان کو نہ پوجو اور نہ انہیں سجدہ کرو بلکہ اسی کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا فرمایا اگر تم اس کے پوجنے والے ہو۔

یعنی رات اور دن سورج اور چاند یہ اپنی ابدیت کے اعتبار سے دوامی ہیں مگر خدا نہیں نہ معبود۔ معبود وہی ہے جس نے رات بھی پیدا کی اور دن بھی بنایا جس نے سورج بھی پیدا فرمایا اور چاند بھی ظاہر کیا۔ تو جو موحد خالص ہے وہ کسی مخلوق کو سجدہ نہیں کرے گا اور چونکہ یہ بھی مخلوق ہیں لہٰذا انہیں سجدہ کے لئے وہ کبھی منتخب نہیں کرسکتا۔ اللہ جل وعلا شانہ کے سوا وہ کسی کی طرف سجدہ کو نہیں جھکے گا۔ آگے ارشاد ہے:

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ هُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾۔

تو اگر وہ تکبر کریں تو وہ مخلوق جو تمہارے رب کے پاس ہے وہ صبح و شام اس کی تسبیح و تہلیل کرتے ہیں اور وہ کبھی تھکتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نہیں ہیں۔

اس میں ملائکہ کی فضیلت اور ان کی عبودیت ظاہر فرمائی گئی۔ یعنی ان کفار و مشرکین کا تکبر ہمیں نقصان نہیں دے سکتا اس لئے کہ ایک مخلوق جنہیں ملائکہ کہا جاتا ہے ہمارے پاس ایسی ہے کہ وہ صبح و شام ہمارے حضور تسبیح و تہلیل کرتی رہتی ہے اور انسان کی طرح اس پر تکان طاری نہیں ہوتی بلکہ وہ ہر ہر لحہ لحظہ دقیقہ پل اور آن میں ہماری ہی اطاعت اور عبادت کرتی ہے۔ یہ مرتبہ ملائکہ کو اللہ نے ودیعت فرمایا مگر باوجود اس کے انسان کی اطاعت کو زیادہ وقیع قرار دیا اسی لئے کسی شاعر نے خوب کہا ہے:

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو!　　ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

بہر حال مشرکین کے مقابلہ میں فرمایا کہ ان کا تکبر بے معنی ہے۔ اس لئے کہ ہماری ایک مخلوق وہ بھی ہے جو ہر آن ہر لحہ ہماری عبادت میں مشغول ہے اور تسبیح و تہلیل میں مصروف۔ ان پر تکان طاری نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کا کھانا پینا سونا جاگنا سب عبادت میں ہی ہے۔ دوسری نشانی اپنی شیون قدرت دکھائی اور فرمایا:

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْؕ اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰىؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۳۹)۔

اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم نے دیکھا ہے کہ زمین بے قدر پڑی ہے تو جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہا اٹھتی ہے اور سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے اور بڑھ جاتی ہے بے شک وہ ذات وہی ہے جس نے زمین مردہ کو زندہ فرمایا وہ ضرور مردوں کو زندہ فرمائے گا اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

یہ جواب ہے اس آیت کا جو پارہ چھبیس میں مشرکین کا قول فرمایا گیا تھا کہ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًاۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ۔ مر کر مٹی ہونے کے بعد ہمارا پھر زندہ ہونا استبعاد عقلی ہے۔ تو فرمایا ہم تو سوکھی زمین کو سرسبز و شاداب کر کے زندہ کرتے ہیں ایسے ہی تمہیں مرنے کے بعد زندہ فرمائیں گے اور ہم سب کچھ کرنے پر قادر ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَاؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰى فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (۴۰)۔

بے شک وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں کجروی کرتے ہیں وہ ہم پر مخفی نہیں کیا جو آگ میں ڈالا جائے وہ اچھا ہے یا وہ جو قیامت میں امن سے آئے کرو جو تمہارا جی چاہے تمہارے عملوں کو وہ دیکھ رہا ہے۔

یہ توبیخ ہے کفار ناہنجار کے لئے اور اس میں نیکوکار مومنین کو قیامت کے دن امن کی بشارت دی گئی۔ آگے ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ (۴۱) لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ (۴۲)۔

بے شک وہ لوگ جو کفر کرتے ہیں ذکر یعنی قرآن سے جبکہ آیا ان کے پاس حالانکہ وہ قرآن پاک ایسا عزت والا ہے کہ اس کے آگے پیچھے کوئی باطل نہیں آسکتا اتارا گیا ہے حکیم اور سراہے گئے کی طرف سے۔

آیۂ کریمہ میں گویا یہ بتایا گیا کہ قرآن پاک ہی ہر قسم کی تحریف و نقص سے محفوظ و مصون ہے اور اس کے متعلق یہ عقیدہ رکھنے والے کہ اس میں سے فلانی آیتیں نکال دی گئی ہیں یا فلاں پارہ جلا دیا گیا یہ سب ایمان کے خلاف ہے اور اس عقیدہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

والے مسلمان نہیں قرآن پاک نے خود فرما دیا کہ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ۔ اس میں جھوٹ اور باطل اس کے آگے پیچھے نہیں آ سکتا۔ یہ حکیم اور حمید کی طرف سے اتارا گیا ہے آگے محبوب اکرم نبی عالم جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو مخاطب کر کے ارشاد ہوا کہ

مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ﴿٤٣﴾ ۔

(اے محبوب!) تمہیں نہیں فرمایا گیا مگر وہی جو آپ سے پہلے نبیوں کو فرمایا گیا تھا بے شک آپ کا رب بخشش فرمانے والا اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

یہاں اگر ما کو نافیہ رکھا جائے تو ''نہیں کہا گیا'' معنی ہوں گے اور اگر ما موصولہ رکھا جائے تو ''جو کچھ فرمایا گیا'' آپ کو اے محبوب! معنی ہوں گے اور اس امر کی تصدیق کی گئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم بہ حکم الٰہی وہی ہے جو انبیاء کرام کو دی گئی اور تعلیم توحید وہی ہے جو انبیاء کرام دیتے آئے یہی وجہ ہے کہ نبیوں میں کوئی نبی ایسا نہ آیا جس نے ایک وحدہ لاشریک کے سوا دوسرے کو معبود و مسجود کہا ہو۔ یہی تعلیم ہمارے حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی یہی وجہ ہے کہ متبعین کے لئے مغفرت اور مخالفین کے لئے عذاب الیم فرمایا گیا۔ آگے ارشاد ہے:

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۖ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٤٤﴾ ۔

اور اگر کرتے ہم اس قرآن کو عربی کے سوا کسی اور زبان میں تو کہتے (مشرکین مکہ) کیوں نہ تفصیل سے بیان کیا گیا ان آیتوں کو کیا کتاب اللہ عجمی زبان میں اور نبی عرب (یہ بھی اصول کے خلاف تنزیل تھا) چنانچہ ارشاد ہے: اے محبوب! آپ فرما دیں کہ یہ قرآن وہ ہے جو ہدایت اور دلوں کے لئے شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بہرہ پن ہے اور ان پر اندھا پن طاری ہے گویا وہ دور سے پکارے جاتے ہیں۔

آیہ کریمہ میں کفار مشرکین کو بہرہ اندھا ظاہر کیا گیا اور یہ بہرہ اور اندھا ہونا ہی ان کی گمراہی کا موجب ہے اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ ہمارا اصول احکام نازل فرمانے میں یہی ہے کہ جس زبان کا نبی ہو اسی کی زبان میں کلام الٰہی آتا ہے نہ اس متنبی کی طرح جو پنجاب میں پیدا ہو کر پنجابی کہلا کر بے ربط عبارتیں عربی کی پیش کرے اور انگریزی کی وحی اور پنجابی کے الہامات اندھے لوگوں کو سمجھائے۔ والعیاذ باللہ

## بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع - سورۃ حٰمٓ السجدہ - پ ۲۴

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿٤٥﴾

اور بے شک ہم نے دی موسیٰ علیہ السلام کو کتاب اور اس میں اختلاف کئے گئے اور اگر فیصلہ پہلے سے نہ کر دیا گیا ہوتا تیرے رب کی جانب سے تو یقیناً جبھی ان میں فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک وہ شک میں مذبذب ہیں

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَ

جو اچھا عمل کرے تو اپنی جان کے لئے اور جو برا کام

مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾ کرے اس کا بار اسی پر ہے اور اے محبوب! آپ کا رب ظلم نہیں کرتا اپنے بندوں پر

## حل لغات چھٹا رکوع - سورۃ حٰمٓ السجدہ - پ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ - اور | لَقَدْ - بے شک | اٰتَيْنَا - دی ہم نے | مُوْسٰى - موسیٰ کو |
| الْكِتٰبَ - کتاب | فَاخْتُلِفَ - تو اختلاف کیا گیا | فِيْهِ - اس میں | وَ - اور |
| لَوْلَا - اگر نہ ہوتی | كَلِمَةٌ - بات جو | سَبَقَتْ - پہلے گزر چکی | مِنْ رَّبِّكَ - تیرے رب |
| کی طرف سے | لَقُضِيَ - تو فیصلہ ہو جاتا | بَيْنَهُمْ - ان کے درمیان | وَ - اور |
| اِنَّهُمْ - شک وہ | لَفِيْ - بیچ | شَكٍّ - شک کے | مِّنْهُ - اس سے |
| مُرِيْبٍ - متردد ہیں | مَنْ - جو | عَمِلَ - عمل کرے | صَالِحًا - نیک |
| فَلِنَفْسِهٖ - تو اسی کے لئے ہے | وَ - اور | مَنْ - جو | اَسَآءَ - برائی کرے |
| فَعَلَيْهَا - تو اسی پر ہے | وَ - اور | مَا - نہیں | رَبُّكَ - تیرا رب |
| بِظَلَّامٍ - ظلم کرنے والا | لِّلْعَبِيْدِ - بندوں پر | | |

## مختصر تفسیر اردو چھٹا رکوع - سورۃ حٰمٓ السجدہ - پ ۲۴

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ -

اور بے شک ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا فرمائی تو اس میں اختلاف کئے گئے اور اگر فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا اس سے پہلے تو جبھی ان کا فیصلہ ہو جاتا اور بے شک وہ شک اور دھوکا میں مضطرب ہیں۔

کتاب سے مراد یہاں تورات ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ اور الواح زمردیں یا زبرجدیں آپ کو کوہ طور سے چالیس دن میں عطا کی گئی۔ جس کا مفصل تذکرہ نویں پارہ میں آچکا ہے۔ اس پر بنی اسرائیل میں دو فرقے ہو گئے۔ ایک ایمان لے آیا۔ دوسرا شک وریب میں رہا اور عذاب آخرت پر یقین نہیں رکھا۔ چنانچہ ارشاد ہے: وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ۔ اگر پہلے سے فیصلہ تمہارے رب کا عذاب آخرت کے ساتھ نہ ہوتا تو لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ تو دنیا ہی میں ان پر عذاب آجاتا اور وہ اپنے شک کے دھوکا میں پڑے رہتے۔ آگے فرمایا جاتا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾ -

جو نیک عمل کرے گا اس کے لئے اس کا بدلہ ہے اور جو برے عمل کرے گا اس پر اس کا وبال ہے۔ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ۔ اور اے محبوب! تمہارا رب بندوں کے لئے ظلم نہیں فرماتا۔

پارہ ۲۴ ختم ہوا۔ اس کے بعد پچیسواں پارہ شروع ہے۔ وَهَا اَنَا اَشْرَعُ فِي الْمَقْصُوْدِ بِعَوْنِ الْمَعْبُوْدِ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## پارہ نمبر ۲۵

### بامحاورہ ترجمہ بقیہ چھٹا رکوع - سورۃ حٰمٓ السجدہ - پ ۲۵

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾

اسی کی طرف لوٹایا جاتا ہے قیامت کا علم اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں نکلتا اور نہ کسی مادہ کو پیٹ رہے اور نہ وہ جنے مگر یہ سب کچھ اس کے علم وارادہ سے ہے اور جس دن پکارے جائیں گے وہ کہاں ہیں میرے شریک کہیں گے کہ ہم تجھ سے عرض کر چکے ہیں ہم میں سے کوئی گواہ نہیں ہے

وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾

اور گم گیا ان سے جسے پہلے پوجتے تھے اور سمجھ لیا کہ انہیں نہیں کوئی بھاگنے کا راستہ

لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾

اور آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اکتاتا اور اگر اسے کوئی برائی چھوئے تو دل شکستہ ناامید ہو جاتا ہے

وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾

اور اگر ہم اسے اپنی رحمت کا مزدہ دیں اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچتی ہے تو کہے گا یہ تو میرے لئے ہے اور میرے گمان میں قیامت نہیں آئے گی اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے لئے اس کے پاس اچھا ہی اچھا ہے تو ضرور انہیں ہم آگاہ کر دیں گے یعنی کافروں کو جو انہوں نے کیا اور ضرور انہیں گاڑھا عذاب چکھائیں گے

وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۚ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ﴿٥١﴾

اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے اور ہم سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾

اے محبوب! آپ فرمایئے بھلا بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے پھر تم اس کے منکر ہوئے تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو پرلے درجے کی مخالفت میں پڑا ہوا ہے

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ

سو عنقریب اپنی قدرت کی نشانیاں اطراف اور ان کے درمیان بھی دکھائیں گے یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے ان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ شَهِیۡدٌ ﴿۵۳﴾ — کے لئے کہ یہ قرآن حق ہے کیا یہ بات کافی نہیں کہ آپ کا رب ہر چیز کا شاہد حال ہے

اَلَاۤ اِنَّهُمۡ فِیۡ مِرۡیَةٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّهِمۡ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ ﴿۵۴﴾ — سنو یہ لوگ اپنے رب کے حضور میں حاضر ہونے سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔سنو وہ ذات ہر شے کو محیط ہے

## حل لغات بقیہ چھٹا رکوع۔سورۃ حٰمٓ السجدہ۔پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِلَیۡهِ۔اسی کی طرف | یُرَدُّ۔لوٹایا جاتا ہے | عِلۡمُ۔علم | السَّاعَةِ۔قیامت کا |
| وَ۔اور | مَا۔جو | تَخۡرُجُ۔نکلتا ہے | مِنۡ ثَمَرٰتٍ۔پھل |
| مِّنۡ اَكۡمَامِهَا۔اپنے غلافوں سے | | وَ۔اور | مَا۔نہیں |
| تَحۡمِلُ۔حاملہ ہوتی | مِنۡ اُنۡثٰی۔کوئی مادہ | وَ۔اور | لَا۔نہ |
| تَضَعُ۔جنتی ہے | اِلَّا۔مگر | بِعِلۡمِهٖ۔اس کے علم میں ہے | وَ۔اور |
| یَوۡمَ۔جس دن | یُنَادِیۡهِمۡ۔پکارے گا ان کو | اَیۡنَ۔کہاں ہیں | شُرَكَآءِیۡ۔میرے شریک |
| قَالُوۡۤا۔کہیں گے | اٰذَنّٰكَ۔اطلاع دے چکے تجھ کو ہم | | مَا۔نہیں |
| مِنَّا۔ہم میں سے | مِنۡ شَهِیۡدٍ۔کوئی گواہ | وَ۔اور | ضَلَّ۔بھول جائے گا |
| عَنۡهُمۡ۔ان سے | مَّا۔جو | كَانُوۡا۔تھے وہ | یَدۡعُوۡنَ۔پکارتے |
| مِنۡ قَبۡلُ۔پہلے | وَ۔اور | ظَنُّوۡا۔خیال کریں گے | مَا۔نہیں ہے |
| لَهُمۡ۔ان کے لئے | مِّنۡ مَّحِیۡصٍ۔کوئی بھاگنے کی راہ | | لَا۔نہیں |
| یَسۡـَٔمُ۔تھکتا | الۡاِنۡسَانُ۔انسان | مِنۡ دُعَآءِ۔دعائے | الۡخَیۡرِ۔خیر سے |
| وَ۔اور | اِنۡ۔اگر | مَّسَّهُ۔پہنچے اس کو | الشَّرُّ۔برائی |
| فَیَـُٔوۡسٌ۔تو ہوتا ہے ناامید | قَنُوۡطٌ۔مایوس | وَ۔اور | لَئِنۡ۔اگر |
| اَذَقۡنٰهُ۔چکھائیں ہم اس کو | رَحۡمَةً۔رحمت | مِّنَّا۔اپنی طرف سے | مِنۡ بَعۡدِ۔بعد |
| ضَرَّآءَ۔تکلیف کے | مَسَّتۡهُ۔جو پہنچے اس کو | لَیَقُوۡلَنَّ۔تو ضرور کہے گا | هٰذَا۔یہ |
| لِیۡ۔میرے لئے ہے | وَ۔اور | مَآ۔نہیں | اَظُنُّ۔خیال کرتا میں |
| السَّاعَةَ۔قیامت کو | قَآئِمَةً۔قائم ہونے والی | وَّ۔اور | لَئِنۡ۔اگر |
| رُّجِعۡتُ۔میں لوٹایا گیا میں | اِلٰی۔طرف | رَبِّیۡۤ۔اپنے رب کی | اِنَّ۔بے شک |
| لِیۡ۔میرے لئے | عِنۡدَهٗ۔اس کے پاس | لَلۡحُسۡنٰی۔بھلائی ہے | فَلَنُنَبِّئَنَّ۔تو ہم ضرور خبر |
| دیں گے | الَّذِیۡنَ۔ان کو جو | كَفَرُوۡا۔کافر ہوئے | بِمَا۔جو |
| عَمِلُوۡا۔انہوں نے کیا | وَ۔اور | لَنُذِیۡقَنَّهُمۡ۔ضرور چکھائیں گے ہم ان کو | |
| مِّنۡ عَذَابٍ۔عذاب | غَلِیۡظٍ۔سخت | وَ۔اور | اِذَآ۔جب |

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَنْعَمْنَا۔ ہم انعام کرتے ہیں | عَلَى۔ اوپر | الْاِنْسَانِ۔ انسان کے | اَعْرَضَ۔ منہ پھیرتا ہے |
| وَ۔ اور | نَاٰ۔ دور کرتا ہے | بِجَانِبِهٖ۔ اپنی کروٹ کو | وَ۔ اور |
| اِذَا۔ جب | مَسَّهُ۔ پہنچے اس کو | الشَّرُّ۔ برائی | فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ۔ تو |
| لمبی چوڑی دعائیں کرنے والا ہے | قُلْ۔ فرمایئے | اَ۔ کیا | رَءَيْتُمْ۔ دیکھا تم نے |
| اِنْ۔ اگر | كَانَ۔ ہو | مِنْ عِنْدِ۔ پاس سے | اللّٰهِ۔ اللہ کے |
| ثُمَّ۔ پھر | كَفَرْتُمْ۔ تم نے کفر کیا | بِهٖ۔ اس کا | مَنْ۔ تو کون |
| اَضَلُّ۔ زیادہ گمراہ ہے | مِمَّنْ۔ اس سے کہ | هُوَ۔ وہ | فِيْ۔ بیچ |
| شِقَاقٍ۔ بدبختی | بَعِيْدٍ۔ دور کے ہے | سَنُرِيْهِمْ۔ جلدی دکھائیں گے ہم ان کو | |
| اٰيٰتِنَا۔ اپنے نشان | فِي۔ بیچ | الْاٰفَاقِ۔ زمانے کے | وَ۔ اور |
| فِيْٓ۔ بیچ | اَنْفُسِهِمْ۔ ان کی جانوں کے | حَتّٰى۔ یہاں تک کہ | يَتَبَيَّنَ۔ ظاہر ہو جائے |
| لَهُمْ۔ ان کے لئے | اِنَّهُ۔ بے شک وہ | الْحَقُّ۔ حق ہے | اَوَ۔ کیا |
| لَمْ۔ نہیں | يَكْفِ۔ کافی | بِرَبِّكَ۔ تیرا رب | اَنَّهٗ۔ بے شک وہ |
| عَلٰى۔ اوپر | كُلِّ۔ ہر | شَيْءٍ۔ چیز کے | شَهِيْدٌ۔ گواہ ہے |
| اَلَآ۔ خبردار | اِنَّهُمْ۔ بے شک وہ | فِيْ مِرْيَةٍ۔ شک میں ہیں | مِّنْ لِّقَآءِ۔ ملاقات |
| رَّبِّهِمْ۔ اپنے رب کی سے | اَلَآ۔ خبردار | اِنَّهٗ۔ بے شک وہ | بِكُلِّ۔ ہر |
| شَيْءٍ۔ چیز کو | مُّحِيْطٌ۔ گھیرنے والا ہے | | |

## لغات نادرہ کا حل

اَكْمَامِهَا۔ جمع کم بکسر کاف۔ کم کہتے ہیں غلاف کو جس میں پھل رہتا ہے۔

اٰذَنّٰكَ۔ اٰذَنَّا۔ جمع متکلم ماضی کا صیغہ ہے باب افعال سے جس کے معنی اَسْمَعْنَا کے ہوتے ہیں۔ کما قال اللہ تعالیٰ: وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ اَیْ سَمِعَتْ یا معنی ہیں اَعْلَمْنَا کے کما قال اللہ تعالیٰ: فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ الخ اَیْ فَاعْلَمُوْا۔

ضَلَّ۔ کے متعدد معنی ہیں گم ہونے کے، بہک جانے کے، رائیگاں ہونے کے، بے خبر ہونے کے، خاک میں ملنے کے وغیرہ وغیرہ۔

مَّحِيْصٍ۔ ظرف مکان ہے۔ بھاگنے کی جگہ۔

فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ۔ یہ دونوں مترادف المعنی ہیں اور تکریر مبالغے کے لئے ہے يَئُوْس مشتق يَئُوْسٌ سے ہے اور قَنُوْطٌ قَنَطَ سے یاس بمعنی ناامیدی اور اس کا تعلق دل سے ہے۔ قنوط مایوس ہونا اور یہ چہرے اور احوال ظاہری سے بذریعہ آثار معلوم ہوتی ہے۔

نَاٰبِجَانِبِهٖ۔ نَاٰ معنی میں ذَهَبَ اور تَبَاعَدَ ہے اور جَانِبَ سے مراد نفس ذات کما فی قول اللہ تعالیٰ: فِيْ جَنْبِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللهِ (اللہ کی عطا کو چھوڑ کر اس کامیابی کو اپنی طرف منسوب کرنا اور کامیابی کو صرف اپنی مساعی کا نتیجہ سمجھنا۔

عَرِيْضٍ۔ لمبی چوڑی۔

## مختصر تفسیر اردو بقیہ چھٹا رکوع۔ سورۃ حٰمٓ السجدہ۔ پ ۲۵

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ؀۔

اسی کی طرف قیامت کے علم کا علم حوالہ دیا جاسکتا ہے (یعنی وہی جانتا ہے کہ قیامت کب قائم ہوگی؟) اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں نکلتا اور نہ کسی مادہ کو پیٹ رہے اور نہ جنے مگر اس کے علم سے اور جس دن انہیں ندا فرمائے گا کہ کہاں ہیں میرے شریک کہیں گے ہم عرض کر چکے ہیں کہ ہم میں کوئی گواہ نہیں۔

علم ذاتی سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں اور علم عطائی انبیائے عظام اور اولیاء کرام حاصل ہے اور یہ حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے علم ذاتی کے منافی نہیں۔ اسی لئے آیت کریمہ میں اِلَيْهِ يُرَدُّ فرما کر عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا الخ فرمایا گیا تاکہ ہر ذی فہم سمجھ سکے کہ اِلَيْهِ يُرَدُّ میں عِلْمُ السَّاعَةِ ہو یا وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا۔ یہ سب علم ذاتی کے لئے ہے اور بعطاء الٰہی جو کچھ جسے ملے وہ اس کے منافی نہیں۔

البتہ علم عطائی اور علم نجوم اس میں فرق ہے۔ وہ یہ کہ علم عطائی تفصیلی و اجمالی ہوسکتا ہے اور جس کو جتنا ملے گا وہ قطعی یقینی اذعانی ہوگا۔ اور علم نجوم سیاروں کی رفتار اور ان کی کیفیات کے ماتحت ہوتا ہے جو محض ظنی ہے اور اس کو قطعی ماننا جہالت خالص۔ مریخ، زحل، عطارد، زہرہ و مشتری ان کے اثرات عطاء الٰہی سے جو کچھ بھی ہیں وہ ہیں مگر جو ان کی رفتار کے زائچے بنا کر حوادث قرار دیئے جاتے ہیں وہ محض ظنی اور استقرائی ہیں ان کو قطعی و یقینی سمجھنا کسی طرح صحیح نہیں یہی وجہ ہے کہ منجموں کی خبریں زائچوں کے ذریعہ جو ہوتی ہیں وہ کبھی صحیح بھی نکل آتی ہیں اور اکثر و بیشتر بے اصل اور غلط ہوتی ہیں۔ تو یہاں یہ جو فرمایا: اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ اسی کے حوالہ ہے علم قیامت اور پھلوں کے پیدا ہونے کا حال ان کی کیفیت کی صورت اور حمل کی حالت۔ کالے گورے کی تشریح عمر کی تفصیل یہ صحیح اور یقینی بالذات اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور بعطائے الٰہی جتنی خبر ہوگی جس کو ہوگی وہ جانتا ہے اور اس جاننے میں انبیاء کرام مختار ہیں اور اولیاء عظام اس میں حصہ رکھتے ہیں۔

بہر حال علم عطائی جس کو جتنا ملا وہ علم ذاتی کے منافی نہیں اور اس میں تساوی بھی لازم نہیں آتی اس لئے کہ ذاتی ذاتی ہے کہ کسی کے دینے سے ظاہر نہیں ہوتا اور عطائی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ دے اور بندے پر ظاہر ہو جیسا کہ متعدد احادیث سے ظاہر ہے۔

منجملہ اس کے حدیث جبریل اس کی مؤید ہے کہ جب روح الامین نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر ایمان و اسلام و احسان کی تعریف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا جواب دیا اور جب پوچھا: فَاَخْبِرْنِیْ بِالسَّاعَةِ تو فرمایا: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ قیامت کا علم بعطاء الٰہی مجھے بھی ہے اور تمہیں بھی اور اس کے بتانے کی ممانعت ہے۔

تو عرض کیا کہ اس کی علامتیں ہی فرما دیجئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں یہ نہیں فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں بلکہ ارشاد ہوا: اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ يَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْيَانِ۔ علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ لڑکیاں اپنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سردار جنیں گی یعنی وہ ایسی سرکش ہوں گی کہ ماں کا کہنا نہ مانیں گی اور ننگے پیر ننگے بدن پھرنے والوں کو تم دیکھو گے کہ وہ اپنی عمارتیں بلند بنائیں گے اور اس کے علاوہ بہت سی علامتیں دوسری حدیثوں میں ظاہر فرمائیں۔

جیسے ارشاد ہوا کہ قرب قیامت مسلمانوں پر اغیار اتنے غالب ہوں گے کہ جیسے کھانے کی رقابی کو کھانے والے ختم کر دیتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: اِذًا نَحْنُ قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ اس وقت حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم کیا ہم بہت کم رہ جائیں گے تو فرمایا بَلْ اَنْتُمْ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ اس وقت تم بہت زیادہ ہو گے لیکن پرنالے کے کوڑے کی طرح تمہاری حالت ہوگی کہ نام مسلمان کا ہوگا اور کام بے دینوں کے کرو گے۔

چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج مسلمان نام کا مسلمان ہے اور کام کا بے ایمان ہے۔ یہ رقص و سرود کی محفلیں، قمار بازی کے جلسے، شراب نوشی کے اجتماع، سینما کی گرم بازاری، بے حیائی کی زیادتی، عورت اور مرد کی فحاشی عام ہے۔ اور آثار قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نقشہ پہلے ہی پیش فرما دیا تھا: يَتَهَارَجُوْنَ كَمَا تَهَارَجَ الْحُمُرُ۔ عورت اور مرد آپس میں ایسے بازاروں میں پھریں گے جیسے گدھا اور گدھی دولتیاں مارتے چلتے ہیں۔ وہ بھی آج ہمارے سامنے ہے۔

ایک حدیث میں اَلْكَاسِيَاتُ الْعَارِيَاتُ فرما کر بتایا کہ عورتوں کی بے حیائی اتنی بڑھ جائے گی کہ ملبوس ہوں گی اور ننگی نظر آئیں گی وہ بھی دیکھ رہے ہیں والعیاذ باللہ۔ تو یہ سب خبریں غیبی ہیں مگر عطائی اور اس کا ذاتی علم اللہ جل وعلا شانہ کے سوا کسی کو نہیں آگے ارشاد ہے:

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ۔ اور جس دن پکارے جائیں گے مشرک اور انہیں فرمایا جائے گا۔

اَيْنَ شُرَكَآءِيْ۔ وہ کہاں ہیں جن کو تم ہمارا شریک بناتے تھے۔ یعنی لات، منات، عزیٰ نائلہ، حائلہ، مہادیو، پاربتی اور تمام بت جن کو وہ پوجتے تھے ان کے لئے ارشاد ہوگا کہ کہاں ہیں وہ تو وہ عرض کریں گے کہ الٰہی! ہم نے تو عرض کر دیا کہ ہمارا ان میں کوئی گواہ نہیں۔

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾۔

اور گم گئے وہ سب ان سے جنہیں وہ پوجتے تھے اور انہوں نے گمان کیا کہ نہیں ہے ان کے لئے جائے فرار۔

یہاں ضَلَّ کی بحث اور يَدْعُوْ کی بحث مختصراً پھر بیان کر دی جاتی ہے تاکہ ناظرین کی تفریح خاطر میں نقص نہ رہے۔

عربی محاورہ میں ضَلَّ اَلضَّلَالُ الْعُدُوْلُ عَنِ الطَّرِيْقِ الْمُسْتَقِيْمِ۔ سیدھے راستہ سے ہٹنے کو ضلال کہتے ہیں۔

دوسرے معنی منہج صحیح سے عدول کرنا عمداً ہو یا سہواً تھوڑا ہو یا بہت ہو۔

تیسرے معنی معلوم نظریہ اور عملیہ سے پہلوتہی اور انحراف کرنا جیسے توحید باری تعالیٰ کا انکار یا کسی نبی کی نبوت سے انحراف یا کسی عبادت مفروضہ کا انکار۔

چوتھے معنی موت اور استحالہ بدن کے ہیں جیسے اِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ یعنی مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے سے انکار۔

پانچویں معنی غفلت کے ہیں۔ اور رائیگاں اور گم ہونے کے معنی بھی دیتا ہے جیسے اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ۔

ساتویں معنی اپنی قوت سے بے خبر ہونے کے معنی میں آتا ہے: فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ اور اسی طرح يَدْعُوْ تَدْعُوْ نَدْعُوْ، دَعْوٰى، دُعَاءٌ۔ اس کے معنی ندا اور عبادت وغیرہ کے آتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَ ظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۔ اور وہ سمجھے کہ ان کے بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں۔ یعنی عذاب الٰہی سے کہیں بھاگ کر جانے کا راستہ نہیں اور وہ بت جن کو کہیں هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا کہتے تھے اور کہیں ان کے آگے سر جھکاتے اور انہیں پوجتے تھے۔ وہ انہیں نظر بھی نہ آئیں گے۔

آگے انسان کی حرص و آز اور ناکامیابی کی شکل میں فوراً مایوسی کا تذکرہ ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۫ وَ اِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ۝۴۹ ۔

انسان بھلائی مانگنے میں کبھی نہیں تھکتا اور جب اسے برائی چھوئے تو علی الفور مایوس ہو کر آس توڑ دیتا ہے۔

یہ خاصہ انسان میں ایسا عام ہے کہ جاہل تو دعائیں کرتے کرتے یہاں تک کہہ بیٹھتا ہے کہ معاذ اللہ خدا ہی نہیں ہے اور اگر کچھ سمجھدار ہے تو اتنا کہے بغیر تو نہیں رہ سکتا کہ اب تو خدا بھی نہیں سنتا اور کس سے مانگیں یہ نقشہ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ میں بتایا گیا ہے کہ وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ سے فراخ دستی تونگری مال و دولت کا ہمیشہ طالب رہتا ہے اور جب اس پر تنگی آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت اور عطائے بیکراں سے مایوس ہو جاتا ہے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم میں زبان یعقوبی سے برادران یوسف علیہ السلام کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وَ لَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۔ اللہ کے فضل سے مایوس نہ ہو اس لئے کہ فضل الٰہی سے مایوسی کافروں کا کام ہے آگے ارشاد ہے:

وَ لَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَ مَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ لَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْۤ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۫ وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝۵۰ ۔

اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا کچھ مزہ دیں اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی تو وہ کہے گا یہ میرے ہی لئے ہے اور میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی اگر میں اپنے رب کی جانب لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے لئے اس کے پاس یقیناً بہتری ہے (اچھا ہی اچھا ہے) تو ضرور ہم بتا دیں گے کافروں کو جو انہوں نے کیا اور ضرور انہیں گاڑھا عذاب چکھائیں گے (غلیظ عذاب میں مبتلا کریں گے)۔

بات یہ ہے کہ مشرکین مکہ اور ملحدین اسلام منکر قیامت تھے۔ انہی کا یہ دعویٰ ہوگا کہ اگر خدا کے پاس ہم گئے بھی تو وہاں ہمیں بھلائی ہی ملے گی اور ہمارا تو گمان ہی ہے کہ قیامت نہیں آئے گی اس کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا۔ کہ منکرین قیامت ہوں۔ یا منکرین وجود الٰہی انہیں سب کو ہم عذاب چکھائیں گے اور وہ بڑا غلیظ اور سخت ہوگا۔ اس وقت پچھتانے کے سوا اور کوئی چارہ نہ ہوگا حتیٰ کہ جہنم میں پکاریں گے: رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝۱۰۶ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝۱۰۷ اے رب ہمارے! ہماری شقاوت ہم پر غالب آگئی اور ہم راہ راست سے بھٹک گئے اے رب ہمارے ہمیں جہنم سے اب نکال لے تو اگر اس کے بعد بھی ہم اس پر چلیں اور لوٹ کر وہی گمراہی کی باتیں کریں تو ہم یقیناً ظالم ہیں۔ اس کا جواب دیا جائے گا: قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ ۔ اپنے نقصان و خسران میں پڑے رہو اور ہم سے بات نہ کرو آخر ابدالآباد کے لئے وہ جہنم میں ہی رہیں گے۔ آگے ارشاد ہے جس میں احسان فراموش انسانوں کا تذکرہ آتا ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَ اِذَآ اَنۡعَمۡنَا عَلَی الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِہٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِیۡضٍ ﴿۵۱﴾۔

اور ہم جب آدمی پر احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے اور اس کامیابی کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی فریاد کرنے لگتا ہے۔

یہ اس احسان فراموش ناشکرے کا حال ہے جو منکر وجود باری نہیں مگر علل و اسباب کا بندہ ہے اب جیسے متمولین دنیا کا قول ہے کہ ہم نے یہ اور یوں کوشش کی تو ہمیں مال ملا خدا نے تو ہمیں آسمان سے پھینک کر نہیں دیا یہی وَ نَاٰ بِجَانِبِہٖ کا مفہوم ہے مگر جب اس پر تنگی سختی آتی ہے تو مجبوراً پھر خدا کے حضور جھک جاتا ہے اور عریض و طویل دعائیں کرنے لگتا ہے۔اس کے بعد اپنے حبیب لبیب جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو ارشاد ہے:

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ ثُمَّ کَفَرۡتُمۡ بِہٖ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ ہُوَ فِیۡ شِقَاقٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۵۲﴾۔

آپ فرمائیں بھلا بتاؤ تو اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہے پھر تم ان کے منکر ہوتے ہو تو کون زیادہ گمراہ ہے اس سے جو دور کی ضد میں ہے۔

یہ کفار مکہ کا حال تھا کہ ابوجہل جیسا بھی یہ کہتا تھا کہ اِنَّ لَہٗ لَحَلَاوَۃٌ وَاِنَّ لَہٗ لَطَلَاوَۃٌ اس سے زیادہ شیریں اور جامع کلام ہم نے نہیں دیکھا مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل آتا تو انحراف و انکار ہی کرتا اس پر فرمایا گیا کہ اے محبوب! انہیں فرماؤ کہ جب یہ کلام جامع اور اللہ کی طرف سے ہے جس کا تم دل میں اقرار کر رہے ہو اور زبان سے انکار تو تم سے زیادہ گمراہ اور کون ہو سکتا ہے تم ہی اپنے نفاق و شقاق میں دور پڑے ہوئے ہو۔ تو اب سن لو کہ ہم بھی اپنی نشانیاں آفاق اور نفوس میں تمہیں دکھائیں گے جیسا کہ ارشاد ہے:

سَنُرِیۡہِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہُمۡ اَنَّہُ الۡحَقُّ ؕ اَوَ لَمۡ یَکۡفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّہُمۡ فِیۡ مِرۡیَۃٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّہِمۡ ؕ اَلَاۤ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ ﴿۵۴﴾۔

ابھی ہم انہیں دکھائیں گے اپنی نشانیاں دنیا بھر میں اور خود ان کی جانوں میں تاکہ ان پر روشن ہو جائے کہ یہی حق ہے۔ کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں ہے خبردار رہو کہ انہیں ضرور اپنے رب کے ملنے میں شک ہے خبردار رہو وہ ذات جل وعلا ہر شے پر محیط ہے۔

سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ان آیات سے مراد گزری ہوئی امتوں کی اجڑی ہوئی بستیاں ہیں جو آفاق یعنی دنیا کے کونے کونے میں نظر آتی ہے اور اجڑی قوموں کا مرثیہ پڑھتی ہیں یہ وہی بستیاں ہیں جو انبیاء کرام کی مخالف اور کلام الٰہی کی منکر تھیں۔

اور بعض مفسرین اس طرف گئے کہ سَنُرِیۡہِمۡ اٰیٰتِنَا سے وہ شرق و غرب کے طول و عرض کی فتوحات مراد ہیں جو مسلمانوں کو حاصل ہوئیں۔

اور فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ سے مراد ان کی ہستیوں میں جو بے گنتی لطائف تھے اور دیکھنے میں آئے وہ مراد ہیں۔ مثلاً عہد نمرودی میں انہی کے دماغی اختراع سے عجائبات قدرت کا مشاہدہ کرایا گیا۔ اس کی سلطنت میں ایک بطخ کسی حکیم نے ایجاد کر کے لگائی جو رعایا کے علاوہ کسی غیر کے داخلہ پر پکارتی تھی۔ ایک نقارہ شاہی محل کے دروازہ پر ایجاد کر کے رکھا گیا جس پر چوٹ مارنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

والا جواب پالیتا تھا کہ اس کا مال کس نے چرایا کہاں رکھا ہے کس کس میں تقسیم ہوا۔
عید نوروز پر ایک حوض کسی حکیم نے بنایا جس میں ہر فرد رعیت اپنا اپنا جام بھرا ہوا انڈیل دیتا تھا اور جب وہ اس بھرے ہوئے حوض میں جام لگاتا تھا تو اسی کا ڈالا ہوا اس میں آ جاتا تھا۔
محل شاہی میں نمرود کی عدالت کے آگے ایک حوض ایجاد کیا گیا تھا جس میں ٹخنے ٹخنے پانی ہوتا تھا۔ مدعی اور مدعیٰ علیہ اس میں اتار دیئے جاتے تھے اور جب تک وہ سچ سچ بیان دیتے تھے وہ پانی ٹخنے تک ہی رہتا تھا اور ادنیٰ دروغ بیانی پر بیان دینے والے کے سر پر وہی پانی چڑھ جاتا تھا۔
یہ ملک کی نشانیاں قدرت کاملہ کی ان کے دماغوں سے ظاہر کی گئیں اور دکھائی گئیں۔ ایسے ہی آج تک جام جمشید، آئینہ سکندری، ایروپلین، ریڈیو، وائرلیس، ٹیلیفون، ٹیلیویژن ایجاد ہوتے رہیں ہیں۔
جن کو دیکھ کر اس قادر مطلق کی نشانیوں کو انفس انسانی میں مشاہدہ کرتا ہے اور جس میں ذرہ بھر ایمان ہے وہ سَنُرِیۡهِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ پر اور فِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ پر ایمان لے آتا ہے۔ غرضکہ نفوس انسانی اور آفاق عالم ان تمام شیون قدرت کی آئینہ دار ہیں اور بتا رہے ہیں کہ اس قادر قیوم نے اسلام کا فروغ دکھانے کو شرق و غرب میں فتوحات دیں۔ مشرکین مکہ کو بدر میں ذلیل کیا اور نفوس انسانی سے اختراعات اور ایجادات میں مشاہدہ کرایا۔ چنانچہ ارشاد ہوا کہ اس پر بھی اگر اللہ تعالیٰ کی قدرت و حقانیت ظاہر نہ ہو تو ان سے زیادہ گمراہ اور کون ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اپنے حبیب پاک سید لولاک زبان العرب والعجم تاجدار عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ارشاد ہوا:

اَوَلَمۡ یَکۡفِ بِرَبِّکَ اَنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَهِیۡدٌ ﴿۵۳﴾۔

کیا یہ شیون قدرت تمہارے رب کی ان کے لئے کافی نہیں کہ وہ جان لیں کہ اشیاء عالم مَا غَبَرَ وَ مَا غَبَرَ پر گواہ ہے۔
خبردار رہو کہ یہ تو اپنے رب کے حضور میں جانے سے بھی شک میں ہیں انہیں تو اس کے ماننے میں بھی تامل ہے کہ قیام قیامت پر جمال الٰہی کا مشاہدہ کیا جائے حالانکہ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ وہ ہر شے پر محیط ہے کوئی شے اس سے مخفی اور مستتر نہیں ذرات عالم اس کے آگے روشن اور ظاہر ہیں اور اس کی عطا سے اس کے حبیب لبیب جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر بھی۔ طوبیٰ کا پتا نہیں ہلتا مگر ظاہر ہے زمین کا ذرہ نہیں چمکتا مگر علم مصطفیٰ میں ہے۔ حتیٰ کہ حضور کے پرتو صورت غوث الثقلین غیث الکونین مغیث الملوین سید شیخ عبدالقادر جیلانی اپنی وسعت نظر اس طرح ظاہر فرماتے ہیں:۔

نَظَرۡتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمۡعًا کَخَرۡدَلَةٍ عَلٰی حُکۡمِ اتِّصَالٖ

کہ کائنات عالم پر جب میں نے نظر ڈالی تو رائی کے دانہ کی طرح سب مجھ پر منکشف ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

# سورۃ شوریٰ

## بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع - سورۃ شوریٰ - پ ۲۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حٰمٓ ۝۱ عٓسٓقٓ ۝۲

یہ حروف مقطعات ہیں ان کے حقیقی معنی کو اللہ اور اس کی عطا سے اس کے حبیب جناب مصطفیٰ ہی جانتے ہیں

کَذٰلِکَ یُوۡحِیۡۤ اِلَیۡکَ وَ اِلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۙ اللّٰہُ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝۳

ایسے ہی وحی فرماتا ہے آپ کی طرف اور آپ سے پہلے نبیوں کی طرف اللہ جو غالب حکمت والا ہے

لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ۝۴

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور وہی بلندی و عظمت والا ہے

تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرۡنَ مِنۡ فَوۡقِہِنَّ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ یُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّہِمۡ وَ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ۝۵

قریب ہوتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہو جائیں اور فرشتے تسبیح کرتے ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور بخشش مانگتے ہیں ان کے لئے جو زمین میں ہیں۔ خبردار رہو بے شک اللہ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے

وَ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہُ حَفِیۡظٌ عَلَیۡہِمۡ ۫ۖ وَ مَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡہِمۡ بِوَکِیۡلٍ ۝۶

اور وہ لوگ جو پکڑتے ہیں اللہ کے سوا اپنا مددگار وہ اللہ کی نگاہ میں ہیں اور آپ (اے محبوب!) ان کے ذمہ دار نہیں

وَ کَذٰلِکَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰی وَ مَنۡ حَوۡلَہَا وَ تُنۡذِرَ یَوۡمَ الۡجَمۡعِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ؕ فَرِیۡقٌ فِی الۡجَنَّۃِ وَ فَرِیۡقٌ فِی السَّعِیۡرِ ۝۷

اور ایسے ہی ہم نے عربی قرآن کی وحی فرمائی آپ کی طرف تاکہ آپ ڈرائیں مکہ والوں اور جتنے اس کے گرد بس رہے ہیں ان کو تاکہ ڈرائیں اکٹھے ہونے کے دن سے جس میں کچھ شبہ نہیں ایک جماعت جنت میں اور ایک جہنم میں ہوگی

وَ لَوۡ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَہُمۡ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّ لٰکِنۡ یُّدۡخِلُ مَنۡ یَّشَآءُ فِیۡ رَحۡمَتِہٖ ؕ وَ الظّٰلِمُوۡنَ مَا لَہُمۡ مِّنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیۡرٍ ۝۸

اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک جماعت بنا دیتا لیکن اللہ اپنی رحمت میں جسے چاہے داخل فرماتا ہے اور مشرکوں کا کوئی دوست اور مددگار نہیں

اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ۚ فَاللّٰہُ ہُوَ الۡوَلِیُّ وَ ہُوَ یُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۫ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۝۹

کیا وہ لوگ جنہوں نے پکڑے اللہ کے سوا اور مددگار تو بے شک اللہ ہی سب کا والی اور مددگار ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

## حل لغات پہلا رکوع۔ سورۃ شوریٰ۔ پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| حٰمٓ۔ | عٓسٓقٓ۔ | كَذٰلِكَ۔ ایسے ہی | يُوْحِیْٓ۔ وحی کرتا ہے |
| اِلَيْكَ۔ تیری طرف | وَ۔ اور | اِلَى۔ طرف | الَّذِيْنَ۔ ان کی جو |
| مِنْ قَبْلِكَ۔ تجھ سے پہلے تھے | | اللّٰهُ۔ اللہ | الْعَزِيْزُ۔ غالب |
| الْحَكِيْمُ۔ حکمت والا | لَهٗ۔ اسی کا ہے | مَا۔ جو | فِي۔ بیچ |
| السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں کے ہے | وَ۔ اور | مَا۔ جو | فِي۔ بیچ |
| الْاَرْضِ۔ زمین کے ہے | وَ۔ اور | هُوَ۔ وہ | الْعَلِيُّ۔ بلند ہے |
| الْعَظِيْمُ۔ بڑا | تَكَادُ۔ قریب ہیں | السَّمٰوٰتُ۔ آسمان کہ | يَتَفَطَّرْنَ۔ پھٹ جائیں |
| مِنْ فَوْقِهِنَّ۔ اپنے اوپر سے | | وَ۔ اور | الْمَلٰٓئِكَةُ۔ فرشتے |
| يُسَبِّحُوْنَ۔ تسبیح کرتے ہیں | بِحَمْدِ۔ ساتھ حمد | رَبِّهِمْ۔ اپنے رب کے | وَ۔ اور |
| يَسْتَغْفِرُوْنَ۔ بخشش مانگتے ہیں | | لِمَنْ۔ ان کے لئے جو | فِي۔ بیچ |
| الْاَرْضِ۔ زمین کے ہے | اَلَآ۔ خبردار | اِنَّ۔ بے شک | اللّٰهَ۔ اللہ |
| هُوَ۔ وہی | الْغَفُوْرُ۔ بخشنے والا | الرَّحِيْمُ۔ مہربان ہے | وَ۔ اور |
| الَّذِيْنَ۔ وہ جنہوں نے | اتَّخَذُوْا۔ بنالئے | مِنْ دُوْنِهٖٓ۔ اس کے سوا | اَوْلِيَآءَ۔ کارساز |
| اللّٰهُ۔ اللہ | حَفِيْظٌ۔ نگہبان ہے | عَلَيْهِمْ۔ ان پر | وَ۔ اور |
| مَآ۔ نہیں | اَنْتَ۔ تو | عَلَيْهِمْ۔ ان کا | بِوَكِيْلٍ۔ ذمہ دار |
| وَ۔ اور | كَذٰلِكَ۔ ایسے ہی | اَوْحَيْنَآ۔ وحی کی ہم نے | اِلَيْكَ۔ تیری طرف |
| قُرْاٰنًا۔ قرآن | عَرَبِيًّا۔ عربی کی | لِّتُنْذِرَ۔ تاکہ تو ڈرائے | اُمَّ الْقُرٰى۔ مکہ والوں کو |
| وَ۔ اور | مَنْ۔ جو | حَوْلَهَا۔ اس کے گرد ہیں | وَ۔ اور |
| تُنْذِرَ۔ تو ڈرائے | يَوْمَ۔ دن | الْجَمْعِ۔ قیامت سے | لَا۔ نہیں |
| رَيْبَ۔ کوئی شک | فِيْهِ۔ اس میں | فَرِيْقٌ۔ ایک جماعت | فِي۔ بیچ |
| الْجَنَّةِ۔ جنت کے ہے | وَ۔ اور | فَرِيْقٌ۔ ایک جماعت | فِي۔ بیچ |
| السَّعِيْرِ۔ دوزخ کے ہے | وَ۔ اور | لَوْ۔ اگر | شَآءَ۔ چاہے |
| اللّٰهُ۔ اللہ | لَجَعَلَهُمْ۔ تو بنائے ان کو | اُمَّةً۔ جماعت | وَّاحِدَةً۔ ایک |
| وَّ۔ اور | لٰكِنْ۔ لیکن | يُّدْخِلُ۔ داخل کرتا ہے | مَنْ۔ جسے |
| يَّشَآءُ۔ چاہے | فِيْ۔ بیچ | رَحْمَتِهٖ۔ اپنی رحمت کے | وَ۔ اور |
| الظّٰلِمُوْنَ۔ ظالم | مَا۔ نہیں | لَهُمْ۔ ان کے لئے | مِّنْ وَّلِيٍّ۔ کوئی دوست |
| وَّ۔ اور | لَا۔ نہ | نَصِيْرٍ۔ مددگار | اَمِ۔ کیا |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِتَّخَذُوْا۔ پکڑے انہوں نے | | مِنْ دُوْنِہٖٓ۔ اس کے سوا | اَوْلِيَآءَ۔ دوست |
| فَاللّٰہُ۔ تو اللہ | ھُوَ۔ وہی | الْوَلِيُّ۔ دوست ہے | وَ۔ اور |
| ھُوَ۔ وہی | يُحْيِ۔ زندہ کرتا ہے | الْمَوْتٰى۔ مردوں کو | وَ۔ اور |
| ھُوَ۔ وہ | عَلٰى۔ اوپر | كُلِّ۔ ہر | شَيْءٍ۔ شے کے |
| قَدِيْرٌ۔ قادر ہے | | | |

## مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع۔ سورۃ شوریٰ۔ پ ۲۵

اس سورہ مبارکہ میں پانچ رکوع اور ۵۳ آیتیں ہیں اور یہ مکہ میں نازل ہوئی۔

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ ۔ حروف مقطعات کے متعلق پہلے بھی بتایا جا چکا ہے کہ اس کے حقیقی معنی کو سوائے اللہ اور اس کے حبیب جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی نہیں جانتا اس لئے کہ یہ رموز ہیں جو بقول شاعر

میان طالب و مطلوب رمزیست  کراماً کاتبیں را زو خبر نیست

لیکن معنی تاویلی کے اعتبار سے یہ معنی بن سکتے ہیں کہ حاء سے حامد مراد ہے اور میم سے محمود۔ عین سے عالم علوم غیبیہ اور سین سے سید عالم اور قاف سے قاسم کونین مراد ہیں۔

تفسیر ابن عباس کے مطابق یہ حروف مقطعات ہیں ان کے حقیقی معنی کو تمام مفسرین نے لکھا ہے اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمُرَادِہٖ۔ حقیقت معنی کو اللہ ہی جانتا ہے یا وہ جس پر یہ قرآن کریم نازل ہوا۔ لیکن معنی تاویلی اگر ایسے کئے جائیں جو احادیث و نصوص کے خلاف نہ ہو تو جائز ہیں چنانچہ ہم تتبع میں ان حروف کے معنی بھی پیش کرتے ہیں و ھو ھذا۔

حاء سے مراد حامد الٰہی جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور میم سے مراد محمود کائنات جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ عین میں جامعیت علم مصطفیٰ ظاہر کی گئی یعنی ہمارے حبیب علم لدنی کے عالم اور علوم غیبیہ کے واقف ہیں۔ سین سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیادت ہے جس سے مراد سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات لی جا سکتی ہے ہے اور قاف سے مراد۔ قاسم کونین سید الثقلین ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۔

ایسے ہی وحی فرماتا ہے خداوند کریم آپ کی طرف اور ان کی طرف جو پہلے انبیا گزر چکے جو غالب اور حکمت والا ہے۔

یہ بمعنی القاء و الہام خداوندی ہے۔ مگر وہ وحی جو بذریعہ فرشتہ آتی ہے وہ صرف اور صرف انبیاء کرام پر ہی آتی ہے اور جو مدعی وحی کا ہو اور نبی نہ ہو وہ کاذب اور مفتری ہے جیسا کہ قرآن پاک میں فرمایا: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ۔ اسی لئے یہاں بھی فرمایا کہ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ الخ ایسے ہی وحی کی آپ اور آپ سے پہلے انبیا کی جانب آگے ارشاد ہے:

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝۔

اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہ بلند مرتبہ زبردست ہے۔

اس سے یہ مستفاد ہوا کہ اس ذات ستودہ صفات کے مقابلہ میں کوئی وحی بنا کر اپنی طرف سے نہیں لا سکتا اور اگر لائے گا تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس کی وحی ایسی ہی بے معنی ہوگی جیسے جھوٹے پنجابی نبی کی وحیاں بے معنی ہیں۔ بہر حال وہ کلام جو وحی کے ذریعہ اللہ کی طرف سے آتا ہے وہ اپنی بلاغت وفصاحت میں اتنا بے مثل ہوتا ہے کہ انسان اس کے مقابلہ سے عاجز رہ جاتا ہے اسی لئے فرمایا گیا: وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ۔ اور ارشاد ہوا: قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾۔

(پہلی آیت کا ترجمہ) فرمادیجئے اگر ہو تم شک میں اس سے جو ہم نے اپنے بندۂ خاص پر نازل فرمایا تو ایک سورت ہی اس کی مثل بنالاؤ۔

(دوسری آیت کا ترجمہ) فرمادیجئے اگر جن وانس سب اس امر پر ایکا کرلیں کہ اس قرآن کے مقابلہ میں لے آئیں تو اس کا مثل نہیں لاسکتے اگرچہ ایک دوسرے سے تعاون بھی کریں۔

اسی بنا پر فرمایا گیا: وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ کہ وہ بلندی وعظمت والا ہے آگے ارشاد ہے:

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِى الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾۔

(ایسے مدعیان نبوت کو دیکھ کر) قریب ہوتا ہے کہ ہیبت وجلال الٰہی سے آسمان اپنے اوپر سے شق ہوجائیں۔ اور ملائکہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور مومنین دنیا کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ لِمَنْ فِى الْاَرْضِ میں صرف مومنین دنیا ہی مراد ہیں اور اگر کافر بھی ہوں تو اس طرح کہ ان کے لئے توفیق توبہ کی دعا کریں اور ایمان ملنے کی التجا ورنہ کافر کے لئے دعاء مغفرت جائز نہیں ہے۔

''خبردار رہو کہ بے شک اللہ وہ جو بخشش فرمانے والا رحم فرمانے والا ہے۔''

کافر وہ خواہ مشرک ہو یا ملحد اس کو دنیا میں توفیق توبہ دے کر بخشش فرماتا ہے اور گنہگار سیاہ کار بداعمال کے لئے دعاء بخشش جائز ہے آگے ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶﴾۔

اور جنہوں نے اللہ کے سوا اور والی (مالک) بنا رکھے ہیں وہ اللہ کی نگاہ میں ہیں اور آپ اے محبوب! ان کے ذمہ دار نہیں۔

یہاں ولی، والی لغت کے ماتحت ترجمہ والی کا یوں کیا گیا کہ ولی کے معنی قرآن کریم میں بہت سے ہیں جس کی توضیح ہم اس سے قبل آیت اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ میں کر آئے ہیں۔ اس سے مراد اولیاء کرام سے استعانت اور امداد وتوسل کی ممانعت نہیں ہے بلکہ اس میں مشرکین کا بتوں کو اپنا والی ومختار ماننا مراد ہے اور جو فرقہ اس سے توسل اولیاء کی مذمت میں ساعی ہے وہ غلطی پر ہے اس کی تصریح ہم اپنی تفسیر میں کرچکے ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ ﴿۷﴾۔

اور ایسے ہی وحی فرمائی ہم نے قرآن عربی کی تاکہ آپ ڈرائیں مکہ والوں اور اس کے گرد بسنے والوں کو اور آپ ڈرائیں اکٹھے ہونے کے دن سے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ ایک جماعت جنت اور ایک جماعت دوزخ میں ہوگی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

یہاں یَوۡمَ الۡجَمۡعِ سے مراد قیامت ہے اور قرآن کریم میں قیامت کے نام یَوۡمَ الۡجَمۡعِ کے علاوہ اور بھی بیان فرمائے گئے۔ جو اپنے موقع پر ظاہر کئے جائیں گے ایسے ہی سعیر جہنم کا نام ہے اور جہنم کو بھی ایک نام سے ظاہر نہیں فرمایا۔ بلکہ نار، سعیر، جحیم، جہنم، حطمہ، ھاویہ وغیرہ وغیرہ نام دیئے گئے ہیں تفصیل وار اپنی جگہ بیان کئے جائیں گے آگے ارشاد ہے۔

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنۡ يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ‌ ؕ وَالظّٰلِمُوۡنَ مَا لَهُمۡ مِّنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ۝۸ ۔

اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی دین پر کر دیتا لیکن جسے وہ چاہے اپنی رحمت میں داخل فرمائے اور مشرکوں کا کوئی والی و مددگار نہیں ہے۔

مشیت الٰہی مخلوق انسانی میں اتنی اثر انداز ہے کہ جسے چاہے دین پر رکھے اور جسے چاہے گمراہ کر دے مَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ الۡمُهۡتَدِىۡ‌ ۚ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ جسے اللہ ہدایت دے وہ ہدایت پر ہوگا اور جسے گمراہ فرمائے وہ نقصان و خسران میں ہوگا، اس سے ثابت ہوا کہ ضلالت و ہدایت قبضہ قدرت الٰہی میں ہے وہ جسے ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور وہ جسے گمراہ بنائے اسے کوئی ہدایت نہیں کرسکتا۔

گویا ضلالت و ہدایت منجانب اللہ ہے اور چونکہ ہمارے علم میں نہیں کہ کون ہدایت پر پیدا ہوا اور کون گمراہی پر اس لئے تبلیغ مبلغ لازمی ہوئی اور انبیاء کرام کا تشریف لانا وہ بھی اسی غرض سے ہے کہ عامۃ الناس کے سامنے مشاہدہ ہو جائے کہ معجزات کو دیکھ کر ایمان نہ لانے والا اور دلائل باہرہ کو نہ ماننے والا کون ہے اور ایک آواز پر لبیک کہنے والا اور ایمان کی روشنی لینے والا کون؟

بہرحال ضلالت و ہدایت منجانب اللہ ہوئی اور تبلیغ مبلغین اس امر کو ظاہر کرنے کے لئے مقرر کی گئی کہ دیکھنے والے سمجھ لیں کہ کون جبلی کافر ہے اور کون مومن اسی لئے فرمادیا کہ اگر ہماری مشیت اسی طرف ہوئی کہ اضداد کے ساتھ کھوٹے کھرے کا امتیاز نہ رکھتے ہوئے سب کو دین پر پیدا فرمادیں تو اس کے قبضۂ قدرت میں تھا مگر صاف فرمادیا کہ جس کو ہم چاہیں اپنی رحمت میں لیں اور جسے چاہیں عذاب کی زحمت میں مبتلا کریں۔

اس لئے کہ اگر جنت ہی جنت ہوتی اور جہنم نہ بنایا جاتا تو قدر عافیت کا امتیاز نہ ہوتا۔ فلاسفہ کا اصول ہے کہ تُعۡرَفُ الۡاَشۡيَاءُ بِاَضۡدَادِهَا ہر شے کی قدر و قیمت ضد کے تقابل سے ہوتی ہے اسی وجہ میں صحت کی ضد مرض رکھی دن کی ضد رات بنائی۔ آرام کی ضد محنت ہوئی۔ شکم سیری کی ضد بھوک ہوئی۔ پیاس کی ضد سیرابی غرضکہ ہر چیز کے ساتھ اس کی ضد رکھی گئی تاکہ قدر نعمت ذہن نشین ہو سکے اسی لئے مخلوق کا خالق ایک ہے وہی کافر بناتا ہے وہی مومن اس بنانے میں حکمت یہی ہے کہ ضد کے مقابلہ سے مخلوق قدر و قیمت سمجھ سکے۔ بہرحال فرمادیا:

وَّلٰكِنۡ يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ‌ ؕ وَالظّٰلِمُوۡنَ مَا لَهُمۡ مِّنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ۝۸ ۔

یعنی ہم مختار ایسے ہیں کہ جسے چاہیں اپنی رحمت میں لے کر جنت کا مستحق بنادیں اور جسے چاہیں جہنم کا کندہ کردیں۔

اور صفت صناعیت بھی اسی امر کی مقتضی ہے جیسے بلاتشبیہ ترکھان اسی لکڑی سے قیمتی صندوق اور ریل کے ڈبے اور موٹروں کی باڈیاں بناتا ہے اور اسی لکڑی سے چار چار پیسے کے کھلونے تیار کر کے بازار میں لاتا ہے لیکن کسی مصنوع کو حق اعتراض

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نہیں ہوتا۔ مصنوع ہمیشہ صانع کی صنعت کاری پر ظاہر ہوتا ہے۔ عام اس سے کہ وہ اعلیٰ درجہ کا بنا ہو یا ادنیٰ۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ مٹی کے کھلونے ایک ایک پیسہ کے چار چار بھی بنائے جاتے ہیں اور ایک روپیہ کا ایک بھی تیار ہوتا ہے ظاہر ہے کہ مٹی ایک ہے مگر صنعت صناع کی دستکاری اسے اس کی قدر و قیمت گھٹا بڑھا دیتا ہے ایسے ہی اس صناع مطلق نے خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ فرما کر ابوجہل بھی بنایا اور ابولہب بھی اور اسی مٹی کو نکھار کر صدیق اکبر اور فاروق اعظم پیدا کئے۔ اسی مٹی سے غوث، قطب، ابدال پیدا فرمائے اور اسی مٹی کو اتنا منور کیا کہ انبیاء کرام حتیٰ کہ سید الانبیاء جناب مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوئے۔ اور چشم حق بین نے ان کے متعلق فیصلہ کیا اور کہہ دیا:

تو جان پاکی سر بسر نے آب و خاک اے نازنیں — واللہ زجاں ہم پاک تر روحی فداک اے نازنین
پاکاں نہ دیدہ روئے تو جاں دادہ اند در کوئے تو — اینک مگر در کوئے تو صد جان پاک اے نازنیں

چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہی مٹی ہے جو بلجیم کے شیشوں کی شکل میں نظر آتی ہے اور وہی مٹی ہے جس سے بجلی کے بلب بن کر ظلمت کو نور سے بدل دیتے ہیں اور وہی مٹی ہے جس سے مکان تعمیر ہو رہے ہیں اور وہی مٹی ہے جو لاکھوں اور کروڑوں کے پیروں تلے کھندر ہی ہے یہ سب اس صناع مطلق کی شیون قدرت ہیں جو دماغ انسانی کے اختراع سے ظاہر ہو رہی ہیں۔ پھر اس صناع مطلق کی صنعت کمال تو ایسی بے مثل ہے کہ اس کا مقابلہ مخلوق کے دماغ نہیں کر سکتے اگرچہ اس نے بھی اس کی عطا کردہ طاقت کے ساتھ اپنے دماغی اختراع سے مٹی کو ناطق بنالیا اور ریکارڈر کی شکل میں گراموفون پر بلوالیا۔ کان سے دھاتیں نکال کر جو محض جماد تھیں دوسرے کی آواز کو جذب کر کے ہمیں سنانے کے قابل بنا دیا جیسے ریڈیو، وائرلیس، ٹیلیفون وغیرہ۔

بہر حال وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ فرما کر اپنی مشیت کاملہ کا عام اثر ظاہر فرما دیا۔ اور وَالظّٰلِمُوْنَ کہہ کر مشرکوں کو ظاہر کر دیا اس لئے کہ قرآن کریم میں شرک کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ تو مشرک سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو سکتا ہے۔ اسی لئے مشرکوں کو ظالم فرما کر اپنی حمایت و نصرت سے محروم کر دیا اور فرما دیا:

مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۸﴾۔ یعنی ان کا کوئی والی اور مددگار نہ ہوگا۔

اور طرز بیان میں اشارۃ النص کے ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ میدان حشر میں والی و مددگار انہیں کا نہیں ہو سکتا جو ظالم اور مشرک ہیں باقی رہے ہم جیسے سیاہ کار بدکرداران کے لئے شفاعت مصطفیٰ اور حمایت اولیاء والی و ناصر ہے اور جو اس کا انکار کرنے والے ہیں وہ ظالم اور مشرکین کے ہمنوا ہیں آگے ارشاد ہے:

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۹﴾۔

کیا اللہ کے سوا اور والی ٹھہرا لئے ہیں تو اللہ ہی والی ہے اور وہی مردوں کو جلائے گا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

اس میں مشرکین کا رد ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں کو اپنا والی بنایا اور معبود ٹھہرایا تو اس کا جواب دے دیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی قادر مطلق ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع - سورۃ شوریٰ - پ ۲۵

| | |
|---|---|
| وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ | اور جو اختلاف تم اس دین میں کسی قسم کا بھی کرو تو اس کا |
| ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۱۰﴾ | فیصلہ اللہ کے سپرد ہے یہی اللہ میرا رب ہے میں اسی پر |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بھروسا کرتا ہوں اور اسی کی طرف جھکا ہوا ہوں

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ مِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱۱﴾

اور وہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے تمہارے لئے تمہی میں سے جوڑے بنائے اور نر و مادہ چوپائے اس میں تمہاری نسل پھیلاتا ہے اس کی مثل کوئی شے نہیں ہے اور وہ سنتا دیکھتا ہے

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾

اسی کے لئے ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین کی رزق وسیع کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگ فرماتا ہے جس پر چاہے بے شک وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَ مَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾

تمہارے لئے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم نوح کو ہوا اور جو وحی فرمائی ہم نے تمہاری طرف اور جس کا حکم کیا ہم نے ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ کو یہ کہ دین کو ٹھیک رکھو اور تفرقہ اندازی اس میں نہ کرو بھاری ہے یہ مشرکوں پر جس کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں اللہ چن لیتا ہے دین کی طرف جسے چاہے اور اسے راہ دیتا ہے جو اس کی طرف جھکے

وَ مَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾

اور نہیں اختلاف کیا مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آ چکا تھا آپس کے حسد سے اور اگر تمہارے رب کا حکم نہ ہو چکا ہوتا تو کب کا فیصلہ ہو چکا ہوتا مگر وہ لوگ جن کو وارث کیا گیا کتاب کا بعد ان کے بے شک وہ شک میں دھوکا کھائے ہوئے ہیں

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَ اسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَ قُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

تو اسی لئے بلاؤ اور ثابت قدم رہو جیسا تمہیں حکم ہوا ہے اور نہ پیروی کرو ان کی خواہشات کی اور فرمایئے کہ ایمان لایا میں اس پر جو اللہ نے کتاب سے نازل کیا اور میں حکم کیا گیا ہوں کہ میں عدل کروں تم میں اللہ میرا رب اور تمہارا رب ہے ہمارے لئے ہمارا عمل اور تمہارے لئے تمہارا عمل کوئی جھگڑا نہیں ہم میں اور تم میں اللہ سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے

وَ الَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ

اور وہ کہ اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ قبول کر چکے اس کی دعوت کو ان کی دلیل محض بے اثر ہے

www.waseemziyai.com

عَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿١٦﴾

ان کے رب کے نزدیک اوران کے اوپر غضب الٰہی ہے اوران کے لئے سخت عذاب ہے

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿١٧﴾

اللہ وہ ہے جس نے کتاب نازل کی اور انصاف کی ترازو اور تمہیں کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی ہو

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿١٨﴾

جلدی کرتے ہیں اس قیامت کی جو ایمان نہیں لائے اس پر اور جو ایمان لائے وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ قیامت حق ہے خبردار رہو وہ جو قیامت کے بارے میں شک کرتے ہیں وہ دور کی گمراہی میں ہیں

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿١٩﴾

اللہ کرم فرماتا ہے اپنے بندوں پر جسے چاہے روزی دے اور وہی قوت والا غالب ہے

## حل لغات دوسرا رکوع-سورۃ شوریٰ-پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ-اور | مَا-جو | اخْتَلَفْتُمْ-اختلاف کروتم | فِيْهِ-اس میں |
| مِنْ شَيْءٍ-کچھ بھی | فَحُكْمُهٗ-تو اس کا فیصلہ | اِلَى-طرف | اللّٰهِ-اللہ کے ہے |
| ذٰلِكُمُ-یہ ہے | اللّٰهُ-اللہ | رَبِّيْ-میرا رب | عَلَيْهِ-اسی پر |
| تَوَكَّلْتُ-میں نے بھروسا کیا | وَ-اور | اِلَيْهِ-اسی کی طرف | اُنِيْبُ-میں رجوع کرتا ہوں |
| فَاطِرُ-پیدا کرنے والا | السَّمٰوٰتِ-آسمانوں | وَ-اور | الْاَرْضِ-زمین کا |
| جَعَلَ لَكُمْ-بنایا تم کو | مِّنْ اَنْفُسِكُمْ-تمہاری اپنی جانوں سے | | اَزْوَاجًا-جوڑے |
| وَّ-اور | مِنَ الْاَنْعَامِ-چوپایوں سے | | اَزْوَاجًا-جوڑے |
| يَذْرَؤُ-پھیلاتا ہے | كُمْ-تم کو | فِيْهِ-اس میں | لَيْسَ-نہیں ہے |
| كَمِثْلِهٖ-اس کی مثل | شَيْءٌ-کوئی چیز | وَ-اور | هُوَ-وہ ہے |
| السَّمِيْعُ-سننے والا | الْبَصِيْرُ-دیکھنے والا | لَهٗ-اسی کے پاس ہیں | مَقَالِيْدُ-کنجیاں |
| السَّمٰوٰتِ-آسمانوں | وَ-اور | الْاَرْضِ-زمین کی | يَبْسُطُ-پھیلاتا ہے |
| الرِّزْقَ-رزق | لِمَنْ-جس کے لئے | يَّشَآءُ-چاہے | وَ-اور |
| يَقْدِرُ-تنگ کرتا ہے | اِنَّهٗ-بے شک وہ | بِكُلِّ-ہر | شَيْءٍ-چیز کو |
| عَلِيْمٌ-جانتا ہے | شَرَعَ-مقرر کیا | لَكُمْ-تمہارے لیے | مِّنَ الدِّيْنِ-وہ دین |
| مَا-جو | وَصّٰى-وصیت کی تھی | بِهٖ-اس کی | نُوْحًا-نوح کو |
| وَّ-اور | الَّذِيْٓ-وہ جو | اَوْحَيْنَآ-وحی کی ہم نے | اِلَيْكَ-تیری طرف |
| وَ-اور | مَا-جو | وَصَّيْنَا-وصیت کی ہم نے | بِهٖٓ-اس کی |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِبْرٰهِيْمَ۔ابراہیم | وَ۔اور | مُوْسٰى۔موسیٰ | وَ۔اور |
| عِيْسٰٓى۔عیسیٰ کو | اَنْ۔یہ کہ | اَقِيْمُوا۔ٹھیک رکھو | الدِّيْنَ۔دین |
| وَ۔اور | لَا۔نہ | تَتَفَرَّقُوْا۔فرقے بناؤ | فِيْهِ۔اس میں |
| كَبُرَ۔بڑی بات ہے | عَلَى۔اوپر | الْمُشْرِكِيْنَ۔مشرکوں کے | مَا۔جو |
| تَدْعُوْ۔بلاتے ہیں آپ | هُمْ۔ان کو | اِلَيْهِ۔طرف اس کی | اَللّٰهُ۔اللہ |
| يَجْتَبِيْٓ۔چن لیتا ہے | اِلَيْهِ۔اپنی طرف | مَنْ۔جسے | يَّشَآءُ۔چاہے |
| وَ۔اور | يَهْدِيْٓ۔ہدایت دیتا ہے | اِلَيْهِ۔اپنی طرف | مَنْ۔اس کو جو |
| يُّنِيْبُ۔رجوع کرے | وَ۔اور | مَا۔نہ | تَفَرَّقُوْٓا۔اختلاف کیا انہوں |
| نے | اِلَّا۔مگر | مِنْۢ بَعْدِ۔بعد | مَا۔اس کے کہ |
| جَآءَهُمُ۔آیا ان کے پاس | الْعِلْمُ۔علم | بَغْيًۢا۔حسد کرتے ہوئے | بَيْنَهُمْ۔آپس میں |
| وَ۔اور | لَوْ۔اگر | لَا۔نہ ہوتی | كَلِمَةٌ۔بات |
| سَبَقَتْ۔پہلے گزری ہوئی | مِنْ رَّبِّكَ۔تیرے رب سے | اِلٰٓى۔طرف | اَجَلٍ۔مدت |
| مُّسَمًّى۔مقرر کے | لَّقُضِيَ۔توفیصلہ ہوجاتا | بَيْنَهُمْ۔ان میں | وَ۔اور |
| اِنَّ۔بے شک | الَّذِيْنَ۔وہ جو | اُوْرِثُوا۔وارث ہوئے | الْكِتٰبَ۔کتاب کے |
| مِنْۢ بَعْدِهِمْ۔ان کے بعد | لَفِيْ۔بیچ | شَكٍّ۔شک کے ہیں | مِّنْهُ۔اس سے |
| مُرِيْبٍ۔دھوکہ میں | فَلِذٰلِكَ۔تو اسی لئے | فَادْعُ۔بلاؤ | وَ۔اور |
| اسْتَقِمْ۔ثابت قدم رہو | كَمَآ۔جیسے | اُمِرْتَ۔آپ کو حکم ہوا | وَ۔اور |
| لَا۔نہ | تَتَّبِعْ۔پیروی کر | اَهْوَآءَ۔خواہشوں | هُمْ۔ان کی کی |
| وَ۔اور | قُلْ۔فرمایئے | اٰمَنْتُ۔میں ایمان لایا | بِمَآ۔اس پر جو |
| اَنْزَلَ۔اتاری | اللّٰهُ۔اللہ نے | مِنْ كِتٰبٍ۔کتاب | وَ۔اور |
| اُمِرْتُ۔مجھے حکم ہے کہ | لِاَعْدِلَ۔انصاف کروں | بَيْنَكُمْ۔تم میں | اَللّٰهُ۔اللہ |
| رَبُّنَا۔ہمارا رب ہے | وَ۔اور | رَبُّكُمْ۔تمہارا رب | لَنَآ۔ہمارے لئے |
| اَعْمَالُنَا۔ہمارے عمل | وَ۔اور | لَكُمْ۔تمہارے لئے | اَعْمَالُكُمْ۔تمہارے عمل |
| لَا۔نہیں | حُجَّةَ۔جھگڑا | بَيْنَنَا۔ہمارے | وَ۔اور |
| بَيْنَكُمْ۔تمہارے درمیان | اَللّٰهُ۔اللہ | يَجْمَعُ۔جمع کرے گا | بَيْنَنَا۔ہم سب کو |
| وَ۔اور | اِلَيْهِ۔اسی کی طرف | الْمَصِيْرُ۔پھرنا ہے | وَ۔اور |
| الَّذِيْنَ۔وہ جو | يُحَآجُّوْنَ۔جھگڑتے ہیں | فِي۔بیچ | اللّٰهِ۔اللہ کے |
| مِنْۢ بَعْدِ۔بعد | مَا۔اس کے کہ | اسْتُجِيْبَ۔قبول کرچکے | لَهٗ۔اس کو |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| حُجَّتُهُمْ۔ان کی دلیل | دَاحِضَةٌ۔کمزور ہے | عِنْدَ۔نزدیک | رَبِّهِمْ۔ان کے رب کے |
| وَ۔اور | عَلَيْهِمْ۔ان پر | غَضَبٌ۔غضب ہے | وَّ۔اور |
| لَهُمْ۔ان کے لئے | عَذَابٌ۔عذاب ہے | شَدِيْدٌ۔سخت | اَللّٰهُ۔اللہ |
| الَّذِیْٓ۔وہ ہے جس نے | اَنْزَلَ۔اتاری | الْكِتٰبَ۔کتاب | بِالْحَقِّ۔ساتھ حق کے |
| وَ۔اور | الْمِيْزَانَ۔میزان | وَ۔اور | مَا۔کیا |
| يُدْرِيْكَ۔معلوم تجھ کو کہ | لَعَلَّ۔شاید | السَّاعَةَ۔قیامت | قَرِيْبٌ۔قریب ہو |
| يَسْتَعْجِلُ۔جلدی کرتے ہیں | بِهَا۔اس کی | الَّذِيْنَ۔وہ جو | لَا۔نہیں |
| يُؤْمِنُوْنَ۔ایمان لاتے | بِهَا۔اس پر | وَ۔اور | الَّذِيْنَ۔وہ جو |
| اٰمَنُوْا۔ایمان لائے | مُشْفِقُوْنَ۔ڈرتے ہیں | مِنْهَا۔اس سے | وَ۔اور |
| يَعْلَمُوْنَ۔جانتے ہیں | اَنَّهَا۔کہ وہ | الْحَقُّ۔حق ہے | اَلَآ۔خبردار |
| اِنَّ۔بے شک | الَّذِيْنَ۔وہ جو | يُمَارُوْنَ۔جھگڑتے ہیں | فِي۔بیچ |
| السَّاعَةِ۔قیامت کے | لَفِيْ۔بیچ | ضَلٰلٍ۔گمراہی | بَعِيْدٍ۔دور میں ہیں |
| اَللّٰهُ۔اللہ | لَطِيْفٌ۔مہربان ہے | بِعِبَادِهٖ۔اپنے بندوں پر | يَرْزُقُ۔رزق دیتا ہے |
| مَنْ۔جس کو | يَّشَآءُ۔چاہے | وَ۔اور | هُوَ۔وہ |
| الْقَوِيُّ۔طاقتور ہے | الْعَزِيْزُ۔غالب | | |

## حل لغات نادرہ

فَاطِرُ۔ پیدا کرنے والا۔

يَذْرَؤُكُمْ۔از ذَرْءٌ جس کے معنی پھیلانے کے آتے ہیں۔

مَقَالِيْدُ۔جمع ہے مِقْلَد کی۔کسی شے کے باندھنے کو کہتے ہیں پھر اس کو کنجی کے معنی میں استعمال کیا گیا۔

يَجْتَبِيْ۔اِجْتِبَاء سے ہے چننے کے معنی دیتا ہے۔

يُنِيْبُ۔از اِنَابَةٌ جھکنے کے معنی دیتا ہے۔

بَغْيًا۔بغاوت اور حسد کے معنی دیتا ہے۔

دَاحِضَةٌ۔ دحض لغت میں پھسلنے کو کہتے ہیں بولا کرتے ہیں: اَلْمَطَرُ قَدْ دَحَضَتِ التَّلَاعَ اَیْ مُزْلَقَةً۔

يُمَارُوْنَ۔ مُمَارَاةٌ کہتے ہیں مجادلہ کو۔لیا گیا ہے عرب کے قول مَرَيْتُ النَّاقَةَ سے اور یہ اس موقع پر بولا جاتا ہے جب اونٹنی کو دودھ دوہنے کے بعد اس کے تھنوں کو شدت وسختی سے ملا جاتا ہے۔

## مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع۔سورۃ شوریٰ۔پ ۲۵

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖۗ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ⑩۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے یہ ہے اللہ میرا رب اسی پر میں بھروسا کرتا ہوں اور اسی کی طرف جھکتا ہوں۔

اس میں مخاطبہ ہے مومنین کو کہ تمہارے اور مشرکین کے مابین جو کچھ بھی اختلاف ہے اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سپرد ہے اور اسی پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ کا ارشاد ہوا کہ یہ میرا رب جو اللہ ہے اسی پر میرا بھروسا ہے اور اسی کی طرف رجوع لاتا ہوں۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ مشرکین کے اختلافات مومنین کے ساتھ جو کچھ بھی ہیں اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہی ہے۔ رہا تبلیغ مبلغ کی سعی یا آیت سیف کے ذریعہ ان کو اکراہ کے ساتھ اسلام میں لانا ان کے ہوتے ہوئے بھی فیصلہ قطعی اللہ تعالیٰ ہی کے حضور میں ہوگا۔ اسی وجہ میں اکراہ و اجبار سے اسلام لانے والے ریب و شک میں رہ کر منافق کہلائے۔ آگے ارشاد ہے:

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ یَذْرَؤُكُمْ فِیْهِ ؕ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ⑪۔

آسمانوں اور زمین کا بنانے والا۔ بنائے تمہارے لئے تمہیں میں سے جوڑے اور چوپایوں میں سے نر و مادہ۔ تمہاری نسل پھیلاتا ہے اس میں۔ نہیں کوئی اس کی مثل اور وہ سنتا دیکھتا ہے۔

آیت کریمہ میں اپنی قدرت کاملہ کو سب سے بڑی اہم مخلوق کے ساتھ ظاہر فرمایا جو آسمان اور زمین ہے اس کے بعد بتایا کہ تمہاری پیدا وار تمہیں میں سے نر مادہ بنا کر ہم نے کی اور ایسے چوپایوں میں نر مادہ بنا کر تمہارے لئے بسنے اور بڑھنے کے ذریعے بنائے۔ اور اس کی مثل مخلوق میں کوئی نہیں، حالانکہ وہ سنتا دیکھتا ہے۔ لیکن اس کا سنتا دیکھنا ہمارے سننے اور دیکھنے کے مشابہ نہیں ہے۔ ہم سمیع ہیں لیکن آلہ سماعت کے محتاج۔ بصیر ہیں مگر آلہ بصارت کے بغیر ہم اندھے ہیں۔

اسی بنا پر احیاء العلوم میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے صفات الٰہیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: سَمِیْعٌ لَا بِالْاُذُنِ، بَصِیْرٌ لَا بِالْاَعْیُنِ۔ اس کی صفت سماعت اور بصارت محتاج آلہ نہیں۔ آلات اس کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ کان اس نے بنایا۔ صماخ اذن بنا کر مطرقۃ الاذن میں دوسرے کی آواز کو پہنچایا اور انسان کو سمیع بنایا۔ اور اس پر حدوث و تغیر کا یہ اثر رکھا کہ اگر صماخ اذن بند ہو جائے تو یہ سمیع نہیں رہتا۔ مطرقۃ الاذن میں سختی آ جائے تو بہرا ہے حتیٰ کہ کان کے کسی پرزہ میں کوئی نقص آ جائے تو یہ سمیع نہیں رہتا حالانکہ سمیع ہے مگر اس کی قوت سامعہ متغیر الکیفیت اور حادث ہے۔

اسی بنا پر عالم کے لئے مناطقہ نے حکم لگایا کہ اَلْعَالَمُ حَادِثٌ اس کی وجہ بتائی لِاَنَّهٗ مُتَغَیِّرٌ اور صفات الٰہی ازلی ابدلی سرمدی غیر متغیر اور غیر حادث ہیں اسی لئے فرمایا: لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ۔ اس کی مثل کوئی شے نہیں پھر واو حالیہ سے عطف کر کے وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ فرمایا۔

یعنی صفت سماعت و بصارت میں ہم سمیع و بصیر ہیں اور تم بھی سمیع و بصیر ہو مگر ہماری صفت قدیم ازلی ہے اور تمہاری صفت حادث و متغیر۔ یہی کیفیت بصارت کی ہے اللہ جل و علا شانہ اگرچہ بصیر ہے مگر اس کی بصارت کسی آلہ کی محتاج نہیں کسی حد کی محتاج نہیں وہ کائنات کو دیکھنے والا ہے اس کے لئے قرب و بعد کی کوئی حقیقت نہیں وہ جیسا قریب سے دیکھتا ہے اتنا ہی وہ بعید سے برخلاف ہمارے کہ ہماری بصارت ایک حد سے شروع ہے اور ایک حد تک ہے اس حد سے ورے ہم آنکھیں ہوتے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہوئے بھی ہم دیکھنے سے قاصر ہیں اور حد سے آگے باوجود صحت بصارت کے ہم دیکھنے سے عاجز ہیں۔

اسی لئے فلاسفہ نے کہا کہ انسان کی بصارت وسماعت غایت قرب میں انتہائے خفا واستتار کی مقتضی ہے اور یہی حال سماعت کا ہے کہ غایت قرب وغایت بعد میں وہ سننے سے روکتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ وجود باری تعالیٰ واجب الوجود ہوتے ہوئے اپنے غایت قرب کی وجہ میں ہماری نظروں سے خفی ہے اس لیے کہ فرمایا: نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾ ۔ ہم تمہاری رگ جاں سے بھی زیادہ قریب ہیں تو انسان کی جان بوجہ غایت قرب انسان سے مخفی ہے تو پھر ذات واجب الوجود تعالیٰ شانہ کا قرب درجہ اقرب میں ہے۔ پھر وہ نظر میں کیسے آئے اور اس کا ادراک نظر کیونکر کر سکے۔

بہر حال اپنی دوصفت سماعت وبصارت کو ظاہر فرما کر بتایا کہ سمیع وبصیر ہم بھی ہیں اور تم بھی مگر ہماری سماعت وبصارت لَا بِالْاُذُنِ وَلَا بِالْاَعْیُنِ ہے کسی آلہ کی محتاج نہیں۔ قرب وبعد کی پابند نہیں۔ تو لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ کل موجودات پر حاوی نہ سماعت میں ہمارا مثیل نہ بصارت میں کوئی مثیل باآنکہ ہم سمیع وبصیر ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۲﴾ ۔

اسی کے لئے ہیں کنجیاں آسمان اور زمین کی فراخ کرتا ہے جس کے لئے چاہے رزق اور محدود فرماتا ہے (جس کے لئے چاہے) بے شک وہ سب کچھ جانتا ہے۔

مقالید سماوات وارض اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور سکان سماوی وارضی، روزی کا فراخ اور محدود کر دینا۔ یہ سب اسی کے قبضۂ اقتدار میں ہے اور وہ ہر شے کا جاننے والا ہے تو اس کی حکمت بالغہ کا مقتضیٰ یہی ہے کہ اس کی مشیت سے اس کے علم کے ماتحت رزق فراخ اور تنگ ہو اس میں کسی کو دخل اندازی کا حق نہیں ہے آگے ارشاد ہے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ ؕ كَبُرَ عَلَی الْمُشْرِكِیْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ ؕ اَللّٰهُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾ ۔

تمہارے لئے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا یہ کہ قائم رہو تم دین پر اور اس میں اختلاف سے فرقے نہ بناؤ۔ بھاری ہے مشرکین پر جس کی طرف تم انہیں بلاتے ہو اللہ اپنے قرب کے لئے جسے چاہے چن لیتا ہے اور ہدایت دیتا ہے شریعت کی طرف اسے جو جھکے۔

آیت کریمہ میں اس امر کی وضاحت فرمائی گئی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام جو سب سے پہلے نبی گزرے ہیں ان سے لے کر ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ حتیٰ کہ جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء تک احکام شریعت ایک ہی رہے اور اعمالی کیفیتوں میں تبدل وتغیر بہ مقتضائے آیت کریمہ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ہر امت احکام میں ضروریات وخصوصیات سے مختلف ہے۔

چنانچہ مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جماعت رحمت وفرقت عذاب ہے۔ بنا بریں تمام جماعتیں اعتراف توحید اور رسالت میں ایک ہیں۔ اختلاف عمل سے تفرقہ نہیں پڑتا یہی وجہ ہے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی سب ایک ہیں باآنکہ عملی نوعیت میں اختلاف ہے اور جو ان سے علیحدہ ہو کر اختلاف عمل دکھائے وہ گمراہ ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اسی بنا پر ارشاد ہوا کہ اللہ جسے چاہے دین کے اتباع میں چن کو ہدایت فرماتا ہے اور جسے چاہے گمراہی کے راستوں پر چھوڑ دیتا ہے چنانچہ جس قدر فرقہ ضالہ ہیں وہ سب اتباع ہدایت سے محروم ہیں اور انابت الی اللہ سے دور۔ آگے ارشاد ہے:

وَمَا تَفَرَّقُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۱۴﴾۔

اور انہوں نے فرقے نہیں بنائے مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا تھا اپنے حسد و عناد کی بنا پر اور اگر تیرے رب کی بات گزر نہ چکی ہوتی تو کب کا ان میں فیصلہ کر دیا ہوتا اور بے شک جو ان کے بعد کتاب کے وارث ہوئے اس سے شک اور دھوکا میں ہیں۔

آیہ کریمہ میں کتابیوں کی مذمت ہے جنہیں توریت، انجیل، زبور کے ذریعہ تمام احکام پہنچ چکے تھے مگر انہوں نے حسد و عناد سے اس کی مخالفت کی اور وہ شک اور دھوکے میں پڑ گئے۔ نصاریٰ نے انجیل کو چھوڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا بنالیا۔ یہود نے حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا کہا۔

غرضکہ یہ آپس کی فرقہ بندیاں حسد و عناد کی وجہ سے ہوئیں اور انہیں دین سے دور کا بھی واسطہ نہ رہا شک اور دھوکا کے شکار بن گئے اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ کے لئے قیامت کا دن مقرر نہ کیا گیا ہوتا تو ان کے فیصلے کبھی کے ہو گئے ہوتے لیکن تعیین یوم قیامت ہو جانے کی بنا پر انہیں ڈھیل دی گئی قیامت تک جیسے چاہیں کریں اس دن ان کے فیصلے ہوں گے اور اس وقت وہ اپنے گزشتہ حالات پر افسوس کریں گے۔ آگے ارشاد ہے:

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ۚ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾ؕ۔

اور اسی لئے بلاؤ اور ثابت قدم رہو جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو اور فرمایئے کہ میں ایمان لایا اس پر جو کتاب اللہ نے اتاری اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں اللہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے ہمارے لئے ہمارے عمل اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہمارا تمہارا کوئی جھگڑا نہیں اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف پھرنا ہے۔

حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا گیا کہ ان کفار کے اختلاف اور پراگندگی کی وجہ سے انہیں توحید اور ملت حنیفہ پر متفق ہونے کی دعوت دو۔ جیسا کہ آپ کو حکم کیا گیا دین اور دین کی دعوت دینے پر مضبوط رہو اور ان کی خواہشات کے پیچھے نہ جاؤ جیسا کہ مشرکین یہ چاہتے تھے کہ ہمارے بتوں کی مذمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑ دیں تو ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدا کو برا نہیں کہیں گے تو اس کا جواب دے دیا گیا۔ یہ ان کی خواہش باطل ہے ہواء منکر ہے اس کی پروا نہ کیجئے اور انہیں فرما دیجئے: اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ میں جو کچھ اللہ کا حکم آیا اس پر ایمان لایا کتاب سے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تم میں انصاف کروں لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ۔ ہم میں تم میں کوئی جھگڑا نہیں اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ۚ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ۔

اس پر قاضی آلوسی بغدادی روح المعانی میں فرماتے ہیں:

فَیَفْصِلُ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ وَ لَیْسَ فِی الْاٰیَةِ مَا یَدُلُّ عَلٰی مُتَارَكَةِ الْكُفَّارِ رَاْسًا حَتّٰی تَكُوْنَ مَنْسُوْخَةً بِاٰیَةِ

السَّیْفِ وَادَّعٰی اَبُوْحَیَّانِ اَنَّ مَا یَظْهَرُ مِنْهَا الْمُوَادِعَةُ الْمَنْسُوْخَةُ بِتِلْكَ الْاٰیَةِ۔

اس سے کافروں کو چھوڑ دینے کا حکم نہیں بلکہ آیات سیف نے اس کو منسوخ الحکم قرار دیا۔ آیات سیف یہ ہیں: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ اور وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ - وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ، وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وغیرہ وغیرہ۔

اس قسم کی آیتیں استحکام دین متین کے بعد نازل ہوئیں۔ اور اس سے پہلے ابتدائی دور میں لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ اور لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ وغیرہ نازل ہوئی تھیں۔ اسی بنا پر علامہ ہبۃ اللہ بن ابی قاسم نے اپنے رسالہ ناسخ ومنسوخ میں ایک واقعہ لکھا۔ کہ

حضرت مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے جامع مسجد کوفہ میں ایک شخص کو تقریر کرتے دیکھا کہ وہ آیات منسوخہ پر احکام لگا رہا تھا۔ اور آیت سیف کا ذکر نہیں کرتا تھا۔ تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ کیا تو ناسخ اور منسوخ نہیں جانتا اس نے اپنی لاعلمی ظاہر کی آپ نے اس کو کان سے پکڑ کر مسجد سے باہر نکال دیا اور فرمایا: لَا تَقُصَّ بَعْدُ فِیْ مَسَاجِدِنَا۔ جب تو ناسخ ومنسوخ نہیں سمجھتا تو آج کے بعد ہماری مساجد میں کوئی قصہ کہانی نہ کہنا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مقرر اور مبلغ کے فرائض میں یہ بھی ہے کہ جو بیان کرے وہ تحقیق کے درجہ پر بیان کرے نہ کہ موجودہ قصہ گو واعظوں کی طرح اپنا وعظ رنگین کرنے کو سیر واحادیث اور آیات قطعیہ کو مخلوط کر کے بے تحقیق قصہ بنا کر بیان کر دے اس قسم کے واعظ قصہ گو افسانے سنانے والے اسلام میں نامقبول ہیں۔

حسب موقع ناسخ ومنسوخ کی حقیقت بھی واضح کر دینا ضروری معلوم ہو رہا ہے۔ تاکہ تفریح خاطر قارئین ہو سکے۔ لفظ ناسخ سے یہ شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام اپنے ہی کلام کا ناسخ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ ناسخ ومنسوخ یہ دونوں لفظ تبدیل حکم کے معنی میں ہیں یعنی علم الٰہی میں جو حکم جب تک کے لئے ہو اس کے بعد جب علم الٰہی میں وہ حکم بدلنا منظور ہوا تو پہلے حکم کے تبدیل امر کو منسوخ کہا گیا اور جس حکم سے وہ حکم بدلا اسے ناسخ کہا گیا۔ اور یہ حاکم حقیقی کے اختیارات سے ہے کہ جس حکم کو جب تک چاہا نافذ فرمایا جب چاہا بدل کر اسے منسوخ کر دیا اور لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ اور لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ کے یہ خلاف بھی نہیں ہے اس لئے کہ مبدل کلمات الٰہی غیر خدا نہیں ہو سکتا اور خود رب جل وعلا شانہ جب چاہے جیسے چاہے اپنی مشیت کے ماتحت تبدیل احکام فرما سکتا ہے اور اسی کو ناسخ ومنسوخ کہا جاتا ہے۔ آگے ارشاد ہے:

وَ الَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ عَلَیْهِمْ غَضَبٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿۱۶﴾۔

اور جو اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ مسلمان اس کی دعوت قبول کر چکے ان کا جھگڑا محض بے ثبات ہے اللہ کے ہاں اور ان کے اوپر غضب الٰہی ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

ان جھگڑنے والوں سے مراد یہود ہیں جو قرآن کریم اور حضور رؤوف ورحیم کی شان میں بکواس کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا دین پرانا ہماری کتاب پرانی اور ہمارے نبی پہلے ہیں اس لئے ہم تم سے بہتر ہیں تو یہ حجتیں ان کی داحض ہیں اور داحض کہتے ہیں پھسلنے والے کو جس کا ماحصل بے ثبات اور بے اصل ہوتا ہے بنابریں فرمایا ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

لئے سخت عذاب ہے کہ وہ دین الٰہی میں بے معنی اعتراضات اور باطل حجتیں لاتے تھے۔ آگے ارشاد ہے:

اَللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ الْمِیْزَانَ ؕ وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ ﴿۱۷﴾

اللہ وہ ہے جس نے کتاب اور حق و باطل کی ترازو نازل فرمائی اور تم نے کیا جانا شاید کہ قیامت کا دن قریب ہی ہو۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ساتھ حق و باطل کے امتیاز کی ترازو بھی نازل فرمائی اور جب مشرکین کو قیامت کے حالات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے تو انہوں نے استہزاء کہا کہ ایسی قیامت جس کا نقشہ آپ نے کھینچا یہ کب آئے گی چنانچہ دوسری جگہ بھی اس کا تذکرہ ہے: یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا۔ اے محبوب! آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ یہ کب ہوگی۔ یہاں اس کا جواب دیا: وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ۔ پوچھنے والا کیا جانے شاید کہ قیامت قریب ہی ہو۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَیْنِ۔ میں اور قیامت اس طرح ہیں جیسے یہ دو انگلیاں یعنی قیامت تمہارے سامنے ہی ہے اس سے خائف رہو۔ چنانچہ اس کے قائم ہونے کا حال بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ آٹا گوندھنے والی آٹا گوندھ رہی ہوگی۔ مکان کو لیپنے پوتنے والے لیپ رہے ہوں گے کہ زلزلۂ قیامت ظہور پزیر ہوجائے گا۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ﴿۱﴾ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ﴿۲﴾

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک زلزلۂ قیامت بہت زبردست ہے اس دن آپ دیکھیں گے کہ دودھ پلانے والی مائیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی اور حاملہ عورتیں اپنے حمل گرادیں گی اور آپ دیکھیں گے لوگوں کو نشہ میں حالانکہ وہ نشہ نہ ہوگا وہ اللہ کا عذاب شدید ہوگا۔

بہرحال قیامت کے متعلق متعدد پہلوؤں سے بیان فرمایا گیا لیکن مشرک متمرد منکر انکار ہی کرتے رہے تو اس پر فرمادیا کہ وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ تمہیں کیا خبر شاید کہ قیامت قریب ہی ہو۔ آگے ارشاد ہے کہ یہ جو جلدی کرنے والے ہیں وہ بے ایمان ہیں حیث قال:

یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیْنَ یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۱۸﴾

جلدی کرتے ہیں وہ اس قیامت کی جو ایمان بالآخرت کے قائل ہی نہیں اور جو ایمان لاتے ہیں وہ اس سے خائف ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ حق ہے خبردار رہو کہ قیامت کے معاملہ میں جو شک کررہے ہیں وہ دور کی گمراہی میں ہیں۔

آیت کریمہ سے یہ امر واضح ہوا کہ قیامت کی جلدی کرنے والے مسخرے ہیں اور وہ بطور تمسخر جلدی مچاتے ہیں اور یہ ان کی گمراہی ہے برخلاف ایمان والوں کے کہ وہ اس سے خائف اور ترساں ہیں۔ یہ ان کے ایمان کا مقتضی ہے تو منکرین قیامت ضلال بعید میں ہوئے اور معترفین قیامت ایمان دار۔ آگے ارشاد ہے:

اَللّٰهُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ﴿۱۹﴾

اللہ لطف فرمانے والا ہے اپنے بندوں پر جسے چاہے روزی دیتا ہے اور وہ قوت والا غالب ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے شمار احسانات فرماتا ہے حتیٰ کہ بندے ارتکاب معصیت میں مبتلا رہتے ہیں مگر وہ ان کے رزق میں فراخی اور وسعت ہی دیتا ہے۔ اس میں مومن و کافر دونوں پر لطف عام ہے۔ حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ تونگری ان کی قوت ایمانی کا باعث ہے تو اگر میں ان کو فقیر محتاج کر دوں تو ان کے اعتقادات بدل جائیں۔ اور بعض ایسے بندے ہیں کہ تنگی و محتاجی ان کی قوت ایمانی کا موجب ہے اگر میں انہیں غنی و مالدار کر دوں تو ان کے عقیدے خراب ہو جائیں۔

یہ دونوں چیزیں ہمارے مشاہدہ میں ہیں کہ تنگ دست محتاج و فقیر اتباع احکام میں جھکے ہوئے ہیں اور بہت سے متمول سفید پوش عیش و عشرت میں رہ کر اللہ تعالیٰ کا اتباع کر رہے ہیں حتیٰ کہ جب ان پر تنگی آئی تو حرف شکایت زبان پر لے آئے اور کہہ دیا کہ ہم نے خیرات و صدقات بھی کئے اور اس کے احکام کی پیروی بھی کی لیکن پھر بھی اس نے ہماری پروانہ کی۔ لہٰذا اب ہم اتباع شریعت کو چھوڑ دوسری راہ اختیار کرتے ہیں۔ غرضکہ حدیث کے مضمون میں دونوں کی کیفیت یوں واضح فرما دی گئی۔ اللہ محفوظ رکھے۔

## بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع۔سورۃ شوریٰ۔پ ۲۵

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾

جو کوئی آخرت کی کھیتی کا طالب ہو ہم اس کی کھیتی میں اس کے لئے برکت دیں گے اور جو کوئی دنیا کی کھیتی کا طالب ہو ہم اسے اس میں سے دیں گے اور آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں ہے

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾

کیا ان کے لئے وہ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے دین کا راستہ بنا دیا ہے جس کی خداوند کریم نے اجازت نہیں دی اور خدا کا قطعی وعدہ قیامت نہ ہوتا تو ان کے اختلافات کا ضرور فیصلہ کر دیا گیا ہوتا اور بے شک مشرکوں کے لئے دردناک عذاب ہے

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾

اے محبوب! آپ مشرکوں کو دیکھیں گے کہ اپنے کیے ہوئے اعمال پر ڈر رہے ہوں گے اور وہ لازمی طور پر ان پر پڑے گا اور وہ جو مومن نیک اعمال والے ہیں جنت کے باغیچوں میں ہوں گے وہاں ان کے لئے موجود ہوگا جو وہ چاہیں گے ان کے رب کے پاس یہی تو خداوند کریم کا بہت بڑا فضل ہے

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا

یہ وہ بشارتیں ہیں جو اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے آپ فرما دیجئے میں تم سے نہیں مانگتا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۗ وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٢٣﴾

اس تبلیغ کا کوئی معاوضہ مگر محبت قرابت کی اور جو شخص نیکی کرے گا ہم اس کی نیکی کو اور خوبی سے زیادہ کریں گے بے شک اللہ بخشش فرمانے والا قدر کرنے والا ہے

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِن يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٤﴾

کیا کہتے ہیں یہ ہمارے حبیب نے اللہ پر افترا کیا ہے جھوٹا تو اگر اللہ چاہتا مہر کر دیتا تمہارے دل پر اور اللہ اپنے کلام سے باطل کو مٹاتا ہے اور قائم کرتا ہے حق کو بے شک وہ جاننے والا ہے دلوں کی باتوں کو

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٢٥﴾

اور وہ وہ ذات ہے جو قبول کرتی ہے توبہ کو اپنے بندوں سے اور درگزر فرماتی ہے گناہوں سے اور وہ جانتی ہے جو کچھ تم کرتے ہو

وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿٢٦﴾

اور قبول فرماتا ہے ان لوگوں کی دعا جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور اپنے فضل سے ان کا ثواب بڑھاتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے

وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٢٧﴾

اور اگر اللہ وسیع فرمائے رزق کو اپنے بندوں پر تو وہ ضرور ملک میں سرکشی کرنے لگ جائیں مگر بقدر مناسب ہر ایک کی جتنی روزی چاہتا ہے اتارتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں کی ضرورتوں سے خبردار اور ان کی حالت کا نگران ہے

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٨﴾

اور وہ وہ ہے جو بارش نازل فرماتا ہے بعد مایوس ہو جانے کے اور پھیلاتا ہے اپنی رحمت اور وہی سب کا کارساز سزاوار حمد وثنا ہے

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾

اور اس کی قدرت کی نشانیوں سے آسمان وزمین کی پیدائش ہے اور جو پھیلائے ہیں آسمان وزمین میں (جاندار) اور وہ ان کے جمع کرنے پر جب چاہے قادر ہے

## حل لغات تیسرا رکوع - سورۃ شوریٰ - پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| مَنْ - جو | كَانَ - ہے | يُرِيدُ - چاہتا | حَرْثَ - کھیتی |
| الْآخِرَةِ - آخرت کی | نَزِدْ - زیادہ کریں گے ہم | لَهُ - اس کے لئے | فِي - بیچ |
| حَرْثِهِ - اس کی کھیتی کے | وَ - اور | مَنْ - جو | كَانَ - ہے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| يُرِيْدُ۔ چاہتا | حَرْثَ۔ کھیتی | الدُّنْيَا۔ دنیا کی | نُؤْتِهٖ۔ ہم دیں گے اس کو |
| مِنْهَا۔ اس سے | وَ۔ اور | مَا۔ نہیں | لَهٗ۔ اس کے لئے |
| فِي۔ بیچ | الْاٰخِرَةِ۔ آخرت کے | مِنْ نَّصِيْبٍ۔ کوئی حصہ | اَمْ۔ کیا ہیں |
| لَهُمْ۔ ان کے | شُرَكٰٓؤُا۔ شریک | شَرَعُوْا۔ کہ بنایا انہوں نے | لَهُمْ۔ ان کے لئے |
| مِّنَ الدِّيْنِ۔ دین | مَا۔ جو | لَمْ۔ نہیں | يَاْذَنْۢ۔ حکم دیا |
| بِهِ۔ اس کا | اللّٰهُ۔ اللہ نے | وَ۔ اور | لَوْ۔ اگر |
| لَا۔ نہ ہوتا | كَلِمَةُ۔ کلمہ | الْفَصْلِ۔ فیصلے کا | لَقُضِيَ۔ تو فیصلہ ہوجاتا |
| بَيْنَهُمْ۔ ان کے درمیان | وَ۔ اور | اِنَّ۔ بے شک | الظّٰلِمِيْنَ۔ ظالم |
| لَهُمْ۔ ان کے لئے | عَذَابٌ۔ عذاب ہے | اَلِيْمٌ۔ دردناک | تَرَى۔ دیکھے گا تو |
| الظّٰلِمِيْنَ۔ ظالموں کو | مُشْفِقِيْنَ۔ ڈرتے ہوئے | مِمَّا۔ اس سے جو | كَسَبُوْا۔ کیا انہوں نے |
| وَ۔ اور | هُوَ۔ وہ | وَاقِعٌۢ۔ واقع ہونے والا ہے | بِهِمْ۔ ان پر |
| وَ۔ اور | الَّذِيْنَ۔ وہ جو | اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے | وَ۔ اور |
| عَمِلُوا۔ عمل کئے | الصّٰلِحٰتِ۔ اچھے | فِيْ۔ بیچ | رَوْضٰتِ۔ باغیچوں |
| الْجَنّٰتِ۔ جنت کے ہوں گے | لَهُمْ۔ ان کے لئے ہے | مَّا۔ جو | يَشَآءُوْنَ۔ وہ چاہیں گے |
| عِنْدَ۔ نزدیک | رَبِّهِمْ۔ ان کے رب کے | ذٰلِكَ۔ یہ | هُوَ۔ وہ ہے |
| الْفَضْلُ۔ فضل | الْكَبِيْرُ۔ بڑا | ذٰلِكَ۔ یہ | الَّذِيْ۔ وہ ہے جس کی |
| يُبَشِّرُ۔ خوشخبری دیتا ہے | اللّٰهُ۔ اللہ | عِبَادَهُ۔ اپنے بندوں کو | الَّذِيْنَ۔ جو |
| اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے | وَ۔ اور | عَمِلُوا۔ عمل کئے | الصّٰلِحٰتِ۔ اچھے |
| قُلْ۔ فرمایئے | لَآ۔ نہیں | اَسْئَلُكُمْ۔ مانگتا میں تم سے | عَلَيْهِ۔ اس پر |
| اَجْرًا۔ مزدوری | اِلَّا۔ مگر | الْمَوَدَّةَ۔ محبت | فِي۔ بیچ |
| الْقُرْبٰى۔ قرابت کے | وَ۔ اور | مَنْ۔ جو | يَّقْتَرِفْ۔ کمائے |
| حَسَنَةً۔ نیکی | نَّزِدْ۔ زیادہ کریں گے ہم | لَهٗ۔ اس کے لئے | فِيْهَا۔ اس میں |
| حُسْنًا۔ نیکی | اِنَّ۔ بے شک | اللّٰهَ۔ اللہ | غَفُوْرٌ۔ بخشنے والا |
| شَكُوْرٌ۔ قدردان ہے | اَمْ۔ کیا | يَقُوْلُوْنَ۔ کہتے ہیں | افْتَرٰى۔ بنالیا ہے |
| عَلَى۔ اوپر | اللّٰهِ۔ اللہ کے | كَذِبًا۔ جھوٹ | فَاِنْ۔ تو اگر |
| يَّشَاِ۔ چاہتا | اللّٰهُ۔ اللہ تو | يَخْتِمْ۔ مہر کرتا | عَلٰى۔ اوپر |
| قَلْبِكَ۔ تیرے دل کے | وَ۔ اور | يَمْحُ۔ مٹاتا ہے | اللّٰهُ۔ اللہ |
| الْبَاطِلَ۔ باطل کو | وَ۔ اور | يُحِقُّ۔ حق کرتا ہے | الْحَقَّ۔ حق کو |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| بِكَلِمٰتِهٖ۔اپنے حکم سے | اِنَّهٗ۔بے شک وہ | عَلِيْمٌۢ۔جانتا ہے | بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ سینے |
| کی باتیں | وَ۔اور | هُوَ۔وہ | الَّذِيْ۔وہ ہے |
| يَقْبَلُ۔جو قبول کرتا ہے | التَّوْبَةَ۔توبہ | عَنْ عِبَادِ۔بندوں | ہٖ۔اپنے سے |
| وَ۔اور | يَعْفُوْا۔معاف کرتا ہے | عَنِ السَّيِّاٰتِ۔برائیاں | وَ۔اور |
| يَعْلَمُ۔جانتا ہے | مَا۔جو | تَفْعَلُوْنَ۔تم کرتے ہو | وَ۔اور |
| يَسْتَجِيْبُ۔قبول کرتا ہے | الَّذِيْنَ۔ان سے جو | اٰمَنُوْا۔ایمان لائے | وَ۔اور |
| عَمِلُوا۔عمل کئے | الصّٰلِحٰتِ۔اچھے | وَ۔اور | يَزِيْدُ۔زیادہ دیتا ہے |
| هُمْ۔ان کو | مِّنْ فَضْلِهٖ۔اپنے فضل سے | وَ۔اور | الْكٰفِرُوْنَ۔کافر |
| لَهُمْ۔ان کے لئے | عَذَابٌ۔عذاب ہے | شَدِيْدٌ۔سخت | وَ۔اور |
| لَوْ۔اگر | بَسَطَ۔فراخ کرے | اللّٰهُ۔اللہ | الرِّزْقَ۔رزق |
| لِعِبَادِ۔واسطے بندوں | ہٖ۔اپنے کے | لَبَغَوْا۔تو سرکشی کرتے | فِي۔بیچ |
| الْاَرْضِ۔زمین کے | وَ۔اور | لٰكِنْ۔لیکن | يُنَزِّلُ۔اتارتا ہے |
| بِقَدَرٍ۔اندازے سے | مَّا۔جو | يَشَآءُ۔وہ چاہے | اِنَّهٗ۔بے شک وہ |
| بِعِبَادِ۔بندوں | ہٖ۔اپنے کو | خَبِيْرٌۢ۔خبردار ہے | بَصِيْرٌ۔دیکھنے والا ہے |
| وَ۔اور | هُوَ۔وہ | الَّذِيْ۔وہ ہے جو | يُنَزِّلُ۔اتارتا ہے |
| الْغَيْثَ۔بارش | مِنْۢ بَعْدِ۔بعد | مَا۔اس کے جو | قَنَطُوْا۔مایوس ہوئے |
| وَ۔اور | يَنْشُرُ۔پھیلاتا ہے | رَحْمَتَهٗ۔اپنی رحمت | وَ۔اور |
| هُوَ۔وہ | الْوَلِيُّ۔کارساز ہے | الْحَمِيْدُ۔تعریف کیا گیا | وَ۔اور |
| مِنْ اٰيٰتِهٖ۔اس کی نشانیوں میں سے ہے | | خَلْقُ۔پیدائش | السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں |
| وَ۔اور | الْاَرْضِ۔زمین کی | وَ۔اور | مَا۔جو |
| بَثَّ۔پھیلائے | فِيْهِمَا۔ان میں | مِنْ دَآبَّةٍ۔جانور | وَ۔اور |
| هُوَ۔وہ | عَلٰى۔اوپر | جَمْعِهِمْ۔ان کے جمع کرنے کے | |
| اِذَا۔جب | يَشَآءُ۔چاہے | قَدِيْرٌ۔قادر ہے | |

## حل لغات نادرہ

يَّقْتَرِفْ۔از اِقْتِرَافٌ بمعنی اکتساب کسب کرنے کو کہتے ہیں۔

يُنَزِّلُ الْغَيْثَ۔غیب اور غوث دونوں کے اصلی معنی فریاد کو پہنچنے کے ہیں۔ یہاں غیث سے مراد مینہ ہے کیونکہ وہ بھی قحط سے لوگوں کی فریادرسی کرتا ہے۔

قَنَطُوْا۔ازقنوط۔مایوسی اور ناامیدی کے معنی دیتا ہے جیسے فرمایا گیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQML ISLAMIA ACADEMY

بَثَّ۔ پھیلانے کے معنی دیتا ہے۔

دَآبَّةٍ۔ دبیب سے ہے جس کے معنی جاندار کے ہیں۔ جیسے دَبِیْبُ النَّمْلَةِ۔

## مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع۔ سورۃ شوریٰ۔ پ ۲۵

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾۔

جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کے لئے اس کی کھیتی بڑھائیں گے اور جو دنیا کی کھیتی چاہے دیتے ہیں ہم اسے اس میں سے اور اس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔

حَرْثٌ عربی میں کھیتی کو کہتے ہیں یہ استعارہ ہے اعمال سے اگر اس کو مضاف کیا جائے آخرت سے تو اعمال صالحہ اور اگر مضاف دنیا سے کیا جائے تو اعمال طالحہ مراد ہیں گویا طالب آخرت محمود ہے اور طالب دنیا مردود اسی بنا پر فرمایا کہ طالب دنیا کو ملتا ضرور ہے مگر آخرت سے وہ ہمیشہ محروم رہتا ہے اور طالب آخرت مقبول ہے اس کو نعمت دنیا بھی ملتی ہے اور نعمت عقبیٰ بھی چنانچہ دوسری جگہ فرمایا: وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ الخ۔

اور طالب دنیا کے لئے کہا: فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ۔ تو خلاصہ یہ نکلا کہ طالب دنیا آخرت کی نعمتوں سے محروم اور طالب عقبیٰ دنیا و آخرت دونوں سے متمتع ہوتا ہے۔ آگے ارشاد ہے:

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾۔

کیا ان کے لئے وہ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے وہ دین نکال دیا ہے جس کی اجازت اللہ نے نہیں دی اور اگر ایک فیصلہ کا وعدہ نہ ہوتا تو یہیں ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ظالموں سے مراد یہاں مشرک ہیں۔ جزا کے لئے اگر روز قیامت نہ متعین فرما دیا گیا ہوتا تو دنیا ہی میں وہ گرفتار عذاب ہو جاتے۔ مگر چونکہ سب کا فیصلہ قیامت کے دن پر رکھا گیا اس لئے دنیا میں انہیں مہلت دی گئی اور اعلان فرما دیا گیا کہ مشرکوں، کافروں اور مرتدوں کے لئے قیامت کے دن دردناک عذاب ہے آگے ارشاد ہے:

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾۔

تم مشرکوں کو دیکھو گے کہ وہ اپنی کرنیوں کی بدولت سہمے ہوئے ہوں گے اور اس کا عذاب ان پر پڑ کر رہے گا اور بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے وہ جنت کے باغیچوں میں ہوں گے ان کے لئے ان کے رب کے ہاں جو وہ چاہیں گے وہ موجود ہوگا یہی اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔

یہاں دو جماعتوں کا تذکرہ فرمایا گیا:

پہلے مشرکوں کا ذکر فرمایا اور اپنے حبیب لبیب کو ارشاد ہوا کہ ان کا انجام بھی آپ دیکھیں گے جس سے ظاہر باہر ہے کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حضور ﷺ جہاں اہل جنت کے مکانات ملاحظہ فرمائیں گے وہاں جہنمیوں کے حالات بھی آپ پر منکشف ہوں گے اسی وجہ میں اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر مَا عَبَرَ وَ مَا غَبَرَ منکشف فرمایا دنیا میں ملک کے حالات حضور ﷺ مثل کف دست ملاحظہ فرما رہے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ۔ بے شک اللہ نے میرے لئے دنیا اٹھا کر رکھی تو میں دیکھ رہا ہوں اور دیکھتا رہوں گا قیامت تک اسے اور جو کچھ اس میں ہوگا یا ہو رہا ہے جیسے میں دیکھتا ہوں اپنی اس ہتھیلی کو۔

اس سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ سید یوم النشور ہمارے حضور ﷺ بہ حیات جسمانی جس طرح سب کچھ ملاحظہ فرما رہے تھے بعد وفات بھی قیام قیامت تک سب ملاحظہ فرمائیں گے اور آیت کریمہ نے حشر کے نقشہ کو حضور ﷺ پر منکشف کرنے کا اس طرح بیان فرمایا کہ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا۔ آپ ملاحظہ فرمائیں گے مشرکوں کو کہ وہ اپنی کرنیوں پر خائف ہوں گے۔

اور جہاں مشرکوں کو خوفزدہ دکھایا وہاں بموجب اسلوب بیان قرآنی مومنین کا بھی تذکرہ کر دیا۔ فرما دیا: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ تو حضور ﷺ جہنمیوں کو جہنم میں اور مومنین کو جنت میں ملاحظہ فرمائیں گے اور ان کو بشارت دی گئی کہ جو وہ چاہیں گے ان کو ملے گا ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ یہ اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔ آگے ارشاد ہے:

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾۔

یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے ان بندوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اس سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ اولیاء کرام جو اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے پورے مصداق ہیں ان کو یہ بشارت بھی مل گئی کہ وہ جنت کے باغیچوں میں رہ کر جو چاہیں وہ حاصل کر سکتے ہیں اس لئے کہ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ میں ماموصولہ بلاقید مکان و زمان عموم کا فائدہ دیتا ہے اس سے یہ وہم بھی زائل ہو جاتا ہے جو جاہل بے دین کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد کچھ نہیں کر سکتے۔ حالانکہ قرآن کریم روضات جنات میں داخل ہونے کے بعد بھی لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فرما رہا ہے یعنی نعمت ہائے جنت اور مقاصد دنیا جو وہ چاہیں ان کیلئے ان کے رب کی طرف سے عطا ہوگا۔

آگے ارشاد ہے جس میں اپنے حبیب لبیب جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے اقرباء اور آل پاک کی فضیلت ظاہر کی گئی اور بتایا کہ ہماری خدمت دینی اور تمہارے ایمان کی ترقیوں کے ذرائع جو ہم نے دیئے اس کا معاوضہ ہم صرف مودت فی الاقرباء رکھتے ہیں۔

چنانچہ حضرت مخدوم تارک السلطنت جہانگیر اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مبحث پر ایک رسالہ تالیف فرمایا جس کا نام مودۃ ذوی القربی رکھا۔ اس میں بتایا کہ اہل بیت اطہار اور اقربا سرکار کا احترام ہر مومن پر لازمی ہے اور جو آل اطہار کی عظمت نہیں رکھتا اس کا ایمان ضعیف ہے اور وہ حضور سید یوم النشور ﷺ کی ہر قسم کی رحمت سے محروم ہے حتیٰ کہ شفاعت سے بھی اس کو حصہ ملنا دشوار ہے اسی لئے فرمایا گیا: لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى جمل و خازن میں ہے کہ اہل قرابت سے مراد کون کون ہیں اس میں کئی قوال ہیں:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

ایک قول یہ ہے کہ اہل قرابت سے حضرت علی حضرت فاطمہ وحسنین کریمین رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ آل علی وآل عقیل وآل جعفر وآل عباس رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ اقارب مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ اور وہ مخلصین بنی ہاشم و بنی مطلب ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں۔

آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ جو سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور انصار نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ مصارف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق واحسانات یاد کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہت سا مال جمع کیا اور اس کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم آپ کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی۔ ہم نے گمراہی سے نجات پائی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصارف بہت زیادہ ہیں اس لئے ہم یہ مال خدام آستانہ کی خدمت میں نذر کے لئے لائے ہیں قبول فرما کر ہماری عزت افزائی کی جائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ اموال واپس فرمائے۔

اور یہ آیت کریمہ بھی نازل ہوئی کہ اے محبوب! فرمادو کہ تبلیغ دینی میں میں تم سے کوئی معاوضہ مالی نہیں مانگتا مگر تم پر قرابت کی محبت لازم ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان مودت ومحبت واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ اور حدیث شریف میں ہے: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا کہ مومن مثل ایک عمارت کے ہے جس کا ہر ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت اور مدد پہنچاتا ہے۔

جب مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت واجب ہوئی تو سید عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت فرض ہو گی؟ خلاصہ یہ نکلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہدایت وارشاد پر کچھ اجرت نہیں چاہتا لیکن قرابت کے حقوق تو تم پر واجب ہیں ان کا لحاظ کرو اور میرے قرابت والے تمہارے بھی قرابتی ہیں انہیں ایذا نہ دو۔

حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ قرابت والوں سے مراد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک ہے (بخاری شریف)

آگے ارشاد ہے: وَمَنْ يَّقْتَرِفْ الخ اور جو نیکیاں جمع کرے ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں گے بے شک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔ یہاں نیکیوں سے مراد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آل پاک کی محبت یا تمام امور خیر ہیں۔ چنانچہ قرآن پاک میں دوسری جگہ ارشاد ہے مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا جو ایک نیکی کرے تو اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَ يَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَ يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾۔

کیا یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ پر جھوٹا افتراء باندھا ہے اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت وحفاظت کی مہر فرمادے اور مٹاتا ہے باطل کو اور حق کو ثابت فرماتا ہے اپنی باتوں سے بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے۔

قلب پاک میں احساس مخالفین کی مخالفت اور موافقین کی موافقت کا ضرور تھا تو جب مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افترا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بہتان باندھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا قلق ہوا۔ تو جناب کی طرف سے ارشاد ہوا کہ محبوب! اگر ہم چاہیں تو آپ کے قلب اطہر پر ایسی رحمت کی مہر لگا دیں کہ مخالفین کی مخالفت کا احساس ہی نہ ہوگا مگر یہ ہماری حکمت ہے کہ ہم نے آپ کو قلب حساس عطا فرمایا ہے اور آپ سے باطل کو ہم نے مٹا دیا اور حق کو ہم نے ثابت و قائم کر دیا اپنی باتوں سے اور بے شک وہ دلوں کی باتوں کو جاننے والا ہے۔ آگے ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾۔

اور وہ وہ ہے جو قبول فرماتا ہے توبہ کو اپنے بندوں سے اور گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور دعائیں قبول فرماتا ہے ان کی جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور انہیں اپنے فضل سے اور انعام دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے۔

آیۂ کریمہ کے مفہوم منطوق سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ توبہ ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے بعد اس کی معصیت معصیت نہیں رہتی بشرطیکہ توبہ کا مفہوم پورا ہو اور وہ یہ ہے کہ توبہ کرنے والا اپنے اعمال بد سے مجتنب ہو کر اللہ کے حضور جھکے تو وہ توبہ ہے ورنہ کسی کا شعر ہے:

گناہوں سے مرے اب معصیت بھی عار کرتی ہے
مری توبہ سے، توبہ، توبہ استغفار کرتی ہے

ایسی توبہ کرنے والے استہزاء باللہ کرنے والے کہلاتے ہیں کہ ابھی توبہ کی اور ابھی اسی معصیت کے مرتکب ہوئے یہ توبہ نہیں بلکہ توبہ وہی ہے کہ اعمال سابقہ سے عہد کرے اور اللہ کے حضور جھکے تو اس پر وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ تو ہم اس کو اپنے فضل سے بڑھاتے ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا جس سے مفہوم توبہ واضح ہوتا ہے: اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ مگر جو توبہ کرے اور ایمان لا کر نیک عمل کرے تو اس کے گناہ بھی اللہ نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔ آگے ارشاد ہے:

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾

اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو وہ یقیناً سرکشی کرتے ملک بھر میں لیکن اللہ اندازے سے رزق نازل فرماتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کے حالات سے خبردار اور ان کو دیکھنے والا ہے۔

مفہوم آیت سے واضح ہے کہ تمول وافر ہر کس و ناکس کے لئے موجب تکبر و غرور ہوتا ہے۔ اپنی حکمت بالغہ سے جتنا جس کو چاہتا ہے دیتا ہے تاکہ وہ اعتدال میں رہیں اور وہ یقیناً سب کے حالات درونی سے خبردار اور سب کو دیکھ رہا ہے۔ آگے ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٨﴾۔

اور وہ اللہ وہ ہے کہ نازل فرماتا ہے بارش بعد مایوسی اور ناامیدی کے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہ کارساز اور سراہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گیا ہے۔

یعنی بندہ امساک باراں سے تنگ آ کر مایوس ہو جاتا ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ قحط سالی آ گئی کہ یک لخت حکمت الٰہی اس یاس وناامیدی میں بارش لاتی ہے اور سبزہ زار کر دیتی ہے اور اپنی رحمت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اور وہ ذات کارساز اور حمد کی گئی ہے۔

آگے ارشاد ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾۔

اور اس کی قدرت کی نشانیوں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور وہ جو پھیلائے زمین و آسمان میں پھرنے والیاور وہ ان سب کے جمع کرنے پر جب چاہے قادر ہے۔

آیۂ کریمہ میں آسمانوں اور زمین کو اپنا نشان قدرت بنایا اور ظاہر ہے کہ دابہ چلنے والے کو کہا جاتا ہے عام اس سے کہ وہ حیوان ہو یا انسان تو وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ میں لطیف اشارہ یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ زمین والے فضائے ہوائیہ میں ایروپلین سے لے کر راکٹ وغیرہ کے ذریعہ جو چل رہے ہیں یہ بھی ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں کہ فضائے کثیف والے فضائے لطیف تک جا رہے ہیں اور یہ امر بھی واضح کر دیا کہ جسم لطیف جسے ہم نے عطا فرمایا وہ تو آسمانوں کی فضاؤں کو عبور کر کے عرش وکرسی سے بھی عبور فرما گئے اور معراج کا مقام حاصل فرمایا جیسے ہمارے حضور سید یوم النشور رسول اللہ ﷺ اور یہ بھی ہماری قدرت میں ہے کہ جب چاہیں ان سب کو ایک جگہ جمع کر دیں۔

## بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع -سورۃ شوریٰ - پ ۲۵

| | |
|---|---|
| وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ | اور جو بھی پہنچتی ہے تمہیں کوئی مصیبت مگر وہ ہاتھوں تمہارے کی کرنی کا نتیجہ ہے اور وہ بہت کچھ معاف کر دیتا ہے |
| وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚۖ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ | اور تم زمین میں ہمارے قبضہ سے باہر نہیں نکل سکتے اور نہیں تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی کارساز ومددگار |
| وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ؕ | اور اس کی قدرت کی نشانیوں سے یہ بھی ہے کہ دریا میں چلنے والیاں (کشتیاں) مانند پہاڑ کے |
| اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ | اگر وہ چاہے تو ہوا تھما دے تو اس کی پیٹھ پر ٹھہری رہ جائیں اس میں یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں ہر صبر کرنے والے شکرگزار کے لئے |
| اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾ | یا انہیں لوگوں کے گناہوں کے سبب تباہ فرما دے اور بہت کچھ معاف فرما دیتا ہے |
| وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾ | اور جان جائیں وہ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں انہیں بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ ﴿٣٦﴾

اور جو کچھ تمہیں ملا ہے وہ حیات دنیا کا ساز و سامان ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہت بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسا کیا

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۚ ﴿٣٧﴾

اور وہ لوگ جو بچتے ہیں بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے اور جب غضب ناک ہوتے ہیں کسی پر تو معاف کر دیتے ہیں

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۚ ﴿٣٨﴾

اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم کی اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورہ سے ہے اور جو کچھ ہم ان کو دیتے ہیں اس سے خرچ کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾

اور وہ کہ جب انہیں بغاوت پہنچے (کسی باغی سے) تو بدلہ لیتے ہیں

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾

اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے اور جو اس سے معاف کر دے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ کرم پر ہے بے شک اللہ بے انصافی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ؕ ﴿٤١﴾

اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لے لیا ان پر کچھ مؤاخذہ نہیں

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾

بے شک مؤاخذہ انہی پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿٤٣﴾

بے شک جس نے صبر کیا اور بخش دیا یہ ضرور اس کی بلند ہمتی ہے

## حل لغات چوتھا رکوع - سورۃ شوریٰ - پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ - اور | مَآ - جو | اَصَابَكُمْ - پہنچے تم کو | مِّنْ مُّصِيْبَةٍ - کوئی مصیبت |
| فَبِمَا - تو اس کا سبب | كَسَبَتْ - کمائی ہے | اَيْدِيْكُمْ - تمہارے ہاتھوں کی | وَ - اور |
| يَعْفُوْا - معاف کرتا ہے | عَنْ كَثِيْرٍ - بہت کچھ | وَ - اور | مَآ - نہیں |
| اَنْتُمْ - تم | بِمُعْجِزِيْنَ - عاجز کرنے والے | فِي - بیچ | الْاَرْضِ - زمین کے |
| وَ - اور | مَا - نہیں | لَكُمْ - تمہارے لئے | مِّنْ دُوْنِ - سوا |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اللهِ۔اللہ کے | مِنْ وَّلِیٍّ۔کوئی دوست | وَّ۔اور | لَا۔نہ |
| نَصِیْرٍ۔کوئی مددگار | وَ۔اور | مِنْ۔اس کی | اٰیٰتِهٖ۔نشانیوں سے ہیں |
| الْجَوَارِ۔کشتیاں | فِی۔بیچ | الْبَحْرِ۔سمندر کے | كَالْاَعْلَامِ۔پہاڑوں جیسی |
| اِنْ۔اگر | یَّشَاْ۔چاہے | یُسْكِنِ۔ٹھہرا دے | الرِّیْحَ۔ہوا کو |
| فَیَظْلَلْنَ۔تو ہو جائیں | رَوَاكِدَ۔ٹھہری ہوئی | عَلٰی۔اوپر | ظَهْرِهٖ۔اس کی پیٹھ کے |
| اِنَّ۔بے شک | فِیْ۔بیچ | ذٰلِكَ۔اس کے | لَاٰیٰتٍ۔نشانیاں ہیں |
| لِّكُلِّ۔واسطے ہر ایک | صَبَّارٍ۔صبر کرنے والے | شَكُوْرٍ۔شکرگزار کے | اَوْ۔یا |
| یُوْبِقْهُنَّ۔ہلاک کرے ان کو | | بِمَا۔بدلے | كَسَبُوْا۔ان کی کمائی کے |
| وَ۔اور | یَعْفُ۔معاف کرتا ہے | عَنْ كَثِیْرٍ۔بہت کچھ | وَّ۔اور |
| یَعْلَمَ۔جانیں | الَّذِیْنَ۔وہ جو | یُجَادِلُوْنَ۔جھگڑتے ہیں | فِیْٓ۔بیچ |
| اٰیٰتِنَا۔ہماری آیتوں کے | مَا۔نہیں | لَهُمْ۔ان کے لئے | مِّنْ مَّحِیْصٍ۔کوئی پناہ کی جگہ |
| فَمَآ۔تو جو | اُوْتِیْتُمْ۔دیئے گئے ہو تم | مِّنْ شَیْءٍ۔کچھ بھی | فَمَتَاعُ۔تو سامان ہے |
| الْحَیٰوةِ۔زندگی | الدُّنْیَا۔دنیا کا | وَ۔اور | مَا۔جو |
| عِنْدَ۔پاس | اللهِ۔اللہ کے ہے | خَیْرٌ۔بہتر ہے | وَّ۔اور |
| اَبْقٰی۔باقی رہنے والا | لِلَّذِیْنَ۔ان کے لئے جو | اٰمَنُوْا۔ایمان لائے | وَ۔اور |
| عَلٰی۔اوپر | رَبِّهِمْ۔اپنے رب کے | یَتَوَكَّلُوْنَ۔بھروسا کرتے ہیں | وَ۔اور |
| الَّذِیْنَ۔وہ جو | یَجْتَنِبُوْنَ۔بچتے ہیں | كَبٰٓئِرَ۔بڑے | الْاِثْمِ۔گناہوں سے |
| وَ۔اور | الْفَوَاحِشَ۔بے حیائیوں سے | وَ۔اور | اِذَا۔جب |
| مَا۔بھی | غَضِبُوْا۔ناراض ہوتے ہیں | هُمْ۔وہ | یَغْفِرُوْنَ۔معاف کرتے ہیں |
| وَ۔اور | الَّذِیْنَ۔وہ جنہوں نے | اسْتَجَابُوْا۔قبول کیا | لِرَبِّهِمْ۔اپنے رب کو |
| وَ۔اور | اَقَامُوا۔قائم کیا | الصَّلٰوةَ۔نماز کو | وَ۔اور |
| اَمْرُ۔کام | هُمْ۔ان کا | شُوْرٰی۔مشورہ کرنا ہے | بَیْنَهُمْ۔آپس میں |
| وَ۔اور | مِمَّا۔اس سے جو | رَزَقْنٰهُمْ۔دیا ہم نے ان کو | یُنْفِقُوْنَ۔خرچ کرتے ہیں |
| وَ۔اور | الَّذِیْنَ۔وہ کہ | اِذَآ۔جب | اَصَابَهُمُ۔پہنچے ان کو |
| الْبَغْیُ۔بغاوت | هُمْ۔وہ | یَنْتَصِرُوْنَ۔بدلہ لیتے ہیں | وَ۔اور |
| جَزٰٓؤُا۔بدلہ | سَیِّئَةٍ۔برائی کا | سَیِّئَةٌ۔برائی کی سزا ہے | مِّثْلُهَا۔اس کے برابر |
| فَمَنْ۔تو جو | عَفَا۔معاف کرے | وَ۔اور | اَصْلَحَ۔درست کرے |
| فَاَجْرُ۔تو اجر | هٗ۔اس کا | عَلَی۔اوپر ذمۂ کرم | اللهِ۔اللہ کے ہے |

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِنَّهٗ۔ بے شک وہ | لَا۔ نہیں | یُحِبُّ۔ پسند کرتا | الظّٰلِمِیْنَ۔ ظالموں کو |
| وَ۔ اور | لَمَنِ۔ جو | انْتَصَرَ۔ بدلہ لے | بَعْدَ۔ بعد |
| ظُلْمِهٖ۔ اپنی مظلومی کے | فَاُولٰٓئِكَ۔ تو یہ ہیں کہ | مَا۔ نہیں | عَلَیْهِمْ۔ ان پر |
| مِّنْ سَبِیْلٍ۔ کوئی راہ گرفت کی | اِنَّمَا۔ اس کے سوا نہیں | السَّبِیْلُ۔ کہ راہ گرفت کی | عَلَى۔ اوپر |
| الَّذِیْنَ۔ ان کے ہے | یَظْلِمُوْنَ۔ جو ظلم کرتے ہیں | النَّاسَ۔ لوگوں پر | وَ۔ اور |
| یَبْغُوْنَ۔ سرکشی کرتے ہیں | فِی۔ بیچ | الْاَرْضِ۔ زمین کے | بِغَیْرِ۔ بغیر |
| الْحَقِّ۔ حق کے | اُولٰٓئِكَ۔ یہی لوگ ہیں کہ | لَهُمْ۔ ان کے لئے ہے | عَذَابٌ۔ عذاب |
| اَلِیْمٌ۔ دردناک | وَ۔ اور | لَمَنْ۔ جو | صَبَرَ۔ صبر کرے |
| وَ۔ اور | غَفَرَ۔ بخش دے | اِنَّ۔ تو بے شک | ذٰلِكَ۔ یہ |
| لَمِنْ۔ ضرور | عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ ہمت کے کاموں سے ہے | | |

## حل لغات نادرہ

الْجَوَارِ۔ اصل میں جواری تھا۔ یا تخفیفاً حذف ہوگئی۔ الجواری صفت ہے موصوف محذوف کی اَیِ السُّفُنُ الْجَوَارِی دریا میں چلنے والی کشتیاں۔

کَالْاَعْلَامِ ۔ اعلام سے مراد پہاڑ ہیں جیسے شاعر کہتا ہے۔

وَ اِنَّ صَخْرَ النَّاتِمِ الْهُدَاۃِ بِهٖ کَاَنَّهٗ عَلَمٌ فِیْ رَاْسِهٖ نَارٌ

یُوْبِقْهُنَّ۔ بمعنی یُهْلِکْهُنَّ ہے مجرم اور گنہگار کو کہا کرتے ہیں اَوْبَقَتْهُ ذُنُوْبُهٗ اَیْ اَهْلَکَتْهُ۔

اَمْرُهُمْ شُوْرٰی۔ شوری بروزن بشری و زُلفی مصدر ہے اس کے معنی ہیں مشورہ کرنے کے اس کا حمل مبتدا پر بہ تقدیر مضاف ہوگا۔ اَیْ اَمْرُهُمْ شُوْرٰی

یَنْتَصِرُوْنَ۔ انتصار سے بمعنی بدلہ لینے کے۔

رَوَاکِدَ۔ جمع راکد، رَکَدَ اَیْ سَکَنَ یعنی ٹھہرنا۔

## مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع۔ سورۃ شوری۔ پ ۲۵

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۰﴾۔

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا۔

مکلف بالاحکام مومنین اور عاقل و بالغ ہیں۔ آیہ کریمہ سے بعض گمراہ فرقے تناسخ کا استدلال کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مَآ اَصَابَكُمْ میں بالغ نابالغ شیرخوار مومن سب داخل ہیں اس بنا پر یہ مستفاد ہوتا ہے کہ شیرخوار بچے جب کسی کرنی کے بدلے تکلیف پاتے ہیں تو ان کی زندگی اس زندگی سے پہلے ضرور ہونی چاہئے اسی کا نام جون بدلنا ہے۔ پہلی جون کے اعمال کا بدلہ دوسری جون میں دینے کے لئے بچوں کو تکلیفیں ہوتی ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حالانکہ یہ وہم باطل ہے بلکہ اس میں مخاطب ہی عاقل و بالغ مومن ہیں اسی لئے فرمایا: وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ تمہارے عملوں کے بہت سے گناہ اللہ معاف فرما دیتا ہے نہ یہ کہ ایک لاکھ چوراسی ہزار جونوں پر اس کا اطلاق ہے یہ تو ایک ایسا واہمہ ہے کہ جس واہمہ سے دور لازم آتا ہے اور تسلسل و دور باطل ہے یہ کیسے سمجھ میں آسکتا ہے کہ وہی مرنے والا گائے بن کر آ جائے بیل بن کر آ جائے پھر کتا بھی بن جائے بندر اور لنگور بھی اسی کو بنایا جائے اس کو ہندوؤں کے مذہب میں آواگون کہتے ہیں۔ اسلام ایسے توہمات میں پڑنے سے منع کرتا ہے۔ آریوں کے رد میں مولانا سید قطب الدین سیسوانی مرحوم نے ایک نظم لکھی تھی جس کا مطلع ہے:

مہاشہ جی پھنسے آواگون کے خوب چکر میں　　　بنے جو بیل تیلی سے تو الو ہیں نومبر میں

تو خلاصہ یہ نکلا کہ یہ خطاب مومنین مکلفین کے لئے ہے جن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں اور اسی سے آخرت کا عذاب ان پر نہیں ہوتا بلکہ یہاں کی تکالیف ہی اسے معاف کرا دیتی ہے۔

اکثر تکالیف مومنین کو رفع درجات کے لئے ہوتی ہے جیسا کہ بخاری مسلم میں ہے: اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ۔ اس پر علامہ آلوسی فرماتے ہیں: وَ یَكُوْنُ ذٰلِكَ لِرَفْعِ دَرَجَاتِهِمْ۔ انبیاء کرام کو جو تکالیف و مصائب آتے ہیں وہ رفع درجات کے لئے آتے ہیں۔

اور حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق کے متعلق علامہ آلوسی فرماتے ہیں: هِیَ كَانَتْ تُصْدَعُ فَتَضَعُ یَدَهَا عَلٰی رَأْسِهَا وَ تَقُوْلُ بِذَنْبِیْ وَ مَا یَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَكْثَرُ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے سر میں درد تھا اس تکلیف کے عالم میں سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ یہ میرے کسی گناہ کے سبب ہے اور اکثر گناہوں کو اس معمولی تکلیف کے بدلہ میں اللہ معاف فرما دیتا ہے۔

اور اطفال اور مجانین (دیوانوں) کے متعلق آلوسی فرماتے ہیں حَیْثُ قَالَ فِیْ رُوْحِ الْمَعَانِیْ: وَاَمَّا الْاَطْفَالُ وَالْمَجَانِیْنُ فَقِیْلَ غَیْرُ دَاخِلِیْنَ فِی الْخِطَابِ لِاَنَّهٗ لِلْمُكَلَّفِیْنَ۔ مجانین اور اطفال اس حکم میں غیر مکلف ہونے کی بنا پر داخل نہیں ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۳۱﴾۔

اور تم زمین میں اللہ پر غالب نہیں آسکتے اور تمہارا اللہ کے سوا کوئی والی اور مددگار نہیں۔

آیہ کریمہ کا مفہوم منطوق صراحۃ واضح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مقابلہ میں انسان کچھ نہیں کر سکتا اور اللہ ہی کی ذات وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کا والی و مددگار ہے اور یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ جو مصائب و آلام مقدرات انسانی میں ہیں ان سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ آگے ارشاد ہے:

وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰی ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾۔

اور اس کی نشانیوں سے ہے دریا میں چلنے والیاں جیسے پہاڑیاں وہ چاہے تو ہوا تھما دے کہ اس کی پیٹھ پر ٹھہری رہ جائیں بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صابر شاکر کو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مفہوم آیت ظاہر ہے کہ سمندر میں پہاڑوں جیسی کشتیاں، جس کو آگبوٹ اور اسٹیمر کہا جاتا ہے، چلتی ہے اور لنگر ڈال دینے پر اسی دریا میں ٹھہری رہتی ہیں تو یہ بھی قادر و قیوم کی ایک بہت بڑی نشانی ہے ورنہ ظاہر ہے کہ سمندر جیسا ذخار جو بگڑنے پر آجائے تو اپنے تلاطم سے یہ آگبوٹ جہاز ایسے اڑادے کہ ان کے ٹکڑے بھی نہ ملیں (جیسا کہ Titonic جہاز کی مثال واضح ہے) مگر چونکہ ہر شے حکم الٰہی کے ماتحت ہے تو اس میں سمندر کو بھی اپنے حکم سے ہمارے لئے مسخر فرمایا کہ پانی کی پشت پر جہاں چاہیں ٹھہر جائیں اور جہاں تک چاہیں ہزار دس ہزار بیس ہزار الیٰ غیر النہایۃ میلوں کا سفر کرلیں جو اس کے نشان ہائے قدرت ہیں کہ لوہا پانی پر تیر رہا ہے ورنہ ہمیں تو یہی نظر آتا ہے کہ پانی پر لوہا کبھی نہیں تیر سکتا۔ مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ چھ انچ اور ایک فٹ موٹی چادر سے اسٹیمر اور آگبوٹ بنتے ہیں اور پانی کی پشت کو چیرتے ہوئے کراچی سے بحرین جدہ اور اس سے آگے ہزار ہا میل چلے جاتے ہیں اور پھر یہ ہی نہیں کہ وہی جائیں بلکہ ہزار ہا جانیں بھیڑ بکری گھوڑے ہاتھی اور انسان بھی اس میں سواری کرکے پہنچتے ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَ يَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّ يَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾۔

یا انہیں تباہ کردے لوگوں کے گناہوں کے سبب اور بہت کچھ معاف فرمادے اور جان جائیں وہ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں کہ انہیں کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں ہے۔

آیۂ کریمہ میں دوسرا پہلو ظاہر فرمایا کہ یا تو ہم ان کشتیوں میں جہازوں میں سفر کرنے والوں کو منزل مقصود تک پہنچا دیتے ہیں اور جب ہم چاہیں تو ان کو تباہ اور غرق دریا کردیتے ہیں اور یہ جو کچھ بھی ہے یہ ان کی کرنیوں کے بدلے میں بہت سوں کو معاف ہوجاتا ہے اور اکثر ماخوذ ہوتے ہیں اور اس امر کو واضح کیا کہ ہم بے خبر نہیں بلکہ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں اور بے جا تاویلیں کرتے ہیں ان کی گرفت ہونے کے بعد ان کو بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں آگے ارشاد ہے:

فَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ۚ

جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے یہ حیات دنیا میں تمہارے لئے ہے اور جو اللہ کے پاس سے تمہیں ملے گا وہ بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہے اور ایمان والوں کے لئے اور ان کے لئے جو اپنے رب پر ہی بھروسا رکھتے ہیں۔

آیۂ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر جو قبائل عرب میں بہت متمول تھے۔ اسلام لانے کے بعد سب کچھ انہوں نے اللہ کی راہ میں صدقہ کردیا۔ تو دنیا والوں نے آپ کو ملامت کی اور کہا کہ یہ اسلام خوب ہے جس میں داخل ہونے کے بعد سے آپ فقیر و مسکین ہوگئے متاع و دولت سب کھو بیٹھے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اللہ کی راہ میں ایمان لانے کے بعد جو دنیاوی مال و متاع کو خرچ کردیتا ہے اس کے لئے اللہ کے پاس ایسی نعمتیں ہیں کہ جنہیں فنا نہیں اور وہ اللہ پر بھروسا رکھ کر جب خرچ کردیتے ہیں تو اس سے بہتر مال اور دولت سے متمتع ہوتے ہیں۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ دولت دنیا ناپائیدار ہے اس کی ہر چیز آنی جانی ہے حتیٰ کہ صحت و تندرستی بھی کافی ہے آج جو دولت کے ڈھیروں پر بیٹھتا ہے کل وہ دریوزہ گر ہے۔ آج ناز و نعم میں جو لیل و نہار گزار رہا ہے کل کربت و کلفت کا شکار ہے برخلاف نعمت اخروی کے کہ وہ ملنے کے بعد زائل نہیں ہوگی یہاں تک کہ جوانی کو بھی زوال نہیں۔ صحت بھی اسی شان سے ہوگی جیسی کہ اسے ملی۔ حسن و جمال بھی زائل نہیں ہوگا۔ دنیا میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

بڑے حسین وجمیل متمول اہل ثروت جائیدادوں والے ہم نے دیکھے کہ آج ان کا ڈنکا پٹ رہا ہے اور کل انہیں کوئی پوچھتا بھی نہیں تھا۔ کسی نے خوب کہا ہے:

جن کے محلوں میں ہزاروں رنگ کے فانوس تھے — جھاڑ ان کی قبر پر ہیں اور نشاں کچھ بھی نہیں

تو مومن کی شان یہی ہے کہ دوامی نعمت ازلی عشرت کے مقابلہ میں متاع دنیا کو ترجیح نہ دے اور اپنے رب کی رضا جوئی میں لیل ونہار خواہ عشرت سے کٹیں خواہ عسرت سے شکر کرتا ہوا گزار دے آگے ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾

اور وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں اور وہ جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم رکھی اور ان کا کام آپس میں مشورہ سے ہے اور ہمارے دیے سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور وہ کہ جب انہیں بغاوت پہنچے بدلہ لیتے ہیں۔

آیت کریمہ میں مومن کی مقتضیات ایمانی کو پانچ صورتوں میں دکھلایا:

اول اجتناب کبائر وفواحش۔

دوسرے کسی غضب ناک بات کی معافی دے دینا۔

تیسرے اللہ کے حکم کے آگے جھک کر نماز قائم رکھنا۔

چوتھے اپنے معاملات مشوروں سے طے کرنا۔

پانچویں اللہ کی راہ میں اپنی روزی سے خرچ کرنا۔

اور ایک درجہ یہ بھی دکھایا کہ اگر کوئی شخص اس کے ساتھ زیادتی کرے تو اتنا ہی اس سے یہ بدلہ لے لیتے ہیں۔

یہ دو درجہ کے مومن ظاہر فرمائے گئے۔ اعلیٰ درجہ وہی ہے جو اول پانچ صفات میں ظاہر فرمایا گیا اور اگر ظالم سے ظلم کا بدلہ لے لے تو یہ دوسرا درجہ ہے۔ آیت کریمہ کا شان نزول انصار کے حق میں ہے کہ انہوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کر کے احکام دینی کا اتباع کیا اور اپنا مال مہاجرین میں خرچ کیا اور نماز پر مداومت رکھی اور خود رائی وعجلت میں نہیں آئے بلکہ مسلمانوں کے معاملہ میں ان سے مشورے کر کے کام کئے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو قوم مشورہ کرتی ہے وہ صحیح راہ کو پہنچتی ہے اور جب مسلمانوں پر ظلم کیا جاتا ہے تو انصاف سے بدلہ لیتے ہیں مگر اعلیٰ قوم وہی ہے جس میں معافی ہو۔ چنانچہ ابن زید فرماتے ہیں کہ آیہ کریمہ میں دو قسم کے مومنین کا تذکرہ ہے پہلے وہ جو ظلم کو معاف فرما کر بدلہ نہیں لیتے۔ دوسرے وہ جو ظالم سے بدلہ لیتے ہیں مگر حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ عطا فرماتے ہیں کہ یہ وہ مومنین ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ سے نکالا اور ان پر ظلم کیا۔ پھر اللہ نے ان مومنین کو جب سرزمین مکہ پر مسلط کیا تو انہوں نے معافی دی اور بدلہ نہ لیا۔ آگے قانون ظاہر فرمایا:

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بَعۡدَ ظُلۡمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَظۡلِمُوۡنَ النَّاسَ وَ يَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ
بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنۡ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۳﴾ ۔

اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی کی سزا ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے بے شک وہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا ان پر کوئی مواخذہ کی راہ نہیں۔ مواخذہ تو انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور بے شک جس نے صبر کیا اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں۔

آیۂ کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ بدلہ قدر جنایت ہونا چاہئے اس میں زیادتی نہ ہو اور بدلے کو برائی کہنا مجاز ہے کہ صورۃً مشابہ ہونے کے سبب سے کہا جاتا ہے۔ اور جس کو وہ بدلہ دیا جائے اسے برا معلوم ہوتا ہے اور برائی کے ساتھ تعبیر کرنے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگرچہ بدلہ لینا جائز ہے مگر عفو اس سے بہتر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ظالموں سے مراد ظلم کی ابتدا کرنے والے ہیں اور جو ظلم کا بدلہ لے وہ ظالم نہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ ظلم کو معاف کر دے۔ اسی لئے فرمایا وَلَمَنۡ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ۔ جو ظلم پر صبر کر کے معافی دے دے وہ یقیناً بہت بڑی ہمت کے کام ہیں۔

اور ظاہر ہے کہ ظلم ظالم پر صبر کرنا اور معافی دینا یہ حسنین کریمین اور سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہم کی ہی ہمتیں تھیں کہ یزید کو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اس کے ظلم کی تلافی کے لئے صلوٰۃ اوابین تعلیم فرماتے ہیں۔ اور جب وہ پڑھ نہ سکا تو آپ نے فرمایا کہ میرا کام یہی تھا جو میں نے کیا آگے جو معاملہ ہے وہ مشیت الٰہی پر موقوف ہے۔ ایسے ہی سید الشہداء شہزادۂ گلگوں قبا کا معاملہ تھا کہ اپنے اعزا و اقربا کے شہید ہونے کے بعد فرمایا کہ اگر اب بھی تم باز آ جاؤ تو میں تمہیں معافی دے دیتا ہوں۔ یہی عزم امور ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع - سورۃ شوریٰ - پ ۲۵

وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ وَّلِىٍّ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ وَ تَرَى الظّٰلِمِيۡنَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ يَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ﴿۴۴﴾

اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کے بعد اس کا کوئی والی وارث نہیں اور آپ دیکھیں گے مشرکوں کو جبکہ وہ عذاب دیکھیں گے کہیں گے کیا یہاں سے لوٹنے کا کوئی رستہ ہے

وَ تَرٰىهُمۡ يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا خٰشِعِيۡنَ مِنَ الذُّلِّ يَنۡظُرُوۡنَ مِنۡ طَرۡفٍ خَفِىٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ الۡخٰسِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَ اَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابٍ مُّقِيۡمٍ ﴿۴۵﴾

اور آپ دیکھیں گے انہیں کہ آگ پر پیش کئے جاتے ہیں ڈرتے ہوئے ذلت سے کنکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے اور کہیں گے ایمان والے بے شک نقصان میں وہ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں اور گھر والوں کو نقصان میں ڈالا قیامت کے دن خبردار رہو بے شک ظالم ہمیشہ عذاب میں رہیں گے

وَمَا كَانَ لَهُمۡ مِّنۡ اَوۡلِيَآءَ يَنۡصُرُوۡنَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ سَبِيۡلٍ ﴿۴۶﴾

اور نہیں ہوگا ان کا کوئی ولی جو مدد کریں ان کی اللہ کے سوا اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کے لئے کوئی راستہ نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾

اپنے رب کے حکم کو مانو اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں اس دن تمہارے لئے کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہیں انکار کرتے بنے گی

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾

تو اگر وہ منہ پھیریں تو ہم نے تمہیں ان کا نگران نہیں بنایا آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں مگر پہنچا دینا احکام کا اور جب ہم آدمی کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو خوش ہو جاتا ہے اس سے اور اگر اس کو پہنچے کوئی برائی بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا تو بے شک انسان ناشکرا ہے

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

اللہ ہی کی ملکیت ہے آسمانوں اور زمین کی پیدا کرے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا کرے اور جسے چاہے لڑکے دے یا دونوں ملا کر دے (بیٹے بیٹیاں) اور جسے چاہے بانجھ کردے بے شک وہ جاننے والا قدرت والا ہے

وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾

اور نہیں کوئی بشر کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے اندر ہو یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے بے شک وہ بلند اور حکمت والا ہے

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِيْمَانُ وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾

اور ایسے ہی وحی فرمائی ہم نے آپ کی طرف ایک زندگی بخشنے والی اپنے حکم سے اور نہیں تھے آپ جاننے والے کہ کیا ہے کتاب اور کیا ہے ایمان کی تفصیل لیکن ہم نے اسے نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہیں اور بے شک آپ ہدایت کرتے ہیں سیدھی راہ کی

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾

اللہ کی راہ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ خبردار رہو کہ تمام معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

## حل لغات پانچواں رکوع ۔سورۃ شوریٰ ۔پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | مَنْ۔جسے | یُّضْلِلِ۔گمراہ کرے | اللّٰہُ۔اللہ |
| فَمَا۔تونہیں | لَہٗ۔اس کا | مِنْ وَّلِیٍّ۔کوئی دوست | مِّنْۢ بَعْدِہٖ۔اس کے بعد |
| وَ۔اور | تَرَى۔دیکھے گا تو | الظّٰلِمِیْنَ۔ظالموں کو | لَمَّا۔جب |
| رَاَوُا۔دیکھیں گے | الْعَذَابَ۔عذاب | یَقُوْلُوْنَ۔کہیں گے | هَلْ۔کیا |
| اِلٰى۔طرف | مَرَدٍّ۔لوٹنے کی ہے | مِّنْ سَبِیْلٍ۔کوئی راہ | وَ۔اور |
| تَرٰى۔دیکھے گا تو | هُمْ۔ان کو | یُعْرَضُوْنَ۔پیش کئے جائیں گے | |
| عَلَیْهَا۔اس پر | خٰشِعِیْنَ۔ڈرتے ہوں گے | مِنَ الذُّلِّ۔ذلت سے | یَنْظُرُوْنَ۔دیکھتے ہوں گے |
| مِنْ طَرْفٍ۔نگاہ | خَفِیٍّ۔مخفی سے | وَ۔اور | قَالَ۔کہیں گے |
| الَّذِیْنَ۔وہ | اٰمَنُوْۤا۔جو ایمان لائے | اِنَّ۔بے شک | الْخٰسِرِیْنَ۔نقصان والے |
| الَّذِیْنَ۔وہ ہیں | خَسِرُوْۤا۔کہ جنہوں نے خسارہ دیا | اَنْفُسَهُمْ۔اپنی جانوں کو | وَ۔اور |
| اَهْلِیْهِمْ۔اپنے گھر والوں کو | یَوْمَ۔دن | الْقِیٰمَةِ۔قیامت کے | اَلَاۤ۔خبردار |
| اِنَّ۔بے شک | الظّٰلِمِیْنَ۔ظالم ہیں | فِیْ۔بیچ | عَذَابٍ۔عذاب |
| مُّقِیْمٍ۔ہمیشہ کے | وَ۔اور | مَا۔نہیں | كَانَ۔ہے |
| لَهُمْ۔ان کے لئے | مِّنْ اَوْلِیَآءَ۔کوئی دوست | یَنْصُرُوْنَهُمْ۔جو ان کی مدد کریں | مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔اللہ کے سوا |
| وَ۔اور | مَنْ۔جسے | یُّضْلِلِ۔گمراہ کرے | اللّٰهُ۔اللہ |
| فَمَا۔تونہیں | لَهٗ۔اس کے لئے | مِنْ سَبِیْلٍ۔کوئی راہ | اِسْتَجِیْبُوْا۔کہا مانو |
| لِرَبِّكُمْ۔اپنے رب کا | مِّنْ قَبْلِ۔پہلے | اَنْ۔اس سے کہ | یَّاْتِیَ۔آئے |
| یَوْمٌ۔ایسا دن | لَّا۔کہ نہ ہو | مَرَدَّ۔لوٹنا | لَهٗ۔اس کے لئے |
| مِنَ اللّٰهِ۔اللہ کی طرف سے | مَا۔نہ ہوگی | لَكُمْ۔تمہارے لئے | مِّنْ مَّلْجَاٍ۔کوئی پناہ کی جگہ |
| یَّوْمَئِذٍ۔اس دن | وَّ۔اور | مَا۔نہ ہوگا | لَكُمْ۔تمہارے لئے |
| مِّنْ نَّكِیْرٍ۔کوئی انکار | فَاِنْ۔تو اگر | اَعْرَضُوْا۔منہ پھیریں | فَمَاۤ۔تو نہیں |
| اَرْسَلْنٰكَ۔بھیجا ہم نے آپ کو | | عَلَیْهِمْ۔ان پر | حَفِیْظًا۔چوکیدار |
| اِنْ۔نہیں | عَلَیْكَ۔آپ پر | اِلَّا۔مگر | الْبَلٰغُ۔پہنچانا |
| وَ۔اور | اِنَّاۤ۔بے شک ہم | اِذَاۤ۔جب | اَذَقْنَا۔چکھاتے ہیں |
| الْاِنْسَانَ۔انسان کو | مِنَّا۔اپنی طرف سے | رَحْمَةً۔رحمت | فَرِحَ۔خوش ہوتا ہے |
| بِهَا۔اس سے | وَ۔اور | اِنْ۔اگر | تُصِبْهُمْ۔پہنچے ان کو |
| سَیِّئَةٌۢ۔برائی | بِمَا۔بہ سبب اس کے جو | قَدَّمَتْ۔آگے بھیجا | اَیْدِیْهِمْ۔ان کے ہاتھوں نے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| فَاِنَّ۔ تو بے شک | الْاِنْسَانَ۔ انسان | كَفُوْرٌ۔ ناشکرا ہے | لِلّٰهِ۔ اللہ ہی کی |
| مُلْكُ۔ بادشاہی ہے | السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں | وَ۔ اور | الْاَرْضِ۔ زمین میں |
| يَخْلُقُ۔ پیدا کرتا ہے | مَا۔ جو | يَشَآءُ۔ چاہے | يَهَبُ۔ عطا کرتا ہے |
| لِمَنْ۔ جسے | يَّشَآءُ۔ چاہے | اِنَاثًا۔ لڑکیاں | وَّ۔ اور |
| يَهَبُ۔ عطا کرتا ہے | لِمَنْ۔ جسے | يَّشَآءُ۔ چاہے | الذُّكُوْرَ۔ لڑکے |
| اَوْ۔ یا | يُزَوِّجُهُمْ۔ ملادے ان کو | ذُكْرَانًا۔ لڑکے | وَّ۔ اور |
| اِنَاثًا۔ لڑکیاں | وَ۔ اور | يَجْعَلُ۔ کردے | مَنْ۔ جسے |
| يَّشَآءُ۔ چاہے | عَقِيْمًا۔ بانجھ | اِنَّهٗ۔ بے شک وہ | عَلِيْمٌ۔ جاننے والا |
| قَدِيْرٌ۔ قدرت والا ہے | وَ۔ اور | مَا۔ نہیں | كَانَ۔ ہے |
| لِبَشَرٍ۔ کسی آدمی کے لئے | اَنْ۔ یہ کہ | يُّكَلِّمَهُ۔ کلام کرے اس سے | اللّٰهُ۔ اللہ |
| اِلَّا۔ مگر | وَحْيًا۔ وحی سے | اَوْ۔ یا | مِنْ وَّرَآئِ۔ پیچھے |
| حِجَابٍ۔ پردے کے | اَوْ۔ یا | يُرْسِلَ۔ بھیجتا ہے | رَسُوْلًا۔ فرشتہ |
| فَيُوْحِيَ۔ تو وحی کرتا ہے | بِاِذْنِهٖ۔ اس کے حکم سے | مَا۔ جو | يَشَآءُ۔ چاہتا ہے |
| اِنَّهٗ۔ بے شک وہ | عَلِيٌّ۔ بلند ہے | حَكِيْمٌ۔ حکمت والا ہے | وَ۔ اور |
| كَذٰلِكَ۔ اسی طرح | اَوْحَيْنَآ۔ وحی کی ہم نے | اِلَيْكَ۔ تیری طرف | رُوْحًا۔ روح |
| مِّنْ اَمْرِنَا۔ اپنے حکم سے | مَا۔ نہیں | كُنْتَ۔ تھا تو | تَدْرِيْ۔ جانتا |
| مَا۔ کہ کیا ہے | الْكِتٰبُ۔ کتاب | وَ۔ اور | لَا۔ نہ |
| الْاِيْمَانُ۔ ایمان | وَ۔ اور | لٰكِنْ۔ لیکن | جَعَلْنٰهُ۔ بنایا ہم نے اس کو |
| نُوْرًا۔ نور | نَّهْدِيْ۔ ہدایت دیتے ہیں | بِهٖ۔ اس کے ساتھ | مَنْ۔ جس کو |
| نَّشَآءُ۔ چاہیں | مِنْ عِبَادِنَا۔ اپنے بندوں سے | | وَ۔ اور |
| اِنَّكَ۔ بے شک تو | لَتَهْدِيْۤ۔ راہنمائی کرتا ہے | اِلٰى۔ طرف | صِرَاطٍ۔ راہ |
| مُّسْتَقِيْمٍ۔ سیدھی کی | صِرَاطِ۔ رستہ | اللّٰهِ۔ اللہ کا | الَّذِيْ۔ وہ کہ |
| لَهٗ۔ اس کے لئے ہے | مَا۔ جو | فِي۔ بیچ | السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں |
| وَ۔ اور | الْاَرْضِ۔ زمین کے ہے | اَلَآ۔ خبردار | اِلَى۔ طرف |
| اللّٰهِ۔ اللہ کی | تَصِيْرُ۔ پلٹتے ہیں | الْاُمُوْرُ۔ سب کام | |

## حل لغات نادرہ

مَرَدَّ۔ لوٹنے کی جگہ کے معنی ہیں۔

طَرْفٍ خَفِيٍّ۔ عرف میں طرف کے معنی بصر کے ہے اور طرف خفی کے معنی کن انکھیوں سے دیکھنے کے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مِّنۡ مَّلۡجَاٍ۔ ظرف کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں پناہ کی جگہ۔

مَا لَكُمۡ مِّنۡ نَّكِيۡرٍ۔ نہیں ہوگی ان کیلئے انکار کی گنجائش جیسے بلانکیر منکر فلاں بات یوں ہے کا محاورہ ہے۔ یہ بروزن فعیل۔ مفعول کے معنی میں ہے اور ہوسکتا ہے کہ مصدر یعنی انکار کے معنی میں ہو۔

كَفُوۡرٌ ۔ مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی بڑا ناشکرا۔

عَقِيۡمًا۔ عقیم وہ ہے جس کے ہاں بچہ نہ ہو بولا کرتے ہیں: رَجُلٌ عَقِيۡمٌ لَّا يَلِدُ وَ امۡرَاَةٌ عَقِيۡمٌ لَّا تَلِدُ۔ عقم کے اصل معنی ہیں قطع کے اسی سے ہے: مَلِكٌ عَقِيۡمٌ لِاَنَّهٗ يَقۡطَعُ الۡجَرَائِمَ بِالۡقَتۡلِ وَالۡعُقُوۡقِ اور عُقۡر بھی اسی معنی میں مستعمل ہے: وَّ كَانَتِ امۡرَاَتِيۡ عَاقِرًا۔

تَدۡرِيۡ۔ درایت سے ماخوذ ہے اور درایت کہتے ہیں اٹکل اور قیاس سے کسی چیز کا جاننا۔

## مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع - سورۃ شوریٰ - پ ۲۵

وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ وَّلِيٍّ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيۡنَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ يَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ۚ﴿۴۴﴾ ۔

اور جس کو خدا گمراہ کرے تو پھر اس کا کوئی یار ومددگار نہیں اور اے محبوب! قیامت کے دن آپ مشرکوں کو دیکھیں گے کہ جب عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو (پھر حسرت سے) کہیں گے (بھلا دنیا میں) پھر لوٹنے کی کوئی سبیل (راہ) ہے۔

ہدایت وگمراہی دونوں قوتیں قبضۂ قدرت الٰہی میں ہیں جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں کرسکتا جیسے ابوجہل ابولہب اور جس کو وہ ہدایت فرمادے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا جیسے صدیق وفاروق وعثمان غنی وعلی اسد اللہ رضی اللہ عنہم۔

اب سوال باقی رہتا ہے کہ جب ہدایت وگمراہی دونوں قبضۂ قدرت مشیت میں ہیں تو تبلیغ مبلغ بیکار ہوگی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں پردۂ تقدیر کا نقشہ معلوم نہیں کہ کسے ہدایت پر پیدا فرمایا اور کسے گمراہی پر تو مبلغ کا فرض ہے کہ وہ تبلیغ کرتا رہے اگر وہ ہدایت پر آگیا تو سمجھ لیا جائے گا کہ اسے اللہ نے ہدایت دی اور اگر وہ کج بحثی اور جحد وعناد پر جما رہا اور اسی کفر پر مرا تو سمجھ لیا جائے گا کہ اس کی قسمت میں ہی گمراہی تھی بناء بریں تبلیغ مبلغ بہر صورت لازمی ہے۔

وَتَرَى الظّٰلِمِيۡنَ میں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب فرما کر ارشاد ہوا اس سے مراد مشرکین ہیں اس لئے کہ قرآن کریم نے شرک کو ظلم عظیم فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد ہے: اِنَّ الشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِيۡمٌ۔ قرآن کریم میں جہاں بھی ظالمین آئے گا وہ باستثناء چند مقام کے مشرکوں کے ہی حق میں ہوگا۔ اور جیسے اِنِّيۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ۔ رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا یہ انبیاء کرام کے دعائیہ لفظ ہیں یا اعتراف انکسار ہے۔ اس لئے اس کے معنی شرک نہیں ہوں گے بلکہ اپنی جان پر زیادتی کے معنی ہوں گے۔ آگے ارشاد ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا گیا وَتَرٰىهُمۡ یعنی آپ انہیں ملاحظہ فرمائیں گے اس سے ثابت ہوا کہ دنیا میں مَا عَبَرَ وَ مَا غَبَرَ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مستحضر ہے ایسے ہی عرصات محشر اور جنت وجہنم تمام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے روشن ہوں گے۔

وَ تَرٰىهُمۡ يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا خٰشِعِيۡنَ مِنَ الذُّلِّ يَنۡظُرُوۡنَ مِنۡ طَرۡفٍ خَفِيٍّ ؕ وَ قَالَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ الۡخٰسِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَاَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ فِيۡ عَذَابٍ مُّقِيۡمٍ ﴿۴۵﴾ ۔

اور آپ ان لوگوں کو دیکھیں گے جو دوزخ کے روبرو لائے جائیں گے ذلت سے جھکے ہوئے اور کنکھیوں سے دیکھتے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جاتے ہوں گے اور اس وقت ایمان والے کہیں گے کہ حقیقت میں بڑے بدنصیب تو وہ ہیں جنہوں نے (خود گمراہ ہونے سے آج) قیامت کے دن اپنے آپ کو (بھی) تباہ کیا اور اپنا برا نمونہ دکھانے اور بہکانے سے اپنے گھر والوں کو بھی برباد کیا۔ خبردار رہو کہ شرک کرنے والے ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

مفہوم آیت واضح ہے کہ شرم کی وجہ سے وہ لوگوں کی طرف نظر نہ اٹھا کر دیکھ سکیں گے اور جہنم میں جاتے وقت نیم باز نگاہیں اہل جنت پر ڈالیں گے اور اپنے نقصان وخسران پر پچھتائیں گے۔

اب رہا وَ اَهْلِيْهِمْ کا مقصد یہ بھی ظاہر ہے۔ تفسیر القرآن بالقرآن کے اصول پر اس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالا اور اپنے متبعین کو بھی تباہ کیا جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ تو اہل سے مراد متبع کے ہیں۔ اہل اور آل مترادف المعنی ہیں اسی بنا پر فرمایا: وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ اس میں بھی متبعین فرعون مراد ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اہل السنت والجماعت آل پاک پر درود پڑھتے ہوئے تمام متبعین پر علی حسب مراتب درود پہنچنا سمجھتے ہیں یعنی یہ ضروری نہیں جانتے کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھتے ہوئے ازواج واصحاب اور تمام امتیوں کا تذکرہ بھی کیا جائے بلکہ یہ کہہ دینا سب کے لیے کافی ہے اور اگر تفصیلات سے ہو تو مضائقہ نہیں اور چونکہ مشرکوں کے لئے ان کا دارالخلد جہنم ہے اسی لئے تنبیہ سے فرمایا کہ خبردار رہو کہ ظالم یعنی مشرک ہمیشہ ہمیش عذاب میں رہیں گے۔ آگے ارشاد ہے:

وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ ﴿۴۶﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾۔

اور نہیں ہوگا اللہ کے سوا ان کا کوئی حمایتی کہ ان کی مدد کرے۔ اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کے لئے نجات کا کوئی رستہ ہی نہیں۔ لوگو! اس دن کے آنے سے پہلے جو خدا کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے اپنے پروردگار کا حکم مانو کہ اس دن نہ تو تمہیں کہیں پناہ ہوگی اور نہ ہی تمہیں گناہوں سے انکار کرتے ہی بن پڑے گی۔

آیہ کریمہ سے واضح ہوا کہ قرآن کریم کا روئے سخن واضح کر رہا ہے کہ مشرکوں بے دینوں کے لئے اس دن کوئی مددگار اور حمایتی نہ ہوگا۔ برخلاف مومنین کے کہ ان کی حمایت کے واسطے بڑے بڑے نظام ہیں: نبی، ولی، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، نقبا، نجبا حتی کہ اسقاط شدہ بچہ بھی حمایت کرے گا۔

چنانچہ حدیث میں واضح ہے کہ جب علم شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھالیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا کہ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ تو پھر تمام نبی ولی غوث قطب عالم فاضل نیکوکار سب کو حق پہنچے گا کہ وہ اپنے اپنے متعلقین کو ساتھ لے کر شفاعت کے لئے آگے بڑھیں آخر درجہ اس اسقاط شدہ بچے کا ہوگا جسے جنت میں جانے کی اجازت ہوگی تو وہ مچل جائے اور عرض کرے کہ میں اپنے والدین کے بغیر نہیں جاؤں گا تو ارشاد ہوگا: اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اے اپنے رب سے جھگڑنے والے اسقاط شدہ جا جنت میں اپنے والدین کو ساتھ لے کر۔ اسی لئے یہاں فرمایا گیا:

وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ۔ الخ یعنی مشرکوں کا کوئی حمایتی نہ ہوگا جو ان کی مدد کرے برخلاف مومنین کے کہ ان کی نصرت واعانت نیچے سے لے کر بارگاہ رسالت تک ہوگی۔ آگے ارشاد ہے:

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

فَرِحَ بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾۔

تو اگر یہ لوگ انحراف کریں تو ہم نے اے محبوب! آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا آپ کے ذمہ کچھ نہیں مگر حکم پہنچا دینا اور ہم جب آدمی کو اپنی رحمت کا ذائقہ چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر اس کو اپنی ہی کرنی کے بدلے میں اس کو کوئی مصیبت پہنچ جاتی ہے تو بے شک انسان ناشکرا ہے۔

مومن اور گمراہ کا یہی فرق ہے کہ وہ جب مصیبت آئے تو وہ بارگاہ احدیت میں سربسجود ہوتا ہے اور فراخی آئے تو اسے رحمت جان کر سجدۂ شکر ادا کرتا ہے۔ برخلاف بے دین گمراہ کے کہ اس پر فراخی آئے تو بھول جاتا ہے اور خدا کی رحمت کو بھول کر سرکشی میں آگے بڑھتا ہے اور اگر تنگی یا مصیبت آئے تو اللہ کی ناشکری اور شکایتیں کرنے لگتا ہے۔ آگے ارشاد ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾۔

آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے نری بیٹیاں عنایت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے نرے بیٹے عنایت کرتا ہے یا بیٹے اور بیٹیاں ملا کر دونوں قسم کی اولاد دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ایسا بے نام و نشان کر دیتا ہے کہ اس کے اولاد ہوتی ہی نہیں اور وہ اولاد کی مصلحت سے واقف اور وہ سب کچھ جانتا اور اپنی حکمت کے ساتھ پیدا فرماتا ہے۔

آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ قادر مطلق ایسا قادر ہے کہ ایک گھر میں لڑکے ہی لڑکے پیدا کرے ایک گھر میں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا کرے۔ کسی کے ہاں لڑکے اور لڑکیاں دونوں پیدا فرماوے اور کسی میاں کو بیوی ہوتے ہوئے لاولد اور گمنام کر دے۔ یہ تمام معاملات اس کی حکمت بالغہ کے ساتھ ہیں اس میں کوئی اس کا مشیر نہیں جسے چاہے جس طرح چاہے جب چاہے جیسے چاہے جو دے لڑکا دے لڑکی دے یا لڑکے لڑکیاں دونوں دے یا کچھ بھی نہ دے اس کے آگے جھکا رہنا ہی ہمارا فرض ہے حرف شکایت زبان پر لانا یہی کفران نعمت ہے۔

اب رہا یہ گنڈے تعویذ، ادویات، معجونات حبوب شافہ کا استعمال اور معاجین سے علاج وغیرہ یہ سب چیزیں اسباب دنیا سے متعلق ہیں۔ اگر قدرت کو اس بہانے میں کامیابی دینی ہو تو حکیم کا نام ہو جاتا ہے اور آپ کا کام بن جاتا ہے۔ ایسے ہی عمل فال پلیتے۔ گنڈوں کا حال ہے کہ اگر منظور الٰہی ہو تو اس بہانے عامل کا نام اور علاج کرانے والے کا کام ہو جاتا ہے ورنہ سب بے کار اور بے سود ہو جاتا ہے معلوم ہوا کہ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا کا مقتضی ہی یہی ہے کہ ہم اپنے عقیدہ میں واحد حقیقی اللہ تعالیٰ کو مانیں اور باقی اسباب وذرائع ان کو بہانہ مانیں البتہ ناجائز طریقوں سے جو تارے چڑھاوے کئے جائیں وہ شرعاً ممنوع ہیں ان سے اجتناب لازمی ہے آگے ارشاد ہے:

وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ ﴿۵۱﴾۔

اور کسی آدمی کو تاب نہیں کہ خدا اس سے روبرو ہو کر کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردۂ عظمت کے پیچھے سے یا کسی فرشتے کو اس کے پاس بھیج دیتا ہے وہ خدا کے حکم سے جو اسے منظور ہوتا ہے پیغام خدا پہنچا دیتا ہے بے شک خدا عالی شان اور حکمت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اس امر کو ظاہر فرمایا گیا ہے کہ متحمل وحی محض بشر نہیں ہوسکتا بلکہ اس کے ساتھ جب نور نبوت عطا ہو جائے تو اس میں اس کا تحمل پیدا ہوتا ہے یعنی شان ملکی ہے کہ فرشتے کو کوئی بشر دیکھنے پر قادر نہیں۔ حتیٰ کہ صحابہ کو حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم فرشتے کو نہیں دیکھ سکتے اور اگر دیکھ بھی لو تو ان کی نورانیت تمہاری آنکھوں کی روشنی سلب کر لے گی۔ چنانچہ ایک صحابی کے ساتھ ایسا ہوا بھی کہ انہوں نے حضور ﷺ کے پاس روح الامین کو آتے ہوئے دیکھا اور صرف ان کے قدموں پر نظر پڑی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب تمہاری آنکھیں جاتی رہیں گی چنانچہ ان کی آنکھیں جاتی رہیں۔

تو جب رؤیت ملائکہ کا تحمل چشم بشر میں نہیں تو رؤیت الٰہی دنیا میں کیونکر ممکن ہے البتہ انبیا میں بھی صرف ایک ہی آنکھ پیدا فرمائی کہ جو بچشم سر جمال الٰہی کا مشاہدہ کر سکے۔ ورنہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو بھی لَنْ تَرٰىنِيْ فرما دیا گیا۔

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ الایۃ کسی بشر میں یہ تاب نہیں کہ وہ کلام الٰہی روبرو سنے تو پھر زید عمرو بکر کی تو مجال ہی نہیں۔ اب سوال وحی کا پیدا ہوتا ہے کہ وحی بھی بشر کو ہوسکتی ہے یا نہیں اس پر فرما دیا: وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا۔

استدراک کے لئے لٰكِنْ فرما کر بتایا کہ نور قرآن کے ذریعہ جس کو ہم چاہیں ہدایت فرما دیں اور نور نبوت کے ساتھ ہماری وحی بھی آتی ہے۔ چنانچہ وحی نام ہے اس خفیہ پیغام کا جو اللہ کی طرف سے بذریعہ ملک یا کسی خاص آواز کے ذریعہ نبی پر نازل ہوتی ہے اور اس کا متحمل غیر نبی نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں واضح طور پر اس کا بیان ہے کہ جب حضور ﷺ پر وحی آتی تھی تو پیشانی اقدس پر تیز سردی کے موسم میں بھی پسینا آجاتا تھا۔

صحابہ کا بیان ہے کہ ہمیں اس کا کچھ پتا نہیں چلتا تھا کہ وحی میں کیا آیا۔ جب وہ کیفیت فرو ہو جاتی تو حضور ﷺ فرماتے آج یہ حکم آیا یہ وحی ہوئی۔ وحی جتنی بھی ہیں یہ بذریعہ روح الامین یا القاء فی الروع یعنی حضور ﷺ کے قلب اقدس میں القاء ہوا ہو۔ بذریعہ رؤیا کوئی حکم ملا ہو۔ یہ مختص ہے انبیاء کرام کے لئے ہی اس کے علاوہ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ یہ وہ وحی نہیں جو انبیا پر ہو بلکہ یہ القا فی القلب ہے جس کو الہام بھی کہہ سکتے ہیں۔

اس کی تصریح علامہ آلوسی اور صاحب نسفی اور امام راغب وغیرہ نے کی۔ باقی وہ وحی انبیا پر مختص ہے جس پر وعید قرآنی ہے: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ یہ وحی مختص بہ انبیا علیہم السلام ہے۔ تو لفظ وحی اشارہ سریعہ کے معنی بھی دیتا ہے اور القاء فی الروع کے معنی میں بھی آتا ہے اور رویاء انبیا میں بھی ہوتا ہے اس میں فرق کرنا اور اس کی نوعیت کو سمجھنا نہایت ضروری ہے تو آیہ کریمہ میں جو فرمایا گیا:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ

تو یہ وحی سوائے انبیاء کرام کے کسی کو نہیں ہوسکتی اور اشارات سریعہ یا القاء والہام سے جو کچھ ہو وہ غیر نبی کو بھی ہوسکتی ہے مگر وہ ایسی وحی نہیں جس پر احکام قطعی نافذ ہوسکیں۔ اسی لئے انبیاء کی وحی میں نور نبوت مشروط کیا اور غیر نبی کے القاء والہام میں نور قرآن لازم رکھا اس لئے کہ یہ القاء والہام توسوس شیطانی کے بھی ہوتے ہیں جس سے انبیاء کرام محفوظ و مصون ہیں۔ اسی لئے ارشاد ہوا کہ نبی پر جو وحی آتی ہے وہ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ۔ ہم اپنی وحی کی حفاظت کے لئے اپنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

فرشتہ بھیجتے ہیں کہ وہ جو ہم چاہتے ہیں وہ حکم پہنچاتا ہے اس میں کسی قسم کا واہمہ اور شائبہ غلطی کا نہیں ہوسکتا۔ اور جو قرآن کے ذریعہ امم انبیا میں احکام پہنچتے ہیں وہ بذریعہ مرسلین کرام ہوتے ہیں اس کا اتباع امتیوں پر لازم ہے۔ اسی لئے بشر کے ساتھ نور قرآنی سے احکام قرآن کا پہنچانا مشروط کیا۔ اور انبیا کے لئے فرشتے کے ذریعہ یا القاء فی القلب کی شرط رکھی اور اس سے پہلے یہ امر بھی واضح کر دیا۔

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِیْمَانُ وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَی اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾۔

اور یونہی ہم نے وحی تمہیں بھیجی ایک زندگی بخشنے والی چیز (یعنی قرآن کریم) اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تو آپ کتاب جانتے تھے اور نہ احکام شرع کی تفصیل ہاں ہم نے قرآن شریف کو نور کہا جس سے ہم اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں راہ دکھاتے ہیں اور بے شک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو۔ اللہ کی راہ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے خبر دار رہو کہ سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔ آیت کریمہ نے اس صحیح عقیدے کی وضاحت کر دی جس سے ہم اہلسنت و جماعت وابستہ ہیں اور وہ یہ ہے کہ اظہار نبوت واحکام سے پہلے لوگوں کو کتاب، ایمان اور اس کی تفصیلات کا علم نہ تھا بظاہر خطاب حضور ﷺ سے ہے مراد لوگ ہیں اور اگر آپ کو ہی مراد لیا جائے تو نفی علم ذاتی کی ہوگی نہ کہ عطائی کی جس پر یہ آیت دلیل ہے یہ نفی آپ کی عظمت کی دلیل ہے کہ آپ نبی امی تھے اور ان علوم کا بیان ہی آپ کے نبی برحق ہونے کی دلیل ہے۔

مگر عطاء الٰہی کے بعد مَا عَبَرَ وَ مَا غَبَرَ کے علوم سے حضور نوازے گئے اور کائنات کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے۔ اسی لئے حضور ﷺ کو نبی امی کہا گیا یعنی رحم مادر سے پیدا ہونے کے بعد سے وفات تک کسی ایک فرد سے ایک حرف نہ سیکھا نہ کسی کے آگے زانوئے ادب تہہ کئے جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انکشاف ہوا تو تمام کائنات کے علوم حضور ﷺ پر روشن و مستظہر ہو گئے اسی بنا پر ہم اپنے عقیدۂ اہلسنّت میں علوم انبیا کو عطائی کہتے ہیں۔ ذاتی علم کسی نبی کو نہیں۔

چنانچہ حدیث بھی اس پر صادق شاہد عدل ہے جس میں ذکر ہے کہ میرے رب نے مجھ سے پوچھا اور چند سوالات فرمائے تو میں نے اپنی لاعلمی ظاہر کی پھر فرماتے ہیں: فَضَرَبَ اللّٰهُ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَكَشَفَ اللّٰهُ مَا كَانَ وَ مَا يَكُوْنُ۔ یعنی اللہ جل وعلا نے میرے دونوں شانوں کے مابین ید قدرت مارا جس کی برودت میں نے اپنے سینہ میں محسوس کی اور سب کچھ اللہ نے کھول دیا جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہوگا۔

دوسری حدیث میں فَتَجَلّٰی لِیْ كُلُّ شَیْءٍ وَ عَرَفْتُ فرمایا یعنی ہر شے مجھ پر روشن ہوگئی تو میں نے اسے پہچان لیا۔

تیسری حدیث میں فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَ اِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ۔ اللہ نے دنیا یعنی ماسوی اللہ کو میرے آگے رکھا میں اسے دیکھ رہا ہوں اور قیامت تک دیکھتا رہوں گا جیسے اس کی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

تو ثابت ہوا کہ عطاء معطی نے حضور ﷺ کو علوم اولین و آخرین سے نوازا۔ اور اس سے قبل نہ حضور ﷺ نے کسی علم کا دعویٰ فرمایا اور نہ حضور ﷺ کو کوئی علم تھا۔ وللہ الحمد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

# سورۃ زخرف

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی اس کے سات رکوع اور نواسی (۸۹) آیتیں ہیں۔

## بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع - سورۃ زخرف - پ ۲۵

حٰمٓ ﴿۱﴾
اے حامد و محمود

وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾
قسم ہے روشن کتاب کی

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾
بے شک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا تاکہ تمہیں شعور عقل ہو

وَ اِنَّهٗ فِيْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۴﴾
اور بے شک وہ لوح محفوظ میں ہمارے پاس موجود ہے بہت بلند حکمت و دانائی کی کتاب ہے

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾
کیا ہم اس وجہ سے کہ تم ہدایت قبول کرنے سے ہٹ گئے ہو تمہیں نصیحت کرنا چھوڑ دیں گے

وَ كَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾
اور بہت سے نبی تم سے پہلوں میں ہم نے بھیجے

وَ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾
اور کوئی بھی نبی نہیں آیا مگر ان کے پاس لوگ ان کا تمسخر اڑاتے رہے

فَاَهْلَكْنَاۤ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّ مَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾
تو ہم نے انہیں ہلاک کیا جو ان کافروں سے قوت میں شدید ترین تھے اور دنیا میں ان اگلے لوگوں کے افسانے چل پڑے

وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۹﴾
اور اگر آپ ان سے پوچھیں کس نے آسمان و زمین پیدا کئے تو وہ ضرور کہیں گے ان کو زبردست دانا و بینا نے پیدا فرمایا

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾
جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور بنائے تمہارے لئے اس میں راستے تاکہ تم راہ پاسکو۔ (منزل مقصود کی طرف)

وَ الَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾
اور جس نے نازل کیا آسمان سے پانی اندازے کا تو ہم نے اٹھایا اس سے مردہ آبادی کو یونہی تم قبروں سے نکالے جاؤ گے

وَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَ الْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾
اور وہ جس نے تمام جوڑے پیدا فرمائے اور تمہارے لئے کشتیوں اور چوپایوں سے سواریاں بنائیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ
اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَ تَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ
سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

تاکہ تم ان کی پیٹھ پر اچھی طرح سے بیٹھ جاؤ پھر اپنے رب کا احسان یاد کرو جب تم ان پر اچھی طرح بیٹھ جاؤ اور تم کہو پاک ہے وہ ذات جس نے مسخر کیا ہمارے لئے اس کو اور نہیں تھے ہم اس کو قابو کر سکنے والے

وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف واپس لوٹیں گے

وَ جَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

اور لوگوں نے خدا کے فرشتوں کو خدا کا جزو یعنی اولاد قرار دے رکھا ہے بے شک انسان کھلا ناشکرا ہے

## حل لغات پہلا رکوع-سورۃ زخرف-پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| حٰمٓ-اے حامد و محمود | وَ-قسم ہے | الْكِتٰبِ-کتاب | الْمُبِيْنِ-روشن کی |
| اِنَّا-بے شک ہم نے | جَعَلْنٰ-بنایا | هُ-اس کو | قُرْءٰنًا-قرآن |
| عَرَبِيًّا-عربی | لَّعَلَّكُمْ-تاکہ تم | تَعْقِلُوْنَ-سوچو سمجھو | وَ-اور |
| اِنَّهٗ-بے شک وہ | فِيْٓ-بیچ | اُمِّ-اصل | الْكِتٰبِ-کتاب کے |
| لَدَيْنَا-ہمارے پاس | لَعَلِيٌّ-بلند مرتبہ ہے | حَكِيْمٌ-حکمت والی | اَ-کیا |
| فَنَضْرِبُ-دور کردیں گے ہم | عَنْكُمُ-تم سے | الذِّكْرَ-نصیحت | صَفْحًا-اعراض کرتے ہوئے |
| اَنْ-یہ کہ | كُنْتُمْ-ہو تم | قَوْمًا-قوم | مُّسْرِفِيْنَ-حد سے بڑھنے |
| والی | وَ-اور | كَمْ-کتنے | اَرْسَلْنَا-بھیجے ہم نے |
| مِنْ نَّبِيٍّ-نبی | فِي-بیچ | الْاَوَّلِيْنَ-پہلوں کے | وَ-اور |
| مَا-نہیں | يَاْتِيْهِمْ-آیا ان کے پاس | مِّنْ نَّبِيٍّ-کوئی نبی | اِلَّا-مگر |
| كَانُوْا-تھے | بِهٖ-اس سے | يَسْتَهْزِءُوْنَ-ٹھٹھا کرتے | فَاَهْلَكْنَآ-تو ہم نے ہلاک کیا |
| اَشَدَّ-زیادہ سخت کو | مِنْهُمْ-ان سے | بَطْشًا-پکڑ میں | وَّ-اور |
| مَضٰى-گزر چکی | مَثَلُ-مثال | الْاَوَّلِيْنَ-پہلے لوگوں کی | وَ-اور |
| لَئِنْ-اگر | سَاَلْتَهُمْ-تو ان سے پوچھے | مَّنْ-کس نے | خَلَقَ-پیدا کئے |
| السَّمٰوٰتِ-آسمان | وَ-اور | الْاَرْضَ-زمین | لَيَقُوْلُنَّ-تو ضرور کہیں گے |
| خَلَقَهُنَّ-پیدا کیا ان کو | الْعَزِيْزُ-غالب | الْعَلِيْمُ-جاننے والے نے | الَّذِيْ-وہ جس نے |
| جَعَلَ-بنایا | لَكُمُ-تمہارے لئے | الْاَرْضَ-زمین کو | مَهْدًا-بچھونا |
| وَّ-اور | جَعَلَ-بنائے | لَكُمْ-تمہارے لئے | فِيْهَا-اس میں |
| سُبُلًا-راستے | لَّعَلَّكُمْ-تاکہ تم | تَهْتَدُوْنَ-راہ پاؤ | وَ-اور |
| الَّذِيْ-وہ جس نے | نَزَّلَ-اتارا | مِنَ السَّمَآءِ-آسمان سے | مَآءً-پانی |

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| بِقَدَرٍ۔ اندازے سے | فَاَنْشَرْنَا۔ تو اٹھائے ہم نے | بِهٖ۔ اس کے ساتھ | بَلْدَةً۔ شہر |
| مَّيْتًا۔ مردہ | كَذٰلِكَ۔ اسی طرح | تُخْرَجُوْنَ۔ نکالے جاؤ گے تم | |
| وَ۔ اور | الَّذِيْ۔ وہ جس نے | خَلَقَ۔ پیدا کئے | الْاَزْوَاجَ۔ جوڑے |
| كُلَّهَا۔ سارے | وَ۔ اور | جَعَلَ۔ بنائیں | لَكُمْ۔ تمہارے لئے |
| مِّنَ الْفُلْكِ۔ کشتیاں | وَ۔ اور | الْاَنْعَامِ۔ چوپائے | مَا۔ جن پر |
| تَرْكَبُوْنَ۔ تم سوار ہوتے ہو | لِتَسْتَوٗا۔ تاکہ بیٹھو تم | عَلٰى۔ اوپر | ظُهُوْرِهٖ۔ ان کی پیٹھوں کے |
| ثُمَّ۔ پھر | تَذْكُرُوْا۔ یاد کرو | نِعْمَةَ۔ نعمت | رَبِّكُمْ۔ اپنے رب کی |
| اِذَا۔ جب | اسْتَوَيْتُمْ۔ تم برابر ہو جاؤ | عَلَيْهِ۔ اس پر | وَ۔ اور |
| تَقُوْلُوْا۔ کہو | سُبْحٰنَ۔ پاک ہے | الَّذِيْ۔ وہ جس نے | سَخَّرَ۔ تابع کیا |
| لَنَا۔ ہمارے لئے | هٰذَا۔ اس کو | وَ۔ اور | مَا۔ نہیں |
| كُنَّا۔ تھے ہم | لَهٗ۔ اس کے | مُقْرِنِيْنَ۔ قریب جانے والے | |
| وَ۔ اور | اِنَّآ۔ بے شک ہم | اِلٰى۔ طرف | رَبِّنَا۔ اپنے رب کی |
| لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ لوٹنے والے ہیں | | وَ۔ اور | جَعَلُوْا۔ بنائے انہوں نے |
| لَهٗ۔ اس کے لئے | مِنْ عِبَادِهٖ۔ اس کے بندوں سے | | جُزْءًا۔ جز |
| اِنَّ۔ بے شک | الْاِنْسَانَ۔ انسان | لَكَفُوْرٌ۔ ناشکرا ہے | مُّبِيْنٌ۔ کھلا ہوا |

## حل لغات نادرہ

اُمِّ الْكِتٰبِ۔ اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔

اَفَنَضْرِبُ۔ محاورہ عربی میں نَتْرُكُ کے معنی میں آتا ہے۔

صَفْحًا۔ صفح کہتے ہیں انحراف کو یعنی تمہارے اعراض وانحراف کی وجہ سے۔

بَطْشًا۔ قوت اور گرفت کے معنی میں آتا ہے۔

لِتَسْتَوٗا۔ بمعنی استواء یعنی چڑھ جانا۔

## مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع۔ سورۃ زخرف۔ پ ۲۵

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾۔ اے حامد ومحمود قسم ہے روشن کتاب کی۔

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۴﴾۔

ہم نے اسے عربی قرآن اتارا تاکہ تم عقل پکڑو اور بے شک وہ لوح محفوظ میں ہمارے پاس بلند اور حکمت والی ہے۔

علامہ نسفی ام الکتاب پر فرماتے ہیں: وَاِنَّ الْقُرْاٰنَ مُثْبَتٌ عِنْدَ اللّٰهِ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ کہ قرآن لوح محفوظ میں محفوظ ہے۔ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں: اَيْ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ عَلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ جَمْعٌ فَاِنَّهٗ اُمُّ الْكُتُبِ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

السَّمَاوِيَّةِ اَیْ اَصْلُهَا لِاَنَّ كُلَّهَا مَنْقُوْلَةٌ مِّنْهُ اسی سے جملہ کتب منزلہ منقول ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝۵۔

کیا ترک کر دیں ہم تم سے نصیحت تمہارے انحراف کی وجہ سے کہ تم حد سے زیادہ بڑھ جانے والے ہو۔

نَضْرِبُ عربی میں نَتْرُكُ کے معنی بھی دیتا ہے۔ آیۂ کریمہ کے مفہوم سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قوم مسرف ہو یا مجرم سب کو دعوت الی الحق ضرور دے دی جائے گی قبول کریں گے تو راہ پائیں گے اور انحراف کریں گے تو مستحق عذاب ہوں گے۔ اسی لئے یہاں استفہام انکاری کے لئے فرمایا اَفَنَضْرِبُ کیا چھوڑ دیں ہم یعنی نہیں چھوڑیں گے۔

صَفْحًا۔ یہ بھی عربی میں انحراف کے معنی دیتا ہے اور صفح کو صفح اس لئے عربی میں کہتے ہیں کہ وہ ایک پہلو سے دوسرے پہلو بدلا جاتا ہے آگے ارشاد ہے:

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝۶ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۷ فَاَهْلَكْنَاۤ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸۔

اور ہم نے کتنے ہی غیب بتانے والے (نبی) اگلوں میں بھیجے اور ان کے پاس جو بھی غیب بتانے والا آیا (نبی) مگر وہ اس کا استہزاء کرتے رہے تو ہم نے ان کو ہلاک کیا جو ان سے (مکہ والوں سے) بھی زیادہ سخت تھے قوت میں اور ان کے افسانے پہلوں میں رہ گئے۔

آیۂ کریمہ میں مکہ والوں کو عبرت دلانے کے لئے فرمایا گیا کہ تم سے پہلے بھی ہم نے بہت سے نبی بھیجے۔ یہاں ترجمہ میں غیب بتانے والا جو بڑھایا گیا وہ اس لئے کہ نبی ماخوذ ہے "نباء" سے اور نبا کہتے ہیں خبر کو اور نبی کہتے ہیں خبر دینے والے کو اور خبر وہی دی جاتی ہے جو انسان کے علم و ادراک سے بالا ہو اور اسی کو غیب کہتے ہیں بناء بریں ترجمہ میں غیبی خبر دینے والا جو کیا گیا وہ صحیح ہے۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جو نبی آئے وہ غیبی خبریں دیتے آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام غیوب کی خبروں پر حاوی تھے اسی بنا پر ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے غیب کلی مانتے ہیں اور دوسرے انبیاء کے لئے جزئی تو ارشاد ہوا جو غیبی خبر دیتا ہوا آیا رسول تو اس کا استہزا پہلی قوموں نے بھی کیا اور یہ مکہ والے بھی کر رہے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہم نے استہزا کے بدلہ میں انہیں ہلاک کر دیا باوجود یکہ ان مکہ والوں سے وہ قوت میں بہت زیادہ تھے تو ان کا ہلاک کر دینا ہمارے لئے کیا دشوار ہے مگر چونکہ نبی آخر الزمان کو وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کا طرۂ امتیاز عطا ہوا اس بنا پر یہ ہلاکت عامہ سے محفوظ و مصون ہیں ان کی ہلاکت ایک وقت کے اوپر موخر ہے آگے اشاد ہے:

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝۹ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰۔

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو تو ضرور کہیں گے بنایا انہیں غالب اور علم والے نے وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لیے اس میں راستے بنا ڈالے تا کہ تم (منزل مقصود کو) راہ پا سکو۔

لفظ سبل پر علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں: اَیْ طُرُقًا تَسْلُكُوْنَهَا فِیْ اَسْفَارِكُمْ لِكَیْ تَهْتَدُوْا بِسُلُوْكِهَا اِلٰی مَقَاصِدِكُمْ وَلِتَتَفَكَّرُوْا فِيْهَا اِلَی التَّوْحِيْدِ الَّذِیْ هُوَ الْمَقْصَدُ الْاَصْلِیُّ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک معنی یہ ہیں کہ سفروں میں راستے معلوم کرسکو اور مقصد اصلی اس میں تفکر و تدبر ہے ایصال الی المطلوب کے لئے کیونکہ مقصود و مطلوب وہی ہے اگر زمین فقط چٹیل میدان ہوتی اور اس میں راستے نہ ہوتے تو سفر کرنے والوں کو ایصال الی المطلوب میں دقتیں ہوتیں۔

اسی طرح شریعت مطہرہ کے راستے اور طریقے نہ ہوتے تو واصل الی اللہ ہونے میں بہک جانے کا خطرہ تھا اس لئے فرمایا وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا اسی طرح اگر مسافروں کے لیے کوز مین میں سڑکیں اور راہیں نہ ہوتیں تو منزل پر پہنچنا نہیں بھی دشوار ہوتا اس لیے دونوں معنی کے اعتبار سے لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ فرمایا گیا جس سے واضح ہے کہ شریعت مطہرہ کی راہیں چل کر ہدایت حاصل ہوگی اور زمین کی راہیں چل کر ایک منزل سے دوسری منزل آسان ہو جائے گی اور یہ دونوں انعام الٰہی ہیں۔ اس سے یہ امر بھی واضح ہوگیا کہ فطرتاً کافر مشرک جاحد اور جاہل سب کی عقل راہنمائی کرتی ہے کہ ان کا ایک خالق ہے بتوں کو پوجتے ہوئے بھی خالق کل اور مالک کل ایک عزیز و علیم کو جانتے ہیں اسی کو ارباب عقائد ایمان عقلی کہتے ہیں جو بلا تبلیغ مبلغ ہر ایک مانتا ہے آگے ارشاد ہے:

وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾۔

اور وہ جس نے آسمان سے پانی اتارا اندازے کا تو ہم نے اس سے مردہ بستی کو زندہ فرما دیا ایسے ہی تم بھی قبروں سے نکالے جاؤ گے۔

آیہ کریمہ میں دلیل عقلی سے مردوں کو زندہ کرنا اور نشر من القبور کو ثابت کرنا ظاہر ہے کہ زمین کا سبزہ جب خشک ہو جاتا ہے تو وہ مٹی میں مل جاتا ہے پھر جب بارش ہوتی ہے اسی مٹی سے اس کی کونپلیں نکل کر زمین کو سرسبز و شاداب کر دیتی ہیں یہ اس امر کی دلیل ہے کہ خاک میں مل جانے کے بعد پھر دوبارہ قدرت الٰہیہ اس کو اپنی اصلی صورت میں ایسے ہی لانے پر قادر ہے جیسے گھاس خشک ہو کر مٹی میں مل جائے پھر سرسبز و شاداب ہو۔ انسان کے متعلق مشرکین کو یہی اعتراض تھا کہ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ۔ جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے پھر دوبارہ لوٹ کر کیسے زندہ ہو سکتے ہیں۔ اس میں استبعاد عقلی ہے تو اس پر مثال گھاس کے خشک ہونے اور مٹی میں مل کر بارش کی نمی سے سرسبز و شاداب ہونے کی دی۔ اور فرمایا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ۔ جیسے وہ خاک میں مل کر گھاس پھر سرسبز و شاداب ہوتی اور اپنی شاخیں نکالتی ہے ایسے ہی تم قبر میں جا کر اگرچہ مٹی ہو جاؤ گے مگر تم بھی نکالے جاؤ گے اس پر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

يَلُوْحُ الْخَطُّ فِي الْقِرْطَاسِ دَهْرًا وَ كَاتِبُهٗ رَمِيْمٌ التُّرَابِ

لکھنے والے کا قلم اپنے حروف سے ایک عرصہ تک زندہ رہتا ہے حالانکہ وہ لکھنے والا مٹی میں مل چکا ہوتا ہے آگے ارشاد ہے:

وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾۔

اور وہ ذات جس نے ہر قسم کے جوڑے بنائے اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو کہ تم ان کی پیٹھ پر اچھی طرح اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر جب اطمینان سے ان پر بیٹھ جاؤ تو اپنے پروردگار کا احسان یاد کرو اور اس کا

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

شکر ادا کرو کہ پاک ہے وہ ذات جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا ہے اور ہم تو ایسے طاقتور نہ تھے کہ ان کو قابو میں کر لیتے اور بے شک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور لوگوں نے خدا کے بندوں میں سے اس کا لخت جگر یعنی اولاد قرار دے رکھا ہے کچھ شک نہیں کہ انسان کھلم کھلا بڑا ہی ناشکرا ہے۔

آیت کریمہ میں اپنی ذات کے تعارف کے لئے دوسری شان قدرت دکھائی کہ ہم نے جو کچھ پیدا فرمایا سب کو جوڑے کی شکل میں بنایا یہاں تک کہ چوپائے اور انسان سے لے کر درختوں میں پتھروں میں نر مادہ پیدا کئے اور چوپایوں کا ذکر فرماتے ہوئے کشتی کا ذکر کر کے ظاہر فرمایا کہ تم زمین پر چوپایوں کے ذریعہ عام اس سے کہ وہ گدھا ہو یا گھوڑا، خچر ہو یا بیل، موٹر کار ہو یا لاری یہ سب چوپائے کے ذریعہ چلتی ہیں اور کشتی کا تذکرہ یوں فرمایا کہ انعام کے ذریعہ دریا میں عبور نہیں ہوتا اس لئے فرمایا کہ دریا کا عبور کشتی آگبوٹ جہاز کے ذریعہ ہوتا ہے اسی لئے اسے بھی ہم نے تمہارے لئے بنایا۔ تو دونوں سواریوں کا اظہار اپنی شیون قدرت کے ذریعے کیا۔ یہ سب چیزیں اگر چہ انسان ہی کے ہاتھ سے نشوونما پاتی رہتی ہیں مگر ید قدرت اس میں ضرور کارفرما ہے انسان کے دماغ میں ایک حصہ ہے جس میں ید قدرت ہر ایجاد کا نقشہ بناتا ہے اور اسے حس مشترک میں اتار کر انسان اس سے اس چیز کی ایجاد مکمل کرتا ہے۔ مثلاً

اس نے ارادہ کیا کہ میں ہوا پر ایسی موٹر کار کو اڑاؤں تو اس کے اڑنے کے تمام ذرائع جوف دماغ میں آئے اور حس مشترک نے اس کے پرزے بنائے اس نے ان پرزوں کی نقل کی اور ایروپلین بنا لیا۔ اور زمین سے فضاء ہوائیہ میں اڑ کر یہاں سے وہاں پہنچ گیا۔

تو جب تک ید قدرت اس کے جوف دماغ میں اس کا نقشہ نہ دیتا اور وہ اس کے اجزاء کا تمام نقشہ نہ کھینچ لیتا یہ لوہا، تانبا، پیتل، لکڑی کسی بھی کام نہیں آسکتے تھے۔ لکڑی بنائی تو ید قدرت نے، لوہا بنایا تو قدرت نے، اس کو اشکال متعددہ میں متشکل کرنے کے لئے انسان کے دماغ میں ایک حصہ رکھا۔ جس سے اس نے پرزوں کی شکلیں ڈھالیں اور ایک مشین بنا ڈالی۔

تو معلوم ہوا کہ اصل ایجاد کی ید قدرت پیش کرتا ہے اور اسے باشکال متعددہ مرتب کرنا اور جوڑنا یہ انسان کی عقلی راہنمائی پر ہے تو اصل ایجاد کی اسی کی طرف گئی جس نے فرمایا: وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا۔ اسی بنا پر ہمارا عقیدہ ہے کہ ہر شے کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔

اس کی تخلیقی شانیں اس کے بندوں کے ہاتھ سے اسی کی عطا کردہ عقل کے ذریعہ انسان بناتا ہے اس کے بعد ہمیں ادب و آداب کے اصول بتائے اور فرمایا کہ کسی چیز کو تم بنا کر سدھا کر مسخر کر کے کتنے ہی اس سے کام لو مگر ہمارا شکر نعمت ضرور ادا کرو۔

چنانچہ سواری پر سوار ہونے کے بعد عام اس سے کہ وہ حیوانی ہو یا جمادی یعنی ریل موٹر وغیرہ ان پر جب بھی سواری کرو۔ تو یہ کہو:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾۔

پاک ہے وہ ذات جس نے اس حیوان کو یا اس جماد محض کو ہمارے لئے مسخر فرمایا ہے اور ہم اس پر قادر نہ تھے اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

تا کہ کوئی موجد اپنی ایجاد پر تکبر نہ کر سکے۔ غرور ونخوت کا شکار نہ ہو اور یہ پڑھنے والا جب یہ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت وصیانت میں رہ کر اپنی منزل حاصل کر سکے۔ چنانچہ اس آیت کریمہ کو علامہ دیربی نے اپنے اعمال کے مجموعہ میں کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کہ سواری پر بیٹھ کر جو اسے پڑھ لے وہ اس کے ہر خطرہ سے مامون ومصون رہے گا۔ آگے ارشاد ہے۔ کہ ہمارے بندوں میں ایسے سرکش بھی ہیں جنہوں نے ہمارے جز وفرض کئے اور ان کو ہمارا شریک بنایا چنانچہ اس کا یہ ترجمہ ہے **وَجَعَلُوْا لَهٗ** الخ اور کیا انہوں نے اللہ کے لئے اس کے بندوں سے جز و بے شک انسان کھلا ناشکرا ہے۔

جیسا کہ پاربتی، بھیروں اور شیاطین کے بہت سے افراد جن کو مشرکین متصرف مانتے ہیں اور قوت الٰہیہ کے مقابلہ میں ان کی قوت کو بھی مستقل سمجھتے ہیں اور یہ مرض بڑھتے بڑھتے مسلمانوں میں بھی پھیل گیا ہے۔ یہ بھی ٹونا ٹوٹکا اتارا چڑھاوا جادو موٹھ وغیرہ کے اتنے قائل ہو چکے ہیں کہ آج اللہ تعالیٰ کے تصرفات اور قدرت کاملہ کے مقابلہ میں اپنی غرض کے دیوانے کلیجی گوشت وغیرہ پر سندور وغیرہ لگا کر دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ یہ سب مشرکین کے افعال اور توہمات عاطلہ باطلہ کاسدہ فاسدہ ہیں۔ جن پر عقیدہ کرنے سے ایمان میں نقصان کا خطرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور اس قسم کی جہالتوں سے مسلمانوں کو بچائے۔

## بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع - سورۃ زخرف - پ ۲۵

| | |
|---|---|
| اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ | کیا خداوند کریم نے اپنی مخلوقات میں آپ تو بیٹیاں لیں اور تم لوگوں کو بیٹے دے کر نوازا |
| وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ | جب ان لوگوں میں سے کسی کو بشارت دی جائے اس کی جو رحمٰن کے لئے مانتے ہیں تو دن بھر اس کا منہ کالا رہے اور غم کھایا کرے |
| اَوَ مَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَ هُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ | وہ جو گہنے میں نشوونما پائے اور جھگڑے کے وقت صاف بات نہ کر سکے |
| وَ جَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ | اور کیا ان فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں کیا ان کے بناتے وقت وہ موجود تھے عنقریب لکھ لی جائے گی ان کی گواہی اور ان سے پوچھا جائے گا |
| وَ قَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ | اور وہ بولے اگر رحمٰن چاہتا تو ہم انہیں نہ پوجتے انہیں اس کی حقیقت کچھ معلوم نہیں یونہی اٹکلیں دوڑاتے ہیں |
| اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ | کیا اس سے قبل ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس سے استدلال کرتے ہیں |
| بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ | بلکہ وہ کہیں گے کہ ہم نے پایا اپنے باپ کو ایک دین پر اور ہم ان کے قدم بقدم ہدایت پر چل رہے ہیں |
| وَ كَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا | اور ایسے ہی آپ سے پہلے جب کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا مگر وہاں کے مالداروں نے یہی کہا کہ ہم |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾

نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور ہم ان کے قدم بقدم ہدایت پر ہیں

قٰلَ اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾

نبی نے فرمایا کیا جب بھی لایا میں تمہارے پاس زیادہ ہدایت والی چیز اس سے جس پر کہ تم نے اپنے باپ دادا کو پایا کافر بولے جو کچھ آپ دے کر بھیجے گئے ہیں ہم اس کا انکار کرتے ہیں

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾

تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو دیکھئے کیا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا

## حل لغات دوسرا رکوع-سورۃ زخرف-پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَمِ-کیا | اتَّخَذَ-لے لیں | مِمَّا-اس سے جو | يَخْلُقُ-پیدا کرتا ہے |
| بَنٰتٍ-بیٹیاں | وَّ-اور | اَصْفٰكُمْ-نوازا تم کو | بِالْبَنِيْنَ-بیٹوں سے |
| وَ-اور | اِذَا-جب | بُشِّرَ-خبر دیا جاتا ہے | اَحَدُهُمْ-ایک ان کا |
| بِمَا-اس کی جو | ضَرَبَ-بیان کرتا ہے | لِلرَّحْمٰنِ-اللہ کے لئے | مَثَلًا-مثال |
| ظَلَّ-تو ہو جاتا ہے | وَجْهُهٗ-اس کا منہ | مُسْوَدًّا-کالا | وَّ-اور |
| هُوَ-وہ ہوتا ہے | كَظِيْمٌ-غم کا بھرا ہوا | اَوَ-کیا | مَنْ-جو |
| يُّنَشَّؤُا-پرورش پائے | فِي-بیچ | الْحِلْيَةِ-زیور کے | وَ-اور |
| هُوَ-وہ | فِي-بیچ | الْخِصَامِ-لڑائی کے | غَيْرُ-نہیں |
| مُبِيْنٍ-بات کرنے والا | وَ-اور | جَعَلُوا-بنایا انہوں نے | الْمَلٰٓئِكَةَ-فرشتوں کو |
| الَّذِيْنَ-جو کہ | هُمْ-وہ | عِبٰدُ-بندے ہیں | الرَّحْمٰنِ-رحمن کے |
| اِنَاثًا-عورتیں | اَ-کیا | شَهِدُوْا-حاضر تھے وہ | خَلْقَهُمْ-ان کی پیدائش پر |
| سَتُكْتَبُ-جلدی لکھی جائے گی | | شَهَادَتُهُمْ-ان کی گواہی | وَ-اور |
| يُسْئَلُوْنَ-وہ پوچھے جائیں گے | وَ-اور | قَالُوْا-بولے | لَوْ-اگر |
| شَآءَ-چاہتا | الرَّحْمٰنُ-اللہ | مَا-تو نہ | عَبَدْنٰهُمْ-عبادت کرتے ہم |
| ان کی | مَا-نہیں | لَهُمْ-ان کو | بِذٰلِكَ-اس کا |
| مِنْ عِلْمٍ-کوئی علم | اِنْ-نہیں | هُمْ-وہ | اِلَّا-مگر |
| يَخْرُصُوْنَ-اٹکل کرتے ہیں | اَمْ-کیا | اٰتَيْنٰا-دی ہم نے | هُمْ-ان کو |
| كِتٰبًا-کتاب | مِّنْ قَبْلِهٖ-اس سے پہلے | فَهُمْ-کہ وہ | بِهٖ-اس سے |
| مُسْتَمْسِكُوْنَ-سند لیتے ہیں | | بَلْ-بلکہ | قَالُوْۤا-بولے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِنَّا۔ بے شک ہم نے | وَجَدْنَآ۔ پایا | اٰبَآءَنَا۔ اپنے باپ دادا کو | عَلٰٓی۔ اوپر |
| اُمَّةٍ۔ ایک دین کے | وَّ۔ اور | اِنَّا۔ ہم | عَلٰٓی۔ اوپر |
| اٰثٰرِ۔ قدموں | هِمْ۔ ان کے کے | مُّهْتَدُوْنَ۔ راہ پانے والے ہیں | |
| وَ۔ اور | كَذٰلِكَ۔ اسی طرح | مَآ۔ نہیں | اَرْسَلْنَا۔ بھیجا ہم نے |
| مِنْ قَبْلِكَ۔ آپ سے پہلے | فِیْ۔ بیچ | قَرْيَةٍ۔ کسی بستی کے | مِّنْ نَّذِيْرٍ۔ کوئی ڈرانے والا |
| اِلَّا۔ مگر | قَالَ۔ کہا | مُتْرَفُوْهَآ۔ اس کے دولت مندوں نے | |
| اِنَّا۔ ہم نے | وَجَدْنَآ۔ پایا | اٰبَآءَنَا۔ اپنے باپوں کو | عَلٰٓی۔ اوپر |
| اُمَّةٍ۔ ایک دین کے | وَّ۔ اور | اِنَّا۔ بے شک ہم | عَلٰٓی۔ اوپر |
| اٰثٰرِهِمْ۔ ان کے قدموں کے | مُّقْتَدُوْنَ۔ پیروی کرنے والے ہیں | | قٰلَ۔ کہا |
| اَوَ۔ کیا | لَوْ۔ اگر | جِئْتُكُمْ۔ لاؤں میں تمہارے پاس | |
| بِاَهْدٰی۔ زیادہ اچھا | مِمَّا۔ اس سے جو | وَجَدْتُّمْ۔ پایا تم نے | عَلَيْهِ۔ اس پر |
| اٰبَآءَ۔ باپ دادا | كُمْ۔ اپنے کو | قَالُوْٓا۔ بولے | اِنَّا۔ بے شک ہم |
| بِمَآ۔ ساتھ اس کے جو | اُرْسِلْتُمْ۔ بھیجے گئے ہو تم | بِهٖ۔ اس کے | كٰفِرُوْنَ۔ منکر ہیں |
| فَانْتَقَمْنَا۔ تو بدلہ لیا ہم نے | مِنْهُمْ۔ ان سے | فَانْظُرْ۔ تو دیکھ | كَيْفَ۔ کیسا ہوا |
| كَانَ۔ ہوا | عَاقِبَةُ۔ انجام | الْمُكَذِّبِيْنَ۔ جھٹلانے والوں کا | |

## حل لغات نادرہ

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْيَةِ۔ يُنَشَّؤُا يُرَبّٰی کے معنی میں ہے۔ (پرورش)

حِلْيَةٌ۔ زینت کو کہتے ہیں وَالْمَعْنٰی اَوْ جَعَلُوْا مِنْ شَاْنِهٖ اَنْ يُّرَبّٰی فِی الزِّيْنَةِ۔

فِی الْخِصَامِ۔ خصام جھگڑا کرنے کو کہتے ہیں جن سے آدمی عادۃً خالی نہیں ہوتا۔

اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ۔ خرص سے ماخوذ ہے جس کے معنی درخت کے پھلوں کے اندازہ کرنے کے ہیں یہاں مطلقاً اندازہ اور اٹکلیں دوڑانے کے معنی مراد ہیں۔

مُتْرَفُوْهَآ۔ اَیْ مُتَنَعِّمُوْهَا یعنی مالدار لوگ (نسفی)

اُمَّةٍ۔ دین وطریقہ جس کی طرف قصد کیا جائے کیونکہ اس کے اصلی معنی قصد کرنے کے ہیں۔

## مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع۔ سورۃ زخرف۔ پ ۲۵

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾۔

کیا لیا اللہ نے اس میں سے جسے پیدا کیا لڑکیاں اور تمہیں نواز الڑکوں سے۔

آیت کریمہ میں مشرکین کی حماقت و جہالت ظاہر فرمائی گئی اسی لئے کہ یہ اولاد نرینہ کو افضل و بہتر مانتے تھے اور انثی کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

منحوس تصور کرتے تھے حتیٰ کہ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کے بھی عادی تھے۔اس لئے وہ لڑکی کے ہونے پر بدشگونی لیتے تھے اوران کو یہ عار ہوتی تھی کہ ان کا کوئی داماد ہو تو جو چیز ان کے نزدیک موجب عار تھی وہ اللہ تعالیٰ کے لئے منسوب تھی اور ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیا۔حالانکہ وہ بیٹا اور بیٹی دونوں سے مبرا اور منزہ ہے۔تو اسی کو بطور استفہام انکاری فرمایا کہ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے لڑکیاں اپنے لئے مخصوص کیں جو تمہارے خیال وگمان میں قبیح ہیں۔

وَّ اَصْفٰىكُمْ فرما کر ارشاد ہوا کہ تم اپنی صفت بلند کرنا چاہتے ہو کہ لڑکوں کے باپ بنو حالانکہ یہ تمہاری جہالت خالص ہے لڑکی ہو یا لڑکا یہ سب ہماری مخلوق ہیں اور اولاد چونکہ جزو اب ہے اور ہم کسی کے باپ نہیں ہو سکتے اس لئے کہ ہمارا جز و محال ہے۔بناء بریں ہمارے لئے لڑکی اور لڑکا دونوں نہیں مگر تم نے ہماری طرف منتسب بھی کیا تو اس مخلوق کو جسے تم اپنے وہم باطل میں قبیح سمجھتے ہو اور خوف شماتت سے اسے زندہ درگور کر دیتے ہو تو استفہام انکاری فرماتے ہوئے ارشاد ہوا کہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ ہمارے متعلق تمہارا گمان ہے آگے ارشاد ہے:

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾۔

اور جب ان میں سے کسی کو خبر دی جائے اس چیز کے لئے جس کا وہ وصف رحمن کے لئے ظاہر کر چکا ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا ہو کر غمگین نظر آنے لگتا ہے۔

زمانہ جہالت میں مشرکین مکہ کا یہ طریقہ تھا کہ اگر ان کے ہاں لڑکی ہو جاتی تو یہ اس کا گلا گھونٹ کر یا زندہ کو ہنڈیا میں بند کر کے گاڑ آتے تھے چنانچہ ایک واقعہ بھی اس کا ہے کہ ایک شخص تجارت کے لئے اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑ کر جا رہا تھا تو وصیت کر گیا تھا کہ میرے بعد اگر لڑکا ہو تو اسے حفاظت سے پرورش کرنا اور اگر لڑکی ہو تو میرے آنے کا انتظار کئے بغیر اس کو زمین میں دفنا دینا۔

اس کے جانے کے بعد بجائے لڑکا ہونے کے لڑکی ہوئی ماں کو اس کا مارنا گوارا نہ ہوا اس نے ہمسائے کو دے دی وہ پرورش پاتی رہی۔دو تین سال کے بعد یہ سفر سے واپس آیا معلوم کیا کہ حمل کیا ہوا؟ بتایا گیا کہ لڑکی ہوئی تھی اسے مار کر دفنا دیا گیا ہے یہ سن کر وہ خوش ہوا اتنے میں کھانے پر بیٹھا کہ وہ لڑکی کھیلتی ہوئی آگئی۔اس نے دریافت کیا کہ یہ کس کی لڑکی ہے؟ بتایا گیا کہ یہ ہمسائے کی ہے۔خون کا جوش لازمی اثر کرتا ہے اس نے اسے پیار کیا اور اپنے ساتھ کھانے پر بٹھا لیا۔چند روز وہ آتی رہی ماں کو یہ غلط فہمی ہوگئی کہ اب اسے محبت ہو چکی ہے اب واقعہ اصلی کیوں نہ ظاہر کر دوں چنانچہ ایک روز اس نے کہہ دیا کہ یہ لڑکی تمہاری ہے میں نے اسے مارنے کی بجائے ہمسایہ کو دے دی تھی۔بس یہ سنتے ہی تیور بدل گئے اور اسے کندھا پر اٹھا کر جنگل میں لے گیا گڑھا کھود کر اس میں اتارا اور اس کے اوپر اتنی مٹی ڈالی کہ اس کی آواز آنی بند ہوگئی۔پھر گھر میں آیا اور کھانا کھایا یہ واقعہ جب حضور ﷺ کے سامنے انہوں نے بیان کیا تو حضور ﷺ کی چشم مبارک سے آنسو نکل پڑے۔

یہ کیفیت تھی ان کی جہالت کی اور پھر جس کے متعلق جن کے یہ اوہام باطلہ تھے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا یہ ان کی جہالت تھی اس کو فرمایا گیا کہ تمہارا تو یہ حال ہے کہ اگر تمہیں اس کی خبر مل جائے کہ تمہارے لڑکی ہوئی ہے تو خوف شماتت سے تمہارا منہ کالا اور غم آلودہ ہو جائے اور اسی انتساب کو ہماری ذات کے ساتھ منتسب کرتے ہو باآنکہ ہمیں رحمن مانتے ہو یہ تمہاری حماقت ہے۔پھر آگے ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MAKTAB-AZ-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝۱۸ ۔

اور وہ جو گہنے میں نشوونما پائے اور جھگڑتے وقت صاف بات نہ کر سکے۔

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ۝۱۹ ۔

اور کیا انہوں نے ان فرشتوں کو جو رحمن کے بندے ہیں، عورتیں۔ کیا ان کے بناتے وقت وہ موجود تھے؟ عنقریب ان کی گواہی لکھ لی جائے گی اور ان سے جواب طلب کیا جائے گا۔

آیۂ کریمہ میں چند امور ظاہر فرمائے پہلا یہ کہ جس کی زیب وزینت کا مدار زیورات پر ہو وہ مرد کے مقابل نہیں آسکتا۔ اس لئے زیور مرد کے لئے ناروا اور عورت کے لئے موجب زینت ہے۔

دوسرے ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عورت جب گفتگو کرنے پر آئے تو بسا اوقات اس کا طرز تکلم اس پر الزام عائد کر دیتا ہے اور وہ اپنے خلاف خود ہی بول پڑتی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ناقص العقل ہے اور ناقص الدین۔ عقل کا نقص تو یہ ہے کہ اس کی گفتگو پر قرآن کریم فرماتا ہے کہ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ اپنے دعویٰ کی دلیل بالوضاحت وہ پیش نہیں کر سکتی۔

اور ناقص الدین بایں معنی کہ اس کا کوئی مہینا عبادات الٰہی کے لئے پورا نہیں آتا بلکہ ایام حیض ونفاس میں وہ عبادت سے محروم رہتی ہے۔ حج کے لئے بغیر محرم کے تنہا نہیں جاسکتی اپنے خاوند کی کمائی میں سے بلا اجازت شوہر کچھ نہیں دے سکتی۔ صدقہ وخیرات بھی باجازت خاوند کر سکتی ہے۔ تو خلاصہ یہ نکلا کہ کفار مکہ نے ملائکہ کی طرف لڑکی ہونے کا الزام دے کر کفر پر دوسرا کفر کیا پہلے تو وہ شرک کی وجہ میں بے ایمان تھے دوسرے ملائکہ کی طرف مؤنث ہونے کا الزام دے کر کافر ہوئے۔ تیسرے وہ مخلوق جو نوری اور اس قسم کی باتوں سے منزہ تھی اس کو بیٹی ہونے کا انتساب کیا۔ اور ظاہر ہے کہ ملائکہ کو لڑکی یا لڑکا بیٹی یا بیٹا کہنا محض بے دلیل ہے اس پر ان کے پاس کوئی دلیل عقلی نہیں ہے اسی لئے فرمایا کہ جب تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں تو تم کم از کم ان کی پیدائش کے وقت موجود ہونے کا دعویٰ کرو اور جب یہ بھی نہیں تو تمہارے ان تینوں جرموں پر تم سے جواب طلبی کی جائے گی اور تم ماخوذ کئے جاؤ گے۔ آگے ارشاد ہے:

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝۲۰ ۔

اور اگر رحمن چاہتا تو ہم ملائکہ کو نہ چاہتے۔ انہیں اس کی حقیقت کچھ معلوم نہیں وہ تو اندازے سے اٹکل دوڑا رہے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار سے سوال کیا تھا کہ تم ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں کیسے کہتے ہو؟ اس پر تمہارے پاس کیا دلیل ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو یہی کہتے سنا اور ہم انہیں سچا مانتے ہیں تو اس پر ارشاد ہوا کہ یہ جو تم کہہ رہے ہو یہ تمہارا بیان لکھ لیا جائے گا اور اس پر تم سے جواب طلبی کی جائے گی۔ تو انہوں نے کہا: لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ۔ اگر رحمان چاہتا اور ملائکہ کی پرستش کو برا جانتا تو ہم پر عذاب نازل کرتا۔ جب عذاب کا نزول نہ ہوا تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ اس کی مشیت کا یہی تقاضا ہے یہ انہوں نے ایسی بیہودہ اور باطل بات کہی جس سے یہ لازم آتا ہے کہ دنیا میں ہونے والے تمام جرائم سے خداوند کریم راضی ہے اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے کہ کفار رضاء الٰہی کے جاننے والے کب ہوئے وہ خلاف واقعہ جھوٹ بکتے ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَمۡ اٰتَیۡنٰهُمۡ کِتٰبًا مِّنۡ قَبۡلِهٖ فَهُمۡ بِهٖ مُسۡتَمۡسِکُوۡنَ ﴿۲۱﴾۔

یا اس سے قبل ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے جس سے وہ استدلال کرتے ہوئے کاربند ہیں۔

آیت کریمہ میں واضح طور پر فرمایا گیا کہ کفار مکہ پر ہم نے کوئی ایسی کتاب نازل نہیں فرمائی جس میں غیر خدا کی پرستش کو روا رکھا گیا ہو۔ ایسا قطعاً نہیں ہے اور علاوہ ازیں بھی ان کے پاس کوئی حجت و دلیل نہیں جس سے وہ سہارا لیتے ہوں۔ آگے ارشاد ہے:

بَلۡ قَالُوۡۤا اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤی اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤی اٰثٰرِهِمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۲۲﴾ وَ كَذٰلِكَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ فِیۡ قَرۡیَةٍ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ اِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوۡهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤی اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤی اٰثٰرِهِمۡ مُّقۡتَدُوۡنَ ﴿۲۳﴾۔

بلکہ وہ بولے کہ ہم نے اپنے باپ داداؤں کو ایک دین پر پایا اور ہم انہی کے نشانوں پر راہ پا رہے ہیں اور ایسے ہی ہم نے آپ سے پہلے جب کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا تو وہاں کے مالداروں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور ہم انہی کے نشانوں کی اقتدا کر رہے ہیں۔

گویا ان کے پاس ایسی دلیل نہ تھی جسے معیار عقل پر پورا اتار سکتے بلکہ وہی پرانی بات کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسے ہی دیکھا اور ہم انہیں کی اتباع کر رہے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ باپ دادا کی پیروی میں قدامت پسندی کا شکار ہونا یہ مشرکین کا پرانا مرض تھا۔ آگے ارشاد ہے:

قٰلَ اَوَ لَوۡ جِئۡتُكُمۡ بِاَهۡدٰی مِمَّا وَجَدۡتُّمۡ عَلَیۡهِ اٰبَآءَكُمۡ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۲۴﴾ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَانۡظُرۡ كَیۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِیۡنَ ﴿۲۵﴾۔

نبی نے فرمایا اور کہا جب بھی میں تمہارے پاس وہ لاؤں جو سیدھی راہ ہو اس سے جس پر تمہارے باپ دادا تھے تو وہ بولے جو کچھ تم لے کر بھیجے گئے ہو ہم اسے نہیں مانتے۔ تو ہم نے بدلہ لیا تو دیکھئے جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

انبیاء کرام جب ہدایت پیش فرماتے اور دین حق ظاہر کرتے تو ان کے پاس جواب میں انکار کے سوا کچھ نہ تھا۔ اسی بنا پر باری تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارے نبیوں کے جھٹلانے والے ماخوذ عذاب ہوئے اور ان کا انجام دیکھ لو کہ کیا ہوا۔ یعنی کوئی غرق دریا ہوا اور کسی کو زلزلے نے ہلاک کیا کسی پر پتھر برسے کسی پر آندھیاں ایسی آئیں کہ ان کے گھروں تک کو الٹ گئیں۔ اور ان ہلاک شدگان کے نشانات اب تک موجود ہیں۔ اور ان کی عمارتوں کے کھنڈر ان کی مرثیہ خوانی کر رہے ہیں۔ اسی لئے فرمایا فَانۡظُرۡ کہ ان کا انجام دیکھ لو کہ کیا ہوا۔

## بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع - سورۃ زخرف - پ ۲۵

وَ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِیۡمُ لِاَبِیۡهِ وَ قَوۡمِهٖۤ اِنَّنِیۡ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۶﴾

اور جب فرمایا ابراہیم نے اپنے باپ (چچا) اور اپنی قوم کو کہ میں بیزار ہوں اس سے جسے تم پوج رہے ہو

اِلَّا الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ فَاِنَّهٗ سَیَهۡدِیۡنِ ﴿۲۷﴾

مگر اس ذات کو جس نے مجھے پیدا فرمایا تو بے شک وہ ضرور بہت جلد مجھے راہ دکھائے گا

وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیۡ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمۡ

اور انہوں نے اس عقیدہ توحید کو (وصیت وغیرہ سے) ایسا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ | مستحکم کیا کہ وہ بات مدتوں ان کی نسل میں باقی چلی آئی |
| بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ | بلکہ میں نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا |
| وَ لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ | اور جب ان کے پاس حق آیا تو وہ بولے کہ یہ جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں |
| وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ | اور بولے کیوں نہ نازل کیا گیا یہ قرآن دو شہروں (طائف ومکہ) کے کسی بڑے آدمی پر |
| اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَ رَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ | کیا وہ تمہارے رب کی رحمت بانٹتے ہیں ہم نے ان کی زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا اور ہم نے ایک دوسرے پر درجوں میں بلندی دی تا کہ ان میں ایک دوسرے کو محکوم بنائے رہے اور تمہارے رب کی رحمت ان کے جمع جتھے سے بہتر ہے |
| وَ لَوْ لَاۤ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ | اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر جمع ہو جائیں تو ہم ضرور منکرین رحمن کے لئے بناتے ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی سے اور سیڑھیاں جس پر سے وہ چڑھتے |
| وَ لِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ | اور ان کے گھروں کے لئے چاندی کے دروازے اور تخت جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے |
| وَ زُخْرُفًا ؕ وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ | اور طرح طرح کی آرائش حاصل کرتے اور نہیں یہ سب کچھ مگر دنیا کی زندگی کے لئے آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لئے ہے |

## حل لغات　تیسرا رکوع - سورۃ زخرف - پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ - اور | اِذْ - جب | قَالَ - کہا | اِبْرٰهِيْمُ - ابراہیم نے |
| لِاَبِيْهِ - اپنے باپ (چچا) کو | وَ - اور | قَوْمِهٖٓ - اپنی قوم کو | اِنَّنِيْ - بے شک میں |
| بَرَآءٌ - بیزار ہوں | مِّمَّا - اس سے | تَعْبُدُوْنَ - کہ تم پوجتے ہو | اِلَّا - مگر |
| الَّذِيْ - وہ جس نے | فَطَرَ - پیدا کیا | نِيْ - مجھ کو | فَاِنَّهٗ - تو بے شک وہی |
| سَيَهْدِيْنِ - مجھے راہ دکھائے گا | | وَ - اور | جَعَلَهَا - بنایا اس کو |
| كَلِمَةً - کلمہ | بَاقِيَةً - باقی رہنے والا | فِيْ - بیچ | عَقِبِهٖ - اس کی نسل کے |

لَعَلَّهُمْ۔تاکہ وہ يَرْجِعُوْنَ۔لوٹیں بَلْ۔بلکہ مَتَّعْتُ۔میں نے فائدہ
دیا هٰٓؤُلَآءِ۔ان کو وَ۔اور اٰبَآءَ۔باپوں
هُمْ۔ان کے کو حَتّٰى۔یہاں تک کہ جَآءَ۔آیا هُمُ۔ان کے پاس
الْحَقُّ۔حق وَ۔اور رَسُوْلٌ۔رسول مُّبِيْنٌ۔بیان کرنے والا
وَ۔اور لَمَّا۔جب جَآءَهُمُ۔آیا ان کے پاس الْحَقُّ۔حق
قَالُوْا۔بولے هٰذَا۔یہ سِحْرٌ۔جادو ہے وَّ۔اور
اِنَّا۔ہم بِهٖ۔اس کے كٰفِرُوْنَ۔منکر ہیں وَ۔اور
قَالُوْا۔بولے لَوْلَا۔کیوں نہیں نُزِّلَ۔اتارا گیا هٰذَا۔یہ
الْقُرْاٰنُ۔قرآن عَلٰى۔اوپر رَجُلٍ۔ایک آدمی مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ۔دونوں
بستیوں سے عَظِيْمٍ۔بڑے پر اَ۔کیا هُمْ۔وہ
يَقْسِمُوْنَ۔تقسیم کرتے ہیں رَحْمَتَ۔رحمت رَبِّكَ۔تیرے رب کی نَحْنُ۔ہم
قَسَمْنَا۔تقسیم کرتے ہیں بَيْنَهُمْ۔ان کے درمیان مَّعِيْشَتَهُمْ۔ان کی معاش کے سامان
فِي۔بیچ الْحَيٰوةِ۔زندگی الدُّنْيَا۔دنیا کے وَ۔اور
رَفَعْنَا۔بلند کیا بَعْضَهُمْ۔ان کے بعض کو فَوْقَ۔اوپر بَعْضٍ۔بعض کے
دَرَجٰتٍ۔درجوں میں لِّيَتَّخِذَ۔تاکہ بنائے بَعْضُهُمْ۔بعض ان کا بَعْضًا۔بعض کو
سُخْرِيًّا۔محکوم وَ۔اور رَحْمَتُ۔رحمت رَبِّكَ۔تیرے رب کی
خَيْرٌ۔بہتر ہے مِّمَّا۔اس سے جو يَجْمَعُوْنَ۔وہ جمع کرتے ہیں وَ۔اور
لَوْلَآ۔اگر نہ ہوتا اَنْ۔یہ کہ يَّكُوْنَ۔ہو جائیں النَّاسُ۔لوگ
اُمَّةً۔جماعت وَّاحِدَةً۔ایک لَّجَعَلْنَا۔تو ہم بناتے لِمَنْ۔اس کے لئے جو
يَّكْفُرُ۔کفر کرے بِالرَّحْمٰنِ۔رحمن کے ساتھ لِبُيُوْتِهِمْ۔ان کے گھروں کے سُقُفًا۔چھت
مِّنْ فِضَّةٍ۔چاندی سے وَّ۔اور مَعَارِجَ۔سیڑھیاں کہ عَلَيْهَا۔اس پر
يَظْهَرُوْنَ۔چڑھیں وَ۔اور لِبُيُوْتِهِمْ۔ان کے گھر کے
اَبْوَابًا۔دروازے وَّ۔اور سُرُرًا۔تخت کہ عَلَيْهَا۔اس پر
يَتَّكِـُٔوْنَ۔تکیہ لگائیں وَ۔اور زُخْرُفًا۔آرائش کا سامان وَ۔اور
اِنْ۔نہیں كُلُّ۔سب کچھ ذٰلِكَ۔یہ لَمَّا۔مگر
مَتَاعُ۔سامان الْحَيٰوةِ۔زندگی الدُّنْيَا۔دنیا کا وَ۔اور
الْاٰخِرَةُ۔آخرت ہے عِنْدَ۔نزدیک رَبِّكَ۔تیرے رب کے لِلْمُتَّقِيْنَ۔پرہیزگاروں کیلئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

## حل لغات نادرہ

بَرَآءٌ۔ بیزار ہوں۔ یہ مصدر ہے اس کا استعمال واحد جمع مذکر مؤنث سب میں یکساں ہے۔

فَطَرَنِیْ۔ مجھے پیدا کیا۔

عَقِبِهٖ۔ عقب کے اصل معنی پیچھے کے ہیں یہاں ذریت مراد ہے۔ کیونکہ وہ بھی پیچھے ہی چھوڑی جاتی ہے۔

زُخْرُفًا۔ مراد زینت یا سونا ہے۔

## مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع۔سورۃ زخرف۔پ ۲۵

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾۔

اور جبکہ ابراہیم نے کہا اپنے باپ (چچا) اور اپنی قوم کو کہ میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم پوجتے ہو۔

خطیب الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ تھا اور موحد تھا اور آزر کو تغلیباً باپ کہا گیا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً۔ یہ بت تراشی کے فن میں بڑا ماہر تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا۔ یہاں اجمالاً فرمایا: لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖۤ جس سے تغلیباً آزر کو بھی تخاطب ہو گیا اور عطف فرما کر قوم کو بھی شریک کیا۔ اس لئے کہ یہ دور نمرود بن کنعان کا تھا اور یہ مدعی الوہیت تھا۔ اس نے قوم کو اپنی پوجا کی طرف اتنا مائل کر لیا تھا کہ اس کی تصویر کا بت بنتا تھا اور ساری قوم پوجتی تھی۔ تو آپ کا یہ اعلان حق آپ کی ولادت کے بعد جو قوم سے ہوا وہ یہی تھا: اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ۔ اور یہ ایمان عقلی تھا جو فطرتاً ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ اپنے خالق کو بلا تبلیغ مبلغ مانے۔ چنانچہ آپ کی ولادت کا واقعہ بھی اس امر کو واضح کر دیتا ہے کہ آپ نے باصول ایمان عقلی اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ کا اعلان فرمایا جو آپ کے واقعہ ولادت سے واضح ہوتا ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ عہد نمرودی میں منجموں نے نمرود کو خبر دی کہ اس سال ایک ایسا بچہ پیدا ہونے والا ہے جو تیرے ان تمام دعاوی کو باطل قرار دے گا اس نے اسی دن سے حکم نافذ کر دیا کہ جو لڑکا پیدا ہو اس کو فوراً قتل کر دیا جائے چنانچہ اس طرح ستر ہزار سے زائد بچے مار ڈالے گئے اسی میں آپ کی والدہ بھی حاملہ تھیں انہوں نے سوچا کہ یہ بچہ بہر حال ہونا ہے۔ اگر لڑکا ہوا تو میری آنکھوں کے سامنے ذبح کیا جائے گا۔ آپ نے اس منظر خونی کو دیکھنے سے بچنے کے لئے یہ تجویز سوچی کہ جنگل میں جا کر وضع حمل ہو۔ وہاں اسے چھوڑ آؤں میری آنکھوں سے اوجھل جو کچھ ہو وہ ہو جائے۔

چنانچہ آپ نے آثار وضع محسوس کرتے ہوئے جنگل کا رخ کیا ایک غار کے پاس وضع حمل ہوا آپ نے اسی غار میں گھاس بچھا کر آپ کو لٹا دیا اور غار کا منہ پتھروں سے تیغا کر کے آ گئیں قوم نے پوچھا کہ تمہارا حمل کیا ہوا؟ آپ نے کہا جنگل میں وضع حمل ہوا اور لڑکا تھا اس لئے اسے وہیں ڈال آئی ہوں۔ نگرانی کرنے والے یہ سوچ کر مطمئن ہو گئے کہ جنگل میں شیر خوار بچے کو کون چھوڑتا ہے؟ کوئی درندہ کھا گیا ہوگا آپ نے ایک ہفتہ بعد اپنی شفقت مادری سے مجبور ہو کر ادھر کا رخ کیا اور وہاں سے غار دیکھا تو بدستور تیغا تھا پتھر ہٹائے تو کرشمہ قدرت نظر آیا۔

آپ نے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام تندرست ہیں اور اپنے ہاتھ کا انگوٹھا چوس رہے ہیں۔ علامہ اسماعیل حقی اندلسی روح

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

البیان میں اس واقعہ کو مفصل لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قدرت نے آپ کے ہاتھ کی پانچوں انگلیوں میں پانچ ذائقے رکھ دیئے تھے دودھ کا، شہد کا، نمک کا، پانی کا اور پھیکا۔ اس سے آپ نشوونما پا رہے تھے۔

چند روز کے بعد ابراہیم علیہ السلام گھٹنوں چلتے ہوئے کھڑے ہو کر چلنے لگے تو آپ نے وہ تیغا کھولا رات کا وقت تھا۔ اندھیری شب تھی تاریکی میں ستاروں کے جھرمٹ نظر آئے۔ اس کی تفصیل ہم دوسری جلد ساتویں پارہ میں بیان کر چکے ہیں۔

مختصر یہ کہ آپ نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ میرا معبود کون ہے تو انہوں نے اپنے عقیدۂ کہن کے مطابق کہا کہ میں تیرا معبود ہوں آپ نے پوچھا اور تمہارا معبود تو والدہ نے جواب دیا کہ تمہارا باپ۔ آپ نے فرمایا کہ اس کا خدا تو جواب دیا گیا نمرود۔ جب آپ نے کہا کہ نمرود کا خدا کون ہے تو والدہ ناراض ہو گئیں غرضکہ آپ غار سے باہر آ گئے اور آپ نے قوم میں آ کر اعلان فرمایا کہ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾۔ شدہ شدہ یہ خبر نمرود تک پہنچی اور آپ کو پیش کیا گیا۔ پھر بقیہ واقعات جو ہوئے۔ نار نمرود، آتش گلزار یہ سب اس کے بعد کے واقعات ہیں۔

مختصر یہ کہ نبی کی عصمت اتنی محفوظ ہوتی ہے کہ وہ پیدا ہونے کے بعد سے ہی شرک سے بیزار ہوتا ہے اور توحید اس کا مطمع نظر ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت خطیب الانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بھی اعلان فرمایا اور اپنے باپ و قوم کو مخاطب کیا اور فرمایا: اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ۔ اے قوم تمہاری اس پوجا پاٹ سے میں بیزار اور بت پرستی سے علیحدہ ہوں۔ میں صرف اسی کا بندہ ہوں اور اسی کو پوجتا ہوں جس نے مجھے پیدا فرمایا اور وہی مجھے عبادت کے طور طریقے کی راہنمائی فرمائے گا۔ آگے ارشاد ہے جس میں حفاظت دین ابراہیم کا ذمہ لیا اور فرمایا:

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾۔

کہ وہ اعلان ابراہیم ان کی نسل میں باقی رہا تاکہ جن کے حصہ میں ایمان کی نعمت تھی انہیں مل جائے۔ آگے ارشاد ہے:

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰی جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾۔

بلکہ میں نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا اور جب ان کے پاس حق آیا تو وہ بولے یہ جادو ہے ہم اسے نہیں مانتے۔

یعنی جب یہ قوم رہتی بستی عہد رسالت مآب تک آئی اور سرکار ابد قرار جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا ظہور ہوا اور آپ کی زبان مبارک سے قرآن بلیغ اور کلام فصیح سنا اور معجزات کے چمکارے دیکھے تو آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور اندھا دھند بلا دلیل کہنے لگے یہ جادو ہے اور جادو کہنے کی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ اس کلام بلیغ اور معجزات مبین کے مقابلے سے عاجز تھے اس کے بعد پھر نئے نئے شاخسانے اٹھانے شروع کئے کہیں کہنے لگے کہ یہ در یتیم ابو طالب پر قرآن آیا اسے ہم کیسے مانیں اگر ایسا ہی تھا تو طائف کے سرداروں یا مکہ کے صنادید اس کے حامل ہوتے تو ہم پھر بھی مان لیتے چنانچہ اس کا تذکرہ آگے فرماتے ہوئے ارشاد ہوا:

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ﴿۳۱﴾۔

اور کافر بولے یہ قرآن کیوں نہ طائف اور مکہ میں کی دو بستیوں سے کسی بڑے آدمی پر اتارا گیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

اس کا جواب دیا:

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۳۲ ۔

کیا وہ تمہارے رب کی رحمت بانٹتے ہیں اے محبوب! ہم نے ان کی زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا اور ایک دوسرے کو درجات میں بلندی دی اور ایک کو دوسرے کا خادم بنایا اور تمہارے رب کی رحمت ان کے جمع جتھا سے بہتر ہے۔

اس میں کمیونزم کا بھی رد ہو گیا ان کے یہاں سب کو مساوی رکھنے کا اصول ہے۔ قرآن پاک نے فرمایا کہ سب یکساں نہیں جتنا اور جس طرح ہم چاہیں عطا فرمائیں کسی کو کم اور کسی کو زیادہ چنانچہ دوسری جگہ فرمایا: يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اے محبوب! آپ کا رب جس پر چاہے رزق فرخ کرے اور جس پر چاہے تنگ فرمائے اور یہاں بھی فرمایا: وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ۔ نظام دنیا اسی میں ہے کہ بادشاہ، وزیر، عہدے دار، سپاہی، چپڑاسی، خدام ادب ایک طرف ہوں تو دوسری طرف دھوبی، نائی، درزی، باورچی وغیرہ ہوں کہ ہر کام جس کا ہو وہ انجام دے اور کسی کو دقت نہ ہو۔ اسی لئے فرمایا: لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا۔ تاکہ لے بعض ان کا بعض کو اپنا محکوم۔ اخیر میں فرمایا: وَرَحْمَتُ رَبِّكَ الخ اور آپ کے رب کی رحمت دنیا کے جمع جتھے سے بہتر ہے۔ پھر اس کے بعد دوسرے پہلو سے رد فرمایا اور ارشاد ہوا:

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝۳۳ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝۳۴ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۳۵ ۔

اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر جمع ہو جائیں تو ہم ضرور رحمٰن کے منکروں کے لئے ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بناتے اور سیڑھیاں کہ ان پر چڑھتے اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت کہ ان پر تکیہ لگاتے اور سونا (طرح طرح کی آرائش) اور یہ جو کچھ ہے جیتی دنیا ہی کا اسباب ہے اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

دنیا میں ان کے لئے فراخی ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ مشرک، کفر، بے دین اور فرعون، ہامان، قارون، شداد یہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے منکر تھے تو ان کے لئے دنیا میں وہ فراخیاں ہوئیں کہ شداد کے خزانے کی کنجیاں چالیس اونٹوں پر لادی جاتی تھیں۔ فرعون کے اصطبل میں گھوڑوں کے باندھنے کے لئے سونے کی میخیں ہوتی تھیں۔ غرضکہ دنیا اہل دنیا کے لئے ہے اور اہل دنیا کے متعلق مولانا روم کا فتویٰ ہے فرماتے ہیں:

اہل دنیا چہ کہین و چہ مہین  لعنۃ اللہ علیہم اجمعین!

ساتھ دوسرے شعر میں فرماتے ہیں:

چیست دنیا از خدا غافل شدن  نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

اس سے معلوم ہوا کہ مومن کے لئے فراوانی مال اتنی ہی ہے جس سے وہ اپنے رب حقیقی سے غافل نہ ہو اور جب غفلت آئی محبت دنیا غالب آئی تو پھر ایمان ضعیف ہوتے ہوتے چلا جاتا ہے اسی لئے فرمایا کہ جو ہمارے ساتھ کفر کرنے والے ہیں ان کا حصہ آخرت میں کچھ نہیں ہے البتہ دنیا میں وہ سونے چاندی میں کھیلیں گے اور مرنے کے بعد پھر يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہتے ہوئے پچھتائیں گے۔ کمیونسٹ وہی ہیں جن پر دنیا اتنی غالب آئی کہ نظریہ قرآن کے خلاف انہوں نے سب کو مساوی رکھنا چاہا اور وجود الٰہی کے منکر ہوئے آخرت کو اور اس کے درجات کو افسانہ قرار دیا۔ دنیا کو دنیا میں اہل دنیا کے لئے مقدم سمجھا۔ یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے اس خیال کو الحاد اور ایسے خیال والوں کو ملحد کہا جاتا ہے۔ اللہ ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔

## بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع - سورۃ زخرف - پ ۲۵

| | |
|---|---|
| وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ | اور جو شخص خدا کی یاد سے اغماض کیا کرتا ہے ہم اس کے ساتھ ایک شیطان تعینات کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی رہے |
| وَ اِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ | اور بے شک شیاطین ان کو راہ سے روکتے ہیں اور وہ گمان یہ کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں |
| حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ | حتیٰ کہ جب کافر ہمارے پاس آئے گا تو اپنے قرین (شیطان) سے کہے گا کہ کاش میرے تیرے مابین مشرق ومغرب کی دوری ہوتی تو کتنا برا ساتھی ہے |
| وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ | اور ہرگز آج کے دن تمہیں نفع نہیں پہنچے گا جبکہ تم اپنی جانوں پر بداعمالی سے ظلم کرگزرے ہو بے شک تم اور تمہارے قرین عذاب میں شریک ہیں |
| اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ | اور اے محبوب! کیا آپ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو راہ دکھائیں گے اور انہیں جو کھلی گمراہی میں ہیں |
| فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ | اگر ہم آپ کو دنیا سے اٹھا بھی لیں تو ہم نے ان کافروں سے ضرور بدلہ لینا ہے |
| اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ | یا ہم آپ کو دکھا دیں گے جس کا ہم نے وعدہ کیا ہے تو ہم کو ہر طرح کی قدرت حاصل ہے |
| فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ | تو مضبوطی سے تھامے رہو اسے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے بے شک آپ سیدھی راہ پر ہیں |
| وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ وَ سَوْفَ تُسْــَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ | اور بے شک وہ قرآن آپ اور آپ کی قوم کے لئے نصیحت و شرف ہے اور آئندہ تم سب سے باز پرس کی جائے گی |
| وَسْــَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ | اور اے محبوب! آپ سے پہلے جو ہم نے رسول بھیجے ان سے دریافت فرمالیجئے کیا ہم نے خدائے رحمٰن کے علاوہ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کوئی معبود تجویز کئے تھے جن کی پوجا کی جائے

## حل لغات چوتھا رکوع - سورۃ زخرف - پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ - اور | مَنْ - جو | يَّعْشُ - منہ پھیرے | عَنْ ذِكْرِ - ذکر |
| الرَّحْمٰنِ - خدا سے | نُقَيِّضْ - ہم مقرر کر دیتے ہیں | لَهٗ - اس کے لئے | شَيْطٰنًا - شیطان |
| فَهُوَ - تو وہ | لَهٗ - اس کا | قَرِيْنٌ - ساتھی ہے | وَ - اور |
| اِنَّهُمْ - بے شک وہ | لَيَصُدُّوْنَهُمْ - روکتے ہیں ان کو | | عَنِ السَّبِيْلِ - راہ سے |
| وَ - اور | يَحْسَبُوْنَ - خیال کرتے ہیں | | اَنَّهُمْ - کہ وہ |
| مُّهْتَدُوْنَ - راہ پر ہیں | حَتّٰٓى - یہاں تک کہ | اِذَا - جب | جَآءَ - آئے گا |
| نَا - ہمارے پاس | قَالَ - کہے گا | يٰلَيْتَ - اے کاش | بَيْنِيْ - میرے |
| وَ - اور | بَيْنَكَ - تیرے درمیان | بُعْدَ - دوری ہو | الْمَشْرِقَيْنِ - مشرق مغرب کی |
| فَبِئْسَ - تو برا ہے | الْقَرِيْنُ - ساتھی | وَ - اور | لَنْ - ہرگز نہ |
| يَّنْفَعَكُمُ - نفع دے گا تم کو | الْيَوْمَ - آج | اِذْ - جبکہ | ظَّلَمْتُمْ - تم ظلم کر چکے |
| اَنَّكُمْ - کہ تم | فِي - بیچ | الْعَذَابِ - عذاب کے | مُشْتَرِكُوْنَ - شریک ہو |
| اَفَاَنْتَ - کیا تو | تُسْمِعُ - سنائے گا | الصُّمَّ - بہروں کو | اَوْ - یا |
| تَهْدِي - راہ دکھائے گا | الْعُمْيَ - اندھوں کو | وَ - اور | مَنْ - جو |
| كَانَ - ہو | فِيْ - بیچ | ضَلٰلٍ - گمراہی | مُّبِيْنٍ - کھلی کے |
| فَاِمَّا - تو اگر | نَذْهَبَنَّ - لے جائیں ہم | بِكَ - آپ کو | فَاِنَّا - تو ہم |
| مِنْهُمْ - ان سے | مُّنْتَقِمُوْنَ - بدلہ لینے والے ہیں | | اَوْ - یا |
| نُرِيَنَّكَ - دکھائیں آپ کو | الَّذِيْ - وہ جو | وَعَدْنٰهُمْ - وعدہ دیا ہم نے ان کو | |
| فَاِنَّا - تو ہم | عَلَيْهِمْ - ان پر | مُّقْتَدِرُوْنَ - قدرت رکھنے والے ہیں | |
| | فَاسْتَمْسِكْ - تو تھام لے | بِالَّذِيْٓ - اس کو جو | اُوْحِيَ - وحی کی گئی |
| اِلَيْكَ - تیری طرف | اِنَّكَ - بے شک تو | عَلٰى - اوپر | صِرَاطٍ - راہ |
| مُّسْتَقِيْمٍ - سیدھی کے ہے | وَ - اور | اِنَّهٗ - بے شک وہ | لَذِكْرٌ - نصیحت ہے |
| لَّكَ - تیرے لئے | وَ - اور | لِقَوْمِكَ - تیری قوم کے لئے | وَ - اور |
| سَوْفَ - جلدی | تُسْئَلُوْنَ - تم پوچھے جاؤ گے | وَ - اور | سْئَلْ - پوچھ |
| مَنْ - ان سے جو | اَرْسَلْنَا - بھیجے ہم نے | مِنْ قَبْلِكَ - تجھ سے پہلے | مِنْ رُّسُلِنَآ - اپنے رسولوں |
| میں سے | اَ - کیا | جَعَلْنَا - بنائے ہم نے | مِنْ دُوْنِ - سوائے |
| الرَّحْمٰنِ - رحمن کے | اٰلِهَةً - معبود جو | يُّعْبَدُوْنَ - پوجے جائیں | |

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

## حل لغات نادرہ

**مَنْ یَّعْشُ**۔ عشو سے ہے بتکلف اندھا بننے کو کہتے ہیں یہاں مراد ہے منہ موڑنا۔ اعراض کرنا اور ایک ہے عَشِیَ ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ جب آنکھ میں کوئی آفت پیدا ہو جاتی ہے تو عشی بولا جاتا ہے۔ اور بلا آفت کے عشو جیسے عرج اس شخص کو کہتے ہیں جس کا پاؤں ماؤف ہو اور عرج وہ جو بغیر آفت کے لنگڑوں کی طرح چلتا ہے۔

**نُقَيِّضْ**۔ معنی ہیں نضم (ساتھ کر دیتے ہیں ہم)

**قَرِیْنٌ**۔ ساتھی۔

**فَاسْتَمْسِكْ**۔ از استمساک مضبوطی سے تھامنے کے معنی دیتا ہے۔

**مُّنْتَقِمُوْنَ**۔ از انتقام۔ بدلہ لینے کے معنی میں مستعمل ہے۔

## مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع۔ سورۃ زخرف۔ پ ۲۵

**وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾**۔

اور جو شخص رحمٰن کے ذکر سے اعراض کرتا ہے ہم اس کے ساتھ ایک شیطان متعین کر دیتے ہیں جو اس کا قرین (ہم نشین) ہوتا ہے۔

**يَّعْشُ**۔ عَشو سے ہے اور عشو اندھا بننے کو کہتے ہیں۔

تو ذکر رحمن سے اندھا وہی ہے ہو سکتا ہے جس پر دنیا غالب ہو اور **نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا** جو فرمایا گیا یہ گویا ایک قسم کا عذاب ہے کہ جب بدبختی سے انسان پر دنیا غالب آجائے تو اس کے خیال وگمان میں یہ جچ جاتا ہے کہ جو کچھ کرنا ہے وہ دنیا ہی میں کرنا ہے۔ کھانا، پینا، پہننا، رہنا سہنا، عیش وعشرت کرنا یہ سب دنیا ہی میں ہے اور جب اس پر اس خیال کا شیطان غالب آجاتا ہے تو وہ آخرت کو نسیا منسیا کر دیتا ہے۔

اور اگر معنی حقیقی شیطان بھی لیا جائے تو یہ اس پر دنیا کا عذاب ہے جس کو وہ عذاب نہیں سمجھتا بلکہ اپنی خوش قسمتی جانتا ہے اور اس کا انجام کار آخرت میں نقصان وخسران ہوتا ہے اسی طرف آیت کریمہ میں اشارہ کیا گیا ہے اور فرمایا کہ جس پر دنیا کی محبت غالب آجائے وہ دین کو بھلا بیٹھتا ہے اور اس پر شیطان یا اس کے توسوسات کا شیطان ہم مقرر کر دیتے ہیں وہ اس کا ہم نشین ہوتا ہے اس کو غلط راہوں پر جانے کی تعلیم دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ارباب تحقیق نے نفس انسان چار قسموں پر منقسم کئے:

(۱) ملہمہ (۲) لوامہ (۳) امارہ (۴) مطمئنہ

ان چاروں کا تذکرہ قرآن پاک میں آیا چنانچہ ایک آیت میں ارشاد ہے: **يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾**۔

دوسری جگہ فرمایا: **اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ**۔

اور تیسری جگہ فرمایا: **لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿۱﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾**۔

اور چوتھی جگہ ارشاد ہے: **فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴿۸﴾**۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بہرحال یہ چاروں نفوس وہ ہیں جن میں سے دو کا تعلق رحمانیت سے ہے۔ نفس مطمئنہ اور دوسرا نفس لوامہ کہ جو برے افعال پر انسان کو ملامت کرتا ہے اور دو شیطانی ہیں پہلا ملہمہ جو فسق و فجور کی طرف انسان کو آمادہ کرتا ہے اور دوسرا امارہ کہ یہ برائی کا حکم دیتا ہے۔

بہرحال شیطان بمعنی حقیقی ہو یا نفوس انسان دونوں قرین انسان ہیں اور اسی بنا پر فرمایا کہ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ۔ اب اس کا کام بتایا

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾۔

اور بے شک وہ شیاطین راستے سے روکتے ہیں اور گمراہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔ البتہ قیامت کے دن جب حضور الٰہی میں پیش ہوں گے تو ان کا گمان باطل جسے ہدایت سمجھتے تھے باطل ثابت ہوگا۔ چنانچہ ارشاد ہے:

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾۔

کہ جب کافر ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا اپنے شیطان سے اے کاش میرے اور تیرے مابین مشرق و مغرب کی مسافت ہوتی۔ تو کیا ہی برا ساتھی ہے۔

یعنی دنیا کے نشہ میں تو غفلت شعار نا ہنجار بدکردار یہی گمان کرتا ہے کہ میں اچھے طریقے اور راہ پر ہوں مگر جب اسے اپنی زیاں کاری کا نتیجہ معلوم ہوگا تو وہ اپنے قرین سے نفرت کرے گا اور کہے گا کہ تیرے میرے مابین مشرق و مغرب یعنی پورب پچھّم کا فرق ہوتا تو میں تیری ان فتنہ پردازیوں سے محفوظ رہتا اور آج مجھے اس کا خمیازہ نہ بھگتنا پڑتا تو اخیر فرمایا: فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ اس کا ساتھی بہت ہی برا ہے اب اس تنافر و منافرت کا آج اسے فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور اگر پہنچ سکتا تو اور کافروں کو بھی پہنچنا چاہئے تھا۔ اس لئے وہ بھی عذاب کی نوعیتیں دیکھ کر کہیں گے: يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا اور رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ مگر ان کو جواب میں یہی ارشاد ہوگا: اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾۔ نقصان و خسران میں پڑے رہو اور ہم سے بات نہ کرو۔ بہرحال وہ قرین جو برا ہے اس کے نتائج بھی برے ہی نکلے اسی وجہ میں اسے افسوس کرنا پڑا۔

آگے ارشاد ہے کہ آج کا افسوس اسے نفع نہیں پہنچا سکے گا اور عذاب دفع نہیں کرا سکو گے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾۔

اور ہرگز اس سے تمہارا بھلا نہ ہوگا کہ آج جبکہ تم نے ظلم کیا کہ تم سب مع قرین کے عذاب میں شریک ہو۔

آگے ارشاد ہے:

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾۔

تو کیا آپ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو راہ دکھائیں گے اور ان کو جو کھلی گمراہی میں ہیں۔ یا ہم اگر آپ کو لے جائیں تو بھی ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں یا آپ کو دکھا دیں جس کا انہیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم ان پر بڑی قدرت والے ہیں تو مضبوطی سے تھامے رہئے اسے جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے (قرآن) بے شک آپ سیدھی راہ پر ہیں۔

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ ۚ وَ سَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ ۔

اور بے شک قرآن آپ اور آپ کی قوم کے لئے باعث شرف ونصیحت ہے اور عنقریب قیامت میں تم سب سے باز پرس کی جائے گی۔

اَصَمُّ اور اَعْمٰی سے مراد یہاں حقیقی گونگے اندھے نہیں ہیں بلکہ وہ ہیں جن کی حقیقت کو دوسری جگہ فرمایا:

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا ٘ وَ لَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا ٘ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ یعنی وہ دل رکھتے ہیں مگر اس سے سمجھ کا کام نہیں لیتے آنکھ رکھتے ہیں مگر حق کو دیکھنے کے لئے وہ اندھے ہیں، کان رکھتے ہیں مگر حق نوش اور حق نیوش نہیں ہیں یہ لوگ آدمی ہو کر جانوروں سے گئے گزرے ہیں اس لئے کہ غافل ہیں تو یہاں بھی مراد اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ میں تغافل شعار اور غفلت دثار مراد ہیں جن کو فرمایا گیا کہ اے محبوب! کیا ان گونگے اور اندھوں کو جو آنکھ اور زبان رکھتے ہیں آپ ہدایت فرمائیں گے یعنی جب ان میں قبولیت کا مادہ ہی نہیں تو وہ کیسے ہدایت قبول کر سکتے ہیں وہ تو گمراہ ہی پیدا ہوئے۔ گمراہ ہی رہیں گے اور ایسے ہی گمراہی میں مریں گے اور عذاب آخرت ان کا حصہ ہے چنانچہ ارشاد ہے:

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ۔ الخ کہ اگر آپ کو دنیا سے ہم لے جائیں تو ان سے بدلہ لینا ہمارا کام ہے یا آپ کی موجودگی میں ہم انہیں دکھا دیں گے جس کا ہم نے ان کو وعدہ دے رکھا ہے ہم میں بڑی قدرت ہے کہ اس وعدہ کو پورا کر سکیں۔ چنانچہ فرمایا اس پر مضبوط رہئے جس کی آپ کو وحی کی گئی بے شک آپ سیدھے راستہ پر ہیں۔

اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صراط مستقیم اور آپ کی تعلیم پر تصدیق کی سند دی گئی تا کہ انکار منکر شبہہ میں نہ ڈالے اور اس سے آگے مزید وضاحت فرمادی کہ یہ قرآن کریم ہدایت ہے آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے اور جو منکر ہیں وہ انکار کرتے ہیں عنقریب وہ پوچھ لئے جائیں گے یعنی ان پر عذاب آئے گا اور وہ ماخوذ ہوں گے آگے ارشاد ہے:

وَ سْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ ۔

اور پوچھیے ان سے جو آپ سے پہلے ہم نے بھیجے اپنے رسولوں میں سے کیا ہم نے رحمن کے علاوہ دوسرے معبود بھی ٹھہرائے تھے جن کی پوجا کی جائے۔

آیت کریمہ میں علاوہ اس کے کہ معبودان باطلہ کی پوجا کو باطل فرمایا ایک لطیف اشارہ حیات انبیا کے ثبوت میں بھی ہے اسی لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے انبیا جتنے بھی آئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں وہ نہ تھے اور یہاں ارشاد ہے: وَ سْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا تو جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے رسول آئے اگر وہ حیات نہیں ہیں تو وَ سْـَٔلْ کا حکم کیا معنی رکھتا ہے۔ معلوم ہوا کہ انبیاء کرام نہ صرف روحانی زندگی کے ساتھ ہیں بلکہ جسمانی و روحانی دونوں حیات انہیں حاصل ہیں جبھی تو وَ سْـَٔلْ فرمایا گیا کہ ان سے پوچھیے اسی بنا پر احادیث میں حیات انبیا پر جو ارشاد ہے وہ شاہد عدل ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ۔ انبیاء کرام زندہ ہیں کہ اپنی قبروں میں وہ نماز پڑھتے ہیں۔

اور ظاہر ہے کہ نماز کے لئے جوارح لازمی ہیں اور اعضا کا تعلق اجسام سے ہے نہ کہ ارواح سے تو معلوم ہوا کہ حیات انبیا عام مخلوق کی حیات سے علیحدہ ہے کہ وہ مع جسم کے زندہ ہیں۔ رہی روحانی زندگی یہ مومن، کافر، جاحد حتیٰ کہ ابوجہل و

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ابولہب ان کو بھی حاصل ہے اور اگر یہ نہ مانا جائے اور مشرکین کی طرح ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ہی کو رکھا جائے تو اسلام کی وہ تمام احادیث اور آیات قرآنیہ سب غلط قرار پائیں گی جن میں بعد موت عذاب کی خبریں ہیں۔ نکیرین کے سوال و جواب کے حالات ہیں جو محض روحانی ہیں۔ برخلاف انبیا کے کہ ان کو مع جسم کے بعد وفات بھی حیات ہے۔

اور اس دعویٰ پر دوسری حدیث صاف واضح ہے جس میں حضور ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ بے شک اللہ نے زمین پر حرام فرمایا کہ وہ اجساد انبیا کو کھائے تو اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ایسے زندہ ہیں کہ انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے۔

اور ظاہر ہے کہ رزق تقوم بدن اور بقائے جسم کے لئے ہوتا ہے نہ کہ روح کے لئے تو حضور ﷺ کو ارشاد ہوا کہ اے محبوب! آپ سے پہلے جو رسول ہم نے مبعوث فرمائے ان سے بھی پوچھئے کہ کیا ہم نے اللہ کے سوا کچھ اور خدا تجویز کئے تھے کہ وہ پوجے جائیں یعنی ایسا نہیں ہوا اور کسی نبی کو ایک وحدہ لاشریک کے سوا کسی معبود کے پوجنے اور ماننے کی تعلیم نہیں دی۔ اور یہ مذہب توحید آدم صفی علیہ السلام سے لے کر حضور ﷺ تک اور قیامت تک برابر وساری ہے۔ سب معلن توحید اور مقرو حدانیت الٰہی رہے اور ہر مومن اسی تعلیم پر کاربند رہا اور قیامت تک رہے گا۔ وللہ الحمد

## بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع - سورۃ زخرف - پ ۲۵

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۶﴾

اور بے شک ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو فرمایا (موسیٰ علیہ السلام نے) کہ میں رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾

جب وہ تشریف لائے ہماری نشانیاں لے کر تو وہ ان کا مذاق اڑانے لگے

وَ مَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا٘ وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور ہم انہیں جو نشانی دکھاتے وہ پہلے سے بڑی ہوتی اور پکڑا ہم نے انہیں عذاب میں تا کہ وہ باز آجائیں

وَ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

اور وہ بولے اے جادوگر اپنے رب سے مانگ جو تجھ سے اس نے وعدہ کر رکھا ہے (یعنی عذاب) ہم یقیناً ہدایت پر ہیں

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾

جب ہم نے ان سے عذاب ہٹایا جبھی وہ عہد شکنی کر گئے

وَ نَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾

اور پکارا فرعون اپنی قوم میں کہا اے میری قوم کیا مصر کی سلطنت میرے لئے نہیں ہے اور یہ نہریں جو میرے نیچے بہتی ہیں کیا تم نہیں دیکھتے

اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ۬ وَّ لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾

یا میں بہتر ہوں اس سے کہ وہ کمزور ہے اور زبان بھی صاف نہیں رکھتا (یعنی لکنت کی وجہ سے اچھی طرح بول

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQOOR ISLAMIA ACADEMY

نہیں سکتا)

فَلَوْ لَآ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾

تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ ڈالے گئے یا اس کے ساتھ فرشتے آتے جو اس کے قریب رہتے

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۵۴﴾

تو اس نے قوم کو بے وقوف بنایا اور انہوں نے اس کی پیروی کر لی بے شک وہ بے حکمے لوگ تھے

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۵﴾ۙ

پھر جب انہوں نے وہ کیا جس پر ہمارا عذاب ان پر آیا تو ہم نے ان سب کو ساتھیوں سمیت غرق کر ڈالا

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾

تو ہم نے بنایا ان کو اگلی داستان اور عبرت پچھلوں کے لئے

## حل لغات پانچواں رکوع - سورۃ زخرف - پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ - اور | لَقَدْ - بے شک | اَرْسَلْنَا - بھیجا ہم نے | مُوْسٰی - موسیٰ کو |
| بِاٰیٰتِنَآ - اپنی نشانیاں دے کر | اِلٰی - طرف | فِرْعَوْنَ - فرعون | وَ - اور |
| مَلَاۡئِهٖ - اس کے سرداروں کی | فَقَالَ - تو فرمایا | اِنِّیْ - بے شک میں | رَسُوْلُ - رسول ہوں |
| رَبِّ - رب | الْعٰلَمِیْنَ - جہانوں کے کا | فَلَمَّا - پھر جب | جَآءَ - لایا |
| هُمْ - ان کے پاس | بِاٰیٰتِنَآ - ہماری نشانیاں | اِذَا - تو ناگہاں | هُمْ - وہ |
| مِّنْهَا - ان سے | یَضْحَكُوْنَ - ہنستے تھے | وَ - اور | مَا - نہ |
| نُرِیْهِمْ - دکھاتے تھے ہم انکو | مِّنْ اٰیَةٍ - کوئی نشانی | اِلَّا - مگر | هِیَ - وہ |
| اَكْبَرُ - بڑی ہوتی تھی | مِنْ اُخْتِهَا - پہلی سے | وَ - اور | اَخَذْنَا - پکڑا ہم |
| هُمْ - ان کو | بِالْعَذَابِ - عذاب میں | لَعَلَّهُمْ - تاکہ وہ | یَرْجِعُوْنَ - رجوع کریں |
| وَ - اور | قَالُوْا - بولے | یٰٓاَیُّهَ - اے بڑے | |
| السّٰحِرُ - جادوگر | ادْعُ - دعا کر | لَنَا - ہمارے لئے | رَبَّكَ - اپنے رب سے |
| بِمَا - جو | عَهِدَ - وعدہ کیا | عِنْدَكَ - تجھ سے | اِنَّنَا - بے شک ہم |
| لَمُهْتَدُوْنَ - ہدایت پر ہیں | فَلَمَّا - تو جب | كَشَفْنَا - ہم کھولتے | عَنْهُمُ - ان سے |
| الْعَذَابَ - عذاب | اِذَا - تو ناگہاں | هُمْ - وہ عہد | یَنْكُثُوْنَ - توڑ دیتے |
| وَ - اور | نَادٰی - پکارا | فِرْعَوْنُ - فرعون | فِیْ - بیچ |
| قَوْمِهٖ - اپنی قوم کے | قَالَ - کہا | یٰقَوْمِ - اے میری قوم | اَ - کیا |
| لَیْسَ - نہیں | لِیْ - میری | مُلْكُ - حکومت | مِصْرَ - مصر میں |
| وَ - اور | هٰذِهِ - یہ | الْاَنْهٰرُ - نہریں | تَجْرِیْ - چلتی ہیں |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| مِنْ تَحْتِیْ۔ میرے نیچے | اَفَلَا۔ کیا نہیں | تُبْصِرُوْنَ۔ دیکھتے تم | اَمْ۔ یا |
| اَنَا۔ میں | خَيْرٌ۔ بہتر ہوں | مِّنْ هٰذَا۔ اس سے | الَّذِیْ۔ جو کہ |
| هُوَ۔ وہ | مَهِيْنٌ۔ ذلیل ہے | وَّ۔ اور | لَا۔ نہیں |
| يَكَادُ۔ قریب کہ | يُبِيْنُ۔ صاف بولے | فَلَوْلَآ۔ تو کیوں نہ | اُلْقِیَ۔ ڈالے گئے |
| عَلَيْهِ۔ اس پر | اَسْوِرَةٌ۔ کنگن | مِّنْ ذَهَبٍ۔ سونے کے | اَوْ۔ یا |
| جَآءَ۔ آتے | مَعَهُ۔ اس کے ساتھ | الْمَلٰٓئِكَةُ۔ فرشتے | مُقْتَرِنِيْنَ۔ قریب رہتے |
| فَاسْتَخَفَّ۔ تو بے وقوف بنایا اس نے | | قَوْمَهٗ۔ اپنی قوم کو | فَاَطَاعُوْهُ۔ تو انہوں نے پیروی |
| کی اس کی | اِنَّهُمْ۔ بے شک وہ | كَانُوْا۔ تھے | قَوْمًا۔ قوم |
| فٰسِقِيْنَ۔ نافرمان | فَلَمَّآ۔ تو جب | اٰسَفُوْنَا۔ غصہ چڑھایا انہوں نے ہم کو | |
| انْتَقَمْنَا۔ بدلہ لیا ہم نے | مِنْهُمْ۔ ان سے | فَاَغْرَقْنٰهُمْ۔ تو غرق کر دیا ہم نے ان | |
| اَجْمَعِيْنَ۔ سب کو | فَجَعَلْنٰهُمْ۔ تو کیا ہم نے ان کو | سَلَفًا۔ پچھلوں کی داستان | وَّ۔ اور |
| مَثَلًا۔ عبرت | لِّلْاٰخِرِيْنَ۔ پچھلوں کے لئے | | |

## حل لغات نادرہ

كَشَفْنَا۔ ہم نے ان سے عذاب اٹھالیا۔

يَنْكُثُوْنَ۔ از نکث بمعنی عہد شکنی۔

مَهِيْنٌ۔ ماخوذ از مہانۃ بمعنی قلت یہاں مراد فقیر حقیر ضعیف الحال کمزور ہے۔

وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ۔ اور وہ بات بھی صاف نہیں کر سکتا۔

اَسْوِرَةٌ۔ جمع سوار بمعنی کنگن۔

مُقْتَرِنِيْنَ۔ ماخوذ از قرن۔ ساتھ اور ملنے کے معنی دیتا ہے۔

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ۔ تو بہکا دیا اس نے اپنی قوم کو۔

اٰسَفُوْنَا۔ بمعنی اَغْضَبُوْنَا غضبناک کیا انہوں نے ہم کو۔

سَلَفًا۔ اگر مصدر تسلیم کیا جائے تو قدوہ کے معنی میں ہے یعنی آنے والی نسلوں کے مقتدا ہیں کہ وہ ان کے مسلک پر چلتے ہیں اور اگر سَلَفًا کو جمع سالف بنایا جائے تو وہ آباء و اقارب مراد ہیں جو پہلے گزر چکے سلف اس عمل صالح کو بھی کہتے ہیں جو تم آگے بھیج چکے ہو اور بیع سلم کو بھی سلف کہتے ہیں کیونکہ اس میں مبیع سے پہلے رقم حوالے کر دی جاتی ہے۔ حاصل معنی گزری ہوئی کہانی۔

مَثَلًا۔ عبرت۔

## مختصر تفسیر اردو　پانچواں رکوع۔ سورۃ زخرف۔ پ ۲۵

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور بے شک ہم ہی نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنے معجزے (نشانیاں) دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تھا تو موسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں سے کہا کہ میں پروردگار عالم کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔

موسیٰ علیہ السلام عمران کے بیٹے تھے اور عمران فرعون کا چیف منسٹر یا وزیر اعظم تھا۔ آپ کی والدہ کا نام جو عمران کی بیوی تھی یوحا یا یوحانذ تھا۔ ولادت کا واقعہ آپ کا بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کی طرح ہے اس کے زمانہ میں بھی منجموں کا زور تھا فن نجوم میں ایک سے بڑھ کر دوسرا نجومی کوس لمن الملک بجاتا تھا فالنامہ فرعون کا جو بنا اس میں انہوں نے خبر دی کہ اس سال میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو بظاہر بے سروسامان ہوگا اور بباطن اس کی قوت ایسی ہوگی کہ تیری سلطنت کو مع تیرے نیست و نابود کر دے گا۔

بیسویں پارہ میں مفصل واقعہ تو ہم لکھ چکے ہیں۔ یہاں مختصراً اتنا بتاتے ہیں کہ جب فرعون نے نجومیوں سے خبر سنی کہ ہونے والا لڑکا میری ہلاکت کا موجب ہوگا تو اس نے ہر گھر پر پہرے لگا دیئے اور حکم دے دیا کہ لڑکا ہو تو فوراً قتل کر دیا جائے اور لڑکی ہو تو زندہ رکھی جائے۔ اس کو ہم نے نویں پارہ کے پہلے پاؤ میں بھی بیان کیا ہے۔ غرضکہ آپ کو ولادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرعون کے گھر میں پرورش کرایا گویا فَلَوْلَآ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ۔ جو مشرکین کا اعتراض تھا اس کا جواب دے دیا کہ سونے چاندی میں رہنے والا پیغمبر بھی تم نے نہیں مانا اور موسیٰ علیہ السلام کی بھی مخالفت ہی کی جو فرعون کے گھر میں پرورش پائے اور سونے چاندی کو لات مار کر اعلاء کلمۃ الحق کے لئے اسی کے مقابل آئے اور آخر اسے غرق آب قلزم نیل کر کے چھوڑا۔

تو اسباب ظاہری کی قوتوں کے ساتھ جو نبی آیا اس کو بھی تم نے کب مانا جیسا کہ پہلے رکوع میں تذکرہ آچکا ہے اسی کے ربط کے مطابق یہاں موسیٰ علیہ السلام کا ذکر اس آیت سے فرمایا گیا: وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ آگے ارشاد ہے:

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰیٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾۔

تو پھر جب ان کے پاس ہمارے معجزات (نشانیاں) لے کر تشریف لائے تو فرعونی موسیٰ علیہ السلام کا استہزا کرنے لگ گئے۔

حالانکہ آپ دنیاوی سلطنت کے بھی مالک تھے۔ حتیٰ کہ فرعون کے یہاں اس کے متبنیٰ رہے تو معلوم ہوا کہ مشرکین کے اعتراضات محض لغو اور بادرہوا تھے۔ وہ نہ اسباب دنیا کے ماتحت جھکنے کو تیار تھے اور نہ باطنی قوتوں کے آگے۔ آگے ارشاد ہے:

وَمَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾۔

اور نہیں دکھاتے ہم کوئی نشانی مگر پہلے سے بڑی ہوتی تھی اور ہم نے انہیں عذاب سے پکڑا شاید کہ وہ لوٹ آئیں۔

جو نشانیاں کہ آپ کو عطا کی گئیں وہ دلائل نبوت سے تھیں اور ہر نشانی پہلی نشانی سے بڑھ کر تھی اور ایسی ہی شان عذاب کی تھی کہ پہلے طوفان آیا پھر ٹڈیاں آئیں پھر جوؤں نے انہیں کھایا پھر مینڈک مسلط ہوئے پھر خون برسا۔ یہ آیات مفصلات ایسی شان کی تھیں کہ ہر عذاب پہلے عذاب سے بڑھ کر تھا مگر ان کے استکبار اور خودسری نے ان کو ہدایت پر نہ آنے دیا اس لئے کہ وہ قوم مجرم ہی تھی اور ایسے ہی مجرم تھی کہ بجائے اتباع کرنے اور جھکنے کے ایک پیغمبر جلیل القدر کے مقابلے میں بولے جیسا کہ ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

وَقَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾۔

اور وہ اپنی ہٹ دھرمی میں بولے اے جادوگر مانگ ہمارے لئے اپنے رب سے جس کا تیرے پاس وعدہ ہے بے شک ہم ہدایت پر ہیں۔

یہ قوم فرعون کی جماعت قبطی کہلاتی تھی اور ان کی ضد و کد اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ اپنی گمراہی کو ہدایت کہتی تھی اور یہ جرأت تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر کہتی اور مطالبہ کرتی تھی کہ جس عذاب کا تیرے رب نے وعدہ کیا ہے وہ اپنے رب سے مانگ ہم یقیناً ہدایت یافتہ ہیں اور اس پر آیا ہوا عذاب اگر ان سے اٹھا دیا جاتا تو نقض عہد اور وعدہ خلافی پر آجاتے چنانچہ جب ان پر طوفان آیا اور اس میں غرق ہونے لگے تو موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ اب ہم آپ کی مانیں گے یہ مصیبت ہم سے ٹلا دیجئے آپ نے دعا کی وہ طوفان فرو ہو گیا تو اس کے بعد وہی بداطواری، بداعمالی، ناہنجاری پر آ گئے۔ آخر پھر عذاب آیا غرضکہ پانچ عذاب طوفان، جراد، قمل، ضفادع اور دم کی شکل میں آئے مگر یہ کبھی بھی شرارتوں سے باز نہ آئے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾۔

پھر جب ہم نے ان سے عذاب اٹھالیا تو وہ عہد شکنی پر اتر آئے۔

اور جو ان کا خدا بنا ہوا تھا اس نے بھی قوم سے کہا جس کا تذکرہ فرمایا جاتا ہے:

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾۔

اور فرعون نے اپنی قوم کو پکارا کہ اے میری قوم مصر کی سلطنت میرے ہاتھ میں ہے اور یہ نہریں جو میرے نیچے بہتی ہیں میرے قبضہ میں ہیں تو کیا تم نہیں دیکھتے۔

تو اس کی نظر میں ملکیت مصر اور فراوانی انہار ہی سب سے بڑی قوت تھی اس کو پیش کیا اور کہنے لگا:

اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ وَّلَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾۔

بھلا بتاؤ تو میں بہتر ہوں اس سے یا یہ جو ضعیف و ذلیل ہے اور بات بھی صاف نہیں کر سکتا۔

یہ اس طرف آسان تھا کہ سلطنت فرعونی کو آپ لات مار کر اعلائے کلمۃ الحق کے لئے باہر آ چکے تھے۔ اور ایک روز آپ فرعون کی گود میں تشریف فرما تھے تو یہ تعلیوں کی لینے لگا تو آپ نے اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا جس سے اس کا منہ پھر گیا تو اس نے کہا نجومیوں نے جس لڑکے کی خبر دی تھی وہ یہی لڑکا ہے اور جلاد کو بلا کر قتل کا حکم دیا کہ حضرت آسیہ جو فرعون کی بیوی تھیں آ گئیں اور انہوں نے سب کچھ سن کر فرعون سے کہا کہ تیری جیسی سلطنت ہے ویسا ہی طاقتور ولی عہد چاہئے۔ اسے قتل نہ کر بات اس کی سمجھ میں آ گئی اور ارادہ قتل ترک کر دیا۔ لیکن اس کو شبہ رہا تو اس نے ایک طشت میں یاقوت منگوائے اور ایک طشت آگ کے دہکتے انگاروں سے پر کر دیا اور کہا کہ اگر یہ بچہ ہے اور طاقتور محض ہے تو اس کی عقل اسے چمکتے ہوئے انگاروں کی طرف لے جائے گی اور اگر یہ نبی ہے تو اس کی عقل اسے ہرگز آگ کی طرف نہیں جانے دے گی۔ اس لئے کہ نبی کی عقل ایام طفولیت میں ہی مکمل ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ کو چھوڑا گیا۔ اور منجانب اللہ جبریل کو حکم ہوا کہ وہ آپ کے ہاتھ میں انگارہ دے دے۔

مختصر یہ کہ وہ آگ کا انگارہ جو آپ کے ہاتھ میں دے دیا گیا تھا وہ آپ نے زبان پر رکھ لیا اس سے آپ کی زبان میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

لکنت پیدا ہوگئی اس کا تذکرہ وَّ لَا یَکَادُ یُبِیْنُ میں ہے۔

جو لوگ اس لکنت کو نہیں مانتے اور غلط قرار دیتے ہیں وہ یہ نہیں سمجھتے کہ نبی میں جسمانی نقص پیدائشی نہیں ہوسکتا لیکن عوارض کے ساتھ اگر نقص آجائے تو اس کے مکمل ہونے میں کوئی تعارض نہیں ہوسکتا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک احد میں شہید ہوگئے تو اس سے ان کے کمال تخلیق میں کوئی نقصان نہیں ہے کیونکہ یہ عوارض خارجیہ میں ہے۔

ایسے ہی موسیٰ علیہ السلام کے کامل ہونے میں کوئی شک نہیں باقی عارضہ خارجی سے اگر آپ میں لکنت آگئی تو یہ نقص جسمانی نہیں کہلا سکتا۔ پھر فرعون نے مادہ پرستوں کو ایک چیز اور بھی سمجھائی اور کہا:

فَلَوْ لَآ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾

تو کیوں نہ ڈالے گئے ان پر کنگن سونے کے یا آتے ان کے ساتھ فرشتے جو ساتھ رہتے تو عقل کھو دی اس نے قوم کی اور پیروی کر لی فرعون کی بے شک وہ تھی قوم بے حکمی تو جب غضب ناک کیا ہمیں تو بدلہ لیا ہم نے ان سے غرق کیا انہیں سب کو۔ تو کیا ہم نے انہیں افسانہ اور بنایا ان کو عبرت پچھلوں کے لئے۔

آیت کریمہ میں فرعون کی ظاہر پرستی اور علل واسباب کی خواہش ظاہر کی گئی اور بتایا کہ اس کی نظر میں سونے کے کنگن اور ملائکہ کا علانیہ نزول دلیل صداقت نبوت ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سونے کے کنگن متاع دنیا تھے اور نزول ملائکہ یہ عام نظر میں ناممکن تھا اس لئے کہ ملائکہ اجسام نوری رکھتے ہیں اور نور اس مادی نظر میں نظر آنا محال ہے تو ملائکہ انہیں کیونکر نظر آسکتے ہیں مگر قوم قبط جو فرعون کی جماعت تھی وہ عقل کی اوچھی اور دماغ کی اوندھی تھی اس نے فرعون کی ان باتوں کے آکر اپنی عقل کو بالائے طاق رکھ دیا اور اتنی خفیف ہوئی کہ اس کی پیروی میں گردن جھکا دی اور جو بے قانونی اور بے حکمی ہوتے ہیں انہیں فاسق کہا جاتا ہے۔

اور فاسق اس جگہ اصطلاح قرآنی میں کافر کے معنی میں مستعمل ہے اسی لئے فرمایا کہ جب اس قوم نے خلاف عقل وخرد اس کے دلائل مانے اور ہمیں غضب ناک کیا تو ہم نے ان کے انحراف کا ایسا بدلہ لیا کہ سب کو غرق قلزم نیل کر دیا اور ان کے واقعات کہانی بنا کر پچھلوں کے لئے عبرت دلانے والے کر دیئے اور یہی طریقہ سنت الٰہیہ میں ہر باغی طاغی کے انجام میں جاری ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع - سورۃ زخرف - پ ۲۵

| | |
|---|---|
| وَ لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ یَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ | اور جب مثال بیان کی جائے ابن مریم کی تو جبھی تمہاری قوم اس سے رکتی ہے |
| وَ قَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَیْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ | اور بولے کیا ہمارے خدا بہتر ہیں یا وہ انہوں نے نہ کہا آپ کو مگر نرے جھگڑے کے لئے بلکہ وہ قوم جھگڑالو ہے |
| اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۵۹﴾ | وہ تو نہیں مگر ایک بندے جس پر ہم نے انعام فرمایا اور کیا ہم نے اسے مثال بنی اسرائیل کے لئے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿٦٠﴾
اور اگر ہم چاہتے تو ضرور کر دیتے ہم تمہاری جگہ فرشتے کہ وہ زمین پر بستے

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾
اور بے شک عیسیٰ قیامت کے لئے خبر ہیں تو نہ شک کرو اس سے اور پیروی کرو میری یہ سیدھا راستہ ہے

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٢﴾
اور نہ روک دے تمہیں شیطان بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾
اور جب آئے عیسیٰ علیہ السلام روشن نشانیوں کے ساتھ تو فرمایا بے شک میں لایا ہوں تمہارے پاس حکمت تا کہ روشن کر دوں تمہارے لئے بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾
بے شک اللہ وہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی تو اسے پوجو یہ ہے مضبوط سیدھی راہ

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٦٥﴾
تو اختلاف کیا جماعتوں نے آپس میں تو خرابی ہے ان کی جنہوں نے ظلم کیا عذاب کے دردناک دن سے

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٦﴾
کیا انتظار ہے انہیں مگر قیامت کا یہ کہ آ جائے ان پر اچانک اور وہ بے خبر ہوں گے

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٧﴾
یہ گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار

## حل لغات چھٹا رکوع ۔سورۃ زخرف ۔پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | لَمَّا۔جب | ضُرِبَ۔بیان کی گئی | ابْنُ۔بیٹے |
| مَرْيَمَ۔مریم کی | مَثَلًا۔مثال | اِذَا۔تو ناگہاں | قَوْمُكَ۔تیری قوم |
| مِنْهُ۔اس سے | يَصِدُّوْنَ۔رکتی ہے | وَ۔اور | قَالُوْٓا۔بولے |
| ءَ۔کیا | اٰلِهَتُنَا۔ہمارے خدا | خَيْرٌ۔بہتر ہیں | اَمْ۔یا |
| هُوَ۔وہ | مَا۔نہیں | ضَرَبُوْهُ۔بیان کرتے اس کو | لَكَ۔تیرے لئے |
| اِلَّا۔مگر | جَدَلًا۔جھگڑا | بَلْ۔بلکہ | هُمْ۔وہ |
| قَوْمٌ۔قوم ہیں | خَصِمُوْنَ۔جھگڑالو | اِنْ۔نہیں | هُوَ۔وہ |
| اِلَّا۔مگر | عَبْدٌ۔ایک بندہ کہ | اَنْعَمْنَا۔انعام کیا ہم نے | عَلَيْهِ۔اس پر |

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ-اور | جَعَلْنٰهُ-بنایا ہم نے اس کو | مَثَلًا-مثال | لِّبَنِیۤ-واسطے اولاد |
| اِسْرَآءِیْلَ-اسرائیل کے | وَ-اور | لَوْ-اگر | نَشَآءُ-ہم چاہیں |
| لَجَعَلْنَا-تو بنائیں | مِنْكُمْ-تم میں سے | مَّلٰٓىِٕكَةً-فرشتے | فِی-بیچ |
| الْاَرْضِ-زمین کے | یَخْلُفُوْنَ-بستے | وَ-اور | اِنَّهٗ-بے شک وہ |
| لَعِلْمٌ-نشانی ہے | لِّلسَّاعَةِ-قیامت کی | فَلَا-تو نہ | تَمْتَرُنَّ-شک کر |
| بِهَا-اس میں | وَ-اور | اتَّبِعُوْنِ-پیروی کرو میری | هٰذَا-یہ ہے |
| صِرَاطٌ-راہ | مُّسْتَقِیْمٌ-سیدھی | وَ-اور | لَا-نہ |
| یَصُدَّنَّكُمُ-روکے تم کو | الشَّیْطٰنُ-شیطان | اِنَّهٗ-بے شک وہ | لَكُمْ-تمہارا |
| عَدُوٌّ-دشمن ہے | مُّبِیْنٌ-کھلا | وَ-اور | لَمَّا-جب |
| جَآءَ-لائے | عِیْسٰى-عیسیٰ | بِالْبَیِّنٰتِ-نشانیاں | قَالَ-تو فرمایا |
| قَدْ-بے شک | جِئْتُكُمْ-لایا ہوں میں تمہارے پاس | | بِالْحِكْمَةِ-حکمت |
| وَ-اور | لِاُبَیِّنَ-تاکہ بیان کروں میں | لَكُمْ-تمہارے لئے | بَعْضَ-بعض |
| الَّذِیْ-وہ چیزیں کہ تم | تَخْتَلِفُوْنَ-اختلاف کرتے ہو | فِیْهِ-اس میں | فَاتَّقُوا-تو ڈرو |
| اللّٰهَ-اللہ سے | وَ-اور | اَطِیْعُوْنِ-کہا مانو میرا | اِنَّ-بے شک |
| اللّٰهَ-اللہ | هُوَ-وہی ہے | رَبِّیْ-میرا رب | وَ-اور |
| رَبُّكُمْ-تمہارا رب | فَاعْبُدُوْ-تو عبادت کرو | هُ-اس کی | هٰذَا-یہ ہے |
| صِرَاطٌ-راہ | مُّسْتَقِیْمٌ-سیدھی | فَاخْتَلَفَ-تو اختلاف کیا | الْاَحْزَابُ-جماعتوں نے |
| مِنْۢ بَیْنِهِمْ-ان میں سے | فَوَیْلٌ-تو خرابی ہے | لِّلَّذِیْنَ-ان کو جو | ظَلَمُوْا-ظالم ہیں |
| مِنْ عَذَابِ-عذاب | یَوْمٍ-دن | اَلِیْمٍ-دردناک سے | هَلْ-نہیں |
| یَنْظُرُوْنَ-انتظار کرتے | اِلَّا-مگر | السَّاعَةَ-قیامت کا | اَنْ-یہ کہ |
| تَاْتِیَهُمْ-آئے ان کے پاس | بَغْتَةً-اچانک | وَّ-اور | هُمْ-وہ |
| لَا-نہ | یَشْعُرُوْنَ-سمجھتے ہوں | اَلْاَخِلَّآءُ-دوست | یَوْمَىِٕذٍۭ-اس دن |
| بَعْضُهُمْ-بعض ان کے | لِبَعْضٍ-واسطے بعض کے | عَدُوٌّ-دشمن ہیں | اِلَّا-مگر |
| الْمُتَّقِیْنَ-پرہیزگار لوگ | | | |

## حل لغات نادرہ

ضُرِبَ-ضرب سے ہے اور ضرب کہتے ہیں مارنے کو تو چونکہ مثال بھی دی جاتی ہے تو محاورہ عرب میں اس کے معنی ہوں گے وَلَمَّا ذُكِرَ یعنی جب ذکر کیا گیا ابن مریم کا مثال میں۔

یَصِدُّوْنَ-پر علامہ آلوسی فرماتے ہیں یعنی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا گیا تو قبول حق سے اعراض کرتے ہوئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

مشرکین نے قہقہہ لگایا اور اپنے اعراض پر قائم رہتے ہوئے استہزا اس قول پر کرنا اور ایک قول میں یَصِدُّوْنَ کے معنی یفجئون کے ہیں یعنی خوشی اور ہنسی میں مبالغہ کرتے اور اونچی آواز سے ہنستے۔

اِلَّا جَدَلًا۔ جَدَلٌ۔ مفعول لہ ہے مَا ضَرَبُوْا کا گویا یہ معنی ہوئے کہ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ ذٰلِكَ الْمِثَالَ اِلَّا لِاَجْلِ الْجِدَالِ وَالْخِصَامِ۔

فَلَا تَمْتَرُنَّ۔ لَا تَمْتَرُنَّ۔ لیا گیا ہے یہ مریۃ سے اور مریۃ کہتے ہیں شک کو تو حاصل معنی یہ بنے کہ نہ شک کروان پر۔

اِنْ هُوَ۔ میں اِنْ نافیہ ہے جس کے معنی بنیں گے ''نہیں'' تو خلاصہ یہ ہوا نہیں وہ مگر بندے۔

بَغْتَةً۔ یہ بدل ہے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ کا بدل ہے بَغْتَةً اچانک کے معنی میں مستعمل ہے۔

اَلْاَخِلَّآءُ۔ اَلْاَخِلَّآءُ جمع ہے خلیل کی جس طرح اصحا جمع ہے صحیح کی اور اخلا خلیل کی خلیل کہتے ہیں دوست کو مشتق ہے خلت سے بمعنی محبت۔

## مختصر تفسیر اردو چھٹا رکوع۔ سورۃ زخرف۔ پ ۲۵

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾۔

اور جب ابن مریم کو مثال میں پیش کیا جائے تو جبھی تمہاری قوم استہزا کرنے لگتی ہے۔

عربی محاورہ میں یَصِدُّوْنَ کے معنی بد نیت، ردو استخفاف دعویٰ و استہزا کرنے کو کہتے ہیں تو مشرکین مکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق استہزا کرتے تھے اور قرآن کریم میں دوسری جگہ جو ارشاد ہے: اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ پوجنے والے جو پتھر لکڑی چاند سورج ستاروں کے ہیں وہ بے جان کے پجاری ہیں اور جنہیں پوجتے ہیں وہ بے جان ہیں اسی بنا پر بلاغت قرآنی اس امر کو واضح کر رہی ہے کہ وَمَنْ تَعْبُدُوْنَ نہیں کہا بلکہ مَا تَعْبُدُوْنَ کہا۔ مَا عربی میں بے جان جماد کے لئے استعمال ہوتا ہے اور مَنْ ذی روح کے لئے مگر باوجود اس کے کہ یہ نزاکت زبان اور خوبی سے واقف تھے اپنی ہٹ دھرمی میں آکر اعتراض کر بیٹھے۔

چنانچہ عبداللہ بن زبعری نے جب آیت کریمہ سنی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ حضور! صلی اللہ علیک وآلک وسلم کیا یہ ہمارے اور ہمارے معبودوں کے ہی لئے ہے یا ہر امت اور گروہ کے لئے تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اور تمہارے معبودوں کے لئے ہے اور سب امتوں کے لئے بھی۔

اس پر ابن زبعری نے کہا کہ آپ کے نزدیک عیسیٰ بن مریم نبی ہیں اور ان کی اور ان کی والدہ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ نصاریٰ ان دونوں کو پوجتے ہیں اور حضرت عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہیں یعنی یہود وغیرہ ان کو پوجتے ہیں تو اگر یہ حضرات معاذ اللہ جہنم میں ہوں تو ہم راضی ہیں کہ ہم اور ہمارے معبود بھی ان کے ساتھ ہوں گے۔

یہ سن کر کفار خوب ہنسے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ الآیۃ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب ابن زبعری نے اپنے معبودوں کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال پیش کی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجادلہ کیا کہ نصاریٰ انہیں پوجتے ہیں تو قریش نے اس بات پر استہزا کیا اور کہنے لگے جس کا تذکرہ آگے ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾۔

اور کافر بولے ہمارے بت بہتر ہیں یا عیسیٰ علیہ السلام۔ نہیں کیا انہوں نے اس کو جھگڑے کے لئے بلکہ وہ قوم جھگڑالو ہی تھی یعنی جان بوجھ کر انہوں نے یہ اعتراض کیا حالانکہ وہ جانتے تھے کہ وَمَا تَعْبُدُوْنَ جو آیا ہے اس میں غیر ذی روح جماد محض داخل ہیں نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام اس لئے قرآن کریم نے جنہیں حَصَبُ جَهَنَّمَ کہا ہے وہ غیر ذی روح پتھر کے بت ہیں۔ اور اس میں ذی روح داخل نہیں مگر اپنی کج بحثی اور عناد کی بنا پر زبان کی بلاغت کو چھوڑتے ہوئے انہوں نے استہزاء حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم اور ملائکہ بھی لے لئے اور کہا کہ ہمارے بت تو پتھر کے ہیں اگر وہ جہنم میں جائیں بھی تو انہیں کیا تکلیف ہوگی برخلاف عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم کے کہ انہیں آگ سے تکلیف ہوگی تو یہ بتایا کہ ہمارے معبود بہتر رہے برخلاف نصاریٰ کے معبودوں کے کہ انہیں تکلیف ہوگی۔

حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ جہنم کے ایندھن بت ہوں گے نہ کہ یہ لوگ مگر یہ بات انہوں نے محض جھگڑے کے لئے کی اور حقیقت پر پردہ ڈالا اور وہ تھے بھی جھگڑالو۔ آگے ارشاد ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا منصب اور مرتبہ ظاہر فرمایا حیث قال:

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾۔

وہ تو نہیں مگر بندہ جس پر ہم نے احسان فرمایا اور کیا ہم نے اس کو عجیب وغریب مثال بنی اسرائیل کے لئے اور اگر ہم چاہتے تو کردیتے تمہاری جگہ فرشتے زمین میں کہ وہ بستے۔

اس میں یہ فرمایا گیا جو کسی شاعر نے کہا ہے:

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

تو فرشتے بسا کر اللہ تعالیٰ اپنی عبادت کراتا مگر مقصد خلق انسانی یہی تھا کہ بندے انسانی مخلوق میں عبادت الٰہی کریں آگے ارشاد ہے:

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾۔

اور وہ عیسیٰ علیہ السلام خبر ہیں قیامت کی تو شک نہ کرو اس پر اور پیروی کرو یہی میرا راستہ سیدھا مضبوط ہے۔

اس آیت کریمہ میں نہایت نفیس طریقہ پر نزول عیسیٰ علیہ السلام کی خبر دی اور بتایا کہ وہ زندہ آسمان پر تشریف لے جاکر قرب قیامت میں نازل ہوں گے اور وہ قیامت کی خبر ہوں گے اس میں شک کرنا مومن کا کام نہیں بلکہ حکم دیا: وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ میرے احکام کی پیروی کرو یہی میرا سیدھا مضبوط راستہ ہے۔ اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہی قیامت کا آنا ہے اس پر یقین رکھو مگر بجائے یقین رکھنے کے جماعتیں شک میں پڑ گئیں۔

کسی نے کہا وہ آسمان پر گئے ہی نہیں۔

کسی نے کہا ان کا نزول ہی نہ ہوگا۔

اور کسی نے ان کی قبر بھی کشمیر کے محلہ خانیار میں بنا کر رکھ دی۔

اسی کی طرف اشارہ فرمایا جاتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾۔

اور اس اعتقاد سے تمہیں شیطان نہ روکے وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

یعنی اسلامی اعتقادات میں شک وشبہ پیدا کر کے تو سوس شیطانی سے انسان گمراہ ہوتا ہے اور وہ حقیقتاً انسان کے لئے عدو مبین ہے چنانچہ ارشاد ہوا کہ اس توسوس شیطانی سے جماعتوں میں اختلاف پیدا ہوئے۔ حیث قال:

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾۔

اور جب آئے عیسیٰ علیہ السلام روشن دلائل کے ساتھ فرمایا بے شک میں لایا ہوں تمہارے پاس حکمت اور اس لئے کہ ظاہر کر دوں میں تم پر بعض وہ امور جس میں اختلاف کرتے ہو تو ڈرو اللہ سے اور پیروی کرو میری یعنی بعد رفع عیسیٰ علیہ السلام کسی نے انہیں خدا مانا کسی نے خدا کا بیٹا اور حضرت مریم کو خدا کی بیوی ایسے ہی کسی نے ان کے رفع الی السماء کا انکار کیا۔

غرضکہ ان تمام اختلافات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اول ہی ظاہر فرما گئے تھے اور صراط مستقیم پر قائم رہنے اور آپ کا اتباع کرنے کی ہدایت کر گئے تھے مگر ایسا نہ ہوا بلکہ

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾۔

پھر وہ جماعتیں آپس میں مختلف ہو گئیں تو خرابی ہے ان کو جنہوں نے ظلم کیا دردناک عذاب والے دن سے۔ کیا انتظار کر رہے ہیں مگر قیامت کا یہ کہ آجائے ان پر اچانک اور ان کو شعور بھی نہ ہو۔

یعنی یہ اختلاف میں پڑنے والی جماعتیں آج انکار کر لیں جیسے چاہیں کھینچ تان کر عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنا دیں۔ نزول و رفع کا انکار کرتے رہیں قیامت جب آجائے گی تو انہیں اس دردناک عذاب میں مبتلا ہونے کے وقت افسوس کرنا پڑے گا اور اس دن گرم جوش دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور آپس میں ملامت کریں گے۔ آگے ارشاد ہے:

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾۔

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار۔

اس لئے گمراہوں کی جماعتوں میں جو اتحاد ہوتا ہے وہ بر بنائے گمراہی ہوتا ہے اور اسی وجہ میں جو اس گمراہی کا نتیجہ دیکھیں گے تو آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے برخلاف نیکوکار، پرہیزگار، متقیوں کے کہ وہ وہاں بھی آپس میں افراط محبت سے پیش آئیں گے اور ایک دوسرے کو مبارکبادیاں پیش کریں گے۔

## بامحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع۔ سورۃ زخرف ۔پ ۲۵

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ۚ

مومنین سے فرمایا جائے گا اے میرے بندو! آج کے دن تمہیں کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہو گے

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ۚ

وہ لوگ جو ایمان لائے ہماری آیتوں پر اور تھے وہ مسلمان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾

داخل ہو تم باغیچوں میں اور تمہاری بیبیاں اور تم خاطریں کئے جاؤ گے

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَ اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾

گشت کرائے جائیں گے ان کے اوپر سونے کے پیالوں اور جاموں سے اور اس میں ہے جو تمہارا جی چاہے اور آنکھیں لذت پکڑیں اور تم رہو گے اس میں ہمیشہ ہمیش

وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾

اور یہ وہ جنت ہے جس کے تم وارث ہوئے اس کے بدلے جو تم عمل کرتے رہے

لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾

تمہارے لئے اس جنت میں پھل ہوں گے بہت سے اور اسی سے کھاؤ گے

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾

بے شک مجرم کافر جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾

وہ عذاب ان سے ہلکا نہ ہوگا اور وہ اس میں مایوس ہوں گے

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾

اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ تھے اپنی جانوں پر ظلم کرتے

وَ نَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾

اور پکاریں گے وہ اے مالک (داروغۂ جہنم) اپنے رب سے عرض کر کہ ہمیں موت دے تو وہ مالک کہے گا کہ تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾

بے شک لائے ہم تمہارے پاس حق لیکن اکثر تمہارے حق سے کراہت کرتے رہے

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾

کیا انہوں نے اپنے خیال میں کوئی کام پکا کر لیا ہے تو ہم بھی اپنا کام پکا کرنے والے ہیں

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾

کیا وہ اس گمان میں ہیں کہ ہم نہیں سنتے ان کی خفیہ باتیں اور مشورہ کیوں نہیں حالانکہ ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کے پاس لکھتے ہیں

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

اے محبوب فرمائیے اگر ہوتا (بفرض محال) اللہ کے لئے لڑکا سب سے پہلے میں پوجتا

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾

پاک ہے وہ ذات جو رب سماء وارض ہے اور رب عرش ہے ان باتوں سے جو یہ بتاتے ہیں

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَ يَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ

تو چھوڑو انہیں کہ بکواس کرتے رہیں اور کھیلتے رہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾
یہاں تک کہ ملیں اس دن کو جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾
اور وہ وہ ذات ہے جو آسمان والوں کا خدا ہے اور زمین والوں کا خدا ہے اور حکمت والا جاننے والا ہے

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٥﴾
اور برکت والا ہے وہ جس کے لئے سلطنت آسمانوں اور زمین کی ہے اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾
اور نہیں مالک ہیں وہ جنہیں پوجتے ہیں اس کے سوا شفاعت کے مگر جو گواہی دے حق کی اور وہ جانتے ہیں

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٨٧﴾
اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے پیدا کیا انہیں تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے تو کہاں بہک رہے ہیں

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾
اور ان کا فرمانا کہ اے میرے رب بے شک یہ وہ قوم ہے جو ایمان نہیں لائے گی

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾
تو ان سے درگزر کرو اور فرماؤ کہ بس سلام تو عنقریب جان لیں گے

## حل لغات ساتواں رکوع۔سورۃ زخرف۔پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| | يٰعِبَادِ۔اے میرے بندو | لَا۔نہیں | خَوْفٌ۔خوف |
| عَلَيْكُمُ۔تم پر | الْيَوْمَ۔آج | وَ۔اور | لَآ۔نہ |
| اَنْتُمْ۔تم | تَحْزَنُوْنَ۔غمگین ہوگے | اَلَّذِيْنَ۔وہ جو | اٰمَنُوْا۔ایمان لائے |
| بِاٰيٰتِنَا۔ہماری آیتوں پر | وَ۔اور | كَانُوْا۔تھے | مُسْلِمِيْنَ۔فرمانبردار |
| اُدْخُلُوا۔داخل ہوجاؤ | الْجَنَّةَ۔جنت میں | اَنْتُمْ۔تم | وَ۔اور |
| اَزْوَاجُكُمْ۔تمہاری بیویاں | تُحْبَرُوْنَ۔خاطریں کئے جاؤ گے | | يُطَافُ۔پھیرے جائیں گے |
| عَلَيْهِمْ۔ان پر | بِصِحَافٍ۔آبخورے | مِّنْ ذَهَبٍ۔سونے کے | وَّ۔اور |
| اَكْوَابٍ۔جام | وَ۔اور | فِيْهَا۔اس میں | مَا۔وہ ہے جو |
| تَشْتَهِيْهِ۔چاہیں گے | الْاَنْفُسُ۔نفس | وَ۔اور | تَلَذُّ۔لذت پائیں گی |
| الْاَعْيُنُ۔آنکھیں | وَ۔اور | اَنْتُمْ۔تم | فِيْهَا۔اس میں |
| خٰلِدُوْنَ۔ہمیشہ رہوگے | وَ۔اور | تِلْكَ۔یہ | الْجَنَّةُ۔جنت ہے |
| الَّتِيْٓ۔جو | اُوْرِثْتُمُوْ۔وارث بنائے گئے تم | | هَا۔اس کے |
| بِمَا۔بدلہ اس کا جو | كُنْتُمْ۔تھے تم | تَعْمَلُوْنَ۔عمل کرتے | لَكُمْ۔تمہارے لئے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| فِيْهَا-اس میں | فَاكِهَةٌ-پھل ہیں | كَثِيْرَةٌ-بہت | مِّنْهَا-اس سے |
| تَاْكُلُوْنَ-تم کھاؤ گے | اِنَّ-بے شک | الْمُجْرِمِيْنَ-مجرم | فِيْ-بیچ |
| عَذَابِ-عذاب | جَهَنَّمَ-دوزخ کے | خٰلِدُوْنَ-ہمیشہ رہیں گے | لَا-نہ |
| يُفَتَّرُ-کم کیا جائے | عَنْهُمْ-ان سے | وَ-اور | هُمْ-وہ |
| فِيْهِ-اس میں | مُبْلِسُوْنَ-ناامید ہوں گے | وَ-اور | مَا-نہیں |
| ظَلَمْنٰهُمْ-ظلم کیا ہم نے ان پر | | وَ-اور | لٰكِنْ-لیکن |
| كَانُوْا-تھے وہ | هُمُ-خود ہی | الظّٰلِمِيْنَ-ظالم | وَ-اور |
| نَادَوْا-پکاریں گے | يٰمٰلِكُ-اے مالک | لِيَقْضِ-چاہئے کہ فیصلہ کر دے | |
| عَلَيْنَا-ہم پر | رَبُّكَ-تیرا رب | قَالَ-کہے گا | اِنَّكُمْ-بے شک تم |
| مّٰكِثُوْنَ-ٹھہرنے والے ہو | لَقَدْ-بے شک | جِئْنٰكُمْ-لائے ہم تمہارے پاس | |
| بِالْحَقِّ-حق | وَ-اور | لٰكِنَّ-لیکن | اَكْثَرَ-اکثر |
| كُمْ-تم میں سے | لِلْحَقِّ-حق کو | كٰرِهُوْنَ-ناپسند کرتے ہیں | اَمْ-کیا |
| اَبْرَمُوْٓا-پکا ارادہ کر چکے ہیں وہ | | اَمْرًا-کسی کام کا | فَاِنَّا-تو ہم بھی |
| مُبْرِمُوْنَ-ارادہ کر چکے ہیں وہ | | اَمْ-کیا | يَحْسَبُوْنَ-خیال کرتے ہیں |
| اَنَّا-کہ ہم | لَا-نہیں | نَسْمَعُ-سنتے | سِرَّ-پوشیدہ باتیں |
| هُمْ-ان کی | وَ-اور | نَجْوٰىهُمْ-مشورے ان کے | بَلٰى-کیوں نہیں |
| وَ-اور | رُسُلُنَا-ہمارے فرشتے | لَدَيْهِمْ-ان کے پاس | يَكْتُبُوْنَ-لکھتے ہیں |
| قُلْ-فرمایئے | اِنْ-اگر | كَانَ-ہوتا | لِلرَّحْمٰنِ-رحمن کا |
| وَلَدٌ-کوئی بیٹا | فَاَنَا-تو میں | اَوَّلُ-سب سے پہلے | الْعٰبِدِيْنَ-عبادت کرتا |
| سُبْحٰنَ-پاک ہے | رَبِّ-رب | السَّمٰوٰتِ-آسمانوں کا | وَ-اور |
| الْاَرْضِ-زمین کا | رَبِّ-رب | الْعَرْشِ-عرش کا | عَمَّا-اس سے جو |
| يَصِفُوْنَ-بناتے ہو | فَذَرْ-تو چھوڑ | هُمْ-ان کو | يَخُوْضُوْا-بحث کریں |
| وَ-اور | يَلْعَبُوْا-کھیلیں | حَتّٰى-یہاں تک کہ | يُلٰقُوْا-ملیں |
| يَوْمَهُمُ-اپنے دن | الَّذِيْ-اس کو جو | يُوْعَدُوْنَ-وعدہ دیئے جاتے ہیں | |
| وَ-اور | هُوَ-وہ | الَّذِيْ-وہ ہے جو | فِي-بیچ |
| السَّمَآءِ-آسمانوں کے | اِلٰهٌ-خدا ہے | وَّ-اور | فِي-بیچ |
| الْاَرْضِ-زمین کے | اِلٰهٌ-خدا ہے | وَ-اور | هُوَ-وہ |
| الْحَكِيْمُ-حکمت والا | الْعَلِيْمُ-جاننے والا ہے | وَ-اور | تَبٰرَكَ-برکت والا ہے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| الَّذِیْ۔وہ | لَهٗ۔کہ اس کی | مُلْكُ۔بادشاہی ہے | السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں |
| وَ۔اور | الْاَرْضِ۔زمین میں | وَ۔اور | مَا۔جو |
| بَيْنَهُمَا۔ان کے درمیان ہے | وَ۔اور | عِنْدَهٗ۔اسی کے پاس ہے | عِلْمُ۔علم |
| السَّاعَةِ۔قیامت کا | وَ۔اور | اِلَيْهِ۔اسی کی طرف | تُرْجَعُوْنَ ۔ پھیرے جاؤ |
| گے تم | وَ۔اور | لَا۔نہیں | يَمْلِكُ۔مالک ہیں |
| الَّذِيْنَ۔وہ جو | يَدْعُوْنَ۔پکارتے ہیں | مِنْ دُوْنِهٖ۔اس کے سوا | الشَّفَاعَةَ۔شفاعت کے |
| اِلَّا۔مگر | مَنْ۔جو | شَهِدَ۔گواہی دے | بِالْحَقِّ۔حق کی |
| وَ۔اور | هُمْ۔وہ | يَعْلَمُوْنَ۔جانتے ہیں | وَ۔اور |
| لَئِنْ۔اگر | سَاَلْتَهُمْ۔توان سے پوچھے | مَّنْ۔کس نے | خَلَقَهُمْ۔پیدا کیا ان کو تو |
| لَيَقُوْلُنَّ۔ضرور کہیں گے | اللّٰهُ۔اللہ نے | فَاَنّٰى۔تو کہاں | يُؤْفَكُوْنَ۔بہک رہے ہو |
| وَ۔اور | قِيْلِهٖ۔اس کا کہنا | يٰرَبِّ۔اے میرے رب | اِنَّ۔بے شک |
| هٰٓؤُلَآءِ۔یہ | قَوْمٌ۔قوم جو | لَّا۔نہیں | يُؤْمِنُوْنَ۔ایمان لاتے |
| فَاصْفَحْ۔تو درگزر کر | عَنْهُمْ۔ان سے | وَ۔اور | قُلْ۔فرمایئے |
| سَلٰمٌ۔سلام ہو | فَسَوْفَ۔پھر جلدی | يَعْلَمُوْنَ۔جانیں گے | |

## حل لغات نادرہ

تُحْبَرُوْنَ۔حبرہ سے مشتق ہے حسن ہیئت اور اکرام بلیغ کو کہتے ہیں۔حاصل معنی تواضع یا احترام کئے گئے وہ

صِحَاف۔جمع صحفۃ ہے بمعنی بڑا پیالہ۔

اَكْوَابٍ۔جمع کوب ہے بمعنی بے دستے کے آبخورے یعنی جام۔

لَا يُفَتَّرُ۔ای یُخَفَّفُ یعنی نہیں ہلکا کیا جائے گا۔

مُبْلِسُوْنَ۔ماخوذ از بلس بمعنی ناامید خاموش اور مایوس۔

لِيَقْضِ۔ای لِیُمِتْ۔

اَبْرَمُوْٓا۔ابرام سے ماخوذ ہے جس کے معنی کسی چیز کے مضبوط اور مستحکم کرنے کو کہتے ہیں۔

يُؤْفَكُوْنَ۔انہونی بات کے پیچھے لگنا۔بہکنا۔

وَقِيْلِهٖ۔قول مصدر کی طرح ہے بمعنی فرمودہ۔ارشاد پیغمبر۔

فَاصْفَحْ۔درگزر کرنا۔

## مختصر تفسیر اردو ساتواں رکوع۔سورۃ زخرف۔پ ۲۵

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۶۸ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۶۹ اُدْخُلُوا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ ۔

(اوران سے کہا جائے گا) اے ہمارے بندو! آج تم کو کسی طرح کا خوف نہیں ہے اور نہ تم کسی طرح پر آزردہ خاطر غمگین ہو گے یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور ہمارے فرمانبردار رہے ہم ان سے فرمادیں گے کہ تم اور تمہاری بیویاں عزت واکرام کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ان پر سونے کی پیالوں اور رکابیوں کا دور چلے گا اور جس چیز کو ان کا جی چاہے گا اور جو ان کی نظر میں بھلی معلوم ہو گی بہشت میں ان کے لئے موجود ہو گی (اوران کو مژدہ سنادیا جائے گا) کہ تم ہمیشہ ہمیش یہیں رہو گے۔

شروع رکوع يٰعِبَادِ سے ہے اس پر علامہ آلوسی فرماتے ہیں: حِكَايَةٌ لِمَا يُنَادٰى بِهِ الْمُتَّقُوْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ تَعَالٰى يَوْمَئِذٍ فَهُوَ بِتَقْدِيْرِ قَوْلٍ اَيْ فَيُقَالُ لَهُمْ يٰعِبَادِ الخ اَوْ فَاَقُوْلُ لَهُمْ بِنَاءً عَلٰى اَنَّ الْمُنَادِيْ هُوَ اللهُ تَعَالٰى تَشْرِيْفًا لَهُمْ۔ خلاصہ یہ کہ وہ بندے جو ایمان کے زیور سے آراستہ ہیں ان کو یہ ارشاد ہوگا: يٰعِبَادِ الخ اس کے یہ معنی ہیں اے میرے بندو! اس میں يُقَالُ یا اَقُوْلُ یعنی''کہا جائے گا'' یا''ہم کہیں گے'' مقدر ہے۔اس کے بعد آیت کریمہ کا مفہوم واضح ہے کہ انہیں بشارت دی جائے گی کہ آج تمہیں خوف وحزن نہیں ہے تم ایماندار اور مسلمان تھے اس کے صلہ میں تم جنت میں جاؤ جہاں تمہارے اوپر سونے کے پیالوں اور جاموں کا دور ہوگا اور جو تم چاہو گے نعمتوں سے متمتع کئے جاؤ گے اور آنکھوں کو لذتیں ملیں گی یعنی حسن و جمال وحور وغلمان سے آنکھیں لذت لیں گی اور نعمتوں سے متمتع ہو گے۔

اور پھر دنیا کی طرح یہ نعمتیں نہیں کہ یہاں کی ہر نعمت کو زوال ہے۔ہر فصل کو ہمیشگی نہیں۔ظاہر ہے کہ آم کی فصل میں آم کھا سکتے ہو مگر جب فصل چلی گئی تو آم بھی دستیاب نہ ہوگا یہی حال دیگر میوہ جات وپھلوں کا ہے برخلاف جنت کی نعمتوں کے کہ وہ پابند فصل نہیں ہمیشہ۔ہر وقت مَا تَشْتَهِيْ کے ماتحت بہت کچھ ملے گا حتیٰ کہ جو پھل جنتی کھانا چاہے گا اس کو اتنی زحمت بھی نہ ہوگی کہ وہ اٹھے اور درخت پر سے توڑے یا چھیلے اس کیفیت کو دوسری جگہ فرمایا گیا: فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾ ۔بہشت بریں میں جس کے باغوں کے پھل ایسے جھکے ہوئے ہوں گے کہ چاہیں تو اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے توڑ لیں پھر جتنی نعمت اور جو نعمتیں وہاں ملیں گی ان میں زوال کا خطرہ نہ ہوگا ہر نعمت ہمیشہ رہنے والی ہوگی ہر عیش ابدی ہوگی۔اوران کو دوسری بشارت یہ دی گئی: اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ عزت دی گئی ہے تمہیں۔

تیسری بشارت یہ ہے کہ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ الخ سونے کے پیالے اور جام تم پر دور کریں گے جن میں نعمت ہائے گونا گوں تمہیں ملیں گی اور سب سے بڑی بشارت یہ ہے کہ اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اس میں داخل ہونے کے بعد نکالے نہیں جاؤ گے۔وہاں داخل ہونے کے بعد نہ بیماری نہ کمزوری اور نہ کسی چیز کے حاصل کرنے کی فکر ہر شے تمہارے اشتہاء نفس کے ساتھ موجود ہوگی نہ کاشت کی زحمت۔نہ پھلوں کو کاٹنے کی کلفت جو پھل چاہو۔جو چیز چاہو دل میں خیال آتے ہی سامنے ہوگی۔چنانچہ آگے ارشاد خداوندی ہے:

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

یہ وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے نیک عملوں کے بدلے میں اور تمہارے لئے اس میں بہت میوہ جات ہیں جن کو تم کھاؤ گے۔

اب بموجب اسلوب بیان قرآن جنتیوں کے ذکر کے بعد جہنمیوں کا تذکرہ فرمایا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے:

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿٧٤﴾ ۔

بے شک مجرمین مشرکین عذاب جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾ ۔

نہیں ہلکا ہوگا ان سے عذاب اور وہ اس جہنم میں مایوس پڑے ہوں گے۔

مجرمین سے مراد مشرکین ہیں اس لئے کہ خلود عذاب کا سوائے مشرک کے کسی گنہگار کے لئے نہیں اسی لئے ہم نے ترجمہ میں مجرمین مشرکین بڑھایا اور جو جہنم میں جائیں گے اور وہاں آہ و بکا کریں گے ان کی اس پکار سے اور واویلا کرنے سے عذاب میں تخفیف نہ ہوگی آخر پکار کر واویلا کر کے مایوسی کے ساتھ جہنم میں پڑے رہیں گے۔ آگے ارشاد ہے:

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٧٦﴾ ۔

اور ہم نے ان پر ظلم نہیں فرمایا لیکن وہ خود ہی ظالم تھے۔

معنی صاف ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے از روئے ظلم یہ عذاب نہیں ہوگا بلکہ انہوں نے جو شرک کیا جیسے قرآن کریم نے إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴿١٣﴾ فرمایا اسی ظلم کی سزا انہیں ملے گی اور تنگ آکر مالک جہنم سے کہیں گے جن کا ذکر اس آیت میں ہے۔

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ ۔

اور پکاریں گے کہ اے مالک جہنم اپنے رب سے عرض کر کہ ہمیں موت دے تاکہ اس مصیبت سے نجات پائیں داروغہ جہنم انہیں جواب دیگا کہ

قَالَ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنَاكُمْ بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٨﴾ أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾ ۔

تم یہیں رہو گے بے شک لائے ہم تمہارے لئے حق لیکن اکثر تمہارے حق سے کراہت کرتے رہے کیا انہوں نے اپنے خیال میں کام پکا کر لیا ہے تو ہم نے بھی کام پکا کر رکھا ہے۔

یہ مشرکین مکہ کو ارشاد ہے کہ وہ جس گھمنڈ میں ہیں کیا وہ پختہ اور پکا ہے انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا کام بھی پختہ اور پکا ہے یعنی ان کا عذاب کہ اسے کوئی نہیں ٹلا سکے گا۔ آگے ارشاد ہے:

أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾ ۔

کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کی خفیہ اور مجمع کے مشوروں کو نہیں سنتے کیوں نہیں ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کے پاس سب کچھ لکھتے ہیں۔ یعنی انسان خفیہ یا اعلانیہ کوئی بات کرے یا ارادہ تو کراماً کاتبین جو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں وہ اس کے ہر ارادہ اور مشورہ کو لکھتے رہتے ہیں اور انہی کے ساتھ ہوتے ہیں بندہ جب نیک کام کرے تو وہ لکھ لیتے ہیں اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

برا کام کرے تو بھی لکھ لیتے ہیں تو مشرکین کا یہ گمان غلط ہے کہ ہماری خفیہ باتیں نہیں سنتا بلکہ وہ خفیہ علانیہ سب سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔ آگے ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ ۔

اے محبوب! آپ نصاریٰ کو فرما دیجئے کہ اگر رحمٰن کے بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے پوجنے والا ہوتا۔

اس لئے کہ بیٹا باپ کا راز ہے اور خلیفہ۔ جب جس باپ کو پوجا جائے تو اس کے بیٹے کی پوجا لازمی ہے علاوہ اس کے بیٹا وہ ہوتا ہے جس کے ساتھ باپ کی شفقت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ بہت سے معاملات میں بیٹے سے وہ مجبور ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نہ کسی سے مجبور ہے نہ اس کے معاملات میں کوئی مشیر اسی بنا پر اس کے لئے اولاد محال ہے اس کی صفت تو یہ ہے کہ

فَرْدٌ صَمَدٌ عَنْ صِفَةِ الْخَلْقِ بَرِيْئٌ ۔۔۔ رَبٌّ اَزَلِيٌّ خَلَقَ الْخَلْقَ كَمَالًا

لَا ضِدَّ وَ لَا نِدَّ وَلَا حَدَّ لِرَبِّيْ ۔۔۔ اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ وَلَمْ يَلْقَ زَوَالًا

وہ ذات وہ ذات ہے کہ فرد صمد ہے صفات خلق سے منزہ ومبرا ہے اور اپنی صفت کمال کے مظاہرہ میں تمام مخلوق پیدا فرمائی اور سب کا رب ازلی ہوا بنا بریں اس کی نہ بیوی ہے نہ اولاد اس کا کوئی رشتہ دار ہے نہ مشیر تدبیر وہ فرد صمد ہے اور رب ازلی خالق مخلوق۔ اسی بنا پر فرمایا کہ اگر رحمٰن کے اولاد ہوتی تو میں اس کا پوجنے والا ہوتا۔ آگے ارشاد ہے جس میں نصاریٰ کا رد کیا گیا اور فرمایا:

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ ۔

پاک ہے وہ ذات جو آسمانوں اور زمین کی پیدا کرنے والی اور عرش کا رب ہے اور اس سے منزہ ہے جو اس کی صفت میں ایسی باتیں کرتے ہیں آگے ارشاد ہے:

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾ ۔

تو آپ انہیں چھوڑیں کہ بے ہودہ بکواس کرتے رہیں اور کھیلتے رہیں یہاں تک کہ اس دن سے ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا چکا ہے وہ وہ ذات ہے جو آسمان میں بھی خدا ہے اور زمین میں بھی خدا اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ نضر بن حارث نے کہا تھا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں تو اس پر پہلی آیت نازل ہوئی تو نضر کہنے لگا دیکھتے ہو قرآن میں میری تصدیق آ گئی ولید نے کہا کہ تیری تصدیق نہیں آئی بلکہ فرمایا گیا کہ رحمٰن کے ولد نہیں اور میں اہل مکہ میں سے پہلا موحد ہوں اس سے ولد کی نفی کرنے والا اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی تنزیہ کا بیان ہے:

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ ۔

تو برکت والا ہے وہ کہ اسی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹنا ہے اور نہیں مالک ہیں وہ جنہیں یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کے مگر جو گواہی دے حق کی اور وہ جانتے ہیں۔

آیت کریمہ میں اول تنزیہ ذات فرما کر توبیخاً فرمایا کہ یہ بے دین بکواس کرتے رہیں یہاں تک کہ جب ہمارے حضور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آئیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وعدہ والے دن ان کے ساتھ کیا ہوگا اور الوہیت ذات آسمان اور زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب پر عام ہے اور وہ سب کا سننے والا اور جاننے والا ہے اور وہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ مطلق ایک ہی ہے اگلی آیت میں فرمایا کہ جو شفاعت کے منکر ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ البتہ غیر خدا کی پوجا کرنے والے بتوں کو جو کہتے ہیں: هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ کہنے والے غلطی پر ہیں وہ شفاعت کے مالک نہیں مگر ان کو حق شفاعت حاصل ہے جنہوں نے حق کی شہادت کی اور اعتراف رسالت کیا تو جن کا یہ وہم ہے کہ خدا کے حضور کوئی سفارش نہیں کر سکتا یہ بھی غلط اور جو بتوں کو اپنا سفارشی مانتے ہیں وہ بھی غلط معلوم ہوا کہ شاہد بالحق کو حق شفاعت حاصل ہے اور جماد محض بے شعور بتوں کو اپنا شفیع ماننا یہ جہالت خالص ہے جس کو ہر ایک سمجھ سکتا ہے اور وہ خود بھی جانتے ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَ قِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾
فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَ قُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾۔

اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے پیدا کیا انہیں تو ضرور کہیں گے اللہ نے تو کہاں اوندھے جا رہے ہیں اور ہمارے حبیب کا فرمانا کہ اے میرے رب! یہ قوم ایمان نہیں لائے گی تو درگزر فرمایئے اور انہیں فرما دیجئے کہ بس سلام ہے تو عنقریب جان لیں گے۔

آیہ کریمہ کا حکم آیات قتال سے پہلے کا ہے آیات قتال کے نزول نے انہیں منسوخ الحکم قرار دے دیا اس قسم کی آیتیں اور بھی ہیں جیسے لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ وغیرہ ان کے حکم کے منسوخ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آیت منسوخ التلاوت بھی ہے۔

## سورۃ دخان

اس سورہ مبارکہ میں تین رکوع اور انسٹھ آیات ہیں یہ سورۃ مکی ہے۔

### بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع ۔ سورۃ دخان ۔ پ ۲۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿١﴾ — اے حامد و محمود

وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ — روشن کتاب کی قسم

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا — بے شک ہم نے نازل فرمایا اسے برکت والی رات میں

مُنْذِرِيْنَ ﴿٣﴾ — بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿٤﴾ — اس رات میں تقسیم کئے جاتے ہیں ہر حکمت والے کام

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٥﴾ — ہمارے حکم سے بے شک ہم ہیں بھیجنے والے

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦﴾ — رحمت تمہارے رب کی طرف سے بے شک وہ سنتا جانتا ہے

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ — رب ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان کے اندر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٧﴾

ہے اگر ہو تم یقین کرنے والے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ
اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾

کوئی معبود نہیں مگر وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پہلے باپ داداؤں کا بھی

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾

بلکہ وہ شک میں کھیل رہے ہیں

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿١٠﴾

تو انتظار کر اس دن کا جب لائے گا آسمان دھواں کھلا ہوا

يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾

ڈھانپ لے گا لوگوں کو یہ دردناک عذاب ہے

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾

اس دن کہیں گے کھول دے اے ہمارے رب ہم سے عذاب ہم بے شک ایمان لاتے ہیں

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَ قَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ
مُّبِيْنٌ ۙ﴿١٣﴾

کہاں سے ہو انہیں نصیحت حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لا چکا

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۘ﴿١٤﴾

پھر اس سے منحرف ہو گئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآىِٕدُوْنَ ﴿١٥﴾

ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں بے شک تم وہی کرو گے

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٦﴾

جس دن ہم سب کی گرفت کریں گے بڑی گرفت بے شک ہم انتقام لینے والے ہیں

وَ لَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ جَآءَهُمْ
رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۙ﴿١٧﴾

بے شک ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا اور ان کے پاس ایک معزز رسول تشریف لائے

اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ
اَمِيْنٌ ۙ﴿١٨﴾

(فرعون سے فرمایا کہ) اللہ کے بندوں کو میرے سپرد کر دو بے شک میں تمہارے لئے رسول امین ہوں

وَّ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ۚ﴿١٩﴾

اور اللہ کے مقابل سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس ایک روشن سند لایا ہوں

وَ اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿٢٠﴾

اور میں پناہ مانگتا ہوں اپنے اور تمہارے رب سے یہ کہ تم مجھ پر پتھراؤ کرو

وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿٢١﴾

اگر تم مجھ پر ایمان نہ لاؤ تو تم مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٢٢﴾

تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ مجرم لوگ ہیں

فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۙ﴿٢٣﴾

(تو ارشاد ہوا کہ) راتوں رات میرے بندوں کو ساتھ لے کر چلو بے شک تم پیچھا کئے جاؤ گے

وَ اتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٤﴾

اور چھوڑ دے دریا کو اپنی جگہ ٹھہرا ہوا بے شک وہ لشکر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| | غرق کیا جائے گا |
| كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٢٥﴾ | (آخرش انجام یہ ہوا کہ فرعونی) کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے |
| وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٢٦﴾ | اور کھیت اور عمدہ مکان |
| وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾ | اور نعمتیں جن میں وہ پھل کھاتے تھے |
| كَذٰلِكَ ۖ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾ | ایسے ہی کیا ہم نے ان کا وارث دوسری قوم کو |
| فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾ | تو نہیں رویا ان پر آسمان اور زمین اور انہیں مہلت نہیں دی گئی |

## حل لغات پہلا رکوع ۔ سورۃ دخان ۔ پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| حٰمٓ۔ اے حامد ومحمود | وَ۔ قسم ہے | الْكِتٰبِ۔ کتاب | الْمُبِيْنِ۔ روشن کی |
| اِنَّآ۔ بے شک ہم نے | اَنْزَلْنٰهُ۔ اتارا اس کو | فِيْ۔ بیچ | لَيْلَةٍ۔ رات |
| مُّبٰرَكَةٍ۔ برکت والی کے | اِنَّا۔ بے شک | كُنَّا۔ ہم ہیں | مُنْذِرِيْنَ۔ ڈرانے والے |
| فِيْهَا۔ اس میں | يُفْرَقُ۔ تقسیم ہوتا ہے | كُلُّ۔ ہر | اَمْرٍ۔ کام |
| حَكِيْمٍ۔ حکمت والا | اَمْرًا۔ حکم ہے | مِّنْ عِنْدِنَا۔ ہماری طرف سے | |
| اِنَّا۔ بے شک | كُنَّا۔ ہم ہیں | مُرْسِلِيْنَ۔ بھیجنے والے | رَحْمَةً۔ رحمت ہے |
| مِّنْ رَّبِّكَ۔ تیرے رب کی | اِنَّهٗ۔ بے شک | هُوَ۔ وہی ہے | السَّمِيْعُ۔ سنتا |
| الْعَلِيْمُ۔ جانتا | رَبِّ۔ رب | السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں کا | وَ۔ اور |
| الْاَرْضِ۔ زمین کا | وَ۔ اور | مَا۔ جو | بَيْنَهُمَا۔ ان کے درمیان ہے |
| اِنْ۔ اگر | كُنْتُمْ۔ ہوتم | مُّوْقِنِيْنَ۔ یقین کرنے والے | |
| لَآ۔ نہیں کوئی | اِلٰهَ۔ معبود | اِلَّا۔ مگر | هُوَ۔ وہی |
| يُحْيٖ۔ زندہ کرتا ہے | وَ۔ اور | يُمِيْتُ۔ مارتا ہے | رَبُّكُمْ۔ رب ہے تمہارا |
| وَ۔ اور | رَبُّ۔ رب | اٰبَآئِكُمُ۔ باپوں تمہارے | الْاَوَّلِيْنَ۔ پہلوں کا |
| بَلْ۔ بلکہ | هُمْ۔ وہ | فِيْ۔ بیچ | شَكٍّ۔ شک کے |
| يَّلْعَبُوْنَ۔ کھیلتے ہیں | فَارْتَقِبْ۔ تو انتظار کر | يَوْمَ۔ جس دن | تَاْتِي۔ لائے گا |
| السَّمَآءُ۔ آسمان | بِدُخَانٍ۔ دھواں | مُّبِيْنٍ۔ ظاہر | يَّغْشَى۔ ڈھانپے گا |
| النَّاسَ۔ لوگوں کو | هٰذَا۔ یہ ہے | عَذَابٌ۔ عذاب | اَلِيْمٌ۔ دردناک |
| رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب | اكْشِفْ۔ دور کردے | عَنَّا۔ ہم سے | الْعَذَابَ۔ عذاب |
| اِنَّا۔ بے شک ہم | مُؤْمِنُوْنَ۔ مومن ہیں | اَنّٰى۔ کہاں ہے | لَهُمُ۔ ان کے لئے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الذِّكْرٰى۔نصیحت  وَ۔اور  قَدْ۔بے شک  جَآءَ۔آیا
هُمْ۔ان کے پاس  رَسُوْلٌ۔رسول  مُّبِيْنٌ۔بیان کرنے والا  ثُمَّ۔پھر
تَوَلَّوْا۔پھر گئے  عَنْهُ۔اس سے  وَ۔اور  قَالُوْا۔بولے
مُعَلَّمٌ۔سکھایا ہوا  مَّجْنُوْنٌ۔دیوانہ ہے  اِنَّا۔بے شک ہم  كَاشِفُوا۔دور کرنے والے ہیں
الْعَذَابِ۔عذاب  قَلِيْلًا۔تھوڑا سا  اِنَّكُمْ۔بے شک تم  عَآئِدُوْنَ۔پھر کرنے
والے ہو  يَوْمَ۔جس  نَبْطِشُ۔پکڑیں گے ہم  الْبَطْشَةَ۔پکڑ
الْكُبْرٰى۔بڑی  اِنَّا۔بے شک ہم  مُنْتَقِمُوْنَ۔بدلہ لینے والے ہیں
وَ۔اور  لَقَدْ۔بے شک  فَتَنَّا۔آزمایا ہم نے  قَبْلَهُمْ۔ان سے پہلے
قَوْمَ۔قوم  فِرْعَوْنَ۔فرعون کو  وَ۔اور  جَآءَ۔آیا
هُمْ۔ان کے پاس  رَسُوْلٌ۔رسول  كَرِيْمٌ۔بزرگ  اَنْ۔یہ کہ
اَدُّوْا۔ادا کرو  اِلَيَّ۔میری طرف  عِبَادَ۔بندے  اللّٰهِ۔اللہ کے
اِنِّيْ۔بے شک میں  لَكُمْ۔تمہارے لئے  رَسُوْلٌ۔رسول ہوں  اَمِيْنٌ۔امانت دار
وَّ۔اور  اَنْ۔یہ کہ  لَّا۔نہ  تَعْلُوْا۔سرکشی کرو
عَلَى۔اوپر  اللّٰهِ۔اللہ کے  اِنِّيْ۔بے شک میں  اٰتِيْكُمْ۔لایا ہوں تمہارے
پاس  بِسُلْطٰنٍ۔سند  مُّبِيْنٍ۔روشن  وَ۔اور
اِنِّيْ۔بے شک میں  عُذْتُ۔پناہ لیتا ہوں  بِرَبِّيْ۔اپنے رب  وَ۔اور
رَبِّكُمْ۔تمہارے رب کی  اَنْ۔یہ کہ  تَرْجُمُوْنِ۔پتھراؤ کرو تم مجھ پر  وَ۔اور
اِنْ۔اگر  لَّمْ۔نہ  تُؤْمِنُوْا۔ایمان لاؤ  لِيْ۔مجھ پر
فَاعْتَزِلُوْنِ۔تو چھوڑ دو مجھے  فَدَعَا۔تو دعا کی  رَبَّهٗٓ۔اپنے رب سے  اَنَّ۔بے شک
هٰٓؤُلَآءِ۔یہ  قَوْمٌ۔قوم ہے  مُّجْرِمُوْنَ۔مجرموں کی  فَاَسْرِ۔تو لے چل
بِعِبَادِيْ۔میرے بندوں کو  لَيْلًا۔رات میں  اِنَّكُمْ۔بے شک تم  مُّتَّبَعُوْنَ۔پیچھا کئے جاؤ گے
وَ۔اور  اتْرُكِ۔چھوڑ دے  الْبَحْرَ۔دریا کو  رَهْوًا۔ٹھہرا ہوا
اِنَّهُمْ۔بے شک وہ  جُنْدٌ۔لشکر ہیں  مُّغْرَقُوْنَ۔غرق کئے گئے  كَمْ۔کتنے
تَرَكُوْا۔چھوڑے انہوں نے  مِنْ جَنّٰتٍ۔باغ  وَّ۔اور  عُيُوْنٍ۔چشمے
وَّ۔اور  زُرُوْعٍ۔کھیتیاں  وَّ۔اور  مَقَامٍ۔مقام
كَرِيْمٍ۔اچھے  وَّ۔اور  نَعْمَةٍ۔نعمتیں کہ  كَانُوْا۔تھے
فِيْهَا۔اس میں  فٰكِهِيْنَ۔پھل کھاتے  كَذٰلِكَ۔اسی طرح  وَ۔اور
اَوْرَثْنٰهَا۔وارث بنایا ہم نے اس کا  قَوْمًا۔قوم  اٰخَرِيْنَ۔دوسری کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَمَا۔ تو نہ　بَکَتْ۔ روئے　عَلَیْھِمُ۔ ان پر　السَّمَآءُ۔ آسمان
وَ۔ اور　الْاَرْضُ۔ زمین　وَ۔ اور　مَا۔ نہ
کَانُوْا۔ ہوئے وہ　مُنْظَرِیْنَ۔ مہلت دیئے گئے

## حل لغات نادرہ

یُفْرَقُ۔ معنی میں ہے یُکْتَبُ اور یُفْصَلُ کے۔

فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ۔ سریٰ اور اسرا دونوں کے ایک معنی ہیں یعنی رات کو چلنا۔

فَارْتَقِبْ۔ اِنْتَظِرْ۔ انتظار کر۔

وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَھْوًا۔ رہو کہتے ہیں ساکن اور ٹھہرے ہوئے کو۔ بولا کرتے ہیں: عَیْشٌ رَاہٍ اِذَا کَانَ حَافِظًا وَاَفْعَلُ ذٰلِكَ سَھْوًا رَھْوًا اَیْ سَاکِنًا بِغَیْرِ تَشَدُّدٍ۔

نَعْمَۃٍ۔ حسن اور تازگی کے معنی دیتا ہے حاصل معنی عیش وعشرت ہوئے۔

جُنْدٌ۔ بمعنی لشکر۔

## مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع۔ سورۃ دخان۔ پ ۲۵

حٰمٓ ۞ ۔ ہم نے حامیم کا ترجمہ بمعنی تاویلی حامد ومحمود پیش کیا ہے۔ ورنہ مقطعات کے بارے میں مفسرین اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمُرَادِہٖ کہہ کر آگے چلے جاتے ہیں اگر وہ تاویلی معنی احادیث کے مطابق ہوں تو وہ مقبول ہیں لہٰذا حضور اکرم ﷺ حامد و محمود ہیں اور اسمائے مصطفیٰ میں بھی یہ آچکے ہیں لہٰذا ہم نے حاء سے حامد اور میم سے محمود لے کر معنی تاویلی پیش کئے ہیں۔ اب اس کے بعد واؤ قسمیہ ہے۔

وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۞ ۔ یعنی قسم ہے کتاب مبین کی۔ اور اس سے مراد قرآن کریم ہے اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ اس قرآن پاک کو ہم نے برکت والی رات میں نازل فرمایا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۞ ۔

بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا اور ہم ڈرسنانے والے ہیں۔

اب لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ کی تحقیق حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ غنیۃ میں اور دیگر مفسرین نے اپنی تفاسیر میں شعبان کی ۱۵ تاریخ بتائی ہے۔ حالانکہ نزول قرآن کی اطلاع وابتدا رمضان المبارک میں ہوئی اور ستائیسویں شب اس کی تصریح بھی آئی یہاں لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ سے شعبان کی ۱۵ دکھائی گئی۔ اس کی تطبیق یوں لکھی ہے کہ لوح محفوظ سے بیت النور کی طرف ۱۵ شعبان کو نزول قرآن ہوا اور بیت النور سے قلب مصطفیٰ ﷺ پر ستائیسویں شب رمضان کو نزول ہوا۔

یہ رات بڑی برکت والی رات ہے اس رات میں ملائکہ احکام لے کر آتے ہیں اور سال بھر تک آئندہ پندرہ شعبان تک کے لئے تمام احکام مدبرین امور ملائکہ میں تقسیم ہوجاتے ہیں اس رات کے فضائل بہت ہیں۔ صلوٰۃ الرغائب غنیۃ میں اس رات کے لئے بتائی گئی۔ چار رکعت ہر رکعت میں سو سو بار سورۃ اخلاص پڑھ کر موجب اجابت دعا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۱۲ رکعت ۴، ۴ رکعتوں کی نیت سے پڑھنا اور دعا مانگنا موجب قبول ہے۔ ان رکعتوں میں بعد الحمد انا انزلنا الخ کافرون، اخلاص پڑھی جائے اور ہر چار رکعت کے بعد سجدہ میں اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ پڑھ کر دعا کرنا موجب قبول ہے۔

اس شب کی فضیلت قرآن کریم میں بھی ظاہر کر دی اور فرما دیا کہ یہ لیلۃ مبارکہ ہے اس رات ہمارے احکام تقسیم ہوتے ہیں گویا اشارتاً یہ بتا دیا کہ اس رات کو آتش بازیاں چلا کر لہو ولعب میں پڑ کر ضائع نہ کیا جائے بلکہ اس کی برکتوں سے مصلوں پر بیٹھ کر قیام و سجود کر کے برکتیں حاصل کی جائیں۔ مفصل فضائل غنیۃ الطالبین میں ملاحظہ فرمائیں یہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی معتمد اور مستند تالیف ہے اور اس میں تصریح فرمائی کہ ہمارے حکمت والے تمام احکام اسی رات تقسیم ہو جاتے ہیں اور ملائکہ کو دے دیئے جاتے ہیں اور وہ ہمارے ہی احکام ہوتے ہیں۔ جو ملائکہ مدبرین امور ہیں جن کے متعلق فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا فرمایا گیا۔ حیث قال:

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝۴ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝۵۔

اس میں ہر حکمت والا کام بانٹ دیا جاتا ہے۔ ہمارے پاس کے حکم سے بے شک ہم بھیجنے والے ہیں۔

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۔

تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے بے شک وہ سنتا جانتا ہے۔

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝۷۔

وہ جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو ان کے درمیان ہے اگر تم یقین رکھنے والے ہو۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸۔

اس کے سوا کسی کی پرستش نہیں وہ جلاتا اور مارتا ہے اور تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے۔

یعنی کائنات میں ایک ہی رب ہے جو ہمارا اور اگلوں سب کا رب ہے اس پر ایمان لانا ضروری ہے مگر کفار مکہ اور مشرکین بجائے ایمان لانے کے شک وشبہہ پیدا کرتے تھے اور اسی میں استہزا کر کے تکذیب کرتے تھے ان کے بارے میں فرمایا:

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ۔ بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں پھر تو بیجا فرمایا۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۱۔

تو تم اس دن کا انتظار کرو کہ جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ ہے دردناک اور بہت بڑا عذاب۔

یعنی کفار کا اقرار علم و یقین سے نہیں بلکہ ان کی بات میں ہنسی اور تمسخر شامل ہے۔ اور وہ آپ کے ساتھ استہزا کرتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ یارب انہیں ہفت سالہ قحط کی مصیبت میں مبتلا کر کہ جیسے سات سالہ قحط حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجا تھا۔ یہ دعا مستجاب ہوئی اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا گیا کہ فَارْتَقِبْ کہ انتظار فرمائیے۔ چنانچہ قریش پر قحط سالی آئی اور يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ کا ظہور ہوا۔

اس واقعہ کو مفسرین لکھتے ہیں کہ جب ان پر قحط آیا تو اس قحط میں مردار تک کھا گئے تو ضعف و ناتوانی کی وجہ میں ان کی

www.waseemziyai.com
MARKAZI ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

آنکھوں کے آگے آسمان میں دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔

اور ایک قول یہ ہے کہ دھواں سے مراد علامات قیامت کا وہ دھواں ہے جو قریب قیامت کے ظاہر ہوگا۔ مشرق و مغرب اس سے بھر جائیں گے یہ دھواں چالیس روز و شب رہے گا اور اس کا اثر مومنین پر تو یہ ہوگا کہ انہیں زکام کی سی کیفیت ہو جائے گی اور کافر مدہوش ہوں گے اور ایسے مدہوش ہوں گے ان کے نتھنوں، کانوں اور بدن کے سوراخوں سے دھواں نکلے گا اور کفار کہیں گے یہ دردناک عذاب ہے اور دعا کریں گے۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ ۔

اے ہمارے رب ہم سے عذاب کھول دے ہم ایمان لاتے ہیں اس کے جواب میں ارشاد ہوگا:

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾ ۔

کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننے کی توفیق حالانکہ ان کے پاس صاف بیان کرنے والے رسول تشریف لائے پھر اس سے روگرداں ہو گئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے۔

(جس کو غشی کی حالت میں جنات کلمات کی تلقین کر جاتے ہیں) حالانکہ یہ ان کا خالص کفر تھا۔ نزول وحی کے وقت جو تجلیات الٰہیہ ہوتی تھیں ان سے چہرہ اقدس سرخ ہو جاتا تھا اور پیشانی انور سے پسینا ٹپکتا تھا اور استغراقی کیفیت ہوتی تھی نہ کہ بے ہوشی اور بدحواسی جیسا کہ مشرکین کا وہم تھا مگر وہ تو مخالفت کے نشہ میں اتنے مدہوش تھے کہ ہر بات کو اعتراضی کیفیت میں ظاہر کرتے تھے جب وہ یہ آرزو کریں گے کہ یہ عذاب ہم سے دفع ہو جائے تب ہم ایمان لاتے ہیں تو اس کا جواب دیا جائے گا۔

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾ ۔

ہم کچھ دنوں کے لئے عذاب ہٹاتے ہیں مگر تم ہٹ پھر کر اسی کفر پر جاؤ گے۔

گویا پیشین گوئی بھی فرما دی کہ تمہارے حصہ میں ایمان نہیں اور تمہاری درخواست پر ہم عذاب کو چند روز کے لئے ہٹا کر دکھا بھی دیتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب قحط سالی اور کھلا دھواں فرو ہو گیا تو یہ اسی کفر پر جم گئے اسی پر ارشاد ہے:

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ ۔

جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے بے شک ہم بدلہ لینے والے ہیں۔

یعنی قیامت کے دن کوئی عرض معروض تمہاری مسموع نہ ہوگی اور عذاب سے کسی طرح چھٹکارا نہیں ملے گا۔ آگے ارشاد ہے جس میں امم ماضیہ کے حال کو عبرت دلانے کے بیان فرمایا اور ارشاد ہوا:

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْۤا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ
اَمِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْۤ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ
لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾
وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ ۔

اور بے شک ہم نے فرعون کی قوم کو آزمایا اور ان کے پاس ایک معزز رسول تشریف لائے (اور فرمایا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے سپرد کرو بے شک میں تمہارے لئے امانت والا رسول ہوں اور اللہ کے مقابل اپنی بڑائیاں نہ بگھارو میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

تمہارے پاس روشن سندیں لایا ہوں اور میں پناہ لیتا ہوں اپنے اور تمہارے رب کی اس سے کہ تم پتھراؤ کرو مجھ پر اور اگر تم مجھ پر ایمان نہ لاؤ تو مجھ سے کنارے ہو جاؤ تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا بے شک یہ قوم مجرم ہے ہم نے حکم فرمایا کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے کر نکل جاؤ یقیناً تمہارا تعاقب کیا جائے گا اور دریا کو اپنی جگہ ٹھہرا ہوا چھوڑ کر پار ہو جانا کہ اس میں فرعونیوں کا سارا لشکر غرق کر دیا جائے گا۔

جب موسیٰ علیہ السلام بحکم الٰہی بارہ راستے بنا کر دریا عبور فرما گئے اس کے بعد لشکر فرعون آیا اور وہ اس میں غرق ہو گیا اور آپ صحیح سلامت محفوظ رہے اس کا تذکرہ فرمایا جاتا ہے کہ

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۙ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ۙ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۙ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَ
اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾

کتنے باغیچے اور چشمے اور کھیتیاں اور عمدہ مکانات اور ہر قسم کی نعمتیں جن میں عیش کیا کرتے تھے۔ یونہی کیا ہم نے اور ان کا وارث دوسری قوم کو کر دیا تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مہلت نہ دی گئی۔

وہ دوسری قوم جو ان کے ہم مذہب نہ تھی اس کو وارث کر دیا اور ان کی زمین باغ چشمے سب ان کے قبضہ میں دیدیئے گئے حتیٰ کہ وہ نیست و نابود ہو گئے اور ان کا ماتم زمین و آسمان نے نہیں کیا۔ یہ عربی کا محاورہ بھی ہے اور حدیث میں آیا ہے جسے ترمذی نے نقل کیا ہے کہ جب مومن مرتا ہے تو چالیس دن تک زمین روتی ہے کہ اس پر رکوع و سجود کر کے اسے آباد رکھتا تھا۔ مختصر یہ کہ وہ سرکش قوم ہلاک کر دی گئی اور اس کی جگہ دوسری قوم یعنی بنی اسرائیل وارث بنا دی گئی۔

## بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع - سورۃ دخان - پ ۲۵

| | |
|---|---|
| وَ لَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۙ﴿۳۰﴾ | اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات بخشی |
| مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ | جو فرعون کی طرف سے تھا بے شک وہ متکبر حد سے بڑھنے والوں سے تھا |
| وَ لَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۳۲﴾ | اور بے شک ہم نے ان کو اپنے علم سے اس زمانے کے لوگوں پر چن لیا |
| وَ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ | اور ان کو (من و سلویٰ وغیرہ کے) وہ معجزات دیئے جن میں ان کے ایمان کی صریح آزمائش تھی |
| اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۙ﴿۳۴﴾ | اور یہ کفار مکہ تو مسلمانوں سے کہتے ہیں |
| اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَ مَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ | کہ یہ ہمارا پہلی ہی دفعہ کا مرنا ہے (اور بس ہمیشہ ہی کے لئے خاتمہ ہے) اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے |
| فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾ | اگر تم اپنے دعویٰ قیامت میں سچے ہو تو ہمارے باپ داداؤں کو جلا کر ہمارے سامنے لاؤ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | |
|---|---|
| اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ؗ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ | بھلا یہ لوگ بہتر ہیں یا (شاہ یمن) قوم تبع اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے (ہم نے سب کو ہلاک کر ڈالا) وہ لوگ نافرمان تھے |
| وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ | اور ہم نے آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے کھیل بنانے کے لئے نہیں پیدا کیا |
| مَا خَلَقْنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ | ہم نے آسمانوں اور زمین کو ایک حکمت سے پیدا کیا ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے |
| اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ﴿۴۰﴾ | بے شک فیصلے (یعنی قیامت) کا دن ان سب کے دوبارہ زندہ ہونے کا وقت مقرر ہے |
| يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۙ﴿۴۱﴾ | اس دن نہیں مستغنی کرے گا کوئی دوست کسی دوست کو کچھ اور نہ وہ مدد کئے جائیں گے |
| اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ | مگر جس پر خدا تعالیٰ رحم فرمائے بے شک وہ غالب اور رحم فرمانے والا ہے |

## حل لغات دوسرا رکوع - سورۃ دخان - پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ - اور | لَقَدْ - بے شک | نَجَّيْنَا - نجات دی ہم نے | بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ - یعقوب کی |
| اولاد کو | مِنَ الْعَذَابِ - عذاب | الْمُهِيْنِ - ذلیل کرنے والے سے | |
| مِنْ فِرْعَوْنَ - فرعون سے | اِنَّهٗ - بے شک وہ | كَانَ - تھا | عَالِيًا - متکبر |
| مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ - حد سے گزرنے والا | | وَ - اور | لَقَدِ - بے شک |
| اخْتَرْنٰا - ہم نے چن لیا | هُمْ - ان کو | عَلٰى - اوپر | عِلْمٍ - علم کے |
| عَلَى - اوپر | الْعٰلَمِيْنَ - جہانوں کے | وَ - اور | اٰتَيْنٰهُمْ - دیں ہم نے ان کو |
| | مِّنَ الْاٰيٰتِ - نشانیاں | مَا - جو | فِيْهِ - اس میں |
| بَلٰٓؤُا - آزمائش تھی | مُّبِيْنٌ - کھلی | اِنَّ - بے شک | هٰۤؤُلَآءِ - یہ لوگ |
| لَيَقُوْلُوْنَ - کہتے ہیں | اِنْ - نہیں | هِيَ - یہ | اِلَّا - مگر |
| مَوْتَتُنَا - موت ہماری | الْاُوْلٰى - پہلی | وَ - اور | مَا - نہیں |
| نَحْنُ - ہم | بِمُنْشَرِيْنَ - اٹھائے جائیں گے | | فَاْتُوْا - تو لاؤ |
| بِاٰبَآئِنَاۤ - ہمارے باپ دادا کو | اِنْ - اگر | كُنْتُمْ - ہو تم | صٰدِقِيْنَ - سچے |
| اَ - کیا | هُمْ - وہ | خَيْرٌ - بہتر ہیں | اَمْ - یا |
| قَوْمُ - قوم | تُبَّعٍ - تبع کی | وَّ - اور | الَّذِيْنَ - وہ جو |

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| مِنْ قَبْلِهِمْ۔ ان سے پہلے تھے | | اَهْلَكْنٰهُمْ۔ ہلاک کیا ہم نے ان کو | |
| اِنَّهُمْ۔ بے شک وہ | كَانُوْا۔ تھے | مُجْرِمِيْنَ۔ مجرم | وَ۔ اور |
| مَا۔ نہیں | خَلَقْنَا۔ پیدا کیا ہم نے | السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں | وَ۔ اور |
| الْاَرْضَ۔ زمین کو | وَ۔ اور | مَا۔ جو | بَيْنَهُمَا۔ ان کے درمیان |
| ہے | لٰعِبِيْنَ۔ کھیل تماشا | مَا۔ نہیں | خَلَقْنٰهُمَآ۔ پیدا کیا ہم نے |
| ان کو | اِلَّا۔ مگر | بِالْحَقِّ۔ ساتھ حق کے | وَ۔ اور |
| لٰكِنَّ۔ لیکن | اَكْثَرَ۔ اکثر | هُمْ۔ ان کے | لَا۔ نہیں |
| يَعْلَمُوْنَ۔ جانتے | اِنَّ۔ بے شک | يَوْمَ۔ دن | الْفَصْلِ۔ فیصلے کا |
| مِيْقَاتُهُمْ۔ ان کا وعدہ ہے | اَجْمَعِيْنَ۔ سب کا | لَا۔ نہ | يُغْنِيْ۔ کام آئے گا |
| مَوْلًى۔ کوئی دوست | عَنْ مَّوْلًى۔ کسی دوست کے | شَيْئًا۔ کچھ بھی | وَّ۔ اور |
| لَا۔ نہ | هُمْ۔ وہ | يُنْصَرُوْنَ۔ مدد کئے جائیں | اِلَّا۔ مگر |
| مَنْ۔ جس پر | رَّحِمَ۔ رحم کرے | اللّٰهُ۔ اللہ | اِنَّهٗ۔ بے شک وہ |
| هُوَ۔ وہی ہے | الْعَزِيْزُ۔ غالب | الرَّحِيْمُ۔ رحم کرنے والا | |

## حل لغات نادرہ

بِمُنْشَرِيْنَ۔ اَیْ مَبْعُوْثِيْنَ۔ یعنی قبروں سے نہیں نکالے جائیں گے۔

اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ۔ تبع یمن کے بادشاہوں کا لقب ہے جس طرح ملوک فارس کا کسریٰ اور چونکہ اہل دنیا ان کا اتباع کرتے ہیں اس لئے ان کا لقب تبع ہوا۔

يَوْمَ الْفَصْلِ۔ یوم الفصل سے مراد قیامت کا دن ہے۔

مِيْقَاتُهُمْ۔ اَیْ وَقْتَ مَوْعِدِهِمْ۔

مَوْلًى۔ بمعنی قرابت۔ دوست۔

## مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع۔ سورۃ دخان۔ پ ۲۵

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾۔

ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب یعنی فرعون کے پنجۂ غضب سے نجات دی اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا سرکش اور حد عبودیت سے باہر ہو گیا تھا۔

آیۂ کریمہ میں اس ذلیل عذاب سے نجات کی خبر ہے۔ جو فرعون نے سبطیوں کیلئے جائز رکھا تھا۔ اس کا ظلم اتنا بڑھا ہوا تھا کہ قوم سبط جو موسیٰ علیہ السلام کی پیروتھی انہیں شریف پیشہ تک کرنے کی اجازت نہ تھی۔ سڑکیں جھاڑنا، موریاں صاف کرنا یہ توان کی معاش کے ذرائع تھے۔ اور نگرانی کا یہ عالم تھا کہ ان کی جو اولادیں ہوتیں ان میں سے لڑکیوں کو زندہ چھوڑتا اور لڑکوں کو فوراً

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

قتل کرا دیتا اور یہ کام اس نے منجموں کے بتانے پر کیا تھا کہ انہوں نے کہا تھا کہ اس سال کے اخیر تک ایسا ایک لڑکا پیدا ہو رہا ہے جو تجھے اور تیری سلطنت کو نیست و نابود کر دے گا۔ اس پر اس نے یہ اسکیم بنائی کہ لڑکے زندہ ہی نہ چھوڑے جائیں جو پیدا ہوا سے قتل کر دیا جائے۔

واقعہ اس کا یوں ہے کہ منجموں نے وہ شب بھی بتائی جس شب میں اس بچے کا استقرار حمل تھا۔ چنانچہ اس شب اس نے اپنے وزیر اعظم عمران کو حکم دیا کہ ایک جشن کا انتظام کرے اور تمام رعایا برایا کے مردوں کو اس میں بلائے کھانے پکائے اور جشن و طرب کا نظام ہو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ تمام مرد رعایا کے وہاں جمع ہو گئے اور عمران جو وزیر اعظم تھا اس نے اپنا خیمہ بیچ میں نصب کر لیا۔ رات میں جشن ہوتے رہے انعمہ واطعمہ لذیذہ سب میں تقسیم ہوئے کہ

اچانک حضرت یوحانذ جو عمران کی بیوی تھی اور موسیٰ علیہ السلام کی والدہ وہ گھر میں بے چین ہوئیں اور عمران کے خیمے میں پہنچ گئیں اس وقت عمران محوخواب تھا۔ انہوں نے اسے جگایا اس نے کہا یہ تم نے کیا غضب کیا کہ تم یہاں آ گئیں فرعون کا سخت حکم ہے کہ کوئی عورت اس جشن میں شریک نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے دل سے مجبور تھی آ گئی۔

مختصر یہ کہ استقرار حمل ہو گیا اور حضرت یوحانذ کو خفیہ طریقہ سے گھر واپس بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد فرعون نے آسمانی آوازیں سنیں کہ اس بچے کا استقرار ہو گیا ہے اس نے بگل کیا عمران کو بلایا اور کہا کہ جس بات کے روکنے کے لئے میں نے یہ نظام کیا تھا وہ بیکار گیا اور بچے کا استقرار ہو گیا۔ عمران اگرچہ سمجھ رہا تھا کہ یہ میرا قصور ہے مگر وہ کیسے اعتراف کرتا۔ اس نے فرعون کو مطمئن کرنے کے لئے معمولی تحقیقات شروع کر دیں اخیر کہہ دیا کہ اضغاث احلام ہیں ایسا نہیں ہوا۔

غرضکہ اسی شب کی صبح سے حکم دے دیا گیا کہ ہر گھر پر پہرہ رہے اور جس کے ہاں لڑکا ہوا سے قتل کر دیا جائے اور لڑکی ہو تو زندہ رکھی جائے اس طرح سے ستر پچھتر ہزار بچے مارے گئے مگر جسے خدا رکھے اسے کون چکھے۔ موسیٰ علیہ السلام کی ولادت جب ہوئی اور دایہ نے دیکھا کہ لڑکا ہے تو مارنے کا ارادہ کیا مگر موسیٰ علیہ السلام کی ایک نظر پڑنے سے دایہ اتنی مانوس ہوئی کہ اس نے حضرت یوحانذ سے کہا کہ اگرچہ یہ لڑکا ہوا ہے مگر اسے قتل کرنا نہیں چاہتی۔ اس کو حفاظت سے پرورش کرو اور میں بکری کا بچہ مار کر سپاہیوں کو کہہ کر کہ لڑکا ہوا تھا میں دفن کرا آؤں گی وہ میرے اتنا کہنے پر اطمینان کر لیں گے۔

مختصر یہ کہ دایہ نے ایسا ہی کیا۔ پہرے والوں نے اعتماد کر لیا آپ پرورش پاتے رہے ایک روز آپ کی والدہ تنور جھونک رہی تھیں کہ آپ نے دودھ مانگا اور دیر ہونے پر آپ باقتضائے طفولیت رونے لگے۔ سپاہیوں کو آواز پہنچی وہ محل میں گھس آئے۔ آپ کی والدہ کو کچھ اور نہ بن پڑا یہ سوچ کر کہ یہ بچہ بہر حال مارا جائے گا اور مجھے بھی سزا ملے گی۔ آپ نے اسی دہکتے تنور میں موسیٰ علیہ السلام کو ڈال دیا اور سپاہیوں کو کہہ دیا کہ یہاں کوئی بچہ نہیں گھر کی تلاشی لے لیں وہ گھر کا کونہ کونہ دیکھ کر واپس ہو گئے اور آپ کو آئندہ کے لئے یہ فکر ہوئی کہ یہ بچہ آخر بچہ ہے اور بچہ روتا بھی ہے سوتا بھی ہے تو اس کا کوئی انتظام کیا جائے۔

چنانچہ آپ کے محل کے پاس ہی ایک ترکھان تھا اسے ایک صندوق بنانے کی فرمائش کی جو آپ کے قد و قامت کے مطابق بنوایا گیا اس قصہ کو مفصل بیسویں پارہ میں ہم لکھ چکے ہیں مَنْ شَآءَ فَلْيَنْظُرْ تَحْتَ اٰيَةِ كَرِيْمَةِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ الخ غرضکہ وہ عذاب مہین جو قوم سبط پر فرعون کی طرف سے تھا اس سے نجات دی اور فرعون کو غرق دریا کیا جس کا مفصل واقعہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ آگے ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL-ISLAMIA ACADEMY

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰی عِلْمٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۲﴾۔

اور ہم نے انہیں چن لیا اپنے علم پر اس زمانہ کے لوگوں پر

وَاٰتَیْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰیٰتِ مَا فِیْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِیْنٌ ﴿۳۳﴾۔

اور ہم نے انہیں وہ معجزات عطا فرمائے جس میں صریح آزمائش تھی۔

یعنی من وسلویٰ۔ ابر کا سایہ جہاں جائیں ان کے ساتھ ہو، جب دریا کو عبور کرنے لگے تو عصائے موسیٰ سے اس کے لئے بارہ راستے بارہ قبائل کے لئے بنے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ان کا امتحان تھا جس پر وہ بجائے شکر گزاری کے سرکشی کرنے لگ گئے۔ عربی میں بلاء امتحان کو کہتے ہیں تو اس امتحان میں وہ پورے نہ اترے اسی وجہ میں تیہ میں سرگرداں پھرائے گئے۔ آگے ارشاد ہے جس میں ان کا عقیدۂ باطلہ ظاہر کیا گیا:

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰی وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ ﴿۳۵﴾۔

بے شک یہ لوگ کہتے ہیں کچھ نہیں مگر پہلی دفعہ کا مرنا اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔

حالانکہ یہ عقیدہ اسلام کا نہیں بلکہ کافروں کا ہے۔ اسلام موت کے بعد نشر بتاتا ہے اور اس کے اوپر دلائل عقلی بھی دیتا ہے چنانچہ اس سے پہلے سورت زخرف میں فرمایا جا چکا ہے: فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ کہ ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں اور مری ہوئی بنجر زمین کو بغیر تخم پاشی کے پھر سرسبز وشاداب کرتے ہیں ایسے ہی تم قبروں سے نکالے جاؤ گے اور دوسری جگہ وَاَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ سے ارشاد ہے کہ ایسے ہی تمہارا قبروں سے نکلنا ہوگا۔ اور متعدد جگہ اپنے دلائل قدرت ظاہر فرمائے لیکن یہ اپنے اعتقاد میں باطل پر ہی جمے رہے آگے ارشاد ہے:

فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۶﴾۔

تو اگر تم اپنے دعویٰ قیامت میں سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کرلاؤ۔

یہ اپنی ہٹ دھرمی پر ایسے بضدر ہے کہ انہوں نے کہا: فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ ہمارے باپ داداؤں کو لے آؤ اگر تم سچے ہو یعنی جو مر چکے ہیں ان سے ہمیں ملا دو۔ حالانکہ یہ نشر کا مسئلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ کہ بندے کی طرف سے تو اللہ تعالیٰ ان کو زندہ کرکے ملا سکتا ہے اور وہ ایسا کرے گا نہ کہ جو اس اعتقاد کو ظاہر کر رہے ہیں وہی ایسا بھی کریں اسی پر آگے بھی ارشاد ہے:

اَهُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ۫ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۳۷﴾۔

کیا وہ بہتر ہیں یا شاہ یمن کی قوم تبع اور جو ان سے پہلے تھے جنہیں ہم نے ہلاک کر ڈالا بے شک وہ مجرم تھے۔

تبع اکبر حمیری یہ وہی ہیں جو حمیر سے دورہ کرتے ہوئے مکہ میں آئے اور یہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس کا رعب نہیں مانتے تو اس نے وزراء سلطنت سے پوچھا کہ یہ ہمارا رعب کیوں نہیں تسلیم کرتے تو انہوں نے کہا یہاں ایک مکان ہے جس کو بیت اللہ کہا جاتا ہے اس کی زیارت کے لئے سالانہ اجتماع اس قدر ہوتا ہے کہ یہاں کے لوگ آپ کے لشکر کے اجتماع کو خاطر میں نہیں لاتے۔ تو غضب ناک ہو کر فیصلہ کیا کہ میں دوپہر کا کھانا اس وقت تک نہ کھاؤں گا جب تک بیت اللہ کو مسمار نہ کرلوں یہ ارادہ کرنا تھا کہ عذاب الٰہی اس پر مستولی ہوا اور ہر بن مو سے مواد بہنا شروع ہو گیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اس کے ساتھ دورے میں پانچ سو عالم اور پانچ سو حکیم تھے انہیں بلایا اور کہا کہ یہ مجھے کیا مرض ہو گیا ہے انہوں نے دیکھ بھال کر بتایا کہ ہمیں مرض معلوم نہیں ہوتا۔ غرضکہ ایک وزیر جو حضرت ابوایوب انصاری کے اجداد میں سے تھے انہوں نے کہا کیا آپ نے بیت اللہ کے متعلق تو کوئی برا ارادہ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ برا ارادہ کیا میں نے قسم کھائی ہے کہ دوپہر کا کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک میں بیت اللہ کو مسمار نہ کرلوں۔ انہوں نے فرمایا کہ بس یہ عذاب ہے آپ توبہ کریں اور منت مانیں تو یہ بلا ابھی ٹل جائے گی۔ غرضکہ انہوں نے فوراً توبہ کی اور ریشمی جوڑے اور اشرفیاں اہل مکہ کی نذر میں مانے اور کعبۃ اللہ پر ریشمی غلاف مانا یہ ماننا تھا کہ مرض خواب وخیال ہو گیا اور بالکل تندرست ہو گئے اس کے بعد اہل مکہ کی خدمت کر کے یہاں سے روانہ ہوئے اور اس سرزمین پر پہنچے جس کو آج مدینہ منورہ کہا جاتا ہے یہاں آ کر قیام کیا تو علماء نے وہاں کے ستاروں کو دیکھ کر علامتیں معلوم کیں اور پرانی کتابوں میں پیشین گوئی کے مطابق سمجھے کہ حضور نبی آخر الزمان کا ورود مسعود اسی زمین پر ہونا ہے۔ سب نے فیصلہ کر لیا کہ اب یہاں سے نہیں جانا۔ بادشاہ کو جب معلوم ہوا تو اس نے وجہ معلوم کی انہوں نے سب حال بتلایا تو بادشاہ نے ان سے کہا کہ کیا تمہیں تاریخ بھی معلوم ہے کہ کب آویں گے؟ انہوں نے خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کا مضمون

کشش کہ عشق دارد نہ گزاردت بدینسا بجنازہ گر نہ آئی بمزار خواہی آمد

کہہ دیا کہ ہماری اپنی زندگی میں اگر ان کی تشریف آوری نہ ہوگی تو ہماری خاک قبر کو وہ ضرور ٹھکرائیں گے اور یہی ہماری نجات کا ذریعہ ہوگا۔

اس جواب کا اثر تبع اول حمیری کے دل پر پڑا اور وہ آبدیدہ ہو کر کہنے لگے کہ اگر امور سلطنت کا بار میرے اوپر نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ یہیں رہ جاتا۔ چنانچہ پانچ سو مکان ان پانچ سو علماء کے لئے بنوا کر ان کو یہاں چھوڑا اور ایک عریضہ لکھا جس پر ان سے وعدہ لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں آپ لوگوں کی نسل سے جو بھی ہو وہ اس عریضہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پیش کر دے مضمون عریضہ یہ تھا:

مِنْ اَرْذَلِ الْخَلِيْقَةِ تُبَّعِ الْاَوَّلِ الْحِمْيَرِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ، يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ لَا تَحْرِمْنِيْ مِنْ شَفَاعَتِكَ فِيْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

چنانچہ یہ نسلاً بعد نسل عریضہ منتقل ہوتے ہوئے حضرت ابوایوب انصاری تک آیا اور جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرماتے ہوئے مدینہ تشریف لائے اور آپ کی اونٹنی حضرت ابوایوب کے دروازہ پر پہنچی اور آپ سامنے آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ملاحظہ کرتے ہی فرمایا: هَلْ بَلَّغْتَ يَا قَاصِدَ تُبَّعِ الْاَوَّلِ الْحِمْيَرِيِّ اسی وجہ میں تبع اول یا تبع اکبر حمیری کو علامہ آلوسی روح المعانی میں كَانَ صَادِقًا فرماتے ہیں۔ باقی ان کی قوم جرائم پیشہ تھی۔ جسے اللہ نے ہلاک کر ڈالا آگے ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾۔

ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں میں ہے کھیل کے طور پر نہیں بنائے۔

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾۔

زمین وآسمان کو نہیں پیدا فرمایا مگر حکمت سے لیکن اکثر لوگ لاعلم ہیں۔

اگر کفار کے اقوال کو کوئی درجہ دیا جائے تو اس سے متبادر یہی مفہوم ہوگا کہ قیام قیامت اور مرنے کے بعد اٹھنا عبث

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہے۔مگر باری تعالیٰ نے اس کورد کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب وعذاب نہ ہو تو خلق کی پیدائش محض فنا کے لئے ہوگی یہ عبث ولعب ہے تو اس آیت کریمہ سے اقتضاء یہ ثابت ہوا کہ اس دنیوی زندگی کے بعد اخروی زندگی ضرور ہے جس میں حساب وجزا ہو یعنی جس میں طاعت پر ثواب اور معصیت پر عذاب کا سامنا کرنا پڑے۔

پیدا کرنے کی جو حکمت ہے تو وہ واضح ہے کہ دنیا کی زندگی کے اندر جو کچھ کیا جائے وہ اخروی زندگی میں بعد محاسبہ ان کی جزا وسزا ہو مگر اس حکمت کو اکثر جاہل نہیں جانتے۔آگے ارشاد ہے:

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ -

بے شک فیصلہ کا دن ان سب کی آخری میعاد ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد ہوگی۔مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے بے شک وہی عزت والا رحم فرمانے والا ہے۔

آیۂ کریمہ واضح فرما رہی ہے کہ قیامت کے دن جسے یوم الفصل کہا گیا کافروں کو ان کے دوست اور مددگار کوئی مدد نہ پہنچا سکیں گے اور آخری دن ان کا وہ ہوگا کہ اس میں سوائے عذاب انہیں کچھ نہ ملے گا۔وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ کا مقتضا یہ ہے کہ کافر مدد نہ کئے جائیں گے اور مومنین کی مدد ہوگی۔اگر کسی کی بھی مدد نہ ہو تو وَّلَا يُنْصَرُوْنَ فقط ہوتا۔لفظ هُمْ نے تخصیص کفار کردی کہ وہ مدد نہیں کئے جائیں گے اور پھر استثناء اِلَّا کا اس نے اور مزید وضاحت کردی۔کہ اللہ کا رحم اور کرم جس پر ہوگا ان کی مدد بھی کی جائے گی اور ان کی حمایت بھی ہوگی۔یہ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى الخ جو ہے وہ صرف کفار کے لئے ہے اور مومنین کی حمایت اور مدد باذن الٰہی انبیاء اولیا صلحا فضلا فرمائیں گے اور ان کا انکار آیت کریمہ سے نہیں نکلتا اور اس غالب رحم والے کی طرف سے ایک واسطہ رحمۃ للعالمین ہی کا ہمارے لئے اتنا زبردست ہے کہ ہمیں کثرت معاصی کی فکر کے مقابلہ میں امید رحمت بھی ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع-سورۃ دخان -پ ۲۵

| | |
|---|---|
| اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ | بے شک تھوہر کا درخت |
| طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ | کافروں کا کھانا ہوگا |
| كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ | جیسے پگھلا ہوا تانبا پیٹ میں ایسا کھولے گا |
| كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ | جیسے بھلستا ہوا پانی کھولتا ہے |
| خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ | (علاوہ ازیں ہم فرشتوں کو حکم دیں گے) کہ انہیں پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے جہنم کے بیچ لے جاؤ |
| ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۸﴾ | پھر (یہ سزا دو) کہ بھلستا ہوا پانی اس کے سر پر ڈالو (پھر ہم دوزخی کی مصیبت بڑھانے کو کہیں گے) |
| ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾ | کہ اس عذاب کا مزہ چکھو کیونکہ تو بڑی عزت والا اکرم والا تھا |
| اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ | یہ ہے جس پر تم شبہ کرتے تھے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ﴿۵۱﴾
بے شک پرہیزگار امن کی جگہ پر ہوں گے

فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۵۲﴾
باغیچوں اور چشموں میں

یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۵۳﴾
ریشم کی مہین اور دبیز پوشاکیں پہنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے

كَذٰلِكَ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۵۴﴾
ایسا ہی ہوگا اور علاوہ ازیں بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کے جوڑے لگادیئے ہوں گے

یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾
وہاں اطمینان سے ہر طرح کے میوے کھا رہے ہوں گے

لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَ وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۵۶﴾
پہلی دفعہ (دنیا) کی موت کے سوا وہاں موت دوبارہ چکھنی نہ پڑے گی اور خدا انہیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۵۷﴾
اے محبوب! یہ آپ کے رب کا انعام ہے یہ بہت بڑی کامیابی ہے

فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾
اے محبوب! ہم نے اس قرآن کو آپ کی بولی میں اس لئے آسان کر دیا کہ اہل عرب اسے سمجھ کر نصیحت حاصل کر سکیں

فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾
مگر سر دست آپ بھی نتیجہ کا انتظار فرمائیں وہ بھی انتظار کر رہے ہیں

## حل لغات تیسرا رکوع ۔ سورۃ دخان ۔ پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِنَّ ۔ بے شک | شَجَرَتَ ۔ درخت | الزَّقُّوْمِ ۔ تھوہر کا | طَعَامُ ۔ کھانا ہے |
| الْاَثِیْمِ ۔ گنہگاروں کا | كَالْمُهْلِ ۔ جیسے پگھلا ہوا تانبا | یَغْلِیْ ۔ جوش مارے گا | فِیْ ۔ بیچ |
| الْبُطُوْنِ ۔ پیٹوں کے | كَغَلْیِ ۔ جیسے جوش مارتا ہے | الْحَمِیْمِ ۔ گرم پانی | خُذُوْهُ ۔ پکڑو اس کو |
| فَاعْتِلُوْهُ ۔ پھر گھسیٹو اس کو | اِلٰی ۔ طرف | سَوَآءِ ۔ درمیان | الْجَحِیْمِ ۔ جہنم کے |
| ثُمَّ ۔ پھر | صُبُّوْا ۔ گراؤ | فَوْقَ ۔ اوپر | رَاْسِهٖ ۔ سر اس کے کے |
| مِنْ عَذَابِ ۔ عذاب | الْحَمِیْمِ ۔ گرم پانی کا | ذُقْ ۔ چکھ | اِنَّكَ ۔ بے شک تو |
| اَنْتَ ۔ تو تھا | الْعَزِیْزُ ۔ غالب | الْكَرِیْمُ ۔ عزت والا | اِنَّ ۔ بے شک |
| هٰذَا ۔ یہ ہے | مَا ۔ جو | كُنْتُمْ ۔ تھے تم | بِهٖ ۔ اس میں |
| تَمْتَرُوْنَ ۔ شک کرتے | اِنَّ ۔ بے شک | الْمُتَّقِیْنَ ۔ پرہیزگار | فِیْ ۔ بیچ |
| مَقَامٍ ۔ مقام | اَمِیْنٍ ۔ امن والے کے ہوں گے | | فِیْ ۔ بیچ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| جَنّٰتٍ۔ باغوں | وَّ۔ اور | عُيُوْنٍ۔ چشموں کے | يَّلْبَسُوْنَ۔ پہنیں گے |
| مِنْ سُنْدُسٍ۔ باریک | وَّ۔ اور | اِسْتَبْرَقٍ۔ موٹا ریشم | مُّتَقٰبِلِيْنَ۔ آمنے سامنے |
| كَذٰلِكَ۔ اسی طرح ہوگا | وَ۔ اور | زَوَّجْنٰهُمْ۔ نکاح کردیں گے ہم ان کا | |
| بِحُوْرٍ۔ حور | عِيْنٍ۔ موٹی آنکھ والی سے | يَدْعُوْنَ۔ مانگیں گے | فِيْهَا۔ اس میں |
| بِكُلِّ۔ ہر طرح کے | فَاكِهَةٍ۔ پھل | اٰمِنِيْنَ۔ امن والے | لَا۔ نہ |
| يَذُوْقُوْنَ۔ چکھیں گے | فِيْهَا۔ اس میں | الْمَوْتَ۔ موت | اِلَّا۔ مگر |
| الْمَوْتَةَ۔ موت | الْاُوْلٰى۔ پہلی | وَ۔ اور | وَقٰهُمْ۔ بچائے گا ان کو |
| عَذَابَ۔ عذاب | الْجَحِيْمِ۔ دوزخ سے | فَضْلًا۔ فضل ہے | مِّنْ رَّبِّكَ۔ تیرے رب کا |
| ذٰلِكَ۔ یہ | هُوَ۔ وہ ہے | الْفَوْزُ۔ کامیابی | الْعَظِيْمُ۔ بڑی |
| فَاِنَّمَا۔ اس کے سوا نہیں | يَسَّرْنٰهُ۔ آسان کیا ہم نے اس کو | | بِلِسَانِكَ۔ تیری زبان سے |
| لَعَلَّهُمْ۔ تاکہ وہ | يَتَذَكَّرُوْنَ۔ نصیحت لیں | فَارْتَقِبْ۔ تو انتظار کر | اِنَّهُمْ۔ بے شک وہ |
| مُّرْتَقِبُوْنَ۔ انتظار میں ہیں | | | |

## حل لغات نادرہ

شَجَرَ۔ درخت کو کہتے ہیں۔

زَقُّوْمِ۔ تھوہر کو کہتے ہیں۔

الْاَثِيْمِ۔ کافر کو کہتے ہیں۔

كَالْمُهْلِ۔ مہل پگھلا ہوا تانبا کیونکہ وہ آگ میں اتنی دیر تک رکھا جاتا ہے کہ پگھل کر پانی ہو جائے۔

يَغْلِيْ۔ غلیان سے ہے جوش کے معنی دیتا ہے۔

الْحَمِيْمِ۔ کھولتا پانی۔

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ۔ عتل لغت میں کہتے ہیں کسی کے مونڈھے پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے کو جب کوئی شخص اونٹنی کی مہار زور سے کھینچتا ہے تو اَخَذَ فُلَانٌ بِزِمَامِ النَّاقَةِ يَعْتِلُهَا بولا کرتے ہیں۔

مِنْ سُنْدُسٍ۔ باریک ریشم۔

اِسْتَبْرَقٍ۔ دبیز ریشم کو کہتے ہیں۔

فَارْتَقِبْ۔ صیغہ امر ہے۔ رقب کہتے ہیں انتظار کو۔

## مختصر تفسیر تیسرا رکوع۔ سورۃ دخان۔ پ ۲۵

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾۔

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

بے شک درخت تھوہر کا کھانا ہے کافروں کے لئے مثل پگھلے ہوئے تانبا کے جو جوش مارے گا پیٹوں میں مثل جوش کھولتے پانی کے۔ حکم ہوگا پکڑو انہیں پھر گھسیٹو جہنم میں۔ ثُمَّ صُبُّوْا پھر ڈالو فَوْقَ رَاْسِهٖ ان کے سر پر عذاب جہنم۔

دنیا کا تھوہر اتنا خبیث درخت ہے کہ اس کا کانٹا جہاں چبھ جائے تو سارے عضو کو گلا دیتا ہے۔ پھر جہنم کا درخت جو جہنم میں ہی پیدا ہوا ہو وہ تو سخت موذی اور اخبث ہوگا۔ حدیث پاک میں ہے کہ اس درخت کے دودھ کا ایک قطرہ اگر دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہل دنیا کو ہلاک کر دے اور دنیا میں اہل دنیا کے ہاتھوں ایٹم کے ذرات غالباً اسی لئے بنائے گئے تاکہ جہنم کے تھوہر کے ایک قطرہ پر تعجب نہ ہو اور سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایٹمی ذرات جو قطرہ سے کہیں کم ہوتے ہیں وہ ایک آبادی کی تباہی کا موجب ہو جاتے ہیں تو جہنم کا ایک قطرہ تو الامان والحفیظ کیا قیامت ہوگا۔ بہرحال جہنمیوں کی غذا میں سے ایک غذا تھوہر ظاہر فرمائی گئی اور اس کا اثر یہ بتایا کہ اثیم اور ذمیم بدکار کفار ابوجہل جیسے نابکار کی وہ غذا ہوگی تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ جیسے پگھلا ہوا تانبا جب منہ میں ڈالا جائے گا تو تمام جسم کو جھلس کر رکھ دے گا ایسے ہی وہ تھوہر کا کھانا جب ان کے حلق میں پہنچے گا تو پگھلے ہوئے تانبا کی طرح تمام جسم کو ایسے ابال دے گا جیسے کھولتا ہوا پانی یا بالفاظ دیگر انجن کا اسٹیم جسم کو جھلس دیتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کافروں کے ملائکہ کو حکم ہوگا کہ پکڑو انہیں اور گھسیٹتے ہوئے جہنم کے بیچ میں لے جاؤ پھر حکم ہوگا۔

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۸﴾۔

پھر حکم ہوگا کہ ڈالو ان کے سروں کے اوپر جہنم کے کھولتے پانی کا عذاب۔

اور چونکہ ابوجہل اور اس کے ہمنوا اپنے کو مکہ کا صندید اور معزز و شریف کہتا تھا تو توبیخاً طنزاً اسے کہا جائے گا۔

ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾۔

اب چکھ عذاب کہ تو عزت والا اور کرامت والا اپنے کو کہتا تھا۔

اِنَّ هٰذَا۔ اور یہ لوگ عذاب جہنم اور انعام جنت کے بھی منکر تھے تو ارشاد ہوگا۔

اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾۔

بے شک یہ عذاب وہ ہے جس کی طرف سے تم شک کرتے تھے۔

یہاں تک جہنمیوں کا عذاب اور اس کے ہمنواؤں کا حال بیان فرما کر حسب دستور اب جنتیوں کا تذکرہ فرمایا گیا:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾۔

ڈرنے والے امن کی جگہ میں ہیں باغوں اور چشموں میں پہنیں گے کریب اور قناویز آمنے سامنے۔ یوں ہی ہے اور ہم نے انہیں بیاہ دیا نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والیوں سے اس میں ہر قسم کا میوہ مانگیں گے امن وامان سے۔

یعنی جنتیوں کے لئے نازک ریشمی لباس کریب اور قناویز کا ہوگا اور باغیچہ اور چشمہ ان کے لئے ہوں گے جس میں وہ سیرو تفریح کریں گے اور حسینہ وجمیلہ حوروں سے ان کے رشتے ہوں گے اور انواع واقسام کے پھل ان کی طلب اور خواہش پر ملیں گے۔ اب آخری خطرہ جو تھا وہ یہ تھا کہ دنیا میں انسان خواہ کتنے ہی ناز و نعمت میں رہے آخر اسے فنا ہے اس سے بے فکر کرنے کو ارشاد ہوا:

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَ وَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾ ۔

جنت میں داخل ہونے کے بعد وہاں کوئی موت کا مزہ نہ چکھیں گے سوائے پہلی موت کے جو دنیا میں آئی اور نفخۂ صور پر واقع ہوئی۔

وَ وَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾ ۔

اور جہنم کے عذاب سے محفوظ ہوں گے اس لئے کہ جنت میں داخل ہونے کے بعد جہنم حرام ہو جاتی ہے۔ اس پر ارشاد ہے کہ یہ سب انعام

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ۔ تمہارے رب کے فضل سے ان پر ہوں گے۔

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ ۔

یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہے جس میں بتایا گیا کہ قرآن کریم عربی زبان میں کیوں لایا گیا چنانچہ فرماتے ہیں کہ

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ۔

ہم نے تو قرآن آپ کی زبان میں اسی لئے آسان کیا کہ تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں اور اگر اس پر بھی وہ نصیحت حاصل نہ کریں تو

فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ۔

تو آپ بھی انتظار فرمائیں اور وہ بھی انتظار میں ہیں۔ یعنی قیامت کے دن آپ کا فیصلہ حقانیت پر اور ان کا انجام باطل پرستی کا واضح ہو جائے گا۔

## سورۃ الجاثیۃ

یہ سورت مکی ہے اور اس میں چار رکوع اور سینتیس (۳۷) آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

### بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع - سورۃ جاثیہ - پ ۲۵

| | |
|---|---|
| حٰمٓ ﴿۱﴾ | اے حامد ومحمود |
| تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ | یہ فرمان تحریری (قرآن کریم) پیش گاہ خداوندی سے صادر ہوتا ہے جو زبردست اور حکمت والا ہے |
| اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ | بے شک آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں |
| وَ فِيْ خَلْقِكُمْ وَ مَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ | اور (لوگو) تمہارے پیدا کرنے میں اور (نیز) جانوروں میں جن کو روئے زمین پر پھیلاتا ہے (قدرت خدا کی) |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بہت سی نشانیاں ہیں ان کے لیے جو یقین کی صلاحیت رکھتے ہیں

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝٥

اور رات دن کی تبدیلیوں میں (اور سرمایہ رزق) یعنی پانی میں جس کو خدا آسمان سے اتارتا ہے پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کے مرے پیچھے (بنجر ہونے کے بعد) زندہ (سرسبز و شاداب) کر دیتا ہے اور ہواؤں کے ردوبدل میں (خدا کی قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں مگر ان لوگوں کو جو عقل رکھتے ہیں

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦

(حقیقت میں) یہ خدا کی (ہماری ہی) آیتیں ہیں جو ہم تم کو پڑھ کر سناتے ہیں تو اب اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد اور کون سی بات ہوگی جسے سن کر یہ لوگ ایمان لائیں گی

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝٧ۙ

ہلاکت ہے ہر بڑے جھوٹے بدکار کے لئے

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٨

جو اللہ کی (ہماری) آیتیں سنتا ہے کہ اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر ہٹ پر جم جاتا ہے گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں تو ایسے نالائق کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٩ؕ

(اور کفر پر اڑنے کے علاوہ) وہ جب ہماری آیتوں کی کچھ خبر پاتا ہے تو ان کی ہنسی بناتا ہے ایسے ہی لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے

مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠ؕ

کہ آگے چل کر ان کے لئے عذاب جہنم ہے اور دنیا میں جو کچھ کام کر گئے ان کے کچھ کام نہ آئیں گے اور نہ ان کے معبود جن کو انہوں نے خدا کے سوا اپنا کارساز بنا رکھا تھا اور ان کو بڑا عذاب ہونا ہے

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝١١

یہ (قرآن سرتاپا) ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے پروردگار کی آیتوں کے منکر ہیں ان کو بڑے (سخت) عذاب کی دردناک سزا ہونی ہے

## حل لغات پہلا رکوع ۔ سورۃ جاثیہ ۔ پ ۲۵

حٰمٓ ۔ اے حامد و محمود   تَنْزِيْلُ ۔ اتاری گئی ہے   الْكِتٰبِ ۔ کتاب   مِنَ اللّٰهِ ۔ اللہ

الْعَزِيْزِ ۔ غالب   الْحَكِيْمِ ۔ حکمت والے سے   اِنَّ ۔ بے شک   فِيْ ۔ بیچ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں | وَ۔اور | الْاَرْضِ۔زمین کے | لَاٰیٰتٍ۔یقیناً نشانیاں ہیں |
| لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔مومنوں کے لئے | | وَ۔اور | فِیْ۔بیچ |
| خَلْقِكُمْ۔تمہاری پیدائش کے | | وَ۔اور | مَا۔جو |
| یَبُثُّ۔پھیلائے | مِنْ دَآبَّةٍ۔جانور | اٰیٰتٌ۔نشانیاں ہیں | لِّقَوْمٍ۔واسطے قوم |
| یُّوْقِنُوْنَ۔مومن کے | وَ۔اور | اخْتِلَافِ۔اختلاف | الَّیْلِ۔رات |
| وَ۔اور | النَّهَارِ۔دن میں | وَ۔اور | مَآ۔جو |
| اَنْزَلَ۔اتارا | اللّٰهُ۔اللہ نے | مِنَ السَّمَآءِ۔آسمان سے | مِنْ رِّزْقٍ۔رزق |
| فَاَحْیَا۔تو زندہ کیا | بِهِ۔اس سے | الْاَرْضَ۔زمین کو | بَعْدَ۔بعد |
| مَوْتِهَا۔اس کی موت کے | وَ۔اور | تَصْرِیْفِ۔پھرنے | الرِّیٰحِ۔ہواؤں کے میں |
| اٰیٰتٌ۔نشانیاں ہیں | لِّقَوْمٍ۔واسطے قوم | یَّعْقِلُوْنَ۔عقل مند کے | تِلْكَ۔یہ |
| اٰیٰتُ۔آیتیں ہیں | اللّٰهِ۔اللہ کی | نَتْلُوْ۔پڑھتے ہیں ہم | هَا۔ان کو |
| عَلَیْكَ۔اوپر تیرے | بِالْحَقِّ۔حق کے ساتھ | فَبِاَیِّ۔تو کون سی | حَدِیْثٍ۔بات پر |
| بَعْدَ۔بعد | اللّٰهِ۔اللہ کے | وَ۔اور | اٰیٰتِهٖ۔اس کی آیتوں کے |
| یُؤْمِنُوْنَ۔ایمان لائیں گے | | وَیْلٌ۔ہلاکت ہے | لِّكُلِّ۔واسطے ہر ایک |
| اَفَّاكٍ۔جھوٹے | اَثِیْمٍ۔گنہگار کے | یَّسْمَعُ۔سنتا ہے | اٰیٰتِ۔آیتیں |
| اللّٰهِ۔اللہ کی | تُتْلٰی۔پڑھی جاتی ہیں | عَلَیْهِ۔اس پر | ثُمَّ۔پھر |
| یُصِرُّ۔جم جاتا ہے | مُسْتَكْبِرًا۔تکبر کرتا ہوا | كَاَنْ۔گویا کہ | لَّمْ۔نہیں |
| یَسْمَعْهَا۔سنا اس کو | فَبَشِّرْهُ۔تو خوشخبری دو اس کو | بِعَذَابٍ۔عذاب | اَلِیْمٍ۔رسوا کرنے والے کی |
| وَ۔اور | اِذَا۔جب | عَلِمَ۔جانتا ہے | مِنْ اٰیٰتِنَا۔ہماری آیتوں |
| سے | شَیْئًا۔کچھ تو | اتَّخَذَ۔پکڑتا ہے | هَا۔ان کو |
| هُزُوًا۔ٹھٹھا | اُولٰٓئِكَ۔یہ لوگ | لَهُمْ۔ان کے لیے | عَذَابٌ۔جہنم ہے |
| مُّهِیْنٌ۔رسوا کرنے والا | مِنْ وَّرَآئِهِمْ۔ان کے آگے | | جَهَنَّمُ۔جہنم ہے |
| وَ۔اور | لَا۔نہیں | یُغْنِیْ۔کام آئے گا | عَنْهُمْ۔ان کے |
| مَّا۔جو | كَسَبُوْا۔انہوں نے کمایا | شَیْئًا۔کچھ بھی | وَّ۔اور |
| لَا۔نہ | مَا۔جو | اتَّخَذُوْا۔بنا لئے ہیں انہوں نے | |
| مِنْ دُوْنِ۔سوائے | اللّٰهِ۔اللہ کے | اَوْلِیَآءَ۔کارساز | وَ۔اور |
| لَهُمْ۔ان کے لئے | عَذَابٌ۔عذاب ہے | عَظِیْمٌ۔بڑا | هٰذَا۔یہ |
| هُدًی۔ہدایت ہے | وَ۔اور | الَّذِیْنَ۔وہ جو | كَفَرُوْا۔منکر ہوئے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بِاٰیٰتِ۔آیات رَبِّهِمْ۔اپنے رب کی سے لَهُمْ۔ان کے لئے عَذَابٌ۔سزا ہے
مِّنْ رِّجْزٍ۔عذاب اَلِیْمٌ۔دردناک کی

## حل لغات نادرہ

یَبُثُّ۔پھیلاتا ہے۔
اَفَّاكٍ۔کذاب۔
اَثِیْمٍ۔بہت بڑا گنہگار۔
یُصِرُّ۔از اصرار ایک بات پر جمے رہنے کو کہتے ہیں۔
مِنْ وَّرَآئِهِمْ۔وَّرَآ اضداد میں سے ہے آگے اور پیچھے دونوں کے معنی دیتا ہے کیونکہ اصل میں وراء اس سمت کو کہتے ہیں جسے کوئی شخص آگے یا پیچھے سے چھپالے یہاں آگے کے معنی مراد ہیں۔
رِّجْزٍ۔سخت تر عذاب۔

## مختصر تفسیر پہلا رکوع۔سورۃ جاثیہ۔پ ۲۵

حٰمٓ ۞ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ۞۔

حٰمٓ۔یہ حروف مقطعات سے ہے اس کے حقیقی معنی اللہ کے سوا یا اس کے حبیب جن پر نازل ہوا کوئی نہیں جانتا ہم نے اس کے تاویلی معنی حامد و محمود تجویز کئے ہیں۔تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ الخ نازل فرمانا ہے قرآن کریم کا اللہ عزت اور حکمت والے کی طرف سے۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت کا تعارف کرایا ہے اور بتایا ہے کہ اس کتاب کو ہم نے ہی نازل فرمایا ہے۔جیسا کہ مشرکین مکہ کا وہم تھا کہ یہ جن مستولی ہو کر سکھلا جاتا ہے اس کا رد بلیغ کیا گیا اور غیر مبہم الفاظ میں فرمادیا کہ اس کتاب کا نازل کرنا ہماری طرف سے ہے اور جو اسے کسی کی تلقین والقاء کہتے ہیں وہ خیال فاسد کا سد ہے۔آگے ارشاد ہے:

اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۞ وَ فِیْ خَلْقِكُمْ وَ مَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۞ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۞۔

بے شک آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں اور رات دن کی تبدیلیوں میں اور جو اللہ نے آسمان سے نازل فرمایا سرمایہ رزق سے تو اس سے ہم نے بنجر زمین کو سرسبز و شاداب کیا اور ہواؤں کی گردش میں عقل مندوں کے لئے بہت سی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

آیات کریمہ میں اول اختلاف لیل و نہار میں نشانیاں بتائیں پھر گردش ریاح میں علیحدہ نشانیاں ظاہر کیں۔تیسرے اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ میں رزق دینے کا اور بنجر زمین کو زندہ کرنے کا اظہار فرمایا۔یہ بہت بڑی حکمت بالغہ ہے کہ اس کے ذریعے انسان بہت سے سبق لیتا ہے۔اختلاف لیل و نہار سے بظاہر سوائے رات و دن کے آنے جانے کے کچھ نہیں ہے مگر اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

کو دوسری جگہ فرمایا: هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ الْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔ وہ ذات وہ ہے جس نے دن کے لیے سورج کو روشن بنایا اور رات کے لئے چاند کو نور بنایا یہاں دو لفظ استعمال کئے ایک کے لئے ضیا اور دوسرے کے لئے نور۔ اس میں یہ بتایا کہ رات نور سے روشن ہوتی ہے اور دن میں ضیاء شمس پھیلتی ہے۔

تو رات اور دن کے اختلاف میں اس قادر مطلق کی یہ نشانی ہے کہ اس نے چاند اور سورج کو لیل ونہار کے منور کرنے میں اپنی حکمت بالغہ کا اظہار فرمایا۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ دن جا کر رات جب آئے تو ایک دن پورا ہوتا ہے اسی طرح ہفتہ، مہینا اور سال کا حساب پورا ہوتا ہے جس سے کام کرنے والوں کو معاوضے، تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ مہینوں میں علیحدہ علیحدہ امتیاز رکھے۔ جنہیں آپ اسی لیل ونہار کے اختلاف سے جان سکتے ہیں جیسا کہ فرمایا: اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ۔ مہینے سال کے لئے بارہ ہیں اور ان کا تعین آسمان وزمین کے بنانے کے ساتھ ہی کیا گیا۔ ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔

ذی الحجہ جس میں حج کیا جاتا ہے اور تین ماہ رجب، ذی قعدہ اور محرم الحرام یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب مہینوں سے محترم ہیں۔ تو اگر اختلاف لیل ونہار نہ ہوتو اہل ایمان پر یہ نشانیاں کیونکر ظاہر ہوتیں علاوہ اس کے قرض دام میں جو ادائیگی کے وعدے ہوتے ہیں وہ بھی اسی اختلاف پر موقوف ہیں شادیوں کی تاریخیں اسی اختلاف کے ماتحت متعین ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ اگر ہم تفصیل میں لائیں تو بہت سی نشانیاں ملتی ہیں مگر ہم اختصاراً اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

ایسے ہی تصرف الریاح ہواؤں کی گردشیں بتا دیتی ہے سردی کب آئے گی اور گرمی کب ہوگی۔ موسم برشگال کب سے شروع ہوگا؟ یہ بھی بہت بڑی نشانیاں ہیں جس کے معلوم کرنے کو ابزرومیٹری یعنی موسمیات کا محکمہ بنایا گیا جو استقرائی آلات کے ذریعے بتاتا ہے کہ آج بارش ہوگی یا نہیں۔ آج ہوا گرم یا ٹھنڈی رہے گی، موسم کا ٹمپریچر کتنا رہا وغیرہ وغیرہ۔

ایسے ہی اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ میں نشان ہائے قدرت ہیں کہ نازل تو ہوتا ہے آسمان سے (مینہ) مگر اس کے مفاد یہ ہیں کہ دنیا پھل پھول اور رزق سے متمتع ہوتی ہے اس کے علاوہ اس امر کو بھی ثابت کرتا ہے (بارش) کو خاک میں ملا کر بغیر تخم پاشی چند قطروں کے زمین بنجر کو سرسبز وشاداب کر دینا جسے مردہ زمین کو زندہ کرنا فرمایا اس میں یہ بھی لطیف اشارہ ہے کہ مرکر جو خاک میں مل جائیں گے وہ ایسے ہی زندہ ہوں گے اور کفار کا یہ اعتراض غلط ہے کہ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ وہ کہتے تھے جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے تو لوٹ کر آنا اور زندہ ہونا یہ بعید از عقل ہے۔ تو فرمایا کہ سبز گھاس کو خاک میں ملا کر پھر سرسبز کر دینا تو تمہارے مشاہدہ میں ہے۔ پھر اسے رجع بعید کہنا بے عقلوں کا کام ہے۔

علاوہ اس کے مینڈک بھنگے اور برساتی کیڑے مکوڑے پروانے یہ خاک میں مل جاتے ہیں۔ اور جب بارش کا چھینٹا پڑتا ہے تو یہ پھر زندہ ہو جاتے ہیں تو یہاں رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ کیوں نہیں تو معلوم ہوا کہ وہ عقل سے ہی بعید تھے ورنہ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ۔ عقل مندوں کے لئے اس میں بھی ہمارے نشان ہائے قدرت ہیں۔

ایک سوال یہاں باقی رہتا ہے کہ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ سے کیا مراد ہے۔ اس لئے کہ نزول آسمان سے ضرور ہوتا ہے۔ بارش آسمان سے ضرور ہوتی ہے مگر یہ امر تحقیق طلب ہے کہ محاورۂ عرب میں سما کس کو کہتے ہیں؟ شرعیات میں تو سما سے وہی سما مراد ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

جس کے متعلق اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وغیرہ آیا ہے۔ لیکن لغت میں سما محض بلندی کو کہتے ہیں۔

علاوہ بریں اگر مان لیا جائے کہ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ سے مراد بارش کا محض بلندی سے نازل ہونا ہے جیسا کہ تحقیقات جدیدہ میں مانسون (مون سون) بتایا گیا اور مانسون وہی ہے جو حرارت شمسی سے سمندر کی سطح کو گرم کر کے بخارات اوپر چڑھاتے ہیں اور پھر برودت اور ٹھنڈی ہوا سے وہ پانی ہوکر برستا ہے تو ہم اس کے خلاف نہیں اس میں بھی مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ہی ہے۔ آفتاب کی شعاعیں اگر نہ ہوں تو مانسون کیسے بنے اور آفتاب بندے کی بنائی ہوئی مشین نہیں بلکہ یہ قدرت نے اس کی تخلیق فرمائی۔ بنابریں مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اس پر بھی صادق آتا ہے۔

اور شرعیات کی روشنی میں احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آسمان وزمین کے مابین ایک دریا ہے جس سے یہ بارش آتی ہے۔ تو اگر مانسون والی بارش کو مان لیا جائے تو مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ہوگا اور اگر اس دریا سے مانی جائے تو بھی مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ہوگا۔ بہرحال بلندی سے جس کو سما کہا گیا بارش ہونا تو یقینی ہے۔ اب وہ مانسون سے ہو یا اس دریا سے جو فضا میں ہے۔ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا بہر صورت کرشمۂ قدرت ہے۔ اور یہاں اللہ جل وعلا شانہ اپنے کرشمۂ قدرت کا مظاہرہ فرمارہا ہے اور بتارہا ہے کہ وہ بارش جو بلندی سے ہم برساتے ہیں وہ خاک میں ملی ہوئی گھاس کو سرسبز وشاداب کر دیتی ہے اور حشرات الارض کے لاکھوں کیڑے مکوڑے بھنگے پروانے یہ بھی اس سے زندہ ہوجاتے ہیں تو تمہارا خاک میں مل جانے کے بعد پھر زندہ ہوجانا کیوں مستبعد ہو؟ آگے ارشاد ہے:

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ ۔

حقیقت میں یہ خدا کی آیتیں ہیں جنہیں پڑھ کر ہم آپ کو سناتے ہیں تو اب اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد وہ کون سی بات ہوگی جسے یہ سن کر ایمان لائیں گے؟

تو جس کے حصہ میں ایمان ہی نہیں وہ تو ایمان نہ لائیں گے اور نہ لائے اور جو ایمان والے ہیں ان کے لئے یہ دلائل قدرت ہیں وہ اس پر ایمان لاتے ہیں تسلیم کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کرشمہ ہائے قدرت دنیا میں اہل دنیا پر ہزارہا صورتوں سے ظاہر و باہر ہوں۔ آگے ارشاد ہے:

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝٧ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٨

ہلاکت وخرابی ہے ہر اس جھوٹے بدکار پر جو اللہ کی آیتیں سنتا ہے جو اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں پھر اپنی ہٹ پر جما رہتا ہے گویا کہ اس نے سنی ہی نہیں تو اسے دردناک عذاب کی بشارت دے دیجئے۔

یہ منکرین کے لئے توبیخ ہے کہ وہ سن کر ایمان لانے کی بجائے منکر ہی رہتا ہے۔ آگے ارشاد ہے:

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٩ ۔

اور جب اسے ہماری آیتوں کا کچھ علم ہوتا ہے تو وہ ان سے تمسخر کرنا شروع کر دیتا ہے ایسے ہی لوگوں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

یہ دونوں آیتیں نضر بن حارث کے لئے نازل ہوئیں وہ عجمی قصے سنا سنا کر لوگوں کو قرآن سننے سے روکتا تھا اور آیات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

قرآنیہ کا استہزا کرتا تھا اور حکم اس آیت کا ہر ایسے شخص کے لئے عام ہے جو ایسا کرے یعنی دین کو ضرر پہنچائے اور قرآن سننے سے روکے اور آیات قرآنیہ کے استہزا میں پیش پیش ہو اس لئے کہ آیات کا مورد خاص ہو جاتا ہے مگر حکم اس کا ہمیشہ عام ہی رہتا ہے۔ آگے ارشاد ہے:

مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَیْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰﴾۔

اس کے بعد ان کے لئے جہنم ہے اور نہ مستغنی کرے گا ان سے وہ جو وہ دنیا میں کر گئے کچھ بھی اور نہ ہی وہ جنہیں انہوں نے اللہ کے سوا مددگار بنا رکھا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

یہ بھی مشرکین کی بداعتقادیوں پر توبیخ ہے اور وہ بتوں کو کہا کرتے تھے: هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ اس کا رد ہے کہ تمہارے مددگار جن کو تم تصور کئے بیٹھے ہو۔ یہ نہیں ہو سکتے جو دنیا میں تم کر گئے وہ تمہیں فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے کہ کافر مشرک بھی خیرات وصدقات دان پن کے نام سے کرتا ہے تو مومن کا یہ صدقات وخیرات کرنا تو اتنا مبارک ہے کہ حدیث میں آیا: اَلصَّدَقَةُ تُطْفِیْ غَضَبَ الرَّبِّ۔ صدقہ غضب الٰہی کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ یہ مومن کے لئے ہے۔

مگر مشرک کے لئے وعید ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۹۱﴾۔ بے شک وہ جو کافر ہوئے اور کفر پر مرے ان سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا زمین سونے سے پر کی ہوئی اگر وہ دیں اور اس کو خیرات کر دیں یہ وہ ہیں کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔

تو معلوم ہوا کہ آخرت میں کافر کا مددگار کوئی نہ ہوگا۔ برخلاف مومن کے کہ اس کی حمایت مدد اور سفارش میں انبیا، برگزیدگان حق اور اولیاء پیش پیش ہوں گے۔ حتیٰ کہ بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حافظ قرآن اپنی سات پشتیں بخشوائے گا۔ اور عالم دین متبع شریعت چودہ پشتوں کی شفاعت کرے گا۔ حتیٰ کہ اسقاط شدہ بچہ بھی اپنے والدین کے حق میں شفیع ہوگا۔ تو جہاں جہاں قرآن کریم میں مدد کی نفی کی گئی ہے یہ صرف اور صرف مشرکین ہی کے لئے ہے جو اسے عام کرتے ہیں وہ عامی ہیں اور اپنی جہالت میں اس نعمت سے اپنے کو محروم رکھتے ہیں جو منجانب اللہ مومن کو عطا ہوئی۔ اب آگے ارشاد ہے:

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾۔

یہ قرآن سرتاپا ہدایت ہے اور جو لوگ اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں ان کے لئے سخت دردناک عذاب ہے۔

آیت کریمہ میں قطعی فیصلہ فرمایا کہ ہدایت قبول کرنے والوں کے لئے یہ قرآن کریم سراپا ہدایت ہے اور منکروں کو بربنائے انکار دردناک عذاب ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع - سورۃ جاثیہ - پ ۲۵

| | |
|---|---|
| اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ ج | اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے مسخر کیا دریا کو تاکہ چلاؤ اس میں کشتی اللہ کے حکم سے تاکہ ڈھونڈ اس کے فضل سے اور شکرگزار بنو |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

اور مسخر کیا تمہارے لئے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمینوں میں ہے سب کچھ اس سے بے شک اس میں نشان ہیں اس قوم کے لئے جو غور وفکر کرے

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

اے محبوب! فرمادیجئے ان لوگوں کو جو ایمان لائیں درگزر کریں ان سے جو نہیں امید رکھتے اللہ کے دنوں سے تاکہ بدلہ دیا جائے اس قوم کو جو اس نے کمایا

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾

جو اچھے عمل کرے گا وہ اس کے لئے ہے اور جو برا کرے وہ اس کے اوپر ہے پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۚ ﴿۱۶﴾

اور بے شک دی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت اور نبوت اور دیا ہم نے انہیں پاک چیزوں سے رزق اور ان کے زمانہ والوں پر ہم نے ان کو فضیلت دی

وَ اٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾

اور ہم نے دیں انہیں روشن دلیلیں کاموں سے پس انہوں نے اختلاف نہ کیا مگر بعد اس کے کہ آیا ان کے پاس علم آپس کے حسد کے دن اس بات میں جس میں اختلاف کررہے تھے

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

پھر کیا ہم نے آپ کو ایک طریقہ پر معاملات سے تو پیروی کرو اس کی اور نہ پیچھے لگو ان کی نفسانی خواہشات کے جسے وہ نہیں جانتے

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾

بے شک وہ اللہ کے مقابل تمہیں کام نہ دیں گے اور بے شک مشرک لوگ بعض ان کے بعض کے حمایتی ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کا مددگار ہے

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

یہ لوگوں کی آنکھیں کھولنا ہیں اور ہدایت اور رحمت ان کے لئے جو یقین رکھتے ہیں

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾

کیا گمان کرتے ہیں وہ لوگ جو مرتکب معاصی ہیں یہ کہ کردیں گے ہم انہیں ان جیسا مثل ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے برابر ہے ان کی زندگی اور موت بہت برا ہے جو حکم لگاتے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

## حل لغات دوسرا رکوع - سورۃ جاثیہ - پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَللّٰهُ۔ اللہ | اَلَّذِیْ۔ وہ ہے جس نے | سَخَّرَ۔ تابع کیا | لَکُمُ۔ تمہارے |
| الْبَحْرَ۔ سمندر کو | لِتَجْرِیَ۔ تاکہ چلیں | الْفُلْكُ۔ کشتیاں | فِیْهِ۔ اس میں |
| بِاَمْرِهٖ۔ اس کے حکم سے | وَ۔ اور | لِتَبْتَغُوْا۔ تاکہ تلاش کرو تم | مِنْ فَضْلِهٖ۔ اس کا فضل |
| وَ۔ اور | لَعَلَّکُمْ۔ تاکہ تم | تَشْکُرُوْنَ۔ شکر کرو | وَ۔ اور |
| سَخَّرَ۔ تابع کیا | لَکُمْ۔ تمہارے | مَّا۔ جو | فِیْ۔ بیچ |
| السَّمٰوٰتِ۔ آسمان کے ہے | وَ۔ اور | مَا۔ جو | فِیْ۔ بیچ |
| الْاَرْضِ۔ زمین کے ہے | جَمِیْعًا۔ سب | مِّنْهُ۔ اس سے | اِنَّ۔ بے شک |
| فِیْ۔ بیچ | ذٰلِكَ۔ اس کے | لَاٰیٰتٍ۔ نشانیاں ہیں | لِّقَوْمٍ۔ واسطے قوم کے |
| یَّتَفَکَّرُوْنَ۔ جو سوچیں | قُلْ۔ فرمایئے | لِلَّذِیْنَ۔ ان سے | اٰمَنُوْا۔ جو مومن ہیں |
| یَغْفِرُوْا۔ درگزر کریں | لِلَّذِیْنَ۔ ان سے جو | لَا۔ نہیں | یَرْجُوْنَ۔ امید رکھتے |
| اَیَّامَ اللّٰهِ۔ اللہ کے دنوں کی | لِیَجْزِیَ۔ تاکہ بدلہ دے | قَوْمًا۔ قوم کو | بِمَا۔ جو |
| کَانُوْا۔ تھے وہ | یَکْسِبُوْنَ۔ کماتے | مَنْ۔ جو | عَمِلَ۔ کام کرے |
| صَالِحًا۔ اچھے | فَلِنَفْسِهٖ۔ تو اسی کے لئے ہے | | وَ۔ اور |
| مَنْ۔ جو | اَسَآءَ۔ برائی کرے | فَعَلَیْهَا۔ تو اسی پر ہے | ثُمَّ۔ پھر |
| اِلٰی۔ طرف | رَبِّکُمْ۔ اپنے رب کی | تُرْجَعُوْنَ۔ تم پھیرے جاؤ گے | وَ۔ اور |
| لَقَدْ۔ بے شک | اٰتَیْنَا۔ دی ہم نے | بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ۔ بنی اسرائیل کو | |
| الْکِتٰبَ۔ کتاب | وَ۔ اور | الْحُکْمَ۔ حکمت | وَ۔ اور |
| النُّبُوَّةَ۔ نبوت | وَ۔ اور | رَزَقْنٰهُمْ۔ رزق دیا ہم نے ان کو | |
| مِّنَ الطَّیِّبٰتِ۔ پاک چیزوں سے | | وَ۔ اور | فَضَّلْنٰهُمْ۔ بزرگی دی ہم نے |
| ان کو | عَلَی۔ اوپر | الْعٰلَمِیْنَ۔ جہان والوں کے | |
| وَ۔ اور | اٰتَیْنٰهُمْ۔ دیں ہم نے ان کو | بَیِّنٰتٍ۔ کھلی دلیلیں | مِّنَ الْاَمْرِ۔ احکام میں |
| فَمَا۔ تو نہ | اخْتَلَفُوْٓا۔ اختلاف کیا انہوں نے | | اِلَّا۔ مگر |
| مِنْۢ بَعْدِ۔ بعد | مَا۔ اس کے جو | جَآءَ۔ آیا | هُمُ۔ ان کے پاس |
| الْعِلْمُ۔ علم | بَغْیًا۔ سرکشی کرتے ہوئے | بَیْنَهُمْ۔ آپس میں | اِنَّ۔ بے شک |
| رَبَّكَ۔ تیرا رب | یَقْضِیْ۔ فیصلہ کرے گا | بَیْنَهُمْ۔ ان میں | یَوْمَ۔ دن |
| الْقِیٰمَةِ۔ قیامت کے | فِیْمَا۔ اس میں جو | کَانُوْا۔ تھے وہ | فِیْهِ۔ اس میں |
| یَخْتَلِفُوْنَ۔ اختلاف کرتے | ثُمَّ۔ پھر | جَعَلْنٰكَ۔ بنایا ہم نے آپ کو | |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| عَلٰی ۔اوپر | شَرِیْعَۃٍ ۔ایک شریعت کے | مِّنَ الْاَمْرِ ۔معاملات سے | فَاتَّبِعْهَا ۔تو پیروی کریں اس کی |
| وَ ۔اور | لَا ۔نہ | تَتَّبِعْ ۔پیروی کر | اَهْوَآءَ ۔خواہشات |
| الَّذِیْنَ ۔ان لوگوں کی | لَا ۔جو نہیں | یَعْلَمُوْنَ ۔جانتے | اِنَّهُمْ ۔بے شک وہ |
| لَنْ ۔ہرگز نہ | یُّغْنُوْا ۔کام آئیں گے | عَنْكَ ۔تیرے | مِنَ اللّٰهِ ۔اللہ سے |
| شَیْئًا ۔کچھ بھی | وَ ۔اور | اِنَّ ۔بے شک | الظّٰلِمِیْنَ ۔ظالم |
| بَعْضُهُمْ ۔بعض ان کے | اَوْلِیَآءُ ۔دوست ہیں | بَعْضٍ ۔بعض کے | وَاللّٰهُ ۔اور اللہ |
| وَلِیُّ ۔دوست ہے | الْمُتَّقِیْنَ ۔پرہیز گاروں کا | هٰذَا ۔یہ | بَصَآئِرُ ۔آنکھیں کھولنا ہے |
| لِلنَّاسِ ۔لوگوں کی | وَ ۔اور | هُدًی ۔ہدایت | وَ ۔اور |
| رَحْمَةٌ ۔رحمت | لِّقَوْمٍ ۔واسطے اس قوم کے جو | یُّوْقِنُوْنَ ۔یقین کریں | اَمْ ۔کیا |
| حَسِبَ ۔خیال کرتے ہیں | الَّذِیْنَ ۔وہ جو | اجْتَرَحُوا ۔کماتے ہیں | السَّیِّاٰتِ ۔برائیاں |
| اَنْ ۔یہ کہ | نَّجْعَلَهُمْ ۔کردیں گے ہم ان کو | | كَالَّذِیْنَ ۔ان کی طرح جو |
| اٰمَنُوْا ۔ایمان لائے | وَ ۔اور | عَمِلُوا ۔عمل کئے | الصّٰلِحٰتِ ۔اچھے |
| سَوَآءً ۔برابر ہے | مَّحْیَا ۔زندگی | هُمْ ۔ان کی | وَ ۔اور |
| مَمَاتُهُمْ ۔موت ان کی | سَآءَ ۔برا ہے | مَا ۔جو | یَحْكُمُوْنَ ۔وہ فیصلہ کرتے ہیں |

## حل لغات نادرہ

الْفُلْكُ ۔کشتی کو کہتے ہیں۔

اجْتَرَحُوا ۔اجْتَرَحَ ۔کہتے ہیں کسب کرنے کو۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا ۔اجْتَرَاحٌ کے معنی اکتساب یعنی جو گناہ کماتے ہیں۔

## مختصر تفسیر دوسرا رکوع ۔سورۃ جاثیہ ۔پ ۲۵

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ ۔

اللہ وہ ہے جس نے مسخر کیا تمہارے لئے سمندر کو تا کہ چلاؤ کشتی اس میں اس کے حکم سے تا کہ ڈھونڈو اس کا فضل اور تا کہ تم شکر گزار بنو۔

آیہ کریمہ میں اللہ جل وعلا شانہ اپنے کمال قدرت کا مظاہرہ فرما کر اپنا تعارف کراتا ہے اور بتاتا ہے کہ وہ سمندر جس میں پہاڑوں کی کوئی حیثیت نہیں جو بہانے پر آئے تو بڑی سے بڑی چٹان اور پتھر کو بلبلے کی طرح بہا کر لے جائے مگر ارشاد ہوا کہ ہم نے تمہارے لئے اس سمندر کو مسخر فرمایا اور اس میں فائدہ تمہیں یہ پہنچایا کہ چھوٹی سے چھوٹی کشتی اور بڑے سے بڑا جنگی جہاز دونوں چلا رہے ہو۔ پھر فِیْهِ بِاَمْرِهٖ کا ایک فائدہ یہ بھی نظر آیا کہ جو کشتیاں پانی پر چلتی تھیں ان کے متعلق فرمایا کہ فِیْهِ پانی میں چلیں گی۔ نزول قرآن کے وقت کوئی کشتی پانی میں (اندر آبدوز کی طرح) چلنے والی نہ تھی پانی پر چلتی تھیں مگر بطور

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

پیشگوئی اس امر کو ظاہر فرمایا کہ سمندر کی تسخیر ہم نے تمہارے لئے اس قدر کی کہ اس میں غوطہ زن کشتیاں (آب دوزیں) چلاؤ گے چنانچہ آج جہاں پانی پر آگ بوٹ، اسٹیمر، جہاز بادبانی کشتیاں چل رہی ہیں وہاں پانی کے اندر تار پیڈو اور غوطہ زن کشتیاں بھی جاری ہیں۔

اور اس کے کمال قدرت کا ایک مظاہرہ یہ ہے کہ سمندر جیسے بحر عمیق میں باہر اور اندر کشتیاں چل رہی ہیں اور شہر کے شہر ایک جگہ سے ہزاروں میل دوسری جگہ پہنچ رہے ہیں اس پہنچنے کا فائدہ دکھایا کہ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ایک ملک سے دوسرے ملک میں جا کر اللہ کا فضل ڈھونڈو اور فضل سے مراد مال دنیا اور ترقی تجارت ہے جیسا کہ دوسری جگہ سورہ جمعہ میں ارشاد ہے: فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔ جب نماز پوری ہو جائے تو پھیل جاؤ زمین میں اور ڈھونڈو اللہ کا فضل یعنی اپنے کاروبار میں مصروف ہو جاؤ اور جو کچھ معاش ملے اسے خدا کا فضل سمجھو۔

یہی صورت یہاں ہے کہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانا ابتغاء فضل الٰہی کے لئے ہے یعنی یہاں کا مال وہاں پہنچانا اور وہاں سے مال لے کر یہاں آنا اور نفع کمانا فضل الٰہی ہے جب یہ نفع کما لو تو یہ ہرگز مت سمجھو کہ اس میں تمہاری مساعی کا نتیجہ ملا ہے بلکہ اسے محض اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھ کر اس کا شکر ادا کرو۔ آگے ارشاد ہے:

وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾۔

اور مسخر کیا تمہارے لئے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کچھ بے شک اس میں نشان قدرت ہے اس قوم کے لئے جو غور و فکر کرے۔

اس میں مَا فِي الْاَرْضِ تو واضح ہے کہ زمین سے کان کھود کر یاقوت پکھراج، نیلم، زمرد اور دریاؤں سے موتی، سیپ، نمک، مچھلیاں اور درخت سے انواع و اقسام کے پھول اور پھل اور حیوانوں میں سے بھیڑ بکری، گائے بھینس اور درندوں میں سے ان کی کھالیں یہ سب کچھ زمین سے لی جاتی ہیں اور زمین پر ہی مل جاتی ہیں۔ مگر مَا فِي السَّمٰوٰتِ کا مسخر ہونا بایں معنی ہے کہ سورج سے پھولوں اور پھلوں کے لئے اس کی شعاعوں کا حاصل کرنا اور چاند کی روشنی سے پھلوں میں خوشبو لینا۔

علاوہ اس کے اب جدید تحقیق کے ماتحت بذریعہ ایٹم فضا میں جانا اور طبقات ہوائیہ کو عبور کر کے عجائبات قدرت کا مشاہدہ کرنا یہ مَا فِي السَّمٰوٰتِ ہے اگرچہ اب تو آسمانوں کو مسخر کر کے چاند سورج اور ستاروں تک پہنچنے کے دعوے ہو رہے ہیں۔ اگر وہاں پہنچ سکیں یا نہ پہنچ سکیں مگر فضائے ہوائیہ میں بے گنتی ایسے مقام ہیں جس کا مشاہدہ کرنے کے بعد اس دھوکا میں پڑا جا سکتا ہے کہ ہم سورج کے گرد ہیں چاند کے قریب ہیں۔ مریخ سے پرے نکل گئے ہیں وہاں کی آبادیوں کے ہمیں اشارے مل رہے ہیں۔ یہ خواہ وہم ہو یا کچھ اور بہر حال قرآن کریم نے بشارت دی ہے وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ تمہارے لئے مسخر کر دیا ہم نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یہ غور و فکر کرنے والوں کے لئے ہمارے کمال قدرت کی بہت بڑی نشانی ہے۔ آگے ارشاد ہے:

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾۔

اے محبوب! آپ فرمائیں ایمان والوں کو چشم پوشی کریں ان سے جو ایام اللہ سے امید نہیں رکھتے تا کہ اللہ جزا دے اس

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

قوم کو جو وہ کر رہے ہیں جو اچھا عمل کرے وہ اس کی جان کیلئے ہے اور جو برا کرے وہ اس پر ہے پھر تمہارے رب کی طرف سب لوٹائے جائیں گے۔

اس آیت کے شان نزول تین ہیں: پہلا یہ کہ فخاص بن عاذوراء یہودی نے جب مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا سنا تو یہ بکواس کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رب (معاذ اللہ) محتاج ہو گیا ہے اور اپنے بندوں سے قرض مانگتا ہے۔ اس کو سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار کھینچی اور اس کے قتل کو چل نکلے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں آدمی بھیج کر واپس بلا لیا اور اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو بعد میں آیت قتال سے منسوخ الحکم ہو گئی۔

دوسرا شان نزول یہ ہے کہ غزوہ بنی مطلق میں مسلمان بئر مریسیع پر اترے۔ یہ ایک کنواں تھا۔ عبداللہ بن ابی نے اپنے غلام کو پانی لینے بھیجا وہ دیر سے واپس آیا تو اس سے سبب دریافت کیا تو کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کنویں کے کنارے بیٹھے تھے جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ابوبکر صدیق نے اپنی اپنی مشکیں نہ بھر لیں اس وقت تک انہوں نے کسی کو مشک نہ بھرنے دی۔ اس لئے کہ یہ اصول شرعی تھا کہ الاول فالاول جو پہلے پانی پر آئے وہ پہلا حقدار ہوگا۔ مگر اس کو عناد بھی تھا اور یہ قانون سے واقف بھی نہ تھا اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں سخت سست الفاظ کہے۔ وہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تلوار لے کر اسے قتل کرنے چلے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں روک لیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رائے کو ترجیح دی گئی۔ اس روایت کے مطابق یہ آیت مدنی مانی جائے گی۔

تیسرا شان نزول بقول مقاتل یہ ہے کہ قبیلۂ بنی غفار کے ایک شخص نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالی دی آپ نے اس کو پکڑنا چاہا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روک دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بہر حال اسلام میں جب تک مسلمانوں کی تعداد کم تھی اور مسلمان کفار سے کمزور تھے اس وقت تک یہ حکم جاری رہا جب مسلمانوں کی قوت بڑھ گئی اور آیات قتال وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ - یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ - وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ نازل ہوئی تو اس کے بعد سے مشرکین کا مقابلہ اور مقاتلہ لازمی ہو گیا اور اس آیت کا حکم منسوخ قرار پایا۔ یہ نسخ جو ہے تبدیل امر کے مرادف ہے کہ ماحول کے مطابق حکمۃً نفوذ احکام ہوں۔ بہر حال آیت کریمہ میں جو ارشاد ہے کہ ان سے چشم پوشی کریں اور درگزر کریں یہ احکام اول کے ہیں ان پر آج عمل نہیں اور اگر ایسا موقع ہو کہ مسلمان کمزور ہوں اور کافر طاقتور تو وہی حکم پھر آ جاتا ہے۔ آگے ارشاد ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾۔

جو اچھا عمل کرے وہ اس کے لئے ہے اور جو برا کام کرے اس کا وبال اس پر ہے۔ آخر تم سب اپنے رب ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے (جہاں تمہارا محاسبہ ہوگا اور جزا وسزا کا استحقاق قائم ہوگا)۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کا مختصر تذکرہ بطور عبرت فرمایا گیا حَیْثُ قَالَ:

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَیْنٰهُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکمت اور نبوت عطا فرمائی اور ہم نے انہیں ستھری روزیاں دیں اور انہیں ان کے زمانہ والوں پر فضیلت بخشی اور ہم نے انہیں اس کام میں روشن دلیلیں دیں تو انہوں نے اختلاف نہ کیا مگر بعد اس کے کہ علم ان کے پاس آچکا آپس کے حسد سے بے شک تمہارا رب قیامت کے دن اس میں فیصلہ فرما دے گا جس بات میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

بنی اسرائیل کو موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے توریت ملی اور فرعون کو غرق کرا کر انہیں قوت تامہ حاصل ہوئی اور بنی اسرائیل میں علاوہ موسیٰ علیہ السلام کے اور بھی نبی ہوئے قطع نظر اس کے بنی اسرائیل کو موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں بہت سی فضیلتیں بھی حاصل ہوئیں۔ مثلاً ایک پتھر سے بارہ چشمے جاری ہونا اور ہر قبیلہ کا گھاٹ الگ الگ بن جانا، جنگل میں ابر کا سایہ کرنا، دریائے نیل میں خشک راستے بن جانا وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ فرمایا گیا: وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ - عَلَى الْعٰلَمِیْنَ میں الف لام عہد ذہنی کا ہے۔ چنانچہ مفسرین نے بھی اَیْ عَالَمِیْ زَمَانِهَا فرمایا۔ یعنی ان کو ان کے زمانہ کے لوگوں پر فضیلت دی گئی اور آگے ان کی کیفیت بتلائی جو فَمَا اخْتَلَفُوْۤا سے شروع ہوتی ہے۔

یعنی ان میں اختلافات جو کچھ بھی ہوئے تو وہ آپس کے بغض و عناد کی بنا پر ہوئے۔ باوجودیکہ انہیں علم توریت حاصل حاصل تھا۔ تو ان میں یہ عیب نہیں آنا چاہیے تھا اس حسد ورزی نے انہیں خراب کیا تو قیامت کے دن اس کے فیصلے کی وعید ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ فرمائے گا۔ پھر حضور اکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا:

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـاؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍۚ وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآىٕرُ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾۔

پھر اے محبوب! ہم نے آپ کو ایک دین پر لگا دیا (اس کے احکام بتائے) بس اسی کی پیروی فرمائیے اور ان لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلو جن کو ان باتوں کا علم نہیں اور یہ لوگ اللہ کے مقابل آپ کے کچھ کام نہ آئیں گے اور اس میں شک نہیں کہ مشرکین آپس میں ایک دوسرے کے مددگار و حمایتی ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کا مددگار ہے یہ قرآن ایمان کی آنکھ کھولنے والا ہے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں۔

آیت کریمہ میں اس امر کو واضح فرما دیا کہ مشرکین کی دلی خواہش یہ تھی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے طریقے پر چلائیں اور اس میں مصالحت کی بھی بہت آسانی تھی کہ وہ بھی چاہتے تھے کہ آپ اللہ کے احکام پہنچائیں مگر ہمارے بتوں کو برا نہ کہیں لیکن یہ دونوں باتیں ان کے ہوائے نفس کے ماتحت تھیں اس لئے فرما دیا کہ ان کی خواہشات کی آپ پیروی نہ فرمائیں اور جس شریعت پر ہم نے آپ کو بھیجا ہے اس پر لوگوں کو چلائیں۔ اسی طرح کا دوسری جگہ حکم فرمایا: فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۴﴾ دوٹوک فرما دیجئے جو حکم آپ کو کیا گیا اور مشرکوں سے اعراض فرمائیے۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین کی خواہشات کی پروانہ کرتے ہوئے احکام شرعیہ کو علانیہ عام فرمایا اور جہاں جہاد و قتال کی ضرورت ہوئی اس سے بھی دریغ نہ کیا۔ قرآن کریم کے متعلق هٰذَا بَصَآىٕرُ فرما کر واضح فرمایا کہ ایمان کی آنکھیں کھولتا اور مجسم ہدایت و رحمت ہے۔ مگر ان کے لئے ہدایت و رحمت فرمایا جو حق بات کو سن کر معقولیت کے ساتھ یقین کرتے ہیں نہ کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہٹ دھرم ضدی ہٹیلوں کے لئے کہ وہ تو ہر بات کی مخالفت ہی کو اپنا مذہب سمجھتے تھے جیسے ابن ابی منافق اور ان کے ہم نوا ان کے لئے نہ یہ بصائر نہ ہدایت و رحمت تھا۔ آگے ارشاد ہے:

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾۔

کیا انہوں نے خیال کر رکھا ہے کہ ہم ان کو انہی لوگوں کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے کہ ان کو ان کی زندگی اور موت برابر ہو جائے گی بہت ہی برا ہے جو وہ حکم لگاتے ہیں۔

یعنی مشرکین کو جو خیال تھا کہ ہماری بھی بخشش ہوگی اور مومنین کے ساتھ وہ بھی جنت میں داخل ہوں گے فرمادیا یہ غلط ہے وہ ہرگز ان کے ساتھ نہیں مل سکتے۔ بلکہ ان کا مرنا جینا یکساں ہے۔ نہ زندگی میں وہ کسی اجر کے مستحق ہوئے اور نہ مرنے کے بعد ہوں گے اور یہ گمان ان کا بہت برا ہے۔

## بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع - سورۃ جاثیہ - پ ۲۵

وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

اور پیدا فرمایا اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک اور اس کے لئے بدلہ دیا جائے ہر جان کو اس کی کرنی کا اور وہ (لوگ) ظلم نہیں کئے جائیں گے

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾

کیا دیکھا ہے آپ نے اسے جس نے اپنی خواہشات کو معبود بنا رکھا ہے اور علم ہوتے ہوئے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور مہر کر دی اس کے کانوں اور دل پر اور اس کی آنکھوں پر پردہ کر دیا تو خدا کے بعد کون ہے جو اسے ہدایت کرے کیا تم لوگ نصیحت حاصل نہیں کرتے

وَ قَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ نَحْيَا وَ مَا يُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾

اور کافر بولے نہیں یہ کچھ مگر دنیا کی زندگی (اور بس) مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور نہیں ہلاکت ہوتی ہماری مگر زمانہ کے ہیر پھیر سے اور انہیں کچھ تحقیق تو ہے نہیں وہ نہیں مگر نرے گمان میں

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

اور جب ان پر ہماری آیتیں روشن پڑھی جاتی ہیں تو ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی مگر یہ کہ وہ کہیں ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر ہو تم سچے

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾

آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مارتا ہے پھر زندہ فرمائے گا پھر جمع فرمائے گا تمہیں قیامت کے دن جس میں کچھ شک نہیں لیکن اکثر لوگ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نہیں جانتے

## حل لغات تیسرا رکوع - سورۃ جاثیہ - پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ۔اور | خَلَقَ۔پیدا کیا | اللّٰہُ۔اللہ نے | السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں |
| وَ۔اور | الْاَرْضَ۔زمین کو | بِالْحَقِّ۔ٹھیک ٹھیک | وَ۔اور |
| لِتُجْزٰی۔تاکہ بدلہ دیا جائے | كُلُّ۔ہر | نَفْسٍ۔آدمی | بِمَا۔جو |
| كَسَبَتْ۔اس نے کمایا | وَ۔اور | هُمْ۔وہ | لَا۔نہ |
| يُظْلَمُوْنَ۔ظلم کیے جائیں گے | | اَ۔کیا | فَرَءَيْتَ۔تونے دیکھا |
| مَنِ۔اس کو | اتَّخَذَ۔جس نے بنایا | اِلٰهَهٗ۔اپنا معبود | هَوٰىهُ۔خواہش |
| هٗ۔اپنی کو | وَ۔اور | اَضَلَّهُ۔گمراہ کیا اسے | اللّٰهُ۔اللہ نے |
| عَلٰى۔اوپر | عِلْمٍ۔علم کے | وَّ۔اور | خَتَمَ۔مہر کی |
| عَلٰى۔اوپر | سَمْعِهٖ۔اس کے کان کے | وَ۔اور | قَلْبِهٖ۔اس کے دل کے |
| وَ۔اور | جَعَلَ۔بنایا | عَلٰى۔اوپر | بَصَرِهٖ۔اس کی آنکھ کے |
| غِشٰوَةً۔پردہ | فَمَنْ۔پھر کون | يَّهْدِيْهِ۔ہدایت دے گا اسے | |
| مِنْۢ بَعْدِ۔بعد | اللّٰهِ۔اللہ کے | اَ۔کیا | فَلَا۔پھر نہیں |
| تَذَكَّرُوْنَ۔نصیحت لیتے تم | وَ۔اور | قَالُوْا۔بولے | مَا۔نہیں |
| هِيَ۔یہ | اِلَّا۔مگر | حَيَاتُنَا۔ہماری زندگی | الدُّنْيَا۔دنیا کی |
| نَمُوْتُ۔ہم مرتے ہیں | وَنَحْيَا۔اور زندہ ہوتے ہیں | وَ۔اور | مَا۔نہیں |
| يُهْلِكُنَآ۔ہلاک کرتا ہم کو | اِلَّا۔مگر | الدَّهْرُ۔زمانہ | وَ۔اور |
| مَا۔نہیں | لَهُمْ۔ان کو | بِذٰلِكَ۔اس کا | مِنْ عِلْمٍ۔کچھ علم |
| اِنْ۔نہیں | هُمْ۔وہ | اِلَّا۔مگر | يَظُنُّوْنَ۔گمان کرتے ہیں |
| وَ۔اور | اِذَا۔جب | تُتْلٰى۔پڑھی جاتی ہیں | عَلَيْهِمْ۔ان پر |
| اٰيٰتُنَا۔ہماری آیتیں | بَيِّنٰتٍ۔روشن | مَّا۔نہیں | كَانَ۔ہوتا |
| حُجَّتَهُمْ۔ان کا جواب | اِلَّآ۔مگر | اَنْ۔یہ کہ | قَالُوْا۔بولے |
| ائْتُوْا۔لاؤ | بِاٰبَآئِنَآ۔ہمارے باپ دادا کو | | اِنْ۔اگر |
| كُنْتُمْ۔ہو تم | صٰدِقِيْنَ۔سچے | قُلِ۔فرمائیے | اللّٰهُ۔اللہ |
| يُحْيِيْكُمْ۔زندہ کرتا ہے تم کو | ثُمَّ۔پھر | يُمِيْتُكُمْ۔مارتا ہے تم کو | ثُمَّ۔پھر |
| يَجْمَعُكُمْ۔جمع کرے گا تم کو | اِلٰى۔طرف | يَوْمِ۔دن | الْقِيٰمَةِ۔قیامت کے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| لَا ۔نہیں | رَیْبَ ۔شک | فِیْهِ ۔اس میں | وَ ۔اور |
| لٰكِنَّ ۔لیکن | اَكْثَرَ ۔اکثر | النَّاسِ ۔لوگ | لَا ۔نہیں |
| یَعْلَمُوْنَ ۔جانتے | | | |

## مختصر تفسیر تیسرا رکوع ۔سورۃ جاثیہ ۔پ ۲۵

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ۔

اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ٹھیک بنایا اور اس لئے کہ ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے ۔اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

آسمان اور زمین کی پیدائش کا مقصد ایک نہیں ہے ۔مگر منجملہ دیگر مقاصد کے ایک یہ بھی ہے کہ دنیا کو دار العمل قرار دیا جائے اور آخرت کو دار الجزاء جیسا کہ سیاق آیت سے بھی واضح ہے کہ وَلِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ تو دنیا میں افراد دنیا ایک لائن پر نہیں ہوسکتے ۔ان میں نیک بھی ہوں گے اور بد بھی مسلمان بھی ہوں گے اور کافر بھی مومن بھی ہوں گے اور فاسق بھی، تو ان سب کی کرنیوں کا بدلہ دنیا میں نہیں ملے گا بلکہ دار الجزاء آخرت میں دیا جائے گا اور وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ۔جو فرمایا گیا جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اخروی سزا کے بجائے دنیا میں ہی مومن کو کچھ تکلیف پہنچ کر اخروی عذاب سے نجات مل جاتی ہے تو کافر کو آخرت میں ہی اس کی کرنیوں کا بدلہ ملے گا اور اس میں صحیح صحیح فیصلہ کیا جائے گا۔اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا یعنی بغیر کئے کسی چیز کی سزا کسی کو نہیں ملے گی ۔اس لئے کہ وہ ظلم ہے ۔اب آگے ارشاد ہے:

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ ۔

بھلا دیکھو تو جس شخص نے اپنی خواہشات کو معبود بنا رکھا ہے اور اللہ نے باوجود علم کے اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر کر دی اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ۔تو اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے کیا تم دھیان نہیں کرتے ۔

یہ مشرکین کے لئے آیت ہے ان کا یہ رویہ تھا جس بت کو آج پوجا اگر کل اس سے اچھا نظر آ گیا تو اسے توڑ کر اسے پوجنے لگ گئے ۔سونے چاندی کے بت یہ بناتے تھے اور اگر کوئی ان میں بھی اچھا خوبصورت بن گیا تو پہلے کو توڑ دیا اور دوسرے کو خدا بنا لیا ۔اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان کی خواہشات اور دلی پسندیدگیاں ان کی معبود ہیں ۔ان کا کوئی اصول اور معیار عبادت نہیں یہی وجہ ہے کہ راستہ میں چلتے چلتے اگر کسی پتھر سے ٹھوکر لگ جائے اور چکنا چپڑا ہو تو اٹھا کر سیندور لگا کر مندر میں لے گئے اور پاربتی یا بھیروں رام یا سیتا، مہادیو ٹنگنیش نام رکھ کر اس کے آگے ڈھوک شروع کر دیں گے اور انہیں پوجیں گے یہ خواہشات کو خدا بنا لینے کا نتیجہ ہے ۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس علم پر جس کے ذریعہ وہ جانتے ہیں یہ ٹھوکر میں آیا تھا یا اس کو فلاں زرگر نے بنایا تھا پھر بھی اسے پوجتے ہیں ۔تو یہ گواہی منجانب اللہ ان پر مستولی ہوگئی اور جب اللہ نے ان کو گمراہ کر دیا تو ظاہر ہے پھر کون ہدایت دے سکتا ہے ۔چنانچہ آگے فرمایا: اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ تم کیوں نہیں ہدایت لیتے؟ اس کے بعد ارشاد ہے جس میں ان کے عقائد باطلہ کا اظہار ہے چنانچہ فرمایا:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾۔

اور وہ بولے نہیں یہ کچھ مگر دنیاوی زندگی مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ اور نہیں اس کی کچھ تحقیق نہیں۔ نہیں وہ مگر نرے گمان باطل میں اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں روشن پڑھی جاتی ہیں تو ان کے پاس کوئی روشن دلیل نہیں مگر وہ کہتے ہیں لے آؤ ہمارے باپ دادا کو اگر تم سچے ہو۔

زمانہ کے نشیب و فراز سے کوئی جوان ہوتا ہے اور کوئی بوڑھا۔ کوئی تندرست ہوتا ہے کوئی بیمار کوئی تومند ہوتا ہے کوئی کمزور و نحیف و نزار ان کے اعتقاد میں یہ چیز قطعاً غلط تھی کہ ملک الموت قبض روح کرتے ہیں اور بحکم الٰہی ان پر حوادثات آتے ہیں اس کو ظاہر کیا گیا کہ اس حقیقت کا انہیں علم ہی نہیں۔ جاہل محض ہیں اور جب ان کے آگے قرآن کریم کی آیتیں پیش کی جاتی ہیں جن میں مرنے اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کے دلائل ہیں تو انہیں سن کر لایعنی کج بحثی شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا جو مر گئے ہیں انہیں زندہ کر کے ہمارے سامنے لے آؤ تو ہم مان لیں گے حالانکہ زندہ کرنا اور مارنا قبضۂ قدرت الٰہی میں ہے مگر ایسی بحث میں اور ضد و مکر میں اپنے انکار پر اڑے رہتے ہیں جس کو قرآن کریم نے گمان باطل اور خیال عاطل قرار دیا ہے۔ آگے ارشاد ہے:

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾۔

آپ فرما دیجئے کہ اللہ تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر تمہیں جمع فرمائے گا قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

یعنی تم ایک بار مرنے اور جینے کے دعویدار ہو لیکن اللہ تعالیٰ حیات دنیا سے تمہیں مار کر پھر زندہ فرمائے گا اور اس کے بعد بروز قیامت تمہارا حشر ہوگا جس میں تم سب جمع کئے جاؤ گے لیکن تمہارے اکثر جاہل مطلق ہیں وہ کچھ نہیں جانتے۔

## بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع - سورۃ جاثیہ - پ ۲۵

| | |
|---|---|
| وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ | آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن جھٹلانے والے گھاٹے میں رہیں گے |
| وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۣ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ | آپ دیکھیں گے ہر گروہ کو دو زانو بیٹھا ہوا ہر جماعت اپنا نامۂ اعمال دیکھنے کے لئے بلائی جائے گی آج کے دن بدلہ دیا جائے گا تمہاری کرنیوں کا |
| هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ | یہ ہماری کتاب ہے جو تمہارے مقابلہ میں حق بول رہی ہے ہم لکھواتے تھے جو کچھ تمہاری کرنیاں تھیں |
| فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ | تو وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو انہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا یہ کھلی کامیابی ہے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

لیکن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (ہم انہیں کہیں گے) کیا نہیں تھیں ہماری آیتیں تم پر پڑھی جاتیں تو تم نے غرور کیا اور تم ہو گئے مجرموں سے

وَ اِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾

اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ حق ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں تم بولے ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے تو یوں ہی کچھ گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں یقین نہیں

وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور ان پر ان کے گناہ ظاہر ہو جائیں گے اور جس عذاب کی وہ ہنسی اڑاتے تھے اس نے انہیں گھیر لیا

وَ قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

اور کہا جائے گا آج کے دن ہم تمہیں بھلاتے ہیں جیسا تم نے فراموش کر دیا تھا اس دن کے ملنے کو اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾

یہ اس لئے کہ تم نے بنایا اللہ کی آیتوں کو مذاق اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکا دیا ہے تو آج کے دن وہ اس جہنم سے نہیں نکالے جائیں گے اور نہ ان کو موقع دیا جائے گا (کہ توبہ و استغفار کر کے) خدا کو منالیں

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾

پس اللہ ہی کی تعریف ہے جو آسمانوں کا مالک اور زمین کا مالک ہے اور تمام جہانوں کا رب ہے

وَ لَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۪ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾

اور اسی کے لئے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی زبردست اور حکمت والا ہے

## حل لغات چوتھا رکوع-سورۃ جاثیہ-پ ۲۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَ-اور | لِلّٰهِ-اللہ ہی کا ہے | مُلْكُ-ملک | السَّمٰوٰتِ-آسمانوں |
| وَ-اور | الْاَرْضِ-زمین کا | وَ-اور | يَوْمَ-جس دن |
| تَقُوْمُ-قائم ہوگی | السَّاعَةُ-قیامت | يَوْمَئِذٍ-اس دن | يَخْسَرُ-نقصان اٹھائیں گے |
| الْمُبْطِلُوْنَ-کافر | وَ-اور | تَرٰى-دیکھے گا تو | كُلَّ-ہر |
| اُمَّةٍ-امت کو | جَاثِيَةً-زانو کے بل | كُلُّ-ہر | اُمَّةٍ-امت |
| تُدْعٰى-بلائی جائے گی | اِلٰى-طرف | كِتٰبِهَا-اپنی کتاب کے | اَلْيَوْمَ-آج |
| تُجْزَوْنَ-تم بدلہ دیئے جاؤ گے | | مَا-اس کا جو | كُنْتُمْ-تھے تم |
| تَعْمَلُوْنَ-کرتے | هٰذَا-یہ | كِتٰبُنَا-ہماری کتاب ہے | يَنْطِقُ-بولتی ہے |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-QURAN ISLAMIA ACADEMY

| | | | |
|---|---|---|---|
| عَلَيْكُمْ۔تم پر | بِالْحَقِّ۔ٹھیک ٹھیک | اِنَّا۔بے شک | كُنَّا۔ہم |
| نَسْتَنْسِخُ۔لکھتے تھے | مَا۔جو | كُنْتُمْ۔تھے تم | تَعْمَلُوْنَ۔کرتے |
| فَاَمَّا۔تو وہ | الَّذِيْنَ۔جو | اٰمَنُوْا۔ایمان لائے | وَ۔اور |
| عَمِلُوا۔کام کئے | الصّٰلِحٰتِ۔اچھے | فَيُدْخِلُهُمْ۔تو داخل کریگا ان کو | رَبُّهُمْ۔ان کا رب |
| فِيْ۔بیچ | رَحْمَتِهٖ۔اپنی رحمت کے | ذٰلِكَ۔یہ | هُوَ۔وہ ہے |
| الْفَوْزُ۔کامیابی | الْمُبِيْنُ۔ظاہر | وَ۔اور | اَمَّا۔وہ |
| الَّذِيْنَ۔جو | كَفَرُوْا۔کافر ہوئے | اَفَلَمْ۔کیا نہیں | تَكُنْ۔تھیں |
| اٰيٰتِيْ۔میری آیتیں | تُتْلٰى۔پڑھی جاتیں | عَلَيْكُمْ۔تم پر | فَاسْتَكْبَرْتُمْ ۔ تو تکبر کیا |
| تم نے | وَ۔اور | كُنْتُمْ۔تھے تم | قَوْمًا۔قوم |
| مُّجْرِمِيْنَ۔مجرموں کی | وَ۔اور | اِذَا۔جب | قِيْلَ۔کہا جاتا |
| اِنَّ۔بے شک | وَعْدَ۔وعدہ | اللّٰهِ۔اللہ کا | حَقٌّ۔سچا ہے |
| وَّ۔اور | السَّاعَةُ۔قیامت | لَا۔نہیں | رَيْبَ۔شک |
| فِيْهَا۔اس میں | قُلْتُمْ۔تو تم نے کہا | مَّا۔نہیں | نَدْرِيْ۔جانتے ہم |
| مَا۔کیا ہے | السَّاعَةُ۔قیامت | اِنْ۔نہیں | نَّظُنُّ۔خیال کرتے ہم |
| اِلَّا۔مگر | ظَنًّا۔ایک گمان | وَّ۔اور | مَا۔نہیں |
| نَحْنُ۔ہم | بِمُسْتَيْقِنِيْنَ۔یقین کرنے والے | | وَ۔اور |
| بَدَا۔ظاہر ہوجائے گی | لَهُمْ۔ان کے لئے | سَيِّاٰتُ۔برائی | مَا۔اس کی جو |
| عَمِلُوْا۔کمایا انہوں نے | وَ۔اور | حَاقَ۔گھیرلے گا | بِهِمْ۔ان کو |
| مَّا۔جو | كَانُوْا۔تھے | بِهٖ۔اس سے | يَسْتَهْزِءُوْنَ۔ٹھٹھا کرتے |
| وَ۔اور | قِيْلَ۔کہا جائے گا | الْيَوْمَ۔آج | نَنْسٰىكُمْ۔ہم بھول جائیں |
| گے تم کو | كَمَا۔جیسے | نَسِيْتُمْ۔تم بھول گئے | لِقَآءَ۔ملاقات |
| يَوْمِكُمْ۔دن اپنے | هٰذَا۔اس کی | وَ۔اور | مَاْوٰى۔ٹھکانا |
| كُمُ۔تمہارا | النَّارُ۔آگ ہے | وَ۔اور | مَا۔نہیں |
| لَكُمْ۔تمہارا | مِّنْ نّٰصِرِيْنَ۔کوئی بھی مدد کرنے والا | | ذٰلِكُمْ۔یہ اس لئے کہ |
| بِاَنَّكُمُ۔کہ تم نے | اتَّخَذْتُمْ۔بنایا | اٰيٰتِ۔آیتوں | اللّٰهِ۔اللہ کی کو |
| هُزُوًا۔مذاق | وَّ۔اور | غَرَّتْكُمُ۔دھوکا دیا تم کو | الْحَيٰوةُ۔زندگی |
| الدُّنْيَا۔دنیا نے | فَالْيَوْمَ۔تو آج | لَا۔نہ | يُخْرَجُوْنَ۔نکالے جائیں |
| گے | مِنْهَا۔اس سے | وَ۔اور | لَا۔نہ |

www.waseemziyai.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| ھُمْ۔ وہ اس کو | یُسْتَعْتَبُوْنَ۔ راضی کرنے کا وقت پائیں گے | | فَلِلّٰہِ۔ تو اللہ کی |
| الْحَمْدُ۔ تعریف ہے جو | رَبِّ۔ رب ہے | السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں کا | وَ۔ اور |
| رَبِّ۔ رب ہے | الْاَرْضِ۔ زمین کا | رَبِّ۔ رب ہے | الْعٰلَمِیْنَ۔ جہانوں کا |
| وَ۔ اور | لَهٗ۔ اسی کے لیے | الْكِبْرِیَآءُ۔ بڑائی ہے | فِی۔ بیچ |
| السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں | وَ۔ اور | الْاَرْضِ۔ زمین میں | وَ۔ اور |
| هُوَ۔ وہ | الْعَزِیْزُ۔ غالب | الْحَكِیْمُ۔ حکمت والا ہے | |

## لغات نادرہ کا حل

یَّخْسَرُ۔ از خسران بمعنی گھاٹے اور نقصان میں پڑنا۔

جَاثِیَۃً۔ از جثو سے جس کے معنی دوزانو بیٹھنے کے ہیں جیسے حاکم کے سامنے بیٹھا جاتا ہے۔

جذوٌ۔ کے معنی بھی یہی ہیں مگر اس میں مبالغہ پایا جاتا ہے یعنی گھٹنوں کے بل پاؤں کی انگلیوں پر کھڑا ہونا۔

اُمَّۃٍ۔ امت، گروہ، جماعت۔

حَاقَ بِهِمْ۔ گھیر لیا ان کو۔

كُنَّا نَسْتَنْسِخُ۔ ہم لکھواتے جاتے تھے۔

وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ۔ از استعتاب جس کے معنی رضامندی طلب کرنے کے۔

اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا۔ ہمیں بھی کچھ واہمہ (خیال) سا گزرتا ہے۔

بِمُسْتَیْقِنِیْنَ۔ یقین کرنے والے۔

غَرَّتْكُمْ۔ دھوکا میں ڈال دیا تم کو۔

الْكِبْرِیَآءُ۔ بڑائی۔

## مختصر تفسیر چوتھا رکوع۔ سورۃ جاثیہ۔ پ ۲۵

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یَوْمَئِذٍ یَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾۔

اور آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ کے لئے ہے اور جس دن قیامت برپا ہو گی اس دن قیامت کے جھٹلانے والے بڑے ہی گھاٹے میں ہوں گے۔

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِیَةً ۟ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾۔

آپ دیکھیں گے کہ ہر امت دوزانو بیٹھی (فیصلہ کا انتظار کرتی) ہو گی۔ ہر ایک امت اپنا نامۂ اعمال دیکھنے کے لئے بلائی جائے گی اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ دنیا میں تم جیسا عمل کرتے رہے آج تم کو ان کا عوض دیا جائے گا یہ ہماری کتاب ہے (جس میں تمہارے اعمال لکھے ہوئے ہیں) تمہارے مقابل حق حق بول رہی ہے جیسے جیسے تم عمل کرتے تھے ہم ان کو لکھواتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جاتے تھے۔

آیات کریمہ میں اول اللہ تعالیٰ نے اپنی سلطنت مطلقہ کا اظہار فرمایا اس کے بعد میدان حشر کا ایک نقشہ دکھلایا جس میں ہر دین والے اپنے فیصلہ کے لئے دوزانو بیٹھ کر انتظار کریں گے اور لرزہ براندام ہوں گے کہ ہمارے لئے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ اس وقت ان کو کہا جائے گا کہ یہ ہمارے پاس تمہارے اعمال نامہ ہیں جو صحیح صحیح تمہارے عملوں کا نقشہ دکھلائیں گے۔ جو کراماً کاتبین ہمارے حکم سے لکھتے تھے وہ تمہاری کرنیاں اور اعمال سب قلم بند کر رہے تھے۔

یہی تمہارے سامنے ہے۔ آگے ارشاد ہے جس میں جنتیوں اور جہنمیوں کی تفریق دکھلائی گئی حیث قال:

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾۔

تو وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کو پروردگار اپنی رحمت میں لے لے گا یہی صریح کامیابی ہے اور جو لوگ کفر کرتے رہے (ہم ان سے کہیں گے) کیا تم کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں مگر تم نے غرور کیا اور تم تو تھے ہی نافرمان لوگ۔

پہلی آیت میں حسب اسلوب بیان قرآنی جنتیوں کا ذکر فرمایا اور ارشاد ہوا کہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کو ہم اپنی رحمت میں لے لیں گے اس کے بعد کافروں کا ذکر فرمایا اور ارشاد ہوا کہ تمہارے پاس بھی ہماری آیتیں پڑھی جاتی تھیں مگر تم ماننے کے بجائے تکبر کرتے تھے۔ اس سے تم نافرمانوں، جرائم پیشہ افراد کی فہرست میں شمار کئے جانے لگے۔ اب اپنی کرنی کا بدلہ لو اور عذاب کا مزہ چکھو۔ آگے ارشاد ہے کہ ہم تو تمہیں مطلع کرتے رہے اور اپنے انبیاء کے ذریعے تمہیں بتاتے رہے مگر تم بجائے ماننے کے انکار ہی کرتے رہے آج اس کی سزا بھگتو چنانچہ فرمایا گیا:

وَ اِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾۔

اور جب (تم سے) کہا جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ برحق ہے اور قیامت کے آنے میں کچھ شبہ نہیں تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے۔ ہاں کچھ یوں ہی سا واہمہ ہمیں بھی گزرتا ہے مگر جس کو یقین کہتے ہیں وہ تو ہم کو ہے ہی نہیں۔

آیت کا مفہوم واضح ہے کہ جب مشرکین کو قیامت کا ڈر سنایا گیا تو بتایا گیا کہ یہ قطعی حتمی طور پر آنی ہے تو تم نے سرے سے ہی انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کسے کہتے ہیں بلکہ یہ ہمارا گمان کہ تم اس گمان میں ہو۔ گویا ان کے نزدیک قیامت کا وعدہ اور اس کا قطعی آنا بے معنی تھا وہی ان کو یاد دلایا جائے گا اور یہ کہا جائے گا کہ دنیا میں تو تم کہا کرتے تھے کہ قیامت کیا چیز ہے؟ اب بتاؤ کہ تم نے مان لیا یا نہیں کہ قیامت کی حقیقت کیا ہے؟ اب بھی کہو کہ ہمیں اس کا یقین نہیں مگر اس وقت بارگاہ الٰہی میں سب عرض پیرا ہوں گے اور کہیں گے:

رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾۔ اے ہمارے رب! ہماری شقاوتیں ہم پر غالب آ گئیں اور ہم گمراہ ہو گئے اب ہمیں معاف فرما اب ہمیں سب احکام تسلیم ہیں تو انہیں آخری جواب ملے گا: اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اپنے نقصان و خسران میں جہنم کے اندر رہو اور ہم سے کلام نہ کرو۔ اب آگے ارشاد ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ
لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾ ۔

اور جیسے جیسے وہ عمل کرتے تھے اب ان کی برائیاں ان پر ظاہر ہوں گی اور جس عذاب کی وہ ہنسی اڑاتے تھے وہ انہیں گھیر لے گا اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ جس طرح تم نے اس دن کے آنے کو بھلائے رکھا آج ہم بھی تم کو دیدہ دانستہ بھلا دیں گے اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں یہ اس کی سزا ہے کہ تم نے خدا کی آیتوں کی ہنسی بنائی اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈالے رکھا۔ غرض آج یہ لوگ نہ تو دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ انہیں موقع دیا جائے گا کہ توبہ و استغفار کر کے خدا کو رضامند کر سکیں۔

یہ تینوں آیتیں بطریق توبیخ مشرکین کے لئے فرمائی گئیں۔ مفہوم آیتوں کا واضح ہے اس کے بعد اپنی ذات کی حمد فرماتے ہوئے سورت ختم کی جاتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠ وَ
هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾ ۔

پس اللہ ہی کی تعریف ہے جو آسمانوں کا مالک ہے اور زمین کا مالک ہے اور دنیا جہان کا مالک ہے اور آسمانوں اور زمین میں اس کی بڑائی ہے اور وہی زبردست اور حکمت والا ہے۔

ذات واجب تعالیٰ شانہ کے وجہ منیر کو حمد ہے جس کا وہ مستحق ہے اور رب سماوات و ارض ہے اور تمام عالموں کا رب ہے۔ اور اسی کے لئے تمام کبریائی زیبا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

بحمد اللہ تفسیر الحسنات کی جلد ۵ ختم ہوئی

فقیر قادری ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی

۱۹۵۰ء

طباعت بار چہارم ۱۹۹۳ء

## اظہار تشکر

حضرت مولانا عبدالغنی عثمانی نے تصحیح میں بھرپور تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ موصوف کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ ادارہ ان تمام معاونین حضرات کا بے حد ممنون ہے جنہوں نے اس تفسیر کی کتابت طباعت میں تعاون فرمایا۔
اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو اس تعاون کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین (ناظم ادارہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کراچی پاکستان کا نیا علمی فقہی اور تحقیقی شاہکار

# خوشخبری

## الحمد للہ!

ثانیٔ ابو حنیفہ علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور حاشیہ

مدرسین اور مفتیان عظام کیلئے لاجواب تحفہ

# فتاویٰ شامی مترجم

ردّ المحتار

12 جلدوں میں

خصوصیات کے نام سے زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر مارکیٹ میں دستیاب ہے

- اردو میں عربی متن کے ساتھ پہلا سلیس اور رواں ترجمہ۔
- مذہب حنفی کے اصول و قواعد کا ضخیم انسائیکلو پیڈیا۔
- فقہ حنفی میں فتویٰ وافتا کا بنیادی ماخذ۔
- تمام مذاہب فقہ میں یکساں مقبول۔
- فتویٰ نویسی میں طلبہ کیلئے بہترین گائیڈ بک۔
- فقہ وافتا میں تخصص کرنے والوں کیلئے وقیع فقہی ذخیرہ۔
- مدارس، کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبہ واساتذہ کی ضرورت۔
- شرعی وقانونی موشگافیوں کے حل میں وکلاء وجج حضرات کا رہنما۔
- ایک ایسا فتاویٰ جس میں ہر مسئلہ کا مدلل وشافی شرعی حل ہے۔
- دیدہ زیب سرورق، جاذبِ نظر خطاطی اور نہایت اعلیٰ جلد بندی سے مزین۔

علم وآگہی سے بھرپور — فہم ودانش سے معمور — علوم ومعارف سے لبریز

زیرِ اہتمام: ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کراچی پاکستان

گنج بخش روڈ لاہور 042-37221953-37220479 فیکس: 042-37238010

9- الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-37247350 فیکس: 042-37225085

14- انفال سنٹر اردو بازار کراچی 021-32212011-32630411

www.waseemziyai.com

August-2018

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ۔

# مرکزالعلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

## مختصر تعارف

**طلباء**

شعبہ حفظ: 145 — شعبہ ناظرہ: 200

درسِ نظامی: 105 — شعبہ تجوید: 11

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

**مدرسہ کا اسٹاف**

شعبہ حفظ وناظرہ: 14 اساتذہ — شعبہ درسِ نظامی وتجوید: 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ

باورچی: 2 — خادم: 4 — چوکیدار: 2

کل طلباء کم و بیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

## مرکزالعلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD.BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE:MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA(TRUST)
ACC NO:00500025657003 - branchcode:0050

@markazuloloom — waseem ziyai

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

ZIA-UL-QURAN PUBLICATIONS

www.waseemziyai.com